رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲
یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۲ — نمبر ۱۲

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

اخبار — امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بجاں مسلم داشتن

مسئول مدیر — ابوالوفاء ثناء اللہ
تاریخ اجراء ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائے گا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـہ
رؤسا و جاگیرداران سے ″ ۶ـہ
عام خریداران سے ″ ۵ـہ
″ ″ ششماہی ۲ـ۱۲ر
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - - ۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر - ۱۲ شوال المکرم ۱۳۵۳ھ مطابق ۱۸ جنوری ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نظم - - - - صـ۱
انتخاب الاخبار - - - - - - - - صـ۲
بہائی دعوے - - - - - - صـ۳
ہندوستان کے لئے ایک جدید ریفارم سکیم. صـ۴
(قادیانی مشن) - - - - - -
کتب حدیث اور علماء اہل حدیث کی خدمات صـ۹
مولانا اشرف علی صاحب - - - صـ۹
فلسفہ زکوٰۃ پر اضافہ - - - - - صـ۱۰
برہان التفاسیر - - - - صـ۱۱
اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان - صـ۱۲
فتاوے صـ۱۳ متفرقات - - صـ۱۴
ملکی مطلع صـ۱۵ اشتہارات - صـ۱۶

یہ شرف مخصوص تھا اپنے پیمبر کیلئے

ازقلم مولوی عبید الرحمن طالب مبارکپوری اعظمی

حمد گوناگوں ہے زیبا رب اکبر کیلئے
اور ہے مدح و ثنا اپنے پیمبر کے لئے

جان و دل ہوں کیوں نہ قرباں ایسے رہبر کیلئے
رہنمائی جس کی تھی فردوس اطہر کے لئے

کون تھا ملتا جسے طغرائے ختم انبیاء
یہ شرف مخصوص تھا اپنے پیمبر کے لئے

رحمۃ للعالمین اور صاحب خلق عظیم
کیا مبارک تھے لقب عالم کے سرور کیلئے

جب ملیگا موقف محمود ان کو حشر میں
جگ پڑیگا خود مقدر حوض کوثر کیلئے

جلوۂ شق القمر کی اُف وہ حیرت زائیاں
مرحبا یہ معجزے تھے اپنے رہبر کے لئے

مجھ کو بھی طالب کچھ ایسی ہے شفاعت کی امید
دل سے شیدا ہوں شفیع روز محشر کے لئے

مسائل حج - جس میں حج کے طریق، اذکار، مناسک، سب درج ہیں۔ قیمت ۵ر محصول ڈاک ۱ر دفتر اہلحدیث امرتسر سے طلب کریں۔ (منیجر)

انتخاب الاخبار

— امرتسر ۶ - جنوری کی شام کو ہلال عید صاف طور پر نظر آجانے سے، ۷ جنوری کو عید الفطر منائی گئی۔

— امرتسر ۱۱ - جنوری کو حضور گورنر پنجاب تشریف لائے - آپ نے بعد دوپہر اندھ ودھیالہ (جو دروازہ لوہگڑھ کے باہر حال ہی میں تعمیر ہوئی ہے) کا افتتاح فرمایا - اور واپس چلے گئے۔

— امرتسر میں ایک ہندنت اپنے کسی مقروض کے مکان پر قرقی لے کر گیا - کسی نے اچانک ہندنت کے پیٹ میں چاقو گھونپ دیا - جس کے باعث وہ مر گیا۔

ناظرین مطلع رہیں

جن اصحاب کی قیمت اخبار ماہ جنوری میں ختم ہے - ان کو اخبار "اہلحدیث" ۲۸ دسمبر ۳۴ء میں اطلاع دی گئی تھی - ۲۴ جنوری تک جن کی طرف سے قیمت اخبار موصول نہ ہوگی - ان کو آیندہ پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔ (منیجر)

— مولوی سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری پر جو مقدمہ گورداسپور میں دائر ہے - اس میں گواہان استغاثہ پر جرح ہو رہی ہے۔

— ۱۹ جنوری کو پونے سات بجے شام چاند کو گرہن لگیگا جو تقریباً سوا چار گھنٹہ تک رہیگا۔

— بنگال کے مشہور و معروف مسلمان سر عبد اللہ سہروردی ممبر لیجسلیٹو اسمبلی چند روز علیل رہ کر فوت ہوگئے۔ انا للہ۔

— سردار عبد الرسول خان سابق قونصل جنرل افغانستان مقیم ہند لاہور میو ہسپتال میں انتقال کر گئے۔ انا للہ۔

— حکومت ہند نے ملازمین کی تنخواہوں میں پانچ فیصدی جو تخفیف کر رکھی ہے - وہ اس سال بھی جاری رہے گی۔

— بنگال کے مشہور لیڈر مسٹر سوبھاش چندر بوس حکومت ہند کے حکم سے وائنا چلے گئے ہیں۔

— پٹنہ کی ایک اطلاع ہے کہ پنجاب میل سے ۸ ماہ حال کو دو بیمہ شدہ پارسل جنکی مالیت تقریباً سولہ ہزار روپیہ تھی - چوری ہوگئے۔

— ریاست کوہاپور میں کسی وجہ سے پولیس چند مسلمانوں کو گرفتار کرنے گئی مگر پولیس کی مزاحمت کی - پھر اس نے گولی چلادی - ۹ مسلمان ہلاک اور بیس مجروح ہوئے۔

— جالندھر پولیس کیلئے تین کانسٹبلوں کی ضرورت تھی جن کیلئے دو سو سے زائد درخواستیں آئیں جنمیں گریجویٹ بھی تھے۔

مدت مدید اور عرصہ بعید کے بعد

تفسیر ثنائی اردو جلد پنجم

مکرر چھپ گئی ہے

ناظرین آج ہی فرمایش بھیجکر طلب کریں۔ قیمت دو روپیہ (۲) محصول ڈاک آٹھ آنہ

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

— معلوم ہوا ہے کہ حکومت پنجاب سائیکلوں پر ٹیکس لگانا چاہتی ہے - اس لئے ہر ایک ضلع میں سائیکلوں کی تعداد معلوم کی جا رہی ہے۔

— فرانس و اٹلی کے تاریخی عہد نامے پر دستخط ہوگئے ہیں، اٹلی کو فرانسیسی افریقہ کا ہزار مربع میل رقبہ دیدیا گیا۔

— نواب مظفر خان صاحب صوبہ پنجاب کیطرف سے اسمبلی کے سرکاری ممبر نامزد کئے گئے ہیں۔

— حکومت کشمیر نے گلگت کا علاقہ حکومت ہند کے سپرد کر دیا ہے۔

— مشہور ترکی خاتون خالدہ ادیب خانم دہلی پہنچ گئی ہیں۔

— جزائر مارمورا میں ایک ہیبت ناک زلزلہ آیا۔

— ایران میں ایک نوجوان ۸½ فٹ لمبے قد کا ہے۔

مسلم ہائی سکول مارشیس کی امداد کرو

جو مولوی رشید نواب صاحب ملکی کی کوشش سے ۱۹۲۳ء سے جاری ہے۔ جس میں فرنچ، انگریزی، عربی، فارسی، اردو علوم کے علاوہ دینی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ موجودہ اقتصادی بدحالی کی وجہ سے سکول مذکور کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے - ہمدردان اسلام اپنی اخوت اسلامی کو مدنظر رکھتے ہوئے حتی الامکان امداد فرما کر ثواب حاصل کریں - جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بپتہ ذیل ہو - (۱) مولوی حکیم رشید نواب کی مکان ۲۶۳ گلی ۲۸ رنگون برما - (۲) عبد القادر حاجی ابوبکر منیجر مسلم ہائی سکول پورٹ لوئیس مارشیس۔

صلوٰۃ النبی

مصنفہ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کو جو قبولیت ہوئی ہے اس کا اندازہ اس بات سے ہی لگ جاتا ہے کہ اس کے دو ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ ختم ہوگئے - اب تیسرا ایڈیشن تفسیر واضح البیان مکمل ہوجانے کے بعد چھپیگا - اس میں اس دفعہ نماز تہجد و نماز تراویح کے مسائل پر کافی روشنی ڈالی جائیگی۔ انشاء اللہ۔

سالنامہ "مسلم راجپوت" امرتسر

ماہ جنوری میں اخبار ہذا کا سالنامہ نمبر شائع کیا گیا ہے - جس میں راجپوت قوم کو ترقی پر لے جانے کے لئے اصلاحی مضامین لکھے ہیں۔ ضخامت ۲۶×۳۰ کے ۶۰ صفحات - سرورق رنگین قیمت ایک روپیہ - منیجر "مسلم راجپوت" شریف گنج امرتسر سے طلب کریں۔

عید آنہ فنڈ

محمد ہاشم صاحب از کھریاواں ضلع گیا ۱۲/ معرفت حاجی محمد عباس صاحب متولی مسجد حنفیہ پرمیو بارکس مدراس ۵/ - مولوی عبد القیوم چک رجادی ضلع گجرات ۶/ - حکیم اللہ بخش صاحب داہول ۶/ - حافظ محمد سلیمان منصور ضلع گیا ۶/۔ مدرسہ دار الحدیث مدینہ حکیم اللہ بخش موصوف ۲/

۱۱ جنوری

کو ایک عیسائی عورت دفتر اہلحدیث میں مسلمان ہوئی۔

خون کے آنسو - ہر مسلمان کو اس کتاب کا مطالعہ (۳۴۲) ضروری ہے۔ قیمت ۱۲/ ... ۔ منیجر اہلحدیث

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۱۲ شوال المکرم ۱۳۵۳ھ

بہائی دعویٰ

ناظرین "اہلحدیث" شیخ بہاء اللہ ایرانی سے واقف ہونگے۔ آپ ملک ایران کے باشندے تھے۔ ایران میں آپ کا پیدائشی نام (مرزا حسین علی) تھا۔ بعد میں آپ نے کسی مصلحت سے اپنا نام "بہاء اللہ" تجویز کر لیا۔ ہماری تحقیق یہ ہے کہ ہمارے پنجابی نبی مرزا صاحب قادیانی اسی ایرانی مدعی سے مستفیض تھے۔ جیسا کہ ہم نے اپنے رسالہ "بہاء اللہ اور میرزا" میں ثابت کر دکھایا ہے۔ ان دونوں ریفارمروں میں یہ بات بالاتفاق پائی جاتی ہے جیسا کہ یہ دونوں صاحب کہتے ہیں (بلکہ ان کے اتباع بھی ان کی نسبت یہی اعتقاد رکھتے ہیں) کہ ہماری بابت سب انبیاء سابقین نے پیشگوئی کی ہوئی ہے یعنی ہم موعود کل انبیاء ہیں۔ چنانچہ مرزا صاحب قادیانی کے الفاظ اس بارے میں یہ ہیں کہ :-

"میرے خدا نے عین صدی کے سر پر مجھے مامور فرمایا اور جس قدر دلائل میرے سچا ماننے کے لئے ضروری تھے وہ سب دلائل تمہارے لئے مہیا کر دیئے اور آسمان سے لے کر زمین تک میرے لئے نشان ظاہر کئے اور تمام نبیوں نے ابتدا سے آج تک میرے لئے خبریں دی ہیں۔ پس اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا تو اس قدر دلائل اس میں کبھی جمع نہ ہو سکتے" (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۲)

آج ہم بہائی میگزین کے اس نمبر پر توجہ کرتے ہیں۔ جس میں اڈیٹر صاحب میگزین مذکور نے ایک بہت طویل مضمون اس امر کی توضیح کرنے کے لئے سپرد قلم کیا ہے۔ مضمون کیا ہے بہائی عقائد کا انسائیکلوپیڈیا (فہرست) ہے۔ اسلئے ہم اسے سارے کا سارا نقل کرینگے تاکہ ہمارے ناظرین کے پاس یہ ذخیرہ موجود رہے اور وہ ان جدید مدعیان کی اور ان کے اتباع کی کوشش کا اندازہ کر سکیں کہ کہاں تک ڈوبتے ہوئے تنکے کا سہارا تلاش کرتے ہیں۔ مضمون بہائی کے نیچے حواشی میں اس کا جواب ملاحظہ فرمائیں۔ چنانچہ اڈیٹر صاحب میگزین لکھتے ہیں کہ :-

"طلوع بہاء اللہ

جلوۂ موعود بہا کے معنی ہیں نور، حسن و جمال، جلال، رونق، تازگی۔ یہ لفظ سنسکرت میں بھی بہت آتا ہے۔ ویدوں میں بکثرت استعمال ہوا ہے۔ پالی زبان میں بودھ دہرم کی کتابیں اس کا بہت ذکر کرتی ہیں۔ بلکہ آنے والے موعود کا ذکر کرتے ہوئے بودھ کتب مقدسہ میں فرمایا ہے کہ اس کا نام "امت بہا" ہے اور بہا کے معنی پالی میں بھی وہی ہیں جو سنسکرت اور عربی میں ہیں۔ یعنی نور، جمال، جلال۔ وید میں ایک جگہ فرمایا ہے کہ سب سے پہلے پرماتما کی طرف سے بہا کا ظہور ہوتا ہے پھر اور چیزیں نمودار ہوتی ہیں۔ عبرانی میں بھی عربی کی طرح لفظ بہا بکثرت مستعمل ہے۔ عربی بائبل میں بھی جہاں آنے والے موعود اعظم کا ذکر ہے وہاں یہ الفاظ ہیں :- "ھم یرون مجد الرب بھاء الھنا" کتاب یسعیا باب ۳۵ "لوگ پروردگار کی عظمت اور ہمارے خدا کے بہاء کو دیکھیں گے"۔ صادق اہل کتاب سچے دل سے اس ظہور پر ایمان لا رہے ہیں جو بہاء اللہ کے نام سے جلوہ گر ہوا ہے۔ جس کے معنی ہیں نور خدا۔ اسی حقیقت اور نام کو قرآن مجید میں یوم موعود کی بشارتوں کے ساتھ یوں بتایا گیا ہے۔

واشرقت الارض بنور ربھا (سورہ زمر)

اور زمین نور پروردگار سے روشن ہوگی۔ یہی بہاء اللہ کے معنی ہیں یعنی نور خدا وہی نور رب ہے اور بہاء کی بجائے نور کا لفظ تفسیر و تشریح کے لئے اور یہ بتانے کی غرض سے رکھا گیا ہے کہ اصل چیز حقیقت و معنویت ہے۔ یعنی تجلی الٰہی جو جلوہ نما ہوگی۔ اسی کی روشنی عالم میں پھیلے گی۔ اگر حقیقت نہ ہو تو صرف لفظ سے کیا ہو سکتا ہے۔ اسی جلوۂ حقیقت کو کتاب مقدس بائبل میں بہاء اللہ اور قرآن مجید میں نور رب کہا گیا ہے۔ اور فی الحقیقت تجلی ربانی ہی ہے جو روشنی دکھاتی ہے ورنہ بغیر اس کے انسان اور دنیا دونوں تاریک محض ہیں۔[۵۱] اور اسی موعود نام "بہاء" کی مناسبت سے اب

---

[۵۱] عربی بائبل میں بہا آنا بیشک ہے لیکن بحیثیت مرکب اضافی نہ بحیثیت علم۔ ایرانی بہاء اللہ نے اپنا نام بطور علم تجویز کر لیا تھا۔ جیسے عبداللہ عبدالرحمٰن وغیرہ۔

لغات فیروزی۔ اردو زبان میں مستعمل الفاظ کا ہندی (۵۴۱) سنسکرت، انگریزی، عربی وغیرہ کے معانی قیمت

(باقی اگلے صفحہ پر)

ahmadimuslim.de

یہودی، عیسائی، مسلمان وغیرہ اہل مذاہب جو اس ظہورِ حق کو شناخت کرکے فائز ہوئے۔ نئے نام سے "اہل بہاؔ" یا "بہائی" کہلاتے ہیں چنانچہ نئے نام کی اطلاع کتاب مقدس نے پہلے دے دی تھی:۔

"تب قومیں تیری راستبازی اور سارے بادشاہ تیری شوکت دیکھیں گے اور تو ایک نئے نام سے کہلائے گا۔ جسے خداوند کا منہ رکھ دے گا۔" (یسعیاہ باب ۶۲)

الحمد للہ خداوند کی طرف سے جو کچھ مقدر تھا ظاہر ہوگیا۔ پروردگار نے اپنا وعدہ پورا کردیا۔ نبیوں کی صداقت آشکار ہوئی۔ مقدس کتابوں کے نوشتے پورے ہوگئے۔" (بہائی میگزین ص ۱۸/۱۹ بابت نومبر ۳۲ء)

(بقیہ حاشیہ ص ۳) اس کو ترکیب اضافی سے کوئی تعلق نہیں۔ اس کی مثال بالکل یہ ہے کہ قرآن شریف میں آیا ہے لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰہِ یَدْعُوْہُ کَادُوْا یَکُوْنُوْنَ عَلَیْہِ لِبَدًا۔ اس آیت میں "عبداللہ" بحیثیت مرکب اضافی مستعمل ہوا ہے۔ اب اگر کوئی شخص شیخ بہاء اللہ کی طرح اپنا اصلی نام چھوڑ کر نیا نام عبداللہ رکھ لے (جیسے مولوی عبداللہ چکڑالوی نے اپنا پیدائشی نام "غلام نبی" ترک کرکے عبداللہ رکھ لیا تھا) اور کہنے لگے کہ اس آیت میں میری طرف اشارہ ہے۔ تو کیا کوئی عقلمند ایسا دعویٰ مان لیگا؟ کیا یہ بات ماننے کے لائق ہے؟ اس لئے اردو بائیبل میں "یسعیا" کے مذکورہ مقولہ کا ترجمہ یوں کیا گیا ہے:۔

وہ خداوند کا جلال اور ہمارے خدا کی حشمت دیکھینگے:

دیکھئے انہوں نے مرکب اضافی کو ملحوظ رکھ کر کیسا صحیح ترجمہ کیا ہے۔ اس طرح کوشش کرکے پیشگوئی بنائی جائے تو ہر ایک عبداللہ آیت مذکورہ (لما قام عبد اللہ) کو اپنے حق میں چسپاں کر لیگا۔

اسی طرح قرآن شریف میں "نور رب" سے مراد ص۴۴ مرکب اضافی ہے۔ علم نہیں۔ پس معنے یہ ہیں کہ بروز قیامت خدا کی صفت "نور" سے زمین روشن ہو جائیگی۔ یہ نہیں کہ نور سے مراد ضیاء اور ضیاء سے مراد بہاء اور بہاء سے مراد بہاء اللہ۔ کیا خوب!

لطیفہ: یہاں پہنچ کر ہمیں حضرت سعدی کی ہزلیات یاد آگئیں۔ آپ نے ایک شخص سے پوچھا "تمہارا نام کیا ہے" اس کمبخت کے مارے نے اپنے نام کے ساتھ حاجی کا لقب لگا دیا۔ شیخ سعدی نے فرمایا۔ حاجی و چاچی تجنیس خطی دارد۔ چاچی کمان را گویند۔ کمان و گمان تجنیس خطی دارد۔ گمان شک را گویند۔ شک و سگ تجنیس خطی دارد۔ معلوم شد کہ تو سگ ہستی۔ بیچارے حاجی صاحب منہ تکتے رہ گئے۔ (باقی)

قادیانی مشن

ہندوستان کیلئے ایک جدید ریفارم سکیم

سائمن اور نہرو رپورٹ سے بہتر

(امت مرزائیہ کے ایک جدید ملہم کی تجویز کردہ)

آج کل ہندوستانی اخباروں میں آیندہ ریفارم سکیم پر ساری توجہ مبذول ہو رہی ہے۔ اصل میں یہ بحث ۱۹۲۷ء سے چلی ہے۔ آج کل جو مسودہ رپورٹ ہندوستانیوں میں زیر بحث ہے وہ ایسا ہے کہ کانگرسی لوگ اس کو بالکل غلط کہتے ہیں۔ وزیر ہند اس کو بہتر سکیم بتاتے ہیں۔ وزیر ہند کا قول ہے کہ اس سے اچھی سکیم کوئی بنا ہی نہیں سکتا۔ آج ہم جو سکیم احمدی ملہم کی پیش کرتے ہیں اسے دیکھ کر وزیر ہند بھی غالباً تسلیم کرینگے کہ واقعی اس سے اچھی کیا اس جیسی سکیم بھی نہیں بن سکتی۔ بالکل صاف بالکل سیدھی نہ اینچ نہ پیچ۔

نوٹ: آج ہم جس احمدی ملہم کی پولٹیکل سکیم پیش کرتے ہیں یہ وہی صاحب ہیں (شیخ غلام محمد سلطان القلم امام مہدی آخر الزمان و مصلح موعود و قدرت ثانیہ کلمۃ اللہ افسر انچارج خزانہ اعلیٰ سرکار آسمانی بادشاہت خلیفہ سلطان موعود ہیں جن کا ذکر اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۳ دسمبر ۳۳ء میں ہو چکا ہے۔ جنہوں نے لکھا تھا کہ گورنمنٹ میری زوجیت میں آجائے گی۔ جس کے ولیمے کا خرچ دفتر "اہلحدیث" نے اپنے ذمے لیا تھا۔ آج کی سکیم شاید اسی تزویج کی تشریح ہے۔ بہرحال جو کچھ بھی ہے مزیدار ہے۔ اور مرزا صاحب متوفی کی ایک خواب کی تعبیر ہے۔ جس کا ذکر پھر کبھی ہوگا۔ ناظرین اس سکیم کو بغور پڑھیں۔ چنانچہ امام مہدی فرماتے ہیں کہ:۔

"اس وقت حکومت گورنروں، وزراؤں وغیرہ کے ذریعہ تمام خزانہ اور طاقت حکومت کے استعمال سے اپنی حکومتوں کا انتظام چلا رہی ہے۔ جس میں دوسری قوم و مذاہب کے انسان اس کے عملہ سرکاری میں داخل ہیں۔ جن کے متعلق وہ یقین سے نہیں کہہ سکتی کہ وہ سب اس کے پورے وفادار اور امین حکومت کے رعایا ہیں۔ اسی طرح وہ آسمانی خدائے واحد کی جانب اور ضرورت حقہ کی آرزو کو قبول کرے۔ اور صوبہ پنجاب سے اس کا کام شروع کردے۔ جہاں میرا تعلق ہندوستان میں صرف موجودہ گورنر پنجاب اور گورنر جنرل ہند سے ہوگا۔ اور تمام درمیانی وسائل سے میں بالاتر اور الگ چلوں گا۔ میرے اور ان ہر دو حکام اعلیٰ کے مابین تعلق خط و کتابت و میل ملاپ اور انتظامات محکمہ کی سرانجام دہی کے لئے حسب ضرورت ایک عملہ اعلیٰ ایسا ہوگا جو اردو و انگریزی خوان مسلمان یا انگریز ہو۔ لیکن اس کا تقرر

میری سفارش کے ساتھ مجوزہ حلف وفاداری کے ساتھ گورنر صوبہ اور گورنر جنرل ہند فرمادیں گے جس تمام انتظام کی منظوری حکومت ہند کو بادشاہ سلامت سلطنت برطانیہ سے حاصل کرنی ہے جس میں میرا تقرر محکمہ اصلاحات خصوصی کے افسر اعلےٰ کی حیثیت میں بھی حکومت کے منفرد مخصوص ہاتھ میں رہے گا۔ جس کے چارج میں ایک مقررہ سالانہ بجٹ کا کلی اختیار رہوگا۔ اور جس کے تمام قواعد وحسابات اور عملہ ماتحت میرے اختیار کلی میں کام کرے گا۔ اور کسی دوسرے محکمہ حکومت اور اس کے عملہ وغیرہ کا اس میں کسی قسم کا دخل نہ ہوگا۔ لیکن میرے محکمہ خصوصی اصلاحات کو تمام حکومت کے محکموں اور ملک کی ماتحت رعایا کے اندر دخل دینے کا پوراحق اور اختیار خصوصی حاصل ہوگا۔ جس کے لئے تمام مشترکہ واحد انتظام عملہ وغیرہ میں مجوزہ حلف وفاداری ساتھ اپنے آخری فیصلہ سے تمام قوموں کے اندر سے سرانجام دوں گا۔ اور ہر سال اس کا نتیجہ حساب خزانہ اور دیگر کارگذاری بوساطت گورنر صوبہ پنجاب ہندوستان کے گورنر جنرل کی خدمت میں بھیجی جایا کریگی۔ جس کی تمام کاروائی میرے اختتامی نوٹ ودستخط کے ماتحت حکومت کی منظورشدہ کاروائی سمجھی جائے گی۔ جس کے کسی حصہ پر حکومت اعتراض کرنے کی مجاز نہ ہوگی۔ ہاں تشریح کرانے اور آیندہ کے لئے مشورہ دینے کی مجاز ہوگی۔ اور اگر وہ دوسال ابتدائی کے بعد اس سے متفق نہ ہو یا اپنا کسی قسم کا نقصان سمجھے تو اس بات کی پوری مجاز ہوگی کہ اپنا تمام انتظام مجھ سے واپس لے لے۔ اور اگر میری کوئی ذاتی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ انتظام حکومت کے دوران میں موجود پائے تو اُسے بحق حکومت ضبط کرلے۔ میرے پاس نہ اس وقت اس قسم کی کوئی جائداد ہے اور نہ موت تک کوئی ایسی جائداد کھڑی ہوگی۔ کیونکہ میں اپنے آقائے نامدار حضرت نبی کریم صلعم کا کامل بروز اور حضور محمد صلعم کا غلام ہوں۔ مجھے یہی سبق اسلام نے پڑھایا ہوا ہے۔

حکومت برطانیہ کو مجھے ہر سال کیلئے کم از کم پانچ لاکھ اور زیادہ سے زیادہ دس لاکھ روپیہ کی آمدنی وخرچ کا بجٹ اپنے مشترکہ خزانہ ہند سے دینا ہوگا جس پر ہر قسم کے خرچ کا مجھے کلی اختیار حاصل ہوگا لیکن تمام اخراجات کی تفاصیل بمعہ رسیدات کے مکمل حساب رکھنے کا اپنے محکمانہ انتظام کے اندر میں پابند ہوں گا۔ جس حساب کا مقابلہ گورنر صوبہ پنجاب یا گورنر جنرل ہند اپنے محکمہ کے آڈیٹر سے بھی حسب ضرورت ہر سال کے بعد کرانے کے مجاز ہونگے اور میرے تمام محکمہ کے عملہ کی تنخواہیں اور ہر قسم کے اخراجات اسی رقم کے بجٹ سے خرچ ہونگے۔ جس میں میری تنخواہ اور افسران اعلےٰ سرکاری کی تنخواہ بھی شامل ہوگی۔ جن سب کی تنخواہوں وگریڈوں کے کل فیصلہ جات اور قواعد متعلقہ کا انتظام میرے سپرد ہوگا۔ اگر دوسال کے کاروبار کے نتائج کے بعد گورنمنٹ ہند کو اس سے اتفاق نہ ہوا۔ تو وہ محکمانہ طور پر اس محکمہ کو توڑ دینے اور آیندہ اپنے ہر قسم کے امدادی ہاتھ کو بند کرلینے کی مجاز ہوگی۔ لیکن میرے آسمانی اور خلافتی کام کو اپنی حکومت کے اندر نہیں توڑ سکے گی۔ اور میں اس صورت میں پابند ہونگا کہ دوسال میں حکومت برطانیہ نے جس قدر بجٹ نقد میرے محکمہ میں خرچ کیا ہو اُسے گورنمنٹ کا قرضہ حسنہ شمار کروں۔ اور اپنے اسلامی خلافتی کاروبار کی آمدنی میں سے حسب گنجائش گورنمنٹ کی رقم باقساط واپس کرتا رہوں جس کے لئے حکومت مجھے یک دم تنگ نہ کریگی بلکہ اپنی رقم کی واپسی کو میری سہولت پر چھوڑ رکھے گی۔ لیکن جو مدد اپنے مشترکہ محکمہ پولیس۔ عدالت۔ فوج وغیرہ سے مجھے دیگی۔ ان کے اخراجات نہ میرے بجٹ میں ڈالے جاوینگے۔ اور نہ ہی بعد میں ان کی کوئی رقم میں ادا کرنے کا ذمہ دار ہوں گا۔ جس میں سے ایک سپیشل تھانہ اور عدالت میرے کام کے لئے حکومت کو وقف کرنی پڑیگی یہ تمام حدبندیاں اور تشریحات صرف فہم معاملہ اور صفائی حساب کے لئے ہیں۔ ورنہ میں یقین رکھتا ہوں کہ میں نے بہت تھوڑا ہی ابھی خزانہ حکومت کو لگایا ہوگا۔ کہ میرے اپنے آسمانی و زمینی خزانوں کے انبار میرے پاس لگے ہونگے کیونکہ میں اسلام کے اس خدائے واحد کا مظہر اور اس کے انسان کامل (مرزا) کا بروز ہوں۔ جو علم وروح کی کامل طاقت اور صرف کُن سے آپ زمین وآسمان بنا سکتے ہیں۔

اور جو دوسروں کو حکومتوں اور خزانوں سے مالامال کرکے دکھا سکتے ہیں۔ مجھے بھی ایسا ہی کرنا ہے صرف ایک تھوڑا سا حکومت برطانیہ کا امتحان اور عملی قدم ہے۔ جس کے اٹھنے کے بعد وہ دیکھ لے گی کہ میں اور میرا مذہب کیا چیز ہیں اور کس علم وعمل کے کامل اتحاد اور وحدت کا نام ہیں۔ اور ان سے کس قدر انسانی قومی اور ملکی مذہبی اور حکومتی اصلاح سلطنت برطانیہ کے اندر ظہور میں آتی ہے۔ جس کو ان کے کروڑوں پونڈ اور صدیوں کے علوم اور ہمتیں ہرگز ہرگز پورا کرکے نہیں دکھا سکتیں۔ جس کے لئے مجھے تمام کام قرآن شریف کی کامل تابعداری کے اندر سرانجام دینا ہوگا۔ کیونکہ اسی کی برتریوں، برکتوں، خوبیوں اور اعلیٰ عملی نتائج کا مجھے اظہار دکھلانا ہے جس میں حکومت وقت کے ان تمام حصوں سے مجھے اتحاد رہیگا جو اسلامی اصولوں کے مطابق کھڑے ہیں۔ اور مخالف حصہ قوانین حکومت کی تبدیلی کی تکمیل تک میرے کام کا دائرہ خالص قرآن شریف کی آسمانی کتاب قوانین کے اندر ہی رہے گا۔ اور میرے تمام اصلاحی معاملات انہی کی حدود کے اندر نہایت عدل وانصاف سے طے پائینگے۔ مجھے حکومت کو یہ خوشخبری دینی ہے

معیار حق ۔ [illegible] (ص ۲۱۴)

کہ میرے جد امجد حضرت محمد الرسول اللہ صلعم کا روحانی و جسمانی اس قدر خزانہ آسمان و زمین پر موجود ہے جن کو کوئی حکومت گن نہیں سکتی۔ جن سب کا قانونی چارج بطور ورثہ مجھے لے کر اپنے محکمہ اصلاح میں خزانہ حکومت میں شامل کرنا ہے، اور ایک بالکل تازہ اور کثیر خزانہ و جائداد میرے روحانی باپ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود کی چھوڑی ہوئی ہے۔ جس کو بہت جلد میں نے قانونی طور پر اپنے ورثہ میں شامل کرکے خزانہ حکومت میں داخل کرنا ہے۔ اور یہ تمام خزانے اور جائدادیں میری ہر قسم کی قرآنی احکامات و حکومت وقت کے قوانین کی محکم گرفت میں موجود ہیں۔ جن کا صرف فیصلہ حکومت کے بعد مجھے عدل کے ساتھ چارج لے کر دکھلا دینا ہے۔ کیونکہ ان تمام کثیر اموال اور جائدادوں کے منتظم خائن اور مکار و چور اور سخت نااہل واقع ہوچکے ہیں۔ جو اس قابل نہیں رہے کہ کوئی آسمانی یا زمینی کام ان کے ہاتھ میں باقی رکھا جائے۔ جن سب کی اصلاح کے لئے مجھے خدائے واحد نے بھیجا ہے۔ تاکہ ان سب کو معطل کرکے مناسب سزائیں دے کر کام کو بہترین امین ہاتھوں کے سپرد کر دیا جائے۔ جن کے ماتحت قومیں سخت کمزور اور بے وقوف ہوچکی ہیں۔ جن کے جتھوں کی قوت پر وہ سب دنیا میں اصلاح اور نیکی پھیلانے کی بجائے جرم اور خیانت و جھوٹ کو پھیلا رہے ہیں" الخ

(نمبر ہفتم۔ صفحہ ۵۳ تا ۵۶)

اہلحدیث ہم تو اس سکیم کے بالکل موید ہیں۔ مگر دیکھئے انگریزی حکومت اس پر کیا توجہ کرتی ہے بہر حال سکیم اچھی ہے۔ غالباً شیخ صاحب موصوف اپنی اس رفعت شان میں اخبار "اہلحدیث" کے سٹاف کو نہ بھولیں گے۔ غور فرمائیں کہ آپ کے سگے اور سوتیلے بھائیوں (پنجابیوں اور قادیانیوں) کے کسی اخبار نے آپ کی سکیم پر ایک حرف بھی نہیں لکھا۔ لیکن "اہلحدیث" نے اس کو اصل الفاظ میں شائع کیا۔ اس لئے بوقت خاص اس خدمت کا معاوضہ ملنے کی امید ہے۔ ورنہ کہا جائے گا ؎

گل پھینکے ہیں اوروں کی طرف بلکہ ثمر بھی

اے ابر کرم بحر سخا کچھ تو ادھر بھی

کتب حدیث اور علماء اہل حدیث کی خدمات

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس سے ایک پُر زور اپیل

(بقلم مولوی انیس الرحمٰن صاحب صدر مدرس مدرسہ دار العلوم باسیپ لوہ)

تمہید ناظرین کرام! میری گستاخیاں، پھر غلطیاں، معاف فرمائیں۔ بہت ممکن ہے کہ آپ کو میری اس خامہ فرسائی سے دلچسپی نہ ہو۔ چند باتیں جو مدت سے ناچیز کے دل میں کھٹک رہی ہیں ان کا عرض کر دینا اپنے ذمے فرض سمجھا۔ مجھے اپنے عدم بضاعت کا مکرر اقرار ہے کہ اس مضمون میں مذروح ہے اور نہ جان۔ مگر ممکن ہے اس سے میرے محترم اہل بصیرت علماء و صلحاء بقول سعدیؒ ؎

نہ گویند از سر بازیچہ حرفے

کز و پندے نگیرد صاحب ہوش

کوئی صحیح معنی اخذ فرمائینگے اور کسی صحیح نتیجہ پر پہنچیں گے اور اگر اس میں غلطی یا خلاف واقع کوئی بات پائینگے تو امید ہے کہ ضرور اس پر بذریعہ اخبار ہذا عاجز کو اطلاع دینگے۔

تقریباً آج سے تین سال قبل جب میری چھ سالہ زندگی مظاہر العلوم سہارن پور اور دار العلوم دیو بند میں گزر رہی تھی۔ میں اس خیال بلکہ یقین میں تھا کہ میدان تصنیف کے شہسوار صرف علماء احناف متقدمین و متاخرین ہی ہیں یا دوسرے فرقہ کے علماء ہیں۔ جن میں علماء اہل حدیث کو کوئی دخل نہیں۔ نہ انکی تصنیفات ہیں نہ حواشی نہ شروح۔ اس لئے کہ کتب درسیہ وغیرہ درسیہ دینیات و فنونات کی تصنیفات و حواشی و شروح صرف انہی کی ہیں۔ مگر اس سے بھی مجھے چنداں عجب نہ تھا۔ اس لئے کہ اگرچہ اس وقت تک مجھے مذہب اہل حدیث سے اتنی واقفیت نہ تھی مگر اتنا معلوم تھا کہ ان کے مذہب کی اصل اصول کتاب صرف قرآن مجید و احادیث ہی ہیں دیگر ہیچ۔ لیکن سال دورہ میں میرا وہ عجب انتہا کو پہنچا۔ کیونکہ جماعت دورہ میں وہاں دس کتابیں ہوتی ہیں۔ صحاح ستہ کے علاوہ موطا امام مالکؒ و محمدؒ شمائل للترمذی اور شرح معانی الآثار للطحاوی۔ جن میں سے دو (یعنی طحاوی و موطا امام محمد) کے مؤلف خود حنفی ہی ہیں۔ علاوہ ازیں ساری کے حواشی حنفیہ کے ہیں۔ اور عجب نہ ہو کیونکہ صحاح ستہ میں سے اہل حدیث کی وہ مایہ ناز کتاب (یعنی اصح الکتب بعد کتاب اللہ صحیح البخاری) ہے مگر اس پر بھی حاشیہ ہے تو حضرات احناف کا۔ پس اس وقت میرا یہ عقیدہ تھا کہ اہل حدیث میں یا تو کوئی ایسے قابل علماء نہیں جو ان کتب دین کی شرح لکھ سکیں یا ان پر حواشی چڑھائیں۔ جس وجہ سے مجبوراً احناف کی محشی کتب پڑھتے پڑھاتے چلے جاتے ہیں۔ یا اگر لائق علماء ہیں بھی مگر اہل حدیث میں کوئی ایسے امراء و رؤسا نہیں جو ان کتب کے طبع کا متکفل ہو سکیں؛ مگر میرے اس خیال کی غلطی اس وقت معلوم ہوئی جب میں دار العلوم سے فراغت کے بعد دار الحدیث رحمانیہ دہلی آیا۔ اور روزمرہ علماء اہل حدیث کے تذکرے سننے میں آنے لگے۔ شیر پنجاب اور سیف بنارسی کی صدائیں کانوں میں گونجنے لگیں۔ اور شیخ عطاء الرحمٰن اور حافظ حمید اللہ جیسے سیٹھ و رئیس کی جو دحاتمی و دریا دلی بچشم خود دیکھی۔ پس معلوم ہوا کہ اہل حدیث میں مؤلف و مصنف بھی ہیں اور محشی و

اثبات التوحید۔ قاضی فضل احمد لدھیانوی کی کتاب کا دندان شکن جواب۔ قیمت ۸ر (دہلی) (۲۱۸)

ahmadimuslim.de

شارح بھی۔ نیز بفضلہ تعالیٰ امراء ورؤسا کی بھی اہلحدیث میں کچھ کمی نہیں۔ مگر ان تمام کے باوجود حیرت اس بات کی تھی کہ پھر علماء وطلباء اہل حدیث کیوں احناف کے در پہ گدا ہیں۔ جب ان میں ایسے لائق ترین علماء موجود ہیں جو کسی علم وفن میں علماء احناف سے کم نہیں۔ پھر ان کے ہاتھ کیوں احناف کی محشّٰی کتب و شروح موجود ہیں۔ جس سے وہ شب وروز مطالعہ کر رہے ہیں۔ اور جس کی وجہ سے طلباء اہل حدیث کی ذہنیت روز بروز بدلتی جا رہی ہے۔ اب اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں اس بات کی تشریح کرونگا کہ کون کونسی کتابیں اہل حدیث کی ہیں جس پر اہل حدیث کا تحشیہ ہونا چاہیئے مگر نہیں۔ اور کونسی کتابیں ہیں جس پر حاشیہ یا شرح ہے مگر ان کی طرف ہمارے امراء و رؤسا اہل حدیث توجہ نہیں فرماتے۔ جس کی وجہ سے علماء وطلباء اہل حدیث کو نقصان عظیم پہنچ رہا ہے والموفق والمعین۔

قرآن مجید کی طباعت اہل حدیث میں نہیں

ممکن ہے آپ کو تعجب نہ ہو۔ مجھے تو حیرت ہے کہ اہل حدیث کے اصل دین کی وہ اول کتاب جس پر وہ جتنا بھی فخر کریں بجا ہے۔ کہ ہم وہ ایک فرد جماعت ہیں جن کے یہاں ہی صرف قرآن کریم کی تعلیم وتدریس باقی ہے اور یہ کوئی مبالغہ نہیں بلکہ نفس الامر ہے کہ عالم اسلام میں اہل حدیث ہی ایک جماعت ہے جن کے یہاں شب روز تلاوت قرآن مجید کے علاوہ ہر صبح وشام اس کا درس ترجمہ بھی ہوتا ہے۔ اور ان کے یہاں تفاسیر باقاعدہ پڑھانے کی کوشش کی جاتی ہے اگرچہ یہ کوشش بھی ناکافی ہے۔ بلکہ قرآن کریم کا رتبہ عالیہ تو اس سے بھی بالاتر تھا کہ دنیا کے ان علوم عالیہ (۱) (جو حقیقت میں ... کہلانے کے لائق ہیں) کو چھوڑ کر یا ان کو آ... بنا کر علوم ... معارف قرآنیہ کی طرف توجہ کرتے اور اسی کو اپنا دستور العمل بناتے۔ آپ ... غور کریں تو معلوم ہوگا کہ ہماری پستی و انحطاط کا راز اسی میں مضمر ہے کہ قرآن حکیم کو ہم چھوڑ چکے ہیں۔ جیسا ہمیں قرآن سے برتاؤ کرنا چاہیئے تھا ہم نے نہیں کیا خیر تاہم خدا کا شکر ہے کہ ہم نے نبذوا وراء ظھورھم کے درجہ کو نہیں پہنچایا۔ بہت سی بڑی بڑی اسلامی درس گاہوں سے کلام مجید کا ترجمہ اُٹھ گیا ہے اور کہیں صرف سورہ فاتحہ کا ترجمہ تبرکاً رکھا گیا ہے۔ اہل حدیث نے کلام مجید کو صرف سر وآنکھوں پر لگانے اور رمضان اور تراویح وجنازہ میں ختم پڑھنے کے لئے نہیں رکھا۔ جیسا کہ دوسروں نے کیا ہے۔

مگر دریافت طلب امر یہ ہے کہ پھر کیا وجہ کہ آج اہل حدیث کے مطبع میں مسنون قرأت کے مطابق قرآن مجید کی طباعت نہ ہوئی۔ کیا موجودہ مطبوعہ قرآن مجید جس کو ہم ہاتھ باہاتھ لئے پھر رہے ہیں یہ مسنون قرأت کے مطابق ہے؟ ان قرآن مجیدوں میں جو وقف لازم وقف غفران، وقف مطلق، سکتہ، وقف مجوز، وقف جائز، وقف معانقہ وغیرہ حواشی اور آیتوں پر لکھے نظر آتے ہیں۔ کیا اس کا ثبوت صحیح حدیث میں ہے؟ اور کیا ان کا ماننا ضروری ہے؟ اور کہیں آیتوں پر م ط ج اور کہیں لا لکھا ہوا ہوتا ہے۔ اور تمام قرآن مجید میں چار جگہ سکتہ ہے۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ بغیر سانس توڑے ٹھہرے۔ جیسے سورہ یٰسین میں مِنْ مَرْقَدِنَا ھٰذَا اور سورہ قیامت میں وَقِیْلَ مَنْ رَاقٍ وغیرہ میں سکتہ ہے۔ پس کیا یہاں مرقدنا کے نا پر اور مَنْ پر سکتہ کرنا ضروری ہے؟ اگر ہے تو کیا حدیث صحیح میں ثبوت ہے؟ اور ہو کیسے حالانکہ اس کے خلاف ترمذی کی روایت بایں الفاظ موجود ہے اگرچہ اس میں کسی قدر ضعف ہے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقطع قرأتہٗ یقول الحمد للہ رب العلمین ۰ ثم یقف ثم یقول الرحمٰن الرحیم ثم یقف پس یہ حدیث تو صریح دال ہے کہ آپ ہر آیت پر ہی وقف کرتے تھے اور وسط میں نہیں کرتے تھے۔ پس ان وقوف وسکتات کی کوئی شرعی حقیقت نہیں معلوم ہوتی۔ بیش ازیں نیست کہ قرا نے بعد میں ان امور کو ایجاد کیا ہے۔ اس کے علاوہ بخاری کی روایت سے اشارہ ملتا ہے جہاں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قرأت کے متعلق دریافت کیا گیا تھا۔ عن قتادۃ قال سُئِل انس کیف کانت قراۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال کانت مدا ثم قراء بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یمد بسم اللہ و یمد بالرحمٰن و یمد بالرحیم (بخاری ...) یعنی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ حضورؐ کی قرأت کیسی تھی۔ کہا کہ آپکی قرأت مدّاً تھی (یعنی آپ حروف کو بڑھا بڑھا کر پڑھتے تھے) پھر انہوں نے پوری آیت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر بتایا کہ آپ بسم اللہ کو بڑھاتے تھے پھر الرحمٰن کو پھر الرحیم کو۔ پس حضرت انس نے آیت کے درمیان وقف کرکے نہ بتایا۔ تو معلوم ہوا کہ آپ آیت کے درمیان وقف نہ کرتے تھے۔ نہ جیسے احناف کے یہاں کے مطبوعہ قرآن مجید میں لکھا ہے یا احناف کے یہاں مروج ہے۔ میری تصدیق وہ حضرات کرینگے جنہوں نے کبھی ان کی قرأت سنی ہوگی۔ وہ آیت پر تو وقف نہیں کریں گے مگر بختہ آیت کو توڑ کر آیت کے وسط میں وقف کرتے ہیں۔ جیسا کہ مولانا عبدالوہاب صاحب کے مطبوعہ قرآن مجید کے خاتمہ میں دکھایا ہے کہ قدیرہ الذی میں رے کو الذی کے ساتھ ملا کر پڑھنا اور الغفور ۰ الذی میں رے کو الذی کے ساتھ ملا کر پڑھنا خلاف قرأت نبویہ ہے۔ نیز آیت کے وسط میں طباقاً ط ما تریٰ میں طباقا پر وقف کرنا اور عملاً ط ھو میں عملاً پر وقف کرنا خلاف سنت ہے بلکہ قدیرہ الذی اور الغفور ۰ الذی مطابق سنت ہے۔ اور اسی طرح طباقاً ما تریٰ اور عملاً ھو کو ملا کر پڑھنا موافق سنت نبویہ ہے۔

بہرحال قرأت مروجہ بین الاحناف اگر مسنونہ نہیں (اور وہ یقیناً نہیں) تو کیا وجہ کہ اہل حدیث کے ہاتھ ان قرآن مجیدوں کے علاوہ دوسرے کوئی کلام مجید نہیں اور ان کے مطبع میں کیوں مسنون قرأت کے مطابق کلام مجید نہیں چھپایا جاتا۔ اگر اہل حدیث کا ترجمہ لکھا ہوا قرآن مجید بھی چھپا تو وہی حنفی پریسوں

(۳۱۹)

ahmadimuslim.de

ہیں جس کی وجہ سے ان میں بھی وہی طٓ ج وغیرہ اور وسط آیت میں قفٓ اور لآ وغیرہ نظر آ رہے ہیں۔ جیسے ڈپٹی نذیر حسین صاحب کا ترجمہ والا وہ بڑی تقطیع کا قرآن مجید۔ اور مولانا وحید الزمان صاحب کی تبویب القرآن۔ ان میں بھی وہی بات پائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ حافظ حمید اللہ صاحب و دیگر دہلی کے روٴسا کے یہاں جو کلام مجید مفت تقسیم ہوتے ہیں ان کے یہاں سے بھی خدا کی مرضی وہی احناف کے ہاتھ کے مطبوعہ کلام مجید دیئے جاتے ہیں۔ اور دوسری طرف اگر یہ مروجہ قرأت و طباعت قرآن مجید صحیح ہے تو پھر کیا وجہ کہ جو قرآن مجید کہ مولنا عبد الوہاب صاحب کے "مسنون قرأت والا قرآن مجید" کے نام سے (ہندوستان الکٹرک پرنٹنگ ورکس دہلی میں) چھپا پا گیا اس کے خلاف کسی اہل حدیث علماء کو قلم اٹھاتے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔ کہ یہ قرأت مسنونہ مسنونہ نہیں بلکہ وہی مروجہ قرأت ہی قرأت مسنونہ ہے۔

ممکن ہے آپ کو میرے اس واقعہ سے کسی قدر دلچسپی ہو۔ جس کا ذکر کرنا یہاں بے جا نہ ہوگا۔ میں اپنی دوران تعلیم میں دار العلوم دیوبند سے ایک دفعہ دہلی سیر کرنے آیا اور میرے محترم دوست مولوی سلطان احمد صاحب کے یہاں کئی روز مہمان رہا۔ ان دنوں میں ان سے معلوم ہوا کہ آج تک کسی اہل حدیث نے قرآن مجید کی طباعت نہیں کی نہ کسی اہل حدیث کے مطبع میں چھپا اور نہ اہل حدیث کے اہتمام سے۔ صرف یہی ایک مسنون قرأت والا قرآن مجید ہے جو سب سے اول اہل حدیث کے یہاں چھپا اور وہ مسنون قرأت کے مطابق ہے۔ پس ان کی ترغیب سے باوجود کہ میرے پاس دوسرے اور کلام مجید اور حمائل شریف رکھے ہوئے تھے نیز دہلی میں رمضان شریف میں عموماً مفت کلام مجید بہت سی جگہ ملا کرتے ہیں میں نے ایک نسخہ مجلد ایک روپیہ چار آنہ ہدیہ سے خریدا (اس کے ساتھ ایک کتاب اور خریدی، جس کا ذکر عنقریب کروں گا) اگرچہ ان چند دنوں (جو دہلی میں ساکن رہا) کے علاوہ دیوبند میں عیاناً کھول کر تلاوت کا موقع نہ آیا۔ اس لئے کہ میرے پاس کسی اہل حدیث کے یہاں کا چھپا ہوا کلام مجید کا پایا جانا میری عدم تقلیدیت پر محمول ہوگا جس سے میرا دیوبند رہنا دشوار ہو جائے گا۔ خیر اہل حدیث کے یہاں کا قرآن مجید سمجھ کر کبھی کبھی چھپکے سے دیکھ لیا کرتا تھا۔ اور اب بھی بفضلہ تعالےٰ زیر تلاوت ہے۔ مگر صد افسوس کہ اس میں غلطیوں کی کوئی تعداد نہیں۔ زیر، زبر، نقطہ کی غلطی۔ حتیٰ کہ ایک دو جگہ میں آیت بھی لکھنے سے رہ گئی ہے۔ جس کو مجبوراً چٹ سے نیچے لگانا پڑا۔ اس کے علاوہ چھپائی، جلد وغیرہ بھی ناقص۔ جس سے اوراق کھلے جا رہے ہیں۔ خیر پھر بھی خدا کا شکر کہ اہل حدیث کے یہاں کا طبع شدہ اور مسنون قرأت کے دعوے پر ہے۔

الی اصل کیا اہل حدیث امراء و روٴسا کا فرض نہیں کہ زر کثیر ہی صحیح خرچ کر کے قرآن مجید مسنون قرأت کے مطابق چھاپیں اور اس کی توسیع میں کوشش کریں؟ جہاں وہ حضرات اور قرآن مجید مفت تقسیم کرتے ہیں جیسا کہ روٴسا اہل حدیث دہلی کے ہاں سے برابر ملا کرتا ہے اس کی جگہ اپنے یہاں صحیح اچھے کاغذ اور اچھی طباعت کے ساتھ چھاپ کر مفت تقسیم کریں۔

اخبار "اہلحدیث" سال رواں کے گذشتہ ۲۶ جمادی الاول ۱۳۵۳ھ کے پرچہ میں انجمن حمایت اسلام لاہور کے قرآن مجید صحیح چھاپنے کے لئے ایک مجلس منتظمہ قائم کرنے کی تجویز پر ہمارے محترم حضرت مولنا ثناء اللہ صاحب نے اظہار مسرت فرمایا۔ آپ اس پر تحریر فرماتے ہیں:-

"یہ ایک ایسی تجویز ہے کہ ہر مسلمان اس کو پسند کریگا۔ انجمن کو چاہئے کہ اس کام میں دیر نہ کرے نہ کسی سے صلاح کرے بلکہ اپنے ہاتھ یہ کام لے کر اس پر عملدرآمد شروع کر دے؛

اگر گستاخی معاف ہو تو عرض کر سکتا ہوں کہ کیا یہ انجمن حمایت اسلام لاہور ہی کا فریضہ ہے؟ اور جناب کا خود یا دوسرے حضرات روٴسا اہل حدیث کا فریضہ نہیں کہ قرآن مجید کو صحیح اور قرأت مسنونہ کے ساتھ چھاپنے کا انتظام اپنے ہاتھ لیں۔ مجھے علم نہیں کہ انجمن حمایت اسلام احناف کی ہے یا اہلحدیث کی۔ غالباً احناف کی ہے[1]۔ بس صحت طباعت کلام مجید کی احناف کا تو فریضہ ہے مگر اہل حدیث کا نہیں۔ اور اس پر ہم صرف اظہار مسرت کر کے اپنا فریضہ ختم کر دیں اور بس۔ نہیں۔ بلکہ میرا عقیدہ تو گواہی دیتا ہے کہ یہ کام دراصل جماعت اہل حدیث ہی کا ہے۔ اس لئے کہ وہی اصل میں ؎

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن

کی مدعی ہے۔ (باقی)

(بقیہ مضمون از صفحہ ۱)

ہمارے خیال میں اس سے ثابت ہوتا ہے کہ انسان کا حساب کتاب محض بیکار ہے۔ انتظام خداوندی یہی ہے جو چیز زیادہ خرچ کی جائے اس کی ترقی ہوگی۔ اور جو چیز خرچ نہ کی جائے اس کی ترقی نہ ہوگی۔

زکوٰت دینے والوں کو ان باتوں پر غور کر کے اطمینان رکھنا چاہئے کہ خداوند کریم کا جو انتظام ہے جس طرح ان چیزوں کو گھٹنے نہیں دیتا۔ زکوٰت ادا کرنے سے روپیہ گھٹا دیگا نہیں۔ (دوسری کسی وجہ سے نقصان ہو تو اور بات ہے) ہم لوگوں کو زکوٰت ادا کرنے میں جبر معلوم ہوتا ہے۔ ان سب باتوں پر غور کر کے ہمت کر کے ادا کریں۔ پھر دیکھیں خداوند کریم کسطرح برکت دیتا ہے (انشاء اللہ) اور یہ خیال کریں کہ چالیس روپیہ سے زیادہ ہوگا تب بھی تو ایک روپیہ دینا ہوگا۔ اگر خدا نہ دے تو کون زکوٰت ادا کرنے پر مجبور کریگا۔ ہمارا تو دل چاہتا ہے کہ خداوند کریم ہم کو اس قدر دے کہ لاکھوں بلکہ کروڑوں روپیہ ہم کو زکوٰت کا ادا کرنا پڑے۔ اس میں ہمارا نقصان نہیں بلکہ فائدہ ہے۔ خدا دیگا تب ہی دیا جائیگا

---

[1] انجمن میں سب لوگ ہیں۔ تصحیح قرآن کی مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے کی ہے۔ (اہلحدیث)

فتوح الغیب (اردو ترجمہ) حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی مشہور کتاب (۲۲۰) قیمت ۸ (مجلد ۱۲) (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

مولانا اشرف علی

نامہ نگار کے مضمون کی ایک قسط سابقہ پرچے میں درج ہو چکی ہے۔ (مدیر)

حدیث۔ عن الاسود بن یزید قال اتانا معاذ رضہ بالیمن معلماً و امیراً فسألناہ عن رجل توفی وترک ابنۃ واختا فقضی للابنۃ بالنصف وللاخت النصف ورسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حیؐ اخرجہ البخاری وھذا لفظہ وابوداؤد تیسیر کلکتہ صـ۳۷۹ کتاب الفرائض۔

مولانا اشرف علی فرماتے ہیں:-

"اسود بن یزید سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضرت معاذ رضہ ہمارے یہاں تعلیم کنندہ احکام دین اور حاکم بن کر آئے ہم نے ان سے یہ مسئلہ پوچھا کہ ایک شخص مرگیا اور اس نے ایک بیٹی اور ایک بہن وارث چھوڑی حضرت معاذ رضہ نے نصف کا بیٹی کیلئے اور نصف کا بہن کے لئے حکم فرمایا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس وقت زندہ تھے روایت کیا اسکو بخاری اور ابوداؤد نے اور یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔ اس سے جسطرح تقلید کا سنت ہونا ثابت ہے جیسا کہ اس مقام پر اس کی تقریر کی گئی ہے اسیطرح تقلید شخصی بھی ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ جب رسول اللہ صلعم نے حضرت معاذ رضہ کو تعلیم احکام کیلئے یمن بھیجا تھا تو یقیناً اہل یمن کو اجازت دی کہ ہر مسئلہ میں ان سے رجوع کر سکتے ہیں۔ اور یہی تقلید شخصی ہے جیسا اوپر بیان ہوا"

ناظرین! مولانا نے جو اس حدیث سے تقلید شخصی پر استدلال کیا ہے اس میں انہوں نے غلطی کھائی ہے۔ مولانا نے یہاں صرف حوالہ پر اکتفا کیا تھا۔ مگر ہم نے مولانا کے اسی رسالہ کے مقصد اول سے پوری حدیث مع ترجمہ کے اوپر نقل کر دی تاکہ عوام کے سمجھنے میں آسانی ہو جائے۔ اب اصل جواب سنئے مولانا کا اس حدیث سے تقلید شخصی پر استدلال کرنا بچند وجوہ صحیح نہیں ہے۔

اولاً۔ اس وجہ سے کہ تقلید کہتے ہیں کسی کی بات مان لینا بغیر دلیل کے اور یہاں حضرت معاذ رضہ نے جو حکم کیا یا فیصلہ دیا وہ بعینہ فرمان نبوی صلعم ہے جو بدلالۃ دلیل ہے۔ فافہم

ثانیاً۔ اس وجہ سے کہ اگر تقلید شخصی پر استدلال کیا جائے تو لازم آتا ہے کہ رسول اللہ صلعم کی حین حیات تک صرف ان کی تقلید کی جائے درانحالیکہ حضرت معاذ رضہ زندہ ہوں ورنہ آپ کی دلیل اول باطل ہوئی جاتی ہے۔ کیونکہ آپ نے دلیل اول سے بعد وفات نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم شیخین کی تقلید کو ثابت کیا ہے اور یہ مولانا کی تقلید شخصی الی یوم القیمۃ کے بالکل مخالف ہے جس کے ثابت کرنے کے درپے ہیں۔ ناظرین! آپ لوگوں نے دیکھا مولنا سے اتنی ہی دور میں دلیل اول کا ذہول ہو گیا اور اتنی فاش غلطی کی۔

استفسار} کیا مولنا یہ بتا سکتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اہل یمن وغیرہ نے حضرت معاذ رضہ سے مسئلہ پوچھنا ترک کیا یا نہیں۔ اگر آپ فرماویں کہ ترک کیا تو یہ محض بے دلیل اور غلط ہے کیونکہ حضرت عمر نے خود یہ فرمایا ہے کہ جس کسی کو فقہ سیکھنا ہو وہ حضرت معاذ رضہ کے پاس جائے۔ (ازالہ خفا صـ۲) عن عمر رضہ خطبھم بالجابیۃ فقال من اراد القرآن فلیات ابیّاً ومن اراد ان یسأل عن الفرائض فلیات زیداً ومن اراد ان یسأل عن الفقہ فلیات معاذاً ومن اراد ان یسأل عن المال فلیاتنی فان اللہ جعلنی لہ خازنا وقاسماً۔ اس کے علاوہ بہت سی دلیلیں ہیں جو اس بات کو بتاتی ہیں کہ حضرت معاذ رضہ سے لوگ مسئلہ پوچھتے تھے۔ مگر طوالت کے خوف سے نہیں نقل کرتا۔ اور اگر آپ یہ فرماویں کہ لوگوں نے نہیں ترک کیا تو بے شک یہ صحیح ہے جیسا اوپر ثابت ہوا مگر یہ آپ کے حق میں سم قاتل ہے کیونکہ آپ کی دلیل اول جو پہلے گذر چکی ہے باطل ہوئی جاتی ہے پس معلوم ہوا کہ اقتدوا بالذین من بعدی الخ کا کوئی اور مطلب ہے آپ کے علاوہ فافہم۔

ثالثاً۔ اس وجہ سے کہ حضرت معاذ رضہ تعلیم قرآن و حدیث اور حاکم بنا کر یمن بھیجے گئے تھے پس اس سے تقلید پر اگر استدلال کیا جائے تو لازم آتا ہے کہ اس وقت کوئی حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی مذہب بلکہ کوئی اشرفی اور کوئی حسینی وغیرہ ہو۔ کیونکہ جب حضرت معاذ رضہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حین حیات میں آپ کی حدیثوں کو سکھلاتے اور سناتے تھے لوگ ان کے مقلد ہوتے تو آپ حضرات مقلدین تو کہیں زیادہ حق رکھتے ہیں کہ لوگ آپ حضرات کے مقلد ہوں۔ اس واسطے کہ امام ابوحنیفہ رحہ کے آپ لوگ جانشین ہیں۔ انہیں کی باتوں کو پڑھاتے اور سکھلاتے ہیں۔ اور رات دن وعظ تذکیر کرتے ہیں۔ پس مولنا کو میں رائے دیتا ہوں کہ آپ ضرور بالضرور اپنی کمپنی اور مریدوں میں یہ اعلان کر دیں کہ آج سے لوگ اپنے کو بجائے حنفی کے اشرفی لکھا کریں۔ یا جن کے پاس پڑھیں انہیں کی طرف اپنے کو منسوب کریں۔ مگر پیشین گوئی کرتا ہوں کہ آپ ایسا نہیں کر سکتے۔ اس واسطے کہ اگر آپ نے ایسا کیا تو آج ہی سے آپ کی تقلید شخصی الی یوم القیمۃ ہوا ہو جاتی ہے۔

رابعاً۔ اس وجہ سے کہ اس سے تقلید شخصی پر استدلال کرنا جہل کی دلیل ہے کیونکہ بخاری وغیرہ میں کثرت سے حدیثیں موجود ہیں جو بتاتی ہیں کہ حضرت معاذ رضہ کے ہمراہ دیگر صحابہ کو بھی حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یمن بھیجا تھا۔ مثلاً ابوموسے اشعری وغیرہ کو۔ پس معلوم ہوا کہ

جیسے اہل یمن حضرت معاذ رضؓ سے مسئلہ پوچھنے میں رجوع کرتے تھے اسی طرح دیگر صحابہ سے بھی۔ طوالت کا خوف ہے ورنہ میں دکھا دیتا کہ دیگر صحابہ سے بھی لوگ رجوع کرتے تھے۔ پس مولٰنا کا یہ فرمانا کہ اس سے تقلید شخصی کا سنت ہونا ثابت ہوتا ہے۔ غلط ہے اور عدم علم کی دلیل ہے۔

خامسًا۔ اس وجہ سے کہ اگر اس حدیث سے تقلید پر استدلال کیا جائے تو لازم آتا ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی حضرت جبرئیل کے مقلد ہوں۔ (العیاذ باللہ) کیونکہ جیسے معاذ رضؓ اہل یمن کے لئے معلم تھے اسی طرح سے حضرت جبرئیل رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے معلم تھے۔ اب مولٰنا سے چند سوال کرنے کے بعد اپنے مضمون کو ختم کرتا ہوں۔

استفسار } مجتہد صاحب امام صاحب کو یہ سب حدیثیں ملی تھیں یا نہیں۔ اگر آپ فرمادیں کہ ملی تھیں تو یہ بتلائیے کہ امام صاحب نے ان حدیثوں سے تقلید شخصی الیٰ یوم القیٰمۃ پر استدلال کیا کہ نہیں۔ پہلی صورت تو باطل ہے کیونکہ کہیں بھی ثابت نہیں ہے کہ امام صاحب نے ان حدیثوں سے تقلید شخصی پر استدلال کیا ہو اگر مولٰنا کو دعوٰے ہو تو ثابت کریں۔ اور یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ وہ استدلال کرینگے جبکہ تقلید سے منع کیا ہے جیسا کہ پہلے گذر چکا ہے۔ رہ گئی دوسری صورت کہ انہوں نے استدلال نہیں کیا۔ مگر اس صورت میں یہ خرابی لازم آتی ہے کہ امام صاحب اس مفہوم کے سمجھنے سے قاصر رہے ورنہ کیوں منع کرتے مگر چودھویں صدی کے حضرات مقلدین ہیں جو امام صاحب پر بھی فوقیت لے گئے۔ خصوصًا مولٰنا اشرف علی صاحب کہ اس حدیث سے تقلید شخصی الیٰ یوم القیٰمۃ ثابت کرتے ہیں۔

اور اگر آپ یہ فرمادیں کہ یہ حدیثیں ان کو نہیں ملیں اگر ملی ہوتیں تو ضرور استدلال کرتے۔ تو ہم پوچھتے ہیں کہ آپ کو کیا حق حاصل ہے کہ آپ اس سے استدلال کرتے ہیں جبکہ آپ امام صاحب کے مقلد ہیں۔ مقلد کی نظر صرف اپنے امام کے قول پر ہونی چاہئے۔ جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔

معزز ناظرین! مقلدین کے چوٹی کے علماؤں کی یہ حالت ہے کہ تقلید کے دھن میں کچھ نہیں دیکھتے کہ کیا بنتا ہے کیا بگڑتا ہے۔ مولٰنا صاحب نے اس رسالہ کے اندر جتنی باتیں بیان کی ہیں سب کی سب اسی قسم کی ہیں۔ واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین۔

(خاکسار عبدالسبحان عفی عنہ مئوی اعظمی)

فلسفہ زکوٰۃ پر اضافہ

(بقلم محمد ابراہیم صاحب از جھاجھا)

اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۳ نومبر ص۹ پر فلسفہ زکوٰت دیکھ کر مجھ کو بھی خیال ہوا کہ کچھ اپنا تجربہ پیش کردوں۔

جیسا کہ حکم ہے زکوٰت دو۔ اور زکوٰت دینے والوں کا مال نقصان نہیں ہوتا۔ ہم کو بارہا تجربہ ہوا ہے کہ واقعی زکوٰت ادا کرنے والوں کا نقصان نہیں ہوتا۔ اور بعض لوگ جو وہم سے کام لیتے ہیں اور حساب کی رو سے ثابت کرتے ہیں کہ زکوٰت دینے سے آخر روپیہ تو ہر سال ضرور کم ہوتا جائیگا بہ ظاہر تو درست معلوم ہوتا ہے۔ مگر غلط ہے۔ خدا کا وعدہ ہے۔ وترزق من تشاء بغیر حساب۔ تو خدا کا وعدہ سچا ہے یہاں ظاہری حساب غلط ثابت ہوتا ہے۔ ایک تو تجربہ جسکو لکھنا بہت طول ہوگا۔ دوسرا مشاہدہ جو مختصر عرض ہے:

دس بیس سال قبل کا ہم لوگ اندازہ کریں کہ ہر شہر ہر دیہات میں مرغیاں کتنی تھیں اور اب کتنی ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ مرغیوں کی کمی نہیں ہوئی۔ باوجودیکہ حساب سے کمی کیا بلکہ معدوم ہوجانی چاہئیں۔ اس وجہ سے کہ مرغیاں جسوقت سے انڈے دینا شروع کرتی ہیں سب لوگ انڈوں کو کھانا شروع کردیتے ہیں اور فروخت کرتے ہیں۔ شہروں میں ہزاروں بلکہ لاکھوں انڈوں کا خرچ روزانہ ہے۔ بہت کم موقعہ ہوتا ہے کہ مرغی کے انڈوں سے بچہ حاصل کیا جائے۔ سینکڑوں میں کسی ایک نے بچہ حاصل کرنا بھی چاہا تو دس انڈا بٹھایا تو سات چھ انڈا کا بچہ ہوتا ہے۔ کچھ خراب ہوجاتا ہے۔ بچہ بڑھتے بڑھتے اس پر بیسیوں مصیبتیں آتی ہیں۔ کبھی دو ایک پاؤں کے نیچے دب کر مرگیا۔ دو ایک چیل اور کوے اٹھا کرلے گئے۔ دو ایک کتے بلی نے شکار کرلیا۔ دو چار بچہ رہ جاتا ہے۔ اس کو بھی پندرہ بیس روز کا بچہ ہوا اسیوقت سے خرچ کرنے لگتے ہیں۔ جگ سوپ پندرہ بیس روز کے بچہ کا ہوتا ہے۔ پھر چوزہ کا شوربا۔ اور مرغی کے بچہ کا گوشت۔ اور بڑی مرغی کا گوشت، مسلمان اور سب سے زیادہ انگریز لوگ توکھاتے ہی تھے اب بنگالیوں نے بھی اس پر ہاتھ پھیلایا۔ اور اس قدر کہ مسلمانوں سے زیادہ کھانے لگے۔ بلکہ اب تو بڑے بڑے ہندو لوگ بھی انڈا، مرغی کھاتے ہیں۔ اندازہ کرنے اور حساب لگانے سے کبھی عقل میں نہ آویگا کہ یہ سب کہاں سے پورا ہورہا ہے اور کافی تعداد مرغیوں کی موجود ہے۔

اس کے ساتھ ہی دیگر حلال پرندوں پر غور فرمایا جائے۔ کبوتر بہت بڑھتا ہے۔ اس کے بچہ پر مصیبت بھی کم آتی ہے۔ اڑنے والا ہوکر نکلتا ہے۔ اور قریب قریب ہر مہینہ مادہ کبوتر انڈا دیتی ہے اور بچہ ہوتا ہے۔ انڈا تو ایک بھی خرچ نہیں ہوتا ہے۔ بچہ بھی بہت کم کھانے میں آتا ہے۔ بڑا کبوتر بھی کم کھانے میں آتا ہے۔ اس کو تو بہت زیادہ بیشمار ہوجانا چاہئے۔ مگر چونکہ خرچ نہیں ہوتا ہے۔ بظاہر بڑھنا چاہئے مگر بڑھتا نہیں ہے۔ اسی طرح بکری اور گائے پر قیاس کریں۔ کس قدر خرچ ہے اور بھر کمی نہیں۔ آخر کہاں سے آتا ہے۔ اسکے بعد بھینس کو دیکھئے زیادہ خرچ نہیں تو زیادہ بڑھتا نہیں گھوڑا ہاتھی، گدہا کوئی کھاتا ہی نہیں یہ بھی نہیں بڑھتا ہے۔ کتا، بندر وغیرہ کوئی نہیں کھاتا اس کا تعداد تو بہت زیادہ ہونا چاہئے مگر غور کیا جائے تو اس کا تعداد

ahmadimuslim.de

برہان التفاسیر

(۶۷)

تیرھواں رکوع

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا وَ
اسْمَعُوْا وَ لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ○ مَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا
مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ لَا الْمُشْرِكِیْنَ اَنْ یُّنَزَّلَ عَلَیْكُمْ مِّنْ
خَیْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ اللّٰهُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ یَّشَآءُ وَ اللّٰهُ
ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ○ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰیَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ
بِخَیْرٍ مِّنْهَاۤ اَوْ مِثْلِهَا اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ
السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّ لَا
نَصِیْرٍ ○ اَمْ تُرِیْدُوْنَ اَنْ تَسْـَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُىِٕلَ مُوْسٰی
مِنْ قَبْلُ وَ مَنْ یَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِیْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ
السَّبِیْلِ ○ وَدَّ كَثِیْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ یَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْ
بَعْدِ اِیْمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْ بَعْدِ
مَا تَبَیَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ فَاعْفُوْا وَ اصْفَحُوْا حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ
اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ
وَ مَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَیْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ○ وَ قَالُوْا لَنْ یَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ
كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی تِلْكَ اَمَانِیُّهُمْ قُلْ هَاتُوْا
بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ○ بَلٰی مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ
لِلّٰهِ وَ هُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَ لَا خَوْفٌ
عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ○

اے مسلمانو! تم رَاعِنَا مت کہا کرو۔ گو تمہاری وہ مراد نہیں جو ان کمبختوں کی ہے پھر بھی کیا ضرورت ہے کہ ایسے کلمات بولو جن سے اُن کی بیہودہ گوئی کا رواج ہو۔ اس لئے مناسب ہے کہ یہ چھوڑ دو اور اُنْظُرْنَا کہا کرو جو اسی کے ہم معنی ہے بہتر تو یہ ہے کہ جب تم رسول کی خدمت میں آؤ تو کچھ بھی نہ کہو بلکہ خاموش رہو اور سنتے رہا کرو اس لئے کہ بولتے بولتے انسان کو زیادہ گوئی کی عادت ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے کبھی نہ کبھی گستاخی کر بیٹھتا ہے جس کے سبب سے کفر تک نوبت پہنچ جاتی ہے اور کافروں کو نہایت دردناک عذاب ہوگا۔ بھلا یہ کیونکر نہ جلیں بھنیں تمہاری تو دن بدن شوکت ہو اور یہ کتاب والے کافر اور مکہ کے مشرک ہرگز اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ اللہ کی طرف سے کچھ بھلائی تم کو ملے اور یہاں معاملہ ہی دگرگوں ہے کہ تم روز افزوں ترقی پر ہو۔ اس لئے اُن کو بجز دشنام دہی کے کچھ نہیں سوجھتا۔ پس گالیاں بکتے ہیں مگر یاد رکھیں تمہارا کچھ نہیں بگاڑیں گے اس لئے کہ اللہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت خاص کے ساتھ مخصوص کر لیتا ہے کسی کا اُس پر نہ اجارہ ہے نہ زور کیونکہ اللہ بڑے فضل والا ہے۔ ہمیشہ اپنے بندوں پر مناسب حال کرم بخشی کرتا ہے یہ تو اُن کی غلطی ہے کہ اسلام کی اشاعت کو اپنے لئے مضر جانتے ہیں کیونکہ ان کو اپنی قومی عزت (یہودیت) پر بڑا ناز ہے یہ سمجھتے ہیں کہ اسلام چونکہ ہماری قومیت کے برخلاف ہے اس کو مٹا دیگا اس لئے اسلام کو کم درجہ جان کر اس اعراض کرتے ہیں۔ حالانکہ ہمارے ہاں قاعدہ ہے کہ جب کبھی کوئی نشان قومی یا شخصی شرعی یا عرفی ہم تبدیل کریں یا بحالت موجودہ چند روز کے لئے اُس کو پیچھے چھوڑ رکھیں تو پہلی صورت میں اُس سے اچھا لے آتے ہیں یا بصورت دیگر اُس جیسا پس یہودیت کے آثار مٹنے سے اسلام اُن کے اور سب کے حق میں بہتر ہوگا۔ کیا تمہیں یہ معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک چیز پر قادر ہے اور کیا تم نہیں جانتے کہ آسمانوں اور زمینوں کی تمام حکومت اللہ ہی کو حاصل ہے وہ جو چاہے اپنی رعیت میں احکام جاری کرے اُسے کوئی مانع نہیں۔ اور اللہ کے سوا تمہارا نہ کوئی والی ہے نہ مددگار۔ جو اُس کی پکڑ سے تم کو بچائے۔ تعجب ہے کہ تم لوگ ایسے زبردست مولا کے تابع فرمان نہیں ہوتے ہو۔ بلکہ چاہتے ہو کہ اپنے رسول سے جو اُس مولا نے محض تمہاری ہدایت کیلئے بھیجا ہے لیے سوال کر کے وقت کھویا کرو۔ (باقی)

(۱) وَلَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا) یہودی حضور اقدس (علیہ السلام) کی خدمت میں حاضر ہوتے تو اپنے بھڑکتے ہوئے غصہ سے جو شوکت اسلام کی وجہ سے اُن کے دلوں میں جوش زن تھا آنجناب کو صریح لفظوں میں تو کچھ نہ کہہ سکتے پر کمینوں کی طرح ایک ایسا لفظ بولتے کہ جس سے عام مسلمان صاف معنے سمجھیں اور وہ اپنے دلی بغض کے مطابق کچھ اور ہی مراد لیں چنانچہ انہوں نے رَاعِنَا کو اس مطلب کیلئے تجویز کیا۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ آپ ہماری طرف التفات فرمائیے اور اگر اس کو ذرا لمبا کر کے رَاعِیْنَا کہیں تو اسی کے معنی ہو جاتے ہیں "خادم اور کمینہ ہمارے" وہ اسی طرز سے کہتے پس مسلمانوں کو یہ کلمہ کہنے سے منع کیا گیا

۳ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۸۷)

گزشتہ پرچے میں ایک حدیث مذکور ہوئی ہے جسے اہل بدعت پیش کیا کرتے ہیں اس میں ذکر ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنا ہاتھ میرے مونڈھوں پر رکھا تو مجھے آسمان زمین کی چیزیں معلوم ہوگئیں۔ اس کا دوسرا جواب درج ذیل ہے :۔ (مدیر)

چنانچہ اس حدیث کے دوسرے طرق سے اس روایت کی کامل توضیح ہوتی ہے۔ مشکوۃ شریف کے صفحہ پر مرقوم ہے :۔

- انی قمت من اللیل فتوضأت وصلیت ما قدر لی فنعست فی صلاتی حتی استثقلت فاذا انا بربی تبارک وتعالی فی احسن صورۃ فقال یا محمد قلت لبیک رب قال فیم یختصم الملاء الاعلی قلت لا ادری قالہا ثلاثا قال فرایتہ وضع کفہ بین کتفی حتی وجدت برد انا ملہ بین ثدیی فتجلی لی کل شئ وعرفت فقال یا محمد قلت لبیک رب قال فیم یختصم الملاء الاعلی قلت فی الکفارات قال وما ھن قلت مشی الاقدام الی الجماعات والجلوس فی المساجد بعد الصلوات و اسباغ الوضوء حین الکریہات قال ثم فیم قلت فی الدرجات قال وما ھن قلت اطعام الطعام ولین الکلام والصلوۃ والناس نیام۔“

”یعنی فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میں اٹھا رات کو پس وضو کیا میں نے اور نماز پڑھی میں نے جو کچھ مقدر تھی واسطے میرے پس اونگھا میں اپنی نماز میں یہاں تک کہ بھاری ہوا میں یعنی نیند غالب ہوئی۔ پس ناگہاں دیکھا میں نے پروردگار اپنے تبارک وتعالیٰ کو بیچ اچھی صورت کے پس کہا اے محمد میں نے کہا حاضر ہوں اے رب فرمایا کس چیز میں گفتگو کرتے ہیں فرشتے مقربین میں نے کہا میں نہیں جانتا فرمایا اللہ تعالیٰ نے یہ کلمہ تین بار پس دیکھا میں نے اس کو کہ رکھا ہاتھ اپنا درمیان مونڈھوں میرے کے یہاں تک کہ پائی میں نے سردی اسکی انگلیوں کی درمیان چھاتی اپنی کے پس ظاہر ہوئی میرے لئے ہر چیز اور پہچان لیا میں نے سب کو پس فرمایا محمد میں نے کہا حاضر ہوں میں اے رب فرمایا کس چیز میں جھگڑتے ہیں فرشتے مقربین میں نے کہا کفارات میں۔ فرمایا کیا ہیں وہ۔ میں نے کہا چلنا قدموں کے ساتھ جماعت کیلئے اور بیٹھنا مسجدوں میں نمازوں کے بعد اور پورا کرنا وضو کا وقت کراہت کے۔ فرمایا پھر کس چیز میں گفتگو کرتے ہیں۔ میں نے کہا درجات میں۔ فرمایا کیا ہیں وہ۔ میں نے کہا کھلانا کھانے کا اور نرمی کرنی بات میں اور نماز پڑھنی رات میں ایسی حالت میں کہ لوگ سوتے ہوں۔“

اس حدیث کو بھی مولوی نعیم الدین نے کلمۃ العلیا صلا میں اپنی چالاکی سے واقعہ خواب چھوڑ کر نقل کیا ہے۔ حالانکہ عالم دنیا میں ان آنکھوں سے بیداری میں حق تعالیٰ کو کوئی دیکھ نہیں سکتا۔ چنانچہ مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تکمیل الایمان صہ میں فرماتے ہیں :۔

”در جواز رویت وے سبحانہ تعالیٰ در دنیا بہ بصر در بیداری دو قول است و استاد ابو القاسم قشیری صاحب رسالہ فرمودہ است کہ صحیح عدم جواز است ایں سخن در جواز امکان است ولیکن عدم وقوع وتحقیق آں مرغیر آنحضرت را در شب معراج متفق علیہ است۔“

”یعنی جواز رویت حق تعالیٰ دنیا میں آنکھوں سے بیداری میں دو قول ہیں اور استاد ابو القاسم قشیری رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ قول صحیح اس میں عدم جواز ہے۔ یہ بات جواز امکان میں ہے۔ لیکن عدم وقوع اور اس کی تحقیق سوائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے شب معراج میں متفق علیہ ہے۔“

علیٰ ہذا فتح الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۲۰ صہ ۳۴۷ میں مرقوم ہے :۔ ”و اما فی الدنیا فقال مالک انما لم یر سبحانہ فی الدنیا لانہ باقی والباقی لا یری بالفانی۔ فان جازت الرؤیۃ فی الدنیا عقلاً فقد امتنعت سمعاً۔“

”یعنی اور لیکن دنیا میں پس فرمایا امام مالک رحمہ اللہ نے نہیں دیکھ سکتا حق تعالیٰ کو دنیا میں کیونکہ وہ ذات باقی ہے اور باقی نہیں دکھائی دے سکتا فانی کو۔ پس اگر جائز ہو دیکھنا دنیا میں عقلاً تو ممنوع ہے دیکھنا شرعاً۔“

پس ناظرین کرام نے مولوی نعیم الدین کی جعلسازی ملاحظہ فرمائی کہ قرآن وحدیث کے الٹ پلٹ کرنے میں کس قدر فریب کار ہیں۔

پھر یہ کہنا مولوی نعیم الدین کا کہ سارا جہاں محبوب خدا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیش نظر ہے ذرہ ذرہ آپ کے علم میں حاضر ہے۔ پھر اس پر لمعات کی عبارت قریب ہی سے پیش کرنا جس کی حقیقت یہ ہے کہ حق تعالےٰ نے فرشتوں کے جھگڑنے کا واقعہ آپ پر منکشف فرمایا۔ وہ کل امور جن میں فرشتے گفتگو کرتے تھے منکشف ہوگئے۔ نہ کہ سارا جہان پیش نظر ہونا اور ذرہ ذرہ کا علم تفصیلی دوامی ہمیشہ کے لئے لازم ہونا۔ بلکہ اس وقت جو کچھ آسمان و زمین میں تھا اجمالاً دیکھا۔ چنانچہ شیخ رحمہ اللہ کی عبارت میں لفظ بود اس پر دلالت کرتا ہے کہ اسی وقت کا واقعہ ہے۔ اور خود مولوی نعیم الدین نے کلمۃ العلیا صہ میں اسی حدیث نعلمت کی شرح مرقات سے نقل کرکے یہ ترجمہ کیا جو کچھ کہ اللہ سبحانہ نے تعلیم فرمایا اور چیزوں میں سے جو آسمان وزمین میں ہیں ملائکہ اور اشجار وغیرہما میں سے۔“ پس یہ آسمان وزمین میں

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

س ۵۸} صوفیان کرام کی اصطلاح میں سنا گیا ہے کہ فنا فی اللہ ہونے کے لئے فنا فی الشیخ اور فنا فی الرسول ہونا ضروری ہے۔ بغیر اس کے فنا فی اللہ ہونا ناممکن ہے۔ کیا یہ دونوں درجے صحیح اور شرعاً جائز ہیں۔ اگر نہیں تو عدم جواز کے جو دلائل ہوں ان کو واضح فرما دیجئے۔ اور اگر جائز ہیں تو ان کے دلائل۔ (سید احسن علی وکیل ضلع گورکھپور)

ج ۵۸} صوفیائے کرام کی اصطلاح میں فنا فی الشیخ کے معنے ہیں شیخ کی محبت کامل۔ اور فنا فی الرسول کے معنے ہیں کامل محبت واتباع رسول۔ یہاں تک کہ اپنی کوئی امنگ خلاف سنت نہ ہو۔ جیسا حدیث شریف میں ہے لا یؤمن احدکم حتی یکون ھواہ تبعا لما جئت بہ (یعنی کوئی شخص مومن نہ ہوگا جب تک اس کی دلی خواہش اور امنگ میری تعلیم کے ماتحت نہ ہو) یہی مضمون مولوی روم مرحوم کی مثنوی کے اس شعر میں ہے سے

تا ہوئی تازاست ایمان تازہ نیست
کایں ہوئی جز قفل آں دروازہ نیست

یعنی جب تک انسان کی اپنی خواہش زندہ ہے ایمان مُردہ ہے کیونکہ یہ خواہش ایمان کے لئے بمنزلہ قفل کے ہے۔

پس محبت شیخ اور محبت رسول درحقیقت اصل مقصود (تعلق باللہ اور تبتل الی اللہ کیلئے تمہید ہے تعلق بالالوہیت ہی کا نام ہے فنا فی اللہ۔ یعنی پہلے درجہ میں مرید اپنے شیخ کو صرف استاد جانتا ہے جیسے طفل مکتب اپنے معلم کو، دوسرے درجے میں رسول کو بطور ہادی کے دیکھتا ہے، آخری درجہ میں خدا کو بحیثیت معبود کے دیکھتا ہے۔ اس لئے اس درجہ میں نہ کوئی دوسری چیز اس کے مساوی ہو سکتی ہے نہ اس سے بلند۔ اسی لئے بعض صوفیا کے منہ سے بجوش توحید یہ مکروہ شعر نکل گیا ہے

سے پنجہ در پنجۂ خدا دارم
من چہ پروائے مصطفےٰ دارم

یعنی الوہیت کے درجے میں میری نظر کسی طرف نہیں جاسکتی، کیونکہ وہاں ذات بحت اور فرد واحد ہے (جل جلالہ)۔ اس تشریح پر تو کوئی اعتراض نہیں دوسری تشریح جو آج کل کے گمراہ صوفی کرتے ہیں وہ سراسر محل اعتراض ہے۔ یعنی شیخ کا تصور سامنے رکھے، اس کی اتنی مشق کرے کہ جدھر نظر کرے شیخ کی شکل سامنے ہو، اس کے بعد رسول سے بھی یہی برتاؤ کرے۔ پھر ترقی کرکے اس درجے پر پہنچے کہ خدا کو ہر طرف دیکھے اور اس کی زبان سے صحیح طور پر یہ مصرع نکلے سے

جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے

یہ تشریح سراسر تعلیم اسلام کے خلاف ہے۔ اعاذنا اللہ منہ۔

س ۵۹} کیا تمام مردے جن میں اولیاء اللہ (مثل خواجہ معین الدین اجمیریؒ وغیرہ وغیرہ) بھی شامل ہیں سنتے ہیں؟ اگر نہیں سنتے تو اس حدیث کا کیا جواب ہے جس میں ارشاد ہے کہ جب مردے کو دفن کرتے ہیں تو ابھی لوگ چلتے ہوتے ہیں کہ وہ ان کے چلنے پھرنے کی آواز سنتا ہے اور دوسری حدیث میں ہے کہ نکیرین مردے سے سوال کریں گے اور وہ جواب دیگا؛ جب سنیگا تب ہی جواب دیگا۔ (سائل مذکور)

ج ۵۹} پہلی تنقیح یہ ہے کہ مردہ کس کو کہا جاتا ہے۔ اس جسم کو جس سے روح الگ ہو گئی ہے۔ اس حیثیت میں سب برابر ہیں۔ اموات غیر احیاء وما یشعرون ایان یُبْعَثُوْن۔ رہا مردہ کا بوقت دفن یا بوقت سوال وجواب احساس کرنا یہ وقتیہ حالات ہیں۔ دائمی نہیں۔ دائمی حالت یہی ہے۔

ان تدعوھم لا یسمعوا دعاءکم اور
وھم عن دعاءھم غافلون

(اگر ان کو بلاؤ تو وہ سنتے نہیں یہ وہ بزرگ (مدعوین) ان کی آواز سے بے خبر ہیں)

س ۶۰} کیا کسی ولی اللہ (مثل حضرت شاہ فضل الرحمان رحہ گنج مرادآبادی وغیرہ) کی قبر پر کھڑے ہو کر یہ کہنا جائز ہے کہ "یا حضرت آپ درگاہ رب العزت میں دعا فرمائیں کہ وہ میری اس مشکل کو حل کرے یا فلاں شخص کو لڑکا دے یا میرا فلاں کام ہو جائے" اگر نہیں تو کیوں ایسا کرنا جائز نہیں۔ عدم جواز کا ثبوت ارشاد فرمایئے۔ (سائل مذکور)

ج ۶۰} جواب ۵۹ میں آیات نقل ہو چکی ہیں جن سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مردے نہیں سنتے پھر ان کو مخاطب کرنے سے کیا فائدہ؟ ہاں یہ صورت ممکن ہے کہ بعد حمد وصلوۃ کے ان بزرگوں کے لئے دعا کی جائے۔ جب ان کو اس دعا کا اثر پہنچے تو (بحکم الا رد اللہ علیّ روحی) وہ بھی اس داعی کے لئے دعا کر دیں۔ اللہ اعلم (ا، داخل غریب فنڈ)

س ۶۱} رمضان شریف ہو یا غیر رمضان شریف، نماز فرض ہو یا تراویح، نماز میں قرآن شریف دیکھ کر پڑھا جانا حدیث شریف مرفوع سے ثابت ہو تو مشکور فرماویں۔ (نمبر خریدار ۱۱۹۹)

ج ۶۱} نوافل کی نماز میں حضرت عائشہؓ کا فعل ملتا ہے (بخاری) حدیث مرفوع مجھے یاد نہیں کسی صاحب کو یاد ہو تو مطلع کریں۔

س ۶۲} حافظ قرآن نماز میں قرآن شریف بغیر دیکھے کے پڑھے، پیچھے سامع بیٹھ کر قرآن شریف دیکھ کر سنتا جاوے اور اپنی نماز بھی پڑھتا جاوے آیا ایسا قرآن شریف کا سننا حدیث شریف سے ثابت ہے یا نہ؟ (سائل مذکور)

ج ۶۲} اس کا جواب ۶۱ میں آگیا ہے (ا، داخل غریب فنڈ)

فتاویٰ نذیریہ

{ از مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی

رحمۃ اللہ علیہ۔ اس میں ہر سوال کا جواب مطابق

ahmadimuslim.de

متفرقات

ضروری اطلاع قابل شنید گذشتہ دسمبر میں جسقدر اخبار کے وی پی کئے گئے تھے۔ ان میں سے آج مورخہ ۱۲ تک خلاف معمول بہ نسبت سابقہ واپسی بہت زیادہ ہوئی ہے۔ موجودہ کساد بازاری کے باعث ایسے نقصانات برداشت کی طاقت نہیں رکھتے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ وی پی واپس کرنے کی بجائے قیمت ختم کی اطلاع ملجانے پر آیندہ اخبار کا پرچہ واپس کر دیا کریں۔ جس پر صرف لفظ "انکاری" ہی لکھ دیا کریں۔ اس میں طرفین کا ہی فائدہ ہے۔ (منیجر اہلحدیث)

چندہ کانفرنس میاں کرم الدین صاحب وزیرآباد عنہ۔ منشی عبدالحق صاحب کیمپ داناپور ۶۔ حاجی فتح الدین صاحب بزاز قصور ۵۔

عید آنہ فنڈ برائے اہل حدیث کانفرنس انجمن اہلحدیث ہوشیار پور معرفت حاجی غلام رسول کندن ساز ۵۔ جماعت اہلحدیث کوٹلی لوہاراں مغربی، ضلع سیالکوٹ ۸۔ جماعت اہلحدیث آگرہ معرفت مولوی عبدالمجید صاحب لله۔ جماعت اہل حدیث پشاور معرفت مفتی محمد ظریف صاحب ۸۔ معرفت میاں فضل کریم صاحب گروٹہ ضلع گورداسپور ۸۔

برائے مدرسہ دار القرآن والحدیث مدینہ شریف حاجی دربار صاحب بر کریم پور ضلع بستی ما (یکصد) میاں کرم الدین صاحب مذکور عہ۔ مولوی محمد اسماعیل صاحب چک ۹۹ ضلع ملتان ۲۔ محمد عبدالحق صاحب مذکور ۔ حاجی فتحدین صاحب مذکور ۵

اشاعت فنڈ بابو کرم الٰہی صاحب ملکوال ۱۲۔ متفرق از اشتہارات ۳۔ جملہ ۵ مع سابقہ کل میزان ۹-۱۰-۹۸ روپے

غریب فنڈ وی کے عبید اللہ صاحب بنگلور ۵۔ میاں کرم الدین صاحب ۵۔ میاں عبدالعزیز عبدالحمید ریواڑی ۵۔ بابو عبدالغنی صاحب کھیوڑہ ۵۔ محمد عمر خان صاحب مانڈلہ ۵۔ محمد حسن صاحب آسنسول ۵۔ حاجی فتح دین صاحب مذکور ۶۔ رحمت اللہ صاحب لوریہ ۸ از فتوے فنڈ ۱۲ سابقہ ۱۲ جملہ للعہ۔ از سائلین (۱) حبیب اللہ از ڈھولن ۶۔ (۲) خیرالدین کیلا ۶۔ (۳) محی الدین داناپور ۶۔ (۴) عبدالرحمن نظام آباد ۶۔ (۵) غلام باری از اسلام آباد ۶ (۶) مہتمم مدرسہ محمدیہ ٹانڈہ ۱۲۔ (۷) عبدالرحیم کڈپہ ۶ (۸) عبداللہ کمال پور ۶۔ (۹) ثناء اللہ ہبادیوپور ۶ (۱۰) محمد کیقباد برداء ۶۔ (۱۱) غلام محمد تطرودال ۶۔ (۱۲) فاضل الدین مالیگاؤں ۶ (۱۳) عبدالدین مسانیاں ۶ (۱۴) صدر الدین گھنئے کے بانگر ۶ (۱۵) عبدالشکور سیگوڑہی ۶۔ (۱۶) مدرسہ احسانیہ محمدپور ۶۔ (۱۷) عبدالجبار کابل پورہ (۱۸) عبدالحمید مراد آباد ۶۔ میزان لغہ۔ سائلین مذکورہ کے نام ایک ایک سال کے لئے غریب فنڈ سے اخبار جاری کر دیا گیا۔ نمبر سائلین ۳۳۔ بذمہ فنڈ عہ۔ ان کے علاوہ اس وقت آٹھ سائلین باقی ہیں۔ اصحاب خیر توجہ فرمائیں تو ان کے نام بھی اخبار جاری ہو سکتا ہے۔

مضامین آمدہ محمد ارشد۔ محمد اسلم۔ محمد داؤد۔ عبدالودود۔ محمد نجم الدین۔ مولوی عبدالحمید۔ عبدالشکور۔

غیر مقبولہ حدیث کذب ثلاثہ۔

حاجیوں کو اطلاع سنت مطہرہ کے شیدائی بھائیوں سے التماس ہے کہ جو صاحب اس سال حج کرنے کے لئے تشریف لے جائیں تو مہربانی فرما کر مدینہ طیبہ پہنچ کر مدرسہ دار علوم القرآن والحدیث واقع باب مجیدی کو ضرور ملاحظہ فرمائیں۔ اور نہایت عمیق نظر سے مدرسہ کا حساب وکتاب اور طلبہ کی رہائش طعام وقیام اور پڑھائی وغیرہ تمامی امور کو ملاحظہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اور خاکسار کو شکریہ کا موقع دیں۔ فقط۔ عبدالرحمن دہلوی حال گوجرانوالہ

جلسہ انجمن اہلحدیث اوڑکی ۱۷-۱۸ رمضان کو منعقد کیا گیا۔ علمائے میوات کی ہنگامہ خیز تقریریں ہوئیں نیز آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی منشا کے مطابق ایک جمعیۃ اہل حدیث قائم کی گئی۔ اللہ تعالیٰ کامیاب فرمائے آمین۔ (حاجی عبدالرزاق ناظم انجمن اہل حدیث اوڑکی ریاست بھرت پور)

یاد رفتگان (۱) پیر عبدالوہاب امرتسری عمر ۸۵ سال فوت ہو گئے۔ مرحوم حنفی تھے مگر اہل حدیث۔ خاصکر مولانا رحیم آبادی کے بڑے محب تھے۔ (۲) بابو محمد صادق صاحب ہیڈ کلرک دفتر ڈسٹرکٹ بورڈ امرتسر بعارضہ سکتہ دو تین یوم بیمار رہ کر ۵۔ جنوری کو انتقال کر گئے۔ انا للہ۔ مرحوم نیک سیرت اور عیال پرور تھے۔ (قاضی منظور حسین امرتسر) (۳) میری رفیقہ حیات صالحہ فوت ہو گئی انا للہ۔ (حکیم ضمیر الحق آرہ) (۴) میرے دوست میاں سلیمان صاحب فوت ہو گئے انا للہ۔ (محمد اسماعیل ملک پورہ بہاولپور) (۵) میرے بڑے بھائی غلام محمد صاحب استعداد سات سال کی طویل علالت کے بعد فوت ہو گئے۔ انا للہ۔ (عبدالعزیز جلدگر۔ بارہ مولا کشمیر) (۶) میرے خسر جناب مولوی محمد کلو حسین صاحب بتاریخ ۷ نومبر ۳۴ء کو اور میری بھانجی جمیلہ خاتون ۱۶ نومبر ۳۴ء کو اور میری اہلیہ ۲۰ دسمبر ۳۴ء مطابق ۱۲ رمضان ۵۳ھ بروز پنجشنبہ۔ اس دنیائے فانی سے یکے بعد دیگرے رخصت ہو گئیں۔ انا للہ الخ۔ (مولوی) عبدالغفار جندہوی منظفرپوری حال سوتولی ضلع سارن۔

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لھم وارحمھم

سو روپیہ انعام دیہات میں جمعہ نہ پڑھنے بلکہ بند کرنے والے حضرات اگر قرآن شریف اور احادیث صحیحہ سے اسکی ممانعت ثابت کر دیں تو خاکسار مبلغ یکصد روپیہ نقد بطور انعام دینے کو تیار ہے۔ راقم ابو محمد اسماعیل مدرس مدرسہ ترغیب التوحید ۱۰ پورہ ضلع بہاول نگر ریاست بہاولپور

ریاست بہاولپور میں مرزائیوں سے فسخ نکاح کا جو مقدمہ شروع ہے اس کا مدعا علیہ جو مرزائی تھا مر گیا ہے مقدمہ مذکور کا ابھی تک فیصلہ عدالت سے نہیں سنایا۔

خون کے پیاسے۔ کسی پیر کے خفیہ حالات بطرز ناول (۳۶۰) ۔ قابل دید ہے۔ قیمت ہر دو حصہ ۸ ۔ پتہ ۔ (منیجر اہلحدیث)

ملکی مطلع

ہندو اندھ وِدیالہ کی تکمیل

مسلمانانِ امرتسر کیلئے تازیانۂ عبرت

ہندو قوم کی بابت یہ کہنا کچھ غلط نہیں معلوم ہوتا کہ یہ لوگ دھرم (مذہب) کی پابندی کے لحاظ سے تو بہت کمزور ہو چکے ہیں۔ پرانے ہندوؤں میں تو دھرم کی پابندی کیا ہوتی، نئے ہندو (آریہ) بھی پابندیٔ مذہب سے بہت دور ہیں (آریہ سماج کی تاریخ مصنفہ دیتہ جی)۔ باوجود اس کے قومی کاموں میں سب چست و چالاک نظر آتے ہیں۔ امرتسر کے سرکردہ ہندوؤں نے ہندو اندھوں کو پریشان حال پھرتے دیکھ کر ایک مدرسہ بنانا چاہا جس کا نام رکھا اندھ وِدیالہ۔ ڈاکٹر گوکل چند نارنگ وزیر بلدیات پنجاب نے اس مدرسہ کا بنیادی پتھر رکھا۔ اور نہ صرف ہندوؤں بلکہ مسلمانوں خاصکر ارکان انجمن اسلامیہ نے بھی جی کھول کر چندہ دیا۔ تو ہم نے "اہلحدیث" میں ایک نوٹ لکھ کر ارکان انجمن اسلامیہ کو متوجہ کیا کہ انجمن مذکور بھی نابیناؤں کے لئے ایک مدرسہ جاری کرے جس میں حفظ قرآن کے علاوہ نابیناؤں کے حسب حال صنعت کی تعلیم دی جائے۔ اس پر انجمن کی سب کمیٹی دینیات نے مجھے شریک مجلس کرکے اس کام کی سکیم پوچھی اور خرچ کا اندازہ دریافت کیا۔ میں نے کہا ابتداء میں ماہواری خرچ قریباً ۵۰ روپیہ ہوگا، پھر جس قدر ترقی ہوتی جائے گی۔ سردست اس فنڈ میں کچھ سرمایہ جمع کر لینا چاہئے، جس میں میرا غریبانہ چندہ بیس روپے پہلے داخل کریں، آیندہ بھی ایک روپیہ ماہوار دیتا رہونگا۔ خدا خدا کرکے سب کمیٹی دینیات نے اس تجویز کو منظور کرکے جنرل کمیٹی میں رپورٹ کر دی۔ جنرل کمیٹی نے بدیں وجہ نامنظور کر دی کہ انگریزی کالج (ایف۔ اے) کا بہت بھاری خرچ ہم پر پڑا ہوا ہے۔ اللہ اکبر! یہ ہے وہ اسلامی ہمدردی جس کی بنا پر مسلمانوں کی انجمنہائے اسلامیہ کی بنیادیں رکھی جاتی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اب جبکہ اندھ وِدیالہ مذکور کی عالیشان عمارت تیار ہو گئی تو حضور گورنر پنجاب اس کے افتتاح کے لئے لاہور سے تشریف لائے۔ اندھوں نے علاوہ کتابی تعلیم کے جو صنعتیں کرسی ڈال وغیرہ بنائے ہوئے تھے حاضرین کو سب دکھائے گئے۔ ادھر گورنمنٹ نے بھی کافی امداد دی تھی۔ اس پر مجھے خیال آیا کہ مسلمان عادتاً دوسری قوموں کے پیچھے چلنے والے ہیں۔ اب ایک دفعہ پھر انجمن اسلامیہ کو توجہ دلائی جائے کہ اپنے ہائی سکول اور کالج کی زکوٰۃ ہی ادا کرنے کو خاص اندھوں کے لئے ایک درس گاہ جاری کرے۔ میرے اس نوٹ کے مخاطب سب سے اول شیخ صادق حسن صاحب صدر انجمن اسلامیہ اور چودہری فضل الدین صاحب صدر سب کمیٹی دینیات ہیں۔ میں یہ کہنے اور لکھنے میں بھی کوئی قباحت نہیں دیکھتا کہ جس انگریزی کالج کے خرچ کی وجہ سے انجمن نے اس کارِ خیر پر توجہ نہیں کی زمانہ کی رفتار بتا رہی ہے کہ عنقریب (خدا نہ کرے) وہ زمانہ آنے والا ہے کہ کالجوں کے گریجوایٹ مولانا حالی مرحوم کا یہ شعر پڑھنے لگ جائینگے۔ ؎

نہ پڑھتے تو کھاتے یہ روٹی کما کر
یہ کھوئے گئے اور تعلیم پا کر

میں یہ بھی اظہار کر دوں کہ انجمن نے اس پر بھی غور نہیں کیا کہ مدرسہ مجوزہ کے خرچ کا بوجھ نہ سکول پر پڑتا نہ کالج پر بلکہ اس کیلئے علیحدہ چندہ فراہم ہوتا، سرمایہ بھی الگ محفوظ رہتا انجمن کی صرف سرپرستی ہوتی اور مفت کی عزت اور شاباش۔ اس لئے میں یہ کہنے میں باک نہیں جانتا کہ انجمن نے اس تجویز کو مسترد کرنے میں دور اندیشی اور فراست کا ثبوت نہیں دیا۔ اب بھی تلافی کا وقت ہے ‡

صدائے حق

جماعت اہل حدیث اور اہل حدیث کانفرنس

ہندوستان میں اہل حدیث افراد کی تعداد اسی لاکھ سے زائد ہے۔ اس جماعت نے نہ صرف مسلمانوں کو بیدار کیا بلکہ اس نے خالص اسلام کی دعوت دی۔ اور ان میں عہد نبوی اور خلفائے راشدین کے طریق دین کو مروج کیا۔ اسلام کے منور چہرہ پر شرک و بدعت اور جہالت کے جو داغ خود مسلمانوں نے لگا دئیے تھے ان کو پاک و صاف کیا۔ مسلمانوں میں عمل کا جذبہ اور مذہبی سرگرمی کا ولولہ پیدا کیا، اسلام کی اصل تعلیم سے روشناس کرایا۔ غرض وہ سب کچھ کیا جس کی اس زمانہ میں ضرورت ہے۔

جماعت اہل حدیث کے اکابر اور علماء نے آج سے ۳۳ سال پہلے ایک ادارہ کی بنا ڈالی جس کا نام اہلحدیث کانفرنس رکھا۔ اور جو بفضلہ تعالیٰ اب تک قائم ہے آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس نے جماعت اہل حدیث کی علمی اور مذہبی ترقی کے لئے ایک پروگرام مرتب کیا جس پر آج تک وہ قائم اور عامل ہے۔ اس نے دیہات میں مدارس قائم کئے۔ واعظ و ارشاد کے لئے واعظین مقرر کئے۔ طلباء کو وظائف دئیے مساجد کی تعمیر و مرمت کے کام کو اپنے ہاتھ میں لیا۔ کتب احادیث کی طبع و اشاعت کے لئے سرمایہ لگایا اور وقتی ضرورتوں میں کسی سرگرمی اور مالی قربانی سے چشم پوشی نہیں کی۔ لیکن آج کانفرنس کی مالی حالت کمزور ہو گئی ہے اس لئے جماعت اہل حدیث کا فرض ہے کہ وہ اس کی مالی امداد فرمائیں۔

(۱) آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی امداد اس لئے ضروری ہے کہ یہ تمام ہندوستان کے اہلحدیثوں کا واحد مذہبی ادارہ ہے۔ (۲) کانفرنس اہل حدیثوں کی مذہبی قانونی اور تعلیمی خدمات انجام دیتی رہتی ہے

صدر مالک: خواجہ الطاف حسین مالک مشتہر (۳۲۷) نمبر ۳ ... قیمت ۱۲ ... نمبر ۱ ... اہلحدیث

ahmadimuslim.de

(۴) اس کا سرمایہ ان غریب دیہاتیوں پر صرف ہوتا ہے جو تعلیم دین کے لئے سب سے زیادہ مستحق ہیں۔ اس کا روپیہ جماعت کی ضرورتوں پر صرف ہوتا ہے۔ اس کا خزانہ کتاب اللہ اور کتب حدیث کی نشر و اشاعت کے لئے وقف ہے۔ (۴) کانفرنس کی طرف سے کتابی اور تحریری تبلیغ کا پورا انتظام ہے۔ (۵) کانفرنس جماعت اہل حدیث کو قانونی امداد بہم پہنچاتی ہے اور ان کے مذہبی مقدمات کی پیروی کرتی ہے۔ (۶) اس کے نگران اور عہدیدار نہایت معتمد علیہ ہیں اور دیانتدار ہیں۔ (۷) اس کا ہر کام مشورہ سے انجام دیا جاتا ہے۔

اس لئے اس کانفرنس کی امداد کرنا ہر اہل حدیث کا ہی فرض ہے۔ خواہ زکوٰۃ کی مد سے اس کی امداد کی جائے یا بطور صدقہ و چندہ۔ بہر حال اعانت ضروری ہے۔ ورنہ اس کی کمزوری سے جماعت کا کمزور ہونا لازمی ہے فقط۔ (حافظ) محمد امین نائب ناظم اہل حدیث کانفرنس۔ دہلی۔

اطلاع

جملہ اراکین آل انڈیا تنظیم کمیٹی کی خدمت میں التماس ہے کہ جمعیت کا ہزاروں روپیہ جو سنٹرل کو اپریٹو بنک لمیٹیڈ امرتسر میں عرصہ آٹھ سال سے بیکار پڑا ہوا ہے اس کو برآمد کرانے اور اس کو کسی جائز مصرف میں لگانے کے واسطے اور جمعیت کی دیگر رقوم کے مصرف اور وصولی کے متعلق غور کرنے کیلئے آل انڈیا تنظیم کمیٹی کا اجلاس بتاریخ ۲۰۔ جنوری ۱۹۳۵ء بروز یکشنبہ بوقت ۲ بجے دوپہر بمکان شیخ صادق حسن صاحب بیرسٹر و رئیس اعظم امرتسر منعقد ہوگا۔ جس میں حسابات جمعیت کا آخری تصفیہ کیا جائیگا۔ لہذا براہ مہربانی وقت مقررہ پر تشریف لا کر ممنون فرمائیں چونکہ معاملہ نہایت ہی اہم ہے اس لئے ضروری ہے کہ آل انڈیا تنظیم کمیٹی کا ہر رکن بذات خود اجلاس ہذا میں شریک ہو اور دوسرے ارکان کو اجلاس میں شامل ہونے کی دعوت دے۔ (دستخط) سیف الدین کچلو

سیکرٹری آل انڈیا تنظیم کمیٹی امرتسر۔

کوبے (جاپان) میں مسجد

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم۔

آپ یقیناً یہ سن کر خوش ہونگے کہ کوبے (جاپان) میں سب سے پہلے خانہ خدا کی بنیاد ۳۰۔ نومبر ۱۹۳۴ء کو بروز جمعہ رکھی گئی ہے۔ اس تقریب کے موقعہ پر کثیر التعداد اصحاب مسلم و غیر مسلم موجود تھے۔ خصوصاً اعلیٰ حضرت والئے دولت خداداد افغانستان کے سفیر جلالتمآب آغا حبیب اللہ خان صاحب تبریزی نے ٹوکیو سے خاص طور پر تشریف لا کر شرکت فرمائی۔ سفیر ترکی، سفیر ایران کی طرف سے تاریں و خطوط مبارکبادی موصول ہوئے۔ کونسل مصر متعینہ کوبے نے بھی شرکت فرمائی۔ ان کے علاوہ گورنمنٹ جاپان کے مقامی اعلےٰ حکام نے بھی شرکت کی۔ تقریب بہت شاندار تھی۔

تعمیر مسجد کا کام شروع ہو گیا ہے۔ اور امید ہے خدا کے فضل سے اس کی افتتاحی تقریب ماہ مئی ۱۹۳۵ء میں ہوگی۔ میں آپ کو کمیٹی کی طرف سے مبارکباد پیش کرتے ہوئے تمام متعلقہ کاغذات ارسال خدمت کر کے درخواست کرتا ہوں کہ آپ اپنے پرچہ میں اس پہلے خانہ خدا کا تذکرہ ضرور کریں۔ میں یہ بھی آپ سے عرض کرونگا کہ جاپان میں اسلام کی تبلیغ کے بارہ میں ہندوستان کی اخبارات میں جو خبریں شائع ہو رہی ہیں وہ بے بنیاد ہیں۔ اس سے پہلے نہ تو کوئی مسجد ہی جاپان میں تھی اور نہ تبلیغ کا کام ہی کسی نے شروع کیا تھا۔ اب خدا کے فضل سے امید ہے کہ تبلیغ کا کام سرگرمی سے شروع ہوگا۔ والسلام۔ آپکا صادق خواجہ محمد عمر سیکرٹری اعزازی۔

عازمین حجاز کو انتباہ

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

ان ہندوستانی عازمان حجاز کو جو اسلام کے مقامات مقدسہ کی زیارت کے لئے بری رستہ سے موٹر لاریوں یا موٹر کاروں کے ذریعہ جن کے متعلق بعض کمپنیوں نے حال میں اشتہار دئیے ہیں، جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ از سر نو متنبہ کیا جاتا ہے حکومت ہند کو اطلاع ملی ہے کہ ان حالات میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی جن کی بنا پر عازمان حجاز کو پہلے بھی متنبہ کیا گیا تھا۔ اس ضمن میں یہ بتا دینا بے جا نہ ہوگا کہ ایک کمپنی موسومہ "مسلم ٹریڈنگ کارپوریشن" نے جس کے دفتر دہلی، بمبئی، اور لاہور میں ہیں۔ مورخہ ۲۔ دسمبر ۱۹۳۴ء کو اخبار "ایسٹرن ٹائمز" لاہور میں ایک اشتہار کے ذریعہ اعلان کیا کہ کمپنی مذکور کی بسیں دہلی سے نجف اور مدینہ کو ۱۹ جنوری ۱۹۳۵ء کو روانہ ہونگی۔ چونکہ ۱۹۳۴ء میں کمپنی مذکور نے اسی قسم کا جو انتظام کیا تھا وہ کاملاً ناکام رہا اور مسافر سخت مصائب کا سامنا کرتے ہوئے حجاز اس وقت پہنچے، جب فریضہ حج ادا ہو چکا تھا۔ لہذا مناسب تحقیقات کے بعد حکومت اس امر پر مجبور ہو رہی ہے کہ عازمان حجاز کو از سر نو از روئے اطلاعات خشکی کے راستوں کا ہنوز کوئی بندوبست نہیں ہوا۔ اور غالباً اس وجہ سے دوران سفر میں عازمان حجاز کو تکالیف بلکہ خطرہ کا سامنا ہوگا۔ لہذا ہندوستان کے عازمان حجاز کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ ہندوستان سے مقامات مقدسہ کو خشکی کے رستہ سفر اختیار کرنے سے مجتنب رہیں۔ اور اس معاملہ میں جو تلخ تجربات قبل ازیں ہو چکے ہیں ان سے سبق حاصل کریں۔

(لاہور۔ ۱۰ جنوری ۱۹۳۵ء)

نتیجہ امتحان سالانہ میاں صاحب

طلباء کا سالانہ امتحان شعبان کے اوائل میں مولانا عبد الغفور صاحب بہاری مظفر پوری نے لیا۔ ماشاء اللہ طلباء میں اکثر کامیاب رہے اور نتیجہ نہایت ہی امید افزا رہا اور ۸ طلباء امسال حدیث و تفسیر و دیگر فنون سے فارغ التحصیل ہوئے۔ لائق ہوشیار طلباء مدرسہ میں داخل کرلئے جائینگے۔ مدرسہ انکے خورد و نوش و کتب

ahmadimuslim.de

...ئع ہوتا ہے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۔ عـ۵ ؎
رؤسا و جاگیرداران سے ” ؎ ۷
عام خریداران سے ” ؎ ۵
” ” ” ششماہی ۱۲/ ۲
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۲/

اجرت اشتہارات کا فیصلہ
بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام
مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل)
مالک اخبار اہلحدیث امرتسر
ہونی چاہئے۔

نمبر ۱۳

امرتسر

ابو الوفاء ثناء اللہ

۲۲ جنوری ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

مندرجہ ذیل آپ مفت حاصل کر سکتے ہیں

رسالہ امراض مخصوصہ مردمان } اس رسالہ میں مردوں کی خفیہ امراض کی وجہ تسمیہ علامات وغیرہ ... سمجھایا گیا ہے اور گم شدہ طاقت بحال کرنے کیلئے اصول و نسخہ ... وغیرہ ... شدہ ادویات ہیں۔ یہ کھنا چاہئے کہ شادی شدہ ہیں۔ طالبعلم ہرگز درخواست نہ کریں۔ ایک آنہ کا ٹکٹ ...

لیکچر ہندوستانیوں کی جسمانی کمزوری } یہ لیکچر کوی نور ودید بھوشن پنڈت ٹھاکردت شرما ... ایس۔ پی۔ ایس کے ہال میں جادو کی لالٹین ... عام پبلک کی خواہش کے مطابق اسکو چھاپ کر مفت تقسیم کیا جا رہا ہے۔ ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر منگوالیں

رسالہ ملیریا خوردو } اس میں ملیریا کو ہی بچانا ... تشریح ہے۔ ہر ایک شخص کو اس رسالہ کو پڑھنا ... کوئی گھر اس بیماری سے خالی نہیں رہتا۔ ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر مفت منگوا...

رسالہ امرت } مشہور و معروف دوائی امرت دھارا جو ایک ہی دوائی کل امراض کا علاج ہے ... تشریح اس کے اندر ہے مفت منگوالیں۔

فہرست ادویات ۔ امرت دھارا اوشدھالیہ کی تمام ادویات کی فہرست بھی مفت بھیجی جاتی ...

قواعد علاج ۔ جو لوگ بذریعہ خط و کتابت علاج کرانا چاہیں وہ اس کو پڑھیں مفت بھیجا جاتا ہے۔

سو سالہ عجیب کیلنڈر مفت!

خط و کتابت تار کے لئے پتہ :۔ **امرت دھارا ۲۳ لاہور**

المشتہر: مینجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ...

گھر بیٹھے انگریزی سیکھئے

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب کی تصدیق

جناب بشیرالدین صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ و ڈسٹرکٹ جج عثمان آباد (دکن) ... "میں نے جدید انگلش ٹیچر کو از ابتدا تا انتہا نہایت غور سے پڑھا۔ مصنف نے گرامر کے ... جس طرح آسان کر کے کتاب کو مفید ترین بنا دیا ہے وہ دراصل ایک قومی خدمت ہے۔ اور ... جو گھر بیٹھے انگریزی سیکھنا چاہتے ہوں بہترین استاد مل گیا ہے" قیمت ڈیڑھ روپیہ ... اگر انگریزی۔ انگریزی گرامر، گفتگو، ترجمہ، اور خط و کتابت میں بہت جلد لائق نہ بنا دے ...

ملنے کا پتہ **قمر برادرز (رجسٹرڈ) ۲۱ شملہ**

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست کتب طلب کرنے پر مفت ارسال کی جاتی ہے۔ (مہتمم)

... ح اخبار اہلحدیث

(از قلم مولوی محمد یعقوب صاحب برقؔ بیاپوری)

... ے روئے اہلحدیث
مجمع ہے یاں عشاقوں کا کیا شاں ہے کوئے اہلحدیث

... ے روئے اہلحدیث
ذُرْنِی غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا کا حامی ہے کوئے اہلحدیث

... میری اٹھتی ہے نظر
اس سمت دکھائی دیتا ہے یہ حسن کوئے اہلحدیث

... ے ذوق محبت میں
ہے آٹھ پہر چوبیس گھڑی اب یاد کوئے اہلحدیث

... کوئی اس کوچہ کو
سامان مذاق علوم و فنون رکھتا ہے کوئے اہلحدیث

... بھی وہ ساعت ہو
کہ جاؤں کبھی میں امرتسر دیکھوں وہیں کوئے اہلحدیث

... ہی، ہے شوق یہی، حسرت ہے یہی ارماں ہے یہی
... ت اٹھاؤں برقؔ نظر اس سمت ہو کوئے اہلحدیث

... محصول ڈاک ۱/ دفتر اہلحدیث امرتسر سے طلب کریں۔ (مینیجر)

ahmadimuslim.de

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲
یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۲ — نمبر ۱۵

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ وسنتی

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلم داشتن

مسئول مدیر ابوالوفاء ثناء اللہ
تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہوں گے۔
(۴) جس مراسلے سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عہ
رؤسا وجاگیرداران سے 〃 ے
عام خریداران سے 〃 ہ
〃 〃 ششماہی ۱۲/۲
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - ۲/

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۳ ذیقعد ۱۳۵۳ھ مطابق ۸ فروری ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

اے انساں! (نظم) - - - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - - ص۳
بہائی دعوے - - - - ص۳
جدید نبی کا اعلان (قادیانی مشن) - - ص۵
ایک غلطی کا ازالہ - - - - ص۷
تبلیغی جماعتیں غافل کیوں ہیں؟ - - ص۷
مسلمانوں کے افلاس کا سبب اور علاج۔ ص۸
پیارے نبیؐ کی پیاری باتیں - - ص۹
فضائل جمعہ - - - - - ص۱۰
ابوبکر اور علی کی خلافت کے دلائل - ص۱۱
اکمل البیان ص۱۲ - فتاویٰ ص۱۳ - متفرقات ص۱۴
علمی مطلع ص۱۵ - اشتہارات - ص۱۶/۲۰

اے انساں!

(از مولوی محمد اسحاق صاحب ظامی مدرس علیوال)

یاد رکھ موت ہر گھڑی انساں
ناز کرتا ہے جس گلی پہ تو
ناز تھا جن کو ملک گیری پر
دنیا ہے اک سراب کا دھوکا
کون جاتا ہے ساتھ مرقد میں
کر عمل نیک قلب میں تیرے
ہے فنا کا مقام یہ دنیا

چھوڑ جانا ہے تونے یہ بستاں
باغ ہستی میں تا بہ کے خنداں
چل دیئے چھوڑ قصر عالیشاں
لیک سمجھے ہے تو بہارستاں
ہے عمل نیک کی ضرورت واں
جگمگا اٹھے مشعل ایماں
زندہ رہنے کے پیدا کر ساماں

متقی بن جا، کر عمل اچھے
نام باقی ہے، گر عمل اچھے

اسلامی پردہ - جس میں شرعی پردہ کی حقیقت واہمیت اور اس کی حکمت کو قرآن وحدیث اور براہین عقلیہ ونقلیہ سے ثابت کر کے مخالفین کو

انتخاب الاخبار

—— امرتسر میں ۳ فروری کو سارا دن ابر محیط رہا بارش بھی ہوتی رہی۔ نیز اسی روز صبح ۴ بجے اور پھر ۶ بجے زلزلہ کے جھٹکے محسوس ہوئے۔

—— بلدیہ امرتسر نے بجلی کے نرخ میں کمی کرنے کا رزولیوشن پاس کر دیا ہے۔ آیندہ نرخ چھ آنے فی یونٹ ہوگا۔ جس میں سے ۲۵ فیصدی ڈسکاونٹ بھی دیا جائے گا۔

الہ آباد کا مباحثہ　ابھی چھپ کر نہیں آیا۔

ناظرین میں سے جو شائق ہیں وہ مولوی عبدالرب صاحب وکیل الہ آباد سے دریافت کریں۔

—— لاہور راوی روڈ پر شرق پور سے ایک لاری مسافروں کو لئے ہوئے لاہور آرہی تھی اور ایک لاری اسی سڑک پر مخالف سمت کو جا رہی تھی۔ دونوں میں تصادم ہونے لگا مگر پہلی لاری کے ڈرائیور نے تصادم سے بچنے کے لئے اپنا رخ بدلا تو لاری پھسل کر الٹ گئی اور پاش پاش ہو گئی۔ ۱۱ مسافر مجروح ہوئے۔

—— محترمہ خالدہ ادیب خانم ترکی کی مشہور خاتون ہندوستان آئی ہوئی ہیں۔ ۱۳ فروری کو لاہور پہنچینگی اور ۱۴ فروری کو یونیورسٹی ہال میں ان کا ایک لیکچر بزبان انگریزی "ترک اور جنگ عظیم" پر ہوگا۔

—— دفتر ڈائرکٹر محکمہ زراعت راولپنڈی کے ایک کلرک پر اکیس ہزار روپیہ کے غبن کے الزام میں مقدمہ دائر کیا گیا ہے۔ کلرک مذکور تین سال ہوئے فرار ہو گیا تھا۔ مگر اب گرفتار کر لیا گیا ہے۔

—— لاہور کے مشہور اور معزز نواب محمد علی خان قزلباش فوت ہو گئے۔

—— امرتسر کے ہر دلعزیز بزرگ لالہ نند لعل صاحب سیکرٹری ٹمپرنس سوسائٹی امرتسر ۲ فروری کو مر گئے۔

—— پٹنہ میں برف کی مشین کا بائلر پھٹ جانے سے چند اشخاص زخمی ہو گئے۔

—— قادیان ضلع گورداسپور نے ۳۰ جنوری سے دو ماہ کیلئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور نے نقض امن کا خطرہ محسوس کرتے ہوئے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی ہے۔

شائقین تفسیر ثنائی کو مژدہ

تفسیر مذکور کو زمانہ حاضرہ میں جس قدر قبولیت حاصل ہوئی ہے اس کا اندازہ اس سے کیا جاتا ہے کہ اسکی کئی جلدیں کئی کئی بار چھپیں اور ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو جاتی رہیں۔ چنانچہ حال ہی میں اس تفسیر کی پانچویں جلد تیسری بار شائع ہو گئی ہے۔ اس لئے جن اصحاب نے ابھی تک خرید نہیں کی وہ بہت جلد قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجکر یا بذریعہ وی پی طلب کر لیں قیمت فی جلد ۱۲ محصول ڈاک ۸ر۔ اس کے علاوہ آج ۴ ۲/۳ کو تفسیر ثنائی اردو کی جلد ششم کی کتابت ختم ہو گئی ہے۔ الحمد للہ۔

امید ہے اس کی طباعت بھی بہت جلد ختم ہو جائیگی شائقین مطلع رہیں۔ باقی جلدیں سب تیار ہیں۔

منیجر اہلحدیث امرتسر

۲۲ - فروری سے پہلے پہلے

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر مہلت یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئے۔ ورنہ ۲۲ فروری کا پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔　(منیجر اہلحدیث)

—— عدالت عالیہ لاہور نے محمد صدیق قصوری قاتل پالارام کی اپیل خارج کر دی ہے۔ آپ کو قصور میں پالاشاہ کے قتل کے الزام میں سزائے موت ہوئی تھی۔

—— کشمیر کے مشہور بزرگ معظم بابا صاحب والد مولانا انور شاہ صاحب وفات پا گئے۔ (رحمہ اللہ)

—— اسمبلی کے ممبر راجہ کانگڑہ نے ہز ہائینس مہاراجہ نیپال سے ہندو مندروں میں اچھوتوں کے داخلہ کی بابت گفتگو کی تو مہاراجہ بہادر نے فرمایا کہ ہندؤوں کے مشہور مندر مثلاً پوری، رامیشورم، بنارس اور دوارکا وغیرہ میں انکو داخل نہ ہونے دیا جائے۔

—— کیلے فورنیا کے ایک سائنسدان نے طویل تجربات کے بعد ایسی دوائیں ایجاد کی ہیں جو زہریلی گیس اور دل کی حرکت بند ہو جانے سے مرنے والوں کو زندہ کر سکیں۔

—— وزارت تعلیم ترکی نے ہائی اور نارمل سکولوں کے طلبا کیلئے فوجی تعلیم لازمی قرار دیدی ہے۔

—— اٹلی اور ابی سینیا (حبش) کے درمیان جنگ کا خدشہ ہے کیونکہ حکومت اٹلی نے ابی سینیا کے چند مقبوضات پر قبضہ کر رکھا ہے۔ جکو واپس لینے کے لئے حکومت ابی سینیا نے ہرچند کوشش کی مگر وہ اس کو واپس نہ ملے۔ بالآخر مجبور ہو کر اب وہ جنگ کے لئے تیار ہو گئی ہے۔

—— سپین کے دو مشہور باغی لیڈروں کو گولی سے اڑا دیا گیا ہے۔

—— انگلستان کے محکمہ رسل رسائل کی رپورٹ مظہر ہے کہ گذشتہ سال صرف موٹر کاروں سے تصادم ہونے کی وجہ سے چھ سو افراد ہلاک ہوئے۔

—— کولمبو میں گذشتہ دو ماہ میں ملیریا سے سات ہزار (۷۰۰۰) اموات واقع ہوئیں۔

—— برلن کے نزدیک ایک ہوائی جہاز گر پڑا۔ ۱۱ آدمی ہلاک ہو گئے۔

—— لندن کی پارلیمنٹ ماہ نومبر میں توڑ دیجائیگی نیا انتخاب آیندہ کرسمس سے پہلے ہو جائے گا۔

—— سرینگر میں ۲۹ جنوری کو بارش ہوئی اور برف بھی پڑی۔ بازاروں میں تین تین فٹ برف جم گئی۔

—— کابل اور ہرات کے مابین لاسلکی ٹیلیفون (بےتار برقی) کا سلسلہ قائم کر دیا گیا ہے۔

—— حکومت پنجاب نے ایک ٹریکٹ "مرزا عورت تھی یا مرد؟" ضبط کر لیا ہے۔

—— صوبہ سرحد میں ۱۹۳۴ء میں قتل کی ۳۶ وارداتیں ہوئیں۔

اشاعت اسلام یعنی دنیا میں اسلام کیونکر پھیلا (۴۶) مصنفہ مولانا حبیب الرحمن صاحب دیوبندی قیمت ۶ (علاوہ محصول)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۳- ذیقعد ۱۳۵۳ھ

بہائی دعویٰ

(۴)

گذشتہ پرچوں میں ظاہر کیا گیا ہے کہ بہائی لوگوں کا غلو دربارہ شیخ بہاء اللہ بتانے کیلئے یہ جوابی سلسلہ شروع ہوا ہے۔ ہم بہائیوں یا مرزائیوں کو اس سے منع نہیں کرسکتے۔ کہ وہ اپنے اپنے متبوع کے کمالات اور عجائبات لوگوں کو سنا کر اپنی طرف ترغیب نہ دیں مگر جب یہ لوگ قرآن مجید کی آیات اور معانی پر ناجائز قبضہ کرتے ہیں تو مجبور ہو کر ہم بھی اس کو ناجائز تصرف جان کر مزاحمت کرتے ہیں۔

گذشتہ پرچوں سے ہم بہائیوں اور مرزائیوں کے غلو کی مثالیں بتاتے آئے ہیں۔ آج ہم سلسلہ ہذا کا چوتھا نمبر ہدیہ ناظرین کر کے اسے بغور پڑھنے کی سفارش کرتے ہیں:۔

"**روح کا ظہور** خداوند نے فرمایا "میں اپنی روح تم میں ڈالوں گا" اور فرمایا "میں اپنی روح سارے بشر پر ڈالوں گا" انجیل میں فرمایا "جب وہ روح حق آئیگا تو وہ تمہیں سب باتیں بتائیگا" ان آیات میں اسی موعود محبوب کو "روح" یا "روح حق" کہا گیا ہے۔ جسے "بہاء اللہ" کہا گیا ہے۔ "روح" کے لفظ سے قرآن مجید میں بھی ظہور موعود کی خبر دی گئی ہے۔ سورۃ النباء میں فرمایا۔

یَوْمَ یَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ صَفًّا لَّا یَتَکَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَہُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ۔

جب روح کا قیام و ظہور ہوگا اور ملائکہ برپا ہوں گے ملائکہ میں سے کوئی اذن رحمٰن کے بغیر کلام نہیں کرے گا اور کلام کرے گا تو درست کرے گا۔

انجیل میں ہے:۔

"میری اور بھی باتیں ہیں مگر تم ابھی ان کی برداشت نہیں کرسکتے لیکن جب وہ روح الحق آئیگا تو تمہیں تمام باتیں بتائیگا وہ اپنی طرف سے کچھ نہ کہیگا۔ بلکہ جو کچھ سنیگا وہ کہیگا اور تمہیں خبر دیگا۔" (یوحنا باب ۱۶)

پس تورات، انجیل، قرآن میں جو روح الحق کے ظہور کی بشارت دی گئی تھی آج حضرت بہاء اللہ کے ظہور سے پوری ہوئی ہے اور اعلان ہو چکا ہے۔ قد جاء روح الحق لیرشد کم الی جمیع الحق (کتاب مبین) "روح الحق" آگیا ہے تاکہ وہ تمام حق کی طرف تمہیں راہ دکھادے۔

اب تمام طالبان حقیقت کا فرض ہے کہ اپنے محبوب موعود کو شناخت کریں اور روح حق سے نئی زندگی حاصل کریں۔"

(بہائی میگزین صفحہ ۲۲-۲۳ نومبر ۱۹۳۴ء)

اہلحدیث قرآن مجید کے سیاق سباق کو سامنے رکھ کر اس آیت کے معنے کئے جائیں تو بقول نواب محسن الملک مرحوم یہ کہنا پڑیگا کہ جو تشریح بہائی صاحب نے کی ہے وہ خدا کے علم میں بھی نہیں۔ سیاق سباق سمجھنے کے لئے ہم ساری آیت نقل کرتے ہیں:۔

یَوْمَ یَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ صَفًّا لَّا یَتَکَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَہُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ۝ ذٰلِکَ الْیَوْمُ الْحَقُّ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰی رَبِّہٖ مَاٰبًا ۝ اِنَّآ اَنْذَرْنٰکُمْ عَذَابًا قَرِیْبًا یَّوْمَ یَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ یَدٰہُ وَیَقُوْلُ الْکٰفِرُ یٰلَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرٰبًا ۝	جبکہ جبرئیل اور (اور) فرشتے اس کے حضور میں صف بستہ کھڑے ہونگے۔ کسی کے منہ سے بات تو نکلنے ہی کی نہیں مگر جس کو (خدائے) رحمٰن اجازت دے اور وہ بات بھی معقول کہے یہ (وہ) دن (ہے جس کا ہونا) برحق ہے تو جو چاہے اپنے پروردگار کے پاس اپنا ٹھکانا بنا رکھے۔ (لوگو) ہم نے تم کو (قیامت کے) عذاب سے ڈرا دیا ہے جو عنقریب آنیوالا ہے کہ اُس دن آدمی اُن اعمال کو دیکھیگا جو اس نے اپنے

ہاتھوں (گویا زاد آخرت بنا کر) بھیجے ہیں اور (اُس دن) کافر چلا اٹھیگا کہ اے کاش میں مٹی ہوتا۔"

اس سارے اقتباس میں (یَوْمَ) دو دفعہ مذکور ہے۔ کچھ شک نہیں کہ نحوی قاعدے کی رو سے دوسرا یَوْمَ پہلے سے بدل ہے۔ پہلا یَوْمَ اگر (اِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ مَفَازًا) کے ربط سے متعلق ہے تو دوسرا بھی اسی سے ہے۔ اس صورت میں معنی یہ ہونگے کہ جس روز نیک لوگوں کو اعمال صالحہ کا بدلہ ملے گا اس روز روح اور فرشتے سب کھڑے ہونگے اس روز کوئی کسی کے کام نہ آئے گا۔" یہ مضمون ایسا

بہاء اللہ اور مرزا - ہر دو مدعیان کی تعلیم کی موافقت (۲۷۵) ثابت کی ہے۔ تصنیف مولانا ثناء اللہ صاحب۔ قیمت ۵ر (منیجر)

صاف ہے کہ قرآن شریف کی دوسری کئی ایک آیات اس پر شہادت دیتی ہیں۔

اور اگر یوم اول (لَا یَتَکَلَّمُوْنَ) کے متعلق ہے تو دوسرا بھی چونکہ بدل ہے وہ مع اپنے مضاف الیہ کے سب اسی کے ساتھ لگ جائیں گے۔ پس معنے یہ ہونگے کہ جس روز روح اور فرشتے کھڑے ہونگے۔ یعنی جس روز ہر آدمی اپنے آگے بھیجے ہوئے اعمال کا بدلہ دیکھیگا اور کافر کہیگا ہائے میں مر کر مٹی ہو گیا ہوتا۔ اس روز فرشتے مع روح بغیر اذن خدا کے کلام نہ کر سکیں گے۔

دونوں صورتوں میں مضمون صاف ہے کہ یہاں یوم سے مراد یوم الحشر والنشر ہے جس کا دوسرا نام یوم القیامت ہے۔

پس بعد توضیح کے ہم پوچھتے ہیں کیا آج بلکہ آج سے بیاسی (۸۲) سال قبل بروز "یوم ظہور بہاء اللہ" دنیا کے نیک و بد لوگوں نے اپنے اپنے اعمال نیک و بد کا بدلہ پا لیا تھا؟ غالباً کوئی نہ کہے گا پھر آیات قرآنیہ متعلق قیامت کو بہاء اللہ کے ظہور سے ملانا بالکل اس تاویل کے مشابہ ہے جو مرزا صاحب قادیانی نے کی ہے۔ جس کے الفاظ درج ذیل ہیں:۔

لہ الحمد فی الاولیٰ والآخرۃ۔ اُس (اللہ) کی حمد ہے اول اور آخر اس میں اشارہ ہے دو احمدوں کی طرف۔ اول ان میں کا احمد مصطفےٰ ہے دوسرا احمد آخر الزمان ہے جو مسیح اور مہدی خدا کی طرف سے آیا ہے (یعنی مرزا) یہ نکتہ رب العالمین سے مستنبط ہوتا ہے۔ (اعجاز المسیح ص ۱۳۴/۱۳۵)

اہلحدیث کیا کوئی ہے کہ قرآن میں ایسی نکتہ آفرینی کر سکے جیسی یہ دونوں گروہ کر رہے ہیں۔ ایسی نکتہ آفرینی پر ہم ان دونوں گروہوں کو مشورہ دیتے ہیں کہ آپ لوگ کوئی نیا قرآن بنائیں۔ جس میں ایسے باریک نکتے درج ہوں۔ مہربانی کرکے پرانے قرآن پر ہاتھ صاف نہ کریں تو ہم آپ کے مشکور ہونگے اور اگر اس پرانے قرآن کو مان کر اس میں ایسی نکتہ آفرینی کرینگے تو ہم مجبوراً مندرجہ ذیل شعر آپ کی نذر کریں گے ؎

کئے لاکھوں ستم اس پیار میں بھی آپ نے ہم پر
خدا ناخواستہ گر خشمگیں ہوتے تو کیا کرتے

فاضل مدیر بہائی میگزین نے انجیل کی جس عبارت کو پیش کیا ہے ہم وہ عبارت آگے پیچھے سے ملا کر ساری پیش کرتے ہیں۔ (بقول یوحنا) حضرت مسیح فرماتے ہیں:۔

"میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ تمہارے لئے میرا جانا ہی فائدہ ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو تسلی دینے والا تم پاس نہ آوے گا۔ پر اگر میں جاؤں تو میں اُسے تم پاس بھیج دوں گا۔ اور وہ آن کر دنیا کو گناہ سے اور راستی سے اور عدالت سے تقصیروار ٹھہرائیگا۔ گناہ سے اس لئے کہ وے مجھ پر ایمان نہیں لائے۔ راستی سے۔ اس لئے کہ میں اپنے باپ پاس جاتا ہوں اور تم مجھے پھر نہ دیکھوگے۔ عدالت سے۔ اس لئے کہ اس جہان کے سردار پر حکم کیا گیا ہے۔ میری اور بہت سی باتیں ہیں کہ میں تمہیں کہوں پر اب تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن جب وہ یعنی روح حق آوے تو وہ تمہیں ساری سچائی کی راہ بتادیگی اس لئے کہ وہ اپنی نہ کہے گی لیکن جو کچھ وہ سنے گی سو کہے گی اور تمہیں آیندہ کی خبریں دے گی۔ وہ میری بزرگی کریگی۔"

(یوحنا باب ۱۶)

اہلحدیث اس ساری عبارت کی جان ایک ہی لفظ "عدالت" ہے۔ جس کا مضمون صاف ہے کہ وہ موعود روح منصب عدالت پر فائز ہوگی۔ یعنی وہ دنیا میں حکومت کرے گی۔ اس تشریح کے بعد ہمیں دیکھنا ہے کہ دو روحوں (عربی اور ایرانی) میں سے کونسی روح دنیا میں تخت حکومت پر پہنچی ہے۔ ہم اس کا جواب وہی دیں گے جس پر نہ صرف دنیا کے کل مؤرخین اور عقلاء بلکہ صبیان بھی متفق ہیں کہ وہی روح تخت حکومت پر پہنچی جس کے نام کے ساتھ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھا جاتا ہے۔ فداہ ابی و امی۔

اس کے مقابلے میں دوسری روح (بہاء اللہ ایرانی) نہ صرف ماتحت رہی بلکہ مقہور بلکہ ہمیشہ کے لئے محبوس رہی یہاں تک کہ اس دنیا سے رخصت ہو گئی۔

نوٹ عیسائی اس روح سے مراد وہ روح لیتے ہیں جو مسیح کے بعد حواریوں پر اتری۔ جس نے ان کو الہام کیا اور انہوں نے الہامی ہو کر اناجیل لکھیں۔ بے شک وہ ایسا اعتقاد رکھیں ہمیں اس سے کیا؟ مگر جناب مسیح کے الفاظ کو نہ بگاڑیں کہ

"وہ روح عدالت سے تقصیروار ٹھہرائیگی"

ناظرین کرام! شیرخوار بچے کے سامنے بھی تین عورتیں کھڑی کی جائیں۔ ایک اس کی ماں اور دو دوسری۔ وہ بچہ اپنی ماں کو پہچان کر اسی کی طرف جائیگا۔ کس دلیل سے؟ وہ جانتا ہے اور صحیح جانتا ہے۔ ٹھیک اسی طرح ہمارے سامنے تین روحیں کھڑی ہوں۔ (۱) روح حواریان (۲) روح محمدی۔ (۳) روح بہاء اللہ ایرانی۔

ہم حضرت مسیح کی تعلیمی روشنی میں صاف سمجھ لیں گے کہ اس سے مراد روح محمدیؐ ہے۔ کیونکہ ان تینوں میں سے علاوہ نبوت کے عدالت کرنے والی وہی روح ہے۔ کیا سچ ہے؟ ؎

میرے محبوب کے دو ہی پتے ہیں
کمر پتلی صراحی دار گردن

(باقی)

تقابل ثلاثہ تصنیف مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب۔ اس میں تورات، انجیل اور قرآن کی تعلیم کا مقابلہ کیا ہے۔ انوکھی طرز ہے۔ قیمت ۸/ پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

نوید جاوید۔ مصنف مولانا ناصر الدین محمد ابو المنصور صاحب (۲۲۶) مرحوم۔ عیسائیت کی تردید میں بے مثل کتاب۔ قیمت ۲ (منیجر)

ahmadimuslim.de

قادیانی مشن

جدید نبی کا اعلان

قادیانی اور لاہوری خبردار!

بڑوں کی باتوں میں چھوٹوں کو دخل دینا مناسب نہیں۔ ایک طرف مرزا صاحب قادیانی ہیں۔ جن کا قول ارشاد ہے؂

آدمم نیز احمدِ مختار ؂ در برم جامۂ ہمہ ابرار

دوسری طرف مولوی فضل خان ساکن چنگا بنگیال ضلع راولپنڈی (پنجاب) ہیں۔ جو مرزا صاحب کے مرید خاص ہونے کے علاوہ منصب نبوت پر بھی فائز ہیں۔ آپ نے فرمایا ہے کہ میں (فضل خان) اور مرزا صاحب متوفی دونوں یتیم ہیں؛ یہ راز ہم ادنےٰ درجے کے لوگوں کی فہم سے بہت بلند ہے۔ ناظرین حیران نہ ہوں کہ مرزا صاحب پوتوں پڑپوتوں والے تھے اور مولوی فضل خان بھی اسّی سالہ بزرگ ہیں یہ دونوں یتیم کیسے ہوگئے۔ اس حیرانی کا جواب ہم آگے چلکر دیں گے جب مولوی فضل خان صاحب کی اصل عبارت پڑھ لیں گے۔ مولوی فضل خان (جدید نبی) نے کئی ایک انکشاف کئے ہیں جو خاص انہیں کا کام ہے ان کے سوا کسی دوسرے کا نہیں۔ مثلاً "قادیان" میں جو بہشتی مقبرہ بنا ہے اس کے نیچے ہم دونوں یتیموں (مرزا اور فضل خان) کا خزانہ مدفون ہے جس کا ذکر سورہ کہف میں ہے (جس کا ترجمہ تیرہ سو سال سے آج تک برابر غلط ہوتا چلا آیا ہے۔ بہرحال یہ چند انکشافات ہیں جو سب سے پہلے سننے کے لائق ہیں۔ پھر آپ کے اعلان کا صحیح مطلب ذہن نشین ہو سکے گا۔

(۱) مرزا صاحب متوفی یتیم تھے۔

(۲) میں (فضل خان) ان کا بھائی انہیں کی طرح یتیم ہوں۔

(۳) بہشتی مقبرہ قادیان کے نیچے ہمارا خزانہ موجود ہے

(۴) خلیفہ محمود غاصب کشتی بادشاہ ہے جو ہمارا خزانہ کھا رہا ہے۔

(۵) سورہ کہف میں جس موسٰے اور اس کے ساتھی کا کسی بستی میں پہنچنے کا ذکر ہے ان سے مراد مثیل موسٰے (مرزا صاحب) اور نبی علیہ السلام ہیں

(۶) بستی سے مراد قادیان ہے۔

(۷) ان بستی والوں کا دعوت وغیرہ سے انکار کرنا گویا قادیان والوں کا دعوت اسلام قبول نہ کرنا ہے

(۸) قادیانی علماء کو چیلنج کہ میرے (فضل خان) کے مقابلہ پر آئیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

اب سنئے مولوی فضلخان جدید نبی کی اصل عبارت؛

"**تفاسیر و تراجم القرآن میں تیرہ سو سال کی اغلاط کی اصلاح** میں خداتعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر حلفاً باللہ یہ اعلان کرتا ہوں کہ میں عرصہ ۲۸ سال سے قرآن کریم کا ترجمہ و تفسیر سیکھنے میں خداتعالیٰ کا شاگرد رشید ہوں۔ اس نے مجھے تراجم القرآن کی اصلاح کے لئے نبی کریم کے توسط میں مامور فرمایا ہے۔ مندرجہ ذیل نمبروار باتیں سب خداتعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ وہ فرماتا ہے (۱) حقیقت محمدیہ وکعبہ بول رہی ہے (۲) تیرہ سو سال میں قرآن کے جو تراجم لکھے گئے ہیں ان میں ایک بھی صحیح نہیں ہے (۳) جاہلوں کے مجموعہ کے خیالات ہیں۔ (۴) غلط فہمیوں کا سمندر موجزن ہے۔ اصلاح کرو۔ (۵) جماعت جو کچھ کرتی ہے وہ سب غلطیوں کے ارتکاب ہیں۔ (۶) یہ چشمہ محمد کے اندر سے جاری ہوا ہے (۷) اس کمال کو جو پہنچا ہے وہ اصلاح کر سکتا ہے۔ اصول ہدایت بھول گئے ہیں۔ اصول ہدایت قائم کرو (۸) محمد پر قرآن کریم کے علوم نازل ہو رہے ہیں۔ (۹) قرآن ہدایت نامہ ہے تاریخ نامہ نہیں (۱۰) کلام مسیح قادیانی؂

وہ لغو دیں ہے جس میں فقط قصہ جات ہیں
ان سے نہیں الگ جو سید الصفات ہیں

سورہ کہف کی چند آیات کا ترجمہ اہل قادیان کا مظہر موسٰے نبی کریم محمد علیہما السلام کی مہمان نوازی سے انکار۔ اور مومن و منافق کے درمیان تمیز کرنے والی دیوار یعنی بہشتی مقبرہ کے شرائط کو اہل قادیان کے توڑنے اور نبی کریم کا آکر اس کو قائم کرنے کی پیشگوئی کا ذکر فَانْطَلَقَا حَتّٰى اِذَا اَتَيَا اَهْلَ قَرْيَةِ اسْتَطْعَمَا اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا پس موسٰے کا مظہر مسیح قادیانی اور نبی کریم جب قادیان کے گاؤں والوں کے پاس آکر ضیافت یعنی ادائے شہادت حقہ و ادائے دین واجب طلب کرینگے تو وہ ان کی ضیافت سے انکار کردینگے۔ نوٹ۔ انبیاء کی صداقت کی شہادت کو ادا کرنا ان کی مہمان نوازی کی منزلت پر ہے۔ مدینہ کے جنت الفرقد جنت البقیع کو نبی کریم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا دوبارہ قائم کرنے کی پیشگوئی کا ذکر خیر۔ فَاَقَامَهٗ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا پس مدینہ میں نبی کریم دوبارہ اس دیوار کو قائم فرمائیں گے۔ موسٰے ثانی کہیگا۔ اگر حضور چاہیں تو اس دیوار یعنی مقبرہ بہشتی کے کام پر مثل سابق کارکنوں کو تنخواہ و اجرت پر لگا دینے کا حکم فرما دیں۔ قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ نبی کریم فرمائینگے میں آپ کی اس بات سے متفق نہیں ہوں۔ مقبرہ بہشتی میں یتیموں کا خزانہ ہے۔ جب تک یتیم جوان نہ ہولیں ان کی اجازت کے بغیر اس مال میں تصرف جائز نہیں ہے۔ اسں

؎ یعنی خضر علیہ السلام ۱۲ منہ

؎ مرزا صاحب۔

اجرت گیری کے کام نے پہلی دیوار کے شرائط کو توڑ دیا ہے۔ جنہوں نے ایسا کام کیا ہے وہ مجرم ہیں۔ لہٰذا ایام مکہ کے جمع شدہ سارے لشکر کو مجھ سے آپ جدا کر دیں۔ ان میں غلطیوں کے طومار ہیں۔ ایسی غلطیوں کی کعبہ میں گنجائش نہیں ہے۔ جو عذاب الٰہی سے بچنا چاہیں وہ محمود احمد و محمد علی سے الگ علیحدہ ہو کر مدینہ میں میرے ساتھ تعارف پیدا کریں۔ (۲) خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ لوگ مجھ سے تعارف پیدا کریں۔ (۲) محمد سے تعارف اچھا ہے۔ (۳) جو بچنا چاہیں وہ محمد کے اندر آ جائیں۔

أَمَّا السَّفِينَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِينَ يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَعِيبَهَا۔ مسیح کی بیعت کی کشتی مساکین کے لئے بنائی گئی تھی کہ وہ اسلام کے توحید کے دریا میں کام کرینگے لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ اس کشتی کو ڈوب دوں۔ وَكَانَ وَرَاءَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ غَصْبًا۔ کیونکہ مساکین کی کشتی پر ایک سیاسی بادشاہ طالب جاہ و جلال مرزا محمود احمد صاحب کی نظر طمع ہے۔ وہ ایام مدینہ کی میری اور ابو بکر و عمر و عثمان و علی کی کل کشتیوں کو ہم سے چھین کر مکی و مدنی ایام کی قرآنی شریعت کو خلط ملط کرنا چاہتا ہے۔

مدینہ کے دو یتیموں کی دیوار (مقبرہ بہشتی) و خزانہ کی پیشگوئی کا ذکر خیر

وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَهُمَا۔ ترجمہ۔ اور وہ دیوار (مقبرہ بہشتی) مدینہ کے رہنے والے دو یتیموں کی ہے اور اس کے ماتحت ان دونوں کا خزانہ ہے وہ دیوار قریب الانہدام ہے۔ اور خزانہ غیر محفوظ ہو کر کام بگڑ رہا ہے۔ وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا۔ اور ان دونوں کا باپ نبی کریم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ھ ہم بھی آپکی اس امر میں تائید کرتے ہیں۔ (اہلحدیث)

بگڑے ہوئے کاموں کو سنوارنے والا ہے۔ فَأَرَادَ رَبُّكَ أَنْ يَبْلُغَا أَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا رَحْمَةً مِنْ رَبِّكَ۔ لہٰذا پروردگار کی رحمت کا تقاضا ہوا کہ وہ دونوں یتیم جب اپنے روحانی کمال کو پہنچ جائیں تو اپنا خزانہ نکال لیں۔ وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي۔ ذَٰلِكَ تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا۔ (رکوع ۱۰ سورہ کہف) اور یہ کام میں نے اپنے اختیاری امر سے نہیں کیا۔ یہ ان کاموں کا انجام و نتیجہ ہے جن پر آپ صبر نہیں کر سکتے۔

دیوار اور خزانے والے یتیموں کے خزانہ دو یتیم وارثوں کا پتہ

پر شاہ مکہ حضرت مرزا محمود احمد صاحب قابض ہو کر مع ارکان سلطنت اس کو یتیموں اور خدا کی مرضی کے برخلاف صرف کر رہے ہیں۔ اور یتیم چیخ رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ (۱) تمہاری بہن رنجیدہ ہے اٹھو بھا نجا کے کان میں یہ سخن ڈال۔ نوٹ:۔ بہن سے مراد ہمارے بڑے بھائی مسیح موعود (مرزا صاحب) کی بیوی ہے۔ اور بھانجا سے مراد حضرت مرزا محمود احمد صاحب شاہ مکہ ہیں۔ اور ان دو یتیموں سے مراد مسیح قادیانی اور خاکسار راقم فضل چنگوی ہے۔ اب ہم ہر دو بھائی روحانی جوانی کے کمال کو پہنچ کر اپنا خزانہ مقبرہ بہشتی کے اموال شاہ محمود سے مدت دراز سے تفسیر القرآن کی اشاعت کیلئے خدا تعالےٰ کے امر سے مطالبہ کر رہے ہیں۔ ابھی ہم کو اس بات کا کوئی جواب ہاں یا نہ کا نہیں آیا۔ خدا کرے بادشاہ سلامت کا دل نرم ہو جاوے اور ہماری حالت یتیمانہ پر غور فرمائے ؎

یا شاہ محمود کشور کشا۔ اے والئے مکہ شنو سخن ما
جہاں آفریں تا جہاں آفرید۔ بشکل یتیمے نہ کردہ پدید
آگاہ شو زنالہ و دردِ یتیم۔ کوہا بترسند چو نالہ یتیم
احوالِ برادر من تو شنو۔ خدا گفت ثنائش تو از من شنو

تفصیل احوال دیوار و خزانہ اور یتیموں کا پتہ

دیوار خزانہ کے مالک ہم ہیں
مدینہ کے رہنے والے ہم ہیں
جنت البقیع ہے دیوار ہماری
اٹھاؤ قبضہ دیوار ہے ہماری
اس دیوار سے باہر منافق
غاصب جو ہوں وہ بھی منافق
کنز ہمارا وصایا ہماری
مقبرہ بہشت دیوار ہماری
مسیح اور فضلا دو یتیم ہیں
جوانی پہ آئے پرانے یتیم ہیں
نبی محمد باپ ہے ہمارا
کہتا ہے دیدو خزانہ ہمارا
یاد رکھو کہ ہماری متفقہ اجازت کے بغیر مقبرہ بہشتی
کے اموال کو صرف کرنا ہرگز جائز نہیں۔
گر نہ دوگے خزانہ ہمارا
ناراض ہو تم سے باپ ہمارا
محمد جس سے ناراض ہو جائے
دین اور دنیا اس کی جائے

جملہ علمائے کرام قادیان و ممبران صدر انجمن میری عرضداشت توجہ سے سنیں

آپ صاحبان اگر میرے مذکورہ بالا ترجمۃ القرآن و الہامات کو افتراء علی اللہ جانتے ہیں تو مفتری علی اللہ انسان از روئے قرآن و حدیث مقبرہ بہشتی میں داخل نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا میری وصیت کے اموال مجھے بھیجدیں۔ مسیح موعود کے مطالبات بڑے طویل ہیں۔ عنقریب انشاء اللہ تعالےٰ آتے ہیں۔ اس ترجمۃ القرآن میں میرے ساتھ کوئی مناظرہ کرنا چاہے تو مطابق شرائط مندرجہ رسالہ نمبر ۵ و نمبر ۱۱ مجریہ ۳۰۔ اپریل ۱۹۳۴ء مجھ سے طلب فرما کر مقابلہ کرے۔

راقم خاکسار۔ المسمیٰ فی الناس
مولوی محمد فضل خاں احمدی محمدی چنگا بنگیال
براستہ گوجر خان (پنجاب)"

بعد موت!

الہامات مرزا۔ مرزا قادیانی کے مشہور الہامات کی (۲۷۸) تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۹ر پتہ:۔ مینجر اہلحدیث

ahmadimuslim.de

اہلحدیث ناظرین کرام! آپ میں سے کوئی صاحب ان باتوں پر حیران ہونگے تو سب سے زیادہ مرزا صاحب اور مولوی فضل خان کے فہیم ہونے پر ہونگے سو یہ کوئی حیرانی کی بات نہیں۔ بلکہ عارفانہ اصطلاحات ہیں۔ جن کی بابت مولانا جامی مرحوم فرما گئے ہیں ؎

سرمستان منطق الطیرست جامی لب ببند
جز سلیمانے نہ باشد فہم ایں گفتار را

ہمارا خیال بلکہ یقین ہے کہ قادیانی احمدی مولوی فضل خان کو مخبوط الحواس کہہ دینگے۔ جیسا کہ گذشتہ ہفتے اخبار فاروق نے جدید نبی سالکن قادیان احمد نور کابلی کو ماؤف الدماغ کہہ کر اس کی بات کو رد کر دیا ہے۔ ہم ایسا کہنے سے ان کو منع نہیں کر سکتے۔ لیکن اتنا ضرور کہیں گے کہ آپ کی پیروی میں مخالفین مرزا صاحب کو بھی ماؤف الدماغ کہنا شروع کر دینگے۔ پھر آپ کو ناگوار تو نہ گزریگا ؎

ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

ہم منتظر ہیں کہ اہل قادیان اور اہل لاہور (میاں محمود اور مولوی محمد علی) جدید نبی کے اس اعلان کا کیا جواب دیتے ہیں۔ کیونکہ آج قادیان، لاہور، اور راولپنڈی سے جتنے مدعی ظہور پذیر ہو رہے ہیں ان سب کا یہی دعوےٰ ہے کہ ہم فیوض مرزا صاحب سے فیض یاب ہیں۔ ان شاء اللہ ہم بھی یہی کہینگے ؎

اے باد صبا ایں ہمہ آوردۂ تست

ایک غلطی کا ازالہ

قارئین اہلحدیث۔ السلام علیکم۔ مدت سے میں مرزائیوں کے اخلاق پسندیدہ دیکھنے کا منتظر تھا۔ اتفاقاً میں رمضان المبارک کے مہینے میں منٹگمری کی طرف سے آرہا تھا۔ جب گاڑی رائے ونڈ اور پتوکی کے درمیان میں آئی تو جس ڈبہ میں میں سوار تھا وہاں سات آٹھ مرزائی حقہ پی رہے تھے۔ جب بات چیت ہوئی میں نے عرض کیا کہ رمضان کا مہینہ ہے کم ازکم اس میں تو حقہ نہ پیا کریں۔ جواب ملا کہ دماں کی مرائے ایسی تیسی رمضان کا مہینہ۔ واللہ خدا کو حاضر ناظر جان کر سچ کہتا ہوں ایک شخص نے اُن میں سے جو قادیان جا رہے تھے صاف لفظوں میں ایسی بکواس کی کہ جس طرح جاٹ لوگ ایک دوسرے کو ماں کی گالیاں دیا کرتے ہیں۔ میری حیرانگی کی کوئی انتہا نہ رہی کہ یا الہٰی یہ تجدید اسلام ہے جس کے لئے مرزا قادیانی پیدا ہوئے

ناظرین کرام یہاں تک ہی نہیں بلکہ یہ الفاظ سن کر میں نے کہا کہ خدا سے ڈرو ایک دن آنے والا ہے جس دن تمام اعضائے انسانی گواہی دینگے جس کی شاہد یہ آیت ہے کہ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ کُلُّ اُولٰٓئِکَ کَانَ عَنْہُ مَسْئُوْلًا۔ جواب ملا کہ کونسی قیامت، کوئی دن آنے والا نہیں۔

حضرات! آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ایسے لوگوں اور مشرکین مکہ میں کیا فرق ہے وہ بھی کہتے تھے کہ ءَاِذَا مِتْنَا وَکُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ۔ کہ کونسی قیامت کوئی دن آنیوالا نہیں ہے۔ میں محو حیرت تھا کہ اگر مرزا صاحب مسیح موعود ہوتے تو انکے معتقد ایسے ہی ہوتے؟

(محمد داؤد ارشد متعلم مدرسہ مرکزیہ اہل حدیث گجرانوالہ)

اہلحدیث راقم مضمون کی حیرت رفع کرنے کو اتنا کافی ہے کہ خود مرزا صاحب بھی اپنے مریدوں کے اخلاق سے نالاں ہیں۔ فرماتے ہیں۔ بعض ایسے کمینہ ہیں کہ کھانے پینے کی چیزوں پر لڑتے ہیں ان میں سے بعض بڑے متکبر ہیں وغیرہ۔ اشتہار ملحقہ بشہادۃ القرآن۔

تبلیغی جماعتیں غافل کیوں ہیں؟

ہندی رسالہ "ودیشک" دہلی میں آرئین سارودیشک سبھا (جس کا میں خریدار ہوں) بابت جنوری سنہ رواں میں ایک چٹھی چھاپی گئی ہے جس کو پڑھ کر میں تو مبہوت ہوگیا۔ اللہ اللہ وہ جماعت جس کے مٹ جانے بلکہ مرجانے کا رات دن اسلامی پریس سے اعلان کیا جا رہا ہے کس قدر جوش و خروش سے کام کر رہی ہے۔ اور مسلمان جن کی بہت سی مذہبی جمعیتیں اور لطف یہ کہ قریباً سب کی سب آل انڈیا ہیں مگر معاف فرمائیے سب کی سب ناکارہ۔ کیا کوئی ان سے محاسبہ کرنے کی جرأت کر سکتا ہے کہ خدا کے بندو آخر کیا کر رہے ہو۔ کیا آپ کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ ایک دن میں ۱۰۔۱۵ دیہات کا دورہ کر لیا اور بس۔ آخر اس سے کیا فائدہ؟ آل انڈیا جمعیتہ العلماء اور آل انڈیا تبلیغ انبالہ بالخصوص متوجہ ہوں اور آریہ سماج سے سبق لیں۔ اقتباس کی پوری چٹھی کی نقل ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ (خادم ادریس خاں ودیارتھی از بدایوں)

"ٹرینیڈاڈ کے اب تک کے واقعات لکھ چکا ہوں۔ خدا کی مہربانی اور آپ بزرگوں کی دعا سے لگاتار ڈھائی ماہ کے پرچار سے بہت ہی اچھا نتیجہ برآمد ہوا۔ اس جزیرہ میں جہاں مشکل سے ۵۔۱۰ آریہ سماجی خیال کے لوگ پائے جاتے تھے آج اس جزیرہ میں ۲۔۳ ہزار کے لگ بھگ اشخاص آریہ سماج میں داخل ہونے کو آمادہ ہوگئے ہیں۔ شدھی اور داخلہ کی رسم کا دور دورہ ہے۔ اب تمام جگہوں سے اس بات کے لئے دعوت دیجا رہی ہے کہ شدھی کی رسم جا کر کرا جاؤں اور سماج قائم کر جاؤں۔

چیگو پاناس نگر میں آریہ سماج قائم کرنے کا ارادہ ہے۔ ایک بڑے جلسہ میں شاندار مندر بنانے کا اعلان کیا گیا۔ فوراً ۵۰۰ ڈالر (لگ بھگ ۱۲۰۰ روپیہ) جمع ہو گئے۔ امید ہے کہ کئی ہزار ڈالر جلد جمع ہو جائیں گے۔ بہت سے اشخاص نے سامان دینا قبول کیا ہے اور کچھ لوہار، بڑھئی اور معماروں نے

بغیر اجرت کام کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ امید کہ اس جزیرہ کو چھوڑنے سے پہلے کم از کم ۱۰۔ ۱۵ جگہہ آریہ سماج قائم ہو جائینگے۔ اور کئی ہزار مرد و عورتیں آریہ سماج میں شامل ہو جائیں گی۔ نیگرو لوگوں پر اچھا اثر پڑا ہے۔ کٹنگ سے ظاہر ہوگا کہ مسٹر دہریندر چہا گوا اس سماج کے سکرٹری بنائے گئے ہیں۔ یہ صاحب نیگرو قوم کے ایک عزت دار شخص ہیں۔ اور بڑے جوشیلے آریہ بن گئے ہیں۔ آپ نے اپنے گھر سے گوشت خوری کو بند کر دیا ہے اور ہندی زبان سیکھ رہے ہیں۔

مسٹر...... خان نے ابھی شدھی نہیں کرائی ہے۔ تمام جزیرہ کے مسلمان ان کے مخالف ہو گئے ہیں۔ مگر یہ اپنے ارادہ پر مستقل ہیں۔ اور عہد کیا ہے کہ ۵۰ مسلمانوں کے ہمراہ شدھ ہونگے۔ ابھی تک صرف ۴۰ مسلمانوں کو راضی کیا ہے ۱۰ کی کمی ہے۔ یہ کمی بھی جلدی پوری ہو جائے گی۔ دوسرا ارادہ یہاں یہ ہو رہا ہے کہ یہاں مستقل پرچار کا انتظام کیا جائے۔ چندہ فراہم کرکے سفر خرچ وغیرہ بھیجا جائے گا۔ مہربانی سے لیکچراروں کو منتخب کر رکھیں۔ ٹرینیڈاڈ کے لئے ایسا لیکچرار ہو جو انگریزی میں لیکچر دینے کی اچھی لیاقت رکھتا ہو۔ کیونکہ یہاں کی مادری زبان ہی انگریزی ہے اور یہاں کی پبلک برٹش گیانا کی نسبت زیادہ مہذب ہے۔ عیسائی اور مسلم مذہب کی بھی کافی لیاقت ہونی چاہئے۔ کیونکہ یہاں کے پرچاریں انہیں سے سابقہ پڑتا رہے گا۔ جب سے مولوی امیر علی قادیانی فرقہ کا مناظرہ میں پچھاڑ کیا گیا تب سے پورانکون میں دو جماعتیں بن گئی ہیں۔ ایک جماعت مخالفت پر تلی ہوئی ہے۔ اس مرتبہ سنت جماعت کے ایک مولوی کو ہم سے مناظرہ کے لئے تیار کیا جا رہا ہے۔ امید کہ اس مناظرہ کو دیکھ کر سناتنیوں کو یقین ہو جائے گا کہ آریہ سماج کے اصولوں کے سامنے کوئی نہیں ٹھہر سکتا بزرگوں کو یہ جان کر تعجب ہوگا کہ مضمون مناظرہ "آواگون" ہے۔ اور پورانک مسلمانوں کے ساتھ ہیں۔

(پنڈت اجودھیا پرشاد از ٹرینیڈاڈ)"۔

اہلحدیث مرزا صاحب قادیانی عام کفار کی اصلاح کے لئے عموماً، آریوں اور عیسائیوں کی اصلاح کے لئے خصوصاً تشریف لائے تھے۔ آپ آئے بھی اور چلے بھی گئے۔ نتیجہ کچھ نہ ہوا۔

مسلمانوں کے افلاس کا سبب اور علاج

برادران و بزرگان ملت! زمانہ حال میں اکثر مقامات خصوصاً ہندوستان میں مسلمانوں کی جو ناگفتہ بہ حالت ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ اور یہ ایک ایسی جگر پاش اور دلدوز داستان ہے جس کے بیان کرنے سے زبان قلم کیسر قاصر ہے قوم کی حالت تباہ ہے۔ علم کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ دین کا صرف نام باقی ہے۔ افلاس کی گھر گھر پکار ہے۔ پیٹ کی چاروں طرف دوہائی ہے۔ رسم و رواج کی بیڑی ایک ایک کے پاؤں میں پڑی ہے۔ ہمدردی اور باہمی اتفاق اس سرزمین سے نیست و نابود ہے۔ جہالت اور اندھی تقلید سب کی گردن پر سوار ہے۔ اور آج مسلم قوم اقوام عالم میں ذلیل ہے اور خود اغیار کی دست نگر بنی پڑی ہے۔ مگر افسوس صد افسوس کہ کسی نے اس کے تدارک کا علاج نہیں سوچا۔ اور اگر سوچے تو ایسی میٹھی نیند میں سوئے ہوئے ہیں کہ اب اٹھائے نہیں اٹھتے۔ نہ ان کو کبھی خیال آتا ہے کہ ہم کیا تھے اور کیا ہو گئے اور ہم کس منزل پر قدم رکھے ہوئے ہیں۔ اب ہماری قوم باقی اقوام کے سامنے کیسی ذلت اور جہالت میں زندگی بسر کر رہی ہے۔ نہ اس کو آئندہ نسل کا خیال ہے کہ وہ آئندہ مسلمانوں کی قوم پر کتنے افسوس اور رنج کے آنسو بہائے گی اور کہے گی کہ کیا یہ انسان بھی کبھی دنیا میں آئے تھے اور مثل حیوانوں کے گزر گئے۔ جس کا آج نام و نشان میں نہ اس کو کوئی یاد کرنے والا ہے۔ نہ یہ معلوم کہ اس زمین پر کوئی قوم آباد تھی یا نہیں نہ اس کا کوئی عمل ہے جس سے ہم آج ایسے یادگار ہوں۔ جو قرآن شریف دنیا میں لوگوں کے راہ راست اور نیک عمل کے لئے آیا تھا جس نے حکم دیا تھا کہ خدا کی رسی کو مضبوط پکڑو۔ آپس میں کبھی اختلاف، لڑائی اور فساد نہ کرنا نہیں تو تمہاری جماعت اور قوم بگڑ جائے گی آج ہم مسلمان ہو کر اس کو پڑھنا اور اس پر عمل کرنا چھوڑ دیا۔ ان سب باتوں کو دیگر سب اقوام نے اچھی طرح سمجھا اور آپس کی تمام دشمنیوں اور لڑائیوں اور نیز مذہبی، سیاسی اختلافات کو فراموش کر دیا جس کی وجہ سے آج وہ دنیا میں عزت اور دولت علم و تجارت، حکومت وغیرہ میں ترقی حاصل کرکے کامیاب ہو رہے ہیں۔ باوجود ان تمام باتوں کے مسلمان خواب غفلت میں سو رہے ہیں۔ مگر افسوس جو کام مسلمانوں کو انجام دینا تھا اس فرض کو دیگر اقوام نے پورا کیا۔ مسلمانوں کی غفلت اور بے توجہی کی وجہ سے آج خود جاہل مسلمان اسلام اور دین سے برگشتہ ہو کر مرتد ہو رہے ہیں۔ جن کو مذہب سے واقف کرنے والا کوئی نہیں۔ نیز اسلام میں پیغمبری ختم ہو چکی اب سوائے تبلیغ و اشاعت کے کوئی کچھ نہیں کر سکتا۔ نہ اب ہمارے پاس ایسا کوئی عمل ہے جس کو دیکھ کر دوسرے مسلمان ہوں۔ یہ صرف پیغمبروں کی شان تھی کہ لوگ ان کے افعال و اعمال کو دیکھ کر ایمان لے آتے تھے۔ ان کا بیٹھنا اٹھنا چلنا پھرنا اور کھانا، رات دن کا ہر عمل لوگوں کو ایمان لانے پر مجبور کرتا تھا۔ اب ہم لوگ نام کے مسلمان ہیں۔ ہم نے اسلام میں ایسی نئی باتیں اور چیزیں شامل کر لی ہیں،

جس کی وجہ سے ہر قسم کے جھگڑے لڑائیاں، فسادات اور مذہبی اختلافات پیدا ہو رہے ہیں۔ مثلاً علم غیب یا شفاعت یا رسول اللہ کو حاضر یا ناظر سمجھنا۔ مردہ سنتا ہے یا نہیں۔ ان باتوں پر لڑتے اور جھگڑتے ہیں اور اسی کو اسلام سمجھ رکھا ہے۔ جس سے کوئی فائدہ نہیں۔ اگر ان تمام باتوں کو چھوڑ کر اسی کی تبلیغ کریں اور لوگوں کو سنائیں جو مسلمانوں کے لئے ضروری ہے۔ جس کو معلوم کر کے پہلے لوگ مسلمان ہوئے تھے۔ افسوس ہے کہ ہم نے اپنی خوشی اور خواہش سے دین پاک میں بہت سی باتیں ملا کر اس کو خراب کر دیا۔ اسلام میں ہر نئی چیز کو جس کو خدا اور رسول نے نہ بتایا ہو نہ کیا ہو اس کو دین میں ضروری سمجھنا بدعت اور سخت گناہ ہے۔ کیونکہ پیغمبر خدا نے ہمیں دین کی تمام باتیں بتا دی ہیں اور کوئی بات نہیں چھوڑی۔ اگر ہم صرف ان کے حکم کی پیروی کریں اور ان کے قدم بقدم چلیں تو امید ہے کہ ہماری ترقی اور کامیابی لوٹ آئے گی۔

خادم الشریعت محمدی محمد داؤد احمد
ابن مولوی محمد عبدالواحد صاحب۔ از کیندرپاڑہ ضلع کٹک (اڑیسہ)

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری باتیں

ان کاموں کے کرنے سے حج یا عمرہ یا دونوں کا ثواب ملتا ہے:۔

(۱) من صلی الفجر فی جماعة ثم قعد یذکر اللہ حتی تطلع الشمس ثم صلی رکعتین کانت لہ کاجر حجة وعمرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تامة تامة تامة۔ جو فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھے پھر بیٹھا ہوا جل جلالہ کا ذکر کرتا رہے یہاں تک کہ سورج نکل آئے پھر دو رکعت پڑھے تو اس کو ایک حج اور ایک عمرہ کے مانند ثواب ہوگا۔ (راوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے) کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پورا پورا پورا (یعنی ثواب) ترمذی۔

(۲) عمرة فی رمضان تعدل حجة۔ رمضان میں عمرہ کرنا (ثواب میں) حج کے برابر ہے۔ (بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ، بزاز، طبرانی، بغوی، ابن قانع، مالک، سعید بن منصور)

(۳) الصلوة فی مسجد قباء کعمرة۔ مسجد قباء (جو مدینہ منورہ سے دو تین میل کے فاصلہ پر ہے) میں نماز پڑھنا ایک عمرہ کی طرح ہے (ترمذی، ابن ماجہ، احمد، حاکم، بیہقی)

(۴) من غدا الی المسجد لا یرید الا ان یتعلم خیرا او یعلمہ کان لہ کاجر حاج تاما حجتہ۔ جو صبح مسجد جائے اور صرف نیک بات (علم) سیکھنا یا سکھانا اس کا مقصود ہو تو اسکو اس حاجی کی مانند ثواب ہوگا جس کو حج کا پورا ثواب ملتا ہے۔ (طبرانی)

(۵) من اعتکف عشرا فی رمضان کان کحجتین وعمرتین۔ جو شخص رمضان کے (آخیر) دس دن میں اعتکاف کریگا اس کو دو حج اور دو عمروں کے مانند ثواب ہوگا۔ (بیہقی)

(۶) من سبح اللہ مائة بالغداة ومائة بالعشی کان مکن حج مائة حجة جو سو بار صبح اور سو بار شام کو سبحان اللہ کہے تو گویا اس نے سو حج کئے۔ (ترمذی)

نیچے کے کام کرنے سے صدقہ (یعنی خیرات کرنے) کا ثواب ملتا ہے:۔

(۱) کل معروف صدقة۔ ہر نیکی صدقہ ہے (بخاری، مسلم، ابو داؤد، احمد)

(۲) الکلمة الطیبة صدقة۔ اچھی بات صدقہ (یعنی خیرات میں داخل) ہے۔ (بخاری، مسلم)

(۳) نفقة الرجل علی اهله صدقة۔ آدمی اپنی بیوی بچوں پر خرچ کرے تو اس کو صدقہ کا ثواب ہوگا۔ (بخاری، مسلم، ترمذی)

(۴) کل قرض صدقة۔ ہر قرض صدقہ ہے (طبرانی، بیہقی)

(۵) ما صدقة افضل من ذکر اللہ تعالیٰ کوئی صدقہ (خیرات) اللہ تعالیٰ کے ذکر سے بہتر نہیں ہے۔ (طبرانی)

(۶) افضل الصدقة سقی الماء۔ بہتر صدقہ پانی پلانا ہے۔ (احمد، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم، ابو یعلیٰ)

(۷) افضل الصدقة ان تشبع کبدا جائعا افضل صدقہ یہ ہے کہ تو بھوکے کا پیٹ بھر دے۔ (بیہقی، اصبہانی)

(۸) مداراة الناس صدقة۔ لوگوں کی خاطرداری کرنا صدقہ ہے۔ (ابن حبان، طبرانی، حاکم)

(۹) ما من صدقة احب الی اللہ من قول الحق۔ اللہ کو کوئی صدقہ سچ بات سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہے۔ (بیہقی)

(۱۰) صدقة ذی الرحم علی ذی الرحم صدقة وصلة۔ رشتہ دار کا رشتہ دار پر صدقہ کرنا صدقہ اور صلہ رحمی دونوں کا ثواب رکھتا ہے۔ (طبرانی)

(۱۱) ما انفق المرء علی نفسہ وولدہ واهلہ وذی رحمہ وقرابتہ فهو لہ صدقة۔ آدمی جو اپنے نفس پر، اور اپنی اولاد، اور اپنی بیوی، اور اپنے ناطے والے اور قرابت دار پر خرچ کرے گا تو اسے صدقہ یعنی خیرات کرنے کا ثواب ملیگا۔ (طبرانی)

(۱۲) الا اخبرکم بافضل من درجة الصیام والصلوة والصدقة قالوا بلیٰ قال اصلاح ذات البین وفساد ذات البین الحالقة۔ کیا میں تم کو وہ بات نہ بتا دوں جو روزہ نماز اور زکوٰۃ سے درجہ میں بہتر ہو؟ لوگوں نے عرض کیا کیوں نہیں

ahmadimuslim.de

آپ نے فرمایا آپس میں میل جول کرا دینا۔ آپس کی لڑائی اور پھوٹ مونڈنے والی ہے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ احمد)

(۱۳) یصبح الرجل علی کل سلامی من احدکم صدقۃ فکل تسبیحۃ صدقۃ وکل تحمیدۃ صدقۃ وکل تھلیلۃ صدقۃ وکل تکبیرۃ صدقۃ وامر بالمعروف صدقۃ ونھی عن المنکر صدقۃ ویجزی من ذلک رکعتان یرکعھما من الضحی۔ جب آدمی پر صبح ہوتی ہے تو اس کے ہر جوڑ پر ایک صدقہ واجب ہوتا ہے پھر ہر بار سبحان اللہ کہنا ایک صدقہ ہے اور ہر بار الحمدللہ کہنا ایک صدقہ ہے اور ہر بار لا الہ الا اللہ کہنا ایک صدقہ ہے اور بری بات سے منع کرنا ایک صدقہ ہے اور ان سب سے کافی ہو جاتی ہیں دو رکعتیں چاشت کی جن کو وہ پڑھتا ہے۔ (مسلم۔ ابوداؤد)

(۱۴) علی کل مسلم صدقۃ فقالوا یا نبی اللہ فان لم یجد قال یعمل بیدہ فینفع نفسہ ویتصدق قالوا فان لم یجد قال یعین ذا الحاجۃ الملھوف قالوا فان لم یجد قال فلیعمل بالمعروف ولیمسک عن الشر فانھا لہ صدقۃ۔ ہر مسلمان پر صدقہ دینا ضروری ہے۔ لوگوں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر کسی کو مقدور نہ ہو؟ آپ نے فرمایا وہ اپنے ہاتھ سے محنت کرے اپنی جان کو آرام دے اور صدقہ دے، لوگوں نے عرض کیا اگر اس کا بھی مقدور نہ ہو؟ آپ نے فرمایا حاجت والے مظلوم کی فریاد رسی کرے لوگوں نے عرض کیا اگر اس کا بھی مقدور نہ ہو؟ آپ نے فرمایا وہ اچھی بات پر عمل کرے اور بری بات سے باز رہے یہی اس کیلئے صدقہ ہے۔ (بخاری)

(۱۵) من انظر معسرا کان لہ کل یوم صدقۃ ومن انظرہ بعد حلہ کان لہ مثلہ فی کل یوم صدقۃ۔ جو کوئی محتاج (قرضدار) کو مہلت دیگا اس کو ہر دن کے پیچھے ایک صدقہ کا ثواب ملیگا اور جو کوئی میعاد گزر جانے پر اسکو مہلت دیگا تو اس کو ہر دن کے پیچھے کل قرضہ کے صدقہ کا ثواب ہوتا رہے گا۔ (ابن ماجہ)

(۱۶) تبسمک فی وجہ اخیک لک صدقۃ وامرک بالمعروف ونھیک عن المنکر صدقۃ وارشادک الرجل فی ارض الضلال لک صدقۃ وبصرک للرجل الردی البصر لک صدقۃ واماطتک الحجر والشوک والعظم عن الطریق لک صدقۃ وافراغک من دلوک فی دلو اخیک صدقۃ۔ اپنے بھائی کے آگے تیرا ہنسنا تیرے لئے صدقہ ہے اور تیرا اچھی بات کے لئے حکم کرنا اور بری بات سے منع کرنا صدقہ ہے اور کسی شخص کو بھولی ہوئی جگہ میں راہ بتا دینا تیرے لئے صدقہ ہے اور تیرا اس آدمی کے لئے راہ دیکھنا جس کی آنکھ نہ ہو صدقہ ہے۔ (یعنی اس کی دستگیری کر کے راہ میں لے چلنا یہ بھی صدقہ ہے) اور راستہ سے پتھر، کانٹا، اور ہڈی کا ہٹا دینا تیرے لئے صدقہ ہے اور اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دینا تیرے لئے صدقہ ہے۔ (ترمذی)

(۱۷) افضل الصدقۃ ان یتعلم المرء المسلم علما ثم یعلمہ اخاہ المسلم۔ سب سے بہتر صدقہ یہ ہے کہ مسلمان علم سیکھے اور اپنے مسلمان بھائی کو سکھائے۔ (ابن ماجہ) (از حیدرآباد دکن)

فضائل جمعہ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوا الْبَیْعَ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔

اے ایمان والو جس وقت جمعہ کے دن نماز کے لئے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر یعنی نماز جمعہ کے لئے چلو اور خرید و فروخت ترک کر دو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اگر تم سمجھو۔ (سورہ جمعہ ع ۲)

حدیث ۱۔ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجمعۃ لساعۃ لا یوافقھا عبد مسلم یسال اللہ فیھا خیرا الا اعطاہ ایاہ۔ جمعہ میں ایک ایسی ساعت ہے (اگر اس ساعت میں) مسلمان بندہ اپنے اللہ تعالیٰ سے بھلائی مانگے تو اللہ تعالیٰ اس کو (بھلائی) دیتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

(حدیث ۲) عن ابی بردۃ بن ابی موسیٰ قال سمعت ابی یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی شان ساعۃ الجمعۃ ھی ما بین ان یجلس الامام الی ان تقضی الصلوٰۃ۔ ابو بردہ بن ابو موسےٰ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے انہوں نے کہا میں اپنے باپ (ابو موسےٰ) سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے (جمعہ کے دن) امام کے خطبہ اور نماز کے درمیان ایک ایسی ساعت ہے (جس میں دعا قبول ہوتی ہے) (مسلم)

فائدہ۔ اس نیک ساعت کے پوشیدہ رکھنے میں یہ حکمت ہے کہ لوگ جمعہ کا سارا دن دعا و عبادت میں مشغول رہیں۔

(حدیث ۳) عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التمسوا الساعۃ التی ترجی فی یوم الجمعۃ بعد العصر الی غیبوبۃ الشمس۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک اس گھڑی کو حاصل کرنے کی (کوشش) کرو جس میں قبولیت دعا کی امید ہے۔ (ترمذی) (باقی)

(راقم محمد جانباز خان محمدی از حیدرآباد دکن)

اخبار اہلحدیث کی توسیع اشاعت کیلئے ہر خریدار صاحب کو کوشش کرنی چاہئے۔ (منیجر)

ahmadimuslim.de

ابوبکر اور علی کی خلافت کے دلائل

وزنوا بالقسطاس المستقیم

نوٹ سلطان التفاسیر کا مضمون اب آنا شروع ہوا ہے۔ آیندہ اشاعت سے اس کا ذکر ہوگا انشاء اللہ (مدیر)

ابوبکر صدیق قریشی تو تھے۔ مگر ہاشمی نہ تھے۔ مانا کہ ان کا سلسلہ نسب بھی "عبدمناف" پر جاکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مل جاتا ہے۔ اور حضرت علی ہاشمی تھے۔ رسالت مآب کے عم زاد برادر تھے۔ مگر صاحب عصبہ ہونا یا نہ ہونا دونوں میں سے کوئی بھی وجہ خلافت و وصایت نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم کے مطابق نسب کوئی چیز نہیں رہتی۔

ہم کہتے ہیں کہ ابوبکر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خسر ہونے کا فخر حاصل تھا مگر علی کو بغضبہ رسالتماب کی دامادی پر ناز تھا۔ اور آیت مودۃ کے ہوتے ہوئے وہ خلافت کے حق دار بھی تھے مگر ایک دوسری آیت یعنی قل ما اسئلکم علیہ من اجر ان اجری الا علی رب العالمین۔ کے ہوتے ہوئے پہلی آیت کی خصوصیت نہیں رہے گی۔ اس لئے یہ رشتہ بھی سبب نیابت نہیں ہو سکتا۔ ہم کہتے ہیں کہ ابوبکر اُن مردوں میں سے تھے جو عمر کی پختگی بعد میں آنحضرت پر سب سے پہلے ایمان لائے۔ تو یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ علی ابن ابی طالب علی الاطلاق تمام بنی نوع انسان میں سب سے پہلے مومن تھے۔ مگر خلافت سے اس کو کیا سروکار!

ادھر کے حامی صدیق کے ثانی اثنین (اذ ھما فی الغار) ہونے پر شاداں ہیں۔ تو اُدھر والے اسی ہجرت کے مقدمہ کی شب میں شیر خدا کی اس جسارت پر فرحاں کہ وہ رسالتماب کے بستر پر سخت خطرے کی حالت میں جا سوئے۔ مگر ان دونوں واقعات کو بھی استحقاق استخلاف میں پیش نہیں کیا جا سکتا۔

حدیث "انت منی بمنزلۃ ھارون" پیش کی جاتی ہے جناب علی کی وصایت پر۔ مگر ادھر بھی صحیحین کی حدیث نہ صرف ابوبکر بلکہ عمر تک کے مناقب میں اور حرف تشبیہ کے ساتھ آتی ہے۔ (اسارئی بدر کے موقعہ پر فرمایا) ...... ومثلک یا ابابکر کمثل ابراھیم اذا قال فمن تبعنی فانہ منی ومن عصانی فانک غفور الرحیم ومثل عیسٰی اذ قال ان تعذبھم فانھم عبادک وان تغفر لھم فانک انت العزیز الحکیم۔ ومثلک یا عمر مثل نوح ..... ومثل موسٰی۔[1] (الحدیث)

پس اگر مشابہت مابہ الامتیاز ہے تو ظاہر ہے کہ مشبہ بہم جناب ابراہیم عیسٰے نوح اور موسٰے افضل تھے ہارون (علیہم وعلی نبینا الصلاۃ والسلام) سے اس صورت میں مشبہ (ابوبکر و عمر) بھی افضل ہوں گے حضرت علی سے۔ اور اگر مقصد حضرت علی کو مدینہ میں اپنے خلیفہ کی حیثیت سے چھوڑ جانا ہے تو پھر تو آنحضرت نے ابن ام مکتوم کو بھی جو ضریر البصر تھے مدینہ پر اپنا نائب مقرر کیا تھا۔ پس یہ وجہ بھی اولیت نہ ہو سکی۔

اس فصل میں یہ مختصر دلائل تھے۔ جن کے بعد چند دلائل ایسے بیان کئے جاتے ہیں جو صرف جناب علی کی وصایت ہی میں ممتد ہو سکتے ہیں۔

از ان جملہ واقعہ مباہلہ ہے۔ جس کے مطابق ادھر والوں نے جناب علی کو نفس رسول تسلیم کر لیا۔ کیونکہ لفظ "انفسنا" کا مصداق سوا ان کے کون ہو سکتا تھا۔ اور یہی وجہ استخلاف قرار پایا۔

نیز حدیث کساء ہے۔ جس کے مطابق جناب رسالتماب نے انہیں اربعہ کو اپنی کملی میں چھپا کر دعائے طہارت مانگی۔ جس سے یہ حضرات معصوم اور افضل البشر (من بعد محمد صلے اللہ علیہ وسلم) مانے گئے۔ اور اس سے وصایت مسلم ہوئی۔

ہمیں ان دونوں حدیثوں کی صحت سے انکار نہیں۔ مگر التماس یہ ہے کہ مباہلہ کے وقت حضرت فاطمہؓ، علیؓ، اور حسنینؓ کے سوا رسالت مآب کا قرابت دار ہی اور کون تھا۔ جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمراہ لے لیتے۔ حضرت رقیہ، زینب، ام کلثوم تو علی الترتیب سنہ ۲ھ، ۸ھ، ۹ھ میں رحلت فرما چکی تھیں۔ مباہلہ سنہ ۱۰ھ میں ہوا (بحوالہ ناسخ التواریخ وحیات القلوب جو دونوں شیعی حضرات کی تصنیف ہیں) رہی ان کی اولاد۔ اور عمرو بن العاص (ختن رسول پاک) تو عرض ہے کہ قرابت کے لحاظ سے ان صاحبزادیوں کی اولاد فاطمہ اور علی کی اولاد کے برابر اقرب نہ تھی۔ نہ عمرو بن العاص علی کے برابر عزیز ہو سکتے تھے۔ وجہ ظاہر ہے کہ علی عم زاد بھی تھے۔ پس مباہلہ کے لئے وہی افراد ہمراہ لئے جا سکتے ہیں۔ جن کی زندگی پر انسان فطرۃً زیادہ حریص ہو سکتا ہے اسی لئے صرف انہی اربعہ فاطمہ، علی اور حسنین کو ہمراہ لیا گیا۔ (باقی)

(۲۸۳)

---

[1] ترجمہ۔ اے ابوبکر تیری مثال ابراہیم کی ہے ..... اور عیسٰے کی ہے۔ اور اے عمر تیری مثال نوح اور موسٰے کی ہے۔ (ملخصًا) منہ۔

تفسیر ثنائی (اردو) از مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب۔ پورے قرآن کی تفسیر کل آٹھ جلدوں میں ہے۔ قیمت فی جلد ۲/ روپے۔ پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۹)

مولانا شہید کے عربی خط کا ترجمہ درج ذیل ہے جو انہوں نے سید عبداللہ بغدادی کی خدمت میں بھیجا تھا۔ (مدیر)

"بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریف اس ذات کے لئے ہے جو یکتا ہے ہمیشگی میں پس ہر شے سوا اس کے حادث اور فانی ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں پیدا کرنے اور تدبیر میں اور نہیں اختیار کسی کو اس کے ملک میں پھلکے اور تل بھر کا یہاں تک کہ اجازت بغیر انبیاء کسی کی شفاعت نہ کر سکیں گے اور نہیں نجات مل سکتی کسی کو بے اس کے لطف اور احسان کے۔ اور درود بھیجتے ہیں ہم اوپر افضل الخلائق شفیع الامم پر اگر وہ نہ ہوتے تو نہ ہوتی دنیا انہوں نے ہم کو توحید اور اسلام کی دلیلیں بتائیں اور شرک و بت پرستی کی اندھیریوں سے نکالا اور ان کے تمام آل و اصحاب اور دین کے مددگاروں اور محبوبوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔

امابعد۔ اب ہم تحیۃ اور سلام کے ساتھ اس شخص کو مخصوص کرتے ہیں جو اسلام کے درجوں میں ترقی کر گئے ہیں جو حضرت محبوب جیلانی کے خلاصہ خاندان ہیں علامہ ربانی سید عبداللہ بغدادی۔ مخفی نہ رہے کہ میں نے جب ہندوستان کے عام مسلمانوں کی یہ حالت دیکھی کہ اپنے جہل کے سبب شرک و بدعت میں محو ہو گئے ہیں اور واہی تباہی شبہوں کو حجت بنائے بیٹھے ہیں اور قبروں اور اہل قبروں کی پوجا کرنے اور ان سے چھوٹی بڑی حاجتیں مانگنے لگے ہیں تو رد شرک میں ایک رسالہ لکھا اس میں قرآن مجید کی چھبیس ۲۶ آیتیں بطور دلیل پیش کیں اور لوگوں کے فائدہ حاصل کرنے اور ان کی بری حجتوں اور بدنما دلیلوں کے چہرے سے پردہ اٹھانے کیلئے اس کا اردو میں ترجمہ کیا۔ الحمد للہ کہ ہزارہا مردو عورت راہ راست پر آ گئے اور بعض سرکش جاہلوں کے سوا کسی کو تردد باقی نہیں رہا۔ مجھے خبر ملی ہے کہ جب میرا رسالہ آپ کے سامنے پڑھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ بالکل حق ہے لیکن برابر کرنا بتوں اور آدمیوں اور انبیاؤں کا پیدایش اور اختیار نہ ہونے میں اگرچہ حق ہے عقیدہ میں داخل ہے مگر یہ ایک طرح کی بے ادبی ہے اس کے لئے کوئی دلیل اور سند چاہئے کیونکہ بت ناپاک ہیں پھر سید الطاہرین صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کا تذکرہ کیوں ہو۔

میں توفیق الٰہی سے اس کا جواب دیتا ہوں میرے رسالہ میں یہ عبارت اُن عام لوگوں کے سوال کی تردید میں واقع ہوئی ہے جو کہتے ہیں کہ صرف بتوں سے مدد مانگنی اُن کی پوجا اور انہیں سجدہ کرنا ممنوع ہے انبیاء اولیاء کے ساتھ یہ فعل کیا جائے تو ناجائز نہیں معلوم ہوتا۔ میں یہ کہتا ہوں کہ فی الحقیقت مدد اسی سے مانگنی چاہئے جس کو دنیا کے تمام کاموں کا اختیار حاصل ہے اور قرآن مجید کی ظاہر آیتوں سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کو کسی چیز کا اختیار نہیں۔ پس اس خاص امر یعنی استحقاق سجدہ اور مینہ برسانے اور اولاد دینے میں انبیاء و اولیاء کو بتوں اور دیگر لوگوں پر ترجیح نہیں ہو سکتی مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک انبیاء کا قرب ان کے کمالات اور ایسی فضیلتیں کہ اس مرتبے کو ان کے سوا اور کوئی نہیں پہنچ سکتا پس یہ مسلم ہے اور یہ دوسری بات ہے جس کو ربوبیت اور خدائی میں کچھ دخل نہیں انتہی۔ اور آپ کی حالت پر تعجب آتا ہے کہ اس امر کے حق اور داخل عقیدہ ہونے کا اقرار کر چکے ہو اور پھر اسے بے ادبی بتاتے ہو۔ سوچنے کی بات ہے کہ جب یہ دلیل سے ثابت اور عقیدہ میں داخل ہے تو اس سے بے ادبی کیونکر خیال میں آ سکتی ہے۔ بس تو آپ کا کلام اجتماع ضدین کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ اور اس بات کی دلیل مانگی جاتی ہے جو خود دلیل سے ثابت ہے یہ امر قرآن مجید سے مجملاً ثابت ہے۔ میں نے اجمال کی تفصیل کر دی تو کیا گناہ کیا۔ بایں ہمہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا اے نبی ان سے کہہ دے کہ میں بھی تم جیسا ایک آدمی ہوں مجھ پر اس بات کی وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود خدائے یکتا ہے۔ اور یہ امر پوشیدہ نہیں ہے کہ متکلم کا خطاب مشرکین کی طرف ہے پس تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو بشریت میں اُن مشرکوں کے برابر کیوں کر دیا جن کی نجاست قرآن مجید سے ثابت ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ مشرک ناپاک ہیں اس لئے مسجد حرام کے پاس نہ پھٹکیں اور بت چونکہ پتھر اور جمادات ہیں اس لئے ان میں نجاست نہیں پائی جاتی ورنہ کل پتھروں کا نجس ہونا لازم آئیگا بلکہ بتوں میں ان مشرکین کے فعل سے نجاست آ گئی ہے جنہوں نے ان کو گڑھا اور معبود بنا لیا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مشرک بتوں سے زیادہ ناپاک ہیں۔ ذرا سوچئے اور سمجھئے اگر یہ کہا جائے کہ یہ بات تو بیشک ٹھیک ہے لیکن اس کا ذکر کرنا ہی کیا ضرور تھا تو میں اس کے جواب میں عرض کرتا ہوں کہ اس کے ذکر کر دینے سے عوام کا شبہ رفع کر دینا مقصود ہے جن کا یہ گمان ہے کہ انبیاء اولیاء سارے جہان میں تصرف کرتے ہیں جو چاہتے ہیں کر ڈالتے ہیں اسے یاد رکھنا چاہئے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ ایک پنجابی آپ کے دل میں کچھ وسوسہ ڈالتا ہے پس اے شیخ آپ اس کے حال سے واقف نہیں وہ تو ایک بے عقل مخبوط الحواس غبی اور جاہل آدمی ہے اور اپنے کو بڑا فاضل جانتا ہے حالانکہ اسے دائیں بائیں کی تمیز نہیں وہ فی الواقع دجّال کا نائب ہے کیونکہ کبھی کہتا ہے کہ میں محبوب سبحانی کا بندہ ہوں اور کبھی کہتا ہے کہ عبدالقادر جیلانی روزی دینے والے ہیں۔ ایسے کلمات کفر ہے کہ جن کو علماء سے قطع نظر جہلاء بھی گوارا نہیں کر سکتے خدا کی پناہ۔ آپ سے توقع ہے کہ میرے بارہ اس کے کلام کی تصدیق نہ کریں کیونکہ وہ شخص سامری صفت ہے خدا اس کو سیدھی راہ دکھائے اور ہمیں تمہیں اپنے مضبوط دین پر ثابت رکھے اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار

فتاویٰ

س ع‍۷۸} آیہ ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون - سے زیر نظر لفظ اموات ہے۔ اس سے مقتولان بدر گاہ ایزدی کی موت کی نفی ثابت ہے اور حضور علیہ السلام کی بابت ارشاد خداوندی ہے انک میت وانہم میتون حضور کو میت کیوں فرمایا اور اُن کی موت کی نفی کیوں ہے۔ مطلوب بات یہ ہے کہ ان کو رزق وغیرہ کس طرح ملتا ہے؟ (محمد فقیر اللہ ضلع گجرات)

ج ع‍۷۸} شہداء پر موت وارد ہونے کا ثبوت تو لفظ قتلوا میں صاف ہے - اسی لئے ان کی بیویوں کو نکاح ثانی کرنے کی اجازت ہے۔ نیز ان کا ترکہ تقسیم ہوتا ہے۔ مگر ان کی عزت افزائی اور احترام کے لئے ان کو مردہ کہنے یا سمجھنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ ؎

ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

ورنہ ورود موت ان پر - انبیاء - اور اولیاء پر برابر ہے - ارشاد خداوندی ملاحظہ ہو:-

کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ

س ع‍۷۹} حدیث میں جو السلام علیکم یا اھل القبور قبروں پر کہنے کا حکم ہے اگر وہ سنتے نہیں تو ان کو اس خطاب سے کیا فائدہ کیا کسی بے جان چیز کو جہاں مخاطب کرنا مطلوب نہ ہو تو ایسا آیا ہے۔ (سائل مذکور)

ج ع‍۷۹} اس کی مثال وہ حدیث ہے جس میں آیا ہے کہ پہلی تاریخ کے چاند (ہلال) کو مخاطب کر کے آنحضرت نے فرمایا تھا ان ربنا وربک اللہ یعنی ہمارا اور تیرا رب اللہ ہے ۔ اس سے مقصود مخاطب کو سنانا نہیں ہوتا بلکہ اپنے نفس کو تفہیم کرنا منظور ہوتا ہے۔

س ع‍۸۰} حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا جب یہ مذہب نقل ہے کہ وہ سماع موتیٰ کے قائل ہی نہ تھیں تو یہ قول جو ان کی طرف منسوب کیا جاتا ہے کہ آپ حجرہ نبویہ علیہ السلام میں بعد دفن عمر رضی اللہ عنہ پردہ کرکے گئی تھیں یہ کیسے ہے ان کا قول ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو کس بنا پر؟ (سائل مذکور)

ج ع‍۸۰} حضرت عائشہ کا قبور میں پردہ کرنا اپنے تخیل پر مبنی تھا۔ حقیقت کے لحاظ سے نہ تھا۔ جیسا اس شعر میں ہے ؎

عجبت لمسر تیھا وانی تخلصت
لدی وباب السجن دونی مغلق

س ع‍۸۱} بعض لوگ بیعت پیری مریدی کے ثبوت میں بعض آیات قرآن سے پیش کرتے ہیں جن سے بیعت عورتیں وغیرہ پارہ اٹھائیس ۲۸ سے اور ید اللہ فوق ایدیھم وغیرہ پیش کی جاتی ہیں نیز آیت وابتغوا الیہ الوسیلۃ سے مراد مرشد پر لیتے ہیں کہ توسل کسی بزرگ کی بیعت سے کرنا چاہئے اور شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب شفاء العلیل وغیرہ میں بھی اس آیت کو اسی کے متعلق فرمایا ہے اور بیعت کو سنت کہا ہے یہ کہاں تک صحیح اور ان آیات سے کونسی قسم کی بیعت ہے۔ عورتوں سے کیوں بیعت ہوتی ہے۔ (سائل مذکور)

ج ع‍۸۱} بیعت برائے حصول رشد وہدایت جائز ہے۔ مگر ان آیتوں کے معنے یہ نہیں۔ پہلی بیعت جس میں ذکر ہے یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ وہ تو جنگ کے متعلق ہے۔ دوسری آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ نیک اعمال سے خدا کا قرب تلاش کرو چنانچہ شاہ ولی اللہ قدس سرہ اس کا ترجمہ یوں کرتے ہیں:-

بطلبید قرب بسوئے او۔

س ع‍۸۲} حرمت بالرضاعت (دودھ) کے لئے ایک عورت کی شہادت کافی ہے یا نہیں؟ (سائل فقیر اللہ از کھیوہ)

ج ع‍۸۲} صحیح بخاری میں ایک حدیث آئی ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میری بستی میں ایک عورت آئی ہے وہ کہتی ہے کہ میں نے تجھ کو اور تیری بیوی کو دودھ پلایا ہوا ہے بستی میں اسے کوئی نہیں جانتا میں اپنی منکوحہ کو رکھوں یا چھوڑ دوں۔ آنحضرت نے فرمایا (کیف وقد قیل) تو کیسے رکھیگا حالانکہ یہ بات کہی گئی ہے۔ اہل علم اس حدیث سے حرمت کے قائل نہیں مگر احتیاطاً کا حکم دیتے ہیں۔

نوٹ:- حق غربائی سوال ۶ بائی بذمہ سائل باقی۔

س ع‍۸۳} ہمارے ملک میں ایک سال میں دو وقت اناج کی فصل ہوتی ہے۔ فصل کٹنے کے وقت یہ رعیت لوگ اپنے حسب ضرورت اناج رکھ کر بقیہ اناج کو فروخت کر دیتے ہیں اس وقت تمام تاجر اس اناج کو خریدتے ہیں شہر والے بھی اور باہر والے۔ اسی وقت میں بھی اناج خرید کرتا ہوں۔ چند دن کے بعد جب کچھ نفع سے بھاؤ آتا ہے تو کچھ نفع یا اپنا اصل مبلغ وصول ہونے تک اس اناج کو ٹھہرا کر فروخت کر دیتا ہوں۔ خاص کر قیمت کو بڑھانے کے خیال سے روکتا نہیں اور اتنے دن ٹھہرا کر فروخت کرتا کرکے کوئی میعاد بھی مقرر نہیں کرتا کبھی نقصان بھی ہو جاتا ہے۔ یہ تجارت جائز ہے یا نہیں دیکھئے خرد ار الحدیث

ج ع‍۸۳} صورت مرقومہ جائز ہے۔ حدیث شریف میں احتکار سے منع آیا ہے۔ احتکار اس صورت کو کہتے ہیں جس میں غلہ روکنے سے آبادی میں قحط پڑ کر تکلیف ہو۔ معمولی موسمی اتار چڑھاؤ سے فائدہ اٹھانا جائز ہے۔ اگر یہ نہیں تو پھر تجارت کون کرے گا۔

(۴ م داخل غریب فنڈ)

س ع‍۸۴} زید چار لڑکیاں اور دو لڑکے ایک عورت چھوڑ کر فوت ہو گیا۔ املاک میں ہزار کی جو نقد واراضی تھی از روئے شرع شریف تقسیم ہو چکی۔ بعد چند مدت کے ان بچوں کی والدہ انتقال کر گئی۔ اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ ماں کا متروکہ اور مہر جو تقریباً دو ہزار کا ہوتا ہے۔ اسکی تقسیم لڑکے اور لڑکیوں کو کس طرح ہونی چاہئے (آر۔ پی۔ مولنا راماپوری آف مدراس)

ج ع‍۸۴} دو لڑکوں کو چار لڑکیوں کے برابر حصہ ملیگا۔ یعنی لڑکیوں کو فی روپیہ دو دو آنے۔ لڑکوں کو فی روپیہ چار چار آنے از مہر اور زیور اور دوسری املاک والدہ مرحومہ سب جمع کرکے تقسیم کی جائیگی۔

(۲ م داخل غریب فنڈ)

ahmadimuslim.de

متفرقات

بلدیہ امرتسر کی غفلت پر اہلحدیث میں مضامین ہمیشہ لکھے جاتے رہے۔ اب تو غفلت دور کرنے کے لئے ایک ووٹرز ایسوسی ایشن بھی قائم ہوگئی ہے۔ جس کے ایک بڑے وفد نے ۲ فروری کو ۱۔۲ بجے کے درمیان ڈپٹی کمشنر صاحب کو مل کر بلدیہ کی غفلت کا اظہار اچھی طرح کیا۔ جس کو صاحب بہادر موصوف نے بڑے غور سے سنا اور ہمدردی کا اظہار فرمایا۔

مولانا عبد الرحمٰن مبارکپوری مرحوم تاریخ محمود علامہ مبارکپوری ۱۳۵۳ھ

کُنْتُ مَحْزُوناً کَئِیباً ۔ جَاءَنِیْ نَبَاءٌ کَئِیب

قُلْتُ تَارِیْخَہٗ حَقّاً ۔ وَ اَنَا فِیْہِ مُصِیب

نَاضَ مَاءُ الزُّهْدِ هَمّاً ۔ فَاظَ مَوْلَانَا الْاَدِیب

۱۹۳۵ء ۱۳۵۳ھ

دیگر

چوں شنیدم حال موت ابی العلیٰ رہ

مضطرب شد قلب محزوں گفت آہ

بہر تاریخش وفاتش آمدہ

بیقی وقت حالا رفت آہ

۱۳۵۳ھ

(کتبہ العاجز محمد ابو النعمان الاعظمی)

معاونین اہلحدیث کی خدمت میں سابقہ پرچہ میں اس کی توسیع اشاعت کے لئے اپیل کی گئی تھی۔ امید ہے بہی خواہان اس کام کے لئے سبقت کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرینگے۔

حساب دوستاں اہلحدیث ۲۵ جنوری ۱۹۳۵ء میں ص ۱۴ پر درج کردیا گیا تھا۔ امید ہے ناظرین کرام نے اسے ضرور ملاحظہ فرمالیا ہوگا۔

۲۲ فروری تک قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر مہلت یا انکار کی اطلاع دفتر ہذا میں بھیجدیں ورنہ ۲۲ فروری کا اہلحدیث بذریعہ وی پی روانہ کیا جائے گا۔

مہلت یافتگان بھی علیٰ ہذا القیاس قیمت اخبار ارسال کردیں۔ یاد رہے کہ ان کی میعاد مہلت ختم ہوجانے پر صرف یاددہانی کرا کر اخبار روک لیا جائیگا۔ وی پی نہیں کیا جائے گا۔

غریب فنڈ میں پھر سائلین کی تعداد بڑھ رہی ہے مخیر حضرات ان ناداروں کا خاص خیال رکھا کریں۔

زیارت بیت اللہ شریف کے لئے امسال ہمارے خریدار اصحاب میں سے کئی اصحاب حجاز روانہ ہوگئے ہیں اور ابھی کئی ایک جانے والے ہیں۔ ناظرین انکی سلامت روی و بخیریت واپس آنے کی دعا کریں۔

تلاش عزیز پر انعام عزیز عبد الرشید ولد مولوی احمد علی صاحب ساکن چکردہی ریاست جموں، اسلامیہ ہائی سکول سیالکوٹ میں دسویں جماعت میں پڑھتا تھا۔ عرصہ بیس یوم سے بالکل لا پتہ ہے۔ عزیز کی سترہ اٹھارہ سال کی عمر ہے۔ اگر کوئی صاحب اس کو کسی جگہ پائیں تو میرے عزیز کو ساتھ لے کر پتہ ذیل پر پہنچ جاویں۔ یا خبر بھیجدیں۔ علاوہ خرچ مبلغ پانچ روپیہ بطور شکریہ پیش کرونگا۔ ۲۹-۱-۳۵ (حکیم محمد صادق صادق پورہ ہیران شہر سیالکوٹ)

اہلحدیث کانفرنس شمالی بنگال صدیوں کی کوشش کے بعد بفضلہ تعالیٰ بمطابق ماہ ذیقعدہ ۱۳۵۳ھ میں موضع ہراگاس ضلع رنگ پور میں منعقد ہوگی جس میں مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری۔ مولانا محمد صاحب دہلوی۔ مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ مولانا ابو القاسم صاحب بنارسی۔ مولانا عبد التواب صاحب علیگڈھی و دیگر علماء کرام بنگال شرکت فرمائینگے۔ جلسہ کی تاریخ تاحال مقرر نہیں ہوئی۔ مقرر ہونے پر شائع کی جائے گی۔ نیاز مند حاجی زیارت اللہ ہراگاس کالیہ ہر گہاٹ۔ رنگپور (رہ ردا خل غریب فنڈ)

انجمن اسلامیہ کا قیام ہمارے ہاں کوئی ایسی انجمن نہ تھی جس کی طرف سے مسلمان بچوں، پیشہ وروں، اور ناواقف مسلمانوں کو دینی تعلیم دی جا سکے چنانچہ اس خیال کو مدنظر رکھتے ہوئے چند درد مند حضرات نے انجمن اسلامیہ قائم کی ہے جو اسلام کی تبلیغ و تعلیم کا انتظام کرے گی۔ اللہ تعالیٰ اسے استقامت بخشے اور عمل کی توفیق دے۔ (محمد عبد الغفار اہلحدیث سیکرٹری انجمن اسلامیہ الندور۔ سینٹ تھامس مونٹ (مدراس)

کتب خانہ ثنائیہ کی نئی مطبوعات

علم کلام مرزا۔ جس میں مرزا صاحب قادیانی کو بحیثیت مصنف کے جانچا گیا ہے۔ مرزائی مشن کی تردید میں آج تک جس قدر کتب شائع کی گئی ہیں۔ ان میں یہ رسالہ نہایت اچھوتا اور بالکل انوکھا ہے۔ اسمیں مرزا صاحب کے علم کلام کی جس پر امت مرزائیہ بڑا فخر کرکے ان کو سلطان القلم کا لقب دیا کرتی ہے قلعی کھول دی گئی ہے۔ سائز ۲۲×۱۸ ضخامت ۸۰ صفحات کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۸/

عجائبات مرزا۔ یہ رسالہ علم کلام کا دوسرا حصہ ہے۔ اس میں مرزا صاحب کی کتب سے ثابت کیا گیا ہے کہ ان کی عمر ان کی اپنی تحریرات کے موجب صرف گیارہ سال تھی۔ رسالہ واقعی عجیب وغریب ہے۔ قیمت ۳/

ثنائی پاکٹ بک۔ جسمیں تمام مذاہب مثلاً دہریہ عیسائی۔ ہندو۔ آریہ۔ رادھا سوامی۔ سکھ۔ منکرین نبوت۔ منکرین نبوت محمدیہ۔ بہائی۔ شیعہ۔ مرزائی۔ اہل قرآن نیچری پر تنقیدی نظر ڈال کر ان کے رد میں دو دو زبردست دلیلیں دی گئی ہیں۔ پاکٹ سائز۔ قیمت ۶/

تفسیر بیان الفرقان علیٰ علم البیان۔ جس میں قرآن مجید کی تفسیر علوم بیان و معانی کے لحاظ سے عربی زبان میں کی گئی ہے۔ شروع مقدمہ میں ان علوم کی اصطلاحیں بھی نمبروار درج کردی گئی ہیں دوران تفسیر میں ان اصطلاحوں کے نمبر بھی ساتھ ساتھ دئیے گئے۔ اپنی قسم کی انوکھی اور نرالی تفسیر ہے۔ سردست صرف سورہ فاتحہ و بقرہ کی تفسیر شائع کی گئی ہے۔ کتابت طباعت کاغذ اعلیٰ قیمت ۱۲/

نوٹ:۔ محصول ڈاک سب کتابوں کا بذمہ خریدار ہوگا۔

پتہ:۔ مینجر دفتر اہلحدیث امرتسر

ملکی مطلع

اسمبلی ہے یا اربعہ عناصر کا مجموعہ؟

قدرت نے انسان بلکہ ہر حیوان میں چار مختلف عناصر رکھے ہیں جو ایک دوسرے کے بالکل متضاد ہیں۔ جس طرح آگ اور پانی میں تضاد ہے اسی طرح دوسرے عناصر میں بھی۔ یہاں تک کہ مشہور اخلاق نویس استاد سعدی مرحوم کو کہنا پڑا کہ؎

چوں یکے زیں چہار شد غالب
جان شیریں بر آید از قالب

مگر ان سب پر ایک بڑی زبردست طاقت ہے جو ان عناصر مختلفہ کو باوجود اختلاف کے یکجا رکھتی ہے بلکہ ان کے مجموعہ سے بنی ہوئی مشین کو چلاتی ہے۔ یہی مثال آج کل ہمارے ملک کی اسمبلی کی ہے کہ اس میں بھی مذکورہ عناصروں کی طرح اختلاف شدید ہے مگر حکومت کا زبردست ہاتھ ان کو یکجا تھامے ہوئے ہے۔

ایک پارٹی حکومت کی ہے ایک پارٹی کانگرس کی ہے ایک پارٹی انڈی پنڈنٹ (مستقل بالذات) ہے۔ چند ممبران سب سے علیحدہ ہیں۔ آج تک اسمبلی میں جو کاروائی ہوئی ہے اس میں تو ان عناصر مختلفہ نے سخت ترین اختلاف کا مظاہرہ کیا ہے۔ لطف یہ ہے کہ حکومت کی پارٹی (گورنمنٹ بینڈ) کے سوا باقی پارٹیوں میں گو اختلاف ہے لیکن حکومت کے مقابلے میں قریباً سب متفق ہو جاتی ہیں۔ جس کی وجہ مندرجہ ذیل دو وجوہ میں سے ایک بالضرور ہوگی۔

(۱) یا تو یہ لوگ حکومت سے زخم خوردہ ہونگے۔

(۲) یا ان کی نظر میں حکومت کی روش رعایا کے حق میں مضر ہوگی۔

خواہ کچھ بھی ہو اسمبلی آج کل اچھا خاصا ایک قدرتی مجمع ہے جو پھول اور کانٹے کی طرح باوجود اختلاف شدید کے باغ کے لئے زیب و زینت اور موجب رونق ہے۔ خدا کرے، ہماری اسمبلی بھی ہمارے ملک کے لئے موجب ترقی ہو۔

گاندھی جی اور ہندو اسلام کی طرف

اس میں شک نہیں کہ ہندوؤں میں عورتوں کے حقوق کی چنداں پرواہ نہیں کی گئی۔ یہاں تک کہ ماں باپ کے ترکہ میں سے لڑکی کو حصہ دینے کا حکم نہ سمرتیوں میں ہے نہ ویدوں میں نہ کسی اور جگہ۔ لیکن موجودہ زمانے میں جو مساوات کی ہوا چلی تو حامیان نساء کی توجہ اس ضروری کام پر منعطف ہوئی کہ لڑکیوں کو بھی ماں باپ کے ترکہ میں سے حصہ دلوایا جائے۔ چنانچہ ہندو اخباروں میں یہ خبر چھپی ہے کہ:۔

"اسمبلی کی کانگرس پارٹی کے تقریباً تمام ممبروں نے آج شام مہاتما گاندھی جی، سردار پٹیل، بابو راجندر پرشاد اور دیگر کانگرسی لیڈروں سے ہریجن بستی میں بات چیت کی۔ جبکہ مسٹر ڈی۔ جی برلا صدر ہریجن سیوک سنگھ نے انہیں بتایا کہ اب تک سنگھ نے کتنا کام کیا ہے اور انہیں تعاون کی دعوت دی۔ اس کے بعد ڈاکٹر دیش مکھ نے مہاتما جی سے عورتوں کے حق وراثت کے بل پر جسے اسمبلی میں پیش کرنے کے لئے آپ نے نوٹس دیا ہوا ہے تبادلہ خیالات کیا بل کے اصولوں سے ہر طرح سے اتفاق کرتے ہوئے مہاتما جی نے وعدہ کیا کہ میں اس معاملہ کی طرف پوری توجہ دونگا اور مجھے خوشی ہے کہ کانگرس پارٹی اس میں دلچسپی لے رہی ہے۔ اس کے متعلق مجھے مکمل واقفیت اور لٹریچر بہم پہنچنا چاہئے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس قسم کی مجلسی بے انصافیوں کا خاتمہ کر دیا جائے۔"

(پرتاپ۔ لاہور۔ ۳۰ جنوری ۱۹۳۵ء)

اہلحدیث گاندھی جی اور دیگر کانگرسی ممبران کے اس اقدام کا ہم خیر مقدم کرتے ہوئے ایک دوسرے امر پر بھی توجہ دلاتے ہیں وہ بھی عورتوں کے حقوق بلکہ زندگی سے تعلق رکھتا ہے۔ کون بے وقوف ہے جو اتنا بھی نہیں جانتا کہ بسا اوقات بیوی خاوند میں سوء مزاجی پیدا ہو کر حد سے متجاوز ہو جاتی ہے یہاں تک کہ دونوں کا ملاپ ناممکن ہو جاتا ہے اس صورت میں ان کے درمیان علیحدگی کرا دینا ہی ان دونوں کے لئے مفید ہوتا ہے۔ اسی کا نام ہے **طلاق**۔ ہندو دھرم میں اس کی اجازت نہیں۔ اسی لئے اس کا رواج نہیں۔ اس کے لئے قانون بنوانا چاہئے کہ ایسی صورت پیش آئے تو مرد عورت کو طلاق دے سکے۔ اگر مرد طلاق نہ دے تو عورت حکومت سے مدد لیکر بذریعہ **خلع** کے علیحدگی کرا سکے۔

سردست یہ دو کام تو بالضرور کریں۔ اس کے بعد پھر بھی ہم حسب موقع مشورہ دیتے رہینگے انشاء اللہ۔

اہل حدیث بھائی بھائی کی مدد کریں

عرض یہ ہے کہ مقام چترہ ضلع ہزاری باغ میں حکیم جمیل الرحمن صاحب پہلے حنفی تھے۔ جب سے اہل حدیث ہوئے ہیں وہاں کے سب لوگوں نے ان کا بائیکاٹ کر دیا ہے۔ مسجد سے روکا جس کا مقدمہ جو نقل سے ظاہر ہوگا۔ ابھی وہاں کے حاکم نے عیدگاہ میں وقت مقرر کر دیا ہے۔ اور اہل حدیث ان کی صحبت سے اب تک چار پانچ ہوئے ہیں۔ یہ قلیل جماعت علیحدہ کس طرح نماز ادا کریں۔ ان کا ارادہ ہے کہ حاکم اعلےٰ کے پاس اس حکم کے خلاف درخواست کریں۔ خرچ کی ضرورت ہے۔ ہم بھی برابر خدمت کرتے رہے۔ امید ہے کہ اس دفعہ کلکتہ سے کافی

ahmadimuslim.de

چندہ کر کے ان کو بھیج دیا جائے۔ عید البقر کے قبل فیصلہ ہو جائے تو بہتر ہے۔ بہت جلدی کرنی چاہئے (خادم محمود محمد ابراہیم از جھاجھا ضلع مونگیرا)

اہلحدیث کانفرنس
اور
اہلحدیث لیگ

(از قلم جناب شجاع الدین ریٹائرڈ ڈپٹی پوسٹماسٹر جنرل بمبئی)

میں نے دو مضمون آل انڈیا اہلحدیث لیگ اور جماعت اہلحدیث محررہ ابو مسعود خان صاحب قمر بنارسی چندوسی کالج چندوسی اور "بشارت آمیز خواب" محررہ برکت علی صاحب ڈار، مندرجہ اخبار اہلحدیث ۲۰ رمضان ۱۳۵۳ھ غور سے پڑھے۔

موخر الذکر صاحب کی نسبت میرا اپنا تجربہ یہ ہے کہ مولانا ثناء اللہ صاحب ماہ رمضان میں مجھ کو بھی خواب میں نظر آئے اور مجھ کو نہایت اطمینان قلب ہوا کہ مولانا صاحب موصوف بہت بلند درجے پر ہیں۔ خواب کا اظہار غیر ضروری ہے کیونکہ میں ایک عاجز گنہگار ہوں اور میرے خواب کے اظہار سے مولانا صاحب کے چار چاندوں میں اضافہ نہیں ہو سکتا۔ خدا ان کو بڑی عمر عنایت فرماوے اور ان کی حیات میں کوئی صحیح معنوں میں عالم و فاضل جانشین انہیں سے تربیت پالیوے تاکہ اسلام کی کم از کم ہندوستان میں پشت و پناہ ہو۔ آمین۔

قمر صاحب سے مجھ کو ذاتی تعارف ہے اور وہ جو شیلے مسلمان عالم ہیں۔ مسلمانوں کے واسطے ایسی ہستیاں مبارک ہوں۔ اہلحدیث درحقیقت کل دنیائے اسلام کے قائم مقام ہیں جس کا ثبوت مولانا ثناء اللہ صاحب کی زندگی اور تصنیفات ہیں۔ کل مسلمانان عالم کو خدا توفیق دے کہ ان کے نقش قدم پر چل کر صداقت، شجاعت، متانت، سنجیدگی اور نیک نیتی سے اسلام کی صحیح خدمت کریں میرا خیال ہے کہ آل انڈیا اہلحدیث لیگ کا نام ہندوستانی مسلمانوں کے واسطے ہوا بنا ہوا ہے سو یہی کام اہلحدیث کانفرنس بخوبی کر سکتی ہے اور اس کے واسطے ایک علیحدہ لیگ کا نام تجویز کرنا ضروری نہیں۔*

میرے زیر نظر اس وقت یورپ کی چوٹی کی کتاب "آؤٹ لائن آف ماڈرن نالج" (علوم جدیدہ کا خاکہ) ہے جو کہ بارہ سو صفحہ کی کتاب باریک چھاپہ کی یورپ کے چوٹی کے مصنفین نے تصنیف کی ہے اس کتاب کے مطالعہ سے مجھ کو انتہائی خوشی ہوئی ہے کہ آخر کار بغیر ہماری ادائیگی فرض اشاعت اسلام کے یورپ کے مشاہیر زمانہ محض سائنس کی تعلیم سے قرآن شریف کی تعلیم کے بہت قریب آگئے ہیں اور وہ لوگ حقیقی معنوں میں مسلمان ہیں کیونکہ ان لوگوں نے مذہب کی ماہیت کو سمجھ لیا ہے۔ صرف رسالت محمدؐ کے وہ قائل نہیں ہیں اور یہ اس وجہ سے کہ ان کو رسالت محمدؐ کے صحیح حالات سے قطعاً انکار ہے۔ ڈاکٹر محمد اقبال نے چھ لیکچروں میں اس معاملہ پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ مگر اول تو ان کی مذہبی واقفیت کچھ غیر مکمل سی نظر آتی ہے اور دوسرے انہوں نے اپنے لیکچروں کو غیر معمولی طور سے ادق بنا دیا ہے۔ اگر اہلحدیث کانفرنس مولانا شبلی اور مولانا ثناء اللہ صاحبان کی چند تصنیفات کو انگریزی زبان میں سلیس عبارت کے طور پر ترجمہ کروالیوے تو مناسب ہوگا۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ چند اور مسلمان فرقوں نے انگریزی زبان میں ٹریکٹ یا کتابیں چھپوائی ہیں مگر ان میں کمزور پہلو یہ ہے کہ ان میں اسلام کے مذہب کے پہلو کا زیادہ تر خیال نہیں رکھا گیا ہے بلکہ ایک ایسا مذہب دکھلایا گیا ہے کہ جس کو محتاج کل کے تخیلات قبول کر سکیں۔ اس وجہ سے اس قسم کا مذہب گہری نظروں میں جچ نہیں سکتا۔ اہلحدیث عام طور پر اپنی کانفرنس کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ اس لئے سارا کیا کرایا اکارت جاتا ہے۔ کوئی ایسا عمل کرنا چاہئے کہ عام لوگ اہلحدیث کانفرنس کو پوری طرح سے کامیاب بنالیویں اور آپس میں اتحاد کر کے مولانا ثناء اللہ صاحب کی رہنمائی اور قمر صاحب کے مشورے سے کل مسلمانان عالم کو ایک نقطہ نظر پر متحد کر لیں۔ دیکھئے کتنے اہلحدیث بھائی توجہ کرتے ہیں۔

* کانفرنس کے ممبروں کی اکثریت نے یہ تجویز منظور نہیں کی۔ (اہلحدیث)

سرکاری اطلاع

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

چونکہ مویشیوں میں تپ دق کا مرض کثرت سے پھیلا ہوا ہے۔ لہذا عوام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ پنجاب وٹیرنری کالج میں مویشیوں کا بغیر کسی اجرت کے معائنہ کیا جاتا ہے۔ اور بتایا جاتا ہے کہ وہ اس مرض میں مبتلا ہیں یا نہیں۔ اس غرض سے یہ ضروری ہے کہ جانور کو ہسپتال میں تین دن تک رہنے دیا جائے اور مالک کا فرض ہے کہ اس مدت میں جانور کی خوراک کے لئے یا تو چارہ مہیا کرے یا اس کے مساوی خرچ کی رقم جمع کرائے۔ (لاہور۔ ۳۰ جنوری ۱۹۳۵ء)

مسلمانوں کا دور جدید اور ہندوستان کا مستقبل

پروفیسر لوتھارپ سٹاڈرڈ کی تصنیف "نیو ورلڈ آف اسلام" کا اردو ایڈیشن۔ یعنی صدی سابقہ وحال کی اسلامی جدوجہد کا اصلی فوٹو۔ مشرقی قریبہ میں مغربی سیاست بعد از جنگ کی مفصل روئداد۔ ہندوستان کے سیاسی، اقتصادی اور معاشرتی تغیرات کی دلچسپ کیفیت اور ان سب کی بنا پر آنے والے امکانات کا صحیح جائزہ۔ مرتبہ ملک عبد القیوم بیرسٹر ایٹ لاء ضخامت ۲۰۰ صفحات۔ سائز ۲۰×۲۶/۸ قیمت عہ۔

پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

ہی نو دویدیہ بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید موجد امرت دھارا کی مفید و دلچسپ تصنیف

کام ورتی شاستر حصہ اول

اِس میں ۲۴۵ دستی تصاویر اور پچاس فوٹو بلاک کی تصاویر دی گئی ہیں!

نویں بار چھپکر تقریباً نصف بِک چکی ہے جلدی منگوالیں۔ ورنہ آٹھویں ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا قیمت اردو پانچ روپے۔ ہندی پانچ روپیہ

طالب علم درخواست نہ کریں!

جو لوگ شاستر کے نام پر لوٹ مچ رہی ہے۔ اس ضروری مضمون کو غلط پیش کیا جاتا ہے۔ پنڈت صاحب نے سینکڑوں کتب کے مطالعہ کے صحیح طور پر اِس علم سے پبلک کو واقف کرنے کے واسطے قلم اٹھایا ہے حصہ اول نکلکر سات بار چھپ چکا ہے حصہ دوم لکھا جا رہا ہے۔ حصہ اول میں مرد و عورت کی جوانی اور خوبصورتی کا مکمل بیان ہے۔ انکی اقسام پر مکمل بحث ہے اور انسانی جسم کے سوج پر مکمل روشنی ڈالی گئی ہے دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ زیادہ تعریف یہاں لکھنے کی ضرورت نہیں جبکہ

ناپسند ہونے پر واپسی کی شرط ہے!

کتاب پہنچنے پر اگر ناپسند ہو تو دس دن کے اندر رجسٹری کر کے واپس کر دیں تصاویر وغیرہ دیکھ کر ہم اسکی قیمت آپکو منی آرڈر کر دینگے اور کیا چاہئے

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:۔ "امرت دھارا" ۳۲۳ لاہور ۳۲۳

ملنے کا پتہ:۔ مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا شرک۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

ایک نظر ادھر بھی!

اگر آپ چاہتے ہیں کہ معمولی غذا کھا کر صحت قائم رہے!
اگر آپکی یہ خواہش ہے کہ ہمیں بیماریوں سے نجات ملے!
اگر آپکے دل میں اس بات کی تمنا ہے کہ ہم ہمیشہ تندرست رہیں!
اگر آپ اپنے چہرہ پر رونق رعب وجاہت پیدا کرنا چاہتے ہیں تو ہماری مشہور ہر دلعزیز خوش ذائقہ ایجاد

اکسیر ہاضمہ

کا استعمال کریں۔ کیونکہ اس سے معدے کی تمام بیماریاں کافور ہو جاتی ہیں۔ اس سے معمولی غذا بھی مقویات کا کام دیتی ہے۔ اس سے دل و دماغ جگر وغیرہ اعضاء رئیسہ کو طاقت پہنچتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ جس میں آدھ پاؤ سفوف ہوگا عہ (ایک روپیہ) محصول ڈاک ایک روپیہ سے کم فرمائش کی تعمیل بذریعہ وی پی نہ کی جائیگی بلکہ ٹکٹ آنے پر بیڈ پارسل روانہ کیا جائیگا۔

(ملنے کا پتہ)
مینیجر اکسیر ہاضمہ انجنسی۔ لاہوری گیٹ کوچہ چٹاں ۳۰۸/۹ امرتسر

مسلم چاول ہاؤس

چاول ہر قسم و باسمتی ایک سالہ و دو سالہ ڈیرہ دون، ادھواڑ، منگرہ، تھوک (پرچون ایک بوری تک) صابون و کریانہ، یعنی بادام و مصالحہ وغیرہ و دالیں ہر قسم بارعایت مل سکتی ہیں۔ عیدین و محرم کیلئے مسلم برادران و دکانداران فرمائش دیکر مشکور فرمادیں۔

(نوٹ) آرڈر کی تعمیل آمد نقد روپیہ یا وصولی بلٹی بذریعہ بنک یا وی پی کے ذریعہ کی جاتی ہے۔

چوہدری سردار علی ولی محمد۔ لکڑ منڈی۔ نزد ڈاکخانہ ڈھاب بستی رام امرتسر (پنجاب)

حیات طیبہ

مولانا اسماعیل شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی مکمل سوانح حیات۔ مع مختصر سوانح امیر المومنین حضرت سید احمد رحمہ (مرشد مولانا شہید) قیمت عہ۔ پتہ۔ مینیجر اہلحدیث امرتسر

(۲۸۵)

مدرسہ سلفیہ غزنویہ امرتسر

مدرسہ سلفیہ غزنویہ امرتسر جو مدت مدید سے کتاب و سنت وغیرہ علوم عربیہ کی اعلیٰ درجہ کی خدمت کر رہا ہے ہزارہا بندگان خدا تعلیم پاکر خلق خدا کی اصلاح کر رہے ہیں۔ اور سلف صالحین کے طریق و روش پر عقائد شرح کی بھی درستی کر رہے ہیں۔ پنجاب بھر میں یہ واحد مدرسہ جاری کردہ خاندان غزنویہ کا ہے جس خاندان کا تقوے علم و عمل اظہر من الشمس ہے اسی مدرسہ میں کثیر التعداد طلباء اطراف و اکناف و دور دراز کے ہر وقت موجود رہتے ہیں۔ بفضل خدا پانچ مدرس صرف علوم عربیہ کی تدریس کے لئے مقرر ہیں۔ بباعث کسادت روزگار مدرسہ پر بہت قرضہ ہو گیا ہوگا جو روئداد مدرسہ سے معلوم ہو جاوے گا۔ اور امسال کا امتحان ماشاء اللہ بڑے انتظام سے ہوا۔ اکثر طلباء پاس ہو گئے جو روئداد مدرسہ سے معلوم فرمالیں۔ لہذا اہل اسلام عموماً اور جماعت اہل حدیث خصوصاً اس مدرسہ کی طرف توجہ مبذول فرما کر اپنے مال خداداد سے مدد و اعانت فرماویں۔ نیز اس مدرسہ کی طرف سے مولوی محمد حسین صاحب جو کہ اس مدرسہ کے مدرس اول ہیں سفارت پر روانہ کئے جاتے ہیں دہلی، کلکتہ، رنگون وغیرہ کی طرف۔ اور مولوی حکیم عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے اپنے عزیز اوقات اس مدرسہ خاندانی کے لئے وقف کر دئیے ہیں۔ مدارس وغیرہ مختلف اطراف میں سفر کو جاوینگے ان کی اعانت کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔ ان کے پاس باقاعدہ رسید مدرسہ کی مطبوعہ موجود ہے چندہ دیکر حاصل کریں۔ فقط۔

الراقم

(مولوی) عبدالغفور غزنوی مدرس اعلیٰ حدیث و مہتمم مدرسہ سلفیہ غزنویہ امرتسر

موميائی

مصدقہ علماء اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث"
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل ودق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمریں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے..... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے مرد، عورت، بچے، بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک عہ۔ آدھ پاؤ ہے۔ پاؤ بھر ہے مع محصول ڈاک۔
ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔

شہادتیں

جناب حکیم احمد میاں عبد اللہ میاں کھمباہت
"کئی بار آپ کے ہاں موميائی منگوا کر استعمال کر چکا ہوں۔ بہت مفید ثابت ہوئی۔ اب آدھ پاؤ فوراً بذریعہ وی پی بھیجدیں نوازش ہوگی" (۱۳ دسمبر ۱۹۳۴ء)

جناب یو۔ تو۔ ٹھیک صاحب مانڈلے "جس مریض کو میں نے آپ کی موميائی استعمال کرانے کی سفارش کی تھی اس کے لئے اکسیر ثابت ہوئی۔ اب ایک چھٹانک جس قدر جلد ممکن ہو میرے نام اور بذریعہ وی پی روانہ فرمائیں۔ میں اپنے سب دوستوں کو اس کے فوائد سے مطلع کر رہا ہوں" (۱۹ دسمبر ۱۹۳۴ء)
(ترجمہ انگریزی چٹھی)

(ملنے کا پتہ)
دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

(۲۹۰)

تمام دنیا میں بےمثل
سفری حمائل شریف
مترجم ومحشی اردو کا ہدیہ
چار روپیہ ہے

اس حمائل شریف کی خوبیاں بیشمار ہیں۔
ایک بہت بڑی خوبی یہ ہے کہ اس کے حاشیہ پر تمام تفاسیر اہلسنت جماعت سے وہ نایاب مضامین لکھے گئے ہیں جن کی اس زمانہ میں اشد ضرورت ہے۔ اور کسی حمائل میں وہ نہیں ملیں گے۔
ایک اور خوشخبری یہ ہے کہ آٹھ جلد کے خریدار کو ایک جلد مفت بطور انعام ملے گی۔

تمام دنیا میں بےمثل
مشکوٰۃ مترجم ومحشی
اردو کا ہدیہ
سات روپیہ ہے

ترجمہ بین السطور نہایت سلیس اردو میں ہے اور حاشیہ پر نہایت نایاب مضامین شروح محققین سے لکھے گئے ہیں۔ ایک اور خوشخبری یہ ہے کہ آٹھ جلد کامل کے خریدار کو ایک جلد کامل مفت بطور انعام ملے گی۔

عبد الغفور غزنوی مالک کارخانہ
انوار الاسلام امرتسر

سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب)
کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بےنظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ
مینجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

پانچسو روپے کا نقد انعام
طلائے نوایجاد رجسٹرڈ
ڈاکٹر فرانس کا علاج کمزوری و نامردی

جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں تو فوراً اس طلا سے فائدہ حاصل کریں۔ طلا کے ہمراہ حب مقوی باہ بھی روانہ کی جاتی ہے۔ جو اس طلا کو بیکار ثابت کرے اسکو ۵۰۰ روپیہ نقد انعام دیا جائیگا۔ قیمت ایک بکس ہے
پتہ:۔ ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ

تاریخ الاسلام

(مصنفہ مولانا اکبر شاہ صاحب نجیب آبادی)
اس تاریخ کی ضخامت نہ اس قدر زیادہ ہے کہ آج کل کے لوگ اس کو پڑھ سکیں اور نہ اس قدر مختصر ہے کہ کوئی ضروری بات رہ گئی ہو۔ پیچیدہ واقعات کو اس خوبی کے ساتھ سلجھایا گیا ہے کہ پڑھنے کے بعد انسان حیران رہ جاتا ہے۔ اور علم و واقفیت کے حاصل ہونے پر قلب و دماغ خوشی سے لبریز ہو جاتے ہیں۔ کوئی قابل تذکرہ واقعہ ایسا نہیں جو چھوٹ گیا ہو۔ اور کوئی بیان ایسا نہیں جو غیر مستند ہو۔ اس میں ایسی زبردست کشش ہے کہ بار بار پڑھنے سے بھی دل سیر نہیں ہوتا۔ قیمت جلد اول ۲/۸ جلد دوم ۳ جلد سوم ۳
(منگانے کا پتہ)
مینجر اہلحدیث امرتسر (پنجاب)

در تردید آریہ مشن

تصانیف مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری

حق پرکاش } اس کتاب میں ان ایک سو انسٹھ سوالات کا معقول اور عالمانہ جواب درج ہے جو سوامی دیانند نے اپنی مشہور کتاب "ستیارتھ پرکاش" میں قرآن شریف پر کئے تھے۔ قیمت ۱۲ر

الہامی کتاب } وہ تحریری مباحثہ جو مولانا ابوالوفاء صاحب و ماسٹر آتمارام صاحب کے مابین قرآن مجید اور وید کو ترتیب وار الہامی ثابت کرنے کے لئے ہوا۔ کتابت طباعت کاغذ عمدہ۔ قیمت ۱۲ر

ترک اسلام } (بجواب "ترک اسلام") اُن اعتراضوں کا قابلقدر جواب دیا گیا ہے جو غازی محمود (دھرمپال) نے مرتد ہوکر اسلام پر کئے تھے اور اس رسالہ کو دیکھ کر دوبارہ مشرف باسلام ہوئے۔ قیمت ۹ر

بحث تناسخ } وہ تحریری مباحثہ جو کئی ہفتوں تک مابین مولانا ثناء اللہ صاحب اور ماسٹر آتمارام صاحب دربارہ مسئلہ تناسخ جاری رہا۔ قیمت ۳ر

حضرت محمد رشی } حضرت محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نبوت کا ثبوت۔ توریت۔ انجیل اور وید سے ایسے صریح اور صاف حوالجات سے دیا ہے کہ متعصب مخالف کو بھی انکار کی گنجائش نہیں رہتی۔ قیمت ۲ر

حدوث وید } اس رسالہ میں خود وید کے منتروں سے ثابت کیا گیا ہے کہ وید قدیم نہیں ہیں۔ بلکہ اُس وقت بنائے گئے تھے جبکہ دنیا کی کافی آبادی سطح زمین پر پھیل چکی تھی۔ قیمت ۱ر

اصول آریہ } آریوں کے اصل الاصول مسائل یعنی مادہ، روح اور سلسلہ کائنات کی قدامت کا معقولی دلائل سے ابطال۔ قیمت ۲ر

الہام } وہ مختصر رسالہ ہے جس میں الہام کی تعریف و تقسیم کرکے چند ناقابل حل سوالات آریوں سے کئے گئے ہیں۔ قیمت ۱ر

شادی بیوگان اور نیوگ } اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ نیوگ جیسے شرمناک اور حیا سوز مسئلہ کے مقابلہ میں شادی بیوگان کو کئی درجہ بڑھ کر فضیلت حاصل ہے۔ قیمت ۱ر

القرآن العظیم } اس میں تمام ضروریات الہام کو قرآن مجید سے ثابت کرکے مخالفین (آریہ وغیرہ) کو چیلنج دیا گیا ہے کہ انہی باتوں کا وید سے ثبوت پیش کریں۔ قابلدید رسالہ ہے۔ قیمت ۲ر

جہاد وید۔ جہاد کا ثبوت وید منتروں سے پیش کیا گیا ہے۔ قیمت ۳ر

مقدس رسول } آریوں کے زہریلے رسالے "رنگیلا رسول" کا معقول، مدلل اور متین جواب۔ قیمت ۸ر

نکاح آریہ } اس میں آریہ دھرم کے احکام متعلقہ نکاح پر آٹھ عنوانات قائم کرکے اسلامی نکاح کی خوبی و فضیلت کو واضح کیا ہے۔ قیمت ۴ر

نماز اربعہ } ہر چہار مذہبوں کی نمازوں کا مقابلہ کرتے ہوئے غیر مذاہب کی نمازوں میں شرک اور اسلامی نماز میں اصل توحید کا نقشہ دکھایا ہے۔ قیمت ۳ر

(۲۹۱) **ہندوستان کے دو ریفارمر** } سوامی دیانند اور مرزا غلام احمد قادیانی کی دیگر مذاہب کے متعلق بدزبانیوں کا نمونہ ان کے اپنے شیریں الفاظ میں دکھایا گیا ہے۔ قیمت ۲ر

سوامی دیانند کا علم و عقل

ثابت کیا گیا ہے کہ سوامی صاحب دوسرے مذاہب پر اعتراض کرنے میں تحقیق اور علم سے کام نہ لیتے تھے۔ قیمت صرف ۱ر

کتاب الرحمٰن

آریوں کی جدید کتاب "کلام الرحمٰن وید ہے یا قرآن؟" کا مکمل و مدلل جواب۔ قابلدید ہے۔ قیمت صرف ۹ر

تصنیفات دیگر مصنفین صفحہ ۲۰ پر ملاحظہ فرماویں۔

دنیائے طب کا ماہانہ رسالہ

اجمل میگزین

محبوب رقم

نمہید فن حضرت مسیح الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب مرحوم اپنی ان تھک کوششوں سے دیسی طب کے مُردہ جسم میں جو روح پھونک گئے اُس کے احیا و بقا کی ذمہ واری نہ صرف حکیموں ویدوں پر ہی منحصر ہے بلکہ ہر ہندوستانی کا فرض ہے کہ وہ اپنے اِس قدیمی اور دیسی فن کو زندہ رکھے۔

اجمل میگزین نے تہیہ کرلیا ہے کہ وہ منکرین طب کو حکیموں اور عظمت حیرت انگیز معالجات کا گرویدہ بناکر چھوڑے۔ ہے جس سے ان کی رگ رگ میں چار چاند لگ جاچکے یا قبل از وقت اپنی جوانی برباد کرچکے ہیں۔

اجمل میگزین تمام اطبا اور ویدوں کی خدمت میں دوزریں مشورے اور قیمتی تجربات
اجمل میگزین ان ناکام مریضوں کیلئے جو ڈاکٹروں کے انجکشنوں اور اپریشنوں سے تنگ اور ضعیف پیری کا کام دیگا اور وہ گھر بیٹھے اجمل میگزین سے اپنی تمام مایوسیاں دور کر رہے ہیں۔
اجمل میگزین مسیح الملک حکیم اجمل خان صاحب اور دیگر ماہرین فن سنیاسیوں اور کیمیا گروں کے وہ تمام مخفی اور صدری نسخے شائع کر رہا ہے جو اس فن کی جان ہیں اور جن پر دنیائے طب کو ناز ہے۔ قیمت صرف دو روپے سالانہ۔

دفتر اجمل میگزین کوٹھاری مینشن مقابل جنرل پوسٹ آفس بوری بندر بمبئی نمبر ۱

ابطال الہام وید } مصنفہ مولوی ادریس خان صاحب بدایونی۔ اس میں فاضل مصنف نے وید کے اندرونی حوالجات یعنی صریح منتروں کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ وید آریہ سماج کے مسلمہ اصولوں کی بنا پر بھی ہرگز ہرگز الہامی ثابت نہیں ہو سکتے۔ آج تک آریہ سماج کی طرف سے اس کا جواب نہیں ہو سکا۔ قابلدید ہے۔ قیمت صرف ۶ر

عجائبات } اس رسالے میں لائق مولف نے آریہ سماج کے مسلمات کی عقلی و نقلی دلائل کے ساتھ کماحقہ تردید کی ہے۔ نیز ان کے مسلمہ اصولوں میں نتیجہ کے لحاظ سے اختلاف اور تضاد دکھایا ہے۔ قیمت ۴ر

تصنیفات مولوی ناصر الدین صاحب سابق سوامی ستیہ دیوجی صاحب

ویدوں کے ظاہر کنندہ } جس میں محققانہ طور پر اپ نشدوں کے حوالوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ وید کن لوگوں نے بنائے تھے۔ قابلدید ہے۔ قیمت صرف ۲ر

پیدائش دنیا از روئے برہمن گرنتھ } اس رسالہ میں بالتفصیل بتایا ہے کہ برہم نے دنیا کو کس طرح بنایا۔ قیمت ۳ر

قدیم ایرانیوں کی مذہبی کتب } اس میں نہایت محققانہ طور سے قدیم ایرانیوں کی مذہبی کتب کی چھان بین کی ہے۔ قیمت ۳ر

از روئے آریہ لٹریچر وید کیا چیز ہے؟
آریہ سماج کے عقائد متعلقہ وید بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت ۵ر

پیدائش دنیا از روئے وید } وید کی تصریحات سے مسئلہ پیدائش دنیا کو حل کیا گیا ہے۔ اور ساتھ ہی حدوث روح و مادہ پر بھی بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۹ر

اسلامی اور آرین توحید } توحید کے متعلق فریقین کی مذہبی کتب کے حوالہ جات پیش کر کے ثابت کیا ہے۔ کہ صفات الٰہی کو اسلام نے اعلیٰ پیمانہ پر بیان کیا ہے۔ قیمت ۲ر

قدیم آریوں کی مذہبی کتب } ویدوں اور اپنشدوں کی اندرونی شہادتوں سے ثابت کیا ہے کہ وید خدا کی طرف سے ہیں یا رشیوں کی تصنیف؟ قیمت ۸ر

داعی اسلام } اس میں مختصر طور پر مگر نہایت جامعیت کے ساتھ آنحضرت صلعم کی سوانحعمری لکھی ہے۔ قیمت ۲ر

تصانیف مولوی عبدالصمد صاحب مونگیری

ابطال تناسخ } مسئلہ تناسخ کی تردید میں مفید رسالہ۔ تناسخ کے چکر کی دلچسپ حقیقت۔ قابلدید ہے۔ قیمت صرف ۳ر

حدوث مادہ } حدوث مادہ پر نہایت زبردست آٹھ دلیلیں دے کر ثابت کیا ہے کہ مادہ حادث ہے۔ قیمت ۲ر

حدوث روح } آریہ مذہب کے مسئلہ قدامت روح کا حدوث۔ خود آریوں کی مسلمات سے ثابت کیا ہے۔ قیمت ۲ر

ابدی نجات } نجات کے محدود ہونے پر سوامی دیانند نے جو دس دلائل لکھے ہیں۔ ان کا جواب۔ قیمت صرف ۳ر

وید کا بھید } (حصہ اول و دوم) آریوں کے اس دعویٰ کی تردید ہے کہ ویدکی اصل تعلیم وہی ہے جو سوامی دیانند کے پیش ہے۔ قیمت ۴ر

آریہ دھرم کا انصاف } ثابت کیا ہے کہ آریہ دھرم میں انصاف اور مساوات کا خون کیا گیا ہے۔ قابلدید ہے۔ قیمت صرف ۲ر

آریوں کا خوفناک ایشور } آرین پرمیشور کی صحیح تصویر پیش کر کے ثابت کیا ہے کہ ویدک دھرم کا پرمیشور نہ عادل ہے نہ رحیم ہے۔ قیمت ۲ر

ویدک ایشور کی حقیقت } یعنی پنڈت مراری لال شرما کے رسالہ "اسلامی توحید" کا دندان شکن جواب۔ ۳ر

تصانیف غازی محمود (دھرمپال) صاحب

وید اور سوامی دیانند } "جادو وہ جو سر چڑھ بولے" کے مصداق دیانندی الفاظ ہی سے ویدوں کو بدترین کتب ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ۶ر

بت شکن } غازی صاحب کے وہ لیکچر جن کی بنا پر ۵ ہزار کی ضمانت و مچلکہ کا مقدمہ چلایا گیا تھا اور زبان بندی کا حکم ہو گیا تھا کیونکہ انہوں نے آریہ مذہب کی قلعی کھولنے کا جرم کیا تھا۔ قیمت ۶ر

تناسخ چکر اور سوامی دیانند } اسمیں وید، منوسمرتی، ستیارتھ پرکاش اور دیگر مستند کتب کے حوالجات سے ثابت کیا گیا ہے کہ تناسخ کا ماننے والا کسی صورت میں بھی خدا پرست نہیں ہو سکتا۔ کتاب کیا ہے کہ آریوں کے مایہ ناز مسئلہ آواگون کی عریاں تصویر ہے۔ اس کتاب کو پڑھ کر ممکن نہیں کہ کوئی سعید روح تناسخ کو مان سکے۔ قیمت ۶ر

تقابل ثلاثہ
اس میں توریت انجیل اور قرآن کا مقابلہ کر کے بتلایا گیا ہے کہ احکامات قرآنی ہر نوع مکمل ہیں اور تمام ضروریات انسانی کے لئے کافی و وافی ہیں۔ طرز تحریر بالکل انوکھا ہے۔ قیمت عمر
مصنفہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب
منیجر اہلحدیث امرتسر

ملنے کا پتہ **دفتر اہلحدیث امرتسر**

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۲ — نمبر ۱۶

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اخبار — امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

مسئول مدیر — ابوالوفا ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہوں گے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عہ
رؤسا وجاگیرداران سے ،، ۸
عام خریداران سے ،، ۵
،، ،، ،، ششماہی ۳/۴
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - ۲ /

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر ۱۰۔ ذیقعد سنہ ۱۳۵۳ھ مطابق ۱۵۔ فروری سنہ ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نظم - - - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - - ص۲
فرقہ جدیدہ کون ہے؟ - - - - ص۳
لاہوریوں کا چیلنج قادیانیوں کو - - ص۴
جماعت احمدیہ کے اصول - - - ص۵
فضائل جمعہ - - - - - ص۵
ابوبکر اور علی کی خلافت کے دلائل - ص۶
ویدوں کے مصنف - - - - ص۸
اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان - ص۱۱
فتاوے - - - - - ص۱۳
متفرقات - - - - - ص۱۴
علمی مطلع ص۱۵ - اشتہارات - ص۱۶/۲۰

نظم

(از مولوی عبد القیوم صاحب ساکن چک ہمادی ضلع گجرات)

ہر ہفتہ رہتا ہے یہاں موسم بہار کا
آئے نہ ایک ہفتہ جو اخبار ناگہاں
پرچہ پڑھا تو قلب کو تسکین ہوگئی
اخبار گر جگر ہے تو دل ہے ابوالوفاء
رونق فزائے دہر ہے ہردم جوان ہے
اس کے مقابلہ میں اٹھا گر کوئی عدو
یوں لشکر اعدا پہ گرجتا ہے مثل شیر
میدان مناظرے میں ہے صاحب نشان تو
جو سنت احمدؐ پہ ہے عامل بجان ودل
سامان حشر کر تو اے عاصئ خستہ حال

آیا کدھر پلٹ کے زمانہ بہار کا
بارِ گراں ہو پھر تو برا انتظار کا
گویا علاج ہے یہ دلِ بے قرار کا
رہتا ہے مجھ کو فکر جب ہی تار تار کا
بتیسواں ہے سال گو اس کے شمار کا
دیتا ہے پھر یہ کام وہاں شہسوار کا
دن بنیں کا ہو یا کہ ہو مجمع ہزار کا
ملکہ دیا ہے حق نے تجھے اس شکار کا
محبوب ہے وہی میرے پروردگار کا
کیا اعتبار زندگئ مستعار کا

اسلامی پردہ۔ جس میں شرعی پردہ کی حقیقت و اہمیت اور اس کی حکمت کو قرآن و حدیث اور براہین عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کرکے مخالفین کو جوابات دیئے

انتخاب الاخبار

فسخ نکاح مرزائیاں ریاست بہاول پور میں مذہبی حیثیت سے مقدمہ فسخ نکاح مرزائیاں دائر عدالت تھا۔ اسی اثنا میں مرزائی خاوند بھی مرگیا۔ مسل مکمل تھی۔ اس کے مرنے کے بعد فیصلہ سنا دیا گیا ہے۔ فاضل جج نے فیصلہ مسلمانوں کے حق میں دیا ہے اور فیصلہ میں لکھا ہے کہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور مرزائیوں کا استنباط قرآن کی کھلی کھلی تحریف ہے۔ اور مرزائی مذہب مسلمانوں کے مذہب کے سراسر مخالف ہے۔ اس لئے اسلامی قانون سے یہ نکاح فسخ ہو جاتا ہے۔

نوٹ اس مضمون پر مفصل رسالہ قیمت ۱؍ دفتر ہذا سے مل سکتا ہے۔

—— اعلیٰحضرت سلطان ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ نے اعلان فرمایا ہے کہ جن اہل حجاز کے خلاف بعض وجوہ کی بنا پر داخلہ وطن کی پابندیاں عائد تھیں اور وہ باہر بھیجے گئے تھے ان پر سے تمام پابندیاں اٹھالی گئی ہیں لہٰذا جو شخص واپس آنا چاہے وہ بذریعہ خط وکتابت معاملہ طے کرے۔

—— امرتسر ۴ فروری سے ۹ تک ہر روز دھوپ نکلتی رہی۔ جس کی وجہ سے موسم میں بھی تغیر ہو رہا تھا۔ ۱۱؍ کو پھر مطلع ابر آلود رہا اور تمام دن سرد ہوا چلنے سے سردی میں کسی قدر اضافہ ہو گیا۔

—— امرتسر چوک کروڑی میں حکیم عبدالحق صاحب قریشی کے مکان کا چند مسلح اشخاص قفل توڑ کر نو سو روپیہ نقد لے گئے اور بازار میں چند دیگر دکانوں کے بھی قفل توڑ کر کچھ نقدی وغیرہ لے گئے مقامی پولیس چوروں کی سراغرسانی میں مصروف تفتیش ہے۔

—— نواب مظفر خان صاحب سر سکندر حیات خان صاحب کی جگہ گورنمنٹ کے ریونیو ممبر مقرر کئے گئے ہیں۔

—— ملتان میں بارش کی وجہ سے ایک مکان گر گیا۔ ۱۶۔ اشخاص اس کے نیچے دب گئے۔ جنہیں سے چار کس ہلاک ہو گئے اور باقی زخمی ہوئے۔

—— بابو راجندر پرشاد صدر کانگرس، مسٹر جناح سے کانگرس اور ان کے درمیان صلح کرانے کی غرض سے مسٹر موصوف کے پاس دہلی آرہے ہیں۔

—— ہندوستان اور برطانیہ کے معاہدہ تجارت کے متعلق جو فیصلہ اسمبلی میں ہوا ہے۔ اس کے متعلق وزیر ہند نے اعلان کیا ہے کہ حکومت اس قرار داد کو منظور نہیں کرے گی اور اپنی پالیسی میں کسی قسم کا تغیر نہیں کرے گی

—— اسمبلی میں مسٹر جناح کی ترامیم جو کمیونل ایوارڈ کو قبول کر لینے اور جائنٹ پارلیمنٹری رپورٹ کے متعلق تھی کثرت آراء کے سبب منظور ہو گئیں۔

آخری اطلاع

جن احباب کی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر۔ مہلت یا انکار کی اطلاع ۲۱ فروری تک دفتر ہذا میں موصول نہیں ہو گی ان کے نام آئندہ پرچہ وی پی بھیجا جائیگا ناظرین مطلع رہیں۔ اگر وی پی آئے تو اس کو وصول کر لیں۔ واپس کر کے تو خواہ مخواہ محصول ڈاک کا دفتر کو نقصان نہ پہنچائیں۔ (منیجر اہلحدیث)

—— لندن کی ایک اطلاع ہے کہ وزیر ہند نے دارالعوام میں ایک سوال کے جواب میں کہا کہ گورنمنٹ گاندھی جی کی تحریک اصلاح دیہات کو باغیانہ تحریک سمجھتی ہے گورنمنٹ جس وقت اس سے خطرناک نتائج پیدا ہوتے دیکھے گی تو فوراً اس تحریک کو بند کر دیگی۔ اور اگر ضرورت سمجھی گئی تو گاندھی جی اور اس تحریک کے چلانے والے گرفتار کرے گی۔

انعام کا شکریہ ملک محمد عبدالرحمٰن صاحب ساکن کنڈریہ نے از راہ عنایت جو ایک روپیہ بطور انعام کے مجھے ارسال فرمایا ہے وہ میں نے وصول کر لیا ہے آپ کی اس ذرہ نوازی کا بیحد ممنون ہوں اور آئندہ بھی خلوص دل سے معزز اہلحدیث کی کتابت کیا کرونگا (کاتب اہلحدیث)

مرزائیوں سے مناظرہ قصبہ ڈیرہ وال ضلع امرتسر میں مرزائیوں کی تردید کیلئے انجمن اہل حدیث کے طلب کرنے پر خاکسار وہاں گیا چنانچہ ایک جلسہ کر کے مرزائیت کی حقیقت کو الم نشرح کیا گیا دوسرے دن مرزائیوں کی خواہش پر ان کے مکان میں ہی قریباً دو گھنٹے صدق وکذب مرزا پر مناظرہ ہوا۔ جس میں وہ بہت ذلیل و رسوا ہوئے۔ اور تمام لوگوں پر ان کی اصلیت کھل گئی۔ الحمدللہ!

(خادم محمد عبداللہ معمار امرتسری)

اصلاح اہلحدیث ۸ فروری ۳۵ء صفحہ ۱ کالم ۲ میں نیچے سے تیسری سطر میں ان کنتم تعملون غلط چھپ گیا ہے۔ صحیح تعلمون ہے۔

مضامین آمدہ پنڈت آتمانندجی۔ مولوی عبدالعزیز صاحب۔ عبدالرحیم۔ غلام احمد۔ سیکرٹری انجمن اہل حدیث پٹیالہ۔ بابو عبدالکریم۔ عبدالوحید عبدالجبار محمد ابوالقاسم۔ محمد امین۔ محمد جانباز خان۔

غیر مقبولہ مسلمانوں کی زبوں حالت۔ نبوت مرزا پر مالیخولیا کا اثر قسط چہارم و پنجم۔ حدیثی نزاع۔

مدرسہ دارالقرآن والحدیث مدینہ منورہ کے لئے از مسٹر محمد اسماعیل بی۔ اے (علیگ) کراچی صہ

اہل حدیث کانفرنس ڈاکٹر برکت علی ڈار اباداں ھ۔ مستری عبدالکریم و مستری محمد سعید صاحبان از ابادان صہ۔

عید آنہ فنڈ جماعت اہل حدیث چیر کنڈ ا۔ ان بھوم عہ

غریب فنڈ میں از فتویٰ فنڈ للعہ از مولوی عبداللہ صاحب خسرو دبرما ۸؍ مسٹر محمد اسماعیل صاحب بی۔ اے (علیگ) کراچی عہ۔ جملہ ۔ سابقہ بذمہ فنڈ ۔ بقایا ۔ از سائلین عبدالحلیم صاحب سوہ سرائے ۔ عبداللہ بیارکپور ۔ عزیزالرحمٰن کیا ڈنگا ۔ عبدالاحد گوپال گنج ۔ محمد بخش داؤد ۔ میزان ۔ مذکورہ سائلین کے نام اخبار "اہلحدیث" ایک ایک سال کے لئے جاری کر دیا گیا۔ نمبر سائلین (۱۴) بقایا سائلین ۹ البقایا فنڈ ۔ مخیر حضرات کی توجہ درکار ہے۔

قبر جاوید مصنف مولانا سید ناصر الدین محمد ابو المنصور (۲۹۳) علیہ الرحمۃ کی تردید میں بے مثل کتاب قیمت ۸ (منیجر اہلحدیث)

فتنہ خلق قرآن } وہ شاندار مباحثہ جو مسئلہ خلق قرآن پر خلیفہ مامون رشید کے دربار میں امام عبدالعزیز مکی اور حکومت وقت کے علماء کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۱۰ ذیقعدہ ۱۳۵۳ھ

فرقہ جدیدہ کون ہے؟

بجواب اشتہار میسوری

مضمون بعنوان "بہائی دعویٰ" کا جواب ابھی باقی ہے۔ اس مضمون کو ضروری جان کر پہلے جگہ دی گئی ہے۔ آیندہ ہفتے پہلے اسی کو درج کیا جائیگا۔ انشاء اللہ۔

میسور سے ایک اشتہار بغرض جواب ہمارے پاس پہنچا ہے۔ جس میں راقم اشتہار نے فرقہ اہل حدیث کو جدید فرقہ بتایا ہے۔ چنانچہ اس کے الفاظ یہ ہیں:۔

"اے فرقے اہل حدیث والو۔ کس خواب غفلت میں پڑے ہو۔ اٹھو جلد اٹھو۔ مندرجہ ذیل آیت کریمہ کو دیکھو اور غور وفکر سے سوچو۔ اللہ جلشانہ مہربان معبود کس مذہب کی ہدایت کر رہا ہے۔ تم نے کس مذہب کو اختیار کیا ہے۔ دیکھو سورۃ البقر آیت ۲۰۴ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اُدْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّۃً وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ اِنَّہٗ لَکُمْ۔ ترجمہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو داخل ہو اسلام میں سب کے سب اور مت پیروی کرو شیطان کے قدموں کی بیشک وہ دشمن ہے تمہارا علانیہ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ انتہی۔

اے اہلحدیث والو! ذرا آنکھیں کھول کر دیکھو اللہ جل وشانہ مہربان معبود کس مذہب کی ہدایت کر رہا ہے۔ تم نے فرقے اہلحدیث کو اختیار کیا ہے۔ کیا تم کو دین اسلام پسند نہ آیا۔ جو فرقے اہل حدیث کو مذہب بنا لیا۔ افسوس صد ہزار افسوس ہے کہ آپ کو اللہ و رسول کا حکم پسند نہ آیا۔ اس کے خلاف میں آپ نے ایک نیا فرقہ بنا لیا" (ملخصاً بلفظہٖ)

اہلحدیث اس اعتراض کا جواب بارہا "اہلحدیث" میں دیا گیا ہے۔ غالباً راقم اشتہار کو معلوم نہیں کہ "فرقہ جدیدہ" اور چیز ہے نام جدید ہونا اور چیز۔ فرقہ کی قدامت اور جدت تو اس کے عقائد اور اعمال پر موقوف ہے۔ جس کے کل عقائد یا اکثر یا کوئی ایک ضروری عقیدہ یا عمل جدید ہے تو وہ فرقہ جدید ہے اگر کل عقائد اور کل اعمال قدیم ہیں تو وہ فرقہ قدیم ہے۔ اگر اس کسوٹی پر پرکھوگے تو سوائے فرقہ اہل حدیث کے کوئی فرقہ قدیم نہیں ہوسکتا۔ ان کے عقائد وہی ہیں جو صحابہ کرام کے تھے یعنی (۱) اللہ کی توحید (۲) سنت کا اتباع۔ نہ ان کا کوئی عقیدہ جدید ہے نہ ان کا کوئی عمل جدید۔ اگر کسی کو دعوےٰ ہو تو بتائے۔ ہم اس کا ثبوت زمانہ رسالت اور عہد خلافت میں دکھائیں گے۔

"اہل حدیث" کے سوا فرقہ شیعہ میں بہت سے عقائد جدید ہیں۔ مثلاً اصحاب ثلاثہؓ کے حق میں اظہار بیزاری جزو ایمان۔ دشنام صحابہ اور تعزیہ داری اکبر اعمال ان کا وجود زمانہ رسالت میں نہ تھا۔ اسی طرح ہمارے قریبی برادران اہل سنت ہیں۔ مسئلہ وجوب تقلید شخصی عقیدہ علم غیب، عقیدہ حاضر وناظر متعلقہ رسولؐ، رسم مولود، رسم گیارھویں، اور دیگر رسومات جو موجب امتیاز ہیں یہ چیزیں جدیدہ ہیں۔ جن کی وجہ سے یہ فرقے بھی جدید ہیں۔

ان کے بعد امت مسلمہ (اہل قرآن) اور امت قادیانیہ کا درجہ ہے۔ امت مسلمہ وہ فرقہ جدیدہ ہے جس کا اعتقاد ہے کہ سوائے قرآن کے حدیث رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) شرعی دلیل یا وحی الہی سے نہیں۔ حالانکہ زمانہ رسالت میں قرآن اور حدیث دونوں کو برابر حکم الہی واجب العمل سمجھا جاتا تھا۔ فرقہ قادیانیہ کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ ان کی تو جڑ بنیاد ہی جدید ہے۔ یعنی نبوت مرزا جس کی بابت قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ:۔

جو کوئی نبوت مرزا کو نہیں مانتا وہ کافر ہے۔ (انوار خلافت)

پس ہم اس دعوے کو سننے کے لئے ہمہ تن گوش ہیں کہ فرقہ اہل حدیث میں کوئی عقیدہ یا کوئی عمل ایسا بتایا ئے جس کا ثبوت زمانہ رسالت میں نہ ہو۔ اگر ہم اس کا ثبوت نہ دے سکیں تو اس عقیدے اور عمل کو چھوڑ دینگے۔

تعجب اشتہار مذکور میں آیت ادخلوا فی السلم کافۃ دیکھ کر ہماری حیرت کی حد نہ رہی۔ کیونکہ اس آیت پر تو ہمارا بھی ایمان اور عمل ہے۔ ہم بھی کہتے ہیں اسلام کے سارے احکام مانو۔ نہ کوئی حکم چھوڑو۔ نہ بدعت ایجاد کرو۔

یہ بات تو ملعون کہتا ہے کہ بعض کو مانو بعض کو نہ مانو۔ شاہ‌ؒ

اہل حدیث کا مذہب ۔ مصنفہ مولانا ثناء اللہ صاحب (۲۹۵) قیمت ۷ر ملنے کا پتہ: منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

راقم اشتہار کی نظر اسلیم پر ہے تو کیا راقم اشتہار اور ان کے رفقاء اپنے آپ کو مسلم یا اصحاب اسلم کہتے ہیں۔ نہیں غالباً مسلم یا اہل اسلام کہتے ہونگے۔ بے شک ہم بھی مسلم یا اہل اسلام ہیں۔ پھر اہل حدیث کیوں کہلاتے ہیں۔ پس اس کا جواب ہمارے ذمہ ہے۔ مگر پہلی تقریر کو یاد دلا کر کہ جدید نام سے فرقہ جدیدہ نہیں بنتا۔ بلکہ بعض اوقات اصل نام کے ہوتے ہوئے بھی طرز عمل سے جدید اسم بولا جاسکتا ہے۔ باوجود اسم جدید ہونے کے نہ اس فرقہ کو جدید کہہ سکتے ہیں نہ وہ نام غلط ہوتا ہے۔

مثلاً یہ امر قرآن کی تصریحات میں مذکور ہے کہ تمام سابقہ امتیں مسلمین تھیں۔ باوجود اس الہامی لقب کے نصاریٰ کو ان کی امتیازی خصوصیت سے اہل الانجیل سے ملقب کیا گیا۔ آیت مندرجہ ذیل ملاحظہ ہو

ولیحکم اھل الانجیل بما انزل اللہ فیہ

مقام غور ہے کہ باوجود "مسلمین" ہونے اور کہنے کے ان کو اہل الانجیل کہنا کس بنا پر ہے۔ اس کی بنا ان کا طریق عمل ہے۔ یعنی وہ انجیل پر عمل کرنے کی وجہ سے دیگر مسلمین (یہود وغیرہ) سے ممتاز تھے۔ پس ان کو مسلم اہل انجیل کہنا جائز ہوا۔ اسی طرح اہل حدیث باوجود مسلمین ہونے کے اپنے طریق عمل کی وجہ سے دوسرے فرقوں سے ممتاز ہیں۔ کیونکہ یہ بات بالکل صاف ہے کہ حدیث نبوی کو جس طریق پر یہ لوگ مانتے ہیں دوسرا کوئی فرقہ اس طریق سے نہیں مانتا۔ دوسرے فرقے حدیث کے ماننے میں کسی نہ کسی امام پر بھی نظر رکھتے ہیں۔ اہل حدیث ایسا نہیں کرتے۔ بلکہ ان کے سامنے جب حدیث آجائے تو یہ لوگ اس پر عمل کرنے کے لئے ادھر اُدھر نہیں دیکھتے۔ کیونکہ ان کا مقولہ ہے ؎

ہوتے ہوئے مصطفٰے کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول و کردار

اسی وجہ سے یہ لوگ اہل حدیث کہلاتے ہیں۔ دگر ہیچ ؎

ما اہل حدیثیم و دغا نشناسیم
صد شکر کہ در مذہب ما مکر و دغا نیست

قادیانی مشن

لاہوریوں کا چیلنج قادیانیوں کو

پنجابی زبان میں ایک مثل ہے۔ جس کا اردو ترجمہ یہ ہے کہ "اگر کنوئیں میں بیل گر پڑے تو وہیں اس کو خصی کر دیا جائے" کیونکہ باہر آنے کے بعد وہ قابو نہ آئے گا۔ اس مثل کے ماتحت لاہوری جماعت مرزائیے نے قادیانیوں کو مبتلائے مصیبت دیکھ کر چیلنج مباحثہ کا ایک پوسٹر شائع کیا ہے۔ جو درج ذیل کیا جاتا ہے :-

"قادیان کے سرکردہ لوگوں سے اپیل

خاتم النبیین صلعم کے بعد نبوت اور چالیس[لہ] کروڑ مسلمانوں کی تکفیر کے عقائد نے

آج اسلام میں ایک عظیم الشان فتنہ پیدا کر رکھا ہے۔ غور کر کے دیکھ لیں کہ جو آگ

آج احرار نے حضرت مسیح موعود کے خلاف بھڑکائی ہے اس کا ایندھن قادیان کے غلو نے مہیا کیا ہے۔ ابتداء میں مخالف علماء نے آپ کے خلاف لوگوں کو اکسایا تو دعویٰ نبوت کو ہی آڑ بنایا۔ اب اس ایک ہتھیار کے بجائے آپ نے خود دو ہتھیار ایک نبوت کا دعویٰ اور دوسرا مسلمانوں کی تکفیر اُن کے ہاتھوں میں دے رکھے ہیں۔

فیصلہ کی سہل صورت پیش کرتے ہیں۔ دونوں جماعتوں کے لیڈر میدان میں نکلیں اور ان دونوں مسائل پر کہ :-

(۱) کیا حضرت مسیح موعود نے دعویٰ نبوت کیا؟ (۲) کیا حضرت مسیح نے سوائے اپنی بیعت کرنے والوں کے کل دنیا کے مسلمانوں کو کافر کہا؟

تحریری بحث لاہور کے مرکزی مقام میں کریں اور اس بحث میں علاوہ سامعین کی مقررہ تعداد کے بارہ ثالث حسب ذیل طریق پر منتخب کئے جائیں۔

(۱) چار ثالث ممبران احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور سے جن کا انتخاب جناب میاں صاحب کریں۔ (۲) چار ثالث مریدین میاں محمود احمد صاحب میں سے جن کا انتخاب امیر جماعت احمدیہ لاہور کریں۔ (۳) چار ثالث دوسرے مسلمانوں میں سے جن میں سے دو کا انتخاب جناب میاں صاحب کریں اور دو کا انتخاب امیر جماعت احمدیہ لاہور کریں۔

اگر یہ بارہ ثالث کثرت رائے سے کوئی فیصلہ کر دیں تو اس فیصلہ کے ساتھ مناظرہ کی کاروائی کو ہر دو فریق شائع کر دیں اور اگر ثالث کثرت رائے سے کوئی فیصلہ نہ کر سکیں تو صرف مناظرہ کی کاروائی کو شائع کر دیا جائے۔

الملتمسین۔ ۱۔ صدر الدین (بی اے۔ بی۔ ٹی) ۲۔ (خانصاحب ڈاکٹر) سید محمد حسین ریٹائرڈ اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر ۳۔ (خانصاحب) محمد منظور الٰہی۔ ۴۔ (ڈاکٹر) مرزا یعقوب بیگ ایل۔ ایم۔ ایس)۔ ۵۔ یعقوب خان (بی۔ اے۔ بی۔ ٹی ایڈیٹر لائٹ) ۶۔ سید غلام مصطفےٰ ہیڈ ماسٹر مسلم ہائی سکول لاہور) ۷۔ محمد دین جان بی۔ اے۔ ایل ایل بی

لہ مسلمانان دنیا کو چالیس کروڑ کہنا خود مرزا صاحب قادیانی کی تکذیب ہے۔ کیونکہ وہ مسلمانوں کا شمار ۹۰ کروڑ بتا گئے ہیں۔ (دیکھو تحفہ گولڑویہ)

فتاویٰ اہل حدیث مع فتاویٰ ... (۲۹۶)

بقیہ: ۸۔ ڈاکٹر سید طفیل حسین اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر۔ ۹۔ عزیز بخش بی اے گورنمنٹ پنشنر۔ ۱۰۔ ڈاکٹر غلام محمد ایم بی بی ایس
ممبران احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور۔"

اہلحدیث ہم بھی اس امر کی تائید کرتے ہیں۔ کہ ایک نوع کی وہ دنگوں کا فیصلہ ہو جانا چاہئے مگر لاہوری جماعت نے جو صورت فیصلہ پیش کی ہے دنیا میں کوئی مہذب جماعت نہ پیش کرے گی نہ مانے گی۔ لاہور جیسے علمی مرکز سے ایسی آواز اٹھے تو سخت حیرت کا مقام ہے۔ کیونکہ دنیا میں کہیں بھی یہ نہیں سنا گیا کہ منصفوں کا پنچ جفت ہو۔ کیونکہ درصورت مساوات فیصلہ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ہماری رائے یہ ہے کہ بغرض تخفیف فریقین میں سے دو، دو اشخاص منتخب کئے جائیں ان کے علاوہ ہائی کورٹ کا کوئی جج یا لاہوری سروں میں سے کوئی سر لے لیا جائے۔ یہ پانچ اصحاب بالاتفاق یا بالاکثریت جو فیصلہ دیں وہ دونو جماعتوں کو مسلم ہو۔

نوٹ ۱ اس میدان مقابلہ میں اہلحدیث شان اور اہل حدیث جماعت فریقین کی خدمت کے لئے حاضر ہو جائیں گے۔

نوٹ ۲ ہماری طرف سے بھی دعوت ہے کہ اس فیصلے کے بعد مرزا صاحب کے اعلان (مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ) پر ہمارے ساتھ اسی طرح فیصلہ کرایا جائے جس میں دو ممبر ہمارے اور دو فریق ثانی کے۔ ان کے علاوہ ایک کوئی جج یا سر مسلمہ فریقین بھی ہونا چاہئے۔ تاکہ آئے دن کی چھیڑ خانی ختم ہو جائے۔ ؎

مٹا نہ رہنے دے جھگڑے کو یار تو باقی
رکھے ہے ہاتھ ابھی ہے رگ گلو باقی

فیصلہ مرزا (عربی و اردو) اس رسالہ میں آخری فیصلہ والے اشتہار کی بحث محمدہ تشریح کی گئی ہے۔ قیمت ۲ر۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

جماعت احمدیہ کے اصول

لاہوری اخبار پیغام صلح نے جماعت احمدیہ (لاہوریہ) کے چند اصول لکھے ہیں۔ جو درج ذیل ہیں:

"احمدیت کے اصول جن پر دونوں فریق متفق ہیں یہ ہیں۔

(۱) اللہ تعالیٰ اس امت میں اپنے اولیا سے ہمکلام ہوتا ہے۔

(۲) ہر صدی کے سر پر مجدد کا آنا ضروری ہے۔

(۳) حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوسرے انبیاء کی طرح وفات پا گئے۔

(۴) وہ مسیح جس کے اس امت میں آنے کی پیشگوئی ہے۔ وہ اس امت کا ایک مجدد ہے۔

(۵) کوئی ایسا مہدی نہیں آسکتا جو تلوار سے دین اسلام کو پھیلائے۔ لا اکراہ فی الدین۔

(۶) آنے والا مسیح ہی مہدی معہود ہے۔

(۷) قرآن شریف کی کوئی آیت منسوخ نہیں نہ تا قیامت ہو سکتی ہے۔

(۸) قرآن شریف کا حکم جہاد منسوخ نہیں۔ لیکن موجودہ وقت میں اس ملک میں شرائط جہاد نہیں پائے جاتے۔

(۹) اس زمانہ کا جہاد تبلیغ اسلام ہے۔

(۱۰) دجال اور یاجوج ماجوج کی پیشگوئیوں کی مصداق مغربی اقوام ہیں۔

ان اصول کے ماتحت ہم حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو چودھویں صدی کا مجدد اور مسیح موعود اور مہدی معہود مانتے ہیں۔"
(پیغام صلح ص ۴۔ ۲۶ جنوری ۱۹۳۵ء)

اہلحدیث اے لیجئے! ایک اصول ہمارا بھی ان میں داخل کر لیجئے تاکہ ہم بھی تم دونوں میں تیسرے اقنوم کی حیثیت سے مل کر صحیح معنی میں تثلیث بنا دیں۔ دیکھئے وہ ایسا اصول ہے کہ اس سے انکار کرنے والے کی ساری دنیا میں جگ ہنسائی ہوگی۔ بس سنئے وہ سنہرا اصول یہ ہے کہ

(۱۱) مسیح موعود کو راست گو خصوصاً خدائی الہام میں صادق ہونا ضروری ہے۔

آؤ ہم سب اس مذکورہ اصول کے ماتحت مرزا صاحب کو جانچیں۔ ؎

تا سیاہ روئے شود ہر کہ در وغش باشد

فضائل جمعہ

(بسلسلہ اشاعت گذشتہ)

(حدیث ۴) عن ابن عباس انہ قرأ الیوم اکملت لکم دینکم الایۃ وعندہ یہودی فقال لو نزلت ھذہ الایۃ علینا لاتخذناھا عیدا فقال ابن عباس فانھا نزلت فی یوم عیدین فی یوم جمعۃ ویوم عرفۃ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ آپ نے آیہ کریمہ الیوم اکملت لکم دینکم تلاوت فرمائی۔ آپ کے پاس ایک یہودی بیٹھا ہوا تھا اس نے کہا اگر یہ آیہ کریمہ ہمارے پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید قرار دیتے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہم نے فرمایا یہ آیہ کریمہ (ہم پر) دو عیدوں کے دن جس دن عرفہ اور جمعہ تھا نازل ہوئی۔ (ترمذی)

(حدیث ۵) اضل اللہ عن الجمعۃ من کان قبلنا فکان للیھود یوم السبت وکان للنصاریٰ یوم الاحد فجاء اللہ بنا فھدانا اللہ لیوم الجمعۃ فجعل الجمعۃ والسبت والاحد وکذالک ھم تبع لنا یوم القیمۃ نحن الاخرون من اھل الدنیا والاولون یوم القیمۃ المقضی لھم یروی بینھم قبل الخلائق۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو جو ہم سے پہلے تھے (یہود و نصاریٰ) جمعے سے بہکا دیا یہودیوں کے واسطے ہفتے کا دن مقرر ہوا اور نصاریٰ کے واسطے یکشنبے کا دن پھر اللہ عزوجل ہم کو لایا تو ہمارے لئے جمعہ کا دن مقرر فرمایا۔ (اسی طرح)

مشکوۃ شریف عربی۔ فن حدیث کی مشہور کتاب (۲۹۶) ہے۔ قیمت صرف ۳ روپے ۔ منیجر اہلحدیث

خداوند تعالیٰ نے جمعہ اور شنبہ و یکشنبہ بنایا۔ یعنی جمعہ کو شنبہ اور یکشنبہ پر مقدم کیا (ایسا ہی) وہ لوگ قیامت میں ہمارے پس رو ہونگے ہم دنیا میں پچھلے ہیں اور قیامت میں پہلے ہیں (ان لوگوں سے) جن کا فیصلہ سب مخلوق سے اول ہوگا اور ایک روایت میں یوں ہے ہم اُن لوگوں میں اول ہیں جن کا فیصلہ سب مخلوق سے پہلے ہوگا۔ (مسلم)

(حدیث [illegible]) عن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم یموت یوم الجمعۃ او لیلۃ الجمعۃ الا وقاہ اللہ فتنۃ القبر۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں کوئی مسلمان مرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو قبر کے فتنے سے محفوظ رکھتا ہے۔ (احمد۔ ترمذی)

فائدہ۔ ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ وہ قبر کے عذاب سے نجات پاتا ہے اور شہید لکھا جاتا ہے۔ اس سے بھی جمعہ کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔

(حدیث [illegible]) عن ابی لبابۃ بن المنذر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یوم الجمعۃ سید الایام و اعظمہا عند اللہ وھو اعظم عند اللہ من یوم الاضحیٰ ویوم الفطر فیہ خمس خلال خلق اللہ فیہ آدم واھبط اللہ فیہ آدم الی الارض وفیہ توفی اللہ آدم وفیہ ساعۃ لا یسال العبد فیہا شیئا الا اعطاہ مالم یسال حراما وفیہ تقوم الساعۃ ما من ملك مقرب ولا سماء ولا ارض ولا ریاح ولا جبال ولا بحر الا ھو مشفق من یوم الجمعۃ۔ ابو لبابہ بن عبد المنذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کا دن سب دنوں کا سردار ہے اور اللہ کے نزدیک بہت بزرگی والا دن ہے اور جمعہ کا دن اللہ عز وجل کے نزدیک عید اضحیٰ اور عید الفطر کے دن سے بھی زیادہ بزرگی والا ہے

اور اس میں پانچ ایسی خوبیاں ہیں (جن کی وجہ سے جمعہ کے دن کو سب دنوں پر بزرگی ہے) اللہ تعالیٰ نے آدمؑ (علیہ السلام) کو اس دن پیدا کیا اور اسیؔ دن ان کو (منصب خلافت سے سرفراز فرمانے کے لئے) زمین پر اتارا اور اسیؔ دن ان کی وفات ہوئی اور اس دن میں ایک ایسی ساعت ہے (کہ اُس ساعت میں) بندہ اپنے مالک سے جو کچھ مانگے وہ ملتا ہے بشرطیکہ حرام چیز نہ مانگے اور اسیؔ دن قیامت ہوگی اللہ تعالیٰ کے مقرب فرشتے اور آسمان و زمین اور ہوا اور پہاڑ اور سمندر جمعہ کے دن سے (کیونکہ اُس دن قیامت ہونے والی ہے) ڈرتے ہیں۔ (ابن ماجہ)

(حدیث [illegible]) عن ابی ھریرۃ قال قیل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم لای شیٔ سمی یوم الجمعۃ قال لان فیہا طبعت طینۃ ابیك آدم وفیہا الصعقۃ والبعثۃ وفیہا البطشۃ وفی اخر ثلث ساعات منہا ساعۃ من دعا اللہ فیہا استجیب لہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ جمعہ کا نام جمعہ کس وجہ سے رکھا گیا ہے آپ نے فرمایا اس واسطے کہ (اس دن) تمہارے باپ آدم کی مٹی خمیر کی گئی اور اس دن پہلا صور پھونکا جائے گا (جس سے سب مر جائیں گے) اور دوسرا صور پھونکا جائے گا (جس سے سب جی اٹھیں گے) اور اس وقت سخت دار و گیر ہوگی اور جمعہ کی آخری تین ساعتوں میں ایک ایسی ساعت ہے کہ جو کوئی اس ساعت میں اللہ سے مانگے ملتا ہے (احمد)

(حدیث [illegible]) عن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل رجب قال اللھم بارك لنا فی رجب وشعبان وبلغنا رمضان قال وکان یقول لیلۃ الجمعۃ لیلۃ اغر ویوم الجمعۃ یوم ازھر۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب رجب کا چاند دیکھتے تو یہ فرماتے یا اللہ تو رجب اور شعبان کے مہینے کو ہمارے لئے برکتوں والا بنا دے اور ہم کو رمضان تک پہنچا اور فرماتے جمعہ کی رات روشن رات ہے اور جمعہ کا دن روشن دن ہے۔ (بیہقی)

(خاکسار جانباز خان حیدرآباد دکن)

ابوبکر اور علی کی خلافت کے دلائل

(بسلسلہ اشاعت گذشتہ)

حدیث کسا

جب یہ آیت اتری اور رسالتمآب نے ان اربعہ کو کملی میں چھپانے کا قصد فرمایا۔ اس وقت حضرت ام سلمہ نے بھی درخواست اشتمال عرض کی رسول پاک نے آپ سے فرمایا۔ انت علی مکانك و انت علی خیر۔ جس سے ایک طرف اگر یہ ثابت ہوتا ہے کہ جناب ام سلمہ کی شمولیت کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔ وہاں یہ بھی ظاہر ہو رہا ہے کہ ام سلمہ اس دعائے تطہیر کے بغیر بھی "انت خیر" میں داخل تھیں۔ جس کے حصول کے لئے پیغمبر صاحب ان اربعہ کے واسطے دعا کرنے والے تھے۔ اس توجیہ کے مطابق ماننا پڑیگا کہ "اصحاب عبا" سے دوسرے اہل بیت نبی افضل تھے۔ جب امر اس طرح سے ہے تو پھر ان حضرات کی کوئی خصوصیت رہی۔ نہ کسی طرح کی مخصوصیت۔ اور اگر مخصوصیت کو آپ برقرار رکھنا چاہتے ہیں تو اس میں ام سلمہ، عائشہ، حفصہ "ازواج آخری" سب شامل ہوں گی۔ وآتوا کل ذی حق حقہ۔

اب حضرت علی کی خلافت کے دلائل میں "حدیث غدیر" رہ گئی۔ جو اس باب میں صراحت النص سمجھی جاتی ہے۔ جس کے بیان کردہ یوم (۱۸۔ ذی الحجہ) کو اس

جامع الترمذی عربی۔ یہ کتاب درس نظامی کی داخل (۲۹۸) [illegible] صفحات ۵۹۶ [illegible] ملنے کا پتہ: منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

شان کی خوشیاں منائی جاتی ہیں کہ ان کے سامنے عید الفطر اور عید اضحیٰ دونوں کی کوئی حقیقت نہیں رہتی - مجالس ہوتی ہیں - جن کا موضوع صرف "شان علی" ہوتاہے مگر یہ روایت اصول حدیث کے مطابق موضوع ہے۔ اس لئے اس پر کسی عنوان سے توجہ نہیں کی جا سکتی۔ یوں کہنے کو اس کا ماخذ صحیح مسلم بتائیے۔ "جامع الترمذی" کا حوالہ دیجئے۔ کون منع کر سکتا ہے۔ "دین اپنا زبان اپنی" والا ماجرا ہے۔ البتہ ہماری کتب صحاح میں علی کے لئے لفظ من کنت مولاہ فعلی مولاہ بیشک پایا جاتا ہے۔ (کسی طرح سہی) مگر مولٰے کو تو لفظ مومن کا مترادف سمجھنا چاہئے۔ جیسا کہ رسالتماب نے زید (بن ثابت) کو "انت اخونا و مولانا" فرمایا۔ تو زید بھی ہمارے خلیفہ ہو سکتے ہیں۔ مگر ان کو کس نے پوچھا؟ کاش! شیعی حضرات نے انہیں علی کے بعد دوسرے درجہ پر ہی رکھا ہوتا۔

ایک اور حدیث ہے یعنی "انت منی وانا منک" (اے علی تو مجھ سے میں تجھ سے ہوں) - مگر یہ لفظ تو پیغمبر صاحب نے جلیبب صحابی کے لئے بھی فرمائے تھے - جو جنگ عسرہ میں شہید ہوئے۔ رسالتماب نے ان کو اپنی کلائیوں پر اٹھا کر لحد میں رکھا۔ جیسا کہ حدیث میں آتا ہے۔ ھذا منی وانا منہ ھذا منی وانا منہ فوضعہ علی ساعدیہ لیس لہ سریر الا ساعدیہ صلی اللہ علیہ وسلم فحفرلہ فوضع فی قبرہ (مسلم)

اب شیعی حضرات کی اپنی احادیث کا ذخیرہ ہے مگر وہ ہمارے لئے سزاوار التفات نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ایک تو ان میں غالب حصہ ان اقوال کا ہے جو ہماری مصطلحات حدیث کے مطابق لفظاً یا حکماً کسی طرح مرفوع نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ وہ زمرہ میں ائمہ اہل بیت کا۔ (اور شیعی حضرات کے نزدیک ائمہ کا مقولہ بھی حکماً (بلکہ شاید لفظاً) مرفوع ہے۔ ان اقوال کی دوسری وجہ انکار ائمہ اہل حدیث کا وہ مشہور "تقیہ" اور "کتمان" ہے - جن پر اصول کافی تک میں مستقل باب مقرر کئے گئے ہیں - اور جن پر ان ائمہ کے اتباع کو ناز بے حد ہے - اور کیوں نہ ہو - کہ دین کے دس حصوں میں سے نو حصے تو یہ تقیہ ہی ہے۔ اب تقیہ کیا ہے؟ "بچنے کے لئے بات کے پہلو کو بدل دینا" (الفاظ چاہے کچھ ہوں۔ مگر مفہوم یہی آئے گا) اور کتمان؟ چھپانا۔ سوال یہ ہے کہ جن کے اصول دین میں بچنے کے لئے بات کے پہلو بدل دینا یا چھپانا ہو۔ تو ان حضرات سے اس قسم کے فیصلے کرانا جو ہمارے نزدیک نہ سہی مگر امامیہ کے نزدیک تو اصول دین میں سے ہیں کیونکہ قرین دانش ہو سکتا ہے۔ وہ کیوں نہ کہیں گے کہ عالم کون و مکان کی زینت ہم ہی سے ہے۔ انہیں یہ کہنے میں کیا باک ہے کہ ہماری سفارشوں کے بغیر کوئی جنت میں نہ جا سکیگا وغیر ذٰلک۔ اور اگر آپ (شیعی حضرات) یہ فرمائیں کہ نہیں ہمارے ائمہ ایسے تقیہ باز نہ تھے - جو اصول دین تک کو چھپا لیتے - تو پھر ہم (مریدین خلافت صدیقی) یہ کہیں گے کہ امام باقر نے ابو صدیق اکبر کو صدیق نعم الصدیق کہا ہے[1]۔ تو آپ اس کے ہوتے ہوئے ابو بکر کو کافر کیوں کہتے ہو۔ پھر جب وہ کافر تھے اور صدیق بھی تھے تو ان کے خلیفہ ماننے میں آپ کو کیا عذر ہے۔ کیا امت محمدیہ میں اور بھی کوئی صدیق گزرا ہے[2]؟ اور صدیق سے بڑا لقب کوئی دوسرا بھی ہے؟

پس شیعی کتب حدیث ہمارے لئے حجت نہیں ہو سکتیں۔ اب قرآن کریم ہے۔ جس کا رتبہ شیعی حضرات کے نزدیک ائمہ اہل بیت سے کم ہے۔ اس وجہ سے کہ قرآن کتاب صامت ہے۔ اور ائمہ قرآن ناطق۔ اگرچہ بظاہر النص "ھذا کتابنا ینطق علیکم بالحق" قرآن صامت نہیں بلکہ ناطق ہے۔ مگر اس پر بسیط کلام ہمارے موضوع سے باہر ہے۔ بلکہ مقصد یہ ہے کہ قرآن جو حکم ہے فریقین کے نزدیک اور مادح ہے امامیہ کے نزدیک ائمہ اہل بیت کا۔ اس سے قضیہ خلافت و وصایت کا فیصلہ طلب کرنا چاہئے۔ آئیے بسم اللہ سے لیکر والناس تک قرآن کریم کی تلاوت کیجئے۔ اور جہاں حضرت علی کی وصایت پر مستدل آیت آئے۔ ہمیں بتائیے۔ واللہ ہم بلاچون وچرا تسلیم کرلیں گے۔ حضرت علی کو وصی نبی اور ابن ابی قحافہ کو غاصب تسلیم کرتے ہوئے اپنے ایمان کی اصلاح کرلیں گے۔ ہماری نجات ہوگی۔ آپ کو بھی اجر ملیگا۔ اور خلافت تو نبوت سے افضل ہے (امامیہ کے نزدیک) اسی طرح علی تمام انبیاء و رسل سے افضل۔ پھر جب قرآن میں رسولوں کے اور نبیوں کے نام موجود ہیں جو علی کے سامنے مفضول ہیں۔ تو ان خلیفۃ اللہ کا نام تو ضرور ہی ہونا چاہئے۔ جو تمام انبیاء اور جملہ رسل سے اعلیٰ و اولیٰ ہیں (من بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم) مگر افسوس کہ قرآن کریم میں حضرت علی کا بحیثیت افضل البشر ہونے کے بھی کہیں نام نہیں۔ ان کے رسول کے داماد ہونے کی وجہ سے بھی اُن کا کہیں ذکر نہیں۔ ان کی شخصیت کی فضیلت کی وجہ سے بھی ان کا ذکر نہیں۔ اُن کے علی الاطلاق اول المومنین ہونے کے باعث بھی ان کی طرف اشارہ نہیں۔ جب یہ نہیں تو آیت مباہلہ کے مطابق ان کو نفس رسول ٹھہرانا سولت لکم انفسکم امراً ہو تو کیا عجب ہے۔ آیت تطہیر کے مطابق ان کو معصوم سمجھنا اور نتیجہ نکالنا انکی خلافت بلافصل کا یہ بھی اپنا اور ان کا دامن آلودہ کرنا ہے۔ ان لوثات سے جن کا ذکر نہ اللہ نے کیا نہ اس کے رسول نے۔ البتہ اس موقعہ پر ہم قرآن مجید

---

[1] احتجاج طبرسی (منہ)

[2] فرط شوق میں یہ نہ کہہ جائیے کہ ہاں کیوں نہیں! نسائی سے یہ قول علی جو منقول ہے۔ "انا الصدیق الاکبر انا عبد اللہ واخو رسولہ لا یقولھا الا کاذب صلیت قبل الناس بسبع سنین" صاحب! یہ دھکا ہے۔ نسائی نے سنن نسائی (جو جزو صحاح ستہ ہے) میں اسے نقل نہیں کیا۔ بلکہ اپنی ایک اور کتاب الخصائص میں لاتے ہیں۔ یہ الخصائص بھی سیوطی کی الخصائص الکبریٰ کا ثنی ہے۔ اور یہ قول بھی ضعیف ہے۔ (منہ)

مظاہر حق - یہ مشکوٰۃ شریف کا ترجمہ ہے از اعلیحضرت محمد قطب الدین محدث دہلوی۔ قیمت عـــہ (۲۹۹) (منیجر اہلحدیث)

میں سے ابوبکر، عمر اور عثمان کی خلافت کا ثبوت پیش کر سکتے ہیں۔ اور کسی ایسی صدری آیت سے نہیں جو جناب امیر سے امام غائب تک سینہ بسینہ پہنچی ہو اور ہنوز غائب ہی ہو۔ بلکہ کتاب انزلنٰہ مبارک فصلت آیاتہ سے اور وہ آیت ہے وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنّھم فی الارض ولیمکننھم الخ. تو اگر قرآن مجید سے فیصلہ لیا جائے تو یہ آیت ہے۔ کیونکہ ثلاثہ کو بہمہ وجوہ تمکین وخلافت فی الارض نصیب ہوئی۔ یہی آیت حضرت علی کے خلاف بھی ہے۔ کیونکہ ان کو زمین پر کہیں تمکین نصیب نہیں ہوئی۔ بلکہ اگر ہم اوروں کی طرح زبان دراز ہوتے تو آیت لاینال عھدی الظالمین مخالفین ثلاثہ پر چسپاں کر سکتے تھے۔ کیونکہ خود شیعی حضرات کے نزدیک حضرت علی کو خلافت الارض نصیب نہیں ہوئی۔ اگرچہ ہمارے نزدیک وہ اس تمکین سے فائز ہوئے۔ ولیکن ہمارے مدعا میں ہنوز گنجلک رہ جائے گی۔ اگر ہم صراحت النص سے ابوبکر کی خلافت پر دلیل قائم نہ کرینگے۔ آئیے رسالت مآب کی آخری حالت کی طرف۔ جبکہ آنحضرت صاحب فراش ہیں۔ بلالؓ بار بار حاضر ہوتے ہیں کہ نماز کا وقت آگیا تشریف لے چلئے۔ مگر آپ ہر مرتبہ فرماتے ہیں مروا ابابکر فلیصل الناس٭ جاؤ ابوبکر کو میری طرف سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔ عائشہ ابوبکر کی رقت قلب کی وجہ سے درخواست کرتی ہیں کہ انہیں رہنے دیجئے گا۔ آخر رسالت مآب فرماتے ہیں۔

"یابی اللہ والمسلمون الا ابابکر"

اللہ تعالیٰ اور مسلمان سب کے سب ابوبکر ہی کی امامت چاہتے ہیں؛ یعنی اللہ تعالیٰ ابوبکر کو امام بنانے پر راضی ہے۔ اور مسلمان بھی ان کے اقتدار میں خوش ہیں۔ کیا شیعی حضرات ہماری کتابوں میں سے کوئی ایسی صریح صحیح دلیل جناب علی کے متعلق بھی دکھا سکتے ہیں؟ پس یہ ہے وہ بدیہی بات جس کا انکار کسی صاحب فکر سلیم سے نہیں ہو سکتا۔ بخلاف ان "ضروریات" کے جو دلیل کی محتاج ہوں مگر ان کے لئے ڈھونڈے سے بھی کہیں نہ مل سکے۔

(ابو یحییٰ عبدالغنی نوشہروی علیگڑھ)

(٭ بخاری۔ صحیح بخاری ... (۳۰۰) ...)

ویدوں کے مصنف

(از قلم پنڈت آتمانند جی صاحب)

ویدوں کے مصنف کون تھے؟ اس بارہ میں مختلف خیالات پائے جاتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ آغاز کائنات میں پرمیشور نے اگنی۔ وایو۔ آدتیہ۔ انگرہ نامی چار رشیوں پر ویدوں کا الہام کیا۔ بعض کا کہنا ہے کہ شروع دنیا میں پرمیشور نے چار مونہہ والے برہما کے چاروں مونہوں سے چار وید ظاہر کئے۔ بعض مانتے ہیں کہ ویدوں کے مصنف وہ ۴۰۴ رشی ہیں جن کے نام سوکتوں اور ادھیاؤں کے شروع میں لکھے ہوئے ہیں۔ بعض مانتے ہیں کہ ویدوں کے مصنف مہرشی وید ویاس ہی تھے۔ ہماری رائے میں جو لوگ ویدوں کو سوکتوں کے شروع میں لکھے ہوئے رشیوں کی تصانیف مانتے ہیں وہ کچھ کچھ صحیح سمجھتے ہیں اور بقیہ سب غلطی پر ہیں۔ اگنی۔ وایو۔ آدتیہ وغیرہ رشیوں پر الہام ماننے والے آریہ سماجی تو سب سے زیادہ پھاڑی ہیں۔ اول تو اگنی۔ وایو۔ آدتیہ کبھی تبتی رشیوں کا نام نہیں تھا اور نہ کہیں اگنی۔ وایو۔ آدتیہ کو کسی نے انسان لکھا ہے کیونکہ اگنی۔ وایو۔ آدتیہ سے مراد آگ۔ ہوا۔ سورج نامی تین دیوتا ہیں۔ جن کی پرستش جا بجا چاروں ویدوں میں پائی جاتی ہے۔ دوئم۔ اس لئے کہ وید منتروں میں وشوامتر۔ وسشٹھ۔ پراشر۔ اُشنا کوی رشا(عر) ارجن۔ کرشن۔ ارجن کے پوتے اور ویر ابھی منیو کے بیٹے مہاراجہ پریکشت۔ بھیشم پتامہ کے باپ شنتنو اور تاؤ دیوا پی اور دادے رشٹی سین وغیرہ وغیرہ کے نام اور ولدیت اور مختصر حالات زندگی پائے جانے سے وید زمانہ مہابھارت کے لگ بھگ بنے ہوئے ثابت ہوتے ہیں نہ کہ آغاز دنیا میں۔ اسی دلیل سے وید برہما کے بنائے ہوئے ماننا بھی غلط ہے۔ اس میں شک نہیں کہ وید ویاس نے ۴۰۴ یا کم وبیش رشیوں کی نظموں کو اکٹھا کر کے یکجا باندھ دیا ہے۔ اسی لئے ان کا نام "سنگھتا" پڑ گیا ہے۔ کیونکہ "سنگھتا" لفظ کے معنی ہی اکٹھے کئے ہوؤں کے ہیں۔ رہا چوتھا پکش کہ ویدوں کے مصنف وہ ۴۰۴ رشی ہیں جن کے نام سوکتوں کے شروع میں لکھے ہیں۔ اگرچہ بالکل صحیح تو نہیں ہے لیکن قریباً قریباً صحیح ہے۔ جیسا کہ میں اپنے پہلے مضامین میں اپنشدوں اور ویدانت درشن کے حوالوں سے ثابت کر چکا ہوں۔ جس کو دہرانے کی ضرورت نہیں۔ لیکن یادداشت کے طور پر ناظرین کو اتیرے اُپنشد ۴-۵ نیز برہدارنیک اُپنشد ۱-۴-۱۰ نیز ویدانت درشن ۱-۱-۳۰ کو دیکھنے کی سفارش کرتا ہوں۔ جہاں رگ وید ۳-۴-۱۴-۱ اور ۳-۶-۱۵-۱ کو صاف لفظوں میں وام دیو نے یہ کہا لکھ کر وامدیو رشی کا کلام مانا ہے۔ وید کے رشیوں کی تصانیف ہونے کا ایک زبردست ثبوت یہ بھی ہے کہ تقریباً تمام سوکتوں میں ان کے مصنف رشیوں کا نام بمعہ ولدیت وغیرہ بھی پایا جاتا ہے۔ مثلاً رگ وید منڈل ۱۰ سوکت ۶۳۔ منتر ۱۷ میں اس سوکت کے بنانے والے پلت کے بیٹے گئے نامی رشی اور اس کے والد کا نام درج ہے۔ اس سوکت کے رشی کا نام سوکت کے شروع میں یوں لکھا ہے۔

"सते: पुत्रस्य गयस्यार्ष"

یعنی یہ سوکت پلت کے فرزند گئے کا کلام ہے۔ اور منتر میں بھی گئے کو پلت کا بیٹا لکھا ہے۔ منتر یہ ہے

ahmadmuslim.de

पुवा सते: सुनरवी वृषद्वो विश्व,प्रादित्य प्रदितेमनीषी। ईशानसो नरो ,प्रमत्येना- स्ता किजनो दिवो गयेन ॥

اس منتر میں جن الفاظ کے نیچے خط کھینچا گیا ہے وہ یہ ہیں۔ "پلتے سُونوہ گئے این" یعنی پلت کے بیٹے گئے نے یہ کہا۔ شری سائن اچاریہ جی مہاراج بھی یوں ترجمہ کرتے ہیں کہ :-

सतैरत न्नामकस्पर्षे: सुनु: पुत्रो गयो नामे- वैवमुक्त सित्या वा वृषत... गयेनैत न्नामकेन मया स्ताविं ॥

ترجمہ۔ پلت نامی رشی کے بیٹے گے نامی رشی نے یہ منتر کہا۔ اسی طرح سینکڑوں منتروں میں ان کے مصنف رشیوں کے نام اور ان کی ولدیت وغیرہ لکھی ہے اور منتروں میں انہیں رشی بھی لکھا ہے لیکن آج ہم ویدوں کے رشیوں کا کلام ہونے میں چند ناقابل تردید واقعات پیش کرتے ہیں۔ اور آریہ سماجیوں کو چیلنج کرتے ہیں کہ اس کی تردید کرکے دکھلاویں۔

(۱) رگوید منڈل ۱۰ سُوکت ۱۰ کے رشی یم۔ یمی نامی بہن بھائی ہیں جو وِوسوت یعنی سورج کے بچے تھے اور دیوتا یعنی مخاطب بھی یہی دونوں ہیں۔ چنانچہ جن منتروں کا رشی یم ہے۔ اُن کی دیوتا۔ مخاطب یمی نامی بہن ہے۔ اور جن منتروں کی متکلم رشی یمی ہے اُن کا دیوتا یم نامی یمی کا بھائی ہے۔ ان منتروں میں یمی نامی بہن اپنے ہی سگے بھائی کے ساتھ ہم بستر ہونا چاہتی ہے۔ لیکن یم انکار کردیتا ہے۔ اور اس سوکت میں اس کے مصنف یا متکلم رشیوں یم۔ یمی اور اُن دونوں کے والد وِوسوت کا نام بھی پایا جاتا ہے۔ اور دونوں بہن بھائیوں کا مکالمہ و مخاطبہ اور مختصر حالات بھی درج ہیں۔ یعنی اس سوکت کے رشیوں، متکلموں کا اپنا ہی بیان اس سُوکت میں لکھا ہے۔ جس سے صاف ثابت ہے کہ یہ سُوکت یم۔ یمی نامی وِوسوت۔ سورج کی اولاد کا ہی کلام ہے۔ کیونکہ اُن رشیوں کا اپنا ہی سب حال اس میں لکھا ہے۔ آریہ سماجی حضرات ویدک تہذیب کی اس ننگی تصویر پر پردہ پوشی کرنے کے خیال سے یم۔ یمی کو خاوند اور بیوی بناکر تاویل کرتے ہیں۔ اول تو یہ آریہ سماجی تاویل اس لئے غلط ہے کہ یم۔ یمی ناموں سے ہی بھائی۔ بہن ہونا بہت حد تک ثابت ہوتا ہے۔ دوئم وید منتروں میں انہیں "سہودر" یعنی ایک ہی پیٹ سے پیدا شدہ لکھا ہے۔ سوئم سُوکت کے شروع میں دونوں کو ووسو کی اولاد لکھا ہونے سے بھی دونوں کا بھائی۔ بہن ہونا ثابت ہے۔ چہارم منتر ۱۰ میں یم یمی سے کہتا ہے کہ :-

आपात गच्छानुत्तरा युगानि यत्र जामय: कृणवन्नजामि ॥"

جس کا ترجمہ آریہ سماجی پنڈت راجارام صاحب شاستری نرکت ۴ ص ۳۰۰ میں یوں لکھتے ہیں کہ :-

"وہ یگ زمانے آگے آئینگے جبکہ بہنیں، نہ بہنوں والا کام کرینگی" (بلفظ)

اس سے بھی ثابت ہے کہ یم رشی یمی کو بہن لکھتا اور کہتا ہے۔ نیز رگوید منڈل ۱۰ سُوکت ۱۷ منتر ۱ و ۲ میں بھی یم یمی کو سرنیو نامی ماں اور وِوسوان (سورج) نامی باپ سے پیدا شدہ مانا ہے۔ جس کے متعلق ویدانگ نرکت ۱۲۔ ۱۰ میں یوں لکھا ہے کہ :-

त्वाष्ट्री सरण्यूर्वि वस्वत ,प्रादित्याद् यमौ मिथुनौ जनया ञ्चकार। सा सवर्णा मन्यां प्रति निधायाश्वं रूपं कृत्वा प्र द्राव। स चिव स्वाना दित्य ,प्राश्वमेव रूपं कृत्वा तामनुसृत्य सम्बभव। ततो s श्विनौ जज्ञाते सवर्णायां मनु:

ترجمہ آریہ سماجی پنڈت چندرمنی پروفیسر وید گوروکل کانگڑی "توشٹا کی بیٹری (بیٹی) سرنیو نے ووسوان سے یم یمی کے جوڑے کو اُتپن (پیدا) کیا۔ اور پھر وہ دوسری سورنا کو اپنی پرتی ندھی (قائم مقام) بناکر سوئم (خود) آشو روپ (گھوڑی کی شکل) دھارن کرکے بھاگ گئی۔ تب اُس وِوسوان آدتیہ (سُورج) نے بھی اشو کا روپ (گھوڑے کی شکل) دھارن کرکے اُس سرنیو کا پیچھا کیا اور اُس سے سمندھ (وصل) کیا۔ تب دو اشوی پیدا ہوئے اور اُس سُورنا سے منو اُتپن (پیدا) ہوا" (بلفظ)

اس سے بھی ثابت ہے کہ یم۔ یمی سگے بھائی بہن تھے نہ کہ خاوند اور بیوی۔ اور بہن کا بھائی کے ساتھ وصل کی خواہش سے التجا کرنا ویدک تہذیب کی ایک نہایت بھدّی تصویر ہے۔ اور سورج سے اولاد ماننا اور سرنیو کا گھوڑی بن کر اور سورج کا گھوڑا بن کر وصل کرنا اور اشونی کماروں کا اُن گھوڑی گھوڑے سے پیدا ہونا جس کی وجہ تسمیہ سے اشونی کماروں کو نسبت ہے۔ گورو کلوں اور ڈی۔ اے۔ وی کالجوں کے طلباء سائنس کے لئے ایک عمدہ سبق اور سائنٹیفک معلومات ہے۔ اسی حضرت توشٹا کے ایک بیٹے یعنی سرنیو کے سگے بھائی کا حال بھی ناظرین آگے پڑھیں۔ اور ویدوں کی سائنٹیفک معلومات سے دل خوش کریں۔ سائن اچاریہ بھی رگوید منڈل ۱۰۔ سُوکت ۱۰ کے متعلق جسے یم۔ یمی سُوکت بھی کہتے ہیں لکھتے ہیں کہ :-

वैवस्वतो यम यम्यो: संवाद:-

षष्ठ्यायुगभि यमी मिथुनार्थं यमं प्रो वाचस तां नवमीयुग्मिरान च्छन्त प्रत्या चष्टे इति। तत: षष्ठ्यां प्रथमा तृतीया च युक्षु चिवस्वत: पुत्री यमी ऋषि यमो देवता। यस्य वाक्यं स ऋषि के तेनो च्यते सा देवतेति - यायात। तथा नवम्यां द्वितीया चतुर्थी प्रभृतिषु युक्षु वैवस्वतो यम ऋषि: यमी देवता ॥

ترجمہ۔ وِوسوان کے بچوں یم۔ یمی کا مکالمہ و مخاطبہ۔ یمی نے ہم بستری کرنے کی غرض سے یم کو کہا۔ اُس نے منع کرتے ہوئے انکار کر دیا۔ اس لئے پہلے تیسرے وغیرہ منتروں کی رشی وِوسوان کی بیٹی یمی ہے اور یم دیوتا یعنی مخاطب ہے۔ بقول اور بحکم اس اصول کے کہ جس کا "کلام" کوئی وید منتر ہوتا ہے وہی اُس کا

رحمۃ للعالمین۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک پر مستند کتاب۔ جلد اول ۶؍۔ دوم ۲؍ سوم ۲؍ (وغیرہ)

رشی اور جو مخاطب کیا جاتا ہے وہی دیوتا کہلاتا ہے۔ اسی طرح دوسرے، چوتھے وغیرہ منتروں کا رشی ودسوان کا بیٹا یم ہے اور یمی دیوتا ہے۔

سائن آچاریہ بھی وید منتروں کے متکلم کو ہی رشی مانتا ہے۔ اور ان وید منتروں کے رشیوں کا ہی اپنا حال وقصہ منتروں میں پائے جانے سے اور وہی رشی ہی دیوتا ہونے سے صاف ثابت ہے کہ وہی ویدوں کے مصنف یا متکلم تھے ورنہ کیونکر ممکن ہوسکتا ہے کہ اُنہی رشیوں کے حالات ہی وید منتروں میں پائے جاتے۔

(۲) اسی طرح رگوید منڈل ۱۰ سُوکت ۸۵ یا اتھروید کانڈ ۱۴ سُوکت ۲ کی رشی کا نام سُوریا ساوتری لکھا ہے اور اس سُوکت کا دیوتا بمضمون بھی आत्म देवता آتم دیوتا یعنی اُس کا اپنا ہی حال لکھا ہے۔ چنانچہ آریہ سماجی پنڈت دامودر سات ولیکر مترجم اتھروید اپنے رسالہ "دھرم" بابت ماہ نومبر ۱۹۳۳ء صـــ پر اس کے متعلق لکھتے ہیں کہ:۔

"اس سُوکت میں "آتم دیوتا" کا ارتھ جو رشی ہے وہی دیوتا ہے ارتھات ساوتری سُوریا نے اپنے ہی وواہ (بیاہ) کا ورنن (بیان) جیسا وواہ ہوا ویسا کیا ہے۔"

شری سائن آچاریہ بھی اتھروید کانڈ ۱۴ کے بارہ میں لکھتے ہیں کہ:۔

विवाह परमेतत काण्डम ··· स कारमे सूर्या-नाम या सूर्य रूपा सवितृ पुत्री देवी तस्या विवाहस्य कथा कीर्त्यते"

ترجمہ۔ یہ کانڈ بیاہ کے متعلق ہے۔ سُوکت کے شروع میں سوریا نام والی سوتری دیوی جو سورج کی بیٹی ہے اُس کے اپنے ہی نکاح کا حال بیان کیا ہوا ہے۔

اب صاف ظاہر ہے کہ یہ سُوکت جن کی رشی سورج کی بیٹی سُوریا ساوتری ہے ان سوکتوں کی متکلم ومصنفہ ہے ورنہ کیونکر ممکن ہوسکتا ہے کہ اُس کی پیدائش سے بہت عرصہ قبل ہی آغاز دنیا میں اُس کے اپنے بیاہ کا ہی حال منتروں میں پایا جاتا اور پھر وہی اپنے بیاہ کے حال کو سمجھنے والی ہوتی اور اُس کی پیدائش تک کسی کو بھی ان سُوکتوں کا ارتھ معلوم نہ ہو پاتا؟

(۳) اسی طرح رگوید منڈل ۱۰ سُوکت ۹۵ کے رشیوں کے نام راجہ پُرورداا اور اُروشی نامی اپسرا (حُور) لکھے ہیں اور اس سوکت کے دیوتا بھی وہی دونو پُرورداا اور اُروشی ہیں۔ اور دونوں کا آپس میں مکالمہ ومخاطبہ منتروں میں پایا جاتا ہے۔ اور دونوں کے نام بھی منتروں میں درج ہیں۔ پس دونوں رشیوں کا مکالمہ، نام اور حالات وید منتروں میں پائے جانے سے صاف ثابت ہے کہ یہ سُوکت راجہ پُرورداا اور اُروشی کی جو اندر کے اکھاڑے کی پری ہے تصنیف یا کلام ہیں۔ ورنہ کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ اُن کے نام اور حالات اور سوال وجواب اُن کی پیدائش سے قبل آغاز کائنات میں ہی بیان کئے گئے ہوں اور ان کی پیدائش سے پہلے کسی کو بھی ان منتروں کے معانی سمجھ میں نہ آسکے ہوں۔ آریہ سماجی پنڈت چندرمنی پروفیسر وید گوروکل کانگڑی بھی اپنے ترجمہ نِرُکت ادھیائے ۱۰ کھنڈ ۴۵ صفحہ ۴۵۵ پر اس سُوکت کے متعلق لکھتے ہیں کہ:۔

"اس سمپورن (کُل) سُوکت (۱۰-۹۵) میں پُرورداا اور اُروشی کا سمواد (مکالمہ ومخاطبہ) پایا جاتا ہے۔ اُروشی کو دیوپتنی (دیوتاؤں کی بیوی) مان کر یاسک آچاریہ اس سُوکت کا دوسرا ارتھ بھی کرتے ہیں۔ ات ایو (اس لئے) انہوں نے گناہ: जना: کا ارتھ دوتی پکش میں देवपत्न्यो वा دیو پتنیو وا (دیوتاؤں کی بیویاں) کیا ہے۔ اِس سُوکت کا بھاو (مطلب) ابھی تک میری سمجھ میں نہیں آیا۔ (اور جب تک آریہ سماجی رہینگے تب تک کبھی بھی سمجھ میں نہیں آئے گا۔ آتمانند) یدی شیگھر (اگر جلدی) سمجھ میں آگیا تو دیوتا کانڈ کے انت (اخیر) میں اِس سُوکت کا بھی آنکھ کردیا جاویگا۔" (بلفظہٖ)

یعنی آریہ سماجی مترجموں کو بھی کوئی تکڑم یا تاویل نہیں سُجھائی پڑتی۔

ہاں میں کہہ رہا تھا کہ یہ خیال بھی کہ سارے وید منتر رشیوں کا کلام ہیں بالکل صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ ویدوں کے بعض قصے "الف لیلۃ" اور "انوار سہیلی" کی طرح فرضی گھڑے ہوئے ہیں اور بعض سُوکت کبوتروں، سرما نامی کُتیا، راکشسوں، مچھلیوں، وغیرہ وغیرہ حیوانوں اور دریائے بیاس وستلج جیسے بے جان رشیوں کا کلام ہیں۔ اور ان حیوانوں اور دریاؤں کو اُن اُن منتروں اور سُوکتوں کے رشی لکھا ہے۔ ہاں اس قدر ضرور صحیح ہے کہ "یسیہ واکیم سہ رشی" یعنی جو جس کا کلام ہے وہی اُس منتر यस्य वाक्यं सऋषि: کا رشی ہے۔ یا دوسرے لفظوں میں یوں کہا جاسکتا ہے کہ وید رشیوں کا کلام اور تصانیف ہیں بشرطیکہ رشیوں کے زمرہ میں یہ سب حیوان اور بے جان دریا بھی شامل کئے جائیں جن کو بعض منتروں اور سوکتوں کے رشی وید میں لکھا ہے۔ تعجب ہے کہ "الف لیلۃ" میں تو صرف جانور ہی کلام کرتے ہیں لیکن ویدوں میں تو جانور اور بے جان دریا بھی کلام کرتے ہیں۔ اور مزید تعجب یہ کہ مہرشی دیانند سرسوتی اور ان کے اندھے آریہ سماجی معتقد پھر بھی "وید سب ستیہ ودیاؤں (علوم حقہ) کے بھنڈار (خزانے) ہیں" کی بے معنی رٹ لگائے پھرتے ہیں۔

آج میں اپنے معزز ناظرین کا تعارف اتھروید کانڈ ۴ سُوکت ۶ منتر ۱ کے معزز مہرشی "گرُتمان" جی مہاراج سے کرانا چاہتا ہوں۔ جسے مسلمان نیل کنٹھ اور ہندو صاحبان گرڈ پوپو یا گرڈ بھگوان بھی کہا کرتے ہیں۔ اس نیل کنٹھ مہرشی کا نام بھی اتھروید کے اسی چھٹے سُوکت کے تیسرے منتر میں پایا جاتا ہے جس کا یہ رشی بلکہ مہرشی ہے۔

(باقی آئندہ)

ahmadimuslim.de

البیان المبین فی تائید تقویۃ الایمان

(۹۱)

گذشتہ پرچے میں مولانا شہیدؒ کا ایک خط درج ہوا ہے۔ جس میں ممدوح نے اپنا عقیدہ دربارہ انبیاء و اولیاء بتایا ہے۔ آج اس کے بعد پڑھئے۔

برہان التفاسیر کا مضمون آیندہ ہفتے درج ہوگا۔ انشاء اللہ۔ (مدیر)

"یہ خط سنہ بارہ سو چالیس میں اس وقت تمام ہوا جبکہ میں کانپور میں تھا۔ اور سید بغدادی کے نام بھیجا گیا تھا جبکہ جاہلوں نے ان کے دل میں وسوسہ ڈال دیا۔ اسے پڑھ لینے کے بعد وہ عذر کرتے ہوئے میرے پاس آئے اور یہ کہا کہ تم نے اپنی کتاب میں جو کچھ لکھا ہے بالکل ٹھیک ہے اور میں نے جو کچھ آپ کی نسبت کہا وہ محض اس وجہ سے تھا کہ میں آپ کا کلام سمجھ نہ سکا کیونکہ آپ کا رسالہ اردو زبان میں تھا اور میں عرب کا رہنے والا ہوں اُردو بالکل نہیں سمجھتا۔ اُس پنجابی نے آپ پر بہتان کیا اور مجھے غلط ترجمہ کر کے سنایا آپ مجھ سے خفا نہ ہوں۔ تمت"

پھر جبکہ مخلوق ہونے اور محتاج رزق ہونے میں سب بندے انبیاء اولیاء غنی، فقیر، تندرست، عالم، جاہل، مومن، کافر، صالح، فاسق، یکساں اور برابر ہیں کہ سب کا خالق و رازق مالک و مولا ہی ہے۔ چنانچہ جب مسیح پرست نصاریٰ کا حق تعالیٰ نے رد فرمایا تو ساتھ ہی ساتھ مسیح علیہ السلام کی عبدیت و لوازم و حوائج عبدیت کھانے پینے اور ہلاک کردینے کا اظہار فرمایا تاکہ نصاریٰ کے زعم باطل ابن اللہ اور الوہیت کی نفی ہو کر عبدیت کا محتاج ہونا واضح ہو جائے۔ اور کچھ مسیح علیہ السلام کی عزت و شان میں جو حق تعالیٰ نے ان کو برگزیدہ فرمایا ہے نقصان کا باعث نہیں ہے۔ چنانچہ حق تعالیٰ نے سورہ مائدہ میں دو مقام پر فرمایا۔ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۭ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَـيْـــًٔـا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا۔ مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۭ وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ ۭ كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ۭ اُنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ۔

یعنی بیشک کافر ہوئے جنہوں نے کہا اللہ وہی مسیح ہے مریم کا بیٹا تو کہہ پھر کسی کا کچھ چلتا ہے اللہ سے زور اگر وہ چاہے کہ کھپا دے مسیح مریم کے بیٹے کو اور اس کی ماں کو اور جتنے لوگ ہیں زمین میں سارے۔ اور کچھ نہیں مسیح مریم کا بیٹا مگر رسول ہے گذر چکے اس سے پہلے بہت رسول اور اس کی ماں ولی ہے دونوں کھاتے تھے کھانا دیکھ ہم کیسی بتاتے ہیں ان کو نشانیاں پھر دیکھ کہاں الٹے جاتے ہیں۔"

تفسیر موضح القرآن میں شاہ عبدالقادر صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:-

ف۔ "اللہ صاحب کسی جگہ نبیوں کے حق میں ایسی بات فرماتے ہیں تا ان کی امت ان کو بندگی کی حد سے زیادہ نہ ٹھہرادیں۔ ف یعنی اس سے زیادہ کیا نشانی کہ جو شخص کھانا کھاوے اُسے سب حاجت بشری لگے اللہ کی ذات پاک اس لائق کب ہے۔ اگر مسیح علیہ السلام بقول نصاریٰ اللہ ہوتے تو قدرت رکھتے اور ضعف و حوائج بشری کھانے پینے پیشاب پاخانہ میں مانند حیوانات کے نہ ہوتے اور جو اس طرح ہو وہ کیونکر اللہ ہو سکتا ہے۔"

چنانچہ امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تفسیر جلالین میں فرماتے ہیں کہ:-

"ولو کان المسیح الٰھا لقدر علیہ کغیرھما من الحیوانات ومن کان کذلک لا یکون الٰھا لترکیبہ وضعفہ وما ینشأ منہ من البول والغائط"

اور یہی دیگر تفاسیر بیضاوی وغیرہا میں مرقوم ہے۔ یہی وہ امام جلال الدین سیوطی ہیں جنکو مولوی نعیم الدین نے اپنے رسالہ فرائد النور صفحہ ۳۲ اور کلمۃ العلیا صفحہ ۸۴ میں نہایت مستند جان کر لکھا ہے کہ

علامہ حافظ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ جو اپنے زمانہ کے مجدد ہیں جیسا کہ علامہ علی قاری رحمہ اللہ الباری مرقاۃ شرح مشکوۃ ج ۱ صفحہ ۲۴۸ میں فرماتے ہیں۔ یعنی ہمارے شیخ المشائخ سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ وہ ہیں جنہوں نے علم تفسیر کو درمنثور میں زندہ کیا اور جمیع احادیث متفرقہ کو اپنی مشہور جامع میں جمع فرمایا۔ کوئی فن نہیں چھوڑا جس میں کوئی متن یا شرح نہ لکھی ہو۔ وہ اپنے زمانہ کے مجدد ہونے کے مستحق ہیں جیسا کہ انہوں نے دعوے کیا ہے اور وہ اپنے دعوے میں مقبول و مشکور ہیں۔

ے مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

اسی دفعہ توہم جہلاء کے لئے امام طحطاوی شارح درمختار نذر غیر اللہ کے باب میں فرماتے ہیں:-

"اعلم ان بیان احکام الشریعۃ مما یجب علی العلماء ولیس فی ذلک تنقیص الولی کما یظنہ بعض من لا خلاق لہ بل ھذا مما یرضی بہ الولی لو کان حیا وسئل عنہ ذالک اجاب بالحق واغضبہ نسبۃ التاثیر لہ وتامل قولہ فی حق السید عیسٰی علیہ السلام ان ھو الا عبد انعمنا علیہ"[۱]

"یعنی جان تو احکام شریعت کا بیان کرنا مقصود ہے جو علماء پر واجب ہے اور اس میں ولی کی تنقیص نہیں ہے جس طرح انجان لوگ گمان کرتے ہیں بلکہ ولی اس امر سے راضی ہیں اگر ان کی حیات میں ان سے اس امر کا سوال ہوتا تو حق کے ساتھ

[۱] سورہ زخرف ۱۳

ahmadimuslim.de

جواب دیتے اور تاثیر کی نسبت کرنے سے ناراض ہوتے اور تامل کر حق تعالیٰ کے فرمانے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق یعنی وہ کیا ہے ایک بندہ ہے ہم نے اس پر انعام کیا ہے "

پس مولوی نعیم الدین نہ معلوم اپنے جہل وعناد سے خصوصاً علامہ علی قاری اور علامہ جلال الدین سیوطی رحمہم اللہ کو مولانا شہید مرحوم کی ضد کی بدولت کس درجہ گستاخ وبے ادب منکر فضائل وکمالات انبیاء و اولیاء بنا دیں گے۔ حالانکہ انبیاء علیہم السلام اور اولیاء عظام کی عزت وتعظیم کا حق جسطرح مولانا شہید مرحوم نے خصوصاً خطبہ تقویۃ الایمان اور منصب امامت وصراط مستقیم وغیرہا کتب میں بیان فرمایا ہے یہ موحدین تبعین کسنت ہی کا حق ہے۔ بلندعین قبر پرستوں بے دینوں خصوصاً مولوی نعیم الدین کا کیا مونہہ ہے جو تعظیم وتوقیر کر سکے۔ انہیں تو اپنے حلوے مانڈوں چڑھاوؤں سے کام ہے اس کو اپنی روزی چھوٹ جانے کا شب وروز غم اور جلن ہے۔ پھر جہلاء کے قلوب کس طرح زنگ آلودہ ہو گئے کہ ان امور شرکیہ کی ظاہر برائی دیکھتے ہوئے ناحق کی حمایت کئے جاتے ہیں۔

قولہ ص۱۱۸ لغایۃ ۱۲۴ مولوی نعیم الدین لکھتے ہیں:۔

"فہرست شرکیات وہابیہ مع جواب۔ نمبر شمار وہ امور جو مولوی اسمعیل کے نزدیک اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے خاص کر لئے ہیں اور غیر کے لئے ان کا ثابت کرنا شرک ہے۔ مختصر جواب الی آخرہ "

اقول۔ یہ بصورت جدول نقشہ بنا کر گذشتہ مباحث محض لایعنی بغرض تطویل لوٹائے گئے ہیں جن کے مکمل جوابات ناظرین کے ملاحظہ سے گزر چکے۔ واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم۔

قولہ ص۱۲۵ لغایۃ ۱۳۸ مولوی نعیم الدین لکھتے ہیں:۔

"اتنے شرکیات لکھ کر مولوی اسمعیل صاحب لکھتے ہیں:۔ "سو ان باتوں سے مشرک ہو جاتا ہے اور اس قسم کی باتیں شرک ہیں اس کو اشراک فی العلم کہتے ہیں۔ یعنی اللہ کا سا علم اور کو ثابت کرنا سو اس عقیدے سے آدمی البتہ مشرک ہو جاتا ہے خواہ یہ عقیدہ انبیاء و اولیاء سے رکھے خواہ پیر وشہید سے خواہ امام و امام زادے سے خواہ بھوت وپری سے پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ بات ان کو اپنی طرف سے ہے خواہ اللہ کے دینے سے غرض اس عقیدہ سے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔" (تقویۃ الایمان ص۷)

اب غور فرمائیے کہ علم ذاتی کا اثبات غیر خدا کے لئے بے شک شرک ہے اور اس میں یہ شرط نہیں کہ تمام چیزوں کا علم اس کے لئے ثابت کرے یا غائب کا جبھی شرک ہو بلکہ اگر کوئی شخص کسی کے لئے ایک ذرہ کا بھی علم ثابت کرے تو بھی مشرک پھر خواہ وہ ذرہ سامنے ہی رکھا ہوا ہو۔ الحمد للہ دنیا میں کوئی مسلمان کسی مخلوق کے لئے ایک ذرہ کا بھی علم ذاتی نہیں مانتا۔ لیکن مولوی اسمعیل صاحب حکم شرک کو علم ذاتی کے اعتقاد تک محدود نہیں رکھتے بلکہ علم عطائی کے اعتقاد پر بھی شرک کا حکم دیتے ہیں۔ اللہ کا سا علم اور کو ثابت کرنا تو ان کے نزدیک ضرور خدا کا علم بھی عطائی اور غیر سے حاصل کیا ہوا ہو گا اور یہ بے شبہ کفر ہے۔ دوسرا حصہ اشراک فی التصرف کے نام سے موسوم کیا ہے۔ اس کے متعلق لکھتے ہیں:۔

"دوسری بات یہ ہے کہ عالم میں ارادہ سے تصرف کرنا اور اپنا حکم جاری کرنا اور اپنی خواہش سے مارنا اور جلانا روزی کی کشائش اور تنگی کرنی اور تندرست اور بیمار کرنا فتح وشکست دینی اقبال وادبار دینا، مرادیں پوری کرنی حاجتیں بر لانی بلائیں ٹالنی مشکل میں دستگیری کرنی برے وقت میں پہنچنا یہ سب اللہ ہی کی شان ہے اور کسی انبیاء اور اولیاء کی پیر وشہید کی بھوت وپری کی یہ شان نہیں جو کوئی کسی کو ایسا تصرف ثابت کرے اور اس سے مرادیں مانگے اور اس توقع پر نذر ونیاز کرے اور اس کی منتیں مانے اور اسکو مصیبت کے وقت پکارے سو وہ مشرک ہو جاتا ہے اور اس کو اشراک فی التصرف کہتے ہیں یعنی اللہ کا سا تصرف ثابت کرنا محض شرک ہے پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت انکو خود بخود ہے خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے انکو ایسی قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔" (تقویۃ الایمان ص۱۰، ۱۱)

نذر ونیاز کا مسئلہ تو ہم بیان کر چکے صاحب تقویۃ الایمان نیاز ونذر کا ایسا دشمن ہے کہ بے موقع اس کا ذکر لے آتا ہے بس صرف اتنا تھا کہ غیر خدا کیلئے تصرف ثابت کرنا کیسا ہے۔ ایک تصرف بالذات اور بالاستقلال وہ تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے ایک ذرہ کو بے اسکے حکم کے کوئی جنبش نہیں دے سکتا لہذا غیر خدا کو متصرف بالذات سمجھنا یقیناً شرک ہے۔ دوسری قسم تصرف بعطائے الہٰی ہے۔ اس قسم کا تصرف خود ہمیں حاصل ہے رات دن ہم دنیا میں تصرف کرتے رہتے ہیں کسی کو تکلیف دیتے ہیں کسی کو آرام پہنچاتے ہیں کسی کو مارتے ہیں کسی کو باندھتے ہیں کسی پر سوار ہوتے ہیں کسی کو شکار کرتے ہیں کسی کو کھا جاتے ہیں۔ یہ تمام تصرفات ہی تو ہیں۔ تو تمام عالم ہی اسمٰعیل کے نزدیک مشرک ہوا۔ خدا تعالیٰ کی عطا کی ہوئی قدرت سے متصرف سمجھے جب بھی وہابیہ کے نزدیک مشرک۔ وہابی کو کوئی مار دے تو وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ مجھے فلانے نے مارا۔ مگر وہابی ان میں سے کسی بات کو شرک نہیں کہتے رات دن اپنی تعلیاں کیا کرتے ہیں کہ ہم نے یہ کیا اور وہ کیا اور نہیں سمجھتے کہ تقویۃ الایمان کے حکم سے مشرک ہو گئے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ تقویۃ الایمان والے کا روئے سخن ہماری طرف نہیں ہے وہ بد نصیب انبیاء و اولیاء

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

س ۸۵ } ہمارے ملک بنگلہ کے بعض گرد نواح کے عالموں کے درمیان میں یہ اختلاف پڑا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ اہل حدیث مذہب حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت سے لے کر آج تک چلا آتا ہے اور بعض کہتے ہیں حضرت احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر چلنے والے کو اہل حدیث کہتے ہیں لیکن نبی آخرالزمان صلے اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد قریباً چھ سو برس تک اہل حدیث مذہب چلا آتا تھا بعد گزرجانے چھ سو برس کے حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی یہ چاروں مذہب قائم ہوئے اور اہل حدیث مذہب دنیا سے مثل معدوم کے ہوگیا تھا پھر زمانہ طویل گزرجانے کے بعد خدا کے فضل وکرم سے مولانا سید محمد نذیر حسین مرحوم ومغفور نے اور مولانا محمد عبدالعزیز رحیم آبادی مرحوم ومغفور نے اہل حدیث مذہب کے چراغ کو جلا دیا اور تقلید شخصی کی اندھیری رات کو روشن کیا۔ اب حضور کی خدمت میں عرض ہے کہ ان دونوں عالموں کے درمیان کون شخص حق پر ہے۔ (محمد عبدالقادر خان۔ ضلع راجشاہی)

ج ۸۵ } اہل حدیث یعنی وہ لوگ جو قرآن اور حدیث پر بلا توسط کسی امتی کے عمل کرنے والے زمانہ رسالت سے چلے آئے ہیں۔ سب صحابہ ایسے ہی تھے۔ درمیان میں کبھی یہ شوق کم ہوتا رہا کبھی بڑھتا رہا۔ مولانا اسماعیل شہید اور حضرت میاں صاحب سید نذیر حسین رحمہم اللہ ان سب کی یہی آواز تھی ع

بوتے ہوئے مصطفےٰ کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول وکردار

(حق غریب فنڈ ندارد)

س ۸۶ } ہماری نابالغیت میں ہمارے والدین نے نکاح مسمی حبیب میاں سے کر دیا۔ بعد عرصہ ۸ سال کے جبکہ میں بالغ ہوئی تو میرا شوہر رخصت کرانے آیا۔ شوہر کو دیکھتے ہی اپنے والدین سے عرض کی کہ میں نہ جاؤں گی۔ میرے والدین نے مجھے بہت کچھ سمجھا بوجھا کر رخصت اس شرط پر کیا۔ کہ ایک مرتبہ جاکر دیکھ لو۔ اگر خو ملے تو رہنا ورنہ فسخ نکاح کرا دیا جائے گا۔ میں اپنے سسرال میں ۶ ماہ بمشکل تمام رہی اور اس مدت میں اپنی بدقسمتی سے حاملہ ہوگئی۔ میں نے میکہ میں آتے ہی اپنے والدین سے کہا کہ اگرچہ حاملہ ہوگئی ہوں گر میری طبیعت کسی صورت سے ان کو (خاوند سے) نہیں ملتی ہے۔ چنانچہ اب میں وہاں ہرگز ہرگز نہ جاؤں گی اتفاق سے بعد وضع حمل بچہ بھی کچھ دنوں کے بعد انتقال کر گیا۔ میں بہت خوش ہوئی کہ اب قدرت نے مجھے آزاد کر دیا۔ مگر اب میرا شوہر دوبارہ رخصتی کے لئے آیا ہے۔ میں اپنے شوہر سے صاف کہتی ہوں کہ مجھے طلاق دیدیجئے مگر وہ طلاق پر راضی نہیں ہے۔ میں بھی کسی صورت سے اس کے پاس جانے سے راضی نہیں ہوں۔

ایسی صورت میں ہماری شریعت مطہرہ اور قانون گورنمنٹ مجھ بیکس عورت کو اس شکنجہ سے نکلنے کا کس طرح اور کیا راستہ بتلاتے ہیں مجھے آسان سے آسان صورت بتلاکر ہماری گلوخلاصی فرمادیں اور آسان عبارت میں مفصل جواب دیں۔

(رقیہ خاتون۔ ضلع چھپرہ)

ج ۸۶ } ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک عورت نے ایسا ہی دعوےٰ کیا تھا۔ آپ نے اس کو فرمایا تھا تو نے خاوند سے جو وصول کیا ہے اس کو واپس دیدے۔ اس نے واپس دینا منظور کر لیا۔ آپ نے خلع کرا کر عورت کو آزاد کر دیا۔ بس یہی جواب اس سوال کا ہے۔ قرآن مجید میں اس کی طرف اشارہ ہے۔ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ۔

(داخل غریب فنڈ)

س ۸۷ } میرے پاس جدی جائداد ایک رہائشی مکان اور تین چاہ زراعتی میں حصہ ہے۔ ایک چاہ جس کی نہر کے ذریعہ سے آبپاشی ہوتی ہے وہ ٹھیکہ پر دیا ہوا ہے۔ جہاں سے مجھے سالانہ ۱۱۴ روپے کے حساب سے نصف نومبر اور نصف جون میں ملتا ہے۔ اس کی مالگزاری ٹھیکہ دار کے ذمہ ہے۔ دیگر دو چاہ جن سے ہر ایک سے کھلوار کبھی سوا کھلوار گندم آتی ہے اور کپاس وغیرہ ملاکر ۲۰، ۲۵ روپے سالانہ آتے ہیں۔ کی کبھی آتی ہے اور کبھی نہیں آتی۔ نہ آنے کی صورت میں تین چار روپے اس کے کپی فروخت ہوجانے سے ملتے ہیں۔ جو کہ اوپر کے بیس پچیس میں شامل ہیں ان دو چاہ کی مالگزاری میرے ذمہ ہے۔ جس کی تعداد ۱۵ روپے سالانہ کی ہے۔ اور میں خود ملازم ہوں۔ میری تنخواہ جائے ملازمت کا خرچہ نکال کر بمشکل سولہ سترہ روپے گھر بھیجنے کے لئے بچتے ہیں۔ گویا ملازمت کی آمدنی اور مذکورہ بالا آمدنی میں بفضل خدا ایک طرح سے گذر اوقات ہوجاتی ہے۔ ایسی حالت میں مجھ پر زکوٰۃ تو غالباً فرض نہیں ہوگی۔ لیکن عشر کا جو مسئلہ ہے وہ مجھ پر فرض ہے یا نہیں۔ اور اگر عشر ہے تو کتنا ہے اور عشر کے لئے جو نصاب مقرر ہے وہ کیا نصاب ہے جواب اخبار میں درج کیا جائے۔

(رسائل۔ ایک مسلمان از مدراس)

ج ۸۷ } حدیث شریف میں پیداوار غلہ کا نصاب قریب بارہ من پختہ کے ہے۔ مگر قرآن شریف میں نصاب کوئی نہیں۔ أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ۔ اس لئے کچھ نہ کچھ دیدینا چاہئے۔ اسی میں عشر ہے اسی میں زکوٰۃ ہے۔ (داخل غریب فنڈ)

فتاویٰ نذیریہ } از مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلویؒ

اس میں ہر سوال کا جواب مطابق قرآن وحدیث کے درج ہے۔ ہر اہل حدیث گھر میں ہونا لازمی ہے۔

قیمت بجائے ۵ روپے کے صرف ۳

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

متفرقات

بہی خواہان اہلحدیث توجہ خاص سے اپنے اپنے حلقۂ اثر میں ترقی کی راہ نکالیں تاکہ آپ کا خادم "اہلحدیث" زخم چشم سے محفوظ رہے۔

"العدل" معزز معاصر "العدل" گجرانوالہ جو دیوبندی جماعت کا آرگن تھا۔ تین ہفتوں سے نہیں آیا۔ ظن غالب ہے کہ اپنے بہی خواہوں کی بے قدری سے بند ہوگیا۔ ایک دینی معاصر کی بندش پر اسی قدر صدمہ ہوتا ہے جتنا کسی دوست کی وفات پر۔ اناللہ! اسی لئے اس ہفتہ سے "اہلحدیث" کا تبادلہ روک لیا گیا۔ خدا کرے دوبارہ جاری ہوکر رسوم شرکیہ اور بدعیہ کی تردید میں ساعی ہو۔

تلاش داماد میرے ایک دوست کو داماد کی تلاش ہے۔ لڑکی میں ہر صفت کمال پائی جاتی ہے۔ رشتہ کشمیری خاندان میں ہو۔ امرتسر، لاہور، گوجرانوالہ، سیالکوٹ کو دیگر اضلاع پر ترجیح ہوگی۔
پتہ۔ معرفت منیجر "اہلحدیث" امرتسر

عرب کا چاند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ بہت سے مصنفوں نے لکھی ہے۔ مگر یہ کتاب اس حیثیت سے قابل توجہ ہے کہ یہ ایک غیر مسلم (سوامی لکشمن جی) کی تصنیف ہے۔ کتاب کی کتابت طباعت ہر طرح موزوں ہے۔ قیمت ۲؎ محصول علاوہ۔ ملنے کا پتہ:۔ منیجر دار الکتب سلیمانی روڑی ضلع حصار۔ یا دفتر اہلحدیث امرتسر

وی پی واپس آتے ہیں قیمت اخبار وصول کرنے کے لئے جن حضرات کو وی پی بھیجے جاتے ہیں۔ ان میں سے اکثر اصحاب تغافل کیشی کے باعث وی پی واپس کردیتے ہیں۔ جس سے دفتر کو محصول ڈاک کا ناحق زیربار ہونا پڑتا ہے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ قیمت اخبار ختم ہونے کی اطلاع ملتے ہی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھیجدیا کریں۔

سفیروں اور واعظوں کی ضرورت انجمن انصار اللہ اہل حدیث فیض آباد کو سفیروں اور واعظوں کی ضرورت ہے۔ جو صاحب اس عہدہ میں ملازمت چاہیں وہ خاکسار سے خط وکتابت کریں۔ اپنی لیاقت اور تنخواہ صاف صاف تحریر فرماویں۔
(محمد یوسف شمس محمدی دفتر اہل الذکر فیض آباد)

اہلحدیث بھائیوں کو خوشخبری شہر بجنور (یو۔پی) میں اہل حدیثوں کی کوئی مسجد نہ تھی۔ الحمدللہ کہ حاجی شیخ نور الٰہی صاحب سوداگر سوت صدر بازار دہلی نے خاص اپنی جیب سے زمین کا رقبہ خرید کر اور ایک بہت عالیشان مسجد تعمیر کرا دی ہے۔ اس میں ایک مدرسہ بھی قائم کردیا ہے جو اہل حدیث بھائی تشریف لاویں وہ مسجد اہل حدیث میں ہی قیام کریں۔ (پتہ مسجد "جامع مسجد اہلحدیث سڑک میرٹھ متصل کھاری کنواں بجنور"۔
(محمد فاروق ولد منشی عبدالمالک صاحب بجنور)

سنگساز کی ضرورت

ثنائی برقی پریس امرتسر میں ایک کہنہ مشق، اردو وعربی نویس سنگساز کی ضرورت ہے۔ جو پتھروں کے علاوہ پلیٹوں کا کام بھی جانتا ہو۔ پتہ ذیل پر جلد درخواست بھیجیں یا بالمشافہ ملیں۔
"منیجر ثنائی برقی پریس امرتسر کٹرہ شیر سنگھ کہنہ"

مئو ضلع اعظم گڈھ سے ایک کتاب ایک دیوبندی مولوی صاحب نے بنام "الاعلام المرفوعۃ" شائع کی ہے۔ جس پر عدلی ممبران بڑا ناز کرکے کہتے ہیں کہ اہل حدیث طلاق ثلاثہ کو ایک مان کر زنا کی اشاعت کرتے ہیں۔ اس کا جواب مئو کے ہی صاحب علم نے بنام "الاحکام المتبوعۃ" مدلل طور پر دیا ہے جو ثنائی برقی پریس امرتسر میں طبع ہو رہا ہے۔ یہ کتاب ہر اہل حدیث کے پاس ہونی ضروری ہے کیونکہ ہر جگہ ایسا قصہ پیش آتا رہتا ہے۔ قیمت غالباً فی نسخہ ۸؍ ہوگی علاوہ محصول۔ ملنے کا پتہ (۱) دفتر اہلحدیث امرتسر۔ (۲) سکرٹری انجمن اہل حدیث سعید منزل۔ بنارس سٹی (یو۔پی)

تلاش معاش میرا ایک بھائی دار الحدیث رحمانیہ دہلی کا فارغ التحصیل ہے۔ قرآن کریم واحادیث نبویہ اور علوم عقلیہ ونقلیہ میں کافی طور پر عبور ہے۔ جس صاحب کو ضرورت ہو پتہ ذیل سے خط وکتابت کریں۔ حکیم فضل الرحیم صاحب شائق تکیریاں۔ ڈاکخانہ خاص ضلع ہوشیارپور (پنجاب) (سہ روا خل غریب فنڈ)

احباب کرام کو اطلاع شرح ترمذی جلد رابع بالکل مکمل ہے۔ اور جید برقی پریس دہلی میں طبع ہورہی ہے۔ انشاءاللہ بہت جلد تیار کراکر ہدیہ ناظرین کی جاویگی۔ اس سے فارغ ہونے کے بعد حضرت مولانا (عبدالرحمٰن مبارکپوری) مرحوم کی بعض مطبوعہ وغیر مطبوعہ تصانیف طبع کرانے کا ارادہ ہے۔ واللہ الموفق۔
حکیم عبدالسمیع ناظم دواخانہ مفید عام مبارکپور (اعظم گڈھ)

ورم گردہ! اگر کوئی صاحب ورم گردہ کا علاج کرسکتے ہوں تو براہ کرم مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔ عین نوازش ہوگی۔ (پتہ) عبدالحمید چک نمبر ۲۵۶ گ۔ب۔ سونڈھ۔ براستہ ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور

ضرورت الہلال کسی صاحب کے پاس اخبار الہلال ہفتہ وار جو مولانا ابوالکلام صاحب آزاد کے زیر ادارت ۱۹۱۲ء تا ۱۹۱۴ء نکلتا رہا ہے۔ اس کی چھ جلدیں یا کم وبیش موجود ہوں تو مجھے اطلاع دیں۔ میں خریدنا چاہتا ہوں۔ الہلال کی جلدیں ہوں یا البلاغ کی۔ نیز فی جلد اندازاً کس قیمت پر فروخت کی جائے گی۔
عبدالرحمٰن۔ ایس۔ اے۔ مجید میٹ ایجنٹ ولنگٹن۔ نیلگری۔

یاد رفتگان (۱) میرا چھوٹا بھائی جس کی عمر بیس سال تھی فوت ہوگیا۔ اناللہ۔ (محمد حسن از بستی نون ڈاکخانہ لیہ ضلع مظفر گڈھ) (۲) میرے والد ماجد مولوی محمد حسن میاں صاحب جو پکے موحد اور توحید وسنت کی اشاعت کرنے والے تھے ۲ فروری کو انتقال کرگئے اناللہ۔ (عبدالعزیز نمبر ۹ کوکس روڈ ادیٹری پہمبور بارکس مدراس) (۳ روا خل غریب فنڈ) (۳) میری ہمشیرہ صاحبہ جو گذشتہ سال حج بیت اللہ کو گئی تھیں ۲۸ جنوری کو مکہ معظمہ میں انتقال فرماگئیں اناللہ۔ (مولوی محمد اسماعیل خلف مولوی محمد امیر صاحب مرحوم بہاولپور) ناظرین مرحومین

ahmadimuslim.de

ملکی مطلع

ہندوستان کا سوراج اور اس کی تشریحیں

جب سے ہندوستان کی سیاسی اصطلاحات میں بنگالی لفظ "سوراج" داخل ہوا ہے۔ اس لفظ کی کئی ایک تشریحیں ہو چکی ہیں۔ ایک تشریح یہ ہوئی کہ حکومت اختیاری ماتحت برطانیہ حاصل ہو جیسے ہندوستانی ریاستیں۔ دوسری تشریح یہ ہوئی کہ وہ درجہ حاصل کیا جائے جو انگریزی نوآبادیات کو حاصل ہے۔ جو دیسی ریاستوں سے زیادہ ہے۔ حکومت کے وزراء نے اپنی تقریروں میں مؤخرالذکر قسم کا سوراج دینے کا وعدہ کیا تھا۔ مگر اس کے حصول میں جب دیر ہوئی جو ہونی چاہئے تھی تو کانگرس نے لاہور کے جلسہ میں مکمل آزادی (پورن سوراجیہ) کا اعلان کر دیا۔ یعنی ہندوستان مثل افغانستان کے مکمل طور پر آزاد رہے گا۔ یہ اعلان سنتے ہی ہم نے کہہ دیا تھا کہ مکمل آزادی کا اعلان کرنے والے بھی جانتے ہیں کہ ایسا ہونا صورت موجودہ میں محال ہے۔ باوجود اس کے وہ مکمل سوراجیہ کا اعلان اس مشہور مقولہ کی بناپر کرتے ہیں۔ جو فارسی میں کہا گیا ہے ؎

بمرگش بگیر تا بتپ راضی شود

حکومت کے دل میں مکمل آزادی کا خیال ڈال کر سوراج قسم دوم پر راضی کرنا چاہتے تھے۔ اب جو سات سال کی شبانہ روز کوشش کے بعد اصلاحی سکیم کی آخری رپورٹ آئی جس کو خفیہ کمیٹی کی رپورٹ کہتے ہیں تو اس میں آزادی مثل نوآبادیات کا ذکر تک نہیں۔ بس اسمبلی میں بھی یہی معاملہ باعث جنگ ہو رہا ہے۔ ممبران اسمبلی اسی امر کو باعث ناراضگی کہہ رہے ہیں کہ اس رپورٹ میں اس امر کا ذکر تک نہیں کہ ہندوستان کا معراج کمال نوآبادیات کی سی آزادی ہے یعنی آہستہ آہستہ آئینی جدوجہد سے ہندوستان انگریزی نوآبادیات کی طرح ماتحت برطانیہ آزاد ہو جائیگا۔ آزادی کا دینا تو الگ رہا غضب تو یہ ہے کہ اس کا ذکر تک نہیں۔ اس لئے اسمبلی نے اس پر اظہار ناپسندیدگی کیا۔

ہم اب بھی اسی خیال پر ہیں کہ ہندوستان کے ساتھ انگلستان بقاعدہ تجارت برتاؤ کر رہا ہے اگر مشتری کی نظر اتنی تنگ ہوتی ہے تو وہ سستا بتاتا ہے مگر بائع سوا مانگتا ہے۔ دراصل دونوں ایک دوسرے کا مافی الضمیر جانتے ہیں مگر حسب عادت دونوں لڑتے جھگڑتے ہیں۔ اسی طرح کانگرس نے اوپر کا درجہ طلب کیا مگر دل میں درمیانہ درجہ تھا۔ انگلستان نے سب سے نچلا درجہ دیا ہے۔ غالباً دل میں درمیانہ درجہ (سوراج مثل نوآبادیات) مضمر ہے۔ اب جو ہندوستان کی منتخبہ اسمبلی نے درمیانہ درجہ کے ذکر کر دینے پر قناعت کی ہے تو انشاء اللہ سودا ہو جائے گا۔ بائع اور مشتری دونو گویا کہ سمجھدار بنتے ہیں۔ اس لئے معاملے ہونے میں دیر ہو گئی ورنہ اتنی دیر لگنے کی بات نہ تھی۔

دنیا کی تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی کہ رعایا بالاستقلال ایک چیز کو طلب کرتی رہے۔ یہاں تک کہ مال بلکہ جان بھی اس راستے میں قربان کر دے مگر وہ کامیاب نہ ہو۔ ضرور ہوتی ہے خود انگلستان جو اپنی تاریخ پر نازاں ہے وہ اسے خود سے پڑھے کہ باوجود اس کے کہ بادشاہ اور رعیت دونوں ہم قوم ہم مذہب تھے۔ تاہم بادشاہ سے اختیارات لینے میں کتنا عرصہ لگا اور کتنے مصائب بھگتنے پڑے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ہندوستان اور انگلستان کے لئے انگلستان ہی کی تاریخ کافی معلم ہو سکتی ہے۔ اس کے سارے واقعات کا نچوڑ بس یہ شعر ہے ؎

تا شل خاسودہ نگردی تہ سنگ

ہرگز بکف لعل نگارے نرسی

اسی واسطے ہم سیاسی بہادروں کو کہتے ہیں ؎

کئے جاؤ کوشش میرے دوستو!

نالۂ بے اثر

آل انڈیا اہل حدیث لیگ کی جانب سے گذشتہ ماہ جون میں ایک عرضداشت ذمہ داران حکومت کو بھیجی گئی تھی۔ جس میں جماعت کی مظلومی کا اظہار کر کے تخصیص نشست یا انتخاب مشترک کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ اس پر ایک خاص مطمح نظر والے اخبارات نے آسمان سر پر اٹھا لیا تھا۔ جب لیگ کی طرف سے جوابی مضمون میں واقعات عالیہ پیش کئے گئے۔ اور بتلایا گیا کہ اہل حدیثوں کو اچھوتوں سے بھی بدتر سمجھا جاتا ہے تو اس پر یاروں نے مضحکہ اڑایا اور اخباروں میں پھبتیاں سنائی گئیں۔ (دیکھو اخبار جدت مراد آباد ۸ جولائی اور زمیندار لاہور ۱۵ جولائی ۱۹۳۴ء) ہمارے بعض اہل حدیث کرمفرماؤں نے بھی لکھا کہ وہ زمانہ لد گیا اب اہل حدیثوں کی ہر جگہ عزت کی جاتی ہے۔ لاکھوں لاکھ ان کو سمجھایا گیا۔ لیکن وہی مرغے کی ایک ٹانگ۔ سوائے افتراق و تشتت کے سبق کے اور کوئی صورت کامیابی کی ان کی زبان سے نہیں سنی گئی۔

آج ہمارے سامنے وہ عدالتی کاغذات پڑے ہوئے ہیں۔ جسے محترم حکیم جمیل الرحمن صاحب نے چارڑہ سے بھیجے ہیں۔ جماعت اہل حدیث چارڑہ ضلع ہزارہ بلکہ پر احناف نے مظالم کے جو پہاڑ ڈھائے ہیں اگر وہ مفصل بیان کئے جائیں تو کلیجہ منہ کو آجائے۔

اسی طرح کیندراپاڑہ ضلع کٹک کے اہل حدیثوں کو جو تکلیفیں پہنچائی جا رہی ہیں۔ اس کی روداد ناظرین نے اخبار اہلحدیث ۴ جنوری میں پڑھ لی ہے۔

رسائل خلیل۔ مختلف علمی۔ تاریخی۔ اسلامی (۲۰ عدد) ضخامت ... قیمت ... پیکٹ ...

گیا کے اہل حدیثوں پر جو سختیاں ہو رہی ہیں اُسے بھی ناظرین نے اہلحدیث یکم فروری میں ملاحظہ فرما لیا تھا کہ صاف صاف اعلان کر دیا گیا ہے کہ

اہل حدیث اچھوت اور ڈوم چمار کی طرح ہیں
ان کو مسجد میں ہرگز نہ آنے دو۔

اب کہاں ہیں وہ حضرات جنہوں نے اہل حدیث لیگ کے شائع کردہ واقعات کو مبالغہ پر محمول کیا تھا۔

کہاں گئے گیا کے ڈاکٹر عظیم الدین صاحب اہلحدیث؟ جنہوں نے ہسپتال کے بند کمرہ میں لیگ کے صدر پر ملامت کا ووٹ پاس کیا تھا۔ (انقلاب ۲۹ جون ۱۹۳۴ء)

کدھر ہیں ہمارے محترم ڈاکٹر قریشی صاحب؟ جنہوں نے لکھا تھا کہ اب اہل حدیثوں کو کوئی بھی نہیں ستاتا ہے۔ لہٰذا اہل حدیث لیگ کو اپنے خیالات سے باز آجانا چاہیئے۔

کس گوشہ میں ہیں خیری صاحب؟ جنہوں نے اہل حدیث لیگ کی تجویز کو دوغلاپن فرمایا تھا۔ (انقلاب ۱۰ جولائی)

کس شغل میں ہیں اخبار انقلاب کے فاضل اڈیٹر صاحب؟ جنہوں نے اہل حدیث لیگ کی مخالفت میں ہاتھی کے کان برابر مضامین لکھے تھے۔ ذرا گیا کے احناف سے دریافت کریں، کیندرپاڑہ کے حنفیوں سے بازپرس کریں، چاڑہ کے مفسدین سے سوال کریں کہ ؎

یہ ظلم آرائیاں کب تک یہ حشر انگیزیاں کب تک
یہ لطف اُن کو دکھائیگا غریب خستہ جاں کب تک
یہ جوش انگیزیِ طوفان بیداد و بلا تا کے؟
یہ لطف اندوزیِ ہنگامۂ آہ و فغاں کب تک؟

کیا اسمبلی کے اہل حدیث ممبر جناب مولوی عبداللہ الباقی دیناجپوری، مظالم مذکورہ بالا پر اسمبلی میں کچھ سوالات فرمائینگے؟ یا ہمیشہ کی طرح ہمارا نالہ بے اثر ہی رہے گا؟ ؎

ہم مریضوں کی ہے تمہیں پر نگاہ
تم مسیحا بنو خدا کے لئے

عرض گذار احمد سعید سکرٹری اہل حدیث لیگ انڈیا بنارس

جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث کلکتہ کا
تیسرا سالانہ عظیم الشان اجلاس

مورخہ ۲۲-۲۳-۲۴ فروری ۱۹۳۵ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار مقام محمد علی پارک میں منعقد ہوگا جس میں ہندوستان کے مایہ ناز علمائے کرام خصوصاً جناب مکرم حضرت مولانا ابوالکلام صاحب آزاد۔ صاحب فضیلت جمال پاشا صاحب الغزنوی۔ شیر پنجاب فاتح قادیان حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب فاضل امرتسری۔ مجاہد ملت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری۔ سیف الملت مولانا محمد ابوالقاسم صاحب بنارسی۔ مولانا محمد داؤد صاحب غزنوی۔ مولانا علیم الرحمن صاحب عمرپوری۔ حضرت مولانا عبدالجبیر صاحب صادقپوری (پٹنہ) مولانا عبدالوہاب صاحب آروی۔ و دیگر حضرات علمائے کرام اپنی اپنی دینی و علمی تقاریر سے حاضرین جلسہ کو محظوظ فرمادیں گے۔

امید ہے برادران اسلام و شیدایان توحید شرکت فرماکر ثواب دارین حاصل کریں گے۔

نوٹ:- داخلہ مفت ہوگا۔

آپ کا خادم:- محمد صدیق سیکرٹری استقبالیہ کمیٹی ۲۲ بولائی دت اسٹریٹ کلکتہ

پھلوں کی کاشت

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

پنجاب ایگریکلچرل کالج لائلپور میں پھلوں کی کاشت اور انہیں مدت تک محفوظ رکھنے کے متعلق حسب ذیل نصاب جاری کئے جائیں گے۔

(۱) یکم سے ۱۰ مارچ ۱۹۳۵ء تک پھلوں اور سبزیوں کے محفوظ رکھنے کا دس روزہ نصاب۔

(۲) ۱۱ سے ۲۴ مارچ ۱۹۳۵ء تک اُن اشخاص کے لئے جو پھلوں کی کاشت کا کام کرتے ہیں۔ دو ہفتہ نصاب۔

دس دن کا نصاب اس نصاب کے سلسلہ میں جاری کیا جائے گا۔ جو جولائی ۱۹۳۴ء میں دو ہفتہ کے لئے جاری کیا گیا تھا۔ نصاب مذکور پھلوں اور سبزیوں کی حفاظت (ڈبوں اور بوتلوں میں بند کرنے) سبزیوں کے خشک کرنے۔ ٹماٹر کی چٹنی اور مارملیڈ تیار کرنے۔ لیموں کی رس کو محفوظ رکھنے اور پھلوں پر شیرہ چڑھانے کے متعلق ہوگا۔ اس نصاب میں داخلہ کے لئے کم از کم تعلیمی معیار امتحان میٹریکولیشن ہوگا۔ اور ان اشخاص کو ترجیح دی جائے گی جو جولائی ۱۹۳۴ء کے پہلے نصاب میں شامل ہوچکے ہوں تاکہ وہ اپنی تعلیم مکمل کرسکیں۔

پھلوں کی کاشت کے متعلق دو ہفتہ نصاب اُن عام امور سے تعلق رکھتا ہے جن سے ایک کاشتکار کو جو پھلوں کی کاشت شروع کر رہا ہو۔ اپنی روزمرہ کی زندگی میں دوچار ہونا پڑتا ہے۔ مثلاً ذخیرہ سے درختوں کا انتخاب۔ مختلف پھلدار درختوں کے لئے زمین کی موزونیت۔ باغوں کی داغ بیل ڈالنا۔ کھاد۔ آبپاشی۔ کاشت۔ ایک فصل کے ساتھ ساتھ دوسری فصل تیار کرنا۔ قلم تراشی۔ پھلوں کو چننا اور انہیں بکسوں میں بند کرنا۔ کیڑوں اور بیماریوں وغیرہ کا انسداد اس کے علاوہ شگوفے پھوٹنے۔ پیوند لگانے۔ شاخیں چھانٹنے اور زمین وغیرہ تیار کرنے اور ذخیرے میں پودے تیار کرنے کے متعلق عملی تعلیم دی جاتی ہے۔ ان اشخاص کو ترجیح دی جائے گی جو فی الحقیقت پھلوں کی کاشت میں مصروف ہیں یا جو باغ لگانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

یہ امر کہ کس زبان میں تعلیم دی جائے اُن اشخاص پر منحصر ہوگا جو جماعت میں داخل ہوں۔ ہر دو نصاب میں طلبہ کی ایک محدود تعداد لی جائیگی۔ پنجابی طلبہ سے ۵ روپے اور باہر کے طلبہ سے ۱۰ روپے فی نصاب فیس لی جائیگی طلبہ کو اپنے طعام و قیام کا انتظام خود کرنا ہوگا۔

داخلہ کیلئے درخواستیں پہلے نصاب کے متعلق ۱۸ فروری ۱۹۳۵ء تک دوسرے نصاب کے متعلق یکم مارچ ۱۹۳۵ء تک پرنسپل پنجاب ایگریکلچرل کالج لائلپور کے نام

ahmadimuslim.de

دھوکہ سے بچیں!

کوی ونودوید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید کی ایجاد کردہ

"اُمرت دھارا" (رجسٹرڈ)

(تمہارے گھر کا حکیم)

کی شہرت دیکھ کر نقالوں نے اسکی نقلیں بنانا شروع کر دیں۔ اور کیتوں نے پبلک کو دھوکہ دینے کے لئے ملتے جلتے نام رکھے ہیں۔ ایسی سب دوائیں معمولی سی نقلیں ہیں۔ جو وقت پر مریض کو دھوکہ دیتی ہیں۔ "امرت دھارا" کا نسخہ پنڈت جی کے سوا اور کوئی نہیں جانتا ہے نہ جان سکتا ہے۔ اسلئے ہوشیار رہئے اور

اصلی سچی امرت دھارا کے سوائے نقل نہ خریدئیے

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ (عـہ/) نصف ایک روپیہ چار آنے (عـہ/) نمونہ صرف آٹھ آنے (۸)

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:- امرت دھارا (۲۳) لاہور

المشتہر

مینجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

مسلم چاول ہاؤس

چاول ہر قسم و باسمتی ایک سالہ و دو سالہ، ڈیرہ دون و صوابی، منگہ، تھوک و پرچون ایک بوری تک صابون و کریانہ، نیز بادام و مصالحہ وغیرہ و دالیں ہر قسم بارعایت مل سکتی ہیں۔ عیدین و محرم کے لئے مسلم برادران و دکانداران فرمائش دیکر مشکور فرمادیں۔

(نوٹ) آرڈر کی تعمیل آمد نقد روپیہ یا وصولی بلٹی بذریعہ بنک یا وی پی کے ذریعہ کی جاتی ہے۔

چوہدری سوار علی ولی محمد لکڑ منڈی۔ نزد ڈاکخانہ ڈھاب بستی رام امرتسر (پنجاب)

سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بینظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عـہ

مینجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

مفت - کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست کتب طلب کرنے پر ہر شخص کو مفت روانہ کی جاتی ہے۔ (مہتمم)

مومیائی

مصدقہ علماء اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث"

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں

خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق، دمہ، کھانسی، ریزش، کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ .... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک عـہ۔ آدھ پاؤ عـہ۔ پاؤ بھر عـہ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔ (۳۰۹)

شہادتیں

جناب حکیم احمد میاں عبد اللہ میاں کھمبات

"کئی بار آپ کے ہاں مومیائی منگوا کر استعمال کر چکا ہوں بہت مفید ثابت ہوئی۔ اب آدھ پاؤ فوراً بذریعہ وی پی بھیجدیں۔ نوازش ہوگی۔" (۱۲ دسمبر ۳۴ء)

جناب یو ٹیک صاحب مانڈلے۔ "جس مریض کو میں نے آپ کی مومیائی استعمال کرانے کی سفارش کی تھی اس کے لئے اکسیر ثابت ہوئی۔ اب ایک چھٹانک جس قدر جلد ممکن ہو میرے نام اور بذریعہ وی۔ پی روانہ فرمائیں۔ میں اپنے سب دوستوں کو اس کے فوائد سے مطلع کر رہا ہوں۔" (۱۹ دسمبر ۳۴ء)

(ترجمہ انگریزی چٹھی) (ملنے کا پتہ)

دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

تمام دنیا میں بےمثل

سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اُردو کا ہدیہ

چار روپیہ ہے

اس حمائل شریف کی خوبیاں بیشمار ہیں۔ ایک بہت بڑی خوبی یہ ہے کہ اس کے حاشیہ پر تمام تفاسیر اہلسنت جماعت سے وہ نایاب مضامین لکھے گئے ہیں جن کی اس زمانہ میں اشد ضرورت ہے۔ اور کسی حمائل میں وہ نہیں ملیں گے۔

ایک اور خوشخبری یہ ہے کہ آٹھ جلد کے خریدار کو ایک جلد مفت بطور انعام ملے گی۔

تمام دنیا میں بےمثل

مشکوۃ مترجم و محشی

اُردو کا ہدیہ
سات روپیہ ہے

ترجمہ بین السطور نہایت سلیس اُردو میں ہے اور حاشیہ پر نہایت نایاب مضامین شروح محققین سے لکھے گئے ہیں۔ ایک اور خوشخبری یہ ہے۔ کہ آٹھ جلد کامل کے خریدار کو ایک جلد کامل مفت بطور انعام ملے گی۔

عبد الغفور غزنوی مالک کارخانہ
انوار الاسلام امرتسر

پانچسو روپے کا نقد انعام

طلائے نو ایجاد رجسٹرڈ ؁

ڈاکٹر فرانس کا علاج کمزوری و نامردی

جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں تو فوراً اس طلا سے فائدہ حاصل کریں۔ طلا کے ہمراہ حب مقوی باہ بھی روانہ کی جاتی ہے۔ جو اس طلا کو بیکار ثابت کرے اس کو ۵۰۰ روپیہ نقد انعام دیا جائیگا۔ قیمت ایک بکس ۳ روپے

پتہ:۔ ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ

لقمان الحکمت فاضل طب حکیم محمد عبد اللہ صاحب کی معرکتہ الآرا ایجاد

فاضل مکمل بکس مردمی

یعنی کمزوری اور ناطاقتی کا واحد علاج۔ بجلوقین کے لئے اکسیر صفت دوا ہے۔ قوت مردانہ کے تمام نقائص کو دور کرتا ہے۔ اس کی خوردنی ادویات مقوی دل و دماغ جگر ہیں۔ قوت منعم اور خون کو طاقت دیتی ہیں۔ مادہ تولید کے نقص کی اصلاح کرتی ہیں۔ قیمت ۲ روپے

نوٹ:۔ بکس مذکور کے خریدار کو رسالہ طب و جراحت سال بھر مفت بھیجا جائے گا۔

نیجر دواخانہ فاضل طب حکیم محمد عبد اللہ چوک لوہگڑھ امرتسر

اکسیر ہاضمہ

اگر آپ چاہتے ہیں کہ معمولی غذا کھا کر صحت قائم رہے اور بیماریوں سے نجات ملے، ہمیشہ تندرست رہیں، دل خوش رہے، چہرہ پر رونق، رعب و جاہت پیدا ہو تو ہماری مشہور ہر دلعزیز خوش ذائقہ ایجاد اکسیر ہاضمہ کا استعمال کریں کیونکہ اس سے معدے کی تمام بیماریاں کافور ہو جاتی ہیں اس سے معمولی غذا بھی مقویات کا کام دیتی ہے۔ اس سے دل و دماغ جگر وغیرہ اعضاء رئیسہ کو طاقت پہنچتی ہے قیمت فی ڈبیہ جس میں آدھ پاؤ سفوف ہوگا۔ ایک روپیہ

اکسیر موتی دانت

دانتوں کی جملہ بیماریوں کے لئے نہایت ہی مفید ہے۔ اگر آپ اپنی صحت کو تندرست رکھنا چاہتے ہیں تو اکسیر موتی دانت کا استعمال فی الفور شروع کر دیں۔ دانتوں کی میل کچیل، بدنمائی، ہلنا وغیرہ دور ہو کر دانت فولاد کی طرح مضبوط اور موتیوں کی طرح چمکیلے ہو جاتے ہیں۔ اور منہ سے پھولوں کی سی مہک پیدا ہوتی ہے۔ جس سے طبیعت بہت ہی بشاش ہو جاتی ہے قیمت فی ڈبیہ جو عرصہ کیلئے کافی ہے۔ صرف ۸ر

(منگانے کا پتہ)
نیجر اکسیر ہاضمہ ایجنسی۔ لاہوری گیٹ
کوچہ جٹاں ۳۰۸/۹ امرتسر

کفر توڑ } مصنفہ غازی محمود (دھرمپال) لدھانوی۔ مضمون نام سے ہی ظاہر ہے۔ یہ وہ کتاب ہے جس کو پڑھ کر کوئی متعصب سے متعصب بھی ہو اسلام کے آگے سر تسلیم خم کر دیتا ہے۔ قیمت ۶ر

شدھی توڑ } مصنفہ موصوف۔ آریوں کے عقائد، خیالات، مذہب اور رسومات نیوگ وغیرہ کی عریاں تصویر دکھلائی گئی ہے۔ قابلدید کتاب ہے۔ قیمت ۴ر

تحفۃ الہند } مع کتھا سلوئی۔ مصنفہ مولوی عبید اللہ صاحب مرحوم۔ یہ کتاب پچاسوں مرتبہ چھپکر فروخت ہو چکی ہے۔ انسداد ارتداد اور آریوں کے منہ پر لگانے کا ایسا قفل ہے جس کی چابی ہندوؤں کے پاس نہیں۔ ہر مسلمان کو اس کا مطالعہ ضروری ہے۔ قیمت ۱۲ر

ثبوت قربانی گاؤ } مصنفہ مولوی حافظ محمود الحسن صاحب عمر پوری۔ اس میں قرآن و حدیث اور ہندوؤں آریوں کے وید شاستر، رامائن مہابھارت اور توریت و انجیل سے گائے کی قربانی کا ثبوت دیا گیا ہے۔ رسالہ ہذا کے دو حصے ہیں۔ قیمت ہر دو حصہ صرف چھ آنے (۶ر)

ملنے کا پتہ:۔ نیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

(۳۱۶)

در تردید قادیانی مشن

(تصانیف مولنا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری)

الہامات مرزا } اس کتاب میں مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں پر مفصل بحث کر کے ان کو غلط ثابت کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ الہامات میں اختلاف ہونا مامور من اللہ ہونے کے قطعی منافی ہے۔ قیمت ۹ر

مرقع قادیانی } اس میں مرزا صاحب قادیانی مدعی مسیحیت و مہدویت کے متعلق قابلدید مضامین درج ہیں۔ قیمت ۳ر

تاریخ مرزا } مرزا صاحب قادیانی کی زندگی کے صحیح صحیح حالات از طفولیت تا دم وفات۔ اس میں مندرج ہیں۔ قیمت ۶ر

نکاح مرزا } مرزا صاحب قادیانی کی آسمانی منکوحہ (محمدی بیگم) کی پیشگوئی کی قطعی تردید ان کے اپنے اقوال سے کی گئی ہے۔ قیمت ۳ر

عقائد مرزا } مرزا صاحب قادیانی کے عقائد کا مختصر بیان۔ ان کی اپنی عبادات کا حوالہ دیا گیا ہے۔ قیمت ۲ر

فاتح قادیان } جس میں لودہانہ کے انعامی مباحثہ متعلقہ دعا مرزا صاحب قادیانی بابت وفات مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب مع فیصلہ منصفان و سرپنچ کی روئداد درج ہے۔ اور کتاب "آیت اللہ" مصنفہ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے امیر جماعت احمدیہ (مرزائیہ) لاہوری پارٹی کا بھی مدلل جواب دیا گیا ہے۔ قیمت ۶ر

چیستان مرزا } مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے کلام میں اختلاف ثابت کیا گیا ہے۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۲ر

شہادات مرزا } (ملقب بہ "عشرہ مرزائیہ") جس میں دس شہادتوں سے مرزا صاحب قادیانی کے دعوئے مسیحیت موعودہ کی تردید کی گئی ہے۔ اور جس کے جواب پر بفیصلہ منصف مبلغ ایک ہزار روپیہ کا اعلان کیا گیا تھا۔ جس کو مرزائی امت آج تک وصول نہ کر سکی۔ قیمت ۳ر

فتح ربانی } ایک زبردست تحریری مباحثہ۔ دربارہ حیات مسیحؑ۔ مابین مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب اور مولوی غلام رسول صاحب ساکن راجیکے مرزائی قادیانی۔ قیمت ۶ر

شاہ انگلستان اور مرزا قادیان } ثابت کیا گیا ہے کہ جارج پنجم شاہ انگلستان کا دربار دہلی میں تشریف لانا خدائی حکمت میں مرزا صاحب کی تکذیب کے لئے تھا۔ ۱ر

فسخ نکاح مرزائیاں } مرزائیوں سے میل جول اور شادی غمی میں شریک نہ ہونے کے متعلق علماء اسلام کا متفقہ فتوے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ مرزائی اسلام کے خلاف ہیں۔ قیمت ۱ر

نکات مرزا } مرزائے قادیانی و مولوی عبد اللہ چکڑالوی کے معارف و نکات کے بہت سے نمونے دکھائے گئے ہیں۔ تاکہ ان دونوں ہستیوں کا خوب مقابلہ ہو سکے۔ قیمت ۴ر

محمد قادیانی } مرزائے قادیانی کا دعوئے تھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی میں مثیل ہوں۔ ان کے اپنے اقوال سے ان کے اس دعوے کی تردید ہے۔ قیمت صرف ۲ر

مراق مرزا } رسالہ ہذا میں ڈاکٹروں اور حکیموں کے اقوال سے مرض مراق کی تشریح کی گئی ہے کہ وہ ایک قسم کا جنون ہوتا ہے۔ پھر مرزا صاحب اور ان کے جانشین میاں محمود کا اپنے اپنے اقراروں سے مراقی ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۲ر

تعلیمات مرزا } (مع جواب الجواب) قادیانی مشن کی تردید کے لئے یہ مختصر گر جامع رسالہ ہے۔ جو کہ مع جواب الجواب شائع ہوا ہے۔ اسکو پاس رکھنے والا ہر میدان میں مرزائیوں پر غلبہ پا سکتا ہے۔ ۶ر

فیصلہ مرزا } (عربی و اُردو) اس رسالہ میں آخری فیصلہ والے اشتہار کی بہت عمدہ تشریح کی گئی ہے۔ جس کی مرزائی آج تک تردید نہیں کر سکے۔ اور "آخری فیصلہ" کے متعلق ان تمام اعتراضات کا مفصل و مدلل جواب دیا گیا ہے۔ جو آئے دن مرزائی کرتے رہتے ہیں۔ اس رسالہ کا ایک صفحہ (۳۱۱) عربی بالمقابل اُردو ہے۔ قادیانیوں کے لئے زبردست حربہ ہے۔ قیمت ۴ر

فیصلہ مرزا } (انگریزی) مذکورہ بالا رسالہ کا انگریزی میں بھی ترجمہ کیا گیا ہے چھپوائی و کاغذ بہت اعلےٰ۔ قیمت ۵ر

علم کلام مرزا } اس رسالہ میں مرزا صاحب کو بحیثیت مصنف جانچا گیا ہے۔ آج تک مرزائیوں کی تردید میں جس قدر کتابیں شائع ہوئی ہیں۔ یہ رسالہ ان سب سے نرالا ہے۔ اس کا مضمون بھی بالکل اچھوتا اور انوکھا ہے۔ ہمارا دعوئے ہے کہ اس سے پہلے اس قسم کا کوئی رسالہ آپ کی نظر سے نہ گزرا ہوگا۔ قیمت ۸ر

عجائبات مرزا } جس میں مرزا صاحب کی تحریرات سے ثابت کیا ہے کہ ان کی عمر صرف گیارہ سال تھی۔ قیمت ۳ر

بہاء اللہ اور مرزا } جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے اپنے دعاوی میں شیخ بہاء اللہ ایرانی کی پیروی کی ہے۔ قابلدید رسالہ ہے۔ قیمت صرف ۶ر

تصانیف دیگر مصنفین

شہادت القرآن } مصنفہ مولانا ابو تمیم محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی۔ دربارہ حیات حضرت عیسےٰ علیہ السلام۔ اس کتاب میں

قادیانی توہمات دربارہ وفات مسیح ھباءً منثوراً ثابت کرکے قرآن وحدیث کی روشنی میں حیات مسیح علیہ السلام کو عالمانہ رنگ میں ثابت کیا گیا ہے۔ حصہ اول میں لفظ "توفی" کی تحقیق انیق کی گئی ہے اور حصہ دوم میں ان تمام قرآنی آیات کا جواب دیا گیا ہے جو مرزا صاحب نے "براہین احمدیہ" میں اپنے دعویٰ پر بطور استدلال کے پیش کی تھیں۔ حصہ اول ۸/ حصہ دوم ۸/ مکمل ۱۴/

الخبر الصحیح } اس رسالہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر شریف پر مفصل بحث کرکے قادیانی خیالات کی تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۲/

المسیح الموعود } یعنی مسئلہ حیات مسیح یا یوں کہئے کہ مسیح موعود کے بارے میں جو زبردست اختلاف اہل اسلام میں واقع ہے اس کے انسداد کے لئے مفصل بحث مدلل بدلائل قرآنیہ وحدیثیہ واجماعیہ دقیا بنظر احقاق حق وابطال باطل اس کتاب میں موجود ہے۔ حضرت مسیح کا بطور معجزہ کے زندہ بجسم آسمان پر اٹھایا جانا اور قرب قیامت کے نزول فرمانا عجب پیرائے میں دلائل قویہ کے ساتھ ثابت کیا ہے۔ ساتھ ہی اس کے مخالفین کے اعتراضات کو عقلاً ونقلاً غلط ثابت کرکے ہر پہلو سے ان پر اتمام حجت کیا گیا ہے۔ قیمت صرف ۸/

کاویہ علی الغاویہ } مصنفہ مولوی محمد عالم صاحب امرتسری

اس ضخیم کتاب میں مولوی صاحب موصوف نے مرزائی مشن پر وسیع سیر کن بحث کی ہے ہر مبحث اس میں مذکور ہے۔ معلومات کا ذخیرہ ہے۔ گویا مرزائیت کی تردید میں ایک لاجواب کتاب ہے۔ ضخامت حصہ اول ۴۰۶ صفحات۔ ضخامت حصہ دوم ۶۵۰ صفحات قیمت حصہ اول صرف ۸/ حصہ دوم ۱۲/ سائز ۲۹×۲۲ کتابت طباعت اعلیٰ

حقیقۃ المسیح } اس رسالہ میں مسیح صادق کی علامات بہت عمدہ پیرایہ میں تحریر کی گئی ہیں۔ قیمت ۶/

سودائے مرزا } مصنفہ حکیم محمد علی صاحب امرتسری۔ اس رسالہ میں طبی دلائل اور مرزا صاحب کے اپنے اقوال سے ثابت کیا گیا ہے کہ آپ نہ نبی تھے نہ مجدد بلکہ مرض مالیخولیا کے مریض تھے۔ لہٰذا ان کے کل الہامات اور دعاوی اسی مرض کا نتیجہ تھے۔ قیمت ۴/

نشان حج اور مرزا } مصنفہ حکیم محمد عبدالرحمٰن صاحب خلیق۔ یہ کتاب اپنی طرز کی پہلی اور بالکل نرالی ہے۔ گویا ایک قادیانیت شکن حربہ ہے۔ جس کی متحمل مرزائیت قطعاً نہیں ہو سکتی۔ اس میں نشانات مسیح موعود کے علاوہ نشان حج پر سیر کن بحث کی گئی ہے اور مرزائیوں کے دس عذرات کے دندان شکن جوابات درج ہیں۔ آخر میں ایک ضمیمہ ہے جس میں مرزا صاحب کی شرعی حیثیت سے تخفیص کی گئی ہے۔ قیمت صرف ۳/

حالات مرزا } (یعنی مرزائی مذہب کی اصلیت) جس میں قرآن وحدیث کی روشنی کے بعد قادیانی لٹریچر سے مرزا صاحب قادیانی کے دعوے مجددیت۔ مسیحیت۔ مہدویت۔ نبوت کی احسن پیرایہ میں تردید کرکے ختم نبوت کے مسئلہ۔ حیات وممات وولادت مسیح پر بحث کرکے ہر پہلو سے ان پر اتمام حجت کیا گیا ہے۔ قیمت صرف ۵/ مؤلفہ ابو محمد اسحاق امرتسری

عشرہ کاملہ } مصنفہ مولوی محمد یعقوب صاحب پٹیالوی۔ جس میں دس فصلیں ہیں اور ہر فصل دس دلائل پر مشتمل ہے۔ گویا پورے سَو دلائل سے نہایت سادہ اور عام فہم پیرایہ میں مذہب قادیانی کی حقیقت کو اسی مذہب کی کتب وتحریرات سے بے نقاب کیا گیا ہے۔ قیمت ۱۲/

تحقیق لاثانی } یعنی محاکمہ بر پیشگوئی نکاح آسمانی مرزا غلام احمد قادیانی۔ مصنفہ مولوی محمد یعقوب صاحب پٹیالوی۔ جس میں مرزا صاحب کے الہاموں صاف وصریح اقراروں اور خود ان کے تسلیم کردہ معیاروں کی رو سے ثابت کیا گیا ہے کہ اُن کی تعلیم اور ان کے عقائد شریعت حقہ کے خلاف ہیں۔ قیمت ۱۲/

بارقہ ضیغمیہ } اس میں قادیانیوں کے شائع کردہ رسالہ یعنی "تفہیمات ربانیہ" بجواب عشرہ کاملہ پر مختصر تبصرہ کرتے ہوئے ثابت کیا ہے کہ یہ فرقہ قادیانیہ حق وصداقت سے کس قدر دور ہے۔ ۲/

غائث المرام } اس رسالہ میں قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی مرحوم نے مسئلہ حیات عیسےٰ علیہ السلام کا عالمانہ ثبوت دیا ہے۔ قابل دید ہے۔ کتابت طباعت عمدہ۔ قیمت ۶/

تائید الاسلام } اس کتاب میں بھی قاضی صاحب موصوف نے مسئلہ حیات مسیح پر محققانہ بحث کی ہے۔ قیمت ۶/ (غائث المرام کا دوسرا حصہ)

تفسیر ثنائی اُردو

جو اپنی گوناگوں خوبیوں اور نکات کی خوش اسلوبیوں کے باعث عوام میں جسقدر مقبولیت حاصل کر چکی ہے اسکی تعریف میں یہ آپ ہی شہادت دے سکتی ہے۔ شروع تفسیر سے اخیر تک جب تک تمام کی تمام نہ پڑھ لی جائے کسی پہلو چین نہیں پڑتا۔ کیونکہ اسکی خاص خوبی یہ ہے کہ ایک کالم میں آیات قرآن مجید مع ترجمہ ہیں دوسرے کالم میں تفسیر ہے اور نیچے شان نزول وحواشی درج ہیں۔ اس کی آٹھ جلدیں ہیں۔ فی جلد ۱۴/ مکمل سٹ عـ۱۲ روپیہ۔ محصول علیحدہ ہوگا۔ جلد ششم مکرر زیر طبع ہے۔

(ملنے کا پتہ) **دفتر اہلحدیث امرتسر** (پنجاب)

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن

ahmadimuslim.de

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲۰

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

جلد ۳۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نمبر ۲۶

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ و سنتی

اخبار — امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ برجاں مسلم داشتن

مدیر مسئول — ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۔۔۔ للعہ

رؤسا و جاگیرداران سے ۔۔۔ ۔ ۔۔۔ ۔۔۔

عام خریداران سے ۔۔۔ ۔ ۔۔۔

۔ ۔ ششماہی ۔۔۔

ممالک غیر سے سالانہ ۔۔۔ شلنگ

فی پرچہ ۔ ۔ ۔ ۔

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر ۲۱ محرم الحرام ۱۳۵۴ھ مطابق ۲۶ اپریل ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

جذبات نادم ۔ ۔ صفحہ ۱
انتخاب الاخبار ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ صفحہ ۲
دہلی میں مسئلہ امامت ۔ ۔ ۔ ۔ صفحہ ۳
مولوی محمد علی کی شہادت میں قادیانیوں کی رعایت صفحہ ۴
قادیانی خلیفہ باپ کی جگہ ۔ ۔ ۔ صفحہ ۶
مسیحی رسالہ المائدہ کے سوال کا جواب ۔ صفحہ ۸
حدوث مادہ و ارواح ۔ ۔ ۔ ۔ صفحہ ۹
برہان التفاسیر ۔ ۔ ۔ ۔ صفحہ ۱۱
اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان ۔ صفحہ ۱۲
فتاوے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ صفحہ ۱۳
متفرقات صفحہ ۱۴ ۔ ملکی مطلع ۔ صفحہ ۱۵
اشتہارات ۔ ۔ ۔ ۔ صفحہ ۱۶–۲۰

جذبات نادم

جبیبِ خدا پر جو قربان ہوگا
اسی پر خدا بھی مہربان ہوگا
شریعت کا ہر دم جسے دھیان ہوگا
حقیقت میں وہی مسلمان ہوگا
جو دنیا میں دین پر تو قائم رہے گا
تو جنت میں جانا بھی آسان ہوگا
کریگا جو شرک اور بدعت ہمیشہ
تو پھر کس طرح وہ مسلمان ہوگا
خلاف اہل سنت عمل جس کا ہوگا
کبھی بھی نہ وہ اہل ایمان ہوگا
عمل دینِ حق پر کریگا جو ہر دم
خداوند عالم کا مہمان ہوگا
پڑھیگا نہ جو علم دینی برادر
وہ دانا بھی ہوگا تو نادان ہوگا
جو اسراف بیجا کرے شادیوں میں
وہ قرضہ میں پھنس کر پریشان ہوگا
کرے چوریاں اور کھیلے جو جوا
وہ انسان ہو کر بھی حیوان ہوگا
نہ کرنا کسی کی کبھی تم برائی
کہ نادم ترا اس سے نقصان ہوگا

حیات طیبہ یعنی سوانحعمری مولانا محمد اسمٰعیل شہید دہلوی رح دوبارہ بعد تصحیح عمدہ کتابت و طباعت سے شائع ہوئی ہے قیمت ۱۲ر (منیجر اہلحدیث)

انتخاب الاخبار

—— امرتسر میں چند طاعون کے کیس ہوئے۔ جن میں سے ۳۰ اموات واقع ہوئیں۔ بلدیہ کے محکمہ حفظان صحت کی طرف سے اس کی روک تھام کی تدابیر عمل میں لائی جا رہی ہیں۔ ضلع کے چند دیہات سے بھی اس وبا کے پھیلنے کی اطلاع ملی ہے

—— امرتسر دروازہ رامباغ کے نزدیک ایک مسجد کے غسلخانہ میں ایک بم پھٹا۔ مگر نقصان کوئی نہیں ہوا۔ پولیس جائے واردات پر فوراً پہنچ گئی۔ اور بم ساز کی تلاش میں مصروف ہے۔

—— لاہور میں انجمن حمایت اسلام کا سالانہ اجلاس ۱۹-۲۰-۲۱ اپریل کو ہوا۔ جس میں نواب شاہ نواز صاحب آف ممدوٹ۔ علامہ عبداللہ یوسف علی اور نواب صاحب چھتاری نے شرکت فرمائی۔

—— لاہور میں سلور جوبلی کے موقعہ پر ۶-۷ مئی کو منٹو پارک میں عظیم الشان میلہ ہوگا۔ جس میں فوجی نوجوان شہسواری، بوائے سکاؤٹ مختلف اقسام کی ورزشیں دکھائینگے۔ نیز اس موقع پر امام بخش اور گونگا پہلوان کی کشتی بھی ہوگی۔ کرکٹ ہاکی، فٹ بال کے میچ بھی ہوں گے۔ ہوائی جہازوں کے کرتب بھی دکھائے جائیں گے۔

—— ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ عراق کو جانے والے مسافر ہندوستان سے روانہ ہونے سے پہلے ہیضہ کا ٹیکہ ضرور لگوا کر جائیں اور ساتھ ہی ٹیکہ لگوانے کا سرٹیفکیٹ بھی لے جائیں۔

—— صوبہ پنجاب میں قرضہ بل کا نفاذ ۱۹ اپریل سے کیا گیا ہے۔

—— پنجاب کے مشہور کانگرسی رائے زادہ ہنسراج کانگرس سے مستعفی ہو گئے ہیں۔

—— کراچی میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اخبارات و مطابع کو بذریعہ نوٹس مطلع کیا ہے کہ وہ ۱۹ اپریل سے مزید ایک ماہ تک نتھو رام و عبدالقیوم کے متعلق کسی قسم کی کوئی خبر یا اشتہار شائع نہ کریں۔

—— ملک معظم کی سلور جوبلی کے سلسلے میں صرف پنجاب میں سے ۱۸ اپریل تک ۳ لاکھ ۶۲ ہزار ۹۴۳ روپے گیارہ آنے جمع ہو چکے ہیں۔

—— ننکانہ صاحب اور شیخوپورہ کے درمیان سڑک پر کول تار بچھانے کے لئے گرم کی جا رہی تھی۔ زیادہ گرم ہونے کی وجہ سے گیس پیدا ہو گئی اور ڈرم پھٹ گیا۔ دو آدمی ہلاک اور ایک مزدور زخمی ہوا۔

—— رنگون کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ پی یو میں وہاں کے ایک کارخانہ میں آگ لگ جانے سے تقریباً سترہ ہزار روپے کا نقصان ہوا۔

—— مانڈلے میل ٹرین (علاقہ برما) کو تباہ کئے جانے کے سلسلہ میں پولیس نے تین ماہ کی تحقیقات کے بعد پانچ آدمی گرفتار کئے ہیں۔

—— نیلور میں ہندو مسلم فساد ہو جانے سے متعدد آدمی مجروح ہوئے۔

—— اعتماد پور اور فیروز آباد (جو ضلع آگرہ کی تحصیلیں ہیں) میں طاعون زور پکڑ رہی ہے ایک گاؤں میں صرف ایک خاندان کے ۱۸ افراد اس وبا کا شکار ہو گئے۔

—— کلکتہ کے نزدیک برہمن بادیہ اور چاندپور میں بارش کے خوفناک طوفان آنے سے پانچ میل کے رقبہ میں جس قدر فصلیں تھیں۔ بالکل تباہ ہو گئیں۔ پندرہ سو مکانات منہدم ہو گئے۔

—— جزائر مالدیو میں خاص احکام کی رو سے عورتوں کی تعلیم ممنوع قرار دی گئی ہے۔

—— کوہ ہمالیہ کے نچلے حصہ میں چین کی طرف ہنزا۔ پچیلاس اور نگر مشہور سرسبز و شاداب علاقے ہیں۔ جن کے متعلق مہاراجہ سر ہری سنگھ والئے کشمیر اور برطانیہ میں معاہدہ ہو گیا ہے کہ ان پر ۳۰ مئی کو برطانیہ کا قبضہ ہو جائیگا۔

—— بلغاریہ میں بغاوت پھیل جانے سے بہت سے لیڈر گرفتار کئے گئے ہیں جن میں دو سابقہ وزیر بھی ہیں۔

—— ۲۱ اپریل کو جزیرہ فارموسا میں ایک قیامت خیز زلزلہ آیا۔ جس کی وجہ سے ایک ہزار ۳۴۲ افراد ہلاک اور ۳ ہزار ۶۸۰ مجروح ہوئے پانچ ہزار مکانات تباہ و برباد اور تیس ہزار نفوس جان و مال برباد ہو گئے۔

—— لندن کی خبر ہے کہ وہاں کے ۹۴ پولیس کے سپاہی اور چند افسران بیک وقت گرفتار کئے گئے۔ کیونکہ انہوں نے بارش میں ایک خاص قسم کی وردی استعمال نہیں کی تھی۔ جس کی وجہ سے کئی حادثات رونما ہوئے۔

—— اٹلی کے نائب وزیر جنگ نے اعلان کیا ہے کہ ہم نے جنگ کی زبردست تیاریاں شروع کر رکھی ہیں۔ اس ماہ میں چھ لاکھ فوجی نوجوان تیار ہو جائیں گے۔ کیونکہ یورپ کی مختلف طاقتوں میں سیاسی کشمکش جاری ہے جس کے باعث جنگ چھڑ جانے کا اندیشہ ہے اس لئے ہم بھی ہر وقت جنگ کے لئے تیار ہیں۔

—— مسٹر ڈی ویلیرا پریزیڈنٹ آئرلینڈ نے ایک تقریر میں بیان کیا ہے کہ ہم اس وقت تک چین کی نیند نہ سوئیں گے جب تک کہ آئرلینڈ کو مکمل طور پر آزاد نہ کرا لیں گے۔

جدید انگلش ٹیچر

گھر بیٹھے انگریزی زبان سیکھئے

مصنفہ بابو صدیق الحسن خاں شملوی

اس کے مطالعہ سے صرف چند ماہ میں آپ انگریزی زبان سیکھ جائیں گے۔ کسی استاد کی بھی حاجت نہ رہے گی۔ انگریزی خط و کتابت اور گفتگو آپ کرنے لگ جائینگے۔ قیمت صرف ۱۲/ ملنے کا پتہ:۔ مینیجر اہلحدیث امرتسر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۱ محرم الحرام ۱۳۵۴ھ

دہلی میں مسئلہ امامت

صوت قادیان کی بازگشت

مسلمانوں کے لئے جو چیز مفید بلکہ مفید تر ہوتی ہے وہی ان کی خوش قسمتی سے بحکم (روغن بادام خشکی آرد) مضر ہو جاتی ہے۔ مسئلہ امارت یا امامت فی نفسہ ایک مفید ترین چیز ہے مگر جب بے طرح اس کو استعمال کیا جائے تو یہی مضر بن جاتا ہے۔ جس کی مثال دہلی وغیرہ بلاد میں دیکھنی چاہئے جہاں اس کی بھیانک صورت نظر آتی ہے۔

مولوی عبدالوہاب صاحب صدری دہلوی نے (واللہ اعلم بمعانی صدر العالمین) امارت شرعیہ کا دعوے کیا۔ اہل دہلی (علماء اور شرفاء) نے اس کی مخالفت کی۔ چند غرباء نے ان کو تسلیم کیا۔ اس لئے انہوں نے اپنا لقب "امام غرباء اہل حدیث" مقرر کیا۔ عرصہ کے بعد دہلی میں ایک اجتماع ہوا۔ جس میں تین اصحاب اہل حدیث جماعت کی طرف سے منصف مقرر ہوئے۔ (۱) مولوی عبیدالرحمن صاحب میرٹھی۔ (۲) یہ خاکسار۔ (۳) تیسرے صاحب غالباً مولوی عبدالغفور نامی لکھنوی تھے۔ جو ان دنوں مدرسہ رحمانیہ دہلی میں مدرس اول تھے۔ اللہ اعلم اب کہاں ہیں۔ ہم تینوں نے مدعی امامت کو مدعو کیا۔ جب وہ نہ آئے۔ تو ان کے پاس جاکر روبرو سوال کیا کہ آپ کا دعوے کیا ہے۔ انہوں نے جو جواب دیا وہ قلم بند کیا گیا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ میں خاص دہلی کے لئے امام ہوں، میری امامت میں سرحدت سیاست داخل نہیں، میرا منکر بالتخلف مجرم نہیں۔ وغیرہ۔ اس پر جو اس وقت فیصلہ کیا گیا وہ بدستخطی دیگر علماء کے شائع کیا گیا تھا۔ بات آئی گئی۔ اس کے بعد تنازع ختم نہ ہوا۔ یہاں تک کہ جریدہ "اہلحدیث" کو بھی بلحاظ جماعتی تعلق کے اس میں دخل دینے کا خیال ہوا۔ زیادہ تر اس لئے کہ فریقین خصوصاً فریق مدعی کی طرف سے تعیین موضوع نہ ہوا تھا اس لئے گفتگو بے قاعدہ ہو رہی تھی۔

اہلحدیث ۱۶۔ذی الحجہ ۱۳۴۵ھ میں جو مضمون دیا گیا تھا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ حسب دستور علم کلام پہلے موضوع کی تقسیم کی گئی تھی۔ یعنی "امام" چار قسم میں منقسم ہوسکتا ہے (۱) نبی۔ (۲) ہادی یعنی راہنما۔ (۳) امام نماز۔ (۴) امام حکومت۔ ان چار قسموں کا ثبوت قرآن وحدیث سے دیکر لکھا تھا کہ:۔

"ان اقسام اربعہ کے احکام حسب قانون محصلین تعریف کے بعد ہر ایک قسم کا حکم بتانا بھی ضروری ہے۔ گو ضمناً معلوم ہوتا رہا ہے۔ تاہم تصریح کے ساتھ بتانا زیادہ صحیح ہوگا۔

قسم اول یعنی امامت انبیاء کا حکم یہ ہے کہ بلاچون وچرا اُن کی پیروی کی جائے۔ انکار کرنے والے پر کفر عائد ہو۔ جیسا کہ مسلمہ فریقین بلکہ مسلمہ کل اہل اسلام ہے۔

قسم دوم یعنی ائمہ ہدیٰ کی امامت کا حکم یہ ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے بشرط موافقت تعلیم انبیاء۔ والا۔ لا۔

قسم سوم امام صلوٰۃ کا حکم یہ ہے کہ خاص حالت صلوٰۃ میں امام کی پیروی فرض ہے۔ چنانچہ فرمایا اِذَا رَکَعَ فَارْکَعُوْا وغیرہ۔ مگر سوائے نماز کے باقی اوقات میں امام کی اطاعت فرض واجب نہیں

چوتھی قسم کا حکم یہ ہے کہ ہر حال میں اُس کی اطاعت کی جائے۔ ملکی انتظام اُس کے حکم کے ماتحت ہو۔ جہاد اُس کے حکم سے ہو۔ مظلوم اُس سے فریاد کرے۔ وہ ظالم سے مظلوم کا انتقام لے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

بایعنا رسول اللّٰہ صلے اللّٰہ علیہ وسلم علے السمع والطاعۃ فی العسر والیسر والمنشط والمکرہ۔ وعلیٰ اثرۃ علینا۔ الحدیث

"یعنی (ہم) صحابہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی کہ امام وقت کی بات سنا کرینگے اور تابعداری کیا کرینگے۔ تنگی۔ آسانی۔ خوشی اور ناخوشی سب میں"

اسی امام کی بابت ارشاد ہے کہ

قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من خرج من الطاعۃ وفارق الجماعۃ

ahmadimuslim.de

فمات میتۃ جاھلیۃ ۔ الحدیث
یعنی جو شخص امام کی اطاعت سے نکل
جائے اور جماعت سے جدا ہو جائے
وہ جاہلیت کی موت مرے گا؛

ان سب مراتب کی جامع قرآن مجید کی یہ آیت ہے۔

اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ۔

یعنی اللہ کا کہا مانو۔ رسول کا حکم مانو۔ اور اپنے میں سے حکومت والوں کی اطاعت کرو۔

پس اب مولوی عبدالوہاب صاحب دہلوی کے دعوے کی تنقید بہت آسان ہے۔ موصوف سے استفسار ہو کہ آپ ان چار اقسام کی امامت میں سے کونسی امامت کے قائل ہیں۔ (۱) امامت نبوت ؟ (ہمارا گمان بلکہ یقین ہے کہ نہیں)۔ (۲) امامت ہدایت ؟ (اس میں کوئی حرج نہیں۔ (۳) امامت صلوٰۃ ؟ کوئی حرج نہیں۔ (۴) امامت حکومت ؟ (بشرط تحقق) چشم ماروشن دل ماشاد۔ مگر یہ یاد رہے سہ

ہر کہ شمشیر زند سکہ بنامش خوانند

یاد رہے کہ امامت قسم چہارم ہی وہ امامت ہے جس پر اسلام کی ترقی کا دارومدار ہے۔ اسی کے ایک فعل کی بابت فرمایا ہے ذِرْوَۃُ سَنَامِہٖ الجہاد۔ (اسلام کی بلندی اور برتری جہاد میں ہے) یہ وہی عالی قدر فعل ہے جس کی بابت ارشاد ہے اَلْاِمَامُ جُنَّۃٌ یُقَاتَلُ مِنْ وَّرَائِہٖ (امام مثل ڈھال کے ہے جس کے حکم سے جہاد کیا جاتا ہے) یہی وہ امامت ہے جس کی بابت ارشاد ہے۔ الجہاد ماض مع بر و فاجر (جہاد جاری رہیگا چاہے امام نیک ہو یا بد)؛

(اہلحدیث ۱۷ جون ۱۹۳۲ء صفحہ ۲۰۳)

نوٹ:- ایک امت یا امارت سفری بھی ہے جو عارضی اور محدود الوقت ہے۔ اس لئے ہم نے اس کو ان چار میں داخل نہیں کیا۔

الجحدیث ہماری اس مداخلت سے مقصود یہ تھا کہ دہلوی مکالمہ بحکم

وَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ اَبْوَابِھَا

اصل موضوع پر آجائے۔ اس کے بعد ضروری تھا کہ فریق مدعی اپنے دعوے کی تشریح اور تعیین کر کے گفتگو چلاتا۔ لیکن جہاں تک ہمارا علم اور حافظہ کام دیتا ہے۔ ہم نے اپنے اس مضمون کا جواب نہ پایا۔ یہاں تک کہ بحکم خدا مولوی عبدالوہاب موصوف انتقال کر گئے۔ (بہات آئی گئی ہو گئی)

ان کے انتقال کے بعد ان کے اتباع نے ان کے صاحبزادہ مولوی عبدالستار صاحب کو امیر منتخب کر لیا۔ جدید امیر صاحب نے دہلی میں بماہ ماہ سنہ ... وہاں ایک جلسہ عام کیا۔ جس میں ایک تحریر بطور "خطبہ امارت" پڑھی جو چھپ کر ہمارے پاس بھی پہنچی۔ اس امارتی خطبہ کے دیکھنے سے ہمیں یقین ہوا کہ مسئلہ امارت کی گاڑی لائن سے اتری ہوئی ہے۔ جس کو لائن پر چلانے کی طاقت ڈرائیور میں نہیں۔ حق یہ تھا کہ ہمارے پیش کردہ اقسام میں سے جس قسم کی امامت یا امارت کے وہ اور ان کے والد ماجد مدعی تھے اس کی تعیین کرتے۔ پھر اس کا ثبوت اور حکم شرعی دلائل سے دیتے۔ مگر انہوں نے کیا تو یہ کیا کہ فریق منکرین پر سخت حملے شروع کئے۔ خصوصاً مجلس تنظیم، اہل حدیث کانفرنس وغیرہ کو سخت مکروہ الفاظ میں یاد کر کے اپنے مخالفوں کی فہرست میں داخل کر لیا۔ انا للہ! امیر جدید کے چند الفاظ یہ ہیں کہ:-

"**ناجائز انتخابات** اہل حدیث تو نامہ جنگیوں میں معروف برسرپیکار جنگ رہے مقلدین احناف صوبہ بہار نے مسئلہ امارت کی حقانیت سے فائدہ اٹھا کر ایک جماعت ۱۳۳۹ھ میں قائم کر لی۔ اہل حدیثوں میں مزید افتراق کا شوق ناجائز ۱۹۳۰ء کو موجزن ہوا تو بمقام لاہور مسجد مبارک میں ایک فرقہ ثنائیہ نے جلسہ کر کے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو سردار اہل حدیث بنا کر ثنائیہ فرقہ کی بنیاد ڈالی۔ کسی معترض نے کہا کہ مولوی عبدالوہاب صاحب امام جماعت غرباء اہل حدیث کی موجودگی میں یہ انتخاب ناجائز ہے۔ تو جواب دیا کہ اس میں اور اس سرداریہ انتخاب میں فرق ہے کہ یہ پولیٹیکل معاملات کے متعلق ہے۔ چنانچہ اخبار اہلحدیث میں بھی شائع ہوا تھا جیسے مسئلہ امارت کی صحت کی بنیاد مضبوط ہوتی گئی ویسے اس کی عملی صورت کی خلیج بھی بڑھتی گئی۔ بجائے اس کے کہ تمام ہندوستان کے مسلمان ایک لڑی میں منسلک ہوتے افتراق ہی بڑھتا گیا۔ بمقام لاہور میں پانچ چھ سال کا عرصہ ہوا۔ انجمن خدام الدین کے سالانہ جلسہ میں بموجودگی احناف کے مولوی انور شاہ صاحب۔ سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کا انتخاب امیر شریعت ہوا۔ اس سے جماعت اہل حدیث پنجاب کے بھی دو ٹکڑے ہوئے تو جب چاروں طرف دیکھا کہ اب کیا صورت ہو مولوی عبدالوہاب صاحب کی سچائی اور حقانیت کا ڈنکا تو دنیا میں بج گیا۔ بہت جرح و قدح کے بعد محض ضد بازی کے پیرایہ میں اپنی تمام قیود کی پولی کڑیوں کو توڑ تاڑ کر بلا اتفاق کل اہل حدیث ہندوستان چند نفوس نے ایک غیر معروف مقام (دکھیر پور) میں مجتمع ہو کر مسئلہ ہذا پر غور کرنا شروع کیا۔ تو جماعت غرباء اہل حدیث کی گرفت سے ایک

سے معلوم ہوا کہ انتخاب کرتے وقت کل اعیان کی شرکت ضروری ہے۔ دہلی میں بوقت انتخاب امیر اول (مولوی عبدالوہاب) اس طرح کا اجتماع ہوا ہوگا۔ غالباً اس اجتماع کے صدر مولوی محمد صاحب جوناگڈھی ہونگے۔ کیا مولوی محمد صاحب اس اجتماع پر روشنی ڈالیں گے ؟ (اہلحدیث)

محض ہیولانہ تخیل سے خارد داستہ اختیار کرکے ایک تنظیمی فرقہ قائم کیا۔"

(رسالہ خطبہ امارت صلا۔۱۷)

اہلحدیث | نہ لاہور میں کوئی فرقہ ثنائیہ قائم ہوا نہ کمیرپور میں کوئی تنظیمی فرقہ بنا۔ کیونکہ ان دونوں کی طرف سے تصریحاً شائع ہو چکا ہے کہ جس طرح حالت سفر میں چند مسافر ایک شخص کو اپنا امیر بنا کر سفر کرتے ہیں اسی طرح ہم چند آدمی ایک شخص کو سردار یا امیر بنا کر کام کریں گے۔

یہ دونوں جماعتیں نہ کسی کو خارج از ملت کہتی ہیں نہ کسی کو اپنے اندر آنے کے لئے مجبور کرتی ہیں۔ نہ ان کا فتوےٰ ہے کہ جو زکوٰۃ یا خیرات ہمارے توسط سے نہ دی جائے گی وہ قبول ہی نہ ہوگی نہ ان کا اعلان ہے کہ وعظ و نصیحت کرنے والے ہماری اجازت بغیر کریں گے تو جائز ہی نہ ہوگی۔

یہ سب امور مولوی عبدالوہاب دہلوی متوفی کی امامت میں داخل ہو کر فرقہ امامیہ کی علیحدگی کا موجب بنے ہیں۔ چنانچہ امارتی خطبہ کے صفحات ۸-۹ سے ظاہر ہے کہ بغیر اجازت امام کے کوئی کام جائز نہیں۔ آپ کے الفاظ یہ ہیں:۔

"یاد رہے کہ ہر کس و ناکس ملا مولوی انجمن و کانفرنس آل انڈیا و دیگر اہل حدیث اور دیگر مدارس کو شریعت محمدیہ کی طرف سے ہرگز اجازت نہیں کہ وہ بغیر ماتحتی امام وقت کے وعظ و درس کہے یا فتوےٰ دے۔ مسئلہ بتائے یا مسلمانوں میں جمعہ جماعت عیدین وغیرہ قائم کرے یا درس و تدریس کا سلسلہ قائم کرے۔ چنانچہ فرمان نبوی ہے۔ لَا یَقُصُّ اِلَّا اَمِیْرٌ اَوْ مَامُوْرٌ اَوْ مُخْتَالٌ۔ (ابوداؤد)" (رسالہ مذکور صث)

بلکہ اس سے بھی بڑھ کر دیکھئے کہ بغیر ماتحتی امیر جدید صاحبزادہ عبدالستار صاحب کے آخرت میں نجات ہی نہیں مل سکتی۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں کہ :۔

" جلدی سے جلدی امام (عبدالستار ولد مولوی عبدالوہاب) کی ماتحتی میں اپنے نفس امارہ اور دولت قارون پر لات مار کر جماعت غرباء اہل حدیث کے ساتھ داخل ہو کر قرآن حدیث کے عامل ہو جائیے ورنہ ہرگز ہرگز نجات کی صورت نہیں بلکہ ان ملا مولویوں کے مناظرے اور مباحثے، جنگ و جدال پر میدان حشر میں آپ کو کفِ افسوس مل کر ہیہات کہتے ہوئے بے فائدہ رونا ہوگا۔ ایسا نہ ہو کہ ہمراہی ان ملا مولویوں کے آپ کو بھی جہنم میں داخل کر دیا جائے اور کہیں یوں نہ کہنا پڑے کہ اِنَّا اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَ کُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِیْلَا ۔" (ص۹)

باانصاف ناظرین! | غور فرمائیں۔ کیا یہ وہی آواز نہیں جو قادیان سے پہلے ہی اٹھی تھی اور اب بھی اٹھتی ہے کہ بغیر ہماری اطاعت کے نجات ہی نہیں۔ بالکل دونوں آوازیں ایک جیسی ہیں۔ یہی آواز ہے جس نے قادیانی جماعت کو فرقہ مرزائیہ کے اسم سے موسوم کیا۔ یہی ایک آواز ہے جس سے دہلی کے یہ چند افراد فرقہ امامیہ کے اسم سے موسوم ہونے کے مستحق ہیں۔

اللہ اکبر! | کس قدر جرأت ان دونوں گروہوں نے کی ہے۔ قادیان کا صاحبزادہ میاں محمود لکھتا ہے کہ بغیر نبوت مرزا تسلیم کرنے کے نجات نہیں۔ دہلی کا صاحبزادہ کہتا ہے کہ بغیر تسلیم میری امارت کے نجات نہیں۔ تشابہت قلوبھم۔ ان دونوں گروہوں کی راہ نجات یہ ہے کہ بقول قادیان کلمۂ اسلام کے ساتھ مرزا رسول اللہ کہو یعنی لا اله الا اللہ محمد رسول اللہ و مرزا جری اللہ فی حلل الانبیاء۔

(انوار خلافت)

اسی طرح دہلوی صاحبزادہ بھی کلمۂ اسلام کو نجات کے لئے کافی نہیں جانتا۔ جب تک لوگ یہ اعتقاد نہ رکھیں۔

لا اله الا اللہ محمد رسول اللہ۔ عبدالستار خلیفۃ اللہ

کَبُرَتْ کَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ اِنْ یَّقُوْلُوْنَ اِلَّا کَذِبًا ۔

تنقیح | پس ہمارا اور آپ کا مبحث مقرر ہو گیا۔ کہ آپ کی امارت تسلیم کئے بغیر نجات نہیں۔ اس کا ثبوت ادلہ شرعیہ سے آپ نے دینا ہوگا۔

امارت اور کانفرنس | جدید امیر صاحب نے خطبہ امارتی میں اہل حدیث کانفرنس پر بھی چھینٹا ڈالا ہے۔ آپ کے الفاظ یہ ہیں۔

"چونکہ مولانا (عبدالوہاب) مرحوم علیہ الرحمۃ طمع نفسانی سے کوسوں دور تھے اور ان کو دنیادار مالداروں اور شیخ صاحبان کی خوشامد ہرگز ملحوظ نظر نہ تھی کما مَرَّ اس لئے آپ کو اظہار حق بلاخوف لومۃ لائم یا حق گوئی سے ان کا قول اثر انداز نہ ہو سکتا تھا تو الحق مُرٌّ مشہور مقولہ کے مطابق بعض مالدار آپ سے رنجیدہ خاطر تھے جن کے دست نگر اور پروردہ ایک طائفہ علماء کا تھا وہ طائفہ اپنے پشت پناہ متمولین کو لے کر مخالف ہو گیا اور کہا کہ بلا حکومت و سیاست دنیاوی کے امام نہیں ہو سکتا۔ امام کے لئے قرشیت و حکومت شرط ہے وغیرہ۔ جس نے ڈیڑھ اینٹ کی مسجد علیحدہ تیار کی اور ۱۳۲۸ھ میں ایک کانفرنس آل انڈیا اہل حدیث کے نام سے غلط اور ناجائز بنیاد ڈالی۔ کیونکہ اس کی بنیاد اصول فرنگ یعنی حکومت برطانیہ انگریزی کی عین روش پر تھی اور اصول اسلام کے خلاف۔ کیونکہ اس کی بنیاد بماتحتی امام وقت نہ تھی۔" (ص۱۵)

اہلحدیث | اب ہمیں فیصلے کی امید ہوگئی۔ لہٰذا ہم

تفسیر بیان الفرقان علی علم البیان۔ عربی زبان میں (۳) صرف پارہ اول کی جدید تفسیر۔ از مولانا ابوالوفا ثناء اللہ۔ قیمت ۱۲ (رنجیر)

واقعات گذشتہ صاحبزادہ صاحب اور پبلک کے سامنے رکھ دیتے ہیں۔

صاحبزادہ صاحب نے جو کچھ کہا وہ ان کی اپنی تحریر کے علاوہ بحکم مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ۔ سب کچھ خدا کے ہاں لکھا گیا اور وقت پر سامنے رکھ کر کہا جائیگا اِقْرَأْ کِتَابَكَ کَفٰی بِنَفْسِكَ الْیَوْمَ عَلَیْكَ حَسِیْبًا۔

واقعات صاحبزادہ صاحب کو اگر بوجہ خرد سالی ہمارے پیش کردہ واقعات کا علم نہ ہو تو بڑی عمر کے لوگوں سے پوچھ لیں۔

کچھ شک نہیں کہ وفد اہل حدیث کانفرنس جب دہلی پہنچا تو مولوی عبدالوہاب صاحب اور شیخ عبداللہ صاحب نے ان کی موافقت میں کانفرنس کے اغراض و مقاصد سے دلچسپی کا اظہار کیا۔ اور مولوی صاحب موصوف کی اجازت سے شیخ صاحب نے ایک خاص رقم چندہ میں دی۔ اس کے بعد مولوی عبدالوہاب صاحب کانفرنس کی بنیادی مجلس شوریٰ میں شریک ہوتے رہے اور سالانہ جلسوں میں بماتحتی صدر جلسہ تقریریں کرتے رہے۔ امرتسر، پشاور، کلکتہ، مدراس، علیگڈھ وغیرہ مقامات کے جلسوں میں بماتحت زیر حکم صدارت تقریریں کرتے رہے۔ مگر آپ کو صدر جلسہ بنائے جانے یا بننے کا بھی کبھی اتفاق نہیں ہوا۔ یہ واقعات ایسے صحیح ہیں کہ دہلی اور ان مقامات کے رہنے والے اور شرکاء جلسہ سب شہادت دے سکتے ہیں۔ نیز ان جلسوں کے پروگرام بھی ہماری تائید میں ناطق ہیں۔ ان واقعات سے مندرجہ ذیل نتائج صاف ماخوذ ہو سکتے ہیں۔

(۱) اہل حدیث کانفرنس کسی شیخ کی شیخی سے نہیں بنی تھی۔

(۲) اہل حدیث کانفرنس مولوی عبدالوہاب کی مخالفت میں نہ بنی تھی۔

(۳) اہل حدیث کانفرنس بطریق کافرین نہ بنی تھی۔ بلکہ بطریق مومنین شورے سے بنی تھی۔

(۴) مولوی عبدالوہاب رکن شورےٰ کانفرنس تھے نہ کہ امام یا امیر۔

(۵) مولوی عبدالوہاب مدعی امامت دہلی، صدر جلسہ کانفرنس کی اجازت کے ماتحت تقریر فرمایا کرتے تھے۔ جہاں روکنا ہوتا رک جاتے تھے۔

ان سارے نتائج صحیحہ سے یہ نتیجہ حاصل ہوتا ہے کہ مولوی عبدالوہاب مرحوم اہل حدیث کانفرنس کو جماعت مسنونہ جانتے تھے۔ نہ صرف اسکے فیصلوں کو تسلیم کرتے تھے بلکہ جلسہ عام میں صدر جلسہ کے ماتحت بیٹھتے تھے۔

ناظرین کرام! ان واقعات صحیحہ کو سامنے رکھکر صاحبزادہ صاحب کا یہ قول (بقول چھوٹا منہ بڑی بات) ملاحظہ ہو۔

کانفرنس اہل حدیث کی بنیاد اصول اسلام کے خلاف تھی۔ کیونکہ اس کی بنیاد بماتحتی امام وقت نہ تھی۔ (اہل حدیث)

کون امام وقت؟ جو خود رکن مجلس اور ماتحت صدر ہوتے تھے۔ ہم اگر صاحبزادہ صاحب پر حسن ظن کریں تو یہ کہہ سکتے ہیں کہ شاید آپ ان دنوں پیدا بھی نہ ہوئے ہونگے۔ اور اگر پیدا ہو چکے ہونگے تو دودھ پیتے ہونگے۔ ورنہ دن دہاڑے اتنی غلط بیانی نہ کرتے۔ اس لئے آپ پر تو کچھ تعجب نہیں۔ اگر تعجب ہے تو ان لوگوں پر جو ان واقعات کو بچشم خود دیکھ چکے تھے پھر باوجود آپ سے میل جول رکھنے کے بلکہ آپ کی جماعت کے ارکان ہونے کے آپ کے امارتی خطبہ کو غلط بیانی سے پاک نہ کر سکے۔

حضرات کرام! ہم تو صاحبزادہ عبدالستار صاحب کے مشکور ہیں کہ انہوں نے مسئلہ متنازعہ کی تعیین کر دی۔ یعنی صاف لفظوں میں کہہ دیا کہ بغیر ان کی اطاعت کے کسی کی نجات نہیں ہو سکتی۔ (وَ اِنْ صَلّٰی وَ صَامَ وَ زَعَمَ اَنَّهٗ مُؤْمِنٌ)

پس اس دعوے کا ثبوت ادلہ شرعیہ سے پیش کریں۔ ہم سننے کو تیار ہیں۔

تنبیہ آج کل ہندوستان کے ہر صوبے میں مسئلہ امارت نمودار ہو رہا ہے۔ شائد کسی آیندہ زمانے کے لئے راستہ صاف ہو رہا ہو۔ ہر جگہ کے چند لوگ ایک آدمی کو اپنا امیر بناکر حضرت امیر یا امیر شریعت کا اعلان کر دیتے ہیں۔ امرتسر لاہور وغیرہ مقامات سے بھی یہ آواز اٹھی تھی۔ جو عرصہ تک مومنین کے لئے موجب پریشانی رہی۔ آخرکار اس آواز کے حامیوں میں سے خدا حافظ عبداللہ صاحب روپڑی کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے صاف صاف لکھ دیا کہ یہ امارت مثل امارت سفر کے ہے۔ یعنی جو اس امیر کو مانے اس پر امیر کا حکم نافذ ہوگا نہ ماننے والوں پر نافذ نہیں ہو سکتا اس سے کوئی منع نہیں کرتا نہ کر سکتا ہے۔

اسی کی ذیل میں ہر خاندان اپنے میں کسی کو امیر بنالے تو کوئی منع نہیں کر سکتا۔ مگر اس کا نتیجہ یہ نہیں ہو سکتا کہ

جو اس امام کو امام نہ مانے نہ اسکی عبادات قبول ہونگی نہ صدقات نہ ان کا نماز روزہ قبول ہوگا، نہ حج و زکوٰۃ۔

بلکہ بقول جدید امام (مولوی عبدالستار) دہلوی نہ اس کی نجات ہوگی؛

تِلْكَ اَمَانِیُّهُمْ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِیْنَ۔

نوٹ ہمارے جواب میں اگر کوئی تحریر نکلی تو ہم اس تحریر پر توجہ کریں گے۔ جس میں ہمارے پیش کردہ واقعات و دلائل پر توجہ ہوگی۔ جو تحریر ایسی نہ ہوگی ہم اس پر توجہ کرنا اس شعر کے ماتحت جانیں گے۔ ؎

آنکس کہ بقرآن و خبر زو نرہی
اینست جوابش کہ جوابش ندہی

ahmadimuslim.de

تب پرمیشور ہی میانے ہوگا انیہ میں نہیں۔ سو یہ آدی سرشٹی (کائنات اولین) ہے کیونکہ پہلے نہیں تھی اور پھر اُتپن بھئی (پیدا ہوئی) اس سے اس سرشٹی کے آدی (آغاز والی) ہونے سے سادک (آغاز والی) کہلاتی ہے...... اور ویدانت میں پرکرتی آدکوں (مادہ وغیرہ) کی اتپتی (پیدائش) لکھی ہے اور پرکرتی کا لے بھی پرمیشور میں ہوتا ہے۔"

(۱۱) ایضاً سملاس ۹ صفحہ ۲۹۶ میں لکھا ہے کہ:-

زپرشن)۔ وہ مکتی پراپت (یافتہ) جیو سدا بنا رہتا ہے دائما) کبھی وہ بھی نشٹ (فنا) ہوجاتا ہے؟"

"اُتر (جواب) اس کا یہ وچار ہے کہ پرمیشور نے جب سرشٹی رچی ہے کہ جب سنسار کا اتینت پرلے (قیامت کبریٰ) (فنا) ہوگا۔ تب بھی وہ مکت جیو آنند میں رہیں گے اور جب اتینت پرلے (قیامت کبریٰ) ہوگا تب کوئی نہ رہے گا۔ برہم کا سامرتھیہ روپ (قدرت) اور ایک پرمیشور کے بنا۔ سو اتینت پرلے تب ہوگا کہ جب سب جیو مکت ہوجائینگے بیچ میں نہیں۔"

یعنی قیامت کبریٰ میں سب ارواح بھی فنا ہوجاویں گے صرف ایک پرمیشور ہی اپنی قدرت کاملہ کے ساتھ باقی رہ جاوے گا۔

(۱۲) ایضاً سملاس ۱۱ صفحہ ۳۹۵ پر لکھا ہے کہ:-

"یہ بات اُن (برہم سماج والوں) کی وچار سے وردھ (خلاف عقل) ہے کیونکہ جو نت نت (ہمیشہ ہمیشہ) نئی سرشٹی ایشور کرتا تو سورج چندر۔ پرتھوی آدک پدارتھوں کی بھی سرشٹی نئی نئی دیکھنے میں آتی جیسے پرتھوی آدک (زمین وغیرہ) کی سرشٹی نئی نئی دیکھنے میں نہیں آتی ایسے جیو (روح) کی سرشٹی (پیدائش) بھی ایشور نے ایک ہی بار کی ہے"

یعنی سب ارواح کی پیدائش ایک ہی بار ہوئی ہے نہ کہ بار بار۔

(۱۳) ایضاً سملاس ۳ صفحہ ۸۳ و ۸۴ پر لکھا ہے کہ:-

"ان پانچ دیوگ۔ میمانسا۔ سانکھ۔ نیائے۔ ویشیشک) شاستروں کا مہا پرلے (قیامت صغریٰ) تک ویاکھیان ہے جس میں کہ ستھول بھوتوں (عناصر کثیف) کا ناش ہوتا ہے اور سوکشم (لطیف) کا نہیں۔ پھر اسی سوکشم بھوتوں (عناصر لطیف) سے جیسی اتپتی (پیدائش) ستھول کی ہوتی ہے اور جس پرکار سے پرلے ہوتا ہے وہ بات سب لکھی ہے مہا پرلے (قیامت صغریٰ) تک پرمانو اور پرکرتی آدک سوکشم بھوت (عناصر لطیف) بنے رہتے ہیں۔ اُن کا لے (فنا) نہیں ہوتا۔ پھر کاریہ (معلول) اور پرم کارن (علت اولیٰ) کا وچار ویدانت شاستر میں کیا۔ کہ سب پرکرتی آدک بھوتوں (مادہ وغیرہ عناصر) کا ایک ادوتی (وحدہ لاشریک) انادی (ازلی) پرمیشور ہی کارن (علت) ہے اور پرمیشور سے بھن (علاوہ اشیاء) سب کاریہ (معلول) ہیں کیونکہ پرمیشور ہی نے سب پرکرتی آدک سوکشم بھوت (مادہ وغیرہ لطیف عناصر) رچے (پیدا کئے) ہیں۔ سو پرمیشور کے سامنے تو سنسار (دنیا) سب آدی (آغاز والا) ہے اور انیہ جیووں کے سامنے انادی پرمانو۔ پرکرتی آدک بھوت (وغیرہ عناصر) بھی انتیہ (حادث) ہیں کیونکہ پرمانو اور پرکرتی ان کا گیان (علم) انومان (قیاس) سے ہوتا ہے دیا ناش (فنا) بھی انوسان سے ہم دیکھ جان سکتے ہیں۔ پرمیشور تو سب جگت کا رچنے والا ہے۔ انیہ (دیگر) برہما آدک دیو اور سب منشیہ (انسان) شلپی (بڑھئی) ہیں کیونکہ نویں پدارتھ رچنے (کسی شے کو از سر نو پیدا کرنے) کا کسی کا سامرتھیہ (قدرت) نہیں ہے بنا پرمیشور کے جگت کا رچنے والا کوئی نہیں ہے" (بلفظہ)

سوامی جی نے یہاں پرمانوؤں اور پرکرتی کو بھی انتیہ حادث اور فانی صاف لکھا ہے۔

یہ تھا سوامی جی کا صحیح عقیدہ حدوث مادہ و ارواح کے بارہ میں نہ کہ قدامت جیسا کہ موجودہ جعلی ستیارتھ پرکاش میں لکھا ہے جو سوامی جی کی وفات کے ایک برس بعد شائع ہونے سے صریح طور پر مشکوک اور مشتبہ ہے۔

اب ذرا فلاسفی کے درشنوں کا عقیدہ بھی ملاحظہ ہو۔

(۱۴) سانکھ درشن ادھیائے ۱ سوتر ۷۶ و ۷۷ میں لکھا ہے کہ:-

"परिच्छिन्नं न सर्वोपादानं। तदुत्पत्ति श्रुतेश्च"

ترجمہ (آریہ سماجی سوامی درشنانند جی) "سب جگت کا اُپادان کارن (علت مادی) محدود نہیں ہو سکتا کیونکہ محدود چیزوں کی پیدائش شاستر اور انومان (قیاس) سے ثابت ہوتی ہے۔ جس کی پیدائش ہوگی اُس کا ناش بھی ہوگا"

یعنی محدود المقام شے حادث اور فانی ہوتی ہے یہ ایک کلیہ ہے جو سانکھیہ درشن میں بقول کپل آچاریہ وید کا عقیدہ ہے۔ اور سوامی دیانند جی بھی ہر محدود شے کی جملہ صفات خواص اور اعمال محدود مانتے ہیں۔ پس مادہ و ارواح محدود المقام ہونے کی وجہ سے بحکم سانکھیہ درشن ۱-۷۶ و ۷۷ حادث (پیدا شدہ) اور فانی ہیں نہ کہ قدیم و ابدی۔

(۱۵) ویدانت درشن ۲-۱-۲۴ میں بھی لکھا ہے کہ:-

"उप संहार दर्शनान्नेति चेन्न क्षीरवद्धि"

ترجمہ (از آریہ سماجی پنڈت آریہ منی جی) کرتا (ہر ایک بنانے والے) کے پاس سامگری دیکھے جانے سے برہم جگت کا کارن (علت فاعلی) نہیں ہو سکتا کیونکہ اس کے پاس کوئی سامگری نہیں۔ یہ کتھن اس لئے ٹھیک نہیں کہ جیسے دودھ بنا کسی سامگری کے سبھاو شیش سے ہی دہی بن جاتا ہے اسی پرکار برہم بھی سبھاو شیش سے جگت کا کارن (خالق) ہو سکتا ہے" (بلفظہ)

رگوید آدی بھاشیہ بھومکا صفحہ ۵۵ و ۵۶ پر سوامی دیانند جی لکھتے ہیں کہ:-

"اور پرمانو (جزء لایتجزیٰ) اُس کو کہتے ہیں کہ

[illegible]

ahmadimuslim.de

جس کا وبھاگ (ٹکڑا) پھر کبھی نہ ہو سکے۔ پرنتو (لیکن) یہ بات کیوں ایک دیشی (صرف یکطرفہ) ہے۔ اُس کا بھی گیان (علم) سے وبھاگ (ٹکڑا) ہو سکتا ہے۔ جس کی پردھی (محیط) اور دیاس (قطر) بن سکتا ہے اُس کا بھی ٹکڑا ہو سکتا ہے یہاں تک کہ جب پرنیت (تک) وہ ایک رس (نفی) نہ ہو جائے، تب پرنیت (تک) گیان سے برابر کتنا ہی چلا جائے گا۔" (بلفظہ)

(۱۶) اصلی ہندی ستیارتھ پرکاش مطبوعہ بنارس ۱۸۸۴ء سملاس ۷ صفحہ ۲۳۴ پر سوامی جی پرمانوؤں کو قابل تقسیم مانتے ہیں۔ مثلاً

"جیسے ترسرینو کے آگے سنیوگ وا ویوگ (اتصال یا انفصال) بدھی سے ہم لوگ جانتے اور کرتے ہیں ویسے ہی پرمانو کا ویوگ (انفصال یا تقسیم) بھی بدھی سے کر سکتے ہیں اور ایشور کی وبھوتا (غیر محدودیت) بھی گیان سے جان سکتے ہیں کیونکہ پرمیشور وبھو (غیر محدودیت) نہ ہوتا تو پرمانو کا رچن۔ سیوگ ویوگ (پیدائش ملاپ۔ تقسیم) اور دھارن بھی نہ کر سکتے۔"

(۱۷) سانکھیہ درشن ۱۔۶۱ میں پرکرتی کو ستو۔ رج اور تم کا مجموعہ مانا ہے اور مہرشی دیانند سرسوتی جی کی زبانی نقلی ستیارتھ پرکاش سملاس ۸ صفحہ ۲۷۳ پر بھی پرکرتی کی تعریف یوں لکھی ہے:۔

"(ستو) پاکیزگی (رج) میانہ پن (تمس) جڑتا ان تینوں چیزوں کے ملنے سے جو مجموعہ بنا ہے اُس کا نام پرکرتی (مادہ) ہے۔"

ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے کہ جو شے دو یا دو سے زیادہ اجزاء کا مرکب اور مجموعہ ہوتی ہے وہ معلول۔ کاریہ اور حادث ہوا کرتی ہے۔ کیونکہ اُس کے اجزاء کسی خاص وقت ملائے جا کر اُسے بناتے ہیں۔ اس لئے ہر ایک مرکب اور معلول شے پیدا شدہ اور حادث ہوا کرتی ہے۔ پس پرکرتی بھی ستو۔ رج۔ تم تین چیزوں کا مجموعہ اور مرکب اور معلول ہونے سے کاریہ اور حادث ہے نہ کہ قدیم

(۱۸) سانکھیہ درشن ادھیائے ۵ سوتر ۸۷و۸۸ میں بھی پرمانوؤں کو قابل تقسیم اور اسی لئے انتیہ حادث مانا ہے۔

नाणु नित्यता तत्का-
र्यत्व श्रुतेः ॥ ८७
न निर्भागत्वं कार्यत्वात् ॥ ८८

ترجمہ۔ پرمانو نتیہ یعنی قدیم نہیں ہے کیونکہ شرتی (وید) سے پرمانو کا کاریہ۔ معلول ہونا ثابت ہے ۸۷۔ اور کاریہ معلول ہونے سے وہ ناقابل تقسیم بھی نہیں مانا جا سکتا۔ ۸۸۔

(۱۹) رگوید آدی بھاشیہ بھومکا صفحہ ۵۵ و ۵۶ پر بھی سوامی دیانند جی پرمانوؤں کو قابل تقسیم لکھتے اور مانتے ہیں۔

"اور پرمانوؤں کو کہتے ہیں کہ جس کا وبھاگ (تقسیم) پھر کبھی نہ ہو سکے۔ پرنتو یہ بات کیوں ایک دیشی (یکطرفہ یعنی غلط) ہے جس کی پردھی (محیط) اور دیاس (قطر) بن سکتا ہے۔ اُس کا بھی گیان سے وبھاگ ہو سکتا ہے۔ اُس کا بھی ٹکڑا ہو سکتا ہے یہاں تک کہ جب پرنیت وہ ایک رس نہ ہو جائے۔ تب پرنیت گیان سے برابر کتنا ہی چلا جائے گا۔"

(۲۰) نیائے درشن اور ستیارتھ پرکاش میں روح کے اوصاف راحت، رنج، رغبت، نفرت، علم اور حرکت لکھے ہیں جو سب کے سب حادث اور فانی ہیں۔ لہٰذا ان حادث اوصاف کا موصوف بھی حادث ہوا۔ یہ ظاہر ہے کہ راحت اور رنج۔ رغبت اور نفرت باہم ایک دوسرے کی ضد ہیں اور نہ ہی ہمیشہ کسی کو راحت رہتی ہے اور نہ ہمیشہ رنج رہتا ہے۔ نہ ہمیشہ رغبت ہوتی ہے نہ نفرت۔ لہٰذا جیو کی یہ سبھی صفات حادث ہونے سے جیو بھی حادث اور فانی ہے نہ کہ قدیم۔ بعض آریہ سماجی یہ عذر لنگ پیش کیا کرتے ہیں کہ اگرچہ پانچ صفات جیو کی حادث ہیں لیکن وہ عارضی اور نیمتیک ہیں۔ روح کی طبعی صفت علم ہے جو نتیہ اور قدیم ہے؛ اس عذر کا جواب یہ ہے کہ ہر ایک عارضی صفت کسی دوسری شے کی طبعی صفت ہوا کرتی ہے۔ مثلاً ہوا کی عارضی صفت خنکی یا گرمی، پانی اور آگ کی طبعی صفات ہیں۔ کیونکہ بقول ویشیشک درشن کوئی صفت بلا موصوف نہیں رہ سکتی۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر راحت، رنج، رغبت، نفرت اور حرکت روح کی طبعی صفات نہیں ہیں تو کس کی طبعی صفات ہیں؟ چونکہ آریہ سماج صرف تین ہستیوں کو ازلی مانتا ہے، اس لئے ضروری اور لازمی طور پر ان راحت، رنج، رغبت، نفرت، حرکت پانچ صفات کو یا تو ایشور کی طبعی صفات ماننا ہوگا یا پرکرتی کی۔ اور ہر ایک عقلمند بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ خدا رنج، نفرت حرکت وغیرہ صفات کا موصوف نہیں ہو سکتا۔ اور جڑ یعنی غیر مدرک ہونے کی وجہ سے پرکرتی بھی راحت، رنج، رغبت، نفرت وغیرہ اوصاف سے متصف نہیں ہو سکتی۔ اور روح، مادہ اور خدا کے علاوہ کسی چوتھی شے کو آریہ سماج قدیم نہیں مانتی۔ جس کی صفات راحت، رنج وغیرہ مانی جاویں۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ راحت، رنج، رغبت، نفرت، علم اور حرکت وغیرہ صفات کا موصوف اور متحمل جیو یعنی روح ہی ہے نہ کہ ایشور یا پرکرتی اور ان سب صفات کے حادث ہونے کی وجہ سے ان کا موصوف جیو۔ روح بھی حادث ہے نہ کہ ازلی اور قدیم۔ جو آریہ سماجی روح کی صفت علم کو نتیہ مانتے ہیں وہ موجودہ ستیارتھ پرکاش سملاس ۷ دفعہ ۴۷، صفحہ ۲۲۳ کی مندرجہ ذیل عبارت پڑھیں:۔

"کیونکہ جس طرح جیو گہری نیند اور "پرلے" (قیامت) میں علم سے خالی ہو جاتے ہیں۔ اس طرح پرمیشور نہیں ہوتا ہے۔ اُس (پرمیشور) کا علم جاودانی ہے۔" (بلفظہ)

جس سے صاف ثابت ہے کہ روح کی صفت علم جاودانی نہیں ہے۔　　　(باقی)

ابھی ج۔

ahmadimuslim.de

برہان التفاسیر

(۷۷)

گذشتہ پرچے میں امرتسری نیچری معاصر کی عبارت نقل ہوئی ہے۔ جس میں انکار شفاعت کھلے الفاظ میں کیا گیا ہے۔ آج اس کا جواب بغور سنئے!

برہان | ہمارا بلکہ ہر مومن کا یہ اصل الاصول ہے کہ جو بات نص قرآن میں مذکور ہو اس کی تردید جائز نہیں نہ ایسا کرنا کسی مومن بالقرآن کا کام ہوسکتا ہے۔ ہمارے خیال میں مسئلہ شفاعت جس خوبی سے قرآن شریف میں مذکور ہوا ہے۔ اگر اس میں کوئی پیچ نہ لگایا جائے تو بالکل صاف اور قابل قبول ہے۔ ہم نص قرآنی پیش کرکے پبلک کو اور ملائکہ کو اور خدا کو دکھانا چاہتے ہیں۔ کہ منکرین حدیث، حدیث نبوی سے تو کھلے لفظوں میں منکر ہیں۔ قرآن شریف کو بھی اپنی مرضی کے تحت مانتے ہیں۔ خدا کرے ہمارے مخاطب ہماری پیش کردہ آیت کو بلا چون وچرا مان کر ہمارا بیان غلط ثابت کردیں۔ سنئے!

ارشاد خداوندی ہے:۔

يَوْمَئِذٍ لَّا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا ۝

(طٰہٰ پ ۱۶ ع ۶)

ترجمہ کرنے سے پہلے آیت موصوفہ کی ترکیب مقدم ہے لا تنفع فعل، الشفاعۃ فاعل، الا حرف استثنا، من موصول، مستثنیٰ من المحذوف۔ تقدیر عبارت یہ ہے لا تنفع الشفاعۃ احداً الا من اذن له الرحمان۔ لهٗ ظرف متعلق اَذِنَ کے ہے۔ پس ترجمہ یہ ہوا۔

دار آخرت میں کسی ایک کو بھی سفارش فائدہ نہ دیگی مگر اس کو ضرور فائدہ دیگی جس کیلئے خدائے رحمٰن اجازت دیگا۔

اس آیت نے صاف بتادیا کہ شفاعت سے نفع ہوگا اور ضرور ہوگا لیکن باذن اللہ۔ یہی معنے ہیں ان آیات کے جن کو ہمارے مخاطب نے بغیر غور و تدبر کے نقل کردیا ہے۔

"بلاشبہ شفاعت کا مالک اللہ ہے"

پس آپ کا یہ کہنا

"جن کا اللہ پر بھروسہ ہے ان کے لئے اللہ کی رحمت ہی شفیع ہے"

بالکل صحیح ہے لیکن اللہ کی رحمت کا ظہور بصورت شفاعت اسی طرح پر ہوگا جو پیش کردہ آیت میں مذکور ہے۔ آپ کا دوسرا فقرہ

جن کا نبیوں پر بھروسہ ہے وہ انہی کو شفیع سمجھنا چاہتے ہیں تو سمجھیں۔

بظاہر غلط ہے۔ ہاں اس میں تھوڑی سی ترمیم کردی جائے تو صحیح ہوسکتا ہے۔ وہ ترمیم یوں ہے۔

جو نبیوں کو "باذن خدا" شفیع سمجھنا چاہتے ہیں وہ سمجھیں۔

اتنی ترمیم ہونے سے قرآن مجید کے موافق اور ہمارے قابل قبول ہوسکتا ہے۔ اللہ الموفق

قادیانی آواز | مرزا صاحب قادیانی نے اس رکوع کی ایک آیت پر قبضہ کرنا چاہا ہے۔ آپ کے الفاظ یہ ہیں:۔

وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى ۝

اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ جب امت محمدیہ میں بہت سے فرقے ہوجائینگے تب آخر زمانہ میں ایک ابراہیم پیدا ہوگا اور ان سب فرقوں میں وہ فرقہ نجات پائے گا کہ جو اس ابراہیم کا پیرو ہوگا۔ (اربعین ۳ صفحہ ۳۲)

برہان | مرزا صاحب کی اس ابراہیم سے مراد ذات خاص ہے۔ چنانچہ ان کا ایک شعر ہے ؎

میں کبھی آدم کبھی موسےٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بیشمار

(براہین احمدیہ)

پس مطلب صاف ہے کہ اس آیت میں (بقول مرزا صاحب) موصوف کی طرف اشارہ ہے چونکہ ابراہیمی عہدہ منصب جلیل ہے اس کے لئے ثبوت بھی ہونا چاہئے۔ لہذا مرزا صاحب نے اس کے ثبوت میں چند الہامات لکھے ہیں جن میں سے بین الدلالت یہ ہے

نحییک حیوۃ طیبۃ ثمانین حولا او قریبا من ذلک۔ (حوالہ مذکور صفحہ مذکور)

یعنی ہم (خدا) تجھے (مرزا کو) ایک پاک اور آرام کی زندگی عنایت کریں گے۔ اسی برس یا اس کے قریب یعنی دو چار برس کم یا زیادہ۔ (حوالہ مذکور)

(۴۹۹) یہ الہام ایک بین ثبوت مرزا صاحب نے اپنی ابراہیمی صفت اور منصب کیلئے دیا ہے۔ لہذا اسے دیکھنا ہمارا حق ہے کہ صادق ہوا یا نہیں۔ اس تحقیق کے لئے ہم کسی بیرونی شہادت کی طرف نہیں جاتے بلکہ باتباع سنت یوسفی خاندان ہی کے ایک گواہ بلکہ خود مدعی کو بھی گواہ پیش کرتے ہیں جو بقول

مدعی: لاکھ پہ بھاری ہے شہادت تیری

سب سے زیادہ معتبر ہے۔ ان دو گواہوں سے مراد ایک خود مرزا صاحب مدعی ہیں۔ دوسرے فنا فی المرزا حکیم نورالدین خلیفہ اول قادیان ہیں۔ ان دونوں کا بیان متفق ہے۔ حکیم نورالدین صاحب نے باعتبار کتاب البریہ مصنفہ مرزا صاحب، موصوف کی عمر ۱۹۰۸ء میں (جو سنہ انتقال مرزا ہے) ۶۹ انہتر سال لکھی ہے۔ ملاحظہ کتاب نورالدین (بجواب ترک اسلام دھرمپال) صفحہ ۱۷۰ مطبوعہ فروری ۱۹۰۴ء

ناظرین کرام! | مرزا صاحب کے الہام سے ابراہیمیت کا ثبوت جیسا کچھ ہوتا ہے آپ اسی ایک الہام سے معلوم کرسکتے ہیں۔ کہاں اسی یا دو چار کم یا زیادہ۔ کہاں ستر سے بھی کم۔ پھر دعوے ابراہیمی منصب کا۔

لطیفہ | ہماری تحقیق یہ ہے کہ (حسب تحریرات مرزا صاحب) موصوف کی کل عمر "گیارہ" سال ہوتی ہے۔ اس لطیفہ سے

ahmadimuslim.de

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۱۰۰)

گزشتہ پرچہ میں مولوی نعیم الدین کی عبارت متعلق تصرفات انبیاء و اولیاء درج ہوئی تھی۔ آج اس کا بقیہ درج ہے۔ اور ساتھ ہی اس کا جواب بھی ہے۔ (مدیر)

"دسویں آیت پھر ان کی قسم جو جھڑک کر چلائیں۔ ابر لانا لے جانا تصرف ہے تقویۃ الایمان والا کس کس تصرف کا انکار کریگا۔ گیارھویں آیت قسم ان فرشتوں کی کہ سختی سے جان کھینچیں اور ان کی جو نرمی سے بند کھولیں اور ان کی جو آسانی سے پھیریں پھر آگے بڑھ کر جلد پہنچیں پھر کام کی تدبیریں کریں۔ کہئے یہ عالم میں تصرف ہوا یا کچھ اور۔ مولوی اشرف علی تھانوی نے ترجمہ یہ لکھا ہے کہ ہر امر کی تدبیر کرتے ہیں۔ یہ ترجمہ کر کے مولوی اشرف علی بھی تقویۃ الایمان کے حکم سے مشرک ہوئے کہ انہوں نے ملائکہ کو مدبر اور عالم میں متصرف مانا۔ اہل اسلام غور فرمائیں کہ صاحب تقویۃ الایمان کا تصرف بعطائے الٰہی کو شرک قرار دینا قرآن پاک کی صریح مخالفت ہے اور اس سے بکثرت آیات اور انبیاء علیہم السلام کے معجزات کا انکار لازم آتا ہے۔"

اقول۔ مولوی نعیم الدین کی عقل ضد کے پردے میں مغلوب ہو رہی ہے کہ حق نہیں سوجھتا۔ ناظرین اہل انصاف غور فرمائیں کہ جو آیات معجزات انبیاء علیہم السلام کو حیات عالم دنیا میں عطا ہوئے یا جن امور کا علم و تصرف ملائکہ کو نظام عالم کے لئے سپرد ہوا اس سے زائد پر ذرہ بھر ان کو اختیار حاصل نہیں۔ اس پر قیاس باطل مردود کر کے مولوی نعیم الدین انبیاء و اولیاء کو غائبانہ حاضر و ناظر متصرف و قادر جان کر ان سے حل مشکلات و مرادات بر لانے کی توقع پر ندائیں فریادیں ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ اگر ان کے پاس کوئی ایک دلیل بھی قرآن و حدیث کی صراحۃً ہوتی تو وہ اس قیاس بیہودہ کو کیونکر اختیار کرتے حالانکہ درباره مسائل عقیدہ ایمان و شرک جس میں تمام دنیا کے مسلمانان اہل عالم کے مسلمات سے دلیل قطعی الثبوت قطعی الدلالت لازم ہوتی ہے۔ چنانچہ خود مولوی نعیم الدین کے مسلمہ مقتدا مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی منیر العین فی تقبیل الابہامین حسینی پریس بریلی کے صہ۳۱ میں لکھتے ہیں۔ "احاد اگرچہ کیسے ہی قوت سند و نہایت صحت پر ہوں ان کے معاملہ میں کام نہیں دیتیں یہ اصول عقائد اسلامیہ ہیں جن میں قوی دلیل درکار ہے۔" علامہ تفتازانی رحمہ اللہ تعالیٰ شرح عقائد نسفی میں فرماتے ہیں۔

خبر الواحد علی تقدیر اشتمالہ علی جمیع الشرائط المذکورۃ فی اصول الفقہ لا یفید الا الظن ولا عبرۃ بالظن فی باب الاعتقادات۔ حدیث احاد اگرچہ تمام شرائط صحت کی جامع ہو ظن ہی کا فائدہ دیتی ہے اور معاملہ اعتقاد میں ظنیات کا کچھ اعتبار نہیں۔

مولانا علی قاری منح الروض الازہر میں فرماتے ہیں۔

الاحاد لا تفید الاعتماد فی الاعتقاد۔

احادیث احاد در بارہ اعتقاد ناقابل اعتماد۔

مولوی صاحب بریلوی کے والد مولوی محمد نقی علی خان صاحب جواہر البیان فی اسرار الارکان حسینی پریس محلہ سوداگران بریلی کے صفحہ میں لکھتے ہیں :۔

"پیغمبر و صدیق اس کی بے نیازی سے خائف و ترساں برق غضب اس کی ہزار برس کی طاعت و ریاضت جلا کر خاک بناتی ہے۔"

ایضاً صہ۳۲و۳۳ میں لکھتے ہیں :۔

"مخلوقات و ممکنات سے کہ خود محتاج اور اپنی حد ذات میں ہالک ہیں دستبردار ہو کر مالک کائنات و خالق ارض و سمٰوت کی طرف متوجہ ہوتا ہوں جو باقی و دائم ہے اور سب اس کے محتاج ہیں۔ بندہ وہ ہے کہ مرد و مقصود اس ذات مطلق کے سوا دوسری چیز نہ ہو اور اس کی عظمت کے سامنے تمام عالم کو پست سمجھے سب خوبیاں اور کمالات اور تمام عیوب سے پاکی اسکے لئے سمجھے۔"

ایضاً صہ۳۴ میں لکھتے ہیں :۔

"ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں۔ ہنوز یہ کلمہ پورا نہیں نکلتا کہ تازیانہ خوف کا دل پر مارا جاتا ہے مبادا غیب سے ندا ہو اے کاذب خوش صبح سے شام تک تیرا دل اغیار کی طرف جھکا رہتا ہے اور ہماری عبادت کا دعوے کرتا ہے بندہ وہ ہے کہ سب کو چھوڑ کر ہماری طرف رجوع کرے کسی سے کام نہ رکھے جو فرمائیں بجا لائے اور جس سے روکیں باز آئے اپنی خواہش کو دخل نہ دے ہماری تقدیر پر راضی و شاکر رہے، اسی طرح استعانت ہم سے کرے یہ ہے کہ ہر مصیبت میں ہماری طرف رجوع کرے اور جو مانگے ہم سے مانگے۔"

ایضاً صہ۳۹ میں لکھتے ہیں :۔

"کارخانہ الٰہی میں کوئی چیز خاک سے زیادہ ذلیل و خوار نہیں رفعت و بلندی کا اقتضاء اس میں کہاں۔ مگر مالک اپنی ملک میں مختار ہے جس بندۂ خوار و ذرۂ بے مقدار کو چاہے تشریف کرامت سے مخصوص فرما کر اپنی درگاہ میں بلاوے اور بیٹھنے کی اجازت دے"

(باقی آیندہ)

تقویۃ الایمان (جدید اڈیشن) معترضین کے اعتراضات کا لمعکت جواب بھی ساتھ درج ہے۔ قیمت صرف ۱۲ ر پتہ :۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

سوانح احمدی۔ مولانا شہیدؒ کے مرشد حضرت سید احمد صاحبؒ بریلوی کی سوانح حیات مفصل قیمت

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

س ع‍۱۲۲ } ایک مسجد کو توڑ کر جب نئی بنائی جاتی ہے تو ملبہ پرانا اس کا فروخت کر کے اسی مسجد میں لگانا جائز ہے یا نہیں؟

(حکیم محمد محسن زکریا سٹریٹ کلکتہ)

ج ع‍۱۲۲ } ملبہ مسجد کا اگر مسجد جدید کی عمارت میں نہیں لگ سکتا تو بیچ کر اس کی قیمت مسجد پر لگائی جائے۔ ایسے امور کی بابت عام قانون ہے واللہ یعلم المفسد من المصلح۔ (القرآن) نیز انما الاعمال بالنیات۔ (الحدیث) اللہ اعلم۔ (حق غریب فنڈ بذمہ سائل)

س ع‍۱۲۳ } زید کے سگے ماموں کے لڑکے کا زید کی سگی لڑکی سے نکاح جائز ہو سکتا ہے یا نہیں۔ زید کے سوتیلے بھائی سے زید کے سگے ماموں کی لڑکی کا عقد بھی ہو گیا ہے۔

(نمبر خریدار ۱۱۰۹۸)

ج ع‍۱۲۳ } دونوں رشتے جائز ہیں۔ بقولہ تعالیٰ واحل لکم ما وراء ذلکم۔

(۲ر داخل غریب فنڈ)

س ع‍۱۲۴ } اگر کسی عورت کو اس کا خاوند طلاق دیدیوے۔ اور اس کو حیض نہ آئے۔ اس کی عدت کتنی ہے۔ (عبدالحق از خان پور)

ج ع‍۱۲۴ } بحکم قرآن مجید (عدتھن ثلاثۃ اشھر) تین ماہ عدت ہے۔ اللہ اعلم۔

(حق غریب فنڈ بذمہ سائل)

س ع‍۱۲۵ } زید اہل حدیث ہے۔ اور اس شہر میں جس میں کہ وہ رہتا ہے۔ مسجد اہل حدیث نہ ہونے کی وجہ سے وہ حنفیوں کی مسجد میں نماز پڑھتا ہے اور رفعیدین اور آمین بالجہر اور سینے پر ہاتھ نہیں باندھتا۔ اس وجہ سے کہ یہ ناراض نہ ہوں۔ کیا فساد کے ڈر کی وجہ سے ان سنتوں کے ترک کر دینے سے گناہ ہوتا ہے یا نہیں؟

(محمد یوسف خریدار اہلحدیث نمبر ۱۱۸۴۳)

ج ع‍۱۲۵ } مغلوبی کی صورت میں اکابر علماء نے اخفا کرنے کی اجازت دی ہے۔ (رحمۃ اللہ) مگر اس فکر میں رہے کہ کسی نہ کسی وقت اخفاء ٹوٹ کر اظہار ہو۔

س ع‍۱۲۶ } کیا جو امام ٹوپی سر پر رکھ کر نماز پڑھائے۔ اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟ اور امام کو اس صورت میں ثواب اتنا ہی ملتا ہے۔ جتنا کہ دستار کے ساتھ پڑھانے سے یا کم اور اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟

(سائل مذکور)

ج ع‍۱۲۶ } ٹوپی پہن کر نماز پڑھانے کا ثبوت حدیثوں میں ملتا ہے۔ ثواب کی کمی بیشی کا مجھے علم نہیں۔

س ع‍۱۲۷ } زید زمین فروخت کرتا ہے اور وہ بکر کو جو اس کا حقیقی بھائی ہے۔ کہہ دیتا ہے کہ تم زمین لے لو۔ مگر وہ روپیہ نہ ہونے کی وجہ سے انکار کر دیتا ہے۔ پھر جب دوسرا آدمی زمین لے لیتا ہے۔ تو بکر لوگوں کے اکسانے سے دعوے حق شفع کر دیتا ہے۔ کیا شریعت کی رو سے ایسا حق شفع جائز ہے یا نہیں اور ایسی صورت میں بکر حق شفع کرنے سے گنہگار ہوتا ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ع‍۱۲۷ } اگر انکار کے وقت حق شفعہ چھوڑ دیا ہے پھر دعوے کرنا ناجائز اور ظلم ہے۔

س ع‍۱۲۸ } کیا جو شخص امام پر تہمت لگائے۔ اور پھر اس کے پیچھے نماز بھی پڑھے۔ کیا اس کی نماز ہو جاتی ہے یا نہیں۔ اور تہمت لگانے والا شخص گنہگار کس درجہ کا ہے۔

(سائل مذکور)

ج ع‍۱۲۸ } تہمت لگانا سخت گناہ ہے۔ قرآن مجید میں اس پر سخت وعید ہے۔ مگر تہمت لگانے والے کی نماز امام مذکور کے پیچھے جائز ہے۔ امام بے گناہ ہے تو نماز میں کیا نقص۔

س ع‍۱۲۹ } کیا قبر پر بیٹھ کر قرآن شریف تلاوت کر کے مردے کو ثواب پہنچانا جائز ہے یا نہیں قرآن اور حدیث کی رو سے صحیح طریقہ مردے کو ثواب پہنچانے کا کیا ہے؟ (سائل مذکور)

ج ع‍۱۲۹ } بعض روایات میں بوقت دفن قبر پر سورہ بقرہ کی آخری آیات پڑھنے کا ثبوت ملتا ہے۔ مگر بطور ثواب رسانی کے قرآن خوانی کا ثبوت محدثین کے نزدیک نہیں۔

س ع‍۱۳۰ } زید کہتا ہے کہ اہل قبور سنتے ہیں اور بکر کہتا ہے کہ نہیں سنتے۔ زید کہتا ہے کہ حدیث شریف میں جو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قبرستان سے گزرتے وقت السلام علیکم یا اھل القبور کہا کرو۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ ہماری آواز کو سنتے ہیں۔ اگر نہیں سنتے تو پھر یہ سلام کس کو پہنچایا جاتا ہے۔ جواب قرآن شریف اور حدیث شریف کی رو سے دیویں۔ (سائل مذکور)

ج ع‍۱۳۰ } مردہ کے سننے یا نہ سننے کا حکم اس پر متفرع ہے کہ پہلے یہ معلوم ہو کہ مردہ کس کو کہتے ہیں۔ مردہ اسی کو کہتے ہیں جس کو غسل دے کر کفن پہناتے ہیں۔ پس جس وقت وہ لکڑی کے تختے پر پڑا ہو وقت اندازہ کر سکتے ہیں کہ سنتا ہے یا نہیں۔ انک لا تسمع الموتیٰ۔ قبروں پر سلام کہنا اپنی عبرت کے لئے ہے۔ سننے سنانے کے لئے نہیں۔ اللہ اعلم۔ (۲ر داخل غریب فنڈ)

فتاویٰ نذیریہ

مصنفہ مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رح

اس کتاب میں ہر سوال کا جواب قرآن و حدیث کی رو سے درج ہے۔ قیمت پہلے پانچ روپے تھی مگر اب صرف ۳ روپے ہے۔ محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

پتہ:- مینجر دفتر اہلحدیث امرتسر

زیارۃ القبور عن ... ۱۸ ... (۵۰) ... قیمت ۹ ... (اہلحدیث)

متفرقات

معاونین اہلحدیث اس کی توسیع اشاعت میں بدستور کوشش جاری رکھیں۔

عزیز عطاء اللہ کی حالت سابقہ پرچہ میں اس کی طویل علالت کا ذکر کیا گیا تھا۔ الحمد للہ کہ اب بخار میں کمی واقع ہو رہی ہے۔ آج ۲۳ تک بخار چھوٹا نہیں۔ اللھم اشفہ۔

اس کی تیمارداری کے لئے کئی مخلص احباب نے خطوط ارسال کئے ہیں۔ جن کی اس عنایت فرمائی کا مشکور ہوں۔ اور امید رکھتا ہوں کہ وہ آئندہ بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔

شمالی بنگال کانفرنس جو کا یدھر گھاٹ ضلع رنگپور میں ۲۰-۲۱- اپریل کو منعقد ہوئی۔ باوجود اصرار اور الحاح منتظمین کے میں بوجہ علالت عطاء اللہ اس میں آخری وقت پر بھی شریک نہ ہو سکا۔ جس کا صدمہ ہے۔

ایک ضروری اعلان جبسے لفافہ کے محصول میں کمی ہوئی ہے۔ بعض اصحاب ناواقفیت کی وجہ سے ہر لفافہ پر صرف ایک آنہ کا ٹکٹ لگا دیتے ہیں۔ وہ وزن زیادہ ہونے کی وجہ سے بیرنگ ہو جاتا ہے۔ روزانہ کئی لفافے اسیواسطے بیرنگ ہو جاتے ہیں۔ دفتر کے قانون کے مطابق بیرنگ ڈاک واپس کی جاتی ہے۔ اس لئے تمام ناظرین کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ایک آنہ کے محصول میں صرف چھ ماشہ تک لفافہ جا سکتا ہے۔ اس سے وزن زائد ہو یعنی ۲½ تولہ تک پانچ پیسے کا ٹکٹ لگایا کریں۔

ایک علمی اجتماع دار العلوم احمدیہ سلفیہ دربھنگہ کے جلسہ مذاکرہ علمیہ کا دسواں سالانہ اجلاس تاریخ ۴-۵ مئی ۱۹۳۵ء کو ہوگا۔ جس میں دار العلوم کے طلبہ کے علاوہ ہندوستان سے مشاہیر علماء بھی تشریف لاکر اپنے پند و نصائح سے عوام کو مستفیض فرمائیں گے۔ اور فارغ التحصیل طلباء کی دستار بندی ہوگی۔ **نوٹ:۔** جلسہ کی جانب سے مہمانوں کے طعام و قیام کا بھی انتظام رہیگا۔

المعلن۔ (ڈاکٹر) سید محمد فرید عفی عنہ مہتمم دار العلوم احمدیہ سلفیہ لہریا سرائے (دربھنگہ) صوبہ بہار

مضامین آمدہ مولوی عبد الرشید نواب۔ عزیز اللہ مولوی محمد شفیع۔ محمد ادریس۔

تصنیفات کتبخانہ ثنائیہ امرتسر میں
زبردست رعایت

ناظرین جانتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی نے حضرت مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ امرتسری کے حق میں اپریل ۱۹۰۷ء میں ایک بددعا شائع کی تھی کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مر جائیگا۔ جس کا نتیجہ روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ مرزا صاحب کو فوت ہوئے ستائیس سال ہو گئے ہیں۔ اور حضرت ممدوح بفضلہ تعالےٰ ماہ اپریل ۱۹۳۵ء تک سلامت موجود ہیں چنانچہ اس فیصلہ کے نتیجہ کی خوشی میں کتبخانہ ہذا کی طرف سے ہر سال رعایت کی جاتی ہے تاکہ عوام الناس بھی اس خوشی میں شریک ہوں۔ چنانچہ حسب معمول امسال بھی یکم مئی ۱۹۳۵ء سے ۳۱ مئی ۱۹۳۵ء تک حسب ذیل رعایت کی جائے گی۔

تصانیف حضرت ممدوح سوائے تفاسیر اردو و عربی کے فی روپیہ چار آنہ کتب پر فی روپیہ ۲ کمیشن

منیجر اہلحدیث امرتسر

ضرورت معلم چند معززین اپنے بچوں کو جو مڈل پاس ہیں پرائیویٹ طور پر امتحان میٹرک کے لئے تیار کرانا چاہتے ہیں۔ ان کے لئے ایک ایف۔ اے۔ بے۔ اے۔ وی ٹرینڈ یا تجربہ کار گریجوایٹ ٹیچر کی ضرورت ہے۔ درخواستہائے جن میں کم از کم مشاہرہ ظاہر کیا گیا ہو۔ بمعہ نقول اسناد پتہ ذیل پر بھیجی جائیں۔ دیہاتی رہائش پسند کرنے والے کو ترجیح دی جائے گی۔ (عبد الرزاق بلوچ ادیب فاضل احمد پور شرقیہ۔ ریاست بہاولپور)

بلاغ المبین کی ضرورت ہے مجھ کو بلاغ المبین حصہ اول، دوم کی ضرورت ہے۔ کسی صاحب کو جائے فروخت کا علم ہو تو مجھے مطلع کریں۔ راقم عبد الرحیم توحید منزل موضع بھمونی ڈاکخانہ تاجپور ضلع دربھنگہ۔

یادگار مرزا کے متعلق بعض اصحاب نے اطلاع دی ہے کہ ۲۶ مئی کو ہر جگہ پُر امن جلسے کئے جائیں جن میں مرزائی مشن کے واقعات سنائے جائیں۔ خصوصًا مرزا صاحب کی طرف سے جو آخری فیصلہ کا اعلان ہوا تھا وہ عوام کو اچھی طرح ذہن نشین کرایا جائے۔ اور اس موقع ۲۴ مئی کو "اہلحدیث" کا ایک خاص نمبر بھی شائع کیا جائے جسمیں صرف مرزائیت کی تردید میں ہی مضامین درج ہوں جسکو اشاعتی انجمنیں خرید کر مفت تقسیم کریں؛

اب باقی ناظرین بھی اپنی آراء سے مطلع فرماویں تاکہ خاص نمبر کا انتظام کیا جائے۔

ضرورت مدرس ایک دینی مدرسہ کے لئے ایک ایسے شخص کی ضرورت ہے جو قرآن شریف باترجمہ اور دینی امور سے باخبر ہو۔ مذہب اہل حدیث کا پابند ہو۔ درخواستیں پتہ ذیل پر کریں۔

شیخ جبر الدین توحید دروازہ بنا کوٹ ڈاکخانہ ڈول ساہی براستہ بھدرک۔ ضلع بالیسور۔

یاد رفتگان میری والدہ ستر سال کی عمر پا کر فوت ہو گئی انا للہ! (بابو حیدر علی کلرک رجسٹری آفس لہریا سرائے دربھنگہ) ناظرین مرحومہ کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفرھا وارحمھا۔

نیک مشورہ ہمارے کرم دوست مولانا حاجی یونس خان صاحب رئیس دتاؤلی، سلاطین اسلامیہ کو مشورہ دیتے ہیں کہ امیر معاویہ کی طرح اپنی جان کی حفاظت کیا کریں۔ مفید مشورہ ہے۔

ahmadimuslim.de

ملکی مطلع

تعزیوں پر فساد

قابل توجہ حکومت

بہت مدت بعد اس دفعہ محرم کے تعزیوں پر غیر معمولی فسادات ہوئے ہیں۔ بعض جگہ تو کشت و خون تک بھی نوبت پہنچی۔ ہم بارہا عرض کرچکے ہیں کہ حکومت چاہے تو ان فسادات کو فوراً بند کر دے۔ جس کی صورت بہت آسان ہے جو جماعت یا شخص تعزیہ بنانے کی درخواست پیش کرے اس سے اس کا (ضمنی) مذہب دریافت کیا جائے کہ تو شیعہ ہے یا سنی؟ حنفی ہے یا اہل حدیث؟ جو مذہب وہ بتائے اس مذہب کے معتبر علماء کا فتوے اس سے طلب کیا جائے۔ اگر اس مذہب کے معتبر علماء کا فتوے نہ پیش کر سکے تو اس جماعت یا شخص کو تعزیہ نکالنے کی اجازت نہ دی جائے۔ پھر دیکھیں کون نکالتا ہے ہم جانتے ہیں کہ حکومت کہے گی کہ میں کسی کے مذہب میں مداخلت نہیں کر سکتی۔

جواب یہ ہے کہ ہم نے کب عرض کیا کہ مذہب میں مداخلت کرو۔ ہم تو مذہب کی متابعت کرانا چاہتے ہیں۔ رسم تعزیہ کو مذہبی حکم بتانے والے دھوکہ دیتے ہیں۔ جس سے آئے دن ملک میں فسادات ہوتے ہیں۔ حکومت اور پولیس کو تکلیف ہوتی ہے۔ پھر کیوں نہ ان کا پردہ کھولا جائے۔

یہ تجویز مذہبی مداخلت کے لئے نہیں بلکہ مذہبی پابندی کے لئے ہے۔ امید ہے حکومت ملک کی خیر خواہی میں ہماری اس عرض پر غور کریگی ٭

کانگرس اور ہندو مسلمان

کانگرس ہی ایک عجیب جماعت ہے کہ سرفروشی میں آگے آگے ہے۔ ہندو، مسلمان ہاتھوں میں لٹھ لئے اس کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ ہر ایک قوم یہی چاہتی ہے کہ کانگرس ہمارے موافق فیصلہ کرے۔ مسلمان (کسی کے کہنے سے یا اپنی سمجھ سے) سر سید مرحوم کی قیادت میں کانگرس کے مخالف چلے آئے ہیں۔ ہندو جو آجتک بالکل موافق تھے انہوں نے بھی تاجرانہ (بنیاپن کا) مظاہر کر دیا ہے۔ کانگرس نے اپنے ہاں تجویز پاس کر دی کہ آیندہ ریفارم سکیم میں وزیر اعظم کے فیصلے پر کانگرس نہ صاد کرے نہ تردید کرے۔ چنانچہ وہ آج تک اس کی پابند ہے۔ عام ہندوؤں کو یہ فیصلہ اتنا ناگوار ہوا کہ پنجاب اور بنگال سے ایک ہندو ممبر بھی اسمبلی کے لئے کانگرس کو نہ ملا۔ حالانکہ دونوں صوبے کانگرس پر فدا تھے۔

گذشتہ ہفتے دارجیلنگ میں ہندو کانفرنس ہوئی جس کے صدر جناب بھائی پرمانند پنجابی ہندو تھے۔ (جو دراصل مذہبی ہندو نہیں) انہوں نے اپنے صدارتی خطبہ میں کانگرس کے اس فیصلے پر اظہار ناراضگی کیا۔ حالانکہ اس سے پہلے متعدد مرتبہ اظہار خفگی کرتے کرتے سارے تھک گئے تھے ہماری حیرانگی کی حد نہیں رہتی جب ہم ممالک متمدنہ کو دیکھتے ہیں اور ادھر اپنے ملک کو سامنے رکھتے ہیں تو زمین و آسمان کا فرق نظر آتا ہے۔ وہاں جماعت منتظمہ کا فیصلہ ناطق سمجھ کر تسلیموا تسلیما کا جوہر دکھایا جاتا ہے۔ یہاں جس کے خلاف ہو وہ مخالفت کا مظاہرہ کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اپنا تعلق ہی اس منتظمہ جماعت سے توڑ لیتا ہے۔ جیسا پنجاب اور بنگال کے ہندوؤں نے کانگرس کے ساتھ کیا۔ ؎

کیا پنپنے کی یہی باتیں ہیں

دنیا پر خدا کا غضب

واقعات دنیا سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل دنیا اپنی ترقی میں اس معراج کمال کو پہنچ گئے ہیں جو مولانا حالی مرحوم نے بتایا ہے ؎

پوچھا جو کل انجام ترقی بشر
یاروں سے کہا پیر مغاں نے ہنس کر
باقی نہ رہیگا کوئی انسان میں عیب
ہو جائینگے چھل چھلا کے سب عیب ہنر

اس لئے غضب الٰہی بھی اپنا اثر دکھا رہا ہے۔ پنجاب میں فصلوں کی کٹائی کے موقع پر ژالہ باری ہوئی۔ کشمیر میں پندرہ روز تک مسلسل بارش رہی جس سے پھلوں کے پھول سب معدوم ہو گئے۔ ملک چین کی خبر (۱۴۔ اپریل تک کی) ہے کہ وہاں اتنا سخت قحط پڑا ہوا ہے کہ صوبہ ہونٹن میں ایک لاکھ گیارہ ہزار آدمی بھوک سے مر چکے ہیں۔ (الاماں) کہیں زلزلہ ہے تو کہیں آتش زدگی ہے۔ کہیں باد و باراں ہے تو کہیں طوفان ہے۔

اس پر اہل دنیا کا وہی حال ہے جو پہلی تباہ شدہ قوموں کا قرآن شریف میں مذکور ہے۔

فَلَوْلَا إِذْ جَاءَهُمْ بَأْسُنَا تَضَرَّعُوا وَلَٰكِنْ قَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ٥

سلطان المعظم کو مبارکباد

انجمن اہل حدیث مرسنگھ ضلع لاہور نے اپنے ایک جلسہ میں اعلیٰحضرت جلالۃ الملک سلطان ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ و ان کے ولیعہد کے ایام حج میں قاتلانہ حملہ سے محفوظ رہنے پر ان کی خدمت میں ہدیہ مبارکباد پیش کی۔

حکیم محمد حبیب اللہ سیکرٹری انجمن اہل حدیث
موضع مرسنگھ ضلع لاہور

ahmadimuslim.de

سرکاری اطلاع

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

حال میں ہز ایکسی لنسی حضور گورنر بہادر پنجاب نے ایک ایسی کانفرنس کی صدارت فرمائی۔ جس کے انعقاد کی یہ غرض تھی کہ ایسے طریق کار پر غور کیا جائے۔ جس پر صوبہ ہذا میں تحریک امداد باہمی زمانہ آئندہ میں عمل پیرا ہو۔ کانفرنس مذکور میں وزراء حکومت اور دیگر متعلقہ افسروں کے علاوہ اکثر غیر سرکاری اصحاب، مجلس وضع آئین و قوانین کے ارکان اور تحریک۔ امداد باہمی کے چیدہ کارکن شامل ہوئے۔ مزید براں مسٹر ایم۔ ایل ڈارلنگ۔ نے جو آج کل حکومت ہند میں کارِ خاص پر متعین ہیں۔ کانفرنس میں شرکت فرما کر اپنے گرانقدر مشورہ سے ارکان مجلس کو مستفید فرمایا۔ کانفرنس مذکور کے تین اجلاس ۱۵-۲۰ اور ۲۶ مارچ کو منعقد ہوئے۔

دوران اجلاس میں محکمہ امداد باہمی کے خلاف تنقید کرنے کی کھلی اجازت تھی۔ اس کے ساتھ ہی تحریک امداد باہمی کے رستہ میں جو مشکلات حائل ہیں۔ اور جو تدابیر ان کو حل کرنے کے لئے اختیار کی جا رہی ہیں ان کی وضاحت کی گئی۔ بعض عملی تجاویز پیش کی گئیں۔ جن کے متعلق کاروائی کرنے کی غرض سے صاحب رجسٹرار محکمہ مذکور کی توجہ مبذول کرائی گئی۔

کانفرنس مذکور کے اہم فیصلے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:۔

(۱) اشتمال اراضی۔ قرار پایا کہ یہ کام اپنی نوعیت میں نہایت مفید ہے۔ لہٰذا اسے شد و مد سے پایۂ تکمیل کو پہنچایا جائے۔ اس وقت تک یہ کام مجالس امداد باہمی کی وساطت سے کیا جاتا تھا اب فیصلہ ہوا ہے کہ یہی عمل جاری رکھا جائے لیکن اس کے ساتھ ہی خاص عملہ مال کی وساطت سے براہِ راست اشتمال اراضی کا کام ایک تجربہ کے طور پر کیا جائے اور اس کا طریق عمل وہی ہو جو صوبجات متوسط میں رائج ہے۔ صاحب رجسٹرار اشتمال اراضی کے حلقہ کو وسعت دینے کے لئے ایک سکیم مرتب کر رہے ہیں۔ جو دیہاتی اصلاح کے بارہ میں حکومت ہند کے مالی عطیہ کے متعلق ہے۔ اس تجویز پر غور کیا جائے گا۔ یہ بھی قرار پایا کہ ایک قانونی مسودہ مرتب کیا جائے۔ جس کی رو سے ایک گاؤں میں اشتمال اراضی کے خلاف قلیل جماعت سے جبری اشتمال کرایا جائے۔ اور جس کے ذریعہ وہ عملی دقتیں دُور ہو سکیں جو اس کام میں اٹھانی پڑتی ہیں۔

(۲) مارگیج بنکوں کے متعلق شرح و بسط سے بحث ہوئی۔ موجودہ مارگیج بنکوں کی مشکلات کی وضاحت کی گئی۔ اور ان کو دور کرنے کے متعلق مختلف تدابیر کی موزونیت پر غور ہوا۔ احاطہ مدراس میں جو طریق رائج ہے۔ اس کی تشریح کی گئی اور یہ ظاہر کیا گیا کہ اس طریق اور پنجاب کے طریق میں دو پہلوؤں سے نمایاں فرق ہے۔ اول یہ کہ اول الذکر طریق میں سرکاری نگرانی سختی سے کی جاتی ہے اور جو اشخاص قرضہ کو بیباق نہ کر سکیں۔ ان کی زمین رہن کے خاتمہ پر فروخت کی جا سکتی ہے۔ زمین کو فروخت کرنے کا یہ ذریعہ قانون انتقال اراضی کی رو سے پنجاب کے بنکوں کو حاصل نہیں اور قانون مذکور میں ترمیم کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ اس سے حکومت کی امداد کا سوال زیادہ مشکل ہو جاتا ہے۔ آخر کانفرنس مذکور کی ایک سب کمیٹی مرتب کرنے کا فیصلہ ہوا جو اس امر پہ غور کریگی۔ کہ کیا پنجاب میں کوئی ایسا طریق نافذ ہو سکتا ہے۔ جس کے ماتحت طویل میعاد کے قرضے لئے جا سکیں۔ اور اس سے موجودہ طریق کے مقابلہ میں قرض لینے والے کو کافی فائدہ پہنچ سکے۔ اور ساتھ ہی قرض دینے والے خاص کر حکومت کے مفاد بھی کافی طور پر محفوظ رہیں اگر حکومت کو کسی قسم کی ضمانت دینی پڑے۔

بقیہ متفرقات

مولوی عبدالماجد صاحب دریا آبادی جو پہلے اخبار "سچ" کے ایڈیٹر تھے۔ پھر قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ کرنے میں مشغول ہو گئے۔ اب انہوں نے اپنا ذاتی پندرہ روزہ اخبار "صدق" لکھنؤ سے جاری کیا ہے۔ جس میں قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ و دینی مسائل ہوا کریں گے۔ موصوف سے تعلق رکھنے والے احباب اس اخبار کے متعلق پتہ ذیل سے خط و کتابت کریں:۔

منیجر اخبار "صدق" لکھنؤ

دعائے صحت خاکسار دو ماہ سے بخار میں مبتلا ہے۔ علاج معالجہ سے آفاقہ نہیں ہوا۔ ناظرین کرام دعائے صحت سے یاد فرماویں۔

(محمد مجیر الدین بیگون گرامی ضلع یوگرا)

کفریاتِ مرزا مؤلفہ جناب اسرار احمد صاحب آزاد۔ سابق مدیر "العزم"۔ جس میں مرزا صاحب قادیانی کے دعاوی، پیشگوئیاں وغیرہ کی تردید ہے۔ کتابت طباعت عمدہ۔ سائز ۱۸×۲۲ ضخامت ۱۳۲ صفحات۔ قیمت صرف دس آنہ (۱۰) محصول ڈاک ۲ر (ملنے کا پتہ)

منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر

ضروری اطلاع مضمون نگار حضرات، مضامین پکی روشنائی سے کاغذ کے صرف ایک طرف خوشخط لکھ کر بھیجا کریں۔ تاکید ہے۔

مسلمانوں کا دور جدید اور ہندوستان کا مستقبل پروفیسر ولفرڈ کینٹول سمتھ کی نیو ورلڈ آف اسلام کا اردو ترجمہ۔ یعنی صدی سابقہ و حال کی اسلامی جدوجہد کا اصلی فوٹو۔ مشرق قریبہ میں مغربی سیاست بعد از جنگ کی مفصل روئداد۔ ہندوستان کے سیاسی، اقتصادی اور معاشرتی تغیرات کی دلچسپ کیفیت اور ان سب کی بنا پر آنے والے امکانات کا صحیح جائزہ۔ ضخامت ۴۰۰ صفحات۔ سائز ۲۰×۲۶/۸ قیمت صرف عہ۔ پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

خون کے آنسو۔ مسلمانوں کی موجودہ روش اور اس کا نتیجہ اصلاح کی تدبیر۔ قیمت صرف ۴ر (دہلی)

ahmadimuslim.de

مومیائی

۲۹/۵۱

مدہ تو علماء اہل حدیث وبزارہا خریداران "اہلحدیث"
وہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں
ن صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی
ں دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع
رتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن
غزہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی
ر وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے
چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ....
بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔
اغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنےٰ کرشمہ ہے۔
ٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف
جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو
ساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا
م دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔
ک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت
چھٹانک ۱۲/ ۔ آدھ پاؤ ۴۲/ ۔ پاؤ بھر ۸۴/ ۔
ع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔

تازہ شہادت

جناب محمد رحمت علی صاحب ضلع مالدہ
"میں نے آپ سے ایک چھٹانک مومیائی منگوائی
تھی۔ تیر بہدف ہے۔ اس کی تعریف سے زبان قاصر
ہے۔ واللہ میں بار بار تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا
میں نے اس کو بے مثل پایا۔ قبل اس کے بہت
سے طبیبوں اور ڈاکٹروں سے قیمتی دوائیں
استعمال کیں مگر بے سود۔ آج میں ببانگ دہل
اعلان کرتا ہوں کہ آپ کی مومیائی جیسی دوسری
کوئی دوائی میری نظر سے نہیں گذری۔ ایک
چھٹانک اور بھیجدیں"۔ (۱۹ مارچ ۱۹۳۵ء)

(مومیائی منگوانے کا پتہ)

دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

ضروری نوٹ

۱۳۶ — ہماری مشہور ہر دلعزیز خوش ذائقہ ایجاد

اکسیر ہاضمہ کا استعمال کرنا اور ہر وقت ہر گھر میں رکھنا ضروری ہے۔ کیونکہ یہ تمام شکایتوں کو دور کر کے معدہ کو مقوی کرتا اور بدن میں خون صالح پیدا کر کے تندرستی بڑھاتا ہے اور دائمی قبض۔ بدہضمی، درد شکم اور نفخ ہو جانا، کمی اشتہا یعنی بھوک نہ لگنا، کھٹے ڈکار آنا منہ سے بدمزہ پانی آنا، ضعف معدہ، وبائی امراض ہیضہ۔ اسہال، پیچش وغیرہ اور دیگر امراض میں مثل تریاق کے حکمی تاثیر رکھتا ہے۔ بھوک بڑھاتا ہے۔ سخت سے سخت غذا فوراً ہضم کرتا ہے۔ چہرہ پر رونق، رعب، وجاہت پیدا کرتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد استعمال کرنے سے کھانا فوراً ہضم ہو کر طبیعت ہلکی پھلکی اور دل خوش ہو جاتا ہے۔ اس سے معمولی غذا بھی مقویات کا کام دیتی ہے۔ فساد خون کو زائل کر کے رنگ بدن صاف شفاف دکھاتا ہے۔ پژمردہ طبیعت کو خورسند کرتا ہے اور وہم وفکر دور کرتا ہے۔ اس سے وقت پر بادو کا اثر ہوتا ہے۔ دل، دماغ، جگر وغیرہ اعضاء رئیسہ کو تقویت پہنچتی ہے۔ قیمت صرف فی ڈبہ ۱۲/ ۔ محصول ۵/ ۔

اکسیر موتی دانت } دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ اور دانت سفید موتیوں کی طرح چمکیلے ہو جاتے ہیں۔ قیمت صرف ۸/ ۔ محصول ۵/ ۔

اکسیر ہاضمہ ایجنسی۔ لاہوری گیٹ کوچہ جشاں ۹/۳۰۶ امرتسر

مسلم چاول ہاؤس

۴۸/۶۱

چاول ہر قسم (باسمتی) ایک سالہ و دو سالہ۔ ڈیرہ دون۔ اودھواڑ، منگرہ، تھوک و پرچون ایک بوری تک) صابون و کریانہ یعنی بادام و مصالحہ وغیرہ دوالیں ہر قسم بارعایت مل سکتی ہیں۔ محرم وغیرہ کے لئے مسلم برادران ودوکانداران فرمائش دیکر مشکور فرمادیں۔ (نوٹ) آرڈر کی تعمیل آمد نقد روپیہ یا وصولی بلٹی بذریعہ بنک یا وی پی کے ذریعہ کی جاتی ہے۔

چوہدری سردار علی ولی محمد۔ ٹکر منڈی
نزد ڈاکخانہ ڈھاب بستی رام۔ امرتسر

تمام دنیا میں بے مثل ۲۷/۵۱

سفری حمائل شریف

مترجم ومحشی اردو کا ہدیہ۔ چار روپیہ

تمام دنیا میں بےنظیر

مشکوۃ مترجم ومحشی

اُردو کا ہدیہ سات روپیہ

ان دونو بےنظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

عبد الغفور غزنوی مالک کارخانہ

انوار الاسلام امرتسر

التماس ضروری

۹/۴۵ } اس کارخانہ کی شہرت ہر کس وناکس جانتا ہے

یہ کارخانہ ہندوستان اور دیگر ممالک میں اپنی دیانتداری اور نیک نیتی سے مشہور ہے۔ مال نمونہ روانہ کیا جاتا ہے۔ مختصر فہرست ارسال ہے۔ ہر قسم کے عرقیات دتمباکو وقوام دگلی موجود ہے۔

عطر محبوب پسند۔ راحت روح۔ مخلوط اصلی۔ شمامۃ العنبر فی تولہ عمر۔ روح گلاب لـ۔ ـہ عطر حنا۔ مشک حنا۔ مشک عنبر۔ سہاگ عنبر نرگس۔ سوزنگی فی تولہ ۔ للعہ۔ ے۔ ۶۔ عمر۔ ۱۲ از عطر چنبیلی بیلہ کیوڑہ۔ فتنہ۔ مولسری۔ عروس شہناز۔ برگ حنا۔ روح پانزی۔ زعفران۔ خس للعہ۔ ے۔ ۶۔ عمر۔ عطر گلاب۔ چنبیلی۔ موتیا۔ مدن مان فی تولہ ۔ للعہ۔ ے۔ ۶۔ عمر۔ عہ۔ ۱۲ از عطر اگر فی تولہ ے۔ عہ۔

المشتہر: شیخ سخاوت حسین تاجر عطر چوک لکھنؤ

ahmadmuslim.de

ہندوستانی ممیرے کا سرمہ

رجسٹرڈ نمبر ۱۷۵۷ ۲/۲۵

آنکھوں کی بیماریوں کی اکسیر و بےنظیر دوا ہے سینکڑوں روپیہ کی دوائیں اچھے سے اچھے علاج جن بیماریوں میں فائدہ نہ دیتے تھے اس سرمہ سے فائدہ ہوا۔ آنکھوں سے پانی بہنا۔ نگاہ کی کمزوری۔ روہے۔ ککرے۔ انکھ جھنی۔ پرانی لالی۔ جالا۔ پھلی، چھڑ، ناخونہ، ایسے سخت امراض میں چند دن لگانے سے آنکھیں بھلی چنگی معلوم ہوتی ہیں۔ دماغی محنت والوں کی گرمی و جلن دور کر کے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا نگہبان ہے۔ نمونہ ار کے ٹکٹ بھیج کر منگوالو اور آزمالو۔ قیمت فی تولہ عہ۔

ع خوبصورت سرمہ دانی وسلائی کے ۱۲؍ تولہ۔

(منگوانے کا پتہ)

منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی (اودھ)

سرمہ نورالعین ۱۶/۲۵

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بےپرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بےنظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ

منیجر دواخانہ نورالعین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

پتہ درکار ہے ۲/۲

براہ کرم کیا کوئی صاحب ایسے [illegible] کا پتہ بتلاویں گے۔ جو دکھتا ہوا دانت عمل۔ نکالتے ہوں۔ بشرطیکہ شرک نہ ہو۔

پتہ بتلانے والے صاحب کو معاوضہ پیش کیا جائے گا۔

پتہ:۔ متلاشی۔ معرفت اخبار اہلحدیث امرتسر

تصانیف حضرت مولنا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری

تنقید تقلید } یہ وہ تحریری مباحثہ ہے جو مولانا مرتضےٰ حسن صاحب دیوبندی کے مضمون مندرجہ اخبار "العدل" گوجرانوالہ کے جواب میں "اہلحدیث" میں شائع ہوتا رہا۔ جس میں فریقین کی تحریریں اصلی اور پورے الفاظ میں نقل ہیں۔ علاوہ ازیں جدید حواشی بھی درج کئے گئے ہیں۔ قیمت صرف ۵ر۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔

فتوحات اہل حدیث } اُن مقدمات کا مجموعہ جو مابین اہل حدیث اور احناف مختلف مقامات میں رونما ہوئے۔ ہندوستان کی ہائی کورٹوں اور لندن کی پریوی کونسل کے فیصلہ جات جو اہل حدیث کے حق میں ہوئے۔ قیمت ۴ر

اجتہاد و تقلید } اس میں مسئلہ تقلید شخصی پر عالمانہ بحث کی گئی ہے اور مسئلہ اجماع کی حجیت اور عدم حجیت پر تحقیق بحث کی گئی ہے۔ اور ثابت کیا ہے کہ دروازہ اجتہاد کا ہمیشہ کھلا رہے گا۔ کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۲ر

(متعلقہ عام اہل اسلام)

تعلیم القرآن } اس رسالہ میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا خلاصہ مطلب چند ورقوں میں جمع کیا ہے۔ ار

قرآن اور دیگر کتب } قرآن شریف اور دیگر الہامی کتابوں کی تعلیم کا بالاختصار مقابلہ کر کے قرآن مجید کی عظمت ثابت کی ہے۔ قیمت ار

اسلامی تاریخ } آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مختصر حالات بالکل آسان پیرایہ میں۔ بچوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ار

خصائل النبی } ترجمہ شمائل ترمذی۔ حضور پُرنور صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق شریفہ کا مختصر بیان۔ بچوں کے لئے۔ قیمت ار

السلام علیکم } اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ اسلامی سلام بلحاظ فضائل اور اوصاف کے تمام دوسرے فرقوں کے سلاموں سے اعلےٰ اور افضل ہے۔ قیمت ۶ر

ملنے کا پتہ:۔ **منیجر اہلحدیث امرتسر**

پلنگ کے پھول

} یہ ایک عجیب تیل ہے جس کو فرانسیسی ڈاکٹر نے حال ہی میں تیار کیا ہے۔ آدمی کیسا ہی سست، بڈھا، کمزور کیوں نہ ہو، اس کو وقت سے ایک گھنٹہ پیشتر لگانے سے فوراً قوی بن جاتا ہے اور لطف اٹھاتا ہے۔ اس تیل کے استعمال کرنے والے سے قرینہ خوش رہتی ہے۔ زیادہ تعریف فضول ہے۔ آزمائش شرط ہے۔ قیمت ایک شیشی عہ۔ تین شیشی کے خریدار کو ایک شیشی مفت۔ محصول ڈاک عہ۔

پتہ:۔ **محمد شفیق اینڈ کو آگرہ**

بہار شباب

} یہ کتاب دہلی کے مشہور حکیم مسیح الملک محمد اجمل خان کے والد بزرگوار کی تصنیف ضیاء الابصار کا اردو ترجمہ ہے۔ کتاب کی خوبی نام ہی سے واضح ہے۔ قیمت ۱۲؍

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

سلسلہ کتب اسلام

تصانیف مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم

اسلام کی پہلی کتاب } مع فرہنگ - ذات وصفات باری تعالیٰ اور پیغمبروں اور جنوں اور فرشتوں اور قیامت وغیرہ کے بیان میں - گویا کہ اسلام کے کل اصول - قیمت

اسلام کی دوسری کتاب - مع فرہنگ - اس کتاب میں نماز کے متعلق مسایل لکھے گئے ہیں - قابل دید کتاب ہے - قیمت ۲ر

ہم اور آپ قانون کی ہوا میں سانس لیتے ہیں

ہمارا روز مرہ قانون کی گرفت میں ہے

اور

ہماری زندگی کا کوئی لمحہ - کوئی چھوٹے سے چھوٹا فعل ایسا نہیں

جس پر کوئی نہ کوئی قانون مسلط نہ ہو!

پھر اگر ہم قانون کو نہ پڑھیں اور نہ سمجھیں

تو

ہماری کتنی بدنصیبی ہے

میں آپ سے سچ عرض کرتا ہوں - کہ قانون کے جانے بغیر

ہمارا جینا موت کے برابر ہے

ایسی تاریک زندگی میں

رسالہ **"قانون"** لاہور

ہمارے لئے ایک مشعل ہدایت ہے

اگر ہم اس سے محروم رہیں تو یہ ہماری بدبختی ہے اور بدقسمتی

ہمیں چاہیئے کہ "قانون" کو باقاعدہ پڑھا کریں

بے حد مفید اور کار آمد چیز ہے

قیمت سالانہ ہے - علاوہ محصول ڈاک - فی پرچہ ۶ر

ملنے کا پتہ:- مینجر رسالہ "قانون" - انار کلی لاہور (پنجاب)

اسلام کی تیسری کتاب } (مع فرہنگ) اس کتاب میں حج، زکوٰۃ، نکاح، طلاق، عدت وغیرہ کے متعلق نہایت اعلےٰ مضامین ہیں - قیمت صرف ۲ر

اسلام کی چوتھی کتاب } (مع فرہنگ) خرید وفروخت، تجارت، صناعت، شراکت، وقف، نذر، قصاص، دیت، فرائض وغیرہ کے متعلق ۱۵ باب لکھے گئے ہیں - قیمت ۳ر

اسلام کی پانچویں کتاب } اس میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین وصحابہ رضی اللہ عنہم کے خطوط اور ان کے کفار سے جنگ وجدال اور فتوحات وغیرہ درج ہیں - جن کے ضمن میں حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق کے زمانہ تک کی کل فتوحات کا ذکر آجاتا ہے - قیمت ۶ر

اسلام کی چھٹی کتاب } اس میں پہلے تو قرآن شریف کی کل دعائیں ایک جا جمع کی گئی ہیں - بعدہٗ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر قسم کے شب وروز کے وظائف اور اذکار درج ہیں - باوجود ان تمام خوبیوں کے قیمت صرف ۶ر

اسلام کی ساتویں کتاب } اس میں اخلاص، اتباع سنت، تعلیم، تعلم، تعظیم، علما کی ترغیب اور بدعت، بے ادبی علماء بزرگان، بے سود جھگڑے، ترکیب جماعت کی ترتیب اور نماز، روزہ، زکوٰۃ کے متعلق ترغیبی وترہیبی مسائل درج کئے گئے ہیں ۶ر (۵۰۷)

اسلام کی آٹھویں کتاب } اس میں حج، نکاح، جہاد، بیع، شرعی کے مسائل اور طعام، لباس، حدود، حسن معاشرت اور والدین کے ساتھ احسان کرنے اور خلقت خدا کے ساتھ شفقت کرنے کی ترغیب کے متعلق (۱۱) باب لکھے گئے ہیں - قیمت ۶ر

اسلام کی نویں کتاب } اس میں نیک صحبت، زہد، وصیت اور موت کے ذکر اور دیدار الٰہی، دوزخ، عذاب قبر، اللہ کے ڈر، تقویٰ، توکل، اور صبر کے متعلق ایک سو سے زیادہ باب درج ہیں - باوجود ان تمام خوبیوں کے قیمت صرف ۶ر

اسلام کی دسویں کتاب } یعنی تاریخ لب لباب - اس میں سب سے پہلے ابتدائے عالم کا ذکر ہے - بعدہٗ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر ابراہیم علیہ السلام وغیرہ وغیرہ کل پیغمبروں کا مفصل حال لکھتے ہوئے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات تحریر کئے گئے ہیں - اس کے بعد حواری عیسےٰ علیہ السلام اور چند بزرگوں کے حالات - پھر مشہور مختلف ممالک کا ذکر - خلفائے اربعہ و بنو امیہ و عباسیہ کے حالات بھی ہیں - مع علم جغرافیہ کے - قیمت صرف ۸ر

اسلام کی گیارھویں کتاب

اس میں تمام عقائد اسلام یعنی ثبوت صانع عالم یعنی اللہ عزوجل اور ثبوت توحید اور ثبوت نبوت وحدوث عالم اور صفات باری تعالیٰ اور نبوت وخلت انبیاء علیہم السلام وثبوت قیامت، رد تناسخ اور ثبوت معجزات انبیاء علیہم السلام اور کرامات اولیاء رحمہم اللہ تعالےٰ درج ہیں۔ ہر ایک عقیدہ کو قرآن شریف کی آیات اور حدیث شریف واقوال ائمہ اور مخالفین کے الزامی جوابات سے ثابت کیا گیا ہے۔ اور اس کتاب میں ۸۰ بحثیں صرف اصول کے متعلق ہیں۔ چنانچہ ثبوت صانع باری تعالےٰ کے متعلق ۱۰۳ دلائل ہیں۔ قیمت صرف عہ۔

اسلام کی بارھویں کتاب

اس میں بیان اقسام حدیث وتعریف اصطلاحات حدیث، پانی کے پاک ہونے کا بیان اہل کتاب اور مشرکوں کے برتنوں کو پاک کرکے استعمال کرنے میں بول، منی، مذی وغیرہ کے احکام، جنبی اور حائضہ کے احکام، جمعہ، میت، استحاضہ کے احکام، چمڑے کی طہارت کا بیان، استنجا ووعظ کے احکام، جنبی کے تیمم کا بیان، بچوں کی نماز، نمازوں کے اوقات، نمازوں کے نوافل کا بیان۔ نماز قضا کی ترتیب، اذان کا بیان، تکبیر، ستر، عورت کے ستر کے احکام۔ مسائل لباس، تصویر دار کپڑوں کے احکام۔ یہ مختصر حال ہے۔ حجم ۲۱۲ صفحات۔ قیمت عہ۔

اسلام کی تیرھویں کتاب

اس میں بھی احکام نماز کے متعلق ہی درج کئے گئے ہیں۔ جیسے جوتی پہننا، کشتی پر یہود ونصاریٰ کے عبادت خانوں میں نماز پڑھنے یا نہ پڑھنے اور مسجد کے آداب، قبلہ کے احکام، صفوں کی درستی، نماز میں ہاتھ باندھنے کے بارہ میں مختلف اقوال قرأۃ فاتحہ خلف الامام۔ بسم اللہ کے جہر وخفا کے مسائل، رفع یدین فی الصلوٰۃ کے اختلافات، رکوع، سجدہ، قومہ، تشہد وسلام پھیرنے اور ان کے بعد کے احکام واضح بیان کرکے نماز کے توڑنے اور مکروہ کرنے اور سلامت رکھنے والے امور بیان کرکے سترہ اور ہر قسم کے نوافل جو فرض رکعتوں کے پہلے یا بعد ہوا کرتے ہیں۔ نیز فرضیت جمعہ وترغیب تہجد، وتر، نماز اشراق، تحیۃ المسجد، الضحےٰ، خاصکر قیام، رمضان تراویح کے متعلق جتنے اختلافات یعنی تعداد رکعات اور تعیین وافضلیت وقت وغیرہ کے متعلق ہیں۔ محققانہ طور سے ظاہر فرماکر سجدہ سہو، سجدہ تلاوت، سجدہ شکر اور عورتوں کے مساجد میں آنے کے متعلق کل احکام جماعت میں شمولیت کا اجر۔ نیز فرائض وشرائط امام پر مفصل بحث کرکے مسبوق بالجماعت وتارک جماعت اور نابینے لڑکے، غلام، فاسق، مسافر، تیمم کنندہ وتشہد وغیرہ اماموں کے پیچھے نماز پڑھنے یا نہ پڑھنے اور ترتیب صفوف اور فرائض ونوافل کے لئے جگہ تبدیل کرنے کے بارہ میں ایک سو پچاس نہایت بسیط ابحاث ذکر کی ہیں۔ [illegible] صفحات قیمت صرف [illegible]

اسلام [illegible]

اس کتاب میں پہلے نماز [illegible] مسائل جیسے بیمار، مسافر، سوار کی نماز، اور سفر وحضر کی حد وتعیین ایام اور ابر وبارش کے دن نماز کا حکم۔ اور جمعہ کی فرضیت ہر بستی اور شہر میں۔ غسل، خطبہ، چاند کے احکام سوگ، ماتم، کفن، دفن، تکبیرات، قرأت، جنازہ علی الغائب، [illegible] کے حالات، زیارت قبور، میت کے ایصال ثواب کے متعلق مفصل بحث کرنے کے بعد کتاب الزکوٰۃ کو شروع کرکے چارپایوں، گھوڑوں، کھیتی، پھلوں، شہد، سونا، چاندی، زیور، دفینہ، معدن کی زکوٰۃ کے احکام اور زکوٰۃ کے مصارف وغیرہ۔ قیمت صرف عمر

سب کتابوں کا محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

منگانے کا پتہ:- دفتر اہلحدیث امرتسر

تصنیفات کتب خانہ ثنائیہ امرتسر میں

زبردست رعایت

ناظرین جانتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی نے حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری کے حق میں اپریل ۱۹۰۷ء میں ایک بددعا شائع کی تھی کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مرجائیگا جس کا نتیجہ روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ مرزا صاحب کو فوت ہوئے ستائیس سال ہوگئے ہیں اور حضرت ممدوح بفضلہ تعالےٰ ماہ اپریل ۱۹۳۵ء تک سلامت موجود ہیں۔ چنانچہ اس فیصلہ کے نتیجہ کی خوشی میں کتب خانہ ہذا کی طرف سے ہر سال رعایت کی جاتی ہے۔ تاکہ عوام الناس بھی اس خوشی میں شریک ہوں۔ چنانچہ حسب معمول امسال بھی یکم مئی ۱۹۳۵ء سے ۳۱ مئی ۱۹۳۵ء تک حسب ذیل رعایت کی جاویگی۔

تصانیف حضرت ممدوح۔ سوائے تفاسیر اردو وعربی ۵ روپیہ کی قیمت کی کتب تک۔ فی روپیہ ۲ر کمیشن۔

منیجر اہلحدیث امرتسر

DELHI 25 APR 35

HINDU SABHA COLLEGE 25 APR 35

ahmadimuslim.de

رجسٹرڈ ایل نمبر:- ۳۵۲
یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہوں گے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۲ — نمبر ۲۷

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین ...

... پس حدیث مصطفےٰ بجان مسلم ...

مدیر مسئول — ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـه
رؤسا وجاگیرداران سے ” سے
عام خریداران سے ” ۵
” ” ششماہی ۳
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - ۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

(۵۰۹)

1460

امرتسر ۲۸ محرم الحرام ۱۳۵۴ھ مطابق ۳ مئی ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

قطعہ تاریخ اہلحدیث سالِ نو - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - ص۲
دیوبندی اور بریلوی مکالمہ - - - ص۳
جلسہ انجمن حمایت اسلام میں قادیانی برکت ص۴
کیا مرزائی عیسائی ہیں؟ - - - - ص۴
مرزا جی کا کھیت پھل لا رہا ہے - - - ص۸
حدوثِ مادہ وارواح - - - - ص۹
یادگار حسین سے سبق - - - - ص۱۰
برہان التفاسیر - - - - ص۱۱
اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان - ص۱۲
خطاب باسلام ص۱۳ - متفرقات - ص۱۴
ملکی مطلع ص۱۵ - اشتہارات - ص۱۶-۲۰

قطعہ تاریخ اہلحدیث سالِ نو

از برق سخن مولوی محمد یعقوب صاحب برقؔ ... پوری

یہ اشعار اُس وقت کے آئے ہوئے ہیں جب اخبار اہلحدیث کی بتیسویں جلد نومبر ۱۹۳۴ء کو شروع ہونے والی تھی۔ مگر کسی وجہ سے نظر سے اوجھل ہوگئے۔ لہٰذا آج درج ہیں۔ (مدیر)

خوش ہو کے یہ کلیاں کہتی ہیں
کوئی دیکھے بہارِ نشاط انگیز

کیوں دیکھ کے اِس کو سرد نہ ہو
ہیں کیف خمارِ نشاط انگیز

بس اس کو خدا قائم رکھے
کہ ہے گل زارِ نشاط انگیز

تاریخ بھی اس کی کیا کہئے
ہیں خوب افکارِ نشاط انگیز

اے برقؔ جو کی فکر آئی ندا
نکلا اخبار نشاط انگیز

۱۳۵۳ ہجری

جدید انگلش ٹیچر۔ اس کے مطالعہ سے بہت جلد انگریزی حفظ ہوجاتی ہے۔ اور کسی استاد وغیرہ کی حاجت نہ رہے گی۔ قیمت عمر (منیجر اہلحدیث)

انتخاب الاخبار

خوشخبری حکومت حجاز نے عازمین بیت اللہ شریف وزائرین مسجد نبوی کی سہولت کے لئے آیندہ سال سے وہ تمام ٹیکس جو حجاز میں مثلاً معلمی، محصول، کرایہ وغیرہ ادا کئے جاتے تھے ان میں پچیس فیصدی تخفیف کردی ہے۔ آیندہ سال حکومت کی طرف سے سالانہ اعلانات میں اس تخفیف کا اعلان بھی کردیا جائے گا۔

—— امرتسر جالندھر روڈ پر دریائے بیاس کے پل پر ایک لاری اور چھکڑے کا تصادم ہونے سے بارہ اشخاص مجروح ہوئے۔

—— مولوی سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری امرتسری کے مقدمہ کا فیصلہ ۲۵۔ اپریل کو سنا دیا گیا۔ آپ کو زیر دفعہ ۱۵۳۔ الف ۶ ماہ قید کی سزا دی گئی اور بی کلاس کی سفارش کی گئی۔ چونکہ آپ کی طرف سے سشن کورٹ گورداسپور میں اپیل دائر کی جائے گی۔ اس لئے آپ کو چھ ہزار روپیہ کی ضمانت پر رہا کردیا گیا ہے۔

آغا حشر کاشمیری چندروز علیل رہ کر ۲۸۔ اپریل کو لاہور میں فوت ہو گئے۔ (خدا بخشے بڑے موحد اور موحدوں کے محب تھے) ہندوستان کے مشہور ادیب اور ڈرامہ نویس تھے۔

—— لاہور میں موچی دروازہ کے اندر ایک مسلمان کو قتل کردیا گیا۔ پولیس نے تین اشخاص کو اس سلسلہ میں زیر حراست کرلیا ہے۔

—— امرتسر سے فرنٹیر میل سے سونا چوری ہو جانے کے سلسلہ میں پولیس نے اپنی تفتیش مکمل کرلی ہے۔ اب ملزمین کا چالان عدالت میں پیش کردیا جائیگا۔

—— مرزا سر ظفر علی سابق جج ہائیکورٹ پنجاب نے ایک انگریزی اخبار میں گورنر پنجاب کے نام ایک کھلی چٹھی شائع کرائی ہے کہ قادیانیوں کو پنجاب میں غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ اور اس بدگمانی کو عام مسلمانوں کے دل سے دور کردیا جائے کہ حکومت مرزائیوں کی طرفداری کرتی ہے۔

—— ڈاکٹر سر محمد اقبال نے انجمن حمایت اسلام لاہور کی صدارت سے استعفیٰ دیدیا ہے۔

—— ملتان شہر میں ایک ہندو ایک مسلمان کے ہاتھوں سے قتل ہو گیا۔

—— حکومت پنجاب نے تمباکو کی فروخت اور اس کی کاشت بغیر لائسنس حاصل کئے ممنوع قرار دیدی ہے اسکے کاشتکار اور تاجر کو ہر سال نیا لائسنس حاصل کرنا پڑیگا۔ یہ حکم ۱۹۔ اپریل سے نافذ کیا گیا ہے۔ مگر ۳۰ جون تک بغیر لائسنس کے فروخت وغیرہ قابل تعزیر نہیں۔ لائسنسدار کی عمر ۱۸ سال سے کم اور خریدار کی عمر ۱۶ سال سے کم نہ ہوگی۔

انجمن اہل حدیث ملتان

کا سالانہ اجلاس ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲ مئی کو منعقد ہوگا جس میں علماء کرام اپنے اپنے مواعظ حسنہ سے سامعین کو محظوظ فرمائینگے۔ لہٰذا جملہ شائقین توحید وسنت جلسہ ہذا میں شریک ہو کر داخل حسنات ہوں۔

سکرٹری انجمن مذکور۔ (عہ داخل اشاعت فنڈ)

—— آگرہ سے ۲۲ میل کے فاصلہ پر موضع لہ میں پولیس اور ڈاکوؤں کے مابین تصادم ہوا۔ تین ڈاکو ہلاک اور دو مجروح ہوئے۔ پولیس کو ان کے قبضہ سے اسلحہ اور بارود کی خاصی مقدار ملی۔

—— راجکوٹ میں ایک آدمی ہے جو ۲۸ سال سے میٹرک کے امتحان میں شریک ہو رہا ہے۔ مگر ابھی تک وہ کامیاب نہیں ہوا۔

—— معلوم ہوا ہے کہ انسانی خون کی اوسط رفتار سات میل فی گھنٹہ ہے۔ گویا دن بھر میں ۱۶۸ میل کی مسافت طے کرتا ہے۔

—— ریاست حیدر آباد دکن میں حضور نظام کیطرف سے ایک اعلان کیا گیا ہے کہ آیندہ ریاست کے باہر سے کوئی اسلامی مبلغ ریاست کی حدود میں بغیر اجازت حاصل کئے تبلیغ کرنے کے لئے داخل نہیں ہو سکے گا۔

غریب فنڈ کی بابت کئی دفعہ احباب خیر کی خدمت میں لکھا گیا ہے کہ اس فنڈ سے جن سائلین کے نام اخبار جاری کیا جاتا ہے ان کی تعداد روز افزوں ترقی پر ہے مگر فنڈ میں عدم گنجائش کے باعث اخبار جاری نہیں کیا جا سکتا۔ اگر احباب کرام اور دیگر شائقین حضرات کم و بیش اس فنڈ کی امداد فرماتے رہیں تو اسے کافی امداد حاصل ہو سکتی ہے۔

آمد از فتوی فنڈ ۸ سابقہ بذمہ فنڈ ۶؍۲ بقایا عہ

مدرسہ علوم القرآن والحدیث مدینہ منورہ (عرب) کے لئے از مولوی محمد اسمٰعیل صاحب چک ۹۹/۱۰ کیٹل فارم ضلع ملتان عہ

عید آنہ فنڈ مرسلہ مولوی عبد الرحمن متولی مسجد اہلحدیث محلہ بسن لسن ایلور مچہ

اشاعت فنڈ از سیکرٹری انجمن اہل حدیث پرتابگڈھ عہ وسیکرٹری انجمن اہل حدیث ملتان عہ جملہ ۶۔ سابقہ ۶ دعہ کل میزان ما عہ

(۹- ۳- ۱۱۳ روپے)

قابل توجہ ناظرین اہلحدیث

(۱) اخبار ہذا کا صفحہ ۱۴ ضرور ملاحظہ فرمائیں کیونکہ اس میں حساب دوستاں درج ہے۔ ممکن ہے آپکا نمبر بھی اس میں درج ہو۔

(۲) یکم مئی سے ۳۱ مئی تک تصانیف مولٰنا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب مدظلہ (تردید عیسائی، آریہ، مرزائی، حنفی اور تائید مذہب اہل حدیث و عام اسلامی سوائے تفاسیر عربی و اردو) پر ۲ر فی روپیہ رعایت دی گئی ہے۔ آج ہی فرمائش بھیج کر اس سے فائدہ اٹھائیں۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

—— ایران کے صوبہ مازندران میں ۱۲۔ اپریل سے ۲۲۔ اپریل تک زلزلے کے جھٹکے محسوس ہو رہے ہیں۔

اسلامی تصوف۔ (اردو ترجمہ) مصنفہ علامہ ابن تیمیہ (۵۱۰) نیک صرف ۸ر۔ پتہ: منیجر اہلحدیث امرتسر

فلسفہ عبادت و سرمایہ سعادت۔ جس میں نماز کا فلسفہ اور فوائد بیان ہیں۔ قیمت ۸ر۔ منیجر اہلحدیث امرتسر سے طلب کریں۔

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۲۸ محرم الحرام سنہ ۱۳۵۴ھ

دیوبندی اور بریلوی مکالمہ

"اہلحدیث" یکم مارچ سنہ رواں میں ایک اشتہار دیوبندی جماعت کے ایک فرد کا درج ہوا تھا۔ جس کا نام تھا "صمصام قادری"۔ اس میں بریلوی حنفیوں کو خوب اڑے ہاتھوں لیا تھا۔ پھر "اہلحدیث" ۸ مارچ میں ایک اشتہار درج ہوا تھا جس میں بریلوی حنفی کی طرف سے اشتہار مذکور کا جواب تھا۔ دونوں اشتہار علم واخلاق کا مرثیہ تھے۔ اب ایک اور اشتہار کلکتہ سے ہمیں پہنچا ہے جو دیوبندی راقم اول کی طرف سے نکلا ہے۔ دیوبندی راقم نے پہلے اشتہار میں اپنے نام کے ساتھ علاوہ اور القاب کے "تقلیدیہ" (بصیغہ مؤنث) بھی لکھا تھا۔ بریلوی راقم نے اس پر خوب مضحکہ اڑایا تھا۔ بار بار دیوبندی راقم کو "واہ ری بی تقلیدیہ" لکھا۔ ہم نے گمان کیا کہ یہ لفظ "تقلیدیہ" سہواً لکھا گیا۔ مگر اس دوسرے اشتہار میں دیوبندی راقم نے اپنے القاب اس طرح لکھے ہیں:-

عبدالحلیم جہان آبادی حنفی، سنی، قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ، مجددیہ، برکتیہ، ابوالعلائیہ، قلندریہ، صابریہ، نظامیہ، اشرفیہ، مقلدی تقلیدیہ۔

بجائے ایک صیغہ مؤنث کے دس دفعہ مؤنث لکھا ہے۔ اب ہم کچھ نہیں کہہ سکتے تاہم ہمارا گمان ہے کہ ایسا لکھنے کی توجیہ کچھ نہ کچھ دیوبندی راقم کے ذہن میں ہوگی۔ ورنہ ایسی فاش غلطی نہ پہلے کرتے نہ باوجود تنبیہ کے دوبارہ حوصلہ کرتے۔ بہرحال اشتہار درج ذیل ہے:-

"سرمہ ایمانی در چشم رضاخانی"

اول سے آخر تک غور سے پڑھو۔

کئی ماہ قبل صمصام قادری نام سے ایک اشتہار شائع کیا گیا تھا۔ جس میں مسلمانوں سے یہ درخواست کی گئی تھی کہ مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی بانی فرقہ رضاخانی اور ان کے چیلوں کی طرف سے جو الزامات بزرگان دیوبند پر لگائے جاتے ہیں وہ سراسر غلط ہیں۔ محض اتہام ہیں نہ تو وہ عقیدے ان کے افعال سے ظاہر ہوتے ہیں نہ اقوال سے نہ اُن کی کسی تحریر سے ثبوت ملتا ہے۔ جو کوئی تحریر ان کی طرف منسوب کی جاتی ہے یا تو اس کا مطلب وہ نہیں ہوتا جو رضاخانی بیان کرتے ہیں۔ یا اُس میں اس قدر کتر بیونت اور تحریف کرکے اپنی طرف سے من گھڑت معنی لگا کر مسلمانوں کے سامنے پیش کرتے ہیں جس سے مضمون کچھ کا کچھ ہو جاتا ہے۔ جس سے مصنف یا مؤلف رسالہ وکتاب کو دور کا تعلق بھی نہیں ہوتا جیسا کہ حسام الحرمین، ردالمہند، بہار شریعت، الکتاب اصول السنہ فی العقائد السنہ وغیرہ وغیرہ رسالوں سے ظاہر ہے۔ اس لئے مسلمانوں کے لئے صحیح راہ عمل یہ ہے کہ فخر دنیائے اسلام عاملان شریعت وطریقت ماحیان شرک وبدعت حنفی سنی علماء دیوبند اور ان کے ماننے والوں سے خواہ مخواہ بدظن نہ ہوں ان کو نا ملائم الفاظ سے (یعنی وہابی کافر) یاد کرکے مسلمانوں میں باعث تفرقہ بن کر گنہگار اور مورد عتاب خدائے قہار نہ ہوں اگر توفیق تحقیق ملے تو ان بزرگوں کے واقعات زندگی پر نظر ڈالیں۔ ان کے اقوال وافعال کو شریعت کی کسوٹی پر پرکھیں۔ ان کی تحریروں کو اول سے آخر تک گہری نظر سے دیکھ جائیں۔ اگر سمجھ میں نہ آئے تو کسی دیندار جید عالم سے اپنی تشفی کرلیں اس طرح سے حقیقت ظاہر ہو جائے گی اور مسلمان اپنے سچے رہنمائے دین حنیف کو پہچان جائیں گے۔ یہ تو تھا مذکورہ بالا اشتہار کے مضمون کا خلاصہ۔ بحمداللہ اشتہار کا خاصہ اثر پڑا۔ کلکتہ ٹاؤن اور مضافات کے ہزاروں ہزار مسلمان راہ راست پر آگئے۔ اور کتنے ہیں جو بتدریج سدھر رہے ہیں۔ اسلامی رواداری اور تحقیق وتفتیش کا یہی جوش وخروش اگر کچھ دنوں تک قائم رہا تو یقین ہے کہ فضائے کلکتہ علی الخصوص رضاخانیوں کی گندی سڑی ہوئی ہوائے ضلالت سے ضرور صاف ہو جائیگی اشتہار سے مقصود سچے مسلمانوں کو بڑے فتنے سے بچانا اور بھٹکے ہوؤں کو راہ راست پر لانا تھا۔ سو یہ بفضلہ تعالیٰ حاصل ہو رہا ہے۔ مگر کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو بظاہر اپنے کو مسلمان کہتے ہیں مگر حقیقت میں دشمنان اسلام کے ایجنٹ ودلال ہیں۔ جو مسلمانوں میں تفرقہ

اثبات التوحید۔ [illegible] (۵۱۱) [illegible]

ڈال کر اور آپس میں لڑا کر شیرازۂ اسلام کو بکھیرنے کی ذلیل کوشش کر رہے ہیں اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو مولویوں اور پیروں کے لباس میں دنیا کمانے کے لئے شرک و بدعت کے جال میں پھنسا کر مسلمانوں کو دھوکہ دیتے اور علماء حقانی پر قسم قسم کا الزام لگاتے رہتے ہیں۔ اسی قماش کے لوگ اس اشتہار سے بجائے فائدہ حاصل کرنے کے گھبرا گھبرا کر چیخنے لگے ہیں۔ ان کی جماعت میں صف ماتم بچھ گئی ہے۔ بعض کے شکم میں مخالفت نے اس قدر قراقر پیدا کر دیا ہے کہ ہر جگہ ہوائے فریب چھوڑتے پھرتے ہیں۔ بعض کے ضلالتی دست آرہے ہیں۔ جن سے بد دینی تعفن پھیلنے کا اندیشہ ہے۔ گویا میرا اشتہار مسلمانوں کے لئے مقوی ایمان ثابت ہوا۔ اور بدعتی رضا خانیوں کے لئے مسہل مادہ ضلالت۔ سچ ہے ازلی گمراہوں کو ہدایت نامہ سے بجائے ہدایت کے ضلالت ہی ملتی ہے۔ باران رحمت ہر زمین کو یکساں سیراب کرتا ہے مگر بعض زمین سے سنبل و ریحاں اُگتے ہیں اور بعض سے خار و خس ؎

در باغ لالہ روید و در بوم خار و خس

اس وقت میرے پیش نظر تبلیغ جیلانی اشتہار ہے۔ جس کو غالباً کسی رضا خانی جاہل نے اپنے پشت پناہوں کی مدد سے مغلظات کی گندگی سے آلودہ کر کے اچھالا ہے۔ سچ ہے جاہل اپنی ہی مرغوب چیز تحفے میں پیش کیا کرتے ہیں۔ میرا اشتہار عینک کا نقشہ اور مضمون میں عدم بصیرت کا نمونہ پیش کیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ صاحب مضمون بصارت و بصیرت دونوں سے محروم ہے۔ وہ بغدادی روغن زیتون کی سر پر مالش، اور معجون بدعت کا اندرونی استعمال اور عصائے احمد رضا خانی پکڑ کر بصارت و بصیرت حاصل کرنا چاہتا ہے۔ حالانکہ تشخیص مرض و تجویز نسخہ ہی سرے سے غلط ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ضلالت کی تاریکی میں ٹامک ٹوئیں مار رہا ہے۔ شرفا مغلظات کا جواب مغلظات سے نہیں دیا کرتے

نہ انسان تماد رندوں سے الجھنا قرین صواب ہے ؎

دشنام اگر دہد خبیثے چارہ نبود بجز شنیدن
گر پائے کسے سگ گزیند۔ بالسگ تواں عوض گزیدن

(۲ٹ) ٹیٹا گڑھ ضلع چوبیس پرگنہ میں بدعتیوں نے اہل حدیث جماعت کو مناظرہ کی دعوت دی تھی جب جماعت اہل حدیث کے مقتدر علماء کرام مقابلہ پر آگئے تو رضا خانی بیک بینی و دو گوش سر پر پاؤں رکھ کر بھاگے اور بھاگتے وقت چھچھوندر جیسی گندگی اس طرح چھوڑتے گئے کہ نقص امن کا بہانہ کر کے وہاں کے مجسٹریٹ سے دفعہ ۱۴۴ نافذ کرا دیا۔ بھلا ایسی صورت میں مناظرہ کس طرح ہو سکتا تھا اور رضا خانیوں نے اشتہار کے ذریعہ یہ خبر مشہور کر دی کہ وہابی مناظرہ کرنے سے بھاگ گئے۔ مگر جبکہ مجسٹریٹ کی نوٹس اردو میں اشتہار کی صورت میں چھپ کر مسلمانوں کے سامنے آگئی تو معلوم ہوا کہ مناظرہ ہوا ہی نہیں۔ رضا خانیوں نے جھوٹا اشتہار چھپوا کر مشہور کر دیا تھا وہابی میدان مناظرہ سے بھاگ گئے۔ مسلمانان انصاف کریں کہ یہ شرارت کس کی طرف سے شروع کی گئی تھی۔ اور ہمارے حنفی دیوبندی علماء حقانی کا اس واقعہ سے تعلق ہی کیا تھا۔

(۳ٹ) مسجد نا خدا اور کل مسجدیں خدا کی ملکیت ہیں۔ مسلمانوں کو حق ہے کہ اس میں عبادت کریں۔ کلمۂ خیر کی تبلیغ کریں۔ متولیان مسجد یا اور کسی کو یہ حق نہیں کہ کلمۂ خیر کی تبلیغ سے کسی کلمہ گو کو روک دے۔ ہمارے علماء کرام نے تم لوگوں کے شر سے خود ہی احتراز کیا تھا۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ ہم لوگ اپنے اسلامی حق سے دست بردار ہو گئے۔ آئندہ جب کبھی ہم ضرورت سمجھیں گے اپنے حق سے کام لیں گے۔ یہ تو تھی ہمارے علماء کی حقانیت اور شرافت کہ محض تم جیسے چند ناسمجھوں کو بھی ناخوش کرنا پسند نہ کیا مگر تمہارے علما کیا ایسے ہی شریف اور حق کوش ہیں کہ گذشتہ سال مسجد ٹیپو سلطان واقع دھرمتلہ میں تمہارے مولویوں مخصوصاً حامد رضا خاں و امجد علی خاں نے بزرگان دیوبند پر تبرا بازی شروع کر دی تھی۔ آخر متولی مسجد نے بذریعہ پولیس کے ہمیشہ کے لئے اس فتنہ کا سر کچل کر رکھ دیا۔ کہو میاں رضا خانی اب تم کو اپنی آنکھوں کا شہتیر نظر آگیا۔ مناظرہ کا چیلنج تم لوگوں نے ہمارے علماء کرام کی تشریف بری کے بعد عامیانہ طریقہ پر دیا تھا۔ اب اگر تم شریف مرد میدان ہو تو سامنے آجاؤ۔ حفظ امن عامہ کی تحریری ضمانت بذریعہ پولیس کمشنر کلکتہ کے دو اخباروں اور اشتہاروں کے ذریعہ اعلان کرو۔ پولیس کمشنر کے ذریعہ اعلان کراؤ کہ جلسہ گاہ مناظرہ میں ذمہ دار پولیس افیسر پولیس جمعیت کے ساتھ حفظ امن قائم رکھنے کے لئے موجود رہے گا اور کسی قسم کا شور و ہنگامہ نہ ہونے پائے گا۔ اس کے ساتھ حلف اٹھا کر بذریعہ اخبارات و اشتہارات کے اعلان کرو اور اقرار کرو کہ بصورت شکست توبۃ النصوح کر کے سچے مسلمان بن جاؤ گے۔ پھر دیکھو کہ ہمارے علماء حقانی کس طرح سے تمہارے جھوٹے الزامات و اتہامات کی دھجیاں فضائے آسمانی میں بکھیر کر رکھ دیتے ہیں۔ مگر کہاں تم اور کہاں ہمت مردانہ و علمی سرمایہ ؎

نہ خنجر اُٹھے گا نہ تلوار تم سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

رضا خانیو! وہ زمانہ لد گیا جب تمہارے فریب کا جادو چل جاتا تھا۔ اب بحمد اللہ مسلمان بیدار ہو چکے ہیں اور تمہارے فریبوں کو خوب سمجھتے ہیں۔

(۴ٹ) ولایت حسین بدعتی الہ آباد میں خواہ مخواہ عیسائی مناظر عبدالحق سے الجھ پڑا تھا۔ جب ناطقہ بند ہونے لگا تو جناب مولانا ثناء اللہ امرتسری کو بھڑا دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں کو فتح ہوئی۔ اب بدعتی بچیاؤں سے کوئی پوچھے کہ جب تم میں اتنی قابلیت نہ تھی تو غیر مسلم قابل مناظر سے کیوں مقابل ہوئے۔ اور جب تم وہابیوں کو کافر کہتے ہو تو اُن کے مقتدر عالم کو اپنی مدد کے لئے کیوں بلایا۔ جس نے آکر صرف بدعتیوں ہی کی نہیں بلکہ کل اسلامی فرقوں کی لاج رکھ لی۔ او رضا خانی! تجھ پر تو یہ مثل صادق آتی ہے ؎

بے ادب باش ہرچہ خواہی گو ✕ بیحیا باش ہرچہ خواہی کن

ٹ بڑا کیا سپاہی کا ہے کو ہوتا ہے، لڑنے کو دیو بند ہو یا نگینہ، الہ آباد ہو یا رام پور خدمت گار کا کام خدمت کرنا ہے۔ (اہلحدیث)۔ ✕ آغا تلوار میان کن! (اہلحدیث)

ظفر المبین۔ مخالفین کے ان افتراضات کا جو اب جو کہ (۵۱۳) انہوں نے اہل حدیث جماعت پر لگائے۔ (نوٹ ۵ و ۶)

(علا) حسام الحرمین اور بہار شریعت جیسی پوچ اور لچر مولوی احمد رضا خان بریلوی کی تصنیفات اور ان کے بدتہذیب چیلوں کی ہزلیات کا ایک ایک نہیں بیسیوں معقول دندان شکن جوابات دیئے جا چکے ہیں جن کا واقعی جواب خود مولوی احمد رضا خاں اپنی زندگی میں نہ دے سکے۔ اب ان کی ذریات کیا دے سکتی ہے۔ ایسی لایعنی باتیں بکنے کے لئے کوئی اُن کی زبان کیسے بند کر سکتا ہے۔ مثل مشہور ہے۔

مہ نور مے فشاند و سگ بانگ مے زند

تازہ بتازہ نو بنو رسالوں میں سیف یمانی، ضرب اسلامی سیف علی، فیصلہ خصومات، علمائے دیوبند کے عقائد ایسے بہترین رسالے ہیں جن سے رضاخانی جمعیت میں بھگدڑ مچ گئی ہے اور بڑے بڑے رضائی جغادری سرنگوں بیٹھے ہوئے بغلیں جھانک رہے ہیں۔ رضاخانیو اگر تم میں ذرہ برابر بھی ایمان و شرافت ہے تو ان ننھے ننھے چھوٹے چھوٹے رسالوں میں سے کسی ایک ہی رسالہ کا معقول جواب دو۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو کم از کم رسالہ الفرقان ہی کا جواب اپنے جغادریوں سے لکھواؤ۔ جو ہر مہینہ بریلی سے نکلتا ہے۔ حامد رضا خاں کے سینہ پر کودوں دلتا اور اچھی طرح سے مزاج پرسی کرتا رہتا ہے۔ یہ اور کل رسالے دفتر الفرقان بریلی یوپی سے معمولی قیمت پر ملتے ہیں۔ یہ تو تھا چند جھوٹے الزامات کا استخوان شکن جواب۔ کہو میاں رضاخانی! تم جہاں سے چلے تھے وہیں واپس کر دیئے گئے یا نہیں۔ تم نے چاند پر تھوکا تھا۔ مگر وہ تمہارے منہ پر ہی آ کے پڑا

سہ چٹکیوں میں اڑایا تیرا جوبن کیسا
مجھ کو او معشوقہ خود بیں تو نے سمجھا کیا تھا

اب آئندہ سے کسی اہل حق کے منہ نہ آنا۔ اور اپنے بغدادی تیلی سے کہہ دینا کہ جامہ سے باہر نہ ہوں۔ ورنہ رنگون سے زیادہ پیٹے یا پیلے جائیں گے۔ اخیر میں تم کو اور کل رضاخانیوں کو یہ نیک صلاح دیتا ہوں کہ اس اشتہار سرمۂ ایمانی کو دل کی آنکھوں میں لگائیں اور اگر کچھ بھی غیرت انسانی ہے تو قرآن، حدیث، اجماع، قیاس کو اپنا مسلک بنائیں اور بزرگان دین کے نقشۂ قدم کو مشعل راہ یقین سمجھیں۔ یہ تو تھا تمہارے ناشتہ کا سامان اب کچھ غذا کا سامان بھی لیتے جاؤ۔

قول فیصل برادران اسلام! امر واقعی یہ ہے کہ نہ علماء دیوبند معصوم ہیں کہ اُن سے خطا سرزد ہی نہ ہو سکے نہ مولوی احمد رضا خاں بریلوی بانی فرقہ رضاخانی معصوم تھے۔ اور علماء کی رائے میں اختلافات کا پیدا ہو جانا بھی تعجب نہیں ہے۔ مگر جو اختلافات مولوی احمد رضا خاں بریلوی اور علمائے دیوبند کے درمیان پیدا ہوئے اس میں ایک ناگوار اور غیر شریفانہ صورت یہ پیدا ہو گئی ہے کہ حنفی سنی علماء دیوبند جن بیہودہ و فاسد عقائد کو باطل اور کفر کہتے ہیں جن باتوں سے وہ نفرت اور بیزاری ظاہر کرتے ہیں۔ جن گندہ و فاسد خیالات کی خفیہ اور علانیہ درس تدریس وعظ اور رسائل کے ذریعہ ہمیشہ تردید و مخالفت کرتے ہیں۔ انہیں باتوں کو احمد رضا خان بریلوی اور ان کے متبعین علماء دیوبند کی طرف منسوب کر کے علماء دیوبند کا عقیدہ بتاتے ہیں کیا اس سے بھی بڑا کوئی ظلم ہو سکتا ہے۔ کیا اس جھوٹ اور دروغ بیانی کی کوئی حد ہے مگر وہ رضاخانی کے ملا و نقلی پیر علماء دیوبند کے یہ عقائد بتاتے ہیں:-

علہ خدا کا جھوٹ بولنا جائز ہے۔ علہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ علم میں شیطان سے کم ہے۔ علہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا علم جانور بھی اور مجنوں کے مثل ہے۔ (نعوذ باللہ) اے اللہ اپنے پناہ میں رکھیو۔ آپ غور فرمائیں کہ آدم علیہ السلام سے لے کر اس وقت تک کیا اس وقت تک کیا ایک شخص بھی ایسا ہوا ہے جو خدا کی توحید کا مقر ہو اور اس کے احکام کو واجب التعمیل اور فرض جانتا ہو۔ اور پھر اس کے ساتھ نعوذ باللہ خدائے قدوس کی طرف کذب یعنی جھوٹ کی نسبت بھی کرتا ہو۔

کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے بعد اس ساڑھے تیرہ سو برس کے اندر کوئی کافر اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بدترین دشمن بھی ایسا ہوا ہے جس نے ایسا کہنے کی جرأت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا علم جانور بھی و مجنوں کے مثل ہے۔ یا حضور کا علم مرتبہ میں نعوذ باللہ شیطان سے کم ہے۔ اور اگر ایسا نہیں ہے اور یقیناً ہرگز نہیں ہے تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ علماء دیوبند جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی کی تعلیم کی نشر و اشاعت اور اسی کی درس و تدریس میں اپنی عمریں صرف کر رہے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے علم کے متعلق ایسا عقیدہ رکھیں۔ ان امور کی نسبت علماء دیوبند کی طرف جتنا بڑا ظلم ہے وہ ظاہر ہے لیکن گروہ رضاخانی کے مکار ملاؤں نقلی پیروں کے اس حرکت کی وجہ سے خود اسلام اور جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف آریہ سماجیوں اور عیسائی پادریوں کا جو خیال پیدا ہو سکتا ہے۔ یا خود جاہل مسلمانوں کے خیالات پر جو برا اثر پیدا ہو سکتا ہے وہ شدید خطرہ کا موجب ہے۔ گمراہ فرقہ رضاخانی کے × ملا جھوٹے نقلی پیروں کی جماعت کہتی ہے کہ دیوبند کے ہزارہا عالم جو اچھی طرح کتاب و سنت کے ماہر ہیں اور جن کی عمر کا بڑا حصہ احادیث اور تفاسیر کی تعلیم میں صرف ہوا ہے وہ اور ان کے دیکھا معتقدین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو برا کہتے ہیں۔ اور شیطان کے مثل یا اس سے کم سمجھتے ہیں یا جانور بھی اور مجنون کی طرح جانتے ہیں کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ ایسا کہنے والا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کر رہا ہے۔ یا ہجو کر رہا ہے۔ ایسی حرکت جو یہ ملائے رضاخانی کرتے ہیں ایسا کرنے والا مسلم ہو سکتا ہے یا غیر مسلم۔

خ بندہ و میرا اعتقاد ہے کہ ہرگز دنیا کا کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے علم کی نسبت ایسا اعتقاد رکھے قطعاً نہیں رکھ سکتا جو یہ لوگ علماء حقانی کی ایک بڑی جماعت کی طرف منسوب کر رہے ہیں۔ مگر تماشا یہ ہے کہ گروہ رضاخانیوں کے نزدیک کوئی شخص اس وقت تک مسلمان ہو ہی نہیں سکتا ہے جب تک یہ اعتقاد

× یہاں ایک لفظ ایسا گندہ ہے کہ ہم نے اسے نقل کرنا پسند نہیں کیا۔ (اہلحدیث)

معیار حق۔ تقلید کی تردید میں بے نظیر کتاب۔ (۴۰۳) مصنفہ مولانا سید نذیر حسین محدث دہلوی۔ قیمت ۸؍ دیکھو

نہ سمجھے کہ دیو بند کے ہزارہا عالم اور کروڑہا مسلمان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسا برا سمجھتے ہیں۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

ضروری تنبیہ۔ میں مسلمانان کلکتہ کو صاف اور واضح لفظوں میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ جسقدر آج تک اشتہار بازی اور رسالہ بازی کی گئی ہے اور اس میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ نہایت ہی ایمانداری اور دیانتداری کے ساتھ لکھا گیا ہے تاکہ مسلمانان کلکتہ علماء دیوبندی وہ تمام کتابیں (کہ جس کا حوالہ گمراہ فرقہ رضا خانی دیتا ہے) کلکتہ کے بازاروں میں ملتی ہیں۔ صفحہ وسطر کے حوالہ سے جانچ پڑتال اور تحقیقات کر کے اسی قسم کی بدترین توہین وتذلیل اللہ اور اس کے مقدس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی جو ہوتی ہے (جو یہ گروہ رضا خانی کے ملا اور پیر کرتے ہیں) اس کا ہمیشہ کے لئے دروازہ بند کر دیں۔ یعنی گروہ رضا خانی کے مکار ملاؤں اور جھوٹے نقلی پیروں کو نہ تو مجلس میلاد میں وعظ کہنے کو بلائیں نہ ان کی کتابوں کو خرید کر پڑھیں اور نہ ان سے مرید ہوں۔

اگر مسلمانان کلکتہ ایسا نہیں کرتے تو ایک بہت بڑا طبقہ متدین مسلمانوں کا یہ سمجھنے پر مجبور ہوگا کہ مسلمانان کلکتہ خود ہی محفل میلاد کے بہانہ سے عام مسلمانوں کو دعوت دیکر ایک جگہ جمع کر کے گروہ رضا خانی کے مکار ملاؤں، جھوٹے نقلی پیروں کو بلا کر مجمع عام میں اللہ اور اس کے مقدس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بدترین توہین وتذلیل کراتے ہیں۔ اور مسلمانوں کے غصہ وغضب سے بچنے کے لئے بےچارے حنفی دیوبندی علمائے حقانی کی طرف منسوب کر کے رسالہ وکتاب چھاپتے ہیں کہ علماء دیوبند نے فلاں فلاں کتاب میں اللہ اور اس کے مقدس رسول صلعم کی شان میں ایسی ایسی گستاخ عبارتیں لکھی ہیں مگر جبکہ علماء دیوبند کی کتابوں کی صفحہ وسطر کے حوالجات سے جانچ پڑتال کی جاتی ہے تو وہاں اس کا نام ونشان تک نہیں ہوتا۔ بلکہ وہاں تو اُن آیات قرآنی واحادیث نبوی صلعم کا تذکرہ وحوالہ ہوتا ہے جو کہ کفر شرک وگمراہی بدعت سے بچانے والی ہوتی ہیں۔ مسلمانوں اگر اعتبار نہ ہو تو علماء دیوبندی کی کتابوں کو کلکتہ کے بازاروں سے خرید کر صفحہ وسطر کے حوالہ سے جانچ پڑتال کر کے سچ اور جھوٹ کا پتہ چلاؤ۔

مسلمانوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ یہ گروہ رضا خانی کے ملا وپیر خود ہی اللہ اور اس کے مقدس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں برے برے الفاظ استعمال کرتے ہیں مگر صرف مسلمانوں کے خوف سے اپنے کو بچانے کے لئے علماء دیوبند کے سر تھوپ دیتے ہیں۔ اس کے ثبوت میں میں مولوی حشمت علی لکھنوی رضا خانی کی وہ تقریر جو انہوں نے سنبھل میں کی ہے۔ اور جس کو رسالہ الفرقان سے نقل کر کے دیتا ہوں۔ مسلمانان کلکتہ اس کو پڑھیں اور ایمانداری کے ساتھ خود ہی فیصلہ کر لیں کہ اللہ اور اس کے مقدس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین وتذلیل حنفی دیوبندی علماء حقانی کرتے ہیں یا گمراہ فرقہ رضا خانی کے مکار ملا اور جھوٹے پیر کرتے ہیں۔

بریلی کا نیا مذہب اور قبروں کی نئی دنیا

مخالفین اسلام کو ایک ضروری انتباہ!

ذیل کا مضمون جناب منشی محمد یٰسین صاحب اسرائیلی سنبھلی کی طرف سے بغرض اشاعت موصول ہوا ہے جو بجنسہ درج ذیل ہے۔ (مدیر)

بریلوی جماعت کے مشہور مبلغ اور مناظر مولوی حشمت علی صاحب کے نام نامی سے کم لوگ ناواقف ہونگے وہ یہاں سنبھل آئے اور عشرہ محرم میں آپ نے اپنی تقریروں سے مجالس شہادت کو رونق بخشی۔ (اللہ بہتر جزا دے) مگر ان تقریروں میں دو باتیں آپ نے بالکل نئی لیکن زور وشور کے ساتھ بیان کیں۔ ایک یہ کہ خدا حاضر وناظر نہیں ہے۔ اس کو حاضر وناظر کہنے اور سمجھنے والے گمراہ اور بیدین ہیں یہ صفت خدا کی نہیں بلکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ دوسرے یہ کہ انبیاء علیہم السلام کی ازواج مطہرات (یعنی بیویاں) اور اولیاء کرام کی نیک بیویاں مرنے کے بعد انہیں کے ساتھ قبروں میں رہتی ہیں اور دنیا کی طرح وہاں بھی اُن کے درمیان ازدواجی تعلقات (یعنی میاں بیوی کے تعلقات) قائم رہتے ہیں اور توالد وتناسل کا سلسلہ بھی برابر جاری رہتا ہے۔ (گویا ان قبروں میں برابر بچے پیدا ہو رہے ہیں) چونکہ یہ باتیں مولوی حشمت علی صاحب نے عام مجمعوں میں بیان کیں اور بار بار یہ بھی اعلان کیا کہ اس بارے میں اپنے پاس کافی دلائل رکھتا ہوں۔ (جس کے سینکڑوں بلکہ ہزاروں عینی شاہد سنبھل میں موجود ہیں)۔ اس لئے یہ چیز دوسرے مخالف اسلام تک بھی پہنچ گئی اور اس کو انہوں نے اسلامی تعلیم سمجھ کر براہ راست مذہب مقدس پر حملے کرنے شروع کر دیئے۔ چنانچہ عام شاہراہوں اور بازاروں میں بھی اس کے چرچے سنے گئے۔ یہاں تک کہ ایک نوجوان سماجی نے خود مجھ سے اس کے متعلق گفتگو کی اور طعنہ کے طور پر کہا کہ اسلام کو بڑا توحید کا دعوے تھا مگر اب ہم کو معلوم ہوا ہے کہ اسلام خدا کو حاضر ناظر بھی نہیں بتلاتا بلکہ وہ پیغمبر اسلام کو حاضر وناظر منواتا ہے جو عیسائیت سے بدتر ہے۔ کیونکہ مسیحی لوگ خدا کی صفات یسوع مسیح کو تو دیتے ہیں مگر خدا کو ان صفات سے خالی نہیں کرتے۔ اور اسی سماجی نے یہ بھی کہا کہ.... قبروں میں بچوں کی گپ تو ہمارے سناتن دھرمی بھائیوں سے بھی بڑھی ہوئی ہے۔ انہوں نے نہایت رکیک اور مضحکہ خیز انداز میں اسلام پر حملے کئے اور میں بڑی مشکل سے اس نوجوان کو اطمینان دلا سکا کہ یہ اسلامی تعلیم نہیں بلکہ مولوی حشمت علی کا ذاتی خیال ہے۔ لیکن چونکہ اب اس چیز نے بہت زیادہ شہرت حاصل کر لی ہے اور بظاہر یہ مرض متعدی ہوتا نظر آتا ہے اس لئے بذریعہ اخبارات میں یہ اعلان کرنے پر مجبور ہوں کہ مولوی حشمت علی صاحب کے یہ عقائد ہرگز اسلامی عقائد نہیں ہیں۔ قرآن وحدیث میں کہیں یہ تعلیم نہیں دی گئی۔ حیرت ہے کہ وہ ایسی لغویات کیوں بکتے ہیں۔

ahmadimuslim.de

تر خدا کہ عارف و زاہد کسے نگفت
در حیرتم کہ بادہ فروش از کجا شنید

اگر اس غلط پروپگنڈے کی تہ میں دشمنان اسلام کی کوئی خاص سازش نہیں ہے تو میرا ناقص خیال یہ ہے کہ مولوی حشمت علی صاحب شاید ...... کے مریض ہیں ان کو علاج کرانا چاہئے۔ گذشتہ دنوں میں رنگون میں فتنہ انگیزی کے سلسلہ میں جو ایک فوجداری کا مقدمہ آپ پر چل گیا تھا۔ اس کے فیصلے میں فاضل جج نے لکھا تھا کہ اس شخص کا مذہبی تقشف حد جنون تک پہنچ گیا ہے۔ (دیکھو اخبار روزنامہ "شیر" رنگون)

میں تمام مخالفین اسلام سے اخیر میں پھر عرض کرتا ہوں کہ وہ مولوی حشمت علی صاحب کی ان باتوں کو ہرگز اسلامی تعلیم نہ سمجھیں اسلامی تعلیم وہ ہے جو قرآن و حدیث میں ہے اسی کے ساتھ میں مسلم انجمنوں اور مسلم اخبارات سے بھی اپیل کروں گا کہ وہ میرے اس مضمون کو چھاپ کر اسلام کو ایک نئے فتنہ سے بچائیں۔ محمد مبین اسرائیلی از سنبھل "

(ماخوذ از رسالہ الفرقان بریلی، یوپی بابت ماہ محرم الحرام ۱۳۵۳ھ ہجری)

آخری گذارش - اگر مذکورہ بالا خیر خواہانہ مضمون کے جواب میں جماعت رضا خانی کی طرف سے کوئی معقول تحریر پیش کی گئی تو خیر ورنہ اگر جہالت اور جھوٹ سے لبریز کوئی تحریر پیش کی جائے گی تو اس کے جواب دینے میں جواب جاہلاں باشد خموشی پر عمل کیا جائیگا۔ مسلمانوں کو چاہئے ایسے مکار مولوی اور میلاد خواں اور نقلی پیروں کے دھوکے سے بچتے رہیں جو کہ رینڈی اور چینا بادام کا تیل، ملا کر عربی نام سے مشہور کر کے مسلمانوں کے ہاتھ زیادہ سے زیادہ قیمت پر بیچتے ہوں۔

المشتہر:۔ حامی ملت ماحی شرک و بدعت، قاطع سنت ضلالت و منافقت، خادم اسلام والمسلمین ملک عبدالعلیم جہان آبادی حنفی سنی، قادریہ چشتیہ، نقشبندیہ سہروردیہ، مجددیہ، برکتیہ، ابوالعلائیہ، قلندریہ، صابریہ، نظامیہ، اشرفیہ، متقلدی تقلیدیہ"

اہلحدیث سارے اشتہار میں کسی مسئلہ یا عقیدہ کا تو ذکر نہیں ملا۔ البتہ اتنا ملا ہے کہ بریلوی صنف دیوبندی صنف پر غلط الزام لگاتا ہے۔ ہم کہتے ہیں اس رونے میں جماعت اہل حدیث بھی شریک ہے کہ مخالفوں کی طرف سے ان پر ایسے الزام لگائے جاتے ہیں جو ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتے۔ سب سے بڑا الزام یہ ہے کہ (بوجہ نہ کرنے تقلید شخصی کے) ائمہ مجتہدین کی توہین کرتے ہیں، خود ان سے اعلیٰ بنتے ہیں، اولیاء اللہ کی (بوجہ نہ استمداد کرنے کے) ہتک کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (باوجود کلمہ اسلام لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے کے) فقط اپنے بڑے بھائی جیسا جانتے ہیں، اہل بیت اور صحابہ کرام کو تو کچھ جانتے ہی نہیں!

قادیانی مشن

جلسہ انجمن حمایت اسلام میں قادیانی برکت

انجمن حمایت اسلام لاہور کا جلسہ ہمیشہ امن و امان سے ہوتا تھا کیونکہ اس میں اسلام کے امور عامہ پر تقریریں ہوتی تھیں۔ مگر اس دفعہ پروگرام میں خلاف معمول مضامین مخصوصہ پر تقریریں بھی درج تھیں۔ مثلاً ختم نبوت وغیرہ۔ ہم جانتے ہیں کہ مسئلہ ختم نبوت بھی اسلام کے امور عامہ میں سے ہے۔ مگر چونکہ پنجاب میں فرقہ قادیانیہ ختم نبوت کا قائل نہیں اس لئے لازم تھا کہ تقریر میں اس فریق کا ذکر یا اشارہ ہوتا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ خیر یہ تو ایک معمولی بات تھی جو آئی گئی ہو گئی خاص قابل ذکر بات جو ہوئی وہ یہ ہوئی ہے کہ امت قادیانیہ کے جلانے سے جلے ہوئے مسلمانوں نے آوازے کسنے شروع کر دئیے کہ وائسرائے کی اگزیکٹو کونسل میں چودھری ظفر اللہ خان احمدی کے ممبر ہونے کے خلاف جلسہ انجمن میں رزولیوشن پاس کیا جائے۔ لیکن کارکنان انجمن مذکور اپنے اصول کے ماتحت اس سے انکاری رہے۔ حاضرین جلسہ (مسلمانوں) کا جم غفیر اس پر مصر تھا۔ ۲۲۔ اپریل کو بعد دوپہر مغرب تک جلسے میں یہی شور محشر رہا! آخرکار وہی جماعت مولوی ظفر علی خان صاحب آف زمیندار کو لے آئی۔ اور سٹیج پر ان سے تقریر کرا کر اپنے حسب منشا ریزولیوشن پاس کرا لیا۔ کیا یہ ریزولیوشن انجمن کا ہوگا یا پبلک کا۔ اس کا فیصلہ انجمن کی روئداد کریگی۔ یہ تو ہے ایک واقعہ جس پر ہم کو تین طرح سے افسوس ہے۔

(۱) ایک یہ کہ انجمن حمایت اسلام نے اس دفعہ بیرون پنجاب سے بڑے بڑے معززین کو بلایا تھا۔ ان کے سامنے ایسی بدمزگی موجب دل شکنی اور بے رغبی بلکہ بدنامی کا موجب ہوگی۔

(۲) اس ہڑبونگ میں لازم ہے کہ چندہ میں بھی کمی ہوئی ہو۔

(۳) تیسری بڑی بھاری وجہ (افسوس) کی یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کی ایک پیشگوئی غلط ہو گئی۔ جس کے الفاظ مع تشریح یہ ہیں۔

لا نبقی لک من المخزیات شیئاً

(الوصیت)

(خدا فرماتا ہے۔ اے مرزا) تیری برائی اور مذمت کرنے والی چیزیں ہم اس طرح محو کر دینگے کہ ان میں سے کوئی چیز باقی نہ رہے گی۔

ہم حیران ہیں کہ چودہری ظفر اللہ خان اس اعلےٰ عہدے پر پہنچے ہیں جس کی بابت ان کے حامی کہتے ہیں کہ وہ اپنی لیاقت سے اس عہدہ کے مستحق ہیں۔ مگر مسلمان ان کو اس عہدے پر دیکھنا نہیں چاہتے۔ کیوں؟

الہامات مرزا۔ مرزا قادیانی کے الہامات کا مجموعہ مصنفہ مولانا ثناء اللہ صاحب (۵۱۵)

محض اس لئے کہ وہ مرزا صاحب کے راسخ مرید ہیں۔ بالفاظ دیگر مرزا صاحب کی مخزیات یہاں تک متعدی ہیں کہ ان سے گذر کر چوہدری ظفر اللہ خان تک بھی پہنچ رہی ہیں۔ ایک شے کیا یہاں تو بہت سی اشیاء ہیں جن کا اثر موجود ہے۔ حالانکہ مرزا صاحب کو دنیا چھوڑے ہوئے ستائیس سال ہونے کو ہیں مگر یہ پیشگوئی ہنوز معلق ہے۔ جس طرح آسمانی منکوحہ کے نکاح والی پیشگوئی ہنوز انتظاری کمرے میں ہے جس کی یاد میں مرزا صاحب یہ شعر پڑھتے چلے گئے ؎

وصالِ یار میسر ہو کس طرح ضامن!
ہمیشہ گھات میں رہتا ہے آسمان صیاد

بہرحال قومی حیثیت سے یہ واقعہ موجب افسوس ہے۔ لیکن ؎

اب پچھتاوے کیا ہووت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

کیا مرزائی عیسائی ہیں؟
ایک مخفی راز کا انکشاف

رسالہ "المائدہ" (مسیحی) نے ایک راز کا انکشاف کیا ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

اس کی کیا وجہ ہے کہ اہل اسلام مرزائیت کو "مسیحیت"، اس کے اماموں کو "پادری" اور پیروؤں کو "عیسائی" اور تمام احمدیہ جماعت (لاہوری و قادیانی دونوں فریقوں) کو "مسیحی امت" کہتے ہیں؟ جواب یہ ہے کہ آج تک مسلمان یہ مانتے رہے کہ حضرت عیسیٰ مسیح کو یہودیوں نے صلیب نہیں دی۔ مگر مرزا جی کہتے ہیں کہ ان کو یہودیوں نے مصلوب کیا اور یہ سمجھ کر دفن بھی کر دیا کہ وہ مر گئے مگر دراصل وہ صلیب پر مرے نہ تھے بلکہ مُردہ سا ہو گئے تھے۔ یعنی مسیحیوں کا سارا عقیدہ مان گئے۔ صرف "سا" کی کسر رہ گئی۔ اب ہمیں مسلمانوں کو یہ منوانا سہل ہو گیا کہ "حضرت مسیح مصلوب ہو گئے"۔ اور اسی پر تمام مسیحی دین کا دارومدار ہے کیونکہ پولوس رسول فرماتے ہیں کہ "اگر مسیح مصلوب نہیں ہوا تو تمہارا ایمان بیفائدہ ہے"۔ ہم کروڑ مسلمانان عالم کو مسیح کی مصلوبیت منوانے والے "پنجابی نبی" خدا جانے کس منہ سے کہتے پھرے کہ میرے دم سے عیسائیت کا نام ونشان مٹ جائیگا"۔

(المائدہ۔ لاہور ص۔ مارچ ۱۹۳۵ء)

اہلحدیث ۱۹۔ اپریل کے اہلحدیث میں مولوی محمد علی صاحب لاہوری کیلئے بجائے پادری کے پنڈت کا ثبوت دیا۔ تو "المائدہ" کے اڈیٹر صاحب نے ایک خط کے ذریعہ ہم پر اظہار خفگی فرمایا۔ اور لکھا ہے کہ:۔

"ہم ہیں اصلی عیسےٰ مسیح کے ماننے والے اصلی مسیحی۔ اور "فضلی" اور "پنجابی" ہیں نقلی و جعلی "مسیح موعود" کے پیرو یعنی نقلی و فرضی مسیحی۔ ہم اپنے اماموں کو پادری کہتے ہیں۔ اس لئے ہماری مناسبت سے انہیں بھی "پادری" کہنا اور "پادری" کہلانا ضروری ہے۔ خدا جانے آپ کو مسیحیوں سے کیا ضد ہے کہ ان کے اماموں کو پنڈت بنا کر آریہ دھرم پر احسان کرنا چاہتے ہیں"۔

(ایم۔ کے۔ خان مدیر المائدہ لاہور)

اہلحدیث جناب من! ہم کون ہیں کہ دو قریبیوں میں جدائی ڈالیں۔ مگر آپ کو معلوم بھی ہے کہ مرزائی مسیحیوں سے کیا رشتہ گانٹھتے ہیں۔ وہ رشتہ بہت قابل لحاظ ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ "محمدی بیگم" جس سے مرزا صاحب کا آسمان پر نکاح ہوا تھا اس سے مراد عیسائی قوم ہے جو مرزا صاحب کے دلائل قاہرہ کے سامنے مغلوب ہو کر محمدی مذہب (اسلام) میں داخل ہو کر محمدی بیگم بن چکی ہے۔ ڈاکٹر بشارت احمد احمدی کے مضمون سے ایک فقرہ درج ذیل ہے:۔

ہم ہر روز اسی دولہا کی برات کو یورپ اور امریکہ میں چڑھتے دیکھتے ہیں۔

(اخبار پیغام صلح ۲۰۔ جولائی ۱۹۳۴ء)

ہم تو اس رشتے سے خوش ہیں اور اسی خوشی میں فریقین کو خصوصاً دلہن والوں کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں

عیسائیو! مرزا کی دامادی کی نسبت کیا کہتے ہو؟

مرزا جی کا کھیت پھل رہا ہے

دنیا میں ہر شخص جو بیج بوئے برا ہو یا بھلا اس کا ثمرہ اسے ضرور ملتا ہے۔ مرزا جی قادیانی نے دنیا میں آکر سب سے بڑی اسلامی خدمت یہ کی کہ اسلامی گلزار میں دھتورے کا بیج کثرت سے بویا۔ یعنی جھوٹی نبوت کے زینہ کا دروازہ کھول گئے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

یہ انتشار نورانیت اس حد تک ہوگا کہ عورتوں کو بھی الہام شروع ہو جائیگا اور نابالغ بچے نبوت کریں گے۔ اور عوام الناس روح القدس سے بولیں گے۔

(ضرورت الامام ص)

آج اس بیج کے پودے جا بجا ظاہر ہو رہے ہیں بلکہ قادیان میں کابلی صاحب مدعی ہیں تو ابراہیم نامی ضلع بلگام میں دعویٰ دار ہے۔ گنا چور میں مرزا جی کی نبوت کا ظہور ہے تو ایک طرف چنگا بنگیال ضلع راولپنڈی میں مولوی فضل صاحب نبوت کے مدارج طے کر رہا ہے۔ سردست ہمارے سامنے فضل صاحب کے نوشتہ رسائل پیغام حق ص ۵ و ۵ ۸ و ۱۱ ہیں۔ اس کا دعوےٰ ہے کہ خدا نے اس غریب بندہ (فضل) کو مکالمہ کا شرف بخشا ہے۔ (پیغام ص نمبر ۲)

اس میں ہمارے قول کی تائید بھی ہے کہ اس خراب بیج کو بونے والے مرزا صاحب آنجہانی تھے۔ چنانچہ فضل صاحب نے مرزا جی کی الہامی عبارت نقل کی ہے۔

تم خدا کے ہاتھ کا بیج ہو جو زمین میں بویا گیا خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھیگا۔ اور ہر ایک

کاویہ علی الغاویہ - مرزائیت کی تردید میں ایک مشہور کتاب۔ غیرت حصہ اول ۶۷، حصہ دوم ۸۶، (۵۱۶) (مجلد)

ahmadimuslim.de

طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ (ص۵ ع۳)

مدعی مذکور مرزا صاحب آنجہانی کی طرح قرآنی آیات میں بھی تصرف کرتا ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے۔

ولقد آتینا داؤد منا فضلا۔

ہم نے اپنے ازلی علم میں اپنی طرف سے داؤد ثانی مہدی قادیانی کو اس کی باقی عمروں کے خزانے جمع رکھنے کے لئے ایک بڑھی ہوئی اونچی شاخ مسمی فضل عطا کرنا مقدر کر رکھا تھا۔ (پیغام حق ص۵ ع۳)

آج سے قبل قرآن کے ترجمے سب غلط ہیں

مدعی مذکور کا دعوے ہے کہ خدا تعالیٰ میری طرف الہام کرتا ہے۔

ہم تجھ کو لوگوں کا معلم بنا کر لائے ہیں تیرہ سو سال میں جو ترجمے لکھے گئے ہیں ان میں ایک بھی صحیح نہیں۔ ان میں سے کوئی بھی قابل اعتبار نہیں۔ یہی حال تفسیر بیان القرآن مؤلف مولوی محمد علی صاحب لاہوری کی ہے۔ اور ہماری قادیانی جماعت احمدیہ کے ترجمان القرآن انگریزی زیر طبع کے بارہ میں خدا کا حکم یہ ہے۔ خدا نے فرمایا وہ خدا کی کتاب کو بگاڑ کر لوگوں کے آگے پیش کرنا چاہتے ہیں۔ ان کو حکم نہیں تھا کہ تفاسیر لکھیں۔ (ص۷ ع۱)

آخر میں مدعی مذکور نے خدا سے الہام پا کر لکھا ہے۔ انجمن احمدیہ کے ممبر ہوشیار ہو جائیں۔ (ص۸۔ نمبر مذکور)

ع بھاگے بھاگے آئے ہیں خدا خیر کرے۔

(عبداللہ ثانیؔ امرتسری)

الہامات مرزا مصنفہ مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری۔ مرزا صاحب کے مشہور الہاموں کی تردید قیمت ۹/ پتہ۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

حدوث مادہ و ارواح

(از قلم پنڈت آتمانندجی)

اس مضمون کی دو قسطیں "اہلحدیث" کے دو پرچوں (۱۹/۲۶ اپریل) میں درج ہو چکی ہیں آج تیسری قسط ملاحظہ ہو۔ (مدیر)

نیز مروجہ ستیارتھ پرکاش سملاس ۱۲ دفعہ ۵۰ صفحہ ۵۵۲ پر لکھا ہے۔

"جب تمدعہ (کمالیت کو پہنچا ہوا) جیو گہری نیند کی حالت میں ہوتا ہے۔ تب اس کو کچھ بھی ادراک (علم) نہیں رہتا۔ جب جیو دکھ پاتا ہے تب اس کا علم بھی کم ہو جاتا ہے"

نرکت میں بھی جو کہ ویدوں کی معتبر ترین تفسیر ہے لکھا ہے۔

"पुरुष विद्यानित्यत्वात कर्म सम्पत्ति मन्त्रो वेदे"

ترجمہ۔ جیو کا علم انتیہ۔ حادث ہونے سے وید میں کرموں کا سمپادن بیان کیا گیا ہے۔

ان سب حوالجات سے بھی ثابت ہے کہ روح کی صفت علم بھی حادث ہے۔ لہذا حادث صفات کا موصوف جیو یعنی روح بھی حادث ہے۔

مزید خواہشمند میری تصنیف "ویدارتھ پرکاش" عرف "ویدک تہذیب" مطالعہ فرماویں۔ جس میں حدوث مادہ و ارواح اور رد تناسخ کے ابواب بھی شامل کر دیئے گئے ہیں۔ اس کتاب کے اکثر حوالے ایسے ہیں جو برسوں کی محنت شاقہ اور ہزاروں روپے خرچ کرنے سے بھی نہیں مل سکتے تھے۔ میرا دعویٰ ہے کہ ویدوں اور ویدک دھرم کی تردید میں ایسی کتاب ویدوں کی پیدائش کے زمانہ سے لے کر آج تک کبھی شائع نہیں ہوئی۔ جس کی ایک ایک سطر قیمت سے بدرجہا زیادہ قیمتی ہے۔ جس کی تصدیق ناظرین خود کر سکیں گے۔ ناپسند آنے پر قیمت واپس۔

اب جبکہ روح اور مادہ حادث ثابت ہو گئے تو مسئلہ تناسخ بھی رد ہو گیا۔ کیونکہ جو سب سے اولین کائنات پیدا ہوئی جیسا کہ سوامی دیانندجی کی تحریر مندرجہ اصلی ہندی ستیارتھ پرکاش مطبوعہ بنارس ۱۸۷۵ء سملاس ۹ صفحہ ۲۷۲ سے ثابت ہے جس کا حوالہ نمبر (۱۰) میں دیا جا چکا ہے۔ اور جس سے کائنات کے پرواہ روپ سے قدیم ہونے کی بھی تردید ویدانت درشن اور سوامی دیانندجی کی قلم سے ثابت ہے اس کائنات اولین میں جو اجسام روحوں کو دیئے گئے وہ کن اعمال سابقہ کا ثمرہ تھے؟ کسی کے بھی نہیں۔ بعض آریہ سماجی نیستی سے ہستی میں آنے کی مثال طلب کیا کرتے ہیں۔ مثالیں بھی ہم ایسی ناقابل تردید پیش کرتے ہیں جو درشنوں میں دی گئی ہیں۔ مثلاً ویشیشک درشن ادھیائے ۲-۲-۳۲ میں لکھا ہے کہ

"लिङ्गाच्चानित्यः शब्दः"

ترجمہ (آریہ سماجی پنڈت آریہ منی جی) اور انپتی (پیدائش) روپ لنگ (نشان) سے شبد (آواز) انتیہ (حادث) ہے۔

اسی طرح نیائے درشن ۲-۲-۱۴ میں بھی آواز کو حادث لکھا ہے اور ویدانت درشن میں بھی آواز اور آواز کے موصوف آکاش دونوں کو ہی حادث لکھا ہے اور نیائے درشن ۲-۲-۴۴ میں کرم یعنی فعل کو بھی انتیہ یعنی حادث لکھا ہے۔

"न कर्मानित्यत्वात्"

ترجمہ (سوامی درشنانند) "کرم (فعل) اپی سپرش رہت (بلالمس) ہے کنتو اُتپتی (پیدائش) دھرم والا ہونے سے انتیہ (حادث) ہے"

اسی طرح سانکھیہ درشن ۵-۱۱۶ نیز نیائے درشن ۱-۱-۱۵ میں روح کے گیان یعنی بدھی یا علم کو بھی صاف طور پر انتیہ یعنی حادث لکھا ہے۔ پس حادث یعنی پیدا شدہ ہونے کی وجہ سے اور غیر مادی ہونے کے باعث ان

ahmadimuslim.de

یادگار حسین رضؓ سے سبق

(بتقریب عشرہ محرم ۱۳۵۴ھ)

(از قلم ملک عبدالغنی صاحب سوہدروی حال علی گڈھ)

ہندوستان میں شیعی حضرات کو یادگار حسین بصورت تعزیہ قائم کئے ہوئے صدیاں گذر گئیں۔ ان کا دعوے ہے کہ شہید کربلا کی بایں طور یادگار مسلمانوں میں جذبہ حق پرستی پیدا کرنے کا سبب ہے؛ بلکہ یہاں تک کہا جاتا ہے کہ

"ہندوستان میں اسلام کی روح زندہ ہے تو محرم میں تعزیہ کے دم سے۔ ورنہ اس کفرزار سے اب تک اسلام کبھی کا مٹ گیا ہوتا:"

اس وقت نفس شہادت (حسین) اور اس کے کیف وکم سے بحث نہیں۔ نہ اس سے غرض کہ تعزیہ پرستی شرک جلی ہے یا اصلی توحید۔ بلکہ نظر اس پر ہے کہ "یادگار حسین بصورت تعزیہ" قائم رہنے سے اسلام فائدے میں ہے یا سراسر نقصان میں؟

جناب حسینؓ نے اس خیال سے اقدام مبارزت کیا کہ ان کے نزدیک یزید مسند خلافت پہ تمکین کا اہل نہ تھا۔ بلکہ اس مسند (خلافت) کو اپنے فسق وفجور سے ملوث کر رہا تھا۔ حضرت کے خیال میں یزید کے لشکری بھی "علی دین ملوکھم" تھے۔ جس سے اندیشہ تھا کہ یہ سب آپ کے نانا جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ۲۳ برس کی محنت نبوت کو برباد کر دیں گے۔ ان مارقین کے قلع وقمع کے لئے جناب حسین نے مدینۃ الرسول کو چھوڑنا قبول کر لیا۔ اور وہ کس مپرسی کے عالم میں کہ امت نبی (علیہ السلام) میں کا ایک فرد بھی آپ کے ہمراہ نہ تھا۔ اس وقت اپنے ہی خدام اور بچے آپ کے لشکری تھے۔ وہ بھی ۷۲ نفوس سے جن کی تعداد نہ بڑھ سکی۔ آپ مدینہ سے چل کر مکہ معظمہ پہنچے یہاں ۸ ذی الحج کا طلوع ہو چکا تھا۔ جس کی وجہ سے آپ کو احکام مناسک ادا کئے بغیر حرم بیت اللہ کو چھوڑنا نہ چاہئے تھا۔ مگر وہ یزید اور اس کی افواج کے کفر وفسق سے اس قدر پریشان تھے کہ حج کئے بغیر ۸ ویں ذی الحج ہی کو مکہ سے کوچ فرما دیا۔ غرض کوفہ کی طرف جا رہے تھے کہ "حُر نامدار" آپ کو گھیر کر کربلا میں لے گئے۔ بعض نیک طینت جیسا کہ عمر بن سعد (یعنی سپہ سالار افواج یزید جو جنگ چھڑنے سے پہلے امام کی رعایت کرنا چاہتے تھے) مگر حضرت نے ولولہ جہاد اور امتیاز کفر ودین ثابت کرنے کے لئے سب کو ٹھکرا دیا۔ ہنگامہ پیکار گرم ہوا اور ہنگامہ ہی کاہے کا تھا۔ ایک طرف لشکر مواج، دوسری طرف ایک سو کے قریب آدمی عشرہ محرم کی صبح سے لیکر ظہر تک کل لشکری اور تمام فاطمی مرد خورد وکلاں (بجز سجاد اکبر) کام آ گئے۔ گویا جناب حسین نے ثابت کر دکھایا کہ کفر وفسق کے مقابلہ میں اگر انسان یوں بے سروسامان اور بے یار ومددگار بھی ہو تب بھی اس کو استقلال اور پامردی دکھانا چاہئے۔ اگرچہ اس کو اپنی جان کے جانے کا قطعی یقین کیوں نہ ہو۔ یہ تو امام عالی مقام جناب حسین رضی اللہ عنہ نے کر دکھایا۔ اب ان کی یادگار بصورت تعزیہ قائم رکھنے والوں کا اسوہ دیکھئے۔ ان کا دعوے ہے کہ ہم اس صنعت سے یادگار حسین تازہ کرتے ہیں۔ جس سے ایک طرف مسلمانوں میں جذبۂ حق پرستی پیدا ہوتا ہے۔ تو دوسری طرف کفار کے دل اس کروفر کو دیکھ کر لرزجاتے ہیں؛ ولیکن افسوس کہ دعویٰ کی یہ دلیل ابھی ایک اور دلیل کی محتاج ہے۔ کیونکہ صدیاں گذر گئیں اور تعزیہ پرستی سے ایک بھی ایسا جانباز پیدا نہ ہوا۔ جس نے جذبۂ حق پرستی کا کوئی ایسا مظاہرہ کیا ہو یا جس سے اسوہ حسین کی یاد حقیقی طور پر تازہ ہو گئی ہو اور ایسا ہونا ممکن بھی کیسے تھا۔ امام نے مخالفین دین کے دل وجگر میں نوک سنان پیوست کرنے کا ارادہ کر لیا۔ یہاں تعزیہ پرست اپنے آپ ہی سینہ کوبی سے نیم جاں ہوتے جاتے ہیں۔ امام نے نعرۂ حق بلند کیا۔ یہ مرثیے پڑھ پڑھ کر خود روتے ہیں اور دوسروں کو رلانے کی سعی ناکام کرتے ہیں۔ حضرت نے فساق کو خون میں ڈبونے کا عزم کیا۔ یہ "خونی ماتم" سے اپنے آپ کو لہو میں شرابور کئے لیتے ہیں۔ بھلا ایسے اعمال کو جذبۂ جہاد سے کوئی سروکار ہو سکتا ہے؟

کل کی بات ہے کہ امام ابن سعود (ایدہ اللہ بنصرہ) نے ارض پاک حجاز کو قبوں کی شنیعت سے پاک کیا تو ہندوستان کے صدیوں سے ولولہ جہاد میں مخمور تعزیہ پرستوں نے اودھ میں "تحریک جنت البقیع" قائم کی۔ جس کے رضا کاروں میں تعلقہ داران اودھ اور بیرسٹر ایٹ لاء تک شامل ہوئے۔ مقصد یہ تھا کہ حجاز جا کر ابن سعود سے قبہ شکنی کا انتقام لیں۔ اور نئے سرے سے اپنے معابد کے قبے بنوا دیں۔ مگر کس قدر حیرت کا مقام ہے کہ صدیوں کا جذبہ تعزیہ پرستی براہ راست حجاز لے جانے کی بجائے انہیں صوبہ کے گورنر (سر میلکم ہیلی) کی دہلیز پر لے پہنچا۔ جن کی حضور میں ایک لمبا چوڑا محضر نامہ پیش کر کے درخواست کی کہ "حکومت حجاز مذکورہ بالا مقامات مقدسہ کی تعمیر کر کے ان کو سابقہ حالت پر لے آئے۔ اگر کسی وجہ سے وہ ایسا کرنے پر آمادہ نہ ہو تو ہم یہ درخواست کرتے ہیں کہ وہ مہربانی[1] کر کے ان کی تعمیر ومرمت کی ہمیں اجازت دیدے"[2]

(دفیو ٹیشن ایڈریس ۲۸ فروری ۱۹۳۲ء کو پیش کیا گیا)

ان سے تو کانگرس کی تحریک اچھی رہی کہ گورنمنٹ کی مخالفت پر تل کر سول نافرمانی شروع کر دی اور نصف لکھ ہندی جیل میں چلے گئے۔ حالانکہ کانگرس کی تعمیر کو نصف صدی سے زائد نہیں گذری چہ جائیکہ تعزیہ جس کو ایک ہزار سال ہونے کو آئے۔ اور اب آکر ابن سعود نے جنت البقیع میں بضعۃ الرسول جناب سیدہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تک کی قبر سے قبہ گروا دیا۔ اور شیعان حسین سے بجز الحاح وزاری کے کچھ بن آیا؟ پس معلوم ہوا کہ تعزیہ پرستی سے ولولہ جہاد نہیں بلکہ جبن ونامردی کا

---

[1] لفظ مہربانی داد قابل داد ہے۔ [2] منقول از اہلحدیث امرتسر بابت ۱۰ مارچ ۱۹۳۲ء (منہ)

بقیہ مضمون ہذا نظر سے اوجھل ہو جانے کی وجہ سے بروقت درج نہیں ہو سکا۔ (مدیر)

برہان التفاسیر

(۸)

وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِى الدُّنْيَا وَاِنَّهٗ فِى الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ○ اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗۤ اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ وَوَصّٰى بِهَاۤ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ يٰبَنِىَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِىْ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ○ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ۚ قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○ قُوْلُوْۤا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلٰۤى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ

بتلاؤ تو ایسے بھلے آدمی ابراہیم کی راہ سے سوا احمقوں کے کون روگردان ہوگا جبکہ ہم نے اُس کو تمام لوگوں پر دنیا میں پسند کیا ہے اور آخرت میں بھی وہ نیک بندوں کی جماعت میں سے ہوگا۔ اگر اُس کی بزرگی میں شک ہو تو یاد کرو جب خدا نے اُسے کہا تھا کہ ہمیشہ میری ہی تابعداری میں رہیو وہ فوراً بولا کہ حضور! میں اللہ رب العلمین کا مدت سے تابعدار ہوچکا ہوں مرنا ممکن ہے کہ اب اس دروازہ سے ہٹوں پھر وہ ایسا ہی رہا اور ابراہیم نے اور اُس کی تاثیر صحبت سے اُس کے پوتے یعقوب نے اپنے بیٹوں سے وصیت کی کہ اے میرے بیٹو! خدا نے تمہارے لئے بھی توحید کا دین پسند کیا ہے پس تم مرتے دم تک اسی پر رہیو بلکہ اسی امر کے تم بھی گرویدہ ہو۔ یعقوب نے فوت ہوتے وقت اپنے بیٹوں سے بطور نصیحت اور آزمایش کہا تھا کہ میرے بعد کس کی عبادت کرو گے۔ جس سے اُس کی غرض یہ تھی کہ اُن کے منہ سے نکلواؤں کہ ہم صرف خدا کی عبادت کریں گے چنانچہ انہوں نے بھی اُس کے منشاء کے مطابق ہی کہا کہ ہم اکیلے خدا کی عبادت کریں گے جو تیرا اور تیرے باپ دادا ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق کا خدا ہے اور ہم تو اب بھی اُسی کے فرمانبردار ہیں یہ ایک جماعت کیسی بابرکت تھی جو اپنے وقت میں گذر گئی صرف زبانی جمع خرچ کرنے والوں کا ان سے کیا علاقہ اُن کی کمائی اُن کو نصیب ہوگی تمہاری کمائی تم کو ہے۔ تمہیں اُن کے کئے سے سوال نہ ہوگا۔ نہ اُن کو تمہارے کئے کی پوچھ۔ تم اُن سے علیحدہ وہ تم سے جدا۔ تعجب ہے کہ باوجود زبانی جمع خرچ کے یہ لوگ اپنے ہی کو ہدایت پر جانتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہماری طرح یہودی یا عیسائی ہوجاؤ اس سے ہدایت یاب ہوجاؤ گے گویا اُن کے نزدیک سوائے یہودیت کے کوئی طریق درست نہیں تو کہہ دے کہ تمہارے خیالات تو ہم ہرگز نہ لیں گے اور نہ اُن پر عمل کریں گے بلکہ ہم تو حضرت ابراہیم یک رخ کے پیچھے چلیں گے اور اُسی کی راہ ہم نے پکڑ رکھی ہے جو تمام نفسانی خواہشوں سے پاک وصاف ہوکر خدا کا بندہ ہوگیا تھا اور وہ مشرک نہ تھا۔ جیسے کہ تم ہو۔ پس ہم تمہارے پیچھے چل کر مشرک بننا نہیں چاہتے۔ تمہارے ایسا کہنے سے اگر لوگوں میں یہ مشہور کریں کہ مسلمان توریت انجیل کو خدا کا کلام نہیں مانتے تو تم بلند آواز سے کہہ دو کہ یہ الزام ہم پر غلط ہے سب سے پہلے ہم خدا واحد کو مانتے ہیں اور اُس کتاب کو مانتے ہیں جو ہماری طرف اُتری اور اُس کو بھی مانتے ہیں جو حضرت ابراہیم اور اُس کے بڑے بیٹے اسمٰعیل اور چھوٹے بیٹے اسحاق اور اُس کے پوتے یعقوب اسرائیل اور اُس کی اولاد علیہم السلام کی طرف اتاری گئی۔ (باقی)

ثہ (وقالوا کونوا ھودا) یہود مدینہ اور نصاریٰ نجران دونوں مسلمانوں سے آکر جھگڑنے لگے۔ اور ہر ایک اپنے مذہب کی طرف بلاتا تھا۔ اُن کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲ منہ

ثہ (ام کنتم شہداء) یہودیوں نے کہا کہ حضرت یعقوب نے فوت ہوتے وقت اپنے بیٹوں کو یہودیت کے قائم رکھنے کی وصیت کی ہوئی ہے آپ ہم کو یہودیت سے کیوں ہٹاتے ہیں؟ اُن کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲ منہ

جوابات نصاریٰ میں موجودہ بائبل کی تصدیق نہیں کی (۸۱۹) جواب۔ از مرزا غلام احمد صاحب۔ تفسیر و رحمی

ahmadimuslim.de

اکمل البیان در تائید تقویۃ الایمان

(۱۰۱)

گزشتہ پرچہ میں مولوی محمد نقی علی خان صاحب والد مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی کی عبارات ان کی تصنیف جواہر البیان سے نقل ہوئی ہیں جن سے توحید خالص کا ثبوت ہوتا ہے۔ آج بھی انہی کا اسی کتاب سے حوالہ نقل ہے۔ (مدیر)

ایضاً صفحہ ۱۴۲ میں لکھتے ہیں:

"آخر اس دربار کے سوا دوسرا ٹھکانا بھی تو نہیں نہ عالم میں کوئی بات سننے والا نہ فریاد کو پہنچنے والا اور سنے بھی تو کیا حاصل اپنی درد کی دوا اور محتاجی کا علاج تو یہاں کے سوا کہیں نہیں ناچار جس بادشاہ کی نافرمانی میں عمر کاٹی آنکھیں بند کئے گردن جھکائے اس کی رحمت وکرم کی امید رکھتے اور غضب وعتاب سے لرزتے کانپتے اسی کی طرف دست تمنا بلند کرکے پکارتے ہیں۔"

ایضاً صفحہ ۱۰۸ میں لکھتے ہیں:۔

"پس باعتقاد اس کے کہ موافق جل وعلا کے کوئی قادر مطلق ومالک عالم معطی ومانع وضار ونافع نہیں اور اگر بفرض محال تمام اولین وآخرین جن وانس ارواح وملائکہ چھوٹے اور بڑے تمام عالم ایک ذرہ کو اس کی جگہ سے حرکت دینے پر اکٹھے ہوجائیں اور بیک بار اس پر زور آزمائی کریں اور اسی کیفیت سے لاکھ برس گزر جائیں اور ان کی قوتیں یوماً فیوماً ترقی پر ہوں یہاں تک کہ ہر ایک ان میں سے ہفت طبق زمین ایک ہاتھ پر اٹھالے مگر ارادۂ الٰہی اس ذرہ کا ترک نہ چاہے ہرگز ہرگز ممکن نہیں کہ اسے جنبش دے سکیں۔ مخلوق کے علم وقدرت وسمع وبصر کو اس کی صفات کاملہ سے کوئی نسبت۔ اگر سرمۂ توحید لگا کر دیکھئے تو بالکل سنسان لق ودق بیابان ہو کا عالم یعنی ہو ہے اور ہو کے سوا سب ہی نہیں ہیں۔"

پس مقام توحید اور رد شرک کے مقابلہ میں بتائید تقویۃ الایمان یہ بیّن دلیل مولوی نعیم الدین کے عاجز ہونے اور عام لوگوں کو فریب میں لاکر گمراہ کرنے کی ہے۔ فماذا بعد الحق الا الضلال۔

اس کے بعد مولوی نعیم الدین لکھتے ہیں:

قولہ صفحہ ۱۳۶ لغایت ۱۳۸ "اب چند احادیث بھی ملاحظہ فرمائیے۔ حدیث ۱ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرمادی گئیں۔ رواہ البخاری عن عقبہ بن عامر۔ پوچھو تقویۃ الایمان والے سے کچھ ہوئی خبر حضور کس کس چیز کے مالک ومختار ہیں۔

حدیث ۲۔ بخاری ومسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جوامع الکلم کے ساتھ مبعوث فرمایا گیا اور رعب سے میری نصرت فرمائی گئی اور میں نے بحالت خواب دیکھا کہ میرے پاس زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں۔ مشکوٰۃ صفحہ ۵۱۲ یہ ہے حضور کا تصرف واختیار اور اس سے ظاہر ہے اسمٰعیل کے اس قول ناپاک کا بطلان کہ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں اور اسی سے تقویۃ الایمان کے اس قول کا بطلان ثابت ہوا جو صفحہ ۴۰ میں لکھا ہے کہ کوئی اس کا خزانچی نہیں۔ نادان خزانچی کیسا خزانے ان کو عطا فرمادئیے گئے۔ آنکھ ہو تو دیکھ۔

حدیث ۳۔ مسلم شریف میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا مجھے دونوں خزانے سرخ وسفید عطا فرما دئیے گئے۔ مشکوٰۃ صفحہ ۵۱۲۔ یہی نہیں کہ صرف دنیا ہی کے خزانوں کا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مالک بنایا گیا آخرت کے خزانوں کی کنجیاں بھی حضور کو عطا فرمادی گئیں۔

حدیث ۴۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کرامت اور مفاتیح کنجیاں اس روز میرے دست اقدس میں ہونگی۔ مشکوٰۃ صفحہ ۵۱۵۔ کچھ دیکھا دنیا وآخرت کی کنجیاں حضور کے دست مبارک میں ہیں۔

حدیث ۵۔ حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ میں چاہتا تو سونے کے پہاڑ میرے ساتھ چلا کرتے۔ مشکوٰۃ صفحہ ۵۲۱۔ یہ ہے تصرف واختیار، یہ ہے حکومت واقتدار جو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو عطا فرمایا۔ جن سے نہ دیکھا جائے وہ اپنی آنکھیں پھوڑیں سروں پر خاک ڈالیں۔ حدیث ۶۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میں جنت کے دروازہ پر آکر دروازہ کھلواؤں گا، خازن دریافت کریگا آپ کون ہیں میں جواب دوں گا محمد، وہ عرض کریگا آپ ہی کے سبب سے مجھے حکم دیا گیا کہ آپ سے پہلے کسی کے لئے نہ کھولوں۔ مشکوٰۃ صفحہ ۵۱۱۔

حدیث ۷۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا میں بروز قیامت تمام آدمیوں کا سردار ہوں گا فخراً نہیں کہتا میرے ہی دست مبارک میں لواء حمد ہوگا فخراً نہیں کہتا اس دن آدم اور ان کے ماسوا ہر نبی میرے ہی جھنڈے کے نیچے ہوگا۔ مشکوٰۃ صفحہ ۵۱۳۔"

اقول۔ پہلی حدیث صحیح بخاری بروایت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی جس کا اول آخر مولوی نعیم الدین نے خیانۃً بطور فریب دہی چھوڑ کر نقل کیا پوری حدیث بغرض اظہار خیانت ناظرین کی خدمت میں حسب ذیل ہے۔

عن عقبۃ بن عامر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ خرج یوماً فصلّی علی اھل احد صلٰوۃ علی المیت ثم انصرف الی المنبر فقال انی فرطکم وانا شھید علیکم وانی واللہ لانظر الی حوضی الآن وانی قد اعطیت مفاتیح خزائن الارض وانی واللہ ما اخاف بعدی ان تشرکوا ولکن اخاف ان تنافسوا فیھا۔ (صحیح بخاری پارہ ۱۴ صفحہ ۳۴۲ باب علامات النبوۃ ومسلم ج ۲ صفحہ ۲۵۰)

(ترجمہ آئندہ اشاعت میں درج ہوگا)

مشکوٰۃ شریف۔ عربی۔ اردو۔ حدیثوں کی مقبول اور مستند (۵۲۰) کل ... صفحے ... قیمت ... (منیجر اہلحدیث)

خطاب با اسلام

(از احمد حسین صاحب تاجر آہن نظام آباد دکن)

ے پاک ہے گردِ وطن سے سرِ داماں تیرا
تو وہ یوسف ہے کہ ہر مصر ہے کنعاں تیرا

اے میرے پیارے اسلام! سبحان اللہ، تیرا نام ہی سراپا سلامتی کا منبع، ہدایت کا شمع، محاسن کا مخزن، مکارم کا خرمن، نیکیوں کا سرچشمہ، خوبیوں کا گنجینہ، توحید کی کان، اخلاق کی جان ہے۔

(۲) تیری ضیا افگن شعاعوں نے، تاریک دماغوں کو روشن، اور ناموزونوں کو موزوں کیا۔

(۳) تیری بدولت آدم خاکی کامل انسان کہلانے کا مستحق ہوا۔

(۴) اے میرے اسرار خداوندی کے مفسر، اظہار احقائق کے ماہر، خلائق کو رجز و رجس سے پاک کرنے والے طاہر، جب ہم تیرے ایام آفرینش پر نظر ڈالتے ہیں تو واضح ہوتا ہے کہ تیری نشو و نما اُس خطرناک زمانے اور سنگلاخ زمین پر واقع ہوئی ہے کہ جہاں کے باشندے شراب خوری، زناکاری، جؤا بازی، لوٹ مار، غارتگری، میں بینظیر اور جدال و قتال میں یکتائے زمانہ تھے۔ معصوم لڑکیوں کے گلو نازک پر خنجر کا پھیرنا اور معمولی ناشائستہ شرو حاپر قبائل کا خون بہانا اُن کے شب و روز کا مشغلہ تھا، ہبل، صفا، عزیٰ، نائلہ، ان کے معبود تھے۔ چنانچہ جنکے حق میں حالی صاحب نے کیا خوب کہا ہے۔

ے قبیلے قبیلے کا بُت اک جدا تھا
کسی کا ہُبل تھا، کسی کا صفا تھا
یہ عزیٰ پہ وہ نائلہ پر فدا تھا
اسی طرح گھر گھر نیا اک خدا تھا

(۵) خیر ایسی ناگفتہ بہ حالت ایک قطعۂ عرب کی ہی نہ تھی بلکہ کم و بیش سارا جہاں بت پرستیوں، بداخلاقیوں و اشرار کا خاصہ دنگل بن چکا تھا۔ صحائف سابقہ نفس پرستوں اور خود غرضوں کے دست تصرف سے عبث بن چکے تھے۔ ہر گروہ نفسانیت کا پیرو، اور خواہشات کا تابع ہوگیا تھا۔ چنانچہ عیسائی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو، یہود حضرت عزیر علیہم السلام کو خدا کا بیٹا مانتے تھے۔ ہنود اوتاروں کی نسبت پرمیشور (خدا) ہونے کا اعتقاد رکھتے تھے۔ غرضکہ دنیا کا حال جیسا کچھ پرفتن اور حیا سوز ہوگیا تھا وہ اہل علم حضرات سے مخفی نہیں

(۶) لیکن تیرے پودے کا ایسے نازک موقع اور تیرہ و تار دوران میں جبکہ بنی آدم کی بدافعالیاں و سرکشیاں حد سے گذر گئیں ہوں پروان چڑھنا بھی خالی از صداقت نہیں۔

(۷) تاہم اس کو دنیا جانتی ہے کہ جب تو نے سطح زمین سے سر اٹھایا تو ہزاروں بادسموم کے جھکولے سینکڑوں جڑ سے پیڑوں کو اکھیڑنے والی آندھیاں بپا ہوئیں۔ لیکن نہ تیرا ایک پتہ پژمردہ ہوا۔ نہ تیری ایک شاخ ہی شکست ہونے پائی۔ بلکہ جوں جوں تیرے نیست و نابود کرنے کی تدابیر عمل میں لائی گئیں توں توں تو پودے سے تناور نخلِ باثمر ہوتا گیا۔ جو عدو تیرے قطع برید کا بیڑا اٹھائے تیشے و تیر سے مسلح ہوئے آتا، وہ تیشے و تیر کو پھینک تیرے ثمر شیریں سے شکم سیر ہوکر تیرے سائے میں پناہ گزیں ہوجاتا۔ اور تیری آبیاری کو باعث افتخار اور راہ نجات کا ذریعہ سمجھتا۔ وہ اس کی اگلی جہالت، شرارت، عداوت نسیاً منسیا ہوجاتی۔

(۸) مضیٰ ما مضیٰ لیکن اب بھی ہزاروں نفوس، سینکڑوں اقوام الحمد للہ تیرے سائے میں بشوق پناہ گزیں ہوتے چلے جاتے ہیں۔ کیوں نہ ہوں تیرا ظلِ ظلیل ظل اللہ ہے۔ بقول اقبال ے

قافلہ ہو نہ سکیگا کبھی ویراں تیرا
غیر بانگ درا کچھ نہیں ساماں تیرا

(۹) اب بھی ہم ببانگ دہل یہ کہنے کی جرأت کرتے ہیں کہ آج دنیا میں اشد سے اشد تر مخالف بھی خواہ وہ یہود ہو یا نصارے، آریہ ہو یا سناتنی، سکھ ہو یا پارسی۔ تیری صداقت و صحت میں رطب اللسان ہے۔ جہراً نہیں تو سراً سہی۔ لیکن تیرے رب العالمین کی جانب سے ہونے میں کسی کو ذرہ برابر شک نہیں۔ اچھا تا۔ اگر کوئی کور باطن طاش تیرے خلاف میں طعنہ زنی کا سر بلند کرتا ہے، تو وہ سر کے بل ایسا گرتا ہے کہ پھر اس کو دنیا میں منہ دکھانا دشوار ہوجاتا ہے

(۱۰) تیرا خیمہ جمیع کائنات کے مالک کی جانب سے بنی آدم کی فلاح، بہبودی اور امن و امان کے لئے استادہ کیا گیا ہے۔ بیشک تو دین صادق ہے تیرا بھیجنے والا برحق، قانون تیرا اٹل، حکم تیرا اٹمٹ، تجھ کو لانے والا امین، تیرا پیغام سنانے والا رحمۃ للعالمین ہے

(۱۱) خدا کو یکتا و بےمثل ماننا، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنا، انبیائے سابقین پر اور ان کی لائی ہوئی کتابوں پر ایمان لانا، ملائک اور زیست بعد المرگ، حساب و کتاب، جزا و سزا، جنت و دوزخ کا تیقن تیری تعلیم کا اعلےٰ مقصد ہے۔

(۱۲) کائنات پر غور، صنعت الٰہی پر تفکر، خصوصیات بحر و بر پر نظر، اور تصرفات ارض و سماوی پر تدبر، مصیبت پر صبر، فراغت میں شکر، کرنا تیری کتاب کا ایک سبق ہے۔

(۱۳) اے میرے معلم! گداؤں کو حکومت، دشمنوں کو اخوت، رہزنوں کو محافظت، بزدلوں کو شجاعت، ظالموں کو محبت، سرکشوں کو اطاعت کے سبق تو نے پڑھائے

(۱۴) تو وہ محسن ہے کہ تیرے بار احسان سے سارے عالم کی گردنیں خمدار ہیں۔ آج جو ممالک تہذیب و تمدن کے مدعی ہیں وہ بھی تیرے ہی خوان کرم کے نمک خوار ہیں جو مکفر و مکذب تجھ سے بیزار ہیں وہ بھی تیرے حسن سلوک سے سرشار ہیں۔ گو آج تیرے ماننے والے نادار ہیں لیکن اس میں بھی سینکڑوں اسرار ہیں۔ واقعی جو نشۂ ایمان میں سرشار ہیں، انہیں عارضی جاہ و حشمتیں سب بیکار ہیں۔ چنانچہ اسی نکتہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے مرزا عاشق حسین صاحب بزم نے کیا خوب کہا ہے۔ ے

حشر آنے کو ہے بخشش کا سہارا رہ جائے
فکر دنیا کی نہیں دین ہمارا رہ جائے

(باقی آیندہ)

تفسیر القرآن بکلام الرحمن - دربارہ قرآن شریف کی (۵۲۱) تفسیر از مولانا ابوالوفا ثناءاللہ صاحب ...

ahmadimuslim.de

متفرقات

عزیز عطاء اللہ آج ۲۸ اپریل تک صاحب فراش ہے۔ بخار بہت کم ہوگیا ہے۔ مگر ابھی اترا نہیں۔ ضعف اس قدر ہے کہ حرکت مشکل بلکہ منجانب معالج ممنوع ہے۔ مخلصین احباب کی دعائیں خدا قبول کرے اور ان کو جزائے خیر دے۔

اعلان حق برا گاس ضلع رنگ پور بنگال کے جلسہ اہل حدیث کانفرنس میں کسی صاحب نے اعلان کیا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے مجھے اپنا نائب بنا کر بھیجا ہے۔ میں اعلان کرتا ہوں کہ میں نے کسی کو نائب کرکے نہیں بھیجا تھا۔ بلکہ میرے خواب خیال میں بھی یہ بات نہ آئی تھی۔ نہ یہ میرا طریق کار ہے۔ واللہ اعلم۔ سفر خرچ آمدہ میں نے پورا واپس کر دیا تھا۔ (ابوالوفاء)

حساب دوستان ماہ مئی ۱۹۳۵ء میں جن خریداران اہلحدیث کی قیمت اخبار و میعاد مہلت ختم ہے ان کے نمبر خریداری درج ذیل ہیں۔ ۲۹ مئی تک قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر مہلت یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئے ورنہ ۳۰ مئی کا پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔

نوٹ: مہلت یافتگان کی قیمت ہی وصول ہونی ضروری ہے۔ ان کو وی پی نہیں بھیجا جائے گا۔ غریب فنڈ کے سائلین مہلت طلب کرنے کی بجائے آیندہ کے لئے نیا داخلہ ارسال کریں۔ اخبار میعاد ختم ہونے کے باعث اخبار بند کر دیا جائیگا۔

۲۴۰ - ۵۵۶ - ۸۱۳ - ۸۸۷ - ۱۹۵۴ -
۲۴۰۲ - ۲۵۲۹ - ۲۷۰۷ - ۲۷۸۲ - ۲۷۹۸ -
۴۷۰۵ - ۵۰۳۲ - ۵۲۵۹ - ۵۸۹۵ - ۶۰۲۵ -
۶۱۳۶ - ۷۳۱۸ - ۷۳۲۰ - ۷۴۲۵ - ۷۴۲۷ -
۷۴۴۹ - ۷۴۵۳ - ۷۴۶۰ - ۷۴۶۲ -
۷۴۶۴ - ۷۴۶۹ - ۷۴۷۸ - ۷۴۸۶ -
۸۰۶۲ - ۸۲۲۴ - ۸۳۵۷ - ۸۳۷۲ - ۸۳۷۵ -
۸۴۵ - ۸۴۶۹ - ۸۴۷۱ - ۸۴۷۷ - ۸۴۸۰ -
۸۷۶۷ - ۸۸۹۲ - ۸۹۰۹ - ۸۹۳۳ - ۸۹۷۰ -
۹۰۱۹ - ۹۰۳۰ - ۹۳۹۳ - ۹۴۳۱ - ۹۴۴۸ -
۹۴۶۹ - ۹۴۷۳ - ۹۴۸۶ - ۹۸۱۳ - ۹۸۶۱ -
۹۹۰۸ - ۹۹۲۱ - ۹۹۲۸ - ۹۹۹۱ - ۱۰۱۷۰ -
۱۰۱۸۵ - ۱۰۲۲۹ - ۱۰۲۸۶ - ۱۰۲۹۷ - ۱۰۳۵۱ -
۱۰۵۳۰ - ۱۰۵۴۸ - ۱۰۵۸۹ - ۱۰۶۲۹ -
۱۰۶۶۲ - ۱۰۸۸۹ - ۱۰۹۰۱ - ۱۰۹۲۴ - ۱۰۹۳۲ -
۱۰۹۴۲ - ۱۰۹۴۴ - ۱۱۰۶۰ - ۱۱۰۹۳ - ۱۱۱۲۳ -
۱۱۱۶۷ - ۱۱۱۶۹ - ۱۱۱۷۱ - ۱۱۱۷۷ - ۱۱۱۷۹ -
۱۱۱۸۵ - ۱۱۲۷۵ - ۱۱۳۱۲ - ۱۱۳۲۰ - ۱۱۳۷۶ -
۱۱۳۹۴ - ۱۱۳۹۶ - ۱۱۴۰۴ - ۱۱۴۰۵ - ۱۱۴۱۹ -
۱۱۵۳۱ - ۱۱۵۳۷ - ۱۱۵۴۵ - ۱۱۵۸۷ -
۱۱۵۸۹ - ۱۱۵۹۹ - ۱۱۶۰۲ - ۱۱۶۲۳ - ۱۱۶۳۱ -
۱۱۶۳۲ - ۱۱۶۳۳ - ۱۱۶۴۳ - ۱۱۶۵۳ - ۱۱۶۵۴ -
۱۱۶۵۷ - ۱۱۶۵۸ - ۱۱۶۶۰ - ۱۱۶۶۱ - ۱۱۶۶۲ -
۱۱۶۶۴ - ۱۱۶۶۶ - ۱۱۶۶۸ - ۱۱۶۷۰ - ۱۱۶۷۱ -
۱۱۶۷۲ - ۱۱۶۷۳ - ۱۱۶۷۴ - ۱۱۶۷۵ - ۱۱۶۸۰ -
۱۱۷۲۵ - ۱۱۷۳۲ - ۱۱۷۴۱ - ۱۱۷۴۴ -
۱۱۷۵۱ - ۱۱۷۵۶ - ۱۱۷۵۸ - ۱۱۷۵۹ - ۱۱۷۶۳ -
۱۱۷۹۲ - ۱۱۸۰۲ -

غریب فنڈ:- ۱۰۵۶۴ - ۱۱۶۶۵ -

وی پی بھیجے گئے ۲۶ اپریل کا پرچہ حسب ذیل خریداران کو وی پی بھیجا گیا ہے۔ کسی صاحب کا پرچہ غلطی سے یا عدم موجودگی کے باعث واپس ہوجائے تو وہ حتی الوسع قیمت اخبار جلد ارسال کر دیں ورنہ وی پی واپس ہونے کے بعد ایک ہفتہ تک انتظار کرکے اخبار روک دیا جائے گا۔

۶۱ - ۱۱۵ - ۴۹۹ - ۱۱۲۸ - ۱۵۹۷ -
۲۲۱۴ - ۳۱۹۱ - ۳۶۰۰ - ۳۶۱۱ - ۳۷۵۳ -
۴۸۲۸ - ۵۸۹۰ - ۶۴۳۹ - ۶۹۲۴ -
۷۳۸۱ - ۷۸۷۷ - ۷۸۸۲ - ۸۴۰۸ - ۸۵۵۷ -
۸۹۵۴ - ۸۹۶۳ - ۹۴۳۸ - ۹۴۵۳ -
۱۰۲۲۷ - ۱۰۲۶۰ - ۱۰۳۲۲ - ۱۰۵۴۵ -
۱۰۵۹۶ - ۱۰۶۲۲ - ۱۰۶۲۸ - ۱۰۶۶۰ - ۱۰۷۳۵ -
۱۰۷۵۲ - ۱۰۸۳۲ - ۱۰۸۶۹ - ۱۱۱۱۵ - ۱۱۱۵۲ - ۱۱۱۵۵ -
۱۱۱۶۰ - ۱۱۲۶۴ - ۱۱۲۶۵ - ۱۱۳۰۹ - ۱۱۳۴۶ -
۱۱۳۶۱ - ۱۱۳۷۷ - ۱۱۳۷۹ - ۱۱۳۸۲ - ۱۱۳۸۷ -
۱۱۳۸۹ - ۱۱۳۹۲ - ۱۱۶۴۱ - ۱۱۶۴۷ - ۱۱۶۴۸ -
۱۱۶۵۱ - ۱۱۶۵۵ - ۱۱۶۵۹ - ۱۱۶۹۷ - ۱۱۷۱۰ -
۱۱۷۱۷ -

انجمن اہل حدیث ضلع پرتاب گڈھ کا جلسہ بمقام صدر پرتاب گڈھ ۱۸-۱۹ مئی ۱۹۳۵ء کو ہوگا جس میں مندرجہ ذیل علماء کرام کو تشریف لانے کی دعوت دی گئی ہے اس لئے جملہ شائقین حضرات شریک جلسہ ہوکر ثواب حاصل کریں۔ مولانا ابوالقاسم صاحب بنارسی۔ مولانا عبدالتواب صاحب علیگڈھی۔ مولانا احمد اللہ صاحب صدر مدرس دارالحدیث رحمانیہ دہلی۔ مولانا محمد یونس صاحب دہلوی۔ مولوی محمد ادریس صاحب بدایونی۔

(خاکسار عطاء اللہ سیکرٹری)

(عہ داخل اشاعت فنڈ)

مالیر کوٹلہ میں جلوس ذوالجناح کا فیصلہ مالیر کوٹلہ میں جلوس ذوالجناح کے متعلق اہلسنت والجماعت اور خان محمد احسان علی خان صاحب کے مابین ایک سال سے جو تنازعہ چلا آرہا تھا اس کا تصفیہ ہوگیا ہے۔ ہز ہائی نس نواب صاحب بہادر نے کامل تدبر و انصاف سے کام لیتے ہوئے اور احکامات سابقہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے اہلسنت والجماعت کے حق میں فیصلہ صادر فرما دیا۔ اور جلوس ذوالجناح کی بندش کے احکام نافذ فرما دیئے۔ اس منصفانہ فیصلہ پر عام طور پر مسرت و اطمینان کا اظہار کیا جارہا ہے۔ امید ہے دیگر والیان ریاست بھی حق و انصاف کے معاملہ میں حضور ممدوح کی پیروی فرماویں گے۔

نیازمند عصمت اللہ سکرٹری انجمن اہل سنت والجماعت ریاست مالیر کوٹلہ)

کتبخانہ ثنائیہ امرتسر کی طرف سے ۱۳ مئی تک صرف تصانیف مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مدظلہ سوائے تفاسیر وغیرہ کے دو آنے فی روپیہ رعایت کر دی گئی ہے۔ (منیجر)

تفسیر ثنائی (اردو) سارے قرآن شریف کی تفسیر آٹھ جلدوں (۵۲۲) ص قیمت فی جلد ۲ محصول ۸ منیجر اہلحدیث

ملکی مطلع

جلالۃ الملک سلطان ابن سعود کی طرف سے شکریہ

مکہ معظمہ ۴ ۲ اپریل کو جلالۃ الملک سلطان المعظم عبدالعزیز ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے وزیر مالیات کا مندرجہ ذیل تار موصول ہوا۔

"جلالۃ الملک سلطان ابن سعود خلد اللہ ملکہ ہندوستان کے ان تمام مسلمانوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے عید اضحیٰ کے روز ذات ہمایوں پر قاتلانہ حملہ کے سلسلے میں اظہار تاسف کیا اور آپ کی سلامتی پر پیغامات تبریک و تہنیت ارسال کئے"۔

دفتر اہلحدیث کی طرف سے جو مبارکباد دی گئی تھی اس کا جواب بھی آیا ہے جو درج ذیل ہے:۔

"رئیس الدیوان العالی یتشرف بابلاغ حضرتکم شکر جلالۃ مولای الملک علی تھنئتکم الرقیقۃ بنجاۃ جلالۃ وسمو ولیعھد من حملۃ الاعتداء الاثیمہ"

دفتر عالی کا رئیس دفتر آپ کی خدمت میں حضرت سلطان المعظم کی طرف سے شکریہ پیش کرتا ہے جو آپ نے حضرت جلالۃ الملک اور ولی عہد کی سلامتی پر مبارکباد بھیجی ہے۔

مولوی عطاء اللہ شاہ کے مقدمہ کا فیصلہ

آخر وہ دن آگیا کہ ہم یہ لکھنے لگے ہیں کہ اس تاریخی مقدمہ کا فیصلہ ہو گیا جو سرکار کی طرف سے مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری پر اس تقریر کی وجہ سے چلایا گیا تھا جو انہوں نے احرار کانفرنس قادیان کی صدارت کے موقع پر کی تھی۔ حکومت نے اس تقریر پر دفعہ ۱۵۳ الف کے ماتحت مقدمہ چلایا تھا۔ جس کا خاتمہ ملزم کی ۶ ماہ سزایابی پر ہوا۔ ناظرین حیران ہونگے کہ تنی دیر اس مقدمہ میں کیوں لگی۔ مگر ہم سمجھتے ہیں کہ بہت جلد ختم ہوا۔ کیونکہ ایسے مقدمات اپنے اندر بہت الجھنیں رکھا کرتے ہیں۔ ۱۹۰۳ء میں مولوی کرم الدین جہلمی اور مرزا صاحب قادیانی کے مابین ایک مقدمہ اسی ضلع گورداسپور میں چلا تھا۔ جس میں عربی زبان کے چار لفظوں کے معنے بتانے کے لئے میری شہادت ہوئی تھی۔ صرف اتنے کام کے لئے قریباً ایک سال تک مجھ پر جرح ہوتی رہی تھی۔ جرح کرنے والے دو زبردست وکیل، خواجہ کمال الدین صاحب اور مولوی محمد علی صاحب حال امیر جماعت احمدیہ لاہور تھے۔

شاہ صاحب پر جس دفعہ کے ماتحت مقدمہ چلایا گیا ہے اس کے الفاظ یہ ہیں:۔

"جو شخص بذریعہ الفاظ کے جو بولے گئے یا لکھے گئے ہوں یا بذریعہ اشارات یا نقل محسوسات العین کے یا اور طرح پر خیالات نفاق یا نفرت کے رعایا کی مختلف جماعتوں میں بڑھائے یا بڑھانے کا اقدام کرے اس کو سزا قید کی ہو جس کی میعاد دو سال تک ہو سکتی ہے الخ"

(دفعہ ۱۵۳ الف تعزیرات ہند)

اس دفعہ کو مع دوسری دفعات کے گہری نظر اور اصول معدلت کے ماتحت دیکھا جائے تو اس کے معنی سمجھ میں یہ آتے ہیں کہ جو کوئی اپنی طرف سے کوئی بات افترا کر کے کسی فریق کے ذمہ لگائے جس سے دو گروہوں میں نفرت پھیلے، اس سے یہ مطلب نہیں کہ کوئی شخص کسی مصنف یا اخبار کے اڈیٹر کے شائع کردہ غلط خیالات کو رفاہ عام کے لئے ظاہر کرے جن کے سننے سے لوگ اس سے اور اس کے حامیوں سے نفرت کریں تو وہ بھی اس دفعہ کے نیچے آجائے۔ مثال کے طور پر ہم دو تین واقعات پیش کرتے ہیں۔ آریوں نے کتاب "رنگیلا رسول" لکھی۔ جس سے مسلمانوں کی دل آزاری ہوئی۔ عیسائیوں نے کتاب "امہات المومنین" لکھی۔ جس سے مسلمان رنجیدہ ہوئے۔ مرزا صاحب قادیانی نے ناول نیوگ لکھی۔ جس پر آریوں نے اظہار رنج کیا۔ ان مصنفوں اور ان کے حامیوں سے دوسری قوم کے دل دکھے، ان میں نفرت پیدا ہوئی اور بڑھی۔ اور اس نفرت کا اظہار تقریروں اور تحریروں میں کیا گیا۔ اب قانونی نقطہ نگاہ سے یہ دیکھنا ہے کہ دفعہ ۱۵۳ الف کے ماتحت کون آسکتا ہے۔ اصل مصنف رنج پیدا کرنے والا یا اس رنج پر چیخ و پکار کرنے والا۔

دوسری طرح سے ایک شخص کے ہاں چور آجائے کہ مال لیجائے یا اسکو اٹھائے مالک مکان شور مچائے اس پر چور اپنی ہتک عزت کا دعوے کرے تو چل سکتا ہے؟ قانون کی نگاہ اول فعل پر ہوتی ہے۔ چور نے خود کام کیا۔ اس کا لازمی نتیجہ ہے کہ مالک مکان اپنی حفاظت کے لئے چیخ پکار کرے۔ نہ صرف ہماری بلکہ ہر ایک اعلیٰ و ادنیٰ قانون معدلت سے واقف کار کی رائے یہی ہوگی کہ چور کا دعویٰ ہتک عزت بالکل اس کے مشابہ ہے جو شارع عام میں الف ننگا جا رہا ہے۔ لوگ اس پر ہنستے ہیں اور اسکو پاگل کہتے ہیں۔ وہ دفعہ ۴۹۹ کے ماتحت اسکو لائبل کیس بناتا ہے۔

اس موقع پر دفعہ (۴۹۹) کے مستثنیٰ نمبر ۹ کا ذکر کرنا بھی ہمارے نزدیک تشریح کرنے میں مفید ہوگا دفعہ ۴۹۹ ہتک عزت کی تعریف میں ہے مگر اس میں چند مستثنیات بھی ہیں۔ جن پر ہتک عزت کا مقدمہ نہیں چل سکتا۔

مستثنیٰ ۹ نیک نیتی سے کسی رائے کا اظہار کرنا کسی عمل کے حسن و قبح کی نسبت جس کو کسی عمل کرنے والے نے عامہ خلائق کی رائے پر چھوڑا ہو یا عمل کرنے والے کی عادات و صفات کی نسبت جہاں تک کہ وہ عادات و صفات اس عمل سے ظاہر ہوتی ہوں نہ اس سے زیادہ۔ ازالہ حیثیت عرفی نہیں۔

اس کی مثال کوئی مصنف کتاب لکھے اسکی نسبت

سیف اللہ حضرت خالد بن ولید کی سوانح عمری (۵۲۳) قیمت [illegible] اہلحدیث امرتسر

ahmadmuslim.de

محض تصنیف کے دائرے میں کہا جا سکتا ہے کہ اس نے دھوکہ دیا، فریب کیا، جھوٹ بولا وغیرہ۔ یا کوئی پیر یا رہبر اپنی طرف بلائے تو پبلک کے فائدے کے لئے اس کی ہر حرکت و سکون پر جو اس کی پارسائی سے تعلق رکھتی ہوں۔ ہم جرح قدح کر سکتے ہیں۔ واقعات سے اس کی مثالیں بکثرت ملتی ہیں۔ آریوں کے گورو سوامی دیانند کی سوانحعمریاں دیو سماجیوں اور جین دھرم والوں نے جو لکھی ہیں ان کو دیکھنے سے حیرت ہوتی ہے کہ کوئی برائی دنیا کی نہیں جو سوامی جی میں ثابت نہ کی ہو۔ یہاں تک کہ ان کے حسب نسب کی بھی بری طرح چھان بین کی ہے۔ کیا حکومت نے ان مصنفوں پر مقدمات چلائے؟ نہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ وہ ایک ریفارمر بنکر نکلے تھے۔ جو لوگوں کو اپنی طرف بلاتا تھا۔ اس لئے پبلک کا حق تھا کہ اسکی ہر حرکت و سکون کو جانچے۔

مزید تشریح مرزا صاحب قادیانی نے اس مستثنیٰ کو اتنا وسیع کیا تھا کہ ایک ایسے بزرگ پر لعن طعن کرتے رہے جو نہ ان کے سامنے تھا نہ اس نے ان کو اپنی طرف بلایا تھا۔ یعنی حضرت مسیحؑ کے حق میں لکھا ہے کہ

مسیح کا چال چلن کیا تھا ایک کھاؤ پیو۔ شرابی۔ نہ زاہد نہ عابد۔ نہ حق کا پرستار۔ خود بین۔ خدائی کا دعوے کرنے والا۔
(مکتوبات احمدیہ جلد ۳۔ ص ۲۳/۲۴)

ان وجوہات سے دفعہ ۱۵۳۔ الف کی تشریح یہ ہوتی ہے کہ بادشاہ کی رعایا میں سے دو گروہوں میں بے وجہ اور بے ثبوت منافرت پھیلانے والے کے لئے یہ سزا ہے۔

اس کی مثال ایک شخص وعظ میں کہے کہ وہابیوں کا خدا جھوٹ بولتا ہے۔ وہابی انبیاء و اولیاء کی توہین کرتے ہیں، پھوپھی سے نکاح جائز جانتے ہیں، وغیرہ۔ جس سے سننے والوں میں وہابیوں کے حق میں نفرت پیدا ہو۔ لیکن جو شخص ایسی بات کہے جو اس فرقے کے علماء نے لکھی ہو تو پھر وہ واعظ اس دفعہ کے ماتحت نہیں آنا چاہیئے۔

مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب کی تقریر کو ہم نے جہاں تک اخباروں میں دیکھا ہے ہمارے خیال میں وہ قسم دوم میں داخل ہے۔ چنانچہ مسل میں اور وکیل کی بحث میں اس کا ثبوت ملتا ہے۔

حکومت کی پوزیشن بھی اس مقدمہ میں عجیب قابل رحم ہے۔ ہر فریق حکومت کا شاکی ہے۔ بظاہر یہ سمجھا جاتا تھا کہ مقدمہ میں تکلیف مخالفین مرزائیہ کو ہوئی ہے۔ اس لئے احمدیہ جماعت حکومت کی شکر گذار ہوگی کہ شاہ صاحب کو سزا دیکر ان کا بدلہ لیا گیا۔ مگر "واقعہ" اس کی تردید کرتا ہے۔ کیونکہ اخبار الفضل قادیان نے صاف صاف لکھ دیا کہ

ہم مقدمہ کی ابتداء سے ہی یہ محسوس کر رہے ہیں کہ یہ مقدمہ عطاء اللہ شاہ کے خلاف نہیں چلایا گیا بلکہ جماعت احمدیہ کے خلاف چلایا گیا۔
(۲۶۔ اپریل ۱۹۳۵ء صل)

ادھر احرار کا آرگن "زمیندار" لکھتا ہے:۔

عطاء اللہ شاہ صاحب کی سزایابی نے حکومت ہند کی مرزائیت نوازی کا ایک تازہ ثبوت دیا ہے۔ (۲۸ ۴/۳۵)

حکومت دونوں کی سنتی ہے اور واقعات کی رفتار کو بھی بڑے غور سے دیکھ رہی ہے وہ یہ بھی اندازہ کر رہی ہوگی کہ مولوی عطاء اللہ شاہ کی تقریر سے جو نفرت بین الفریقین پیدا ہوئی ہے وہ اس نفرت سے بہت کم ہے جو مقدمہ کے اجراء سے ہوئی ہے۔ جس کی مرتکب حکومت خود ہے۔ اس لئے اس کا علاج بھی وہ سوچ رہی ہوگی۔ جس کے ظہور کا زمانہ شاید جلدی آجائے۔

مسلمانوں کا دور جدید اور ہندوستان کا مستقبل
ہندوستان کی آئندہ حالت اور اس میں مسلمانوں کی حیثیت۔ پروفیسر لوتھارپ کی انگریزی کتاب کا اردو ترجمہ۔ قیمت عہ۔ پتہ:۔ منیجر اہلحدیث

سرکاری اعلان

پنجاب میں نئی جاگیریں قائم کرنے کی اس پالیسی کے مطابق جس کا اعلان قرارداد حکومت پنجاب نمبری ۲۹۷ مورخہ ۵۔ اپریل ۱۹۱۶ء میں کیا گیا تھا اور ۳۵-۱۹۳۴ء کے لئے خاص جاگیروں کے متعلق اس سرکاری اعلان کے تسلسل میں جو محکمہ مال نے مورخہ ۲۹ جنوری ۱۹۳۵ء کو کیا تھا۔ حضور گورنر باجلاس کونسل نے خان بہادر سردار دین محمد خان سی۔ آئی۔ ای۔ خلف الرشید سردار نور احمد خان لغاری بلوچ سکنہ چوٹی تحصیل وضلع ڈیرہ غازی خان کو منتخب فرما کر ۵۰۰ روپیہ سالانہ کی خاص جاگیر عطا فرمائی ہے۔

اس جاگیر کے ساتھ یہ خاص شرط شامل ہے کہ جاگیردار اپنی قابلیت اور مقدور کے مطابق لگاتار خوش چلن رہے۔ اعلیحضرت شہنشاہ معظم کے ساتھ گہری وفاداری کا ثبوت دے اور عوام یا برطانوی ہند میں بموجب قانون قائم شدہ حکومت کی عملاً خدمت حسنہ سرانجام دے۔ جاگیر مذکور اس مزید شرط کے ماتحت دی گئی ہے۔ کہ اگر یہ ترک ہوئی تو اسے ضبط کر لیا جائے گا۔ جاگیر اصلی قابض کے حین حیات تک جاری رہے گی اور عطا کردہ رقم کا نصف آئندہ نسل کی اس واحد اولاد کو دیا جائیگا جسے حضور گورنر بہادر باجلاس کونسل منتخب فرمائینگے۔ مالی سال ۳۵-۱۹۳۴ء میں ۹ عطا کردہ جاگیروں کی مالیت ۵ ہزار روپیہ سالانہ ہے۔

فضل الٰہی ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات پنجاب
لاہور۔ ۲۷۔ اپریل ۱۹۳۵ء

ایضاً پنجاب ایگریکلچرل کالج لائلپور کے متعلق ترمیم شدہ قواعد وضوابط دیا پراسپکٹس سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پرنٹنگ پنجاب لاہور کے زیر اہتمام طبع ہو رہے ہیں اور ۲۵۔ اپریل کو شائع ہو گئے ہیں۔ عوام کے لئے پراسپکٹس کی قیمت دو آنہ فی کاپی مقرر کی گئی ہے۔ (۲۴۔ اپریل ۱۹۳۵ء)
(محکمہ اطلاعات پنجاب)

ضروری نوٹ

ہماری مشہور ہر دلعزیز خوش ذائقہ ایجاد اکسیر ہاضمہ کا استعمال کرنا اور ہر وقت گھر میں رکھنا ضروری ہے۔ کیونکہ یہ تمام شکایتوں کو دور کرکے معدہ کو مقوی کرتا اور بدن میں خون صالح پیدا کرکے تندرستی بڑھاتا ہے اور دائمی قبض، بدہضمی، درد شکم اور نفخ ہوجانا، کمی اشتہا یعنی بھوک نہ لگنا، کھٹے ڈکار آنا، منہ سے بدمزہ پانی آنا، ضعف معدہ، وبائی امراض ہیضہ اسہال، پیچش وغیرہ اور دیگر امراض میں مثل تریاق کے حکمی تاثیر رکھتا ہے۔ بھوک بڑھاتا ہے۔ سخت سے سخت غذا فوراً ہضم کرتا ہے۔ چہرہ پر رونق، رعب و وجاہت پیدا کرتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد استعمال کرنے سے کھانا فوراً ہضم ہوکر طبیعت ہلکی پھلکی اور دل خوش ہوجاتا ہے۔ اس سے معمولی غذا بھی مقویات کا کام دیتی ہے۔ فاسد خون کو زائل کرکے رنگ بدن صاف شفاف رکھتا ہے۔ پژمردہ طبیعت کو خورسند کرتا ہے اور وہم وفکر دور کرتا ہے۔ اس سے دقت پر جادو کا اثر ہوتا ہے۔ دل، دماغ، جگر وغیرہ اعضاء رئیسہ کو طاقت پہنچتی ہے۔ قیمت صرف فی ڈبہ عہ محصول ۵ر

اکسیر موتی دانت دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ اور دانت سفید موتیوں کی طرح چمکیلے ہوجاتے ہیں۔ قیمت صرف ۸ر محصول ۵ر

اکسیر ہاضمہ ایجنسی۔ لاہوری گیٹ کوچہ جٹاں امرتسر

مسلم چاول ہاؤس

چاول ہر قسم و باسمتی ایک سالہ دو سالہ۔ ڈیرہ دون، ادھواڑ، منگرہ، بھوک و دیگر چون ایک بوری تک) صابون و کریانہ یعنی بادام و مصالحہ وغیرہ وغیرہ ہر قسم بارعایت مل سکتی ہیں۔ محرم وغیرہ کے لئے مسلم برادران ودوکانداران فرمائش دیکر مشکور فرمادیں۔ (نوٹ) آرڈر کی تعمیل آمد نقد روپیہ یا وصولی بلٹی بذریعہ بنک یا وی پی کے ذریعہ کی جاتی ہے۔

چوہدری سردار علی ولی محمد۔ لکڑ منڈی نزد ڈاکخانہ ڈھاب بستی رام امرت سر

مومیائی

مصدقہ علماء اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث" علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق، دمہ، کھانسی، ریزش، کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے ..... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنے کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھالینے سے درد موقوف ہوجاتا ہے۔ مرد، عورت، بچے، بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک عہ آدھ پاؤ … پاؤ بھر … مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔

تازہ شہادات

جناب ماسٹر عبدالرزاق خاں صاحب [illegible]
"کچھ لوگوں کو میں نے مومیائی منگوا کر دی تھی۔ ان کو فائدہ ہے۔ دو چھٹانک اور بھیج دیں" (۱۷۔ مارچ ۱۹۳۵ء)

جناب منشی عبدالحق صاحب سوداگر چرم اونسی بھنگواں۔ "ایک چھٹانک مومیائی نجی الحسن اختر ساکن مرحوم نے آپکے یہاں سے منگوا کر دی تھی۔ جس کے استعمال سے ازحد فائدہ ہوا۔ اس لئے گذارش ہے کہ واپسی ڈاک ایک پاؤ مومیائی بذریعہ وی پی روانہ فرمائیں" (۲۰۔ فروری ۱۹۳۵ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ:۔

دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

التماس ضروری

اس کارخانہ کی شہرت ہر کس و ناکس جانتا ہے۔ یہ کارخانہ ہندوستان اور دیگر ممالک میں اپنی دیانتداری اور نیک نیتی سے مشہور ہے۔ مال عمدہ روانہ کیا جاتا ہے مختصر فہرست ارسال ہے۔ ہر قسم کے عرقیات و تمباکو قوام و گولی موجود ہے۔

عطر محبوب پسند۔ راحت روح۔ مخلوط آصفی۔ شمامۃ العنبر فی گولی … روح گلاب … عطر حنا۔ مشک حنا۔ مشک عنبر۔ سہاگ عنبر۔ نرگس۔ سورنگی فی تولہ … کیوڑہ۔ فتنہ۔ مولسری۔ عروس شہناز۔ برگ حنا۔ روح باہزی۔ زعفران۔ خس … عطر گلاب۔ چنبیلی۔ موتیا۔ مدن مان فی تولہ … عطر اگر فی تولہ …

المشتہر: شیخ سخاوت حسین تاجر عطر چوک لکھنؤ

(۵۳۵)

تمام دنیا میں بے مثل

سفری حمائل شریف

مترجم ومحشی اردو کا ہدیہ۔ چار روپیہ

تمام دنیا میں بےنظیر

مشکوۃ مترجم ومحشی

اردو کا ہدیہ سات روپیہ

ان دونو بےنظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

عبدالغفور غزنوی مالک کارخانہ انوارالاسلام امرتسر

ahmadimuslim.de

ہندوستانی میرے کا سرمہ

رجسٹرڈ نمبر ۱۴۵۷ ۵/۲۵

آنکھوں کی بیماریوں کی اکسیر و بینظیر دوا ہے

ہینکڑوں روپیہ کی دوائیں اچھے سے اچھے علاج جن بیماریوں میں فائدہ نہ دیتے تھے۔ اس سرمہ سے فائدہ ہوا۔ آنکھوں سے پانی بہنا، نگاہ کی کمزوری۔ روہے۔ ککرے۔ انک جلنی۔ پرانی لالی۔ جالا۔ پھلی۔ چہرہ، ناخونہ۔ ایسے سخت امراض میں چند دن لگانے سے آنکھیں بھلی چنگی معلوم ہوتی ہیں۔ دماغی محنت والوں کی گرمی وجلن دُور کرکے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا نگہبان ہے۔ نمونہ ار کے ٹکٹ بھیجکر منگوالو اور آزمالو۔ قیمت فی تولہ عہ۔

معہ خوبصورت سرمہ دانی وسلائی کے ۱۲ عہ تولہ۔

(منگوانے کا پتہ)

منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی (اودھ)

سرمہ نور العین ۱۷/۲۵

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بینظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ

مینجر دواخانہ نورالعین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

اکسیر عثمانی ۲/۴ } آنکھوں سے پانی بہنا نگاہ کی کمزوری۔ پلکوں کا اڑنا۔ روہے۔ پرانی لالی۔ جالا۔ پھولی۔ ناخونہ وغیرہ وغیرہ سخت مہلک امراض چشم کے دفع کرنے میں بفضلہ اکسیر کا کام کرتا ہے۔ گرمی وجلن دور کرکے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا محافظ ہے۔ نمونہ ۲ر قیمت فی تولہ ایکروپیہ (عہ) مع محصول ڈاک۔

(پتہ)

ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ

قابل قدر اسلامی کتابیں

اسلامی تصوف } از علامہ ابن قیم رح۔ تصوف اسلام کے موضوع پر یہ نہایت جامع کتاب ہے۔ صوفیائے کرام کے نزدیک سعادت، اور سالک باللہ کا تمام تر انحصار رسول خدا صلعم کی لائی ہوئی شریعت کے اتباع پر ہے۔ اس کتاب میں واضح کیا گیا ہے کہ اعلےٰ درجہ کا صوفی، فقیر یا سالک وہی شخص ہوسکتا ہے جو طریقت اور حقیقت میں معرفت الٰہی کے حصول کے لئے اسی شاہراہ شریعت کے صراط مستقیم کو اپنا نصب العین بنائے۔ نیز درجات توبہ و مقامات تصوف کی وضاحت کی گئی ہے۔ نادر کتاب ہے۔ کتابت، طباعت اعلا۔ قیمت عہ

اصحاب صُفّہ } مولوی عبدالرزاق صاحب ملیح آبادی نے شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ کے عربی رسالہ کا نہایت سلیس اور عام فہم اردو ترجمہ کیا ہے۔ جس میں صحیح روایات سے اصحاب صفہ کی تعداد اور ان کی وجہ معاش بتائی گئی ہے۔ اور یہ جو جہلاء میں مشہور ہے کہ وہ تمام صحابہ سے افضل تھے، دف وغیرہ آلات موسیقی یا قوالی کی آواز پر وجد کرتے تھے یا انہوں نے مشرکین کے ہمراہ مومنین کے خلاف جنگ کی، تو ان روایات کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ نیز اولیاء اللہ، قطب، ابدال، قلندر، نذر، منت، رقص و سرود وغیرہ اہم مباحث پر بالتفصیل روشنی ڈالی ہے۔ قیمت ۱۰ر

العروۃ الوثقیٰ } امام ابن تیمیہؒ کے رسالہ "الواسطہ بین الخلق والخالق" کا اردو ترجمہ۔ جس میں خالق و مخلوق کے درمیان واسطہ و وسیلہ کی ضرورت، کتاب وسنت سے واسطہ کی حقیقت کی تشریح، خالق ومخلوق اور بادشاہ و رعایا کے مابین واسطے کا فرق، فضیلت شفاعت، اسلوب دعا، خالص توحید، شرک سوز تصریحات اور مسلمانوں کے عقائد و اعمال میں غیر اسلامی عناصر کی جو افسوسناک آمیزش ہوگئی ہے۔ اُن کے معلوم کرنے کے لئے یہ رسالہ ضرور پڑھئے۔ قیمت ۶ر

ائمہ اسلام } امام ابن تیمیہؒ نے مجتہدین اور بندگان دین سے شرعی مسائل میں اگر غلطی سرزد ہوجائے تو اس پر قرآن وحدیث کی رو سے مدلل بحث کی ہے اور بتلایا ہے کہ ان پر کوئی مواخذہ نہ ہوگا۔ بلکہ شریعت نے اجتہادی غلطیوں کو قابل ثواب بتایا ہے۔ کیونکہ اگر اجتہادی غلطی پر مواخذہ کیا جاتا تو اجتہاد کا دروازہ بند ہوجاتا اور مسائل شرعیہ کی فہم وتفہیم سخت مشکل ہوجاتی۔ آخر کتاب میں فقہ، اصول فقہ، حدیث، اصول حدیث کے مسائل اور ان علوم کی اصطلاحات وتشریح بتفصیل درج ہے۔ قیمت ۱۲ر

ملنے کا پتہ:- دفتر اہلحدیث امرتسر

(۵۲۴)

پلنگ کے پھول ۱۲/۰ } یہ ایک عجیب تیل ہے

جس کو فرانسیسی ڈاکٹر نے حال ہی میں تیار کیا ہے آدمی کیسا ہی سست، بڈھا، کمزور کیوں نہ ہو۔ اس کو وقت سے ایک گھنٹہ پیشتر لگانے سے فوراً قوی بن جاتا ہے اور لطف اٹھاتا ہے۔ اس تیل کے استعمال کرنے والے سے قرینہ خوش رہتی ہے۔ زیادہ تعریف فضول ہے۔ آزمائش شرط ہے۔ قیمت ایک شیشی عہ۔ تین شیشی کے خریدار کو ایک شیشی مفت۔ محصول ڈاک ۸ر

پتہ:- محمد شفیق اینڈ کو آگرہ

عملی صابن سازی

اس کتاب میں صابن سازی کی بہت سی ترکیبیں بتائی گئی ہیں۔ قیمت ۸ر

پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

کربلا کے ریتیلے میدانوں میں خون کا چھڑکاؤ

اہل بیت پر یزیدی مظالم کا بادل اور مذہب کے ابتدائی مراحل کی خونپاش مسافت جسم نبی فاطمہؑ پر تیروں کی بوچھاڑ، تشنہ لب خشک ہونٹوں اور سوکھے ہوئے حلق کی آہ آسمان سوز خون کے فواروں میں سجدہ بروشکر کی ادائیگی، اہل بیت کا زبردست ایثار، اگر آپ تیرہ سو برس پہلے کے دل شکن، غمناک واقعات کی تصویر اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتے ہیں اور ہر سال ماتم امام حسنؓ و حسینؓ کے موقع پر شہادت کے ذکر پڑھ کر جذبات اسلامی زندہ کرنا چاہتے ہیں تو داستان غم کی تجدید، شہدائے پاک کا عظیم الشان ضبط و استقلال، اور آخر وقت تک سچائی کی پاسداری، میدان کربلا کے معرکۃ الآرا کارنامے ملاحظہ فرمائیے۔ جسے تقدس مآب حضرت مولانا مفتی اکرام الدین صاحب نبیرہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اپنی تصنیف

سعادت الکونین (فی) فضائل الحسنین

میں نہایت شرح و بسط کے ساتھ تحریر فرمائے ہیں۔ کتاب اُردو میں ہے اور نہایت سلیس، سادہ اور بامحاورہ عبارت ہے۔ یُوں تو سینکڑوں کیا بلکہ ہزاروں کتابیں ذکر شہادت کے متعلق شائع ہو چکی ہیں لیکن ایسی مستند صحیح اور مدلل کتاب آپ کی نظر سے نہ گذری ہوگی۔ جس میں تمام روائتیں بڑی بڑی وثوق حدیثوں اور مانے ہوئے بزرگوں کی معتبر کتابوں میں سے اخذ کر کے لکھی گئی ہیں۔

ہر مسلمان جس کے دل میں خدا، رسولؐ اور آل رسولؐ کی محبت ہے

خواہ سنی ہو یا شیعہ اس کتاب کی ایک ایک جلد ضرور منگائیں۔ اس کے دیکھنے سے زبان کی فصاحت، بیان کی بلاغت، حسن تحریر کے واقعات کا تسلسل شہادتوں کا تحمل شروع سے آخر تک سب کچھ نظر آجائے گا۔ اس میں حضرت امام حسنؓ و حسینؓ کی ولادت سے لیکر شہادت تک اور شہادت کے بعد یزید اور اس کے خاندان کا حشر سب کچھ خلاصہ اور تفصیلی واقعات بیان کئے ہیں۔ اس کتاب کی فہرست مضامین سات صفحوں میں ہے اور کُل کتاب کی ضخامت دو سو صفحوں سے زائد ہے۔ سند کے طور پر اس کتاب کے شروع میں

جناب شاہ عالم بادشاہ غازی کی مہر

ثبت ہے۔ آپ نے خود اس کو مطالعہ کیا تھا اور نہایت پسند فرمایا۔ فارسی کی ایک عبارت جو تنقید کے طور پر انہوں نے لکھی تھی وہ بھی اس کتاب میں موجود ہے۔ **قیمت رعایتی** علاوہ محصول ڈاک **ایک روپیہ** (عه) اور محصول ڈاک ایک جلد پر ٦ر لگتے ہیں۔

نوٹ } صحت نما، ٢٧ سطری معرا قرآن مجید کا رعایتی ہدیہ مجلد پارچہ ٤ر، اور مجلد چرمی عه اور محصول ڈاک ١٠ر۔ اور پانچ ترجمے اردو کا مل احسن التفاسیر والے قرآن شریف جو تمام ہندوستان کے علمائے کرام اور بزرگان دین کا پسندیدہ ہے، جس کا کاغذ مصری رنگین خوشنما ہے۔ مجلد چرمی قسم اعلیٰ جالدار کا خاص رعایتی اعلان بارہ روپیہ اور محصول ڈاک عہ کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ہر قسم کے قرآن شریف و کتب ہمارے ہاں عمدہ اور بکفائت ملتی ہیں۔

مشتہر

المشتہر

سید محمد شفیع الدین اینڈ سنز تاجران کتب دریبہ کلاں دہلی

تصانیف شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ

رحلت مصطفیٰ } اس کتاب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض الموت وبعد الموت واقعات کو بڑے دلچسپ پیرائے میں قلم بند کیا ہے۔ ناممکن ہے کہ اسے پڑھ کر آپ کے قلب میں رقت پیدا نہ ہو۔ قیمت صرف ۱۲؍

کتاب الوسیلہ } شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ نے اس کتاب میں محض لفظ "وسیلہ" پر ہی بحث نہیں کی بلکہ اسلام کے اصل الاصول "توحید" کی پرجوش دعوت دی ہے۔ شرک کے سر پر مہلک ضرب لگائی ہے۔ بدعت وجود کے گلے پر چھری رکھ دی ہے اہل حق کو اس کتاب کے مطالعہ سے بے حد تقویت حاصل ہوگی۔ مگر مبتدعین و مشرکین منہ چھپاتے پھرینگے۔ کیونکہ اس کندن کے سامنے ان کا کھوٹا سونا رواج نہ پا سکے گا۔ یہ ہیرہ جس کانچ پر رکھا جائیگا ریزہ ریزہ کر دیگا۔ نیز واضح کیا ہے کہ آجکل کے نام نہاد مسلمان، اسلام سے کس قدر دور اور شرک سے کس قدر نزدیک ہو گئے ہیں؟ اور حقائق قرآن اور معارف حدیث کی رو سے وسیلہ کے مختلف پہلوؤں پر بحث کی ہے۔ شفاعت حقہ کا صحیح مطلب واضح کر کے بتلایا ہے کہ توحید کی شان کیا ہے؟ پیروں کی تعظیم، مردہ مخلوق سے استمداد، کرامات اور خرق عادت واقعات کی حقیقت کیا ہے؟ روضۂ نبوی کی حیثیت اور اس کی زیارت کے آداب کیا ہیں؟ علاوہ ازیں قرآن وحدیث کے علاوہ صحابہ، تابعین، اور ائمہ اربعہ کے اقوال سے مشرکانہ اعمال کی بیخ کنی کی ہے۔ قیمت بجلد ۱۲؍ مجلد ۱۴؍

تفسیر آیت کریمہ } حضرت یونسؑ کی مشہور دعا کی تفسیر ہے اور بتلایا ہے کہ اس دعا کی یہ خاصیت ہے کہ اگر کوئی مصیبت زدہ ان الفاظ میں دعا کرے تو اللہ تعالیٰ یقیناً اس کی مصیبت دور کر دیگا۔ اور اس دعا میں رفع مصیبت کی فلاسفی بیان کر کے بتلایا ہے کہ افضل ترین دعا کونسی ہے؟ توحید الوہیت اور توحید ربوبیت میں کیا فرق ہے، تمام ادیان کا کیا نچوڑ ہے، توحید، ایمان، اسلام اور احسان کی حقیقت کیا ہے؟ بعد میں عصمت انبیا، توبہ اور مغفرت پر فاضلانہ بحث کی ہے۔ قیمت ۱۲؍

ولی اللہ } از امام ابن تیمیہؒ۔ ولی اللہ کے خصائص بیان کر کے واضح کیا ہے کہ ولی اللہ وہی ہو سکتا ہے جو رسول اللہ صلعم کی پوری پوری پیروی کرے۔ عقل ولایت کا جزو ہے۔ جو شخص عقل سے بے بہرہ ہو وہ انسانیت کے درجے سے بھی گر جاتا ہے۔ مسلمانوں کی بدنصیبی ہے کہ وہ مجنون اور پاگلوں کی دیوانہ بکواس پر عقیدت کے کان رکھتے ہیں۔ یہی ہماری قوم کا یاس انگیز عقلی انحطاط ہے۔ قیمت ۵؍

سیرۃ ابن تیمیہؒ } شیخ الاسلام کے سوانح ... کا ایک نیا بے نظیر مرقع ہے۔ از تصنیف چودھری غلام رسول صاحب مہر بی۔ اے چیف اڈیٹر روزنامہ "انقلاب" لاہور۔ قیمت ...

اُسوۂ حسنہ } شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ کے تلمیذ رشید حافظ ابن قیمؒ کی یادگار تالیف "زاد المعاد فی ہدی خیر العباد" ... اختصار ہدی الرسول صلعم کا اردو ترجمہ ... رسالت مآب صلعم کی سوانح عمری ... ایک جامع اور بے نظیر کتاب ہے ... رسول اللہ کا وجود مبارک "حیات پاک" کا کامل نمونہ تھا۔ آپ مادی اور روحانی اصلاح و سعادت کے اصول و قواعد ساتھ لائے۔ جو بعینہٖ قرآنی اصول تھے۔ جن کی پیروی و پابندی سے سلف صالح، ترقی و تمدن، عظمت و شوکت کی معراج تک پہنچے۔ اور جن کے ترک و ہجران نے مسلمانوں کو آج اس بلندی سے اس پستی میں لا گرایا۔ اور جہانگیری و جہانبانی کے بدلے اغیار کا محکوم و غلام بنا دیا۔ ابن قیمؒ کی یہ کتاب فن سیرت میں ایک معجزہ کا حکم رکھتی ہے۔ مصنف ممدوح نے آپؐ کی حیات طیبہ کی ہر ہر بات دکھائی ہے۔ جنگوں سے زیادہ، اخلاقی، معاشرتی اور خانگی حالات دکھائے گئے ہیں۔ اور امت کے سامنے اسوۂ نبی اس طرح کھول کر رکھ دیا ہے کہ وہ اپنی زندگی کے ہر شعبہ میں اس سے شمع ہدایت کا کام لے سکے۔ قیمت بلا جلد ۱۲؍ مجلد ۱۴؍ (محصول سب کتابوں کا بذمہ ...)

پتہ:- **دفتر اہلحدیث امرتسر**

کیا آپ کو معلوم ہے؟

یکم مئی سے ۳۱ مئی ۳۵ء تک

تصانیف حضرت مولانا ثناء اللہ مدظلہ (تردید مذاہب عیسائی، چکڑالوی، آریہ، مرزائی، حنفی۔ وتائید مذہب اہل حدیث وعام اسلامی سوانح، تفاسیر عربی و اردو) پر دو آنہ فی روپیہ رعایت کر دی گئی ہے

المشتہر۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۱ؔ :-
یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۲ — نمبر ۲۸

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ و سنتی

اخبار — امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ بجان مسلم داشتن

مسئول مدیر — ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر سنہ ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہوں گے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـــہ
رؤسا و جاگیرداران سے " ۶ؔ
عام خریداران سے " ۵ؔ
" " ششماہی ۲ؔ/۱۲
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - ۲ؔ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۱۶ صفر المظفر ۱۳۵۴ھ مطابق ۱۰ مئی ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

یہ شرف مخصوص تھا اپنے پیمبر کیلئے

(از مولوی محمد اسحاق صاحب مدرس علوال)

جان و دل دونوں فدا محبوب داور کیلئے
وقف کردوں زندگی ساقیِ کوثر کے لئے

سوئے عقبیٰ جب چلوں عشق محمدؐ دل میں ہو
بس یہی دولت ہو کافی مجھ مسافر کے لئے

جس نے دنیا کو دکھایا ہے صراط مستقیم
کیوں نہ ہوجائیں فدا دل ایسے رہبر کیلئے

رحمۃ للعالمیں کا لقب تھا ان کو ملا
یہ شرف مخصوص تھا اپنے پیمبر کے لئے

کیا عروجِ سادگی تھا آپ کی تعلیم میں
جیسا رتبہ شاہ کا ویسا گداگر کے لئے

ساری دنیا کو سکھایا وحدت اللہ کا سبق
ہوگئے بیتاب دل اللہ اکبر کے لئے

رات دن ظامی دعا مانگے ہے تجھ سے اے خدا
عشقِ احمدؐ کر عطا اس قلب مضطر کے لئے

فہرست مضامین

یہ شرف مخصوص تھا اپنے پیمبر کے لئے - صہ۱
انتخاب الاخبار - - - - صہ۲
خطبہ صدارت انجمن اہل حدیث تاندلیانوالہ صہ۳
حرامزادے کی رسی دراز۔ (قادیانی مشن) صہ۴
مولانا ثناء اللہ صاحب گھبرا گئے؟ - صہ۵
مسیح پھر زمین میں - - - صہ۶
مسلمانوں کے موجودہ مصائب کا علاج صرف نماز ہے صہ۸
خون کے آنسو - - صہ۹
برہان التفاسیر - - - - صہ۱۱
اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان - صہ۱۲
فتاوے۔ صہ۱۳ - متفرقات - صہ۱۴
علمی مطلع - صہ۱۵ - اشتہارات صہ۱۶/۲۰

جدید انگلش ٹیچر۔ اس کے مطالعہ سے بہت جلد انگریزی یاد ہوجاتی ہے۔ اور کسی استاد وغیرہ کی حاجت نہ رہے گی۔ قیمت عہ (منیجر اہلحدیث)

انتخاب الاخبار

اپیل مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کی اپیل کی تاریخ ۲۹ مئی مقرر ہوئی ہے۔

—— امرتسر کے ایک ہردلعزیز مسلمان میاں غلام رسول صاحب سوداگر مشین سلائی میعادی تپ میں چند روز علیل رہ کر فوت ہوگئے۔ آپ انجمن اسلامیہ کے ممبر بھی تھے۔

—— امرتسر میں ۶۔۷۔۸ مئی کو سلور جوبلی شاندار طریق پر منائی گئی۔ ۵ مئی کو اس تقریب پر حمیدہ پہلوان اور بلبڑ پہلوان کا دنگل ہوا۔ جس میں اول الذکر نے دوسرے کو بچھاڑا۔ ۶ مئی کو بلدیہ اور دوسرے سکولوں کی طرف سے بھی سکولوں میں طلباء کو مٹھائی اور ملک معظم و ملکہ معظمہ کی تصاویر تقسیم کی گئیں۔ تمام شہر کے بوائے سکاوٹ اپنے اپنے بینڈ باجوں کے ساتھ گول باغ جمع ہوکر اپنے اپنے کرتب دکھاتے رہے۔ شام کو ہال دروازہ، ٹاؤن ہال، کمپنی باغ اور دیگر سرکاری عمارتوں پر بلدیہ کی طرف سے برقی روشنی کی گئی۔ شہر کے دیگر معززین نے بھی اپنے ہاں رات کو روشنی کی۔ ۶ مئی کو انجمن اسلامیہ کی طرف سے غرباء کو کھانا مفت تقسیم کیا گیا۔ ۷۔۸ مئی کو شاہی میلہ بھی ہوا۔ جس میں فوج اور پولیس کی قواعد و ورزشی کرتب وغیرہ اور دیگر بینڈ باجہ کے علاوہ سینما شو دکھائے گئے۔

—— پنجاب یونیورسٹی کے امتحانات کے نتائج حسب ذیل تواریخ کو برآمد ہونگے۔ دسویں جماعت (میٹریکولیشن) ۱۱ مئی۔ ایف اے ۱۳ مئی۔ بی اے بی ٹی۔ ایس ای ۱۵ مئی۔

دعائے کامیابی میں عنقریب ایک امتحان دینے والا ہوں۔ احباب کرام میری کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

راقم محمد داؤد از گینڈرہ پادرہ۔ کٹک

—— دہلی کے قریب بلور کی ایک کان برآمد ہوئی ہے۔ جس پر حکومت کی طرف سے پہرہ بٹھا دیا گیا ہے۔

—— مہاراجہ کشمیر اور سر عمر حیات خان ٹوانہ کو برطانوی افواج میں آنریری میجر جنرل مقرر کیا گیا ہے۔ (نچلے لوگوں کو آنریری مجسٹریٹ بنایا جاتا ہے)

—— استنبول کی اطلاع ہے کہ ضلع قرص میں شدید زلزلہ آنے سے دو سو افراد ہلاک اور پانچسو سخت مجروح ہوئے۔

تاجروں کیلئے نادر موقعہ
اہلحدیث کا ”مرزا نمبر“

جو ۲۴ مئی کو طبع ہوگا۔ اور مستقل خریداروں کے علاوہ پنجاب، ہندوستان، چین، جاپان، امریکہ، انگلینڈ، افریقہ، عراق، عرب، فجی، جاوا، پورٹ لوئیس، فلسطین، مصر وغیرہ بلاد میں بکثرت پہنچیگا۔ اس میں اشتہار دینے کا نادر موقعہ ہے۔ شرح اجرت بہت کم ہے۔ ۲۰ مئی کے بعد اشتہار نہیں لئے جائیں گے۔ اس لئے آج ہی اشتہار مع اجرت بھیجکر جگہ ریزرو کرالیں۔ ورنہ بعد کو ایسا موقعہ ہاتھ نہ آئے گا۔ نرخنامہ مفت ارسال کیا جاتا ہے۔

منیجر اہلحدیث امرتسر

—— ملتان میں ۹ مئی تک دفعہ ۱۴۴ نافذ کی گئی

مضامین آمدہ جان محمد۔ ابو سعید عبد العزیز مرسلہ جماعت اہل حدیث کاسگنج۔ مولوی محمد سلیم اسلم۔ مولوی محمد یعقوب برق۔ مولوی محمد عابد مکی۔ مولوی محمد پنڈت آتما نند صاحب۔ حاجی رکن الدین۔ مولوی عبد اللہ ثانی۔

غیر مقبولہ اخبار اہلحدیث کا سبق۔ پردہ غفلت میں..... (نظم) مسلمان اتفاق اتحاد۔ خدا کی توحید کے دلائل۔ قیامت کے دن شیطان کا اعلان۔ وامتازوا الیوم ایھا المجرمون۔

یاد رہے ۳۱ مئی کا پرچہ ان اصحاب کو وی پی بھیجا جائے گا۔ جن کی قیمت اخبار و میعاد مہلت ختم ہونے کی اطلاع اہلحدیث ۳ مئی میں دی جاچکی ہے۔ اس لئے ۳۰ مئی تک قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر مہلت یا انکار کی اطلاع دفتر میں پہنچ جانی چاہئے۔

۳۱ مئی تک تصانیف ثنائیہ (سوائے تفاسیر اردو و عربی) پر ۲ آنہ فی روپیہ رعایت دی گئی ہے۔ اس نادر موقعہ سے فائدہ حاصل کرنے کے لئے آج ہی اپنی فرمائش ارسال کردیں۔ کتب خانہ کی فہرست مفت ارسال کی جاتی ہے۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

غریب فنڈ کے لئے سابقہ پرچہ میں احباب کرام کو توجہ دلائی گئی تھی۔ چنانچہ بابو محمد اسماعیل صاحب بی۔ اے (ٹیلیگراف) نے کراچی سے مبلغ دو روپے ارسال کئے ہیں۔ امید ہے باقی حضرات بھی اس کار خیر میں حصہ لیں گے۔

آمد۔ از کراچی ۲۔ از فتویٰ فنڈ ۴؍ جملہ ۶؍ سابقہ بذمہ فنڈ عہ۔ بقایا ۴؍ ۔ از عبد الرحمٰن کپور تھلہ ۸؍ عبد القادر الہ آباد ۸؍ میزان ۶؍ ہر دو سائلین کے نام اخبار اہلحدیث بحساب غریب فنڈ جاری کردیا گیا۔ نمبر سائلین ۵۵۔ بذمہ فنڈ ۱۴؍ بقایا سائلین ۲۲۔

مدرسہ مدینہ طیبہ کے لئے محمد ولی اللہ صاحب یادگیر دکن صہ۔ ماسٹر محمد اسماعیل کراچی صہ۔

چندہ کانفرنس محمد اسماعیل صاحب مذکور صہ۔

تبدیل پتہ کی اطلاع دیتے وقت تمام پتہ اردو یا انگریزی میں صاف خوشخط تحریر کیا کریں۔ خصوصاً ڈاکخانہ اور ضلع تو اچھی طرح صاف لکھا کریں۔

ضرورت عالم مسجد اہلحدیث پرمبود بارکس شولہ مدراس میں ایک مدرسہ کی بنیاد قائم کی گئی ہے۔ جسکے لئے فی الحال ایک مدرس کی ضرورت ہے۔ طعام قیام کا انتظام مدرسہ کے سپرد ہوگا۔ درخواست کنندہ موحد عالم ہونے کے لئے درس تدریس بھی کرسکتا ہو۔ عند الضرورت تبلیغی کام بھی کرسکے۔ حافظ قرآن ہو تو بہت بہتر ہے۔

راقم شیخ اسماعیل مالک فلیگ بیڑی فیکٹری دھولی پیٹ مدراس۔

ہندوستان کا دور جدید اور مسلمانوں کا مستقبل (۵۳۰) قیمت ۸ ۔ محصول ۲ ۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۶ صفر المظفر ۱۳۵۴ھ

خطبہ صدارت

یعنی

جناب حکیم نورالدین صاحب کا خطبہ صدارت

جو آپ نے انجمن اہل حدیث تاندلیانوالہ کے چوتھے سالانہ جلسہ میں بتاریخ ۳۱ مارچ ۳۵ء ارشاد فرمایا

{ عذر! بوجہ بیماری اور تیمارداری لیڈر نہیں لکھا گیا۔ اللھم عافنا۔ (مدیر) }

حضرات! آپ نے مجھے صدارت کے فرائض کے انجام دینے کے لئے منتخب فرمایا ہے۔ میں اسکی اہلیت نہیں رکھ سکتا تھا۔ یہ آپ کی محبت کا تقاضا ہے۔ میں اس کے لئے آپ کی محبت کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

آپ جانتے ہیں کہ اہل حدیث تحریک ایک مخلصانہ اور صاف اسلامی تحریک ہے۔ اس کے اصول اور فروع وہی سادہ اور ٹھوس اصول ہیں جنہیں ہمیشہ اسلام پیش کرتا چلا آیا ہے۔ اس بات کا صرف اسی جماعت کو فخر حاصل ہے کہ انہوں نے ہمیشہ اپنے پیشوا نبی اعظم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر ایک حکم کو بلا کسی رد و کد، بلا کسی حیل و حجت، اور بلا کسی چون چرا کے ایک جان نثار خادم بلکہ غلام کی طرح نہایت وفادارانہ طور پر تسلیم کیا۔ خدا و رسول کے فرمانوں کے سوا کسی مسئلہ کی ایجاد نہیں کی۔ یہی وجہ ہے کہ یہ تحریک یوماً فیوماً ہردلعزیز اور مقبول ہو رہی ہے۔

البتہ بعض دوستوں نے کسی دوست نما دشمن کے اشارے سے یا کسی غلط فہمی سے متاثر ہو کر اس تحریک کے خلاف، وہ باتیں منسوب کیں جن کو وہ سن بھی نہیں سکتے تھے۔ اس واسطے ضرورت پیش آئی کہ بمقتضائے زمانہ اس بات کا واضح طور اعلان کر دیا جائے کہ اہل حدیث ایک اسلامی اور مخلصانہ تحریک ہے۔ اور کہ وہ الزامات جو اس کے خلاف عائد کئے جاتے ہیں سراسر غلط ہیں۔ اس اعلان کے لئے پہلے پہل آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی بنیاد ڈالی گئی۔ جس کے اجلاس مختلف اضلاع میں سالانہ ہوتے رہے۔ اور بعض مقامات پر مقامی انجمنیں ان اغراض و مقاصد کو پورا کر رہی ہیں۔ اسی سلسلہ میں انجمن اہل حدیث تاندلیانوالہ ضلع لائل پور (پنجاب) نہایت خلوص کے ساتھ شاندار طریق پر سالانہ جلسے کر رہی ہے۔

حضرات! اہل حدیث تحریک کوئی جدید تحریک نہیں ہے۔ اہل حدیث نے کتاب و سنت کے خلاف کبھی کوئی مسئلہ نہیں گھڑا۔ انہوں نے انسان پرستی کے خلاف اسی طرح آواز بلند کی ہے جس طرح بت پرستی کے خلاف۔ انہوں نے ہمیشہ اخلاق، تمدن اور سیاسیات کو کتاب و سنت کے رنگ میں رنگنے کی کوشش کی ہے اور اسی آئینہ میں اسلام کے منور آفتاب کو دیکھنا چاہا ہے۔ اگر اس جماعت کو مستثنیٰ کر کے روئے زمین پر نظر دوڑائی جاوے تو عالم اسلام عقائد و اعمال کے لحاظ سے محض برائے نام پوست بے مغز رہ جاتا ہے۔

حضرات! جو تحریک اہل حدیث نے چلائی تھی گو اسے دشمنان اسلام نے برے لفظوں میں ظاہر کر کے عوام کو بدظن کرنے کی ناپاک اور بیہودہ کوشش کی مگر آخرکار تمام اسلامی جماعتوں کو انہی اصولوں پر چلنا پڑا جن کی طرف اہل حدیث تحریک رہنمائی کر رہی تھی۔ یعنی قرآن و حدیث صحیح۔ آج دنیا کے مسلمان اصلاح الرسوم کے نام سے انجمنیں بنا رہے ہیں اور کانفرنسیں منعقد کر رہے ہیں تاکہ شادیوں کی تقریبوں اور غمی خوشی کی محفلوں میں بیہودہ اسراف قطعاً بند کرادیں۔ یہ کیا ہے یہ وہی اہل حدیث کی دیرینہ آواز ہے جسے اہل حدیث ہمیشہ اظہار کر رہے تھے۔ آج دنیا کے مسلمان بیدینی، لامذہبی اور الحاد کے خلاف محاذ جنگ و جدل قائم کر رہے ہیں۔ آج مسلمانان عالم مشرکانہ عقائد اور مبتدعانہ رسومات کے خلاف جدوجہد کر رہے ہیں تاکہ اپنے آپ کو اور آنے والی نسلوں کو آنے والے حملوں کی دستبرد سے بچا سکیں۔ یہ کیا ہے یہ وہی آواز ہے جسے اہل حدیث تحریک کتاب و سنت ہاتھ میں لیکر بلند کر رہی تھی۔ آج صدر ٹرکی مصطفیٰ کمال پاشا، بدعتی اداروں کو حکماً بند کر رہے ہیں۔ آج شاہ افغانستان رسومات روک رہے ہیں۔ آج ہندوستان کے عامۃ المسلمین ان لغویات کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے ہیں جو ملک و ملت کو منتشر اور پراگندہ کر رہی ہیں۔

کاش! اگر مسلمانان عالم کتاب و سنت پر عمل کرتے اور اپنے نیک دماغوں اور قیمتی طاقتوں اور پاک خیالوں کو لغویات کی بجائے کتاب و سنت کے

اہلحدیث کا مذہب۔ مصنفہ مولانا ثناء اللہ صاحب (۵۳۱) انگریزی۔ قیمت ۸/۔ پتہ: منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadmuslim.de

مطابق قومی ملکی اور معاشرتی ضروریات پر خرچ کرے تو مسلمانوں کی یہ حالت نہ ہوتی بلکہ کچھ اور ہی شان ہوتی۔ اس مذہبی لاپروائی کا نتیجہ ہے کہ مسلمان ہر طرف سے نالاں نظر آتے ہیں۔ مسلمانوں کی حکومتیں ہوں یا ریاستیں۔ امارتیں ہوں یا تجارتیں سب کی سب مشرکانہ حملوں کی جولانگاہیں اور بتدعانہ کمینگاہوں کی آماجگاہ بنی ہوئی ہیں۔

حضرات! ہم نے کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا ہے۔ اسی کا ہمیشہ اعلان کرتے رہتے ہیں۔ ہمارا کوئی نیا پیغمبر نہیں۔ ہمارا کوئی مسئلہ کتاب و سنت کے خلاف نہیں۔ کلام مجید اور حدیث کے سوا کسی کے قول و فعل کو بطور حجت تسلیم نہیں کرتے۔ بس یہی ہمارا اصل الاصول ہے۔

میں جماعت اہل حدیث کو مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے ہمیشہ صبر و استقلال کے ساتھ مشرکانہ عقائد اور بتدعانہ رسومات کے خلاف فاتحانہ جہاد کیا ہے۔ جن اغراض و مقاصد (کتاب و سنت کی اشاعت) کو لے کر اٹھے تھے وہ دن بدن مقبول ہو رہے ہیں۔ قومیں بیدار ہو رہی ہیں۔ تعلیم یافتہ طبقہ بلکہ رسومات پرست طبقہ ہی ان مذموم حرکات کے خلاف نفریں کر رہا ہے۔ آپ سرعت کے ساتھ کام کو جاری رکھیں وہ دن قریب ہیں جبکہ سب کے سب آپ کے جھنڈے تلے نہیں نہیں کتاب و سنت کے جھنڈے تلے جمع ہونا پڑے گا۔

حضرات! آپ کے مخاطبین آپ کے پیارے عزیز، دوست، اقربا اور اہل وطن ہیں آپ سب کے خیرخواہ ہیں اور عملاً اعتقاداً خیر اندیش ہیں۔ طرز خطابت اور طریق تبلیغ نہایت خوشگوار اور احسن طور پر ہونا چاہئے۔ برادرانہ اور دوستانہ تعلقات کو ہمیشہ مضبوط رکھنا چاہئے۔ بلکہ تبلیغ کے لئے خود بھی تجربہ کاری اور علمیت اور قابلیت پیدا کرنی چاہئے۔ تاکہ امن اور محبت کے رشتے کو گزند نہ پہنچے۔

میں دوستوں کو ایک معترضہ بات بتلانا ضروری خیال کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ کہا جاتا ہے کہ غیر مسلم مسلمانوں کو کھا رہے ہیں۔ میں صاف لفظوں میں کہہ دینا چاہتا ہوں کہ وہ مسلمانوں کو نہیں کھا رہے بلکہ مسلمان خود ہی تباہ ہوتے جا رہے ہیں۔ اپنے اصولوں کو آپ چھوڑ رہے ہیں۔ اپنی مساجد اور معابد کی خود حفاظت نہیں کرتے ہیں تو کیا وہاں ہندوؤں اور سکھوں اور عیسائیوں کو اذانیں نماز اور تلاوت کلام مجید کے لئے جانا چاہئے۔ مسلمانوں نے تو کلام مجید جزدانوں میں بند کر رکھے ہیں۔ اگر پڑھتی ہیں تو بے چاری لڑکیاں اور وہ بھی چند ایام۔ اور کیا ہندو سکھ عیسائی آپ کی بجائے جمعہ کے خطبے پڑھا سنا کریں۔ اور کیا آپ کی ضروریات وہی پوری کریں اور آپ کی شادیوں غمیوں کے اخراجات کو وہی پورا کریں اور قرضے اپنے نام سے لکھوائیں اور جائدادیں آپ کے نام رجسٹری کرائیں اور آپ لوگ مزے کے ساتھ صبح شام حقہ نوشی کریں۔ شراب نوشی، طبلہ، باجا اور دیگر بدعتوں میں مصروف رہا کریں۔ اور آئندہ اپنے بال بچوں کے لئے تباہی کے کھنڈرات چھوڑ جائیں۔ یا زیادہ سے زیادہ اپنی اولاد اور مستورات کو بے غیرتوں کی طرح میلے ٹھیلے دکھاتے پھریں۔ یا بزرگوں کی خانقاہوں پر ان کے مجاوروں کے قدموں کے آگے ناک رگڑواتے رہیں۔ یہ ہے آپ کی دینداری۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اگر آپ بچنا چاہتے ہیں، اپنے پاک مال کو بچانا چاہتے ہیں، اپنی اولاد کو بچانا چاہتے ہیں تو کتاب و سنت پر عمل کریں۔ محنت مشقت کے پیسے کو بدرسموں پر خرچ نہ کیا کریں۔ نیز ضروری کہتا ہوں کہ اپنی اولاد کو مذہبی اور دنیاوی تعلیم دلادیں۔ انجمن اہل حدیث تاندلیانوالہ کی امداد کرتے رہا کریں۔ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس، آل انڈیا اہل حدیث لیگ کی امداد کرتے رہیں۔ اور خصوصیت کے ساتھ اخبار اہلحدیث امرتسر کے لئے سفارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہر ایک چک میں ایک ایک پرچہ اہلحدیث کا ضرور آنا چاہئے۔

مکرر انجمن اہل حدیث تاندلیانوالہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جن کے باہمی تعاون سے کتاب و سنت کی صحیح آواز یہاں سے بلند ہو رہی ہے۔ خداوند تعالیٰ کی برکتیں اور رحمتیں ہمارے اور آپ سب کے شامل حال ہوں۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

(کمترین نور الدین لائلپوری)

قادیانی مشن

حرامزادے کی رسی دراز

دو باتوں کو ہم برابر متوازی دیکھتے ہیں۔ مرزائیوں کا پروپگنڈا اور ہمارے مسلمان بھائیوں کا نسیان۔ یہ بھول جاتے ہیں اور وہ اپنا کام کئے جاتے ہیں۔ عرصہ ہوا بڑے مرزا صاحب نے ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو جب اعلان کیا تھا۔ "مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ" یہ فیصلہ بذریعہ دعا خدا سے چاہا تھا کہ ہم (مرزا اور ثناء اللہ) میں سے جو جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں مرجائے۔ جب وہ اس دعا کے مطابق انتقال کر گئے تو مرزائیوں نے بجائے توبہ کرنے کے یہ مشہور کیا کہ مولوی ثناء اللہ نے خود لکھا تھا کہ حرامزادے کی رسی دراز ہوتی ہے چنانچہ اس قول کے مطابق وہ زندہ رہا۔ مرزائیوں کے پھندے میں پھنسکر ایک شیعہ نے بھی اس فقرہ کو شائع کر کے نتیجہ مکذوبہ نکالا۔ حسب مصلحت وقت میں نے اس پر فوجداری استغاثہ دائر کیا۔ سنا کہ وہ قادیان میں گیا مگر اس فقرے کی تلاش میں کامیاب نہ ہوا۔ آخر اس نے معافی مانگی جو حسب مصلحت دی گئی۔ مگر اس پر بھی مرزائیوں کا پروپگنڈا جاری رہا۔ آخر کار ادھر سے بھی اس فقرہ کا سختی سے مطالبہ ہوا۔ تو قادیان کے جلسہ سالانہ میں ان کو کہنا پڑا کہ "حرامزادے کی رسی دراز والا اشتہار مولوی ثناء اللہ کا نہ تھا۔" یہ اعلان قادیانی سرکاری گزٹ[1] مورخہ ۹۔ جنوری ۱۹۲۱ء میں

[1] اخبار "الفضل" قادیان۔

(۵۳۲)

ahmadimuslim.de

صب پر درج ہوا۔ چاہئے یہ تھا کہ اب کوئی مرزائی اس کا نام نہ لیتا۔ لیکن مرزائی اور خاموشی ؟

ضدان لمفترقان ای تفرق

مرزائی اپنے پروپگنڈا میں لگے رہے۔ ہم اس امر میں اور اس جیسے دوسرے امور میں مرزائیوں کو پختہ کار پاتے ہیں مگر اپنے دوستوں کو کمزور اور اس کا ثبوت بھی ایک حدیث میں ملتا ہے۔

المومن غرّ کریم والمنافق خب لئیم

ہمارے دوست۔ بجائے اس کے کہ ان مرزائیوں کو جو ہماری نسبت یہ کلمہ منسوب کرتے ہیں اس کا ثبوت پوچھیں ہم سے اس کی بابت دریافت کرتے ہیں کہ کیا آپ نے ایسا (نا مہذب) فقرہ کہا تھا ؟ آج کا یہ نوٹ ایسے دوستوں کے لئے لکھا گیا ہے وہ یقین کریں کہ ایسا بازاری فقرہ میرے قلم سے نہ نکلا نہ نکل سکتا ہے۔ "الفضل" کی تاریخ یاد رکھیں وقت پر دشمن کو قائل کیا کریں ؎

تا سیہ روئے شود ہرکہ در وغش باشد

مولانا ثناء اللہ صاحب گھبرا گئے؟

مرزائی میدان میں کود ے

مرزائی امت کے افراد اپنی مدح سرائی میں سرگرم رہتے ہیں ان کو اسلامی خدمت کے پردہ میں اپنی سرگرمی ملحوظ ہوتی ہے اور بس !

۳۰-۳۱ مارچ۔ یکم اپریل ۱۹۳۵ء کو بدوملہی میں آریہ اور عیسائیوں کے جلسے ہوئے جس میں دو تین مناظرے بھی ہوئے۔

"پیغام صلح" لاہوری جماعت کا آرگن وہاں کی کیفیت شائع کرتا ہے۔ جس سے ہمارے دعویٰ بالا کی تصدیق ہوتی ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے :-

"دوسرا مباحثہ نجات پر ہوا۔ اصل میں یہ مباحثہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری سے ہونا تھا۔ جو یہاں آریوں سے مباحثہ کرنے آئے ہوئے تھے۔ اور پادری سلطان محمد صاحب کا بیان ہے کہ اُن سے مولوی ثناء اللہ صاحب نے مباحثہ کا وعدہ بھی کیا تھا۔ لیکن آخرکار مباحثہ کے لئے نہ نکل سکے۔ لوگ عموماً یہ خیال کرتے ہیں کہ پادری سلطان محمد صاحب سے مسئلہ نجات پر مباحثہ کرتے ہوئے مولوی ثناء اللہ صاحب گھبرا گئے[1] ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ بہرحال ہم لوگ میدان میں پہنچ گئے" (۱۱-اپریل ۱۹۳۵ء صفحہ اول)

اس عبارت میں راقم کا مقصود یہ دکھانا ہے کہ ہم (امت مرزا) میدان میں پہنچے اور مولوی ثناء اللہ صاحب گھبرا کر نہ آئے۔ یہی بات اگر کوئی اور گروہ لکھتا تو ہم کسی اور نوعیت سے جواب دیتے اور واقعات پر بحث کرتے۔ مگر امت مرزائیہ کے نزدیک مولانا کی گھبراہٹ چونکہ مسلمہ ہے اور وہ ایسا گھبرایا کرتے ہیں کہ گھبراہٹ میں قادیان پہنچکر دم لیا کرتے ہیں۔ چنانچہ قادیان میں خود مجدد زمان مسیح موعود کے وقت ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء کو ایسا ہی ہوا (بقول مرزا ابوجہل بصورت ثناء اللہ) قصر عالی کے باہر محاصرہ کئے ہوئے تھا اور آنجناب (مسیح موعود) صاحب اندر سے ہی ثناء اللہ کی گھبراہٹ کا ثبوت دے رہے تھے اور میدان میں نہ آکر بہادری کے کرشمے دکھا رہے تھے۔ ناظرین گھبرائیں نہیں کہ مولانا ثناء اللہ صاحب (بقول مرزائی) گھبرا گئے۔ اس گھبراہٹ سے وہ مراد نہیں جو ہر کمزور دل کیا کرتا ہے جبکہ امت مرزائیہ کے نزدیک قادیان سے مراد دمشق ہو سکتا ہے تو گھبراہٹ سے جرأت مراد ہونا کچھ بعید نہیں۔

اب سنئے! مرزائی بہادری کی بہادری جو امت محمدیہ میں سے کوئی نہ دکھا سکے۔ اس لئے وہ خاصہ مرزائیہ سمجھنا چاہئے۔ وہ یہ کہ ایک حدیث کا (بزعم خود) صحیح مطلب مرزائی مناظر نے بمقابلہ پادری صاحب کے یوں بیان کیا جس کو پڑھ کر ان کی خدمت دین کا سب ناظرین اعتراف کریں گے۔

پادری صاحب نے حدیث یضع الرب قدمہ پر اعتراض کیا۔ جس کا جواب مرزائی مناظر کی طرف سے جو دیا گیا وہ بالفاظہ درج ذیل ہے:

"اس حدیث کا مطلب تو یہ ہے کہ انسانی خواہشات ایک جہنم کی طرح بھڑک رہی ہیں اور هل من مزید کا نعرہ لگا رہی ہیں۔ جب تک خدا کے ساتھ تعلق پیدا نہ ہو۔ انسان کے دل میں خدا کا قدم[2] داخل نہ ہو تو اُسے اطمینان حاصل نہیں ہوتا"

(پیغام صلح لاہور۔ ۱۱ اپریل ۱۹۳۵ء صفحہ اول)

سبحان اللہ! اگر کوئی شخص یوں کہے کہ قدم سے مراد تاریخ قادیان ہے اور جہنم سے مراد قادیانی تحریک تو مطلب صاف ہے کہ قادیانی تحریک هل من مزید کا نعرہ لگا رہی ہے۔ دنیا کو گمراہی کے گڑھے میں لیجا کر رہے گی۔ جب تک خدا کے ساتھ تعلق پیدا نہ ہو اور انسان کے دل میں خدا کا قدم یعنی ثنائی تبلیغ اور ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ انسان کے دل میں داخل نہ ہو تو اطمینان حاصل نہیں ہوتا۔ یعنی سچا مسلمان اور منکر مرزا نہیں ہو سکتا جب تک خدائی قدم (ثناء اللہ کی محبت) کو اپنے قلب پر غالب نہ کرے کہئے اس مطلب اور مرزائی مناظر کے تراشیدہ مطلب میں کیا فرق ہے؟ یہ کیوں غلط ہے اور وہ کیوں صحیح ہے؟ کوئی ہے جو فرق بتائے؟

(عبداللہ ثانی از امرتسر)

فیصلہ مرزا } اسمیں آخری فیصلہ والے اشتہار کی بہت عمدہ تشریح ہے۔ جس کی مرزائی آج تک تردید نہ کر سکے قیمت صرف ۵ ر پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

---

[1] مولوی ثناء اللہ صاحب مسیح قادیانی سے نہ گھبرائے تو مسیحی پادری سے کیا گھبرائیں گے۔ منہ۔

[2] یعنی اللہ اپنا قدم دوزخ میں رکھیگا۔

تاریخ قادیان۔ [illegible] آخری فیصلہ [illegible] مولانا ثناء اللہ [illegible] (۵۳۲)

مسیح پھر زمین پر

(از قلم مولوی محمد شفیع صاحب قلعہ میاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

نحمدہ و نصلے علے رسولہ الکریم۔ و نشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و نشھد ان محمداً عبدہٗ و رسولہ۔

اما بعد۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسےٰ (ابن مریم) علیہ السلام کے زمین پر نازل ہونے کے متعلق جو کچھ فرمایا ہے وہ نقلاً سب اہل اسلام بلکہ نصاریٰ (اہل صلیب) کے نزدیک بھی مسلم ہے۔ باقی رہا عقلاً تو اس بارے میں بہت سے لوگوں نے ٹھوکریں کھائی ہیں۔ بلکہ ایک طرح سے تو روایات دربارہ نزول مسیح کو ایسا موڑا توڑا ہے کہ انہیں تحریف کے درجہ تک پہنچا دیا ہے۔ یا اسفیٰ۔

یہ فقیر اس مختصر مضمون میں روایات کو نقل کرکے اُن کی شرح ایسی طرز پر کرنا چاہتا ہے جو کہ اُن کے اصلی معانی کو ایسا واضح کردیگی کہ انشاء اللہ العزیز سلیم طبائع کو کسی قسم کا خلجان باقی نہ رہے گا۔ وباللہ التوفیق وبیدہ ازمۃ التحقیق۔

سب سے پہلے وہ حدیثیں لیتا ہوں جن میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے زمین پر نازل ہوکر اہم کام سرانجام دینے کا ذکر ہے۔ اور وہ یہ ہیں۔

(۱) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً عادلاً فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ ویفیض المال حتی لا یقبلہ احد حتی تکون السجدۃ الواحدۃ خیراً من الدنیا وما فیھا ثم یقول ابو ھریرۃ فاقرؤا ان شئتم وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ الایۃ متفق علیہ (مشکوٰۃ صفحہ ۴۷۹)

(ترجمہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ خوشحالی کا وہ مبارک زمانہ قریب ہے کہ تم میں ابن مریم حکم اور عادل ہوکر نازل ہونگے۔ سولی کو توڑیں گے، خنزیروں کو قتل کریں گے اور جزیہ یعنی ٹیکسوں کو اڑا دیں گے اور لوگوں میں مال بانٹیں گے حتیٰ کہ اُسے کوئی نہیں لیگا کیونکہ لوگوں کی ایسی اچھی حالت ہوگی کہ انہیں ایک سجدہ دنیا اور دنیا کے تمام مال و دولت سے زیادہ بہتر معلوم ہوگا۔ پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اگر تم قرآن سے سند چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھ لو۔ اور نہیں کوئی اہل کتاب میں سے مگر ایمان لائے گا ساتھ اُس (عیسےٰ علیہ السلام) کے پہلے موت اُس (عیسےٰ علیہ السلام) کی کے الایۃ۔ اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا۔"

حدیث ۲۔ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لینزلن ابن مریم حکماً عادلاً فلیکسرن الصلیب ولیقتلن الخنزیر ولیضعن الجزیۃ ولیترکن القلاص فلا یسعیٰ علیھا ولتذھبن الشحناء والتباغض والتحاسد ولیدعون الی المال فلا یقبلہ احد رواہ مسلم وفی روایۃ لھما قال کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم و امامکم منکم۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۴۷۱-۴۷۲)

(ترجمہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم ضرور ابن مریم حکم اور عادل ہوکر نازل ہونگے۔ پس وہ سولی کو توڑیں گے، خنزیروں کو قتل کریں گے اور ٹیکس اڑا دیں گے، اونٹنیاں چھوڑ دی جائیں گی اُن پر سوار نہیں ہوا جائیگا۔ دشمنی کینہ اور حسد لوگوں میں سے جاتا رہے گا۔ اور عیسےٰ علیہ السلام لوگوں کو مال کی طرف بلائیں گے لیکن اسے کوئی نہیں لے گا۔ اسے مسلم نے روایت کیا اور بخاری اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے مسلمانوں تمہاری اس وقت کیا ہی اچھی حالت ہوگی جب ابن مریم تم میں نازل ہونگے اور اُس وقت ایک امام مہدی علیہ السلام بھی تم میں سے ہونگے یعنی دو بزرگ اعلےٰ پائے کے تم میں تمہاری ہدایت کے لئے موجود ہونگے۔"

اب سب سے پہلے "کسرِ صلیب" کی شرح کی جاتی ہے۔ اس کے بعد ہر ایک بات کی شرح کی جائے گی کسرِ صلیب کی شرح کو ذرا غور سے مطالعہ کریں کیونکہ سب سے اہم یہی ہے جس کی شرح میں لوگوں نے اکثر ٹھوکریں کھائی ہیں اور صحیح شرح سمجھ میں نہ آنے کی وجہ سے کہیں کے کہیں چلے گئے ہیں۔ اور روایات دربارہ نزول مسیح کو صحیح مانتے ہوئے تحریف کے درجے تک پہنچا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں تحریف سے بچائے آمین۔ ثم آمین۔

کسرِ صلیب حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے متعلق جو احادیث میں آیا ہے کہ فیکسر الصلیب یا فلیکسرن الصلیب اس کے متعلق شارحین حدیث اس طرف گئے ہیں کہ فیبطل النصرانیۃ۔ بعض نے صرف اشارہ سے کام لیا ہے اور بعض نے ذرا تفصیل سے کام لیا ہے۔ غرض کسی نے کم تشریح کی اور کسی نے زیادہ کی۔ بہرحال ان حضرات نے تاویل سے کام لیا ہے۔

اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ اس جگہ تاویل کی ضرورت بھی ہے یا نہیں؟ پہلے زمانہ اور موجودہ زمانہ (جب سے دنیا کے اکثر حصہ پر نصاریٰ کا تسلّط ہوا ہے) کے شارحین میں ایک نمایاں فرق ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس حدیث کے اصل الفاظ کو اصلی معنوں میں بیان کرنے سے پہلے اسے واضح کردیا جائے

انسانی طبیعت کا یہ خاصہ ہے کہ جب تک کسی چیز کو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لے بہت کم اعتبار کرتی ہے اور تاویل کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

اس اصول کے ماتحت پہلے زمانے کے شارحین کو تاویل کرنے کی اس لئے ضرورت پڑی کیونکہ اُس زمانہ میں قریباً تمام دنیا پر اسلامی تسلط تھا اور نصاریٰ کمزور تھے۔ لیکن آج کل کے شارحین پر تعجب ہے کہ کیوں انہوں نے تاویل کی زحمت اٹھائی جیسا کہ آگے چل کر یہ بات بالکل واضح ہو جائے گی۔

اگر پہلے زمانے والوں نے تاویل کی تو اُس کی وجہ ضرورتھی اور وہ معذور، اور آج کل والوں نے جو تاویل سے کام لیا تو اس کی کوئی معقول وجہ نہیں ہے۔ ہاں یا تو تقلید اعمیٰ کا کرشمہ ہے یا موجودہ فلسفہ کے رنگ نے مجبور کیا کہ اس کی تاویل کی جائے۔ الی اللہ المشتکیٰ۔

یکسر الصلیب کے معنی بالکل صاف ہیں کہ عیسےٰ علیہ السلام سولی توڑ دیں گے۔ بلکہ مسند احمد میں یمحو الصلیب یعنی صلیب کا نام و نشان مٹا دیں گے اور ابو داؤد میں فیدق الصلیب یعنی صلیب کو چکنا چور کر دیں گے۔ یہ سب معانی بالکل صاف ہیں اور حقیقت پر دلالت کرتے ہیں۔ کسی تاویل وغیرہ کی ضرورت نہیں ہے۔

ہاں مزید توضیح کے لئے اس کی شرح عرض کئے دیتا ہوں۔ سنئے!

یہ سب کو معلوم ہے کہ عیسائیوں کا اعتقاد یہ ہے کہ عیسےٰ علیہ السلام سولی پر چڑھائے گئے اور مارے گئے مگر تین دن کے بعد زندہ ہو کر آسمان پر چڑھ گئے۔ چنانچہ اسی بنا پر تمام عیسائی لوگ خاصکر اُن کے مذہبی پیشواؤں نے سولی کو عیسائی ہونے کی علامت قرار دے رکھا ہے۔ جب عیسائی کو خاصکر پادریوں کو دیکھو تو سولی لٹکائے پھرتے ہیں۔ عیسائیوں کے گرجوں پر دیکھو تو سولی کا نشان موجود ہے۔ غرض اس سے زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ عیسائی لوگ سُولی کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ کیونکہ ان کا یہ عقیدہ ہے کہ عیسےٰ علیہ السلام نے صلیب پر چڑھ کر جان دی۔ اور وہ ہمارے لئے کفارہ بنے۔ دوسرے سلطان صلاح الدین سے جو صلیبی لڑائیاں ہوئیں اس بات پر شاہد ہیں۔

اب جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ عیسےٰ علیہ السلام صلیب توڑیں گے بالکل واضح ہو جاتا ہے۔

آج کل دنیا کے اکثر حصے پر عیسائیوں کی حکومت ہے اور وہ اس بات کے قائل ہیں کہ عیسےٰ علیہ السلام سولی پر چڑھ کر اُن کے لئے کفارہ ہوئے تو عیسےٰ علیہ السلام جن کی نسبت صلیب پر چڑھائے جانے کا غلط خیال عیسائیوں کے دلوں میں بیٹھا ہوا ہے اور صلیب کو ایک مذہبی نشان بنائے بیٹھے ہیں وہ خود آکر اس سولی کو توڑیں گے۔ کیونکہ اُس وقت تمام اہل کتاب بموجب آیت وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ اور بموجب حدیث[1] یھلک اللہ فی زمانہ الملل کلھا الا الاسلام تملأ الارض من المسلم مسلمان ہو جائیں گے۔

اب بعض سطحی نگاہ سے دیکھنے والے شاید یہ اعتراض کر بیٹھیں کہ عیسےٰ علیہ السلام کو خود توڑنے کی کیا ضرورت ہوگی؟ کیونکہ وہ عیسائی جو اُس وقت مسلمان ہو جائیں گے خود توڑ دیں گے۔ سو اس کا جواب یہ ہے کہ جس شخص نے صدہا نسلوں سے اسے ایک مذہبی بلکہ نجات دلانے والی چیز خیال کیا ہوا ہے مشکل ہے کہ اب وہ اپنے ہاتھوں سے توڑے۔ چنانچہ طائف کے بنی ثقیف کے لوگ جب مسلمان ہوئے تو انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ ہم اپنے بتوں کو خود توڑ نہیں سکتے کیونکہ ہمیں صدمہ ہوتا ہے کہ اتنی مدت ان کی پوجا کی اور پھر خود اپنے ہاتھوں سے توڑیں۔ سو ایسا ہی اُس وقت عیسائیوں سے تبدیل شدہ مسلمانوں کو دشوار ہوگا۔ پھر دیکھو کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کے بتوں کو خود اپنے دست مبارک سے توڑا۔ پس عیسےٰ علیہ السلام کا اپنے ہاتھوں سے صلیب کو توڑنا کوئی عجیب اور نرالا کام نہیں ہے کہ جس سے حیرانی اور پریشانی ہو بلکہ خدا کے پیغمبر ایسا ہی کیا کرتے ہیں۔

اس میں ایک اور نکتہ ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

مثل الاسلام مثل المطر لا یدری اولھا خیر ام آخرھا۔ (مشکوٰۃ ۵۸۵) باب ثواب ہذا الامۃ۔

"یہ نہیں کہا جا سکتا اسلام کا اول زیادہ شاندار ہے یا آخر"۔ سو اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کے اول میں جس طرح لوگ فوج در فوج داخل اسلام ہوتے جاتے تھے۔ کما قال اللہ تعالیٰ یدخلون فی دین اللہ افواجا الایۃ۔ ایسے ہی آخر زمانہ میں جب عیسےٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا تو لوگ پہلے کی طرح داخل اسلام ہونگے۔ اسلام کی ابتداء میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہی میں تمام عرب مسلمان ہو گیا تھا۔ اور خلفائے عظام کے عہد میں دوسرے ملکوں میں اسلام پھیل گیا تھا۔ ویسے ہی دوبارہ عیسےٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت تمام دنیا مسلمان ہو جائے گی اور اسلام کے سوائے کوئی مذہب نہیں رہے گا۔ جیسا کہ اس سے پہلے قرآن شریف اور حدیث شریف سے تصریح کی جا چکی ہے۔ اور دوسرے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا ہے "یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اسلام کا اول زیادہ شاندار ہے یا آخر" سو تمام دنیا کے مسلمان ہو جانے سے اس کا مطلب صاف ظاہر ہے کہ اسلام کا آخر زیادہ شاندار ہوگا۔

تاویل کرنے والوں سے اتنی عرض ہے کہ اگر انہیں ضرور اس جگہ تاویل ہی کرنی ہے۔ تو آئیے

[1] اللہ تعالیٰ عیسےٰ علیہ السلام کے دور ثانی میں تمام مذاہب کو نابود کر دیگا مگر صرف اسلام ہی کو قائم رکھے گا اور زمین مسلمانوں سے بھر جائے گی۔ منہ

[illegible] (۵۳۵)

ahmadimuslim.de

سمجھائے دیتا ہوں کہ اس طرح تاویل کرنی چاہئے تھی کہ کم از کم دوسری آیتوں اور حدیثوں پر تو زد نہ پڑتی ۔ اور وہ اس طرح ہو سکتی ہے ۔ کہ عیسائیوں کا جو یہ عقیدہ ہے کہ عیسٰے علیہ السلام صلیب پر چڑھا کر مار دیئے گئے ! عیسیٰ علیہ السلام بنفس نفیس خود تشریف لاکر اس عقیدہ باطل کو توڑیں گے جیسا کہ قرآن مجید نے صلیب پر چڑھائے جانے کی نفی کی ہے ۔ اگر بہ نظر غور دیکھا جائے تو اصلی معنی لیتے ہوئے اس تاویل کی مطلق ضرورت نہیں رہتی ہے ۔ بلکہ یہ اصلی معنوں میں شامل ہے کیونکہ جب عیسٰے علیہ السلام اپنے نزول کے وقت عیسائیوں کے مسلمان ہونے پر صلیب توڑیں گے تو ساتھ ہی یہ عقیدہ بھی عیسائیوں کو چھوڑنا پڑیگا ۔ کیونکہ اگر یہ عقیدہ قائم رہے تو پھر صلیب توڑنا بے معنی ہوجاتا ہے ۔ عیسٰے علیہ السلام نے تو انہیں وہی بتانا ہے جو قرآن مجید اور حدیث شریف بتاتی ہے اور قرآن مجید اور حدیث شریف میں صلیب پر چڑھائے جانے کی بالکل نفی ہے ۔

عیسٰے علیہ السلام کے کاموں میں سے فیکسر الصلیب اس لئے ہے کیونکہ ان ہی کے متعلق یہ الزام ہے اس لئے اس الزام کو وہ خود آکر توڑیں گے بلکہ صلیب کو بھی توڑ ڈالینگے تاکہ اس کے بعد پھر کسی کو خلجان نہ رہے ۔ جب اس الزام اور صلیب کی نفی عیسٰے علیہ السلام اپنی زبان سے کریں گے تو عیسائی سب کے سب نشھد ان لا الٰہ الا اللہ و نشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ پکار اٹھیں گے اور پکے مسلمان ہوکر داخل اسلام ہوجائیں گے اور عیسٰے علیہ السلام عیسائیوں کی مقدس صلیب کو توڑ کر چکنا چور کر دیں گے ۔ رہی یہ بات کہ عیسٰے علیہ السلام اس کام کے لئے خود کیوں تشریف لائیں گے ۔ سو یہ اس لئے ہے کہ جس شخص کے متعلق لوگوں میں اختلاف پڑ جائے بہتر یہی ہے کہ وہ خود آکر اس اختلاف کو دور کرے اور آئندہ ہمیشہ کے لئے اختلاف مٹ جائے تاکہ پھر کسی کو غلط بیانی کی جرأت نہ ہو ۔

عیسائیوں نے کفارہ کی بنیاد اسی صلیب کے واقعہ پر رکھی ہے کہ عیسٰے علیہ السلام صلیب پر چڑھ کر ہمارے لئے کفارہ ہوگئے اور اسی کفارہ کی وجہ سے وہ نماز اور دیگر احکام الہٰی چھوڑے بیٹھے ہیں ۔ شائد کوئی ایک آدھ عیسائی ایسا ہوگا جو انجیل کے احکام کے مطابق نماز ، روزہ وغیرہ بجالاتا ہو ۔

حضرت عیسٰے علیہ السلام کا صلیب کو توڑنا اس لئے ضروری قرار دیا گیا ہے کہ عیسائیوں نے جو اس کی وجہ سے احکام الہٰی کو پس پشت ڈال رکھا ہے اس کے احکام کی پابندی پر زور دیا جائے اور اس عقیدہ باطل یعنی کفارہ کو باطل کر دیا جائے ۔ نہ بانس ہو نہ بانسری بجے ۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ قیامت کے نزدیک یعنی آخر زمانے میں سوائے تھوڑے سے علاقے کے تمام دنیا پر عیسائیوں کی حکومت ہوگی ۔ اس وقت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور اور عیسٰے علیہ السلام کا نزول ہوگا اور وہ دونوں حضرات تمام دنیا کو اسلام سے بھر دیں گے ۔ تمام دنیا ان کے عہد میں مسلمان ہو جائے گی ۔

قرآن مجید کی آیت یا عیسٰی انی متوفیک و رافعک الی[۳] و جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ الایۃ سے بھی ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے نزدیک عیسائی اقوام کی بادشاہت قریباً تمام دنیا پر چھائی ہوگی اور عیسٰے علیہ السلام کو جو ان کے متبعین کے عروج کا وعدہ اور بشارت دی گئی ہے خود آکر اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے اور جس ضلالت میں عیسائی پڑے ہوئے ہیں اس سے نکال کر انہیں صراط مستقیم پر چلائیں گے ۔

اہلحدیث آپ نے نزول مسیح اور کسر صلیب وغیرہ کے متعلق جتنی باتیں لکھی ہیں ۔ سب کی سب مرزا صاحب قادیانی نے لکھی ہوئی ہیں ۔ (ملاحظہ ہو کتاب چشمہ معرفت) پھر کس پلے احمدی کا سہرا ہوا ہے جو آپ کے خلاف بولے یا لکھے ۔ لا ریب فیہ ۔

مسلمانوں کے موجودہ مصائب کا علاج صرف نماز ہے

برادران کرام ! دنیا کے چپہ چپہ سے یہ صدا اٹھتی ہے کہ دن بدن مسلمانوں پر فلاکت و مصائب کے پہاڑ ٹوٹ رہے ہیں ۔ دنیا کے ہر ہر کونے سے یہی آواز گونجتی ہے کہ مسلمان مرے جا رہے ہیں ۔ کسی تونگر سے پوچھئے یہی جواب ملتا ہے کہ تجارت میں گھاٹا ہوگیا ۔ کسی مزدور سے دریافت کیجئے یہی بول اٹھتا ہے کہ مزدوری ملنا دشوار ہے ۔ بہر کیف ہر ایک کی زبان سے یہی چیخ نکلتی ہے ۔ ؎

رحمتیں ہیں تیری اغیار کے کاشانوں پر
برق گرتی ہے تو بیچارے مسلمانوں پر

بزرگو ۔ عزیزو ! ہمارا یہ کہنا بیجا نہیں بلکہ بجا ہے ۔ ہمارے ہی بے درد ہاتھوں نے ہمیں برباد کر دیا ؎

دل کے پھپھولے جل گئے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

اب بھی وہی رحمت خداوندی ، برکت ایزدی ہمارے شامل حال ہے ۔ بشرطیکہ ہم اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ پر قائم رہیں ۔

سب سے پہلے ہم کو یہی تعلیم دی گئی تھی جس کو قرآن مجید اور فرقان حمید ساڑھے تیرہ سو برس سے آج تک علی الاعلان کہہ رہا ہے اور تا قیامت کہتا رہیگا واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ۔ اللہ کی رسّی کو سب مل کر مضبوط پکڑے رہو ۔ اس یگانگت کے شیرازہ کو منتشر نہ کرو ۔ بھلا ہم ہی بتائیں کہ کیا ہم اس پر عمل کر رہے ہیں ۔ نہیں ؟ بلکہ اس کے عوض ہم نفاق کا بیج بو رہے ہیں ۔ نتیجہ بھی پیش نظر ہے ۔ یہی نفاق ہے جو ہمیں ذلیل و رسوا کر رہا ہے ۔ اسی کے سبب ہم آج ہر ایک کی نظروں میں حقیر مانے جا رہے ہیں ۔

ابطالات مرزا ۔ مرزا صاحب کے مشہور الہامی مرزا کی (۵۳۶) ...

۳؎ و مطہرک من الذین کفروا

ahmadimuslim.de

یہی وہ ذلت کا راستہ ہے جس نے ہم کو حاکم سے محکوم بنایا۔ یہی وہ لعنت کا طوق ہے جس نے ہم سے حکومت کو چھین کر غیروں کے کفش بردار کردیا۔ یہی وہ رہبر ہلاکت ہے جس کے سبب آج ہم آپس میں ایک مسلمان دوسرے مسلمان بھائی کے دشمن ہیں۔ کیا اچھا ہوتا بقول علامہ اقبال ؎

منفعت ایک ہے اس قوم کی نقصان بھی ایک
ایک ہی سب کا نبی دین بھی ایمان بھی ایک
حرم پاک بھی قرآن بھی اللہ بھی ایک
کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک
فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں

اب آیئے اور دیکھیں اس زریں حکم خداوندی پر بھی کہاں تک کاربند ہیں۔ جس کے اندر تمام چیزیں سمٹ کے سما گئیں۔ جس کے اندر تمام مصائب و ہلاکت کا راز مضمر ہے۔ افسوس ہے ہم نے اس زبردست حکم کی بھی پرواہ نہ کی بلکہ اس کے سمجھنے تک سے قاصر رہے۔ یہ وہ دوا ہے جس میں تمام امراض روحانی وجسمانی کی شفا ہے۔ یہی وہ نسخہ کیمیا ہے جس میں تمام مشکلات کا حل موجود ہے۔ یہی وہ چیز ہے جس میں ترقی کا راز مضمر ہے۔ یہی وہ شے ہے جو ہم جیسے ناشکر انسانوں کو فرشتوں پر سابق کردیتی ہے۔ یہی وہ ملکہ ہے جس سے تقرب الٰہی حاصل ہوتا ہے۔ یہی وہ ڈھال ہے جو کل میدان حشر میں جبکہ ہر متنفس نفسی نفسی پکارتا ہوگا۔ بڑے بڑے حملات و مصائب نہ کام دیگی۔ اس وقت پروردگار عالم اپنے جلال و جبروت کے ساتھ عرش معلےٰ پر جلوہ افروز ہوکر ہم گناہگاروں پر نظر جمائے ہوگا۔ اس وقت اسی کی برکت سے ہمیں اس عرش معلےٰ کے نیچے پناہ ملے گی۔ وہ دن وہ ہوگا کہ اس دن سوائے سایہ عرش الٰہی کے کوئی سایہ نہ ہوگا جیسا کہ فرمان والا شان حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ لا ظل الا ظلہ۔ یہی وہ رفیق ہے جو ہمیں ہمارے اس تنہائی کے گھر (قبر) میں جہاں ہمارے ساتھی موروما رہونگے ہمارے سرہانے بیٹھ کر تسلی و تشفی سے سلاتا ہوگا۔ یہی وہ چراغ منور ہے جو ہمیں اس تاریک گھر (قبر) میں جہاں کیا سورج اور کیا چاند اپنی ادنےٰ سی کرن بھی پہنچا نہیں سکتے وہاں بدر منیر کی طرح چمکتے ہوگا۔ اسی کا نام نماز ہے۔

قرآن کریم ہمیں بار بار متنبہ کر رہا ہے۔ اقیموا الصلوٰۃ۔ اقیموا الصلوٰۃ۔ افسوس یہ آواز ہمیں سنائے ہی نہیں دیتی۔ کبھی ہم نے اس قرآن پاک کو چھو کر بھی نہیں دیکھا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ جب تک ہم اس مقدس کتاب کے عمل پیرو رہے۔ دنیا کی دولت ہمارے قدموں پر نثار ہوتی تھی۔ جنت کی بشارتیں بھی دنیا ہی میں ملیں۔ جب تک ہم نے اس کو اپنا راہبر بنائے رکھا تھا مشکل سے مشکل کام آسان ہوجاتے تھے۔ جب تک ہم اس مقدس کتاب کے معنی ومطلب پر غور کرتے رہے ہماری ترقی کا بازار گرم رہا۔ جب ہم نے ان ہردو چیزوں نماز اور تلاوت قرآن کو چھوڑا اور اس کے سمجھنے سے منہ موڑا تو نتیجہ بھی یہی ہوا کہ ہم بجائے ترقی کے تنزل کی گھاٹ اتر رہے ہیں۔

برادران محترم! دنیا میں اگر ہمیں عزت کی زندگی بسر کرنی ہے۔ اور تقرب باری حاصل کرنا ہے۔ دنیا میں ہمیں اگر تمام اقوام پر فوقیت حاصل کرنے کا جذبہ ہے اور تجارتوں میں فائدہ حاصل کرنے کی خواہش ہے۔ حتیٰ کہ دنیا کی ہر ایک شے پر قابو جمانا منظور ہے تو انھیں اور اس زریں فرمان خداوندی اور تاکیدی وصیت محمدی (نماز) پر قائم رہیں۔ اور پھر دیکھیں کہ وہی شان اسلام زمانہ سلف سے نمایاں تھی آج بھی ان مصائب کے گھرے بادلوں کو جو ہم پر گھرے ہوئے ہیں شق کرتی ہوئی چمکیگی۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

(سید عزیز اللہ از مدراس)

صلوٰۃ کریمی۔ قیمت ۱۲ر پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

خون کے آنسو

ازقلم مولوی عبدالسبحان اعظمی عمری جامعہ دارالسلام عمرآباد (مدراس)

مسلمانان خستہ حال کا ماتم کریں کب تک
کہاں تک خون کے آنسو بہائیں دیدۂ تر سے

آج جہاں دیکھئے وعظ میں، لکچر میں، تقریر میں، تحریر میں مسلمانوں کی خستہ وزبوں حالی کا ماتم ہو رہا ہے۔ کہیں مسلم کانفرنس، کہیں مسلم لیگ، کہیں سرخپوش، کہیں نیلی پوش اور کہیں جمعیتہ الانصار کی تشکیل ہورہی ہے۔ اور سب کا مقصد وحید یہی ہے کہ مسلمانوں کو تباہی کے کثیف دلدل سے نکال کر ترقی کے اعلےٰ منازل تک پہنچایا جائے اور اس کی قدیمی شوکت و حشمت کو پھر واپس کرایا جائے لیکن یہ سب بیکار اور بے سود ثابت ہو رہے ہیں اور اب تک کسی میں کامیابی نہ ہوئی اور نہ ہی مسلمانوں کی خستہ حالی کی صحیح معنوں میں تشخیص ہوئی۔ اصل یہ ہے کہ جو شے ترقی کا اصل الاصول ہے وہ آج مسلمانوں میں بالکلیہ معدوم ہے۔ اسی لئے وہ روز بروز تنزل وتسفل میں مبتلا ہو رہے ہیں اس اصل الاصول سے میری مراد باہمی اتفاق واتحاد ہے۔ تمام اقوام عالم کا اس کلیہ پر اتفاق ہے کہ ترقی کا اصل الاصول محض اتفاق واتحاد ہے تاریخ بھی اسی کا ثبوت دیتی ہے اور قرآن کریم نے بھی اسی کو ترقی کا سنگ اساسی قرار دیا ہے۔ ملاحظہ ہو آیت کریمہ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ میں زیادہ طول طویل مضمون لکھ کر اقوام عالم کے عروج وزوال کا فلسفہ بتانا نہیں چاہتا بلکہ اس مضمون سے میری غرض صرف یہ ہے کہ قصبہ مئو ضلع اعظم گڈھ کے مسلمان خصوصاً برادران اہل حدیث کو آپ لوگوں کے سامنے پیش کرکے ان کی خستہ حالی کا ماتم آپ سے بھی کراؤں۔

ناظرین! قصبہ مئو ضلع اعظم گڈھ ایک علمی قصبہ ہے اور یہاں کے مسلمانوں میں مذہبی جوش وخروش نسبتاً

خون کے آنسو۔ زمانہ حاضرہ کے مسلمانوں کے تنزل کا سبب اور علاج۔ قیمت ۴ر (منیجر)
(۵۳۶)

ahmadimuslim.de

اور جگہوں سے بہت زیادہ ہے۔ اسی لئے بفضل خدا آج تک قصبہ ہذا رسوم و بدعات۔ قبر پرستی و پیر پرستی کی زد سے محفوظ ہے۔ آیندہ خدا حافظ ہے۔

سب سے نمایاں وصف باشندگان قصبہ ہذا کا باہمی اتفاق و اتحاد ہے اور اسلامی اصول کے مطابق مساوات کی زندگی بسر کرنا ان کا خاص شیوہ ہے۔ اسی لئے جب کبھی غیر اقوام نے ان کے خلاف ناجائز کاروائی کرنے کا قصد کیا ہے تو ان کا مقابلہ مسلمانوں کی طرف سے متحدہ قوت کے ساتھ ہوا ہے اور آخرکار ان کو فتح نصیب ہوئی ہے۔ لیکن افسوس اب اس کی پہلی حالت باقی نہ رہی۔ زمانہ نے پلٹا کھایا اور باشندگان منو پر ادبار و تنزل کی کالی گھٹا چھا گئی اور اتفاق و اتحاد کی بجائے بغض و عناد کا بازار گرم ہو گیا۔ اس تفریق و تشتت کی نوعیت اور اس کی ابتدائی تاریخ پر چشنے بھی آنسو بہائے جائیں کم ہیں۔ آہ! کس قدر مقام افسوس ہے کہ اس منحوس تفریق کی بنیاد مذہبی رنگ میں ڈالی گئی۔ یہ ہمارے نوجوان مولانا لوگوں کا فیض تھا کہ حنفیت اور وہابیت کی شق نکالی گئی اور باہمی اتفاق و اتحاد کو حرف غلط کی طرح دل سے مٹا دیا گیا۔ یہ اسکیم اس قدر مفید و کارآمد اور باعث ثواب سمجھی گئی کہ پوری قوت سے اس پر تعامل ہوا حتیٰ کہ شادی بیاہ اور روزہ نماز تک اس کا منحوس اثر پہنچ گیا۔ چنانچہ نسبتیں لگی ہوئی منقطع ہو گئیں۔ رمضان شریف کے مبارک ماہ میں عین نماز کی حالت میں حملہ ہوا اور پڑھنے والوں پر لاٹھیاں چلائی گئیں۔ الحذر الامان۔

اسلام جس کا اصل منشا انقلاب ذہنیت تھا آج خود اسی کے پیروؤں کی یہ پست ذہنی وجود میں آ رہی ہے۔ استغفر اللہ۔ صحابہ کرام کے زمانہ میں فرعی مسائل میں اختلاف تھا۔ لیکن آپس میں بغض و عناد تو کجا نہایت ہی خندہ پیشانی سے ملتے جلتے اور بحث و مباحثہ کرتے تھے۔ غرض قصبہ ہذا کے مسلمانوں میں جب نفاق و عناد کے مہلک جراثیم اس قدر سرایت کر گئے کہ وہ

اصول اسلام سے ہی ناواقف ہو گئے تو مخالفوں کو اچھا موقعہ ہاتھ آیا اور آج سے تقریباً سات سال پیشتر ایک بار پھر قسمت آزمائی کر کے مسلمانوں کے باہمی نفاق سے ناجائز فائدہ اٹھانا چاہا اور ان کے تجارتی معاملات میں بے جا مداخلت کی۔ خدا کا فضل ہوا کہ مسلمانوں کو اپنی کرتوتوں کا احساس ہوا۔ بیدار ہوئے اور پھر متحدہ طاقت کے ساتھ ان کا مقابلہ کر کے ان کے دانت کھٹے کر دیئے اور مخالفین اپنی عیاری میں کامیاب ہونے کی بجائے خائب و خاسر رہے۔ خیر یہاں تک تو حنفیت اور وہابیت کی تفریق کے کرشمے اور جلوے تھے۔

آئیے میں آپ کو اس سے بھی زیادہ جگر سوز واقعات کو سناتا ہوں جن کا تعلق اہل حدیث حضرات سے ہے۔ آج تین سال کے عرصہ سے خود اعیان اہل حدیث میں جنگ شروع ہو گئی ہے۔ اور ہمیں تو خوف ہے کہ کہیں صورت حال جنگ داحس اور غبراء بسوس کی صورت نہ اختیار کر لے اور معاملہ کہیں اوس و خزرج کا نہ ہو جائے۔ العیاذ باللہ۔ نیچے میں اعیان اہل حدیث کے مابہ النزاع مسائل کو پیش کئے دیتا ہوں تاکہ آپ بھی دیکھیں کہ قصبہ ہذا کے دور ماضی اور حاضر میں کس قدر بون بعید ہے۔ مسائل مختلف فیہا کوئی نئے مسئلے نہیں ہیں بلکہ پرانے ہی ہیں۔ مگر اتنے زمانہ کے بعد اس کی طرف رغبت دلانا البتہ ایک جدید فعل ہے۔ خیر ملاحظہ ہو۔

مسئلہ اولیٰ | عید کی نماز صحرا میں پڑھنی افضل ہے جو عیدگاہ صحرا میں تھی اس کے ارد گرد مکانات تعمیر ہو جانے کی وجہ سے اس کی صحرائیت باطل ہو گئی اور نماز اس میں جائز نہیں۔

مسئلہ ثانیہ | عورتوں کو عیدگاہ میں ضرور لے جانا چاہیے۔

مسئلہ ثالثہ | جمعہ کی اذان ثالث بدعت ہے۔

مسئلہ رابعہ | نماز کے بعد دعا مانگنا بدعت ہے۔

ان مسائل اربعہ میں سب سے اہم مسئلہ اولیٰ ہے

ذرا میں اس کی کچھ تشریح کئے دیتا ہوں تاکہ قارئین کرام اچھی طرح واقف ہو جائیں۔

واقعہ یہ ہے کہ جس عیدگاہ کے متعلق اختلاف ہے وہ پہلے غیر آباد جگہ میں تھی یعنی اس کے ارد گرد پچاس ساٹھ قدم تک کوئی مکان نہ تھا لیکن چند دنوں سے اس کے متصل چند مکانات تعمیر ہو گئے۔ ایک دو سال تک تو بلا اختلاف اس میں نماز ادا ہوتی رہی۔ مگر پھر اس کے بعد سنت نبوی کا خیال آیا اور اہل حدیث جماعت دو حصوں میں منقسم ہو گئی جس کا نتیجہ بغض و عناد ہوا۔ ایک حیثیت سے ہم کو بہت خوشی ہے کہ مسلمانوں میں جوش ملی اور عمل بالسنت کا جذبہ کمال درجہ موجود ہے لیکن جب اس کے دوسرے پہلو پر نظر کرتے ہیں تو یہ احیائے سنت اپنے حقیقی معنی میں نہیں ہے بلکہ ذاتی بغض و عناد کو مذہبی غلاف میں لپیٹ کر پبلک کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ ؎

پارسا بیں کہ خرقہ در بر کرد
جامۂ کعبہ را جل خر کرد

تو ہماری بلکہ ہر ایک سچے مسلمان کی آنکھ سے خون کے آنسو گرتے ہیں۔ میں یہاں اصل مسئلہ پر روشنی ڈال کر اپنی لیاقت و قابلیت دکھانا نہیں چاہتا ہوں بلکہ میرا مقصود اس سے صرف یہ ہے کہ اس کے اثرات اور نتائج پر غور کیجئے۔ دیکھئے کہیں خیر الخیرین کا مسئلہ بھی شارع علیہ السلام نے بتایا ہے۔ صحرا میں عید کی نماز بیشک سنت سے ثابت ہے لیکن حاشا و کلا اس کا یہ مطلب نہیں کہ سنت نبوی کی آڑ لیکر امت مسلمہ کے شیرازہ کو منتشر و درہم برہم کر دیا جائے۔ حضور نے کعبہ کو از سر نو تعمیر کرانا چاہا تھا مگر اس خیال سے باز آئے کہ مبادا نئے نئے مسلمانوں کے دل میں کچھ اور ہی خیال پیدا ہو اور ان کی جاہلیت پھر لوٹ آئے اور نفاق و عناد کا دور دورہ ہو۔ چنانچہ آپ حضرت عائشہؓ سے فرماتے ہیں۔

لولا قومك حديثو عهد

(باقی آیندہ)

؎ امرتسر میں ایسا ہی ہوا ہے۔ (اہلحدیث)

اثبات التوحید - فرقہ بریلویہ کے اعتراضات کا (۵۳۹) دندان شکن جواب - قیمت عہ - (...)

برہان التفاسیر

(۷۹)

وَمَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی وَمَآ اُوْتِیَ
النَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ
مِّنْهُمْ ۖ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ○ فَاِنْ اٰمَنُوْا
بِمِثْلِ× مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ
تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِیْ شِقَاقٍ ۚ فَسَیَكْفِیْكَهُمُ
اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ○ صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَ
مَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۫ وَّنَحْنُ لَهٗ
عٰبِدُوْنَ ○ قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِی اللّٰهِ وَهُوَ
رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ
وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ○ اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ
اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ
وَالْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی ۗ قُلْ
ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ۗ وَمَنْ اَظْلَمُ
مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ۗ وَ
مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ○
تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا
كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا
تُسْــَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ○

اور خاص کر اس کلام کو مانتے ہیں جو کچھ حضرت موسے اور عیسے کو خدا کے ہاں سے زندگی میں ملا تھا اور جو کو ما سب نبیوں کو خدا کی طرف سے ملا ہم سب کو تسلیم کرتے ہیں اور بدل وجان قبول کرتے ہیں بڑی بات ہم میں یہ ہے کہ اللہ کے نبیوں میں تفریق نہیں کرتے کہ بعض کو مانیں اور بعض سے انکاری ہوں جیسے تم حضرت مسیح اور سید الانبیاء محمد (علیہم السلام) سے منکر ہو اور ہم میں بفضلہ تعالیٰ یہ عیب بھی نہیں کہ ہم تمہاری طرح مطلب کے وقت خدا کے حکموں پر غیروں کو ترجیح دیں بلکہ ہم تو صرف اسی کے تابعدار ہیں پس بعد اس اظہار صریح کے اگر وہ تمہاری مانی ہوئی کتاب یعنی قرآن مجید کو مان لیں تو جان لو کہ ہدایت پر آگئے اور اگر حسب دستور قدیم اعراض کریں تو معلوم کرو کہ محض ضدی ہیں اگر وہ تجھ سے (اے رسول) کچھ اذیت کا قصد کریں تو پس خدا تجھ کو ان کی شرارت سے بچائے گا اس لئے کہ وہ تیرے مخالفوں کی سرگوشیاں اور باہمی مشورے سنتا ہے اور ان کے دلی عناودں کو بھی جانتا ہے ان کا یہ بھی ایک داؤ ہے کہ اپنے مذہب میں لاتے ہوئے رنگ کے چھینٹے ڈالتے ہیں اور اس کو اپنی رنگ سمجھتے ہیں اور عوام لوگوں کو اس دھوکے سے کہ آؤ اس سچے رنگ سے اپنے کو رنگو دام میں لاتے ہیں سو تم ان کے جواب میں کہدو کہ تمہارا رنگ تو پھیکا بلکہ برے سے کچھ بھی نہیں اصل رنگ اللہ کا ہے جو ہم نے اختیار کیا ہے۔ یعنی اس کے خاص بندے بن چکے ہیں۔ بھلا بتلاؤ تو اللہ سے کس کا رنگ اچھا ہے؟ تمہاری طرح ہم زبانی جمع خرچ نہیں رکھتے۔ بلکہ ہم تو دل وجان سے اللہ کے حکموں کو مانتے ہیں اور ہم اسی کی عبادت کرتے ہیں۔ اب بھی اگر یہ اہل کتاب باز نہیں اور اے رسول! تیری نبوت کو اس وجہ سے جھٹلادیں کہ تو بنی اسمٰعیل سے ہے اور ان کا خیال ہے کہ نبوت خاصہ بنی اسرائیل کا ہے۔ تو تو ان سے کہدے کیا تم ہم سے خدا کے فضل اور بخشش کے بارے میں جھگڑتے ہو۔ کیا نبوت کو اپنا ہی حق جانتے ہو اور ہم کو اس سے علیحدہ ہی رکھنا چاہتے ہو۔ بھلا تم میں کون سی ترجیح ہے حالانکہ بندگی میں ہم تم سب برابر ہیں۔ اور وہ ہمارا اور تمہارا سب کا مالک ہے اور اعمال میں بھی تم کو کسی قسم کی رعایت نہیں کہ اوروں کی کمائی تم کو مل جائے بلکہ ہمارے اعمال ہم کو اور تمہارے اعمال تم کو جو کرے وہ بھرے ہاں اگر غور کیا جائے تو قابل ترجیح بات ہم میں ہے کیونکہ ہم اس کے سب احکام کو مانتے ہیں۔ اور ہم دل سے اسی کے اخلاص مند ہیں نہ کہ تمہاری طرح مطلب کے یار۔ غرض ہو تو خدا کے بن گئے جب مطلب پورا ہوا تو پھر کون۔ یہ بھی قرآن سے پوچھو کیا تم بجائے چھوڑنے ان غلط خیالات کے یہ کہتے ہو کہ حضرت ابراہیم اور اس کے دونوں بیٹے اسمٰعیل اور اسحاق اور پوتا یعقوب علیہم السلام اور اس کی سب اولاد ہی تمہاری طرح یہودی یا عیسائی تھے۔ تو اے رسول! ان سے کہدے بھلا کیونکر ہم تمہاری باتیں مانیں کہ وہ ایسے تھے حالانکہ ہم کو خدا نے پختہ طور سے بتلایا ہے کہ ان بندگوں کی یہ روش نہ تھی جو تم نے نکال رکھی ہے کیا تم خوب جانتے ہو یا اللہ خوب جانتا ہے۔ جی میں تو یہ بھی جانتے ہیں کہ یہ حضرات ان جیسے نہ تھے مگر لوگوں کی شرم سے چھپاتے ہیں اور نہیں جانتے کہ یہ بھی ایک محکم کی شہادت ہے اور کون زیادہ ظالم ہے اس شخص سے جو اپنے پاس سے اللہ کی بتائی ہوئی اطلاع کو چھپائے جو اس کے پاس ہو یقین جانو کہ خدا تم کو اس کتمان پر مواخذہ کریگا۔ اس لئے کہ خدا تمہارے کاموں سے بے خبر نہیں۔ اصل پوچھو تو تم یہود ونصاریٰ کو ان بزرگوں سے کیا مطلب؟ یہ ایک جماعت پسندیدہ تھی جو اپنے اپنے وقت پر گذر گئی ان کی کمائی ان کو ہے اور تمہاری تم کو اور تم ان کے کئے سے نہ پوچھے جاؤ گے اور

× مثل کا لفظ بغرض تحسین کلام زائد آتا ہے۔ جیسے لیس کمثلہ شئی میں۔

اکمل البیان فی تقویۃ الایمان

(۱۰۴)

گذشتہ ہفتے مولوی نعیم الدین کی پیش کردہ حدیثیں درج کر کے ان کا جواب شروع ہوا تھا۔ آج اس سے آگے پڑھیئے۔ (مدیر)

"یعنی عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک روز باہر تشریف لائے اور آپ نے شہداء احد پر نماز جنازہ پڑھی بعد اس کے منبر پر تشریف لائے پس فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ ہوں اور میں تمہارا گواہ ہوں اور واللہ اس وقت اپنے حوض کی طرف دیکھ رہا ہوں اور بیشک مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئی ہیں اور میں واللہ نہیں خوف رکھتا تم پر کہ میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے اور لیکن مجھے خوف ہے تم پر کہ تم رغبت کرو گے یعنی دنیا کی کثرت میں پڑ جاؤ گے"

چنانچہ اس حدیث کو امام بخاری مختلف ابواب میں پارہ کتاب الجنائز صفحہ ۶۹۳ اور پارہ ۱۶ صفحہ ۳۶ اور پارہ ۲۶ صفحہ ۹۶ میں روایت فرماتے ہیں۔ اول ان احادیث میں شہداء احد پہ نماز جنازہ غائب پڑھنا ثابت ہے کیونکہ واقعہ احد کے آٹھ سال بعد کا یہ واقعہ ہے چنانچہ صحیح بخاری پارہ ۱۶ صفحہ ۳۶ میں عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی قتلی احد بعد ثمان سنین۔

یعنی نماز پڑھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے شہداء احد پر بعد آٹھ سال کے۔

فتح الباری شرح صحیح بخاری میں مرقوم ہے۔

ان ذالک کان بعد ثمان سنین وکانت احد فی شوال سنۃ ثلاث ومات صلی اللہ علیہ وسلم فی ربیع الاول سنۃ احدی عشرۃ۔

یعنی یہ واقعہ تھا بعد آٹھ سال کے۔ (اس لئے کہ) واقعہ احد شوال ۳ھ میں ہوا اور وفات نبی صلے اللہ علیہ وسلم ربیع الاول ۱۱ھ میں ہوئی۔

پس اس واقعہ شہداء احد پر نماز جنازہ غائب پڑھنے کو مولوی نعیم الدین نے خیانتاً اس وجہ سے چھپایا کہ ان کے مسند اعلے مولوی احمد رضا خان بریلوی الہادی الحاجب ص ۲۳ میں اپنے غیض و غضب سے لکھ چکے ہیں کہ نماز غائب و تکرار نماز جنازہ دونوں ہمارے مذہب میں ناجائز ہیں اور ہر ناجائز گناہ ہے اور گناہ میں کسی کا اتباع نہیں۔

پس یہ ہے مولوی نعیم الدین کا اپنے اعلیٰ حضرت بریلوی کو جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اعلے جان کر آپ کی حدیث کے ایک جزو اول کو اخفا کرنا تف ایسی بدمذہبی اور بے ادبی پر۔ نعوذ باللہ من الرفض الخفی والجلی۔ کھل گیا تقیہ پر کھل گیا۔

حالانکہ الہادی الحاجب ص ۔۔ میں امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ تبییض الصحیفہ میں فرماتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے جنازہ مبارک پر چھ بار نماز ہوئی اور کثرت اژدہام خلائق سے عصر تک ان کے دفن پر قدرت نہ پائی۔

اور مولانا شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ مستند مولوی نعیم الدین مدارج النبوت ج ۲ صفحہ ۴۹۳ میں فرماتے ہیں:۔

والآن در حرمین شریفین زادھما اللہ تعظیماً وتشریفاً متعارف است چوں خبرے رسد کہ فلاں مرد صالح در بلدے از بلاد اسلام فوت کردہ است شافعیہ نماز بروے مے کنند و بعض حنفیہ نیز با ایشاں شریک مے شوند۴ در گذاردن ایں نماز گفت دعائے است کہ مے کنند فلا باس بہ حضرت غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ در فتوح الغیب مے فرمایند کہ ہر روز بطریق ورد نماز جنازہ بر اموات آں روز بگذارد و ایشاں حنبلی اند و نزد امام احمد حنبل جائز است۔ ایضاً صفحہ ۴۹۰ و نماز گذارد بر شہداء احد بعد از ہشت سال از شہادت ایشاں۔

" یعنی اور اس وقت حرمین شریفین میں معمول ہے کہ جس وقت خبر پہنچتی ہے کہ فلاں مرد صالح نے کسی شہر اسلامی میں وفات پائی ہے شافعیہ اس پر نماز پڑھتے ہیں اور بعض حنفیہ بھی ان کے ساتھ شریک ہوتے ہیں۔ قاضی علی بن جاراللہ جو اس فقیر کے شیخ الحدیث تھے ان سے پوچھا گیا کہ حنفیہ جو اس نماز میں شریک ہوتے ہیں تو فرمایا کہ دعا ہے جو کرتے ہیں پس مضائقہ اس کا نہیں ہے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فتوح الغیب میں فرماتے ہیں کہ ہر روز بطریق ورد کے نماز جنازہ اس روز کی اموات پر پڑھا کرو اور آپ حنبلی تھے اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جائز ہے۔ اور نماز پڑھی گئی شہداء احد پر بعد آٹھ سال کے ان کی شہادت سے۔"

اور فوائد الفواد ملفوظات شاہ نظام الدین اولیاء دہلوی رحمہ اللہ صفحہ ۱۴۳ مطبوعہ نولکشوری میں مرقوم ہے:

" سخن در ایں افتاد کہ بعضے بر جنازہ غائب نماز مے گذارند۔ چگونہ باشد خواجہ ذکراللہ بالخیر فرمود کہ روا باشد و محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم بر نجاشی ہمیں نماز کردہ است او در غیبت مردہ بود۔"

یعنی گفتگو اس امر میں ہوئی کہ بعضے نماز جنازہ غائب پڑھتے ہیں یہ کیونکر ہے آپ نے ارشاد فرمایا روا ہے اور محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کے غائبانہ جنازہ کی نماز پڑھی تھی۔"

علی ہذا ملا علی قاری مکی حنفی رحمہ اللہ کے جنازہ غائب پہ نماز پڑھی گئی۔ چنانچہ "ترب الاماثل بتراجم الافاضل" صفحہ ۲۵ میں مرقوم ہے:۔

" وکانت وفاتہ بمکۃ سنۃ ۱۰۱۴ھ ودفن بالمعلی ولما بلغ خبرہ علماء مصر صلوا علیہ بجامع الازھر صلوۃ الغیبۃ فی مجمع یجمع اربعۃ الآف نفس ۔

یعنی ہوئی وفات انکی مکہ میں ۱۰۱۴ھ میں اور دفن کئے گئے معلیٰ میں اور جب خبر پہنچی علماء مصر کو تو ان پر جنازہ غائب کی نماز پڑھی گئی جامع ازہر میں چار ہزار مجمع کے

تقویۃ الایمان۔ جریدہ ترقی۔ مجرمین کا حوالہ (۵۳ء) کا جواب بھی سانحہ۔ نوٹ ۱۳ (ہونی)

۴ از قاضی علی بن جاراللہ کہ شیخ حدیث ایں فقیر بود پرسیدہ شد کہ حنفیہ چوں شریک مے شوند۔

فتاویٰ

س ۱۳۱ } دخلی رہن رکھ کر فائدہ اٹھانا جائز ہے یا سود؟ (محمد اسحٰق اوجھیانی)

ج ۱۳۱ } آج کل کے بعض علماء کے نزدیک اراضی مرہونہ سے فائدہ اٹھانا جائز ہے۔ لحدیث الظہر یرکب بنفقتہ۔

س ۱۳۲ } زکوٰۃ کن کن لوگوں کو دینا جائز ہے اور کن کن کو نہیں۔ کیا زکوٰۃ دیتے وقت ظاہر کر دینا زکوٰۃ کیلئے ضروری ہے۔ فی شخص کو زکوٰۃ دینے کی کوئی حد مقرر ہے یا حسب ضرورت سائل کو دیا جاوے خواہ مسلمان ہو یا ہندو۔ کل مفصل حال زکوٰۃ کا تجویز ہو۔ (سائل مذکور)

ج ۱۳۲ } زکوٰۃ کے مصارف خود قرآن شریف میں مذکور ہیں۔ اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ (الآیۃ)۔ زکوٰۃ دینے والے کا یہ فرض ہے کہ وہ سائل کو پہچان لے۔ یہ ضروری نہیں کہ اس بات کی تصریح بھی کر دے کہ یہ زکوٰۃ ہے۔ کتنا دے کتنا نہ دے اس کی کوئی قید نہیں۔ البتہ فقہاء نے لکھا ہے کہ اتنا نہ دے کہ سائل پر زکوٰۃ واجب ہو جائے۔ سائل مسلمان ہو یا غیر مسلم سب کو دینا جائز ہے۔

س ۱۳۳ } زید مبلغ بیس روپیہ عمر کو اس شرط پر دیتا ہے کہ کاتک میں وقت مقررہ پر گیہوں بیس سیر کے بھاؤ لوں گا حالانکہ اس وقت گیہوں کا بھاؤ پندرہ سیر کا ہے۔ یہ جائز ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۳۳ } جائز ہے۔ اس کا نام بیع سَلَم ہے۔ (۴) داخل غریب فنڈ)

س ۱۳۴ } اخبار اہلحدیث ۱۹ اپریل ۱۹۳۵ء کالم فتاویٰ کے سوال ۱۰۱ کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ چونکہ چھوت چھات خلاف اخلاق ہے اس لئے اُس کو اٹھایا گیا ہے۔

لہٰذا عرض ہے کہ چھوت چھات تو محض طعام الذین اوتوا الکتاب حل لکم سے ہی اٹھ گئی وطعامکم حل لھم نازل ہونے سے کیا فائدہ ہے اسی وجہ سے میں نے پوری آیت کا یہ مطلب لکھا تھا کہ اہل کتاب کا کھانا تمہارے لئے حلال ہے درانحالیکہ تمہارا کھانا اہل کتاب کو حلال ہو۔ یعنی جو اہل کتاب تمہارا حلال کھانا استعمال کر سکے اس کا حلال کھانا تمہارے لئے حلال ہے۔ مگر چونکہ اہل ہنود بوجہ چھوت چھات کے تمہارا حلال کھانا بھی استعمال نہیں کرتے اس لئے تم بھی اہل ہنود کا کھانا اپنے لئے حلال مت سمجھو کیونکہ یہ بڑی بے غیرتی ہے۔ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نے بھی اپنے فتاویٰ میں تحریر کیا ہے کہ ہاں اگر کوئی یوں سمجھے کہ اہل ہنود جو کہ اہل باطل ہیں۔ اہل اسلام سے جو کہ اہل حق ہیں ذلیل سمجھ کر پرہیز کرتے ہیں اس لئے ان سے پرہیز کریں تو کچھ مضائقہ نہیں۔ پس عرض ہے کہ جواب مدلل دیجئے۔

(اللہ دیا ہیڈ ماسٹر۔ خریدار اہلحدیث)

ج ۱۳۴ } بعض دفعہ اختلافی امر کو جتانے کے لئے غیر اختلافی سے ملا کر بیان کیا جاتا ہے۔ جیسے ولا علی انفسکم ان تاکلوا من بیوتکم او بیوت اباءکم او بیوت امھاتکم او بیوت اخوانکم او بیوت اخواتکم او بیوت اعمامکم (الآیۃ سورہ نور)

اپنے بیوت سے کھانا کسی طرح محل نظر نہیں ہو سکتا۔ بغرض اظہار مساوات ان کو ذکر کیا ہے۔ اسی طرح آیت مرقومہ میں طعامکم حل لھم کو پہلے کے ساتھ مسلمانوں کی نظروں میں مساوی دکھانے کو یکساں دکھایا گیا۔ واللہ اعلم۔

رہا مولانا تھانوی کا خیال سو اس پر شرعی دلیل چاہئے جو میرے ناقص علم میں نہیں۔

(۱) داخل غریب فنڈ)

س ۱۳۵ } زید کی شادی ہو کر تقریباً ۸-۹ سال کا عرصہ گزرا۔ اس عرصہ میں زید اور ہندہ میں کئی دفعہ فسادات ہوتے رہے نوبت یہاں تک پہنچی کہ زید ہندہ کو طلاق دینے پر آمادہ ہو گیا اور لوگوں کے روبرو بارہا طلاق کے الفاظ نکالتا رہا اور اپنی ملکیت فروخت کر کے ہندہ کا مہر ادا کرنے کا مصمم ارادہ کرتے ہوئے جماعت کے چند معزز اصحاب کے روبرو یہ بات بھی کہہ چکا ہے کہ ماہوار میری آمدنی کی رقم اتنی ہے اس رقم سے ہندہ کا مہر ادا کر دیا جائے۔ اس درمیان میں ہندہ بیمار ہو گئی۔ پہلے ہی سے ہندہ بیمار تھی ان فسادات کے باعث اور بھی سخت بیمار ہو گئی اس بیماری کی حالت میں والدین ہندہ کو اپنے مکان لے کر چلے گئے چھ ماہ تک سخت بیمار رہ کر ہندہ اپنے والدین کے مکان میں انتقال کر گئی۔ اس بیماری کی حالت میں بھی زید کی طرف سے کوئی نفقہ ہندہ کو نہیں ملا اور نہ ہندہ کی کوئی اولاد ہے۔ اب ہندہ کے والدین زید سے مہر اور جہیز وغیرہ کے طلب گار ہیں۔ زید کہتا ہے شریعت کی رو سے ہندہ کی ملکیت کا نصف حصہ مجھ کو آتا ہے۔ ہندہ کے والدین کہتے ہیں نہیں اس معاملے میں تمہارا کوئی حق ثابت نہیں ہو سکتا پوری ملکیت کے حقدار ہم ہیں۔ کیا اس معاملہ میں زید بھی نصف حصے کا حقدار ہو سکتا ہے؟

ج ۱۳۵ } منکوحہ زید بذریعہ طلاق زید سے اگر جدا نہیں ہوئی زید کا محض ارادہ ہی ارادہ طلاق رہا ہے تو زید کا دعوے صحیح ہے۔ قرآن مجید اس کی تصدیق کرتا ہے۔ (۲) داخل غریب فنڈ)

سائل جواب دے

ایک غیر معلوم مستفتی نے سوال کیا ہے کہ یہاں بمبئی میں امدنی کمتی ہے۔ سائل اس امدنی کی تشریح کرے اور اپنا نام لکھے۔

مستفتی صاحبان قواعد استفتا کی پابندی ضرور کریں۔ (مفتی)

فتاویٰ نذیریہ۔ مصنفہ حضرت مولانا سید نذیر حسین محدث دہلوی (۲ جلد) قیمت ۔ (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

متفرقات

اہلحدیث کے بہی خواہ اس کی ترقی واشاعت کے لئے کماحقہ کوشش کرتے ہیں کیونکہ اس کام میں امداد کرنے سے ان کا دین و دنیا میں بھی فائدہ ہی فائدہ ہے۔

۳ مئی تک ان احباب کرام کی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر مہلت یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ دفتر ہذا میں موصول ہو جانی چاہئے جن کے نمبر خریداری اہلحدیث ۳ مئی میں درج کئے گئے ہیں۔ ورنہ ہر دو صورتوں کی عدم تعمیل کے باعث حسب دستور سابق اخبار کا وی پی بھیج دیا جائے گا۔

مہلت یافتگان کی قیمت بھی موصول ہونی چاہئے۔ ان کو وی پی نہیں بھیجا جائے گا۔ نہ ہی مزید مہلت دی جائے گی۔

دفع افتراء مجھے اطلاعات موصول ہو رہی ہیں کہ میں نے علاقہ مدراس سے کینڈر پارا کے مقدمہ کے لئے از خود چندہ کر کے غبن کر لیا ہے۔ میں حلفیہ کہتا ہوں کہ یہ مجھ پر سراسر بہتان ہے۔ میں نے کسی جگہ سے چندہ وصول نہیں کیا۔ واللہ ما اقول شہید۔ راقم محمد ابو القاسم خالد بن محمد سعید صدیقی از بانت ضلع بالاسور۔ (مدراس)

دانت بغیر تکلیف نکالنے کے لئے میرے پاس ایک عمل ہے جس سے بغیر تکلیف کے دانت نکالا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ میرے پاس ایک دوائی بھی ہے جسے دانت پر لگانے سے دانت بآسانی نکال لیا جاتا ہے۔ ضرورت مند مجھ سے خط و کتابت کریں۔ ڈاکٹر محمد اسحاق ہومیو۔ ایم۔ اے۔ قصبہ اوجھانی۔ ضلع بدایوں۔

یاد رفتگان (۱) میرے والد ماجد ۴۔ ۵ روز معمولی بخار میں مبتلا رہ کر ۳۰۔ اپریل کو اس دار فانی سے عالم جاودانی کو سدھار گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم ہمارے سارے خاندان میں اس وقت بزرگ تھے۔ ان کی اس اچانک وفات سے ہم سب کو صدمہ عظیم ہوا ہے۔ (محمد ادریس خاں ودیارتھی از بدایوں)

(۲) مولوی کریم بخش صاحب والد ماجد مولوی محمد مصطفےٰ صاحب وکیل کھریانواں جو پکے موحد اور با اخلاق بزرگ تھے فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون (محمد سلیمان از مدن پور گیا)

(۳) مولانا حافظ عبداللہ غازی پوری کی ہمشیرہ جو بہت معمر تھیں ۸۔ اپریل کو انتقال کر گئیں۔ انا للہ مرحومہ آخری وقت تک مذہبی ارکان و اعمال کی پابند رہیں اور متعدد حج بھی کر چکی تھیں۔

(حکیم محمد یوسف محلہ سید واڑہ غازی پور)

مرزا نمبر شائع ہوگا

حسب اعلان سابقہ مرزا نمبر شائع کرنے کا ارادہ کر لیا گیا ہے جو ۲۴ مئی کو شائع کیا جائے گا۔ تاجر حضرات کے لئے اشتہار دینے کا بہترین موقع ہے ... مئی تک اشتہارات مع اجرت دفتر میں پہنچ جانے چاہئیں۔ ایجنٹ صاحبان تعداد مطلوبہ سے اطلاع دیں۔ (مینیجر اہلحدیث امرتسر)

اہلحدیث: جملہ مرحومین کی وفات کا ہمیں ... صدمہ ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے اور ان کے متعلقین کو صبر عطا کرے۔ ناظرین کرام بھی ان کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفرھم وارحمھم۔

دعائے صحت مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی سخت علیل ہیں۔ حالات تشویش انگیز ہیں۔ ناظرین ان کے لئے دعائے صحت فرمائیں۔

(خاکسار حسین میاں از پھلواری)

(۲) میری نانی صاحبہ چند سال سے موتیا بند میں مبتلا ہیں ان کے لئے دعا صحت فرمادیں۔

(محمد داؤد از کیندرہ پاما)

(۳) میری اہلیہ بعارضہ فالج بائیں جانب عرصہ ایک سال سے صاحب فراش ہے۔ علاج معالجے سے افاقہ نہیں ہوا۔ احباب کرام میں سے اگر کسی کے پاس کوئی مجرب نسخہ ہو تو مجھے اطلاع دیں۔ دیگر حضرات دعائے صحت فرما کر مشکور فرمائیں۔

(حاجی اکرام احمد از نواب گنج ڈاک خانہ پریاواں ضلع پرتاب گڈھ)

اہلحدیث۔ اللھم اشفھم بشفائک وداوھم بدوائک۔

ضرورت ہے مسجد اہل حدیث نیلگری علاقہ مدراس کے لئے ایک عالم باعمل کی جو وعظ و تذکیر درس تدریس دے سکتے ہوں ضرورت ہے۔ عمر ۳۵ سال سے کم نہ ہو سردست دو سال کے لئے عارضی تقرر ہوگا۔ بعدہ صورت حالات بہتر ہونے پر مستقل کر دیا جائے گا۔ راقم مولوی ابو سعید عبد الرحمن فریدکوٹی۔ ولنگٹن۔ نیلگری مدراس۔

ضرورت معلمہ لڑکیوں کی تعلیم کے لئے ایک صالحہ تجربہ کار معلمہ کی ضرورت ہے۔ جو پرائمری تک اردو، حساب، جغرافیہ وغیرہ کی تعلیم دے سکے۔ درخواستیں مع نقول سارٹیفکیٹ پتہ ذیل پر آنی چاہئیں۔ سکرٹری انجمن اہل حدیث جامع مسجد اہل حدیث پتوکے۔ ضلع لاہور۔

عزیز عطاء اللہ کی حالت بہ نسبت سابقہ روبصحت ہے۔ اثنائے بخار میں درد نقرس کا حملہ ہوا جس میں اب بہت کمی ہے۔ امید ہے آئندہ ہفتہ ناظرین کو مکمل خوشخبری سنائیں گے۔ حال پرسان اور دعا گوؤں کو خدا جزاء خیر دے۔

تلاش عزیز مسمی عبد اللہ ولد مولوی محمد علی شیر فروش دار برٹن ضلع شیخوپورہ عمر تقریباً ۲۲ سال عرصہ دو سال سے عدم پتہ ہے۔ کسی صاحب کو علم ہو تو اطلاع دیں۔

سکرٹری انجمن اہلحدیث منڈی پتوکے ضلع لاہور۔

(۴) جناب کے حاجی عبد القادر صاحب سیلو شاہی (شمالی آرکاٹ) انتقال کر گئے۔ انا للہ۔ مرحوم پابند صوم و صلوٰۃ و نیک سیرت، خوش خو تھے۔ خداوند تعالیٰ مرحوم کو

ملکی مطلع

اہالی امرتسر کی تکلیف

قابل توجہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ امرتسر

انگریزی باجوں گراموفون کی کثرت نے عام اہل شہر کا ناک میں دم کر رکھا ہے۔ شوقین لوگ جب اپنے کاروبار سے فارغ ہو کر رات کو دس گیارہ بجے گھروں میں آتے ہیں تو اپنے مکانوں کی چھتوں پر چڑھ کر گراموفون بجانا شروع کر دیتے ہیں جس سے تمام اہل محلہ کو بے آرامی ہوتی ہے۔ خاصکر مزدور پیشہ لوگ جنہوں نے صبح سویرے اٹھ کر کام پر جانا ہوتا ہے۔ باجوں کی آواز سے آرام کی نیند نہیں سو سکتے۔ جس سے بے چاروں کو بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ حالانکہ یہ بات پولیس کے اختیارات میں سے ہے کہ آبادی میں کوئی کام مخل آسائش ہو تو اس کو حکماً بند کر دے۔ اس لئے ہم جناب صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بہادر کی خدمت میں اہل شہر کی یہ سخت تکلیف پیش کر کے درخواست کرتے ہیں کہ گراموفون بجانے والوں کو ہدایت کی جائے کہ امن و آسائش عوام الناس کے لحاظ سے رات کے وقت نچلی منزل میں بجایا کریں اوپر کی منزل میں نہ بجائیں۔ امید ہے صاحب موصوف پبلک کی اس واجبی تکلیف پر غور کر کے مشکور فرماویں گے۔

تعصب کی حد ہو گئی

واقعہ حائلہ یعنی حملہ بر سلطان ابن سعود کی حقیقت خوب واضح ہو گئی۔ تمام دنیا کے بادشاہوں اور برگزیدہ لوگوں نے جلالۃ الملک اور ولی عہد سلامتی پر ان کو مبارک باد کے تار بھیجے۔ جب مذہبی صورت میں اعتراض ہوا کہ حرم شریف میں قتل وقتال ناجائز ہے پھر کیوں ایسا کیا گیا۔ اس کا جواب دیا گیا کہ اگر مخالف حرم میں حملہ کرے تو اسی جگہ اس کا جواب دینا بھی جائز ہے۔ جب اُنکی طرف سے کوئی اعتراض باقی نہ رہا تو یاروں نے ایک اور طرح بات بنائی کہ

> ہمیں حاجیوں نے بتایا ہے کہ جو یمنی مارے گئے انہوں نے حملہ نہ کیا تھا بلکہ حجر اسود کو بوسہ دینے کے لئے آگے بڑھے تھے سعودی سپاہیوں نے ان کو روکا کہ بادشاہ سلامت آتے ہیں۔ انہوں نے کہا یہاں بادشاہ غیر بادشاہ سب برابر ہیں۔ اس پر سپاہیوں نے ان کو قتل کر دیا۔
>
> (الفقیہ اور منادی)

اہلحدیث اگر یہ حضرات اصول روائت کے پابند نہ ہوں تو انہیں اختیار ہے۔ مگر ہم تو اصول روائت کو نہیں چھوڑ سکتے۔ اصول روائت یہ ہے کہ راوی مجہول الاسم یا مجہول الوصف کی روائت معتبر نہیں ہوتی۔ اس قانون کے موافق معترضین کا فرض ہے کہ ان حاجیوں کے نام اور اوصاف بتائیں۔ اس کے بعد اتصال روائت پر بحث ہوگی۔ جب تک وہ اس فرض سے سبکدوش نہ ہوں ان کا حق نہیں کہ ان مجہول الاسم و نامعلوم الحال حاجیوں کی روائت سرکاری مصدقہ اعلان کے خلاف پیش کریں۔

آئیے ہم ایک حاجی صاحب کا بیان سناتے ہیں۔ مگر کسی مجہول الاسم یا نامعلوم الحال کا نہیں۔ بلکہ معلوم الاسم و معلوم الحال و معروف الاوصاف حاجی کا۔

امرتسر کے مشہور ڈاکٹر اشفاق محمد صاحب حنفی المذہب ہیں، شاہ ابو الخیر دہلوی مرحوم کے راسخ مرید ہیں۔ ایام حج میں پیر جماعت علی شاہ علیپوری کے معالج رہے ہیں۔ آپ ۲۰ مئی کو واپس آئے ہیں۔ ان سے ہم نے دریافت کیا تو انہوں نے بھی اس واقعہ کو اسی طرح بیان کیا جس طرح حجاز کے سرکاری اعلان میں شائع ہوا ہے۔

شکریہ کیا اب بھی خواجہ حسن نظامی صاحب اس کے قبول میں پس و پیش کرینگے۔ (غالباً نہیں)

سلور جوبلی

یہ ہفتہ ہندوستان میں بڑی شان وشوکت اور تفریحات کا گذرا ہے۔ ہر جگہ چہل پہل رہی۔ اگر کہیں جلسے ہو رہے تھے تو کہیں کھیلیں ہو رہی تھیں۔ مٹھائیاں بٹ رہی تھیں اور بچے کھیل رہے تھے۔ ہر کوئی خوش خرم تھا۔ ہاں کسی کسی شخص کے منہ سے یہ بھی نکلتا تھا کہ شاہان اسلام کے زمانہ میں ایسے مواقع پر بڑی بڑی نوازشات ہوتی تھیں۔ جو زمانہ بدلنے کے ساتھ ہی بدل گئیں ؎

وہ دن ہوا ہوئے کہ پسینہ گلاب تھا

ڈاکوں کی کثرت

ناظرین اخباروں میں پڑھتے ہونگے کہ روزانہ ڈاکوں کی خبریں آتی ہیں۔ ڈاکے بھی معمولی نہیں پڑتے بلکہ خوفناک طور پر یعنی ریوالوروں اور بندوقوں کے ساتھ مسلح ہو کر۔ یہ ترقی حکومت سے بھی مخفی نہیں۔ یہ بھی ہم جانتے ہیں کہ حکومت ان کے انتظام سے بے خبر بھی نہ ہوگی۔ مگر ہم یہ کہنے سے نہیں رک سکتے کہ آج تک جو کچھ حکومت نے کیا یا کر رہی ہے۔ یعنی جو علاج ہو رہا ہے اس سے ہماری بیماری رفع نہ ہوگی۔ ہاں اسباب کی تلاش کر کے ان کو دفع کیا جائے تو مفید ہوگا۔ یعنی اس بات کی بے لاگ تحقیق کی جائے کہ ڈاکے کیوں ڈالے جاتے ہیں۔ اس کا جواب ایک اور صرف ایک ہی ہے کہ پیٹ خالی ہو رہے۔ تعلیم حاصل کر کے زندگی سے بیزار ہو رہے ہیں۔ بس پھر مرتا کیا نہیں کرتا۔ بہر حال ہماری تلاش میں ان ڈاکوں کا سبب پیٹ خالی ہونا ہے۔ جو دن بدن بڑھتا جا رہا ہے۔ شہروں خصوصاً سرمایہ دار

مندرجہ حال ہندوستان کے مطبوعہ شاہوار اطلاعات حسن حال کی تشریح اتان نمبر ۱۲ (۳۴۳)

ahmadimuslim.de

شہروں میں بے چینی دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ خدا نہ کرے کہ لوگ حکومت کے انتظام سے نا امید ہو کر اپنے لئے کوئی اور سبیل تجویز کریں۔

سرکاری اعلان

قانون محصول تمباکو فروشی پنجاب ۱۹۳۴ء اور اس کے ماتحت قواعد پنجاب میں ۱۹ اپریل ۱۹۳۵ء سے نافذ کئے گئے ہیں۔ لہٰذا اب کسی شخص کا بنے ہوئے تمباکو کو بغرض فروخت رکھنا یا فروخت کرنا خلاف قانون ہوگا۔

سوائے اس صورت کے کہ تاجروں کے اس لائسنس جو ایک دوکاندار یا پھیری والے کے لئے ایک ہی قسم کا ہوگا کی شرائط اور قواعد کے مطابق ایسا کیا جائے۔ بنے ہوئے تمباکو سے ایسا تمباکو جو کسی شکل و صورت میں پینے یا کھانے یا کسی اور استعمال مثلاً نسوار لینے کے لئے مقصود ہو یا کسی ایسی تیار کردہ چیز یا تمباکو کی آمیزش سے مراد ہے جو متذکرہ بالا مقصد یا استعمال کے لئے ہو اور اس میں بیڑی سگرٹ یا سگار شامل ہیں۔ قانون یا قواعد مذکورہ کے احکام و شرائط اس شخص پر عائد نہیں ہوتے جو خود یا اپنے خاندان کے افراد یا مزارعان یا اجرت پر رکھے ہوئے مزدوروں کے ذریعہ تمباکو کی کاشت کرتا ہو۔ جہاں تک ایسے کاشت شدہ تمباکو کا تعلق ہے۔ لائسنس کے فارم تیار کرنے کا انتظام ہو رہا ہے۔ اور وہ یکم جولائی ۱۹۳۵ء کو یا اس کے بعد دستیاب ہو سکیں گے۔ لہٰذا ۳۰ جون ۱۹۳۵ء سے پہلے کوئی شخص لائسنس نہ رکھنے کے متعلق قابل تعزیر نہیں ہوگا۔ متذکرہ بالا قواعد کی اہم شرائط واقفیت عامہ کے لئے ذیل میں بیان کی جاتی ہیں۔

(۱) لائسنس کی فیس ۲ روپیہ ہوگی اور جملہ لائسنسوں کی میعاد تاریخ اجراء سے ہر سال ۳۱ مارچ کو ختم ہو جائیں گی۔

(۲) ہر ایک لائسنس کسی خاص شخص کے لئے جاری کیا جائے گا اور وہ قابل انتقال نہیں ہوگا اور وہ کسی شخص کو جو عمر میں اٹھارہ سال سے کم ہو جاری نہیں کیا جائے گا۔

(۳) بنے ہوئے تمباکو کو فروخت کرنے یا ذخیرہ میں رکھنے کی اجازت صرف لائسنس میں تخصیص کردہ عمارت میں ہوگی۔ لیکن ایک پھیری والا اس ضلع کی حدود میں جس کے لئے اس نے لائسنس لیا ہو عام جگہ پر بنا ہوا تمباکو بیچ سکتا ہے

(۴) کوئی لائسنس دار کسی ایسے شخص کے پاس بنا ہوا تمباکو فروخت نہیں کریگا۔ جس کی بظاہر عمر ۱۶ سال سے کم ہو۔

(۵) ہر لائسنس دار کو لازم ہے کہ وہ لائسنس میں تخصیص کردہ عمارت کے بیرونی بڑے دروازہ پر ایک سائن بورڈ رکھے جس سے اردو یا انگریزی میں نمایاں حروف میں یہ ظاہر ہو کہ وہ بنے ہوئے تمباکو کا لائسنس یافتہ تاجر ہے۔ نیز اس سائن بورڈ پر اس کا نام اور اس کے لائسنس کا نمبر درج ہو۔

(۶) اول اور دوسرے درجہ کے جملہ افسران آبکاری کو کسی لائسنس دار کا لائسنس، حساب کتاب اور ذخیرہ دیکھنے کا اختیار دیا گیا ہے۔

لاہور ۲۳ اپریل ۱۹۳۵ء

(فضل الٰہی ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات پنجاب)

ایضاً حکومت پنجاب اپنے گزٹ کی غیر معمولی اشاعت میں اعلان شائع کر رہی ہے کہ پنجاب اشٹامپ (ترمیمی) ایکٹ نمبر ۳ ۱۹۳۵ء جس کی رو سے ایسی غیر منقولہ جائداد کے متعلق جو صوبہ ہذا میں کسی میونسپلٹی رقبہ مشتہرہ یا چھاؤنی میں واقع ہو دستاویزات انتقال پر محصول اشٹامپ کی شرح موجودہ شرح سے نصف ہو گئی ہے ۶ مئی ۱۹۳۵ء سے نافذ کیا جائے گا اور تاریخ مذکور سے قانون انتقال جائداد چہارم ۱۸۸۲ء کی دفعات ۵۴ و ۱۰۷ اور ۱۲۳ کی شرائط و احکام کا اطلاق پنجاب میں مندرجہ ذیل رقبہ جات پر وسعت پذیر ہوگا۔

(۱) جملہ بلدیات۔ (۲) جملہ رقبہ جات مشتہرہ جن کے متعلق پنجاب میونسپل ایکٹ ۱۹۱۱ء کی دفعہ ۲۴۱ کے ماتحت اعلان کیا گیا اور اشتہار دیا گیا ہو۔ لہٰذا یہ لازمی ہوگا کہ کسی ایسی غیر منقولہ جائداد کے متعلق جو پنجاب میں کسی میونسپلٹی یا رقبہ مشتہرہ کے اندر واقع ہو ہر فروخت اجارہ یا ہبہ ایک باضابطہ اشٹامپ شدہ اور رجسٹری شدہ دستاویز کے ذریعہ عمل میں آنا چاہیئے۔

پنجاب میں کسی میونسپلٹی یا رقبہ مشتہرہ کے اندر واقع کسی جائداد غیر منقولہ کے متعلق زبانی معاہدے ۶ مئی ۱۹۳۵ء کو اور اس کے بعد اسی طرح کالعدم ہونگے جس طرح یہ چھاؤنیوں کی صورت میں زیر دفعہ ۲۸۷ کینٹونمنٹس ایکٹ ۱۹۲۴ء (ایکٹ دوم ۱۹۲۴ء) کالعدم ہوتے ہیں۔

لاہور ۲۹ اپریل ۱۹۳۵ء

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

گورنمنٹ وڈ ورکنگ انسٹی ٹیوٹ

گورنمنٹ وڈ ورکنگ انسٹی ٹیوٹ جالندھر کا داخلہ ۱۵ مئی ۱۹۳۵ء تک جاری رہے گا۔ انٹرنس پاس۔ اینگلو ورنیکلر۔ ورنیکلر مڈل پاس اور انڈسٹریل مڈل پاس امیدواران کی ایک محدود تعداد لیجائیگی ہوسٹل موجود ہے اور خرچ خوراک واجبی ہے۔

پنجاب بھر میں چوب تراشی کی یہ واحد سرکاری درس گاہ ہے۔ جس میں اس فن کے متعلق مکمل تعلیم دی جاتی ہے۔ اور اس کے متعلق جدید ترین برقی قوت سے چلنے والی کلوں پر کام کرنا سکھایا جاتا ہے۔ قواعد اور فارم داخلہ ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ وڈ ورکنگ انسٹی ٹیوٹ جالندھر شہر سے طلب کریں۔

لاہور۔ یکم مئی ۱۹۳۵ء

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

اجمال و تفصیل۔ سورہ یوسف کی عالمانہ تفسیر (۳۴۴ ص) از قاضی سلیمان منصورپوری۔ قیمت عہ (مجلد)

مومیائی ۱۵/۱

مصدقہ علماء اہل حدیث وہزارہا خریداران "اہلحدیث"
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل ودق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنےٰ کرشمہ ہے...... چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک عہ۔ آدھ پاؤ ے۔ پاؤ بھر ے مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔

تازہ شہادات

جناب ماسٹر عبدالرزاق خان صاحب ہریا
"کچھ لوگوں کو میں نے مومیائی منگوا کر دی تھی۔ ان کو فائدہ ہے دو چھٹانک اور بھیج دیں" ۷/ مارچ ۱۹۳۵ء

جناب منشی عبدالحق صاحب سوداگر چرم اونسی بھنگواں۔ "ایک چھٹانک مومیائی مجھی احسن اختر ساکن رجوعہ نے آپ کے یہاں سے منگوا کر دی تھی جس کے استعمال سے از حد فائدہ ہوا۔ اس لئے گذارش ہے کہ واپسی ڈاک ایک پاؤ مومیائی بذریعہ وی پی روانہ فرمائیں"
(۲۰ فروری ۱۹۳۵ء)

(مومیائی منگوانے کا پتہ)

دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

اطلاع ۱۴/۱

} ہماری مشہور ہردلعزیز خوش ذائقہ ایجاد اکسیر ہاضمہ کا استعمال کرنا اور ہر وقت ہر گھر میں رکھنا ضروری ہے۔ کیونکہ یہ تمام شکائتوں کو دور کر کے معدہ کو مقوی کرتا ہے اور بدن میں خون صالح پیدا کر کے تندرستی بڑھاتا ہے اور دائمی قبض۔ بدہضمی، درد شکم اور نفخ ہو جانا۔ کمی اشتہا یعنی بھوک نہ لگنا۔ کھٹے ڈکار آنا۔ منہ سے بدمزہ پانی آنا۔ ضعف معدہ۔ وبائی امراض۔ ہیضہ۔ اسہال پیچش وغیرہ اور دیگر امراض میں مثل تریاق کے حکمی تاثیر رکھتا ہے۔ بھوک بڑھاتا ہے۔ سخت سے سخت غذا فوراً ہضم کرتا ہے۔ چہرہ پر رونق، رعب، وجاہت پیدا کرتا ہے کھانا کھانے کے بعد استعمال کرنے سے کھانا فوراً ہضم ہو کر طبیعت ہلکی پھلکی اور دل خوش ہو جاتا ہے۔ اس سے معمولی غذا بھی مقویات کا کام دیتی ہے۔ فساد خون کو زائل کر کے رنگ بدن صاف شفاف رکھتا ہے۔ پژمردہ طبیعت کو خورسند کرتا ہے اور وہم و فکر دور کرتا ہے۔ اس سے وقت پر جادو کا اثر ہوتا ہے۔ دل۔ دماغ۔ جگر وغیرہ اعضاء رئیسہ کو طاقت پہنچتی ہے۔ قیمت فی ڈبہ ۔ محصول ۵/

اکسیر موتی دانت } دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ اور دانت سفید موتیوں کی طرح چمکیلے ہو جاتے ہیں۔ قیمت صرف ۸/ محصول ۵/
اکسیر ہاضمہ ایجنسی۔ لاہوری گیٹ کوچہ چشتاں ۹ امرتسر

مسلم چاول ہاؤس ۱۵/۱

چاول ہر قسم و باسمتی ایک سالہ دو سالہ۔ ڈیڑہ دون۔ ادھواڑ۔ منگرہ۔ تھوک و پرچون ایک بوری تک صابون و کریانہ یعنی بادام و مصالحہ وغیرہ و دالیں ہر قسم بارعایت مل سکتی ہیں۔ محرم وغیرہ کے لئے مسلم برادران و دکانداران فرمائش دیکر مشکور فرمادیں۔
(نوٹ) آرڈر کی تعمیل آمد نقد روپیہ یا وصولی بلٹی بذریعہ بنک یا وی پی کے ذریعہ کی جاتی ہے۔
چوہدری سردار علی ولی محمد۔ لکڑ منڈی
نزد ڈاکخانہ ڈھاب بستی رام۔ امرتسر

ہندوستانی ممیرے کا سرمہ ۲۵/۱

رجسٹرڈ۔ نمبر ۱۷۵۷

آنکھوں کی بیماریوں کی اکسیر و بےنظیر دوا ہے
سینکڑوں روپیہ کی دوائیں اچھے سے اچھے علاج جن بیماریوں میں فائدہ نہ دیتے تھے اس سرمہ سے فائدہ ہوا۔ آنکھوں سے پانی بہنا۔ نگاہ کی کمزوری دھند۔ ککرے۔ انکھ جینی۔ پرانی لالی۔ جالا۔ پھلی۔ چھڑا ناخونہ ایسے سخت امراض میں چند دن لگانے سے آنکھیں بھلی چنگی معلوم ہوتی ہیں۔ دماغی محنت والوں کی گرمی و جلن دور کر کے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا نگہبان ہے۔ نمونہ ا کے ٹکٹ بھیج کر منگوا لو اور آزما لو۔ قیمت فی تولہ عہ۔ مع خوبصورت سرمہ دانی و سلائی کے عہ تولہ۔
(منگوانے کا پتہ)
منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی (اودھ)

تمام دنیا میں بےمثل ۲۹/۱

سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ۔ چار روپیہ

تمام دنیا میں بےنظیر
مشکوٰۃ مترجم و محشی

اردو کا ہدیہ سات روپیہ

ان دونو بےنظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

عبدالغفور غزنوی مالک کارخانہ
انوارالاسلام امرتسر

کتب تفاسیر

از تصنیف حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مدظلہ العالی

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن } عربی زبان میں۔ بڑی شان وشوکت اور حسن منظر سے مقبول خاص وعام ہو چکی ہے۔ تفسیر مذکور جن اہل علم حضرات نے دیکھی ہے بہت پسند فرمائی ہے۔ مفسرین کا متفقہ اصول القرآن یفسر بعضہ بعضًا کی عملی تصویر دیکھنی ہو تو یہ تفسیر دیکھئے۔ ہر آیت کی تفسیر میں کسی دوسری آیت سے استشہاد کیا گیا ہے کاغذ مصری رنگ بہت عمدہ۔ لکھائی چھپائی بہت اچھی۔ سائز ۱۸×۲۲/۴۔ ضخامت ۴۰۰ صفحات۔ قیمت صرف للعہ (چار روپے) ٭ تا بلدید ہے۔

تفسیر ثنائی } اُردو زبان میں ہے۔ یہ تفسیر بہت مفید اور پسندیدہ ہے۔ جس میں خاص خوبی یہ ہے کہ قرآنی مضمون مسلسل معلوم ہوتا ہے۔ ایک کالم میں ترجمہ ہے دوسرے میں تفسیر مع ترجمہ ہے۔ نیچے حواشی میں شان نزول درج ہے۔ اس سے نیچے مختلف حواشی مخالفین کے متعلق ہیں۔ اس تفسیر کی آٹھوں جلدیں طبع ہوکر بعض مکرر سہ کرر بھی چھپی ہیں۔ تفصیل حسب ذیل ہے

جلد اول سورہ فاتحہ و بقرہ۔ قیمت عہ۔ جلد ثانی۔ سورہ آل عمران، نسا۔ قیمت عہ

جلد ثالث سورہ مائدہ۔ انعام۔ اعراف عہ۔ جلد رابع۔ از انفال تا سورہ بنی اسرائیل عہ

جلد خامس۔ از بنی اسرائیل تا سورہ شعرا۔ عہ۔ جلد ششم۔ از شعرا تا صافات۔ عہ۔

جلد ہفتم۔ از صافات تا سورہ نجم۔ جلد ہشتم۔ از سورہ قمر تا والناس۔ قیمت عہ

نوٹ:۔ ہر جلد کی قیمت علیحدہ علیحدہ دو روپے ہے۔ اور پورا سٹ اگر اکٹھا خریدا جائے تو ۱۲ روپے میں روانہ کیا جاتا۔ محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

تفسیر بیان الفرقان علیٰ علم البیان } حضرت مولانا صاحب ممدوح نے اس تفسیر کو عربی زبان میں تصنیف کیا ہے۔ شروع میں مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ جس میں علم معانی، علم بیان وغیرہ کی اصطلاحات درج کی گئی ہیں۔ اور تفسیر میں بھی جہاں کہیں ان اصطلاحات کا ذکر آیا ہے ان کے نمبر دیئے گئے۔ تاکہ قاری ورق الٹ کر فوراً دیکھ سکے۔ سر دست سورہ فاتحہ و بقرہ کی تفسیر شائع کی گئی ہے۔ کتابت وطباعت بہت عمدہ۔ کاغذ سفید۔ سرورق رنگین۔ قیمت صرف ۱۲ر۔ علاوہ محصول۔

تبویب القرآن } مصنفہ مولانا وحید الزمان صاحب حیدرآبادی۔ (مع حواشی تفسیر وحیدی) اس کتاب میں ہر صفحہ کے دو کالم ہیں۔ ایک میں قرآن کی آیات ہیں، دوسرے میں ان کا ترجمہ مندرج ہے۔ اور نیچے تفسیر وحیدی کے حواشی درج ہیں۔ لائق مصنف نے ہر ایک مضمون کے متعلق تمام آیات قرآنی کو یک جا جمع کر دیا ہے۔ جس سے علماء، طلباء اور واعظین ومناظرین کو بے حد آسانی ہوگئی ہے۔ تمام کتاب کو چار فصلوں میں تقسیم کیا ہے۔ (۱) اعتقادیات۔ (۲) فقہ القرآن۔ (۳) قصص القرآن۔ (۴) المتفرقات۔ ہر فصل میں کئی باب ہیں۔ ضخامت ۵۰۷ صفحات۔ قیمت للعہ

منگانے کا پتہ:۔ **دفتر اہلحدیث امرتسر**

سرمہ نور العین ۱۸/۲۵

(مصدقہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بےنظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ

مینیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

پلنگ کے پھول } یہ ایک عجیب تیل ہے جس کو فرانسیسی ڈاکٹر نے حال ہی میں تیار کیا ہے آدمی کیسا ہی سست، بڈھا، کمزور کیوں نہ ہو۔ اس کو وقت سے ایک گھنٹہ پیشتر لگانے سے فوراً قوی بن جاتا ہے اور لطف اٹھاتا ہے۔ اس تیل کے استعمال کرنے والے سے قرینہ خوش رہتی ہے زیادہ تعریف فضول ہے۔ آزمائش شرط ہے۔ قیمت ایک شیشی عہ۔ تین شیشی کے خریدار کو ایک شیشی مفت۔ محصول ڈاک ۴ر

پتہ:۔ محمد شفیق اینڈ کو آگرہ

اکسیر عثمانی } آنکھوں سے پانی بہنا، نگاہ کی کمزوری۔ پلکوں کا اڑنا۔ رو ہے۔ پرانی لالی۔ جالا۔ پھولی۔ ناخونہ وغیرہ وغیرہ سخت مہلک امراض چشم کے دفع کرنے میں بفضلہ اکسیر کا کام کرتا ہے گرمی وجلن دور کر کے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا محافظ ہے۔ نمونہ ۴ر قیمت فی تولہ ایکروپیہ (عہ) مع محصول ڈاک۔

پتہ:۔ ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ

اسلامی تصوف } (اردو ترجمہ) مصنفہ علامہ ابن قیمؒ۔ تصوف اسلام کے موضوع پر یہ نہایت جامع کتاب ہے۔ قیمت عہ۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔

پتہ:۔ مینیجر اہلحدیث امرتسر

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب شیخ عبدالحق صاحب سب جج بہادر درجہ دوئم لائل پور

نمبر مقدمہ ۱۲۳

فرم گوبندہ مل ٹکایا مل آڑھتی غلہ منڈی لائلپور بذریعہ رام پیارا مل ولد گوبندہ مل و گنیش داس ولد رام ٹکایا مل حصہ دار فرم مذکور۔

بنام احموں ولد کہدرا ذات کوبہار سکنہ چاہ پیپلی تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ

دعوےٰ ۶-۱۲-۲۸۲ روپے

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی احموں مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے اس لئے اشتہار ہذا بنام مدعا علیہ مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہ مذکور تاریخ ۱۰ مئی ۱۹۳۵ء کو مقام لائل پور حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۲۷ اپریل ۱۹۳۵ء بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم　　مہر عدالت

بعدالت جناب میاں محمد اسلم صاحب سینئر سب جج بہادر جھنگ

نمبر مقدمہ ۹۴

چوہدری نانک چند ولد چوہدری آسا نند قوم تبرہ سکنہ بستی نانک پورہ داخلی بھنگو تحصیل شورکوٹ وغیرہ قرضخواہان۔

بنام کرم سنگھ ولد جوسا مل قوم چوگھ سکنہ بدھ رجیانہ تحصیل شورکوٹ۔ مقروض

درخواست قرار دیئے جانے دیوالیہ

مقدمہ ہذا میں نانک چند وغیرہ قرضخواہان سائل نے درخواست زیر دفعہ ۹/۱۳ ایکٹ دیوالیہ برخلاف کرم سنگھ مقروض برائے قرار دیئے جانے دیوالیہ گذرانی ہے اور اُس کی سماعت کے واسطے تاریخ پیشی ۲۶/۷/۳۵ مقرر ہوئی ہے۔ اس لئے ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ جو کچھ عذر رکھتے ہو تاریخ مقررہ پر اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہو کر عدالت ہذا میں پیش کرو۔

آج بتاریخ ۱/۵/۳۵ ہمارے دستخط و مہر عدالت ہذا سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم　　مہر عدالت

کتب تفاسیر

تفسیر فاتحۃ الکتاب } مصنفہ مولوی محمد یوسف صاحب جلبپوری۔ یہ تفسیر لباب التاویل کا ایک حصہ ہے جو مضامین عقلیہ و نقلیہ کے اعتبار سے مجمع البحرین ہے۔ علاوہ ذاتی استنباط کے ۵۰ کتب کی عبارات سے مرتب کی گئی ہے۔ اس کو علماء نے پسند فرمایا ہے۔ قیمت ۴ر

تفسیر سورہ یوسفؑ } (نظم اُردو) سورہ یوسف کو خدا نے احسن القصص فرمایا ہے۔ واقعی اس میں عجیب و غریب و دلچسپ حالات اور معرفت حق اور صبر و استقامت کے نکات ہیں۔ اس کی پوری تفسیر سلیس اردو نظم میں درج ہے۔ قیمت ۱۰ر

تفسیر محمدی } اس تفسیر میں لائق مصنف پہلے آیت قرآنی لکھ کر نیچے پنجابی زبان میں ترجمہ کرتے ہیں۔ پھر اس سے نیچے فائدہ میں بعد ازاں مذکورہ آیتوں کی پنجابی زبان میں نہایت عمدہ تفسیر کرتے ہیں۔ قیمت جلد اول ۱۴ر۔ دوم ۱۲؍ سوم ۱۲؍۔ چہارم ۱۲؍۔ پنجم ۱۴ر۔ ششم ۱۲؍۔ ہفتم ۱۲؍ ۱۴ر

تفسیر سورہ والتین } از مولانا ابوالکلام صاحب آزاد۔ اس کی تعریف میں مولانا کا نام ہی کافی ہے۔ قیمت صرف ۸ر

اکرام محمدی } (پنجابی نظم) مصنفہ مولانا محمد دلپذیر صاحب بھیروی۔ اس کتاب میں فاضل مصنف نے سورہ والضحےٰ کی تفسیر کرتے ہوئے آنحضرت صلعم کی سیرت مبارکہ کے متعلق بیش بہا معلومات جمع ہیں۔ علاوہ بریں دیگر مباحث شرعیہ پر بھی عالمانہ و محققانہ قلم اٹھایا ہے۔ لکھائی چھپائی دیدہ زیب۔ ضخامت ۵۷۲ صفحات۔ قیمت ۲؍

تفسیر موضح القرآن } مؤلفہ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحبؒ اُردو میں تقریباً یوں تو بیسیوں عالموں نے قرآن مجید کی تفسیریں لکھی ہیں مگر اس قدر جامع اور مختصر تفسیر جس کو قریباً تمام عالموں نے مشعل راہ بنایا ہو کسی نے نہیں لکھی۔ یہ تفسیر اتنی مستند ہے کہ ہندوستان کے تمام عالموں نے صحیح تسلیم کیا ہے۔ قیمت ۸؍

تخریج ہدایہ عسقلانی } فقہ کی مستند کتاب ہدایہ میں جو احادیث بے سند درج ہیں اس کتاب میں ان کو مسند مع تنقید بنایا ہے۔ مؤلفہ حافظ ابن حجر عسقلانی۔ علما اور طلبا کو بہت مفید ہے۔ قیمت ۱؍

مشکوٰۃ شریف (عربی) } فن حدیث کی مقبول اور مستند کتاب ہونے کی وجہ سے آج اس کا درس ہر جگہ ہو رہا ہے۔ کئی مرتبہ طبع ہو چکی ہے۔ مگر اب کی مرتبہ خاص اہتمام سے چھاپی گئی ہے۔ قیمت ۶؍

جامع الترمذی } (عربی) یہ کتاب نہ صرف صحاح ستہ ہی میں مشہور ہے۔ بلکہ درس میں بھی داخل ہے۔ فہرست ابواب رسالہ اصول حدیث و شمائل و نفع قوت مغتذی وحاشیہ جدید کیساتھ طبع ہوئی ہے۔ قیمت ۵؍

مینیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

کیا آپ کا کتب خانہ ان کتابوں سے خالی ہے؟

تجرید البخاری علامہ زبیدی نے صحیح بخاری کی تمام مکررات احادیث کو حذف کرکے بقیہ تمام احادیث سہولت کے خیال سے یک جا جمع کی تھیں۔ مولانا محمد حیات صاحب سنبھلی نے سلیس اردو میں اس کا ترجمہ کیا ہے۔ اول ۱۰۰ صفحات کا مقدمہ ہے۔ جس میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور راویوں کی مختصر سوانحعمری و دیگر ضروری امور درج ہیں۔ ۲۸ صفحات کی فہرست مضامین ہے۔ ایک کالم میں عربی اور دوسرے کالم میں ترجمہ ہے۔ نہایت مفید و با برکت کتاب ہے۔ اس کتاب کا ہر ایک اہل حدیث کے گھر میں رہنا اشد ضروری ہے۔ قیمت صرف چھ روپے۔ (للعہ)

شان قرآن رسالہ القرآن کا اردو ترجمہ ہے۔ علامہ فرید وجدی فاضل مصر نے اس رسالہ میں ایک اچھوتے اور نئے ڈھنگ سے قرآن مجید کے منزل من اللہ ہونے کی پرزور اور معنی خیز دلیلیں بیان کی ہیں۔ اس کا اردو ترجمہ بھی ایسا سلیس اور عام فہم ہے کہ معمولی اردو خواں بھی بہت اچھی طرح اس سے فائدہ حاصل کرسکتا ہے۔ قیمت صرف پانچ آنے۔ ۵/

اسلامی پردہ اس میں پردہ کے ضروری اور واجب ہونے کے بہت زبردست دلائل بیان کئے گئے اور مخالفین پردہ کو دندان شکن جوابات دیئے گئے ہیں۔ اس کتاب کو جو شخص ایک مرتبہ پڑھ لے گا اُسے ماننا پڑیگا کہ واقعی پردہ ایک ضروری اور لازمی چیز ہے۔ قیمت ۴/

ترکان احرار مصنفہ مولوی عبدالمجید صاحب عتیقی۔ جس میں ترک قوم کے مجاہدانہ و غازیانہ سبق آموز کارنامے درج ہیں۔ جن کا مطالعہ کرنے والا اس قوم کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتا جو پانچ سو سال سے اسلام کی حمایت میں سرکف پھر رہی ہے۔ خصوصاً غازی کمال پاشا۔ انور پاشا کے علاوہ سترہ دیگر معزز ترک جرنیلوں اور نامور ترک خواتین کے سوانح حیات لکھے گئے ہیں۔ قیمت فی جلد صرف ۱۲/

جدید انگلش ٹیچر یعنی گھر بیٹھے انگریزی زبان سیکھئے۔ مصنفہ بابو صدیق الحسن خان شملوی۔ اس کے مطالعہ سے صرف چند ماہ میں آپ انگریزی زبان سیکھ جائیں گے۔ کسی استاد کی بھی حاجت نہ رہے گی۔ انگریزی میں خط و کتابت اور گفتگو آپ کرنے لگ جائیں گے۔ قیمت صرف ۱/

پیٹنٹ ادویات اور ہندوستان اگر آپ فرانس اور انگلستان کی تین صد شہرہ آفاق پیٹنٹ دوائیوں کے بالکل سچے اور اصلی نسخے بلا کسی کوشش اور محنت کے گھر بیٹھے سیکھ کر لائق اور کامیاب طبیب بننا چاہتے ہیں اور آپ کی خواہش ہے کہ پیٹنٹ دوا خود بنا کر اور مقابلۃً کم قیمت پر فروخت کرکے سینکڑوں روپیہ کی مستقل آمدنی پیدا کی جائے تو مندرجہ بالا کتاب کی ایک جلد آج ہی منگوا لیں۔ انگریزی ادویات کے علاوہ ہندوستان کی مقبول عام ادویہ مثلاً سدھا سندھو۔ سوزاک بندھو۔ آبحیات اور درجنوں دیسی دواؤں کے نسخے بھی بلا بخل درج ہیں۔ قیمت فی نسخہ ۱۰/

> ## کیا آپ کو معلوم ہے؟
> ### کہ
> ## یکم مئی سے ۳۱ مئی تک
> تصانیف حضرت مولانا ثناء اللہ مدظلہ (تردید مشن ہائے عیسائی، چکڑالوی، آریہ، مرزائی، حنفی و تائید مذہب اہل حدیث و عام اسلامی سوائے تفاسیر عربی و اردو) پر دو آنہ فی روپیہ رعایت کردی گئی ہے۔ ناظرین اس رعایت سے فائدہ اٹھادیں۔
>
> **المشتہر:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر**

معیار حق مصنفہ مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ۔ یہ کتاب مولانا موصوف کی بڑی معرکۃ الآرا تصنیف ہے۔ جس میں شیخ الکل نے مسئلہ تقلید کو نہایت عالمانہ پیرائے میں حل فرمایا ہے۔ بفضلہ تعالیٰ آج تک کتاب ہذا لاجواب ہے اور مقلدین سے باوجود سعی بسیار اس کا جواب نہیں ہوسکا۔ قیمت دو روپے۔

حیات طیبہ حضرت مولانا اسمٰعیل شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی مکمل سوانحعمری اور آپ کی زندگی کے کارہائے نمایاں درج ہیں۔ دوبارہ طبع ہوئی ہے۔ قیمت ۱۲/

دفتر اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۳ — نمبر ۲۹

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اخبار — امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفٰے بر جاں مسلم داشتن

مسئول مدیر — ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـہ

روسا و جاگیرداران سے ” ۱۰/

عام خریداران سے ” ۵/

” ” ششماہی ۳/

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ - - - ۲/

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

(۵۴۹)

امرتسر ۱۳ صفر المظفر ۱۳۵۴ھ مطابق ۱۷ مئی ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

مذہب اہل حدیث - - - - صہ۱

انتخاب الاخبار - - - - - صہ۲

دیدوں کی حقیقت کا اعتراف - - صہ۳

سوال جواب متعلق فاتحہ خلف الامام - صہ۵

قادیان سے کفر کا فتوےٰ نکلا - - صہ۶

مرزائیت - - - - - ”

اسلام اور صنف نازک صہ۷ - انعامی مضمون صہ۸

حضرت علی کی اسداللہی - - - صہ۹

برہان التفاسیر - - - - صہ۱۱

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان صہ۱۳

فتاوے صہ۱۳ - متفرقات - صہ۱۴

علمی مطلع صہ۱۵ - اشتہارات - صہ۱۶ تا ۲۰

مذہب اہل حدیث

(بقلم عبدالرشید عارف وانباڑی)

بدعتیوں کا بیخ کن ہے مذہب اہل حدیث — اس پہ ہر آن تیغ زن ہے مذہب اہل حدیث

بدعتی کو راہ حق پر ہر طرح لاتا ہے یہ — راست گو، باطل شکن ہے مذہب اہل حدیث

جز صحیح مسلم، بخاری (وغیرہ) کے نہیں رکھتا دلیل — بحث میں استاد فن ہے مذہب اہل حدیث

یہ نبی کے حکم سے باہر نہیں ہوتا کبھی — تابع شاہ زمن ہے مذہب اہل حدیث

گمرہوں کو من عرف کا تو سبق عارف پڑھا

رہبر راہ سنن ہے مذہب اہل حدیث

جدید انگلش ٹیچر۔ اس کے مطالعہ سے بہت جلد انگریزی یاد ہوجاتی ہے اور کسی استاد وغیرہ کی حاجت نہ رہے گی۔ قیمت عـہ۔ (منیجر اہلحدیث)

ahmadmuslim.de

انتخاب الاخبار

—— امرتسر ۱۱ مئی کو پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے دسویں جماعت کا نتیجہ شائع کر دیا گیا ہے امسال اس جماعت میں بیس ہزار ۲۱۶ طلباء شامل ہوئے۔ جن میں سے ۱۴ ہزار ۷۰۸ کامیاب ہوئے۔ ایم۔ اے۔ او کالج امرتسر کا نتیجہ ۷۷ فیصدی ہے

—— امرتسر نتیجہ مذکورہ بالا برآمد ہونے پر کوچہ جٹاں دروازہ لاہوری کے ایک مسلمان طالبعلم (جو چوہدری علی احمد سب انسپکٹر پولیس کا لڑکا تھا) نے ناکام رہنے کے صدمہ سے پستول مار کر خودکشی کر لی۔ ایک اور نوجوان نے اسی وجہ سے افیون کھالی۔ مگر طبی امداد سے اس کی جان بچ گئی۔ دیگر کئی نوجوانوں کے نہر میں یا کنوئیں میں چھلانگ مار کر خودکشی کرنے کی افواہیں اڑی تھیں۔ مگر نقصان جان کوئی نہیں ہوا۔

—— حکومت ترکی نے مردم شماری کے متعلق (۵۵۰) جو آئندہ اکتوبر میں ہوگی۔ اعلان کیا ہے۔ کہ مندرجہ ذیل امور کا خاص لحاظ رکھا جائے۔ (۱) مذہب۔ (۲) صنف (مذکر یا مونث) (۳) تعلیم (۴) صحت۔ (۵) پیشہ۔

—— ترکی افواج کے مشہور سپہ سالار جنرل محمود افتخار مصر سے اٹلی جا رہے تھے۔ راستہ میں حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال کر گئے۔

—— بغداد میں ریت کا ایک ہولناک طوفان آنے کی خبریں آئی ہیں۔ جس کی رفتار ۷۰ میل فی گھنٹہ تھی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس قسم کا طوفان کبھی رونما نہیں ہوا تھا۔ نقصانات کا اندازہ صحیح طور پر نہیں لگایا جا سکا۔

تصحیح } گذشتہ پرچہ میں ایف۔ اے ایف۔ اے (؟) کے نتیجہ ۱۳ و ۱۵ مئی نکلنے کی خبر شائع کی گئی تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ وہ درست نہیں تھی۔

—— امرتسر میں ہندو دھرم سبھا کے صدر مسٹر بھگشوا وتاما آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر آئے۔ (بدھ اور آریہ سے خوب گذریگی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو)

—— حکومت ایران نے بیکاری کو دور کرنے کے لئے طہران میں صنعت و حرفت کا ایک مدرسہ کھولنے کا فیصلہ کیا ہے۔

—— معلوم ہوا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو کو موسم گرما گذارنے کے لئے کسی مناسب مقام پر تبدیل کر دیا جائے گا۔

—— کاشغر کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ چینی ترکستان میں جو ہندوستانی تاجر مقیم تھے ان کو اس بنا پر جلاوطن کر دیا گیا ہے کہ انہوں نے حکومت کے خلاف بغاوت کرنے والوں کی امداد کی تھی۔

اگر آپ کی قیمت اخبار
اس ماہ میں ختم ہے

تو ۳۰ مئی تک بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں۔ مہلت درکار ہو یا خریداری سے انکار ہو تو بذریعہ پوسٹ کارڈ مذکورہ بالا تاریخ تک دفتر ہذا میں اطلاع بھیجدیں۔ ورنہ ۳۱ مئی کا پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔ (منیجر)

—— رنگون کی خبر ہے کہ ایک موضع میں ڈاکوؤں نے ایک مکان پر دھاوا کیا۔ مالک مکان نے دروازہ کھولنے سے انکار کر دیا۔ ڈاکو مکان کو آگ لگا کر فرار ہو گئے۔ مالک مکان بمع بال بچوں کے جل کر راکھ ہو گیا۔

—— کلکتہ کی اطلاع ہے کہ کشور گنج ڈویژن میں ایک ساہوکار جس کی عمر ۷۰ سال تھی کے مکان پر بیس ڈاکوؤں نے جو تلواروں اور لاٹھیوں سے مسلح تھے ڈاکہ ڈالا۔ ساہوکار کو قتل کر کے تین ہزار کا مال لے کر فرار ہو گئے۔

تقریظات

(۱) **محمدیہ پاکٹ بک** (مجلد) مؤلفہ منشی محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسری۔ سائز $\frac{20 \times 26}{16}$ ضخامت ۷۵۰ صفحات۔ کاغذ، کتابت، طباعت بہت اعلیٰ۔ قیمت ۲/۸۔ ملنے کا پتہ۔ سیکرٹری انجمن اہل حدیث جامع مبارک شہر لاہور۔

مذکورہ بالا پاکٹ بک میں نہ صرف مرزائی مشن کی تردید کی گئی ہے بلکہ احمدیہ پاکٹ بک کا مکمل و مفصل جواب ہے۔ مؤلف ممدوح کا نام محتاج تعارف نہیں ان کا نام ہی اس کتاب کی کافی شہرت ہے۔ موصوف نے تمام اعتراضات کا جواب معقول طور پر دیا ہے

(۲) **مغالطات مرزا عرف الہامی بوتل**۔ مؤلف مذکور کی دوسری تصنیف ہے جس میں مرزا صاحب کے ان الہامات کی حقیقت الم نشرح کی گئی ہے جنکو وہ مختلف مواقع پر چسپاں کر کے خلق خدا کو اپنے دام تزویر میں پھنساتے رہے۔ اس رسالہ میں صرف پانچ الہاموں پر تبصرہ کیا گیا ہے۔ مگر سب سے لطف وہ پہلا الہام ہے جو براہین احمدیہ میں یاآدم اسکن و زوجک الجنۃ الخ ہے۔ قادیانی حضرات اگر تعصب سے خالی ہو کر بہ نیت اخلاص اس کا مطالعہ کریں تو راہ راست پر آنے کی کافی امید ہو سکتی ہے۔ قیمت صرف تین آنہ۔ ۳/۔ محصولڈاک تین پیسہ۔ پتہ ذیل سے طلب کریں۔ منشی محمد عبداللہ معمار کوچہ عثمان ڈار کٹڑہ کرم سنگھ شہر امرتسر

(۳) **فاران** بجنور۔ مولوی محمد مجید حسن صاحب مالک اخبار مدینہ بجنور نے ایک ماہوار رسالہ موسومہ فاران اپریل ۱۹۳۵ء سے شائع کرنا شروع کیا ہے جو انگریزی مہینہ کی ۱۵ تاریخ کو شائع ہوا کریگا جس کے ایڈیٹر جناب سعید انصاری صاحب ہیں چنانچہ اس کا پہلا نمبر ہمیں موصول ہوا ہے جس میں علمی، ادبی، معاشرتی اور سیاسی مضامین کے علاوہ مذہبی مضامین بھی ہیں غرضیکہ اس میں ہر طرح کی دلچسپی کا سامان مہیا ہے۔ قیمت سالانہ تین روپے۔ سائز $\frac{20 \times 30}{8}$ ضخامت ۹۶ صفحات۔ پتہ۔ منیجر رسالہ فاران بجنور یو۔ پی

فلسفہ عبادت و سرمایہ سعادت۔ قیمت ۲/۔ رسالہ تقسیم میراث۔ قیمت ۱/۔ مناظرہ فتنہ خلق قرآن۔ قیمت ... منیجر اہلحدیث سے طلب کریں

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۱۳ صفر ۱۳۵۴ھ

ویدوں کی حقیقت کا اعتراف

(از قلم پنڈت آتمانند جی)

پچھلے سال جب میں نے مہاتما ہنسراج جی پردھان پرادیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سندھ و بلوچستان سے اپنے شکوک متعلق وید کا تشفی بخش جواب مانگا تو آپ نے مجھے آریہ سماجی پنڈتوں سے مل کر رفع شکوک کرانے کا مشورہ دیا۔ امسال مجھے پنجاب آنے کا موقع ملا۔ اور میں نے مہاتما جی کے مشورہ کے مطابق ڈی۔ اے۔ وی۔ کالج لاہور کے چیدہ چیدہ وِدوانوں سے ملاقات کی۔ ایک نے کہا کہ ویدوں میں دشمنان ویدک دھرم نے ملاوٹ کر رکھی ہے۔ ایک دوسرے بڑے مشہور آریہ سماجی پنڈت جی نے فرمایا۔ کہ ویدوں کے مصنف وہی رشی تھے جن کا نام سوکتوں پر لکھا ہوا ہے۔ اور ایک تیسرے مشہور آریہ سماجی پنڈت نے (جو پہلے ڈی۔ اے۔ وی کالج کے پروفیسر رہ چکے ہیں اور سنسکرت اور ویدوں کے عالم مانے جاتے ہیں) کہا کہ ویدوں کے بعض مصنف (رشی) ہم اور آپ سے بھی کم علم تھے۔ غرضیکہ سب ودوانوں کا جن کو میں نے علماء وید خیال کر کے ملاقات کی۔ یہی خیال تھا کہ وید الہامی کتب نہیں ہیں بلکہ عام عقل والے رشیوں کی تصانیف ہیں۔ ڈی۔ اے۔ وی کالج لاہور اور درحقیقت پنجاب بھر کے سب سے بڑے آریہ سماجی پنڈت شری پروفیسر راجارام صاحب شاستری کے (جو وید نرکت۔ اپنشدوں وغیرہ وغیرہ کئی کتابوں کے مصنف ہیں اور گورنمنٹ ہند سے اپنی مذہبی تصانیف پر کئی بار گرانقدر انعام بھی حاصل کر چکے ہیں) خیالات جو آپ نے میرے سوالات کے جواب میں بیان فرمائے۔ ناظرین کرام کی واقفیت اور ضیافت طبع کے لئے درج ذیل کرتا ہوں۔ باقی پنڈتوں نے کسی وجہ سے اپنے نام ظاہر کرنے کی اجازت نہیں دی۔

میں ویدوں کے بعض سوکتوں کے رشی کبوتر، بعض کے نیل کنٹھ، بعض کے سرما وغیرہ کتیا۔ بعض کے بیاس اور ستلج وغیرہ دریا، بعض کے جال میں پھنسی ہوئی مچھلیاں، بعض کے آگ، بعض کے پہاڑ، بعض کے جوئے کے پانسے، بعض کے بندر، بعض کے اربد اور ایراوت نامی سانپ وغیرہ ہیں۔ جن کا کلام بعض وید منتر ہیں۔ یہ کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ ان حیوانوں اور بے جان آگ، دریاؤں اور پہاڑوں نے وید منتر بنائے۔ بولے یا سمجھے؟ چنانچہ آپ خود بھی نرکت ۶-۲۶ میں بحوالہ رگوید ۸-۶۷-۵ لکھتے ہیں کہ "جال میں پڑے ہوئے متسیوں (مچھلیوں) کا یہ آرش (رشی وچن۔ کلام) بتلاتے ہیں۔"

اور دوسرے آریہ سماجی مترجم نرکت پنڈت چندرمنی جی بھی لکھتے ہیں کہ:-

"یہ وید وچن (منتر) مچھیارے کے جال میں پھنسی ہوئی مچھلیوں کی اُکتی (کلام) ہے ایسا ہی ویدگیہ (علمائے وید) بتلاتے ہیں۔"

پنڈت راجارام جی شاستری نے جواب میں ایک شلوک کہا جس کا مطلب یہ تھا کہ

کسی راہی کے سوال کے جواب میں بر لب سڑک کھڑے سوکھے ہوئے درخت نے نہایت مایوسی کے ساتھ کہا کہ بعض درخت پھلدار ہیں جن کے نیچے مسافر آرام اور پھل پاتا ہے بعض پھولدار ہیں اور بعض سایہ دار ہیں جن کے نیچے دھوپ سے بیاکل مسافر آرام کرتا ہے۔ لیکن مجھ میں نہ پھل ہے نہ پھول اور نہ ہی پتے ہیں جن سے کسی کو آرام پہنچا سکوں۔ میں صرف راستہ بتانے کے لئے ایستادہ ہوں۔ جس طرح یہ شلوک کسی شاعر کا تخیل ہے صرف اس سے مایوسی کا اظہار ہی مقصود ہے بعینہ اسی طرح وید منتر بھی رشیوں اور شاعروں کے فرضی تخیلات ہیں اور صرف اپدیش (نصیحت) ہی مقصود ہے۔"

(۵۵۱)

میں تو آپ کا مطلب یہ ہے کہ وید شاعر رشیوں کا کلام اور تخیل ہے نہ کہ خدا کا کلام یا الہام؟

پنڈت راجارام جی ہاں۔ رشیوں کا کلام اور تصانیف ہیں۔

میں ویدوں میں راجا پریکشت ابن ویرابھی منیو۔ بھیشم پتامہ کے باپ شنتنو۔ ناؤ دیوالی اور دوابے رشی سین اور پراشر منی اور اس کے والد وسشٹھ رشی وغیرہ راجاؤں اور رشیوں کا نام اور حال وید منتروں میں پایا جاتا ہے جو کہ زمانہ مہابھارت کے قریب گزرے ہیں۔ جس سے صاف ثابت ہے کہ سب سے پرانا رگوید بھی زمانہ مہابھارت کے بعد کی تصنیف ہے۔

پنڈت جی میں تو ویدوں میں انسانی تواریخ کا قائل ہوں۔

میں تو پھر صاف ثابت ہے کہ وید آغاز کائنات میں نازل شدہ نہیں اور اس بارہ میں سوامی دیانند جی غلطی پر تھے۔

ahmadimuslim.de

پنڈت جی "بے شک"۔

مَیں ویدوں میں ناشائستہ اور نا مہذب اور مخرب الاخلاق تعلیم بھی کثرت سے پائی جاتی ہے آپ کا اس بارہ میں کیا خیال ہے؟

پنڈت جی ہاں ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ وید اس کچی دھات کی طرح ہیں جس میں سونے کے ساتھ ساتھ کوڑا۔ کرکٹ۔ گند مند بھی کچھ ہوتا ہے۔ ہمیں سونے کو ہی لینا چاہئے اور کوڑے کرکٹ کو چھوڑ دینا چاہئے!

مَیں مجھے تو ویدوں کے سونے میں بھی پتیل ہی پتیل دکھلائی پڑتا ہے۔ لیکن اس سے تو آپ کو انکار نہیں کہ ویدوں میں تھوڑی سی اچھی تعلیم کے ساتھ ساتھ کثرت گند مند اور مخرب الاخلاق تعلیم کی ہے۔

پنڈت جی میں پہلے کہہ ہی چکا ہوں کہ ویدوں میں مخرب الاخلاق تعلیم بھی ہے۔ لیکن ساتھ ساتھ اچھی تعلیم بھی ہے۔ (۵۵۲)

مَیں پھر آپ ویدوں کو کیوں مانتے ہیں؟

پنڈت جی صرف اس لئے کہ ایشور کے خالق ہونے کا اولین خیال ویدوں میں ہی پایا جاتا ہے دیگر کسی مقدس کتاب میں ایشور کو خالق نہیں کہا گیا"۔

مَیں مجھے تعجب ہے کہ آپ جیسے پرانے اور تجربہ کار مناظر کا خیال ایسی غلط فہمی پر مبنی ہے۔ بائیبل شریف اور قرآن پاک میں جا بجا خدا کو خالق لکھا ہے۔ مثلاً خلق کل شئی فقدرہ تقدیرا۔ یعنی ایشور نے سب اشیاء کو پیدا کر کے اُن کا اندازہ مقرر کر دیا۔ اس کے خلاف رگوید میں لکھا ہے۔

(ترجمہ) کون صحیح طور پر جان اور کہہ سکتا ہے کہ ہم کہاں سے آگئے اور یہ گوناگوں کائنات کہاں سے پیدا ہوگئی؟

جو اس (کائنات) کا منتظم پرلے آسماں پر ہے وہ بھی جانتا ہو یا نہ بھی جانتا ہو کہ یہ کائنات پیدا بھی ہوئی ہوئی ہے یا غیر پیدا شدہ۔ یہ بھی کون کہہ سکتا ہے۔ کیونکہ سب دیوتا بھی تو اس کے بننے کے بعد ہی پیدا ہوئے اس لئے اپنے سے قبل کی بات کو کون کہہ سکتا ہے؟"

اس لئے وید تو پیدائش کائنات کے متعلق خود شبہ میں ہیں اور ویدوں کو تو خدا کے خالق ہونے میں بھی اشتباہ ہے۔

پنڈت جی قرآن میں خدا کو عرش پر محدود اور مجسم مانا ہے"۔

مَیں یہ خیال بھی آپ کا غلط ہے کیونکہ قرآن شریف سورہ مجادلہ رکوع ۲ میں لکھا ہے۔

(ترجمہ) جہاں تم تین ہو وہاں چوتھا اللہ ہے جہاں پانچ ہوں چھٹا اللہ ہے اور نہ اس سے کم یا زیادہ آدمیوں کا کوئی ایسا مشورہ ہوتا ہے جس میں وہ ان کے ساتھ جہاں کہیں وہ ہوں نہ ہو"۔

اس کے خلاف ویدوں میں جا بجا ایشور کو ساکار یعنی مجسم اور محدود لکھا ہے۔ اور چاروں ویدوں میں کسی منتر میں بھی پرمیشور کو غیر مجسم اور غیر محدود نہیں لکھا۔

پنڈت جی میں نے یہ آیت کبھی نہیں سنی (اور ہندی قرآن منگوا کر کہا کہ) لیجئے قرآن میں سے یہ آیات نکال کر دکھلائیے۔ کہاں خدا کو حاضر و ناظر لکھا ہے؟ ویدوں کے متعلق میں تسلیم کرتا ہوں کہ پرمیشور کو ویدوں میں ساکار اور نراکار (مجسم اور غیر مجسم) دونوں طرح کا لکھا ہے"۔

مَیں مجھے زبانی حوالہ یاد نہیں ہے کہ کس سورت کی کس آیت میں یہ مضمون درج ہے۔ واپس جاکر لکھ بھیجونگا۔ (چنانچہ ترجمہ آیات بمع حوالہ درج کر دیا گیا ہے۔ آتمانند)۔ رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۳۴ کے متعلق نرکت میں لکھا ہے۔

جس کا ترجمہ آپ یوں لکھتے ہیں۔

"اکشوں (جوئے کے پانسوں) سے مشتمل (ہارے) ہوئے رشی کا یہ آرش (کلام) جانتے ہیں"۔ (نرکت ۹-۸)

اس سے ثابت ہے کہ ویدوں کے مصنف رشی شغل قمار بھی کیا کرتے تھے۔

پنڈت جی اس میں تو سندیہ (شک) نہیں کہ یہ سوکت اور یہ وید منتر کسی جوارئیے کا کلام ہیں لیکن ہو سکتا ہے کہ منتر بنانے کے وقت وہ رشی جوا کھیلتا ہو اور بعدازاں نیک بن گیا ہو"۔

مَیں یہ تو محض آپ کا خیال ہی ہے کہ پیچھے نیک بن گیا ہو یقیناً تو آپ بھی نہیں کہہ سکتے کہ وہ رشی بعدازاں نیک بن گیا تھا۔ لیکن اس کا تو اعتراف ہے کہ بوقت تصنیف وید منتر اس کا مصنف رشی جوا کھیلا کرتا تھا۔ اس کے مقابل قرآن شریف کی تعلیم پر غور فرماویں جس میں جوئے بازی کو سختی سے حرام قرار دیا گیا ہے!

غرضیکہ آریہ سماجی ہنڈیا کے جتنے چاول میں نے ٹٹولے سبھی کچے پائے۔ جس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ آریہ سماج کتنے گہرے پانی میں ہے۔

اگر مہاتما ہنسراج جی یا دیگر کسی آریہ سماجی کو اس بات چیت میں شک ہو تو پنڈت راجارام صاحب شاستری سے تردید کروا کر دکھلائیں۔ ورنہ مان لیں کہ وید وہی ہیں جو کچھ پنڈت جی نے کہا ہے۔

مسلمانوں کو چاہئے کہ میری تازہ تصنیف "ویدارتھ پرکاش" عرف "ویدک تہذیب" کی خریداری فرما کر قرب و جوار کے آریہ سماجیوں میں اشاعت کریں۔ اور کفر اور شرک کو دور کرنے میں میری مدد فرماویں۔ (آتمانند)

حق پرکاش ۔ مصنفہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب۔ اس کتاب میں اُن ایک سو انسٹھ ۱۵۹ سوالات کا معقول جواب دیا ہے جو سوامی دیانند نے اپنی مشہور کتاب ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر کئے تھے۔ آریوں سے آجتک اس کا جواب الجواب نہیں ہوا۔ قیمت ۱۲ر پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

سوال جواب متعلقہ فاتحہ خلف الامام

(از مولوی نور الٰہی صاحب نور گھر جاکھی خطیب جامعہ شیخوپورہ)

اخبار اہلحدیث ۲۴ دسمبر ۱۹۳۴ء کے صفحہ ۱۳ پر کسی صاحب نے دریافت فرمایا ہے کہ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم وصحابہ کرام خصوصاً خلفاء الراشدین وائمہ اربعہ وشیخ عبدالقادر جیلانی وامام غزالی وغیرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا فاتحہ خلف الامام کے متعلق کیا مذہب تھا؟

جواب (۱) قرآن مجید بتا رہا ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کوئی حکم اپنی مرضی سے نہیں دیا کرتے تھے۔ بلکہ وہی فرماتے تھے جس کا حکم اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی طرف سے صادر ہوتا تھا

(۲) رسول خدا احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے بحکم خدا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو ارشاد فرمایا۔ لا تقرؤا بشیءٍ من القرآن اذا جہرت الا بام القرآن۔ (ابوداؤد)

جب میں جہری نمازوں میں قرأت پکار کر پڑھوں تو تم اس وقت سوائے سورہ فاتحہ کے اور کوئی سورت قرآن کی میرے پیچھے نہ پڑھا کرو۔

(۳) فانہ لا صلوٰۃ لمن لم یقرء بفاتحۃ الکتاب

کیونکہ جو شخص سورہ فاتحہ امام کے پیچھے نہ پڑھے اس کی نماز ہی نہیں ہوتی۔

(مشکوٰۃ باب القرءۃ فی الصلوٰۃ)

(۴) آثار صحابہ سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے پیارے رسول کے احکام عالیہ کی تعمیل بڑے تپاک سے کرتے تھے۔ آپ کا فرمان سن کر حاضرین میں سے ایک بھی ایسا نہ تھا جو فاتحہ خلف الامام کا قائل نہ ہو۔

(۵) چنانچہ امام ترمذی حدیث عبادہ کے تحت میں فرماتے ہیں:۔

والعمل علی ہذا الحدیث فی القرءۃ خلف الامام عند اکثر اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین وھو قول مالک بن انس وابن المبارک والشافعی واحمد واسحاق یرون القراءۃ خلف الامام۔

اکثر صحابہ کرام اور تابعین کا عمل فاتحہ خلف الامام پر تھا۔ اور امام مالک اور شافعی اور احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم سب فاتحہ خلف الامام کے قائل تھے۔

(ترمذی صفحہ ۴۲)

(۶) حارث اور یزید ابن شریک فرماتے ہیں۔

امرنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ان نقرء خلف الامام۔ کہ ہم کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ امام کے پیچھے پڑھا کریں۔

(جزء القراءۃ للبیہقی صفحہ ۲۹ مستدرک حاکم صفحہ ۲۳۹ کنز العمال جلد ۴ صفحہ ۱۸۶)

(۷) وعن علی انہ کان یامر ان یقرء خلف الامام

اور حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہ بھی فاتحہ خلف الامام کا حکم کیا کرتے تھے۔ (جزء القرءۃ)

(۸) وعن الحسن انہ یقول اقرؤا خلف الامام فی کل صلوٰۃ بفاتحۃ الکتاب فی نفسک

اور امام حسن فرماتے ہیں کہ امام کے پیچھے ہر ایک نماز (خواہ سری ہو یا جہری) میں سورہ فاتحہ پڑھا کرو۔ (جزء القرءۃ للبیہقی)

(۹) امام غزالی بھی فاتحہ خلف الامام کے قائل ہیں اور فرماتے ہیں جو شخص امام کے پیچھے الحمد نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔ (دیکھو احیاء العلوم مصنفہ امام غزالی)

(۱۰) امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بھی سری نمازوں میں فاتحہ کے جواز کے قائل تھے اور جہری نماز میں بھی اگر سکتات میں پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں (عمدۃ الرعایہ صفحہ ۱۶۳)

(۱۱) ملا جیون حنفی مصنف نور الانوار اپنی تفسیر احمدی میں فرماتے ہیں۔

فان الطائفۃ الصوفیۃ والمشائخین الحنفیۃ تراھم یستحسنون قراءۃ الفاتحۃ للمؤتم کما استحسنہ محمد احتیاطا فیما روی عنہ۔ صوفیہ کرام اور مشائخ حنفیہ بھی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی طرح فاتحہ خلف الامام کو مستحسن اور اچھا سمجھتے تھے احتیاطاً جس طرح ہدایہ وغیرہ میں بھی ہے۔

(۱۲) امام نووی فرماتے ہیں کہ

فاتحہ خلف الامام واجب ہے اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ یہی مذہب ہے امام مالک اور امام شافعی اور جمہور علماء صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین کا۔

(نووی شرح مسلم صفحہ ۱۷۰)

(۱۳) پیر عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سورہ فاتحہ ارکان نماز میں سے ہے (غنیہ صفحہ ۸) اور اگر کوئی رکن جان بوجھ کر چھوڑ دے یا بھول جاوے، تو اس کی نماز باطل ہو جاتی ہے۔ لہٰذا فاتحہ ضرور پڑھنی چاہئے (غنیۃ الطالبین صفحہ ۸)

(۱۴) عبداللہ بن مبارک شاگرد امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

انا اقرء خلف الامام والناس یقرؤن الا قوم من الکوفیین۔ کہ میں امام کے پیچھے پڑھتا ہوں اور تمام لوگ پڑھتے ہیں مگر کوفیوں کی قوم نہیں پڑھتی۔ (ترمذی)

(۱۵) خلاصہ تمام مضمون کا یہ ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بامر اللہ تعالیٰ صحابہ کرام کو فرمایا میرے پیچھے سورہ فاتحہ ضرور پڑھا کرو ورنہ تمہاری نماز باطل ہو جائے گی۔ یہ حکم سن کر تمام جاں نثار فاتحہ خلف الامام کے قائل و فاعل تھے خصوصاً حضرت عمر فاروق وعلی مرتضیٰ وغیرہ تو حکماً پڑھوایا کرتے تھے۔ اسی طرح تابعین بھی فاتحہ خلف الامام کے قائل تھے اور ائمہ کرام میں سے امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اور امام غزالی اور امام حسن اور دیگر ائمہ بھی فاتحہ خلف الامام کے قائل تھے۔ امید ہے کہ سائل صاحب کی اس سے تسلی ہو جائے [illegible] (۵۵۳)

ahmadimuslim.de

قادیانی مشن

قادیان سے کفر کا فتویٰ نکلا

اور

ارکان انجمن احمدیہ لاہور پر لگا

ناظرین اس سرخی سے متعجب ہونگے کہ یہ کیسا فتویٰ ہے جو خاص احمدیہ لاہور پر لگا ہے۔ ہم اس حیرت میں مزید اضافہ کرتے ہیں کہ یہ فتوے آج کل کے خلیفہ قادیان کا نہیں بلکہ خود بانی فرقہ مجدد، مہدی و مسیح موعود وغیرہ وغیرہ کا ہے۔ اس سے انجمن احمدیہ لاہور کو کسی طرح سرتابی کی گنجائش نہیں۔ اگر چون چرا کریں گے تو پھر یہ بتانا ان کا فرض ہوگا کہ قائل مرزا اور منکر مرزا میں کیا فرق ہے۔

تمہید ناظرین جانتے ہونگے کہ لاہوری احمدیہ جماعت کے امیر مولوی محمد علی صاحب اور ان کے بزرگ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب وغیرہ کی تصریحات اس مسئلے میں بکثرت ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام بے باپ مولود نہ تھے بلکہ ان کا باپ تھا۔ مولوی محمد علی صاحب کی تفسیر وغیرہ میں یہ ذکر مفصل ملتا ہے۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے تو اس مضمون پر ایک رسالہ بھی شائع کیا ہے۔ غرض یہ ایک ایسا مسئلہ ہے کہ اس میں کسی طرح کا خفا یا فریق ثانی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ اس تمہید کے بعد بڑے مرزا صاحب کا فتوے سنئے!

ہمارا ایمان اور اعتقاد یہی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام بن باپ تھے۔ اللہ تعالیٰ کو سب طاقتیں ہیں۔ نیچری جو یہ دعوے کرتے ہیں کہ ان کا باپ تھا وہ غلطی پر ہیں۔ ایسے لوگوں کا خدا مردہ ہے ایسے لوگوں کی دعا قبول نہیں ہوتی جو یہ خیال کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کسی کو بے باپ پیدا نہیں کر سکتا۔ ہم ایسے آدمی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ (منقول مرزا در اخبار الحکم قادیان ۲۸۔ اپریل ۱۹۳۵ء)

لاہوری دوستو! تمہارے حال پر ہمیں کیا ہر سننے والے کو رحم آتا ہے۔ ایسے ہی واقعات سے یہ مثل صادق آتی ہے ؎ نہ گھر کا نہ گھاٹ کا۔ اب تم قادیان کے بہشتی مقبرے میں جا کر یہ شعر پڑھو ؎

وفا کیسی کہاں کا عشق جب سر پھوڑنا ٹھہرا
تو پھر اے سنگدل تیرا ہی سنگِ آستاں کیوں ہو

میرزائیت

(از قلم مولوی ابو سعید عبد العزیز صاحب لدہانوی)

اما بعد آج ہر ایک مذہب صداقت کا حامی ہے خاص کر مسلمان تو فرقہ بازی کو راہ نجات تصور کرتے ہیں۔ حالانکہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم اس کا خاتمہ کرنے کے واسطے مبعوث ہوئے تھے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک طرف یہودی صداقت کے حامی تھے دوسری طرف نصاریٰ، تیسری طرف کفار مکہ۔ بہرحال ہر ایک اپنے مذہب کی صداقت پر ابراہیم علیہ السلام کے طریقہ کو پیش کرتا تھا اور نسبت ابراہیمی کو بنظر فخر دیکھتا تھا۔ جب جناب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی مبعوث ہوئے تو باریتعالیٰ نے اس عقدہ کو حل فرمایا کہ ما کان ابراھیم یھودیا ولا نصرانیا ولکن کان حنیفا مسلما وما کان من المشرکین۔ ترجمہ۔ نہ ابراہیم علیہ السلام یہودی تھے نہ نصاریٰ کیونکہ یہودیت و نصرانیت تو اس وقت سے شروع ہوئی جب توراۃ وانجیل نازل ہوئی اور ان کا نزول حضرت ابراہیم علیہ السلام سے پیچھے ہوا لیکن وہ ایک طرف تھا سب بتوں کے پوجاریوں سے خاص خدا کی پوجا کرنے والا نہ تھا وہ مشرکوں سے۔ معلوم ہوا کہ نہ یہودیوں کا قول درست نہ نصاریٰ کا کہنا صحیح نہ مشرکین مکہ کی نسبت درست بلکہ ابراہیمی تو ایک گروہ ہیں جس کی تشریح یہ آیت کرتی ہے۔

ان اولی الناس بابراھیم للذین اتبعوہ و ھذا النبی والذین اٰمنوا معہ۔ ترجمہ۔ ابراہیم علیہ السلام کے قریب جو اس کے تابعدار اور یہ نبی صلعم اور اس کے تابعدار دگر ہیچ۔ تنبیہہ۔ اس آیت میں جہاں فرقہ بازی کی تردید کی اور محمدی گروہ میں شمولیت کا حکم دیا ساتھ ساتھ نئی نبوتوں کا خاتمہ بھی کر دیا۔ اس کی تائید یہ آیت بھی ہے۔ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔ ترجمہ میں نے آج دین کو کامل کر دیا اور نبوت کو ختم کر دیا، اور اسلام کو پسند کیا مگر افسوس کا مقام ہے کہ آج مدعی نبوت پنجاب میں پیدا ہو کر یہ اعلان کرتا ہے

آنچہ داد ہر نبی را جام۔ داد آں جام را مرا بتمام۔

یعنی ہر نبی کو نبوت کی پیالی ملی ان تمام کو جمع کر کے یعنی بڑا جام مجھ کو دیا گیا۔ اور سنئے! ؎

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے (در ثمین ص۱۰۰)

پھر جناب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کس قدر زبان درازی کرتا ہے۔ ملاحظہ ہو ازالہ اوہام ص۶۹۱۔ اگر ہمارے بھائی جلدی سے جوش میں نہ آجاویں تو میرا یہی مذہب ہے جسکو میں دلیل کے ساتھ پیش کر سکتا ہوں کہ تمام نبیوں کی فراست و فہم آپ کے یعنی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی فہم و فراست کے برابر نہیں مگر پھر بھی بعض پیشگوئیوں کی نسبت خود حضور نے اقرار کیا کہ میں نے ان کی اصل حقیقت سمجھنے میں غلطی کھائی۔ (نعوذ باللہ من ذالک)

اس سے زیادہ زبان درازی کا ثبوت ملاحظہ ہو۔ کتاب مذکورہ ص۶۲۹۔ ایک بادشاہ کو چار سو نبیوں نے بموجب الہام فتح کی پیشگوئی کی اور وہ جھوٹے نکلے بادشاہ کو شکست آئی بلکہ وہ اس میدان میں مر گیا اس کا سبب یہ تھا کہ وہ الہام در اصل شیطان کی طرف سے تھا نوری فرشتہ کی طرف سے نہ تھا اور ان چار سو نبیوں نے دھوکہ کھا کر ربانی سمجھ لیا۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ سبحانک ھذا بھتان عظیم۔ یہ ہے آج کل نئے نبیونکے خیالات

ahmadimuslim.de

کیا اب بھی مرزا قادیانی کا اعلان کرنے والو صداقت کا اعلان کروگے۔ اگر تم اب بھی نہ سمجھو تو پھر تم سے خدا سمجھے۔ اور سنئے! معجزات کی نسبت کیا فرماتے ہیں مثلاً عیسےٰ علیہ السلام کے معجزہ کی نسبت ملاحظہ ہو کتاب مذکورہ ازالہ اوہام صفحہ ۳۰۹۔ مجھ کو الہام ہوا ھذا ھو الرب الذی لا یعلمون۔ ترجمہ عیسیٰ علیہ السلام کا مردوں کو زندہ کرنا وغیرہ یہ جادوگری ہے لوگ بسبب جہالت کے معجزہ تصور کرتے ہیں یاد رکھنا چاہئے کہ یہ عمل یعنی مردوں کو زندہ کرنا) ایسا قدر کے لائق نہیں جیسا کہ عوام الناس اس کو خیال کرتے ہیں اگر یہ عاجز اسکو مکروہ و قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا کے فضل و کرم سے ان اعجوبہ نمائیوں میں حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا۔ الخ یہ ہیں امت مرزائیہ سے ✕

اسلام اور صنف نازک (عورت)

معزز ناظرین! اس وقت دنیا میں جس قدر مذاہب ہیں ان کے پیرو اپنے اپنے مذہب کے متعلق یہی دعوے کرتے نظر آتے ہیں کہ بس ہمارا ہی مذہب سچا مذہب ہے اور اسی پر عمل پیرا ہوکر دنیوی فلاح و بہبودی اور آخری نجات و رستگاری حاصل ہوسکتی ہے۔ باقی تمام ادیان و مذاہب باطل اور ناقابل عمل ہیں۔ لیکن قطع نظر دوسری خصوصیات کے اگر کوئی مذہب عالم انسانی کے دو بڑے اجزا یعنی مرد اور عورت میں سے ایک یعنی اول الذکر کو بوقت صدور احکام اور تقسیم حقوق مدنظر رکھتا ہے اور دوسرے یعنی موخر الذکر کو نظر انداز کر جاتا ہے تو وہ مذہب اس خصوص میں بھی کوتاہ اندیشی اور ناانصافی کے جرم کا مرتکب ہونے کے باعث عالمگیر اور سچا مذہب کہلانے کا ہرگز ہرگز مستحق نہیں۔

اس معیار پر بھی صرف مذہب اسلام ہی پورا اترتا ہے۔ اور یہی ایسا مذہب ہے جس نے مردوں کے ساتھ ساتھ عورتوں کے حقوق کا بھی کما حقہ خیال رکھا ہے۔ اور عقل سلیم اور فطرت انسانی نے جہاں تک گنجائش بہم پہنچائی ہے اس کو مساویانہ درجہ عطا فرمایا ہے۔ نباہ نہ ہونے کی صورت میں یا کسی اور مجبوری کی حالت میں جہاں مرد کو طلاق کا حق دیا ہے عورت کو بھی خلع کے اختیارات عطا فرمائے ہیں۔ متوفی والدین کے ترکہ کا وارث اگر مرد کو بنایا ہے تو عورت کو بھی محروم الارث نہیں رکھا۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا

(مردوں کو بھی حصہ ہے اس میں جو چھوڑ مرے ماں باپ اور ناتے والے اور عورتوں کو بھی حصہ ہے اس میں جو چھوڑ مرے ماں باپ اور ناتے والے اس تھوڑے میں اور بہت میں حصہ مقرر کیا ہوا)

اس طرح اگر مرد کو علم کا نورانی لباس زیب تن کرنے کا حکم دیا ہے تو عورت کو بھی زیور علم سے آراستہ ہونے کی بیک وقت تلقین فرمائی ہے۔ چنانچہ ارشاد نبوی ہے۔

طلب العلم فریضۃ علیٰ کل مسلم و مسلمۃ

غرضیکہ اسلام کی تعلیم مساوات کا ہی نتیجہ ہے کہ اگر ایک طرف نورجہاں اور ممتاز محل وغیرہ خواتین کو اسلامی تاریخ میں سیاسی راہ نمائی کا افتخار حاصل ہے تو دوسری طرف بکثرت صحابیات و امہات المومنین کا مذہبیات میں پورا پورا دخل ہے۔ اسلام میں مذہبی تعلیم کے دروازے جس طرح مردوں کے لئے کھلے ہوئے ہیں بالکل مساویانہ طریق پر عورتوں کے لئے بھی وا ہیں۔ اسلام کی تاریخ میں ایک مثال بھی ایسی نہیں ملتی جہاں کسی عورت کو محض اس لئے مذہبی تعلیم سے روکا گیا ہو کہ وہ عورت ہے۔

برخلاف اس کے دیگر مذاہب کو لیجئے تو وہاں اور ہی منظر نظر آئے گا۔ مثلاً ہندو دھرم میں عورتوں کی تعلیم کے جواز دکھانے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔ مگر آج تک کوئی ایسی مثال نہیں دکھا سکتے جس میں کوئی عورت ویدوں اور دیگر علوم کی جاننے والی عالمہ ہو۔

متوفی والدین کے ترکہ میں ان کا کوئی حصہ نہیں۔ اگر ایک شخص کی دس لڑکیاں ہوں اور ایک لڑکا ہو تو وہ تمام ترکہ کا مالک ہوجاتا ہے خواہ ان دس لڑکیوں کا کچھ ہی حشر کیوں نہ ہو۔ علاوہ ازیں شادی شدہ عورت پر خواہ کتنے ہی مظالم توڑے جائیں۔ گھر کی چار دیواری اس کو زنداں سے کم نہ ہو مظلومہ پر عافیت تنگ ہوگئی ہو مگر کیا مجال کہ وہ ان مصائب سے مذہبی طور پر چھٹکارا پا سکے۔ ماسوا اس کے کہ وہ خودکشی کے جرم کا ارتکاب کرکے یا تبدیلیٔ مذہب سے گلو خلاصی کرلے۔ آریہ سماج بھی جو ہندوؤں میں اصلاح کا دم بھرتے ہیں جہاں اور بے شمار غلطیاں کی ہیں یہاں بھی ٹھوکر کھائی ہے اور اس کا کوئی علاج تجویز نہیں کیا۔ مزید برآں اگر خاوند مرجائے تو اس کی بیوہ کو عقد ثانی کی اجازت ہندو دھرم نہیں دیتا۔ اور یہ بھی اس کی عورت کے ساتھ بڑی ناانصافی ہے کیونکہ مرد کو اس کا حق دیتا ہے۔ اور عورت پر ظلم بالائے ظلم یہ کہ اس کو ترکہ میں بھی حصہ نہیں دلاتا کہ ایام بیوگی میں کچھ دن اسی پر اپنا گزارہ کرے۔ بلکہ ہندو دھرم کے پُتر نام لیواؤں کے دور عروج میں تو اس غریب کے لئے وہ علاج تجویز کیا گیا تھا کہ جس کا جہالت و تاریکی بھی تمسخر اڑاتی ہوگی۔ یعنی "رسم ستی" جس میں متوفی خاوند کی جلتی ہوئی چتا میں صنف نازک کو زندہ جلنے پر مجبور کیا جاتا تھا اور عقل و انسانیت تہذیب و تمدن سر پیٹتے رہ جاتے ہونگے۔

انسان سوزی و ستمرانی کی یہ مثال دنیا کے پردہ پر کہیں نہیں ملے گی جو ہندو دھرم کے نام پر برادران ہنود نے ان پر روا رکھی ہوئی تھی۔ خدا کی رحمت جوش میں آئی تو اس نے مسلمانوں کو اس ملک پر مسلط کرکے اور اس کے بعد انگریزوں کو

مرزائیہ اسکے کارناموں کو پوشیدہ کرتی ہے۔ چند دن ہوئے جب کانفرنس گوردانہ میں منعقد ہوئی تو اسوقت سکرٹری جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک اشتہار بعنوان احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے ۱۴ میں مرزا صاحب کی تعریف کے شمار پیش کئے گئے۔ نامعلوم ان لوگوں کو موصوف کی تعلیم (۵۵۵) کا پتہ نہیں یا جان بوجھ کر اس کے نقائص پر پردہ پوشی کرنے کی عادت ہے۔ فقط

حاکم بناکر اس قبیح رسم کی بیخکنی کی۔ چنانچہ اسلام نے ہندو مستورات پر بھی بے شمار احسانات کئے ہیں اور یہ اسی کی فیض رسانی کا نتیجہ ہے کہ اس قسم کی بدرسومات آج دنیا میں موجود نہیں نیز یہ کہ ہندو بیوگان کے عقد ثانی کا قانون۔ ہندو عورتوں کے حق وراثت کا قانون (جو ڈاکٹر دیش مکھ عنقریب پاس کروانے والے ہیں) ہندو قوم میں رائج کرائے جا رہے ہیں۔

عیسائی مذہب نے بھی عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا۔ وہ بھی عورتوں کو حق وراثت سے محروم رکھتا ہے۔ شوہر ظالم ہو، ناکارہ ہو، نااہل ہو، دائم المریض ہو، سزا یافتہ حبس دوام ہو غرضیکہ عندالضرورت و مجبوری بیوی خاوند سے علیحدہ علیحدہ نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ عیسوی قوانین نے اس کی کوئی قرین عقل سبیل نہیں بتائی۔ بلکہ برعکس اس کے انجیل کا صاف حکم ہے کہ

"یہ بھی کہا گیا تھا کہ جو کوئی اپنی بیوی کو چھوڑ دے اسے طلاق نامہ لکھ دے۔ لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنی بیوی کو حرامکاری کے سوا کسی اور سبب سے چھوڑ دے وہ اس سے زنا کراتا ہے۔ اور جو کوئی اس چھوڑی ہوئی سے بیاہ کرے وہ زنا کرتا ہے" (متی ۵ - ۳۱-۳۲)

"اور میں تم سے کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنی بیوی کو حرامکاری کے سوا کسی اور سبب سے چھوڑ دے اور دوسری سے بیاہ کرے وہ زنا کرتا ہے۔ اور جو کوئی چھوڑی ہوئی سے بیاہ کرے وہ بھی زنا کرتا ہے" (متی ۱۹ - ۹-۱۰)

پس مندرجہ بالا احکام کی موجودگی میں ایک ستم رسیدہ اور مظلوم عورت اپنے خاوند سے چھٹکارا حاصل نہیں کرسکتی تاوقتیکہ مظلومہ ارتکاب زنا پر مجبور نہ ہو اور پھر اس فعل بد کو ثابت اور طشت از بام نہ کرے اور یہی سبب ہے کہ مغربی خواتین حد سے زائد آزادی حاصل کرنے پر مجبور ہوئیں تاکہ اس حبس دوام کے باوجود وہ اپنی زندگی کو آزادانہ و بیباکانہ طور سے گزار سکیں۔ لیکن جب یہ آزادی بھی ان کے لئے کافی علاج ثابت نہ ہوئی تو بالآخر اہل مغرب اسلام کی پیروی کرنے یعنی طلاق کے قانون بنانے اور اس کے لئے علیحدہ عدالتیں بنانے پر مجبور ہوئے۔

عورت کی عزت و احترام کے بارے میں بھی مسیحیت خاموش ہے۔ بلکہ برخلاف اس کے مسیح (بقول انجیل) اپنی ماں تک کو "اے عورت" (یوحنا ۲ - ۴) کہہ کر پائے استحقار سے ٹھکراتے ہیں اور کبھی موصوف نے ازروئے انجیل اپنی والدہ کی بات تک نہیں پوچھی۔ اس کی بیوی تو تھی ہی نہیں ورنہ نہ معلوم اس غریب کے ساتھ کیا سلوک ہوتا۔ اور کن الفاظ میں مخاطب فرماتے۔ اسی تعلیم کا نتیجہ ہے کہ مسیحی علماء مشاہیر عورت کے بارے میں مندرجہ ذیل آراء کا اظہار فرماتے ہیں:-

(۱) عورتیں پیدا ہی کیوں کی گئیں۔
(سینٹ اگسٹائن)

(۲) عورت تمام برائیوں کی جڑ ہے۔
(سینٹ جیروم)

(۳) باب الشیطان۔ (ٹرٹولین)

(۴) اژدہا یا دیو خوفناک اور افعی مصری مکار ہیں مگر عورت دونوں کی خاصیتیں رکھتی ہے۔
(تعلیم چرچ)

(۵) عورت اور دوسرے پست لوگوں کو بائیبل پڑھنے کی ممانعت تھی۔

(۶) جرمنی کا مشہور مصلح مسیحیت بھی عورتوں کی تربیت کے خلاف تھا۔

(عبارت کنندہ زیر مجسمہ ہنری ہفتم)

قارئین کرام غور فرمائیں کہ کیا ایسے مذاہب جو صنف نازک کے ساتھ اس قدر ناانصافی اور صنف کرخت کے ساتھ اتنی رعایت برتیں خدائی مذہب کہلانے کے مستحق ہیں؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں بلکہ صاف ظاہر ہے کہ جس صنف سے رعایت برتی گئی ہے اسی کے علما یعنی پنڈت و پادری صاحبان ہی ان مذاہب کے مصنفین ہیں ورنہ خدا یا اس کا فرستادہ مذہب ناانصافی روا نہیں رکھ سکتا۔ پس جس مذہب نے دونوں صنفوں کو ایک نگاہ سے دیکھا ہو وہی خدائی مذہب ہوسکتا ہے۔ اور وہ صرف اسلام ہے۔ سہ

زباں پہ بارے خدایا یہ کس کا نام آیا
کہ میرے نطق نے بوسے میری زباں کے لئے

(احقر العباد کمال الدین قریشی بریلی چھاؤنی)

انعامی مضمون

اور

اس کے لئے مبلغ دس روپیہ پیش کرنے کا وعدہ

موجودہ زمانہ میں مسلمان جس قدر اسلام سے دور ہوگئے ہیں اس کا کافی احساس مسلمانوں کو ہے لیکن آزادی مغربیت کا شوخ رنگ، رسومات و عادات خلاف شرع کا عام طور سے جاری ہو جانا، لیڈروں کی خود پسندی، علمائے کرام کی خاموشی و لاپرواہی نے مسلمانوں کو مدہوش کر دیا ہے۔

ایک مسئلہ داڑھی بڑھانا، مونچھوں کو پست کرانا یا داڑھی منڈانا کترانا۔ اس کے متعلق پیغمبر علیہ السلام کا حکم اور مشرکین کی مشابہت سے پرہیز صحیح احادیث رسول اللہ سے معلوم ہو رہا ہے جس کی تاویل معقولیت دلائل سے کوئی نہیں کرسکتا۔ لیکن خدا کی شان نظر آتی ہے کہ داڑھی منڈانے یا خلاف شرع کترانے کے موذی مرض میں عام ناواقف مسلمان تو درکنار بلکہ کتاب اللہ سنت رسول اللہ پر نہایت شد ومد سے دعوےٰ کرنے والے اپنے مقابلہ میں دیگر مذہب والوں پر ذرا ذرا سی بات پر لٹھ بھڑ جانے والے حضرات بھی کثرت سے داڑھی منڈانے اور کترانے کے مرض میں گرفتار ہیں۔ خصوصاً ہمارے اہل حدیث بھائی اور ان کی انجمنیں، کانفرنسیں جو ذرا ذرا سی سنت جاری کرنے کے لئے تبلیغی اداروں میں

ahmadimuslim.de

ہزار ہا روپیہ خرچ کرواتے ہیں۔ لیکن داڑھی منڈانے یا ایسی باریک کرانے میں جو کسی ضعیف سے ضعیف حدیث سے بھی ثابت نہ ہو بخوشی اور نہایت دلیری سے شریک و عامل ہیں اور لطف یہ ہے کہ اگر ان سے دلیل پوچھی جاوے تو سوائے واہی تباہی باتوں کے ان کے پاس کوئی معقول دلیل و جواب نہیں ہے بلکہ یہاں تک کہ بعض افراد اہل حدیث میں سے ایسے بھی ہیں کہ وہ ذرا ذرا سے عمل سنت کے لئے دوسروں کو روکتے ٹوکتے رہتے ہیں۔ لیکن داڑھی کے بارے میں ان کا یہ خیال ہے کہ لمبی داڑھی والے اکثر بے ایمان بددیانت ہوتے ہیں۔ (نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ ان کو عقل سلیم عطا فرماوے اور ان کو سنت فعل و حکم رسول کے خلاف بدگوئی کرنے سے محفوظ رکھے۔

میرے خیال میں ایسی سنت جس پر عمل کرنے والے کو مسلمان اپنی بدقسمتی و جہالت سے ایسا ذلیل سمجھ چکے ہوں اس کے لئے تبلیغ کرنا اور ایسی مردہ بلکہ بدنام سنت کو زندہ کرنا حقیقت میں اجر عظیم کا درجہ رکھتا ہے۔

لہذا میں ان علمائے کرام سے خصوصاً اور دیگر حضرات جو اس مسئلہ کی بابت کچھ مواد رکھتے ہوں ان سے عموماً درخواست کرتا ہوں کہ داڑھی رکھنے بڑھانے اور مونچھوں کو کٹوانے پست کرانے کے متعلق فضیلت و ثواب اور فوائد اور منڈانے یا کترانے کے متعلق سنت حکم رسول کے خلاف وعید بحوالہ احادیث و کتب قول و فعل رسول اللہ، خلفاء راشدین، محدثین، سلف صالحین سے مدلل و مکمل مضمون اس عاجز کو بھیج کر مشکور فرماویں۔ تاکہ برائے آگاہی عام مسلمانان چھپوا کر شائع کیا جاوے[1] اور اس کا اجر و ثواب صاحب مضمون کو خدا کے ہاں سے ملے گا۔

دیگر اس مسئلہ میں جس قدر مضامین وصول ہونگے ان میں جو زیادہ معقول و مدلل و مکمل اور عوام الناس کے لئے مفید ثابت ہوگا اس صاحب کی خدمت میں مبلغ دس روپیہ بطور نذرانہ پیش کئے جاویں گے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمارے علماء کرام کو اس مسئلہ میں پوری تحقیق و توجہ کے ساتھ قلم اٹھانے کی توفیق عطا فرماوے۔ تاکہ خدا کے ہاں سے اجر و ثواب دارین پاویں۔

خاکسار عبدالوہاب تاجر عینک و چشمہ۔
نمبر ۱۱ بو بازار اسٹریٹ کلکتہ

[1] اخبار اہلحدیث میں چھپ کر مفید عام ہوں اس کے بعد آپ یکجا کر کے رسالہ چھاپ دیں۔ (مدیر)

حضرت علیؓ کی اسد اللہی

(از ملک عبدالغنی صاحب نوشہروی)

جن لوگوں کو فرقان حمید پر ایمان کی نعمت اور احادیث رسول پر ایقان کی برکت حاصل ہے۔ (اور الحمد للہ کہ راقم الحروف بھی اس دوگونہ خلعت سرمدی و رحمت ایزدی سے مفتخر ہے) ان کو اس پر پورا یقین ہے کہ "محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم" تھے۔ یعنی جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور اُن کے تمام ہمراہی کفار پر ایک سرے سے بھاری ہیں مگر آپس میں ایک دوسرے کے لئے سراپا رحم۔ اس آیت کے مصداق حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب بھی ہیں حمزہؓ بھی، ابو عبیدہؓ جراح، وسعدؓ بن عبادہ بھی۔ عمارؓ یاسر ومقدادؓ بھی۔ ابوبکرؓ و عمرؓ بھی، علیؓ و عثمانؓ اور سعیدؓ و سعدؓ بن ابی وقاص) بھی (وھم جراً من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم رضوان اللہ علیھم اجمعین) ولیکن جو بات قرآن کریم یا احادیث نبوی میں نہ ہو اس کو ماننا کسی صورت گوارا نہیں ہوسکتا۔ ازاں جملہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی "اسد اللہی" ہے۔ جس کے لئے کوئی حدیث کتب معتبرہ میں نہیں پائی جاتی۔ اور ایسی حدیث کا پایا جانا ممکن بھی کیسے تھا۔ جبکہ ممدوح (علیؓ) میں اس قسم کی صفت تھی ہی نہیں۔ ظاہر ہے کہ جناب علی اول المومنین (مگر بحسب سن عمر کہ فی الحقیقت تھے) اور یہ بھی پوشیدہ نہیں کہ رسالت مآب کی مکی زندگی از سرتا پا مغلوبانہ زندگی تھی۔ قریش (مکہ) نے آنحضرت کے لئے کونسی تکلیف اٹھا رکھی تا آنکہ آپ کو اپنے مولد اور اپنے باپ جناب ابراہیم علیہ السلام کے ہجر یعنی اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ فیہ آیات بینات و مقام ابراھیمؑ کو راتوں رات چھوڑنا پڑا۔ اگر حضرت علی ان بیان کردہ اوصاف کے مطابق "اسد اللہ" تھے۔ تو شیروں کی جیت کب گوارا کرتی ہے کہ ان کا مقتدا جس کا مرتبہ شیر سے بھی بزرگ ہو یوں راتوں کو جان بچا کر نکلنے پر مجبور ہو۔ رسالتمآب کی مکی زندگی کا وہ واقعہ بھی یاد کر لیجئے گا کہ بیت اللہ میں ادائے نماز کی حالت میں جب ایک شقی نے آنحضرت کی پشت مبارک پر اونٹ کی اوجھ (پنجابی اوجھری) رکھ دی۔ جس کے ہٹانے کو فاطمہ رضی اللہ عنہا تو حاضر ہوئیں۔ مگر "اسد اللہ" گھر سے نہ نکلے۔ یہ کام بہادر مرد کا بلکہ اسد اللہ کا تھا۔ حضرت رسالتمآب روحی فداہ طائف تشریف لے گئے۔ جہاں سے خون میں شرابور ہو کر لوٹے۔ اسد اللہ الغالب کو بھی معلوم تو ہوا ہی ہوگا۔ پھر آپ کی اسد اللہی کس مصلحت کی نذر ہوگئی۔ جو طائف والوں کی بستی کو تہ و بالا نہ کر دیا۔ یہاں خیبر کا لطیفہ قابل ذکر ہے کہ حدیث میں صرف لفظ "فتح اللہ علی یدیہ" ہے مگر یار لوگوں نے اس پہ وہ وہ حاشیے چڑھائے کہ طلسم ہوش ربا اور داستان امیر حمزہ" کی خیالی کہانیاں بھی اس کے سامنے گرد ہیں۔ یعنی ؎

توہی بتلا کہ اکھاڑا در خیبر کس نے

ahmadmuslim.de

بھلا جب والیٔ خیبر (مرحب یہودی) بھی مارا گیا تو پھر قلعہ خیبر کا صدر دروازہ اکھاڑنے کی ضرورت کیا رہ گئی۔

اسی طرح مقام خیبر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو یحبہ اللہ ورسولہ و یحب اللہ ورسولہ فرمایا۔ تو اس کے مطابق کامل الایمان بلکہ "صاحب الایمان" بھی جناب علی ہی کو بتایا جاتا ہے۔ حالانکہ اس کے بغیر موقعہ پر رسول کریم نے اکثروں کے لئے یہ لفظ فرمائے۔ اُن میں سے ایک حضرت عبد اللہ الحمار رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ جن کو اپنے دور جاہلیت کی عادت مے نوشی اسلام لانے کے بعد بھی نہ چھٹ سکی۔ بالآخر جب تیسری مرتبہ انہیں اسی حالت میں دربار رسالت میں لایا گیا تو ایک دل جلے مسلمان نے آپ کو ملعون کہہ دیا۔ رسالت مآب اس پر خفا ہوگئے اور فرمایا کہ

"ایسا نہ کہو یہ تو (عبد اللہ الحمار) اللہ اور اُس کے رسول سے محبت کرتا ہے"!

(بخاری بحوالہ جمع الفوائد جلد ۱ صفحہ ۲۹۲) (۵۵۴)

مدینہ کے واقعات ہیں۔ یہود مدینہ نے رسالتماب سے کونسی بات اٹھا رکھی۔ مگر حضرت اسد اللہ کب تیغ بکف ہو کر نصرۃ النبی کے لئے نکلے۔ یہ واقعہ قرطاس ہے۔ جس پر شیعی "اعتبارات" کے مطابق حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) مکروہ لفظ برملا استعمال کیا۔ مگر یہاں بھی آپ کی اسد اللہی بے نقاب نہ ہوئی۔ رسالت کی میانت سے بڑھ کر اور کونسے مواقع تھے۔ جہاں اس شجاعت کا اظہار ہونا تھا۔ بلکہ اس موقع پر تو حضرت علی نے بجائے بسالت کے نمایاں کمزوری کا ثبوت دیا کہ بقولہم:

"یہ خوغا جو قرطاس پر ہوا۔ رفع ہونے کے بعد جب رسول اللہ نے لوگوں کو رخصت کر دیا تو اس کے بعد عباس فضل بن عباس علی ابن ابی طالب اور اہل بیت خاص حضرت رسول کے پاس رہ گئے۔ اس وقت عباس نے کہا۔ یا رسول اگر خلافت کا امر بنی ہاشم میں آنا ضروری ہے تو ہمیں بشارت دی جائے تاکہ ہم خوشی کریں اور اگر آپ کا یہ خیال ہو کہ وہ لوگ ہم پر ستم کریں گے اور خلافت کو ہم سے چھین لیں گے تو پھر آپ ان لوگوں سے ہماری سفارش کرتے جائیے۔ حضرت (رسول اللہ) نے اس پر فرمایا کہ "نہیں وہ تم کو میرے بعد کمزور کر دیں گے اور تم پر غالب آجائیں گے"! اس پر تمام اہل بیت ایک طرف سے رونے لگے"

(حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۳۴۳)

آہ! ہے کیا کیا عرض مدعا کر کے
بات بھی کھوئی التجا کر کے

اس اسد اللہی کو دیکھئے۔ اور اس الحاح کو ملاحظہ فرمایئے کہ "آپ ان لوگوں سے ہماری سفارش کرتے جائیے"۔ اور اس پر تمام اہل بیت ایک طرف سے رونے لگے" ان رونے والوں میں شیر خدا بھی ہیں۔ یا للعجب!

رسول اللہ کی رحلت کے بعد واقعہ فدک درپیش آیا۔ جس کے لئے حضرت علی نے جناب فاطمہ کو آگے کیا۔ مگر خود نہ بڑھے۔ بجز ایک گواہ کی صورت میں جگر گوشہ رسول کا حق ارث غصب ہو رہا ہے۔ مگر اسد اللہی محو خواب ہے۔ "اصلاح کھجوہ" (جو شیعوں کا رسالہ ہے) میں ایک صاحب نے رسالہ فدک لکھا تھا۔ جس پر جناب فاطمہ کے شعر صبت علی مصائب لو انھا

صبت علی الایام صرن لیالیا

کو غصب فدک کا مرثیہ قرار دیا حالانکہ قرینہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ سیدہ رضی اللہ عنہا نے اس میں اپنے شوہر کی اُن پسپائیوں پر یہ شعر کہا ہو جو ایسے نازک مواقع پر ہمیشہ نمایاں ہوتی رہیں۔ الغرض جب حضرت عمر کا جناب فاطمہ کے گھر کو آگ لگا دینا ہے (بقولہم) اس پر بھی اسد اللہ الغالب کو طیش نہ آیا۔ حتیٰ کہ فاروق کا بنت رسول صلے اللہ علیہ وسلم (ایضاً بقول شیعی) کو زدوکوب کرنا اور اس حد تک کہ خاکم بدہن سیدہ کا حمل بصورت محسن ساقط ہو جانا وغیرہ۔ جب اس دردناک حالت میں بھی جناب اسد اللہ الغالب کے بازوئے خیبر شکن میں حرکت نہیں آتی تو سیدہ خاتون اپنے شوہر تک کو اپنا ہمدرد نہ پاکر یہ شعر پڑھتی ہیں کہ:-

آج مجھ پر جو مصیبتیں وارد ہوئیں۔ وہ اگر دنوں پر پڑتیں تو غم کے مارے دن بھی سیاہ راتوں سے بدل جاتے؛

الغرض حضرت علی ابن ابی طالب حیدر کرار غیر فرار اسد اللہ الغالب (بلکہ) غالب علی کل غالب، مشکل کشا، صاحب ذوالفقار (وغیرہ وغیرہ لا یحصی ثناءک الا کما اثنت شیعتک التی خذ لتک کما قلت) نے ان متذکرۃ الصدر واقعات کے وقوع پر کبھی اپنی اسد اللہی کا مظاہرہ نہ کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ خطاب اُن کے لئے اتنا ہی نہ تھا اگرچہ وہ بہادر ضرور تھے۔ غیور اعلیٰ درجہ کے تھے کہ واقعی اگر ان کے سامنے بنت رسول کا گھر جو ان کا مسکن بھی تھا جلایا جاتا تو وہ طیش میں آکر حضرت عمر سے الجھ پڑتے۔ اگر فاروق اعظم سیدہ خاتون کی طرف ذرا میلی نظر سے دیکھتے تو ضرور وہ اُن سے انتقام لیتے۔ ولیکن یہ کچھ نہ تھا بلکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حضرت ابوبکر و عمر سب سے محبت تھی اور اتنی کہ امیر المومنین نے اپنی لخت جگر جناب ام کلثوم کا نکاح فاروق اعظم سے کر دیا اور ہمارے اس دعوے کی تائید علامہ سید علی بلگرامی جو شیعی ہونے کے ساتھ اعلیٰ پایہ کے عالم بھی تھے اس طرح فرماتے ہیں:- (باقی آئندہ)

لہ اسی لئے تو بیوی نے خاوند (اسد اللہ) کو بقول شیعہ بطور طعنہ کے کہا تو جنین کی طرح رحم مادر میں اور عورتوں کی طرح حجرے میں چھپ رہا ہے۔ (احتجاج صفحہ ۵۹) اہلحدیث

رسالہ مجددیہ۔ حضرت مجدد الف ثانی سرہندی نے فارسی زبان میں فرقہ شیعہ کی تردید میں تصنیف کیا تھا۔ اب اس کا اردو ترجمہ کیا گیا ہے۔ قیمت ۸/ ملنے کا پتہ:- مینیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

برہان التفاسیر

(۸۰)

گذشتہ پرچہ "اہلحدیث" میں رکوع نمبر ۱۶ کی عبارت مع ترجمہ ختم ہوگئی ہے۔

اس رکوع میں پادری صاحب نے ایک چبھتا ہوا اعتراض کیا ہے کہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو (بصیغہ امر اسلم) اسلام لانے کا حکم دیا گیا ہے۔ حالانکہ یہ حکم اس وقت ہونا چاہئے جس وقت ابراہیم مسلمان نہ ہوں۔ کیا ایسا وقت بھی ہے جس میں وہ مسلمان نہ ہوں (ص۵۱۸۔ سلطان التفاسیر)

جواب یہ ہے کہ صیغہ امر دو طرح سے استعمال ہوتا ہے۔ (۱) انشاء فعل کے لئے۔ (۲) استمرار کے لئے۔ مثلاً کسی بیٹھے کو کہا جائے کھڑا ہوجا۔ یہ حکم انشاء فعل کے لئے ہے۔ (۲) کسی کھڑے کو کہا جائے کھڑا رہ یہ حکم استمرار کے لئے ہے۔

اردو اور فارسی میں ان دونوں موقعوں کے لئے الگ الگ صیغے ہیں۔ اردو کی مثال تو ابھی گذری ہے۔ فارسی میں صیغہ امر پر لفظ (مے یا بے) بڑھا دیا جاتا ہے۔ قائم باش۔ قائم مے باش۔ مگر عربی زبان میں صیغہ امر دونوں موقعوں کے لئے ایک ہی آتا ہے۔ جو قرینہ سے اپنے معنے بتا دیتا ہے۔ قرآن مجید سے شہادت لینا چاہو تو سنو!

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ (پ ۵۔ ع ۱۱)

(اے لوگو! جو ایمان لا چکے ہو ایمان پر پختہ رہو)۔ اس تشریح کے بعد ہم کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم کو جس وقت یہ حکم اَسْلِمْ ہوا تھا یقیناً آپ مسلم تھے۔ چنانچہ ان کا جواب بصیغہ ماضی اَسْلَمْتُ ہی بتا رہا ہے۔ پس آیت کے معنی یہ ہیں کہ

اے ابراہیم فرمانبرداری پر پختہ رہنا۔

حضرت ممدوح جواب میں عرض کرتے ہیں۔

حضور بندۂ پروردہ درگاہ تو عرصہ سے فرمانبردار ہو چکا ہے آئندہ بھی ایسا ہی رہے گا۔

اس تشریح کے ساتھ پادری صاحب کا اعتراض یا سوال ہباءً منثوراً ہوگیا۔

دوسری بات آپ نے یہ کہی ہے کہ

حنیف درحقیقت مسیحیوں کا ایک اصطلاحی لفظ ہے جس کا اطلاق وہ راہبوں، زاہدوں اور پادریوں پر کرتے تھے۔ چنانچہ ہذیل (شاعر) کہتا ہے ؎

نصاری یساقون لاقوا حنیفا

یعنی جس طرح عیسائی راہب کی ملاقات کے لئے جاتے (ص۵۱۹)

پادری صاحب نے اس امر پر غور نہیں کیا کہ کوئی لفظ اپنے اصلی معنی میں مستعمل ہوکر کسی خاص اصطلاح میں استعمال ہونے سے اسی سے مخصوص نہیں ہوجاتا۔ اس کے متعلق کم سے کم کافیہ کی عبارت

فلا تضره الغلبة

کی شرح میں شارح کا کلام تو آپ کو یاد ہوگا کہ اسود اور ارقم جن معنے عام کے لئے موضوع ہیں مروجہ معنے ان سے خاص ہیں بعینہٖ وہی نہیں۔ ٹھیک اسی طرح حنیف کے معنے ہیں مائل الی اللہ یہ معنے اس کے نصاری کی ابتداء سے پہلے کے ہیں اسی لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر جو نصاری سے پہلے تھے بولا گیا۔

ناظرین کرام! اسی کی مثال ہے (مسلم) جو آج کل محمدی دین کے ماننے والوں پر بولا جاتا ہے۔ مگر اس کے اصلی معنے میں محمدیت داخل نہیں اسی لئے حضرت ابراہیم بلکہ ان سے پہلے کے صلحاء پر بھی بولا گیا ہے۔ پس آپ نے یہ کہہ کر کہ حنیف نصاری کے راہب کو کہا جاتا تھا کیا فائدہ سوچا؟ یہ غور نہ کیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بلکہ ان کے بعد قوم یہود پر کیوں یہ لفظ بولا گیا؟ غور سے پڑھئے۔

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ ۙ (البینۃ)

یعنی اہل کتاب (یہود و نصاری) کو یہی حکم ہوا تھا کہ اللہ کی عبادت اخلاص سے حنیف ہوکر کریں۔

اس آیت میں ساری یہودی قوم کو حنفاء بن کر عبادت کرنے کا ذکر ہے۔ ان حوالجات کے ہوتے ہوئے کون اہل علم کہہ سکتا ہے کہ پادری صاحب نے حنیف کی بابت جو لکھا ہے کچھ کارآمد اور مفید ہے پادری صاحب خود ہی غور کریں ؎

ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

اطلاع پادری سلطان محمد خان صاحب نے دو مہینوں سے تفسیر کی اشاعت بند کر رکھی ہے۔ کیونکہ رسالہ کی اشاعت کم ہے خرچ پورا نہیں ہوتا۔ آپ نے اعلان کیا تھا کہ مارچ اور اپریل دو ماہ یو۔پی وغیرہ کا سفر کرکے اشاعت بڑھائیں گے۔ اس لئے ہمارا بھی اعلان ہے کہ پادری صاحب نے اگر تفسیر کی اشاعت کی تو ہم بھی خدمت کو حاضر ہوجائیں گے والسلام خیر ختام۔

چکڑالوی المقران کی بابت ناظرین کو علم ہوگا کہ ان کو حدیث اور اہل حدیث گروہ سے ایک خاص قسم کی (گویا عاشقانہ) نسبت ہے۔ جس طرح مجبور عاشق بات بات میں موقع بے موقع معشوق کا گلہ کرتا رہتا ہے خواہ کوئی اسے سنے یا مجنون سمجھ کر نہ سنے مگر بقول ؎

کس بشنود یا نشنود من گفتگوئے میکنم

وہ اپنی کہے جاتا ہے۔ اور دانا اسے معذور سمجھتے ہیں۔ چنانچہ مولوی عبداللہ چکڑالوی کا کلام اس جگہ صرف سننے کے قابل ہے۔ خفا ہونے کے نہیں کیونکہ وہ عداوت حدیث میں جنون کے درجے کو پہنچے ہوئے ہیں۔ آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو موحد ان معنے سے لکھا ہے کہ وہ صرف کتاب اللہ المنزل کو مانتے تھے اور ان

عین شرک کی نفی ان میں تھی کہ وہ ... (بلا حوالہ) آپ کے الفاظ ... تفسیر میں آئندہ درج ہوں گے۔

ahmadimuslim.de

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۱۰۳)

گذشتہ ہفتے سے نماز جنازہ غائب کا ذکر ہو رہا ہے۔ آج اس سے آگے ملاکر پڑھیں۔ (مدیر)

خود مولوی صاحب بریلوی حیات الموات علا ۱۲۳ میں بلا تعرض لکھتے ہیں کہ:-

ایک بی بی مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھیں ان کا انتقال ہوگیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی نے خبر نہ دی۔ حضور ان کی قبر پر گذرے دریافت فرمایا یہ قبر کیسی ہے تو لوگوں نے عرض کی ام محجن کی فرمایا وہی جو مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی۔ عرض کی ہاں۔ حضور نے صف باندھ کر نماز جنازہ پڑھائی"

الحمد للہ! کہ اس روایت سے علاوہ ثبوت نماز غائب ونکرار جنازہ کے علم غیب کا نہ ہونا بھی پورے طور پر روشن ہوگیا۔ ؎

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

اب ناظرین زمین کے خزانوں کی کنجیوں کی حقیقت ملاحظہ فرمادیں جن کی نسبت مولوی نعیم الدین کا یہ قول کہ حضور دنیا اور آخرت کے خزانوں کے مالک مختار ہیں۔ یہ محض بدمذہبی کا ظہور اور مشرکانہ اعتقاد کا فتور اور فہم باطل کا قصور ہے۔ جس طرح مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب تحفہ اثنا عشریہ میں اس کی تفصیل فرمائینگے۔ جو پہلے درج ہوچکا ہے۔ حالانکہ شارحین احادیث چنانچہ امام نووی رحمہ اللہ شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں:

وفی ھذا الحدیث معجزات لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فان معناہ الاخبار بان امتہ تملک خزائن الارض وقد وقع ذلک۔

یعنی اور اس حدیث میں کئی معجزات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں پس اس میں خبر دی گئی ہے کہ آپ کی امت کو یہ خزانے زمین کے ملیں گے اور یہ واقع ہوچکا"

اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ مستند مولوی نعیم الدین اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ ج ۴ ص ۵۰۱ میں فرماتے ہیں:-

"اشارت ست بمالک شدن امت خزائن ملوک ماضیہ وجزآں را"

یعنی اس میں اشارہ ہے آپ کی امت کے مالک ہوجانے کا گذشتہ بادشاہوں کے خزانوں کی دولت کا"

پس اسی وجہ سے امت کو ڈرایا گیا کہ کہیں دولت دنیا میں مبتلا نہ ہوجاویں۔ اور مزید تشریح اس حدیث کی حدیث مـا نقل کردہ مولوی نعیم الدین سے (جس کے آخری الفاظ خلاف دیانت چھوڑ دیئے گئے) واضح ہے۔ قال ابوھریرۃ وقد ذھب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانتم تنتثلونھا۔ (صحیح بخاری پارہ ۱۲ کتاب الجہاد ص ۱۰۱)

یعنی فرمایا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو (دنیا سے) تشریف لے گئے اور اب تم ان خزانوں کو نکال رہے ہو"

چنانچہ فتح الباری شرح صحیح بخاری میں مرقوم ہے۔ "المراد منھا ما یفتح لامتہ من بعدہ من الفتوح وقیل المعادن"

یعنی مراد ان خزانوں سے یہ ہے جو امت کے لئے بعد آپ کی فتوحات واقع ہوئیں اور کانیں نکلیں"

نیز فتح الباری پارہ ۲۹ ص ۲۴۶ میں فرماتے ہیں۔

"قال نووی یعنی ما فتح علی المسلمین من الدنیا وھو یشتمل الغنائم والکنوز"

یعنی کہا نووی نے جو فتوحات مسلمانوں پر دنیا میں واقع ہوئے وہ شامل ہیں غنیمتوں اور خزانوں کو"

چونکہ اس حدیث میں واقعہ صادقہ خواب ہے اور ہر خواب کی تعبیر ضروری ہے اس لئے خصوصاً کلام صحابی میں یہ تعبیر واقع ہوئی۔ چنانچہ شاہ عبدالحق صاحب اشعۃ اللمعات ج ۴ ص ۴۶۹ میں اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:-

"پس نہادہ شد آں کلیدہا پیش من مراد فتوحات ست کہ گشاد باری تعالیٰ برامت وے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از بلاد شرق وغرب واستخراج کنوز ودفائن بامراد کا نہائے زمین کہ درو ے سیم وزر است انتہی" یعنی پس رکھی گئیں وہ کنجیاں آگے میرے مراد فتوحات ہیں کہ باری تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے لئے شرق وغرب کے شہروں کے خزانے اور دفینے یا کانیں جس میں چاندی اور سونا وغیرہ ہیں نکالدیں"

نیز شاہ صاحب موصوف مدارج النبوت ج ۱ ص ۱۳۹ میں فرماتے ہیں:-

"دادہ شدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مفاتیح خزائن وسپردہ شد بوے وظاہرش آنست کہ خزائن ملوک فارس وروم ہمہ بدست صحابہ افتاد"

یعنی دیگئیں اور سپرد کی گئیں خزانوں کی کنجیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ظاہر یہ ہے کہ خزانے ملوک فارس اور روم کے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہاتھ میں آگئے"

علی ہذا حدیث صحیح بخاری پارہ ۲۸ ص ۵۰۶ وصحیح مسلم ج ۲ ص ۲۴۴ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

"قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینا انا نائم اذا اوتیت خزائن الارض فوضع فی یدی سواران من ذھب فکبرا علی واھمانی فاوحی الی ان انفخھما فنفختھما فاولتھما کذابین اللذین انا بینھما صاحب صنعاء وصاحب الیمامۃ انتہی۔ (مشکوٰۃ ص ۳۹۵)

یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نے خواب میں دیکھا کہ زمین کے خزانے مجھے دیئے گئے اور دو کنگن سونے کے میرے ہاتھوں میں رکھے گئے وہ مجھے گراں معلوم ہوئے اور ان کے ہونے کی وجہ سے مجھے رنج ہوا پھر وحی کی گئی میری طرف کہ میں ان پھونک ماروں پس میں نے پھونک ماری (وہ اڑ گئے) میں نے ان کی یہ تعبیر لی کہ یہ دونوں جھوٹے ہیں جن کے

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

س ع ۱۳۶} ایک سرکاری ڈاکٹر غریب مریض کو تشخیص کرنے جاتا ہے۔ اور فیس ۶ روپیہ ہر دفعہ ڈاکٹر صاحب قانوناً لیتا ہے۔ چونکہ مریض غریب ہے اس واسطے زکوٰۃ کے ارادہ سے معاف کر دیتا ہے۔ اور معاف کرنا مریض پر ظاہر نہیں کرتا۔ فقط نیت زکوٰۃ ہے۔ دل میں ہی خفیہ طور پر فیس معاف ہے اور خفیہ ہی نیت زکوٰۃ ہے۔ آیا یہ طریقہ جائز ہے اور اس طریقہ سے زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے یا نہیں؟ (مولوی عبدالسلام حافظ عبدالحی خریدار اہلحدیث نمبر ۱۱۴۴۴)

ج ع ۱۳۶} صورت مرقومہ میں بحکم انما الاعمال بالنیات ممکن ہے کہ زکوٰۃ ادا ہو جائے لیکن احسن طریق یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب کسی خاص طریق سے غریب مذکور تک فیس کی رقم پہنچا دیں۔ مریض اس پر قبضہ کر کے ڈاکٹر صاحب کو فیس میں دیدے۔ (از داخل غریب فنڈ)

س ع ۱۳۷} انجمن تبلیغ اسلام کے سالانہ جلسہ پر جس میں علماء دین و سیاسی لیڈر برائے تبلیغ اسلام دور نزدیک سے بلائے جاتے ہیں۔ ان کے اخراجات کرایہ ریل و خوراک یا ان کی خدمات کے واسطے زکوٰۃ کا روپیہ صرف کرنا جائز ہے یا ناجائز۔ اگر جواب نفی ہو تو جلسہ کے اخراجات کس طرح پورے کئے جاویں۔ جبکہ عام مسلمانوں کی مالی حالت بہت کمزور ہے۔ جواب حتی الوسع اخبار اہلحدیث میں بحکم شرع شریف شائع کر دیویں (خریدار اہلحدیث از سابو والضلع سیالکوٹ)

ج ع ۱۳۷} مصارف زکوٰۃ میں ایک مصرف فی سبیل اللہ بھی ہے جس کے معنے ہیں ہر نیک کام جہاں ہو یا تبلیغ۔ اس نیت سے ممکن ہے زکوٰۃ اس مد میں خرچ کرنا جائز ہو۔ واللہ اعلم۔ (۲ر داخل غریب فنڈ)

س ع ۱۳۸} رکوع کے بعد قیام میں ربنا لک الحمد کے بعد کما تحب و ترضیٰ پڑھنا مرفوع حدیث سے ثابت ہے یا نہیں اگر نہیں تو پڑھنا چاہئے یا نہیں۔ (محمد اسحاق عفی اللہ عنہ خریدار اخبار اہلحدیث)

ج ع ۱۳۸} حدیث شریف میں آیا ہے کہ اسیطرح ایک شخص نے بعد رکوع کے چند کلمات کہے تھے جن پر آنحضرت نے خوشنودی کا اظہار فرمایا تھا

س ع ۱۳۹} نمازیں ادا کرتے وقت وسواس آتے ہیں اور خیالات کہیں کے کہیں چلے جاتے ہیں۔ لہٰذا دل کو بوقت ادائگی نماز رجوع کرنے کے لئے کوئی ذکر یا وظیفہ وغیرہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا ہو تو درج فرما کر مشکور فرمائیں ممنون ہونگا۔ (سائل مذکور)

ج ع ۱۳۹} لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ معنے کا لحاظ رکھ کر بکثرت پڑھا کریں۔ نیز جو الفاظ نماز میں پڑھے جاتے ہیں ان کا ترجمہ سمجھ کر پڑھا کریں۔ انشاء اللہ مفید ہوگا۔

نوٹ:۔ فتاویٰ صرف اسی قدر تھے۔

اعلان ضروری
متعلق استفتاء

از دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر پنجاب

بارہا اطلاع پر اطلاع دینے پر بھی سائلین کے خیال نہ کرنے سے اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۲ شوال ۲ جون ۳۲ء میں اعلان کیا گیا تھا کہ جو صاحب قواعد کی پابندی نہیں کریں گے۔ یکم ذیقعدہ ۱۳۵۱ھ (یعنی ۱۶ جون ۳۲ء) سے اُن کو جواب نہیں دیا جائے گا۔ بلکہ ان کا استفتا مع اطلاع بنا واپس کیا جائے گا۔

قواعد یہ ہیں (۱) محصول کے لئے واپسی لفافہ آنا چاہئے۔ بیرنگ جواب نہ دیا جائے گا۔

(۲) واپسی لفافہ پر اپنا پورا پتہ اُردو یا انگریزی یا دیسی حرفوں میں لکھا کریں۔ (اخبار اہلحدیث میں جواب لینے کے لئے اس کی ضرورت نہیں)

(۳) علاوہ محصول ڈاک کے فی سوال مطبوعہ ہو یا قلمی ہر حال میں ۲ پائی غریب فنڈ کے لئے آنا چاہئے۔

(۴) فرائض (تقسیم وراثت) میں فی بطن ۸ر (آٹھ آنے) غریب فنڈ میں آنے چاہئیں۔

نوٹ:۔ نمبر دوم پر عمل کرنا بہت ضروری ہے۔ یعنی واپسی میں لفافہ پر اپنا پورا پتہ لکھا کریں۔ واپسی لفافہ پر پتہ مرقوم نہ ہونے سے تکلیف ہوتی ہے اور دیر بھی لگتی ہے اس لئے اپنا پتہ خود لکھ کر لفافہ میں لفافہ رکھ کر بھیجا کریں۔

غریب فنڈ کی آمد سے (بصورت اخبار) غریبوں کی مدد کی جاتی ہے جس کا حساب اخبار اہلحدیث میں برابر چھپتا رہتا ہے۔ یہ بڑا مفید سلسلہ ہے۔ ضرور بھیجا کریں۔ کار ثواب ہے۔

اخبار اہلحدیث

توحید و سنت کا حامی ہے۔ اس میں مذہبی اور ملکی مضامین ہوتے ہیں۔ مخالفین کے اعتراضات کے جواب بھی ہوتے ہیں۔ ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔ قیمت سالانہ ۵ روپے
ابوالوفاء ثناء اللہ مفتی و مالک اخبار اہلحدیث
امرتسر۔ کٹڑہ بھائی

فتاویٰ نذیریہ
مصنفہ مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی

اس میں ہر سوال کا جواب قرآن و حدیث کے مطابق درج ہے۔ یہ دو جلدوں کی ایک ضخیم کتاب ہے۔ قیمت پہلے پانچ روپے تھی۔ مگر اب صرف ۔۔ ہے۔ مندرجہ ذیل پتہ سے منگوائیں۔
منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadmuslim.de

متفرقات

اہلحدیث کی اشاعت میں پھر رکاوٹ پیدا ہو رہی ہے۔ جو دراصل معاونین کی عدم توجہگی کا نتیجہ ہے مگر اس تغافل شعاری کا اثر اس کے مستقبل پر اچھا نہیں ہوگا۔ لہذا بہی خواہان کو توسیع اشاعت کے لئے ہر وقت مصروف رہنا چاہیئے۔

عزیز عطاء اللہ کی حالت بفضلہ تعالیٰ رو بصحت ہے بخار چھوٹنے میں بہت تھوڑی کسر باقی ہے۔ درد نقرس کو بھی بہ نسبت سابقہ بہت افاقہ ہے۔ طبی اجازت کے ماتحت ۱۰ مئی کو غسل بھی کرایا گیا اور نماز جمعہ میں بھی شریک ہوا۔ الحمد للہ! مگر بخار ابھی بالکلیہ نہیں چھوٹا۔ غذا شروع ہوگئی ہے۔ جس سے طاقت پیدا ہو رہی ہے۔ ہمدردوں کی دعاؤں سے سب تکلیف رفع ہو جائیگی۔ انشاءاللہ

میری اپنی صحت گذشتہ ایام میں مجھے کھانسی و درد گھٹنہ کا بہت زور ہو گیا۔ چند دن درس قرآن میں بھی ناغہ رہا۔ اور ۳ مئی کا جمعہ بھی خود نہ پڑھا سکا۔ اسی وجہ سے اخباری مضامین بھی خود نہ لکھ سکا۔ اب کچھ آفاقہ ہو رہا ہے۔ میرے احباب دعائے خیر سے یاد فرماتے رہیں۔ (ابوالوفاء)

امرتسر میں ایک لائق طبیب کا انتقال حکیم محمد عالم صاحب شہر امرتسر میں ایک لائق اور تجربہ کار طبیب تھے۔ پکے موحد اور مخلص احباب میں سے تھے۔ ۹ مئی کو کل نفس ذائقة الموت کی صدا کو لبیک کہتے ہوئے ہمیشہ کے لئے دنیا چھوڑ گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کا تعلق مولوی غلام رسول صاحب آف قلعہ میہاں سنگھ کے خاندان سے تھا۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو بخشے اور ان کی اولاد کو ان کے نقش قدم پہ چلنے کی توفیق عطا کرے۔

ایضاً حاجی عبد الرحمن صاحب تاجر جنت یکم مئی کو انتقال کر گئے۔ انا للہ۔ آپ پکے موحد، تبع سنت اور با اخلاق مسلمان تھے۔

(فضل الرحمن لوہا بازار بھوپال)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب ادا کریں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لھم وارحمھم۔

مبارکباد ناظرین اہلحدیث میں سے کئی احباب امسال حج بیت اللہ کو تشریف لے گئے تھے۔ ان میں سے بعض احباب کی طرف سے بخیریت واپسی کی اطلاعات موصول ہو چکی ہیں۔ عملہ دفتر اہلحدیث کی طرف سے ان کی خدمت میں اس ادائے فریضہ پر مبارکباد پیش کی جاتی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس فریضہ کی ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

عرس مرزا
اور
مرزا نمبر

قادیانی اخباروں نے ۲۶ مئی (یوم وفات مرزا) کو خاص اہتمام سے منانے کا اعلان کیا ہے۔ اس لئے دفتر اہلحدیث سے آئندہ پرچہ (۲۴ مئی) "مرزا نمبر" نکلیگا۔ انشاءاللہ جس میں بڑے بڑے مفید مضامین ہونگے۔ ۲۶ مئی کو شہر میں شائع کرنے کی بھی تجویز ہے ؎

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

مدرسہ مدینہ شریف کے لئے پتالیس روپیہ از جالندھر معرفت میاں امام الدین صاحب پنجابی وصول ہوئے۔ باقی رقم حسب ہدایت یہاں تقسیم کی گئی۔

ضروری اعلان مدرسہ محمدیہ قصبہ باڑی ریاست دھول پور اٹھارہ سال سے خدمت اسلام سر انجام دے رہا ہے۔ تین ماہ سے مدرس اول کی جگہ خالی تھی چنانچہ اراکین کی کوشش سے مولوی عبد المجید صاحب صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ نائی منڈی آگرہ نے ۱۵ محرم ۱۳۵۴ھ سے مدرسہ ہذا میں آکر کام شروع کر دیا ہے۔ ان کے جملہ احباب ان سے خط و کتابت اب باڑی کے پتہ سے کریں۔ اور مدرسہ ہذا میں بیرونی جدید طلباء کا اضافہ بھی کیا گیا ہے۔ بہرصورت مصارف تو زیادہ ہو گئے مگر آمدنی وہی متفرق چندے سابقہ ہیں۔ لہذا بغرض امداد مدرسہ ہذا مولوی عبد المعبود صاحب کانپوری کو بعہدہ سفارت بھیجا جاتا ہے۔ اصحاب خیر سے جہاں تک ہو سکے سفیر موصوف کے ذریعہ یا براہ راست مدرسہ کی امداد فرما کر اجر دارین حاصل کریں۔

المکلف خاکسار فتح محمد سکرٹری مدرسہ محمدیہ قصبہ باڑی ریاست دھول پور۔

(عہ داخل اشاعت فنڈ)

ضرورت کتب مجھے صحاح ستہ مکمل مترجمہ مولانا وحید الزمان صاحب مرحوم کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی صاحب فروخت کرنا چاہتے ہوں یا جائے فروخت کا علم رکھتے ہوں تو مجھ سے خط و کتابت کریں۔ راقم اے۔ ای پٹیل صفائی ٹون ۳۴۰ جوہنس برگ ٹرانسوال (افریقہ)

(ار داخل غریب فنڈ)

ثنائی برقی پریس امرتسر کے متعلق ہر قسم کی خط و کتابت وغیرہ مینجر صاحب ثنائی برقی پریس ال بازار امرتسر کے نام سے ہونی چاہیئے۔

مضامین آمدہ مولوی محمد ادریس۔ محمد اسحاق۔ جماعت اہل حدیث کا تبلیغ۔

غیر مقبولہ راود ہا سوامی مت پرکاش قند پارسی۔ سوالات النزامیہ۔

ضروری اطلاع مضمون نگاران اخبار اہلحدیث مضمون سفید کاغذ کے صرف ایک طرف خوشخط لکھ کر بھیجا کریں۔ پنسل سے ہرگز نہ لکھا کریں۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف ہوگی۔

جدید انگلش ٹیچر یہ کتاب بغیر استاد کے آپکو انگریزی زبان سے واقف کرا دیگی۔ قیمت صرف ۸/ ملنے کا پتہ :- مینجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

ملکی مطلع

فیصلہ مقدمہ بخاری صاحب

مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کے مقدمہ کا فیصلہ قادیانی اخبار الفضل نے ترجمہ کر کے شائع کر دیا۔ اس کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ فاضل مجسٹریٹ نے بڑی محنت اور جانفشانی کے ساتھ یہ فیصلہ لکھا ہے۔ حتی المقدور انصاف کو بھی مدنظر رکھا ہے۔ لیکن انسانی سہو و نسیان سب کے ساتھ ہے۔ سارا فیصلہ ہمارے سامنے ہے۔ ہم نے اس کو بڑے غور سے دیکھا ہے۔ اور ہم نے اس میں سے دو فقرے منتخب کئے ہیں۔

ملزم پر الزام یہ لگایا گیا ہے کہ

اس نے ملک معظم کی رعایا کے دو طبقات (احمدیوں اور غیر احمدیوں) کے درمیان دشمنی یا حقارت پیدا کی ہے یا کرنے کی کوشش کی ہے

بس یہ ہے روح رواں سارے فیصلے کی۔ اسی پر سزا مرتب کی گئی ہے۔ مگر فاضل مجسٹریٹ کے قلم سے یہ فقرہ بھی لکھا ہوا ملتا ہے۔

یہ ثابت ہو چکا ہے کہ جماعت احمدیہ اور غیر احمدیوں کے تعلقات کانفرنس سے پہلے کشیدہ تھے۔

پس یہ اعتراف ہے فاضل مجسٹریٹ کا کہ ملزم نے نفرت پیدا نہیں کی بلکہ نفرت ان میں پہلے سے تھی۔ اور اس میں شک بھی کیا ہے کہ جس صورت میں بانی فرقہ احمدیہ نے مسلمانوں کو اتنا اچھوت قرار دیا کہ ان کا جنازہ پڑھنے اور رشتہ ناطہ کرنے سے بھی منع کر دیا اور خلیفہ قادیان نے ان دونوں حکموں پر بڑی مضبوطی سے عمل کیا اور کرایا تو اور نفرت کس کا نام ہے۔ فاضل مجسٹریٹ کی محنت کی ہم داد دیتے ہیں۔ ہمارا گمان ہے کہ وہ مسل مقدمہ کو اس الزام کے ماتحت دیکھتے تو سزا نہ دیتے۔

دیکھیں عدالت اپیل سے کیا صادر ہوتا ہے ؎

خدا شرے برانگیزد کہ دراں خیر ما باشد

انگریز بھی ہماری نوع کے فرد ہیں

بعض لوگ غلامی کے رعب میں یہاں تک مرعوب ہیں کہ جہاں ہندوستانیوں کو ہر عیب سے معیوب جانتے ہیں انگریزوں کو ہر عیب سے پاک خیال کرتے ہیں۔ بڑا عیب ہندوستانیوں میں یہ ہے کہ ان میں عجب علو اور تکبر ہے۔ یعنی کوئی بڑی عزت والا چھوٹے کے نیچے یا برابر بیٹھنا پسند نہیں کرتا۔ برخلاف اس کے (بزعم ان لوگوں کے) انگریزوں میں یہ وصف ہے کہ کوئی کتنا بڑا انگریز ہو وہ چھوٹے کے ساتھ بلکہ اس کے نیچے بھی بیٹھ جاتا ہے۔ ایسے لوگ واقعہ ذیل غور سے پڑھیں جو اخبارات میں گشت کر چکا ہے۔

"پٹنہ ۲ مئی۔ یونائیٹڈ پریس اس خبر کی صداقت کے لئے ذمہ دار ہے کہ ہائیکورٹ کے بعض ججوں نے ۶ مئی کو سلور جوبلی کے ڈویژنل کمشنر کی زیر صدارت منائے جانے پر سخت اعتراض کیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ایک جج نے کمشنر کی زیر صدارت ہونے والی پریڈ میں شرکت کے لئے معذرت کا اظہار کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ گورنر کی عدم موجودگی میں چیف جسٹس سے صدارت کرنے کی درخواست کی جانی چاہئے تھی۔ چیف جسٹس نے بھی یہی اعتراض کیا ہے اور اس موضوع پر اپنے خیالات کو واضح کر دیا ہے۔ اس کے بعد رانچی میں گورنمنٹ کے ہیڈ کوارٹرز سے نامہ و پیام شروع ہوا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ چیف جسٹس کی زیر صدارت ایک علیحدہ جلسہ منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا اس میں جج صاحبان۔ وکلا اور دیگر اصحاب متعلقہ ہائی کورٹ کو تمغے دیئے جائیں گے"

(پرتاپ۔ لاہور۔ ۸ مئی ۳۵ء)

اہلحدیث معلوم ہوا کہ سب انسان اپنی طبعی خصائص میں برابر ہیں۔ اچھے بھی ہیں برے بھی ہیں۔

انجمن حمایت اسلام لاہور کی "حمایت اسلام"

اخبار بین حضرات بخوبی جانتے ہونگے کہ انجمن مذکورہ کی طرف سے کوشش کی گئی تھی کہ قرآن مجید کی طباعت و اشاعت انجمن خود اپنے ذمہ لے۔ چنانچہ اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اس کا انتظام شروع کر دیا گیا۔ قرآن کریم کی صحت مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کے سپرد ہوئی۔ مگر ہمیں معاصر "حقیقت اسلام" کی تازہ اشاعت سے یہ معلوم کر کے بے حد صدمہ ہوا کہ انجمن نے مذکورہ بالا کام ایک غیر مسلم پریس میں چھپوانا شروع کر رکھا ہے۔ اگر معاصر موصوف کا بیان صحیح ہے تو ہمیں ممبران انجمن سے شکوہ ہے کہ کیا یہی حمایت اسلام ہے جو آپ کر رہے ہیں۔ جس مرض کا علاج آپ کرنے لگے تھے خود اسی میں مبتلا ہو گئے۔

(۵۶۳)

ہمیں امید ہے کہ ارکان انجمن اس معاملہ میں اپنی پوزیشن صاف کر کے پبلک کو اطمینان دلائیں گے۔

حجاز میں حدود شرع کی پابندی

مخالفین مملکت سعودیہ عربیہ حتی المقدور موجودہ حکومت کے خلاف بہت کچھ زہر اگلتے رہتے ہیں۔ ذرہ سی بات کو بتنگڑ اور رائی کو پہاڑ بنا دیتے ہیں۔ خصوصاً ان باتوں کو بہت بری طرح پبلک میں مشتہر کرتے ہیں جن کا ذات سلطانی میں کوئی دخل بھی نہیں ہوتا۔ حالانکہ ممدوح ہر وقت حجاز کی بہتری کے لئے ہمہ تن مصروف رہتے ہیں۔

اہلحدیث کے کالم اس امر پر بارہا روشنی ڈال چکے ہیں کہ آج اگر روئے زمین پر کوئی حکومت حدود شرعیہ پر کاربند نظر آتی ہے تو وہ صرف مملکت سعودیہ عربیہ ہی ہے۔ چنانچہ حال ہی میں ہمارے اس دعویٰ کی تصدیق بھی ہوئی ہے کہ میاں غلام رسول صاحب

ahmadimuslim.de

کندن ساز ہوشیار پوری جو امسال حج بیت اللہ کو حجاز گئے ہوئے تھے۔ انہوں نے واپس آکر ایک خط میں تحریر کیا ہے کہ ہمارے سامنے مدینہ منورہ میں دو چوروں کے ہاتھ کاٹے گئے۔

یہ ہے اس حکومت کا سیاسی قانون جس پر وہ آج بھی پورے طور پر عمل پیرا ہو کر زمانہ رسالت وخلافت کی یاد تازہ کر رہی ہے۔

اللھم انصر من نصر دین محمد۔

بیکاری کا نتیجہ

ہندوستان کی بدقسمتی اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی ہے کہ چند سرکاری اسامیوں کے لئے سینکڑوں درخواستیں پہنچ جاتی ہیں اور وہ بھی ایم۔ اے اور ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پاس لوگوں کی۔ این۔ ڈبلیو۔ آر کے ڈی۔ ایس آفس کی طرف سے دو درجن سٹیشن ماسٹر رکھے جانے تھے معلوم ہوا ہے کہ ایک ہزار سے زیادہ درخواستیں موصول ہوئیں۔ درخواستیں بھیجنے والوں میں کئی ولایت کے ڈگری یافتہ اور کئی ہندوستان کی مختلف یونیورسٹیوں کے بی۔ اے اور ایم۔ اے تھے۔ صرف ۲۴ آدمی چنے گئے اور جن میں سے ۱۶ مسلمان تھے۔ نوجوان اگر صنعتی تعلیم حاصل کرتے تو آج ان کو یہ دن دیکھنا نصیب نہ ہوتا۔ (ملاپ ۱۲ مئی ۱۹۳۵ء)

بلقان کی جنگی تیاریاں

معاہدہ بلقان پر جن ممالک کے نمائندوں نے دستخط ثبت کئے تھے۔ ان کی ایک اہم کانفرنس منعقد ہوئی ہے۔ جس میں آسٹریا کے فوجی استحکام کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی گئی ہے۔ رومانیہ۔ یوگوسلاویہ۔ یونان اور ترکی بھی انفرادی طور پر سامان اسلحہ فراہم کر رہا ہے۔ اور یہ ممالک نہیں چاہتے کہ آسٹریا پہ شارہبرگ یا اس کے خاندان کا کوئی فرد قابض ہو جائے ہٹلر کے بھی آسٹریا پر دانت ہیں۔ اس لئے یقین غالب ہے کہ جرمنوں کی پیشقدمی کی صورت میں ترکی، رومانیہ اور یونان متحدہ محاذ پیش کریں گے اور جرمنی سے ان کی جنگ ناگزیر ہو جائے گی۔ (ایضاً)

بجلی کے درخت

وسطی ہند کے بعض علاقوں میں ایسے درخت بھی پائے جاتے ہیں۔ جنہیں اگر بجلی کے درخت کہا جائے تو کچھ بے جا نہ ہوگا۔ ان درختوں کو اگر محض چھو ہی دیا جائے تو شدید جھٹکا محسوس ہوتا ہے۔ دوپہر کے وقت ان درختوں کی بجلی کی طاقت میں خاطر خواہ اضافہ ہو جاتا ہے۔ اور جب بارش کا موسم ہو تو ان درختوں میں رطوبت کی وجہ سے بجلی کی طاقت بھی زائل ہو جاتی ہے۔ (ایضاً)

برسوں سے چارپائیوں پر ہی دراز ہے

لندن کا ایک شخص لاکھوں کا آدمی ہے وہ ایک دن اتفاقیہ ایک نرسنگ ہوم میں چلا گیا وہ وہاں کی پُرفضا آبادی اور خوشگوار ماحول سے اس قدر متاثر ہوا کہ وہاں سے اٹھنے کا نام نہیں لیتا۔ کئی برسوں سے یہ شخص یونہی چارپائی پر دراز ہے۔ فرنسز بیل نامی ایک جرمن بھی ۶۰ برس سے چارپائی پر پڑا کھانستا رہتا ہے اسے بھی بظاہر کوئی بیماری نہیں۔ ایک امریکن (جوزف پلومر) بھی محض اس لئے چارپائی پر کئی برسوں سے لیٹا ہوا ہے کہ اس کی شادی اس کی حقیقی منگیتر سے نہیں ہو سکی۔ (ایضاً)

کوے ماروں کو انعام

یوروپین ترکی میں تیورڈیگ نامی ایک قصبہ ہے اس کے نواح میں کوّوں نے اودھم مچا رکھا ہے اور جہاں کہیں یہ کالی وردی والے جانور فصل دیکھ پاتے ہیں چٹ کر جاتے ہیں۔ یہاں کے لوگوں کو حکم ہوا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ کوے ہلاک کریں۔ زیادہ سے زیادہ کوے ہلاک کرنے والے کے لئے الگ

غلہ کی حفاظت کرو

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

جس گودام میں غلہ بھرنا ہو۔ پہلے اسے بالکل خالی کر دیں اور اس کا فرش دیواریں اور چھت اچھی طرح سے جھاڑ کر صاف کر لیں۔ بعد ازاں تمام روشندانوں اور دیواروں کی درازیں اور سوراخ سوائے بڑے دروازے کے گیلی مٹی سے اس طرح بند کر دیں کہ کمرے کے اندر کی ہوا باہر اور باہر کی اندر نہ آ سکے۔ پھر کمرے کے درمیان چند عارضی اور معمولی چولھے بنا کر ان میں بحساب سات سیر فی ہزار مکعب فٹ کوئلہ جلائیں۔ بالفاظ دیگر اگر کمرے کی لمبائی چوڑائی اور اونچائی دس دس فٹ ہو تو ان کے لئے سات سیر کوئلہ درکار ہوگا۔ اور جلتے کوئلے پر تھوڑی گندھک ڈالدیں جب کمرے میں تھرما میٹر فارن ہیٹ (مقیاس الحرارت) کا درجہ حرارت ایک سو پچاس سے اوپر چڑھ جائے تو باہر سے بڑا دروازہ اچھی طرح بند کر کے اس کی درزوں اور سوراخوں میں بھی گیلی مٹی بھر دیں۔ اس کے اڑتالیس (۴۸) گھنٹے بعد کمرہ کھول دیں۔ اور تھوڑی بعد اسے خوب صاف کر دیں۔ اب اس کمرے میں جو غلہ ڈالا جائیگا اس پر ان فوری کیڑوں کا حملہ نہیں ہوگا۔

پیشتر اس کے کہ بوریوں میں غلہ بھرا جائے ان کو الٹا کر کے اڑتالیس (۴۸) گھنٹے تک گرم کمرے میں جس کا اوپر ذکر آیا ہے۔ یا کھولتے ہوئے پانی میں پندرہ منٹ کے لئے رکھنا چاہئے اور بعد ازاں دھوپ میں اچھی طرح خشک کر لینا چاہئے۔ گودام میں ڈالنے سے پہلے غلہ کو خوب سکھا لیں۔ کیونکہ گندم کے خشک دانوں پر کیڑوں کا حملہ گیلے دانوں کے مقابلہ میں بہت کم ہوتا ہے۔

لاہور۔ ۱۱ مئی ۱۹۳۵ء

اطلاع ﴿ ہماری مشہور ہر دلعزیز خوش ذائقہ ایجاد اکسیر ہاضمہ کا استعمال کرنا اور ہر وقت ہر گھر میں رکھنا ضروری ہے۔ کیونکہ یہ تمام شکایتوں کو دور کر کے، معدہ کو مقوی کرتا ہے اور بدن میں خون صالح پیدا کر کے تندرستی بڑھاتا ہے۔ اور دائمی قبض بدہضمی، درد شکم اور نفخ ہو جانا، کمی اشتہا یعنی بھوک نہ لگنا، کھٹے ڈکار آنا، منہ سے بدمزہ پانی آنا، ضعف معدہ، وبائی امراض، ہیضہ، اسہال پیچش وغیرہ اور دیگر امراض میں مثل تریاق کے حکمی تاثیر رکھتا ہے۔ بھوک بڑھاتا ہے۔ سخت سے سخت غذا فوراً ہضم کرتا ہے۔ چہرہ پر رونق، رعب، وجاہت پیدا کرتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد استعمال کرنے سے کھانا فوراً ہضم ہو کر طبیعت ہلکی پھلکی اور دل خوش ہو جاتا ہے اس سے معمولی غذا بھی مقویات کا کام دیتی ہے۔ فاسد خون کو زائل کر کے رنگ بدن صاف شفاف رکھتا ہے۔ پژمردہ طبیعت کو خورسند کرتا ہے۔ اور وہم و فکر دور کرتا ہے۔ اس سے وقت پر جادو کا اثر ہوتا ہے۔ دل۔ دماغ، جگر وغیرہ اعضاء رئیسہ کو طاقت پہنچتی ہے۔ قیمت فی ڈبہ عہ۔ محصول ۵

اکسیر موتی دانت ﴿ دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ اور دانت سفید موتیوں کی طرح چمکیلے ہو جاتے ہیں۔ قیمت صرف ۸/ محصول ۵/

اکسیر ہاضمہ ایجنسی۔ لاہوری گیٹ کوچہ جتاں ۳/۹ امرتسر

مسلم چاول ہاؤس

چاول ہر قسم و باسمتی ایک سالہ دو سالہ۔ ڈیرہ دون، ادھواڑ، منگرہ، ہول و (پرچون ایک بوری تک) صابون و کریانہ یعنی بادام و مصالحہ وغیرہ دالیں ہر قسم بارعایت مل سکتی ہیں۔ محرم وغیرہ کے لئے مسلم بیوپاری ان دوکانداران فرمائش دیکر مشکور فرماویں۔

(نوٹ) آرڈر کی تعمیل آمد نقد روپیہ یا وصولی بلٹی بذریعہ بنک یا وی پی کے ذریعہ کی جاتی ہے۔

چوہدری سردار علی ولی محمد لکڑ منڈی
نزد ڈاک خانہ ڈھاب بستی رام امرتسر

تمام دنیا میں بے مثل

سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ۔ چار روپیہ

تمام دنیا میں بینظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی

اردو کا ہدیہ سات روپیہ

ان دونو بینظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

عبدالغفور غزنوی مالک کارخانہ
انوار الاسلام امرتسر

ہندوستانی ہیرے کا سرمہ

رجسٹرڈ۔ نمبر ۱۷۵

آنکھوں کی بیماریوں کی اکسیر و بینظیر دوا ہے سینکڑوں روپیہ کی دوائیں اچھے سے اچھے علاج جن بیماریوں میں فائدہ نہ دیتے تھے اس سرمہ سے فائدہ ہوا۔ آنکھوں سے پانی بہنا، نگاہ کی کمزوری۔ رو ہے۔ ککرے۔ انکھ جیبی۔ پرانی لالی۔ جالا۔ پھلی۔ چھڑ۔ ناخونہ ایسے سخت امراض میں چند دن لگانے سے آنکھیں بھلی چنگی معلوم ہوتی ہیں۔ دماغی محنت والوں کی گرمی و جلن دور کر کے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا نگہبان ہے۔ نمونہ ۱ر کے ٹکٹ بھیجکر منگوا لو اور آزما لو۔ قیمت فی تولہ عہ۔ نئی خوبصورت سرمہ دانی و سلائی کے ۱ہ تولہ

(منگوانے کا پتہ)

منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی (اودھ)

مومیائی

مصدقہ علماء اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں

خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ نکسیر کو دفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ ...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک عہ۔ آدھ پاؤ بہ۔ پاؤ بھر ۱۲ہ مع محصول ڈاک۔ مالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔

تازہ ترین شہادات

جناب حافظ محمد عبدالشکور صاحب اٹاوہ۔

"میں نے آپ سے تین مرتبہ مومیائی منگائی تینوں مرتبہ مفید پائی۔ مہربانی فرما کر ایک چھٹانک اور بھیج دیں۔ واقعی اچھی چیز ہے"

(۲۳-اپریل ۱۹۳۵ء)

جناب حکیم محمد بشیرالدین صاحب پٹنہ

"میں کئی سال سے آپ کی مومیائی کا خریدار ہوں۔ بفضلہ بہت موثر اور مفید پاتا رہا۔ اس وقت ایک چھٹانک روانہ فرما کر مشکور کریں"

(۲۳-اپریل ۱۹۳۵ء)

(مومیائی منگوانے کا پتہ)

حکیم محمد سردار خاں پروپرائٹر
دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

ahmadimuslim.de

اکسیر عثمانی ۱۴/۳

آنکھوں سے پانی بہنا۔ نگاہ کی کمزوری۔ پلکوں کا اڑنا۔ روہے۔ پرانی لالی۔ جالا۔ پھولی۔ ناخونہ وغیرہ وغیرہ سخت مہلک امراض چشم کے دفع کرنے میں بفضلہ اکسیر کا کام کرتا ہے۔ گرمی و جلن دور کرکے ٹھنڈک پہنچاتا ہے تندرست آنکھوں کا محافظ ہے۔ نمونہ ۲ر۔ قیمت فی تولہ عہ ایک روپیہ۔ مع محصول ڈاک۔

پتہ:۔ ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ

پلنگ کے پھول ۱۴/۴

یہ ایک عجیب تیل ہے۔ جس کو فرانسیسی ڈاکٹر نے حال ہی میں تیار کیا ہے۔ آدمی کیسا ہی سست، بڈھا، کمزور کیوں نہ ہو۔ اس کو وقت سے ایک گھنٹہ پیشتر لگانے سے فوراً قوی بن جاتا ہے اور لطف اٹھاتا ہے۔ اس تیل کے استعمال کرنے والے سے قرینہ خوش رہتی ہے۔ زیادہ تعریف فضول ہے۔ آزمائش شرط ہے۔ قیمت ایک شیشی عہ۔ تین شیشی کے خریدار کو ایک شیشی مفت۔ محصول ڈاک ۸ر

پتہ:۔ محمد شفیق اینڈ کو آگرہ

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس جناب ٹھاکر کانتی چند صاحب بی۔ اے تحصیلدار و اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوئم تحصیل شکر گڑھ ضلع گورداسپور

مسماۃ بڈھو دختر بھلا گوجر سکنائے دین پور کلاں تحصیل شکر گڑھ ضلع گورداسپور۔ مدعیہ

بنام نذر الدین۔ مسماۃ کرم بی بی بیوہ اسماعیل۔ علم الدین ولد بوٹا اقوام گوجر سکنائے دین پور کلاں شاہو۔ ہیرا۔ روڑا۔ پسران نتھو گوجر سکنائے بھوال حال سکنہ قطروال چک ۱۶۵ گوگیرہ براچ تحصیل سمندری ضلع لائل پور۔ مدعا علیہم۔

درخواست تقسیم اراضی کھاتہ مشترکہ نسبت اراضی ۶ کنال ۷ مرلہ زیر دفعہ ۱۱۱۔ ایکٹ ۱۷ سنہ ۱۸۸۷ء

اراضی کھاتہ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵/۵۴۷۔ ۵۳۵ نمبری خسرہ ۲۵۲۸ - ۱۲۰۷ - ۱۳۱۴ - ۱۵۶ - ۶۱۸

۱۳۰۳ - ۱۳۰۲ - ۱۵۳۲ - ۱۵۳۴ - ۱۵۴۲ - ۸۴۶ - ۸۸۱ - ۹۴۰

۹۴۳ - ۱۳۵۵ - ۱۳۵۱ - ۵۴۴ - ۲۷۶۳ - ۲۷۶۴ - ۸۳۶ - ۱۸۱۷

۴۱۱-۴۱۲ - ۴۸۸ - ۸۳۹ - ۸۴۰ - ۸۴۱ - ۹۹۶ - ۱۵۵۴ - ۱۵۴۷

۱۹۷۵ - ۲۱۱۴ - ۱۹۷۷ - ۲۱۹۷ - ۸۹ - ۳۵۷ - ۴۲۰ - ۹۶۴ - ۷۱۳

۲۱۹۳ - ۲۴۲۹ - ۷۶۶ - ۷۱۷ - ۲۴۱۴ - ۵۴۳ - ۹۰ - ۳۵۶

۴۳۹ - ۷۱۴ - ۱۷۷ - ۲۱۱۵ - قطعہ اراضی جمعبندی ۱۹۳۰/۱۹۳۱ء

واقعہ رقبہ دین پور کلاں

مقدمہ مندرجہ بالا میں مدعا علیہم ۱ تا ۶ دیدہ و دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتے ہیں۔ جن پر معمولی طور سے تعمیل مشکل ہے لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ مدعا علیہم اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہذا بتاریخ ۲۵ ۵/۳۵ ہو جاویں۔ ورنہ ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔

آج بتاریخ ۲ بہ ثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم　　مہر عدالت

سرمہ نور العین ۱۹/۲۵

(مصدقہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بینظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ

منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

شرح اصول اکبری

(عربی) مصنف کتاب نے طلبائے عربی زبان پر ایک بڑا احسان کیا ہے کہ علم صرف کی مشکلات کو ایسے آسان اور مدلل پیرائے میں بیان کیا ہے کہ ہر ایک غبی طالب علم بھی کما حقہ مستفید ہو کر فن کی مشکلات پر حاوی ہو سکتا ہے۔ قابل دید کتاب ہے۔ قیمت صرف ۸ر۔ ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

عربی بول چال

اس کے مطالعہ کر لینے سے عربی زبان میں انسان بخوبی گفتگو کر سکتا ہے۔ حصہ اول ۱۲ر۔ دوم ۱۲ر

پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

محمدیہ پاکٹ بک

محمدیہ پاکٹ بک بجواب مرزائیہ پاکٹ بک شائع ہوگئی ہے۔ کذب مرزا، ختم نبوت، حیات مسیح وغیرہ تمام مسائل پر نہایت جامع اور مدلل کتاب ہے۔ مرزائیوں کے اعتراضات نقل کرکے ان کے جوابات قرآن وحدیث اور اقوال مرزا سے دیئے گئے ہیں۔ علمی، اصولی، عقلی اور نقلی بحث کی گئی ہے۔ کتاب کسی لحاظ سے نامکمل نہیں ہے۔ مرزائیوں کے ہر اعتراض کا جواب اس کتاب میں موجود ہے۔ جس طرح ہر مرزائی اپنی پاکٹ بک لیکر ہر مسلمان سے بحث کر سکتا ہے۔ اس طرح ہر مسلمان "محمدیہ پاکٹ بک" کی موجودگی میں بڑے سے بڑے مرزائی مناظر کا منہ پھیر سکیگا۔

خوبصورت جلد، جیبی سائز، حجم ۵۶۰ صفحات۔ لکھائی چھپائی نہایت دیدہ زیب، کاغذ اعلےٰ۔ قیمت عہ؎ ایک روپیہ چار آنہ محصول بذمہ خریدار۔

ہر مسلمان کا فرض ہے کہ اس کی توسیع اشاعت میں کوشش کرے تاکہ فتنہ مرزائیت کا قلع قمع کردیا جائے۔ تمام اہل حدیث انجمنیں توجہ کریں اور ضرور ایسی بینظیر کتاب کو حاصل کرکے اپنے فرائض سے سبکدوش ہوں۔ (ملنے کا پتہ)

سکرٹری انجمن اہلحدیث۔ برانڈرتھ روڈ۔ لاہور

قادیان میں زلزلہ برپا کردینے والی لاجواب کتاب

حالات مرزا ۲/۱

یعنی

مرزائی مذہب کی اصلیت

اپنے مضمون میں بالکل انوکھی، قادیانی تحریک کے لئے شمشیر براں ہے۔ قیمت صرف ۲؎ بیرونجات سے منگوانے والے حضرات ۲؎ کے ٹکٹ بھیجکر منگوا سکتے ہیں۔

پتہ، محمد اسحاق امرتسری کتبخانہ حقانی امرتسر

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست کتب مفت طلب کر سکتے ہیں۔ (مہتمم)

طبی کتب

(تصانیف حکیم حاجی غلام جیلانی صاحب امرتسری)

کلید حکمت } اس کا طرز بیان نرالا ہے۔ جلد اول سر سے پاؤں تک ہر ایک مرض کے اشارات، بشارات، انذارات جن پر بڑے بڑے حکماء حاذقین اور اطباء کاملین کی تشخیص کا راز مستتر ہے درج ہیں جو آپ کو کسی طب کی کتاب میں نہ ملیں گے بعدہ علمی بحث کو ایسے اختصار اور عام فہم طب کا نچوڑ لیکر درج کیا ہے۔ گویا فی الحقیقت سمندر کوزہ میں بند کیا ہے اسی طرح علمی بحث مرض اور اس کی پیدائش کے اسباب بعد میں ساڑھے آٹھ سو سے زائد نسخہ جات چٹکلے جو ہر جگہ ہر وقت صرف کوڑیوں میں بلکہ بے دام نہایت آسانی سے مہیا ہو سکیں۔ اور منٹوں میں فائدہ دکھائیں درج کئے گئے ہیں۔ اس کتاب سے طبیب غیر طبیب جو تھوڑا لکھا پڑھا ہو پوری طرح فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اور تھوڑی تعلیم کا آدمی اس کو یاد کرکے پورا طبیب بن سکتا ہے۔ قیمت حصہ اول عہ حصہ دوم عہ

مجربات جیلانی } (ہر دو جلد) یہ دونوں کتابیں جدید اصول کی نرالی ہیں۔ کیونکہ حکیم صاحب نے انتہائی فراخدلی اور عالی حوصلگی سے وہ اسراری اور صدری نسخے جن کے اخفا میں شائقین سعی بلیغ کو کام میں لاتے تھے۔ بلا بخل شائع کرکے اپنی فیاضی کا پورا ثبوت دیکر دنیا کو مرہون منت کر لیا۔ جو بھی ان نسخوں کو تجربہ کرتا ہے حکیم صاحب کی جرأت اور ہمت کی توصیف میں رطب اللسان ہے۔ چنانچہ سینکڑوں شکریہ کے خطوط چلے آتے ہیں کتابوں کا دوسرا ایڈیشن بھی قریب الاختتام ہے۔ قیمت فی جلد عہ۔

نشاط زندگی } بقائے نسل انسانی کا فعل اور اس کے تمام اونچ نیچ جس سے لوگ غلط کاریوں سے بچ کر فطرتی جذبے کا صحیح استعمال کریں۔ اور متعددی بیماریوں کا علاج جو بباعث ان کی غفلت اور بے پروائی کے نہائت خوفناک نتائج پیدا کرتی ہیں۔ پرانی امراض ونیز ان کا علاج جس سے ہر شکایت کا ازالہ ہو سکے درج ہیں۔ شروع کتاب میں کتاب کے تمام عنوانات کی فہرست دی گئی ہے۔ تاکہ ناظرین کو تلاش میں دقت محسوس نہ ہو۔ کتاب کو ملاحظہ فرماکر شان خدا نظر آئے گی۔ قیمت فی جلد عہ۔

از دیگر مصنفین

مجربات کانفرنس } پنجاب طبی کانفرنس نے پنجاب اور ہندوستان بھر کے سربرآوردہ تجربہ کار کہنہ مشق اور ماہرین فن اطبا کے وہ مجربات جو صدیوں سے نسلاً بہ نسل ان کے سینوں میں مقفل تھے اور جن پر ان کی شہرت کا مدار تھا بعد محنت اور کوشش کے ساتھ حاصل کرکے ایک طبی بورڈ کی تصدیق کے بعد نہایت اہتمام سے چھپوا دیئے گئے ہیں کتاب میں اکثر اطبا کے فوٹو بھی ہیں۔ قیمت ۱؎ بلا جلد ۔ مجلد ۱؎۔

میسحائی گوہر طب } مصنفہ حکیم محمد حسین صاحب سرووں گڑھی۔ اس کتاب میں ہر بیماری کے جدا اثر، مجرب نسخہ جات درج ہیں۔ بڑی خوبی یہ ہے کہ نسخہ جات کم خرچ بالانشین کے مصداق ہیں۔ قیمت صرف عہ

ملنے کا پتہ :- دفتر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

تصنیفات حکیم محمد عبد اللہ صاحب روڑوی

کنز المجربات } حصہ اول۔ اس میں وہی نسخے درج ہیں جو بارہا تجربہ کی کسوٹی پر کسے جا چکے ہیں۔ اور پھر لطف یہ کہ کتابی نسخے نہیں۔ بلکہ صدری سنیاسی ہیں۔ اس میں ایسے زود اثر نسخے درج ہیں کہ آپ حیران رہ جائیں گے۔ ضخامت ۳۵۰ صفحات۔ کتابت طباعت کاغذ عمدہ۔ سائز ۱۸×۲۲ ۔ قیمت بے جلد ؎ ۔ مجلد ؎ ۔

کنز المجربات } حصہ دوم۔ جن لوگوں نے حصہ اول کا مطالعہ کیا ہے وہ جانتے ہیں کہ یہ کتاب واقعی اسم بامسمٰی ہے یعنی مجربات کا خزانہ ہے۔ اس میں عجیب وغریب رازہائے سربستہ کا انکشاف کیا گیا ہے۔ قیمت بے جلد ؎ ۔ مجلد ؎ ۔

خواص بادام } بادام کے لذیذ مرکبات اور بعض امراض دماغی اور غیر دماغی کے لئے لاثانی نسخہ جات۔ قیمت ۴ر

خواص پیاز } پیاز کے ذریعہ سے اچانک ہو جانے والی بیماریوں کے مجرب چٹکلے اور اس سے ہونیوالے کشتہ جات۔ قیمت ۵ر

خواص گھیکوار } گھیکوار المعروف کنوار گندل کے ذریعہ بیسیوں مرضوں کا علاج اور کشتہ جات۔ قیمت ۹ر

خواص پھٹکڑی } محض پھٹکڑی کے ذریعہ سے سر سے لیکر پاؤں تک کل امراض کا علاج کرنا بتایا گیا ہے۔ علاوہ ازیں پھٹکڑی کے ذریعہ تمام قسم کے کشتہ جات، شعبدات، صدہا روپیہ کمانے کے روزگار بھی کمال محنت اور فراخدلی سے درج ہیں۔ قیمت عہ

خواص برگد } مشہور درخت برگد (بوہڑ) کے عجیب وغریب فوائد اور اس کے ذریعہ بڑی بڑی مرضوں کا مجرب علاج اور اس سے بننے والے کشتہ جات کی ترکیب بتانیوالی کتاب۔ قیمت ۴ر

خواص پیپل } مشہور درخت پیپل کے عجیب وغریب فوائد اور اس کے ذریعہ بڑی بڑی مرضوں کا مجرب علاج اور اس سے بننے والے کشتہ جات کی ترکیب بتانے والا رسالہ۔ قیمت ۴ر

خواص آک } مشہور درخت آک سے ہونے والے کشتہ جات اور زود اثر مفردات ومرکبات کا بے مثل مجموعہ۔ قیمت عہ

خواص انار } مشہور پھل اور درخت انار سے بیشمار مرضوں کا علاج اور اس سے ہونے والے کشتہ جات کی ترکیب۔ قیمت ۴ر

خواص ریٹھا } ریٹھے کے ذریعہ سے بڑی سے بڑی مشکل سے جانے والی خطرناک بیماریوں کا علاج۔ قیمت ۶ر

خواص سونف } محض سونف کے ذریعہ بے شمار مرضوں کا علاج بتانے والی کتاب۔ قیمت صرف ۸ر

خواص کیکر } یعنی ببول کے ذریعہ بے شمار مرضوں کا علاج۔ اور اس سے ہونے والے کشتہ جات۔ قیمت ۴ر

خواص نیم } بیشمار مرضوں کا علاج صرف درخت نیم کے ذریعہ بتایا گیا ہے اور اس سے ہونیوالے کشتہ جات کا بیان۔ قیمت ۶ر

خواص لیموں } مشہور پھل لیموں کے عجیب وغریب فوائد اور اس سے بننے والے کشتہ جات کا بیان۔ قیمت ۶ر

خواص کشنیز } یعنی دھنیا کے عجیب وغریب فوائد اور اس سے ہونے والے کشتہ جات کا بیان۔ قیمت ۳ر

خواص ہلدی } ہلدی کے ذریعہ بڑی بڑی مشکل سے جانے والی بیماریوں کا علاج بتایا گیا ہے۔ قیمت ۴ر

خواص نمک } اس رسالہ میں نمک کے عجیب وغریب فوائد بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت ۲ر

خواص ارنڈ } اس رسالہ میں مشہور درخت ارنڈ کے حیرت انگیز خواص بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت ۷ر

خواص دھتورہ } عام ملنے والی چیز دھتورہ کے بہترین خواص بتائے گئے ہیں۔ قیمت ۶ر

خواص دودھ } مختلف قسم کے دودھ سے بیسیوں امراض کا علاج بتایا گیا ہے۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۱۲ر

خواص تربوز } تربوز کے عجیب وغریب فوائد اور اس سے ہونے والے کشتہ جات کا بیان۔ قیمت ۲ر

خواص گاجر } ہندوستان کی مشہور ترکاری گاجر کے لاجواب فوائد بیان کرنے والا رسالہ۔ قیمت ۳ر

خواص مولی } اس میں مشہور ترکاری مولی کے ذریعے بے شمار مرضوں کا علاج بتایا گیا ہے۔ قیمت ۵ر

خواص مرچ } اس میں عام استعمال ہونے والی مشہور مرچ کے ذریعہ بہت سی امراض کا علاج بتایا گیا ہے۔ قیمت ۴ر

کنز المفردات } اس میں مفرد ادویات کے ذریعہ بڑی سے بڑی پیچیدہ امراض کا علاج بتایا گیا ہے۔ قیمت عہ

ملنے کا پتہ:۔ **دفتر اہلحدیث امرتسر**

خریدار نمبر ۱۰۷۵۶
بخدمت جناب مولوی سید عبد الرؤف
ناظم کتبخانہ نذیریہ عامہ پھاٹک حبش خاں
دہلی۔
Delhi

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ء

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۲ — نمبر ۳۰

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین ... کتاب اللہ ...

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلم داشتن

مسئول مدیر — مرزا منیر — ابوالوفاء ثناء اللہ

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہوں گے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائے گا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـــہ
رؤسا و جاگیرداران سے " ہے
عام خریداران سے " ۵ؚ
" " ششماہی ۲ؚ۱۲
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - - ۲ؚ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۲۰ صفر المظفر ۱۳۵۴ھ مطابق ۲۴ مئی ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نذر عقیدت - - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - ص۲
ابتداء اور انتہاء مرزا - - - - ص۳
جھوٹا کون اور پیر پرست کون - - - ص۶
حضرت علی کی اسد اللہی - - - ص۹
خون کے آنسو - - - - ص۹
ضروری سوال - - - - ص۱۰
خطاب باسلام صنف برہان التفاسیر ص۱۱
اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان - ص۱۲
تعاقب بر فتوے ص۱۳ - - - ص۱۳
متفرقات ص۱۴ - ملکی مطلع - - ص۱۵
اشتہارات - - - - ص۱۶ تا ۲۰

نذرِ عقیدت

(از مولوی سلیمان صاحب مرچنٹ چکروھرپور)

راقم اپنی رائے کا ذمہ دار ہے (مدیر)

رہنمائے دیں جو اپنے فرض سے آگاہ ہیں
دین کی تبلیغ سے غافل نہ بے پرواہ ہیں
ردِ کفر و شرک میں جو آج پیش راہ ہیں
ایک انکی صف میں مولٰنا ثناء اللہ ہیں
ظلمتِ شب کیطرح باطل کو ہے جن سے گریز
آسمانِ علم دیں کے گویا مہر و ماہ ہیں
مذہبی دنیا میں جن کا آج ہے فاتح لقب
آپ یعنی تاجدار علم دیں ہیں شاہ ہیں
جن کی مجلس میں ہے ذکر اذکار قرآن و حدیث
روز و شب خلق خدا کے جو ہدایت خواہ ہیں
علمیت کا جن کے ہے اغیار کو بھی اعتراف
ہر نگاہِ اہل علم و فہم میں ذی جاہ ہیں
آپ ہی کی ذات والا ہے مدیر اہل حدیث
سامنے جس کوہ رتبہ کے مخالف کاہ ہیں

دل میں تیرے بھی سلیماںؔ ان کی عزت کیوں نہ ہو
عالم دیں وارثِ علم رسول اللہ ہیں

جدید انگلش ٹیچر۔ اس کے مطالعہ سے بہت جلد انگریزی یاد ہوجاتی ہے۔ کسی استاد وغیرہ کی حاجت نہ رہے گی۔ قیمت عہ (منیجر اہلحدیث)

انتخاب الاخبار

مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری کی اپیل ۲۹ مئی کو ہے۔ ناظرین دعا خیر کریں۔

— امرتسر میں گرمی بہت پڑ رہی ہے۔ دن بھر سخت لو چلتی ہے۔ مگر رات کو سرد ہوا چلتی ہے۔

— امرتسر کے کیڈو ہال میں مسٹر خالد شیلڈرک (نومسلم انگریز) نے ۱۹ مئی کو شام کے چھ بجے انگریزی زبان میں ختم نبوت پر ایک فاضلانہ لیکچر دیا۔ جس میں موصوف نے فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہیں۔ لیکچر کا ماحصل مولوی سراج الدین پال وکیل امرتسر نے اردو میں سنا دیا۔

— ہفتہ مختتمہ ۱۰ مئی کے دوران میں بمبئی سے ۵ لاکھ ۹ ہزار ۸۲۷ روپے کا سونا غیر ممالک کو بھیجا گیا اور ۵ لاکھ ۵۴ ہزار ۳۴۴ روپے کے پونڈ صرف لندن کو بھیجے گئے۔ اس وقت تک ہندوستان سے ۲۰۱ ارب ۲۷ کروڑ ۶۹ لاکھ ۳۲ ہزار ۶۴۸ روپے کا سونا غیر ممالک کو بھیجا جا چکا ہے۔

— مسٹر خالد لطیف گابا ایم۔ ایل۔ اے پارلیمنٹری کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کرنے کی غرض سے لندن روانہ ہو گئے ہیں۔

— کبریاں ضلع ہوشیارپور کے نزدیک ایک گاؤں میں ایک چیتیا نے دو بچے اور تین کتے جنے۔

— ضلع میمن سنگھ کے ایک قصبہ میں ہولناک آندھی کا طوفان آیا جس کے باعث مقامی سکول، تھانہ، ڈاک خانہ اور کئی مال گوداموں کی چھتیں اڑ گئیں۔ متعدد آدمی زخمی ہوئے۔ تاروں کے کھمبے بھی اکھڑ گئے۔

— فرنٹیر میل سے سونا چرائے جانے کے مقدمہ میں گواہان استغاثہ کے بیانات ہو گئے ہیں۔

— بمبئی میں محمد علی روڈ پر ایک سہ منزلہ مکان کو آگ لگ جانے سے ۷۔ اشخاص ہلاک ہو گئے۔

— ضلع احمد آباد کی خبر ہے کہ موضع دیوان کے ایک نوجوان نے قرضہ سے تنگ آ کر اپنے بیوی بچوں کو قتل کر دیا اور اس کے بعد خود بھی خودکشی کرتا پکڑا گیا۔

— مالیر کوٹلہ میں ۱۳ مئی کو مسجد کے سامنے باجہ بجانے پر ہندو مسلم فساد ہو گیا۔

— ہندوستانی ریلوں کے تیسرے درجہ میں مزید سہولتیں پیدا کرنے کے لئے جی۔ آئی۔ پی ریلوے ورکشاپ میں ایک نئے نمونہ کی گاڑی بنانے کا حکم دیا گیا ہے۔ اگر وہ نمونہ پاس ہو گیا تو پھر تمام ریلوں کے تیسرے درجہ کے ڈبے ویسے ہی بنائے جائیں گے۔

— معلوم ہوا ہے کہ امیر کویت نے اپنی حدود میں اسلحہ کی تجارت ممنوع قرار دی ہے۔

ناظرین اہلحدیث نوٹ کر لیں

کہ جن حضرات کی قیمت ماہ مئی میں ختم ہے اور ۳۰ مئی تک وصول نہ ہوگی یا بابت انکار وغیرہ کی اطلاع بھی نہ آئے گی تو ان کی خدمت میں آیندہ پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔ جس کا وصول کرنا ان کا اخلاقی فرض ہوگا۔ (منیجر)

— ارجن ٹاؤن کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ چند مسلح ڈاکوؤں نے ایک اینگلو امریکن بنک پر ڈاکہ ڈالا۔ بنک کے اکاؤنٹنٹ و چند کلرکوں کو گولیوں سے ہلاک کر گئے۔ منیجر کو مضبوط رسوں سے باندھ گئے اور دس ہزار پونڈ کی رقم لیکر فرار ہو گئے۔

— لندن کی ایک خبر ہے کہ کرنل لارنس جو مشہور انگریز جاسوس تھے۔ وہ بستان میں موٹر سائیکل کے حادثہ سے مجروح ہو کر مر گئے۔

— وزیر خارجہ جرمنی کی طرف سے اعلان شائع ہوا ہے کہ کوئی یہودی خواہ وہ کتنا ہی خیر خواہ سرکار کیوں ہو جرمنی کا شہری فرد قرار نہیں دیا جا سکتا نہ ہی اسے جرمنی میں ملازمت مل سکتی ہے۔

یاد رفتگان میرے جد امجد ۶ مئی کو انتقال کر گئے۔ انا للہ۔ (محمد اختر از آرہ)

(۲) میرے والد ماجد فوت ہو گئے ہیں انا للہ۔ (مولوی محمد اسحاق مدرس دار العلوم سلفیہ ودھ جھنگ) ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللہم اغفرلہم وارحمہم۔

دعائے صحت میرے ایک دوست مسمی عبد اللہ صاحب چند امراض میں مبتلا ہیں۔ ناظرین کرام ان کے لئے دعائے صحت کریں۔ (ابو طاہر شمس از کھریانوالہ)

مدیر } اللہم اشفہ بشفائک

غریب فنڈ میں از مولوی عبد الحمید ساکن بدھوانہ (جھنگ) ۸ر۔ سابقہ بذمہ فنڈ ۴ر بقایا بذمہ فنڈ ۶ر ناظرین کرام و اصحاب خیر کو کئی دفعہ اس فنڈ کی اعانت کی طرف توجہ کرائی گئی ہے۔ سائلین آپ حضرات کی امید پر داخلہ بھیجکر اخبار کے اجراء کے منتظر رہتے ہیں۔ اس لئے آپ کو اس فنڈ کی طرف خاص توجہ دینی چاہئے۔

یاد رفتگان میرے والد مکرم جو پکے اہل حدیث تھے فوت ہو گئے۔ انا للہ (مولوی عبد الحمید از بدھوانہ ضلع جھنگ) ناظرین ان کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللہم اغفرلہم وارحمہم

فتنہ خلق قرآن خلیفہ مامون کے زمانہ میں مسئلہ خلق قرآن پر معتزلہ اور اہلسنت میں بہت مباحثے ہوئے مگر امام عبد العزیز بن یحیٰی رحمہ اللہ کا مباحثہ اس بارہ میں بہت مشہور ہے جو دربار خلافت میں ہوا تھا اصل کتاب عربی میں تھی مگر ابو یحییٰ عبد الغنی سوہدروی نے اس کا اردو زبان میں ترجمہ کیا اور باب بندی بھی کی۔ غرضیکہ یہ کتاب قابلدید ہے۔ قیمت صرف ۶ر پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

رسالہ تقسیم میراث میراث یعنی ورثہ کی تقسیم قرآن کریم اور احادیث صحیحہ سے مفصل و مدلل بیان کر کے ان کی مثالیں اور نقشہ جات دیکر رسالہ عام فہم پیرایہ میں لکھا گیا ہے۔ قیمت صرف ۳ر (منیجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۲۰ صفر ۱۳۵۴ھ

مرزا نمبر

ابتداء اور انتہاء مرزا

مرزا صاحب قادیانی کا انتقال ۲۶۔مئی ۱۹۰۸ء کو ہوا تھا۔ قادیانی گروہ نے اس روز کو یادگار مرزا کا تہوار بنالیا ہے لہٰذا ہم بھی حسب اعلان مرزا نمبر شائع کرتے ہیں کیونکہ واقعات سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی سے ایک گونہ ہمارا بھی تاریخی تعلق شدید لاینفک ہے۔

مرزا صاحب قادیانی اپنی تحریر اور حکیم نور الدین صاحب کی تصدیق کے مطابق ۱۸۳۹ء میں پیدا ہوئے اور ۱۹۰۸ء میں ساری حسرتیں ساتھ لے کر بعمر ۶۹ سال فوت ہو گئے (رسالہ نور الدین مصنفہ حکیم نور الدین صاحب بجواب ترک اسلام دھرمپال صفحہ ۱۷۰)

ان حسرتوں میں سے دو حسرتیں خاص قابل ذکر ہیں۔ ایک آسمانی منکوحہ کے نکاح کی دوم اپنے اعلان آخری فیصلہ کے مطابق مولوی ثناء اللہ کی موت کی خبر سننے کی۔

مرزا صاحب نے عبداللہ آتھم عیسائی کے حق میں پندرہ ماہ میں موت اور پنڈت لیکھرام کے حق میں چھ سال میں خرق عادت عذاب کی اور آسمانی منکوحہ کے حق میں نکاح میں آنے کی پیشگوئی کا ذکر کرکے لکھا ہے:-

"یہ تینوں پیشگوئیاں ہندوستان اور پنجاب کے تینوں بڑی قوموں پر حاوی ہیں۔ یعنی ایک مسلمانوں سے تعلق رکھتی ہے اور ایک ہندوؤں سے اور ایک عیسائیوں سے۔ اور ان میں سے وہ پیشگوئی جو مسلمان کی قوم سے تعلق رکھتی ہے بہت ہی عظیم الشان ہے کیونکہ اس کے اجزاء یہ ہیں (۱) کہ مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری تین سال کی میعاد کے اندر فوت ہو (۲) اور پھر داماد اُس کا جو اُس کی دختر کلاں کا شوہر ہے اڑھائی سال کے اندر فوت ہو۔ (۳) اور پھر یہ کہ مرزا احمد بیگ تا روز شادی دختر کلاں فوت نہ ہو (۴) اور پھر یہ کہ وہ دختر بھی تا نکاح اور تا ایام بیوہ ہونے اور نکاح ثانی کے فوت نہ ہو۔ (۵) اور پھر یہ کہ یہ عاجز بھی ان تمام واقعات کو پورے ہونے تک فوت نہ ہو۔ (۶) اور پھر یہ کہ اس عاجز سے نکاح ہو جاوے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ تمام واقعات انسان کے اختیار میں نہیں" (شہادۃ القرآن صفحہ ۸۰)

کس لطف سے اجزاء کلام بنا رہے ہیں اور مزے مزے سے اندر ہی اندر خوش ہو رہے ہیں اور زبان حال سے کہہ رہے ہیں ؎

کشش ہے جذب الفت میں تو کھنچ کر آہی جاؤ گے
ہمیں پروا نہیں گر ہم سے کچھ تم تن کے بیٹھے ہو

اس کا انجام جو ہوا وہ سب کو معلوم ہے کہ مرزا صاحب یہ شعر پڑھتے ہوئے دنیا سے رخصت ہوئے ؎

وصال یار میسر ہو کس طرح ضامن!
ہمیشہ گھات میں رہتا ہے آسمان صیاد

دوسری حسرت نے تو درحقیقت مرزا صاحب ہی کو حسرت زدہ نہیں کیا بلکہ ساری جماعت احمدیہ حسرت بھرے لہجہ میں کہہ رہی ہے ؎

بلبل کو دیا نالہ تو پروانے کو جلنا
غم ہم کو دیا سب سے جو مشکل نظر آیا

اس اجمال کی تفصیل بتانے کے لئے ایک تمہید کی ضرورت ہے۔

تمہید آج عرصہ چالیس سال ہونے کو ہیں کہ میں میدان مناظرہ مرزائیہ میں داخل ہوا۔ میں نے غور کیا کہ یہ (۵۵۱)
گروہ قرآن سے نہیں ڈرتا۔ حدیث سے نہیں دبتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانے کے ایک جدید گروہ کے حق میں فرمایا تھا یہ لوگ قرآن کی تاویلات کر جاتے ہیں ان کے سامنے قرآن پیش نہ کیا کرو بلکہ فارموھم بالسنۃ احادیث سے ان کا مقابلہ کیا کرو۔ کیونکہ وہ اپنا مضمون بتانے میں زیادہ واضح ہیں۔ مگر قادیانی گروہ نے یہاں تک ترقی کی ہے کہ نہ قرآن سے خاموش ہوتے ہیں نہ حدیث سے۔ کتنی بڑی واضح بات ہے کہ مرزا صاحب قادیانی موضع قادیان (پنجاب) میں پیدا ہوئے۔ اسی جگہ ان پر وحی آئی مسیح موعود ہوئے۔ آخر اسی زمین میں دفن ہوئے حالانکہ حدیث شریف میں صاف الفاظ میں ہے کہ مسیح موعود "دمشق" میں اترے گا۔ اگر حدیث ان کے لئے مسلک ہوتی تو اس حدیث کے ہوتے ہوئے کوئی مرحلہ باقی نہ رہتا۔ مگر

ahmadimuslim.de

مرزا صاحب نے اس حدیث کو یوں پھیرا کہ دمشق سے مراد قادیان ہے۔ کیونکہ جس طرح دمشق میں یزیدیوں کا غلبہ تھا میری بعثت سے پہلے یہاں بھی یزیدیوں یعنی بے دینوں کا غلبہ تھا۔ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ مسیح موعود حج کرے گا۔ مرزا صاحب بکتے گئے کہ میں دجالوں (پادریوں) کو مسلمان بنا کر ساتھ لیکر حج کروں گا۔ جب بغیر حج کئے مر گئے تو اب کہا جاتا ہے کہ مرزا صاحب نے اپنا حج بدل کرا دیا تھا۔ جس کا ثبوت بھی نہیں۔

اس قسم کی مثالیں بکثرت ملتی ہیں جن میں اس گروہ کے بانی اور اس گروہ نے قرآن کے بعد احادیث پر بھی ہاتھ صاف کیا ہے۔

میں جب اس میدان میں آیا تو مجھے خیال ہوا کہ اس گروہ سے مقابلہ کس ہتھیار سے کیا جائے۔ اس وقت دو مقدس بزرگ روحانی طور پر میرے سامنے آئے۔ ایک طرف تو شیخ سعدی رحمہ اللہ نے سمجھانا شروع کیا کہ ؎

آنکس کہ بقرآن و خبرزو نرہی (۵۸۲
اینست جوابش کہ جوابش نہ دہی

(قرآن، حدیث جس کو اثر نہیں کرتے اس کو جواب نہ دے)

دوسری طرف شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ جیسے جلیل القدر بزرگ نصیحت کرنے لگے کہ

جو عالم اہل کفر اور اہل بدعت کا رد نہ کرے وہ عالم نہیں۔ (کتاب العقل)

اس لئے میں نے بعد غور و فکر قادیانی مدعی کے لئے تیسرا راستہ اختیار کیا یعنی قرآن و حدیث پیش کرنے کی بجائے اس کے ذاتی کمالات الہامات وغیرہ کی تنقید کر کے دکھایا کہ اس شکل کا صغریٰ بالکل غلط ہے۔ چنانچہ پہلا رسالہ "الہامات مرزا" میں نے بڑی محنت سے لکھا جو اتنا مقبول ہوا کہ بڑے بڑے مصنفوں نے اس کی عبارات اپنی تصنیفات میں نقل کیں۔ پنجاب کے پیر صاحب گولڑوی نے[1] اور حیدر آباد دکن کے مولانا انوار اللہ مرحوم نے اپنی تصنیفات[2] میں الہامات مرزاؒ سے فائدہ حاصل کیا۔ اس کے بعد میں اسی راستے کو وسیع کرنے میں لگ گیا۔ اور پبلک کو اس راستے پر چلنے کی ترغیب دی جس کا نتیجہ بحمد اللہ یہ ہوا کہ آج جہاں کہیں اس گروہ سے اہل حق کا مباحثہ ہوتا ہے **ایک مضمون صداقت مرزا** ضرور زیر بحث ہوتا ہے۔ ورنہ اس سے پہلے تو یہ لوگ ہر جگہ وفات مسیح کو لے بیٹھتے تھے جس پر مطلب برآری کے لئے آیات اور احادیث پیش کر کے اپنا اثر ڈالتے تھے میرا یہ طریق کلام مرزا صاحب قادیانی کو ایسا ہوا کہ انہوں نے بحکم "تنگ آمد بجنگ آمد" مندرجہ ذیل اشتہار دیا:-

"مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

یَسْتَنْبِئُوْنَکَ اَحَقٌّ ھُوَ قُلْ اِیْ وَ رَبِّیْ اِنَّہٗ لَحَقٌّ

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب السلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔ مدت سے آپ کے پرچہ میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمیشہ مجھے آپ اپنے اس پرچہ میں مردود، کذاب، دجال، مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں اور دنیا میں میری نسبت شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا مسیح موعود ہونے کا دعوےٰ سراسر افترا ہے۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کے پھیلانے کے لئے مامور ہوں اور آپ بہت سے افترا میرے پر کر کے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے ان گالیوں ان تہمتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں کہ جن سے بڑھ کر کوئی لفظ سخت نہیں ہو سکتا اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے۔ اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہے تاکہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے۔ اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ آپ سنت اللہ کے موافق مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون، ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیشین گوئی نہیں بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر و قدیر جو علیم و خبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے اگر یہ دعوےٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے۔ آمین۔ مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے۔ جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے آمین یارب العٰلمین میں ان کے ہاتھ سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا۔ مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گزر گئی۔ مجھے ان چوروں اور ڈاکوؤں سے

[1] سیف چشتیائی میں۔ [2] افادۃ الافہام میں۔ ۱۲ منہ

ahmadimuslim.de

بھی بدتر جانتے ہیں جن کا وجود دنیا کے لئے سخت نقصان رساں ہوتا ہے اور انہوں نے ان تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ پر بھی عمل نہیں کیا اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دور دور ملکوں میں میری نسبت یہ پھیلا دیا کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دوکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہایت درجہ کا بد آدمی ہے۔ سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بد اثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا مگر میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ انہی تہمتوں کے ذریعے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے اس لئے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور وہ جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اے میرے پیارے مالک تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین۔ ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین آمین۔

بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں۔ اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔"

الراقم عبد اللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح موعود عافاہ اللہ وایدہ۔ مرقومہ یکم ربیع الاول ۱۳۲۵ھ۔

۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء"

ناظرین کرام! اس اشتہار کو بنظر غور دیکھیں تو آپ کو اس میں (پانچ) امور صاف صاف ملیں گے۔

(۱) وجہ اشاعت اشتہار ہذا میری طرف سے سخت تحریرات کا نکلنا

(۲) سارے اشتہار میں مرزا صاحب نے مباہلہ کا لفظ نہیں بولا نہ ثبت نہ منفی بلکہ محض اپنی دعا سے فیصلہ چاہا۔

(۳) تیسری بات خاص قابل ذکر یہ ہے کہ سارے اشتہار میں میرے ذمہ کوئی کام نہیں رکھا بلکہ صرف اپنی دعا کو کافی سمجھا۔

(۴) اس مضمون کو سچا اور ضروری الوقوع بتانے کو شروع میں بالفاظ قرآن مجید (قل ای وربی انہ لحق) موکد بہ حلف بتایا ہے۔

(۵) سب سے اخیر میں لکھا ہے

مولوی ثناء اللہ جو چاہیں لکھیں اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ یعنی میرے اقرار یا انکار کا کوئی اثر نہیں۔

ان امور خمسہ کے بعد مرزا صاحب کا اس دعا کے متعلق دوسرا اعلان بھی قابل غور ہے جس میں ذکر ہے کہ میں نے ثناء اللہ کی بابت دعا کی تو الہام ہوا

اجیب دعوۃ الداع۔

(اخبار بدر ۲۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء)

یہ تو ہے مرزا صاحب کا اپنا قول جو سب جماعت احمدیہ پر حجت ہے۔ اب مزید تائید بھی سنئے۔ مرزا صاحب کے بعد امت مرزا دو گروہوں میں منقسم ہو گئی۔ پہلا گروہ جو جمہور ہے وہ قادیانی ہے۔ جس کا سرگروہ میاں محمود احمد خلیفہ قادیان ہے۔ دوسرا گروہ لاہوری ہے اس کا سرگروہ مولوی محمد علی ایم۔ اے امیر جماعت ہے ان دونوں نے اس دعاء مرزا کی بابت جو رائے لکھی ہوئی ہے وہ بہت صاف فیصلہ کن ہے۔

__نوٹ:__ یہ دونوں بیان قریب وفات مرزا صاحب کے ہیں جب دونوں فریقوں میں ضد اور تعصب ابھی غالب نہ ہوا تھا۔ خلیفہ صاحب کا قول ہے۔

جب حضرت اقدس (مرزا صاحب) نے ثناء اللہ کی بابت دعا کی اور خدا تعالیٰ نے آپ کو اس کی ہلاکت کی خبر دی تو وہ ایک وعید کی پیشگوئی ہو گئی۔ تشحیذ الاذہان (مولفہ میاں محمود احمد) بابت جون۔ جولائی ۱۹۰۸ء۔ ص۷۹)

اس عبارت سے مطلع بالکل صاف ہو گیا۔ کیونکہ دعاء جملہ انشائیہ ہے اور پیشگوئی جملہ خبریہ۔ جملہ خبریہ صادقہ کا تحقق ضروری ہے۔ مرزا صاحب نے آیت قرآنیہ کے الفاظ میں قسم کھا کر اس مضمون کو جملہ خبریہ کی صورت میں دکھایا ہے۔ اس لئے باپ بیٹا دونوں اس پر متفق ہیں کہ یہ اشتہار جملہ خبریہ ہے جس کا وقوع ضروری ہے۔ ایک بات بڑی ضروری یہ ثابت ہوئی کہ مرزا صاحب کا الہام مندرجہ اخبار بدر ۲۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء اجیب دعوۃ الداع اسی دعا کے متعلق ہے نہ کسی اور کے۔ پس خلاصہ یہ ہے کہ مرزا صاحب نے دعا کی بھی کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرے خدا نے اس دعا کی منظوری کا الہام کیا۔ اس کے بعد یہ دعاء پیشگوئی کے رنگ میں آ گئی۔ پھر کیا ہوا یہ کہ ؎

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر
کذب میں پکا تھا پہلے مر گیا

لاہوری گروہ کے سرگروہ چونکہ انگریزی میں ایم۔ اے ہیں لہذا انگریزیت ان پر غالب ہے اس لئے وہ اس اشتہار کے دعا ہونے کا اور اس کی قبولیت کا بھی اعتراف کرتے ہیں۔ مگر انگریزی طریق پر جس میں بجائے صفائی کے تکدر غالب ہو۔ مگر دانا اس اصل مضمون کو سمجھ سکتے (۵۸۳)
ہیں چنانچہ مولوی صاحب موصوف کے الفاظ یہ ہیں۔

ہم تو اس بات کو مانتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب کی بد دعا اس (ثناء اللہ) کے حق میں منظور ہوئی اور وہ اس کا نتیجہ بھی انشاء اللہ دیکھ لیگا۔

(مقولہ محمد علی در رسالہ ریویو۔ قادیان بابت جون۔ جولائی ۱۹۰۸ء ص۲۹)

ناظرین! یہ ہے پیر پرستی کا اثر کہ ایک طرف حق صریح ہے دوسری طرف ایک بناوٹی بت ہے جس کی حفاظت کرنے کا ٹھیکہ لے رکھا ہے۔ اس لئے حق غلبہ کر کے زبان قلم سے نکلنا چاہتا ہے بلکہ بزور نکل گیا۔ مگر بے سمجھوں کی آنکھوں میں دھول ڈالنے کو یہ دُم لگا دی گئی ہے کہ "نتیجہ دیکھ لیگا"

احمدی دوستو! نتیجہ سوائے موت کاذب اور حیات صادق کے اور کیا ہے جس کو بزمانہ مستقبل دیکھنے سے

ahmadimuslim.de

ڈرایا جاتا ہے۔ کیا اللہ سے ڈرنے والے راستگوؤں راستی پسندوں کی باتیں ایسی ہی ہوتی ہیں

ما ہکذا یا سعد تورد الابل

مولوی محمد علی صاحب!

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا
یہ تیرے زمانے میں دستور نکلا

نوٹ: یہ مضمون مباحث قادیان کا فیصلہ کن ہے اس لئے میں نے اس کے متعلق مستقل رسالہ "فیصلہ مرزا" اردو، عربی اور انگریزی میں شائع کیا ہوا ہے۔ قیمت اردو عربی ۳/ انگریزی ۵/ علاوہ محصول۔ بنگلہ زبان میں بھی شائع ہوا ہے۔ جو کلکتہ مرغی ہٹہ دکان نمبر ۷، ملا محمد اسحاق سے مل سکتا ہے۔

جھوٹا کون اور پیر پرست کون

ناظرین مضمون مندرجہ ذیل سے اس سوال کا جواب حاصل کریں۔

(مرقومہ منشی محمد عبد اللہ معمار امرتسری)

اخبار "پیغام صلح" لاہور میں مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ کا خطبہ جمعہ شائع ہوا ہے جس میں مولوی صاحب نے کذب گوئی و پیر پرستی کی بہت مذمت کی ہے۔ جو نہایت عمدہ بات ہے۔ واقعی جھوٹ بولنے والے اشخاص حق کی تبلیغ میں کبھی (۵۸۴) کوشاں نہیں ہوسکتے۔ ان کی تمام لفاظی لسانی محض دنیا طلبی اور زر پرستی کے لئے ہوتی ہے۔

مگر اس کا کیا جواب کہ خود مولوی صاحب کا طرز عمل آج تک یہی رہا ہے کہ انہوں نے نہ صرف خود اپنی تمام عمر پیر پرستی میں بسر کی ہے بلکہ دیگر لوگوں کو ایک جھوٹے بت کی پرستش کے لئے بشدومد دعوت دیتے اور دے رہے ہیں۔ مولوی صاحب کو یہ مضمون لکھنے کی اس لئے ضرورت ہوئی کہ بقول ان کے اخبار "زمیندار" و "احسان" نے ان کے ایک بیان کو جو بمقدمہ مولوی عطاء اللہ صاحب بخاری عدالت میں دیا گیا غلط چھاپا ہے۔ اور باوجود مولوی صاحب کے انکار کے بھی اس کی تردید نہیں کی۔

حالانکہ اگر یہ واقعہ صحیح ہو تو بھی ملکی اخبارات اس بات پر "خدائی مامور" نہیں کہ وہ ہر بات کی چھان بین بطریق محدثین کریں۔ اور نہ ہی وہ قادیانی جماعت کے تنخواہ خور ہیں کہ ان کی خاطر اپنے قیمتی اخبارات کے صفحات سیاہ کریں۔ ایک نامہ نگار کی اطلاع پاکر انہوں نے بیان شائع کر دیا۔ آپ کے نزدیک اس میں غلطی تھی آپ نے اس کی تردید کر دی۔ قصہ ختم۔

مولوی صاحب! آپ کو زمیندار اور احسان پر تو بہت غصہ آیا۔ مگر آپ کے پیر۔ نہیں نہیں "مسیح موعود، حضرت مجدد زمان" نے جو صدہا خلاف واقعہ امور اپنی تصنیفات میں لکھے ہیں ان پر آپ نے آج تک کبھی نوٹس کیوں نہ لیا؟ حالانکہ بارہا آپ کے روبرو ان واقعات کو پیش کرکے جواب طلب کیا گیا بلکہ پانچ پانچ سو روپیہ انعام کا لالچ بھی دیا گیا۔ مگر آپ نے محض پیر کے لحاظ سے آج تک نہ ان کی تصحیح کی اور نہ ہی پیر پرستی سے منہ موڑا۔ اگر آپ کو یاد نہ رہا ہو تو ہم آپ کی یاد تازہ کرانے کو ایک مثال پیش کر دیتے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔ آپ کے حضرت مسیح موعود راقم ہیں:۔

"مولوی غلام دستگیر (قصوری) نے اپنی کتاب میں اور مولوی اسمٰعیل علیگڈھ والے نے میری نسبت قطعی حکم لگایا کہ وہ (مرزا) اگر کاذب ہے تو ہم سے پہلے مریگا اور ضرور ہم سے پہلے مریگا۔ کیونکہ کاذب ہے۔ مگر جب ان تالیفات کو دنیا میں شائع کر چکے تو پھر جلد آپ ہی مر گئے اور اس طرح ان کی موت نے فیصلہ کر دیا کہ کاذب کون تھا؟"

(رسالہ اربعین ۳ ص ۱۱)

اس مضمون کو مرزا صاحب نے اربعین نمبر ۳ صفحہ ۱۲ و نمبر ۴ صفحہ ۱۳ و ضمیمہ اربعین نمبر ۴ صفحہ ۶ و کتاب نزول المسیح صفحہ ۳۱ و اعجاز احمدی وغیرہ کتب میں بھی لکھا ہے۔ حالانکہ یہ صریح خلاف واقعہ ہے۔ ان ہر دو حضرات نے اپنی تالیفات میں ہرگز یہ بات نہیں لکھی۔

مولوی صاحب! کیا اس قسم کی صریح غلط بیانیاں کرنے والے شخص کو مسیح موعود وغیرہ ماننے والے اشخاص کا بھی یہ منہ ہے کہ وہ لوگوں پر پیر پرستی و کذب بیانی سے اجتناب کا وعظ کریں۔ لم تقولون ما لا تفعلون۔

مولوی صاحب! اگر آپ فی الواقع پیر پرست نہیں ہیں تو آؤ تین ججوں کے سامنے اس معاملہ کو پیش کرکے ان سے فیصلہ کرالیں۔ کیا آپ اس پر آمادہ ہونگے؟ نہیں۔ کیونکہ پیر پرستی ایک خوفناک اور نہ ہٹنے والی بیماری ہے۔ آگے چلئے۔ آپ نے اسی ضمن میں یہ بھی لکھا ہے کہ:۔

"حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی زندگی کی طرف دیکھو آپ ہمیشہ صداقت پر قائم رہے۔ مقدمات کے دوران میں آپ کو ایسے مواقع بھی پیش آئے کہ سچ بولنے میں قید کا خطرہ تھا۔ لیکن آپ نے خطرہ کی مطلق پرواہ نہ کی اور ہمیشہ سچ ہی بولا!"

(پیغام صلح ص ۶۔ ۱۹ اپریل ۳۵ء)

حالانکہ حقیقت اس کے سراسر خلاف ہے۔ مرزا صاحب نے مقدمات کے دوران میں اپنے بچاؤ کی خاطر اسی قدر جائز و ناجائز کوشش کی ہے جتنی کہ ایک دنیا دار شخص سے ممکن ہے۔ ثبوت سنئے۔ جن لوگوں نے حکیم محمد حسین قریشی مرزائی کا رسالہ "خطوط امام بنام غلام" اور مرزا صاحب کی کتب جن میں مرزا جی نے بڑے فخر سے لاکھوں روپیہ کی اپنی آمد بتائی ہے دیکھی ہیں ان پر واضح ہے کہ مرزا جی نے مریدوں کے مال سے خوب گلچھرے اڑائے ہیں۔ آمد و خرچ کا حساب و کتاب اسی لئے مرزا جی نے کوئی نہ رکھا تھا کہ جو چاہوں کروں جس طرح چاہوں عیش اڑاؤں۔

اس بات کو مرزا جی کے بعض دنیا طلب معزز مرید بھی بھانپ رہے تھے مگر یارائے دم زدن نہ رکھتے تھے ایک دفعہ بعض منچلے مریدوں نے باہم مشورہ کرکے ایک مرید[1] سے کہلوا ہی دیا کہ حضور! غریب و نادار مریدوں

---

[1] مولوی صاحب! یہ مرید آپ ہی تو نہ تھے۔ ۱۲ منہ

ahmadimuslim.de

کے گاڑھے پسینہ کی کمائی یوں بیدردی سے مت اڑائیے باقاعدہ حساب وکتاب ایک کمیٹی کے سپرد کریں۔ پھر کیا تھا مرزا صاحب بہت لال پیلے ہوئے اور قائل کو خوب خوب سنائیں۔ ساتھ ہی کمال شان مسیحائی سے کہا کہ :۔

"میں تاجر نہیں کہ حساب کتاب رکھوں، میں کسی کمیٹی کا خزانچی نہیں کہ کسی کو حساب دوں۔ میں بلند آواز سے کہتا ہوں کہ ہر ایک شخص جو ایک ذرہ بھی میری نسبت اور میرے مصارف کی نسبت اعتراض دل میں رکھتا ہے اس پر حرام ہے کہ ایک کوڑی میری طرف بھیجے۔"
(اخبار الحکم ۳۱۔ مارچ ۱۹۰۵ء)

حاصل یہ کہ مرزا صاحب نے مریدوں کے مال سے خوب من مانی موجیں اڑائی ہیں۔ اس کا مزید ثبوت سننا چاہو تو حضرت خلیفۃ المسیح اول" یعنی مولوی نورالدین صاحب کی شہادت ملاحظہ فرمائیں۔ جو انہوں نے بمقدمہ انکم ٹیکس متعلقہ مرزا صاحب روبروئے تحصیلدار صاحب دی ہے کہ :۔

"لوگ مرزا صاحب کو ان کے خرچ کے لئے بطور ہدیہ کے پیری مریدی کے طور پر دیا کرتے ہیں۔"
(روئداد مقدمات قادیانی ص۱۲۰)

مگر جناب مرزا صاحب، ہاں قادیانی مسیح موعود، ہاں ہاں حضرت مجدد زماں کی راستگوئی ملاحظہ ہو کہ آپ نے اسی مقدمہ انکم ٹیکس میں جو بیان دیا وہ بالفاظ تحصیلدار صاحب یہ ہے۔

"مریدوں سے سالانہ آمدنی قریباً چار ہزار روپیہ کے ہوتی ہے اور اس (مرزا) کے ذاتی خرچ میں نہیں آتی مرزا غلام احمد نے یہ بھی بیان دیا کہ اس کی ذاتی آمدنی بالغ زمین اور تعلقہ داری کی اس کے خرچ کے لئے کافی ہے اس کو کچھ ضرورت نہیں کہ وہ مریدوں کا روپیہ ذاتی خرچ میں لاوے"
(ضرورت الامام مصنفہ مرزا ص۴۲)

مولوی محمد علی صاحب! انکم ٹیکس سے ڈر کر حکومت کی حق تلفی کرنے کو اس طرح غلط بیانی کرنا آپ کے نزدیک کذب نہیں؟ انصاف!!

مثال نمبر ۲ مرزاجی نے اپنی اغراض کو پورا کرنے کے لئے" آمدنی چندہ کو بظاہر پانچ مدات پر تقسیم کر رکھا تھا۔ (جن کا حساب کتاب کوئی نہ تھا کما مر بیانہ) وہ پانچ مدات مندرجہ ذیل ہیں :۔

"اول مہمان خانہ۔ دوم مطبع۔ سوم مدرسہ۔ چہارم سالانہ اور دیگر جلسہ جات۔ پنجم خط وکتابت۔"
(رپورٹ تحصیلدار صاحب مندرجہ ص۴۳/۴۴ رسالہ ضرورت الامام مصنفہ مرزا)

ان سب مدات کے لئے جس قدر آمد خرچ ہوتا وہ سب بدست مرزا صاحب ہوتا تھا کسی غیر شخص کا اس میں دخل نہ تھا۔ مولوی نورالدین صاحب شاہد ہیں کہ

"بعض صورتوں میں مرزا صاحب کو لوگوں سے ہدایت ہوتی ہے کہ ان کا روپیہ مہمان نوازی میں خرچ ہو اور بعض میں ایسی ہدایت نہیں ہوتی .... مرزا صاحب کو اختیار ہے کہ پانچ مدوں میں سے جس مد میں چاہیں خرچ کریں ... میں (نورالدین بھی) مرزا صاحب کو اپنی گرہ سے روپیہ دیا کرتا ہوں۔ لیکن تخصیص نہیں ہوتی کہ وہ ان پانچ مدوں میں سے فلاں مد میں خرچ کریں۔" (روئیداد مقدمات قادیانی ص۱۲۰)

اسی بیان کی تائید منشی تاج الدین صاحب تحصیلدار پرگنہ بٹالہ کی رپورٹ مندرجہ ص۴۴ ضرورت الامام سے بھی ہوتی ہے جس سے صاف عیاں ہے کہ جلسہ جات پر جس قدر خرچ وغیرہ ہوتا یا آمد ہوتی بلا دخل غیرے بدست مرزاجی ہوتی۔ مگر مرزاجی نے مقدمہ انکم ٹیکس میں روبروئے تحصیلدار صاحب یہ بیان دیا کہ

"جو آمدنی مدرسہ کی مد پر آتی ہے وہ اس آمدنی کے علاوہ ہے اور اس کا خرچ بھی علاوہ ہے۔ میں نے انتظاماً وہ کام مولوی نورالدین صاحب کے سپرد کر رکھا ہے وہی حساب وکتاب رکھتے ہیں اور بذریعہ اشتہار چندہ دہندگان کو اطلاع دی گئی ہے کہ اس کا روپیہ براہ راست مولوی نورالدین کے نام ارسال کریں۔"
(ص۴۲ روئیداد مقدمہ۔ تائید ص۴۳ ضرورت امام)

اس بیان میں مرزا صاحب نے یہ صاف غلط بیانی کی ہے کہ مدرسہ کی آمد و خرچ کا حساب وکتاب مولوی نورالدین کے سپرد ہے حالانکہ ہم اوپر خود مولوی صاحب موصوف کے بیان سے ثابت کر آئے ہیں کہ انہیں ان امور میں دخل نہ تھا وہ خود بھی اپنا چندہ مرزا صاحب کو دیا کرتے تھے۔ اس کی مزید تائید مولوی صاحب مذکور کے اس بیان سے ہوتی ہے جو انہوں نے مقدمہ حکیم فضل الدین بنام مولوی کرم الدین صاحب جہلمی عدالت رائے گنگا رام صاحب مجسٹریٹ درجہ اول گورداسپور میں دیا تھا کہ

"مدرسہ کا کام مرزا صاحب نے میرے ذمہ نہیں ڈالا ہوا۔ مدرسہ کے چندہ کا کام جب سے مدرسہ ہوا ہے کبھی میرے سپرد نہیں ہوا۔ چندہ میرے نام کبھی نہیں آتا۔" (بیان مورخہ ۲۵ جون ۱۹۰۳ء روئیداد مقدمہ ص۱۲۰)

مولوی محمد علی صاحب! مرزاجی کی مذکورہ بالا غلط گوئی کے متعلق آپ کا کیا فتویٰ ہے؟

مثال ۳ ایسا ہی مقدمہ مذکورہ بالا میں مولوی نورالدین کا یہ بھی بیان ہے کہ

"قادیان میں میرے خیال میں شاید تین چار مطبع ہیں۔ حضرت صاحب کا اپنا مطبع کوئی نہیں۔"
(روئیداد ص۱۲۲/۱۲۳)

خود مرزا صاحب نے بھی مقدمہ حکیم فضل الدین بنام مولوی کرم الدین ۱۹۔ اگست ۱۹۰۳ء کو بطور شاہد لکھایا کہ

"مطبع ضیاء الاسلام میرے خیال میں ۱۸۹۸ء سے جاری ہوا میں نے جاری نہیں کیا حکیم فضل دین اس کا مالک تھا۔ آج تک وہی مالک ہے۔ نفع نقصان کا وہی ذمہ دار ہے۔" (روئداد مقدمہ ص۱۰۳)

تحریرات مذکورہ سے ظاہر ہے کہ مرزاجی کا اپنا مطبع کوئی نہ تھا۔ لہذا مرزاجی کا مقدمہ انکم ٹیکس میں سرکاری ٹیکس سے بچاؤ کی خاطر قریباً پانچسو روپیہ مطبع کا خرچ لکھانا مرزاجی کے صادق ہونے پر دلیل ہے یا غیر صادق پر۔ ملاحظہ ہو بیان مرزا صاحب :۔

(۵۷۵)

ahmadmuslim.de

"خرچ مطبع اس سال تخمیناً ایک ہزار روپیہ ہوا ہے جس کا حساب کوئی نہیں۔ اس میں مدات ذیل ہیں۔ روسیا ماہوار الگ۔ اسفنجیا ماہوار ۳۰ روپے۔ کل کش ۶ روپے۔ پریس مین ۳۰ روپے۔ سنگساز ۱۲ روپے کاپی نویس ماہوار ۱۵ روپے۔ کاغذ ماہوار ۱۰۰ روپے سائر خرچ ماہوار للعہ۔ آمدنی مطبع کی حسب ذیل اس سال ہوئی۔

آمدنی فروخت کتب چارسو اٹھاسی روپیہ دس آنہ اس حساب سے خرچ مطبع آمدنی سے تخمیناً پانچسو روپیہ کے قریب زیادہ آتا ہے۔ یہ خرچ دوسری مدات سے دیا جاتا ہے۔" (روئداد مقدمہ ص ۸۲)

اس بیان کی مجمل تائید ضرورت الامام کی منقولہ بالا سابق تحریرات سے بھی ملتی ہے کہ مرزا جی نے آمدنی چندہ از مریدین کے خرچ کے لئے مدات بیان کیں۔ جن میں مطبع کی بھی مد ہے۔ الحاصل بیانات بالا سے ثابت ہے کہ مرزا صاحب نے ان واقعات میں صدق مقال کو ملحوظ نہیں رکھا۔

(٥٧٦) **مثال ع۴** مذکورہ بالا غلط بیانی پر انتہائی غلط آمیز کاروائی اور سنئے کہ جب مرزا صاحب نے مقدمہ حکیم فضل دین میں اپنا مطبع ہونے سے انکار کیا (جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا ہے) تو مخالف جو ایک دور اندیش ہے (یعنی مولوی کرم الدین صاحب جہلمی) نے فوراً مقدمہ انکم ٹیکس والا بیان عدالت کے روبرو پیش کر دیا کہ یہ حضرت اس زمانے میں مطبع کو اپنا ذاتی قرار دیکر خرچ روسیا، اسفنجیا، پریس مین وغیرہ بھی لکھا چکے ہیں۔ پھر کیا تھا مرزا جی کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے۔ بقول مرزا صاحب ایک جھوٹ نباہنے کو سو جھوٹ بولنا پڑتا ہے۔ مرزا جی نے اسی پر عمل کر کے یوں جواب دیا۔

"جو بیان میرا روبروئے تحصیلدار صاحب بٹالہ بمقدمہ عذر داری انکم ٹیکس (دآد ع۱۶) میں نے پڑھا ہے اس میں جو مطبع کا ذکر ہے اس سے مراد ہی یہ ہے کہ مطبع میں جو کتابیں چھپوائی جاتی ہیں۔" (روئداد مقدمہ ص ۱۴۸) (یعنی مطبع مراد نہیں بلکہ طباعت مراد ہے)

احمدی بھائیو! اپنے مسیح موعود کی اس مقدس راست گوئی" پر شرمندہ نہ ہو جانا۔ کہہ دو "سچ سچ حضرت مسیح موعود کا یہی مطلب تھا اور اگر کوئی مخالف انکم ٹیکس والے بیان سے خرچ روسیا، اسفنجیا، سنگساز، پریس مین وغیرہ دکھا دے تو کہہ دینا روسیا سے مراد براہین احمدیہ کی سلائی تہ بندی اور اسفنجیا سے حقیقۃ الوحی کی کٹائی اور سنگ ساز و پریس مین سے مراد میر عباس علی لدھیانوی ہیں جنہوں نے براہین احمدیہ کی اشاعت میں انتہائی سعی کی تھی۔ مرزا صاحب نے کیا سچ کہا ہے:۔

"جب انسان حیا کو چھوڑ دیتا ہے تو جو چاہے بکے کون اس کو روکتا ہے۔" (اعجاز احمدی ص ۳)

مثال نمبر۵ مرزا صاحب نے بمقدمہ یعقوب علی تراب حسب ضرورت خود مصلحت وقت ایک طرف تو بیان دیا کہ پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی نے خود مجھے ایک خط لکھا تھا مگر دوسری طرف عند الحاجت یوں کہا کہ وہ خط مولوی کرم الدین صاحب کے لفافہ میں مجھ کو ملا تھا۔ چنانچہ مرزا صاحب کے الفاظ درج ذیل ہیں۔

"کارڈ پی نمبرہ وہ کارڈ ہے جو مولوی کرم الدین کے خط میں مجھ کو ملا جو ۲۱ جولائی ۱۹۰۲ء کو لکھا ہے۔" (روئداد ص ۱۳۰)

اس بیان پر عدالت نے اپنی طرف سے یہ نوٹ ثبت کیا کہ:۔ "پہلے (مرزا جی نے) یہ کہا تھا کہ کارڈ پی نمبرہ پیر مہر علی شاہ کے خط میں پہنچا"۔

احمدیو! تمہارے حضرت مسیح موعود نے مقدمہ حکیم فضل الدین بنام کرم الدین میں مورخہ ۱۹۔ اگست ۱۹۰۳ء کو کہا تھا کہ

"عین الیقین اور حق الیقین عدالت کے ذریعہ سے میسر آتے ہیں۔" (روئداد ص ۱۴۶، ۱۴۷)

اس جگہ ملاحظہ کرو کہ خود عدالت نے مرزا جی کی کذب بیانی پر دستخط کئے ہیں ؎

بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

مولوی محمد علی صاحب! آپ کا دعویٰ تھا کہ مرزا جی نے مقدمات کے دوران میں کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ خاکسار نے منجملہ کئی ایک امثلہ کے سردست پانچ مثالیں آپ کی خدمت میں پیش کی ہیں۔ دیکھئے آپ کیا کہتے ہیں۔ مولوی صاحب! آپ کا یہ فرمان بالکل حق ہے کہ

"آج اسلام اور قرآن پر ایمان لانے والے (یعنی مدعیان اسلام میں) ایسے لوگ بھی ہیں کہ ان کے ہاتھ میں ہر وقت تسبیح اور زبان پر ذکر الٰہی۔ لیکن جب جھوٹ بولنے پر اتر آتے ہیں تو اس قدر جھوٹ بولتے ہیں کہ کوئی بڑے سے بڑا کذاب اور دہریہ بھی شاید نہ بول سکے۔ بڑی بڑی مقدس شکلوں اور حیثیتوں والے لوگ عدالت میں حلف اٹھا کر کذب بیانیاں کرتے ہیں اور خدا سے نہیں ڈرتے۔" (پیغام صلح ۱۹۔ اپریل ۱۹۳۵ء)

کیا میں امید رکھوں کہ آپ میرے پیش کردہ کذبات کا کوئی صحیح جواب دینگے یا مرزا صاحب کو چھوڑ کر صادق رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا حلقہ اپنے لئے کافی سمجھیں گے۔ اگر آپ ایسا نہ کریں گے تو میں آپ کو پیر پرست کہنے میں حق گو ہوں گا یا غلط گو؟ اخیر میں آپ کے اس قول کی دل سے تائید کرتا ہوں کہ

"پیر پرستی ایک بری بیماری ہے۔ کوئی بیماری شاید اس سے زیادہ بری نہیں۔ اس بیماری سے غور و فکر کا مادہ تو بالکل فنا ہو جاتا ہے۔"

مکرم مولوی صاحب! ؎

انہوں نے خود غرض شکلیں کبھی دیکھیں نہیں شاید
وہ جب آئینہ دیکھیں گے تو ہم ان کو بتا دیں گے

(آپ کا صادق محمد عبداللہ معمار امرتسری)

(دوسرا ایڈیشن)

فاتح قادیان

جس میں لودھیانہ کے انعامی مباحثہ متعلقہ دعاء مرزا صاحب بابت وفات مولنا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب مع فیصلہ منصفان دسرپنچ کی روئداد درج ہے۔ اور کتاب "آیۃ اللہ" مصنفہ مولوی محمد علی صاحب امیر احمدیہ لاہوری پارٹی کا بھی مدلل جواب دیا گیا ہے۔ قیمت صرف ۴ (ملنے کا پتہ) منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

حضرت علیؓ کی اسد اللہی

(بزبان شیعہ)

(بسلسلہ اشاعت گذشتہ)

(از قلم ملک ابو یحییٰ عبدالغنی صاحب سوھدروی)

اس مضمون کی پہلی قسط گذشتہ اخبار "اہلحدیث" میں درج ہوئی ہے۔ فاضل راقم مضمون واقعات مرقومہ شیعہ کی روشنی میں حضرت اسد اللہ الغالب کے کارنامے دکھا کر ثابت کرتے ہیں کہ شیعہ نے بحث علی میں ان کی منقصت کی ہے رفعت نہیں دکھائی۔ (مدیر)

علامہ سید علی بلگرامی جو شیعی ہونے کے ساتھ اعلیٰ پایہ کے عالم بھی تھے۔ اس طرح فرماتے ہیں:۔

"کیمبرج یونیورسٹی میں ایک ایرانی سے ملاقات ہوئی۔ جو پڑھا لکھا اور عالم شخص تھا۔ میں نے پوچھا تم حضرت عمرؓ سے کیوں عداوت رکھتے ہو" ایرانی عالم نے جواب دیا کہ ہم حضرت علیؓ کی پیروی کرتے ہیں؛ اس پر میں نے کہا کہ حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ میں کوئی عداوت نہ تھی۔ اگر ایسی عداوت ہوتی جیسا کہ آپ لوگوں کا خیال ہے تو وہ اپنی بیٹی ام کلثوم کا نکاح حضرت عمرؓ سے کبھی نہ کرتے۔ ایرانی نے تعجب سے پوچھا! اس واقعہ کی تصدیق کی آپ کے پاس کیا دلیل ہے۔ مرحوم نے اپنے کتب خانہ سے فوراً تاریخ یعقوبی مصنفہ ابن واضح کاتب عباسی جو کہ شیعہ مذہب کا عالم ہے لاکر دکھائی۔ یہ کتاب یورپ میں طبع ہوئی ہے۔ اور جس کے دیباچہ میں مصنف کے شیعہ ہونے کی تصدیق کی گئی ہے۔ ایرانی عالم اس کتاب اور واقعہ کو دیکھ کر تائب ہوگیا اور عہد کیا کہ آیندہ کبھی حضرت عمرؓ کو برا نہ کہوں گا۔ اور تعجب کیا کہ ہمارے لوگ ان باتوں کو کیوں چھپاتے ہیں" (از سیر المصنفین جلد دوم صفحہ ۲۱۔ مؤلفہ مولوی محمد یحییٰ صاحب تنہا بی۔ اے وکیل غازی آباد)

اسی کتاب کا دوسرا حوالہ صفحہ ۲۱ و صفحہ ۲۲ پر ہے۔ یعنی

"قیام بلدہ حیدر آباد میں بھی ایک ایسا ہی واقعہ پیش آیا۔ ایک روز مولوی عبدالحی صاحب، مولوی عبداللہ خان صاحب اور ظہیر الدین فرزند مولوی بشیر الدین احمد صاحب آپ کے یہاں (سید علی بلگرامی مرحوم کے ہاں) بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں ایک بڑے شیعہ مولوی صاحب تشریف لائے۔ آپ نے عبداللہ خان سے کہا کہ ذرا یعقوبی کی تاریخ جلد دوم تو اندر سے لیکر آؤ۔ جب وہ کتاب لے کر آئے تو انہوں نے پوچھا کہ آپ اس میں کیا ملاحظہ فرمانا چاہتے ہیں۔ آپ نے ان کے ہاتھ سے کتاب لیکر ایک مقام پر سے پڑھ کر سنانی شروع کی۔ یہ وہی مقام تھا جس کا اوپر ذکر ہوا ہے۔ اس کے بعد شیعہ عالم سے مخاطب ہو کر کہا۔ کہ آج کئی روز سے ہم میں اور ہماری بیوی میں بحث ہو رہی ہے۔ وہ میری اس بات کو قبول نہیں کرتیں کہ حضرت ام کلثوم کا نکاح حضرت عمرؓ سے ہوا اور اس قدر مہر مقرر ہوا تھا۔ اور ان سے ایک بیٹا مسمیٰ زید پیدا ہوا تھا۔ اس پر حاضرین جلسہ میں سے ایک صاحب نے کہا کہ علمائے شیعہ اس واقعہ کے منکر نہیں ہیں بلکہ وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ جبر و اکراہ کا نکاح تھا۔ آپ نے نہایت تعجب سے کہا کہ یہ خیال نہایت جاہلانہ اور ذلیل ہے دنیا میں کوئی ایسی طاقت نہیں، کہ وہ فاطمہ کی لڑکی کو علی سے چھین سکے یا اس سے زبردستی نکاح کرلے؛ آخر مولوی صاحب خفیف ہو کے رہ گئے اور کچھ جواب نہ بن پڑا۔" (حوالہ مذکور)

؎ ہم اپنے ناظرین کو ایسی غیر مشہور کتابوں کی تلاش میں دوڑ دھوپ کرنے کی تکلیف نہیں دیتے۔ جبکہ خود اصول کلینی میں باب تزویج ام کلثوم ملتا ہے۔ (اہلحدیث)

خون کے آنسو

(اس مضمون کی پہلی قسط ۳ مئی کے اخبار میں شائع ہو چکی ہے) علاوہ ازیں اگر احیاء سنت کا حقیقی معنوں میں جذبہ موجود ہے تو سب سے پہلے پختہ مسجدوں؎ کی خبر لینا چاہئے کیونکہ آنحضور نے کبھی اس کا حکم نہیں دیا ہے مگر افسوس کسی کو احساس نہیں۔ سال بھر میں ۱۸۲۵ فرض نمازیں خلاف سنت محل میں ادا کی جائیں اور اس کا کچھ غم نہ ہو اور سال کی نفس ایک نماز کے لئے عمل بالسنت کا جذبہ اس قدر محرک ہو کہ اسلامی اصل الاصول اتفاق و اتحاد پر خط تنسیخ کھینچ دیا جائے اور اس کی مطلق پروانہ ہو۔ افسوس آئے دن خبریں شائع ہوتی رہتی ہیں کہ فلاں مسجد پر غیر اقوام نے ناجائز تصرف کیا ہے یا کوشش کر رہی ہیں اور پھر جو نتیجہ ہوتا ہے وہ سب آپ لوگوں کو معلوم ہی ہے۔ بایں صورت اگر ہم صحرا میں گئے، اغیار نے ہمیں روک دیا۔ کیونکہ زمین ان کی ہے ان کو روکنے کا حق ہے تو پھر ہم کہاں کہاں اپنا مصلے منتقل کرتے پھرینگے اور اغیار کے منت کش بنے رہیں گے۔ آہ ہمارا پہلا فرض تو یہ تھا کہ آیت کریمہ انتم الاعلون ان کنتم مومنین کے پورے مصداق بن جائیں جب حاکم ہم رہیں گے ملک اور زمین ہماری ہوگی تو صحرا میں نماز ادا کرنے سے ہم کو کون روک سکتا ہے حضور نے عید کی نماز بیشک صحرا میں ادا کی لیکن آپکو معلوم بھی ہے کہ وہ سارا خطہ انہیں مسلمانوں کا تھا۔ کیونکہ پہلے ہی اعلان عام ہوگیا تھا کہ کفار و مشرکین سب اس ارض مقدس سے نکل جائیں۔ قصہ بہت طویل ہے مختصر میں قصبہ مئو کے مسلمانوں سے عموماً اور برادران اہلحدیث سے خصوصاً بہ ہمدردانہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنے ذاتی بغض وعناد کو مذہبی شکل میں ظاہر کرکے مذہب کو رسوا اور بدنام نہ کریں۔ ان کا فرض ہے کہ ان تمام باتوں کو نپٹا کر کے اتفاق و اتحاد کے اصول پر عمل پیرا ہو جائیں اور اپنی کھوئی ہوئی شوکت وحشمت پھر واپس لینے کی کوشش بجان و دل کریں۔ السعی منا والاتمام من اللہ ۔ مسلمانوں میں پیدا جذبہ صادق اگر ہو کچھ ☆ ہلادیں پھر زمیں کو نعرہ اللہ اکبر سے۔

؎ پختہ مسجد سے پہلے اتحاد قومی کی نگہداشت ہونی چاہئے۔ المومنون کیید واحدۃ الحدیث (اہلحدیث)

ضروری سوال

اخبار اہلحدیث بابت ۳۔ ذیقعد ۱۳۵۳ھ میں آپ نے بضمن مضمون "بھائی دعویٰ" انجیل یوحنا کی ایک پیشگوئی کا مصداق آنحضرتؐ کو بتایا ہے۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:۔

"ہم اس کا وہی جواب دینگے جس پر نہ صرف دنیا کے کل مورخین اور عقلا بلکہ صبیان بھی متفق ہیں کہ وہی روح تحت حکومت پر پہنچی جس کے نام کے ساتھ صلے اللہ علیہ وسلم پڑھا جاتا ہے۔ (فداہ ابی وامی)

لیکن آپ کا اُس پیشگوئی کا مصداق آنحضرت کو قرار دینا انجیلی تصریح کے خلاف ہے کیونکہ وہاں روح سے روح القدس مراد ہے۔ عبارت ملاحظہ کیجئے:۔

"میں نے یہ باتیں تمہارے ساتھ رہ کر تم سے کہیں لیکن مددگار یعنی روح القدس جسے باپ میرے نام سے بھیجیگا وہی تمہیں سب باتیں سکھائے گا اور جو کچھ میں نے تم سے کہا ہے وہ سب تمہیں یاد دلائے گا ×××× اس کے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہ کرونگا کیونکہ دنیا کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اُس کا کچھ نہیں۔ (یوحنا) (۵۷۸)

خود باب کے الفاظ یہ ہیں:۔

"اپنے جانے کے بارے میں یسوع کی تسلی بخش نصیحت اور روح القدس کے آنے کا وعدہ"

پس عرض یہ ہے کہ اس تصریح کے باوجود اس پیشگوئی کا مصداق آنحضرت کو قرار دینا غالباً صحیح نہیں ہے۔

جواب معقول وتسلی بخش تحریر فرمادیں۔

(محمد عبداللہ اعظمی متعلم مدرسہ فیض عام مئو۔ ضلع اعظم گڈھ)

جواب اس عبارت کے مصداق بتانے میں دو قول ہیں۔ ایک۔ عیسائیوں کا قول ہے کہ موعود روح القدس وہ روح ہے جو حواریوں پر نازل ہوئی تھی جس سے وہ ملہم ہوئے۔ اس دعوے پر جو اعتراض ہے وہ واضح ہے کیونکہ روح القدس کے جو کام حضرت مسیح نے بتائے ہیں وہ اس روح القدس نے نہیں کئے۔ یہ بڑا ثبوت اس بات کا ہے کہ موعودہ روح القدس وہ نہ تھی۔ دوسرا قول مسلمانوں کا ہے کہ اس سے مراد آنحضرت ہیں۔ اس کے سمجھنے کے لئے تھوڑی سی تمہید کی ضرورت ہے۔ روح القدس کے دو معنے ہیں جیسے مرکب اضافی کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ معنے جن کے لحاظ سے مرکب اضافی مرکب ہوتا ہے یعنی ہر جزو جزء معنے مقصود پر دلالت کرے دوسرا وہ معنے جس کے لحاظ سے مرکب اضافی مفرد ہوجاتا ہے یعنی حالت علم میں۔ روح القدس قرآن میں اسم علم کے معنی میں بھی آیا ہے۔ قل نزلہ روح القدس (الایہ) مگر انجیلی عبارت میں علمی حیثیت سے نہیں بلکہ مرکب اضافی کی حیثیت سے ہے جو در اصل صفت موصوف ہے یعنی مقدس روح۔ ان معنے سے آنحضرت پر یہ پیشگوئی صادق آتی ہے۔

قرینہ اس کا یہ ہے کہ وہ افعال جو اس روح القدس سے صادر ہونے بتائے ہیں وہ اسی مقدس روح سے صادر ہوئے ہیں۔ فداہ ارواحنا۔ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم۔

× بقیہ افعال اس روح کے یہ ہیں۔

وہ آنکر دنیا کو گناہ سے اور راستی سے اور عدالت سے تقصیروار ٹھہرائیگا گناہ سے اس لئے کہ وے مجھ پر ایمان نہیں لائے راستی سے اس لئے کہ میں اپنے باپ پاس جاتا ہوں اور تم مجھے پھر نہ دیکھو گے عدالت سے اس لئے کہ اس جہان کے سردار پر حکم کیا گیا ہے (یوحنا ۱۶ تا ۱۱) تینوں کام آنحضرت نے کئے۔ منکرین مسیح کو کافر ٹھہرایا۔ ۲ مسیح کا زندہ محفوظ ہوجانا۔ عدالت سے چوروں بدکاروں کو سزا دینا وغیرہ۔ (اہلحدیث)

تقابل ثلاثہ } مؤلفہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب اس میں تورات، انجیل اور قرآن کی تعلیم کا مقابلہ کرکے قرآن کی فضیلت ثابت کی گئی ہے۔ قیمت صرف عہ

ملنے کا پتہ:۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

خطاب باسلام

(۳۔ مئی کے بعد)

اے میرے بھٹکوں کے راہبر و ہمدم محشر، یتیموں کے باپ، رانڈوں کے والی، اپاہجوں کے مرہم، مصیبت زدوں کے غمخوار، بے وسیلوں کے سردار، تیری تعلیم عین فطرت اور قدرت کے موافق ہے اور تیرا ہر حکم اپنی تہہ میں ایک زبردست راز رکھتا ہے۔ آج چشم بینا تیری ایک مذہبی حیثیت پر ہی قربان نہیں بلکہ تیری سیاست اور قانون دانی پر بھی نثار ہے۔ چونکہ آج دنیا میں سینکڑوں کمیٹیاں اور ہزاروں مقنن موجود ہیں اور آئے دن نئے نئے قانون ایجاد ہوتے ہیں۔ لیکن تب بھی امن عامہ میں ایک خاص خامی نظر آتی ہے۔ دراں حالیکہ وہی تیرا قانون جو آج سے ساڑھے تیرہ سو برس پیشتر نافذ ہوچکا ہے وہ عالم کے امن وامان میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ قطع نظر زمانہ ماضیہ کے جس کی زندہ جاوید مثال آج ہمیں حکومت نجد سے بخوبی ملتی ہے کہ جب سے وہاں تیرے احکام و قوانین جاری ہوگئے ہیں تب سے سارے نزاعات کا انتزاع، جھگڑوں کا خاتمہ، مظالم کا انسداد، وحشیانہ جذبات، کینہ وانتقام کا اختتام، امن وسکون کا قیام ظہور پذیر ہوگیا ہے۔ جس کو دیکھ کر زمانہ تحیر کرتا ہے۔

پس اس پر بھی اگر کوئی تجھ کو دین صادق و عالمگیر نہ جانے اور بزور شمشیر ترقی یافتہ سمجھے تو یہ اس کی شومئے قسمت کا باعث اور عدم علمیت کا اعتراف ہے جس سے تیرے پاک دامن پر کوئی دھبہ نہیں آسکتا دعا ہے کہ خدا ہمیں تادم زیست تجھ ہی پر قائم ودائم رکھے اور تیرے مخالفین کو راہ ہدایت نصیب کرے آمین۔ ثم آمین۔ فقط

خورشید صداقت } اس کتاب میں مذہب اسلام کی خوبیوں کو مدلل طریق سے بیان کیا گیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ دین اسلام خدا کی طرف سے ہے اور اس کی صداقتیں نہایت روشن اور محکم ہیں۔ اور مخالفین کا مدلل جواب بھی ہے۔ قیمت ۱۲؍

ملنے کا پتہ:۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

برہان التفاسیر

(۸۱)

گذشتہ پرچے میں پادری صاحب سے فرصت پاکر مولوی عبداللہ چکڑالوی (المتوفی) کا ذکر کیا تھا انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اسلام کے متعلق جو نکتہ آفرینی کی ہے وہ بہت ہی لطیف ہے۔ فرماتے ہیں:۔

"اگر بالفرض ابراہیم سلام علیہ سوائے کتاب اللہ کے کسی غیر اللہ کی حدیث پر چلتے تو مشرک ہو جاتے اور حال یہ ہے کہ وہ کتاب اللہ کے ساتھ اور کسی کتاب یا قول کو شریک کرنے والے نہ تھے اور یہ بھی تم ان کو کہہ دو کہ ابراہیم کی پیروی ہم اس طرح کرتے ہیں کہ ہم ایمان رکھتے ہیں اللہ پر یعنی قرآن مجید پر جو ہماری طرف نازل کیا گیا ہے۔ اور جو کتب ابراہیم اسمعیل اسحاق یعقوب اور ان کی اولاد کی طرف نازل کی گئی تھیں اور جو موسے عیلٰے سلام علیہما کو دی گئیں اور جو تمام نبیوں کو ان کے رب کے ہاں سے موہوب ہوئیں ہم ان میں سے کسی میں فرق نہیں جانتے اور ان کتابوں میں جو انبیاء کی طرف اللہ کے ہاں سے اتاری گئی ہیں اس لئے کہ ہم خاص اسی ہی کے فرمان بردار ہیں۔ اس آیت کا حاصل مطلب یہ ہے کہ ابراہیم کا طریقہ و ملت صرف یہی تھا کہ آپ خاص ما انزل اللہ یعنی محض کتاب اللہ المجید ہی کی پیروی کرتے تھے اور اگر آپ ایسا نہ کرتے تو بلاریب آپ مشرک ہی ہو جاتے لیکن آپ ہر قسم کے شرک سے پاک و مبرا تھے اور ہم مسلمانوں کو بھی یہی حکم ہے کہ ان کے طریقہ کی پیروی کریں یعنی ما انزل اللہ ہی پر عمل کریں ورنہ ہم بھی مشرک ہو جاویں گے جبکہ ابراہیم سلام علیہ کی نسبت اللہ تعالیٰ فرما چکا ہے کہ اگر وہ کتاب اللہ کے سوا اور کسی کتاب یا قول پر عمل کرتے تو مشرک ہو جاتے پھر اور کسی کا کیا ذکر ہے

کتاب اللہ کے مقابلہ میں انبیاء اور رسولوں کے اقوال و افعال یعنی احادیث قولی و فعلی و تقریری پیش کرنے کا مرض ایک قدیم مرض ہے۔ محمد رسول اللہ سلام علیہ کے مقابل و مخاطب بھی قطعی اور یقینی طور پر اہل حدیث ہی تھے کیونکہ ابراہیم اسمٰعیل اسحاق یعقوب موسے عیلٰے سلیمان وغیرہ وغیرہ رسل انبیاء سلام علیہم کی احادیث قرآن مجید کے مقابلہ میں پیش کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان انبیاء سلام علیہم کی ایسی احادیث سے بحیثیت ظاہری وہاں احادیث کو کفر اور شرک کہا اور رسول اللہ سلام علیہ کو یہ تعلیم دی کہ تم ان کو جواب دو کہ میں ان مشرکانہ اقوال و افعال کا کیوں اتباع کروں مجھے تو یہ حکم ملا ہے کہ اگر میں شرک کروں تو میرے تمام عمل برباد ہو جائینگے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے واتبعوا احسن ما انزل الیکم من ربکم ۔الآیہ ائن لئن اشرکت لیحبطن عملک و لتکونن من الخسرین۔ (پ ۲۴ ع ۳ -۴) پس مطابق آیت ولا یشرک فی حکمہ احدا کے اس جگہ شرک سے خاص کتاب اللہ ہی کے ساتھ شرک کرنا مراد ہے اور اس جگہ اسی شرک کی ممانعت ہے پس کتاب اللہ کے ساتھ شرک کرنے سے یہ مراد ہے کہ جس طرح کتاب اللہ کے احکام کو مانا جاتا ہے اسی طرح کسی اور کتاب یا شخص کے قول یا فعل کو دین اسلام میں مانا جائے۔ خواہ فرضاً جملہ رسل وانبیاء کا قول یا فعل بھی کیوں نہ ہو جس طرح شرک فی العبادت موجب عذاب ہے اسی طرح مطابق ان الحکم الا للہ پ ۷ دپ ۱۲ ع ۳ و ۱۵ اور الا لہ الحکم والامر اور ولا یشرک فی حکمہ احداً کے شرک فی الحکم ہے جس میں آج کل اکثر لوگ مبتلا ہیں۔"

(ترجمۃ القرآن صفحہ ۹۷ و ۹۸)

ناظرین کرام! یہ ہے وہ عشق جو جنون کو پہلے سے تھا جو جنون کے درجے تک پہنچ جانے کے سبب جنگل کی ہرنیوں کو بھی لیلٰے سمجھ کر پوچھتا ہے۔ ؎

باللہ یا ظبیات القاع قلن لنا
الیلای منکمن ام لیلی من البشر

(جنگل کی ہرنیو! قسم کھا کر بتاؤ کہ لیلیٰ تم میں سے ہے یا انسانوں میں سے)

مولوی صاحب کو حدیث اور اہل حدیث سے چونکہ کمال درجہ کا بغض تھا اس لئے ہر قسم کی برائی ان کو انہی میں نظر آتی تھی۔ کیوں ؎

نظروں میں میری تو ایسا سمایا
جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے

امرتسری معاصر نے آیہ کریمہ فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَا اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا کا ترجمہ یوں کیا ہے "سو اگر یہ اس کی مثل کو مانیں جیسے تم نے مانا ہے تو انہوں نے ہدایت پالی۔"

(بیان للناس ص ۴۳)

برہان یہ ترجمہ عربی علم ادب اور قرآنی محاورے کے خلاف ہے۔ ایسے موقع پر مثل کا لفظ تحسین کلام کے لئے ہوتا ہے۔ عرب کا مشہور شاعر امراء القیس کہتا ہے ؎

الی مثلها یرنو الحلیم صبابۃً
اذا ما اسبکرت بین درع و مجول

قرآن مجید میں بھی یہی محاورہ ہے۔ غور سے سنو!

لیس کمثلہ شئ وھو السمیع البصیر

خدا کی مثل جیسا یعنی خدا جیسا کوئی نہیں؛ پس معاصر

لہ مولوی عبداللہ چکڑالوی زندہ ہوتے تو ہم ان سے اس کا ثبوت پوچھتے کیا کوئی ان کا نام لیوا ہے جو اس دعویٰ کا ثبوت دے کہ زمانہ نزول قرآن کے منکر یہود و نصاریٰ اور مشرکین عرب قرآن کی تکذیب میں احادیث انبیاء پیش کیا کرتے تھے ہمیں اس کا ثبوت نہیں ملا۔ ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین (اہلحدیث)

× اس محبوبہ جیسی کی طرف یعنی اس کی طرف۔ دانا سمجھدار آدمی بھی محبت سے جھکتا ہے جب اوڑھنی اور دوپٹہ لیکر سیدھی ہوتی ہے۔ اس شعر میں مثل کا لفظ زائد ہے؛

ahmadimuslim.de

اکمل البیان فی تنقید تقویۃ الایمان

(نمبر ۱۰)

گذشتہ پرچے میں حدیث نقل ہوئی ہے۔ جس میں ذکر ہے کہ خواب میں مجھے زمین کے خزانے دیئے گئے۔ آج اس کی تشریح درج ہے فتح الباری شرح صحیح بخاری میں مرقوم ہے۔

"المراد بخزائن الارض ما فتح علی الامۃ من الغنائم من ذخائر کسریٰ وقیصر وغیرھما ویحتمل معادن الارض التی فیھا الذھب والفضۃ قال غیرہ بل یحمل علی اعم من ذلک انتہیٰ"

یعنی مراد زمین کے خزانوں سے فتوحات غنیمتیں ذخائر کسریٰ اور قیصر روم وغیرہا امت کے لئے حاصل ہونا ہیں اور زمین کی کانیں جس میں سونا چاندی وغیرہ بلکہ اس کے علاوہ دیگر امور ہیں"

اور امام نووی شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں :-

قال العلماء ھذا محمول علی سلطانھا وملکھا وفتح بلادھا واخذ خزائن اموالھا وقد وقع ذلک کلہ و للّٰہ الحمد وھو من المعجزات انتہی

یعنی فرمایا علماء نے خزانوں کا ملنا اس پر محمول ہے کہ ان کی سلطنتیں اور ملک اور فتوحات شہروں کے اور خزانے مالوں کے سب بحمد اللہ تعالیٰ حاصل ہوگئے اور یہ منجملہ آپ کے معجزات کے ہے"

اور شیخ محدث دہلوی اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ جلد ۳ صفحہ ۶۰۸ میں فرماتے ہیں :-

"اشارت کرد بشیوع وبسطت دین وملت وے درعالم" یعنی اس میں اشارہ فرمایا گیا دین ملت محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کی اشاعت کے پھیل جانے کا تمام عالم میں"

علی ہذا حدیث ۵۱۲ صحیح مسلم بروایت حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نقل کردہ مولوی نعیم الدین جس کے اول الفاظ بطور خیانت چالاکی سے چھوڑ دیئے گئے۔ چونکہ انکشاف واقع کے لئے لازم تھا۔ ناظرین منصفین ملاحظہ فرمادیں :-

"عن ثوبان قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان اللّٰہ زوی لی الارض فرایت مشارقھا ومغاربھا وان من امتی سیبلغ ملکھا ما زوی لی منھا واعطیت الکنزین الاحمر والابیض" (مسلم ج ۲ صفحہ ۳۹۰)

"یعنی روایت ہے ثوبان رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ تعالیٰ نے سمیٹی میرے لئے زمین (مثل ہتھیلی کے) پس دیکھا میں نے اس کے مشرقوں اور مغربوں کو اور بے شک میری امت قریب ہے کہ پہنچے ملک اور بادشاہی اس کی جس قدر کہ سمیٹی گئی میرے لئے زمین اور دیئے گئے میرے لئے دو خزانے سرخ اور سفید"

امام نووی رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں

"وھذا الحدیث فیہ معجزات ظاھرۃ وقد وقعت کلھا بحمد اللّٰہ کما اخبر بہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال العلماء المراد بالکنزین الذھب والفضۃ والمراد کنزی کسریٰ وقیصر ملکی العراق والشام فیہ اشارۃ الی ان ملک ھذہ الامۃ۔

یعنی اور اس حدیث میں معجزات ظاہرہ ہیں اور تحقیق بحمد اللہ وہ سب واقع ہوچکے جس طرح نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی خبر دی علماء نے فرمایا مراد دو خزانوں سے سونا اور چاندی ہے جس سے کسریٰ اور قیصر شاہ عراق اور شام کے خزانے مراد ہیں اس میں اشارہ ہے کہ یہ ملک اس امت کا ہوگا"

اور شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ ج ۴ صفحہ ۴۹۶ میں اس حدیث کا ترجمہ مع شرح اسی طرح فرماتے ہیں۔

"بدرستی خدائے تعالیٰ فراہم آورد و دور کشید برائے من زمین را پس دیدم من بلاد مشرق را ومغرب آں را وبدرستے امت من نزدیک ست کہ برسد ملک وے وبادشاہی وے چیزے را کہ فراہم آوردہ شدہ ودر کشیدہ شدہ است برائے من از زمین یعنی ومشرق ومغرب بادشاہ شوند وتصرف کنند وداده شد مرا دو گنج سرخ وسفید مراد بگنج سرخ خزینہ ہائے اکاسرہ کہ خسروان فارس اند کہ غالب برایں زرست وبگنج سفید خزینہائے قیاصرہ کہ بادشاہان روم اند وغالب برایشاں نقرہ است وبعضے گفتہ اند کہ مراد باحمر ملک شام ست از جہت سرخی رنگ ایشاں وبابیض ملک فارس از جہت سفیدی رنگ ایشاں ومعنی اول ظاہر ترست انتہی"

اسی طرح حدیث نمبر ۴ بحوالہ ترمذی منقولہ مشکوٰۃ صفحہ ۵۱۳ جس کو صاحب مشکوٰۃ نے قال الترمذی ھذا حدیث غریب کہا ہے جس کو مولوی نعیم الدین نے چوری وبددیانتی سے اخفا کیا ہے۔ تاہم ترمذی شریف میں لفظ والمفاتیح نہیں ہے۔ معہذا مولانا شیخ دہلوی رحمہ اللہ اشعۃ اللمعات ج ۴ صفحہ ۴۷۶ میں اس کے معنے یوں لکھتے ہیں :-

"بزرگی وادن وکلید ہائے بہشت وابواب رحمت آں روز بدست من است"

یعنی بزرگی دینی اور بہشت کی کنجیاں اور ابواب رحمت کی اس روز میرے ہاتھ میں ہونگی۔

کیونکہ اکرام شفاعت ومقام محمود اور لواء الحمد فتح ابواب جنت وکوثر جملہ اعزازے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نوازا جاویگا اس میں کسی اہل ایمان کو ہرگز جائے مقال نہیں ہوسکتا۔ اور یہی حاصل بقیہ ہر سہ احادیث کا ہے۔ خود جناب مولانا شہید مرحوم تقویۃ الایمان صفحہ ۴۲ میں فرماتے ہیں

"سب انبیاء و اولیا کے سردار پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم تھے اور لوگوں نے انہیں کے بڑے بڑے معجزے دیکھے انہیں سے سب اسرار کی باتیں سیکھیں اور سب بزرگوں کو انہیں کی پیروی سے بزرگی حاصل ہوئی۔" (باقی)

تقویۃ الایمان۔ (جدید اڈیشن) معترضین کے اعتراضات کا دندان شکن جواب بھی ساتھ ہے۔ قیمت ۱۲؍ ملنے کا پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

تعاقب بر فتویٰ نمبر ۱۳۱

مندرجہ اخبار اہلحدیث ۱۰ مئی ۱۹۳۵ء

نوٹ: استفتا صحیح کی مقدار بڑی تھی لہذا یہ مضمون درج کیا گیا۔

مکرمی و محترمی جناب مولنا صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ'۔ آپ نے بجواب استفتا بابت انتفاع اراضی مرہونہ تحریر فرمایا ہے کہ :۔

"آج کل کے بعض علماء کے نزدیک اراضی مرہونہ سے فائدہ اٹھانا جائز ہے ۔ لحدیث الظہر یرکب بنفقتہٖ :

راقم کے خیال میں جواب مجوزہ بالا تفصیل طلب ہے اتنی عبارت سے غلط فہمی کا احتمال ہے جبکہ کسی چیز کے شرعی جواز و عدم جواز کے لئے کتاب و سنت اور تعامل قرون ثلاثہ کے بعد اجماع امت اخذ حجت کے لئے آخری سہارہ ہے تو جس چیز کے عدم جواز میں علماء متقدمین کی کثرت رائے بلکہ اتفاق رائے رہا ہو اس کے جواز کے لئے بعض علماء (وہ بھی آج کل کے) کا قیاس قبول کرنا کہاں تک درست ہے؟ جبکہ بعض علماء نے عدم جواز کے ثبوت میں احادیث بھی نقل فرمائی ہیں (جو آگے درج ہیں) اور حدیث الظہر یرکب الخ پر اس مسئلہ کو قیاس کرنا اکثر علماء نے قیاس مع الفارق قرار دیا ہے۔ کیونکہ حیوان بغیر خدمت کے زندہ نہیں رہ سکتا۔ اور زمین میں یہ بات نہیں ہے اور حدیث مذکور ساتھ رکب ودر کے مخصوص ہے پھر حدیث کے معنوں میں بھی اختلاف ہے۔ بعض یوں بھی معنے کرتے ہیں کہ نفقہ اور منافع دونوں راہن کے ذمہ ہیں۔ پھر جمہور اس (حدیث الظہر یرکب) کے منسوخ ہونے کے قائل ہیں یا تو آیت ربو کے ساتھ یا حدیث لایغلق الرحن الخ کے ساتھ جیسا کہ صاحب اللمعات فرماتے ہیں ۔ والجمہور علی خلافہ وقالوا ھذا الحدیث منسوخ بحدیث لایغلق الرھن الخ۔

نوٹ جمہور کا لفظ بتا رہا ہے کہ بعض دوسری طرف بھی ہیں پس مسئلہ اختلافی ہوا اختلافی کی صورت میں اجماع نہ رہا۔ (اہلحدیث)

نیز مسک الختام شرح بلوغ المرام مصنفہ نواب صدیق حسن صاحب میں ہے کہ

وگفتہ اند کہ ایں حدیث منسوخ است بحدیث لا یغلق الرحن الخ وگوئنہ کہ حدیث خلاف قیاس است بدو وجہ اول رکوب و شرب برائے غیر مالک آں بغیر اذن وے۔ دوم تضمین او بنفقہ نہ بقیمت ....

نیز فرماتے ہیں

ابن عبدالبر گفتہ ...... دالست بر نسخ او (حدیث الظہر مرکب الخ) حدیث ابن عمر لا تحلب ماشیۃ امرءٍ بغیر اذنہٖ اخرجہ البخاری فی ابواب المظالم

آخر درجہ جن علماء نے حدیث مذکور کے ظاہر معنے لئے ہیں انہوں نے بھی ساتھ ہی یہ قید لگائی ہے کہ جس قیمت کا چارہ مویشی کو ڈالا جاوے اسی قدر اس سے حاصل کیا جاوے۔ زیادہ ہرگز نہیں ورنہ کل قرض جر نفعاً فھو ربا کے ماتحت سود ہو جاویگا اور حرمت سود معلوم۔ چنانچہ مسک الختام میں ہے کہ

حدیث ابوہریرہ رض الظہر یرکب بنفقتہٖ اذا کان مرھونا۔ ولبن الدر یشرب بنفقتہٖ اذا کان مرھوناً میں تین مذہب ہیں اول مذہب احمد و اسحٰق و حسن و لیث وغیرہم موافق ظاہر حدیث است ۔ وگویند کہ حصول آں برکوب و در است پس منفع شود باں بقدر قیمت نفقہ۔

نیز مولانا مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی مرحوم جواب استفتا میں جامع بخاری، جامع حماد وغیرہ سے نقل فرماتے ہیں :۔

وفی البخاری عن ابراھیم النخعی ترکب الضالۃ بقدر علفھا و تحلب بقدر علفھا والرھن مثلہ۔ قال الحافظ فی الفتح ورواہ حماد بن مسلمہ فی جامعہٖ باوضح من ھذا و لفظہ اذا ارتھن شاۃ شرب المرتھن من لبنھا بقدر علفھا فان استفضل من اللبن بعد ثمن العلف فھو ربا

اور یہ (انتفاع از مویشی مرہونہ بقدر قیمت چارہ) بھی غالباً اس صورت میں ہے کہ راہن مویشی مرہونہ کو چارہ خوراک دینے سے انکار کر جاوے جیسا کہ مسک الختام میں ہے۔

کہ چوں راہن از انفاق بر مرہون باز ماند مرتہن را مباح است کہ انفاق کند بر حیوان برائے حفظ حیات وے و در مقابلہ ایں نفقہ انتفاع برکوب و شرب لبن حاصل کند۔ مگر بایں شرط کہ قدر با قیمت وے زیادہ بر قدر علف نباشد۔ و در شرح ہمیں قول را قوی گردانیدہ۔ و صاحب حجۃ اللہ البالغہ نیز ہمیں صورت رفتہ و ایں تقریر را وجہ جمع میاں ھر دو حدیث گفتہ۔

تو عرض ہے کہ جب انتفاع از مویشی مرہونہ بدلائل مندرجہ ہی ثابت نہیں (کیونکہ چارہ کے مقابلہ میں کچھ حاصل کرنا حقیقت میں انتفاع نہیں) تو انتفاع از اراضی مرہونہ کے لئے حدیث ابوہریرہ الظہر یرکب الخ سے استدلال کیسے ہو سکتا ہے۔ اخیر میں دو حدیثیں عدم جواز انتفاع اراضی مرہونہ میں جواب استفتا از مولانا مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی مرحوم و مغفور سے نقل کر کے ختم کرتا ہوں۔ فرماتے ہیں :۔

(۵۸۱) وقد ظفرت وللہ الحمد فی ھذہ المسئلۃ بحدیثین کل واحد منھما فصل الخطاب والقول الفیصل فی الباب۔ احدھما عن سمرۃ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال من رھن ارضاً بدین علیہ فانہ یقضی من ثمرتھا ما فضل بعد نفقتھا یقضی ذالک من دینہٖ ذلک الذی علیہ بعد ان یحسب لصاحبھا ھی عندہ عملہ و نفقتہ بالعدل اخرجہ عبدالرزاق۔ وثانیھما ما اخرجہ من طاؤس قال فی کتاب معاذ بن جبل من ارتھن فھو یحسب ثمرتھا لصاحب الرھن من عام حج النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

ماحصل اس کا یہ ہے کہ :۔

"مجھے خدا کے فضل سے اس کے علاوہ خاص اس مسئلہ میں دو حدیثیں مل گئی ہیں۔ جو اس باب میں نص قاطع ہیں۔ حدیث اول سمرہ سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی قرض کے بدلے

(بقیہ صفحہ ۱۶ پر)

متفرقات

اپنی صحت کی بابت سابقہ پرچہ میں تحریر کر چکا ہوں الحمد للہ کہ اب کھانسی وغیرہ کو نسبتاً افاقہ ہے۔ درد گھٹنہ ہنوز باقی ہے۔ احباب کرام دعائے خیر سے یاد فرماتے رہیں۔

عزیز عطاء اللہ کی حالت رو بصحت ہے گو آج ۱۹ مئی تک بخار پورے طور پر نہیں اترا۔ ہاں درد نقرس بالکل رفع ہوئی ہے۔ اس کے معالج نے صبح کو ہوا خوری کی اجازت دیدی ہے۔ امید ہے انشاء اللہ آئندہ ہفتہ تک پوری صحت ہو جائے گی۔ انہی ایام میں اس کے گھر میں ایک نفس جدیدہ (دختر) پیدا ہوئی ہے۔ خدا بابرکت کرے۔ (ابو الوفاء)

رسید مضامین آمدہ محمد علی صاحب۔ مولوی عبد اللہ صاحب ثانی۔ ابو علی محمد نقی صاحب خانصاحب جناب شجاع الدین خان صاحب۔ مولوی عبد الخالق صاحب۔ مولوی ابو سعید محمد شریف صاحب۔

مضامین غیر مقبولہ سیپامنامہ۔ مناجات۔ جزاء سیئۃ سیئۃ۔ اسلامی درد۔

انجمن اہل حدیث ملتان کا سالانہ اجلاس ۱۱-۱۲ مئی کو ہونا تھا۔ مگر شہر میں شورش کی وجہ سے ملتوی کر دیا گیا۔ چنانچہ اب ۲۴-۲۵ مئی کو ہوگا۔

مبلغات پہنچا دیئے گئے ۲۳-اپریل ۳۵ء کو مبلغ ۸ روپیہ جناب محمد محی الدین صاحب جنیدی خریدار اخبار اہلحدیث ع۹۴۸۶ کی طرف سے بدیں غرض موصول ہوئے تھے کہ مستری دین محمد صاحب ساکن چٹی ضلع لاہور خریدار اخبار اہلحدیث ع۸۶۳۹ کو پہنچا دیئے جائیں۔ چنانچہ ۱۷/۵/۳۵ کو مبلغات مذکورہ متوخر الذکر دفتر میں آکر لے گئے۔ (منیجر اہلحدیث)

پندرہ روزہ اسلام انگریزی زبان میں انجمن خدام الدین دروازہ شیرانوالہ لاہور کے زیر اہتمام یکم جون سے شائع ہونا شروع ہوگا جس کی سالانہ قیمت دو روپیہ اور بیرونی ممالک سے چار شلنگ ہوگی۔ نمونہ کا پرچہ مفت۔

پتہ۔ منیجر اخبار اسلام۔ شیرانوالہ دروازہ لاہور

سید الاستغفار انجمن موصوف کی طرف سے ایک چو ورقہ ٹریکٹ پاکٹ سائز پر خوشنما آرٹ پیپر پر رنگین طبع کرایا گیا ہے۔ تین پیسہ کا ٹکٹ بھیجکر ناظم انجمن مذکور سے طلب کریں۔

صرف ایک ہفتہ باقی رہ گیا

تصنیفات حضرت مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب مدظلہ (سوائے تفاسیر اردو وعربی) پر یکم مئی ۳۵ء سے دو آنہ فی روپیہ رعایت کی گئی ہے۔ جو ۳۱ مئی تک جاری رہے گی۔ ناظرین کرام اس موقع سے جلد فائدہ حاصل کریں۔ کیونکہ رعایت کی میعاد ختم ہونے میں صرف ایک ہفتہ باقی رہ گیا ہے۔

المشتہر منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر

شائقین تفسیر ثنائی اردو کو خوشخبری
جلد ششم بھی طبع ہو گئی

الحمد للہ کہ تفسیر مذکور جو عرصہ سے ختم تھی اور ناظرین کو اس کا عرصہ سے انتظار رہتا تھا اس کی طباعت ختم ہو چکی ہے۔ اب صرف سلائی وغیرہ کا کام باقی رہ گیا ہے۔ ناظرین یہ خوشخبری ملاحظہ فرما رہے ہونگے اس وقت غالباً کئی احباب کے پاس یہ تفسیر پہنچ چکی ہوگی۔ قیمت فی جلد دو روپیہ (عہ)

نوٹ: اب تفسیر مذکور مکمل موجود ہے جسکی قیمت مبلغ عہ۱۲ روپیہ ہے۔ پوراسٹ منگانے والے حضرات قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجدیا کریں فوراً کو تفسیر بذریعہ ریلوے پارسل ارسال کر دی جائے گی۔ وزن تقریباً سوا چار سیر ہوگا۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

دی ریفارم آف مسلم سوسائٹی شاہزادہ سعید حلیم پاشا کا انگریزی زبان میں زبردست لیکچر ہے جس میں موصوف نے مسلمانوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ سوشل اور تمدنی مسائل میں اسلام ہی کے مقرر کردہ اصولوں پر کاربند رہیں۔ انگریزی خوان اصحاب کے لئے انجمن مذکور نے مفت شائع کیا ہے۔ صرف پانچ پیسہ کا ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔

رسالہ صوفی ایک سال کیلئے مفت حاصل کرنے کے لئے باوضو کسی پاک جگہ میں یا مسجد میں پچیس ہزار دفعہ درود شریف اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک وسلم پڑھ کر مسلمانوں کی اتحاد، ترقی، اصلاح اور اتفاق اور مسلمان بادشاہوں کی فتح کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کر کے ہمیں اطلاع دیں گے۔ تو رسالہ صوفی ایک سال کے لئے آپ کے نام جاری کر دینگے۔

منیجر رسالہ صوفی پنڈی بہاؤ الدین ضلع گجرات

(بقیہ از صفحہ ۱۳) اپنی زمین کو کسی کے پاس رہن رکھے تو زمین کی پیداوار میں سے بعد وضع خرچ اخراجات کے جو باقی بچے وہ قرض میں محسوب کیا جاوے اور مزدوری وخرچ جو ہوا ہو اسکو بھی انصاف کے ساتھ لگا لیوے۔ روایت کیا اس حدیث کو عبد الرزاق[1] نے۔

حدیث دوم طاؤس کہتے ہیں کہ معاذ صحابی (جنکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ملک یمن پر قاضی اور حاکم مقرر کیا تھا۔ ان) کی کتاب میں لکھا ہوا تھا کہ جو کوئی کسی کی زمین گروی رکھے تو اسکی پیداوار قرض میں محسوب کرے۔ اور یہ حضرت صلعم نے اسوقت کہا تھا جب آپ نے حج کیا یعنی آخر عمر میں۔ روایت کیا اس حدیث کو عبد الرزاق نے۔ پس احادیث مذکورہ کے مقابلہ میں کسی کے قول وقیاس کی کیا وقعت ہو سکتی ہے۔

(رحیم بخش چوب فروش کلاس والہ ضلع سیالکوٹ)

اہلحدیث امت کو امت کے اقوال سے تنگ کرنا صحیح نہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ جس مسئلہ میں سلف امت میں اختلاف ہو تاوقتیکہ نص صحیح صریح فیصلہ نہ کرے۔ اس میں سے کوئی جانب اختیار کر لے مضائقہ نہیں۔

---

[1] کیا عبد الرزاق کی کتاب ہندوستان میں ہے؟ کسی نے

(۵۸۳)

ملکی مطلع

اہل شہر کی تکلیف

قابل توجہ صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس امرتسر

آج کل گراموفون بجانے کی جو کثرت ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ رات کے ایک دو بجے تک بلند مکانوں سے آوازیں آتی رہتی ہیں۔ جس سے نیند میں سخت خلل پڑتا ہے۔ مزدور پیشہ اور ملازمت پیشہ جن کو دن بھر کام کرنا پڑتا ہے وہ سخت تکلیف میں ہوتے ہیں۔ علاوہ اس کے بعض ریکارڈ ان کے فحش بھی ہوتے ہیں۔ جو شریف لوگوں کی بہو بیٹیوں پر برا اثر ڈالتے ہیں۔ ذمہ دار افسروں کا فرض ہے کہ اہل شہر کی تکلیف دور کریں۔ اسی لئے ہم نے اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۰ مئی سنہ رواں میں صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کو توجہ دلائی تھی۔ آج صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس کو توجہ دلاتے ہیں کہ اہل شہر کی تکلیف پر توجہ کرکے گراموفون بجانے والوں کو حکم دیں کہ اپنے مکانوں کی اوپر کی منزل میں نہ بجایا کریں۔ بلکہ نچلی منزل میں بجاکر لطف اندوز ہوجایا کریں۔ اس سے ان کی تفریح میں بھی کمی نہ آئے گی اور اہل شہر کو بھی آرام رہے گا۔

نوٹ: ہم اپنے علاقہ کے تھانہ دار (احمدیار خان صاحب) کے شکرگذار ہیں کہ آپ نے اہل علاقہ کی تکلیف کی شکایت پر توجہ کرکے معقول انتظام کردیا۔

سر ظفر علی سابق جسٹس ہائیکورٹ پنجاب

خلیفہ قادیان کی تائید میں

آج کل اخبارات میں سر موصوف کی تحریروں کا بہت ذکر اذکار ہے۔ کیونکہ انہوں نے آواز اٹھائی ہے کہ حکومت جماعت مرزائیہ کو مسلمانوں سے الگ اقلیت بنادے۔ اس سے فریقین کو امن رہے گا۔ قادیانی اخبار اور قادیانی خلیفہ اس سے پیچ پا ہو رہے ہیں۔ غیظ و غضب میں کچھ بے معنے باتیں بھی کہہ جاتے ہیں۔ ہم نے اس موضوع پر کئی دنوں تک غور کیا تو ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ قادیانی جماعت اور خلیفہ قادیان کو سر ظفر علی صاحب کا مشکور ہونا چاہئے۔ آج ہم اس معمے کو حل کرتے ہیں۔ جس سے دونوں فریقوں میں مفاہمت ہوکر غلط فہمی دور ہوجائے گی۔ اس کے بعد دونوں فریق مل کر ہمارے شکرگذار ہونگے۔ انشاء اللہ!

سنہ ۱۹۲۴ء میں خلیفہ قادیان نے سفر انگلستان کا تہیہ کیا۔ تو انجمن احمدیہ قادیان سے دس ہزار روپیہ منظور کرایا۔ پٹیالہ سے درزی بلائے گئے۔ جنہوں نے تمام پارٹی کی وردی ایک ہی شان کی تیار کی۔ بڑی شان کے ساتھ یہ کہہ کر سفر یورپ کو روانہ ہوئے کہ وہاں اسلام کی اشاعت کے ذرائع پر غور کریں گے۔ وہاں پہنچ کر ایسی بیدردی سے روپیہ اڑایا کہ بجائے دس ہزار کے اسی ہزار خرچ ہوا۔ اس سفر میں کام کیا کیا؟ وزیر ہند سے ملے اپنی وفاداری جتاکر درخواست کی کہ

کونسلوں اور اسمبلی میں ہماری نمائندگی الگ کر دی جائے۔

وزیر ہند نے خدمات کا اعتراف کیا مگر نمائندگی علیحدہ کرنے میں اپنی مشکلات پیش کرکے انکار کر دیا۔ ہم نے اس واقعہ کو معتبر ذریعہ سے اطلاع پاکر اسی زمانہ میں اہلحدیث میں شائع کر دیا تھا اور یہی لکھ دیا تھا اور اب بھی لکھتے ہیں کہ خلیفہ صاحب قادیان اگر انکار کریں تو حلف موکد بعذاب اٹھائیں جو وہ دوسرے منکروں سے طلب کیا کرتے ہیں۔

اس واقعہ سے ثابت ہے کہ علیحدہ نمائندگی اہل قادیان کا عین مدعا ہے۔ یہ تو واضح بات ہے کہ نمائندگی میں امتیاز جماعتی امتیاز پر موقوف ہے۔ پس آج جو سر ظفر علی نے مرزائی جماعت کو علیحدہ کرنے کی تحریک کی ہے یہ دراصل قادیانی تحریک کی تائید ہے۔ اس لئے قادیانی جماعت کو سر موصوف کا شکرگذار ہونا چاہئے۔ اور دونوں کو ہمارا شکریہ بھی ادا کرنا چاہئے۔ کیونکہ ہم نے پرانا ریکارڈ پیش کرکے ان دونوں میں مصالحت یا کم سے کم مفاہمت کرادی۔

قادیانی ممبرو! ؏

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤ گے نہیں
گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لے کر

مالیرکوٹلہ میں ہندو مسلم جنگ اور جنگ کے بعد صلح

ریاست مالیرکوٹلہ پنجاب میں ایک اسلامی ریاست ہے۔ گذشتہ ہفتے اس میں ہندو مسلم فساد ہوا۔ جس سے فریقین کو تکلیف ہوئی۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس قسم کے واقعات میں کسی فریق کا فائدہ نہیں ہوتا۔ (۵۸۳) پھر بھی فسادات ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ لڑائی کرانے والے بڑے ہوشیار ہیں ان ہی کو لڑائی میں فائدہ ہوتا ہے۔ چونکہ روزانہ اخباروں میں فریقین کے بیانات چھپ چکے ہیں۔ جن میں صداقت کے ساتھ مبالغہ بھی ہونا ضروری ہے۔ اس لئے مقام شکر ہے کہ فریقین نے اپنی غلطی کی تلافی کر دی ہے۔ ؏

عجب مزا اس ملاپ میں ہے جو صلح ہوجائے جنگ ہوکر

جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام شہر انبالہ

چونکہ مولوی سر رحیم بخش صاحب بالقابہ صدر جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام بقضائے الٰہی فوت ہوگئے ہیں۔ اس لئے جماعت منتظمہ کا ایک جلسہ بتاریخ ۲ جون سنہ ۳۵ء بوقت ۵ بجے شام بمقام انبالہ شہر بر مکان مہتمم عمومی منعقد ہوگا۔ جملہ ارکان جماعت منتظمہ کی

ahmadimuslim.de

خدمت میں درخواست ہے کہ از راہ کرم شریک جلسہ ہوں۔ ایجنڈا حسب ذیل ہے:-

(۱) دعائے مغفرت برائے صدر صاحب مرحوم و قرار داد تعزیت۔

(۲) انتخاب صدر جمعیۃ بجائے صدر صاحب مرحوم

(۳) جمعیۃ کی دیرینہ اور مسلسل مالی کمزوری۔ آمد و خرچ کے لحاظ سے ضرورت تخفیف مصارف اور چارہ کار کے بارے میں فیصلہ۔

(۴) دیگر امور جو بہ اجازت صدر جلسہ پیش ہوں

(سید غلام بھیک نیرنگ معتمد عمومی جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام) ※

گوشوارہ آمد و خرچ

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس

بابت ماہ محرم ۱۳۵۴ھ

چندہ ماہوار دہلی شہر معرفت اہلحدیث عـــہ

سیٹھ محمد داؤد صاحب پاراسورا بیہ جادا　یکصد روپیہ

عبد المالک صاحب طیب پور ضلع گونڈہ　ے

بتوسط بابو عبد العظیم صاحب پشاوری سفید پھری ـــعہ

ایس میاں محمد حسین صاحب گلزار بلاغ پٹنہ　ـہ

بذریعہ مولوی عبد اللہ صاحب واعظ دہلوی　ـعہ

" مولوی شمس الدین صاحب واعظ کشمیری　ـعہ

" مولوی عبد الرزاق صاحب واعظ مظفر گڈھی　۸ر

" مولوی رشید احمد صاحب واعظ گوڑگانوی　ے

" مولوی عبد المجید صاحب واعظ باکھر آبادی مالدہی　-　-　-　-　-　ـہ

" مولوی نصیر الدین صاحب واعظ بھرتپوری　×

" مولوی عبد الجبید صاحب واعظ گوڑگانوی　×

" بابو غفور علی صاحب لدھیانہ　-　-　-　ع

" مولوی بہرام صاحب آفریدی واعظ پشاوری　ـے

میزان کل آمد ماہ حال　۲۰۰-۱۴-۰

خرچ بہ تفصیل ذیل

مدارس متعلقہ کانفرنس اہل حدیث دہلی

بنام مولوی عبد السمیع صاحب مبارکپوری اعظم گڈھی ـعہ

۱۔ بنام مدرسہ اہل حدیث ہالہ سندھ حیدر آباد عـہ

۲ " " اہلحدیث باڑی دہولپور اسٹیٹ ـعہ

۳ " مدرسہ " قطب صوبہ دہلی　ـعہ

۴ " مدرسہ " تکھور کریس تبت خورد علاقہ کشمیر ـعہ

۵ " مدرسہ " غواری تبت علاقہ کشمیر　عـہ

۶ " مدرسہ " بلغار علاقہ کشمیر　عـہ

۷ " مدرسہ " کپور تھلہ اسٹیٹ　عـہ

۸ " مدرسہ " شکر گوابار　عـہ

۹ " مدرسہ " بیگوڈ علاقہ اودے پور　عـہ

۱۰ " مدرسہ " گلالتہ ضلع گوڑگانوہ　عـہ

۱۱ " مدرسہ " ربہوہ　"　عـہ

۱۲ " مدرسہ " شکراوہ　"　ـے

۱۳ " مدرسہ " آگرہ لوہا منڈی　ـعہ

۱۴ " مدرسہ " لالپور کلاں ضلع مراد آباد یوپی ـعہ

۱۵ " مدرسہ " لاڈمکا علاقہ بھرتپور اسٹیٹ ـعہ

۱۶ " مدرسہ " اوڈکی علاقہ بھرت پور　ـعہ

۱۷ " مدرسہ " دیواکری ریاست الور　ـعہ

۱۸ " مدرسہ " پڑہ پائیں علاقہ کشمیر کرگل ـعہ

۱۹ " مدرسہ " سکسہ علاقہ کشمیر ضلع لداخ ـعہ

۲۰ " مدرسہ " منڈولہ پہار گنج دہلی　ـے

۲۱ " مدرسہ " گہاشیرا ضلع گوڑگانوہ　ـہ

۲۲ " مدرسہ " بہنانا　"　ـہ

۲۳ " مدرسہ " سبسولہ کلاں ضلع میرٹھ　ـہ

۲۴ " مدرسہ " سید پور　"　ـہ

۲۵ " مدرسہ " جیوڑی　"　ـہ

۲۶ " مدرسہ " رتن پور ضلع مراد آباد　ـہ

۲۷ " مدرسہ " پرنواتران پور پرتاب گڈھ　ـہ

۲۸ " مدرسہ " بہٹ پورہ گورکھ پور　-　-　ـہ

۲۹ " مدرسہ " ناگ پور سرکل عک　-　-　ـہ

۳۰ " مدرسہ " شمس پورہ ضلع ایٹہ　-　-　-　ـہ

۳۱ " مدرسہ " بڑہ باڑی　-　-　-　ـہ

۳۲ " مدرسہ " دوی تنشی　-　-　-　ـہ

۳۳ " مدرسہ " کوٹلی لوہاراں مغربی سیالکوٹ　ـہ

۳۴ " مدرسہ " ویرپسرا مظفر گڈھ　ـہ

۳۵ بنام مدرسہ وڈور ضلع ڈیرہ غازی خان　ـہ

۳۶ " مدرسہ کوسی ضلع گیا　-　-　-　-　ے

۳۷ " پیش امام مسجد اہلحدیث کوچہ قابل عطار دہلی　ـے

میزان　-　-　-　-　۳۰۲-۸-۰

نام واعظین	تعداد تنخواہ	سفر خرچ	میزان کل خرچ
مولوی عبد اللہ صاحب	ـعہ	ـے	ـعہ
مولوی شمس الدین صاحب	ـعہ	ـے	ـعہ
مولوی عبد الرزاق "	ـعہ	ـے ۵ر	ـعہ ۵ر
مولوی رشید احمد صاحب	عـہ	۱ر	ـعہ ۱ر
مولوی عبد المجید صاحب	عـہ	۳ر	عـہ ۳ر
مولوی نصیر الدین "	عـہ	ع ۵ر	ـعہ ۵ر
مولوی عبد المجید مالدہی	ـے	۸ر	عـہ ۸ر
مولوی بہرام صاحب پشاوری	×	ـہ	ـہ

میزان　ـعہ ۶ر　۱۱۷-۶-۶ روپے

خرچ دفتر اہل حدیث کانفرنس دہلی

بنام محرر دفتر ـے۔ کرایہ دفتر ـعہ۔ ٹکٹ برائے روانگی ڈاک عہ۔ خاکروب ۳ر

میزان کل خرچ　ـعہ ۱ر　۴۶۳-۱-۶

کمی　ـے ۳ر　۲۶۲-۳-۶

حمید اللہ فنانشل سکرٹری اہلحدیث کانفرنس

گورنمنٹ میٹل ورکس انسٹی ٹیوٹ انبالہ شہر

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

مذکورۃ الصدر ادارہ میں دھات کے کام یعنی مشینوں کی درستی، خراد، فٹنگ، قالب سازی اور لوہے کو ڈھالنے کا کام، نیز برقی یا مشینکل طاقت سے چلنے والی مشینوں کا استعمال جدید طریقوں کے مطابق سکھایا جاتا ہے۔ موٹر کاروں کی درستی و مرمت بھی عنقریب نصاب تعلیم میں شامل کی جائے گی۔ نیز میکینیکل ڈرائنگ اور ٹیکنیکل اصول نصاب کا جزو داخلی ہیں۔ نصاب کی میعاد چار سال ہے اور داخلہ کے لئے کم از کم تعلیمی قابلیت ورنیکولر فائنل کا امتحان ہے۔ میٹریکولیشن پاس امیدواروں کو ترجیح دی جاتی ہے۔ انسٹی ٹیوٹ مذکور میں داخلہ کی درخواستیں ۳۱ مئی ۱۹۳۵ء تک ہیڈ ماسٹر صاحب کی خدمت میں پہنچ جانی

اطلاع } ہماری مشہور ہر دلعزیز خوش ذائقہ اعجاز اکسیر ہاضمہ کا استعمال کرنا اور ہر وقت ہر گھر میں رکھنا ضروری ہے کیونکہ یہ تمام شکائتوں کو دور کر کے معدہ کو مقوی کرتا ہے اور بدن میں خون صالح پیدا کر کے تندرستی بڑھاتا ہے۔ اور دائمی قبض، بدہضمی، درد شکم اور نفخ ہوجانا، کمی اشتہا یعنی بھوک نہ لگنا۔ کھٹے ڈکار آنا۔ منہ سے بدمزہ پانی آنا۔ ضعف معدہ، وبائی امراض ہیضہ، اسہال پیچش وغیرہ اور دیگر امراض میں مثل تریاق کے حکمی تاثیر رکھتا ہے۔ بھوک بڑھاتا ہے سخت سے سخت غذا فوراً ہضم کرتا ہے۔ چہرہ پر رونق، رعب، وجاہت پیدا کرتا ہے کھانا کھانے کے بعد استعمال کرنے سے کھانا فوراً ہضم ہو کر طبیعت ہلکی پھلکی اور دل خوش ہوجاتا ہے اس سے معمولی غذا بھی مقویات کا کام دیتی ہے۔ فساد خون کو زائل کر کے رنگ بدن صاف شفاف رکھتا ہے۔ پژمردہ طبیعت کو خورسند کرتا ہے۔ اور وہم و فکر دور کرتا ہے۔ اس سے وقت پر جادو کا اثر ہوتا ہے دل۔ دماغ۔ جگر وغیرہ اعضاء رئیسہ کو طاقت پہنچتی ہے۔ قیمت فی ڈبہ عہ۔ محصول ۵ر

اکسیر موتی دانت۔ دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ اور دانت سفید موتیوں کی طرح چمکیلے ہوجاتے ہیں۔ قیمت صرف ۸ر۔ محصول ۵ر

اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ کوچہ بٹھاں عشہ امرتسر

سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب) کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بےنظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ

مینجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست مفت ارسال کی جاتی ہے

تمام دنیا میں بے مثل

سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ۔ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوۃ مترجم و محشی

اردو کا ہدیہ سات روپیہ

ان دو نو بینظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

عبدالغفور غزنوی مالک کارخانہ

انوار الاسلام امرتسر

ہتھیلی میں چاند رجسٹرڈ۔ ایک فرانسیسی ڈاکٹر کی ایجاد ہے جو مثل عرق کے ہے۔ اس کے دو قطرے بالائی یا شہد میں ملا کر کھانے سے بےحد طاقت پیدا ہوتی ہے۔ سست اور کمزور قوی بن جاتا ہے۔ اس کا ایک قطرہ دس قطرے خون کے پیدا کر کے آدمی کو مثل فولاد کے کر دیتا ہے۔ ضعف دماغ۔ باہ۔ مثانہ۔ جریان۔ رقت منی۔ بدخوابی۔ بدہضمی۔ عورتوں کے جملہ عوارض سوکھنا۔ زردی۔ لاولدی وغیرہ کو دفع کرنے میں اکسیر ہے۔ تعریف فضول ہے۔ آزمائش شرط ہے۔ قیمت ایک شیشی عہ۔ تین شیشی کے خریدار کو ایک شیشی مفت۔ محصول ڈاک ۸ر

پتہ۔ محمد شفیق اینڈ کو آگرہ

مسیحائی گوہر طب۔ اس کتاب میں نہایت زود اثر نسخہ جات ہیں۔ قیمت صرف ۱۲ر

ملنے کا پتہ:۔ مینجر اہلحدیث امرتسر

مومیائی

مصدقہ علماء اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث" علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل ودق۔ دمہ۔ کھانسی۔ سیزش۔ کمزوری سینہ کو دفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے۔ ..... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھالینے سے درد موقوف ہوجاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۱۲ر آدھ پاؤ ۳ روپے۔ پاؤ بھر ۵ روپے مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔

تازہ ترین شہادات

جناب حافظ محمد عبدالشکور صاحب اٹاوہ لکھتے ہیں: آپ سے تین مرتبہ مومیائی منگائی تینوں مرتبہ مفید پائی۔ مہربانی فرما کر ایک چھٹانک اور بھیج دیں۔ واقعی اچھی چیز ہے۔ (۲۳۔ اپریل ۱۹۳۵ء)

جناب حکیم محمد بشیر الدین صاحب پٹنہ لکھتے ہیں: کئی سال سے آپ کی مومیائی کا خریدار ہوں بفضلہ بہت موثر اور مفید پاتا رہا۔ اس وقت ایک چھٹانک روانہ فرما کر مشکور کریں۔ (۲۳۔ اپریل ۱۹۳۵ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ:۔

حکیم محمد سردار خاں پروپرائٹر

دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

ہندوستانی ہیرے کا سرمہ

سیاہ و سفید۔ رجسٹرڈ ۱۷۵۷

یہ آنکھوں کی اکسیر و بےنظیر دوا ہے۔ سینکڑوں روپیہ کی دوائیں اچھے سے اچھے علاج جن بیماریوں میں فائدہ نہ دیتے تھے۔ اس سرمہ سے فائدہ ہوا۔ آنکھوں سے پانی بہنا۔ نگاہ کی کمزوری، روہے، ککرے، انکھ جھنی، پرانی لالی، جالا، پھلی، پھڑا، ناخونہ، ایسے سخت امراض میں چند دن لگانے سے آنکھیں بھلی چنگی معلوم ہوتی ہیں۔ دماغی محنت کرنے والوں کی گرمی جلن دور کرکے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا نگہبان ہے۔ نمونہ ۱ر کا ٹکٹ بھیج کر منگوا لو اور آزما لو۔ قیمت فی تولہ عہ۔ مع خوبصورت سرمہ دانی وسلائی کے عہ تولہ۔ سرمہ سفید قسم اعلےٰ اچھے موتیوں و بیش قیمت ادویات سے مرکب نہایت سریع الاثر قیمت دس روپیہ تولہ۔ (منگوانے کا پتہ)

منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

نوٹ:۔ مسافران ریل کی سہولیت کو اسٹیشن ہردوئی پر بھی یہ سرمہ فروخت ہوتا ہے۔

قادیان میں زلزلہ برپا کر دینے والی لاجواب کتاب

حالات مرزا

یعنی

مرزائی مذہب کی اصلیت

اپنے مضمون میں بالکل انوکھی، قادیانی تحریک کیلئے شمشیر براں ہے۔ قیمت صرف ۵ر ہے۔ بیرونجات سے منگوانے والے حضرات ۶ر کے ٹکٹ بھیجکر منگوا سکتے ہیں۔

پتہ:۔ محمد اسحاق امرتسری کتبخانہ حقانی امرتسر

کتاب الروح

علامہ عبد الہادی مصری کا اردو ترجمہ۔ جس میں روح انسانی کے متعلق نہایت محققانہ اور فلسفیانہ بحث کی گئی ہے۔ قیمت صرف ۱۲ر

ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

اکسیر عثمانی

یہ آنکھوں سے پانی بہنا، نگاہ کی کمزوری، پلکوں کا اڑنا، روہے، پرانی لالی، جالا، پھولی، ناخونہ وغیرہ وغیرہ سخت مہلک امراض چشم کے دفع کرنے میں بفضلہ اکسیر کا کام کرتا ہے گرمی و جلن دور کرکے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا محافظ ہے۔ نمونہ ۲ر۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ (عہ) مع محصول ڈاک۔

پتہ:۔ ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ

تحفۃ الاحوذی

شرح جامع ترمذی (مع متن)

مصنفہ حضرت العلامۃ مولانا عبد الرحمن صاحب مبارک پوری

اس شرح میں ترمذی کے متعلق تمام ضروری اور مفید امور مفصل درج کئے گئے ہیں۔ مثلاً ہر ایک راوی کا ترجمہ۔ ہر حدیث کی تحقیق صحۃً وضعفاً۔ تساہلات امام ترمذی پر تنبیہ اور اس کا بیان۔ ہر اشکال کا حل خواہ اسنادی ہو یا متنی۔ وفی الباب کے تحت میں ہر حدیث مشارٌ الیہ کی تخریج۔ ہر حدیث کی تحقیق اور وضاحت کے ساتھ تشریح۔ بیان علل حدیث میں ترمذی کے کلام کی توضیح بیان مذاہب میں ہر مذہب کے دلائل کا بیان اور مذہب راجح کی تائید و نصرت، وغیرہ تمام مفید اور ضروری باتیں بسط کے ساتھ لکھی گئی ہیں۔ ہر ایک اہل علم و طالب علم کے پاس اس کا موجود رہنا ضروری ہے۔

اب تک اس کتاب کی تین ضخیم جلدیں طبع ہو کر شائع ہو چکی ہیں۔ اور جلد رابع زیر طبع ہے۔ قیمت جلد اول و ثانی فی نسخہ للعہ۔ جلد ثالث للعہ۔ علاوہ محصول وغیرہ

نوٹ۔ تینوں جلدوں کے خریدار سے صرف بارہ روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔ (ملنے کا پتہ)

حکیم عبد السمیع ناظم دواخانہ مفید عام ڈاکخانہ مبارک پور۔ صوفی پورہ ضلع اعظم گڈھ

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست مفت مل سکتی ہے

مغلّظات مرزا

مرزا غلام احمد قادیانی کی بے شمار گالیوں کا ایک ایسا آئینہ ہے جس میں انکی اخلاقی تصویر اسطرح عریاں نظر آتی ہے کہ بےحیائی وبےغیرتی بھی شرمندہ ہوجاتی ہے آخر میں ان گالیوں کو بلحاظ حروف تہجی ردیف وار لکھ کر "اخلاق مرزا" کو برہنہ کیا گیا ہے کتابت وطباعت دیدہ زیب صفحات ۴۲ تقطیع ۲۰×۳۰ قیمت فی نسخہ ۵ر نفس اشاعت کیلئے اٹھارہ روپیہ سیکڑہ ایک کتاب کیلئے ۶ر کے ٹکٹ بھیجئے

ملنے کا پتہ (مولوی) نور محمد مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الہامات مرزا

مصنفہ مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب مدظلہ

اس کتاب میں مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں پر مفصل بحث کرکے ان کو غلط ثابت کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ الہامات میں اختلاف ہونا مامور من اللہ ہونے کے قطعی منافی ہے۔ قیمت ۹ر

مرقع قادیانی اس رسالہ میں مرزا صاحب قادیانی مدعی مسیحیت و مہدویت کے متعلق تابلدید مضامین درج ہیں۔ ۳ر

تاریخ مرزا مرزا صاحب قادیانی کی زندگی کے صحیح صحیح حالات از طفولیت تا دم وفات اس رسالہ میں مندرج ہیں۔ قیمت ۲ر

نکاح مرزا جس میں مرزا صاحب قادیانی کی آسمانی منکوحہ (محمدی بیگم) کی پیشگوئی کی قطعی تردید ان کے اپنے اقوال سے کی گئی ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۳ر

عقائد مرزا مرزا صاحب قادیانی کے عقائد کا مختصر بیان۔ ان کی اپنی عبارات کا حوالہ دیا گیا ہے۔ قیمت ۱ر

چیستان مرزا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے کلام میں اختلاف ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ۱ر

ملنے کا پتہ: دفتر اہلحدیث امرتسر

ویدارتھ پرکاش عرف ویدک تہذیب

مصنفہ پنڈت آتمانند صاحب بانئے ست دھرم۔ بٹالہ

موصوف کے نام اور زور دار مضامین سے ناظرین اہلحدیث بخوبی واقف ہیں۔ جن کے مضامین کو پڑھ کر قریباً تمام آریہ سماجی علماء ویدوں کے الہام سے منکر ہو چکے ہیں۔ یہاں تک کہ مشہور ہندو فرقہ رادھا سوامی کے موجودہ اوتار اور گدی نشین گورو مہاتما آنند سروپ صاحب جی مہاراج کو اخبار پریم پرچارک میں لکھنا پڑا کہ

"امرتسر کے اخبار اہلحدیث میں لکھنؤ نواسی پنڈت آتمانند جی بڑے دلچسپ مضامین شائع کر رہے ہیں۔ جن سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وید منشیہ کرت یعنی انسانوں کے بنائے ہوئے ہیں"

اگر ویدوں اور ویدک تہذیب کی حقیقت کو دیکھنا چاہیں تو اسے ضرور پڑھیں۔ مصنف کا دعویٰ ہے کہ ویدوں اور آریہ سماج کی تردید میں ایسی تصنیف کبھی شائع نہیں ہوئی۔ اس کا ایک ایک حوالہ ہزاروں روپے خرچنے پر بھی ملنا مشکل تھا۔ اس کی موجودگی میں ہر ایک بچہ بھی بڑے سے بڑے آریہ سماجی مناظر کا ناطقہ بند کر سکتا ہے۔ اس کی ہر سطر قیمت سے زیادہ قیمتی ہے۔ قیمت ایک روپیہ چار آنے (عہ)

ملنے کا پتہ:۔ ست دھرم پرچارک منڈل۔ بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

آریوں اور مرزائیوں کی تردید میں

ردنصرانیت قادیانی	۳ آنہ
معذرت نامہ مرزا	۵ آنہ
عیسیٰ اور یسوع	۳ آنہ
تحقیق آریہ	۴ آنہ
ازالہ مادہ	۲ آنہ
الہامی دعائیں	۳ آنہ

نمونہ المائدہ مفت

منیجر رسالہ "المائدہ"۔ لاہور

اہل حدیث بھائیوں کے واسطے بےنظیر تحفہ

سرمہ مفید عالم

دافع آشوب چشم۔ دھند۔ جالا۔ غبار۔ پڑبال۔ شبکوری۔ پھولا۔ روز کوری۔ نزول الماء۔ پلکوں کا گر جانا۔ ابتدائی موتیا بند۔ تمام امراض کو نہایت مفید ہے۔ تین شیشیوں کے خریدار کو ایک شیشی مفت دی جاوے گی۔ قیمت فی شیشی عہ۔ محصول ڈاک معاف۔

ملنے کا پتہ:۔ حکیم سید نیک عالم شاہ زیدی مقام گھوڑیالہ براستہ بھوپالوالہ (پنجاب)

ضرورت ہے

سکول فار الیکٹریشنز لدھیانہ (گورنمنٹ ریکگنائزڈ) کے لئے ہر قابلیت کے طلباء کی جو بجلی کا کام سیکھنا چاہیں۔ یاد رہے کہ پنجاب، فرانٹیر اور صوبہ دہلی میں ماسوا سکول ہذا کے بجلی کی کوئی پرائیویٹ درسگاہ لوکل گورنمنٹ کی منظور شدہ نہیں۔ پراسپکٹس مفت۔

منیجر

تصانیف حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب

شہادات مرزا } ملقب بہ عشرہ مرزائیہ۔ جس میں دس شہادتوں (احادیث نبویہ اور اقوال و الہامات مرزائیہ) سے مرزا صاحب قادیانی کے دعوئے مسیحیت موعودہ کی تردید کی گئی ہے۔ اور جس کے جواب پر بفیصلہ منصف مبلغ ایک ہزار روپے کا اعلان کیا گیا تھا۔ جس کو مرزائی امت آج تک وصول نہ کر سکی۔ قیمت ۳ر

فتح ربانی } ایک زبردست تحریری مباحثہ دربارہ حیات مسیح۔ مابین مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب اور مولوی غلام رسول صاحب ساکن راجیکے۔ جو نہایت دلچسپ بحث ہے۔ قیمت ۶ر

شاہ انگلستان اور مرزا قادیان } جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ جارج پنجم شاہ انگلستان کا دربار دہلی میں تشریف لانا خدائی حکمت میں مرزا صاحب قادیانی کی تکذیب کے لئے تھا۔ قیمت ۱ر

فسخ نکاح مرزائیاں } مرزائیوں سے میل جول اور شادی غمی میں شریک نہ ہونے کے متعلق علماء اسلام کا متفقہ فتوے۔ جس میں بتایا ہے کہ مرزائی اصل اسلام کے خلاف ہیں۔ قیمت صرف ۱ر

تحفہ میلاد النبی

مرتبہ ابو نامی احمد علی

اگر آپ قرآن حکیم کی روشنی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کی حکمت علیہ معلوم کر کے عشق محمدی اور اتباع حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جذبہ صادقہ اپنے اندر پیدا کرنا اور ان رسومات قبیحہ سے بچنا چاہتے ہیں جو آج کل کی مجالس میں رائج ہیں تو ایک آنہ کا ٹکٹ برائے محصول ڈاک و پیکنگ پتہ ذیل پر بھیج کر رسالہ میلاد النبی مفت منگوا کر پڑھئے بلکہ ہو سکے تو زیادہ ٹکٹ بھیج کر زیادہ تعداد میں منگوا کر تقسیم کیجئے اور تبلیغ کا ثواب حاصل کیجئے۔

مفت

ناظم شعبہ تالیف و اشاعت انجمن خدام الدین دروازہ شیرانوالہ لاہور

ahmadimuslim.de

نکات مرزا } مرزا صاحب قادیانی کو معارف اور نکات قرآنیہ دکھانے کا بڑا دعوے تھا۔ ان کے موجودہ خلیفہ کو بھی یہی دعوے ہے۔ اس رسالہ میں مرزا صاحب کے معارف و نکات کے بہت سے نمونے دکھائے گئے ہیں۔ اور ساتھ ہی مولوی عبد اللہ چکڑالوی کے معارف و نکات بہت سے نمونے دیئے گئے ہیں۔ تاکہ دونوں کا خوب مقابلہ ہو سکے۔ ۵ر

محمد قادیانی } مرزا صاحب قادیانی کا دعویٰ تھا کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا بھی میں مثیل ہوں۔ جو اُن کی زندگی کا پروگرام تھا وہی میرا ہے۔ ان کو اپنے اقوال سے ان کے اس دعوے محمدیت ثانیہ کی کماحقہ تردید کی گئی ہے۔ رسالہ ہذا بفضلہ لاجواب ہے۔ قیمت ۳ر

مراق مرزا } رسالہ ہذا میں ڈاکٹروں اور حکیموں کے اقوال سے مرض مراق کی تشریح کی گئی ہے۔ پھر مرزا صاحب اور میاں محمود کا اپنے اپنے اقراروں سے مراقی ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ۲ر

تعلیمات مرزا } مع جواب الجواب۔ قادیانی مشن کی تردید کے لئے ایک مختصر مگر جامع رسالہ تعلیمات مرزا شائع ہوا تھا۔ جس کو ناظرین نے بہت پسند کیا اور بہت جلد پہلا اڈیشن ختم ہو گیا۔ قادیان سے اس کا جواب نکلا جس کا جواب الجواب اس میں دیا گیا ہے۔ اس کو پاس رکھنے والا ہر میدان میں مرزائیوں پر غلبہ پا سکتا ہے۔ قیمت ۴ر

ہندوستان کے دو ریفارمر

مرزا صاحب اور سوامی دیانند صاحب کی شیریں کلامی دربارہ دیگر مذاہب کے راہبروں کے۔ قیمت ۲ر

فیصلہ مرزا } (عربی و اردو) اس رسالہ میں آخری فیصلہ والے اشتہار کی بہت عمدہ تشریح کی گئی ہے۔ جس کی مرزائی آج تک تردید نہیں کر سکے اور "آخری فیصلہ" کے متعلق اُن تمام اعتراضات کا مفصل و مدلل جواب دیا گیا ہے جو آئے دن مرزائی کرتے رہتے ہیں۔ اس رسالہ کا ایک صفحہ عربی بالمقابل اردو ہے۔ قیمت صرف ۴ر

فیصلہ مرزا } (انگریزی) مذکورہ بالا رسالہ کا انگریزی میں بھی ترجمہ کیا گیا ہے۔ قیمت ۵ر

علم کلام مرزا ۔ اس رسالہ میں مرزا صاحب کو بحیثیت مصنف جانچا

گیا ہے۔ آجتک مرزائیوں کی تردید میں جس قدر کتابیں شائع ہوئی ہیں۔ یہ رسالہ ان سب سے نرالا ہے۔ اس کا مضمون بھی بالکل اچھوتا اور انوکھا ہے۔ اس سے پہلے کوئی اس جیسا رسالہ شائع نہیں ہوا۔ قیمت ۸ر

بہاء اللہ اور مرزا } ثابت کیا گیا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے بہاء اللہ ایرانی کی تعلیم سے فائدہ اٹھا کر متعدد دعوے کئے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۶ر

شہادۃ القرآن } مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ اس کتاب میں قرآن و حدیث کی روشنی میں حیات مسیح علیہ السلام کو ثابت کیا گیا ہے۔ حصہ اول میں لفظ "توفی" کی تحقیق انیق کی گئی ہے۔ اور حصہ دوم میں ان تمام قرآنی آیات کا جواب دیا گیا ہے جو مرزا صاحب نے براہین احمدیہ میں اپنے دعویٰ پر بطور استدلال کے پیش کی تھیں۔ قیمت حصہ اول ۱۲ر حصہ دوم عہ۔ مکمل دو روپے۔ عا

الخبر الصحیح } اس رسالہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر سری نگر پر مفصل بحث کر کے قادیانی خیالات کی تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۲ر

کاویہ علی الغاویہ } مصنفہ مولوی محمد عالم صاحب امرتسری۔ اس کتاب میں مرزائی مشن پر وسیع سیر کن بحث کی ہے۔ ہر مبحث اس میں مذکور ہے۔ گویا مرزائیت کی تردید میں ایک بےنظیر کتاب ہے۔ قیمت حصہ اول عہ۔ دوم ۱۲ر کتابت طباعت اعلےٰ۔

صرف ایک ہفتہ باقی رہ گیا

تصنیفات مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مدظلہ العالی (سوائے تفاسیر اردو عربی) پر یکم مئی ۳۵ء سے دو آنہ فی روپیہ رعایت کی گئی ہے۔ جو

۳۱۔ مئی تک جاری رہے گی

ناظرین کرام اس موقع سے جلد فائدہ حاصل کریں۔ کیونکہ رعایت کی میعاد ختم ہونے میں صرف ایک ہفتہ باقی رہ گیا ہے۔

المشتہر۔ منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر

غائت المرام } مصنفہ قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی مرحوم۔ اس رسالہ میں قاضی صاحب نے حیات مسیح علیہ السلام کا عالمانہ ثبوت دیا ہے۔ قیمت صرف ۶ر

تائید الاسلام } یہ غائت المرام کا دوسرا حصہ ہے۔ اسمیں بھی مسئلہ حیات مسیح پر محققانہ بحث ہے۔ قیمت ۶ر

ملنے کا پتہ **دفتر اہلحدیث امرتسر**

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۲ — نمبر ۳۱

قال رسول اللہ صلعم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

کلام اللہ معظم دانستن — پس حدیث مصطفےٰ بجان مسلم است

مسئول مدیر — ابو الوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر سنہ ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا ۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا ۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا ۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے ۔

(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے ۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہوں گے ۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا ۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے ۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	عہ
رؤسا و جاگیرداران سے "	۶ ؎
عام خریداران سے "	۵ ؎
" " ششماہی	۲ ؎ ۱۲
ممالک غیر سے سالانہ	۱۰ شلنگ
فی پرچہ	۲ ؎

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر

بنام مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب فاضل مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہیئے ۔

امرتسر ۔ ۷ صفر المظفر ۱۳۵۴ھ مطابق ۱۰ مئی سنہ ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

جان تمک کرتے ہیں سنت پر فدا اہلحدیث (نظم)	صـ۱
انتخاب الاخبار	صـ۲
خاتم النبیینؐ	صـ۳
اخلاق نبویہ	صـ۶
رسول کا شان اور مسلم کا ایمان	صـ۸
مسلمان کی تصویر قرآن اور حدیث میں ..	صـ۹
اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان	صـ۱۱
فتاوی	صـ۱۳
حضرت شیخ الکل محدث دہلویؒ پر افترا پردازی	صـ۱۳
متفرقات	صـ۱۴
علمی مطلع	صـ۱۵
اشتہارات	صـ۱۶/۲۰

جان تمک کرتے ہیں سنت پر فدا اہل حدیث

ہو کے شرک و کفر و بدعت سے جدا اہل حدیث
گلشن توحید کے ہر شاخ پر ہیں مثل گل
جن سے رہتا آیا ہے آباد باغ اسلام کا
تھے امام و مجتہد ہر ایک سنت پر فدا
کون الگ ہی دین میں افراط سے تفریط سے
سنکے احکام خدا، اقوال و افعال نبیؐ
قول و فعل غیر سے کسطرح رکھیں واسطہ
دست قدرت میں خدا ہی کے ہے جب ہر ایک شی
کہہ کے الا اللہ منہ سے قول سے پھرتے نہیں
اہل سنت میں نہ ہونا انکا کیونکر مان لیں

جان تمک کرتے ہیں سنت پر فدا اہل حدیث
اور گل توحید میں بوئے وفا اہل حدیث
وہ یہی ہیں عندلیب خوش نوا اہل حدیث
ہر ولی اللہ کا مسلک رہا اہل حدیث
ہر زباں پر آئیگا بے ساختہ اہل حدیث
ہوتے ہیں خم بہر تسلیم و رضا اہل حدیث
جب ہیں شیدائے حدیث مصطفےٰ اہل حدیث
غیر کو کیونکر کہیں حاجت روا اہل حدیث
کرتے ہیں پابندی عہد وفا اہل حدیث
لاکھ کہتا ہو کوئی کہ ہیں جدا اہل حدیث

عامل سنت سے کینے کا سلیماں ہی ثبوت
جو یہ کہتے ہیں کہ ہے فرقہ نیا اہل حدیث

(سلیمان)

خواجہ کے سیاسے ۔۔۔ ہندوستان کے کسی جھوٹے پیر گدی نشین کے حالات زندگی ۔ جن کو پڑھ کر ایک شریف آدمی انگشت بدندان رہ جاتا ہے ۔

انتخاب الاخبار

مقامی حالات

امرتسر گرمی سخت پڑ رہی ہے تمام دن تو گرم لو چلتی رہتی ہے۔ مگر رات کو خنکی ہو جاتی ہے ؛

— مجلس اہلحدیث کڑہ حکیماں امرتسر نے ۲۶-۲۷ مئی کو تبلیغی جلسے کئے۔ جس میں مرزائیت کی تردید کی گئی ؛

— چونکہ شہر میں پانی کی سخت قلت واقع ہو رہی ہے۔ اس لئے بلدیہ اس تکلیف کو دور کرنے کے لئے مزید ٹیوب ویل (پمپ) لگانے کی تجویز پر غور کر رہی ہے۔ اس سکیم پر تقریباً پانچ لاکھ روپیہ صرف ہوگا۔

— بلدیہ نے بیس ہزار روپیہ گلی کوچوں کی مرمت کے لئے منظور کیا ہے۔ (خدا معلوم سڑکوں اور گندے نالہ کی صفائی کی طرف توجہ کب ہوگی)

یاد رفتگان

دہلی کے معزز و مشہور حکیم غلام کبریا خانصاحب عرف بھورے خاں حرکت قلب بند ہو جانے سے فوت ہو گئے۔ رحمہ اللہ

— ڈاکٹر سر شیخ محمد اقبال صاحب بیرسٹرایٹ لا لاہور کی اہلیہ محترمہ انتقال کر گئیں۔ رحمہا اللہ

آتش زدگی کی وارداتیں

منٹگمری میں آگ لگ جانے سے ۱۶ دکانیں جل کر راکھ ہو گئیں۔ نقصان کا اندازہ تقریباً بتیس ہزار لگایا جاتا ہے ؛

— علاقہ سندھ میں میرپور کے نزدیک ایک قصبہ میں کئی مکانات اور ایک مسلم خاندان (جس کے ۱۱ ممبر تھے) آگ کی نذر ہو گیا ؛

— گوڑگاؤں کے نزدیک ایک موضع میں آگ لگ جانے سے ۲ اشخاص اور کئی مویشی ہلاک ہو گئے۔ اور بہت سے آدمی مجروح ہوئے ؛

— دہلی میں صرف ۲۵ مئی کو چھ مختلف جگہوں پر آتشزدگی کی وارداتیں ہوئیں ؛

— ناگپور میں سیکرٹریٹ کا دفتر مع ریکارڈ کے جل کر راکھ ہو گیا۔ تقریباً پندرہ لاکھ روپے کے نقصان کا اندازہ لگایا جاتا ہے ؛

تصادم کی وارداتیں

لاہور جڑانوالہ روڈ پر دو موٹر لاریوں کا آپس میں تصادم ہو گیا۔ بیس سواریاں مجروح ہوئیں۔ ایک لاری بالکل پاش پاش ہو گئی۔ پولیس نے ایک ڈرائیور کو گرفتار کر لیا۔ دوسرا فرار ہو گیا ؛

— لندن کے قریب دو موٹر لاری اور موٹر سائیکل کا تصادم ہو گیا۔ ۵ اشخاص ہلاک اور متعدد مجروح ہوئے ؛

مصنوعی بارش

برلن کے سرکاری ماہرین زراعت نے ایک مقام پر تین سو ساٹھ فٹ بلند بادلوں کی جانب توپیں داغ کر مصنوعی طور پر بارش برسائی ؛

> ناظرین اخبار! سب سے پہلے
>
> **حساب دوستاں**
>
> جو اخبار ہذا کے صفحہ ۱۴ پر درج ہے۔ ضرور ملاحظہ فرمائیں
>
> ”منیجر“

مختصرات

امریکہ کے سابق پریذیڈنٹ مسٹر ہوور پھر پریذیڈنٹ بننے کے لئے دوڑ دھوپ کر رہے ہیں ؛

— حکومت یونان نے غیر ملکی مصنوعات کا استعمال ممنوع قرار دیا ہے۔

— آگرہ میں گرمی کی شدت کی وجہ سے سن سٹروک کی کئی وارداتیں ہو گئیں ؛

— شہزادہ اعظم جاہ ولیعہد ریاست حیدر آباد دکن چھ ہفتہ ورنگل کے جنگلات میں شکار کھیلتے رہے۔ آپ نے ۳۴ شیر، آٹھ ریچھ، ۴۰ مگرمچھ اور دیگر کئی جانور شکار کئے ؛

— بنارس ہندو یونیورسٹی کے ایک کلرک نے پچاس ہزار روپیہ غبن کیا ہے۔

— پیپلز بنک جو پنجاب کا مشہور ترین بنک دیوالیہ قرار دیا گیا ہے ؛

— جاپان کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ وان ٹا تنگ اور ڈستیکو کے مقامات پر جاپانی افواج کا چینی افواج سے تصادم ہو گیا۔ تین سو سے زائد چینی ہلاک ہوئے۔ اور ۶ جاپانی ہلاک اور تین مجروح ہوئے ؛

— معاصر البلاغ (بیروت) حاکی ہے۔ کہ گذشتہ اپریل میں پانچ انگریز ساحل جدہ پر اترے تھے۔ وہ جاسوسی کے شبہ میں قتل کر دیئے گئے ؛

— انجمن اہلحدیث ملتان کا سالانہ جلسہ ۲۴ تا ۲۶ مئی بڑی شان و شوکت سے ہوا۔ حضرت مولانا ثناء اللہ و مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی مولانا ظفر علی خاں۔ مولانا محمد صاحب دہلوی۔ مولوی نور الہی وغیرہ نے شرکت فرمائی! (نامہ نگار)

— امریکہ میں ایسا ناس نامی ایک ریاست ہے جس میں ۴ لاکھ آدمی فاقہ کشی پر زندگی بسر کر رہے ہیں۔ جنہیں سے اکثر بیمار ہوتے جاتے ہیں ؛

— ریاست جے پور کی پولیس نے دو ٹھگ گرفتار کئے ہیں۔ جن کے قبضہ سے ایک بندوق ایک ریوالور اور سات ہزار روپیہ کے مسروقہ نوٹ برآمد ہوئے ؛

— گھٹیانہ (ریاست کشن گڑھ) کا ٹھاکر نصر آور سنگھ جو اپنی حرم سالہ میں محصور تھا۔ ریاستی فوج کی گولیوں سے مع اپنے لڑکے کے مر گیا ؛

— ٹائمز آف انڈیا کے نامہ نگار کا خیال ہے کہ پنڈت جواہر لعل نہرو کو رہا ہونے کے بعد نظر بند کر دیا جائیگا ؛

— کابل میں ایک لاکھ روپیہ کے سرمایہ سے ایک کمپنی قائم ہوئی ہے۔ جو تازہ ادویات کو سستے داموں پر مہیا کرے گی ؛

— کابل کے فوجی مدرسہ میں ایم ٹاکاگا کی ایک جاپانی استاد مقرر تھے۔ جو اب مسلمان ہو گئے ہیں۔ ان کا نام عبد اللہ رکھا گیا ہے +

نقشان عظیم مرزا - اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ صحیح احادیث کی رو سے مسیح صادق کی وفات ذی الحج کو ہونا ہے - جو مرزا کو نصیب نہیں ہوا - قیمت ۲ محصول ... (منیجر) (۵۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۷ - صفر ۱۳۵۴ھ

تتمہ مرزا نمبر

گذشتہ اخبار مرزا نمبر تھا - یہ مضمون اسی کے لئے لکھا گیا تھا - مگر گنجائش نہ ہونے سے رہ گیا - چونکہ ضروری اور مفید ہے - اس لئے یکجا درج کیا گیا ہے - امید ہے - ناظرین بھی اسکو تمام دیکھیں گے (مدیر)

خَاتم النّبیّین صلے اللہ علیہ وسلم

(از منشی محمد عبداللہ صاحب معمار)

بیسیوں آیات وصدہا احادیث سے بعبارت النص ثابت ہے - کہ سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شخص بھی نبی بنا کر نہ بھیجا جائیگا - مگر خدا بھلا نہ کرے غیر صادق - زر پرست مدعیوں کا - کہ انہوں نے اسی ہی عقیدہ میں رخنہ ڈالنے کی پوری جدّوجہد کی ؛

منجملہ غیر صادق مدعیان کے - مرزا غلام احمد قادیانی ہیں - جنہوں نے اپنے ہم مشرب مدعیان سابق کی نقالی کرتے ہوئے دعویٰ نبوت کرکے اسلامی وحدت کے شیرازہ کو بکھیرنے اور پراگندہ کرنے کی طرح ڈالی وہ تو بیج بو کر چلے گئے - اور خدا جانے روحانی ہسپتال کے کس درجہ میں پڑے ہوں گے - مگر ان کا ڈالا ہوا بیج پھل لایا - جس سے وہ کانٹے دار جھاڑیاں پیدا ہوئیں کہ دامان اسلام آج ان کی منحوس و نامبارک نوکوں سے چھلنی ہوا جاتا ہے ؛ اللھم ایّد الاسلام والمسلمین ؛

اس فرقہ ضالہ کی طرف سے حضرت ختم المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کی ختم المرسلین کو توڑنے کے لئے جسقدر نامبارک کوشش اور پُر از فریب ومغالطہ کارروائی عمل میں آئی ہے - اس کی مفصل تردید ہم پاکٹ بک محمدیہ بجواب پاکٹ بک مرزائیہ کے باب ختم نبوت میں بخوبی کر چکے ہیں ؛

مگر یہ لوگ آئے دن اپنی تحریفات کو اخبارات میں شائع کرکے اپنے نامۂ اعمال کی گٹھڑی کو بوجھل بنانیکے شائق ہیں - اس لئے ان کی تحریفات کے جواب میں یہ سطور اخبار میں شائع کرنے کی حاجت ہوئی ؛

الفضل قادیان مورخہ $\frac{9}{20}$ ۲۸ - اپریل ۳۵ء میں یہ مضمون شائع ہوا ہے کہ :-

"ازروئے احادیث آنحضور کے بعد سلسلہ نبوت جاری ہے ؛"

مضمون نگار نے سب سے پہلے آیت خاتم النبیین میں تحریف معنوی کی ہے کہ :-

"خاتم کے معنے مہر کے ہیں - مہر کی اصلی غرض تصدیق کرنا ہے - لہٰذا خاتم النبیین کے معنی مصدق النبیین کے ہوئے ؛"

اس کے جواب میں ہم آیت کا صحیح ترجمہ خود مرزا صاحب کی کتابوں سے نقل کر دیتے ہیں - ملاحظہ "ماکان محمدٌ ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین - یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں - مگر وہ رسول اللہ ہے - اور ختم کرنیوالا نبیوں کا - یہ آیت بھی صاف دلالت کر رہی ہے - کہ بعد ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کوئی رسول دنیا میں نہیں آئیگا" (مرزا جی کی الہامی کتاب موسومہ ازالہ اوہام ص ۶۱۴ وص ۷۶۱ طبع اول ؛

صاف واضح ہے - کہ خاتم النبیین کے معنے نبیوں کو بند کرنیوالا کے ہیں -

تفسیر نبوی صلعم :- ماکان محمدٌ ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین - الا تعلم ان ربّ الرحیم المتفضّل سمّی نبیّنا صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء بغیر استثناء وفسرہٗ نبیّنا فی قولہ لانبیّ بعدی (حمامۃ البشریٰ ص ۲۰)

ترجمہ از مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور در کتاب النبوۃ فی الاسلام ص ۱۴۰ :-

"محمد صلے اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی ایک شخص کے باپ تو نہیں مگر اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں - کیا نہیں جانتے - کہ خدائے کریم و رحیم نے ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو بغیر استثناء کے خاتم الانبیاء قرار دیا - اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بطور تفسیر آیت مذکورہ فرما دیا - کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ؛"

یہ عبارت بھی صاف ہے - کہ خاتم النبیین کے معنی خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے "نبیوں کو ختم کرنیوالا" کئے ہیں ؛

صاف حدیث ہے "انّہٗ سیکون فی امّتی کذّابون ثلاثون کلّھم یزعم انّہٗ نبیّ اللہ وانا خاتم النبیین

لانبی بعدی (مشکوٰۃ کتاب الفتن فصل ثانی) یعنی "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ دنیا کے اخیر تک قریب تیس کے دجّال پیدا ہوں گے" (جو نبوت کا دعویٰ کریں گے۔ معمار)

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۹۹ طبع ۱، ۱۸۱ طبع ۲)

لفظ خاتم ازروئے کتب لغات

خاتم کسی چیز کو اسطرح بند کرنے کو کہتے ہیں۔ کہ اس سے بند شدہ شے نہ خارج ہو سکے۔ نہ مزید داخل ہو سکے۔ یہانتک کہ مہر توڑ دی جاوے۔ جیسے لفافہ بند کرنا یا پارسل یا بوتل چونکہ بند عموماً لاکھ کی مہر سے کیا جاتا ہے۔ یا صرف نگینہ کو نقش کرنیسے اس لئے مجازاً اس مہر یا نگینہ کو بھی خاتم کہا گیا ہے۔ ایسا ہی بباعث اس کے کہ نگینہ اکثر اوقات ہاتھ کی انگوٹھی میں جڑا ہوا ہوتا ہے۔ بدیں مناسبت انگوٹھی کو بھی خاتم کہا جاتا ہے۔ یہ سب مجازی معنی ہیں۔ لفظ خاتم بحسب الوضع حقیقی معنوں میں صرف بند کرنیکے معانی رکھتا ہے۔ یہی مفہوم اس کے جملہ مجازی معنوں میں بھی موجود ہے۔

قرآن پاک سے ایک مثال

کفار کہتے تھے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا پر افترا کیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا:۔

"فان یشاء اللہ یختم علی قلبك ویمح اللہ الباطل ویحق الحق بکلماتہ الآیۃ (شوریٰ ع ۳ پ ۲۵)

اگر خدا چاہے۔ تو اس کا اترنا بند کر دے۔ پر وہ بند نہیں کرتا۔ کیونکہ...... وہ احقاقِ حق اور ابطالِ باطل اپنے کلمات سے کرتا ہے"

(براہین احمدیہ مصنفہ مرزا صاحب صفحہ ۵۵۳)

لفظ مہر و خاتم ازکتب مرزا

"وید کی رو سے تو خوابوں اور الہاموں پر مہر لگ گئی ہے"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳)

اسی مطلب کو دوسری جگہ مرزاجی نے بدیں الفاظ ادا کیا ہے:۔

(۱) "وید کا پرمیشر ابتدائے زمانہ کے بعد ہمیشہ کے لئے اپنا الہام نازل کرنیسے عاجز ہو جاتا ہے" (چشمہ معرفت صفحہ ۱۳۲)

(۲) "میرے بعد میرے والدین کے گھر اور کوئی لڑکا، لڑکی پیدا نہیں ہوا۔ میں ان کے لئے خاتم الاولاد تھا" (تریاق صفحہ ۱۵۷ طبع ۱، ۳۷۹ طبع ۲)

(۳) "خدا کی کتابوں میں مسیح موعود کے کئی نام ہیں۔ ایک نام اس کا خاتم الخلفاء ہے۔ یعنی ایسا خلیفہ جو سب سے آخر آنیوالا ہے" (چشمہ معرفت صفحہ ۳۱۸)

(۴) "محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت خاتم الشرائع ہے" (چشمہ معرفت صفحہ ۲۳۴)

خاتم النبیین ازکتب لغت

(۱) ومن اسمائہ صلی اللہ علیہ وسلم الخَاتِمُ والخَاتَمُ وھو الذی ختم النبوۃ بمجیئہ (تاج العروس) یعنی آپ کے اسمائے شریفہ سے خاتِم و خاتَم ہیں۔ جس کے معنی ہیں۔ کہ آپ نے نبوت کو ختم کر دیا۔

(۲) الخَاتِمُ والخَاتَمُ من اسماء النبی صلے اللہ علیہ وسلم وفی التنزیل العزیز ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ای اخرھم (تھذیب الازھری بحوالہ البیان)

اسی کے قریب قریب جملہ کتب لغت میں مرقوم وموجود ہے۔

آیت خاتم النبیین کی مختصر سی تشریح کے بعد ہم مرزائی مضمون نگار کی چند قابل جواب تحریفات کا جواب لکھتے ہیں:۔

تحریف مرزائی

(۱) ہم درود شریف میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر خدا کی ویسی ہی رحمت طلب کرتے ہیں۔ جیسی ابراہیمؑ اور اس کی آل پر ہوئی یعنی دیگر رحمتوں کے ساتھ ساتھ نبوت بھی (مفہوم)

الجواب۔ اگر درود شریف پڑھنے سے تم لوگوں کا یہی مفہوم ہوتا ہے۔ تو تم سے بڑھ کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنیوالا۔ اور تمہاری اس دعا سے بڑھ کر نفو و لچر دعا شاید ہی کوئی ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ افضل و اتم شریعت عطا ہوئی۔ کہ جملہ انبیاء کی شریعتیں مل کر بھی اس پایہ کی نہ ہوں۔ پھر تمہاری یہ کسقدر گستاخی ہے۔ کہ باوجودیکہ آج سے تیرہ سو برس پیشتر جو اعلیٰ و احسن کامل و مکمل شریعت آنحضرت کو عطا ہوئی۔ تم اس کی عوض آنحضرت کے لئے ایسی شریعت چاہتے ہو۔ جو ابراہیم کو ملی تھی۔ "اتستبدلون الذی ھو ادنیٰ بالذی ھو خیر" آہ سے

آپ ہی اپنے ذرا جور و جفا کو دیکھو!
ہم اگر عرض کرینگے تو شکایت ہوگی

ماسوا اس کے یہ کیا لغویت ہے؟ کہ خدایا محمد صلعم کو ابراہیم جیسی نبوت دے۔ حالانکہ آپ سید المرسلین ہیں۔ باقی رہا یہ کہ جسطرح آل ابراہیمؑ کو نبوت دیگئی اسیطرح آل محمد کو دیجائیگی یہ خیال بھی از سرتاپا مجنونانہ ہے۔ درود شریف سے یہ مفہوم نکالنا بچند وجہ باطل، لغو، لچر بیہودہ ہے۔

(۱) نامہ نگار نے خود لکھا ہے۔ کہ "انبیاء سابقین کی طفیل سے کوئی شخص نبی نہیں بنا" ایسا ہی مرزا جی نے حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۸ پر لکھا ہے۔

"حالانکہ امت محمدیہ میں باعتقاد شما وہی نبوت ہی جو آنحضرت کی پیروی سے ملے۔ (ملاحظہ ہو اشتہار ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۹۶، ۹۵ استفتاء حقیقۃ الوحی)

اندریں صورت درود شریف میں تمہارے جیسے داناؤں کا یہ مانگنا کہ الٰہی ہمیں وہ نبوت عطا کر جو انبیائے سابقہ کو ملی تھی۔ ایک ایسا لغو مطالبہ ہے۔ کہ لانظیر لہ ولا مثال لہٗ۔

(۲) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر تو یہ بھی رحمت ہوئی تھی۔ کہ انہیں صاحب کتاب و شریعت نبی ہوئے۔ کیا امت محمدیہ میں بھی تم لوگ قرآن کے بعد کسی دوسری شریعت کی آمد کے طالب ہو؟ پھر تو قادیان سے ڈیرا اٹھا کر ایرانی نبی کے ہاں اڈا جماؤ۔ کہ وہ صاحب کتاب نبی ہونیکا بھی مدعی ہے۔ اگر درود شریف میں شریعت والی نبوت کو تم مستثنےٰ کرتے ہو۔ کیونکہ ایسا دعویٰ مرزا کے نزدیک کفر ہے۔ (ملاحظہ ہو بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء) تو فرمایئے۔ یہ استثناء کس بناء پر ہے۔ اگر خاتم النبیین والی آیت اور لانبی بعدی والی حدیث سے ہے۔ جیسا کہ خود تم نے لکھا ہے:۔

جوابات نصرانی۔ عیسائیوں کی تردید میں ایک لاجواب رسالہ (۵۹۲) صفحہ۔ قیمت ۹/ منیجر اہلحدیث امرتسر

"ہم کہتے ہیں - کہ لا نبی بعدی شرعی نبی کے لئے روک ہے - غیر شرعی آسکتا ہے ؟"

تو یہی جواب ہمارا ہے کہ اس آیت و حدیث میں ہر قسم کی نبوت جدیدہ کی بندش ہے - جیسا کہ ہم اوپر ثابت کر آئے ہیں - خود مرزا صاحب کی زبان سے مزید سننا چاہو - تو سنو !

(۱) لا نبی بعدی میں نفی عام ہے ؟ (ایام الصلح ص۱۴۶)

(۲) الا تعلمون ان الرب الرحیم المتفضل سمّٰی نبینا خاتم الانبیاء بغیر استثناء ؟

(حمامۃ البشریٰ ص۲۰)

(۳) خدا نے اپنی تمام نبوتوں اور رسالتوں کو قرآن شریف اور آنحضرت پر ختم کردیا ؟ [illegible]

آمدم بر سر مطلب : درود شریف سے جو اجرائے نبوت پر استدلال کرنا خص ہو دیا یہ کھینچ تان ہے - معلوم ہوتا ہے - کہ مرزائی محرف کی نظر الفاظ کما صلیت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم پر ہے - وہ لفظ کما سے "مشابہت تامہ" سمجھ رہا ہے - حالانکہ یہ ظاہر ہے کہ ہر ایک جگہ تشبیہات میں پوری پوری تطبیق (یا مشابہت مفہوم) نہیں ہوتی - بسا اوقات ایک ادنیٰ مماثلت بلکہ صرف ایک جزو میں مشارکت کے باعث ایک چیز کا نام دوسری پر اطلاق کر دیتے ہیں (ازالہ اوہام ص۶۰۴ حاشیہ) خلاصہ جواب یہ کہ درود شریف میں جن رحمتوں کو طلب کیا جاتا ہے - وہ نبوت کے علاوہ ہیں - وجہ یہ کہ "قرآن شریف" آیت الیوم اکملت لکم دینکم اور آیت ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین میں صریح نبوت کو آنحضرت پر ختم کر چکا ہے ؟

(تحفہ گولڑویہ ص۱۰۶ طبع اول)

از انجملہ آیت خاتم النبیین کے مفہوم کو اُلٹنے کے لئے ایک دلیل مرزائی محرف نے یہ پیش کی ہے - کہ :-

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رض کو مخاطب کر کے فرمایا فیکم النبوۃ والمملکۃ الخلافۃ فیکم والنبوۃ (حجج الکرامہ ص۱۹۷ و کنز العمال جلد ۶ ص۱۷۹)

جواب - پہلی روایت حجج الکرامہ و کنز دونوں میں موجود ہے - مگر دوسری صرف کنز العمال میں ہے - لہٰذا مضمون نگار کا اسے حجج الکرامہ کی طرف نسبت کرنا جھوٹ ہے ؟

دوسرا فریب یہ ہے - کہ پہلی روایت کے بعد ساتھ ہی حجج الکرامہ میں لکھا ہے - "واخرجہ البزار در سندش محمد عامری ضعیف است" جسے مرزائی محرف نے چھوا تک نہیں - حالانکہ اس کا فرض تھا - کہ ختم نبوت کی متعلقہ صریح و بین آیات کے مقابلہ پر اپنی روایت کو مدلل تو بڑی بات ہے - کم از کم اس کے چہرہ سے اس بدنما داغ کو مٹاتا - مگر افسوس کہ اس نے اپنا فرض ادا نہ کر کے اپنی سیاہ اعتقادی کو اور بھی تاریک کر دیا ہے - ہم علی الاعلان کہتے ہیں - کہ یہ سیاہ داغ جو اس جعلی روایت کے ماتھے پر کلک قدرت نے نقش کیا ہے - اس کے دور کرنے میں مرزائی صاحبان کبھی کامیاب نہ ہوں گے ؟

الغرض یہ روایت از روئے سند صحیح نہیں پھر اس پر لطف یہ کہ درایۃً بھی اسکا کذب عیاں ہے - وجہ یہ کہ یہ الفاظ حضرت عباس کو مخاطب کر کے کہے گئے ہیں - حالانکہ بنو عباس میں اس کے بعد آج تک کوئی شخص بھی نبی نہیں ہوا - باقی رہے - مرزا قادیانی وہ تو ہیں ہی مغل (ملاحظہ ہو ستارہ ص۳۳ تذکرۃ الشہادتین)

البتہ ایک طرح سے یہ روایت درایۃً صحیح ہو سکتی ہے یعنی بعد صحت سند کے آنحضرت صلعم کا مطلب یہ لیا جائے - کہ چونکہ حضرت عباس خاندان بنی ہاشم سے آنحضرت صلعم کے چچا ہیں - لہٰذا فیکم النبوۃ سے مراد نبوت محمدی لی جائے - اور یقیناً اگر یہ روایت صحیح ہو - تو آنحضرت کا یہی مطلب ہے - دلیل یہ کہ :-

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بار بار فرمادیا - کہ میرے بعد کوئی نبی (ہو کر) نہیں آئیگا ؟"

(کتاب البریہ حاشیہ ص۱۸۴)

ایک دلیل مرزائی محرف نے یہ پیش کی ہے - "حضور نے فرمایا ہے - تکون النبوۃ فیکم ما شاء اللہ ان تکون ثم یرفعہا اللہ تعالیٰ ثم تکون خلافۃ علی منہاج النبوۃ ما شاء اللہ ..... ثم تکون ملکا عاضا فیکون ما شاء اللہ .... ثم تکون ملکا جبریۃ فیکون ما شاء اللہ .... ثم تکون خلافۃ علی منہاج النبوۃ -

چنانچہ اس کے مطابق خلافت راشدہ قائم ہوئی - پھر اس کے بعد دولت بنو امیہ و عباسیہ کی سخت گیری کا زمانہ آیا . . . . . اس کے بعد ضروری تھا - کہ کوئی آسمانی شخص پیدا ہو - وہ مرزا صاحب ہیں" (مفہوم)

الجواب - حدیث میں کوئی لفظ ایسا نہیں جس میں کسی نئے نبی کے پیدا ہونیکا ذکر بلکہ اشارہ بھی ہو - صاف الفاظ ہیں - کہ میرے بعد منہاج نبوت پر خلافت قائم ہوگی - اس کے بعد شاہی اس کے بعد جبری حکومت اس کے بعد پھر خلافت منہاج نبوت پر - پہلی خلافت منہاج نبوت والی خود تمہیں مسلم ہے - کہ خلافت راشدہ ہے - دوسری خلافت یا تو وہی ہے - جس کا خود اس روایت کے راوی کو خیال ہے - یعنی حضرت امام عمر ابن العزیز رض کی خلافت یا ہمارے زمانہ میں سلطان عبد العزیز ابن سعود ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کی یا آخری زمانہ میں حضرت امام مہدی رض کی - تلائیے اسمیں نبوت کا کہاں ذکر ہے ؟ اس لفظ پر انگلی رکھئے - اے جناب نبوت تو بعد آنحضرت صلعم کے بند ہو ہی چکی - تمہارے مسیح موعود کو تو اس حدیث کی رو سے خلافت بھی نہیں پہنچ سکتی کیونکہ یہاں اس خلافت کا ذکر ہے - جو عدل و انصاف کی رو سے خلافت راشدہ کے مطابق ہو تمہارے حضرت صاحب تو ساری عمر بقول خود "یاجوج و ماجوج" کی چوکھٹ پر جبیں رگڑتے رہے ! شرم شرم - شرم !

آگے چلو ! ایک دلیل یہ دیگئی ہے - کہ حدیث میں ہے "ابوبکر خیر الناس بعدی الا ان یکون نبی"

(کنز العمال جلد ۹ ص۱۲۸)

الجواب - کنز العمال جلد ۹ ص۲۸ میں اس روایت کو

لہ قادیانی مدعی نے اس عبارت کو پیش تو کیا - مگر یقین ہے کہ خود بھی تو اس پر غور نہ کیا ہوگا - اسلئے ہم اس کو محض تفہیم کے لئے توجہ دلاتے ہیں (بقیہ ص۶ کالم اول)

شانِ قرآن - مصر کے ایک فاضل نے عجیب طریق سے قرآن کریم کا منزل من اللہ ہونا ثابت کیا ہے - رسالہ ہذا اس کا اردو ترجمہ ہے - قیمت ۵ ؍ محصول ۱؍ (منیجر اہلحدیث امرتسر) (۳)

تلاش کرنا کیجئے۔ اس کی تو جلدیں ہی ۹ نہیں ہیں بہرحال یہ حوالہ غلط ہے۔

البتہ یہ روائت کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۳۸ پر موجود ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ لکھا ہوا ہے۔

هٰذ الحديث اَحَدُ مَا اُنكِرَ یہ حدیث ان میں سے ایک ہے۔ جنپر انکار کیا گیا ہے۔

یعنی روائت ہی موضوع نہیں بلکہ جھوٹی سے بھی ایک درجہ اُتر کر جھوٹی۔ لہذا مرزائی محرف کا اس جیسی روائت سے نبوت کاذبہ پر استدلال کرنا ہمارے لئے تو مسرت کا مقام ہے۔ آہ ؎

رسول قادیانی کی رسالت

جہالت ہے بطالت ہے ضلالت

ذرا ٹھہریئے۔ لو ہم اس روائت کو چند منٹ کے لئے بطور فرض محال صحیح تسلیم کر لیتے ہیں تاہم مرزائی استدلال غلط کا غلط رہتا ہے۔ جو استدلال مرزائی نامہ نگار اس روائت سے کر رہا ہے یعنی امت محمدیہ میں آنحضرتؐ کے بعد نبوت

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵)

گو ہم جانتے ہیں۔ کہ وہ سمجھنے پر توجہ نہ کریگا۔

الا ان یکون نبیٌ میں نبی مرفوع ہونے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کان تامہ ہے۔ پس تقدیر عبارت یوں ہوئی کہ ابو بکر خیر الناس بعدی الا وقت کون نبی یعنی ابوبکر میرے بعد سب لوگوں سے اچھا ہے۔ مگر جو وقت کوئی نبی ہو۔ پھر وہ خیر الناس نہ ہوگا۔

حالانکہ وقت تکلم بالحدیث نبی موجود ہے۔ اس وقت بھی ابوبکر خیر الناس ہے۔

مدعی قادیانیہ کہے کہ ابوبکر کی خیریت نبی سے سلب کی گئی ہے۔ سب سے نہیں۔ تو جواب یہ ہے۔ کہ ایسے موقع پر ان مصدریہ ظرف ہوتا ہے۔ جس کی عبارت بنانے کو وقت کون سے تعبیر کی جاتی ہے۔

پس ثابت ہوا۔ کہ یہ حدیث اصول روائت ہی سے غلط نہیں۔ قواعد نحویہ کی رُو سے بھی غلط ہے۔ اللہ اعلم۔ (اہلحدیث)

جاری ہے۔ روائت کے الفاظ اس مفہوم کے متحمل ہی نہیں ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ جسطرح مرزائی مستدل ایمان و دیانت سے کورا ہے۔ اسی طرح علوم خادمہ صرف و نحو سے بھی نابلد ہے۔

تحقیق بالا سے صاف عیاں ہے۔ کہ یہ روائت بصورت صحیح ہونے کے بھی ختم نبوت کے منافی نہیں۔ اور نہ ہی اجراء نبوت پر دلیل۔

خلاصہ کلام یہ کہ :-

"ختم اللہ برسولنا النبیین" (تحفہ بغداد صفحہ ۶ مؤلفہ مرزا صاحب) یعنی اللہ تعالیٰ انبیا کے سلسلہ کو ہمارے نبی صلعم پر ختم کرچکا ہے۔

پس آپؐ کے بعد دعویٰ نبوت کرنیوالا انہی القابات کا مستحق ہے۔ جو خود مرزا صاحب نے تجویز کئے ہیں۔ یعنی :-

(۱) "ہم بھی مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں"
(اشتہار مرزا جنوری ۱۸۹۶ء در تبلیغ رسالت جلد ۶ صفحہ ۲)

(۲) ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت کو کاذب کافر جانتا ہوں۔ (اشتہار مرزا ۲۔ اکتوبر ۱۸۹۱ء در تبلیغ رسالت صفحہ ۲ ج ۲)

(۳) نبی صلعم کے بعد نبی ماننا استخفاف شان محمدؐ تکذیب کلام الٰہی، دلیری و گستاخی ہے۔
(ایام الصلح صفحہ ۱۴۶)

(۴) جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو۔ اس کو بے دین دائرۂ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔
(تبلیغ جلد ۲ صفحہ ۴۴)

(۵) (مدعی نبوت) ملعون، خسر الدنیا والآخرہ۔
(صفحہ ۴۵ انجام آتھم)

(۶) مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کا بھائی، بدبخت مفتری۔ (صفحہ ۲۸ حاشیہ انجام آتھم)

مرزائیو! تحریرات بالا کے بعد الفاظ ذیل پر بھی مرزا جی راقم ہیں :-

"قانون قدرت صاف گواہی دیتا ہے۔ کہ خدا کا یہ فعل بھی دنیا میں پایا جاتا ہے۔ کہ وہ بعض اوقات جھوٹا اور سخت دل مجرموں کی سزا ان کے ہاتھ سے دلاتا ہے۔ سو وہ لوگ اپنی ذلت اور تباہی کے سامان اپنے ہاتھ سے جمع کر لیتے ہیں۔"

(حاشیہ استفتاء صفحہ ۴)

اس کے بعد انصاف سے جواب دو۔ کہ مرزا صاحب کے ساتھ قانون قدرت کا معاملہ کس شخص جیسا رہا؟ انبیا کی طرح یا سخت دل ..... مجرموں جیسا؟ ؎

بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

خادم اُمّت مرحما
محمد عبداللہ معمار امرت سری

اخلاق نبویہؐ

ناظرین کرام! آج تقریباً چودہ سو برس کا زمانہ ہوتا ہے۔ کہ دنیا کی سب سے بڑی ہستی رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا۔ اسوقت تمام عربی قومیں وحشی و مدنیت سے بالکل دُور اور غیر مہذب تھیں۔ اخلاق فاضلہ سے ان کے کان بالکل ناآشنا تھے۔ باہم جنگ و جدال غارتگری اور قزاقی ان کے قابل فخر پیشے تھے۔ غرض تمام اطراف واکناف عرب جہالت کا مسکن اور ملجا و ماوٰی تھا۔ مختلف الاقسام بداخلاقیاں ان کی طبیعت میں راسخ ہو کر طبیعت ثانیہ بن چکی تھیں۔ جہالت کی ایسی تاریکی میں دنیا کی یہ بڑی ہستی ظاہر ہوتی ہے۔ اور تمام عربوں کی کایا پلٹ دیتی ہے۔ وہی عرب جو غیر خدا یعنی اصنام اور بتوں کے سامنے سرنگوں ہوتے۔ اور جبہ سائی کرتے تھے۔ کچھ دنوں بعد ان کی جبین نیاز رب کعبہ کے سامنے جھکنے لگیں۔ وہی عرب جن کے اندر ہمیشہ جنگ و جدال کی گرم بازاری رہتی تھی۔ باہم ایسے شیر و شکر ہو گئے۔ کہ تاریخ عالم اس کی نظیر سے خالی ہے۔ تمام برائیاں ان سے دُور ہو گئیں۔ اور تمام اخلاق فاضلہ ان کی فطرت ثانیہ بن گئے۔ ترقی کی یہ چنگاری صرف عرب تک ہی محدود نہ رہی۔ بلکہ

آہستہ آہستہ تمام عالم پر محیط ہوگئی ۔ اسی کا آج یہ نتیجہ ہے ۔ کہ دنیا ترقی کی طرف نہایت سرعت کے ساتھ بڑھتی ہوئی چلی جا رہی ہے ۔ رحمتہ اللعالمین کا یہی معنی اور مقصود ہے ؎

کس قدر حیرت کا مقام ہے ۔ کہ جس وقت آپ دنیا کی ہدایت کے لئے کھڑے ہوئے ۔ تو تمام کرۂ زمین کی آبادی ایک طرف اور آپ تن تنہا ایک طرف تھے ۔ تمام دنیا والوں سے مقابلہ کے لئے آپ کے پاس کونسا ہتھیار تھا ۔ کہ جس کے خوف سے عرب کے باشندے کچھ دنوں کے بعد جوق جوق اسلام میں داخل ہونے لگے ۔ ظاہر ہے کہ آپ کے پاس کوئی ہتھیار نہ تھا ۔ ہاں ایک ایسی چیز تھی ۔ جو ہتھیار سے زیادہ موثر اور تیز تر تھی ۔ وہ آپ کی تعلیم اور آپ کا اخلاق حسنہ تھا ۔ آپ نے ان کو تعلیم دی کہ خدا ایک ہے ۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو ۔ صرف خدا کی عبادت کرو ۔ ایک دوسرے کو قتل کرنا گناہ کبیرہ ہے ۔ تمام عربوں کو ایک خاندان کی طرح باہم ملکر رہنا چاہیئے ۔ بداخلاقی چھوڑدو ۔ اور اپنے نفس کو اخلاق حسنہ کے ساتھ مزین کرو ۔ پہلے پہل تو وحشی عربوں نے اس فطری تعلیم کی طرف توجہ نہ کی ۔ مگر آخر آپ کے اخلاق حسنہ نے اپنا اثر کیا جس کا یہ نتیجہ ہوا ۔ کہ ان لوگوں نے آپ کی تعلیم کو بسروچشم منظور کرلیا ۔ اور اپنے بتوں کو توڑ پھوڑ کر آپ پر ایمان لائے ۔ یہاں تک کہ آپ کی وفات سے قبل سارا عربستان آپکا مطیع ہوگیا ؎

آپ کی اخلاقی تعلیم اور اخلاقی کشش صرف بت پرست عربوں کے ہی ساتھ مخصوص نہیں تھی ۔ بلکہ اخلاقی نور کی جلوہ گری دوسری قوموں مثلاً عیسائیوں اور یہودیوں پر بھی اسی طرح تھی ۔ جس طرح بت پرست عربوں پر تھی ۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ چندروز کے وعدہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے کچھ قرض لیا ۔ ابھی وعدہ کا وقت کامل بھی نہ ہونے پایا تھا ۔ کہ وہ یہودی آموجود ہوا ۔ اور آپ سے روپیہ طلب کرنے لگا ۔ آپ نے نہایت نرمی سے فرمایا جبھی اللہ تعالیٰ دلاتا ہے تو دیتا ہوں ۔ سبحان اللہ آپ کے کیا اخلاق تھے ۔ مقام غور ہے ۔ آپ نے یہ نہیں فرمایا ۔ کہ ابھی تو ایفائے وعدہ میں کچھ دن باقی ہیں یہودی نے گالیاں دینی شروع کردیں ۔ اور آپ کے خاندان کے ساتھ بیہودہ باتیں منسوب کرنے لگا ۔ لیکن حضور انور خاموش سنتے رہے ۔ پھر اس نے حضرت کا دامن پکڑلیا ۔ اور کہا میں اس جگہ سے اسوقت تک آپ کو ہلنے نہ دونگا ۔ جبتک کہ آپ میرا قرض ادا نہ کردیں ۔ آنحضرت صلعم اسی جگہ بیٹھ گئے ۔ چنانچہ چند وقتوں کی نمازیں بھی آپ نے اسی جگہ ادا فرمائیں ۔ یہودی برابر سخت کلامی سے کام لیتا رہا ۔ اور آپ نرمی سے جواب دیتے رہے صحابہ کرام یہ حالت دیکھکر بہت غصہ ہوئے ۔ حضور پر نور کی نظر بچا کر بہت غیظ وغضب کیا اس کو دھمکایا ۔ اور اشارۃً سے کہا ۔ کہ جب باہر نکلیگا ۔ تو خبرلی جائیگی ۔ آپ نے یہ اشارہ دیکھکر صحابہ کو بلایا ۔ اور فرمایا تم لوگ اس کو کیوں ڈراتے ہو ۔ اور اسپر کیوں سختی کرنا چاہتے ہو ۔ میں سختی کرنیوالا نہیں ہوں ۔ بلکہ میں تو تمام عالم کیلئے رحمت بناکر بھیجا گیا ہوں ۔ یاد رکھو ۔ میں نرمی ، لطف وکرم اور رحم کرنیوالا نبی ہوں ۔ یہودی نے یہ کلام سنکر کہا ۔ یا رسول اللہ بات اصل یہ ہے کہ میں توریت میں محمد عربی صلعم کا ذکر ان کی تعریف ان کا عدل وکرم ، اخلاق فاضلہ اور صبر وغیرہ نیز ان کا قریش خاندان سے ہونا ۔ یہ تمام باتیں مطالعہ کرچکا ہوں ۔ جب آپ کی نبوت کا شہرہ سنا ۔ تو مجھے کسی طرح یقین نہ ہوا ۔ اور میرا یہ خیال تھا کہ قریش کے لوگ تو بڑے بڑے بہادر ہوتے ہیں ۔ پھر ان میں ایسے اوصاف عالیہ کیونکر پیدا ہوسکتے ہیں ۔ لہٰذا میں اسی امتحان کے لئے آیا تھا ۔ فی الواقع جیسا میں نے پڑھا تھا ۔ ویسا ہی آپ کو پایا ۔ یہ کہہ کر مسلمان ہوگیا ؎

اخلاق کے جانچنے کا معیار یہ ہے ۔ کہ کسی شخص کو اس کی قوت ، طاقت اور قدرت انتقام کے وقت دیکھا جائے ۔ کہ ایسے وقت میں اس شخص سے اخلاق حسنہ کا صدور ہوتا ہے یا نہیں ۔ مثلاً اگر کسی کو انتقام کی قدرت حاصل ہو ۔ اور اس کا جانی دشمن اس کے قبضہ میں موجود ہو ۔ پھر اگر وہ ایسے وقت میں انتقام نہ لے ۔ اور معاف کردے ۔ تو بیشک ہم اس کو شجاع اور صاحب اخلاق حسنہ تصور کریں گے ۔ اور فی الواقع یہ شخص اپنے زمانے کا صحیح معنی میں ہیرو ہوگا ۔ اس بنا پر جب آنحضرت صلعم کی سیرت مبارک پر نظر ڈالی جائے ۔ تو اس معیار پر بدرجہ اتم کامل نظر آتی ہے ۔ بعض مستشرقین کا خیال ہے ۔ کہ آنحضرت صلعم سے اخلاق حسنہ کا صدور جسطرح ایام جنگ اور میدان جنگ میں ہوتا تھا ۔ اس طرح دوسرے موقعوں پر بہت کم ہوتا تھا ۔ اس کی وجہ سے اسلام کی اشاعت میں غیر معمولی ترقی ہوئی ۔ جیسا کہ تاریخ میں حضرات سے مخفی نہیں ؎

فتح مکہ کے روز آپ نے اپنے ان تمام دشمنوں کے قصور معاف کردیئے ۔ جو آپ کے زبردست جانی دشمن تھے ۔ اور خون کے پیاسے تھے ۔ ان لوگوں نے ہر امکانی کوشش آپ کی بربادی اور دشمنی کیلئے وقف کردی ۔ لیکن آپ نے ان لوگوں کی معافی کا عام اعلان کردیا ۔ جسکا یہ نتیجہ ہوا ۔ کہ یہی دشمن جوق درجوق مسلمان ہونے لگے ۔ غزوہ اُحد میں ظالموں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو بہت بہت اذیتیں پہنچائیں ۔ آپ کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو بُری طرح شہید کیا ۔ خود حضور انور کا جسم مبارک زخموں سے چور چور ہوگیا تھا ۔ کسی ظالم نے دندان مبارک بھی شہید کرڈالا صحابہ کرام سے یہ حالت دیکھکر رہا نہ گیا ۔ عرض کیا ۔ کہ ان کے حق میں دعائے بد کیجئے ۔ خدا اس جاہل اور ناسمجھ قوم کو ہلاک وبرباد کردے ۔ سرور کائنات حضور پُرنور نبی کریم صلعم نے دست مبارک بلند کیا ۔ اسوقت صحابہ کرام نے سمجھا ۔ کہ غالباً طوفان نوح آجائیگا ۔ یا آسمان سے آگ برسے گی ۔ لیکن اس کے برعکس آنحضور نے ہاتھ اُٹھا کر یہ دعا فرمائی ۔ اَللّٰھُمَّ اھد قومی فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ۔ اے خدا میری قوم کو ہدایت فرما ۔ کیونکہ یہ لوگ اپنی جہالت کی وجہ سے مجھے رسول برحق نہیں تسلیم کرتے ۔ اس لئے مجھے ایذا وتکلیف

دیتے ہیں :

اللہ اللہ صبر و حلم اس کا نام ہے۔ باوجود فی الفور کو ایذا اتکلیف دینے کی قدرت رکھتے ہوئے آپ نے ان کے لئے ہدایت کی دعا فرمائی۔ دنیا کی تاریخ ایسی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ فی الحقیقت یہی وہ معجزہ ہے جو قیامت تک باقی رہیگا۔ مقصد اس دعا کا یہی تھا کہ صرف اپنی قوم اور امت پر اچھا اثر پڑے۔ آنحضرت کے نزدیک ہر مسلمان برابر تھا۔ حضور کی نظر مبارک میں ہر مسلمان خواہ وہ بادشاہ ہو۔ خواہ غریب یکساں حالت رکھتا تھا۔ حضور کا برتاؤ جس طرح مسلمانوں کے ساتھ تھا۔ ویسا ہی برتاؤ اور سلوک آپ نے یہودی اور عیسائی تنخواہ داروں کے ساتھ بھی کیا۔ اسلامی تاریخ کے صفحات اس کے شاہد ہیں۔ آپ نہ کسی غریب کے ساتھ کھانا کھانے میں عذر کرتے۔ اور نہ کسی غلام وغیرہ کو حقارت کی نظر سے دیکھتے۔ اگر کوئی غریب سے غریب دعوت کیواسطے کہتا۔ قبول فرما لیتے۔ اور جو کچھ سامنے رکھتا "تناول فرما لیتے۔ اگر کوئی صحابہ وغیرہ بیمار پڑتے تو آپ عیادت کو تشریف لے جاتے۔ اور ہر ممکن خدمت کرتے ایک یہودی کا لڑکا بیمار ہوگیا۔ حضور اس کی عیادت کو بھی تشریف لے گئے۔ آپ بچوں پر زیادہ شفقت فرماتے ان کے سروں پر دست شفقت پھیرتے۔ اور ان کو محبت سے پیار کرتے۔ بوڑھوں پر عنایت فرماتے بلکہ بوڑھوں اور بیواؤں کا سودا بازار سے خود خرید کر لا دیتے۔ جو راستے میں مل جاتا۔ اس کو پہلے خود سلام کرتے۔ ایک شخص حاضر ہوا۔ اور حضور کی ہیبت سے لرز گیا حضور نے فرمایا کچھ خوف نہ کرو۔ میں بادشاہ نہیں۔ بلکہ قریش کی ایک غریب عورت کا فرزند ہوں۔ یہ سب کام آپ نے صرف اپنی امت کو عملی تعلیم دینے کے لئے کیا۔ ورنہ ہزاروں آدمی خدمت کے لئے موجود تھے۔ لہٰذا مسلمانوں سے درخواست ہے۔ کہ وہ اپنی موجودہ اخلاقی حالت سدھاریں۔ اور رسول اللہ صلعم کے اسوۂ حسنہ پر عمل کریں۔ ادبار کی تمام کالی گھٹائیں فقط ہماری بداخلاقی اور بے عملی کا نتیجہ ہیں۔ آج اگر ہم پھر خیر القرون کی طرف راغب ہوں۔ تو انشاء اللہ بہت جلد ہماری کایا پلٹ جائیگی۔ کیونکہ خدا کا یہی وعدہ ہے۔ وَنَقْضًا اللّٰہ اتیا کمہ دایا نا فقط ؛

عبد الباسط متعلم جامعہ عربیہ دار السلام عمر آباد (مدراس)

رسول کا شان اور مسلم کا ایمان

اس پرفتن و فساد زمانے میں جتنے مذاہب بھی رائج ہیں۔ ہر ایک کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ کے علاوہ ایک دوسرے کے مذہب کی توہین و تذلیل کرتا کرتا یہاں تک ترقی کر جاتا ہے۔ کہ بانیان مذاہب پر بھی خوب سب و شتم سے برستا ہے۔ اس بہترین آزادی پر گو حاکمیت کی طرف سے کوئی سزا مقرر نہیں۔ مگر تاہم قانون قدرت ضرور ایسے دریدہ دہن کو بغیر سزا دیئے نہیں چھوڑتا جس سے ہر ایسے موقع پر مذہب و بانی مذہب کے صدق وکذب کا آشکارا ہونا بھی دنیا پر پوشیدہ نہیں رہتا کیونکہ یہ ایک خدائی فیصلہ ہے۔ جس سے کسی ذی فہم انسان کو انکار نہیں۔ اور نہ ہونا چاہیئے۔ آج کل جو بانیان مذاہب کی توہین کا بازار گرم ہے۔ اس کو بھی قانون قدرت کے فیصلے کے ماتحت ہی جانچنا چاہیئے۔ مثال کے طور پر مرزاجی کو ہی لیجئے ان کو مقدور بھر ہر مسلم و غیر مسلم کذاب مفتری وغیرہ دشنام دہی اور نہایت قبیح الفاظ سے[1] یاد کرتا ہے مگر ایسا کہنے والوں پر منجانب اللہ کبھی کوئی گرفت نہیں ہوئی۔ علیٰ ہذا القیاس یہی حال ہے۔ دیگر مذاہب کے بانیان کا۔ مگر ہمارے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم رحمۃ اللعالمین سید المرسلین کی عجیب شان شایان ہے۔ کہ جو بھی بدگوئی سے اٹھتا ہے۔ دنیا کی کوئی چیز بھی اس کو امن نہیں دیتی۔ اسی لئے وہ جلد از جلد سزایاب ہو کر ہمیشہ کے لئے داخل فی النار ہوتا ہے۔ جس سے مذہب اسلام و بانی اسلام علیہ السلام کی حقانیت کا بیّن ثبوت ملتا ہے۔ ذیل کا ایک ہی واقعہ عبرت کے لئے کافی ہے۔ حضرت مبار بن اسود رضہ اپنے کفر کے وقت کی حکایت نقل فرماتے ہیں۔ کہ ابولہب اور اس کے بیٹے عتبہ نے جب شام کو تجارت کے لئے جانے کی تیاری کی۔ تو میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ تو عتبہ نے کہا۔ کہ میں محمدؐ کے پاس جا کر ضرور اس کو ایذا دونگا۔ چنانچہ وہ حضور کے پاس آ کر حضور کو بہت سخت سست کہنے لگا۔ حضور نے اس کے حق میں اللّٰھُمَّ سَلِّطْ عَلَیْہِ کَلْبًا مِّنْ کِلَابِکَ فرمایا یعنی اے اللہ اس پر اپنے کتوں میں سے ایک کتے کو تسلط فرما۔ جب واپس آیا۔ تو ابولہب سے ذکر کیا۔ ابولہب نے کہا تو پھر اس نے تجھے کیا کہا۔ عتبہ بولا۔ کہ اس نے اللّٰھُمَّ سَلِّطْ عَلَیْہِ کَلْبًا مِّنْ کِلَابِکَ۔ ابولہب نے کہا۔ او بیٹا۔ واللہ اب میں تجھ سے ہرگز امن نہیں ہو سکتا۔ حضرت مبار رضہ فرماتے ہیں۔ کہ پھر ہم شام کو چلے۔ یہاں تک کہ ہم ایک ایسی جگہ پہنچے۔ جہاں شیر بہت تھے۔ پس ابولہب نے ہم سے کہا۔ کہ تم میری بڑائی اور اس حق کو جو تم پر ہے۔ خوب جانتے ہو۔ اس لئے میرے بیٹے عتبہ کی حفاظت کرنا تمہارا فرض ہے۔ کیونکہ میں محمدؐ کے کہنے سے ہرگز بے خوف نہیں ہو سکتا۔ تم اپنا سارا سامان میرے بیٹے کے گرد اگرد جمع کر کے اس کے چاروں طرف اپنے فراش لگاؤ حضرت مبار رضہ فرماتے ہیں۔ کہ ہم نے اسیطرح کیا۔ رات کو شیر آیا۔ اس نے سب کے چہرے سونگھے۔ جب اس کو وہ چیز نہ ملی جس کا وہ طلبگار تھا۔ تو

[1] یاد نہ ہو تو عیسائیوں کا یہ شعر سنئے ؎
ڈھیٹھ اور بے شرم بھی دنیا میں ہوتے ہیں مگر
سب پہ سبقت لیگئی ہے بے حیائی آپ کی !

معجم القرآن - اس میں الفاظ قرآنی جو حضور رسالتمآب کے ... ۵۹ ... (منیجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

سمت کہ اس نے ایک ایسی جست لگائی۔ جس سے وہ سامان کے اندر چلا گیا۔ پھر عتبہ کا چہرہ سونگھ کر ایک ہی جھٹکے سے اس کا سر توڑ ڈالا۔ اور چیر پھاڑ کر چلا گیا۔ اسی طرح اور بہت سے واقعات سے ثابت ہو چکا ہے۔ اور ہو رہا ہے۔ کہ ہمارے پیارے نبی سید محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر دریدہ دہنی کرنیوالا دنیا میں کبھی نجات نہیں پاتا۔ اور موجودہ دنیا میں اور نہ آخرت میں نجات پائیگا۔ کیونکہ یہ ایک خدائی فیصلہ ہے۔ جو ساڑھے تیرہ سو برس سے برابر چلا آرہا ہے اور چلا جائیگا۔ جس کو بجز تسلیم کرنے کے کوئی چارہ نہیں بس اسی معیار کے ماتحت مذہب اسلام کی صداقت معلوم کر لینی چاہیئے۔ لہذا میں مخالفین اسلام کو آواز بلند ہدایت کرتا ہوں۔ کہ وہ ہمارے پیارے نبی ہادی پر کبھی بھولے سے بھی لب کشائی نہ کریں۔ خواہ اندرون خانہ خود خلوت میں ہی کیوں نہ ہوں۔ کیونکہ وہ منتقم حقیقی جو اس کا مولا ہے۔ وہ ہر جگہ خوب جانتا ہے قصوری ہندو نے ایسی ہجو کا ہی نتیجہ اٹھایا ہے۔ مسلم کو مال خرچ کر دینا۔ اولاد قربان کر دینا۔ اور ماں باپ فدا کر دینا۔ حتی کہ اپنی جان عزیز کو بے جان کر دینا۔ اس سے کہیں زیادہ تر آسان ہے۔ کہ وہ اپنے حبیب پاک رسول مقبول کی شان میں کوئی حقیر لفظ سنے۔ کیونکہ مسلم کو اس کے حبیب کا یہ فرمان ہے:۔ لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین۔ یعنی تم میں کا کوئی مسلمان نہیں ہوتا۔ تا وقتیکہ میں اس کے نزدیک اسکے باپ بیٹے اور دنیا کے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ مسلم کو اس کی ہرگز پرواہ نہیں۔ کہ ایک کے بدلے میں بیسیوں نفوس ضائع ہوں۔ بلکہ ہزاروں کروڑوں بھی نہیں دنیا میں جبتک ایک مسلم کی جان میں جان ہے۔ وہ اپنے حبیب پاک کی عزت و ناموس پر مٹنے کو ہر طرح تیار ہے۔ کیونکہ اس کو الا احدی الحسنیین حاصل کرنے کی بڑی تمنا ہے یعنی مارے تو بھی مقصود حاصل مارا جاوے تو بھی۔ مگر جب دونوں حاصل ہوں۔ تو موقعہ غنیمت کو ہاتھ سے نہیں جانے دیتا۔ اس لئے میری مکرر ہدایت ہے۔ کہ سچے مذہب کے سچے ہادی پر لب کشائی کرنیوالا اپنی جان کو خواہ مخواہ خطرے میں نہ ڈالے۔ فقط۔ وما علینا الا البلاغ

خاکسار۔

احمد علی قلعہ دیدار سنگھ گوجرانوالہ

مسلمان کی تصویر قرآن اور حدیث میں

کہتے ہیں لوگ مسلمان تباہ ہیں
ہم کہتے ہیں مسلمان ہیں کہاں

روزانہ ہر خاص وعام کی زبان سے بعض ایسے جملے اور الفاظ سننے میں آتے ہیں۔ جن کو بولتا تو ہر شخص ہے۔ مگر سمجھتے تھوڑے ہی لوگ ہیں۔ کثرت استعمال نے ان کا ایک اجمالی مفہوم لوگوں کے ذہن نشین کر دیا ہے۔ بولنے والا جب ان الفاظ کو بولتا ہے۔ یا سننے والا جب انہیں سنتا ہے۔ تو وہی مفہوم مراد لیتا ہے۔ جو ذہن میں جما ہوا ہے۔ لیکن وہ عمیق معانی جنکے لئے وہ الفاظ وضع کئے گئے تھے۔ جہلا کے دماغ تو درکنار اچھے خاصے تعلیم یافتہ حضرات کے دماغ بھی ان معانی سے خالی ہوتے ہیں۔ بطور مثال لفظ "اسلام" اور "مسلمان" کو پیش کرتا ہوں کس کثرت کے ساتھ یہ دونوں الفاظ مستعمل ہیں اور کتنی ہمہ گیری کے ساتھ انہوں نے ہماری زبانوں پر قبضہ جما لیا ہے۔ مگر کتنے بولنے والے ہیں۔ جو ان کو سوچ سمجھکر بولتے ہیں۔ اور کتنے سامعین ہیں۔ جو ان کو سنکر وہی معانی مراد لیتے ہیں۔ جن کے لئے واضع نے انہیں وضع کیا تھا۔ غیر مسلموں کو تو جانے دیجئے۔ خود مسلمانوں میں ۹۹ فیصدی ایسے مسلمان ہیں۔ جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور اپنے مذہب کو اسلام کے لفظ سے تعبیر کرتے ہیں مگر نہیں جانتے۔ کہ مسلمان ہونے کے معنی کیا ہیں اور لفظ اسلام کا حقیقی مفہوم کیا ہے۔ مسلمان کا لفظ ہر خاص وعام کی زبان سے سنا۔ لغت کی کتابوں میں بھی اس لفظ کو سینکڑوں مرتبہ پڑھا۔ اخباروں میں بھی مسلمانوں نے چھپا ہوا دیکھا۔ لیکن یہ خاک نہ سمجھ سکا۔ کہ مسلمان کون قوم ہے۔ سنی سنائی کچھ باتیں کانوں میں پڑی ہوئی تھیں۔ ان کی بنا پر خیال کرتا تھا۔ کہ مسلمان اس کو کہتے ہیں۔ جس نے پتنگ بازی کبوتر بازی، مرغبازی، بٹیر بازی، قمار بازی، اور ہم چوں قسم کی تمام بازیوں کو اپنے حق میں رجسٹرڈ کرا لیا ہو۔ اور مسلمان اس کو کہتے ہیں۔ جس کا مایہ ناز پیشہ گداگری ہو۔ قلاش ہو۔ دھوکہ باز ہو۔ ہیجڑا ہو۔ چور ہو۔ چغلی خور ہو۔ بس اس سے زیادہ مسلمان کے متعلق دماغ میں تخیل نہ تھا۔

صورت کے اعتبار سے مسلمان کا تخیل بھی عجیب تھا۔ مسلمان اس کو سمجھتا تھا۔ جو خوب موٹا تازہ ہو۔ رخسارے پر داڑھی کے بال ہوں۔ جبین نیاز پر سجدہ کا سیاہ داغ پڑا ہو۔ سر پر عمامہ بندھا ہوا ہو۔ خوب لمبا چوڑا جبہ زیب بدن ہو۔ پیروں میں پاجامہ حد شرعی سے آگے نہ بڑھا ہوا ہو۔ غرض یہ خیالات مدت سے دماغ کو پریشان کر رہے تھے۔ مگر کچھ بھی سمجھ میں نہ آتا تھا کہ یہ مسلمان کون حضرات ہیں۔ ایک دن کتب خانے میں کتابوں کی دیکھ بھال کر رہا تھا۔ کہ ایک نہایت قدیم کتاب دستیاب ہوئی۔ اس کا نام "قرآن مجید" ہے یہ وہ کتاب ہے۔ کہ آجکل مغربی دور سلطنت میں اس کا پڑھنا اور سمجھنا تہذیب کے خلاف تصور کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس مقدس کتاب کی تلاوت وقرأت سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے فرشتے بغیر اجازت لئے گھروں میں گھس پڑتے ہیں۔ اس لئے لوگ اس کو نہیں پڑھتے۔ ہم نے اس کو پڑھنا شروع کیا۔ تو اس میں مسلمان کے اجزائے ترکیبی کی تشریح حسب ذیل جگہوں پر موجود تھی:۔

الٓمٓ ۔ ذٰلک الکتاب لاریب فیہ ھدی للمتقین ۔ الذین یومنون بالغیب ویقیمون الصلوٰۃ ومما رزقنٰھم ینفقون ۔ والذین یومنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالاٰخرۃ ھم یوقنون ۔ اولٰئک علیٰ ھدی من ربھم واولٰئک ھم المفلحون (بقرہ ع ۱ پ ۱)

یہ وہ کتاب ہے ۔ جس میں کوئی بھی شک نہیں ہے متقیوں کے لئے رہنما ہے ۔ جو بن دیکھی باتوں پر ایمان لاتے ہیں ۔ اور نماز قائم رکھتے ہیں ۔ اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے ۔ اس میں سے صرف کرتے ہیں ۔ اور جو کتاب تم پر نازل ہوئی اور جو تم سے پیشتر اُتریں ۔ ان سب پر ایمان لاتے ہیں ۔ اور آخرت کا بھی یقین رکھتے ہیں ۔ یہی لوگ ہیں اپنے پروردگار کے سیدھے راستے پر اور یہی لوگ آخر کار کامیاب ہوں گے ۔

دوسری جگہ :۔

انما المومنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم واذا تلیت علیھم اٰیاتہ زادتھم ایمانا وعلیٰ ربھم یتوکلون ۔ (انفال پ ۹)

" سچے مسلمان تو یہی لوگ ہیں ۔ کہ جب خدا کا نام لیا جاتا ہے ۔ تو ان کے دل مارے خوف ہیبت کے دہل جاتے ہیں ۔ اور جب اس کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں ۔ تو وہ ان کے ایمان کو اور زیادہ کر دیتی ہیں ۔ اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھتے ہیں "

تیسری جگہ :۔

قد افلح المومنون الذین ھم فی صلاتھم خاشعون ۔ والذین ھم عن اللغو معرضون ۔ والذین ھم للزکوٰۃ فاعلون والذین ھم لفروجھم حافظون ۔ الا علیٰ ازواجھم او ما ملکت ایمانھم فانھم غیر ملومین (مومنون پ ۱۸)

" ایمان والے کامیاب ہو گئے ۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی نمازوں میں عاجزی کرتے ہیں ۔ اور بے ہودہ نکمی باتوں سے منہ پھیرتے ہیں ۔ یہی لوگ ہیں ۔ جو زکوٰۃ دیا کرتے ہیں ۔ اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں ۔ مگر اپنی عورتوں پر یا اپنی لونڈیوں پر ان کو کچھ الزام نہیں "

چوتھی جگہ :۔

انما المومنون الذین اٰمنوا باللہ ورسولہ ثم لم یرتابوا وجاھدوا باموالھم وانفسھم فی سبیل اللہ اولٰئک ھم الصادقون (حجرات)

" کامل ایمان والے تو یہی لوگ ہیں ۔ جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے ہیں ۔ اور پھر کسی طرح کا شک وشبہ نہیں کیا ۔ اور اللہ کے راستہ میں جان ومال سے کوشش کی ہے یہی لوگ سچے مسلمان ہیں "

پانچویں جگہ :۔

یاایھا الذین اٰمنوا اٰمنوا " اے ایمان والو ایمان لاؤ "

یعنی ایمان کی زندگی بسر کرو ۔ یا بالفاظ دیگر اگر عقیدہ کے اعتبار سے مسلمان ہو گئے ہو ۔ تو اپنے اعمال وافعال کے لحاظ سے بھی مسلمان ہو جاؤ ۔ اور جاہلیت وبدینی کفر وشرک کی ناپاک زندگی کو چھوڑ دو "

ان اجزاء کی ترکیب سے جس قسم کا مسلمان بنتا تھا ۔ اب ویسا مسلمان نظر نہیں آتا ۔

اسی کتبخانے میں ایک اور کتاب دستیاب ہوئی ۔ یہ حدیث رسول کی کتاب تھی ۔ اس کے بہت سے اوراق کو کیڑوں نے ضائع وبرباد کر دیا تھا ۔ کچھ اوراق بچ رہے تھے ۔ ان کو دیکھنے لگا ان ورقوں میں مسلمان کی اصلی وحقیقی تصویر مل گئی ۔ اس تصویر میں غضب کی دلفریبی اور بلا کی کشش تھی ۔ اب پتہ چلا ۔ کہ حضرت مسلمان تو عجیب وغریب شے تھی ۔

اس تصویر کو لے کر ایک زمانہ دراز تک اِدھر اُدھر گشت لگایا ۔ شاہی محلوں میں تلاش کیا ۔ امیروں میں تلاش کیا ۔ مسجدوں میں کھوجا ۔ خانقاہوں میں ڈھونڈھا ۔ حکومت کے دفاتر میں جستجو کی ۔ کونسلوں میں تلاش کیا ۔ مگر آخر کار پریشانی بسیار کے بعد معلوم ہوا ۔ کہ اس قسم کے انسان کی پیدائش اب بالکل بند ہو گئی ہے ۔ دراز ریش ملے ۔ پیشانی پر سیاہ داغ والے ملے ۔ لمبے چوڑے عمامے سر پر باندھنے والے جبہ پوش حضرات سے ملاقات ہوئی ۔ بڑے بڑے دعوے والے صوفی ملے ۔ واعظ ملے ۔ مولوی ملے ۔ ناصح ملے لیڈر ملے ۔ مسلمان صورت ملے ۔ مگر مسلمان نہیں ملا ۔ وہ خوشنما رنگ جو گنبد خضرا کے مکیں (صلے اللہ علیہ وسلم) نے انسان کی نامکمل تصویر میں بھر کر اسے " مسلمان " کی دلکش ودلنواز صورت میں تبدیل کر دیا تھا ۔ ان میں وہ باطنی رنگ نہیں ہے ۔ یہ وہ ہیں جو گمراہ ہو چکے ہیں ۔ وحدت پرستی کو ترک کر کے مادہ پرستی کی جانب مائل ہو رہے ہیں ۔ یہ مسلمانوں کی وہ کاغذی تصویریں ہیں ۔ جن میں زندگی مفقود ہے ۔ اسلام کا مادہ لفظ سلم بفتحتین ہے ۔ اس کے معنی کسی چیز کے سونپ دینے ، طاعت وانقیاد اور گردن جھکا دینے کے ہیں ۔ اسلام کے معنی بھی یہی ہیں ۔ کہ انسان اپنے پاس جو رکھتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دے ۔ اس کی تمام طاقتیں اس کی تمام خواہشیں اس کے تمام جذبات اس کی تمام محبوبات غرض سر سے لیکر پیر تک جو کچھ اسکے اندر ہے ۔ اور جو کچھ اپنے سے باہر اپنے پاس رکھتا ہے ۔ سب کچھ ایک جذب ہینے والے (خدا) کے سپرد کر دے ۔ وہ اپنے تمام قوائے جسمانی ودماغی کے ساتھ خدا کے آگے سرنگوں ہو جائے ۔ اور ایک مرتبہ ہر طرف سے منقطع ہو کر اور اپنے تمام رشتوں کو توڑ کر اس طرح اس کی چوکھٹ پر گردن رکھ دے کہ پھر کبھی نہ اُٹھے ۔ نفس کی حکومت سے باغی ہو جائے اور احکام الٰہیہ کا محکوم ومنقاد ۔ اسی طریقہ کا نام " اسلام " ہے ۔ اور جو گروہ اس راستہ پر چلتا ہے ۔ اس کا نام " مسلم " (مسلمان) ہے ۔ ان تصریحات سے اسلام اور مسلمان کی وجہ تسمیہ معلوم ہو گئی ۔ اب ہم سب لوگوں کو جنھوں نے مردم شماری کے موقع پر اپنے آپ کو مسلمان ج

ہو گھبرایا سا جو [illegible] مسلمان کا [illegible] یہ سچ ہے [illegible] اسلام [illegible] آج ہماری حالت یہ ہے ۔ نہ وہ دین باقی نہ اسلام باقی

اک اسلام کا رہ گیا نام باقی ۔ ربنا وجعلنا مسلمین لک الخ (محمد اسحاق راکھوپوری از جمال پور)

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۱۰۵)

اِطلاع } چونکہ پادری سلطان محمد خاں صاحب کیطرف سے تفسیر القرآن کا مضمون تین مہینوں سے نہیں آیا - اس لئے سر دست دونوں صفحات اکمل البیان کو دیئے جاتے ہیں - تاکہ یہ جلد ختم ہو - مصنف صاحب سے بھی درخواست ہے - کہ جلد ختم کرنے کی کوشش کریں ؛

گذشتہ پرچے میں مولانا اسمٰعیل شہید قدس سرہ کی عبارت نقل ہوئی ہے - کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سب انبیاء و اولیاء کے سردار تھے - آج اسی کے متعلق ذکر ہے ؛

اور صفحہ ۵ میں فرماتے ہیں :-

اب سننا چاہیئے - کہ سردار کے لفظ کے دو معنی ہیں ایک تو یہ کہ وہ خود مالک مختار ہو - اور کسی کا محکوم نہ ہو - خود آپ جو چاہے - سو کرے - جیسے ظاہر میں بادشاہ - سو یہ بات اللہ ہی کی شان ہے - ان معنوں میں کہ اس کے سوائے کوئی سردار نہیں اور دوسرے یہ کہ رعیتی ہی ہو - مگر اور رعیتوں سے امتیاز رکھتا ہو - کہ اصل حاکم کا حکم اول اس پر آئے اور اس کی زبانی اوروں کو پہنچے - جیسا ہر قوم کا چودہری اور گاؤں کا زمیندار سو ان معنے سے ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے - اور ہر امام اپنے وقت کے لوگوں کا اور ہر مجتہد اپنے تابعوں کا اور ہر بزرگ اپنے مریدوں کا اور ہر عالم اپنے شاگردوں کا کہ یہ بڑے لوگ اول کے حکم پر آپ قائم ہوتے ہیں - اور پیچھے اپنے چھوٹوں کو سکھاتے ہیں - سو اسی طرح ہمارے پیغمبر سارے جہان کے سردار ہیں - کہ اللہ کے نزدیک ان کا مرتبہ سب سے بڑا ہے اور اللہ کے احکام پر سب سے زیادہ قائم ہیں - اور لوگ اللہ کی راہ سیکھنے میں ان کے محتاج ہیں ان معنے سے ان کو سارے جہان کا سردار کہنا کچھ مضائقہ نہیں - بلکہ ضرور یوں ہی جاننا چاہیئے اور ان پہلے معنوں سے ایک چیونٹی کا بھی سردار ان کو نہ جانیے - کیونکہ وہ اپنی طرف سے ایک چیونٹی میں بھی تصرف نہیں کر سکتے - انتہیٰ -

نیز مولانا شہید مرحوم صاحب تقویۃ الایمان کتاب منصب امامت صفحہ ۳ میں فرماتے ہیں :-

پس میگوئم - کہ مقامات انبیاء و کمالات ایشاں ہرچند بسیار از بسیار است و خارج از حد شمار کہ وراحصائے آں از مثل ما مردم کہ از احاد امتیم متعسر است بل متعذر ؛

یعنی پس کہتا ہوں - میں کہ مقامات انبیاء و کمالات ان کے ہرچند بسیار از بسیار خارج از حد شمار ہیں - اور ہم جیسے آدمیوں سے کہ احاد امت سے ہیں - اس کا احاطہ اور احصار دشوار ہے ؛

باقی کمالات و محامد انبیاء علیہم السلام خصوصاً جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم مولانا شہید مرحوم کے کلام سے آئندہ انشاء اللہ العزیز ہدیۂ ناظرین ہونگے جس سے ثابت ہوگا - کہ یہ حق اعتدال اہل توحید متبع سنت ہی کا خاصہ ہے ؛

پس ناظرین پر مسلمات مولوی نعیم الدین سے خود ان کی فریب کاری دربارۂ عطائے خزائن اور کنجیوں کی حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہوگئی - کہ ہرگز کوئی عالم میں حق تعالےٰ کے خزانوں کا مالک و مختار اور متصرف نہیں ہو سکتا - اِلّا جسقدر جس کو مالک الملک عزشانہٗ کی طرف سے عطا ہو - چنانچہ حق تعالیٰ قرآن پاک سورہ شوریٰ میں فرماتے ہیں -

لہٗ مقالید السمٰوٰت والارض یبسط الرزق لمن یشاء و یقدر انہ بکل شیء علیم ؛

یعنی اسیکی پاس ہیں - کنجیاں آسمانوں اور زمینوں کی - پھیلا دیتا ہے - روزی جس کے لئے چاہے اور اندازہ کی روزی دیتا ہے - جس کے لئے چاہے اور وہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے ؛

اور صحیح بخاری پارہ ۱۲ صفحہ ۱۴۹ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے :-

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما اعطیکم ولا امنعکم انما انا قاسم اضع حیث امرت (انتہےٰ)

یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : میں تمہیں دیتا ہوں - اور نہ میں تم سے روکتا ہوں - میں تو قاسم ہوں - جہاں مجھے حکم ہوتا ہے - میں صرف کر دیتا ہوں ؛

فتح الباری شرح صحیح بخاری میں مرقوم ہے والمعنی لا اتصرف فیکم بعطیۃ ولا منع برائی - ای لا اعطی احداً - ولا امنع احداً الا بامر اللہ ؛

یعنی اور معنی تصرف کرنے اور نہ روکنے کے عطیہ حق تعالیٰ کو اپنی رائے سے ہیں - یعنی نہ کسی کو عطا کر سکتا ہوں - اور نہ کسی کو منع کر سکتا ہوں - سوائے حکم اللہ تعالیٰ کے ؛

اور اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ ج ۳ صفحہ ۳۰۳ میں مرقوم ہے :-

عطا نمیکنم من شمارا ونہ منع میکنم - شمارا یعنی از نزد خود من قسمت کنندہ ام - می نہم آنجا کہ امر کردہ شدہ ام و میدہم کسی را کہ میدہانند مراد دادن دنیا دادن مال است یا تبلیغ وحی و علم و احکام است یعنی حق سبحانہ میدہد کسی را کہ میخواہد از علم و فہم و دہندہ اوست سبحانہ و قسمت آں بدست من است - انتہیٰ ؛

یعنی میں تمہیں نہ دیتا ہوں - نہ منع کرتا ہوں تمکو اپنی طرف سے میں تقسیم کرنیوالا ہوں - جس کے لئے مجھے حکم دیا جائے - مراد دینے سے مال ہے - یا احکام وحی اور علم پہنچانا ہے - یعنی حق سبحانہ و تعالیٰ دیتا ہے - جس کو چاہے علم و فہم دینے والا وہی حق سبحانہ و تعالیٰ ہے - اور تقسیم کرنا اس کا میرے ہاتھ میں ہے ؛

اور صحیح مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۰۸ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے :-

فلسفہ عبادت :- اسمیں اسلامی نماز کی فرضیت کی فلاسفی اور نوع انسانی کے لئے اسمیں فوائد کا بیان ہے - قیمت ۸/ (مینجر)

(۹)

الکاویہ علی الغاویہ – مصنفہ مولانا محمد عالم صاحب آسی

عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لا مالِكَ إِلَّا اللّٰہ - یعنی فرمایا نبی کریم صلعم نے کوئی مالک نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے "

اور صحیح بخاری پارہ ۱۲ ص۱۳۴ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:-

قال قام فینا النبی صلے اللہ علیہ وسلّم فذکر الغلول فعظّمہٗ وعظم امرہٗ قال لا الفین احدکم یوم القیامۃ علےٰ رقبتہ شاۃ لھا ثغاء علےٰ رقبتہ فرس لہ حمحمۃ یقول یارسول اللہ اغثنی فاقول لا املک لک شیئًا قد ابلغتک وعلیٰ رقبتہٖ بعیرلہٗ رغاء یقول یارسول اللہ اغثنی فاقول لا املک لک شیئًا قد ابلغتک وعلے رقبتہ صامت فیقول یارسول اللہ اغثنی فاقول لا املک لک شیئًا قد ابلغتک وعلےٰ رقبتہ رقاع تخفق فیقول یارسول اللہ اغثنی فاقول لا املک لک شیئًا قد ابلغتک "

" یعنی کھڑے ہوئے ہمارے درمیان میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم پھر آپ نے مال غنیمت میں خیانت کرنیکا ذکر فرمایا پس بڑا گناہ اور اس کے معاملہ کا بڑا سخت امر بتایا - فرمایا - میں تم میں سے کسی کو قیامت کے روز اس حالت میں نہ پاؤں - کہ اس کی گردن پر بکری سوار ہو - اور وہ بول رہی ہو - اس کی گردن پر گھوڑا سوار ہو - وہ ہنہنا رہا ہو وہ کہے یا رسول اللہ میری فریاد رسی فرمایئے پس میں کہوں کہ تیرے لئے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں - تحقیق میں پہنچا چکا - تجھکو احکام شریعت کے - اور اس کی گردن پر اونٹ بلبلا رہا ہو سو وہ کہے یا رسول اللہ میری فریاد رسی فرمایئے پس میں کہوں - کہ تیرے لئے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں - تحقیق میں پہنچا چکا تجھکو احکام شریعت کے اور اس کی گردن پر کپڑے وغیرہ ہلتے ہوئے ہوں - وہ کہے یا رسول اللہ میری فریاد رسی فرمایئے - پس میں کہوں کہ تیرے لئے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں - تحقیق میں پہنچا چکا تجھکو احکام شریعت کے اور اس کی گردن پر کوئی چڑھا ہوا ہو وہ کہے یا رسول اللہ میری فریاد رسی فرمایئے - پس میں کہوں کہ تیرے لئے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں تحقیق میں پہنچا چکا - تجکو احکام شریعت کے "

فتح الباری شرح صحیح بخاری میں مرقوم ہے -

ای من المغفرۃ لان الشفاعۃ امرھا الی اللہ

یعنی تمہاری مغفرت کا مالک نہیں ہوں - کیونکہ شفاعت کا حکم اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے "

اور شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ ج۳ ص۲۸۹ میں فرماتے ہیں:-

پس میگویم من مالک نیستم من مرترا چیزی را از خلاص دادن و دفع کردن ایں عذاب بتحقیق رسانیدم من ترا شریعت را - وترسانیدم ومبالغہ کردم و تو نشنودی "

یعنے پس میں کہونگا - مالک نہیں ہوں میں تیرے لئے کسی چیز کی خلاصی دلانیکا اور اس عذاب کے رفع کر دینے کا تحقیق پہنچا دیا - میں نے تیرے لئے شریعت کو - اور خوب ترا دیا - میں نے - اور تو نے نہ مانا یعنی شریعت کے احکام پر عمل نہ کیا "

اور جناب شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مستند مولوی نعیم الدین تحفہ اثنا عشریہ ص۱۷۵ میں فرماتے ہیں:-

در تفویض امر دین بہ پیغمبر سخن است تا بدیگر چہ رسد - مذہب صحیح آنست کہ امر تشریع مفوض بہ پیغمبر نمی باشد - زیرا کہ منصب پیغمبری منصب رسالت رسانیدن است نہ نیابت خداوند شرکت در کار خانہ خدائے آنچہ کہ خدا تعالیٰ حلال وحرام فرماید - آنرا رسول تبلیغ می کند - وبس از طرف خود اختیار ندارد و اگر تفویض امر دین بہ پیغمبرے شد - اورا عتاب چرا مے شد - حالانکہ او را عتاب واقع بسیار شل اخذ فدا از اسارئ بدر و تحریم ماریہ قبطیہ و اذن دادن منافقین در تخالف از غزوۃ تبوک وغیرہ ذالک عتاب شدید واقع شدہ "

لیکن سپرد اور حوالے کر دینے پیغمبر کو دین کی باتوں میں تو کلام ہے - پھر کسی دوسرے کی کیا مجال ہے مذہب صحیح ابہیں یہ ہے - کہ امر تشریعی حوالے پیغمبر کے نہیں ہوتا ہے - کیونکہ منصب پیغمبری منصب رسالت پہنچا دینا ہے - نہ نیابت خدا - اور نہ شرکت کارخانہ خدائے میں - جو کچھ کہ خدا تعالیٰ حلال وحرام کا حکم فرماتا ہے - اس کو رسول پہنچا دیتا ہے - اور بس رسول اپنی طرف سے کچھ اختیار نہیں رکھتا - اور اگر حوالے کر دینا امر دین کا پیغمبر کو ہوتا - تو ان کو عتاب کیونکر ہوتا - حالانکہ ان کو بہت سارے مواقع میں مثل اخذ فدیہ اسیران بدر اور تحریم ماریہ قبطیہ اور اجازت دینے منافقین کو تخالف غزوہ تبوک وغیرہ ذالک امور میں عتاب شدید واقع ہوا "

مولوی نعیم الدین کے اعلےٰ حضرت بریلوی کے ملفوظ حصہ سوم یونائیٹڈ انڈیا پریس لکھنؤ ص۹ میں مرقوم ہے -

" نبی کلام الٰہی کے سمجھنے میں بیان الٰہی کا محتاج ہوتا ہے - ثم ان علینا بیانہٗ -

اب ناظرین کرام نے ملاحظہ فرمایا - کہ اگر حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بقول مولوی نعیم الدین کے دنیا اور آخرت کے خزانوں کے مالک مختار ہوتے تو جس کو جو چاہتے - بلا حکم خدا تعالیٰ کے دیدیتے - کیونکہ مالک مختار کسی کے حکم کا محتاج نہیں ہوتا ہے - حالانکہ نصوص احادیث صحیحہ اور ارشادات شارحین ائمہ دین سے واضح ہو چکا - کہ کسی شئے کے مالک امر خداوندی میں نہیں ہیں - اگر مولوی نعیم الدین کو ان احادیث کشف وخواب میں کچھ گنجائش ہوتی - تو ضرور شارحین ائمہ کا کلام اپنی تائید میں پیش کرتے - یونہی کان دبا کر نکل نہ جاتے پس ان نصوص احادیث سے اعراض کرنیوالے خود اپنی آنکھیں پھوڑیں - اور سر میں خاک ڈال کر اپنے اندھے دل پر پتھر ماریں - اور اپنی بدبختیوں بدنصیبیوں کو سر پکڑ کر روئیں + (باقی دارد)

اہلحدیث کی توسیع اشاعت میں کوشش کیجئے

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

مطالبہ تشریح ۲۹ - مارچ ۱۹۳۵ء مطابق ۲۳ - ذوالحجہ ۱۳۵۳ھ اہلحدیث میں سوتیلی ساس کا نکاح دریافت کیا تھا۔ اس کے جواب میں صاف لکھا تھا کہ منکوحہ عورتوں کی سگی مائیں حرام ہیں۔ سوتیلی کی حرمت منصوص نہیں۔ (الا بالقیاس)

جائز یا ناجائز مدلل کسی حدیث کی کتاب کے حوالہ سے تحریر فرمائیں۔ کیونکہ ہم نے ایک سوتیلی ساس کے ساتھ نکاح کرنا ہے۔

بہشتی زیور حصہ چہارم کے سنگ کی سطر ۱۴ میں؟ مسئلہ درج ہے یہ مسئلہ ایک عورت ہے۔ اور اس کی سوتیلی لڑکی ہے۔ یہ دونوں ایک ساتھ اگر کسی مرد سے نکاح کریں تو درست ہے۔

مولوی عبدالسلام و حافظ عبدالحی خریدار اہلحدیث ۱۱۳۰۰

جواب پہلا جواب کافی تھا۔ کہ سوتیلی ساس سے نکاح جائز ہے۔ بہشتی زیور کی عبارت مرقومہ سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔ مزید یہ کہ منکوحہ کے ساتھ سوتیلی ماں کو جمع کرنا بھی جائز ثابت ہوا پس آپ بے کھٹکا نکاح کریں۔ (۲ر داخل غریب فنڈ)

س ع۱۴۰ - زید کی لڑکی ہندہ جس کی عمر اس وقت سولہ سال کی ہے۔ اور دو برس سے بالغہ ہے۔ اس کا نکاح نابالغی کی حالت میں زید نے عمرو کے لڑکے بکر کے ساتھ کر دیا۔ بکر بھی نکاح کے وقت نابالغ تھا۔ اسوقت بھی نابالغ ہے۔ اور تقریباً چار پانچ برس میں بالغ ہوگا۔

اب چونکہ بکر نابالغ ہے۔ اور ہندہ دو برس سے بالغہ ہو چکی ہے اسی بناء پر زید اور عمرو اور بکر ہندہ کے نکاح کو فسخ کرانا چاہتے ہیں اس لئے کونسی صورت ہو سکتی ہے؟ (سائل امان اللہ دہنی)

ج ع۱۴۰ - شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کا فتویٰ ہے کہ ولی نکاح ولی طلاق ہو سکتا ہے۔ اس لئے بوقت ضرورت لڑکے نابالغ کے باپ کو چاہیئے۔ کہ وہ نابالغ کی طرف سے خود طلاق دیدے۔ لڑکی کے ولی کو چاہیئے۔ کہ بعد طلاق فوراً کسی مناسب جگہ پر نکاح کر دے۔ ایسی حالت میں لڑکی کو ناحق روک رکھنا منع ہے۔ حسب ارشاد تعالیٰ ولا تمسکوھن ضرارا (الآیۃ)

نوٹ - صورت مرقومہ میں نکاح کرنیوالے بڑے ہی ظالم ہیں۔ جو فریقین کی عمر کا اندازہ نہیں کرتے۔ (۲ر داخل غریب فنڈ)

س ع۱۴۱ - دو بہنیں حقیقی موجود ہیں۔ ایک بہن زید کے نکاح میں ہے۔ دوسری کو بھی عقد میں لا سکتا ہے یا نہیں؟ ازروئے شرع شریف

ج ع۱۴۱ - دو بہنیں ایک وقت ایک ہی شخص کے نکاح میں جمع نہیں ہو سکتیں۔ لقولہ تعالیٰ وان تجمعوا بین الاختین (الآیۃ)

س ع۱۴۲ - نجاست کی حالت میں پان یا حقہ استعمال کر سکتا ہے یا نہیں کلی کرکے؟

ج ع۱۴۲ - نجاست سے مراد جنابت ہے تو جواب یہ ہے۔ کہ جنابت کی حالت میں کھانا پینا حرام نہیں۔ (۲ر داخل غریب فنڈ)

س ع۱۴۳ - زید ایک نوجوان لڑکا ہے۔ وہ ایسی ایک لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ جس نے زید کی ماں کا دودھ زید کے سب سے چھوٹے بھائی کے ساتھ پیا ہے۔ کیا ازروئے شرع دین متین میں زید کا نکاح اس لڑکی سے جائز ہے۔ جواب باحوالہ مستند کتاب سے ہو۔ (راقم نامعلوم)

ج ع۱۴۳ - نص قرآنی ہے۔ واخواتکم من الرضاعۃ اس کے ماتحت نکاح مذکور جائز نہیں۔ واللہ اعلم۔

س ع۱۴۴ - اسلامی جماعت یا مدرسہ میں بچوں یا طالبعلموں کو عسکریت کے قوانین قواعد وغیرہ یا یکلخت جمع یا منتشر ہونے کے واسطے بیگل یا سیٹی استعمال کیا جائے۔ عسکر کیواسطے ایسے آلے استعمال کرنے جائز ہیں یا نہیں۔ جواب قرآن وحدیث سے ہو۔

ج ع۱۴۴ - بطور امر مباح کے جائز ہے ایسے امور کی بابت ایک جامع حدیث شریف ملتی ہے۔ ذرونی ما ترکتکم (الحدیث)

یعنی جب تک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ تمکو حکم یا منع نہ کروں مجھ سے نہ پوچھا کرو۔ بلکہ اس امر کو جواز پر محمول جانا کرو۔ اللہ اعلم۔

(حق غریب فنڈ بذریعہ سائل)

(نوٹ) استفتاآت اسی قدر تھے (مفتی)

حضرت شیخ الکل محدث دہلوی رح پر افترا پردازی

حضرت شیخ الکل مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رح کے متعلق بعض ہمارے متعصب پرست احباب نے چند ایسی افواہیں اڑا رکھی ہیں۔ جن کو کبھی بھی غیر جانبدار شخص یقین نہیں کر سکتا۔ اور انہی باتوں کو مدارس عربیہ کی اپنی نازہستیاں کسی موقعہ پر طلبہ کے ذہن میں ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کہ یہ ابھی سے اس گروہ سے متنفر ہو جائیں۔ اور تقلید کی چار دیواری کو کسی قسم کا صدمہ نہ پہنچے۔ مگر یہ معلوم نہیں۔ کہ ریت کی دیوار کبھی قائم نہیں رہ سکتی۔ چنانچہ ذیل کی باتیں مدارس حنفیہ میں مشہور ہیں۔ اور رفتہ رفتہ عوام الناس تک پہنچ رہی ہیں۔ اس لئے میرا عین فرض ہے کہ میں کریں عوام کو آگاہ کروں۔

نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ حضرت شیخ الکل فقیہ اعظم محدث دہلوی نور اللہ مرقدہٗ ہدایہ شریف پر بیٹھ کر درس دیا کرتے تھے جب حنفی مذہب کا کوئی شخص مسئلہ دریافت کرنے آتا۔ تو نیچے سے نکال کر بتا دیتے تھے۔

حضرت فقیہ اعظمؒ کی بابت حضرت گنگوہی رح کو کشف ہوا۔ کہ وہ اپنے طلبہ سے بیان فرماتے ہیں حضرت شیخ الکل کا انتقال ہوگیا۔ اور قبر میں ان کا چہرہ قبلہ کی طرف سے پھر گیا۔ اللہ تعالیٰ اس مفتری وکذاب کو دونوں جہان میں روسیاہ کرے۔ آمین*

اسلامی پردہ :- اس رسالہ میں شرعی پردہ کی حقیقت اور اس کی حکمت کو قرآن و حدیث اور براہین عقلیہ ونقلیہ سے واضح کر کے مخالفین کو جوابات دیئے گئے ہیں قیمت ۴ر مع محصول ۵ر (مینجر)

* ناظرین عظام آپ خود اپنے گریبان میں منہ ڈال کر فیصلہ کریں۔ کہ یہ کہاں تک صداقت پر مبنی ہو سکتا ہے؟ (نسیم الانصاری آسی الہ آبادی غفرلہ مراد آباد)

متفرقات

حساب دوستاں ۱۰ جون میں جن حضرات کی قیمت اخبار و میعاد مہلت ختم ہے۔ ان کے نمبر خریداری درج ذیل ہیں۔ ان کو ملاحظہ فرما لینے کے بعد حتی المقدور جلد از جلد قیمت اخبار (فیس منی آرڈر قیمت اخبار میں سے ہی مجرا کر کے ۱۲/۱۲ قیمت سالانہ یا ۲/۱۲ قیمت ششماہی) بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں۔ اگر بقایا بھی ہو تو وہ ساتھ ہی ادا فرمائیں۔ اگر تنگدستی کی وجہ سے مزید مہلت درکار ہو۔ یا خریداری سے انکار ہو۔ تو ۲۷ جون سے پہلے پہلے دفتر ہذا میں بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع بھیجدیں۔ ورنہ ۲۸ جون کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا ؏

غریب فنڈ سے جن اصحاب کے نام اخبار جاری ہوتا ہے۔ ان کو میعاد ختم ہو جانے کے بعد مہلت وغیرہ نہیں دیجاتی۔ وہ اگر اخبار کا تسلسل جاری رکھنا چاہیں تو حسب قواعد داخلہ نئے سرے سے ارسال کر دیا کریں ورنہ اخبار بند کر دیا جائیگا ؏

نوٹ:۔ جن نمبروں کے اوپر م کا نشان ڈالا گیا ہے۔ ان کی طرف سے ۱۵ جون تک قیمت اخبار بھی موصول ہونی لازمی ہے۔ ورنہ بعدہٗ اخبار بند کر دیا جائیگا ؏

۲۶۰ - ۵۶۶ - ۷۱۰ - ۸۱۳ - ۸۸۷
۱۵۰۲ - ۱۶۷۵ - ۲۳۷۱ - ۲۴۹۸ - ۲۷۰۷
۲۷۸۳ - ۳۵۳۷ - ۴۳۰۷ - ۴۳۹۸ - ۵۱۰۹
۵۵۳۷ - ۵۶۳۸ - ۵۷۱۳ - ۵۸۸۶ - ۶۰۶۶
۶۴۹۳ - ۶۹۲۳ - ۷۰۳۸ - ۷۰۷۷ - ۷۷۰۹
۷۸۷۴ - ۷۹۳۸ - ۷۹۷۳ - ۸۰۶۳ - ۸۲۹۹
۸۳۵۷ - ۸۳۷۲ - ۸۳۷۵ - ۸۷۶۷ - ۸۹۶۳
۹۰۳۹ - ۹۲۲۲ - ۹۲۹۳ - ۹۳۳۱ - ۹۴۶۳
۹۴۹۴ - ۹۶۰۹ - ۹۶۸۹ - ۹۸۹۹ - ۹۹۳۰۰
۹۹۳۸ - ۹۹۴۹ - ۹۹۹۱ - ۱۰۱۱۱ - ۱۰۱۷۰ - ۱۰
۱۰۱۸۵ - ۱۰۲۳۷ - ۱۰۳۰۷ - ۱۰۳۰۹ - ۱۰۳۱۳
۱۰۵۳۰ - ۱۰۵۳۸ - ۱۰۵۸۹ - ۱۰۶۲۲ - ۱۰۶۵۰
۱۰۶۵۹ - ۱۰۶۶۶ - ۱۰۶۶۷ - ۱۰۶۶۸ - ۱۰۹۷۹ - ۱۰۵۳
۱۰۸۴۴ - ۱۰۸۹۶ - ۱۰۸۸۹ - ۱۰۹۰۱ - ۱۰۹۵۲
۱۰۹۵۳ - ۱۰۹۶۱ - ۱۱۰۶۰ - ۱۱۱۶۲ - ۱۱۱۷۱ - ۱۱۱۷۷
۱۱۱۸۶ - ۱۱۱۸۷ - ۱۱۲۰۷ - ۱۱۲۰۳ - ۱۱۳۰۳ - ۱۱۳۱۰
۱۱۳۰۱۲ - ۱۱۳۱۶ - ۱۱۳۵۱۷ - ۱۱۳۹۲ - ۱۱۴۰۴ - ۱۱۴۰۶
۱۱۴۰۷ - ۱۱۴۰۸ - ۱۱۴۱۱ - ۱۱۴۱۷ - ۱۱۴۲۰ - ۱۱۴۳۱
۱۱۴۳۲ - ۱۱۴۸۷ - ۱۱۵۵۱ - ۱۱۶۳۱ - ۱۱۶۴۱ - ۱۱۶۴۷
۱۱۶۵۱ - ۱۱۶۶۳ - ۱۱۶۶۶ - ۱۱۶۶۷ - ۱۱۶۶۸ -
۱۱۶۷۰ - ۱۱۶۷۱ - ۱۱۶۷۳ - ۱۱۶۷۷ - ۱۱۶۷۹ -
۱۱۶۸۲ - ۱۱۶۸۳ - ۱۱۶۸۶ - ۱۱۶۹۱ - ۱۱۶۹۷ - ۱۱۷۱۷
۱۱۷۵۶ - ۱۱۷۷۶ - ۱۱۷۷۸ - ۱۱۷۸۷ - ۱۱۷۸۹ -
۱۱۷۹۵ ؏

غریب فنڈ:۔ ۹۱۶۲ - ۹۸۳۹ - ۱۱۶۴۲ -

یاد حبیب کو تازہ کرنے کے لئے

اہلحدیث کا نبی نمبر

ملاحظہ فرمائیں۔ جسمیں حضور انور صلعم کی سیرت مبارک پر مفصل حالات درج ہیں جنکو مختلف عنوانوں پر متعدد اہل علم حضرات مثلاً قاضی محمد سلیمان صاحب مرحوم مصنف رحمۃ للعالمین۔ منشی محمد سردار خاں صاحب امرتسری۔ مولوی حسن میاں صاحب پھلواروی۔ مولوی ابوالقاسم صاحب بنارسی۔ قاضی محمد اکمل صاحب قادیانی نے سپرد قلم فرمایا ہے۔ قیمت ۲ر محصول ڈاک ؁ر

منیجر ”اہلحدیث“ امرتسر

میلاد محمدی مولوی محمد صاحب ایڈیٹر اخبار محمدی دہلی نے اس رسالہ میں قرآن شریف، احادیث، اجماع، فقہ، اصول وغیرہ۔ و نیز مذاہب اربعہ کے مسلّم الثبوت حوالجات سے مروجہ میلاد کا بدعت اور ناجائز ہونا ثابت کیا ہے۔ قیمت ۲ر دفتر اخبار محمدی دہلی سے طلب کریں +

یادگار رمزا میں اشتہار آخری فیصلہ اخلاق مرزا و عقائد مرزا بیان کئے گئے ہیں۔ آٹھ صفحہ کا ٹریکٹ ہے۔ قیمت مرقوم نہیں۔ پتہ ذیل سے

ملسکت ہے:۔ حکیم عبدالخالق ڈیروی۔ خطیب جامع مسجد اہلحدیث منڈی پتوکے ضلع لاہور +

مولوی حکیم محمد اسحٰق صاحب ساکن دہاراں ضلع سیالکوٹ جہاں کہیں تشریف رکھتے ہوں۔ فی الفور مجھے اطلاع دیں؎ خاکسار غلام رسول مجاہد از کالا افغاناں ضلع گورداسپور۔

تلاش نسخہ مجھے عرصہ سے پیشاب کے ہمراہ یورک ایسڈ آتا ہے۔ گاہے گاہے ریت بھی آتی ہے اور درد عرق النساء بھی تمام جوڑوں میں ہوتا رہتا ہے ناظرین میں سے کسی صاحب کو کوئی مجرب نسخہ یاد ہو تو مجھے اطلاع دیں ؏ راقم محمد شفیع اہلحدیث کھیوہ ضلع گجرات +

عزیز عطاء اللہ کو نسبتاً بہت آرام ہے کمزوری ابھی باقی ہے۔ پارہ ٹمپریچر بھی ابھی معتدل نہیں ہوا۔ مخلصین کی دعا سے بہت جلد مکمل صحت کا یقین ہے ؏

میری تکلیف میں درد گھٹنہ کو ابھی بکلی آرام نہیں ہوا۔ چلتے وقت تکلیف ہوتی ہے۔ مخلصین سے دعا کی ضرورت ہے + ابوالوفا

شائقین تفسیر ثنائی اردو

کو

خوشخبری

جلد ششم بھی چھپ گئی

جن اصحاب کے پاس اس جلد کی کمی ہے۔ قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجکر یا بذریعہ وی پی طلب فرمالیں قیمت عہ ۲ روپے فی جلد۔

منیجر ”اہلحدیث“ امرتسر

[illegible] ڈاکٹر [illegible] حسین صاحب [illegible] ۲۰۲ مجربات درج ہیں۔ قیمت [illegible]

مُلکی مطلع

حجاز پر نعمۃ اللہ کی ناشکری

شذرہ

حجاز (مکہ مدینہ کا حصہ) عرب میں ایک ایسا حصہ ہے۔ کہ ہر کلمہ گو مسلم کو اس کی بہتری سے خوش اور ابتری سے ناخوش ہونے کا حق حاصل ہے۔ حکومت عرب کے زوال کے بعد ترک ملک عرب خصوصاً حجاز پر حکمران رہے:

اس زمانہ میں کیا تھا؟ نہ حدود شرعیہ کا رواج تھا۔ نہ چوری اور ڈاکہ کے انسداد کا انتظام۔ کسی حاجی کا لوٹے مارے بچکر آجانا کسی ولی اللہ کی کرامت کا کرشمہ خیال کیا جاتا تھا۔ حدود شرعیہ کی بابت تو یقین ہوچکا تھا۔ کہ ترک یورپ کے دباؤ سے مجبور ہیں۔ یورپ چونکہ اجرائے حدود شرعیہ کا مخالف ہے اس لئے ترکی حکومت بھی مجبور ہے لیکن حجاز کے متعلق خدائی غیرت نے جوش مارا۔ تو نجد سے بارانِ رحمت کے بادل اُٹھے۔ اور حجاز پر برسے۔ آج وہی حجاز ہے جہاں حدود شرعیہ اسی طرح جاری ہیں۔ جس طرح زمانہ خلافت راشدہ میں جاری تھیں۔ امن و امان کی بابت تو یہ حال ہے۔ کہ دشمن سے دشمن بھی اعتراض نہیں کرسکتا:

مسلمان اگر فروعی اختلاف سے قطع نظر کریں تو حکومت نجدیہ کو ساری دنیا کی اسلامی حکومتوں سے افضل اور بہتر ماننے میں ان کو تامل نہیں ہوسکتا اہل حدیث کی رواداری دیکھئے۔ ترکی حکومت حنفی تھی اس کے عمال مذہب سے بے پرواہ تھے۔ حجاز میں حدود شرعیہ کا اجرا نہ تھا۔ تاہم اہل حدیث گروہ ترکی حکومت کا اسی طرح خیرخواہ تھا جسطرح حنفی تھے ایام جنگ میں جانی اور مالی امداد کرنا اپنا فرض جانتا تھا۔ جس کا ثبوت دینے کی ضرورت نہیں۔ مگر آج خاص خیال کے ہمارے چند حنفی دوست حکومت نجدیہ کی مخالفت میں اُدھار کھائے بیٹھے ہیں۔ یہاں تک کہ حکومتِ یمن (جو نیم شیعہ ہے) اور حکومتِ حجاز کی جنگ کے زمانہ میں یمنیوں کی فتح کی تمنا کرتے اور خواب دیکھتے تھے۔ آخر ہوا کیا؟ حصحص الحق

ناظرین حیران ہوں گے۔ کہ آج یہ بے وقت راگنی کیوں چھیڑی؟ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ لاہور کے پختہ حنفی اخبار سیاست کے مالک جناب سید حبیب صاحب نے ۲۱ تا ۲۳ مئی کے پرچوں میں جلالۃ الملک ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ پر بہت کچھ اظہار غیظ وغضب کیا۔ جس کا ہر فقرہ اپنے ماقبل سے زیادہ تیز ہے۔ ہمارے خیال میں سید صاحب نے پنجابی نبی مرزا صاحب قادیانی کے حق میں مخالفت کے باوجود بھی ایسے سخت الفاظ استعمال نہ کئے ہوں گے جو آج ایک اسلام کے سچے خادم تاجدار کے حق میں لکھے ہیں۔ ہم اپنے ناظرین کے پاس خاطر صرف نمونہ کے طور پر ایک فقرہ نقل کرتے ہیں جس کی شیرینی کا گواہ ہر ایک سامع اور صداقت کا گواہ ہر ایک حاجی ہوگا۔ چنانچہ سید صاحب لکھتے ہیں:۔

"آہ! آج ابن سعود کی غداری کی وجہ سے نہ صرف جزیرۃ العرب بلکہ خود حجاز پر اسلام کی جگہ صلیب کا جھنڈا لہرا رہا ہے۔"

(۲۳۔مئی ص۳ کالم ۲)

اس فقرے کی صداقت کے لئے ہم آپ ہی کے ہمخیال بلکہ پیرادہ پیر بھائی حضرت پیر جماعت علی شاہ صاحب علی پوری اور ان کے ہمراہی بلکہ خلیفہ خاص ڈاکٹر میر ہدایت اللہ امرتسری سے شہادت طلب کرتے ہیں۔ کیا آپ اسے منظور کریں گے؟

ہائے تعصب تیرا بُرا ہو۔ ہم اس قسم کی تحریر کا جواب نہ دیتے۔ مگر سید صاحب نے لگے ہاتھوں ہم پر اور جماعت اہلحدیث پر بھی سنگین الزام دھر دیا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"میں یہ کہنے سے گریز نہیں کرسکتا۔ کہ مساجد کی بربادی اور بے گناہ مسلمان مردوں، عورتوں بوڑھوں اور بچوں کی عزت اور عصمت اور جان ومال کی بربادی ابن سعود کے ایسے گناہ تھے جن سے محض ہم عقیدہ ہونے کی بنا پر اہل حدیث کو چشم پوشی کرنا مناسب نہ تھا۔" (سیاست ۲۳ رمئی ص۳ کالم ۱)

اہلحدیث نے اگر ایسا کیا۔ تو محض نامناسب نہیں بلکہ سخت ناجائز کام کیا۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ اہل حدیث کی نگاہ آپ کی طرح باریک بین نہیں۔ وہ بیچارے سطحی خیال کے سیدھے سادے مسلمان ہیں۔ ان میں اتنی بینائی کہاں کہ وہ چیز دیکھیں جو آپ اتنی دُور بیٹھے دیکھ اور لکھ رہے ہیں۔ اور دیری سے حاجیوں کو گواہ پیش کرتے ہیں۔ جس کا اظہار آپ ان الفاظ میں کر رہے ہیں:۔

"آج جو لوگ حج کو جاتے ہیں۔ ان سے پوچھکر دیکھ لو۔ جدہ پر انگریزوں کی نائب قونصل احسان اللہ خانصاحب بہادر کی حکومت ہے۔ اور یوں ابن سعود کے ماتھے پر کلنک کا وہ ٹیکہ لگ چکا ہے۔ جس کی مثال اسلام کی تقریباً چودہ سو سال کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ یعنی ارض مقدسہ حجاز کے اکثر حصوں پر نصاریٰ کی بالواسطہ حکومت قائم ہوچکی ہے۔ مگر افسوس کہ اہلحدیث جماعت کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔" (۲۳ رمئی ص۳ کالم ۱)

ہم سید صاحب کی صاف بیانی کی داد دیتے ہیں۔ مگر سب حاجیوں سے کیسے پوچھتے پھریں۔ آپ انہی دو بڑے حاجیوں سے شہادت دلوادیں۔ جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں:۔

"پیر صاحب علی اور ڈاکٹر میر ہدایت اللہ امرتسری"

منشی احسان اللہ کو ہم جانتے ہیں۔ ان کی خدمت کی نوعیت بھی ہمکو معلوم ہے۔ لیکن اس خدمت کو حکومت کہنا خاص سید صاحب کی اصطلاح ہو۔ تو ممکن ہے۔ ورنہ اس کو حکومت کہنا کسی طرح بھی جائز نہیں۔ منشی احسان اللہ صاحب ہندوستانی

حاجیوں کی تکلیفات سننے اور ان کا انتظام کرنے کے لئے حکومت انگریزی کی طرف سے مقرر ہیں۔ چونکہ موصوف ہندے پر متعین ہیں۔ اس لئے معزز سمجھے جاتے ہیں۔ مگر حکومتی اختیار کیا۔ ان کو تو حجاز میں بھی خاص اختیار نہیں۔ ہاں ہندوستانی رعیت کوئی کام خلاف منشا انگریزی حکومت کرے۔ تو اس کی نگرانی کرنے ہوں گے۔ اور بس اس طرح کے اختیارات تو ہر حکومت کی کونسل کو حاصل ہیں۔ فرانس کی ہو یا روس کی افغانستان کی ہو یا ایران کی کسے باشد۔ اس کو حکومت کہنا خاص سید صاحب کی اصطلاح ہو۔ تو تعجب نہیں ؛

حاجیوں پر خفگی حاجیوں کا کثرت سے جانا بھی سید صاحب کو ناپسند ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:-

"جب حجاج کم ہوئے تھے۔ تو ابن سعود کی عقل درست ہوگئی تھی۔ مآثر و مقابر کو اس نے درست کرا دیا تھا۔ لیکن خدا بھلا کرے (ہندوستانیوں) سے سمجھے۔ عبدالقدیر بدایونی جیسے لوگ دیکھ کر کہ کسی کے فتح سے حج کرنے سے انہیں مالی فائدہ ہوتا ہے۔ حج کو اُٹھا دو رہے" (۲۳ مئی)

واقعی بہت برا کیا۔ کہ حج کرنے چلے گئے مگر ہم حیران ہیں کہ سید صاحب جیسے بے لوث سمجھنے والے کی نگاہ اتنی دور جدایوں پر جا پڑی۔ اور پاس ہی علی پور کے مشہور صوفی حضرت پیر جماعت علی شاہ صاحب کو یاد نہ کیا۔ جو ہر سال مع خدم و حشم حج کو جاتے ہیں۔ حالانکہ نماز باجماعت حرم میں نہیں پڑھتے۔ کیا اس کا نام سہو و نسیان ہے یا رعایت خاصہ ؟

سید حبیب صاحب کی غیرت ملی کی ہم داد دیتے ہیں۔ لیکن واقعات کو ان کی رائے کے تابع نہیں کر سکتے۔ سلطان ابن سعود کی اسلامی رواداری کا ثبوت پوچھنا ہے۔ تو امام یمن سے پوچھئے۔ جن کو باوجود مکمل طور پر مغلوب ہونے کے آزاد کر دیا گیا۔ ورنہ آج قانون دول اور قانونِ شریعت کی رُو سے نہ حکومت یمن ہوتی نہ امام یمن۔ نہ بانس ہوتا۔ نہ بانسری بجتی۔ سید حبیب صاحب یا کوئی اور ان کا ہمخیال خاص تاریخ اسلام میں نہیں۔ تاریخ دنیا میں اس کی مثال دکھائیں۔ تو ہم جانیں ؛

سید صاحب ! سلطان ابن سعود اسلامی خدمت میں ایسا منہمک ہے کہ آپ کو اور آپ کے ہمخیالوں کو مخاطب کر کے کہتا ہے ؎

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤ گے نہیں
گرچہ ڈھونڈو گے چراغِ رُخ زیبا لے کر

ناظرین کرام قرائن بتا رہے ہیں کہ ملک عرب زیر سایہ جلالۃ الملک بام ترقی پر پہنچیگا۔ انشاءاللہ۔ آپ لوگ دعا کرتے رہیں ؛

اَللّٰھُمَّ انصر من نصر دینك واخذل من خذل دینك ؛　　آمین !

سرکاری اطلاع

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

حکام محکمۂ صحت عراق کی طرف سے ایک تار بدیں مضمون موصول ہوا ہے۔ کہ بمبئی اور کراچی سے آنے والے ہندوستانی مسافروں پر جو بندشیں ہیضہ کا ٹیکہ لگوانے کے متعلق عائد تھیں۔ حکومت عراق نے انہیں واپس لے لیا ہے۔ لیکن یہ بندشیں بنوز ڈیک (عرشہ) کے مسافروں پر بدستور عائد رہیں گی۔ اور ان کے لئے ہیضہ کا ٹیکہ لگوانا لازمی ہوگا ؛ (لاہور ۲۱ مئی ۱۹۳۵ء ع ۹۷۵)

سرکاری اطلاع

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

حکومت ہند کو مندرجہ ذیل مکتوب برطانوی نقیبہ بصرہ کی طرف سے موصول ہوا ہے:-

بمبئی سے جو مسافر یہاں آئیں۔ ان کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ چیچک کے ٹیکا کا سارٹیفکیٹ اپنے ہمراہ لائیں ؛

(لاہور ۲۱ مئی ۱۹۳۵ء نمبر ۹۷۳)

سرکاری اطلاع

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

انڈین ٹریڈ یونینز ایکٹ ۱۹۲۶ء کے ماتحت پنجاب میں جو ٹریڈ یونین درج رجسٹر کی گئی ہیں۔ ان کے ارکان و عہدیداران کی واقفیت کے لئے اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ گذشتہ سال کی مانند حکومت پنجاب نے پنجاب میں ان رجسٹرڈ یونینوں کے حساب کی مفت پڑتال کرانے کا انتظام کیا ہے۔ جو اس غرض سے صاحب رجسٹرار ٹریڈ یونینز پنجاب (ڈائرکٹر محکمہ صنعت و حرفت پنجاب) لاہور کی خدمت میں درخواست کریں۔ لہٰذا جو ٹریڈ یونین اس رعایت سے فائدہ اٹھانے کی متمنی ہوں۔ اور ۱۹۳۴-۳۵ء کے حسابات کی مفت پڑتال کرانی چاہیں۔ وہ ۱۰ جون ۱۹۳۵ء سے پیشتر رجسٹرار کے پاس تحریری درخواست بھیجدیں ؛

(لاہور ۲۳ مئی ۱۹۳۵ء۔ نمبر ۱۰۰۹)

مسلمانوں کا دور جدید

اور

ہندوستان کا مستقبل

(مولفہ و مرتبہ مولوی عبدالقیوم ملک صاحب بی اے علیگ)

یہ پروفیسر لوتھارپ سٹاڈرڈ کی نیو ورلڈ آف اسلام کا اردو ایڈیشن یعنی صدی سابقہ و حال کی اسلامی جدّ و جہد کا اصلی فوٹو۔ مشرق قریبہ میں مغربی سیاست بعد از جنگ کی مفصّل روئداد، ہندوستان کے سیاسی اقتصادی اور معاشرتی تغیرات کی دلچسپ کیفیت، اور ان سب کی بنا پر آنے والے امکانات کا صحیح جائزہ قیمت عہ

خون کے آنسو اس کتاب میں بتلایا گیا ہے۔ کہ مسلمانوں کی موجودہ روش ان کے لئے تباہ کن ہوگی۔ اگر وہ اس تباہی سے بچنا چاہتے ہیں۔ تو ان کو فوراً روش بدل دینی چاہیے۔ اور ان تدابیر پر عمل کرنا چاہیئے جو انکی فلاح و بہبود کی ضامن ہیں اس کتاب میں ان تدابیر پر تفصیل سے بحث کی گئی ہے قیمت ۸؍

مینیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

مومیائی ۲۴/۵۱

مصدقہ علمائے اہلحدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل دوق، دمہ، کھانسی، ریزش، کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے۔ ... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال ہوتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے۔ تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہوجاتا ہے۔ مرد عورت بچے، بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۱۲ /عہ آدھ پاؤ ۷ پاؤ بھر ۱۲/ ۲ تے مع محصولڈاک، ممالک غیر سے محصولڈاک علاوہ۔

تازہ ترین شہادات

جناب حکیم محمد بشیر الدین صاحب پٹنہ

"میں کئی سال سے آپ کی مومیائی کا خریدار ہوں بفضلہ بہت موثر اور مفید پاتا رہا۔ اسوقت ایک چھٹانک روانہ فرما کر مشکور کریں۔"

(۲۳ اپریل ۱۹۳۵ء)

جناب دولت خاں صاحب ڈومریا گنج

"جن مریضوں کے لئے ۸ چھٹانک مومیائی منگوائی تھی۔ انہیں بفضل خدا بہت فائدہ ہے ایک چھٹانک کی اور ضرورت ہے۔ جسقدر جلد ممکن ہو۔ بھیجدیں۔" (۲۸ اپریل ۱۹۳۵ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ:-

حکیم محمد سردار خاں پروپرائیٹر

دی میڈیسن ایجنسی امرت سر

مغلظات مرزا ۲/۴

مرزا غلام احمد قادیانی کی بیشمار گالیوں کا ایک ایسا آئینہ ہے۔ جسمیں ان کی اخلاقی تصویر اس طرح عریاں نظر آتی ہے۔ کہ بیحیائی و بیغیرتی بھی شرمندہ ہو جاتی ہے۔ آخر میں ان گالیوں کو بلحاظ حروف ہجی ردیف وار لکھکر "اخلاق مرزا" کو برہنہ کیا گیا ہے۔ کتابت، وطباعت دیدہ زیب صفحات ۲۰، تقطیع ۲۰/۲۶ قیمت فی نسخہ ۵/ تقسیم واشاعت کیلئے اٹھارہ روپیہ سینکڑہ ایک کتاب کے لئے ۵/ آنہ کے ٹکٹ بھیجئے۔

ملنے کا پتہ: (مولوی) نور محمد مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

اکسیر عثمانی ۵/۱۲

آنکھوں سے پانی بہنا، نگاہ کی کمزوری، پلکوں کا اڑنا، روہے پرانی لالی، جالا، پھولی، ناخونہ وغیرہ وغیرہ سخت مہلک امراض چشم کے لئے دفع کرنے میں بفضلہ اکسیر کا کام کرتا ہے۔ گرمی وجلن دور کرکے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا محافظ ہے۔ نمونہ ۲/ قیمت فی تولہ ایک روپیہ ۸/ مع محصولڈاک

پتہ:- ایس۔ ایم عثمان اینڈ کو آگرہ

قادیان میں زلزلہ برپا کردینے والی لاجواب کتاب

حالات مرزا ۲/۱۲

یعنی

مرزائی مذہب کی اصلیت

اپنے مضمون میں بالکل انوکھی، قادیانی تحریک کے لئے شمشیر براں ہے۔ قیمت صرف ۵/ ہے۔ بیرونجات سے منگوانے والے حضرات ۶/ کے ٹکٹ بھیجکر منگوا سکتے ہیں۔

پتہ:-

محمد اسحٰق امرتسری کتبخانہ حقانی امرتسر

صحابہ کرامؓ کی بیویوں کے حالات زندگی کا مطالعہ کرنا ہو تو

پیروی صحابیات

منظوم پنجابی ملاحظہ فرمائیں۔ قیمت ۸/

مینجر اہلحدیث امرتسر

ہندوستانی ممیرے کا سرمہ ۹/۵

سیاہ وسفید، رجسٹرڈ ۱۶۵۷ء

یہ آنکھوں کی اکسیر و بینظیر دوا ہے۔ سینکڑوں روپیہ کی دوائیں اچھے سے اچھے علاج جن بیماریوں میں فائدہ نہ دیتے تھے۔ اس سرمہ سے فائدہ ہوا۔ آنکھوں سے پانی بہنا، نگاہ کی کمزوری، روہے، اگرے، رکہ جینی، پرانی لالی، جالا، پھلی، جیرٹ، ناخونہ، ایسے سخت امراض میں چند دن لگانے سے آنکھیں بھلی چنگی معلوم ہوتی ہیں۔ دماغی محنت کرنے والوں کی گرمی جلن دور کرکے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا نگہبان ہے۔ نمونہ ۱/ کا ٹکٹ بھیج کر منگوالو۔ اور آزما لو۔ قیمت فی تولہ عہ/ مع خوبصورت سرمہ دانی و سلائی کے ۱۲/ تولہ، سرمہ سفید قسم اعلےٰ سچے موتیوں وبیش قیمت ادویات سے مرکب نہایت سریع الاثر قیمت عللہ روپیہ تولہ (منگوانے کا پتہ)

مینیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

نوٹ:- مسافران ریل کی سہولیت کو اسٹیشن ہردوئی پر بھی سرمہ فروخت ہوتا ہے ✦

تمام دنیا میں بے مثل ۳۲/۵۱

سفری حمائل شریف

مترجم ومحشی اردو کا ہدیہ، چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم ومحشی

اردو کا ہدیہ سات روپے

ان دونو بینظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

عبد الغفور غزنوی مالک کتبخانہ انوار الاسلام امرتسر

(۲۰۵)

سرمہ نور العین ۲۵/۲۱

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی وجہ یہی ہے۔ کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بےنظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ/

منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

اطلاع } ہماری مشہور ہر دلعزیز خوش ذائقہ ایجاد "اکسیر ہاضمہ" کا استعمال کرنا اور ہر وقت ہر گھر میں رکھنا ضروری ہے۔ کیونکہ یہ تمام شکایتوں کو دور کر کے معدہ کو مقوی کرتا ہے۔ اور بدن میں خون صالح پیدا کر کے تندرستی بڑھاتا ہے۔ اور دائمی قبض، بدہضمی، درد شکم، اور نفخ ہوجانا، کمی اشتہا یعنی بھوک نہ لگنا۔ کھٹے ڈکار آنا۔ منہ سے بدمزہ پانی آنا۔ ضعف معدہ وبائی امراض، ہیضہ اسہال وپیچش وغیرہ اور دیگر امراض میں مثل تریاق کے حکمی تاثیر رکھتا ہے۔ بھوک بڑھاتا ہے۔ سخت سے سخت غذا فوراً ہضم کرتا ہے۔ چہرہ پر رونق، رعب وجاہت پیدا کرتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد استعمال کرنے سے کھانا فوراً ہضم ہو کر طبیعت ہلکی پھلکی اور دل خوش ہوجاتا ہے۔ اس سے معمولی غذا بھی مقویات کا کام دیتی ہے۔ فساد خون کو زائل کر کے رنگ بدن صاف شفاف رکھتا ہے۔ پژمردہ طبیعت کو خورسند کرتا ہے۔ اور وہم وفکر دور کرتا ہے۔ اس سے وقت پر جادو کا اثر ہوتا ہے۔ دل۔ دماغ جگر وغیرہ اعضائے رئیسہ کو طاقت پہنچتی ہے۔ قیمت فی ڈبہ عہ/ محصول ۵/

اکسیر موتی دانت ۔ دانتوں کی جلد بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ اور دانت سفید موتیوں کی طرح چمکیلے ہوجاتے ہیں۔ قیمت صرف ۸/ محصول ۵/

ملنے کا پتہ

اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ کوچہ جٹاں امرتسر ۳۰۸/۹

اہلحدیث بھائیوں کے واسطے بےنظیر تحفہ

سرمہ مفید عالم ۱۲/۲

قیمت فی شیشی عہ/

دافع آشوب چشم دھند۔ جالا۔ غبار، پڑبال، ککری، روہے، پھولا۔ نزول الماء۔ پلکوں کا گرجانا۔ ابتدائی موتیابند تمام امراض کے لئے مفید ہے۔ تین شیشیوں کے خریدار کو ایک شیشی مفت محصول معاف ملنے کا پتہ حکیم سید نیک عالم شاہ بمقام گھوڑیالہ براستہ بھوپالوالہ پنجاب

ضرورت ہے } سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ (گورنمنٹ ریکگنائزڈ) کے لئے ہر قابلیت کے طلباء کی جو بجلی کا کام سیکھنا چاہیں۔ یاد رہے۔ کہ پنجاب، فرانٹیر اور صوبہ دہلی میں ماسوا سکول ہذا کے بجلی کی کوئی پرائیویٹ درسگاہ ودکل گورنمنٹ کی منظور شدہ نہیں ہے۔

پراسپکٹس مفت۔

منیجر

فتنہ خلق قرآن } خلیفہ مامون کے زمانہ میں مسئلہ خلق قرآن پر معتزلہ اور اہل سنت میں بہت مباحثے ہوئے۔ مگر امام عبد العزیز بن یحییٰ رحمۃ اللہ کا مباحثہ اس بارہ میں بہت مشہور ہے۔ جو دربار خلافت میں ہوا تھا۔ اصل کتاب عربی میں تھی۔ مگر ابو یحییٰ عبد الغنی سوہدروی نے اس کا اردو زبان میں ترجمہ کیا۔ اور باب بندی بھی کی۔ غرضیکہ یہ کتاب قابل دید ہے۔ قیمت صرف ۶/ پتہ:۔

دفتر اہلحدیث امرتسر

رسالہ تقسیم میراث } میراث یعنی ورثہ کی تقسیم قرآن کریم اور احادیث صحیحہ سے مفصل ومدلل بیان کر کے ان کی مثالیں اور نقشہ جات دیکر رسالہ عام فہم پیرایہ میں لکھا گیا ہے۔ قیمت صرف ۳/

ملنے کا پتہ

دفتر اہلحدیث امرتسر

کتب عملیات وتعویذات

قرآن کے عملیات } قرآن پاک کی عدیم النظیر اور تیر بہدف عملیات کا یہ اردو مجموعہ متقدمین کی بہت سی معتبر اور مستند عربی تصانیف کی مدد سے تیار کیا گیا ہے جن کا حوالہ ساتھ ساتھ درج کیا گیا ہے۔ ایک ایک امر کے متعلق کئی کئی مجرب اور آسان عملیات درج کئے گئے ہیں۔ مثلاً حب، حلال، بغض، تسخیر خلائق وجنات ہلاکت اعداء، دولتمندی، فراخ رزق، آسیب شناخت چور تقاضائے حاجات، حصول اولاد، تسخیر حکام، نظر بد حصول ملازمت، بدن کی کل بیماریاں، نورانیت قلب، زیادتی علم، قید سے نجات پانا۔ آئندہ حالات وغیرہ معلوم کرنا، غرض انسانی زندگی کی ہر ضرورت اور ہر مشکل کا روحانی اور رحمانی علاج اس کتاب میں مل سکتا ہے۔ قیمت ۸/

رسول اللہ کے عملیات } اس کتاب میں سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے تمام عملیات حدیث کی مستند کتابوں سے بڑی محنت کے ساتھ جمع کر دیئے گئے ہیں۔ ہر عمل کے ساتھ حدیث کی کتاب کا حوالہ دیا گیا ہے۔ چنانچہ اس کتاب میں ہر مقصد میں کامیاب ہونے ہر دکھ درد کے مٹانے اور ہر مصیبت سے نجات حاصل کرنے کے لئے عملیات نبوی درج ہیں۔ قابل دید کتاب ہے۔ قیمت ۵/

کتاب التعویذات } مصنفہ نواب صدیق حسن صاحب بھوپالی۔ اسمیں وہ تمام اعمال قرآنی وحدیثی جمع کئے گئے ہیں۔ جن کو بزرگان دین مختلف مشکلات میں اپنا معمول بناتے تھے۔ قیمت صرف ۶/

عملیات مشائخ } اسمیں اہل اسلام کے مشہور اولیاء اللہ کے عملیات اور وظائف دین و دنیا کی حل مشکلات کے لئے درج کئے گئے ہیں۔ قیمت صرف ۶/

ملنے کا پتہ:۔

منیجر "اہلحدیث" امرتسر

ahmadimuslim.de

ماہ ربیع الاوّل میں پڑھنے کیلئے قابل قدر علمی تحائف!

رحمۃ للعٰلمین یہی وہ کتاب ہے۔ جسے ہندوستان اور بیرون ہند میں وُہ قبولیّت حاصل ہے۔ جو اور کسی کتاب کو نہیں ہو سکی۔ یہی وہ کتاب ہے۔ جو اپنوں اور بیگانوں میں یکساں مقبول ہوئی جسے اہل حدیث بھی پسند کرتے ہیں۔ اور احناف بھی جس کی شیعہ بھی تعریف کرتے ہیں اور قادیانی بھی۔ یہی وہ کتاب ہے جسے جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن نے اپنے نصاب میں شامل کر لیا ہے۔ اور جامعہ عباسیہ بہاولپور نے بھی جسے جامعہ ملّیہ دہلی بھی اپنے لئے ضروری سمجھتا ہے۔ اور مدرسۃ العالیہ دیوبند بھی۔ یہی وہ کتاب ہے۔ جس کے مدّاح علماء بھی ہیں۔ اور فضلاء بھی، وکلاء بھی مؤرخین بھی اس کے ثناخوان ہیں۔ اور فلاسفر بھی محدّث بھی اس کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ اور مفسّر بھی۔ کتابت اور طباعت بہت اعلیٰ قیمت جلد اول عہ روپے جلد دوم ہے جلد سوم عہ۔

تاریخ المشاہیر اگر آپ دنیا کے پچاس مشہور ریفارمروں عالموں حکیموں، شاعروں، بادشاہوں، وزیروں جرنیلوں کے دلچسپ حالات اور سوانحعمریاں پڑھنا چاہتے ہیں۔ تو آج ہی تاریخ المشاہیر منگالیں۔ تاریخ کی بہترین کتاب ہے۔ جس سے آپ بیسیوں سبق اور سینکڑوں نصیحتیں حاصل کر سکتے ہیں۔ اور اپنی زندگی کو سنوار سکتے ہیں۔ تاریخ المشاہیر میں چونکہ پچاس بزرگوں کی سوانحعمریاں درج ہیں۔ اس لئے بلا مبالغہ یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ یہ اکیلی کتاب پچاس کتابوں کا کام دیتی ہے۔ ہر اردو خوان کا فرض ہے۔ کہ وُہ اسے منگا کر خود پڑھے۔ اور دوسروں کو سنائے تاکہ سب کی اصلاح ہو جائے۔ مجلّد عہ روپے بے جلد عیر۔

سفرنامہ حجاز جس میں حرمین پاک کی ہر چیز۔ اور ہر مقام کی صحیح تاریخ مناسکِ حج کا دلچسپ بیان، فرضیت حج کے عقلی دلائل، معلومات صحیحہ کا ذخیرہ، اقوام عرب کے حالات مع نقشہ جات درج ہیں قابل دید ہے۔ کتابت طباعت عمدہ قیمت عیر۔

الجمال والکمال یہ کتاب قاضی محمد سلیمان صاحب مرحوم پٹیالوی کی لاجواب تصنیفات میں سے ایک ہے۔ اس کتاب میں سورہ یوسف کی تفسیر نہایت عالمانہ و محققانہ انداز سے لکھی گئی ہے۔ قابل دید ہے۔ ضخامت ۲۷۴ صفحات قیمت عیر۔

سیرۃ ابن ہشام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تمام سوانح عمریوں میں سب سے پہلی کتاب ہے۔ علامہ ابو محمد عبدالملک نے اصلی کتاب عربی زبان میں لکھی تھی۔ اب اس کا اردو ترجمہ ہے۔ حضور صلعم کے شجرہ نسب سے شروع کر کے تا وصال حق مکّی و مدنی غزوات وغیرہ کو مفصل طور پر قلمبند کیا ہے۔ صحت واقعات کو خاص طور پر ملحوظ رکھا ہے ضخامت ۵۱۲ صفحات عہ۔

خاتم الانبیاء مسمی بہ وجیز السیر لخیر البشر۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مختصر مگر جامع سوانح عمری سیرت کی نہایت مستند کتاب، زاد المعاد، ابن ہشام حلویہ، سرور المحزون، دروس السیرۃ وغیرہ سے سلیس اردو میں جمع کی گئی ہے۔ ان مشہور اوہام کا جواب دیا گیا ہے۔ جو مخالفین اپنی کور باطنی سے آفتاب نبوت پر کیا کرتے ہیں۔ قیمت ۱۰ر

نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب مصنفہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔ آنحضرت صلعم کے حالاتِ پیدائش سے لے کر وفات تک کل واقعات و جملہ سیر و معجزات خصوصاً واقعہ معراج حضرت مولانا نے نہایت عالمانہ و محققانہ انداز سے قلمبند کئے ہیں ضخامت ۲۸۰ صفحات۔ قیمت عہ۔

صدیق اکبر رضؓ خلافت اسلامیہ کے علمبردار اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مبارک زندگی کے حالات اور عہد صدیق کے شاندار واقعات کا ذکر۔ از خواجہ عباد اللہ اختر قیمت عہ

الفاروق خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی جنگی، سیاسی انتظامی تدابیر، فتوحات اسلامی کا سیلاب۔ مسلمانوں کی عظمت و شوکت، دلیری و شجاعت و شہامت۔ ایثار و اولو العزمی۔ صداقت و مساوات، غیر قوموں سے حسنِ سلوک، پاکیزہ اخلاق و عادات اور صاحبِ دولت و حکومت اور مالدار ہونے کے باوجود سپاہیانہ اور سادہ زندگی کے واقعات۔ ہر مسلمان اس کے مطالعہ سے ایک کامیاب ہستی بن سکتا ہے۔ دنیائے اسلام کا نقشہ بھی ساتھ دیا گیا ہے۔ قیمت عہ

ذو النورین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ خلیفہ سوم کی زندگی کے مبارک حالات اور عہد عثمانی کے واقعات قابلہ

ahmadimuslim.de

ہیں۔ کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۴ر

اسد اللہ } حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی سوانح عمری۔ آپ کے مبارک حالات زندگی۔ قیمت ۴ر۔

پیروی صحابیات } مصنفہ مولوی عبد الکریم صاحب فیروزپوری صحابہ کرام کی بیویوں کے حالات (پنجابی نظم میں) قیمت ۸ر

سیف اللہ } حضرت خالدؓ بن ولید سپہ سالار اعظم افواج اسلامیہ کی سوانح عمری۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۴ر۔

ازواج النبیؐ } حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے حالات مع حسب نسب پیدائش تا وفات کے حالات عمدہ پیرایہ میں درج ہیں۔ قیمت ۸ر

اشاعت اسلام یعنے دنیا میں اسلام کیونکر پھیلا } بانی اسلام صلے اللہ علیہ وسلم سے لے کر صحابہ کرام رضوان علیہم اجمعین کے زمانہ تک کے وہ صحیح و مستند حالات کہ جن سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام دنیا میں اپنی حقانیت وصداقت کے ذریعے سے ہی عالمگیر ومحیط ہوا۔ مبلغین و واعظین ومقررین کے واسطے محض یہ کتاب کافی ہے مولفہ فخر الہند مولانا حبیب الرحمٰن صاحب دیوبندی۔ کتابت وطباعت اعلیٰ ضخامت ۵۳۶ صفحات قیمت ۲ر

تعلیمات اسلام } اسلامی تعلیم کی حقانیت، خصوصاً اسلام کے مسئلہ استشارہ کو عالمانہ انداز میں تحریر فرمایا ہے جو حضرت مصنف کا ہی حق ہے۔ از مولانا حبیب الرحمٰن صاحب دیوبندی۔ کتابت، طباعت کاغذ بہت عمدہ۔ قیمت صرف دس آنہ (۱۰ر)

انتصار الاسلام } پنڈت دیانند جی سرستی کے دس اعتراضات کا جواب جو کہ اس نے مقام رڑکی مجمع عام میں کئے تھے۔ از مولانا محمد قاسم صاحب دیوبندی۔ قیمت ۶ر

کائنات روحانی } جسمیں ثابت کیا گیا ہے۔ کہ عالم جسمانی کے لئے جیسا کہ زمین باعث زندگی ونجات ہے۔ اسی طرح کائنات روحانی کے قرآن حکیم کی تعلیم باعث زندگی ونجات ہے

پیٹنٹ دوائیات اور ہندوستان

جس میں انگلستان۔ جرمنی۔ فرانس امریکہ اور ہندوستان کی رائج الوقت تین صد دوائیوں کے سربمہر نسخوں کو جنکی بدولت کئی کمپنیاں کروڑوں روپے کما چکی ہیں۔ بے نقاب کر دیا گیا ہے۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)

قیمت صرف ۵ر

جواب ترکی بترکی } آریہ سماج کے ان اعتراضات کا جواب ہے۔ جو آریوں نے میرٹھ میں کئے تھے۔ از مولانا محمد قاسم صاحب دیوبندی۔ قیمت ۴ر

حجۃ الاسلام } اثبات توحید و رسالت کے بیش بہا مضامین۔ از مولانا محمد قاسم صاحب دیوبندی قابل دید رسالہ ہے۔ کتابت طباعت کاغذ عمدہ، ضخامت ۴۰ صفحات۔ قیمت ۸ر

قبلہ نما } انتصار الاسلام کا دوسرا حصہ۔ استقبال قبلہ اور بت پرستی کا باہمی فرق۔ اور حقیقت استقبال قبلہ کی بیان فرما کر آریوں کے اعتراضات کو رد کر دیا ہے۔ قیمت ۴ر

سوانح ابوذر غفاریؓ } مصنفہ مولانا مناظر احسن صاحب گیلانی پروفیسر جامعہ عثمانیہ دکن۔ حضرت ابوذر غفاری کی نتیجہ خیز وسبق آموز سوانح حیات۔ ... کی تحقیق ہر مسلمان ... کا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔ ضخامت ۱۳۸ صفحات قیمت ۱۲ر

حیات خضر } از مولانا سید اصغر حسین صاحب۔ خضر علیہ السلام کی سوانح از قرآن و احادیث و تواریخ صحیحہ۔ قیمت ۴ر

جمال القرآن } علم تجوید کا نہایت سہل رسالہ قیمت ۲ر

العقل والنقل } مولانا شبیر احمد صاحب کی معرکۃ الآرا تصنیف جس میں ثابت کیا گیا ہے۔ کہ عقل سلیم اور نقل صحیح میں کبھی تعارض نہیں ہو سکتا۔ قابل دید کتاب ہے۔ قیمت ۱۰ر

مہر نبوت } بچوں کے لئے سیرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے مختصر حالات۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۴ر

غایۃ المرام } اس میں قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی نے حیات عیسٰی علیہ السلام کا عالمانہ ثبوت دیا ہے۔ فرمایئے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۶ر

جملہ کتب کے ملنے کا پتہ:۔

دفتر "اہلحدیث" امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲:- یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۳ — نمبر ۳۲

اخبار اہلحدیث امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفےٰ بجان مسلم داشتن

مسئول مدیر ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہوں گے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	عـہ
رؤسا وجاگیرداران سے "	۸ؔ
عام خریداران سے "	۵ؔ
" " ششماہی	۳ؔ
ممالک غیر سے سالانہ	۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - -	۲؍

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ مولوی فاضل مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۵- ربیع الاول ۱۳۵۴ھ مطابق ۷ جون ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

لمعات برق - - - - - صہ
انتخاب الاخبار - - - - - ص۲
وہابیت پر بہتان - - - - - ص۳
بیانات مرزا صاحب - - - - - ص۷
لمعات برق ص۸ جماعت اہلحدیث کیا کررہی ہے ص۸
حضرت سید القوم اور اخبار اہلحدیث - ص۸
اولامستم النساء ص۹ - نمازیوں کی ترقی کیونکر ہوسکتی ہے ص۹
متفقہ فیصلہ متعلقہ شادی بیاہ ص۱۰ - اکمل البیان ص۱۱
بیعت بازی پر تبصرہ - - - - ص۱۳
پنجابی اہلحدیثوں کی خدمت میں گذارش - ص۱۴
متفرقات ص۱۵ - ملکی مطلع - - ص۱۵
اشتہارات - - - - ص۱۶-۲۰

"لمعات برق"

(مولوی برق صاحب بیاپوری کے قلم سے)

ہم قولِ محمدؐ سنتے ہیں، ہم قولِ محمدؐ کہتے ہیں
فرقت میں رسولِ برتر کی، الفت میں حبیبِ داور کی
اسرار محبت میں اُن کے، کچھ ایسے ہوئے اب وارفتہ
اللہ کرے وہ ساعت ہو، روضہ ہونگاہوں کے آگے
لازم ہے یہ بزم عالم میں، کچھ کہہ دینا کچھ سُن لینا
اقوالِ رسول، افعالِ نبی پر جینا مرنا لازم ہے
کچھ غور کریں کچھ فکر کریں، کچھ سوچیں سمجھیں دیکھیں بھی

اس پر نہیں کچھ اسکی پروا، دشمن کیا ہمیں کہتے ہیں
روکے سے نہیں رُکتے آنسو، آنکھوں تو بہ بہتے ہیں
کچھ اسکی ہمیں پرواہی نہیں، کیا کہنے والے کہتے ہیں
اللہ کے بندے بس یہ دعا، اللہ سے کرتے رہتے ہیں
جو سُنا ہے ہم سنتے ہیں، جو کہنا ہے ہم کہتے ہیں
ہم قول پہ جیتے رہتے ہیں، ہم فعل پہ مرتے رہتے ہیں
ہم پڑھ کے محمدؐ کا کلمہ، کیا کرتے ہیں کیا کہتے ہیں

عصیاں کی اندھیری راتوں میں جب کفر کی بدلی ہوتی ہے
اُس وقت ہدایت کی بجلی ہم برق گراتے رہتے ہیں

پیارے نبی کے پیارے حالات، مؤلفہ مولوی فیروز الدین صاحب ڈسکوی، اسمیں آنحضرت صلعم کے مستند حالات زندگی بیان کئے گئے ہیں اور قرآن مجید

انتخاب الاخبار

مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری کی اپیل کے فیصلے کی اطلاع تادم تحریر ہذا نہیں آئی۔ خدا انجام خیر کرے۔

مقامی امرتسر میں گرمی بہت شدت کی پڑتی ہے صبح نو بجے سے ہی گرم لو چلنے لگ جاتی ہے۔ مگر رات کو سردی کافی ہوتی ہے۔ اطبا کا خیال ہے کہ یہ خنکی مضر صحت ہے۔

—— ۲ جون کو ۸ بجے شام ٹیرنس ہال میں ایک اجلاس ہوا۔ جس میں مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مدیر "اہلحدیث" نے منشیات کے نقصانات پر ایک مؤثر تقریر فرمائی۔ (نامہ نگار)

—— سردار گوربخش سنگھ مونگیا ڈسٹرکٹ و سشن جج امرتسر سے جہلم تبدیل ہو گئے ہیں۔

گرمی کی شدت لاہور، آگرہ، الہ آباد اور دیگر کئی شہروں سے گرمی کی شدت کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ الہ آباد میں تو گرمی سے کئی اموات واقع ہوئی ہیں۔ جن میں ایک سپرنٹنڈنٹ پولیس بھی تھے۔ مدراس وغیرہ سے بھی سرسام ہو جانے کی شکایات آ رہی ہیں۔

زلزلہ سے تباہی ۳۱ مئی کو صبح ۳ بجے کوئٹہ اور اس کے نواح میں قیامت خیز زلزلہ آیا۔ جس کے جھٹکے پنجاب کے دوسرے کئی شہروں میں محسوس ہوئے لاہور، امرتسر کے علاوہ کلکتہ میں بھی اسی وقت زلزلہ کے جھٹکے آئے۔ اخبارات میں کوئٹہ کی بربادی کی ۲ جون تک جو خبریں شائع ہوئی ہیں ان سے اندازہ لگایا جاتا ہے کہ تقریباً پچاس ہزار نفوس ہلاک و مجروح ہوئے ہیں۔ ابھی بیس ہزار انسان زیر ملبہ دبے ہوئے ہیں۔ جن کو نکالنے کے لئے فوج، پولیس اور دیگر امدادیں بھیجی گئی ہیں۔ ریلیف فنڈ بھی کھولے گئے ہیں۔ مجروحین کی چھ سپیشل ٹرینیں لاہور پہنچ چکی ہیں ابھی مزید کی امید ہے۔ (مفصل پھر)

—— جاپان میں بھی یکم جون کو زلزلہ آنے سے سینکڑوں آدمی ہلاک و مجروح ہو گئے۔ متعدد سرکاری و دیگر عمارتیں منہدم ہو گئیں۔

—— لنکومن (نبراسکا) میں بجلی کی کڑک اور متعدد جگہ بکثرت بارشیں ہونے سے تمام ندی نالے زیر آب ہو گئے۔ متعدد مکانات مسمار اور ۲ سو افراد غرق آب ہو گئے۔

مختصرات ضلع شیخوپورہ کے ایک موضع توریہ کی دو سکھ لڑکیاں دریائے راوی کی نذر ہو گئیں۔

—— لاہور ریلوے سٹیشن کے نزدیک ایک نوجوان مسلمان نے ریلوے گاڑی کے نیچے آ کر خودکشی کر لی۔

—— لندن کی ایک اطلاع ہے کہ انڈیا بل ماہ جولائی میں پارلیمنٹ سے پاس ہو جائیگا۔ اور اگست میں ملک معظم اس کی منظوری دیدیں گے۔

کوئٹہ میں ہیبتناک زلزلہ
کے متعلق
قادیانی پریس کیا کہتا ہے؟

—— مہاراجہ صاحب جے پور کا شاہی محل جس پر تقریباً نوے لاکھ پونڈ خرچ ہوئے ہیں۔ تمام سنگ مرمر کا بنا ہوا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ تاج محل آگرہ کا ثانی ہے۔

—— مسٹر پٹیل نے مسٹر سوبھاش چندر بوس کے نام ایک لاکھ روپے کی وصیت کی ہوئی تھی مشہور ہو رہا ہے کہ گورنمنٹ یہ روپیہ مسٹر بوس کو وصول نہیں ہونے دیگی۔ کیونکہ اس کو خیال ہے یہ روپیہ گورنمنٹ کے خلاف تحریکوں میں خرچ نہ کیا جائے۔

غیر ملکی ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں گداگری قانوناً ممنوع قرار دی گئی ہے۔ اس کی خلاف ورزی کرنے والوں کو سزا دی جاتی ہے۔ چنانچہ گذشتہ چودہ ماہ کے عرصہ میں پانچ ہزار دو سو گداگر گرفتار کئے گئے۔

—— برلن کا ایک اخبار راوی ہے کہ جو شخص ہر ہٹلر کی ذات پر ناکام حملہ کرے گا۔ اسے سزائے موت دی جائے گی۔

—— برلن کی خبر ہے کہ فادر ایچانن نامی ایک راہب کو فرانسکنی برادرز سوسائٹی کو ناجائز طور پر امداد پہنچانے کے الزام میں دس سال قید بامشقت اور ۳ لاکھ مارک جرمانہ کی سزا دی گئی ہے۔ نیز پانچ سال کے لئے ملکی حقوق سے بھی محروم کر دیا گیا۔

—— مسٹر ڈی ویلرا (صدر آئرلینڈ) نے اعلان کیا ہے کہ موجودہ مالی سال میں گورنر جنرل کا عہدہ منسوخ کر دیا جائے گا۔

—— ڈبلن (آئرلینڈ) کی اطلاع ہے کہ آئرش ری پبلکن آرمی کے ممبروں کی گرفتاری کے بعد مسٹر ڈی ویلرا کی زندگی خطرہ میں پڑ گئی ہے چنانچہ انہوں نے اپنی حفاظت کے لئے پہرہ مقرر کر رکھا ہے جو چوبیس گھنٹہ رہتا ہے۔

—— ضلع لاہور کی پولیس نے دو ملزم گرفتار کئے ہیں۔ جو سترہ سال سے مفرور تھے۔ ان پر قتل کے الزام میں اب ایک مقدمہ دائر کیا جائے گا۔

—— دھولپور میں ایک لڑکے کو پولیس نے گرفتار کیا۔ جس کی خانہ تلاشی لینے سے ۱۶۰ ہتھیار برآمد ہوئے

—— شملہ کے قریب چند مزدور ایک پہاڑی کاٹ رہے تھے۔ جس کا ایک ٹکڑا گرنے سے تین مزدور ہلاک اور دو مجروح ہو گئے۔

شکر اللہ!

عزیز عطاء اللہ کو اب صحت ہے۔ نقاہت باقی ہے۔ میرے گھٹنے کی تکلیف میں تخفیف ہے بالکلیہ دور نہیں ہوئی۔ (ابوالوفاء)

مغالطات مرزا عرف الہامی بوتل
کا مطالعہ کیجئے
جنہیں آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ مرزا صاحب قادیانی

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۵ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ

وہابیت پہ بہتان

کس روز تہمتیں نہ تراشا کئے عدو
کس دن ہمارے سر پہ نہ آرے چلا کئے

دنیا میں اہل باطل کا ہمیشہ سے دستور چلا آیا ہے کہ جب کبھی حق کے سامنے دلیل پیش کرنے سے عاجز آجاتے ہیں۔ تو اہل حق پر تہمتیں لگا کر عوام کو ان سے بدگمان کیا کرتے ہیں۔ لیکن جب اہل حق کی کوشش سے اس بہتان کی لغویت نمایاں ہوجاتی ہے۔ تو اہل باطل کی جو حالت ہوتی ہے۔ وہ زلیخا کی حالت کے مشابہ ہوتی ہے۔ جس نے بے اختیار کہہ دیا تھا۔

اَلْاٰنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ۔

جماعت اہلحدیث کا مذہب سب کو معلوم ہے کہ صرف اتنا ہے۔ ؎

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ برجاں مسلم داشتن

ان کا جو مسئلہ ہے قرآن یا حدیث، یا زمانہ صحابہ سے ثابت ہوتا چلا آیا ہے۔ جو ایسا نہیں وہ قائل کا ذاتی خیال ہے۔ ساری جماعت اہلحدیث کا مذہب نہیں۔

جو لوگ دین و دیانت کو چھوڑ دیتے ہیں۔ وہ جو چاہیں کہیں۔ تین رسالے ہم نے اس قسم کے دیکھے ہیں جنہیں دین و دیانت سے علیحدہ ہو کر جماعت اہلحدیث پر بے غیرت و بے تہ اتہامات لگائے گئے ہیں:

(۱) رسالہ ابا طیل وہابیہ (۲) عقائد وہابیہ (۳) وہابی دھرم کے چند پھول۔

پہلے اور دوسرے رسالے کا جواب بہت سال ہوئے کہ دیا جا چکا ہے۔ آج تیسرے کی طرف روئے سخن ہے۔ جو ملتان سے شائع ہوا ہے۔

اس رسالہ کا مصنف تو بالکل اردو کتابوں سے ناقل معلوم ہوتا ہے۔ جو کچھ پہلے لوگوں نے اہل حدیث پر غلط سلط افتراء کئے ہیں۔ اسنے بھی نقل کر دیئے۔ مثلاً

(۱) وہابیہ کا پیر محمد بن عبدالوہاب کہتا ہے کہ میری لاٹھی محمد سے بہتر ہے۔ بحوالہ دفع البراہین صفحہ ۱ یہ ہے ان کے نزدیک فخر دو عالم صلعم کی عزت و توقیر۔

جواب ۱ ۔ دفع البراہین شیخ محمد بن عبدالوہاب کی کتاب نہیں۔ وہ کسی تمہارے جیسے کی ہوگی۔ کسی بیچے گرو کے چیلے ہو۔ تو شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ کی ایسی تحریر دکھاؤ۔ تم سے پہلے ملاں ملتانی (نظام الدین) نے بھی یہی کہا تھا۔ تم نے بھی اسی سے لیا ہو اس سے بھی ہم نے پوچھا تھا۔ تم سے بھی پوچھتے ہیں۔ کہ اس دنیا میں اس افتراء کا ثبوت پیش کرو ورنہ قیامت کے روز جواب دہی کے لئے تیار رہو ؎

عجب مزہ ہو کہ محشر میں ہم کریں شکوہ
وہ منتوں سے کہیں چپ رہو خدا کے لئے

(۲) رنگنے سے خنزیر کا چمڑہ پاک ہوجاتا ہے کتاب کنز الحقائق صفحہ ۱۳۔ وحید الزمان غیر مقلد حالانکہ ....

جواب ۲ ۔ حدیث شریف میں کل اہاب دُبغ فقد طہر۔ (جو چمڑہ رنگا جائے وہ پاک ہوجاتا ہے۔ اس حدیث کی شرح میں دو قول ہیں۔ ایک یہ ہے۔ کہ یہ عام ہے کسی جانور کا چمڑہ ہو۔ دباغت سے پاک ہوجاتا ہے۔ دوسرا یہ قول ہے۔ کہ خاص حلال چمڑے کو شامل ہے (سبل السلام شرح بلوغ المرام وغیرہ)

جن صاحب نے یہ کہا ہے۔ انہوں نے پہلا قول پسند کیا ہوگا۔ کسی حدیث کی شرح میں شارحین حدیث کے دو قول ہوں۔ جس کو جو پسند اور راجح معلوم ہو۔ وہ اسے قبول کر سکتا ہے۔

(۳) کتا، بلی، سور، حیض و نفاس کا خون اور پیشاب آدمی کا۔ اور لتے حیض کے اگر پانی تھوڑے سے بہتے ہوئے میں جو کہ بقدر دو مشک یا کم دو مشک سے ہو پڑجائیں۔ تو پانی پلید نہیں ہوگا۔ اس کا رنگ اور بو اور مزہ بگڑے۔ فتح المغیث مترجم صفحہ ۸ مطبع لاہور نقد محمدیہ ترجمہ درر البہیہ صفحہ ۲ نوٹ یہی وجہ ہے۔ کہ وہابیوں کے پیچھے حنفی اہلسنت کی نماز نہیں ہوتی۔ کہ ان کے ہاں پلید پانی سے بھی وضو جائز ہوجاتا ہے۔

جواب ۳ ۔ ایک حدیث میں ہے۔ اذا بلغ الماء قلتین لم ینجس پانی جب دو قلے ہو۔ تو ناپاکی کرنے سے ناپاک نہیں ہوتا۔

دو قلے قریباً ۱۰ من پختہ پانی ہوتا ہے (غیاث اللغات)

یہ تو ہے اہلحدیث کا مذہب۔ مگر تمہارے چچا امام مالک رضی اللہ عنہ کے نزدیک دو قلوں کی تحدید نہیں۔ تو ایک گلاس پر بھی یہی حکم لگاتے ہیں۔ کہ اس

قرآن و حدیث میں یہ کہیں نہیں آیا۔

جوابات نصاریٰ ۔ عینا [illegible] (۶۱۱)

۱؎ اچھوتا بات لکھی گئی ہے۔ میں نے ہی اسے پھسلایا تھا ۱۲ منہ

ahmadimuslim.de

میں ناپاکی پڑنے سے ناپاک نہ ہوگا۔ جبتک اس کا مزہ یا رنگ یا بو نہ بدلجائے (ہدایہ)

کہئے! اپنے چچا جان سے بھی یہی سوال کرو گے؟

نوٹ ۱ جاری پانی کو تو حنفی مذہب بھی پاک کہتا ہے۔ (ہدایہ) ذرا اپنے گھر کی خبر بھی لو۔ شیشی محل بنا کر دوسروں پر پتھر نہ پھینکو۔

نوٹ ۲ اب آئندہ کو یہ نوٹ بھی لکھنا۔ کہ

یہی وجہ ہے۔ کہ امام مالک اور چچا زاد بھائیوں (مالکیوں) کے پیچھے پکے حنفی بریلوی× کی نماز نہیں ہوتی۔

چونکہ تم صفحہ اول پر دیوبندیوں کو حنفی بھائی لکھ چکے ہو۔ اس لئے حاشیہ پر دیوبندی فتویٰ دیکھکر اپنے حنفی بھائیوں (دیوبندیوں) سے پوچھو۔ کہ تم نے ہماری لٹیا کیوں ڈبو دی؟

(باقی باقی)

قادیانی مشن

بیانات مرزا صاحب

مرزا غلام احمد قادیانی مدعی نبوت تھے۔ نبوت وہ منصب ہے۔ جس کے آگے بڑے بڑے شاہان عالم بھی سر اطاعت خم کر دیتے ہیں۔ اور نبی کی اطاعت کو باعث نجات اخروی جانتے ہیں۔ نبوت سے بڑا مرتبہ بنی نوع انسان میں کوئی نہیں ہے۔ کوئی شخص کتنا ہی لمبا چوڑا دعویٰ کرے۔ اپنا منہ ہے لیکن جب دوسروں کو اپنا دعویٰ تسلیم کرائے۔ یا اپنے اقوال منوائے تو اسمیں کلام ہوتا ہے۔ مرزا صاحب حسب موقعہ ومحل اپنے بیانات خود ہی قلمبند کرتے رہے ہیں۔ اور ان کا اقتباس ناظرین کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ گو مرزائی لٹریچر پر اہل قلم نے کافی روشنی ڈالی ہے۔ جن کے سامنے ہیچمدان کیا چیز ہے۔ مگر بتقریب ماہ مئی یہ ہدیہ پیش کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس ماہ میں مرزا صاحب نے انتقال فرمایا ہے۔ آج مرزا صاحب کے انتقال کو ۲۷ سال کا عرصہ ہوا۔ اس لئے ۲۷ نمبر مرزا صاحب موصوف کے حوالہ قلم کئے جاتے ہیں۔ امید ہے۔ کہ اہل دانش

تا مرد سخن نگفتہ باشد
عیب و ہنرش نہفتہ باشد

کے معیار پر جانچیں گے:۔

(۱) ما کان لی ان ادعی النبوۃ واخرج من الاسلام والحق بقوم کافرین (حمامۃ البشریٰ صفحہ ۹۶) میرا یہ حق نہیں ہے۔ کہ میں نبوت کا دعویٰ کر کے اسلام سے خارج ہو جاؤں اور کافروں سے مل جاؤں (آسمانی فیصلہ صفحہ ۳)

(۲) میرا دعویٰ خدائی کا نہ تھا۔ اور میں ایک مسلمان آدمی ہوں۔ جو قرآن شریف کی پیروی کرتا ہوں۔ اور قرآن شریف کی تعلیم کی رو سے اس موجودہ نجات کا مدعی ہوں۔ میرا نبوت کا کوئی دعویٰ نہیں۔ یہ آپ کی غلطی ہے۔ یا آپ کسی خیال سے کہہ رہے ہیں۔ کیا یہ ضروری ہے کہ جو الہام کا دعویٰ کرتا ہے وہ نبی بھی ہو جائے۔ (جنگ مقدس صفحہ ۶۷)

(۳) میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۸)

(۴) نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱)

(۵) صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۰ منقول از حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۲۱۱)

(۶) حدیثوں میں بتشریح بیان کیا گیا ہے۔ کہ اب جبرائیل بعد وفات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کے لئے وحی نبوت لانے سے منع کیا گیا ہے۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۵۷۷)

(۷) یہ بات مستلزم محال ہے۔ کہ خاتم النبیین کے بعد جبرائیل علیہ السلام کی وحی رسالت کے ساتھ زمین پر آمد ورفت شروع ہو جائے۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۵۸۳)

(۸) جاء ایل واختار الخ۔ اس جگہ ایل خدا نے جبرائیل کا نام رکھا ہے۔ اس لئے کہ بار بار رجوع کرتا ہے۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۳)

(۹) ہاں تیرہویں صدی کے اختتام پر مسیح موعود کا آنا ایک اجماعی عقیدہ معلوم ہوتا ہے۔ سو اگر یہ عاجز مسیح موعود نہیں تو پھر آپ لوگ موعود کو آسمان سے اتار کر دکھلائیں۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۱۸۵)

(۱۰) جعلناک المسیح ابن مریم۔ ہم نے تجھے مسیح ابن مریم بنایا۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۶۳۴ و صفحہ ۶۷۳)

(۱۱) اے برادران دین علمائے شرع متین آپ صاحبان میری معروضات کو متوجہ ہو کر سنیں۔ اس عاجز نے مثیل مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۱۹۰)

(۱۲) مثلاً صحیح مسلم کی حدیثوں میں یہ لفظ موجود ہے۔ کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اتریں گے۔ تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہوگا۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۸۱)

(۱۳) ہائے کس کے آگے یہ ماتم لے جائیں۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیشگوئیاں جھوٹی نکلیں۔ اور آج کون زمین پر ہے۔ جو اس عقدہ کو حل کر سکے۔ (اعجاز احمدی صفحہ ۱۴)

(۱۴) یہ بھی یاد رہے۔ کہ قرآن شریف میں بلکہ

× بریلوی کی قید ہم نے اس لئے لگائی ہے کہ دیوبندی مفتی کا فتویٰ یہ ہے:۔

اہل حدیث غیر مقلدین مسلمان ہیں۔ کافر کہنا ان کو جائز نہیں ہے۔ حرام ہے۔ اور معصیت ہے۔ اور اس بارے میں سخت وعید وارد ہے۔ نماز مقلدین کی غیر مقلدین کے پیچھے اور غیر مقلدین کی مقلدین کے پیچھے صحیح ہے۔ فقط۔ واللہ اعلم

کتبہ عزیز الرحمن عثمانی مفتی دیوبند۔

(در اخبار مہاجر دیوبند ۱۹ جون ۱۹۲۸ء)

تقابل ثلاثہ۔ جس میں قرآن شریف اور توریت، انجیل کے الفاظ کی قسم (۲۱۲) کا تقابل کیا گیا ہے۔ قیمت عمر (مجلد)

ahmadmuslim.de

توریت کے بعض صحیفوں میں بھی یہ خبر موجود ہے۔ کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی۔ بلکہ حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی انجیل میں یہ خبر دی ہے۔ اور ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیشگوئیاں ٹل جائیں۔ (کشتی نوح صفحہ ۵)

(۱۵) اگر زمانہ حال کے منکر میرے ساتھ با استہزا پیش آئیں۔ تو افسوس کا مقام نہیں۔ کیونکہ ان سے پہلے جو گذرے ہیں۔ انہوں نے اس سے بدتر اپنے وقت کے نبیوں کے ساتھ سلوک کیا۔ مسیح سے بھی بہت مرتبہ ہنسی ٹھٹھا ہوا۔ ایک دفعہ بھائیوں نے جو ایک ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے تھے۔ چاہا۔ کہ اس کو دیوانہ قرار دیکر قیدخانہ میں مقید کرا دیں (فتح اسلام صفحہ ۲۷)

(۱۶) مسیح تو مسیح میں تو اس کے چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں۔ کیونکہ یہ پانچوں ایک ہی ماں کے پیٹ سے ہیں۔ (کشتی نوح صفحہ ۱۶)

(۱۷) حضرت مسیح نے کسی جگہ تثلیث کی تعلیم نہیں دی۔ اور جب تک وہ زندہ رہے۔ خدائے واحد لاشریک کی تعلیم دیتے رہے۔ اور بعد ان کی وفات کے ان کا بھائی یعقوب بھی جو ان کا جانشین تھا ایک بزرگوار انسان تھا۔ توحید کی تعلیم دیتا رہا۔ (چشمہ مسیحی صفحہ ۳۴)

۱۸۔ حضرت یسوع مسیح کی طرف سے ایک سچے سفیر کی حیثیت میں کھڑا ہوں۔ (تحفہ قیصریہ صفحہ ۱۸)

(۱۹) چونکہ اس نے مجھے یسوع مسیح کے رنگ میں پیدا کیا تھا۔ اور توارد طبع کے لحاظ سے یسوع کی روح میرے اندر رکھی تھی۔ (تحفہ قیصریہ صفحہ ۱۷)

(۲۰) میں وہ شخص ہوں جس کی روح میں بروز کے طور پر یسوع مسیح کی روح سکونت رکھتی ہے۔ یہ ایک ایسا تحفہ ہے۔ جو حضرت ملکہ معظمہ قیصرہ انگلستان و ہند کے خدمت میں پیش کرنے کے لائق ہے۔ (صفحہ ۱۸)

(۲۱) آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور تین نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں۔ جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۷)

۲۲ اور میں اس وقت اپنی محسن گورنمنٹ کو اطلاع دیتا ہوں۔ کہ وہ مسیح موعود خدا سے ہدایت یافتہ اور مسیح علیہ السلام کے اخلاق پر چلنے والا میں ہی ہوں۔ حقیقت مہدی صفحہ ۳۔

(۲۳) متی کی انجیل سے معلوم ہوا۔ کہ آپ کی عقل بہت موٹی تھی۔ ہاں آپ کو گالیاں دینا اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔ آپ تو گالیاں دیتے تھے۔ اور یہودی ہاتھ سے غصہ نکال لیا کرتے تھے یہ بھی یاد رہے۔ کہ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی عادت تھی۔ (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۷)

(۲۴) اگرچہ عباس علی صاحب کی لغزش سے رنج بہت ہوا۔ لیکن پھر میں دیکھتا ہوں۔ کہ جبکہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کے نمونہ پر آیا ہوں۔ تو یہ بھی ضرور تھا۔ کہ بعض مدعیان اخلاص کے واقعات میں بھی وہ نمونہ ظاہر ہوتے۔ تاہم یہ بات ظاہر ہوئی۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے بعض خاص دوست جان کے ہم پیالہ و ہم نوالہ تھے۔ جن کی تعریف میں وحی الٰہی بھی نازل ہوگئی تھی۔ آخر حضرت مسیح سے منحرف ہوگئے تھے۔ میاں پطرس کیسے بزرگ حواری تھے۔ جن کی نسبت حضرت مسیح نے فرمایا تھا۔ کہ آسمان کی کنجیاں ان کے ہاتھ میں ہیں۔ جن کو چاہیں۔ بہشت میں داخل کریں۔ اور جن کو چاہیں نہ کریں۔ لیکن آخر میاں صاحب موصوف نے جو کرتوت دکھلائی۔ وہ انجیل پڑھنے والوں پر ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح کے سامنے کھڑے ہو کر اور ان کی طرف اشارہ کر کے نعوذ باللہ بلند آواز سے کہا۔ کہ میں اس شخص پر لعنت بھیجتا ہوں۔ (آسمانی فیصلہ صفحہ ۳۶)

(۲۵) یہ تو ایک ایسی خبر ہے۔ کہ گویا آج اس نے مسلمانوں کے لئے عید کا دن چڑھا دیا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ حال میں بمقام یروشلم پطرس حواری کا دستخطی ایک کاغذ پر عبرانی زبان میں لکھا ہوا دستیاب ہوا ہے۔ جن کو کتاب کشتی نوح کے ساتھ شامل کیا گیا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ حضرت مسیح صلیب کے واقعہ سے تخمیناً پچاس برس بعد زمین پر فوت ہو گئے تھے مسلمانو! تمہیں مبارک ہو۔ آج تمہارے لئے عید کا دن ہے۔ ان سے پہلے اپنے جھوٹے عقائد کو ترک کرو۔ اور اب قرآن کے مطابق اپنا عقیدہ بنا لو۔ کہ آخر شہادت حضرت عیسیٰ کے سب سے بزرگ حواری کی شہادت ہے۔ یہ وہ حواری ہے۔ کہ اپنی تحریر میں جو برآمد ہوئی ہے۔ خود اس شہادت کے لئے یہ الفاظ استعمال کرتا ہے۔ کہ میں ابن مریم کا خادم ہوں۔ اور اب نوے سال کی عمر میں ایک خط لکھتا ہوں۔ جب شروع مریم کے بیٹے کو مرے ہوئے تین سال گذر چکے ہیں۔ لیکن تاریخ سے یہ ثابت ہوا ہے۔ کہ بڑے مسیحی علماء اس امر کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ پطرس اور حضرت عیسیٰ کی پیدائش قریب قریب وقت میں تھی۔ اور واقعہ صلیب کے وقت حضرت عیسیٰ کی عمر قریباً ۳۳ سال اور حضرت پطرس کی عمر تیس چالیس سال کے درمیان تھی۔ (تحفہ ندوہ صفحہ ۱)

(۲۶) اول تو یہ جاننا چاہئے۔ کہ مسیح کے نزول کا عقیدہ کوئی ایسا عقیدہ نہیں ہے جو ہمارے ایمانیات کی جز یا ہمارے دین کے رکنوں میں سے کوئی رکن ہو۔ بلکہ صدہا پیشگوئیوں میں سے یہ ایک پیشگوئی ہے۔ جس کو حقیقت اسلام سے کچھ بھی تعلق نہیں۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۱۴۰)

(۲۷) واضح ہو کہ مسیح موعود کے بارے میں جو احادیث میں پیشگوئی ہے۔ وہ ایسی نہیں ہے۔ کہ صرف ائمہ حدیث نے چند روایتوں کی بنا پر لکھا ہو۔ بس۔ بلکہ یہ ثابت ہو گیا ہے کہ یہ پیشگوئی عقیدہ کے طور پر ابتدا سے مسلمانوں کے رگ و ریشہ میں داخل چلی آتی ہے۔ گویا جس قدر اس وقت روئے زمین پر مسلمان تھے۔ اسی قدر اس پیشگوئی پر شہادتیں موجود تھیں۔ کیونکہ وہ عقیدہ کے طور پر

[illegible] (شہادت القرآن)

لمعاتِ برق

گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

مسلمانو! ابھی تک کیوں پڑے ہو خوابِ غفلت میں
مسلمانو! جو ہو اسلام کے تابع حقیقت میں!
کہاں آیا ہے ملت میں کہاں یہ ہے شریعت میں!
نہ کچھ عزت شریعت کی نہ کچھ غیرت طبیعت میں
نہیں جب قوم میں فرقِ مراتب کا خیال اصلاً
مزاروں کی زیارت اس لئے تھی تاکہ عبرت ہو
مزاروں سے مدد مانگیں خدا سے بھی مدد چاہیں
عمل میں یہ عمل کچھ ہے۔ یہ طاعت میں ہے کچھ طاعت
شریعت سے قدم باہر جو اپنا حیف رکھتے ہیں!
کریں اسلام کو ہم اپنے تابع کیسی شامت ہے
وہی ہم کام کرتے ہیں۔ انہی باتوں کے حامی ہیں
کوئی حد اس کی باقی بھی رہی کچھ دل میں سوچیں ہم
نہیں کچھ اس کی پروا اہلِ دیں کیا ہم کو کہتے ہیں
مسلمانو! خدا کے واسطے انصاف سے کہنا!
سرود و رقص قحبہ اُف بزرگوں کے مزاروں پر
بزرگانِ شریعت زندگی بھر اس سے ناخوش تھے
مزاروں کی زیارت سے سبقِ عبرت کے ہم لیتے
کہاں اسلام کی باتیں کہاں باتیں شریعت کی
معاذ اللہ بہت بے باکیاں ہوتی ہیں قبروں پر
جو مدفوں ہیں مزاروں میں نہیں راضی کبھی اس سے
رہے بیزار جس سے زندگی بھر جس سے نفرت تھی
مزاروں پر جو سجدہ کرنیوالا ہے وہ مشرک ہے
بجز اللہ کے سجدہ کسی پر نہیں شایاں!
خدا حاجت روا سیکے نہیں حاجت روا کوئی
وہی سجدہ کے لائق ہے۔ وہی لائق عبادت کے
حضر میں کام آتا ہے سفر میں کام آتا ہے!!
خدا کو چھوڑ کر لیکن مدد غیروں سے ہم مانگیں!
خدا زندہ رہیگا تا ابد۔ وہ حیّ قائم ہے!

ذرہ آنکھیں تو کھولو دیکھو کیا تم ہو حقیقت میں
تو لازم ہے تمہیں کرنا وہی جو ہے شریعت میں
مزاروں پر جو کچھ کرتے ہیں وہ اپنی عقیدت میں
ہزاروں فتنے گو ان کو گرائیں قعرِ ذلت میں
ترقی کیا کرے گی قوم اس تہذیب و ملت میں
مگر برعکس اس کے ہم پڑے ہیں خوابِ غفلت میں
تو فرق اب کیا رہا مخلوقیت میں خالقیت میں
یہ کب داخل ہے طاعت الہی خالق کی طاعت میں
محبت میں محبت ہے یہ کچھ الفت ہے الفت میں
یہ کیا عادت ہیں عادت ہے؟ یہ کیا سیرت ہے سیرت میں
نہیں جو شرع میں داخل نہیں داخل جو ملت میں
کہاں سے ہم کہاں پہنچے بالآخر اس مشیخت میں
پڑے رہتے ہیں۔ ہم دن رات کفر و شرک و بدعت میں
وجودِ عُرس کا کچھ بھی ٹھکانا ہے شریعت میں
اثر پڑتا ہے کیا کیا اس سے محفل کی طبیعت میں
قضا کے بعد کیوں کر روح خوش ہوگی حقیقت میں
سرود و رقص جس جا ہو۔ تو کیا ہے یہ زیارت میں
معطل ہم اُسی کے ہیں جو آتی ہے طبیعت میں
فجور و فسق کا مرکز بنا ہے یہ حقیقت میں
اگر زندہ وہ رہتے کیا ہمیں کہتے حقیقت میں
قضا کے بعد کیوں ہم ڈالتے ہیں ان کو ذلت میں
مگر صد حیف ہم داخل کریں اس کو شریعت میں
مگر تمیز ہم کو کچھ نہیں مخلوقیت میں خالقیت میں
مگر کیوں قبر پر کرتے ہیں سجدہ ایسی صورت میں
وہی اک کام آتا ہے۔ زمانہ کی مصیبت میں
وہی مشکل کشا سارے جہاں کا ہے حقیقت میں
یہ کیا انصاف میں ہے؟ یہ ہے کیا فہم و درایت میں
اُسی سے ہم مدد چاہیں۔ یہی جب ہے شریعت میں

تعلق مرد کا عورت سے بھی ہوتا ہے قبروں پر
وسیلہ بن گیا بدکاریوں کا یہ حقیقت میں
خدا کے گھر کی سی عظمت وہ دیتے ہیں مزاروں کو
طواف آ کر کریں وہ مثلِ حج خاص اپنی نیت میں
وہ آئیں باندھ کر احرام ننگے پاؤں قبروں پر!
بزرگوں کو کیا داخل خدا کی خاص عظمت میں
سرود و رقص باجے فاسقوں کا ایک جا ہونا
یہ کیا مذہب ہے مذہب میں یہ کیا ملت ہے ملت میں
جو موقع عرس کا آیا ہزاروں خلقت آ پہنچی
زیارت کے بہانے اور کچھ ہے ان کی نیت میں
مزاروں کے مجاور ڈھونڈنے والے ہیں ایماں کے
یہ آزادی یہ خوش ہیں۔ یہ ہیں خوش اپنی جہالت میں
بکثرت چوریاں ہیں، واردتیں فتنے اس میں ہیں
انہی سفاکیوں کے یہ بدولت ہیں ضلالت میں
مسلمانوں کے یہ حالات اُن کی ایسی کیفیت
یہ اُن کے فتنے سن سن کر جہاں ہے ایک حیرت میں
مسلمانو! ہمارے واسطے اسلام حجت ہے
عمل کر کے دکھائیں ہم جو ثابت ہو شریعت میں
جو ظاہر ہو وہ باطن ہو۔ جو باطن ہو وہ ظاہر ہو
جو جلوت ہو وہ خلوت ہو۔ جو خلوت ہو وہ جلوت میں
رقم ہے نظم کی صورت میں جو ہے مدعا اپنا
بجز اصلاحِ اخواں کچھ نہیں ہے اور نیت میں
جنابِ برق نے لکھی تو سوزِ دل سے نظم اپنی
مگر جانوں اثر بھی ہو مضامینِ نصیحت میں

نیاز مند: محمد یعقوب برق بیاپوری
عظیم آبادی از بیاپور کمپ داناپور

اہلحدیث ناظرین رائے دیں۔ کہ عرسوں پر تقسیم کرنے کے لئے بطور اشتہار یہ نظم چھاپ دی جائے۔ یا اس سے اچھی کوئی اور آپ دے سکتے ہیں۔ جواب جلدی آنا چاہیئے

قوالی :- کتاب ہذا امام ابن تیمیہ کے عربی رسالہ السماع والرقص کا اردو ترجمہ ہے۔ امام موصوف نے اس مسئلہ کی تحقیق میں کہ کونسا سماع مباح ہے۔ اور کونسا حرام ہے بیک مفصل بحث کی ہے۔ قیمت ۸/

ahmadimuslim.de

جماعت اہلحدیث کیا کر رہی ہے؟

زندہ قوموں کا شعار ہے۔ کہ وہ ضروریاتِ زمانہ کو ملحوظ رکھتی ہیں۔ جدھر حالات داعی ہوتے ہیں۔ وہ فوراً ادھر متوجہ ہو جاتی ہیں۔ آج دنیا میں ہر طرف انقلاب ہے۔ ہر قوم اپنی بنیادیں مستحکم کرنے کی فکر میں ہے۔ جملہ اہل مذاہب اپنی ترقی میں کوشاں ہیں۔ ہر سوسائٹی اپنے اصول کی اشاعت کر رہی ہے۔ مگر اس تگ و دو میں اگر سُست و پسماندہ انسان تلاش کرنے ہوں۔ تو وہ اس قوم میں ملینگے جو آج دنیا میں قوم مسلم کے نام سے مشہور ہے۔ ازمنہ ماضیہ میں مسلمانوں کی ترقی ان کی علمی تمدنی، معاشرتی، کامیابی ضرب المثل تھی۔ اور آج مسلمانوں کی تنزلی ان کی جہالت و افلاس و بے مائیگی تمام کرۂ ارض پر ضرب المثل بن رہی ہے۔ مسلمانوں میں خصوصاً وہ جماعت غفلت کی سب سے زیادہ شکار ہوئی ہے۔ جو اسلامی فرقوں میں بوجہ حامل کتاب و سنت ہونے کے ایک نمایاں حیثیت رکھتی ہے جو اپنے زعم میں اللہ و رسول سے براہ راست علاقہ محبت جتلاتی ہے۔ جس کو ہندوستان میں جماعت اہلحدیث کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس جماعت کی تھوڑی سی مدت میں کامیابی پر جتنا تعجب ہو رہا تھا۔ آج اس سے بھی زیادہ اس کی تنزلی و پستی پر ماتم کیا جا رہا ہے۔ زمین پر ترقی و اشاعت کے ذرائع وسیع ہو رہے ہیں۔ پرانے تمدن پر نیا تمدن چھا رہا ہے۔ سوئیں غفلت کا پردہ چاک کر چکی ہیں مگر یہ جماعت ہے۔ جو ابھی تک لمبی تان کر سوئی ہوئی ہے۔ ضروریات زمانہ سے بے پرواہ ہے۔ گویا اس کو اپنی مذہبی شان سے دنیا میں رہنا ہی نہیں ہے؟ جماعت اہلحدیث کی غفلت کی داستان یوں تو بہت دل گداز اور طویل ہے۔ مگر یہاں صرف یہ بتلایا جاتا ہے۔ کہ اس جماعت نے جس چیز کو اپنا منسوب الیہ قرار دیا ہے۔ اور جس کی نسبت پر اس کو فخر ہے۔ اس کے متعلق کونسی ایسی اہم خدمات انجام دی ہیں۔ جن کو فی الواقع مایۂ ناز کہا جا سکے

یہ سچ ہے۔ کہ ہندوستان میں اشاعت حدیث کا سہرا سب سے اول اسی جماعت کے سر پر ہے۔ اور یہ بھی درست ہے۔ کہ اسی جماعت کی کوششوں کے طفیل آج ملک کے ہر گوشے میں قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صدا بلند ہے۔ مگر اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ آج علم حدیث فنی حیثیت سے دنیا کے علمی بازار میں گہری نگاہوں سے دیکھا جا رہا ہے۔ ایک طرف مشتاقوں کا جمگھٹ ہے۔ تو دوسری طرف نکتہ چینوں اور معترضوں کی بھی کمی نہیں۔ اگرا کثریت موافقت میں ہے۔ تو اکثر قلوب میں مخالفت کی چنگاریاں بھی سلگ رہی ہیں۔ دہریت و نیچریت و چکرالویت و مغربیت آج حدیث کے لئے سدِ راہ ثابت ہو رہی ہیں۔ مغربی تہذیب و تمدن کا الحاد وقعت حدیث کو دن بدن گرائے جا رہا ہے۔ آزادی کی مسموم ہوا گلستان حدیث کو برباد کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ تقلید ائمہ و اسلاف رونق حدیث کو گھٹائے چلی جا رہی ہے۔ اور سب سے زیادہ خطرناک وہ حملے ہیں۔ جو اندرونی و بیرونی دشمنان حدیث کی طرف سے حدیث کے قلعہ پر کئے جا رہے ہیں؛

اگرچہ اس نازک وقت میں ذخیرہ احادیث کی وقعت کو قائم رکھنے کے لئے ان جملہ مسلمانوں کے میدان عمل میں آنے کی ضرورت ہے۔ جو صحیح معنوں میں اہل السنت والجماعت ہونے کے مدعی ہیں۔ مگر سب سے زیادہ جس جماعت پر یہ فریضہ عائد ہوتا ہے۔ وہ جماعت اہلحدیث ہے۔ جو ہر بات کو ہر چیز کو حدیث کے آئینے میں دیکھنے کی مشتاق ہے۔ مگر نہایت حسرت و اندوہ کے ساتھ کہا جاتا ہے۔ کہ اس جماعت نے ابھی تک ہندوستان میں اس علم رسول کی بابت کوئی ایسا ٹھوس کام انجام نہیں دیا۔ جس کو اس کی حفاظت و استحکام و بقا کے لئے کچھ وقعت دی جا سکے۔

اسلامی فرقوں میں ایسے بہت سے ہیں جن کی توجہ حدیث پر ہے۔ جو حدیث کے تراجم شائع کر رہے ہیں۔ حواشی و تشریحات چڑھا رہے ہیں اعتراضات کا دفعیہ کر رہے ہیں۔ دشمنان حدیث کو مناسب جواب دے رہے ہیں۔ یہ سب کچھ ہے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ حدیث کے متعلق وہ جماعت کیا رہی ہے۔ جو اس پاک علم کا اپنے آپ کو سب سے زیادہ حقدار و وارث سمجھتی ہے؟

یہ صحیح ہے۔ کہ آج اہلحدیث کی درسگاہوں کی کمی نہیں۔ ہر صوبے میں اس جماعت نے درس حدیث کا کام شروع کر رکھا ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ محض درس تدریس سے کام نہیں چل سکتا۔ آج تک اکثر کتب احادیث دوسروں کے زیر انتظام شائع ہوتی رہی ہیں۔ ان ہی کے ان پر شروح و حواشی ہیں۔ جماعت اہلحدیث نے ابھی تک اپنا کوئی منظم ادارہ نہیں قائم کیا۔ جو جملہ احادیث کتب کو احسن طریق پر اپنی شروح و حواشی کے ساتھ شائع کرتا۔ کیا یہ اس جماعت کے لئے شرم کا مقام نہیں ہے۔ جو اپنے آپ کو حدیث کا سب سے بڑا خادم تبلاتی ہو جس کے افراد کی تعداد لکھوکھا سے متجاوز ہے۔ جس میں اکثر افراد صاحب اموال و املاک ہیں۔ جس میں بڑے بڑے لائق اور فائق علم دوست حضرات موجود ہیں۔ یہ سب کچھ ہے۔ مگر پھر بھی جماعت اپنے فرائض سے غافل ہے؛

اللہ غریق رحمت کرے حضرت مولانا شمس الحق رحمۃ اللہ علیہ و حضرت مولانا عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کو جو عون المعبود و تحفۃ الاحوذی جیسی بے بہا کتابیں لکھکر جماعت اہلحدیث کو قیامت تک کے لئے مشکور و ممنون فرما گئے۔ اور آنیوالے علماء و فضلاء اہلحدیث کے لئے نمونہ بن گئے۔ اللہ کا شکر ہے۔ کہ اس گئے گذرے زمانہ میں بھی جماعت میں قابل فخر

فلسفہ عبادات، آئین اسلامی ... قیمت ۸ر (منیجر اہلحدیث)

ہستیاں موجود ہیں - تیر پنجاب حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب و حضرت مولانا ابراہیم صاحب و حضرت مولانا حافظ عبداللہ صاحب روپڑی و حضرت مولانا ابوالقاسم صاحب بنارسی و حضرت مولانا احمداللہ صاحب دہلوی و حضرت مولانا محمد صاحب دہلوی ان کے علاوہ اور بہت سی ایسی ہستیاں موجود ہیں جن کے علم و فضل تقویٰ و دیانت پر جتنا فخر کیا جائے کم ہے - علمائے اہل حدیث ذراسی توجہ ادھر مبذول فرمالیں - تو بہت جلد صحاح ستہ پر جماعت اہل حدیث کا حاشیہ چڑھ سکتا ہے - کتب احادیث جماعت کی نگرانی میں احسن طریق پر شائع ہو سکتی ہیں - بخاری و مسلم وغیرہ کتب حدیث کی بہترین شرحیں لکھی جا سکتی ہیں - دشمنان حدیث کو بہترین جوابات دیئے جا سکتے ہیں - حدیث کی حفاظت و استحکام کے لئے ٹھوس کام کیا جا سکتا ہے - یہ سب کچھ ممکن ہے - مگر توجہ کی ضرورت ہے ؎

برادران اہلحدیث! اٹھو اور خواب غفلت سے بیدار ہو جاؤ - علماء و امراء فوراً اپنے فرائض کی طرف متوجہ ہوں - وقت تھوڑا ہے - اگر اس کو نذر تغافل کر دیا گیا - تو وہ زمانہ قریب ہے - کہ آپ کے مذہب کی بنا کو مسمار کر دیا جائے - اور آپ کا نام ہندوستان سے حرف غلط کی طرح مٹا دیا جائے - اگر میری اس اپیل کو پڑھ کر لکھوکھا ناظرین اہلحدیث میں سے ہزار دو ہزار بھائیوں کے دل میں بھی احساس ہو گیا - تو سمجھا جائیگا - کہ جماعت ابھی زندہ ہے - اور زندہ رہنے کے لئے کوشاں ہے - نامہ نگاران جماعت اس اہم ضرورت پر خامہ فرسائی فرمائیں - اللہ تعالیٰ جزائے خیر دیگا ؎

خاکسار محمد داؤد ناظم شعبہ اشاعت

مدرسہ دار العلوم عربیہ فتحکراوہ ضلع گوڑگانوہ -

اہلحدیث کام کی آسان صورت یہ ہے - کہ اہل حدیث کے بڑے بڑے مدارس ایک ایک کتاب اپنے ہاں کے مدرس کے سپرد کر دیں - بعد تکمیل اور کسی کو بھی دکھادیں ؎

حضرت سید القوم

اور

اخبار اہلحدیث

(راقم اپنی رائے کا ذمہ دار ہے)

(بقلم مولوی محمد حسن صاحب لائلپوری)

میں اہل علم حضرات اور شائقین علم کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں - کہ وہ وقتاً فوقتاً موقع اور وقت نکال کر سید القوم کے حضور صحبت سے فیض حاصل کیا کریں - حضرت مولانا نوجوان طبقہ میں نوجوان خیالات رکھتے ہیں - بڑے بوڑھے تجربہ کار مفکرین، مدبرین اور سیاست دانوں میں اعلیٰ تجربہ کے تجربہ کار مفکر اور سیاست دان مدبر ہیں - اہل قلم - اہل علم طبقہ میں بہترین اہل قلم اور امام تہذیب ہیں - علماء فضلاء میں مخلص بے ریا اور بے نفس عالم ہیں - صوفیا میں بزرگترین زاہد پارسا اور صوفی ہیں - اطباء اور حکماء میں اعلیٰ ترین ماہر فنون ہیں - واعظوں میں واعظ ہیں - اور لیکچراروں میں لیکچرار - عمل کے میدان میں عامل - ناتوان میں غریب اور منکسر المزاج ہیں - متکبرین کے مقابلہ میں متکبر اور منڈ ربھا؛ اور لاپرواہ ہیں - تو ملحدین کے دلائل ملحدانہ کے پاش پاش کرنے میں تیغ براں ہیں - کلام مجید کا ترجمہ اور درس دے رہے ہوں - تو ایسا معلوم ہوتا ہے - کہ اپنے زمانے کے بزرگ ترین شیخ طریقت ہیں - جو اپنے حلقہ ارشاد و تلقین میں لعل جواہر کے خزانے لٹا رہے ہیں - اور رحمت الٰہی کے فوارے چل رہے ہیں - احباب اور دوستوں میں بیٹھے ہیں - تو مخلصانہ مشورے دے رہے ہیں - یا دلربایانہ انداز میں ظرافت فرما کر دلجوئی فرما رہے ہیں - میدان مناظرہ میں فاتح اعظم اور سپہ سالار ہیں - تو درویشوں اور طالبعلموں میں نیک طبع مہربان برادر ہیں - خدمت دین اور میدان عمل میں پاک تعصب " نہ کہ تشدد " کے اخلاق سے آراستہ و پیراستہ ہیں - محلہ، شہر اور وطن کے ہر طبقہ میں عزیز ترین تعلقات اور خوشگوار سلوک رکھتے ہیں - ہر ملت و مشرب کے دوست ان کے دیکھنے ملنے اور ملاقات کرنے سے راضی اور خوش ہوتے ہیں ؎

سیاست، مذہب اور اخلاق کے پیچیدہ اور مشکل مسئلوں کو نہایت سہل اور عام الفاظ میں قریب الفہم بنا دیتے ہیں - الظاہر عنوان الباطن کے اصول کے مطابق صورت میں حسین ہیں - تو سیرت اور اخلاق میں بھی اعلیٰ درجہ کے خوبصورت ہیں - بلکہ یہ مکین خوبصورت ہیں - تو اس کے مکان بھی خوبصورت اور عالی شان ہیں - خداوندا اسے سدا خوش رکھ - اور اس کے فیض سے بہرہ مند فرما آمین

جن اصحاب کو خداوند تعالیٰ فرصت بخشیں - وہ حضرت مولانا کا درس کلام مجید سنا کریں - اگر ملاقات کا موقعہ میسر نہ ہو سکے - تو اخبار اہلحدیث منگوا کر پڑھا کریں - اور دوسرے دوستوں کو پڑھ کر سنایا کریں - کہ المکتوب نصف الملاقات، خصوصاً علمی مطلع اور افتتاحیہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہوتا ہے - یہ اخبار تہذیب، اخلاق، مذہب اور سیاسیات کا ایک خزانہ ہے مولانا کی خدمت میں یہ عرض کرونگا - کہ ؎

مشو غرہ بر حسن گفتار خویش ✦ بتحسین نادان پندار خویش

اگر میرے جیسا مخلص اپنی تحقیق کی بنا پر آنحضور میں یہ اخلاق ملاحظہ کرتا ہے - اور اس کے جذبات اس کے اظہار کرنے کے لئے اُسے مجبور کرتے ہیں ؎ تو اس کے لئے آنجناب بارگاہ الٰہی میں سجدہ ریز ہوں - ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء - ؎ ایں سعادت بزور بازو نیست - تا نہ بخشد خدائے بخشندہ ✦

اَوْلٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ

کی تفسیر میں علماء کرام کا اختلاف ہے کہ عورت کو چھونے سے وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں۔ مگر احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ کہ مس المراۃ ناقض وضو نہیں ہے۔ اور یہی مذہب امام المفسرین حضرت ابن عباس علی، عطاء، طاؤس اور ابوحنیفہ رح وغیرہم کا ہے۔ حدیث میں ہے۔ عن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقبل بعض ازواجہ ثم یصلی ولا یتوضأ۔ یعنی حضور بعض عورتوں کا بوسہ لیکر نماز پڑھتے۔ اور وضو نہیں کرتے تھے۔ اگرچہ یہ حدیث ضعیف ہے۔ مگر کثرت روایات کی وجہ سے حسن لغیرہ ضرور ہے۔ اور حسن لغیرہ مقبول کی قسم ہے۔ الحاصل یہ حدیث مقبول ہے۔ دوسری حدیث شریف عن عائشۃ قالت کنت انام بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورجلای فی قبلتہ فاذا سجد غمزنی فقبضت رجلی واذا قام بسطتھما قالت والبیوت یومئذ لیس فیھا مصابیح (متفق علیہ) اس حدیث میں ذکر ہے۔ حضور نماز پڑھتے وقت عائشہ رضی اللہ عنہا کو عمداً ہاتھ لگاتے تھے۔ اور حدیث عن عائشۃ انہ صلعم کان یصلی وانی معترضۃ الخ میں بھی یہی ذکر ہے۔ نیل الاوطار میں لکھا ہے۔ قال الحافظ فی التلخیص اسنادہ صحیح۔

صحیح مسلم میں ہے۔ عن عائشۃ فقدت رسول اللہ لیلۃ من الفراش فالتمستہ فوقعت یدی علی باطن قدمیہ وھو فی المسجد وھما منصوبتان وھو یقول اللھم انی اعوذ برضاک من سخطک وبمعافاتک من عقوبتک واعوذ بک منک لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک۔ یعنی عائشہ رض نے ایک رات حضور کو اپنے بستر پر گم پا کر تلاش کرنے لگیں۔ اس اثناء میں عائشہ کا ہاتھ حضور کے تلووں پر پڑا۔ آپ سجدے میں یہ دعا کر رہے تھے۔ اللھم انی الخ۔

نیل الاوطار میں لکھا ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی رح نے ان حدیثوں میں یہ تاویل کی ہے۔ کہ چھونے کے وقت کپڑا وغیرہ حائل ہوگا۔ یا یہ امر حضور کے خصوصیات میں داخل ہے۔ مگر یہ ان کا قول تکلف بلا دلیل ہے۔

اور جو لوگ نقض وضو کا دعوی کرتے ہیں۔ وہ ابن مسعود اور ابن عمر رضی اللہ عنہما وغیرہما کی موقوف حدیثیں جن کو صاحب مشکوٰۃ نے نقل کیا ہے۔ بیان کرتے ہیں۔ جو قابل احتجاج نہیں ہیں۔ نیز معاذ رضی اللہ عنہ کی حدیث اتی النبی رجل فقال یا رسول اللہ ماتقول فی رجل لقی امرأۃ یعرفھا فلیس یاتی الرجل من امراتہ شیئا الا قد اتاہ منھا غیر انہ لم یجامعھا قال فانزل اللہ ھذہ الایۃ اقم الصلوۃ طرفی النھار وزلفا من اللیل الخ فقال لہ النبی صلعم توضأ ثم صل۔

یعنی ایک شخص نے حضور صلعم سے سوال کیا۔ کہ اگر کسی نے عورت سے جماع کے سوا دوسرے حرکات کیا۔ تو کیا حکم ہے۔ اس وقت آیۃ مذکورہ نازل ہوئی۔ اور حضور نے وضو کر کے نماز پڑھنے کا حکم دیا۔

افسوس یہ حدیث منقطع ہے۔ علاوہ ازیں مثبت دعوی بھی نہیں۔ کیونکہ اس میں نقض وضو کا مطلق ذکر نہیں۔ نیز ان کی بڑی دلیل آیت قرآنی اولامستم النساء ہے۔ یعنی عورت کو چھو لیں تو وضو کر لیا کریں۔ امام المفسرین حضرت ابن عباس رض اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔۔ قرآن مجید میں ملامسہ، لمس اور مس مجازاً جماع کے معنی میں مستعمل ہے۔ چنانچہ فرمایا گیا۔ طلقتموھن من قبل ان تمسوھن قال من قبل ان یتماسا ہذا آیت مبارکہ میں بھی مس الید مراد نہیں۔ بلکہ جماع مراد ہے۔ اسی معنے کو مفسرین نے اختیار کیا ہے۔ اور یہی معنی صحیح ہیں۔ کیونکہ احادیث صحیحہ مذکورہ اسی معنی کی تائید کرتی ہیں۔ فقط والسلام

حافظ عبدالعزیز رحمانی از مقام کرنول

نمازیوں کی ترقی کیونکر ہوسکتی ہے

جناب منیجر صاحب اخبار اہلحدیث۔ السلام علیکم خاکسار کے دل میں خیال پیدا ہوا۔ کہ کچھ اسلام کی خدمت کی جائے۔ تو اچھا ہے چنانچہ بندہ نے خود شہر میں پھر کر تمام مساجد کے اماموں سے فہرستیں نمازیوں غیر نمازیوں کی مرتب کرائیں۔ اور ان کا خلاصہ عیدگاہ میں بروز عید الاضحٰے سنایا گیا۔ پھر تمام مسجدوں میں نمازیوں غیر نمازیوں کی فردیں مرتب کر کے آویزاں کرادیں۔ پھر دوبارہ عاشورہ کے روز جانچ پڑتال کی گئی۔ تو ایک ماہ میں ۲۵۵ نمازیوں کا اضافہ ہوا۔ اب یہ حالت ہے۔ کہ جو ساٹھ ساٹھ ستر ستر سالہ بزرگ ہیں۔ اور تمام عمر میں نماز نہ پڑھی تھی۔ اب پانچ وقتہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہوتے ہیں۔ اور نمازیں ادا کر رہے ہیں۔ اور ہر ہفتہ کی شام کو نمبروار مسجدوں میں وعظ ہوتا ہے۔ انشاءاللہ ارادہ ہے۔ کہ سہ ماہ گذرنے پر تمام شہر کے معززین اور نمازیوں کو جمع کر کے یہ مشورہ کریں کہ بے نماز کی نماز جنازہ بند کردی جائیگی۔ اگر اسی طرح ہر شہر، قصبہ، دیہہ میں عمل درآمد ہو جائے۔ تو انشاءاللہ تعالیٰ ہندوستان میں لاکھوں نمازیوں کی تعداد چند دنوں میں بڑھ سکتی ہے۔ عورتوں کے متعلق بھی غور کیا جا رہا ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ جلد ان کی بھی سعی کی جائیگی۔ یہ فرد محض مردوں کی ہے عورتیں شامل نہیں۔ پس عرض ہے۔ کہ اس مضمون کو معہ فہرست اخبار میں شائع کردیں۔ تو اللہ تعالیٰ آپ کو بھی ثواب عطا فرمائیگا۔

فہرست ذیل میں جو تعداد اوپر تحریر ہے وہ عید الاضحٰی کے دن کی ہے۔ اور جو نیچے درج ہے۔ وہ عاشورہ کے دن کی ہے جس سے عیاں ہے۔ کہ ایک ماہ میں ۲۵۵ کا اضافہ ہوا۔ اور اب بھی برابر بڑھ رہے ہیں۔

جملہ مسجدیں	نمازی	غیر نمازی
تمام آبادی ہندوؤں کی ہے	۶/۹	۲/۳
مسجد بڑے میاں	۴۸/۸۰	۷۹/۴۷

معجم القرآن - اس میں الفاظ قرآنی بترتیب لغات ... قیمت ... (منیجر اہلحدیث)

مسجد افغاناں	۲۶/۴۷	۵۱/۳۱
مسجد خوشابیاں	۵۰/۹۶	۱۰۷/۹۱
مسجد سڑک والی	۲۵/۴۵	۶۳/۴۳
مسجد پیرزادگان	۱۰/۱۰	۲/۲
مسجد خیاطاں	۱۱/۱۳	۳۲/۳۰
مسجد راڈناں	۶/۳۸	۵۰/۱۸
مسجد تنبوآں	۲۷/۴۸	۱۰۷/۸۶
مسجد قاضیاں	۲۸/۳۵	۲۷/۲۰
مسجد بادچیاں	۲۸/۲۸	۱۳۶/۱۲۰
مسجد کالسیاں	۸۵/۱۴۰	۱۰۵/۵۰
میزان نمازی	۳۵۰/۶۰۵	۷۵۳/۴۹۸

خاکسار:-
جان محمد از سنور ریاست پٹیالہ -

اہل السنت والجماعت میلوشارم (نارتھ آرکاٹ) (مدراس) کا

متفقہ فیصلہ

متعلق شادی و بیاہ

اصحاب ملت و خیرخواہان اسلام السلام علیکم آج ہماری نظر سے ٹمل زبان کا ایک اشتہار گذرا۔ جس کی سرخی عنوان بالاہی تھی اس اشتہار کو ہم نے شروع سے آخر تک بغور پڑھا۔ ہمیں بے حد مسرت حاصل ہوئی۔ کیونکہ خدائے ذوالجلال کے فضل سے مسلمانوں نے اسراف کے نقصانات اور فضول خرچی کے تباہ کاری کو سمجھا ہماری دلی دعا ہے۔ خدایا تیرے ایماندار بندوں کو یوں ہی بتدریج سنت کے مطابق عمل کرنے کی توفیق خیر ملے۔ آمین؛

تفصیل یہ ہے

یکشنبہ ۱۷ مارچ ۱۹۳۵ء کے دن میلوشارم (نارتھ ارکاٹ) کے اصحاب جماعت نے شہر کے ہر حصے میں منادی کرکے صبح گیارہ بجے محلے کے وسط کی مسجد میں جمع ہوکر عام طور سے شادی اور برات کے متعلق ذیل کے قوانین گفتگو کرکے سب یکزبان ہوکر طے شدہ ہوا؛

(۱) منسوبہ کے مکان میں نوشہ کے رشتہ دار شہر کے پانچ ارکان کو لے کر قول بیڑا ادا کرلینا چاہیئے۔ اس کے ماسوا قدیم رواج مثلاً مصری وغیرہ تقسیم کرنا یا کھانا وغیرہ کھلانا یا ناشتہ وغیرہ کا بندوبست کرنا یہ سب کام متروک قرار دیئے گئے۔ اس لئے جماعت کی طرف سے حکم جاری کیا جاتا ہے کہ یہ کام بڑے سے بڑا مالدار بھی ہو۔ نہ کرے؛

(۲) چولی یعنی (انگیا) اور چوٹھی وغیرہ کی رسم ممنوع قرار دی گئی۔ لہذا نہ کریں؛

(۳) مہر اپنی اپنی حیثیت کی مطابق رکھیں۔ مہر میں زیادتی ممنوع ہے؛

(۴) زیورات نوشہ کے جانب ۲۵ روپیہ سے لیکر پانچسو روپیہ تک ایک ہی زیور ہو۔ اس سے زیادہ نہ ہو۔ دیگر بغیر زیورات کے بھی طرفین کی رضامندی سے نکاح کرسکتے ہیں۔ عروس والے جو زیورات عروس کو ڈالتے ہیں۔ اس کو خوشی سے قبول کریں۔ اور زیادہ طلب کرکے تنازعات کا دروازہ نہ کھولیں؛

(۵) لباس عروس کے لئے پانچ جوڑے ملبوسات پچیس روپیہ سے لے کر ایک سو پچاس تک نوشہ کی طرف سے خریدیں۔ اس سے زیادہ نہ لیں؛

(۶) نکاح کے پیشتر جو عروس کے مکان میں سہاگن کے نام طعام پکایا جاتا ہے۔ وہ متروک ہے اور نوشہ گھر سے تبدیلی کے نام سے چاول اور دال ملا کے پکا کے دولھن کے یہاں بھیجا جاتا ہے اس کو موقوف کریں۔ ایسا ہی دلہن والے بھی دولھا کے گھر کسی قسم کا طعام وغیرہ روانہ نہ کریں۔ طرفین میں کسی کو دعوت بھی نہ کریں۔ اور نکاح کی پہلی رات جو ہلدی کا رسم رواج چلا آتا ہے۔ وہ بالکل سخت ممنوع ہے۔ نہ کریں؛

(۷) مجلس نکاح میں تہنیت نامہ نہ پڑھیں اور تہنیت نامہ تقسیم بھی نہ کریں۔ اور بطور تحفہ کوئی صاحب شال دوشالا نہ اڑہائیں اگر کسی کو تحفہ دینا منظور ہو۔ نکاح کی مجلس میں خرما بادام مصری وغیرہ حسب دستور تقسیم کریں۔ اور نکاح کے دن عروس کے گھر والے اپنے رشتہ دار اور اپنے دولھا کے لوگ پردیس والے مہمان ان کے سوا کسی کو دعوت نہ دیں۔ ولیمہ کیلئے اپنی حسب خواہش دعوت دے سکتے ہیں۔ نیز نکاح کا کھانا آدھ من ڈیڑھ من سے زیادہ نہ ہو۔ ولیمہ کا کھانا نصف من سے کے گردمن سے زیادہ نہ ہو۔ (من بیس سیر کے ہوتے ہیں)

(۸) نکاح کی پہلی شب جو سلامتی اور تحفہ دیا جاتا ہے اس میں لنگ، رومال، جوتہ، انگشتری کے عوض ایک روپیہ سے ۱۰ روپیہ تک دے سکتے ہیں اس بڑھ چڑھ کر نہ دیں۔ اور جہیز کے متعلق کسی قسم کا روپیہ نہ دیں؛

(۹) نکاح کے دوسرے دن بھی سہاگن کے نام کا کھانا پکوا کے دولہا کے ہاں بھیجا جاتا ہے وہ بھی ممنوع قرار دیا گیا۔ اور سیویاں پوریاں وغیرہ تیار کرکے نوشہ کے گھر نہ بھیجیں۔ نیز چاند سلامی اور چاند کی پہلی تاریخ کا کھانا بھی

بقیہ دیکھو صفحہ ۱۳ کالم ۳ پر۔

زعفران احرار - جس میں رنگ قوم کے جیالوں نے دریائے سیاست آزادی کا راستہ دریافت کیا۔ قیمت ۱۲/ (منیجر)

ahmadimuslim.de

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۱۰۶)

گذشتہ ہفتے تصرفات نبوی کی بحث ہوئی ہے - آج اس سے آگے مولوی نعیم الدین مرادآبادی کی عبارت درج کیجاتی ہے (دیر)

قولہ ص ۱۲۹ لغایتہ ص ۱۴۳ :-

حدیث نمبر ۹ جنگ حنین میں جب کافروں نے ہجوم کر کے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو گھیر لیا - آپ نے زمین سے ایک مشت خاک لے کر ان کے مونہوں پر ماری تو فریق کی دونوں آنکھوں میں مٹی بھر گئی - اور وہ پیٹھ دے کر بھاگے - رواہ مسلم مشکوٰۃ ص ۵۳۲ - اسی کو تقویۃ الایمان نے شرک بنایا ہے - وہابیو! خدا رسول سے شرم کرو جس کا نام محمد مصطفٰے ہے - صلی اللہ علیہ وسلم اس کے اختیار کا یہ عالم ہے - تھوکدو اس بے حیا کے منہ پر - حدیث نمبر ۱۰ - حضرت عبداللہ بن عتیک ابو رافع یہودی کو قتل کر کے اس کے کوٹھے سے گر پڑے - اور پنڈلی ٹوٹ گئی فرماتے ہیں - میں اس کو عمامہ سے باندھکر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا - حضور نے دست مبارک پھیرا - تو یہ حال ہوا - کہ گویا دکھا بھی نہ تھا - رواہ البخاری مشکوٰۃ ص ۵۳۱ - تصرف اس کو کہتے ہیں - مدد کرنا - مرادیں پوری کرنا - حاجت برلانا - مشکل میں دستگیری کرنا - جس کو تقویۃ الایمان والے نے شرک بنایا تھا - حدیث ۱۱ - ایک واقعہ حضرت سلمہ بن اکوع کو پیش آیا - کہ جنگ خیبر میں ان کی پنڈلی ٹوٹ گئی - فرماتے ہیں - میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا حضور نے تین مرتبہ دم فرمایا - اس وقت تو تکلیف ہوئی نہیں - مشکوٰۃ ص ۵۳۲ حدیث ۱۲ - ترمذی شریف میں حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں بیمار تھا - حضور مجھ پر گذرے - شدت مرض میں اس وقت میں یہ دعا کر رہا تھا - کہ یا رب اگر وقت آگیا ہے - تو مجھے موت کے ساتھ اس مرض کی تکلیف سے راحت دے - اور اگر ابھی زندگانی باقی ہے - تو تندرستی کے ساتھ زندگانی میں وسعت عطا فرما - اور اگر یہ مرض بلا ہے - تو صبر عنایت کر حضور نے فرمایا - تم کیا کر رہے تھے - میں نے وہ کلمے دہرا دیئے - اس پر حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے ٹھوکر ماری - فرمایا یا رب اس کو عافیت عطا فرما - شفا عطا فرما - حضرت علی مرتضیٰ فرماتے ہیں - کہ پھر اس کے بعد اس مرض کی مجھے کبھی شکایت ہی نہیں ہوئی - مشکوٰۃ ص ۵۶۵ - وہابی کو ہر ایک ہی آنکھ سے شرک ہی نظر آتا ہے - یہ حدیثیں نہیں نظر آئیں - حدیث ۱۳ - بخاری مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے مروی ہے کہ جنگ حدیبیہ میں پانی نہ رہا - لشکر پر پیاس کا غلبہ ہوا - حضور اقدس صلے اللہ تعالی علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک چھاگل میں ڈالا - تو انگشت ہائے مبارک کے درمیان چشموں کی طرح پانی جوش مارنے لگا - اور وہ کثرت پانی کی ہوئی - کہ ہم سب نے پیا - اور وضو کیا - حضرت جابر رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا - کہ ہم لاکھ ہوتے - تو پانی سب کو کفایت کرتا - تھے ہم پندرہ سو مشکوٰۃ ص ۵۳۲ یہ ہے تصرف میں دستگیری اور حاجت براری - یہ معجزات ہیں - دلیل نبوت ہیں - مگر وہابی احادیث میں یہ سب دیکھ کر تصرف کا منکر ہی رہتا ہے - حدیث ۱۴ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے مروی ہے - ایک اعرابی حاضر ہوا - حضرت نے فرمایا - کہ تو اللہ تعالی کی وحدانیت اور میری رسالت کی گواہی دیتا ہے - اس نے عرض کی اور کون یہ گواہی دیتا ہے - حضور نے فرمایا - یہ درخت - اور اس کو بلایا وہ درخت زمین چیرتا ہوا حاضر ہوا - اور سامنے کھڑا ہو گیا - حضور نے اس درخت سے تین مرتبہ شہادت دلوائی اس نے تین مرتبہ گواہی دی - کہ حضور کا ارشاد بالکل صحیح ہے - پھر وہ درخت اپنی جگہ واپس گیا - مشکوٰۃ ص ۵۴۱ - ملخصاً بلفظہٖ :-

اقول :- یہ چند احادیث بھی نقل کردہ مولوی نعیم الدین معجزات ہیں - اسیطرح سینکڑوں سے زائد معجزات کا ظہور و صدور جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ہوا ہے - اس پر افترا پردازی سے یہ کہنا - کہ اسی کو تقویۃ الایمان میں شرک بتایا ہے - لعنۃ اللہ علے الکاذبین المفترین جسکا کہیں "تقویۃ الایمان" میں نام و نشان تک نہیں ہے - پھر اپنی بے لگامی سے یہ کہنا کہ تھوک دو اس بے حیا کے منہ پر، جواب جاہلاں باشد خموشی کے سوا اس کا جواب یوم الجزاء پر چھوڑا جاتا ہے - پس جبکہ امور مندرجہ احادیث معجزات ہیں - چنانچہ اچھا ہوا - خود مولوی نعیم الدین سے بھی گو اپنی بدحواسی میں ہی ہو - امر حق کا اقرار تو ہو گیا - کہ یہ معجزات ہیں - ع مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری مگر معجزہ کا اظہار تو رسول کے اختیار میں نہیں ہوتا بلکہ وہ حق تعالے کے اختیار و فعل سے بذریعہ نبی کے ظاہر ہوتا ہے - چنانچہ امام حجۃ الاسلام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ جن کو خود مولوی نعیم الدین ص ۳۲ و ص ۴۴ میں محی السنہ حضرت امام حجۃ الاسلام رضی اللہ عنہ لکھ چکے ہیں - اور ان کی احیاء العلوم کو مستند جان چکے - آپ احیاء العلوم کتاب المحبۃ والشوق میں فرماتے ہیں - ولیس ذالک باختیار العبد یعنی اور نہیں ہے یہ (معجزہ) بندہ کے اختیار میں - اور مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ مسلمہ مولوی نعیم الدین تکمیل الایمان ص ۳ میں فرماتے ہیں -

"معجزہ فعل الٰہی است نہ فعل رسول - زیرا کہ خرق عادت پروردگار تعالی از بندہ ممکن نباشد -

یعنی معجزہ اللہ تعالے کا فعل ہے - رسول کا فعل نہیں ہے - اس لئے کہ خلاف عادت پروردگار تعالے (یعنی معجزہ) بندہ سے ہو نہیں

تبویب القرآن - مع حواشی تفسیر وحیدی - اس میں قرآن مجید کے مختلف مضامین کی آیات کو مع ترجمہ کے یکجا جمع کیا گیا ہے - قیمت للعہ

سکتا۔ نیز شاہ صاحب موصوف مدارج النبوت ج ۲ صفحہ ۱۶۸ میں فرماتے ہیں:۔

"معجزہ فعل نبی نیست۔ بلکہ فعلِ خداست۔ کہ بردست وے اظہار نمودہ بخلاف افعال دیگر۔ کہ کسب ایں از بندہ است و خلق از خدا و در معجزہ کسب نیز از بندہ نیست۔ پس معنی ایں آیۃ اینست۔ کہ وما رمیت اذ رمیت صورۃً ولکن اللہ رمٰی حقیقۃً"

یعنی معجزہ فعل نبی کا نہیں ہے۔ بلکہ فعل خدا کا ہے۔ کہ (نبی کے) ہاتھ پر اظہار کیا گیا۔ بخلاف دوسرے فعلوں کے کہ کسب ان کا بندہ کی طرف سے ہے۔ اور پیدا کرنا ان کا خدا کی طرف سے۔ اور معجزہ میں کسب بھی بندہ کی طرف سے نہیں ہے پس معنی اس آیت کے یہ ہیں۔ کہ نہیں مارا تو نے جس وقت مارا صورۃً اور لیکن اللہ نے مارا حقیقۃً" اور جناب مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ تفسیر فتح العزیز ج ۱ صفحہ ۲۲۹ و صفحہ ۲۹۳ میں فرماتے ہیں:۔

"افعال خارقہ عادت خواہ شبیہ معجزات پیغمبراں باشند۔ خواہ از جنس دیگر ہمہ مقدور قدرت الٰہی اند و بارادہ ایجاد او صادر میشوند۔ و در علامات و معجزات پیغمبراں ایں شرط نیست کہ موافق فرمائش منکراں بیاید یا بحد اضطرار رساند۔ بلکہ ایں معنی در صحت ایمان خلل مےکند۔ بتحقیق ما فرستادیم ترا بمعجزات حقہ و بر وجہ صواب و آنچہ مقتضائے حکمت است در آں آنست۔ کہ ترا قدرت جبر کردن ایشاں بر ایمان ندہیم"

یعنی افعال خلاف عادت خواہ مشابہت معجزات پیغمبروں کے ہوں۔ خواہ اور جنس سے۔ سب اختیار قدرت الٰہی میں ہیں۔ اور اُسی کے ارادہ و ایجاد سے صادر ہوتے ہیں۔ علامات اور معجزات پیغمبروں میں یہ شرط نہیں ہے۔ کہ موافق فرمائش منکروں کے آوے۔ یا لاچاری کی حد کو پہنچاوے۔ یا لاچاری کی حد کو پہنچاوے۔ یعنی مجبوری کے سبب قبول کرنا پڑے۔ بلکہ یہ امر صحت ایمان میں خلل پیدا کرتا ہے بتحقیق ہم نے بھیجا ہے۔ تجھکو ساتھ معجزات حقہ کے بر وجہ صواب کے۔ اور جو کچھ مقتضائے حکمت کا ہے۔ یہ ہے کہ تجھکو قدرت جبر کرنے کی ان پر ایمان کے لیے ہم نے نہیں دی ہے اور خود جناب شاہ صاحب کے خلف الصدق جناب مولانا شہید مرحوم صاحب تقویۃ الایمان منصب امامت صفحہ ۲۳ میں فرماتے ہیں:۔

"پس بیانش آنکہ حق جلّ و علا بقدرت کاملہ خود عالم تکوین تصرفے عجیب و غریب بتصدیق مقبولے از مقبولان خود می نماید۔ نہ آنکہ قدرت صدور خرق عادت در وے ایجاد می فرماید۔ و او را باظہار آں مامور می نماید۔ حاشا و کلّا قدرت تصرف در عالم تکوین از خواص قدرت ربانی ست نہ آثار قوت انسانی۔ انتہیٰ۔

یعنی پس بیان اسکا یہ ہے۔ کہ حق جل و علیٰ اپنی اپنی قدرت کاملہ سے عالم موجودات میں اپنے مقبولین بارگاہ کی تصدیق کے بارہ میں عجیب و غریب تصرّف فرماتا ہے۔ نہ یہ کہ خرق عادت کے صدور کی قدرت اسمیں پیدا فرماتا ہے۔ اور اس کو اس کے اظہار کے لئے مامور فرماتا ہے۔ حاشا و کلّا ہرگز نہیں۔ عالم ایجاد میں تصرف کی قدرت قدرت ربانی کا خاصہ ہے۔ قوت انسانی کے آثار سے نہیں ہے"

نیز مولانا شہید مرحوم صفحہ ۲۶ میں فرماتے ہیں:۔

"سنت اللہ بریں طریق جاری گردید۔ کہ ہرگاہ آفتاب طلوع میکند۔ تمام عالم پر از انوار میشود۔ و روئے زمین از غبار ظلمت پاک میگردد۔ ہمچنیں از بسکہ اکابر ایشاں ملکی اند و بشر فلکی وجود باجود ایشاں آفتابے است۔ کہ بر اوج چرخ ملکوت تابندہ و قمرے است از جبروت کہ در شب تار ناسوت درخشیدہ لابد۔ ہمراہ نزول ایشاں یک نورے از غیب الغیب بروز مے فرماید کہ سبب اصلاح عالم و انتظام بنی آدم و باعث تقلب ادوار و تغیر اطوار مے گردد۔ پس آنچہ از تغیرات و تقلبات مذکورہ در انتظام عالم و اطوار بنی آدم حادث مے گردد۔ ہمہ از قدرت کاملہ ایشاں نیست و نہ از نتائج طاقت امکانی نہ اینکہ حق جلّ و علیٰ ایشاں را قدرت آثار تصرف عالم اعطا فرمودہ۔ و کاروبار بنی آدم بایشاں تفویض نمودہ۔ پس بامر الٰہی قدرت خود صرف مے نمائند۔ و ایں تصرفات گوناگوں و تغیرات بوقلموں در عالم کون بر مے کار مے آرند۔ کہ ایں اعتقاد شرک محض است و کفر بحت۔ ہر کہ بجناب ایشاں ایں عقیدہ قبیحہ داشتہ باشد۔ بیشک مشرک مردود است۔ و کافر مطرود۔ بالجملہ نزول تقدیر الٰہی بنا بر وجاہت کسے یا دعا کسے از مقبولین امرے دیگر و صدور تصرفات کونی از ہماں مقبول اگرچہ بامر اللہ باشد۔ امرے دیگر کہ اول عین اسلام است۔ و ثانی محض کفر انتہیٰ۔

"یعنی عادت اللہ اس طریق پر جاری ہوئی۔ کہ جس وقت آفتاب طلوع کرتا ہے۔ تمام عالم پر انوار ہو جاتا ہے۔ ایسے ہی مقربان بارگاہ ملکی ہیں اور بشر فلکی ان کا وجود با وجود ایک آفتاب ہے۔ کہ اوج چرخ ملکوت پر درخشان ہے۔ اور ایک قمر ہے۔ عالم جبروت سے کہ شب تار ناسوت میں تاباں ہے۔ لابد ان کے نزول کے ساتھ ایک نور غیب الغیب سے ظہور فرماتا ہے۔ کہ سبب اصلاح عالم و نظام بنی آدم اور باعث گردش ادوار و تغیر اطوار بن جاتا ہے پس جو کچھ تغیرات اور تقلبات مذکورہ اطراف عالم اور اطوار بنی آدم میں حادث ہوتے ہیں۔ یہ تمام ان کی قدرتِ کاملہ سے نہیں اور طاقت امکانی کے نتائج سے بھی نہیں۔ اور یہ بات بھی نہیں کہ حق جل و علیٰ نے ان کو تصرف عالم کے آثار کی قدرت عطا فرما کر بنی آدم کے کاروبار ان کو تفویض کئے۔ کہ یہ امر الٰہی سے ان امور میں خود قدرت کو صرف کرتے ہیں۔ اور یہ تصرفات گوناگوں اور تغیرات بوقلموں عالم ظہور میں لاتے ہیں۔ اس لئے کہ یہ اعتقاد شرک محض ہے اور کفر بحت۔ جو کوئی ان کی جناب میں ایسا عقیدہ بھی قبیح رکھتا ہو۔ بیشک مشرک مردود ہے۔ اور کافر مطرود۔ بالجملہ نزول تقدیر الٰہی کسی مقبول بارگاہ کی وجاہت یا دعا کی بنا پر امرِ دیگر ہے۔ اور صدور تصرفات کونی اس مقبول سے اگرچہ باذن اللہ ہو۔ امر دیگر ہے۔ کہ اوّل عین اسلام ہے۔ اور دوسرا محض کفر۔ انتہیٰ۔ [illegible]

... مصنفہ مولانا ناصر الدین صاحب مرحوم جس میں عیسائیت کی طرف سے جو اعتراضات اسلام پر کئے جاتے ہیں۔ ان کا مکمل جواب ہے۔ قیمت ...

بیعت بازی پر تبصرہ ※

(از مولوی محمد حسن صاحب رلائلپوری)

تہذیب و تمدن کے زمانوں میں جہالت کے آثار کلیتہً فنا نہیں ہوا کرتے۔ نبوت و رسالت کی دوران میں بھی مشرکانہ رسومات اور معتقدانہ توہمات بالکل ہی ملیامیٹ نہیں ہوا کرتے۔ بلکہ اس کے کچھ نہ کچھ اثرات پرانے کھنڈروں (بوڑھوں بوڑھیوں کے دماغوں) اور آبادی سے دور دراز سنگلاخ میدانوں اور ریتلے ٹیلوں پر کچھ نہ کچھ ضرور رہ جاتے ہیں۔ جو کہ کچھ زمانے کے بعد تدریجاً نشو و نما کر کے نئے نئے شگوفے نکالا کرتے ہیں:

زمانہ نوح کے پنجتن پاک گو غرقاب ہو گئے تھے۔ مگر تدریجاً ان کے ظل اور بروز (لات، منات، ہبل، عزیٰ، نائلہ) کے رنگ میں ظہور پذیر ہو گئے۔ بتگران عرب نے گو ہمیشہ کے لئے تمام مجسموں کو گویا پاش پاش کر دیا تھا۔ مگر تخیلات اور جذبات کے صنم کدوں میں نئے نئے رنگ میں ان کے ظل اور بروز متمثل ہونے لگے۔ دول اسلام کے خلاف انہی کے انڈے بچے چوں چوں کرتے رہے۔ اور متلونون۔ دجالون کذابون بھی اسی سلسلہ عالیہ کے گوہر شاہوار ہیں۔

ماضی کو جانے دیجئے۔ دور حاضر کو لیتے ہیں۔ ہیں۔ جب سے مرزا غلام احمد نے نبوت، مسیحیت اور مہدویت کے نقارہ پر چوٹ لگائی ہے۔ تب سے وہ مشرکانہ جراثیم جو کہ چشم دماغوں میں مختفی تھے۔ ہلنے جلنے لگے۔ اور واجب الاطاعت امامت، واجب الاطاعت امارت اور واجب الاطاعت تقدس مآبی کی ڈگڈگیاں بجانے لگ گئے۔

مجھے سمجھ نہیں آتی۔ کہ قانون بلدیات ضابطہ تعزیرات اور حدود ملکی کے علاوہ ڈسٹرکٹ دستاویزات حکومت نے جسد انسانی کے رگ و ریشہ اور خون کے ذرات میں وہ کونسی ذرّی باقی چھوڑی جہاں، نبوت، امامت، امارت کے خوشنما پودے کاشت کئے جا سکتے ہیں۔ متانی کہا کرتے ہیں رعقل بچھوں موجاں) عقل نہ ہو تو بڑی موج ہے۔ نہ عابدین عقل۔ نہ معبودیں ہوش و خرد، مزے سے ایک دوسرے کو اندھا ناچ نچوا رہے ہیں۔ یہ ناشائستہ حرکات اسلام نہیں بلکہ کفر اور شرک کے کھنڈرات کی یادگاریں ہیں۔

پنجابی اہل حدیثوں کی خدمت میں ایک گذارش

میں آپ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کہ آپ اپنے بال بچوں اور دوستوں عزیزوں کو جہاں کلام مجید کی تعلیم دلا رہے ہیں۔ وہاں حافظ محمد صاحب رح لکھوکے کی تصنیفات زینت الاسلام، احوال الآخرت، سیف السنۃ اور تقویۃ الایمان مصنفہ امام الشہدا شہید سید اسماعیل رح کی ضرور تعلیم دلایا کریں۔ حافظ صاحب نے پنجاب کے لوگوں کی عظیم الشان خدمت کی ہے۔ پنجاب کا بچہ بچہ نہایت سہولیت کے ساتھ اپنی پنجابی زبان میں ان کتابوں کو پڑھ سکتا ہے۔ بلکہ صرف کلام مجید کے بعد چھوٹی چھوٹی لڑکیاں بھی بہت آسانی سے حافظ صاحب کی تصنیفات کو پڑھ اور سمجھ سکتی ہیں۔

یہ ہماری ناشکری اور ناقدردانی ہے۔ کہ ایسے سہل اور آسان طریق تعلیم سے فائدہ نہیں اٹھاتے باوجودیکہ اہل حدیث لڑکے اردو پڑھ سکتے ہیں۔ اور نہایت خوبصورتی کے ساتھ مذکورہ بالا کتابوں کو پڑھ سمجھ سکتے ہیں۔ مگر اتنی توجہ نہیں کی جاتی جتنی کہ چاہیئے۔ ان کتابوں میں حافظ صاحب رحمۃ اللہ نے مفاد عامہ اور پبلک کی ضروریات کو مدنظر رکھکر دین کی بہت خدمت کی ہے۔ مجھے معلوم نہیں ہے۔ کہ حافظ صاحب کے اعزا اور اقربا اور ان کے خاندان میں اور ان کے دوستوں میں ان کتابوں کا کس حد تک چرچا ہے۔ میں ذاتی طور حافظ صاحب کے خاندان کے کسی فرد کو نہیں جانتا ہوں۔ اور نہ میں انسان پرستی کے لئے گذارش کر رہا ہوں۔ اور نہ اس لئے کہ لوگ حافظ صاحب کے خاندان کے ساتھ حلقہ ارادت قائم کریں۔ بلکہ ان تصنیفات کو خود سے پڑھائیں۔ تاکہ پنجابی زبان کا یہ بیش قیمت ذخیرہ ناقدردانی کی وجہ سے ملیامیٹ نہ ہو جائے۔ اور جس غرض کے لئے یہ لٹریچر تیار کیا گیا تھا۔ وہ پوری ہو سکے۔ میں ایک مرتبہ نہیں بارہا اپنے دوستوں تک یہ آواز پہنچا چکا ہوں۔ اور آج اخبار ہذا کے ذریعے توجہ دلا رہا ہوں۔

(محمد حسن از لائلپور)

انجمن اہل حدیث مرزاپور

کا

گیارھواں سالانہ جلسہ

بتاریخ ۱۱-۱۲ مئی ۳۵ء زیر صدارت جناب مولانا مولوی محمد منیر خاں صاحب بنارسی بخیر و خوبی ختم ہوا۔ مولانا محمد ابو القاسم صاحب بنارسی نے اسلامی نجات، توحید اور الہامی کتاب پر تقاریر فرماتے ہوئے مسئلہ کفارہ اور تناسخ وغیرہ پر روشنی ڈال کر اسلامی نجات و توحید وغیرہ کی حقیقت کو باحسن وجوہ ثابت کر دکھایا۔ مولانا عبد الرؤف خاں صاحب رحمانی بستوی نے اسلامی تعلیم وغیرہ پر تقاریر فرمائیں۔ (نامہ نگار)

بقیہ مضمون صفحہ ۱۰ کالم ۳

تیار کر کے روانہ کریں۔ یہ سب امور ممنوع ہیں۔ لہذا التماس کیا جاتا ہے۔ کہ کوئی صاحب پیشقدمی نہ کریں۔

(۱۰) اس اسکیم پر ہم اہل محلہ اور اہل جماعت نے متفقہ فیصلہ کے ساتھ دستخط کئے ہیں۔

(۱۱) اس قانون کے خلاف اگر کوئی ورزش کرے تو ہم اہل جماعت اور متولی و قاضی آپ کے کسی نیک و بد امور میں شامل نہ ہوں گے۔ (۱۲) یہ اسکیم ۵ اپریل ۱۹۳۵ء بمطابق یکم محرم الحرام ۱۳۵۴ھ بروز جمعۃ المبارک سے جاری ہوئی۔ اللھم بارک لنا فیہ۔ دستخط نیازمندان: ارباب متولی و امام جماعت میلوشارم (نارتھ ارکاٹ) مدراس

متفرقات

بہی خواہان اہلحدیث کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ اخبار اہلحدیث کی رفتار ترقی کی بجائے روبہ تنزل ہے۔ کوشش کرکے نئے خریدار بنا کر تبلیغ واشاعت میں ہمارا ہاتھ بٹائیں۔

وی پی بھیجے گئے ۳۱ مئی کا پرچہ حسب ذیل خریداروں کو وی پی بھیجا گیا ہے۔ اگر کسی صاحب کا وی پی غلطی یا عدم موجودگی سے واپس ہوجائے تو وہ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کردیں۔

۱۹۵۴ - ۲۴۰۲ - ۲۵۳۶ - ۲۷۹۰ - ۶۰۲۵
۶۳۳۶ - ۷۲۲۵ - ۷۴۳۹ - ۷۴۵۳ - ۷۴۶۴
۷۴۶۶ - ۸۲۲۴ - ۸۴۶۵ - ۸۴۸۰ - ۸۸۹۲
۸۹۰۹ - ۸۹۳۴ - ۸۹۷۰ - ۹۴۴۸ - ۹۴۶۹
۹۴۸۶ - ۹۸۶۱ - ۹۹۲۸ - ۱۰۲۲۹ - ۱۰۲۹۷
۱۰۶۲۹ - ۱۰۶۶۲ - ۱۰۹۲۴ - ۱۱۰۹۳ - ۱۱۱۶۷
۱۱۱۶۹ - ۱۱۱۸۵ - ۱۱۳۹۶ - ۱۱۴۰۵ - ۱۱۵۳۷
۱۱۶۵۸ - ۱۱۶۹۱ - ۱۱۶۷۲ - ۱۱۶۷۴ - ۱۱۶۸۰ -
۱۱۷۴۷ - ۱۱۷۵۸ - ۱۱۷۵۹ - ۱۱۸۰۲ -

مکرر یاد دہانی جن اصحاب کی قیمت اخبار ماہ جون ۱۹۳۵ء میں ختم ہے۔ ان کے نمبر خریداری سابقہ پرچہ میں شائع کئے گئے ہیں۔ مہربانی فرماکر حق المقدور قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کردیں۔ مہلت یا انکار کی صورت میں جلد از جلد دفتر میں اطلاع بھیجیں۔ ورنہ ۲۸ جون کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔

مضامین آمدہ مولوی ابوسعید عبدالعزیز ۲ عدد۔ مولوی غلام محمد۔ احمد حسن۔ مجیب الرحمٰن رباعیات برق۔ مولوی عبدالجلیل۔

غیر مقبولہ علما اور صوفیا کے فرائض۔ آریہ سماج کو شکست۔ خاتمہ اختلاف۔ خدا کا بیٹا۔ تراجم علمائے اہل حدیث۔ امت مسلمہ کے زوال کا علاج۔

غریب فنڈ آمدہ از جاوا ۲۲ عـــہ از فتوی فنڈ ۳/ ۔ از مولوی عبداللہ صاحب منزو ۲/۱۲ جملہ ۲۸/۴ سابقہ بذمہ فنڈ ۶ر بقایا ۲۲/۶ عـــہ ۱۴/ از سائلین (۱) غلام محمد عنیزوالی ۲ ر (۲) خدا بخش بمبئی ۲ ر (۳) اسماعیل جگیٹرن ۲ ر (۴) ولی محمد کلیانوالہ ۲/۱۴ (۵) محمد شریف گوجرانوالہ ۲/۱۴ (۶) حسن بھائی منڈیاڈ ۲/۱۴ (۷) عبداللہ لال پور ۲/۸ ۔ (۸) خلیل احمد مرزاپور ۲/۸ (۹) محمد صدیق جوہمپور ۲/۸ (۱۰) نور محمد جہلم ۲/۸ ۔ (۱۱) محمد علی سہریا ۲/۸ (۱۲) غلام نبی چھن اوڑیاں ۲/۸ ۔ (۱۳) بشیرالدین بنارس ۲ ر (۱۴) الٰہی بخش جلیسر ۲ ر (۱۵) مسلم لائبریری پوسارہ ۲ ر (۱۶) سجاد حسین شیخ گڈھ ۲ ر (۱۷) عبدالقدوس اسلام آباد ۲ ر (۱۸) محمد اسحٰق جتیا ۲/۸ ۔ میزان ۲/ ۔ جملہ سائلین کے نام بحساب غریب فنڈ ایک سال جاری کیا گیا۔ نمبر سائلین ۱۵، ۱۷، بقایا فنڈ ۲ر ان کے علاوہ تیرہ سائلین اور درج رجسٹر ہیں۔ اصحاب خیر توجہ فرماکر ان کے نام بھی اخبار جاری کرادیں۔

شائقین تفسیر ثنائی اردو کو

خوشخبری

جلد ششم (۶) ابھی چھپ گئی

جن اصحاب کے پاس اس جلد کی کمی ہے۔ قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجکر یا بذریعہ وی پی طلب فرمالیں۔ قیمت عــہ روپے فی جلد

"مینجر اہلحدیث امرتسر"

مدرسہ مدینۃ طیبہ بابو عزیزالدین از کوئٹہ عــہ منشی عبدالرحمٰن اندرانے والا للعہ۔ مولوی محمد عبداللہ منزو عــہ

تصحیح اہلحدیث ۱۷ مئی ۱۹۳۵ء میں مدرسہ مذکور کے لئے بتالیس روپے درج کئے گئے ہیں اصل میں ترتالیس روپے تھے۔

اشاعت فنڈ مولوی محمد عبداللہ منزو عــہ

چندہ اہل حدیث کانفرنس از بابو عزیزالدین مذکور عــہ

ضرورت اخبار اہلحدیث خاکسار غریب اور مفلس طالبعلم ہے۔ مگر اخبار اہلحدیث کا بہت شائق ہے۔ قیمتاً خرید نہیں سکتا۔ کوئی صاحب خیر ایک سال کے لئے میرے نام اخبار مذکور جاری کرادیں۔ (خاکسار عبدالعزیز متعلم مسجد کھجوروالی ڈاکخانہ راجہ جنگ تحصیل قصور ضلع لاہور)

دو نابیناؤں کی دردناک مصیبت ناظرین کیخدمت میں عرض ہے۔ میں عرصہ سے نابینا ہوں حافظ قرآن اور قاری بھی ہوں۔ میری بیوی محنت مشقت کرکے گذارہ کرتی تھی مگر افسوس کہ وہ بھی نابینا ہوگئی۔ اب ہم ہر دو قابل امداد ہیں اصحاب خیر سے التماس ہے۔ کہ فی سبیل اللہ ہماری مدد فرماکر ثواب حاصل کریں۔

(راقم حافظ عبدالحی نابینا قاضی محلہ بجنور یو۔ پی)

جامعہ عربیہ دارالسلام عمرآباد کے ۱۶ طلبار انگریزی، عربی، فارسی کے مختلف امتحانات میں شریک ہوئے تھے۔ جنمیں سے ۱۴ کامیاب ہوگئے الحمدللہ۔ (مولوی محمد فضل اللہ ناظم جامعہ مذکور)

مولانا شاہ سلیمان صاحب پھلواروی مشہور صوفی خوش بیان مثنوی خوان اس ہفتہ دارالفنا سے دارالبقا کو انتقال کرگئے۔ مرحوم فن حدیث میں حضرت میاں صاحب (مولانا سید نذیر حسین صاحب) دہلوی کے شاگرد تھے۔ کتاب میارالحق مصنفہ میاں صاحب پر آپ کی تقریظ بھی ہے۔ اس کے بعد آپ نے صوفیانہ رنگ اختیار کرکے حال قال پسند کیا۔ مگر افراد اہلحدیث سے آپ کو انس بہت تھا۔ بہرحال آپ قابل قدر بزرگ تھے۔ جماعت اہلحدیث کے ادہم (رفیق شاہ عین الحق مرحوم) کے آپ بہنوئی تھے۔ آپکی عمر غالباً ۷۶ سال ہوگی۔ غفراللہ لہ۔

ahmadimuslim.de

*** مختصر واقعات زلزلہ کوئٹہ (۱) کوئٹہ کی ساٹھ ہزار آبادی میں سے صرف دس ہزار نفوس زندہ بچے ہیں (۲) قلات شہر بالکل برباد ہوگیا ہے (۳) کوئٹہ میں ٹوٹے فیصدی مکان گر گئے ہیں۔ (۴) ریلوے لائن زمین میں غرق ہوگئی ہے۔ ۷ میل کے رقبہ میں تمام دیہات تباہ ہوگئے ہیں۔ (۵) ٹیلیفون اور تار کا سلسلہ بھی منقطع ہوگیا ہے۔ (۶) پنجاب کے اضلاع میں بے چینی پیدا ہو رہی ہے ......

ملکی مطلع

سرزمین حجاز میں یزیدیّت

یہ ایک عنوان ہے۔ جو شیعہ اخبار رجعت یکم جون نے قائم کر کے حضرت امیر الموحدین جلالۃ الملک ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ کی ذات گرامی اور حکومت اسلامیہ سعودیہ پر دے دی ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ انہوں نے اسلام کو بتخانوں، قبتوں وغیرہ سے پاک کیا۔ حدود شرعیہ جاری کیں۔ بڑا جرم یہ کیا۔ کہ مینی غدار حملہ آوروں کے آگے اپنی گردنیں کیوں نہ رکھدیں۔ اور پچھے سے مع اولاد کبار کے سر کٹا کر جام شہادت کیوں نوش نہ کیا۔ اخبار شیعہ کے اس بارے میں یہ الفاظ ہیں:۔

"سرزمین حجاز مقدس پر جب سے ابن سعود نجدی نے اپنے نجس قدم رکھے ہیں۔ اس وقت سے اس ارض مقدس کی حالت ناگفتہ بہہ ہی ہے۔ اور اس کی ہٹ دھرمی اور یزیدی احکام کے باعث تمام ملک میں ناداری اور افلاس کے سیاہ بادل چھا گئے ہیں۔ لیکن افسوس کہ اس بدترین حالت میں بھی اس کے ایجنٹ اور نمک خوار اس کے دور حکومت کو باعث برکت اور رحمت خداوندی جانتے ہوئے عوام کی آنکھوں میں خاک ڈال کر اس کی ناموری کا ڈھنڈھورا پیٹ رہے ہیں۔ اور تمام اسلامی جرائد مال دنیا کی خاطر اس کے طرفدار اور تابع فرمان نظر آتے ہیں۔ اور اس کے خلاف ایک لفظ تک نہیں لکھ سکتے۔ حالانکہ حق نمک خواری کا تقاضا تو یہ ہونا چاہیئے تھا۔ کہ اسے صحیح راستہ پر لگاتے اور حاجیوں کی تکالیف و مصائب و آلام کو من وعن شائع کر کے عمال کی بڑھتی ہوئی بدعنوانیوں اور انتظامی خرابیوں پر روشنی ڈالتے۔

امسال جو لوگ فریضہ حج کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ ان کی شکایات بہت کثیر ہیں[1]۔ جو کہ حکومت کے نظم و نسق سے تعلق رکھتی ہیں۔ لیکن امسال سب سے اہم واقعہ حرم کعبہ میں خونریزی کا ہے کہ ابن سعود کے سپاہیوں نے تین بے گناہ مسلمانوں کو حرم کعبہ میں قتل کر کے احکام خداوندی کی علانیہ توہین کی۔ جس کی تمام تر ذمہ داری ابن سعود پر عائد ہوتی ہے۔ اور اس نے آج تک قاتلوں سے بازپرس نہیں کی[2]۔

سعودی اخبارات اپنا حق نمک اس طرح ادا کر رہے ہیں۔ کہ سعودی سپاہیوں نے قصاص کے طور پر ان مسلمانوں کو قتل کیا۔ لیکن وہ عقل کے اندھے اتنا نہیں سوچتے۔ کہ حرم پاک میں کونسا قتل ہوا تھا۔ کہ جس کا قصاص لینا ضروری سمجھا گیا۔ بالفرض جھوٹی تاویلیں اور گھڑی ہوئی خبریں سچ بھی مان لی جائیں۔ تو پھر بھی کسی طرح ابن سعود اور ان کے سپاہی الزام قتل سے بری نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ حکومت کا کوئی فرد قتل نہیں ہوا۔ اگر کوئی انصاف پسند اور حقیقی معنوں میں اسلامی حکومت ہوتی۔ تو لازمی طور پر قاتلوں سے بازپرس کرتی۔ اور انہیں قتل کے جرم میں قتل کی سزا دیتی۔ لیکن ابن سعود کا تو باوا آدم ہی نرالا ہے۔ وہ نہ دنیاوی قانون کا پابند ہے اور نہ ہی اسلامی احکام کی پروا کرتا ہے۔ اس قسم کی بدعنوانیوں سے اب مسلمانوں پر یہ اچھی طرح واضح ہوگیا ہے۔ کہ حجاز مقدس کا موجودہ دور یزیدیت مسلمانوں کے جان و مال کی حفاظت کا ذمہ دار نہیں۔ اور نہ وہاں کوئی قانون ہے۔ جو کہ مظلوم کی حمایت کر سکے۔ لہذا یہ کہنا بے جا نہ ہوگا۔ کہ حجاز کا موجودہ دور حکومت یزیدی دور ہے۔ جو کہ احکام خداوندی کی توہین نہایت دیدہ دلیری سے کر رہا ہے۔"

[1] ان کا حلفیہ بیان تو شائع کرایئے (اہلحدیث)

[2] بازپرس تو اس صورت میں کرتے۔ کہ حملہ ان کی طرف سے ہوتا۔ دفاع کی صورت میں بازپرس کیا ہو۔ الانصاف خیر الاوصاف۔

اہلحدیث یہ اس زمانہ کا واقعہ ہے۔ جس میں ہر بات اور ہر واقعہ روشنی میں آسکتا ہے۔ کس قدر تعصب اور کس قدر حق سے عداوت ہے کہ باوجود واضح ہو جانے حقیقت حال کے، اور باوجود اپنے بیگانوں کی شہادت کے اہل بدعت ابھی تک اپنا نامۂ اعمال غلط بیانی اور غلط گوئی سے پُر کئے جا رہے ہیں۔ ہم تو مضمون کی سرخی دیکھ کر ہی خوفزدہ ہو گئے تھے۔ کہ خدا خیر کرے۔ حجاز میں یزید کہاں سے آگیا۔ معلوم ہوا کہ شیعوں کو یزید کا ہر وقت تصور رہتا ہے۔ اس لئے جدھر ان کی نگاہ اٹھتی ہے بحکم ع

جدھر دیکھتا ہوں اُدھر تو ہی تو ہے

ان کو ہر جگہ یزید ہی یزید نظر آتے ہیں۔ ورنہ اگر اصلی یزید کو دیکھ لیں۔ تو انہیں معلوم ہو جائے۔ اور ہم بھی بتا دیں۔ کہ ؎

انہوں نے خود غرض شکلیں کبھی دیکھی نہیں شاید
وہ جب آئینہ دیکھیں گے تو ہم انکو بتا دیں گے

کوئٹہ (بلوچستان) میں قیامت کا نمونہ

حدیث شریف میں آیا ہے۔ قرب قیامت کے زمانہ میں زلزلے بہت آئیں گے۔ اس حدیث کا ظہور چند سالوں سے پے درپے ہو رہا ہے۔ پہلے زلزلے معمولی ہوتے تھے۔ اب تو جو آتا ہے قیامت کا نمونہ ہوتا ہے۔ ابھی صوبہ بہار کا زلزلہ بھولا نہ تھا۔ کہ ۳۱ مئی کو کوئٹہ بلوچستان میں نمونۂ قیامت زلزلہ آیا۔ ***

اہلحدیث حادثات مذکورہ سنکر بدن پر لرزہ سا پڑ رہا ہے۔ چونکہ رسل و رسائل کے ذرائع آج ۲ جون تک درست نہیں ہوئے۔ اس لئے فرداً فرداً اہلحدیث کے خریداروں کی خیریت دریافت

* [illegible] ......

ہونی مشکل ہے ۔ ناظرین سے التماس ہے ۔ کہ وہ اپنی اور دیگر متعلقین کی خیریت سے اطلاع دیں خصوصاً منشی محمد شفیع صاحب تحصیلدار تعلقات بابو عزیز الدین صاحب کلرک دفتر ایس ڈی ۔ او ریلوے ، مظفر آباد کوئٹہ ۔ اپنی خیریت سے اطلاع دیں ؛

سرکاری اطلاع

ایڈن کالج دہلی کا یہ دعویٰ ہے ۔ کہ وہ ہندوستان میں ایک سال کی پڑھائی کے بعد کسی اور یونیورسٹی کا امتحان پاس کئے بغیر یونیورسٹی وسکاٹن (ریاستہائے متحدہ امریکہ) سے بی ۔ اے کی ڈگری دلا سکتا ہے ۔ وسکاٹن یونیورسٹی سے اس بارہ میں استصواب کیا گیا ۔ تو معلوم ہوا ۔ کہ ایڈن کالج یہ دعویٰ کرنے کا مجاز نہیں ۔ یونیورسٹی مذکور اس غلط بیانی کے لئے ایڈن کالج کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کی کوشش کر رہی ہے ۔ لیکن مذکور کا ناظم اور مالک ایم ارشاد علی فرار ہوگیا ہے ۔ اور اس وقت تک لاپتہ ہے ۔ عوام کو متنبہ کیا جاتا ہے ۔ کہ وہ ایڈن کالج اور اس کے مالک کی پُر از فریب سرگرمیوں سے آگاہ رہیں +

لاہور ۔ ۱۶ مئی ۱۹۳۵ء ۔

کاسگنج (ایٹہ) میں اہلحدیث پر مظالم

۲۹ ۔ مارچ ۱۹۳۵ء کا واقعہ ہے ۔ کہ مستی صلاح الدین ، اہلحدیث عصر کی نماز پڑھنے مسجد میں آرہا تھا ۔ لائبریری کے سامنے سڑک پر بشیر ولد عظیم الدین گھڑی ساز و رمضانی ولد الٰہی بخش و شکور ولد عبد الرحمٰن وغیرہم نے مستی صلاح الدین کو دیکھ کر لفظ اہل خبیث کا استعمال کرنے لگے ۔ اور کہنے لگے کہ یہ اہل خبیث آیا ۔ ایک دو مرتبہ کے کہنے کو تو مستی مذکور نے ٹال دیا ۔ مگر جب وہ بالکل قریب آگیا ۔ تو وہی لفظ اہل خبیث کہا ۔ تب تو اس نے بھی مجبوراً کہا کہ خبیثوں کے ہی منہ سے الفاظ خبیثہ نکلتے ہیں مندرجہ بالا مستیان اوپر ٹوٹ پڑے ۔ اور بارش کی طرح جوتے و گھونسے و تھپڑ رسید کرنے لگے ۔ ان کے دیگر شیر کار بھی مار پیٹ میں شریک ہوگئے اب اکثر محلہ کے رہی احناف نے یہ مشورہ کیا ہے کہ جو اہلحدیث باصطلاح رہی حنفی اہل خبیث کوئی نماز کو آوے ۔ تو اسی کو مار پیٹ لو ۔ اور رستا طیفال متولی وقف مسجد اگر آوے ۔ یا مکان سے باہر نکلے تو اس کو خوب بنالو ۔ اب مسجد اہلحدیث کے رستہ میں چند شہدے لفنگے بر سر بیکار ہر وقت گشت میں رہتے ہیں ۔ اور ان کے خوف سے اہلحدیث جو چند ہیں ۔ مسجد تک نہیں جانے پاتے ہیں مسجد کا راستہ بند کر دیا گیا ہے ۔ ان کے اس مفسدانہ خیالات کی وجہ سے ہم نے تھانہ میں رپورٹ کرا دی ہے ۔ اور تحصیل کاسگنج میں دعویٰ دائر کر دیا ہے ۔ اور جن مفسدوں کی وجہ سے ہماری نماز اذان بند اور نقض امن کا اندیشہ اور خطرہ ہے ۔ ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں ۔ (۱) عظیم الدین گھڑی ساز ولد عبد اللہ (۲) بشیر ولد عظیم الدین گھڑی ساز (۳) شکور ولد عبد الرحمٰن (۴) صدیق ولد عنایت اللہ (۵) کریم بخش ولد عنایت اللہ (۶) رمضانی ولد الٰہی بخش (۷) عبد الرحمٰن ولد مرزا (۸) بشیرا ولد عبا داللہ ۔ (9) یاد اللہ ولد گیاسے (۱۰) مجھا ولد ولی خاں (۱۱) کالیا ولد رحم اللہ (۱۲) عبد المحسن (۱۳) کریم اللہ ولد تبشو یہ اقوام جولاہان (۱۴) گنگیرا ولد وزیر نداف (۱۵) عزیز اللہ پھول والا ۔ برادر معلم لنواں اسکول اسلامیہ کاسگنج ۔ جملہ علمائے کرام ہند سے عرض ہے ۔ کہ ایسے الفاظ مفسدانہ استعمال کرنے سے خاص و عام کو روکا جائے ۔ تاکہ ہم لوگ امن چین سے اپنی عبادت میں مشغول ہوں ۔ فقط ۔

(جماعت اہلحدیث کاسگنج محلہ نواب ضلع ایٹہ)

صحیح بخاری شریف کا سب سے پہلا انگریزی ترجمہ

پیغمبر اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کی صدا کو عربی سے نا آشنا مسلمانوں اور اسلامی تعلیمات کے حسن اور صداقت سے بے خبر اہل مغرب کے کانوں تک پہنچانے کے لئے میں نے انگریزی میں صحیح بخاری کے ترجمہ کا ارادہ کیا ہے ۔ جسے تمام علمائے اسلام اصح الکتاب بعد کتاب اللہ سمجھتے ہیں ۔ یہ ترجمہ یورپ میں اسلام کا پروپیگنڈا کرنے کے لئے بہت مفید ثابت ہوگا ۔ نیز ان مسلمانوں پر اپنا بہت اچھا اثر ڈالیگا ۔ جو انگریزی تعلیم یافتہ ہوکر خلاف اسلام اسپرٹ سے متاثر ہوکر اسلام سے منحرف ہو رہے ہیں ۔ در اصل اسلام کی حقیقی رُوح نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم میں جلوہ گر نظر آتی ہے ۔ ہم صرف احادیث کے توسط سے ان غلط فہمیوں اور بے جا تاویلوں سے بچ سکتے ہیں جو آیات قرآنی کی تفسیر میں کی جاتی ہیں ۔ اور جو یقیناً مسلمانوں کی روحانی اور معاشری فلاح و بہبود کے حق میں بے حد مضرت رساں ہیں ؛

مجھے اسلام قبول کئے نو سال ہوئے ۔ اور مجھے برابر یہ دُھن لگی رہی ۔ کہ کسی طرح صحیح بخاری کا ترجمہ انگریزی زبان میں ہو جائے ۔ چنانچہ میں نے تقریباً پانچ سال مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں بسر کرکے عربی زبان سیکھی ۔ اور اس ماحول سے بھی واقفیت حاصل کی ۔ جس میں نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کا پیغام سنایا تھا ۔ سالہا سال کے مطالعہ اور تیاری کے بعد بحمد اللہ اب مجھے اپنی اس آرزو کو پورا کرنیکا موقعہ ملا ہے ؛ میرا ارادہ ہے ۔ کہ جون ۱۹۳۵ء کے مہینہ میں اس ترجمہ کی اشاعت شروع کر دی جائے ۔ جو تیس پاروں میں شائع کیا جائیگا ۔ جو ماہ بماہ شائع ہوں گے ۔ میں نے کسی مقام پر ایجاز و اختصار سے کام نہیں لیا ۔ اور یہ سعی کی ہے ۔ کہ ترجمہ حتی المقدور بالکل صحیح اور اصل سے پوری پوری طرح مطابقت رکھتا ہو ۔ میں نے ترجمہ کے ساتھ مکمل عربی عبارت بھی دے دی ہے ۔ تاکہ قارئین اصل سے ترجمہ کا مقابلہ کرسکیں ۔ ساتھ ساتھ تشریحی حواشی بھی ہیں ۔ جو لوگ آنحضرت صلعم ... سے پوری طرح واقف نہیں ۔ ان کے لئے یہ حواشی مفید ثابت ہوں گے ۔ اب میں برادران اسلام سے استدعائے اعانت کرنا چاہتا ہوں

مومیائی

مصدقہ علمائے اہلحدیث وہزارہا خریداران اہلحدیث

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل ودق دمہ وکھانسی ریزش، کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے ... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے۔ تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہوجاتا ہے۔ مرد، عورت، بچے، بوڑھے۔ اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۱۲/ عہ۔ آدھ پاؤ ۴/ ہے۔ پاؤ بھر ۲/ ہے مع محصولڈاک ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔

تازہ ترین شہادات

جناب حافظ محمد عبدالشکور صاحب ٹاٹا دہ

"میں نے آپ سے تین مرتبہ مومیائی منگائی۔ تینوں مرتبہ مفید پائی۔ مہربانی فرما کر ایک چھٹانک اور بھیجدیں۔ واقعی اچھی چیز ہے۔"

(۲۳ اپریل ۱۹۳۵ء)

جناب حکیم محمد بشیر الدین صاحب پٹنہ

میں کئی سال سے آپ کی مومیائی کا خریدار ہوں بفضلہ بہت موثر اور مفید پاتا رہا۔ اس وقت ایک چھٹانک روانہ فرما کر مشکور فرمائیں۔

(۲۲-اپریل ۱۹۳۵ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ:-

حکیم محمد سردار خاں پروپرائیٹر
دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

تمام دنیا میں بے مثل ۲۳/۵۲

سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ ۴ روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی

اردو کا ہدیہ سات روپے

ان دونو بینظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

عبدالغفور غزنوی
مالک کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

مغلظات مرزا ۳/۲۴

مرزا غلام احمد قادیانی کی بے شمار گالیوں کا ایک ایسا آئینہ ہے جسمیں ان کی اخلاقی تصویر اس طرح عریاں نظر آتی ہے۔ کہ بےحیائی و بےغیرتی شرمندہ ہو جاتی ہے۔ آخر میں ان گالیوں کو بلحاظ حروف تہجی ردیف وار "لکھکر" "اخلاق مرزا" کو برہنہ کیا گیا ہے۔ کتابت وطباعت دیدہ زیب، صفحات ۷۲ تقطیع ۲۰×۲۶ قیمت فی نسخہ ۵/ تقسیم واشاعت کیلئے اٹھارہ روپیہ سینکڑہ ایک کتاب کے لئے ۶/ کے ٹکٹ بھیجے۔

ملنے کا پتہ:- (مولوی) نور محمد مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

کتاب الروح

علامہ عبدالہادی مصری کا اردو ترجمہ جس میں روح انسانی کے متعلق نہایت محققانہ اور فلسفیانہ بحث کی گئی ہے قیمت صرف ۸/ ملنے کا پتہ:- دفتر اہلحدیث امرتسر

سرمہ نورالعین ۲۳/۲۵

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ اور عینک سے بے پرواہ کر دیتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ

منیجر دواخانہ نورالعین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

ہتھیلی میں چاند ۹/۱۲ رجسٹرڈ

ایک فرانسیسی ڈاکٹر کی ایجاد ہے جو مثل عرق کے ہے اس کے دو قطرے ملائی یا شہد میں ملا کر کھانے سے بیحد طاقت پیدا ہوتی ہے۔ سست اور کمزور قوی بن جاتا ہے۔ اس کا ایک قطرہ ۱۰ قطرے خون کے پیدا کرکے آدمی کو مثل فولاد کے کر دیتا ہے ضعف دماغ، باہ، مثانہ، جریان، رقت منی، بدخوابی، بدہضمی عورتوں کے جملہ عوارض، سوکھا، زردی، لاولدی وغیرہ کو دفع کرنے میں اکسیر ہے۔ زیادہ تعریف فضول ہے۔ آزمائش شرط ہے۔ قیمت ایک شیشی عہ تین شیشی کے خریدار کو ایک شیشی مفت۔ محصول ڈاک ۸/

پتہ:- محمد شفیق اینڈ کو آگرہ

اکسیر عثمانی ۱۲/۲۲

آنکھوں سے پانی بہنا۔ نگاہ کی کمزوری پلکوں کا اڑ جانا، دوہے، پرانی لالی۔ جالا، پھولی۔ ناخونہ وغیرہ وغیرہ سخت مہلک امراض چشم کے دفع کرنے میں بفضلہ اکسیر کا کام کرتا ہے۔ گرمی وجلن دور کرکے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا محافظ ہے نمونہ ۲/ قیمت فی تولہ ایک روپیہ (عہ) مع محصول ڈاک۔

پتہ:- ایس، ایم عثمان اینڈ کو آگرہ

اہلحدیث میں اشتہار دے کر تجارت کو فروغ دیں۔

ahmadimuslim.de

اطلاع

ہماری مشہور ہر دلعزیز خوش ذائقہ ایجاد "اکسیر ہاضمہ" کا استعمال کرنا اور ہر وقت ہر گھر میں رکھنا ضروری ہے۔ کیونکہ یہ تمام شکایتوں کو دور کر کے معدہ کو مقوی کرتا ہے اور بدن میں خون صالح پیدا کر کے تندرستی بڑھاتا ہے اور دائمی قبض، بدہضمی، درد شکم اور نفخ ہو جانا کمی اشتہا یعنی بھوک نہ لگنا۔ کھٹے ڈکار آنا۔ منہ سے بھرہ پانی آنا۔ ضعف معدہ، وبائی امراض ہیضہ اسہال بیچش وغیرہ اور دیگر امراض میں مثل تریاق کے حکمی تاثیر رکھتا ہے۔ بھوک بڑھاتا ہے۔ سخت سے سخت غذا فوراً ہضم کرتا ہے۔ چہرہ پر رونق، رعب و وجاہت پیدا کرتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد استعمال کرنے سے کھانا فوراً ہضم ہو کر طبیعت ہلکی پھلکی اور دل خوش ہو جاتا ہے۔ اس سے معمولی غذا بھی مقویات کا کام دیتی ہے۔ خون کو نئی کر کے رنگ بدن صاف شفاف رکھتا ہے۔ پژمردہ طبیعت کو خورسند کرتا ہے۔ اور وہم و فکر دور کرتا ہے۔ اس سے وقت پر جادو کا اثر ہوتا ہے۔ دل دماغ جگر وغیرہ اعضائے رئیسہ کو طاقت پہنچتی ہے۔ قیمت فی ڈبہ ایک روپیہ محصول ۵ر

اکسیر موتی دانت ۔ دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ اور دانت سفید موتیوں کی طرح چمکیلے ہو جاتے ہیں۔ قیمت صرف ۸ر محصول ۵ر

ملنے کا پتہ:-

اکسیر ہاضمہ ایجنسی لار گیٹ کوچہ چٹیاں ۳۰۸/۹ امرتسر

قادیان میں زلزلہ برپا کر دینے والی لاجواب کتاب

حالات مرزا ۲/۱۲

یعنی

مرزائی مذہب کی اصلیت

اپنے مضمون میں بالکل انوکھی قادیانی تحریک کیلئے شمشیر براں ہے۔ قیمت صرف ۸ر ہے بیرونجات سے منگوانے والے حضرات ۸ کے ٹکٹ بھیجکر منگوا سکتے ہیں

ملنے کا پتہ:- محمد اسحاق دفتر کتبخانہ حقانی امرتسر

ہندوستانی ممیرے کا سرمہ

سیاہ و سفید۔ رجسٹرڈ ۱۷۵۷ء

یہ آنکھوں کی اکسیر و بے نظیر دوا ہے۔ بیسیوں روپیہ کی دوائیں، اچھے اچھے علاج جن بیماریوں میں فائدہ نہ دیتے تھے۔ اس سرمہ سے فائدہ ہوا آنکھوں سے پانی بہنا۔ نگاہ کی کمزوری۔ دھند، ککرے۔ آنکھ جیسی پرانی لالی جالا۔ پھلی۔ چھپر نا خونہ ایسے سخت امراض میں چند دن لگانے سے آنکھیں بھلی چنگی معلوم ہوتی ہیں۔ دماغی محنت کرنے والوں کی گرمی جلن دور کر کے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں نگہبان ہے۔ نمونہ ار کا ٹکٹ بھیج کر منگوا لو۔ اور آزمالو۔ قیمت فی تولہ عہ مع خوبصورت سرمہ دانی و سلائی کے عہ تولہ۔ سرمہ سفید قسم اعلے بیش قیمت ادویات سے مرکب نہایت سریع الاثر قیمت عنا روپیہ تولہ (منگوانے کا پتہ)

مینجر اودھ فارمیسی ہردوئی

(نوٹ) مسافران ریل کی سہولیت کو اسٹیشن ہردوئی پر بھی یہ سرمہ فروخت ہوتا ہے۔

تفاسیر مولانا ثناء اللہ صاحب

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن

بڑی شان و شوکت اور حسن منظر سے مقبول خاص و عام ہو چکی ہے۔ تفسیر مذکور جن اہل علم حضرات نے دیکھی ہے۔ بہت پسند فرمائی ہے۔ مفسرین کا متفقہ اصول القرآن یفسر بعضہ بعضا کی عملی تصویر دیکھنی ہو تو یہ تفسیر دیکھئے ہر آیت کی تفسیر میں کسی دوسری آیت سے استشہاد کیا گیا ہے۔ کاغذ مصری، کتابت طباعت نہایت اعلے۔ قیمت للعہ

تفسیر ثنائی اردو

یہ تفسیر بہت مفید اور پسندیدہ ہے جس میں خاص خوبی یہ ہے۔ کہ قرآنی مضمون مسلسل معلوم ہوتا ہے۔ ایک کالم میں ترجمہ ہے۔ دوسرے میں تفسیر مع ترجمہ ہے۔ نیچے حاشی میں شان نزول درج ہے۔ اس سے نیچے مختلف حاشی مخالفین کے متعلق ہیں۔ اس تفسیر کی آٹھوں جلدیں طبع ہو کر بعض مکرر سہ کرر بھی چھپی ہیں۔ تفصیل حسب ذیل ہے:-

جلد اول:- سورہ فاتحہ و بقرہ۔ جلد ثانی:- سورہ آل عمران و نساء۔ جلد ثالث:- سورہ مائدہ، انعام اعراف۔ جلد رابع:- از انفال تا سورہ بنی اسرائیل جلد خامس:- از بنی اسرائیل تا سورہ شعراء۔ جلد ششم از شعراء تا صافات۔ جلد ہفتم از صافات تا سورہ نجم جلد ہشتم۔ از سورہ قمر تا والناس۔

قیمت فی جلد علیحدہ عا روپے اور مکمل سٹ کی قیمت ۱۲/عہ روپے +

تفسیر بیان الفرقان علی علم البیان

عربی زبان میں اعلے کتابت و طباعت کے ساتھ عمدہ کاغذ اور رنگین سرورق پر طبع کرائی گئی ہے۔ شروع میں مقدمہ درج ہے جس میں علم بیانی علم بیان وغیرہ کی اصطلاحات درج کی گئی ہیں۔ اور تفسیر میں بھی جہاں کہیں ان اصطلاحات کا ذکر آیا ہے۔ ان کے نمبر دیئے گئے ہیں تا کہ قاری ورق الٹ کر فوراً دیکھ سکے۔ سر دست سورہ فاتحہ و بقرہ کی تفسیر شائع کی گئی ہے۔ قیمت ۱۲ر

اہلحدیث بھائیوں کیواسطے بے نظیر تحفہ

سرمہ مفید عالم

قیمت فی شیشی ۱۲/۲ عہ

دافع آشوب چشم دھند جالا غبار پڑبال شبکوری روزکوری پھولا۔ نزول الماء پلکوں کا گرجانا۔ ابتدائی موتیا بند تمام امراض کے لئے مفید ہے۔ تین شیشیوں کے خریدار کو ایک شیشی مفت محصول معاف

ملنے کا پتہ حکیم سید بیگ عالم شاہ مقام گھوڑیالہ عدالت بھیرہ والہ پنجاب

ahmadimuslim.de

ماہ مبارک ربیع الاوّل میں قابل مطالعہ کتابیں

رحمۃ للعٰلمین - یہی وہ کتاب ہے - جسے ہندوستان اور بیرون ہند میں وہ قبولیت حاصل ہے - جو اور کسی کتاب کو نہیں ہوسکی - یہی وہ کتاب ہے جو اپنوں اور بیگانوں میں یکساں مقبول ہوئی جسے اہلحدیث بھی پسند کرتے ہیں اور احناف بھی - جس کی شیعہ بھی تعریف کرتے ہیں اور قادیانی بھی - یہی وہ کتاب ہے - جسے جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن نے اپنے نصاب میں شامل کرلیا ہے - اور جامعہ عباسیہ بہاولپور نے بھی - جسے جامعہ ملیہ دہلی بھی اپنے لئے ضروری سمجھتا ہے - اور مدرسۃ العالیہ دیوبند بھی - یہی وہ کتاب ہے - جس کے مداح علماء بھی ہیں اور فضلاء بھی، وکلاء بھی، مورخین بھی، اس کے ثناخواں ہیں - اور فلاسفر بھی محدث بھی - اس کی تعریف میں رطب اللسان ہیں - اور مفسر بھی - کتابت وطباعت بہت اعلیٰ قیمت جلد اول ؏ دو روپے - جلد دوم ۲ روپے - جلد سوم ۳ روپے

سیرت ابن ہشام - آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تمام سوانح عمریوں میں سب سے پہلی کتاب ہے - علامہ ابو محمد عبد الملک نے اصلی کتاب عربی زبان میں لکھی تھی - اب اس کا اردو ترجمہ ہے - حضور صلعم کے شجرۂ نسب سے شروع کرکے تادم وصال حق کی مکی ومدنی غزوات وغیرہ کو مفصل طور پر قلمبند کیا ہے صحت واقعات کو خاص طور پر ملحوظ رکھا ہے ضخامت ۱۵۲ صفحات قیمت عہ دو روپے

تحفہ میلاد النبی

اگر آپ قرآن حکیم کی روشنی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کی حکمت عالیہ معلوم کرکے عشق محمدی اور اتباع حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جذبہ پیدا کرنا اور اس مبارک تقریب کو ... منانا چاہتے ہیں ... تو ایک آنہ کا ٹکٹ برائے محصول ڈاک وپیکنگ بھیج کر رسالہ میلاد النبی مفت منگوا کر پڑھئے ... اور زیادہ قیمت بھیج کر زیادہ تعداد میں منگوا کر تقسیم کیجئے اور ... کا ثواب حاصل کیجئے

شعبہ تالیف واشاعت انجمن خدام المسلمین ... لاہور

(۱۲۱۵)

خاتم الاولیاء - مسمّٰی بہ وجیز السیر لخیر البشر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مختصر مگر جامع سوانحعمری - سیرت کی نہایت مستند کتاب، زاد المعاد ابن ہشام حلبیہ، سرور المحزون، درس السیرۃ وغیرہ سے سلیس اردو میں جمع کی گئی ہے - ان مشہور اوہام کا جواب دیا گیا ہے - جو مخالفین اپنی کور باطنی سے آفتاب نبوت پر کیا کرتے ہیں - قیمت ۱۰/

نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب - مصنفہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی - آنحضرت صلعم کے حالات پیدائش سے لے کر وفات تک کل واقعات وجملہ سیر ومعجزات خصوصاً واقعہ معراج حضرت مولانا نے نہایت عالمانہ ومحققانہ انداز سے قلمبند کئے ہیں - ضخامت ۲۸۰ صفحات قیمت ایک روپیہ ۸ر (عہ)

تاریخ المشاہیر - اگر آپ دنیا کے پچاس مشہور ریفارمروں، عالموں حکیموں، شاعروں، بادشاہوں، وزیروں، جرنیلوں کے دلچسپ حالات اور سوانح عمریاں پڑھنا چاہتے ہیں - تو آج ہی تاریخ المشاہیر منگا لیں تاریخ کی بہترین کتاب ہے - جس سے آپ بیسیوں سبق اور سینکڑوں نصیحتیں حاصل کر سکتے ہیں - اور اپنی زندگی کو سنوار سکتے ہیں -

تاریخ المشاہیر میں چونکہ پچاس بزرگوں کی سوانح عمریاں درج ہیں - اس لئے بلا مبالغہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ اکیلی کتاب پچاس کتابوں کا کام دیتی ہے - ہر اردو خواں کا فرض ہے کہ وہ اسے منگا کر خود پڑھے - اور دوسروں کو سنائے - تاکہ سب کی اصلاح ہو جائے قیمت مجلد عا روپے، بے جلد عہ

الجمال والکمال - یہ کتاب قاضی محمد سلیمان صاحب مرحوم پٹیالوی کی لاجواب تصنیفات میں سے ایک ہے - اس کتاب میں سورہ یوسف کی تفسیر نہایت عالمانہ ومحققانہ انداز میں لکھی گئی ہے - قابل دید ہے - ضخامت ۲۷۴ صفحات قیمت عہ

صدیق اکبر رض - خلافت اسلامیہ کے علمبردار اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مبارک زندگی کے حالات اور عہد صدیقی کے شاندار واقعات کا ذکر - از خواجہ عباد اللہ اختر قیمت عہ

الفاروق - خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی جنگی، سیاسی، انتظامی تدابیر، فتوحات اسلامی کا سیلاب، مسلمانوں کی عظمت وشوکت، دلیری وشجاعت وشہامت، ایثار دار لوالعزمی، صداقت ومساوات، غیرہ وغیرہ حسن سلوک، پاکیزہ اخلاق وعادات اور صاحب دولت وحکومت اور مالدار ہونے کے باوجود سپاہیانہ اور سادہ زندگی کے واقعات - ہر مسلمان اس کے مطالعہ سے ایک کامیاب مسلمان بن سکتا ہے - دنیا نے اسلام کا نقشہ بھی سامنے رکھ دیا گیا ہے - قیمت عہ

ذو النورین - حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ خلیفہ سوم کی زندگی کے مبارک حالات اور عہد عثمانی کے واقعات قابل دید ہیں - کتابت طباعت عمدہ (عہ)

اسد اللہ - حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی سوانح عمری - آپ کے مبارک حالات زندگی قیمت عہ

سیف اللہ - حضرت خالد بن ولید سپہ سالار اعظم افواج اسلامیہ کی سوانح عمری - قابل دید ہے - قیمت عہ

ازواج النبی - حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے حالات مع حسب نسب پیدائش تا وفات کے حالات عمدہ پیرایہ میں درج ہیں - قیمت ۸ر

اشاعت اسلام یعنی دنیا میں اسلام کیونکر پھیلا - بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانہ تک کے وہ صحیح ومستند حالات کہ جن سے واضح ہوتا ہے - کہ اسلام دنیا میں اپنی حقانیت وصداقت کے ذریعہ سے ہی عالمگیر ومحیط ہوا - مبلغین وواعظین اور مقررین کے واسطے محض یہ کتاب کافی ہے - مؤلفہ فخر الہند مولانا حبیب الرحمٰن صاحب دیوبندی، کتابت وطباعت اعلیٰ ضخامت ۷۵۰ صفحات قیمت سے ر

پیٹنٹ ادویات اور ہندوستان؟

جس میں انگلستان، جرمنی، فرانس، امریکہ اور ہندوستان کی رائج الوقت تین صد دوائیوں کے سربمہر نسخوں کو جن کی بدولت کئی کمپنیاں کروڑوں روپے کما چکی ہیں - بے نقاب کر دیا گیا ہے - قیمت عہ روپیہ (مینیجر)

تعلیمات اسلام - اسلامی تعلیم کی حقانیت، خصوصاً اسلام کے مسئلہ استشارہ کو عالمانہ انداز میں تحریر فرمایا ہے - وہ حضرت مصنف کا ہی حق ہے - از مولانا حبیب الرحمٰن صاحب دیوبندی کتابت طباعت کاغذ اعلیٰ - قیمت صرف دس آنہ (۱۰ر)

ملنے کا پتہ:-

دفتر اہلحدیث امرتسر

67523

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲
یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہوں گے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائے گا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۳ — نمبر ۳۳

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اخبار — امرتسر

اہل دین را کلام اللہ معظم دانشتن — پس حدیث مصطفےٰ بر جاں مسلم داشتن

مسئول مدیر — ابو الوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے	سالانہ	عـ
رؤسا و جاگیرداران سے	"	ے
عام خریداران سے	"	۵
"	ششماہی	۲/۱۲
ممالک غیر سے	سالانہ	۱۰ شلنگ
فی پرچہ	- - - -	۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر ۱۲۔ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ مطابق ۱۴ جون ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

جذبات ماہ - - - - - - صفحہ ۱
انتخاب الاخبار - - - - - صفحہ ۲
اہل حدیث حدیث کے مخالف؟ - - صفحہ ۳
قادیانی مشن۔ (فاروق کی تجویز منظور) - صفحہ ۴
مسیح علیہ السلام پھر زمین پر - - - - صفحہ ۵
پیدائش روح اور مادہ - - - - - صفحہ ۶
اصلاح عمل - - - - - - صفحہ ۸
مسمریزم کا کمال - - - - - صفحہ ۱۰
اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان - صفحہ ۱۱
فتاوے صفحہ ۱۳ - متفرقات - - صفحہ ۱۴
ملکی مطلع - - - - - - صفحہ ۱۵
اشتہارات - - - - - - صفحہ ۱۶/۲۰

جذبات ماہؔ

ذیل کی نظم عزیزی احمد امان اللہ خان صاحب ماہؔ کے جذبات کا مجموعہ ہے۔ عزیز موصوف پندرہ سالہ نوجوان ہیں اور مولوی ابو رضا ضیاء اللہ خان صاحب رامپوری کے صاحبزادہ ہیں۔

جو شخص صدق دل سے کرے اعترافِ حق
وہ دائرۂ کفر میں لایا نہ جائے گا

ثابت قدم جو مذہب اسلام پر رہے
اس راستے سے اس کو ہٹایا نہ جائیگا

جو حضرتِ نبی کی سدا پیروی کرے
اُس سے صراطِ غیر پہ جایا نہ جائیگا

ایسا جہاز جس کا خدا خود ہو ناخدا
امواج دشمناں سے ڈبایا نہ جائیگا

جس گلّے کا خدائے تعالیٰ ہو پاسباں
وہ بھیڑیوں کے شر سے ستایا نہ جائیگا

جو قوم متبع ہو رسالت مآب کی
دنیا سے اس کا نام مٹایا نہ جائیگا

پیدا ہو مسلموں میں اگر اتحاد اب
اس پر ستم کا تیر چلایا نہ جائیگا

تائب ہو قوم آج مسلمانوں کی اگر
یزداں کا ماہؔ اُس پہ سے سایا نہ جائیگا

پیارے نبی کے پیارے حالات۔ مؤلفہ مولوی فیروز الدین صاحب ڈسکوی۔ اسمیں آنحضرت صلعم کے مستند حالات زندگی بیان کئے گئے ہیں اور قرآن مجید کی پیشگوئیاں [illegible] قیمت [illegible]

انتخاب الاخبار

مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری کی اپیل کا فیصلہ سنا دیا گیا۔ آپ کو تا قیام عدالت عدالت میں حاضر رہنے کی سزا دی گئی۔

—— کوئٹہ کے زلزلہ کا اثر سندھ، پنجاب کے علاوہ تمام ہندوستان پر پڑا ہے۔ بنگال، بہار، اور مدراس وغیرہ علاقوں کے کئی اصحاب وہاں تھے جن میں سے کئی ہلاک اور کئی مجروح ہوئے۔ پنجاب کے تقریباً تمام شہروں اور قصبوں میں اس زلزلہ سے ماتم بپا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ساٹھ ہزار کے قریب افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ مالی نقصان کا تو ابھی تک کوئی اندازہ نہیں لگایا جا سکا۔ مجروحین کی کئی سپیشل گاڑیاں لاہور سٹیشن پر پہنچ چکی ہیں۔ ہزارہا امراء نان جویں تک محتاج ہو گئے ہیں۔ تمام ملک کے اطراف و اکناف سے امدادی فنڈ جمع کئے جا رہے ہیں۔ گورنر جنرل ہند نے باجلاس کونسل (۴۳۰) مصیبت زدگان کوئٹہ کے لئے دس لاکھ روپیہ منظور کیا ہے اور یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ زلزلہ کے ریلیف کام کے لئے ایک سپیشل کمشنر مقرر کیا جائے۔ ملک معظم و ملکہ معظمہ و دیگر شاہی خاندان کے افراد نے بھی ایک ہزار ۵۰ پونڈ عطا کئے ہیں۔ حضور نظام حیدر آباد دکن نے پندرہ ہزار روپیہ دیا ہے۔ کوئٹہ سے مجروحین کی جو گاڑیاں آتی تھیں ان کو ریاست بہاولپور کے ریلوے سٹیشن ڈیرہ نواب پر ٹھہرایا جاتا تھا اور حضور نواب صاحب بہاولپور بنفس نفیس خود تشریف لا کر مجروحین کی مزاج پرسی فرماتے رہے۔ نیز ریاست مذکور کی طرف سے بھی خوراک اور طبی امداد دی جاتی رہی۔

—— سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے کہ ریاست قلات میں ۲ ہزار ۹ سو افراد ہلاک اور متعدد مجروح ہوئے ہیں۔

ناسک میں زبردست آندھی آئی۔ نقصان جان کوئی نہیں ہوا۔

—— زلزلہ کوئٹہ کے تقریباً سات سو یورپینوں کو جن کے رشتہ دار اس زلزلہ میں ہلاک ہوئے ہیں یورپ پہنچانے کے لئے ایک جہاز لیا گیا ہے۔

—— نارتھ ویسٹرن ریلوے کو اس زلزلہ سے پچیس لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا ہے۔

—— ۹ جون کی اطلاع مظہر ہے کہ زلزلہ سے جھٹکے ۳۱ مئی کے بعد بھی محسوس ہوتے رہے ہیں۔

۸ جون کو پھر صبح چار بجے زبردست جھٹکے محسوس کئے گئے جن سے شکستہ عمارتوں کے اینٹ پتھر وغیرہ گرنے لگے۔

—— افواہ ہے کہ ملک معظم کی سلور جوبلی فنڈ کے بقایا ہم سے کو زلزلہ کے مصیبت زدگان میں صرف کیا جائیگا۔

اگر آپ اسوہ حسنہ پر اپنی زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں

تو

کتاب "حیات مسنونہ"

کا مطالعہ فرمائیں۔ جو حال ہی میں حضرت مولٰنا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب نے تصنیف فرمائی ہے جس میں سرور کائنات کے روزانہ پروگرام اور ادعیہ مسنونہ وغیرہ بیان کی گئی ہیں۔ حضور صلعم سے محبت رکھنے والے کو اس کتاب کا ضرور مطالعہ رکھنا چاہیئے۔

قیمت صرف ۲ر۔ محصول ڈاک علاوہ۔

پتہ :۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

—— افغانستان کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ علاقہ غوربند کے قریب ایک پہاڑ سے ایک عجیب آواز پیدا ہوتی ہے یہاں تک کہ پہاڑ کا ایک حصہ گر پڑا۔ اگر نقصان جان کوئی نہیں ہوا۔ قبل ازیں اسی پہاڑ سے دو مرتبہ اس قسم کی آوازیں پیدا ہو چکی ہیں۔

—— لندن ۷ جون۔ انگلستان کے نئے کابینہ میں مسٹر بالڈون وزیر اعظم، صدر کونسل کابینہ، ریمزے میکڈانلڈ اور مارکوئیس آف زٹ لینڈ وزیر ہند مقرر ہوئے ہیں۔

—— استنبول کی ایک خبر اخبارات میں شائع ہوئی ہے کہ شاہ امان اللہ خان جو ترکی میں مقیم ہیں آپ کو ترکی حکومت کی طرف سے ایک ہزار فوجی سپاہیوں کا سپہ سالار مقرر کیا گیا ہے۔

—— گوجرخان ضلع جہلم (پنجاب) میں ایک کارخانہ کو آگ لگ جانے سے ۴۵ ہزار روپے کا نقصان ہوا۔

—— کسولی کے جنگلات میں آگ لگ جانے سے ایک یورپین افسر ہلاک اور تین اشخاص مجروح ہوئے

—— سر تیج بہادر سپرو پریوی کونسل کے رکن مقرر کئے گئے ہیں۔

—— چوہدری ظفر اللہ خان احمدی کو سر کا خطاب ملا

—— لاہور میو ہسپتال میں ایک ایم۔ اے پاس سکھ سائیکل چوری کرتا ہوا گرفتار کیا گیا (عبرت)

—— ام القریٰ راوی ہے کہ امسال عرب کے مختلف اطراف میں بارش اچھی ہوئی ہے۔

عزیز عطاء اللہ کو اب بفضلہ کلی صحت ہے۔ چنانچہ پروردگار کی اس عنایت کے شکریہ میں آج ۹ جون کو اس نے اپنے احباب کرام کو دعوت طعام دی۔ مولانا سیالکوٹی بھی شریک دعوت ہوئے۔ لہ الحمد!

محمدیہ پاکٹ بک مجلد جو مرزائی مشن کی تردید میں حال ہی میں طبع ہوئی ہے اور اپنی ظاہری و باطنی خوبیوں کے باعث کافی شہرت حاصل کر چکی ہے۔ بہت جلد منگا کر مطالعہ کریں۔ قیمت ایک روپیہ چار آنہ

مغالطات مرزا عرف الہامی بوتل جس میں مرزا صاحب کے ان الہامات کی تشریح کی گئی ہے جنکو وہ مختلف موقعوں پر چسپاں کر کے اپنا اُلّو سیدھا کرتے رہے۔ قیمت ۳ر

مرزا کی کہانی مرزا اور مرزائیوں کی زبانی مصنفہ بابو حبیب اللہ صاحب امرتسری۔ جو حال ہی میں طبع ہوئی ہے۔ قیمت ایک آنہ۔

ہر سہ کتابیں منگانے کا پتہ :۔

منیجر اہلحدیث امرتسر

انجمن تبلیغ الاسلام اہل حدیث ورک ضلع گورداسپور کا بارہواں سالانہ جلسہ بتواریخ ۲۱۔۲۲۔۲۳ جون منعقد ہوگا۔ (حافظ گوہر دین سکرٹری)

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۱۲- ربیع الاول ۱۳۵۴ھ

اہل حدیث حدیث کے مخالف؟

نوٹ | گذشتہ پرچے میں ملتانی رسالہ کا جواب شروع ہوا تھا چاہئے تھا کہ آج بھی اسی کا ذکر ہوتا مگر سوء اتفاق سے وہ رسالہ نظر سے اوجھل ہو گیا۔ اس لئے تا بہ جب تک دوسرا نہ ملے اس کی مثل اور سلسلہ جاری کیا گیا ہے۔

مذہبی تعصب انسان کو دور تک لے جاتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ جو لوگ مذہبی تعصب سے مغلوب ہو کر فریق مخالف پر بے جا الزام لگاتے ہیں درحقیقت وہ مذہب کے ماتحت نہیں ہوتے بلکہ اپنے غیظ و غضب کے تابع ہوتے ہیں۔ اس کی تازہ مثال آج ہم پیش کرتے ہیں۔

اخبار "الفقیہ" | میں ایک بریلوی حنفی کا مضمون نکلا ہے۔ جس میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ اعیان اہل حدیث کئی ایک حدیثوں کو نہیں مانتے۔ یہ اسی طرح کا الزام ہے جس طرح کسی زمانہ لاہور سے ایک کتاب ظفر المبین شائع ہوئی تھی جس میں بتایا گیا تھا کہ حنفیوں نے اتنی حدیثوں کو چھوڑ دیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ کسی حدیث کی شرح میں دو قول ہوتے ہیں۔ ایک قول کو پسند کرنے والا دوسرے قول والے کو منکر حدیث کہہ دیتا ہے۔ دراصل یہ افراط و تفریط ہے

یہی مثال ہے ہمارے مخاطب کی۔ ہم ان کو قدر عاقبت بتانے کے لئے چند حدیثیں پیش کر کے پوچھتے ہیں کہ بتائیے حنفیہ نے ان حدیثوں کو کیوں پس پشت ڈال دیا ہے؟

غور سے سنئے!

(۱) لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ۔
نماز بغیر فاتحہ کے نہیں ہوتی۔

(۲) کان رسُولُ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یَرْفَعُ یَدَیْہِ عِنْدَ الرُّکُوْعِ الخ
رکوع کو جاتے اور سر اٹھاتے وقت حضور رفع یدین کرتے تھے

(۳) مَدَّ بِھَا صَوْتَہٗ۔ (آمین بالجہر کہتے تھے)

(۴) بلکہ قرآن کی بھی مخالفت کرتے ہیں۔
قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب (القرآن)

اسی طرح بے انت و بے تعداد الزامات لگائے جا سکتے ہیں۔ پس معترض سن رکھیں کہ جس پیمانے سے تولیں گے اسی سے ان کو ملیگا۔

معترض نے بزعم خود جماعت اہل حدیث کو جن احادیث کا مخالف بتایا ہے وہ نمبروار درج ذیل ہیں۔

"حدیث اول | عن ابن عباس قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الصلوٰۃ بعد الصبح حتی تشرق الشمس وبعد المغرب[1] حتی تغرب الشمس (بخاری صفحہ ۸۲)

(ترجمہ) یعنی حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ صبح کی نماز کے بعد حضور نے نماز پڑھنی منع فرمائی ہے طلوع شمس تک۔ اسی طرح بعد عصر کے غروب ہونے شمس تک۔ (بخاری صفحہ ۸۲)

وہابی اس حدیث کو نہیں مانتے صبح فرضوں کے بعد سنتیں پڑھ لیتے ہیں۔ اگر کوئی یہ کہے کہ سنتیں بھی فجر کی نماز ہے تو میں کہوں گا۔ یہ تمہارا مطلب حدیث میں نہیں۔ یہ تمہاری اپنی رائے ہے جو دوزخ میں لے جائے گی۔

حدیث دوم | عن ابی سعید الخدری رضؓ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا صلوٰۃ بعد الصبح حتی ترتفع الشمس ولا صلوٰۃ بعد العصر حتی تغیب الشمس۔ (بخاری صفحہ ۸۳)

(ترجمہ) یعنی ابو سعید خدری فرماتے ہیں کہ میں نے حضور سے سنا کہ آپ فرماتے ہیں صبح کے بعد کوئی نماز نہیں۔ اور عصر کے بعد بھی کوئی نماز نہیں۔ (بخاری صفحہ ۸۳)

اب بتائیے جب صاف صریح فرمان نبوی موجود ہے تو پھر انکار کیوں × کیا جاتا ہے۔ کیوں جماعت فجر کے بعد سنتیں پڑھی جاتی ہیں۔ دعویٰ اہلحدیث حقیقت میں مخالف حدیث۔"

(الفقیہ امرتسر ۲۱ مئی ۱۹۳۵ء صفحہ ۱)

اہلحدیث | بے شک اپنی رائے سے کہنے والا یا حدیث کو چھوڑنے والا قابل ملامت مستحق سزا ہے۔ مگر حدیث کی تشریح کسی دوسری حدیث سے کرنے والا تو مستحق سزا نہیں۔ آئیے! بطور تمہید آپ کو ایک واقعہ حدیثیہ پہلے سنائیں تاکہ آپ اپنا شوق (اعتراض علی المحدثین) پورا کرنے کو کوئی اور میدان تلاش کریں۔

صحیح بخاری میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[1] صحیح بعد العصر ہے۔ (اہلحدیث)

× انکار کرنے والا کافر ہے۔ (اہلحدیث)

جوابات نصاریٰ۔ عیسائیوں کی زبردست ایک (۶۳) اردو جواب کتب قیمت ۵ (نجم الہدیٰ)

ahmadimuslim.de

چند اصحاب کو ضروری کام کے لئے مدینہ سے باہر بنی قریظہ میں بھیجا اور حکم فرمایا:

لا تصلن العصر الا فی بنی قریظہ

نماز عصر نہ پڑھیو مگر بنی قریظہ میں پہنچ کر۔

جب یہ جماعت قریب بنی قریظہ کے پہنچ گئی تو چند افراد نے نماز عصر راستے ہی میں پڑھنے کی طیاری کی وجہ یہ بتائی کہ نماز کا وقت مقرر ہے اس لئے ہم پڑھینگے دوسرے افراد نے اس فرمان کے الفاظ سنائے تو انہوں نے جواب دیا۔

لم یرد منا ذلک

اس سے یہ مراد نہیں کہ ہم نماز عصر میں تاخیر کردیں بلکہ مراد یہ ہے کہ جلدی پہنچیں۔

حالانکہ صیغہ نہی کا ہے۔ دربار رسالت میں وہ لوگ بے قصور قرار دیئے گئے۔

معترضین حضرات حدیث پر عمل کرنے کے لئے بڑی بڑی شرطیں پیش کیا کرتے ہیں ان کو سوچنا چاہئے کہ حدیث نبوی کی تشریح فرمان نبوی سے کرنے والا حنفی کیسے ہوا بلکہ وہ تو ایک چھوڑ دو حدیثوں پر عمل کررہا ہے (انصاف!) پس سنئے اور انصاف خیر الاوصاف کو مدنظر رکھ کر سنئے:۔

ترمذی میں ایک حدیث آئی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاقیمت الصلوۃ فصلیت معہ الصبح ثم انصرف النبی صلے اللہ علیہ وسلم فوجدنی اصلی فقال مھلا یا قیس اصلاتان معا قلت یا رسول اللہ انی لم اکن رکعت رکعتی الفجر قال فلا اذن۔ (ترمذی)

(ترجمہ) آنحضرت حجرہ شریف سے نکلے تکبیر کہی گئی میں نے آپ کے ساتھ نماز صبح کی پڑھی پھر آپ نے نمازیوں کی طرف توجہ فرمائی تو مجھے نماز پڑھتے پایا۔ فرمایا کیا دو نمازیں ہیں (ایک پڑھ کر دوسری پڑھتے ہو؟) میں نے عرض کیا کہ میں نے صبح کی دو رکعتیں نہ پڑھی تھیں فرمایا پھر تو کوئی منع نہیں۔

اس حدیث کے مطابق اہل حدیث اتنا کہتے ہیں کہ جماعت کے ہوتے ہوئے چونکہ بحکم حدیث شریف

اذا اقیمت الصلوۃ فلا صلوۃ الا المکتوبۃ (الحدیث)

سنتیں جائز نہیں اس لئے جب جماعت کھڑی ہوجائے تو جس نے سنتیں نہیں پڑھیں اس حدیث کے ماتحت جماعت سے مل جائے اور صبح کی سنتیں بعد اختتام جماعت دوسری حدیث کے ماتحت قضا کرلے۔

فالتطبیق اولی من الترک۔

سوال ہمارا جواب باصواب تو آپ نے سن لیا اب آپ بتائیے کہ آپ (حنفیہ) نے رفع یدین کرنے والی حدیث کو کیوں ترک کیا۔ جواب دینے سے پہلے سمجھ لینا کہ سامنے کون ہے ؎

سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنوں
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

(باقی)

قادیانی مشن

"فاروق" کی تجویز منظور

قادیانی معاصر فاروق میں ہمارے ایک مضمون کا جواب چھپا ہے جو قابل دید و شنید ہے۔

"چیلنج منظور" مولوی (ثناء اللہ) صاحب آخر میں رقمطراز ہیں:۔

بہائی دین اور قادیانی مذہب اس صورت میں سچے ہوسکتے ہیں۔ جب ان کے بانی اپنے دعوے میں سچے ہوں۔ ودونہ خرط القتاد"

(اہلحدیث ۱۵ مارچ ۱۹۳۵ء صفحہ ۵)

مولوی صاحب آپ کا اصول بالکل درست ہے۔ اور آپ نے ان سطور میں بڑی فراخ حوصلگی سے کام لیا ہے۔ اس لئے اب آپ پر لازم ہے کہ آپ حضرت مسیح موعود (مرزا) کی صداقت پرکھیں۔ اور ہمارا فرض ہے کہ آپ کی راہنمائی کریں۔ بس آئیے۔ آپ کے گوش گذار ایک سہل طریق کرنا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) کوئی نئے مامور و مرسل نہیں۔ بلکہ آپ سے پہلے ہزارہا اللہ تعالیٰ کے مامور و مرسل گذر چکے ہیں۔ اور آپ سب ماموروں پر ایمان لاتے ہیں۔ اور یقیناً آپ کے پاس وہ معیار ہوں گے۔ جن کی وجہ سے آپ ان انبیاء پر ایمان لائے ہیں۔ پس سہل طریق فیصلہ یہ ہے کہ آپ وہ معیار قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے اخذ کرکے جو تمام انبیاء پر صادق آتے ہوں۔ اور تمام انبیاء کی صداقت بلا استثنائے احدے ان سے ثابت ہوتی ہو۔ آپ آئندہ اشاعت سے انہیں درج کرنا شروع کردیں۔ میں بفضلہ تعالیٰ انہی معیاروں کی رو سے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود مہدی معہود کا منجانب اللہ ہونا ثابت کردوں گا۔ وما توفیقی الا باللہ۔

(چوہدری محمد شریف مولوی فاضل)

(فاروق قادیان ۷ مئی ۱۹۳۵ء صفحہ ۹-۱۰)

اہلحدیث ہم اس منظوری کے مشکور ہیں۔ ہماری دلی خواہش ہے کہ معیار نبوت پر قادیانی نبوت جانچی جائے۔ اس لئے ہم آج وہ معیار پیش کرتے ہیں جو قرآن مجید نے پیش کیا اور مرزا صاحب قادیانی نے تسلیم کیا ہوا ہے۔ اس معیار کو ترک کرنا کسی مومن بالقرآن بلکہ کسی ذی ہوش انسان کا کام نہیں چنانچہ ارشاد ہے:۔

کتاب عزیز لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ۔

اس کتاب عزیز کی کوئی بات پچھلی یا آئندہ کی بتائی ہوئی غلط نہیں ہوگی۔

مطلب یہ کہ نبی کے منہ سے نکلی ہوئی بات گذشتہ زمانہ کے متعلق غلط ہوگی نہ آئندہ کے متعلق

یہ معیار نبوت جو قرآن مجید کا بتایا ہوا اور مرزا صاحب کا تسلیم کیا ہوا فاروق کو بھی اگر مسلم ہے تو

ahmadimuslim.de

مسیح علیہ السلام پھر زمین پر

(اہلحدیث ۱۰ مئی ۱۹۳۵ء کے بعد)

قتلِ خنزیر یہ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عیسےٰ علیہ السلام خنزیروں کو قتل کریں گے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ واقعی عیسےٰ علیہ السلام خنزیروں کو قتل کرادیں گے۔ کیونکہ یہ ایسا جانور ہے جس کا گوشت کھانا تمام شریعتوں میں قطعی حرام ہے اور نوح علیہ السلام سے لے کر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک تمام انبیاء علیہم السلام اس کا گوشت کھانے سے منع کرتے آئے ہیں۔ لیکن عیسائیوں نے باوجود صریح حرمت کے اسے کھلے بندوں حلال سمجھ کر کھایا۔ اس لئے ضروری ہوا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام آکر اپنے ہاتھوں سے قتل خنزیر کریں اور ظاہر کردیں کہ یہ چیز حلال نہیں ہے بلکہ اس درجہ تک بری ہے کہ اس کا تخم تک دنیا سے مٹا دینا چاہئے جیسے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو مارنے کا حکم دیا۔ کیونکہ جس گھر میں کتا ہو وہاں رحمت کا فرشتہ داخل نہیں ہوتا۔ ایسے ہی جو شخص خنزیر کا گوشت کھاتا ہے تو اس میں خنزیر جیسی بے حیائی آجاتی ہے اور الحیاء شعبۃ من الایمان یعنی حیا ایمان کی ایک شاخ ہے اس لئے ایمان کو مکمل کرنے کے لئے حیا کی بھی ضرورت ہے۔ اور دوسرے حرام چیز کھانے سے خدا کی ناراضی ہوتی ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے بعض یہودی اقوام کو سبت کے معاملہ میں ناراض ہوکر انہیں بندر اور خنزیر بنادیا۔ اس لئے ضروری ہوا کہ ایسی چیز جسے حرام اور برا سمجھا جائے اور تمام شریعتیں بہانگِ دہل اُسے حرام کردیں اُس کا تخم دنیا سے اٹھا دیا جائے۔ تاکہ پھر کوئی جو شریعت کا تابع ہے اُسے حرام کھانے کی جرأت نہ ہو اور ایسا نہ ہو کہ حرام کھا کھا کر کہیں موردِ لعنت ہوکر مسخ نہ ہوجائے کسرِ صلیب کی طرح اس کام کے لئے بھی عیسےٰ علیہ السلام کا انتخاب اس لئے کیا گیا تاکہ وہ اپنی امت کو جو کہ ضالین سے ہیں انہیں اس گمراہی سے بھی آگاہ کریں اور سیدھے راستے پر چلائیں۔ یعنی حلت و حرمت میں تمیز کروادیں۔

اب رہا یہ سوال کہ اس کام کے لئے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا آنا کیوں ضروری ہے؟

وہ اس لئے ہے کیونکہ عیسائی لوگ خنزیر کو حلال جان کر کھاتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہوا کہ اس کی حرمت واضح کرنے کے لئے اُسی امت کا نبی آئے اور اپنی امت کو آکر سمجھائے اور اُس کے کھانے سے منع کرے بلکہ ایسی حرام چیز کا دنیا سے تخم تک مٹادے۔ یہ قاعدہ ہے کہ جس ہستی کو لوگ واجب الاطاعت سمجھتے ہوں اُسی کی بات بلاچون وچرا مان لی جاتی ہے بخلاف اس کے کہ دوسرے لوگوں کی بات خواہ کتنی ہی اچھی کیوں نہ ہو اُسے سننا تک گوارا نہیں کیا جاتا۔ لہٰذا ضروری ہوا کہ عیسےٰ علیہ السلام بنفسِ نفیس تشریف لاکر اپنی امت کی تمام خرابیاں دور کردیں۔

حکومت وعدالت یہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عیسےٰ علیہ السلام حکماً عادلاً ہوکر آئینگے۔ سو یہ الفاظ بتا رہے ہیں کہ وہ سیاست کے ساتھ آئیں گے۔ جیسا کہ فتح الباری کی عبارت یکونُ عیسیٰ حاکماً من حکام ھذہ الامۃ سے ظاہر ہوتا ہے۔[1] دوسرے حکم کے معنی منصف (انصاف کرنیوالا) بھی ہیں۔ بعض فیصلہ کرنے والے عادل ہوتے ہیں اور بعض ظالم۔ سو عیسےٰ علیہ السلام کے متعلق اس بات کو صاف کردیا کہ وہ عادل ہونگے۔ چنانچہ جب وہ آئیں گے تو مسلمانوں میں جو اُن کا آپس میں اختلاف ہے اُسے فیصلہ کرکے دور کردیں گے۔ کیونکہ فیصلہ میں عدل سے کام لیں گے اس لئے دونوں فریق راضی ہوجائیں گے اور جو وجۂ اختلاف ہے اُس کو چھوڑ کر خالص مسلمان ہوجائیں گے اور آپس میں پھر دورِ اول یعنی نزولِ قرآن کے زمانہ کی طرح آپس میں بھائی بھائی بن جائیں گے۔

کما قال اللہ تعالیٰ کنتم اعداء فالّف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہٖ اخوانا (الآیۃ)

یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے مسلمانوں تم پہلے ایک دوسرے کے دشمن تھے پھر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کردی۔ پھر تم اللہ کی نعمت یعنی اسلام کی دولت سے آپس میں بھائی بھائی بن گئے۔

شاید کسی کو یہاں یہ سوال پیدا ہو کہ عیسےٰ علیہ السلام کے با سیاست ہونے سے کیا فائدہ؟

سو عرض ہے کہ دنیا میں جہاں تک مشاہدہ اور تجربہ گواہی دیتا ہے وہ یہی ہے کہ جب تک لاٹھی ہاتھ میں نہ ہو تو کوئی فیصلہ ماننے کو تیار نہیں ہوتا۔ دنیا میں ایسے صدہا واقعات روزانہ ہوتے رہتے ہیں کہ دو فریقوں میں جھگڑا ہوگیا۔ کسی مذہبی پیشوا یا کسی بڑے آدمی نے صلح کی کوشش کی بلکہ بعض دفعہ دونوں فریقوں نے تو اُن کے سامنے تو صلح کرلی مگر بعد میں سرکاری عدالت میں جاکر مقدمہ دائر کردیا۔ وہاں سے جو فیصلہ ہوا پھر اُسے لاٹھی کے ڈر سے مان لیا۔ جہاں لاٹھی کا ڈر نہیں تھا وہاں انکار کردیا خواہ زبانی خواہ عملی طور پر۔ اس لئے جھگڑوں کو چکانے کے لئے عیسےٰ علیہ السلام کا سیاست کے ساتھ آنا ضروری ہے۔

دوسرے یہ بھی بات ہے کہ مسلمانوں کا عیسائیوں وغیرہ سے بھی اختلاف ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ایسا شخص سیاست کے ساتھ آئے تاکہ جو فیصلہ کرے سب لوگ اُسے مانیں اور لاٹھی سے ڈریں۔

عادل اس لئے بھی کہا کہ وہ کسی کی بے جا رعایت نہیں کریں گے۔ بلکہ قرآن مجید و حدیث شریف

[1] ترجمہ۔ عیسیٰ علیہ السلام اس امت کے حاکم یعنی بادشاہ ہوکر آئیں گے۔ منہ

شہادت القرآن ... [illegible] (۴۳۳)

ahmadimuslim.de

توریت اور انجیل جن کو وہ اللہ تعالیٰ سے اچھی طرح سیکھے ہوئے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ ویعلمه الکتٰب والحکمة والتوراة والانجیل (آل عمران)[1]

ان کے مطابق فیصلہ کریں گے۔ اس لئے کسی کو اعتراض کرنے کی گنجائش نہ ہوگی۔

ٹیکس کی موقوفی اور لڑائی کی بندشش

یہ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

"عیسٰے علیہ السلام جزیہ کو موقوف کریں گے"[2]

اور ایک روایت میں ہے کہ

"لڑائی موقوف کریں گے"

سو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے نزول کے وقت لوگ طرح طرح کے ٹیکسوں[3] اور طرح طرح کی لڑائیوں سے تنگ آگئے ہونگے اور رعیت ٹیکسوں کی بھرمار سے تنگ ہوگی۔ عین اُس وقت اللہ تعالےٰ اپنی رحمت سے مسیح ابن مریم علیہ السلام کو زمین میں دوبارہ بھیج دیں گے تاکہ وہ آکر ہر قسم کا ٹیکس بند کردیں اور بادشاہوں کو اپنا حلقہ بگوش بلکہ اسلام کا حلقہ بگوش بنا کر وحدتِ اسلامی قائم کردیں اور لڑائی کا خاتمہ کردیں اور نئے سرے سے کنتم اعداءً فالّف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمته اخوانا کا منظر دکھا کر سب کو آپس میں بھائی بھائی بنادیں۔

دنیا کی سیاسیات کے ماہرین سے یہ مخفی نہیں ہے کہ آج کل دنیا کسی ایسی ہستی کے لئے سراپا انتظار اور بے قرار ہے کہ وہ جلد آئے جو لڑائیاں[4] موقوف کرے اور ٹیکسوں کی بھرمار سے نجات دلائے سو جب وہ ہستی نمودار ہوگی تو ان تمام تکالیف کا علاج کردے گی اور دنیا کی بے چینی دور ہوکر امن و امان کا دور دورہ ہوجائے گا اور دنیا دیکھ لیگی کہ واقعی یہی وہ ہستی ہے جس کا اللہ کے سچے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وعدہ دیا تھا اور وہ پورا ہوکر رہا۔ کیونکہ جب سورج نکلتا ہے تو تمام دنیا میں اجالا ہوجاتا ہے اور سب بے اختیار پکار اٹھتے ہیں کہ سورج نکل آیا۔ سو ایسا ہی مسیح ابن مریم علیہ السلام کے نزول کی برکات جب ظاہر ہونگی تو ہر ایک بے اختیار پکار اٹھے گا کہ آنے والا آگیا۔

اب رہا یہ سوال کہ اس کام کے لئے کیوں عیسٰے علیہ السلام کا انتخاب کیا گیا؟

سو وہ اس لئے کیونکہ اُس وقت تمام دنیا پر عیسائی اقوام کی بادشاہت ہوگی اور وہ قومیں اس ہستی کے سامنے سرِ تسلیم خم کرسکتی ہیں جو کہ اُن کے نزدیک واجب الاطاعت ہو۔ پس اس کام کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہی آنا ضروری ٹھہرا۔

تقسیم مال اور حبِ سجدہ

یہ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عیسٰے علیہ السلام نازل ہوکر مال تقسیم کریں گے لیکن کوئی قبول نہیں کرے گا بلکہ اُس وقت مسلمانوں کو ایک سجدہ (یعنی خدا کی عبادت) دنیا اور دنیا کے تمام مال و دولت سے زیادہ بہتر اور پیارا ہوگا۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عیسٰے علیہ السلام کے نزول کے وقت لوگوں میں اسلام کی محبت پھر ویسی ہی پیدا ہوجائے گی جیسی کہ قرونِ اول یعنی صدرِ اول کے صحابہ کرام میں موجود تھی یعنی یہ کہ اسلام اور خدا کی عبادت کے مقابلہ میں دنیا اور دنیا کے مال و دولت کو حقیر خیال کریں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جو فرمایا ہے کہ "یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اسلام کا اول زیادہ شاندار ہے یا آخر" سو یہ اُس وقت پورا ہوکر رہیگا کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کہنا یوں ہی نہیں جاسکتا۔ بعض لوگ شاید یہ کہیں کہ نعوذ باللہ اس پیشین گوئی میں شک پایا جاتا ہے سو یہ عرض ہے کہ ادنےٰ تامل سے یہ شبہ دور ہوجاتا ہے اور وہ اس طرح ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کشف میں اسلام کے اول اور اسلام کے آخر کی ترقیاں دکھائی گئی تھیں۔ پہلے اول کی ترقی دکھائی گئی پھر آخر کی ترقی دکھائی گئی۔ کیونکہ دونوں وقت کی ترقیاں ایک نمایاں حیثیت میں دکھائی گئیں۔ اس لئے آپ نے وفورِ خوشی سے یہ فرمایا "یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اسلام کا اول زیادہ شاندار ہے یا آخر" (باقی)

(محمد شفیع قلعہ میہاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ)

پیدائش روح اور مادہ

(بقلم مولوی ادریس خان صاحب بدایونی)

اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۹/۲۶ اپریل اور ۳- مئی کے مسلسل ۳ پرچوں میں میرے مکرم دوست پنڈت آتمانند صاحب کا مضمون زیر ہیڈنگ "حدوث ارواح اور مادہ" قسط وار شائع کیا گیا ہے۔ جس کے شروع ہی میں لفظ "آریہ" کے معنی پر دلچسپ بحث کی گئی ہے۔ مگر مجھے افسوس ہے کہ میں اپنے مکرم دوست کی رائے سے متفق نہیں ہوں۔ کیونکہ گو پنڈت جی "آریہ" کے معنی سے فائدہ اٹھا کر ان کو "مشرک" نکمیں یا آریہ سماج کو "مشرکوں کی جماعت" سے منسوب کریں مگر کون نہیں جانتا کہ یہود ہوں یا عیسائی، سوامی دیانند سرسوتی ہوں خواہ شری یاسک منی جی جو کوئی بھی "ایشور پترہ" (ईश्वरस्य पुत्रः) کا معنی "خدا کا بیٹا" کرتا ہے۔ کیا اس سے واقفیت اور اصلیت مراد ہوتی ہے؟ نہیں۔ ہرگز نہیں

---

[1] ترجمہ۔ اور اللہ تعالیٰ اُس کو (عیسٰے علیہ السلام) کتاب (قرآن) اور حکمت (حدیث) تورات اور انجیل سکھائے گا۔

[2] جزیہ کا معنی انگریزی میں ٹیکس ہے اور یہ سب لوگوں کو معلوم ہے کہ ہمارا کوئی کام اور پیشہ آمدنی اور زمین وغیرہ ٹیکس سے بچی ہوئی نہیں ہے۔ سو نتیجہ ظاہر ہے کہ ٹیکس سے ہمارا دم ناک میں ہے۔ منہ

[4] لیگ آف نیشنز یعنی جمعیت الاقوام جس کے اجلاس جنیوا میں ہوتے ہیں اس بات پر شاہد ہے۔ منہ

[illegible] (۱۳۵۴ھ) [illegible] (اہلحدیث امرتسر)

یقیناً یقیناً نہیں۔ ہاں بلکہ صرف یہ کہ "ایشور پترہ" سے مفہوم ومقصود افضلیت و بزرگی کا اظہار کرنا ہوا کرتا ہے۔ اسی لئے تو آریہ کا معنی عام طور سے افضل اور بزرگ کیا اور بتایا جاتا ہے۔

مگر ویدوں کا سوادھیائے کرنے والے جانتے ہیں کہ وید نے "آریہ" کے معنے کا کیا فیصلہ کیا ہوا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

त्वं तान इन्द्र उभयान अमि-
त्रान दासा वृत्राणि आर्या
च शूर। वधीः वनेव सु-
धितेभिः अत्कैः आपृत्सु दर्षि
नृणां नृतम ॥

(رگوید منڈل ۶ سوکت ۳۳ منتر ۳)

یعنی "اے اندر۔ اے مہا پراکرمی۔ تو اُن دونوں دشمنوں کو جو باپ آتما دسیو اور آریہ ہیں مار۔ اور اے نیتاؤں میں شریشٹھ نیتا جنگل جیسے کلہاڑوں سے کاٹے جاتے ہیں۔ ویسے تو ان کو تیز کئے ہوئے ہتیاروں سے لڑائی میں اچھی طرح کاٹ۔"

دوسرا منتر اور ہے۔

यो नो दासः आर्यो वा पुरुष्टुत
अदेवः इन्द्र युधये चिकेतति।
अस्माभिः ते सुषहाः सन्तु
शत्रवः त्वया वयं तान वनु-
याम सङ्गमे ॥

(رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۳۸ منتر ۳)

یعنی "اے بہتوں سے تعریف کئے گئے اندر۔ تجھ دیو کا ماننے والا دسیو اور آریہ جو ہمیں جنگ کے لئے للکارتا ہے۔ وہ سب دشمن ہم سے اچھی طرح مغلوب ہوں تجھ دیو کی امداد سے ہم انہیں لڑائی میں ماریں۔"

امید کہ "ہندو" کا معنی "چور، کالا، کافر" کر کے منافرت کی خلیج حائل کرنے والے مندرجہ بالا منتروں کو شانتچت سے ملاحظہ فرما کر ان پر ایکانت میں وچار کریں گے۔

اب رہا حدوث ارواح و مادہ کا مسئلہ۔ اس کے ثابت کرنے میں کہیں درشنوں و اپنشدوں، کہیں گو اصلی مگر آریہ سماج میں غیر مستند ستیارتھ پرکاش اور کہیں منطق و فلسفہ سے استدلال پیش کرنا میری ناچیز رائے میں محض تضیع اوقات ہے۔ کیونکہ رشی دیانند (بانی آریہ سماج) نے وید منتر کا بھاشیہ کرتے ہوئے بغیر ایرپھیر اور گنجائش تاویل کا موقع دیئے ہوئے اس قدر صاف بیان فرما دیا ہوا ہے کہ شائد دوسرے مذاہب میں بمشکل نظر آسکے گا۔ ملاحظہ فرمائیں۔

روح

न तं विदाथ य इमा जजाना-
न्यद्युष्माकमन्तरं बभूव।
नीहारेण प्रावृता जल्प्या
चासुतृप उक्थशासश्चरन्ति ॥

(یجروید ادھیائے ۱۷ منتر ۳۱)

یعنی "اے جیوو جو پرماتما ان سب بھونوں کا بنانے والا وشو کرما ہے۔ اس کو تم لوگ نہیں جانتے ہو۔ اسی سبب سے تم بڑی جہالت میں پھنس کر جھوٹی دہریہ پن کی بکواد کرتے ہو۔ اس سے دکھ ہی تم کو ملیگا سکھ نہیں۔ تم لوگ کیوں خود غرضی اور اپنی جان پالنے ہی میں مشغول ہو رہے ہو۔ کیوں وشے بھوگنے کے لئے ہی اویدک کرم کرنے میں مشغول ہو رہے ہو۔ اور جس نے یہ سب بھون رچے ہیں اس قادر مطلق، منصف ایشور سے اُلٹے چلتے ہو۔ لہذا اس کو تم نہیں جانتے۔ وہ برہم اور ہم جیو آتما لوگ یہ دونوں ایک ہیں یا نہیں؟

(جواب) برہم اور جیو کی ایکتا وید اور دلائل سے کبھی ثابت نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ جیو اور برہم کا ہمیشہ سے ہی اختلاف ہے۔ جیو ایشور کی قدرت سے پیدا ہوئے ہیں۔ وہ برہم کبھی پیدا نہیں ہوتا اس سے یہ یقینی ہے کہ جیو اور برہم ایک نہ تھے۔ نہ ہونگے اور نہ ہیں۔" الخ

(از سوامی دیانند سرسوتی)

واضح ہو کہ یہی ترجمہ اردو میں جناب بہسار گوویند یال جی شرما چودہری پریزیڈنٹ آریہ سماج ریواڑی نے حسب اجازت آریہ سماج کیا ہوا ہے۔

دوسرا منتر ملاحظہ ہو۔

परीत्य भूतानि परीत्य लोकान
परीत्य सर्वाः प्रदिशो दिशश्च।
उपस्थाय प्रथमजामृतस्या-
त्मनात्मानमभिसंविवेश ॥

(یجروید ادھیائے ۳۲ منتر ۱۱)

یعنی "سب جیووں میں وہ پرمیشور ویاپت ہو کے پری پورن بھر رہا ہے۔ تمام سب لوک پورو وغیرہ دشا اور ایشان وغیرہ آپ دِشا اوپر نیچے ازہات ایک ذرہ بھی اس کے بنا خالی نہیں۔ سب سے پہلے پیدا شدہ جیو سب سنسار سے آدی کاریہ پرکرتی کو ہی سمجھنا۔" الخ

(سوامی دیانند بھاشیہ)

مادہ

हिरण्यगर्भः समवर्त्तताग्रे
भूतस्य जातः पतिरेक आसीत।
स दाधार पृथिवीं द्यामुतेमां
कस्मै देवाय हविषा विधेम ॥

(یجروید ادھیائے ۱۳ منتر ۴)

سوامی جی بھاشیہ ملاحظہ ہو۔

"جب سرشٹی نہیں ہوئی تھی تب ایک ادوتیہ ہرنے گربھ سو ہی پہلے تھا۔ وہ سب جگت کا سناتن پیداوار بھوت پرسدھ پتی ہے۔ وہی پرماتما پرتھوی سے لے کے پرکرتی (مادہ) تک جگت کو رچ کے دھارن کرتا ہے۔" الخ

حق پرکاش } مصنفہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب۔ سوامی دیانند کے اُن ۱۵۹ اعتراضات کا جواب جو انہوں نے ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر کئے تھے۔ قیمت صرف ۱۲/
ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

ملفوظات۔ اسلامی ... (۳۵) ...

ahmadimuslim.de

اصلاح عمل

(از قلم مولوی ابو سعید محمد شریف تاہیانوالوی)

روحِ نشاط پھر اُسی نغمہ نے چھیڑ دی
مدت سے سازِ بزمِ تمنا خموش تھا

الحمد للہ وکفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اما بعد۔ پورے سات سال غیر حاضر رہ کر عرض گذار ہوں کہ تا حال آپ نے قال کو حال کے تابع نہیں بنایا۔

ازمنہ گذشتہ میں مشاہیر اسلاف کی یادگار منانے کے لئے طرح طرح کے عنوان و مراسم تجویز ہوئے انواع و اقسام کے تفریحی مشاغل ایجاد کر کے سلف صالحین کی ارواح کو خوش کرنے کا ڈھونگ رچایا گیا۔ گوناگوں دلچسپیوں اور بوقلموں دلفریبیوں کو مرکز مان کر دنیا کو ہمصفیر بنانے کی طرح ڈالی گئی۔ بہترین دماغوں نے چند روزہ زندگی کو حیات جاوید کا لباس پہنانے کے واسطے ہر دہ عمل کیا جسے حصول مقصد میں ممد پایا۔ حتیٰ کہ تاریخ کی تاریکی میں مستور اقوام نے اپنے اپنے ریفارمروں کے مجسمے اور تصاویر بنا کر حق یگانگت ادا کیا۔ دوسرے دور والوں نے اپنے مشاہیر کی عبادتگاہوں کی حفاظت محض کو مقصود قرار دے لیا۔ طبقہ مابعد نے آنے والی نسلوں کے لئے اپنے سربرآوردگان کے طریق عبادت کی نقل اتارنا ہی اوجِ کمال سمجھا۔ رفتہ رفتہ یہ کام تصاویر و تماثیل سے گذر کر بُت پرستی کا بدل ہو گیا۔ بعض افراد نے شخص پرستی کو ہی معراجِ انسانی کا سدرۃ المنتہیٰ قرار دے لیا اور اس کے محامد و محاسن بیان کر دینے ہی کو کمال معراج تصور کر لیا۔ اور ایسے فعل کی دعوت دینے کے واسطے اپنی تمام سعی صرف کرنا شروع کر دی اور اسی امر کو فلسفۂ تخلیق سے تعبیر کرنے لگ گئے قرآن کریم نے اس قوم کا نظریہ مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کیا ہے:۔

وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ الخ

اور مشرکین خدا کے سوا ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ تو اُن کو نقصان پہنچا سکتی ہیں اور نہ ان کو فائدہ ہی پہنچا سکتی ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ خدا کے ہاں ہماری سفارش کرنے والی ہیں۔

قرآن حکیم کی اس گواہی سے اتنی بات روزِ روشن کی طرح ثابت ہو گئی کہ مشرک جب بھی کسی شرک کو اختیار کرتے ہیں تو مزعومہ معبود کو حقیقی اور اصلی خدا کبھی تصور نہیں کرتے بلکہ مخترعات کو ذریعہ قرب الٰہی جان کر ایسا کرتے ہیں۔ اور اس قسم کی تعظیم و تکریم آداب و عبادات سے ان کا مقصود ہمیشہ یہی ہوتا ہے کہ متصورہ بزرگوں کے ارواح ہم پر راضی ہو کر عند اللہ شفیع بنیں گے۔ مصائب و آلام اور مشکلات سے ہماری نجات ہو جائے گی۔ اللہ رب العالمین نے اس قوم کو مشرک قرار دیتے ہوئے ان کے افعال کو شرک اور لَا اَصْلَ لَہٗ قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے۔ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ۔

شدہ شدہ یہی سنت الاولین امم متاخرہ میں آ دھمکی۔ انہوں نے اپنے اپنے مسلمہ سلف صالحین کو خدا کے قرب کا ذریعہ اور وسیلہ جان کر اُن کو جامۂ مخلوق و انسانیت سے ہی نکال ڈالا۔ کسی قوم کا مقولہ عزیر ابن اللہ ہو گیا تو کسی نے مسیح ابن اللہ کہہ کر اپنی خوش اعتقادی کا ثبوت دیا۔ ایک نے وُدّ کا مجسمہ تیار کیا تو دوسرے نے یغوث کو ایشور سروپ جان کر اوتار کا تخیل گھڑ لیا۔ علیٰ ہذہ القیاس ہدایت الٰہی کو طرح طرح کی رنگ آمیزیوں میں مستتر کر کے ہی دم لیا۔ استھانوں نشانوں اور مورتیوں کے سامنے سجدہ کرنا انسانی شرافت کا لازمہ ہو گیا۔ کسب کمال کو نا اہلوں کے سامنے پیش کر کے تکبر و نخوت کی بنیاد ڈالی۔ خاطرِ فطرت نے آہنگری کو عطیۂ پروردگار ثابت کرنے کے واسطے حضرت داؤد کو آیۃ اللہ بنایا۔ مسمرائزروں نے اپنے اپنے عمل سے اہل جہاں پر برتری چاہی۔ اور دنیا کو حیران کر دیا تو عصائے موسےٰ نے ان کا غرور توڑ کے رکھ دیا۔ خود ساختہ بتوں کو حاجت روا اور مشکل کشا پا کر دنیا کو دنیا نے گمراہ کرنا شروع کیا تو آذر کے گھر میں ابراہیم کو پیدا کر دیا۔ جس نے ظلمت میں ڈوبی ہوئی قوم کو صراط مستقیم بتا دیا۔ فصاحت و بلاغت میں لاثانی ہونے کے مدعیان میں امی نبی مبعوث کر کے ایسا کلام نازل فرمایا کہ جسے سُن کر مخالف اور معاند باطل پرستوں نے بھی صاف صاف کہہ دیا۔

صَدَقْتَ مَا هٰذَا كَلَامُ الْبَشَرِ

داعیٔ حق نے اس پر بس نہ فرمائی بلکہ ہر متلاشیٔ حق پر واضح کر دیا کہ اگر امن و آرام کی زندگی بسر کرنا چاہتے ہو تو اِتَّبِعُوْا مَا اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖ اَوْلِيَاءَ۔ اسوہ حسنہ کی پیروی کرو۔ مزعومہ بزرگوں، مشتبہ روایات و اختراعات انسانی کے عاملو! تَرَكْتُ فِيْكُمْ اَمْرَيْنِ كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّتِيْ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا۔

مقالاتِ انسان کے دلدادو! کلام اللہ پڑھ کر منصب کلیم اللہ پر متمکن ہو جاؤ۔ قربِ خداوندی کے خواستگارو! محمد رسول اللہ کی حلقہ بگوشی، فرامینِ نبوت کی اطاعت گذاری میں لگ جاؤ۔ اللہ تمہاری لغزشوں سے درگذر فرما کر تمہیں اپنا قرب بخش دیگا۔ مشاہیر پرستی نہیں بلکہ مشاہیر ملک و قوم بننے کے واسطے ایثار و قربانی کے کامل نمونہ فعل ابراہیم کی روشنی میں کمر ہمت باندھنے والے امیر المومنین کو منتخب فرمایا۔ جسے دنیا عثمان ابن عفان کہتی ہے۔ وہ عثمان جس کی عملی زندگی ترکنا علیہ فی الآخرین کے زمرہ میں آ گئی ہے۔ ہاں وہ عثمان جس نے ہجرت مدینہ کے وقت ارشادِ رسول پر ہزارہا روپیہ مسلمان

ahmadimuslim.de

مہاجروں کے واسطے میٹھا پانی بہم پہنچانے کے سلسلہ میں خروج کیا۔ وہ عثمان ذی النورین جس نے جنگ تبوک میں ہزارہا درہم فرمان رسول پر صرف کر کے عین حیات میں جنت خرید لیا۔ وہ عثمان جس نے وطن عزیز، اموال و املاک، خویش و اقارب سے محض لوجہ اللہ تعالیٰ مفارقت اختیار فرمائی۔ بالآخر جان بھی جان آفرین کے راہ میں قربان کر دی۔ رضی اللہ تعالیٰ و رضوا عنہ کی عملی تفسیر نے بتا دیا کہ کامیابی اور کامرانی کے لئے مِنْ دُوْنِ اللہ کی قربانی کر کے ایثار کا اسوہ چھوڑنا اہل حق کی سنت ہے۔ بیگناہ شہید نے صرف دمحض مسلمانوں کو فتنہ و فساد سے بچانے کی پاداش میں اپنے وجود ذی جُود کو خنجر اور تلواروں کی تیز دھاروں کی نوک سے پیوست کرا دیا۔ با وجود صاحب خدم وحشم ہونے کے ابتلا میں صبر و تحمل کو کام میں لا کر احکام الٰہی کے سامنے ہوائے نفس کی پرواہ نہ کی۔ تا آنے والی قومیں قیام اسلام کے لئے اسی مشعل سے مستفید و مستنیر ہوں اور شجر اسلام (جسے آمنہ کے لال نے فرزندان توحید کے خون کی ندیاں بہا کر بچایا تھا) بڑھتا پھولتا اور پھیلتا رہے۔

الحمدللہ! اس پیکر صداقت نے نہایت ہی ثابت قدمی، استقلال اور اولوالعزمی سے اس معرکۂ امتحان کو سَر کیا۔ جس کی نظیر تلاش کرنے سے نہیں مل سکتی یہ عثمانی کمال ایسا ہے جسے اغیار تو کیا اپنے تاحال اختیار بھی نہیں لے سکے۔ امیرالمومنین کی پاکیزہ روح جسد اطہر سے پرواز کر کے علیین میں جا پہنچی۔ ؎

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

ملکت کے اندرونی مفاسد اور فتن کے انسداد و استیصال کے بدقت شاہان ذی احتشام کے لئے جو بہترین نمونہ چھوڑا۔ اصلاح و تجدید کا جو اعلیٰ ترین گُر بتایا اسلاف کے مجسمے بنا کر نصب کرنے سے کہیں ارفع و اعلیٰ، وقیع اور مؤثر ثابت ہوا۔ صلحاء صالحین کی سیرت کے تذکار کی محافل منعقد کرنے سے کہیں بہتر ہے کہ ان کے نقش قدم پر چلکر عملاً ان کی کو درس دیا جائے۔ صحابہ کرام و بزرگان عظام کی قبور پر قبے اور گنبد تعمیر کر کے یادگار قائم کرنے کے بدلے بتا دیا کہ اگر درحقیقت خلف کو سلف سے محبت اور پیار ہے اور وہ اُن کی یاد تازہ رکھنا چاہتے ہیں تو بزرگوں کے اقوال اور اعمال کی روشنی میں رکھیں۔ ہر وہ عمل کریں جس پر ان کے حقیقی اسلاف (انبیاء علیہم السلام) نے عمل کر کے دنیا میں نکوئی کی تخم ریزی کی۔ اسلاف پرستی یہ نہیں کہ ان کی قبروں پر حج کیا جائے اور اپنی اولاد کے لئے اُس حج اور مقبرے کو ذریعہ معاش چھوڑا جائے۔ اسلاف پرستی یہ بھی نہیں کہ اُن تکیوں اور استھانوں پر فلک بوس گنبد تیار کر کے جہلاء سے ٹکے بٹورنے کے اڈے قائم کئے جائیں۔ اسلاف صالحین میں سے کسی کی قبر کے ساتھ رسول اللہ نے یا صحابہ کبار نے یہ سلوک روا نہیں رکھا جسے جائز کہہ کر آج کل ذریعہ معاش بنایا جاتا ہے۔ کسی صحابی نے حضور کی ذات والاصفات پر نعوت کہہ کر شکر پری نہیں فرمائی۔

اے میرے مخاطب حضرات! بزرگ شناسی اور سلف سے عقیدت مندی کے اظہار کا سب سے اعلیٰ ترین طریقہ یہی ہے کہ جس امر کی دعوت دے کر لوگوں کو عروج پر لے جانے میں وہ سعی کرتے رہے ان کے نقش قدم پر گامزن ہو کر اثر چھوڑا جائے۔ یہی وہ معیار ہے جس پر کسی خلف کی وہ عقیدت مندی پرکھی جا سکتی ہے جو اسے سلف صالحین کے ساتھ ہے۔ یہ ہے وہ طریق حق جس سے مشاہیر سلف کی عظمت دوبالا ہوا کرتی ہے۔ یہ ہے وہ میدان امتحان جس میں سلف کے قدردانوں کا جائزہ لیکر بتایا جا سکتا ہے کہ ؎

سلف جن کے وہ تھے خلف اُنکے یہ ہیں

برادران قوم! داعی اسلام کے مقاصد و عزائم سے آپ کوسوں دُور نکل گئے ہیں۔ نیکی اور صداقت کو آپ نے کھو دیا ہے۔ اعمال صالحہ کی اتباع کے فقدان و رسوم پرستی کے اقتدار نے بُت پرستی کے دروازے پر لاکر کھڑا کر دیا ہے۔ جسے عبور کرنے کے بعد قبر پرستی اور تعزیہ پرستی کے مہیب جنگل میں پھنس کر رہ گئے ہیں جس طرح دشمنان دین مبین نے بعثت سرور کائنات سے قبل بنی اسرائیل کی شوکت و عظمت اور فضیلت کو غلامی اور مسکنت سے بدلنے میں سعی کر کے کامیابی حاصل کر لی۔ اسیطرح معاندین حق نے ترقی اسلام پر دانت پیسنا شروع کر دئیے ہیں۔ لیکن انہیں اتنا بھی یاد نہیں ؎

آذر سے گھر خدا کا اجاڑا نہ جا سکا
لاکھوں خلیل کعبہ کے معمار بن گئے

کیا آپ کو یاد نہیں ماضی قریب میں حضرت مولانا اسماعیل شہیدؒ دہلوی نے سلف کے کارناموں کو جلائے عمل دیگر منور نہیں کیا؟ کیا دنیا کو یقین نہیں دلا دیا کہ فرزندان توحید میں یہ برأت اور ہمت آج بھی موجود ہے جس کے سامنے باطل نہیں ٹھہر سکتا جس طرح طاغوت موسیٰ اور ابراہیم کے مقابل نہ ٹھہر سکا۔ اسی طرح شیر اسلام کے مقابل آنے والا بھی منہ کی کھاتا ہے۔ تمہارے اسلاف نے بغض و حسد عناد و فساد باہمی سے کنارہ کشی کر لی۔ بیگانوں کے یگانے بن گئے۔ اتحاد باہمی نے انہیں ربع مسکوں پر مسلط کر دیا۔ فتح و نصرت ان کے قدم چومتی تھی۔ جدھر جاتے تھے مظفر و منصور ہو کر لوٹتے تھے۔ اطراف و اکناف عالم میں بسنے والے خدا ترس اور موحد مسلمانوں کے اسلاف کا شاہکار اعتصام بالکتاب والسنت تھا۔ فرقہ بندی کو مہلک اور سم قاتل جانتے تھے۔ وہ نیک تھے اور ایک تھے۔ اَقِیْمُوا الدِّیْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا ہر لمحہ اُن کے پیش نظر تھا۔ آپکے اسلاف خدا و رسول کا نام سُن کر لرز جاتے تھے اور بلا چون و چرا احکام منجانب اللہ کی تعمیل میں سربسجود ہو جاتے تھے۔ افسوس آپ اور آپ کی ذریت پر جو احکام اسلام پر پھبتیاں اڑانے سے بھی دریغ نہیں کرتی۔ آپ کے وہ اسلاف جو قوموں کی تقدیر کی تعمیر کیا کرتے تھے آج اُن کی نسل کی تقدیر کردن نویش

آسمان پیش کے چکر میں ہے۔ آہ آج وہ قوم سبق تلاش کرتی ہے جو اقصائے عالم کو درس بصیرت دیا کرتی تھی۔ آج ہمیں اس قوم کو اتفاق و اتحاد کی دعوت دینے کی ضرورت درپیش ہے جو افتراق و انشقاق عناد اور فساد کی بیخ کنی کیا کرتی تھی۔ آج اس جماعت کو مشاہیر پرستی کا فلسفہ سمجھا کر جگانا پڑ گیا ہے۔ جس سے سیکھ کر گمنام نام آور ہوئے۔ بے نام و بے نشان مشاہیر ملک کی صف میں آ گئے۔

میرے ہمصفیرو! اس زبوں حالی کا ذمہ دار امراء اور فضلاء کا وہ طبقہ ہے جس نے ہوائے نفس کے ماتحت حلقہ بگوشان اسلام کو کتاب و سنت کی تعلیمات سے بے بہرہ رکھا۔ جنہوں نے رنگ رلیوں میں اوقات عزیز بسر کئے اور اپنے فرض اور ذمہ داری کو محسوس نہیں کیا۔ یہی وجہ ہے کہ خدا کا پسندیدہ دین اسلام بزبان حال سُنا رہا ہے ؎

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم
کہ بامن ہرچہ کرد آں آشنا کرد

مسلمانو!! ہوش کرو۔ سنجیدہ اور متین لوگوں کو اپنے غیر ذمہ دارانہ افعال پر ہنسنے کا موقعہ نہ دو وہ فعل نہ کرو جس کی اصل محض تمہارے افعال و جذبات کی مرہون منت ہو بلکہ وہ فعل بجا لاؤ، جس کی بنیاد کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر استوار کی گئی ہو۔ تمہاری ترقی کا ہر ایک زینہ کتاب اللہ میں مذکور اور ہر مرحلہ طے کرنے کا طریق سنت رسول اللہ میں موجود ہے۔ پھر خدا جانے کس بنا پر دوسروں کے سہارے زندگی بسر کر رہے ہو اقیموا الصلوٰۃ کے ساتھ آتوا الزکوٰۃ کو کیوں واجب التعمیل نہیں جانتے۔ اور اگر جانتے ہو تو قومی بیت المال اور انما الامام جنۃ سے چشم پوشی کرنے کا خمیازہ کون بھگتے گا؟

وان ارید الا الاصلاح!

اہلحدیث کی توسیع اشاعت کے لئے ہر بہی خواہ اہلحدیث کو کوشش کرنی چاہئے۔ (منیجر)

(۴۳۸) بعض آموزگاران ... (منیجر)

مسمریزم کا کمال

(از قلم خان شجاع الدین خان صاحب)

بعد سلام مسنون کے گذارش ہے کہ مسمریزم کے متعلق بعض انتہائی کتب میں بثبت شہادات معتبر گواہان از قسم دانایاں، ڈاکٹران، ساحران فرنگ وغیرہ کے اس قسم کے واقعات پے در پے درج ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ جملہ معجزات و کرامات و کشفیات وغیرہ مندرجہ کتب الہامیہ و غیر الہامیہ متعلقہ ہر مذہب ایک اصول پر مبنی ہیں اور ہر ایک انسان اپنی طاقت خدا داد کے مطابق ان کو جزواً یا کلاً دکھلا سکتا ہے۔ البتہ چونکہ پیغمبران صادق کی طاقت اشارہ خداوندی سے وابستہ ہوتی ہے اس لئے کوئی بڑے سے بڑا ساحر بھی ان کے مقابلہ پر بلکہ ان کی صرف موجودگی میں کوئی ایسا فعل نہیں کر سکتا۔ میرے ناقص علم میں ایک واقعہ تاہم ایسا رہ گیا تھا جس کی نظیر مجھ کو کتب مسمر میں نہ ملی تھی وہ بھی آج مل گئی ہے۔ اس لئے ناظرین اخبار اہلحدیث کی تفنن طبع کے واسطے مختصر طور پر انجبارات انگریزی مورخہ ۲۴۔ مارچ ۱۹۳۵ء سے اقتباس درج کرتا ہوں۔

ملک انگلینڈ میں ایک عورت کے افعال نے جو کہ اس سے بحالت معمول ہو جانے کے سرزد ہوتے ہیں۔ کل ساحروں، ڈاکٹروں، مسمریزم کے ماہروں کو انتہائی حیرانگی میں ڈال دیا ہے۔ یہ عورت خود بخود معمول کی حالت میں آجاتی ہے اور حاضرین کی درخواست پر ان کے روبرو اس کا کل جسم بدلنا شروع ہو جاتا ہے اور ایک دو منٹ کے اندر وہ ہر ایک ممکن شکل انسانی مکمل طور پر اختیار کر لیتی ہے۔ مثلاً وہ ایک بڑے جرنیل کی شکل اختیار کر لیتی ہے جو کہ زخمی ہو کر لڑائی میں مارا گیا تھا زخم کا لہو تازہ اس کے چہرہ سے نکلتا معلوم ہوتا ہے اور جہاں جہاں وہ جرنیل لڑائی میں زخمی ہوا تھا اسی جگہ یہ عورت بصورت جرنیل زخمی نظر آتی ہے کبھی وہ انگریز عورت سیاہ فام حبشی لڑکی بن جاتی ہے۔ کبھی روس کے برفانی ملک میں رہنے والے لوگوں کی شکل بن جاتی ہے۔ غرضیکہ جو شکل کہ حاضرین اس سے طلب کریں ان کے روبرو ہی وہی شکل وہ عورت اختیار کر لیتی ہے۔

ممکن ہے کہ عوام الناس کے اعتقاد کے مطابق صلیب دیئے جانے کے وقت حضرت مسیح نے بھی یہودا اسکریوتی کی شکل اختیار کر لی ہو یا یہودا اسکریوتو مسیح کی شکل میں آگیا ہو۔ ہمارے قادیانی مدعیان نبوت شاید اس مسئلہ پر غور کر کے آئندہ وفات مسیح کا فتویٰ صادر فرما دیں گے۔

تفسیر ثنائی اُردو

(مصنفہ حضرت مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب)

یہ تفسیر بہت مفید اور پسندیدہ ہے مخاص خوبی یہ ہے کہ قرآنی مضمون مسلسل معلوم ہوتا ہے ایک کالم میں ترجمہ ہے دوسرے میں تفسیر مع ترجمہ ہے نیچے حواشی میں شان نزول درج ہے اس سے نیچے مختلف حواشی مخالفین کے متعلق ہیں۔ اس تفسیر کی آٹھوں جلدیں طبع ہو کر بعض مکرر سہ کرر بھی چھپی ہیں۔ تفصیل یہ ہے جلد اول سورہ فاتحہ و بقرہ۔ جلد ثانی از آل عمران تا نساء۔ جلد ثالث از مائدہ تا اعراف۔ جلد رابع۔ از انفال تا بنی اسرائیل۔ جلد خامس۔ از بنی اسرائیل تا شعرا۔ جلد ششم از شعرا تا صٰفٰت۔ جلد ہفتم۔ از صٰفٰت تا نجم۔ جلد ہشتم از قمر تا والناس۔

قیمت فی جلد علیحدہ علیحدہ دو روپے ہے۔ اور پورا سٹ یعنی اکٹھی آٹھ جلدوں کی قیمت مع ۱۲ روپے

ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۱۰۶)

گذشتہ ہفتے تصرف اور دعا کے درمیان فرق بتایا گیا ہے آج اس کے آگے پڑھئے۔

اور خود مولوی نعیم الدین کے اعلیٰ حضرت بریلوی صاحب سبحن السبوح انوار محمدی لکھنؤ کے ص۳۲ میں لکھتے ہیں انسان کو فقط کسب پر گونہ اختیار ملا ہے اس کے سارے افعال مولیٰ عزوجل ہی کی سچی قدرت سے واقع ہوتے ہیں آدمی کی کیا طاقت کہ بے اس کے ارادۂ تکوین کے پلک مار سکے انسان کا صدق کذب کفر ایمان طاعت عصیان جو کچھ ہے سب اسی قدیر مقتدر جل وعلا نے پیدا کیا ہے اور اسی کی عمیم قدرت عظیم ارادہ سے واقع ہوتا ہے وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ رب العالمین ۔ تم نہ چاہو گے مگر یہ کہ اللہ چاہے جو پروردگار سارے جہان کا اس کا چاہا ہوا ہمارا نہ ہوا۔

اور فتاویٰ رضویہ ج اطبوعہ اہلسنت بریلی کے ص۲۹ میں لکھتے ہیں۔

مسئلہ۔ ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ فاعل مختار ہے جو کچھ ہوتا ہے اسی کے ارادہ سے ہوتا ہے اس کے ارادہ کے سوا عالم میں کوئی شے موثر حقیقی نہیں نہ آگ جلاتی ہے نہ پانی بجھاتا ہے بلکہ اسی کے ارادہ سے جلنا بجھنا پیدا ہوتا ہے اس نے اپنی حکمت بالغہ کے مطابق اسباب بنائے ہیں اور وہ ذیادہ یا ہے کہ وہ بھی اسی کے ارادہ کا ہر وقت محتاج ہے وہ چاہے تو چیز پانی سے جل جائے آگ سے بجھ جائے۔ آنکھیں سنیں کان دیکھیں وغیرہ ذلک۔ چاہے تو اسباب کو معطل کر دے لاکھ سبب موجود ہوں اور مسبب نہ ہو سکے چاہے تو اسباب کو معزول فرمادے کوئی سبب نہ ہو اور مسبب موجود ہو جائے

اعلم ان اللہ علیٰ کل شیئ قدیر۔

نیز مولوی صاحب بریلوی احکام شریعت حصہ سوم ابوالعلیٰ پریس آگرہ کے ص۲۵ میں لکھتے ہیں۔

"اللہ اکبر حاکم حقیقی عزوجل جلالہ پاک ہے اس سے کہ کسی سے توسل کرے وہی اکیلا حاکم اکیلا خالق اکیلا مدبر ہے سب اس کے محتاج ہیں وہ کسی کا محتاج نہیں۔"

پس مولوی نعیم الدین نے ان اکابر ائمہ علماء کرام کے مخالف اپنے گندے فہم سے معجزات کو باختیار وتصرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بتاکر مرادیں حاجات برلانے مشکل میں دستگیری کرنے کا ثبوت نکالنا چاہا اور اپنی کلمۃ العلیا ص۱ کے الفاظ ذیل میں یہ عقیدہ ظاہر کیا کہ افعال خارقہ کی ایسی صفت عطا فرمائی جیسے ہمیں حرکات ارادیہ کی کہ ہم جب چاہیں حرکات کریں ایسے ہی وہ جب چاہیں افعال خارقہ ظاہر فرمائیں۔ جو سراسر محض باطل ہے جیت ہے جو فعل حق تعالیٰ کا بندہ سے ہونا محال اس کو بندہ کا فعل اختیاری بتاکر لوگوں کو گمراہ کرنا ہے۔ مشرکین اہل کتاب کا بھی یہی عقیدہ اپنے بزرگوں اور انبیاء علیہم السلام کے حق میں تھا۔ جس کو مسلمانوں میں پھیلایا جاکر اپنے مسلمہ ائمہ وعلمائے اکابر دین کو منکر احادیث قرار دیا جاتا ہے۔ نعوذ باللہ من ذلک۔

قولہ ص۱۴۳ لغایتہ ۱۴۸۔

"حدیث ۱۱ امام ترمذی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ ایک اعرابی نے حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ میں کس دلیل سے پہچانوں کہ آپ نبی ہیں۔ فرمایا بایں دلیل کہ میں اس درخت خرما کے اس گوشہ کو بلاتا ہوں وہ میری رسالت کی گواہی دیگا۔ حضور نے اس کو بلایا حضور کی طرف گرا اور رسالت کی گواہی دی پھر حضور نے اس کو واپس ہونے کا حکم دیا وہ اپنی جگہ واپس چلا گیا۔ یہ دیکھ کر اعرابی اسلام لایا۔" یہ ہیں تصرفات۔ مگر وہابی پر کچھ اثر نہیں۔ وہ احادیث دیکھتا ہے اور منکر کا منکر رہتا ہے۔ حدیث ۱۵۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں میں حضور کے ساتھ تھا مکہ مکرمہ میں حضور کسی طرف روانہ ہوئے جو پہاڑ اور جو درخت سامنے آیا اس نے اس طرح سلام کیا السلام علیک یا رسول اللہ ۔ رواہ الترمذی مشکوٰۃ ص۵۴۰

حدیث ۱۶۔ سرزمین روم میں حضرت سفینہ لشکر کی راہ بھول گئے جنگل میں لشکر کو تلاش کرتے پھرتے تھے کہ ایک شیر سامنے آگیا تو آپ نے اس سے فرمایا اے شیر میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا غلام ہوں اور اس طرح راہ گم کردہ ہوں یہ سنتے ہی شیر خوشامد کرتا سامنے آیا اور آپ کے پہلو میں آکر کھڑا ہوگیا جب کوئی کھٹکا ہوتا اس طرف متوجہ ہوجاتا پھر آپ کے پہلو میں آجاتا۔ اسی طرح شیر آپ کے ساتھ چلتا رہا۔ یہاں تک کہ لشکر میں پہنچنے پر شیر واپس گیا (مشکوٰۃ ص۵۴۵)

تقویۃ الایمان والے دشمن دین نے کیسے کہا کہ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔

حدیث ۱۷۔ مدینہ طیبہ میں قحط شدید ہوا خلق پریشان ہوگئی۔ لوگوں نے حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شکایت کی آپ نے فرمایا حضور کی قبر مبارک سے منفذ آسمان کی طرف بنا دو کہ قبر شریف اور آسمان کے درمیان چھت حائل نہ رہے انہوں نے ایسا ہی کیا تو بکثرت بارش ہوئی سبزہ جما اور پیداوار ہوئی کہ اونٹ اس قدر موٹے ہوگئے کہ چربی کی کثرت سے کھالیں پھٹ گئیں اسی وجہ سے اس سال کا نام عام الفتق رکھا گیا۔

حضرت صدیقہ نے یہ نہ فرمایا کہ بندے سے کیا شکایت کرتے ہو بندہ کا کیا اختیار ایسا اعتقاد شرک ہے بلکہ وہابیہ کی ناک کاٹ دی

تبویب القرآن۔ مع حواشی تفسیر وحیدی۔ اس میں (۹ ہزار) قرآن کی مختلف آیات مع ترجمہ یکجا جمع ہیں۔ قیمت للعہ۔ (منیجر)

ahmadimuslim.de

اور قبر مطہر سے حاجت براری کی تلقین فرمائی اور تقویۃ الایمانی شرک کے پرخچے اڑا دیئے۔

حدیث ۱۸ - ترمذی و بیہقی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت سے ژولیدہ و غبار آلودہ پرانے کپڑوں میں گزر کرنے والے ایسے ہیں جن کی طرف دنیا التفات بھی نہیں کرتی اور لوگ حقارت سے انہیں خیال میں بھی نہیں لاتے مگر بارگاہ الٰہی میں ان کا مرتبہ یہ ہے کہ اگر وہ خدا کے فضل پر اعتماد کر کے قسم کھائیں کہ خدا ایسا کریگا اور ایسا ہوگا تو خدا تعالیٰ ان کی قسم پوری فرما کر انہیں صادق کر دیتا ہے انہیں میں سے حضرت براء بن مالک ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۵۶۹)

تقویۃ الایمان والوں سے کہدو اس دربار کے غلاموں کے اس قدر اختیارات ہیں وہ بدنصیب سرکار کے اختیار کا انکار کرتا ہے۔

حدیث ۱۹ - حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ میں نے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے ابدال شام میں رہتے ہیں یہ چالیس مرد ہیں جب ان میں سے کسی کا وصال ہوجاتا ہے اللہ تعالیٰ دوسرے کو اس کا بدل اور قائم مقام فرما دیتا ہے ان ابدال کی برکت سے ابر کو سیرابی دی جاتی ہے۔ اور دشمنوں پر غلبہ حاصل ہوتا ہے اور اہل شام سے عذاب دفع کیا جاتا ہے۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۵۸۲)

اب تقویۃ الایمانی مشرک کا مزاج پوچھئے۔ وزی کی کشائش فتح و شکست دینا بلا دفع کرنا سب حدیث شریف میں ابدال کے لئے ثابت فرمایا گیا اب وہابی اپنے عقیدے سے توبہ کر کے تقویۃ الایمان کو آگ میں پھونکیں گے یا معاذ اللہ قرآن و حدیث پر بھی شرک کا حکم جاری کریںگے شیخ کبیر ابو عبد اللہ قرشی فرماتے ہیں جب میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار مبارک کے قریب پہنچا تو آپ نے مجھ سے ملاقات فرمائی میں نے عرض کیا اہل مصر کے لئے دعا فرمائیں آپ نے دعا فرمائی اللہ تعالیٰ نے وہ گرانی دفع فرما دی۔

شیخ ابن عربی نے تصریح فرمائی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک کی زیارت آپ کی روح و جسد شریف کے ساتھ ناممکن نہیں ہے کیونکہ آپ اور تمام انبیاء علیہ السلام زندہ ہیں انکی روحیں بعد قبض واپس فرما دی گئیں الخ

تقویۃ الایمان کے اس افترا کا بطلان بھی واضح ہوگیا جو اس نے حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت لکھا ہے یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔ تقویۃ الایمان صفحہ ۶۹ الحمد للہ کہ مسئلہ تصرف کی کما ینبغی تحقیق ہوگئی اور ثابت ہوگیا کہ تقویۃ الایمان کا حکم شرک قرآن پاک اور حدیث شریف اور تمام ائمہ کے مخالف اور باطل ہے۔ ملخصاً بلفظہٖ۔

اقول - علی ہذا یہ چھ احادیث و آثار صحابہ رضی اللہ عنہم بھی منجملہ معجزات و کرامات ہیں جن کے حق ہونے کا اہل توحید و متبعین سنت ہی کا خاصہ ہے کہ معجزات و کرامات حق تعالیٰ کے اختیار و فعل سے بذریعہ انبیاء اور اولیاء بوجہ احقاق حق اور ان کی عزت افزائی کے لئے صادر فرمائے جاتے ہیں ورنہ خود بندہ کا اس میں اختیار و تصرف نہیں ہوسکتا۔ جس طرح اس کی تفصیل گذر چکی۔ پس واقعہ قحط باراں میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قبر مبارک کی چھت میں روشن دان کھلوا دینا تاکہ باران رحمت کا نزول ہو کیونکہ حدیث میں وارد ہے کہ قبر کا کھلا رہنا باعث رحمت باری تعالیٰ کا ہے۔ چنانچہ جامع رموز شرح مختصر وقایہ فقہ حنفیہ میں منقول ہے۔

وفی المضمرات عن النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال صفق الریاح وقطر الامطار علی القبر المومن کفارۃ لذنوبہ۔ (تفہیم صفحہ ۱۶۱)

یعنی اور مضمرات میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہواؤں کا چلنا اور بارش کی بوندوں کا مومن کی قبر پر گرنا باعث کفارہ ذنوب ہے۔

اور فتاویٰ برہنہ فقہ حنفیہ صفحہ ۳۱۶ میں مرقوم ہے

فی الحدیث صفق الریاح وقطر الامطار الی القبر المومن کفارۃ لذنوبہ۔

یعنی حدیث میں وارد ہے کہ ہواؤں کا چلنا اور بارش کی بوندوں کا قبر مومن پر گرنا باعث کفارہ ذنوب ہے۔

اسی لئے حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ارشاد میں یہ کرامت واقع ہوئی چنانچہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ ج ۴ ص ۵۹۵ و ص ۵۹۶ میں فرماتے ہیں۔

پس شکائت کردند بسوئے عائشہ رض تا دعا کند۔ وظہور اثر آں کرامت است مر عائشہ را و درحقیقت معجزہ است مر آنحضرت را و خود کرامات اولیاء ہمہ معجزہ است در پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم۔

یعنی پس شکائت کی لوگوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے تاکہ دعا کریں۔ اور ظاہر ہونا اس کے اثر کا حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کی کرامت ہے جو درحقیقت معجزہ ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اور خود کرامات اولیاء کی تمام پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات ہی ہیں۔

اور ملا علی قاری مکی رحمہ اللہ شرح فقہ اکبر صفحہ ۹۳ میں فرماتے ہیں۔

کان کرامۃ التابع کرامۃ المتبوع۔

یعنی کرامت تابع معجزات نبوت کے ہوگی۔

پس مولوی نعیم الدین کا فریبانہ یہ کہنا کہ حضرت صدیقہ نے یہ نہ فرمایا کہ بندے سے کیا شکایت کرتے ہو بندہ کا کیا اختیار ایسا اعتقاد شرک ہے بلکہ وہابیہ کی ناک کاٹ دی۔ پس اس فریب کی شاہ عبد الحق صاحب نے قلعی کھول دی کہ شکایت دربارہ دعا کرانے حق تعالیٰ سے وہ لوگ آئے تھے نہ کہ خود ان سے مانگنا طلب کرنے کو جو شرک محض ہے جس طرح مولوی نعیم الدین نے لکھا کہ قبر مطہر سے حاجت براری کی تلقین فرمائی۔ (باقی)

تقویۃ الایمان - جدید آورش - معترضین کے اعتراضات کا جوابی سلسلہ ۔ نمبر ۱۲ ، (بقیہ از صفحہ)

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

س ۱۴۵ } زید کی شادی ہو چکی تھی۔ ابھی برسرِ روزگار نہ تھا۔ اسکول میں تعلیم پاتا تھا کہ زید کے والد کا انتقال ہو گیا۔ اور انہوں نے مع زید پانچ لڑکے تین لڑکیاں، ایک بیوی چھوڑی۔ تھوڑے عرصہ بعد زید کا بھی انتقال ہو گیا۔ زید نے اپنے بھائیوں بہنوں والدہ اور بیوی کے سوا کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ بعد انتقال زید اس کی بیوی اپنے والد کے ہمراہ برضا و رغبت برادران زید وغیرہ اپنے میکے چلی آئی جو وقت رخصت زید کے بھائیوں وغیرہ نے جو زیورات کہ زید کی بیوی کو اس کے سسرال میں ملے تھے زید کی بیوی کے حوالے کر دیئے۔ اب سوال یہ ہے کہ

جو زیورات زید کی بیوی کو اس کے سسرال میں ملے تھے زید کی بیوی اس کی واحد مالکہ ہے یا زید کے بھائی بہن والدہ بھی اس میں حقدار ہیں؟

سائل حاجی جمعیت علی خریدار اہلحدیث ۵۹۳ ازچکہ دہرپور)

ج ۱۴۵ } بوقت نکاح جو کچھ منکوحہ کو دیا جاتا ہے شرع شریف میں وہ منکوحہ کی ملک ہے وہ اس کی واحد مالکہ ہے۔ لیکن اگر ناکح کی برادری میں دستور ہے کہ زیور وغیرہ محض استعمال کرنے کے لئے دیا جاتا ہے جیسے امرتسر کی شیخ برادری میں دستور ہے۔ تو منکوحہ کی ملک نہیں ہوگا۔ اس صورت میں منکوحہ مالک نہ ہوگی۔ بہرحال برادری کے عرف عام کا اس میں لحاظ ہے۔ کیونکہ وہ بھی بمنزلہ تنصیص کے ہے۔

س ۱۴۶ } دوسرا سوال یہ ہے کہ زید متوفی کی بیوی اگر عقد ثانی کرے، تو وہ اپنے خسر کی جائداد متروکہ سے (جس میں کہ ایک حقدار اس کا شوہر زید بھی تھا) اپنے دین مہر و نیز ترکہ پانے کی مستحق ہوگی یا نہیں؟ اگر ہوگی تو کس قدر؟

ج ۱۴۶ } زید متوفی کی بیوی نکاح ثانی کرے یا نہ کرے اپنے خاوند کے حصہ پدری سے دین مہر اور ربع ترکہ لینے کی حقدار ہے۔

(۳ر داخل غریب فنڈ)

س ۱۴۷ } زید اور ہندہ کا نکاح ان کے والدین نے نابالغی کی حالت میں کر دیا۔ ایجاب و قبول دونوں کے والدین نے کیا۔ کچھ عرصہ کے بعد زید کا والد فوت ہو گیا۔ لیکن اب ہندہ بالکل جوان ہو چکی ہے اور اب اس کے بگڑنے کا احتمال ہے۔ زید کو ابھی جوان ہونے کے لئے پانچ یا چھ سال کی مدت درکار ہے۔ زید کے ماموں یا نانا کے سوا اس کا اور کوئی ولی نہیں ہے۔ کیا اس کا ماموں یا نانا ہندہ کو طلاق دے سکتا ہے؟

(خریدار اہلحدیث نمبر ۱۱۸۰۹)

ج ۱۴۷ } ہندہ بعد بلوغ نکاح مذکور فسخ کرا سکتی ہے۔ یہ حدیث بخاری میں آئی ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا فتویٰ ہے کہ نابالغ کا ولی بھی طلاق دے سکتا ہے۔ اللہ اعلم

(۲ر داخل غریب فنڈ)

س ۱۴۸ } ایک شخص مفلوج ہونے کے باعث ہر وقت صاحب فراش رہتا ہے۔ خود بخود حرکت بھی نہیں کر سکتا۔ بعض اوقات ہوش و حواس بھی درست نہیں رہتے۔ ایسے بیمار کے لئے نماز کی ادائیگی کا کیا حکم ہے؟

(سائل خریدار اہلحدیث نمبر ۴۴۷۷)

ج ۱۴۸ } ایسے شخص کی چارپائی ایسے طریق سے بچھائی جائے کہ پاؤں مغرب کی جانب ہوں۔ نماز کے وقت اگر ہوش میں ہو اور وضو نہ کر سکے تو تیمم کر کے سر کے اشارے سے فرض ادا کر لیا کرے۔ ایک وقت میں دو نمازیں پڑھ لے اور اگر یہ بھی نہ کر سکے تو بحکم

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا

معاف ہے۔ اللہ اعلم۔

(غریب فنڈ بذمہ سائل)

سوال ۱۴۹ } اخبار اہلحدیث امرتسر ۱۳۔ اکتوبر ۱۹۳۳ء میں سنیما دیکھنے کے جواز کا فتوے اور ۲۹ جون ۱۹۳۴ء میں گراموفون سننے کے جواز کا جو فتوے شائع ہوا ہے اس کے متعلق جناب قرآن و حدیث کی روشنی میں کیا ارشاد فرماتے ہیں؟

(السائل محمد ادریس چرکندہ مان بھوم)

جواب ۱۴۹ مرقومہ علماء کرام } مرسلہ محمد ادریس سوداگر چرکندہ } سنیما میں تصاویر ہوتی ہیں اور تصاویر کا مٹا دینا شرعاً واجب ہے نہ کہ اس کا دیکھنا وہ بھی پیسہ دے کر۔ چونکہ انفاق فی الباطل اور اسراف اور لغو ہے۔ نیز ذکر اللہ اور عبادات سے روکنے والا ہے اور یہ سب چیزیں بنص قرآن حرام ہیں۔ اسی طرح گراموفون یقیناً باجہ ہے اور باجہ کا خریدنا اور سننا دونوں حرام ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں اس لئے آیا ہوں کہ ہر قسم کے باجوں کو مٹا دوں (مشکوٰۃ) نیز آپ نے طرح طرح کے باجوں کا نکلنا قیامت کی علامتوں سے فرمایا ہے۔ (ترمذی و مشکوٰۃ)

گراموفون کی تردید میں اخبار محمدی دہلی میں بہت سے مضامین شائع ہو چکے ہیں۔ ان کو ملاحظہ فرمائیے۔

کتبہ مولوی ابوالقاسم محمد خان سیف محمدی سنی سلفی اثری سعیدی بنارسی عفی عنہ

(مولانا) محمد ابراہیم سیالکوٹی۔

(مولانا) ابو اسحاق نیک محمد امرتسری۔

(مولانا) عبد الغفور غزنوی امرتسری

فتاویٰ نذیریہ

(مصنفہ مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی)

اس ضخیم کتاب میں ہر سوال کا جواب مطابق قرآن شریف و حدیث شریف کے دیا ہے۔ تاکہ سائل کو دقت نہ اٹھانی پڑے۔ اس کی قیمت پہلے پانچ روپے تھی مگر اب صرف عہ ہے۔ محصول ڈاک علاوہ۔

منگانے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

اشاعت اسلام۔ یعنی دنیا میں اسلام کیونکر پھیلا۔ (۱۲؍) مصنفہ مولانا حبیب الرحمٰن دیوبندی۔ قیمت ۱۲؍ منیجر اہلحدیث

ahmadimuslim.de

متفرقات

معاونین اہلحدیث کو اس کی توسیع اشاعت کیلئے مکرر یاددہانی کرائی جاتی ہے امید ہے وہ اس کام میں ہمہ تن مشغول ہوکر توحید و سنت کی اشاعت کرنے میں ہماری مدد فرمائیں گے۔

شکریہ اہلحدیث کے لئے اصحاب ذیل نے نئے خریدار بنائے ہیں جن کے ہم تہ دل سے شکرگذار ہیں۔ علی ہذا القیاس دیگر حضرات سے بھی ایسی ہی امید رکھتے ہیں۔

مولوی عبداللہ صاحب ثانی	۲ خریدار
ایم اسماعیل صاحب	۱ "
حاجی محمد شفیع صاحب	۱ "
محمد اسلام صاحب	۱ "
فیض محمد صاحب	۱ "
محمد اسماعیل خان صاحب	۱ "

تلاش پرچہ اہلحدیث اخبار اہلحدیث ۳۰- نومبر ۱۹۰۶ء کی تلاش ہے۔ کسی صاحب کے پاس ہو تو بھیج کر مشکور فرمائیں۔ اس کے عوض کوئی رسالہ طلب کریں یا قیمت منگالیں۔ (مینجر اہلحدیث)

ریویوز

مسئلہ تقلید کی توضیح میں تقلید کی حقیقت کو بالکل الم نشرح (واضح) کیا گیا ہے کہ فی الحقیقت تقلید شخصی اسلام اور ایمان کے منافی ہے۔

آپ بیتی میں مذہب اہلحدیث کا شروع اسلام سے ہونا ثابت کیا گیا ہے۔

التحقیق اللطیف فی بیان احتفال المیلاد الشریف میں مروجہ میلاد اور ان کی مجلسوں کا زمانہ رسالت و ائمہ مجتہدین و محدثین رحمہم اللہ اجمعین کے اقوال سے بدعت ہونا ثابت کیا ہے۔

ہر سہ رسائل پتہ ذیل سے مفت مل سکتے ہیں۔ دی۔ کے۔ عبیداللہ۔ میونسپل کمشنر مسکر بنگلور۔

(اسلامی پردہ۔ اس رسالہ میں پردہ کی ضرورت پر (۳۴۲) بحث ہے اور مخالفین کے جوابات بھی ہیں۔ قیمت ۳ر (مخ))

مغلظات مرزا مصنفہ مولوی حافظ نور محمد صاحب مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور۔

رسالہ مذکورہ میں مرزا صاحب قادیانی کی تمام گالیاں جو وہ اکثر اوقات علماء اسلام وغیرہ کو دیتے ہیں یکجا جمع کردی ہیں۔ قیمت ۵ر مصنف سے طلب فرمائیں

خدا تعالیٰ کی عنائت

اور

ہدیہ تفسیر سورت فاتحہ میں رعائت

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ اس نے اپنے فضل و کرم سے عزیزم عطاء اللہ صاحبزادہ سردار اہل حدیث مولانا ثناء اللہ صاحب کو طویل علالت سے صحت عنائت کی۔ اس عنائت کے شکریہ میں سورت فاتحہ کی تفسیر مصنفہ خاکسار جو عزیز مذکور کے اہتمام سے چھپ رہی ہے اور اس کے ۳۹۲ صفحات چھپ چکے ہیں۔ اور غالباً صرف چار پانچ کاپیاں چھپنی باقی رہ گئی ہیں۔ اس کی قیمت میں صرف ایک ماہ یعنی ۱۴ جولائی ۱۹۳۵ء تک حسب ذیل رعائت کی گئی ہے۔ شائقین فرمائشیں بھیجکر اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔

ہدیہ رعائتی غیر مجلد کا بجائے ۲؍ کے ۱۲؍ علاوہ محصولڈاک وغیرہ

ہدیہ رعائتی مجلد کا بجائے ۳ر کے ۲؍ " "

معذرت۔ کتابت اور طباعت ۳۹۲ صفحات تک پہنچکر کئی ماہ سے کام بند ہے۔ اس کی تین وجوہ ہیں۔ اول۔ خود میری علالت طویل۔ دوئم علی التواتر متعدد طویل سفر۔ سوئم عزیز عطاء اللہ کی علالت اور مطبع کی نقل مکانی۔ شائقین توقف و انتظار کی تکلیف معاف فرماویں اور دعا کریں کہ خدا تعالیٰ جلد از جلد ان کے شوق کو پورا کرے۔

آپ کا صادق۔ خادم سنت محمد ابراہیم میر سیالکوٹی

کتاب التوحید شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی رحمہ اللہ کی کتاب التوحید کا حامل المتن اردو ترجمہ بڑا خوبصورت چھپا ہے۔ قیمت ۸ر۔ پتہ۔ جامعہ ملیہ دہلی قرول باغ

میاں صاحبزادہ سے ہوشیار رہئے! میرا لڑکا محمد یحییٰ عمر ۱۸ سال۔ رنگ گندم گوں۔ کلائی پر (چشم بد دور) شیر کا گندنا۔ جامعہ میں پڑھنے کے باوجود آوارہ ہوکر میرے احباب و اقارب سے میرے نام سے قرض مانگتا پھرتا ہے۔ جس سے میں بری الذمہ ہوں۔ بلکہ اُسے پاس بھی نہ ٹھہرایا جائے۔ والسلام۔ (ابویحییٰ عبدالغنی عرف امام خاں نوشہروی کرشنا آشرم از علیگڈھ)

دعائے صحت میرے برادر کلاں محمد اسحاق صاحب عرصہ چھ ماہ سے تپ کہنہ میں مبتلا ہیں۔ علاج معالجہ سے افاقہ نہیں ہوا۔ ناظرین ان کے لئے دعائے صحت فرمائیں۔ راقم محمد صدیق خلاصی محلہ تباپور مونگیر مدیر۔ اللهم اشفه بشفائك وداوه بدوائك۔

یادرفتگان بابو عبدالمجید صاحب پوسٹل کلرک ریواڑی جو اخبار اہلحدیث کے پرانے خریدار تھے اور پکے اہل حدیث تھے انتقال کرگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (راقم عبدالسلام از ریواڑی)

ایضاً منشی مشیت اللہ صاحب جو یہاں صرف تنہا اہل حدیث تھے فوت ہوگئے۔ انا للہ۔

مجھ سے مرحوم کو خاص انس تھا۔ اکثر اوقات میرے ہاں تشریف لایا کرتے تھے۔ باوجود ستر سال کے قریب عمر پانے کے مذہبی جوش بہت رکھتے تھے۔

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللهم اغفر لهم وارحمهم

قیمت میں تخفیف پیارے نبی کے پیارے حالات مصنفہ مولوی فیروزالدین صاحب ڈسکوی مرحوم جس میں حضور صلعم کی زندگی کے حالات طیبہ مکمل و مفصل لکھے گئے ہیں۔ جو بارہا طبع ہوئی اور ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوجاتی رہی۔ اس کی تین جلدیں ہیں۔ قیمت فی جلد ایک روپیہ چار آنہ (عہ) تھی۔ مگر اب اس میں تخفیف کرکے صرف بارہ آنہ فی جلد کردی گئی ہے۔ شائقین کے لئے نادر موقعہ ہے۔

مینجر دفتر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

ملکی مطلع

مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری کو عجیب سزا

شاہ صاحب موصوف جو قادیانی تقریر کی وجہ سے ماخوذ ہوکر ماتحت عدالت سے چھ ماہ قید کے سزایاب ہوئے تھے اس کی اپیل پر سشن جج نے ۴ جون کو فریقین کی بحث سن کر ملزم کو صرف پندرہ منٹ تک کھڑا رہنے کی سزا دی۔ چنے کمرۂ عدالت میں گذار کر شاہ صاحب وہاں سے بسلامت نکل آئے۔

ہم نے اہلحدیث مورخہ ۳ مئی اور ۱۷ مئی ۱۹۳۵ء میں مقدمہ ہذا کے فیصلے پر ریویو کیا تھا۔ نتیجہ کے لحاظ سے ہمارا ریویو بالکل صحیح ثابت ہوا۔ للہ الحمد!

پبلک حیران ہے کہ یہ سزا کیا ہوئی بلکہ مذاق ہوا۔ ایسا کہنے والوں کو فلسفہ قانون کا علم نہیں۔ قانون کی سزا محض ایذا یا تکلیف دہی کے لئے نہیں ہوتی بلکہ فعل زیر بحث کو جرم اور اس کے کرنے والے کو مجرم بتانا مقصود ہوتا ہے۔ یہ بھی انگریزی قانون میں تصریح ہے کہ مجسٹریٹ اشخاص ملزمین کی حیثیات مختلفہ کی بنا پر سزائیں بھی مختلف دے سکتا ہے۔ مثلاً جن الفاظ کی بنا پر مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب کو ایک معزز پیشوائے قوم سمجھ کر پندرہ منٹ کی سزا دی ہے اور کسی کو اسی فعل پر پندرہ ماہ کی سزا بھی دے سکتا ہے۔ اس لئے نہ صرف ہماری بلکہ ہر ایک واقف قانون کی یہی رائے ہے کہ ان پندرہ منٹوں کو کالعدم نہ سمجھا جائے۔ بلکہ اپیل ثانی کرکے اس کو بھی مطلقاً نفی تک پہنچانا چاہئے۔ خدا کرے کہ ہائی کورٹ میں ایسا ہی ہو آمین!

ناظرین خط و کتابت کے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیا کریں

زلزلۂ کوئٹہ

اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ ○

قرآن مجید میں جو حالات گذشتہ اقوام یا آیندہ فنا کے متعلق بتائے گئے ہیں ان کی نسبت منکرین اور متشککین کو شبہ ہوتا تھا کہ ایسا کیونکر ہو سکتا ہے کہ ایک ملک یا بستی جو آباد ہے ایک ہی دم میں ایسی ہو جائے کہ اس کے حق میں کہا جائے کہ کَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ ○

گویا وہ کبھی بسی ہی نہیں تھی۔

نیز فرمایا کہ لوگ پوچھتے ہیں کہ قیامت کے شروع میں فنا کے وقت یہ اتنے بڑے بڑے پہاڑ کہاں جائیں گے؟ جواب ملا

قُلْ یَنْسِفُهَا رَبِّیْ نَسْفًا فَیَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا لَّا تَرٰی فِیْهَا عِوَجًا وَّلَاۤ اَمْتًا ○

(خدا پہاڑوں کو روئی کی دھنکنے کی طرح دھن دے گا)

ان آیات کے معانی سمجھانے کو خدا نے اپنے دست قدرت سے کوئٹہ کا زلزلہ بطور تفسیر قرآن کے پیدا کیا۔ جن لوگوں نے کوئٹہ کو آبادی کی حالت میں دیکھا ہے وہ اس حالت میں دیکھ کر صاف وہی کہیں گے جو قرآن مجید نے زمانہ ماضی کی ہلاک شدہ بستیوں کے متعلق کہا ہے:۔

كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ

آہ! کوئٹہ بلوچستان میں افغانستان اور ایران کے سر پر بہت بڑا جنگی مرکز اور ہزارہا آدمیوں کی معاش کا ذریعہ تھا۔ آج وہ کوئٹہ مع قلات وغیرہ کے صرف اجڑا ہوا نہیں بلکہ برباد شدہ کھنڈر نظر آتا ہے۔ جس کو قدرت کے ہاتھ نے چند سیکنڈوں میں آباد سے برباد کر دیا۔ زلزلہ صوبہ بہار بھی ایک تاریخی واقعہ تھا جس سے بہت بڑا نقصان ہوا تھا۔ کوئٹہ کا زلزلہ اس زلزلہ سے بہت بڑھ گیا۔ اس نے تو اس آیت قرآنیہ کی پوری تفسیر کر دی

. مَاۤ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ

اَقْرَبُ ○

قیامت کا وقوع آنکھ کی ایک جھپک ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ قریب ہے۔

اخباروں میں مردگان کی تعداد ساٹھ ہزار تک بتائی گئی ہے۔ چونکہ کوئٹہ کی آبادی میں صوبہ سندھ، بلوچستان اور پنجاب کے باشندے بکثرت تھے۔ اس لئے حادثہ کوئٹہ سے ان تینوں صوبوں سے آہ و فغاں کی آوازیں آرہی ہیں۔ جو مر گئے وہ تو مر گئے جو بچے ہیں وہ کچھ تو زخموں کی وجہ سے کچھ اپنی بیکسی کی وجہ سے یہی چاہتے ہیں کہ ہم بھی مر گئے ہوتے۔ ہزاروں اور لاکھوں کے تاجر جن کے گھر اور دکانیں اموال تجارت سے اٹی پڑی تھیں وہ آج برہنہ تن اور دوسروں کے دست نگر ہیں۔ ساتھ ہی زخموں سے کراہ رہے ہیں۔

فاعتبروا یا اولی الالباب

حیرت ہے کہ دست قدرت کے اس زبردست فعل پر بھی ہم نے نہ سنا نہ دیکھا کہ کسی متنفس نے غلط کاری، شراب خواری یا زناکاری چھوڑ دی ہو یا کسی تارک نماز نے نماز شروع کی ہو۔ اس مخصوص امر میں بھی ہماری وہی حالت ہے جس کا ذکر قرآن شریف میں آیا ہے۔

فَلَوْلَاۤ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَیَّنَ لَهُمُ الشَّیْطٰنُ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ○

(ہمارا عذاب دیکھ کر کیوں نہ جھکے لیکن ان کے دل سخت ہوگئے اور شیطان نے ان کے برے اعمال ان کی نظر میں اچھے دکھائے)

یہ ہے نیچرل کتاب کی سچی تعلیم جو قدرت کے ہاتھوں سے کبھی کبھی ظاہر ہوتی رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے حال پر رحم فرمائے۔

امداد | ناظرین اہل حدیث زخمیوں اور عاجزوں کی امداد پر توجہ کریں جو جماعت ان کے قریب ہو یا جس جماعت پر ان کو اعتماد ہو اسی کو اپنا چندہ دیدیں۔ خدا قبول کرے گا۔

ahmadimuslim.de

دریافت کوئٹہ کے علاقہ میں اہلحدیث کے خریداروں کا حال معلوم نہیں ہوا۔ گذشتہ ہفتہ ان کے نام لکھے گئے تھے۔ جس صاحب کو معلوم ہو وہ اطلاع دیں۔

گیا میں احناف کے مظالم

جماعت اہلحدیث گیا پر مظالم کی داستان اہلحدیث ۲۵ اپریل میں چھپ چکی ہے۔ خیال تھا کہ ہماری اس آواز سے متاثر ہو کر برادران اسلام ان حضرات کو سمجھائیں گے۔ اور وہ بھی اصل حالات سے واقف ہو کر اس ناجائز ظلم کو روا رکھنے سے باز آجائیں گے۔ مگر افسوس کہ باوجود مقامی معززین اور قانون پیشہ حضرات کے سمجھانے کے بھی ہمارے برادران احناف اپنی ضد سے باز نہیں آئے۔ معاملہ برعکس ہی ہوتا رہا۔ اس لئے ہر قسم کی اتمام حجت کر لینے کے بعد بمشورہ وکلاء و معززین گیا مجبوراً چھ ماہ کے بعد ۱۰ مئی ۱۹۳۵ء کو مقدمہ منجانب جماعت اہل حدیث بغرض استقرار حق عبادت بعدالت منصفی بتوکل علی اللہ دائر کر دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا انجام نیک کرے۔ ہم کو کامیاب کر کے اپنی سچی توحید و سنت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا بول بالا کرے۔

مقدمہ مذکور میں خرچ کی ضرورت ہے اور یہاں کے مقامی اہل حدیثوں میں یہ صلاحیت نہیں ہے کہ مقدمہ کا خرچ برداشت کر سکیں۔ مقدمہ دائر کرنے والے اہل حدیث محض غریب ہیں۔ اس لئے برادران با اخلاص سے امید ہے کہ تھوڑا بہت جس سے جو کچھ ہو سکے اعانت کریں۔ کیونکہ مقدمہ مذکور ان غرباء کی نمائندگی میں جماعت اہل حدیث کی طرف سے دائر ہوا ہے یہ تو مذہبی و قومی مقدمہ ہے۔ لہٰذا ہم لوگ امید کرتے ہیں کہ برادران اہل حدیث گیا کی بیکس و بے بضاعت جماعت کی کافی اعانت فرما کر عند اللہ ماجور ہونگے جناب محمد صاحب جہاجہا کی مدد سے مقدمہ مذکور دائر ہو سکا ہے آئندہ بھی ان کی ذات سے بہت کچھ امید ہے لیکن یہ ایک آدمی کا کام نہیں ہے۔ سب حضرات اس میں حسب مقدور شریک ہونا چاہئے۔ جملہ خط و کتابت محمد فرخ حسین سکرٹری انجمن اہل حدیث محلہ گھسیار ٹولہ گیا کے نام ہو۔

(مرقومہ ۱۹۔ مئی ۱۹۳۵ء)

رپورٹ ماہواری واعظین

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس

بابت ماہ محرم ۱۳۵۴ھ

(۱) مولوی عبد اللہ صاحب واعظ دہلوی نے مقام گنج ڈنڈورہ ضلع ایٹہ۔ گنور ضلع بدایوں علیگڈھ۔ خورجہ۔ ہاپڑ۔ میرٹھ۔ سولہ۔ سید پور۔ بڈسینی۔ دہلی۔ پٹیالہ اسٹیٹ کا دورہ کیا۔

(۲) مولوی عبد الرزاق صاحب واعظ مظفر گڈھی نے مقام قاسم بیلا۔ ملتان۔ بستی وائرہ۔ چاہ نائی والہ۔ چاہ عبد اللہ والہ۔ بستی کدنہ۔ چاہ مراد والا۔ بستی آدم۔ بستی باڑیں بیٹ۔ عادل پیر۔ خودکوٹ ضلع مظفر گڈھ کا دورہ کیا

(۳) مولوی شمس الدین صاحب واعظ کشمیری نے مقام مودجن۔ چشمہ وہی۔ دول۔ کچھ دورہ۔ چوگام۔ بُہرالن۔ علیال پورہ۔ شوپیان و مضافات شوپیاں کا دورہ کیا۔

(۴) مولوی عبد المجید صاحب واعظ مالدہی نے مقام فرعہ ڈانگ۔ بابو پور۔ زانی نگر۔ آم طلا۔ گوپال پور۔ مونہ کوسہ۔ بنید پور۔ مہدی پور۔ قدم تلا۔ کیڑی گاؤں۔ بہام بیڑا۔ سائٹ گچھی۔ میاں ہارس۔ مسری بہوجا ضلع مالدہ بنگال کا دورہ کیا۔

(۵) مولوی نصیر الدین صاحب واعظ بھرتپوری نے مقام بیوان۔ دہولیٹ۔ بہوجاکا۔ گادہانیر۔ سیامدی کا۔ کیڑا نیر۔ شیشن۔ بہنڈیارہ۔ نندیرہ علاقہ بھرت پور۔ تہن گاؤں۔ گھنیہ۔ راول کی۔ ناہر پور۔ شکرادہ۔ گلالتہ ضلع گوڑگانوہ کا دورہ کیا۔

(۶) مولوی رشید احمد صاحب واعظ گوڑگانوی نے موضع بوان۔ بہوجاکا۔ رشیشن علاقہ بھرتپور۔ نئی۔ جہٹانہ۔ شکرادہ۔ گلالتہ۔ گودہولہ۔ بادلی۔ لہنگا۔ ضلع گوڑگانوہ کا دورہ کیا۔

(۷) مولوی عبد المجید صاحب واعظ گوڑگانوی نے ۸ محرم ۱۳۵۴ھ سے مقام بنیسی۔ گھاسیڑا۔ گوہانہ۔ جلال پور۔ ساکرس۔ ڈاڈولی۔ جہانڈا۔ کووالی۔ بجے سنگھ پور۔ سلطانپور۔ شکرادہ ضلع گوڑگانوہ کا دورہ کیا۔

(۸) مولوی بہرام صاحب آنریری واعظ پشاوری نے پشاور اور اس کے مضافات کا دورہ کیا۔

(راقم محمد امین نائب ناظم اہل حدیث کانفرنس)

پریشانی خاطر!

آج ہم اپنی پریشانی خاطر ان سے کہنے تو جاتے ہیں پر دیکھئے کیا کہتے ہیں

بخدمت جناب اگزیکٹو افیسر صاحب بلدیہ امرتسر

جناب عالی! آنجناب سے مخفی نہ ہوگا کہ بازار ڈوکریاں شہر امرتسر سے تالاب ٹنڈہ کو جو سڑک نکلتی ہے وہ عرصہ سے مرمت طلب ہے۔ اس میں جابجا اس قدر گڑھے پڑے ہوئے ہیں کہ سواری تو درکنار صاف طور پر پیدل چلنا بھی دشوار ہے موسم برسات میں تو اور بھی مصیبت پیش آجاتی ہے یعنی سڑک کے تمام گڑھے کیچڑ اور پانی سے لبریز ہو جاتے ہیں تو بار برداری کے گدھوں، تانگوں اور سائیکل سواروں کے گزرنے سے تمام کیچڑ اچھل کر دوکانداروں اور راہگیروں کے کپڑوں پر پڑتا ہے۔

اس لئے مجبوراً اس تکلیف کا اظہار کرتے ہوئے امیدوار ہوں کہ آپ اس کے انسداد کی طرف فوری توجہ فرما کر مشکور فرمائیں گے۔

نیاز مند۔ قاضی منظور حسین
از بازار ڈوکریاں۔ شہر امرتسر

---

ahmadimuslim.de

آنکھیں بڑی نعمت ہیں

۳۹ر

طب آیورویدک میں کئی معمولی بصارت کو واپس لانے کیلئے اور اکثر حالات میں عینک چھڑانے کیلئے کئی نسخے موجود ہیں۔ کوئی نرم سید ہوشن سنت ٹھاکر دت شرما ویدہ تک رتنا۔ امرت دھارا لاہور کی تیار کردہ دوائی

نورانجن

ہزارہا اشخاص نے استعمال کر کے فائدہ حاصل کیا ہے۔ اس سے نہ صرف بینائی بڑھتی ہے بلکہ روبیل اور ککروں کو بھی صحت دیتا ہے۔ قیمت فی تولہ دس روپے (عنہ) نمونہ ایک شیشہ چار آنے (۴ر)

ملنے کا پتہ:۔ مینیجر امرت دھارا ۲۳ لاہور

مومیائی

۳۶/۵۱

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث" علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق، دمہ، کھانسی، ریزش، کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد، عورت، بچے، بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک عہ ۱۲ر۔ آدھ پاؤ ۳ر۔ پاؤ بھر ۱۲ر مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔

تازہ ترین شہادات

جناب حکیم محمد بشیر الدین صاحب پٹنہ

"میں کئی سال سے آپ کی مومیائی کا خریدار ہوں بفضلہ بہت موثر اور مفید پاتا رہا۔ اس وقت ایک چھٹانک روانہ فرما کر مشکور کریں"

(۲۳-۱ اپریل ۱۹۳۵ء)

جناب دولت خاں صاحب ڈومریا گنج

"جن مریضوں کے لئے ۲ چھٹانک مومیائی منگوائی تھی۔ انہیں بفضل خدا بہت فائدہ ہے۔ ایک چھٹانک کی اور ضرورت ہے جس قدر جلد ممکن ہو بھیجدیں۔ (۲۸-۱ اپریل ۳۵ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ:۔

حکیم محمد سردار خاں پروپرائٹر

دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

ہندوستانی میرے کا سرمہ

۱۱/۲۵

سیاہ و سفید، رجسٹرڈ ۱۵۶ء

یہ آنکھوں کی اکسیر و بےنظیر دوا ہے۔ سینکڑوں روپیہ کی دوائیں اچھے سے اچھے علاج جن بیماریوں میں فائدہ نہ دیتے تھے۔ اس سرمہ سے فائدہ ہوا۔ آنکھوں سے پانی بہنا، نگاہ کی کمزوری، روہے، ککرے، انکھینی پرانی لالی، جالا، پھلی، چھپر، ناخونہ، ایسے سخت امراض میں چند دن لگانے سے آنکھیں بھلی چنگی معلوم ہوتی ہیں۔ دماغی محنت کرنے والوں کی گرمی جلن دور کر کے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا نگہبان ہے نمونہ ۱ر کے ٹکٹ بھیج کر منگوا لو۔ اور آزما لو۔ قیمت فی تولہ عہ مع خوبصورت سرمہ دانی و سلائی کے ۱۲ر تولہ۔ سرمہ سفید قسم اعلیٰ سچے موتیوں و بیش قیمت ادویات سے مرکب نہایت سریع الاثر۔ قیمت عللہ روپیہ تولہ

(منگوانے کا پتہ)

مینیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

نوٹ:۔ مسافران ریل کی سہولیت کو اسٹیشن ہردوئی پر بھی سرمہ فروخت ہوتا ہے۔

مغلظات مرزا

۹/۳

مرزا غلام احمد قادیانی کی بیشمار گالیوں کا ایک ایسا آئینہ ہے۔ جس میں ان کی اخلاقی تصویر اس طرح عیاں نظر آتی ہے کہ بے حیائی و بے عزتی بھی شرمندہ ہو جاتی ہے۔ آخر میں ان گالیوں کو بلحاظ حروف تہجی ردیف وار لکھ کر "اخلاق مرزا" کو برہنہ کیا گیا ہے۔ کتابت و طباعت دیدہ زیب۔ صفحات ۷۲۔ تقطیع ۲۰/۲۶۔ قیمت فی نسخہ ۵ر تقسیم و اشاعت کے لئے اٹھارہ روپیہ سینکڑہ ایک کتاب کے لئے ۵ر کے ٹکٹ بھیجئے۔ ملنے کا پتہ (مولوی) نور محمد مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

اکسیر عثمانی

۱۲/۱

آنکھوں سے پانی بہنا، نگاہ کی کمزوری، پلکوں کا اٹھنا، سخت روہے، پرانی لالی، جالا، پھولی، ناخونہ وغیرہ وغیرہ مہلک امراض چشم کے لئے رفع کرنے میں بفضلہ اکسیر کا کام کرتا ہے۔ گرمی و جلن دور کر کے ٹھنڈک پہنچاتا ہے تندرست آنکھوں کا محافظ ہے۔ نمونہ ۲ر قیمت فی تولہ ایک روپیہ عہ مع محصول ڈاک۔

پتہ:۔ ایس۔ ایم عثمان اینڈ کو آگرہ

صحابہ کرام کی بیویوں کے حالات زندگی۔ پنجابی زبان میں منظوم۔ قیمت ۸ر (منیجر اہلحدیث)

اہلحدیث میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

اطلاع

ہماری مشہور خرد لعزیز خوش ذائقہ ایجاد "اکسیر ہاضمہ" کا استعمال کرنا اور ہر وقت ہر گھر میں رکھنا ضروری ہے۔ کیونکہ یہ تمام شکائتوں کو دور کر کے معدہ کو مقوی کرتا ہے۔ اور بدن میں خون صالح پیدا کر کے تندرستی بڑھاتا ہے۔ اور دائمی قبض، بدہضمی، درد شکم اور نفخ ہوجانا، کمی اشتہا یعنی بھوک نہ لگنا۔ کھٹے ڈکار آنا، منہ سے بدمزہ پانی آنا۔ ضعف معدہ، وبائی امراض، ہیضہ، اسہال، پیچش وغیرہ اور دیگر امراض میں مثل تریاق کے حکمی تاثیر رکھتا ہے۔ بھوک بڑھاتا ہے۔ سخت سے سخت غذا فوراً ہضم کرتا ہے۔ چہرہ پر رونق، رعب و جاہت پیدا کرتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد استعمال کرنے سے کھانا فوراً ہضم ہو کر طبیعت ہلکی پھلکی اور دل خوش ہوجاتا ہے۔ اس سے معمولی غذا بھی مقویات کا کام دیتی ہے۔ فساد خون کو زائل کر کے رنگ بدن صاف شفاف رکھتا ہے۔ پژمردہ طبیعت کو خورسند کرتا ہے۔ اور وہم و فکر دور کرتا ہے۔ اس سے وقت پر جادو کا اثر ہوتا ہے۔ دل، دماغ، جگر وغیرہ اعضائے رئیسہ کو طاقت پہنچتی ہے۔ قیمت فی ڈبہ عہ۔ محصول ۵ر

اکسیر موتی دانت۔ دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ اور دانت سفید موتیوں کی طرح چمکیلے ہوجاتے ہیں۔ قیمت صرف ۸ر محصول ۵ر

ملنے کا پتہ

اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ کوچہ جٹاں ۳۰/۹ امرت سر

سوانح احمدی۔ امیر المومنین سید احمد صاحب بریلوی کی سوانح۔ قیمت ۶ (منیجر)

قادیان میں زلزلہ برپا کر دینے والی لاجواب کتاب

حالات مرزا

یعنی

مرزائی مذہب کی اصلیت

۵/۱۲

اپنے مضمون میں بالکل انوکھی، قادیانی تحریک کے لئے شمشیر براں ہے۔ قیمت صرف ۵ر ہے۔ بیرونجات سے منگوانے والے حضرات ۶ر کے ٹکٹ بھیجکر منگوا سکتے ہیں۔

پتہ:۔ محمد اسحٰق امرتسری کتب خانہ حقانی امرتسر

تمام دنیا میں بے مثل

۳۶/۵۱

سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی

اردو کا ہدیہ سات روپے

ان دونو بینظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

عبد الغفور غزنوی مالک کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس سید سجاد حسین صاحب جعفری ایم۔ اے ایل۔ ایل۔ بی ڈسٹرکٹ جج سرکار ریاست مالیر کوٹلہ۔ نمبر مقدمہ ۱۳۴۶

بردواری لال پسر لالہ گوکل چند اگروال سکنہ لودھیانہ ضلع لدھیانہ۔ مدعی

بنام ہرنام سنگھ، گورنام سنگھ بالغان۔ دریام سنگھ نابالغ بولایت ہرنام سنگھ برادر حقیقی خود۔ پسران سندر سنگھ قوم جٹ سکنہ متوفی اصل وارثان و قائمقام قانونی رام سنگھ مقروض متوفی۔ مدعا علیہم

دعویٰ دلا پانے مبلغ لعاسے کلدار اصل و سود

مقدمہ مندرجہ بالا میں مدعا علیہم کے نام چند دفعہ سمن جاری ہوئے مگر تعمیل نہیں ہوئی۔ مدعی نے درخواست مع بیان حلفی پیش کی ہے کہ مدعا علیہم دانستہ روپوش ہیں اور تعمیل سے گریز کرتے ہیں۔ معمولی طریق سے تعمیل ہونی مشکل ہے۔ بذریعہ اشتہار تعمیل کرائی جاوے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مدعا علیہم کو مطلع کیا جاتا ہے کہ بتاریخ ۲۷ جون ۱۹۳۵ء کو اصالتاً یا وکالتاً عدالت ہذا میں حاضر ہو کر پیروی و جوابدہی مقدمہ کرو۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جاوے گی۔

آج بتاریخ ۲۷ مئی ۱۹۳۵ء بدستخط ہمارے اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔ دستخط حاکم مہر عدالت

اہلحدیث بھائیوں کیواسطے بینظیر تحفہ

سرمہ مفید عالم

۴/۱۲

قیمت فی شیشی ۲ر

دافع آشوب چشم، دھند، جالا، غبار، پڑبال، شب کوری، رتوندکوری، پھولا، نزول الماء، پلکوں کا گرجانا، ابتدائی موتیابند تمام امراض کے لئے مفید ہے۔ تین شیشیوں کے خریدار کو ایک شیشی مفت محصول معاف

ملنے کا پتہ: حکیم سید نیک عالم شاہ مقام گھونڈیالہ براستہ بھوپالوالہ پنجاب

ضرورت ہے

۱۲/۱۲

سکول فار ایفٹریشیئر لودھیانہ (گورنمنٹ ریکگنائزڈ) کے لئے ہر قابلیت کے طلباء کی جو بجلی کا کام سیکھنا چاہیں۔ یاد رہے کہ پنجاب، فرانٹیر، اور صوبہ دہلی میں ماسوا اسکول ہذا کے بجلی کی کوئی پرائیویٹ درسگاہ لوکل گورنمنٹ کی منظور شدہ نہیں۔

پراسپکٹس مفت۔

منیجر

سرمہ نور العین

۲۳/۲۵

(مصدقہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب) کے اس قدر مقبول ہونے کی وجہ یہی ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بینظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ

منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

نقشہ آمد و خرچ انجمن اہلحدیث مراد آباد واقع مسجد اہلحدیث سبزی بازار

من ابتداء محرم الحرام ۱۳۵۳ھ لغائت ذی الحجہ ۱۳۵۳ھ

آمد

از مسجد بابت کتب خانہ و اشاعت سنت انجمن عہ
ملا عبد اللہ خادم مسجد دو مرتبہ ۴ر
منشی محمد عثمان صاحب محلہ پیر غیب متعدد مرتبہ ۱۴ر
منشی حسین الدین خان صاحب بدایونی ار
عبد الحمید صاحب پارچہ فروش بدایونی متعدد مرتبہ ۱۴ر
علی احمد صاحب پارچہ فروش بدایونی دو مرتبہ ۵ر
حافظ محمد یونس صاحب - دو مرتبہ - ۳ر
منشی مظہر الدین صاحب - - - ۲ر
جمیل احمد - تین مرتبہ - - - ۱۱ر
قیام الدین صاحب - - - - ۱ر
سعید احمد - دو مرتبہ - - - ۱ر
محمد اکبر صاحب محلہ اصالت پورہ - ار
منشی محمد ابراہیم صاحب - تین مرتبہ - - ۱۳ر
منشی انعام رسول صاحب - دو مرتبہ - ۱۱ر
حاجی نور الٰہی صاحب سوت والے صدر بازار دہلی صہر
حاجی عبد الصمد صاحب پیتل والے صدر دہلی للعہ
شیخ محمد یعقوب صاحب محمد عثمان صاحب کارخانہ ظروف پہاڑ گنج دہلی سے ر
حاجی بشیر الدین صاحب صدر بازار دہلی سے ر
مولوی محمد عثمان خان صاحب کیٹری - عہ
مستری محمد ابراہیم محمد اسماعیل صاحبان محلہ مفتی ٹولہ - دو مرتبہ ۲ر
حاجی حامد حسین صاحب صدر الدین نگر - ۲ر
ابو بکر خان صاحب کیٹری - - - - عہ ر
منشی محمد حسین صاحب - - - - ۲ر
والدہ جمیل احمد - - - - - ار
ہمشیرہ گان حافظ محمد یونس - - - - ۴ر
بابو عبد الرحمن صاحب لاہوری - دو مرتبہ - ۱ر
میزان - ۳-۱۳-۵۴ روپے

الراقم بندہ محمد عفی عنہ خادم انجمن اہلحدیث بقلم خود۔

حساب جانچ کیا گیا - صحیح ہے۔
انعام رسول بقلم خود۔

خرچ

قیمت اخبار اہلحدیث امرتسر - - - ار
خطوط ڈاک و کاغذ وغیرہ ہم بجائے تحریر رسالجات عہ
خرید بستان التفاسیر مجلد - - - عہ
طبع رسالہ احسن البدایات فی تنقید الروایات
الفقہیات ایک ہزار از دہلی - - عہ
زاد راہ مع خوراک ملا عبد اللہ صدر الدین نگر ۱۵ر
جلد بندی مجموعہ اخبار اہلحدیث - - ۶ر
بابت امداد مسجد - - - - ۶ر
بابت ارسالگی نقشہ حساب معہ اشاعت فنڈ اہلحدیث امرتسر و محصول ڈاک منی آرڈر ۲ر
میزان - ۹-۷-۴۴ روپے
فاضل از خرچ جمع - ۹-۵-۹ روپے

محمد عثمان بقلم خود

حساب جانچ کیا گیا صحیح ہے۔ انعام رسول بقلم خود

نقشہ آمد و خرچ مسجد اہلحدیث

من ابتداء یکم محرم الحرام ۱۳۵۳ھ لغایت ذی الحجہ ۱۳۵۳ھ ایک سال بابت کرایہ دوکانات مسجد موصوف

سبزی منڈی چوک مراد آباد

آمد

وصولی کرایہ دوکان کلاں دو ماہ محرم و صفر - عہ
ایضاً دوکان ثانی کلاں ایک ماہ محرم الحرام عہ
ایضاً دوکان خورد ڈیڑھ ماہ محرم و صفر - ے
ایضاً متفرق - - - - - ۱۱ر
ایضاً دوکان خورد ۴ ماہ دس یوم شعبان لغائت ذی الحجہ - - - - ۱۳ر
ایضاً کوٹھری خورد دو ماہ رمضان و شوال ۶
ایضاً دوکان خورد ایک ماہ ذی الحجہ ... ۶
ایضاً از انجمن اہلحدیث بابت امداد مسجد - ۶ر
میزان آمد - ۹-۱۴-۵۱ روپے

اقسام خرچ مسجد

بابت ادائیگی قرضہ ۱۳۵۳ھ مندرجہ اخبار اہلحدیث ۲۹ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ صہ۱۹
بابت امداد کتب خانہ مسجد معہ اشاعت سنت عہ

خرچ

بابت نقول فیصلہ ہائی کورٹ الہ آباد و ڈگری نقشہ ۱۹۰۳ء وغیرہ - - - ۱۱ر
ایضاً بمقدمہ دعویٰ حاجی رحمن ۱۵ شوال ۱۳۵۳ھ ہے
روغن گل دیا سلائی بتی - - - ۵ر
بابت تپائی و مرمت وغیرہ تار کول مسجد و دوکانات و خرید تالے - - - - ۱ر
کھورہ وغیرہ برائے سوختنی در سقایہ - ۲ر
صفائی بیت الخلاء - - - ۸ر
چٹائی مسجد - - - - - - ۱ر
بابت ارسالگی نقشہ حساب معہ اشاعت فنڈ اہلحدیث امرتسر ۱۳۵۲ھ - - - - ۲ر
میزان خرچ - ۹-۱۴-۵۱ روپے

جملہ آمد و خرچ معہ رسیدات و دستخط وصول کنندگان حسب کرایہ نامہ جات۔

الراقم بندہ عزیز الدین متولی مسجد بقلم خود - محمد عثمان

حساب جانچ کیا گیا - صحیح ہے
انعام رسول بقلم خود

کتاب الروح

علامہ عبد الہادی مصری کی عربی تصنیف کا اردو ترجمہ ہے۔ جس میں روح انسانی کے متعلق نہایت محققانہ اور فلسفیانہ بحث کی گئی ہے - قابل دید کتاب ہے۔ قیمت صرف ۸ر محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

ملنے کا پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

محکمہ صنعت و حرفت پنجاب

۱/۲

داخلہ کا اعلان

گورنمنٹ سنٹرل ویونگ انسٹی ٹیوٹ امرتسر کا نیا سشن یکم اکتوبر ۱۹۳۵ء سے شروع ہوگا۔

بالائی (A) کلاس اور آرٹیزن (B) کلاس کے داخلہ کی درخواستیں ذیل کے پتے پر ۱۵- جولائی ۱۹۳۵ء کو یا اس سے پیشتر پہنچ جانی چاہئیں۔ درخواستیں اس مقررہ فارم پر لکھی جانی چاہئیں جو درخواست دینے پر مل سکتا ہے۔ درخواست دیتے وقت یونیورسٹی کا یا سکول لیونگ سرٹیفکیٹ۔ چال چلن کی سندات اور عمر اور صحت کے سرٹیفکیٹ بھی بھیجنے چاہئیں۔

چند وظیفے جن کی مقدار اوسطاً آٹھ روپے ماہوار ہے قواعد و ضوابط کی شرطوں کے ماتحت بہترین مستحق امیدواروں کو دیئے جاتے ہیں۔

ہندوستانی ریاستوں یا دوسرے صوبوں کے امیدوار بھی داخل کر لئے جاتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ داخلہ کے وقت ڈھائی سو روپے سالانہ کی رقم پیشگی ادا کر دیں۔

منتخب شدہ امیدواروں کو داخلہ کے دن مندرجہ ذیل رقوم بطور امانت داخل کرنی پڑتی ہیں۔ یہ رقوم (نمبر ۵ و ۶ کے سوا) کورس پورا ہو جانے پر واپس لی جا سکتی ہیں۔

۱- ضمانت	بالائی کلاس (A) کے لئے	دس روپے
۲- ضمانت	آرٹیزن کلاس (B) کے لئے	پانچ روپے
۳- ضمانت	برائے کتب لائبریری	پانچ روپے
۴- ضمانت	برائے ہوسٹل	دو روپے

۵- کھیلوں کے لئے سالانہ چندہ برائے (A) کلاس دو روپے۔ برائے (B) کلاس ایک روپیہ

۶- ماہوار ٹیوشن فیس ایک روپیہ برائے (A) کلاس۔ ۸/ برائے آرٹیزن کلاس۔

ہوسٹل میں بیرونی امیدواروں کے لئے چار آنے ادا کرنے پر جگہ مہیا کر دی جاتی ہے۔

کھڈیوں اور ترقی یافتہ طریقہائے پارچہ بافی پر نظری اور عملی ٹکنیکل تعلیم کے ساتھ ساتھ رنگریزی۔ فنشنگ اور بلیچنگ کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ آخری سال کے طالب علموں کو کمرشل ٹریننگ کلاس میں بھی کام کرنا پڑتا ہے۔ جو تجارتی پیمانے پر پارچہ بافی کی پوری پوری مشق کرانے کے لئے جاری کی گئی ہے۔

پارچہ بافوں کو ریشم بافی اور خوبصورت نقش و نگار کے ڈیزائن تیار کرنے کی تعلیم دینے کے لئے ایک سپیشل کلاس بھی کھولی گئی ہے۔ یہ کلاس اکتوبر ۱۹۳۵ء سے شروع ہو کر چھ ماہ تک رہے گی۔ اس کے داخلہ کے اور دوسرے قواعد وہی ہیں جو آرٹیزن کلاس کے ہیں۔ جن امیدواروں کو کھڈیوں پر پارچہ بافی کا پہلا تجربہ حاصل ہوگا۔ ان کو ترجیح دی جائے گی۔

قواعد کی پوری تفصیلات پراسپکٹس میں درج ہیں۔ جو ذیل کے پتے سے مل سکتے ہیں۔

دستخط

ٹکسٹائل ماسٹر گورنمنٹ سنٹرل ویونگ انسٹی ٹیوٹ امرتسر

(۴۴۸)

مسلمانوں کا دور جدید

اور

ہندوستان کا مستقبل

پروفیسر لوتھارپ سٹاڈرڈ کی نیو ورلڈ آف اسلام" کا اُردو ایڈیشن یعنی صدی سابقہ و حال کی اسلامی جدوجہد کا اصلی فوٹو۔ مشرق قریبہ میں مغربی سیاست بعد از جنگ کی مفصل روئداد ہندوستان کے سیاسی، اقتصادی اور معاشرتی تغیرات کی دلچسپ کیفیت اور ان سب کی بنا پر آنے والے امکانات کا صحیح جائزہ۔ سائز ۲۰×۲۶ ضخامت ۴۴۰ صفحات۔ مرتبہ و مؤلفہ مولانا عبد القدیم صاحب ملک بی۔ اے علیگ بیرسٹرایٹ لاء۔ قیمت صرف عہ (ایک روپیہ)

خون کے پیاسے

کسی پیر گدی نشین کے پوشیدہ رازوں کا انکشاف۔ جن کو سن کر بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ قابل دید ہے۔ بطرز ناول کے ہے۔ قیمت ہر دو حصہ ایک روپیہ۔

ملنے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

ہتھیلی میں چاند رجسٹرڈ

ایک فرانسیسی ڈاکٹر کی ایجاد ہے جو مثل ورق کے ہے اس کے دو قطرے ملائی یا شہد میں ملا کر کھانے سے بے حد طاقت پیدا ہوتی ہے۔ سست اور کمزور قوی بن جاتا ہے۔ اس کا ایک قطرہ ۱۰ قطرے خون کے پیدا کر کے آدمی کو مثل فولاد کے کر دیتا ہے۔ ضعف دماغ، باہ، مثانہ، جریان، رقت منی، بدخوابی، بدہضمی، عورتوں کے جملہ عوارض، سوکھنا، زردی، لاولدی وغیرہ کو دفع کرنے میں اکسیر ہے۔ زیادہ تعریف فضول ہے۔ شہرہ ہے۔ قیمت ایک شیشی عہ ایک شیشی مفت۔ محصول ڈاک ... پتہ:- محمد شفیق ا...

خریدار نمبر ۱۰۷۵۶
بخدمت جناب مولوی سید عبد الر...
ناظم کتبخانہ نذیریہ عامر پھاٹک ...
دہلی۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ ۔ یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہوں گے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائے گا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۳ — نمبر ۳۴

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اخبار اہلحدیث امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ بر جاں مسلم داشتن

مسئول مدیر — ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ ۔ نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	۱۲
رؤسا و جاگیرداران سے "	۸
عام خریداران سے "	۴
" " ششماہی	۲/۱۲
ممالک غیر سے سالانہ	۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - -	۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر ۱۹ ۔ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ مطابق ۲۱ جون ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

"یوم کراچی" ۲۱ جون کو

کراچی میں فوجی گولیوں کے ساتھ جو مسلمان قتل ہوئے ہیں ان کی ہمدردی میں ۲۱ جون کو "یوم کراچی" منانے کے لئے اعیان اسلام مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری، ڈاکٹر اقبال، مولوی ابوالقاسم صدر اہل حدیث لیگ وغیرہ نے اشتہار دیا ہے۔

مجلس جمعیۃ مرکزیہ انتظامیہ تبلیغ الاسلام شہر انبالہ

جمعیۃ مذکور کا اجلاس ۳۰ جون کو ہوگا۔ ارکان انتظامیہ دفتر جمعیۃ میں ۵ بجے شام تک پہنچ جائیں۔

(سید غلام بھیک نیرنگ معتمد عمومی جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام شہر انبالہ)

نوٹ یہ دونوں اعلان ایسے وقت پہنچے جب اخبار تیار ہو چکا تھا۔ اس لئے نظم کی جگہ درج کئے گئے۔

فہرست مضامین

یوم کراچی - - - - - -	ص۱
انتخاب الاخبار - - - - -	ص۲
اہل حدیث حدیث کے مخالف؟ - -	ص۳
ویدوں کے مصنف - - - -	ص۴
النار الکعبین - - - - -	ص۶
کوئٹہ کا زلزلہ قادیان پر گرا - -	ص۷
جزیرہ ٹرینی ڈاڈ اور پنڈت اجودھیا پرشاد۔	ص۹
ملا مشتاق عثمانی کا لودھیاں میں ورود -	ص۱۰
اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان -	ص۱۱
فتاوے - - - - -	ص۱۳
متفرقات ص۱۴ ۔ علمی مطلع -	ص۱۵
اشتہارات - - -	ص۱۶ تا ۲۰

پیارے نبی کے پیارے حالات۔ مؤلفہ مولوی فیروز الدین صاحب ڈسکوی اس میں آنحضرت صلعم کے مستند حالات زندگی بیان کئے گئے ہیں اور

انتخاب الاخبار

— امرتسر میں گرمی خاصی پڑ رہی ہے۔ ۱۳-۱۴ کی درمیانی شب کو زبردست آندھی آئی۔ کوئٹہ کے زلزلہ سے ڈر کر عوام اس آندھی کو بھی عذاب الٰہی سمجھنے لگے مگر تھوڑے عرصہ کے بعد سکون ہو گیا۔ خدا کا شکر ہے کہ کسی قسم کے نقصان کی اطلاع نہیں ملی

— امرتسر مقامی مسلم نوجوانوں نے مولوی عبدالسلام ہمدانی کی زیر نگرانی ۱۴ جون کو یوم پیدائش نبی صلعم منایا اور شہر میں جلوس بھی نکالا گیا۔

— میڈیکل سکول امرتسر کا ایک سکھ طالب علم جو فورتھ ایر میں تعلیم پاتا تھا۔ اپنے سکول کے دیگر طلباء سے تیرنے کا مقابلہ کرتے ہوئے نہر اپر باری دواب میں ڈوب گیا۔

— کوئٹہ سے مجروحین کی آخری سپیشل گاڑی ۱۵ جون کو لاہور پہنچ چکی ہے۔ وہاں سے تقریباً تمام مجروحین کو ان کے گھروں یا قرب و جوار کے ہسپتالوں میں پہنچا دیا گیا ہے۔ کوئٹہ میں زبردست فوجی پہرہ ہے۔ شہر کی حفاظت کے لئے کانٹے دار تار لگا دی گئی ہے۔ ابھی عوام کو شہر میں داخل ہونے کی اجازت نہیں۔ ابھی تک ملبہ کی کھدائی شروع نہیں ہوئی۔ ۱۵ جون کی صبح کو پھر زلزلہ آیا۔

— پنجاب لیجسلیٹو کونسل کی میعاد اکتوبر ۳۵ء تک ہے مگر معلوم ہوا ہے کہ اس میں مزید ایک سال کی توسیع کر دی جائے گی۔

چوریاں امپیریل بنک جالندھر سے ایک سکھ نے گیارہ سو روپیہ برآمد کرایا۔ جس میں سے ایک ہزار کے نوٹ بٹوے میں رکھ کر ایک سو روپے کا کریانہ لینے گیا۔ اتفاقاً بٹوا گر گیا جسے کسی نے اٹھا لیا

— ضلع شیخوپورہ کے ایک موضع سریا والہ میں چند ڈاکو ایک سکھ نمبردار کے گھر ڈاکہ ڈالکر بارہ ہزار روپے کے زیورات اٹھا لے گئے۔

— پشاور میں قاضی یوسف صدر جماعت مرزائیہ پشاور پر کسی نے سر بازار پستول سے فائر کر دیا مگر آپ بچ گئے۔ حملہ آور گرفتار کر لیا گیا۔ (خبر تحقیق طلب ہے)

— شیخ عبدالمجید سندھی اور مسٹر محمد ہاشم گزدر جنہوں نے کراچی میں گولی چلنے کے واقعہ کی تحقیقات نہ کئے جانے پر پروٹسٹ کر کے بمبئی کونسل سے استعفے دیئے تھے مکرر بلا مقابلہ منتخب ہو گئے ہیں۔

— پنجاب گورنمنٹ نے موجودہ فصل ربیع کے مالیہ میں اضلاع شیخوپورہ، گجرات، شاہ پور، جھنگ میانوالی، لائلپور، ملتان، مظفرگڑھ، اور نیلی بار کی نوآبادی میں گیارہ لاکھ روپے کی معافی دی ہے۔ سب سے زیادہ ضلع لائلپور میں دی گئی ہے جو ۶ لاکھ ۲۷ ہزار روپیہ ہے۔

مسلمان وہی ہے جو اسوہ حسنہ پر عمل کرے

اس لئے ہر مسلمان بہن بھائی کو اس کام کیلئے

حیات مسنونہ

کا مطالعہ کرنا چاہئے جو حال ہی میں اس غرض کیلئے مولانا مدظلہ نے تصنیف فرمائی ہے۔ قیمت صرف ۲/

منیجر اہلحدیث امرتسر

— شیخ خالد لطیف گابا انگلستان جاتے ہوئے مصر میں قاہرہ اترے۔ جہاں آپ کا شاندار استقبال کیا گیا۔

— ملتان میں دیر بھان کے قتل کے سلسلہ میں چار مسلمانوں پر مقدمہ دائر تھا۔ جن کو سشن جج نے بری کر دیا۔ نیز انہی ایام میں تین ہندوؤں کے قتل پر جو مقدمات دائر تھے ان میں دو ملزمین کو سات سات سال قید اور دو کو سزائے موت کا حکم دیا۔

— حضور نواب صاحب بہاولپور نے چڑیا گھر لاہور کے لئے تین ببر شیر دیئے ہیں۔

پتہ درکار ہے مندرجہ ذیل احباب اہلحدیث کے خریدار ہیں۔ زلزلہ کوئٹہ کے بعد ان کی کوئی خبر معلوم نہیں ہوئی ناظرین میں سے کسی صاحب کو علم ہو تو اطلاع دیں۔

(۱) منشی محمد شفیع صاحب تحصیلدار قلات۔

(۲) ڈاکٹر محمد ایوب صاحب انچارج سول ہسپتال مستونگ

(۳) ڈاکٹر محمد حسن صاحب انچارج ہسپتال چمن۔

(۴) بابو عزیز الدین صاحب کلرک ریلوے ڈی۔ ٹی۔ او۔ آفس محلہ مظفر آباد کوئٹہ۔

(۵) شیخ عبدالرزاق اینڈ سنز سوداگران کتب کوئٹہ۔

(۶) ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب فرنٹیئر خان آف قلات

ناظرین مطلع رہیں

آئندہ پرچہ وی پی پہنچیگا۔ اس لئے اطلاعاً عرض ہے۔ (منیجر اہلحدیث)

عربی طلباء کی ضرورت ہے مدرسہ اسلامیہ آگرہ عرصہ سے اسلامی فرائض کو بہترین طریقہ سے انجام دے رہا ہے۔ جس کے ماتحت تین اور چھوٹے چھوٹے مدارس ہیں۔ نصاب باقاعدہ ہے۔ جو مولانا محمد عثمان خان صاحب مولوی فاضل مقرر کرتے ہیں۔ اسمیں فی الحال کچھ عربی خوان طلبہ کی ضرورت ہے۔ جن کی خورد و نوش کا مدرسہ کفیل ہوگا۔

محمد یونس سکرٹری مدرسہ اسلامیہ نائی منڈی۔ چوراہا میر حسین آگرہ۔ (عدہ داخل اشاعت فنڈ)

مولوی سید ممتاز علی دہلوی جن کو گذشتہ سال شمس العلماء کا خطاب ملا تھا ۱۵ جون کو بمقام لاہور داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ہمدرد اسلام تھے۔ "تہذیب نسواں" اور "پھول" کے نگران تھے۔ عمر ۷۰ سال سے متجاوز ہوگی۔

رحمہ اللہ وغفر لہٗ۔

— اخباری خبر ہے کہ قادیان میں مرزائیوں نے اہل اسلام کو تنگ کر رکھا ہے۔ طرفین کے چند آدمی گرفتار کئے گئے ہیں۔

— جرمنی کے ای اشنڈ وف کے اسلحہ خانہ میں آگ لگ جانے سے پچاس اشخاص ہلاک اور تین سو تہتر مجروح ہوئے۔

مسیحائی گوہر طب۔ مؤلفہ حکیم محمد حسین پٹیالوی۔ ہر قسم کی دیرینہ و کہنہ امراض کے صدہا نسخہ جات درج ہیں۔ قیمت ۸/ (منیجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۱۹ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ

اہل حدیث حدیث کے مخالف؟

(گذشتہ سے پیوستہ)

حنفی مضمون نگار نے چند حدیثیں بزعم خود ایسی پیش کی ہیں جن کی بابت وہ سمجھتا ہے کہ اہل حدیث ان حدیثوں پر اعتقاد نہیں رکھتے یا عمل نہیں کرتے دو کا ذکر نمبر اول میں ہوا۔ آج تیسری کا جواب پیش ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

"عن عقبۃ بن عامر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج یوما فصلی علی احد صلوٰۃ علی المیت ثم انصرف الی المنبر فقال انی فرط لکم وانا شہید علیکم و انا واللہ لانظر الی حوضی الآن و انی اعطیت مفاتیح خزائن الارض او مفاتیح الارض وانی واللہ ما اخاف علیکم ان تشرکوا بعدی ولکن اخاف علیکم ان تنافسوا فیھا (رواہ البخاری صفحہ ۱۷۹)

(ترجمہ) یعنی آنحضرت نے شہداء پر نماز پڑھ کے فرمایا کہ میں تمہارے لئے میر منزل ہوں اور تم پر گواہ ہوں۔ خدا کی قسم اس وقت میں حوض کو دیکھتا ہوں اور مجھے تمام زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئیں۔ اور خدا کی قسم مجھے اس بات کی فکر یا خوف نہیں کہ تم میرے بعد شرک کروگے ہاں یہ خوف ہے کہ تم آپس میں حسد بغض کروگے ایک دوسرے پر فخر کروگے۔ اپنے سے دوسرے کو حقیر جانوگے۔

اس حدیث کا انکار صاف ہے نہ حضور کو یہ لوگ اپنی امت کے اعمال پر گواہ مانتے ہیں (گواہ بھی وہی ہوتا ہے جو آنکھوں سے دیکھے) اسی واسطے آپ نے فرمایا کہ تمہارے افعال و اعمال کیا ہیں آئندہ قیامت کو جو حوض کوثر ہوگا وہ بھی اس وقت میں دیکھ رہا ہوں۔ یہ بھی یاد رہے کہ اعمال وغیرہ بھی وہی دیکھتا ہے جو زندہ ہو!" (الفقیہ امرتسر ۱۴ مئی ۱۹۳۵ء)

جواب ۳ | چونکہ آپ کے دل میں حدیث کی عظمت نہیں اس لئے حدیث سمجھنے کا آپ کو شوق بھی نہیں اور نہ سمجھنے کا آپ کے حق میں گلہ بھی نہیں۔ نہ آپ کو دشمنان حدیث (اہل قرآن) کے حملے کا خوف ہے کہ وہ کسی حدیث کو قرآن کے خلاف پاکر کیا کہیں گے اور حدیثوں کو آپس میں متخالف پاکر کیا اعتراض کرینگے۔ جانے آپ کی بلا نہ خود آپ نہ آپ کے بریلی تک کے بزرگ اس میدان میں کبھی آئے۔ آپ کو تو غریب اہل حدیث اور دیوبندیوں کو کوسنا آتا ہے۔ پس سنئے ہم ہر حدیث کی تشریح میں دو باتوں کا ضروری لحاظ رکھتے ہیں:۔

(۱) حدیث شریف قرآن مجید کے خلاف نہ ہوجائے

(۲) ایک حدیث کسی دوسری حدیث کے ساتھ متعارض نہ ہوجائے پس ان دو اصولوں کو یاد رکھ کر جواب سنو!

انا شہید جملہ اسمیہ ہے جس کا اصل تعلق زمانہ حال سے ہوتا ہے استقبال سے نہیں۔ تاوقتیکہ کوئی قرینہ استقبال تک نہ لے جائے۔ ضروری نہیں کہ مستقبل کو بھی حاوی ہو خاصکر جب مستقبل میں نفی ہو تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ جملہ اسمیہ کو مستقبل تک لے جاکر دو حدیثوں میں تعارض پیدا کیا جائے۔

پس سنو! اور وہ حدیث سامنے رکھ لو جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعض لوگوں کو امت محمدیہ سمجھیں گے تو ملائکہ جواب دیں گے۔

لا تدری ما احدثوا بعدک

آپ نہیں جانتے انہوں نے آپ کے پیچھے کیا کیا بدعتیں، مولود، گیارھویں وغیرہ نکالے تھے۔

یہ حدیث حضور کی بے خبری پر دلالت کرتی ہے قرآن مجید بھی اس حدیث کی تائید کرتا ہے۔ جہاں صاف ارشاد ہے:۔

اِن یَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِھِمْ

(منافق جب بولتے ہیں تو آپ ان کو غور سے سنتے ہیں (حالانکہ وہ دشمن ہیں)

پس آپ کی پیش کردہ حدیث کے معنے منطق اصطلاح میں قضیہ وقتیہ جو دوام کو مستلزم نہیں ہوتا فاسئل بہ خبیرًا۔

انا شہید کے معنی بھی قرآن مجید نے دوسری جگہ بتا دیئے ہیں۔ غور سے سنو!

فَکَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ کُلِّ اُمَّۃٍ بِشَھِیْدٍ وَّجِئْنَا بِکَ عَلٰی ھٰٓؤُلَآءِ شَھِیْدًا

(پ ۵۔ ع ۳)

یعنی ہر امت میں سے ہم گواہ لائیں گے اور تجھے اے رسول ان لوگوں پر جو تیرے سامنے ہیں گواہ بناکر لائیں گے۔

"ھٰٓؤُلَآءِ" موجودہ لوگوں کی طرف اشارہ ہے

ahmadimuslim.de

فیصلہ صاف اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شہادت سے حضور کے علم کا ثبوت ہے تو جملہ صحابہ کرام کو علم غیب حاصل ہوگا کیونکہ ان سب مومنین کے حق میں فرمایا ہے۔

كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا (پ ۲ ع۱)

(ہم نے تم کو امت معتدلہ بنایا کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور رسول تم پر گواہ بنے)

دیکھئے شہادت میں سب شریک ہوئے یا نہ پھر علم غیب میں کیوں شریک نہ ہوں۔

نتیجہ بقول حنفی نامہ نگار اہل حدیث اگر اس حدیث کے منکر ہیں تو ایسے علم غیب کے قائل حنفی قرآن اور حدیث دونوں کے منکر ٹھہرتے ہیں آہ سہ

انہوں نے خود غرض شکلیں کبھی دیکھی نہیں شائد
وہ جب آئینہ دیکھیں گے تو ہم ان کو بتا دینگے

خزانوں کا ملنا ہمیں بھی مسلم ہے مگر اس کی تشریح دوسری حدیث یوں کرتی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں :۔

تفتحها عصابة من المسلمين

(صحیح مسلم) میری امت ان کو فتح کریگی۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا یہ نہیں کہ خزانے میرے ہاتھ میں دئیے گئے ہیں کیونکہ یہ خیال بھی قرآن مجید کے خلاف ہے۔ ارشاد ہے :۔

قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ (پ ۷ ع)

یعنی اے رسول آپ کہہ دیجئے کہ میں نہیں کہتا کہ میرے پاس خدا کے خزانے ہیں نہ میں غیب جانتا ہوں۔

آنحضرت صلعم کو خزانوں کا مالک اور غیب کا عالم جاننے والے اس آیت کے منکر ہیں۔

رسمی حنفی دوستو! سہ

مشکل بہت پڑیگی برابر کی چوٹ ہے
آئینہ دیکھئے گا ذرا دیکھ بھال کر

ویدوں کے مصنف

(از قلم پنڈت آتمانند جی ست دہرم منڈل بٹالہ ضلع گورداسپور)

بدوملہی (ضلع سیالکوٹ) میں شریمان پنڈت بھگوت دت جی کی خاموشی نے مجھے یقین دلا دیا تھا کہ آریہ سماج ہمیشہ کے لئے ختم ہو چکی ہے اور میں آریہ سماج کی ہڈیاں ہردوار پہنچانے کی فکر میں اپنے سناتن دھرمی بھائیوں کے ساتھ صلاح مشورہ کر رہا تھا کہ اچانک ۷۔ اپریل ۱۹۳۵ء کے آریہ مسافر سے پتہ چلا کہ یہ سخت جان آریہ سماج ابھی آخری دم توڑ رہی ہے۔ چنانچہ کسی مہاشہ وشوناتھ جی نے میرے مضمون "ویدوں کے مصنف" پر قلم اٹھائی ہے بیچارے مہاشہ جی سے جواب تو کچھ بن نہیں سکا لیکن دو چار بار لکھ کر کہ ویدوں کا پرکاشک ایشور ہے۔ اس مہینے کی تنخواہ کے حقدار ضرور بن گئے ہیں۔ مہاشہ جی بیچارے کیا کریں۔ جواب لائیں تو کس کے گھر سے؟ زبان اور قلم سے آپ ہی دو چار دفعہ ویدوں کو ایشوری گیان کہہ کر اپنے دل کی بھڑاس نکال لیتے ہیں اور چندہ دینے والے سادہ لوح آریہ سماجیوں کی طفل تسلی ضرور کر دیتے ہیں یا کم از کم کرنے کی ضرور کوشش کرتے ہیں۔ میں پر زور سفارش کرتا ہوں کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو آئندہ سال سے مہاشہ جی کی تنخواہ میں ضرور ترقی کر دینی چاہئے۔ اور مہاشہ جی کی حوصلہ افزائی کرنی چاہئے۔ اب مہاشہ جی کا جواب سنئے۔ آپ فرماتے ہیں :۔

"لیکن آج دنیا بھر کے سکالر یہ مانتے ہیں کہ شروع سے لے کر آج تک ویدوں میں ایک ماترا (syllable) کی بھی کمی یا زیادتی واقع نہیں ہوئی ہے ×× ویدوں میں ایک حرف تک کی بھی کمی یا زیادتی نہ ہونا بتلاتا ہے کہ وید (ایک) ہی وقت میں بنائے گئے ××× شروع دنیا سے لیکر آج تک ان میں ایک شوشہ تک کی کمی بیشی نہیں ہو سکی" (بلفظہ ملخصاً)

دنیا بھر کی بے ثبوت باتیں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے دفتر سے سُن لو۔ معلوم نہیں کہ مہاشہ جی ہمالیہ کی چوٹیوں پر رہتے ہیں۔ میں حیران ہوں کہ ایسی بے مثال ریسرچ کے عوض پرتی ندھی سبھا نے کیوں ابھی تک مہاشہ جی کو ریسرچ سکالر کا خطاب نہیں دیا؟ مہاشہ جی لکھتے ہیں کہ "شروع دنیا سے لے کر آج تک ان (ویدوں) میں ایک شوشہ تک کی کمی بیشی نہیں ہو سکی"۔ نہ معلوم وہ "دنیا بھر کے سکالر" گورودت بھون کے کس کونے میں بیٹھے ہیں جو یہ مانتے ہیں کہ شروع سے لیکر آجتک ویدوں میں ایک ماترا کی بھی کمی یا زیادتی واقع نہیں ہوئی ہے۔ کوئی پکوڑی مل حلوائی یا گنڈا رام نانی ایسا سکالر ہو تو ہمیں معلوم نہیں ورنہ یورپین اور دیسی، غیر آریہ سماجی و آریہ سماجی بھی سکالر ویدوں میں خوفناک اور کایا پلٹ تحریف اور تبدیلی کے قائل ہیں بخوف طوالت صرف چند ثبوت درج کر دینا عاقلاں را اشارہ تے کافی است سمجھتا ہوں۔ مزید خواہشمند میری لاجواب تصنیف "وید ارتھ پرکاش" ملاحظہ فرمادیں۔

(۱) جو رگوید شری پنڈت میکس مولر صاحب نے شائع کیا ہے۔ اس کے تتمہ (Appendix) میں پروفیسر میکسمولر صاحب چند ملاوٹی منتر نقل کر کے یوں لکھتے ہیں کہ :۔

"यज्ञेशाच्युत गोविंद माधवानंत केशव। कृष्ण विष्णो हृषीकेश वासुदेव नमोऽस्तु ते ।२।
कृष्णाय गोपीनाथाय चक्रिणे मुरवैरिणे।

श्रमृतेशाय गोपाय गोविं-
दाय नमो नमः ॥ २ ॥
एतान्यनंत नामानि मंडला-
न्ते (सदा पठेत) ॥ ३ ॥

8. "The Sri Sûkta is given at the end of the fifth Mandala in the Samhita M sri 3 (in S 3 the leaf containing it, is found after the sixth Athyaya).

(2)

"भो सर्प भद्र भद्रं ते दूरं गच्छ
महायशाः । जनमेजयस्य यज्ञा-
न्ते आस्तीकवचनं स्मर ॥ ५
आस्तीकवचनं श्रुत्वा यः सर्पो
ननिवर्तते । शतधा भिद्यते
मूर्ध्नि शिंश वृक्ष फलं यथा ॥ ६

2. "Khila found at the end of the fifth Mandala in S1, S.3, S4. It is not given in S2."

10. "Verses 5 & 6 occur in mahabharta 1. 2190.

22.

अवैधवा भव वर्षाणि शतं
साग्रं तु सुव्रता ।
तेजस्विनी च यशस्वी च धर्म-
पत्नी पति व्रता ॥ १ ॥
इन्द्रस्य तु यथेंद्राणी श्री-
धरस्य यथा श्रिया ।
शंकरस्य यथा गौरी तद्भ-
तुरीधि भर्तरि ॥ ४ ॥
अत्रे र्यथानुसूया स्याद्व-
सिष्ठस्याप्यरुंधती ।
कौशिकस्य यथा सतीतथा
त्वमपि भर्तरि ॥ ५ ॥

22. "This Khila occurs at the end of R.V. X85. after the third Adhyaya of the eighth Ashtoka"

Max Mullar.

کیوں مہاشہ جی! آپ کے پکوڑی مل جی وید کے سکالر ہیں یا پروفیسر میکس مولر صاحب؟ جو ویدوں میں تحریف مانتے ہیں اور ان منتروں کو ملاوٹی بتلاتے ہیں۔ جن کا ترجمہ یہ ہے کہ:۔

یگیش اچیت گوبند مادھو اننت کیشو۔ کرشن وشنو۔ رشی کیش واسو دیو! تجھے نمسکار ہو۔ ۱

گوپیوں کے مالک ۔ امرت ایش۔ گوپ گوبند کے لئے بار بار نمسکار (سجدہ) ہو۔ ۲

یہ اننت نام منڈل کے آخیر ہمیشہ پڑھو۔ ۳

(۲)

اے زہریلے سانپ جا دُور چلا جا۔ تیرا بھلا اسی میں ہے۔ راجہ جنمیجے کے (جو ارجن کا پڑپوتا۔ ویرابھی منیو کا پوتا اور مہاراجہ پریکشت کا بیٹا تھا) یگیہ کے اختتام پر کہے ہوئے آستیک رشی کے بچنوں کو یاد کر۔ ۵۔ آستیک رشی کے کہے بچنوں کو سُن کر جو سانپ واپس نہیں لوٹ جاتا اُس کے پھن کے آملے کے پھل کی طرح سو ٹکڑے ہو جاتے ہیں۔ ۶۔

پروفیسر میکسمولر صاحب لکھتے ہیں کہ یہ ملاوٹی منتر رگوید کے پانچویں منڈل کے آخیر میں بعض نسخوں میں لکھے ملتے ہیں۔

پانچواں اور چھٹا وید منتر مہابھارت ۱۔ ۲۱۹۰ میں بھی پائے جاتے ہیں۔

(۲۲)

اے عورت تو سو برس تک بیوہ نہ ہونے پائے۔ اور جلال اور عظمت والی دھرم پتنی اور پتی ورتا ہووے جس طرح اندر کی اندرانی۔ شری دھر کی جیسے شرما۔ شیو شنکر کی جس طرح گوری ویسے ہی تو بھی اپنے خاوند کے لئے بن اتری رشی کی بیوی انوسویا اور وسشٹھ کی بیوی ارندھتی کوشک کی بیوی ستی کی مانند تو بھی اپنے خاوند کے لئے بن۔

ان کے متعلق پروفیسر میکسمولر صاحب لکھتے ہیں کہ یہ ملاوٹی وید منتر رگوید ۱۰۔ ۸۵ سُوکت کے آخیر میں تیسرے ادھیائے کے بعد آٹھویں اشٹک میں واقع ہوئے ہیں۔

گورو کل مہاودیالیہ جوالا پور کے پرنسپل آریہ سماجی پنڈت نردیو شاستری وید تیرتھ رگوید آلوچن صفحہ ۱۳۴ و ۱۳۵ میں وید منتروں کی مختلف گنتی سے ویدوں میں تحریف تسلیم کرتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ:۔

"اس سے سپشٹ (ثابت) ہے کہ اس پرکار (طرح) شیشری شاکھا میں آشولائنی سے ۱۳۸ رچائیں (وید منتر) ادھک (زیادہ) پڑھی گئی ہیں ** ۔ شری سائن آچاریہ جی بھی بال کھلیہ رچاؤں (منتروں) کو نہیں مانتے ان کو کسی انیہ شاکھاؤں (دیگر شاخوں) کی سمجھتے ہیں۔" (بلفظہٖ)

آریہ سماجی پنڈت بھگوت دت جی بی۔ اے ریسرچ سکالر ویدک کوش بھومکا صفحہ ۹ پر نیز اے ہسٹری آف ویدک براہمناز جلد ۲ صفحہ ۱۰ پر لکھتے ہیں کہ:۔

"اتھرو وید کے جس سُوکت میں پریکشت شبد (نام) آیا ہے۔ وہ کنتاپ سُوکتوں میں سے پہلا ہے کنتاپ سوکت اتھرو سنگھتا انترگت (شامل) نہیں ہیں۔ ان سُوکتوں کا پدپاٹھ بھی نہیں ہے۔ اتھرو کرمنکا میں انہیں کھل (ملاوٹی) کہا ہے۔ ان سُوکتوں میں پریکشت شبد (نام) کے آجانے سے ساری سنگھتا مہابھارت اُتر کالین (مابعد زمانہ کی بنی ہوئی) نہیں کہی جا سکتی۔" (بلفظہٖ)

جس کا صاف مطلب یہ کہ کنتاپ سُوکت

جن میں ۱۹۸۰ منتر ہیں زمانہ مہابھارت کے مابعد کی تصنیف و ملاوٹ ہیں۔

اور تو اور خود سوامی دیانندجی اپنے پونا والے تیسرے دیاکھیان میں کہتے ہیں کہ برہمنوں نے ویدوں کو بالکل لشٹ کر دیا ہے۔ اتھروید میں اتوپنشد بنا کر گھسیڑ دی ہے۔ نئے نئے منتر بنا کر ڈال رکھے ہیں اور گیارھویں لیکچر میں کہتے ہیں کہ اسی طرح پر بعض لوگوں نے ویدوں کے اندر بھاگوت وغیرہ پرانوں کے شلوک گھسیڑ دیئے ہیں اور بارھویں دیاکھیان میں کہا ہے کہ پہلی تصانیف یعنی ویدوں میں مصنوعی شلوک ڈال اور نئی رچنائیں کر کے ملاوٹ کر رکھی ہے۔ (ملخصًا)

سوامی دیانند کے شائع کردہ یجروید ادھیائے ۲۵ کا اڑتالیسواں منتر دیگر یجرویدوں میں ابھی تک ندارد ہے۔ اور الفاظ کی تحریف تو جا بجا پائی جاتی ہے۔ سوامی دیانندجی کے علاوہ دیگر سب رگویدوں کے منڈل ۳ سوکت ۳۳ کے رشی ستلج اور بیاس نامی دو دریا لکھے ہیں۔ سوامی جی نے تحریف کر کے انہیں رشی نہیں لکھا اور کئی جگہ کئی سوکتوں اور منتروں کے رشی اور دیوتا بدل دیئے ہیں۔

اگر طوالت مانع نہ ہوتی تو میں دکھلاتا کہ کس طرح سوامی دیانندجی نے تحریف کی ہے۔ اور مختلف رشیوں کی منتروں کی مختلف گنتی سے دکھلاتا کہ کب کس کس رشی کے وقت کتنے کتنے منتر ویدوں میں پائے جاتے تھے۔ (باقی)

الہامی کتاب

وہ قابل دید تحریری مباحثہ جو مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب و ماسٹر آتما رام صاحب کے مابین ہوا۔ جس میں فریقین نے قرآن مجید اور وید کو الہامی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ قیمت ۱۲ر

ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

الزاق الکعبین

نماز میں پیر ملانے کا حکم

(مرقومہ مولوی محمد احمد صاحب سرائقر)

نماز کی صفوں میں دوسروں کے ساتھ پیروں کو ملا کر کھڑا ہونا حدیث نبوی سے ثابت ہے کہ نہیں۔ اور یہ سنت مستمرہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے برابر چلی آتی ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب من جانب نعیم الدین اصلاحی ۔ یہ سوال بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اس کے جواب کے لئے چند مقدمات کی ضرورت ہے۔ اور میں متبع سنت ہوں۔ اور میری کوشش ہے کہ سنت کی پیروی سے باہر قدم نہ رکھوں گا مگر یہ مسئلہ اسی وقت سمجھ میں آئے گا جبکہ ان مقدمات کو ذہن نشین کر لیا جائے۔ وہ یہ ہے کہ ہر فن میں اسی شخص کا قول قابل اعتبار ہوتا ہے جو اس میں امام مانا گیا ہے۔ مثلاً بوعلی سینا اور جالینوس کی رائے فقہ میں تسلیم نہیں کی جائے گی کیونکہ وہ فن طب کے امام ہیں۔ اسی طرح سیبویہ کا قول علم نحو میں مانا جائے گا۔ علم فقہ میں نہیں۔ پس اس سے ظاہر ہو گیا کہ علم فقہ میں امام ابوحنیفہ یا امام ابویوسف یا امام شافعی یا امام سیوطی وغیرہم جو رائے دیں وہ قابل تسلیم و قابل عمل ہے۔

اقول ضرور آپ کی بات تسلیم ہے مگر کس میں۔ علوم مدونہ میں۔ لیکن احکام شرعیہ میں چونکہ اس کا منتہی حدیث رسول اللہ صلعم اور آنحضرت کا عمل اور کتاب اللہ ہے وہاں تک آپ پہنچائیں گے تو تسلیم ہے ورنہ مردود ہے۔ آپ تو اتباع سنت کے مقر ہیں اس سے آپ کا قدم باہر نکل گیا۔ جواب استفتا میں اس کو ملحوظ رکھنا چاہئے تھا۔

قولہ فقہا لکھتے ہیں کہ امام ترمذی وغیرہ یہ لوگ ناقل حدیث ہیں یعنی حدیثوں کو صحیح ویسا ہی جیسا کہ دوسروں سے سنا ہے فقہاء کرام تک پہنچا دیتے ہیں۔ حتی الوسع کوئی غلط بات ضرور کائنات کی طرف نسبت نہ ہونے پائے اسی طرح ائمہ فقہ کی بھی سعی ہوتی ہے کہ احکام صحیح صحیح صاحب شریعت کے واضح کر کے امت تک پہنچائیں خواہ وہ احکام منصوصہ ہوں یا مستنبط ہوں یعنی ائمہ حدیث ایک خدام شریعت کی حیثیت سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے الفاظ پہنچانے کی ساعی ہیں اسی طرح ائمہ فقہ بھی احکام شرعیہ کو خوب واضح طور پر ہم کو سمجھاتے ہیں۔

اقول اگر فقہاء کرام کا یہ قول تسلیم کر لیا جائے تو اس کے معنے یہ ہونگے کہ تمام محدثین اور ائمہ حدیث نعوذ باللہ منہ بغیر مطلب سمجھے ہوئے حدیثوں کو اپنے شیوخ سے روایت کرتے اور پڑھتے تھے کیونکہ معنی قہبا در یہی ہوتے ہیں کہ وہ لوگ صرف الفاظ کو اپنے شیخ سے سن کر دوسروں کو بتا دیا کرتے تھے۔ باقی اس کا مضمون کیا ہے اور مفہوم اس کا کیا ہوا۔ اس سے کچھ بحث نہیں تو اس صورت میں یہ محض قاصد اور امین ہوئے پھر قاصد کو کیا معلوم کہ اس ملفوفہ میں کیا لکھا ہوا ہے۔ اور دوسرے یہ لازم آیا کہ وہ متبع نہیں ہوتے تھے کیونکہ عمل سے علم مقدم ہوا کرتا ہے۔ جب علم ہی نہیں تو عمل کیونکر ممکن ہے۔ آپ نے تمام محدثین کو جہلاء میں شمار کر دیا اور فقہاء کو علماء میں آپ غالبًا فقہاء میں ہونگے اس وجہ سے حدیثوں کے مطالب سے خوب واقف ہونگے۔ مجھے آپ کی فہم پر نہایت افسوس ہوتا ہے۔ اگر اپنے مقدمات میں نظر و فکر کرتے تو یہ جہالت دور ہو جاتی اور اس کے قائلین کے قول کو علم کی کسوٹی پر رکھ کر کھرا کھوٹا

تفسیر سورۃ فلق والناس۔ مع متن عربی۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۹ر (منیجر اہلحدیث)

ahmadmuslim.de

پہچان لیتے مگر افسوس صد افسوس کہ اپنی عقل سے کچھ کام نہیں لیا۔ کیا عند اللہ ماخوذ نہ ہوں گے۔

اچھا اب سنئے۔ بتاتا ہوں۔ حدیثوں کے اندر تعارض بھی ہوا کرتا ہے۔ اس کو محدثین ہی دفع کرتے ہیں فقہاء نہیں۔ اگر وہ لوگ محض ناقل ہی ہوتے تو یہ تعارض کیونکر دفع کرتے۔ پس معلوم ہوا کہ محدثین حدیثوں کے مطالب سے خوب واقف ہوا کرتے تھے۔ اور اسی وجہ سے وہ نقادین میں شمار کئے جاتے تھے۔ وہ بڑے ماہر فن تھے ایک ایک حدیثوں کو متعدد شیوخ سے پڑھ کر سمجھتے تھے بعض لوگوں کی طرح نہیں کہ چند اوراق کسی حدیث کے پڑھ لئے اور باقی مطالعہ کرکے درس حدیث دینے لگے۔ ایسے لوگوں کا زعم ہے کہ علم حدیث پڑھنے کا فن نہیں ہے وہ تو صرف کتب بینی اور مطالعہ سے آسکتا ہے۔ یہ خیال محض باطل ہے۔ اس سے آدمی گمراہ ہوجاتا ہے اور پھر دوسروں کو گمراہ کرتا ہے۔ اگرچہ حدیثیں اردو میں ہوں تو اس کو بھی کسی شیخ سے پڑھنا لازم ہے اسی صحاح ستہ کو لوگ تین تین چار چار مرتبہ پڑھتے تھے اور اب بھی پڑھتے ہیں اس کے بعد ان کو حدیث کی سمجھ آتی ہے اور برسوں شیوخ کی خدمت میں حاضری دیتے ہیں تاکہ ان کا عمل علم کے مطابق ہو۔ متبع سنت ہونے کا دعویٰ اسی وقت صحیح ہوگا جب سنت نبوی کی پیروی کی جائے گی۔ اگر کوئی حدیثوں کو کسی شیخ سے نہ پڑھے صرف مطالعہ سے کام لے تو اس کی مثال اس آدمی کی طرح ہوگی کہ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کے اس شعر کو پڑھ لیا ؎

دوست آں دانم کہ گیرد دوست دوست
در پریشاں حالی و درماندگی

یعنی میں دوست اس کو سمجھتا ہوں کہ عاجزی کی حالت میں اپنے دوست کا ہاتھ پکڑ لے۔

پس اس نے اس کے ظاہری معنی سمجھ لیا تھا۔ اتفاق سے اس کے دوست کو کوئی مار رہا تھا اس نے فوراً اپنے دوست کا ہاتھ پکڑ لیا اس کے دشمن نے خوب پیٹا۔ بعد کو دوست نے اپنے دوست سے کہا کہ تم نے میرا ہاتھ کیوں پکڑ لیا۔ دوست نے جواب دیا کہ میں نے سعدی علیہ الرحمۃ کے شعر کا یہی مطلب سمجھا ہے۔

تو یہی مثال ہوگی جو بغیر شیخ سے پڑھے ہوئے حدیثوں کی درس و تدریس کرتا ہے۔ اب مسائل فقہیہ کو اس طرح سمجھئے کہ فقہاء اپنے استنباط میں مختلف ہیں اس میں کوئی صحت پر ہے کوئی غلطی پر۔ لہٰذا اب ضرورت ہوئی کہ اس اختلاف میں فیصلہ کرنے کے لئے کوئی قانون ہو۔ جس سے صحیح اور غلط میں کامل امتیاز ہوجائے۔ پس وہ قانون قرآن پاک اور حدیث مصطفےٰ ہے۔ جیسا کہ علم کلام کے مسئلہ میں اختلاف ہو تو جس کی تقریر قانون منطق کے مطابق صحیح ہو وہ صحیح ہے ورنہ غلط۔ اسی طرح جو مسئلہ فقہ، قرآن پاک اور حدیث رسول اللہ صلعم کے مطابق ہو وہ صحیح ورنہ غلط۔

(باقی آئندہ)

قادیانی مشن

کوئٹہ کا زلزلہ قادیان پر گرا

خدا شرے برانگیزد کہ دراں خیر ما باشد

ہمارا دعویٰ ہے کہ دنیا کا کوئی اہم واقعہ ہو اس میں قادیانی نبی کی تکذیب کا سامان کافی ہوگا۔ مگر امت مرزائیہ (بہر دو صنف) اس بنئے سے بھی زیادہ ہوشیار ہے۔ جس کا قصہ امرتسر میں یوں مشہور ہے

امرتسر میں بزمانہ حکومت سکھاں شہر کا کوئی سکھ رئیس محلے کے کسی بنئے پر خفا ہوتا تو اس کو حویلی میں بلوا کر "دس بیس" ...... رسید کرا دیتا۔ ہوشیار بنیا پہلے ہی سوچ سمجھ کر ململ کا کم سے کم نصف تھان دھوتی کے اندر رکھ لیتا۔ جب واپس آتا تو شماتت اعداء سے ڈرتے ہوئے ڈیوڑھی میں سر جھاڑ کر ململ سر پر رکھ کر باہر نکلتا۔ جب کوئی پوچھتا کہو مہاراج سردار صاحب نے کیوں بلایا تھا مہاراج ململ کے تھان کی طرف اشارہ کرکے فرماتے۔

"یہ بخشیس دینے کو"

یہی کیفیت امت مرزا کی ہے۔ کوئٹہ میں قیامت خیز زلزلہ آیا جو حقیقت میں مرزا صاحب کی تکذیب کرتا ہے۔ مگر دونوں پارٹیوں نے اس کو مرزا صاحب کی صداقت پر پیش کیا۔

لطیفہ لاہوری پارٹی کو جب کوئی کہے مرزا صاحب کی فلاں پیشگوئی غلط ہوئی تو کہا کرتے ہیں کہ پیشگوئی پر بحث معمولی بات ہے کسی اصول پر ہونی چاہئے۔ لیکن کوئٹہ کے زلزلہ پر خلیفہ قادیان نے خطبہ دیا تو ڈاکٹر بشارت احمد لاہوری نے بھی اُس سے مسرور ہوکر ایک مضمون لکھ مارا۔ کیوں؟ اس لئے کہ

ان تصبکم سیئۃ یفرحوا بہا

تفصیل سنئے! کوئٹہ میں قیامت کا نمونہ زلزلہ آیا (اعاذنا اللہ منہا) اس پر تمام ہندوستان نے اظہار غم کیا۔ خصوصاً سندھ اور پنجاب میں ماتم بپا ہوا۔ مگر قادیان کے خلیفہ نے ۷۔ جون کو اس پر ایک خطبہ دیا۔ جس میں جی کھول کر خوشی اور غلط بیانی کی بلکہ دھوکہ دہی سے کام لیا اور خلافت پدری کا حق خوب ادا کیا۔ حیرت ہے کہ ان لوگوں کو یہ خبر ہے کہ "اہلحدیث" زندہ ہے۔ یہ بھی خبر ہے کہ اہلحدیث مرزا صاحب کا صحیح معنے میں مبلغ ہے۔ کسی ایرے غیرے کی تحریف لفظی یا معنوی چلنے نہیں دیتا۔ پھر بھی اخفاء حق میں جرأت کرتے ہیں تو ان کی بابت یہ کہنا بے جا نہیں کہ بکف چراغ داشتہ چل رہے ہیں۔ ہم ڈنکے کی چوٹ سے علیٰ وجہ الیقین کہتے ہیں کہ زلزلہ کوئٹہ کے متعلق

الہامات مرزا ۔ [illegible] (۲۵۵) [illegible] (اہلحدیث)

خلیفہ قادیان نے اور ڈاکٹر بشارت احمد نے سراسر اخفاء حق کیا اور محض اظہار باطل سے کام لیا۔

نوٹ کوئی انذاری واقعہ کسی مدعی کے حق میں نشان صداقت دو طرح سے ہو سکتا ہے۔

(۱) وہ عذاب خاص اس کے منکروں پر آئے جیسے ارشاد ہے:-

وعذب الذین کفروا وذلک جزاء الکافرین[۱]

یعنی عذاب خاص کافروں پر آئے تو نشان صداقت ہوتا ہے۔ بالکل صحیح ہے۔

کوئٹہ کا زلزلہ اس قسم کا نہیں۔ خود مرزائی بھی اپنے شمار کے اعتبار سے کافی مرے اور مخالف بھی کافی بچے۔

(۲) یا وہ مدعی اس واقعہ کی خبر دے تو اس کے خبر دینے کی حیثیت سے اس کے حق میں نشان صداقت ہو سکتا ہے۔ یہ اصول بھی صحیح ہے جیسے

غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْ اَدْنَی الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ فِیْ بِضْعِ سِنِيْنَ[۲] (پ ۲۱ ع ۴)

سوال یہ ہے کہ زلزلہ کوئٹہ نشان صداقت مرزا کس حیثیت سے ہے؟ خلیفہ قادیان کی تقریر سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دونوں حیثیتوں سے اس کو نشان مرزا جانتے ہیں۔ ان کا اختیار ہے۔ ہم ان کے مضمون کی روح رواں چند فقرات جانتے ہیں۔ جن کے الفاظ یہ ہیں:-

"حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) صاف الفاظ میں فرماتے ہیں کہ زلزلہ کا نشان خدا تعالیٰ پانچ دفعہ دکھائے گا۔ اور چونکہ یہ الہام زلزلہ کانگڑہ کے بعد ہوا اس لئے یہ یقینی بات ہے کہ ابھی تین اور ہیبت ناک زلزلے آنے والے ہیں۔ پھر آپ نے یہ بھی فرمایا کہ یہ پانچ زلزلے تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد آئیں گے۔ اگر کانگڑہ کے زلزلہ کو شامل کر لیا جائے۔ تب بھی دو زلزلے باقی رہتے ہیں۔ ہر دفعہ کا زلزلہ پہلے کی نسبت زیادہ نقصان اور وحشتناک ہوتا ہے۔"

(الفضل ۱۰ جون ۱۹۳۵ء صہ)

اہلحدیث پس قادیانی دعویٰ قائم ہو گیا۔ اب ہمارا جواب دعویٰ سنئے اور خوب یاد رکھئے سہ

وہ قصے اور ہونگے جن کو سن کر نیند آتی ہے
تڑپ جاؤگے کانپ اٹھوگے سنکر داستاں میری

ہمارا بیان ہمارے لفظوں میں نہیں بلکہ بڑے مرزا صاحب کے الفاظ میں ہوگا۔ ہمارا بیان سن کر ناظرین حیران ہونگے کہ خلیفہ قادیان کو اتنی غلط بیانی کرنے پر جرأت کیسے ہوئی جبکہ بڑے مرزا صاحب کی تصنیفات ملک میں پھیل چکی ہیں۔ خاصکر دفتر اہلحدیث میں پہنچ چکی ہیں۔ بہرحال اس سوال کا جواب دینا خلیفہ قادیان کا کام ہے۔ ہمارا کام تو بڑے میاں کے الفاظ کو پیش کر دینا ہے۔

نمونۂ قیامت زلزلہ تو خود بڑے میاں کے زمانے ہی میں ٹل ٹلا کر معدوم ہو گیا تھا۔ اب اس سے ڈرانا یا زلزلہ کوئٹہ کو اس کا مصداق بنانا مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلۂ خود باید زد" کا مصداق ہے۔

پس مرزا صاحب متوفی کا کلام سنئے جو بڑے زلزلے کو منظور محمد لودھانوی کے گھر میں لڑکا پیدا ہونے سے وابستہ کرتے ہیں۔ جب وہ پیدا نہیں ہوتا تو نہایت لطیف حیلے سے زلزلہ کو بھی دور کر دیتے ہیں۔ سارے الفاظ آپ کے حسب ذیل ہیں:-

"پہلے یہ وحی الٰہی ہوئی تھی کہ وہ زلزلہ جو نمونہ قیامت ہوگا بہت جلد آنے والا ہے اور اس کے لئے یہ نشان دیا گیا تھا کہ پیر منظور محمد لدھانوی کی بیوی محمدی بیگم کو لڑکا پیدا ہوگا اور وہ لڑکا اس زلزلہ کے ظہور کے لئے ایک نشان ہوگا اس لئے اس کا نام بشیر الدولہ ہوگا کیونکہ وہ ہماری ترقی سلسلہ کے لئے بشارت دے گا اسی طرح اس کا نام عالم کباب ہوگا کیونکہ اگر لوگ توبہ نہیں کریں گے تو بڑی بڑی آفتیں دنیا میں آئیں گی ایسا ہی اس کا نام کلمۃ اللہ اور کلمۃ العزیز ہوگا کیونکہ وہ خدا کا کلمہ ہوگا جو وقت پر ظاہر ہوگا اور اس کے لئے اور نام بھی ہوں گے۔ مگر بعد اس کے میں نے دعا کی کہ اس زلزلہ نمونۂ قیامت میں کچھ تاخیر ڈال دی جائے اس دعا کا اللہ تعالیٰ نے اس وحی میں خود ذکر فرمایا اور جواب بھی دیا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے

رب اخر وقت ھذا۔ اخرہ اللّٰہ الیٰ وقت مسمّٰی یعنی خدا نے دعا قبول کر کے اس زلزلہ کو کسی اور وقت پر ڈال دیا ہے اور یہ وحی الٰہی قریباً چار ماہ سے اخبار بدر اور الحکم میں چھپ کر شائع ہو چکی ہے اور چونکہ زلزلہ نمونۂ قیامت آنے میں تاخیر ہو گئی اس لئے ضرور تھا کہ لڑکا پیدا ہونے میں بھی تاخیر ہوتی لہٰذا پیر منظور محمد کے گھر میں ۱۷ جولائی ۱۹۰۶ء میں بروز سہ شنبہ لڑکی پیدا ہوئی اور یہ دعا کی قبولیت کا ایک نشان ہے اور نیز وحی الٰہی کی سچائی کا ایک نشان ہے جو لڑکی پیدا ہونے سے قریباً چار ماہ پہلے شائع ہو چکی تھی مگر یہ ضرور ہوگا کہ کم درجہ کے زلزلے آتے رہیں گے اور ضرور ہے کہ زمین نمونۂ قیامت زلزلہ سے رکی رہے جب تک وہ موعود لڑکا پیدا ہو یاد رہے کہ یہ خدا تعالیٰ کی بڑی رحمت کی نشانی ہے کہ لڑکی پیدا کر کے آئندہ بلا یعنی زلزلہ نمونۂ قیامت کی نسبت تسلی دیدی کہ اس میں بموجب وعدہ اخرہ اللّٰہ الیٰ وقت مسمّٰی ابھی تاخیر ہے اور اگر ابھی لڑکا پیدا ہو جاتا تو ہر ایک زلزلہ اور ہر ایک آفت کے وقت سخت غم اور اندیشہ دامن گیر ہوتا کہ شاید وہ وقت آگیا اور تاخیر کا کچھ اعتبار نہ ہوتا اور اب تو تاخیر ایک شرط کے ساتھ مشروط ہو کر معین ہو گئی۔" (حقیقۃ الوحی صہ کا حاشیہ)

اہلحدیث کیسی صاف بیانی ہے کہ زلزلہ مثل قیامت کا آنا اس شرط سے مشروط ہے کہ پیر منظور محمد کے

---

[۱] خدا نے کافروں کو عذاب کیا یہی بدلہ کافروں کا ہے
[۲] رومی مغلوب ہو کر غالب ہونگے۔

(غلطی مرزا - مرزا صاحب کی ... کا غلط ہونا ثابت ہے۔ نوٹ ۳ ...)

ہاں لڑکا پیدا ہو۔ چونکہ اس کے ہاں آج تک بھی لڑکا پیدا نہ ہوا بلکہ دونوں میاں بیوی اس دارفانی سے وعدہ ہوا رخصت بھی ہوگئے۔ پس وہ زلزلہ نمونہ قیامت بھی رخصت ہوا۔ ؎

اچھا ہوا میری مالا ٹوٹی
میں رام جپن سے چھوٹی

احمدی دوستو! کتاب حقیقۃ الوحی میں عبارت مرقومہ دیکھ کر حوصلہ کرکے خلیفہ سے پوچھو کہ جناب زلزلہ نمونہ قیامت تو منظور محمد لودہانوی کے گھر لڑکا پیدا نہ ہونے کی وجہ سے رفع دفع ہوگیا۔ پھر کبھی زلزلہ بہار کو اور کبھی زلزلہ کوئٹہ کو آپ موعودہ زلزلہ قرار دے کر آپ نہ صرف اپنے آپ کو بلکہ ہمیں بھی شرمندہ کراتے ہیں۔ گو ہمارا ایمان تو یہی ہے کہ بقول ؎

پھرے زمانہ پھرے آسماں ہوا پھر جا
بتوں سے ہم نہ پھریں ہم سے گو خدا پھر جا

ہم خلیفہ قادیان کی ارادت مندی سے کبھی ہٹنے کے نہیں۔ مگر جناب (خلیفہ صاحب!) آپ ہمارے زخموں پر نمک پاشی کرکے ہماری تکلیفات میں اضافہ کیوں کرتے ہیں ؎

نہ چھیڑ اے نکہت باد بہاری راہ لگ اپنی
تجھے اٹھکیلیاں سوجھی ہیں ہم بیزار بیٹھے ہیں

اطلاع حسب ضرورت اس مضمون کو بصورت اشتہار بھی شائع کیا جائے گا۔ ناظرین مطلوبہ تعداد سے مطلع کریں۔ محصول ڈاک اور چندہ اشاعت فنڈ کی بابت آیندہ ہفتے اطلاع دی جائے گی۔

محمدیہ پاکٹ بک

جو مرزائی مشن کی تردید میں حال ہی میں طبع ہوئی ہے اور اپنی ظاہری و باطنی خوبیوں کے باعث کافی شہرت حاصل کر چکی ہے۔ بہت جلد منگا کر مطالعہ کریں ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا قیمت مجلد عہ (پتہ) دفتر اہلحدیث امرتسر

جزیرہ ٹرینی ڈاڈ* اور پنڈت اجودھیا پرشاد صاحب

جزیرہ ٹرینی ڈاڈ اور پنڈت اجودھیا پرشاد صاحب آریہ سماجی کا احوال جناب مولوی ادریس خان صاحب بدایونی کی مہربانی سے بذریعہ اخبار اہلحدیث امرتسر معلوم ہوا۔ پہلے مولوی ادریس خان صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جن کی مہربانی سے ان خادموں کو یہ احوال معلوم ہوا۔ جناب پنڈت اجودھیا پرشاد صاحب نے ٹرینی ڈاڈ میں قدم رنجہ فرماکر سب مذاہب کی مذمت کرنی شروع کی۔ ۱۴۔ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو ٹونہ پونہ میں دوران لکچر میں تناسخ کے بارے میں یہ قرآنی آیات پیش کیں :-

وکنتم امواتا فاحیاکم ثم یمیتکم ثم یحییکم ثم الیہ ترجعون ۔

اور دوسری آیت یہ پیش کی ۔

الست بربکم قالوا بلیٰ

جس سے تناسخ ثابت کرنے پر زور لگایا۔ جب پنڈت صاحب تقریر ختم کر چکے تو مولوی امیر علی صاحب نے فرمایا کہ پنڈت صاحب قرآنی آیات کو غلط پڑھتے ہیں۔ بعد دریافت کرنے کے مولوی امیر علی صاحب نے فرمایا کہ ہم لکچر دینگے۔ بعد مولوی امیر علی صاحب کے بندہ نے مباحثہ کے واسطے پنڈت اجودھیا پرشاد کو عرض کیا۔ چنانچہ چند یوم کے بعد مولوی امیر علی صاحب نے لکچر دیا۔ بعد ختم ہونے لکچر مولوی امیر علی صاحب کے پنڈت صاحب نے کھڑے ہو کر کہا۔ مولوی امیر علی نے غلط پڑھا ہے نیز اردو تک پڑھنا نہیں جانتا اور یہ قرآن مجید مولوی محمد علی امیر جماعت احمدیہ کا ہے۔ یہ کہہ کر اپنے گھر سدھارے۔

اب اخبار اہلحدیث ۸۔ فروری ۱۹۳۵ء میں یہ سرخی "تبلیغی جماعتیں غافل ہیں" دیکھ کر جناب مولوی ادریس خان صاحب ودیارتھی بدایوں نے ہندی رسالہ ودیشک دہلی میں آرگن سارودیشک سبھا بابت جنوری ۱۹۳۵ء میں ایک چھٹی جو پنڈت اجودھیا پرشاد صاحب مبلغ آریہ سماج کی طرف سے چھپی ہے۔ (اس کا ترجمہ کیا ہے) دیکھ کر تعجب ہوا کہ پنڈت صاحب فرماتے ہیں کہ :

مولوی امیر علی صاحب کو مناظرہ میں پچھاڑا ہے اور مسٹر خان (جس کا اسم مبارک سہراب خان ہے) نے ابھی شدھی نہیں کرائی۔ تمام جزیرہ کے مسلمان ان کے مخالف ہو گئے ہیں مگر یہ اپنے ارادہ پر مستقل ہیں اور عہد کیا ہے کہ ۵۰۰ مسلمانوں کو لیکر شدھ ہونگے ابھی ۴۰۰ مسلمانوں کو راضی کیا ہے۔ ۱۰۰ کی کمی ہے یہ کمی بھی جلد پوری ہو جائے گی ۔

پنڈت صاحب نے زور لگایا ہے کہ لوگوں پر ظاہر ہو کہ مسٹر خان کوئی بڑا بھاری مسلمانوں کا لیڈر ہے جو ۵۰۰ مسلمانوں کو لیکر آریہ ہوگا۔ اب پنڈت اجودھیا پرشاد کو تحریر کرنا فرض تھا کہ مسٹر خان جب شدھ ہوئے تو کتنے ہزار مسلمانوں کو لیکر آریہ ہوئے۔

مسٹر خان وہ صاحب ہیں کہ الف سے ب تک نہیں جانتے اور جب پنڈت اجودھیا پرشاد ٹرینی ڈاڈ میں آیا تھا تب وہ عیسائی مذہب اختیار کرنے کو راضی ہوا تھا۔ چنانچہ چگوانس نگر کی جماعت اسلامی نے بندہ کے پاس یہ خبر بھیجی کہ مسٹر سہراب عیسائی مذہب میں جانا چاہتا ہے۔

پنڈت صاحب کو جناب غازی محمود دھرمپال صاحب بی۔ اے کا واقعہ ابھی یاد ہوگا جو اصل اور سود ساتھ ہی لایا تھا۔ مسٹر خان جو آریہ ہوا ہے چند یوم کے بعد ظاہر ہو جائیگا کہ اصل اور سود لیکر آئے گا۔ اور جو پنڈت اجودھیا پرشاد نے یہ تحریر فرمایا ہے کہ

"جب سے امیر علی قادیانی کو مباحثہ میں پچھاڑا پورانکون کی دو جماعتیں ہو گئی ہیں۔ ایک جماعت مخالفت پر تلی ہوئی ہے اب پورانکون

*یہ جزیرہ امریکہ کے قریب ہے اور ماتحت برطانیہ کے ہے۔ (اہلحدیث)

مجموعہ الفرقان ... (۴۵۴)

نے سنت جماعت کے مولوی کو مباحثہ کے واسطے تیار کیا ہے امید ہے کہ اس مناظرہ کو دیکھ کر سناتنیوں کو یقین ہو جائیگا۔ کہ آریہ سماج کے اصولوں کے سامنے کوئی نہیں ٹھہر سکتا۔ اور بزرگوں کو یہ جان کر تعجب ہوگا کہ مضمون مناظرہ آواگون ہے اور پورا تک مسلمانوں کے ساتھ ہیں "

پنڈت صاحب لوگوں کی آنکھوں میں خاک ڈالنا چاہتے ہیں۔ جبکہ سناتن دھرم اور آریہ سماج ہردو کا عقیدہ آواگون پر ہے۔ تو پھر کون سناتن دھرمی عقل کا پورا اس مضمون پر مسلمانوں کا ساتھ دیکر سنت والجماعت مولوی کا آواگون پر مناظرہ کرائیگا۔ یہ الفاظ آپ کے تحریر کرنے سے تمام مخلوق پر ظاہر ہوگیا کہ خداوند کریم کے فضل سے ٹرینی ڈاڈ میں سناتن دھرمی، عیسائی، مسلمان سب مل کر رہتے ہیں اور تمہارے ورغلانے سے انشاء اللہ یہ تینوں مذہب والے کبھی ایک دوسرے سے الگ ہوکر دشمنی کا برتاؤ نہیں کریں گے۔ جیسے کہ آپ پر ظاہر ہوگیا۔ سناتن دھرم کے لیڈر نے آپ کو مناظرہ کے نوٹس دیئے۔ مسلمانوں نے مناظرہ کے واسطے اشتہار انگریزی اخبار میں نکالے۔ کئی خطوط آپ کے نام روانہ کئے تاکہ مباحثہ پر تیار ہوں لیکن آپ کا مناظرہ کے لئے آمادہ نہ ہونا سناتن دھرمیوں تک ہی کیا بلکہ ٹرینی ڈاڈ کے ہر خورد و کلاں کی زبان پر جاری ہے کہ

حاجی رکن الدین نے مباحثہ پر پنڈت اجودھیا پرشاد آریہ کو جو اشتہار دیا اور انگریزی اخبار میں جب شائع کیا تو پنڈت اجودھیا پرشاد کی زبان ہی بند ہوگئی ؛

جس کی سند بندہ کے ہر دو اشتہار انگریزی ہیں۔ اور یہ جو پنڈت اجودھیا پرشاد نے تحریر کیا ہے کہ آریہ سماج کے اصولوں پر کوئی کھڑا نہیں ہوسکتا۔ ٹرینی ڈاڈ کے رہنے والوں پر ظاہر ہوگیا جو انجمن سنت والجماعت کی طرف سے لیکچر ہوئے کہ ان آریوں کے اصول دو ہیں۔ جھوٹ بول کر لوگوں کو ورغلانا اور ہندوستان میں جھوٹ تحریر کر کے پیٹ پالنا۔ اور جو پنڈت اجودھیا پرشاد صاحب کا یہ فرمان ہے کہ :-

"دو تین ہزار آریہ ہونے کو تیار ہیں "

بندہ یہ تو کہہ سکتا ہے کہ مسلمانوں میں ابھی مسٹر سہراب خان بیشک آریہ ہوئے ہیں اور ہمارے ہندو بھائی خوب جانتے ہیں کہ ہندو بھائیوں میں سے کتنے آریہ ٹرینی ڈاڈ میں ہوئے۔ لیکن بندہ یہ تو کہہ سکتا ہے کہ آریہ سماج اور قادیانی مذہب کا یہ بڑا اصول ہے کہ اگر ایک آدمی اپنے مذہب میں داخل کریں گے تو ایک ہزار بتادیں گے۔

لیکن پنڈت صاحب کو اپنے لیڈر سوامی دیانند صاحب کا حکم ماننا فرض ہے جو ستیارتھ پرکاش صفحہ میں تحریر ہے ۔

ہمیشہ جھوٹ بولنے سے بچے۔ ہنے کا نام دھرم ہے۔

لیکن پنڈت صاحب (اجودھیا پرشاد) کے خیال میں جھوٹ بولنا ہی دہرم ہے۔ جس کی شاہد یہ چٹھی ہے جو ہندی رسالہ ودیشک دہلی میں آرگن ساروپیشک سبھا بابت ماہ جنوری ۱۹۳۵ء میں شائع ہوئی ہے۔ جس کا ترجمہ جناب ادریس خان صاحب دویاتی از بدایوں نے اخبار اہلحدیث امرتسر۔ فروری ۳۵ء میں شائع کرایا ہے۔

اور جناب مولوی ادریس خان صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جن کی مہربانی سے ان خادموں کو یہ موقع ملا حقیقت حال ظاہر کرنے کا۔ اور مولوی صاحب کی خدمت میں عرض پرداز ہوں کہ پنڈت اجودھیا پرشاد صاحب کسی اخبار یا رسالہ میں ٹرینی ڈاڈ کا جو حال تحریر فرماویں تو اپنے خادم کو خبردار کریں تاکہ مناسب جواب دیا جاوے۔ فقط۔ زیادہ حد آداب۔

عریضہ نیاز خادم قوم بندہ رکن الدین
از بمقام ٹوٹنہ پونہ جزیرہ ٹرینی ڈاڈ

ملاں ملتانی ثانی کا لوہیاں میں ورود

امابعد حضرات! آج ہر مذہب اپنی صداقت کو پیش کرتا ہے اور اس کے اصول معقول کو دنیا کے سامنے ظاہر کرتا ہے۔ لیکن مسلمانوں کے موجودہ بعض نونہالوں کا اسلام خدا جانے کیا ہے اور کس اصول کے تابع ہے۔ عیسائی وغیرہ کی طرح اور جماعت مرزائیہ کے علمبردار کی مانند آج کل عوام الناس زید، عمر، بکر خدا بنانا اسلام کا اصول جانتے ہیں۔ چند دن ہوئے موضع لوہیاں متصل سلطان پور لودی ایک شخص مسمی ابراہیم سکونت پذیر ہے۔ آتے ہی اہل حدیث جماعت کو تبرے بازی شروع کی۔ خصوصًا مولوی جلال الدین کو جو اس جگہ درس تدریس و امام جامع اہل حدیث ہیں اس قدر سب شتم و لعن طعن کیا کہ لوگ مولوی مذکور سے متنفر ہوگئے۔ لطف یہ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب شیر پنجاب کی اتنی تعریف کرتا ہے جو میری طاقت سے باہر ہے۔ پھر اس کا بھی مدعی ہے کہ کہ مولانا صاحب میرے چچا ہیں میں نے ان کی گود میں پرورش پائی ہے وہ میرے کرم و مشفق مہربان ہیں۔ اس گاؤں میں ایک خانقاہ موسومہ میاں میجین مسلمانوں سکھوں ہندوؤں میں مشہور ہے ہر جمعرات کو کھیر وغیرہ اچھی کافی چڑھتی ہے۔ وہاں عورتوں کو دم کرتا ہے۔ گیارھویں کو فرض قرار دیتا ہے۔ ہر جمعرات کو قوالی کراتا ہے۔ قبروں پر سجدہ کراتا ہے۔ جوتے قریبًا بیس قدم پر اتروا دیتا ہے۔ قرآن مجید کے دس پارے فقیروں کے سینے بسینے کا قائل ہے۔ یہ تمام امور مذکورہ کو عین حنفی المذہب قرار دیتا ہے۔ جو یہ تمام نہیں کرتا وہ ہرگز حنفی المذہب نہیں۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی حنفی المذہب تھے تب ہی ان کاموں کو حضور نے کیا اور ہم کو حکم دیا ؛ ایسی ایسی باتیں سنا کر لوگوں کو اپنے فریب دہی کے جال میں پھنسا لیا ہے کہ سکھوں، ہندوؤں، مسلمانوں مرد و عورتوں سے عہد کر لئے۔ (باقی بر صفحہ ۱۳ کالم ۲)

ahmadimuslim.de

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۱۰۸)

(گذشتہ سے پیوستہ)

حالانکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے صحیح حدیث میں ارشاد فرمایا:-

"من اخبرک ان محمدا صلی اللہ علیہ وسلم رای ربہ او کتم شیئا مما امر بہ او یعلم الخمس التی قال اللہ تعالیٰ ان اللہ عندہ علم الساعۃ و ینزل الغیث فقد اعظم الفریۃ رواہ الترمذی (مشکوۃ ص۵۰۱)

"یعنی جو کوئی یہ کہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا یا کسی حکم پروردگار کو چھپایا یا ان پانچ چیزوں کا علم آپ کو تھا جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے بیشک اللہ ہی کے پاس ہے علم قیامت کا اور برسنا مینہ کا اور علم پیٹ کے بچے کا اور نہیں جانتا کوئی کیا کریگا کل کو اور نہیں جانتا کوئی کس زمین میں مریگا بیشک اللہ بڑا جاننے والا خبردار ہے سو بیشک وہ شخص بڑا جھوٹا بہتان باندھنے والا ہے"

پس اسی جلن میں تو مولوی نعیم الدین نے کلمۃ العلیا ص۱۰۳ میں لکھا:-

یہ بات ہرگز قابل قبول نہیں یہ صرف رائے تھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی"

افسوس اس دورنگی پر۔ اس حدیث عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے تو بتدعین گور پرستوں کے سوائے حق تعالیٰ کے دوسروں کو علم غیب بتانے والوں کے ناک کان دونوں کاٹ دیئے۔ اسی طرح صلحاء امت کی دعائیں اور اعمال صالحہ کی برکات حق تعالیٰ خلق میں ظاہر فرماتا ہے۔ چنانچہ حدیث میں وارد ہے۔

"عن مصعب بن سعد قال رای سعد ان لہ فضلا علی من دونہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل تنصرون و ترزقون الا بضعفائکم رواہ البخاری۔ (مشکوۃ ص۴۴۷)

"یعنی روایت ہے مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہا خیال کیا سعد نے کہ وہ افضل ہیں دوسروں یعنی غرباء فقراء وغیرہم سے جو ان سے کمتر ہیں پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں مدد کئے جاتے تم اور نہیں رزق دیئے جاتے تم مگر اپنے ضعیفوں کی برکت سے"

اور خود مولانا شہید مرحوم صاحب تقویۃ الایمان کی منصب امامت ص۴۳ میں مرقوم ہے:-

"قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الابدال یکونون بالشام وھم اربعون رجلا کلما مات رجل ابدل اللہ مکانہ رجلا یسقی بھم الغیث وینصر بھم علی الاعداء ویصرف من اھل الشام بھم العذاب۔

یعنی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابدال ہونگے ملک شام میں اور وہ چالیس مرد ہیں جب کوئی ان میں انتقال کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ بدل دیتا ہے اس کی جگہ اور انہیں کی برکت سے مینہ برساتا ہے اور دشمنوں پر فتح ہوتی ہے اور شام والوں پر عذاب نہیں آتا ہے"

نیز مولانا شہید مرحوم تقویۃ الایمان ص۲۲ میں فرماتے ہیں۔ انبیاء و اولیاء کو جو اللہ نے سب لوگوں سے بڑا بنایا ہے سو ان میں بڑائی یہی ہوتی ہے کہ اللہ کی راہ بتاتے ہیں اور برے بھلے کاموں سے واقف ہیں سو لوگوں کو سکھلاتے ہیں اور اللہ ان کے بتانے میں تاثیر دیتا ہے بہت لوگ اس سے سیدھی راہ پر ہوجاتے ہیں"

نیز مولانا شہید مرحوم مکتوب بنام سید عبداللہ بغدادی میں فرماتے ہیں:-

"اما قرب الانبیاء عند اللہ تعالیٰ وکمالاتھم وفضائلھم التی لا یصل دون مرادقاتھا غیرھم فمسلم وھو امر آخر لا دخل لہ فی الربوبیۃ والالوھیۃ ردشبھات العوام۔ حیث یزعمون ان الانبیاء والاولیاء یتصرفون فی العلم یفعلون ما یشاؤن۔ وصلی اللہ سیدنا ومطاعنا وشفیعنا محمدن المصطفیٰ وعلی آلہ شموس الھدیٰ واصحابہ بدر الدجیٰ فقط۔

یعنی لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک انبیاء کا قرب اور ان کے کمالات اور ان کی فضیلتیں کہ اس مرتبہ کو ان کے سوا اور کوئی نہیں پہنچ سکتا یہ تمام امور مسلم ہیں اور یہ دوسری بات ہے جسکو ربوبیت اور خدائی میں کچھ دخل نہیں۔ عوام کا شبہ رد کرنا مقصود ہے۔ جن کا یہ گمان ہے کہ انبیاء اور اولیاء سارے جہان میں تصرف کرتے ہیں جو چاہتے ہیں کرڈالتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار اور ہمارے مخدوم اور ہمارے شفیع محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی اولاد پر جو آفتاب ہدایت ہیں اور آپ کے اصحاب پر جو اندھیری رات کے چاند ہیں اپنی رحمت نازل فرمادے" فقط۔

پس بعد توضیح کلام مولانا شہید مرحوم دربارہ عظمت و اکرام حضرات انبیاء علیہم السلام اور اولیاء رحمہم اللہ کے ناظرین اہل انصاف پر واضح ہوگیا کہ مولوی نعیم الدین نے اپنی جہالت وسفاہت سے معجزات وکرامات کو باختیار و تصرف انبیاء اور اولیاء حاضر و ناظر جان کر مرادیں طلب کرنے کا عقیدہ تراش کر مولانا شہید مرحوم کیا بلکہ درپردہ تمام اکابر ائمہ دین کو منکر احادیث دشمن دین بدنصیب قرار دیا جو بدتر از رفض اور محض یہودیت ہے!

علی ہذا حکایت شیخ کبیر ابو عبداللہ قرشی بروقت زیارت مزار حضرت خلیل علیہ السلام کا ملاقات فرمانا اور حق تعالیٰ سے دعا کرنا اور اس کا اثر ہونا اور شیخ ابن عربی کے قول میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت مع الروح والجسد کا ناممکن نہ ہونا کہ ایک وقت میں بہت سے اُسے دیکھیں۔ پس یہ اولیاء کرام کا بوجہ تزکیہ نفس و تصفیہ باطن کے بحالت استغراق وکشف بطور خرق عادت کرامات کے مشاہدہ مع الروح ہے نہ مع الجسد حقیقی۔ چنانچہ واقعہ معراج بیت المقدس میں

(۶۵۹)

ارواح انبیاء کا جمع ہونا فتح الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۱۵ صفحہ ۴۵۳ میں روایت ہے:-

"وفی حدیث ابی ھریرۃ عند البزار والحاکم انہ صلی بیت المقدس مع الملائکۃ وانہ اتی ھناک بارواح الانبیاء۔

یعنی اور حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس میں فرشتوں کے ہمراہ مع ارواح انبیاء کے نماز پڑھی"

اور خود مولوی نعیم الدین کے بڑے دعویٰ کی مستند و مسلمہ کتاب انوار ساطعہ جس کی توصیف ہر رسالہ سواد اعظم میں لکھا کرتے ہیں صفحہ ۲۰ میں فتاویٰ سراجیہ سے نقل کیا ہے کہ:-

"امامۃ النبی علیہ السلام لیلۃ المعراج لارواح الانبیاء علیہم السلام"

ثابت ہوا کہ سب پیغمبروں کی روحیں اپنے اپنے مقامات سے سمٹ کر بیت المقدس میں حاضر ہوگئیں۔ اب یہ ارواح انبیاء آسمانوں پر ملیں انتہیٰ

اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ ج ۳ صفحہ ۹ میں فرماتے ہیں:-

"ومراد آنحضرت ازاں کہ فرمود مرا دید نہ آنست کہ جسم مرا دید و بدن مرا دید بلکہ مثال دید۔ و امام حجۃ الاسلام محمد غزالی درکتاب المنقذ من الضلال گفتہ کہ ارباب قلوب مشاہدہ میکنند در یقظہ ملائکہ را و ارواح انبیاء را و مے شنوند از ایشاں اصوات و کلمات"

یعنی اور مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سے کہ فرمایا مجھ کو دیکھا (یعنی جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو مجھ کو ہی دیکھا) یہ نہیں ہے کہ میرے جسم کو دیکھا اور میرے بدن کو دیکھا بلکہ مثالی طور پر دیکھنا ہے۔

اور امام حجۃ الاسلام محمد غزالی نے فرمایا ہے "کہ ارباب قلوب مشاہدہ کرتے ہیں جاگتے میں ملائکہ اور ارواح انبیاء کا اور سنتے ہیں ان سے آواز اور کلمات کو"

مگر یہ احوال اولیاء کرام نہ ہر کسی کے حق میں دلیل و برہان ہو سکتے ہیں اور نہ یہ حجت شرعیہ ہوتے ہیں کہ اس پر مدار احکام دین کا ہو سکے کہ ارواح کو حاضر و ناظر قدرت و تصرف کا عقیدہ کر کے ان سے مرادات طلب کی جاویں کہ یہ بحکم نصوص آیات و احادیث کے شرک ثابت ہو چکا ہے پس جبکہ معجزات انبیاء علیہم السلام اور کرامات اولیاء کرام خود ان کے قبضہ قدرت و تصرف میں نہیں ہیں تو پھر یہ کشف و مشاہدات کیونکر ان کے قبضہ میں ہو سکتے ہیں۔ مولوی نعیم الدین کا دلائل شرعیہ سے عاجز ہوکر بزرگوں کے مکاشفات و مشاہدات پر تار عنکبوت پکڑنے کا وقت آگیا جو محض باطل ہے

؎ کار پاکاں را قیاس از خود مگیر
گرچہ ماند از نوشتن شیر و شیر

چنانچہ مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی جلد ا صفحہ ۱۸۵ تفسیر فتح العزیز میں فرماتے ہیں:-

"فرقہائے بسیار در چیزہائے دیگر از راہ غفلت برائے او تعالیٰ شریکہا مقرر کردہ اند چوں نیک تامل کنند شرکت درآں چیزہا با عتقاد شرکت دریں صفت چہارگانہ میگردد پس درحقیقت اعتقاد شرک مناقض و منافی اعتقاد توحید دریں چہار صفت است کہ آں را عند التفتیش و تحقیق ہر کسے مسلم مے دارد پس مشرکین خود بزبان خود ملزم مے شوند و تفصیل انواع شرک کہ در عالم واقع است ایں است چہارم پیر پرستاں گویند چوں مرد بزرگی کہ بسبب کمال ریاضت و مجاہدہ مستجاب الدعوات و مقبول الشفاعت عند اللہ شدہ بود ازیں جہاں میگذرد روح او را قوتے عظیم و وسعتے بس بہم مے رسد ہر کہ صورت او را برزخ سازد یا در مکان نشست و برخاست او یا بر گور او سجود و تذلل تمام نماید روح او را بسبب وسعت و اطلاق برآں مطلع شود و در دنیا و آخرت در حق او شفاعت نماید"

"یعنی بکثرت فرقوں نے اور چیزوں میں از راہ غفلت اللہ تعالیٰ کے لئے شریک مقرر کئے ہیں تامل کرنے سے ان چیزوں میں شرکت سے ان چار صفتوں میں بھی اعتقاد شرکت کا آجاتا ہے پس درحقیقت اعتقاد شرکت مناقض اور منافی اعتقاد توحید ان چار صفتوں میں ہے کہ اس کو تفتیش و تحقیق کے ہر شخص مسلم رکھتا ہے پس مشرکین خود اپنی زبان سے آپ ملزم ہونگے اور تفصیل انواع شرک کی جو عالم میں واقع ہے یہ ہے۔ چہارم فرقہ پیر پرستوں کا کہتے ہیں کہ جو کوئی بزرگ بسبب کمال ریاضت اور مجاہدہ کے مستجاب الدعوات اور مقبول الشفاعت عند اللہ ہوا تھا اس جہان سے گزرتا ہے اس کی روح کو قوت عظیم اور وسعت نہایت درجہ کی پہنچتی ہے جو کوئی اس کی صورت کو برزخ کرے یا اس کی نشست و برخاست کی جگہ یا اس کی قبر پر سجدہ اور تذلل کرے اس کی روح بسبب وسعت اور اطلاق کے اس کے اوپر مطلع ہو اور دنیا اور آخرت میں اس کے حق میں شفاعت کرے"

اور جناب واصل الی اللہ حضرت مولانا قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ مجملہ ارشد خلفاء حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمہ اللہ جنکو مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی حیات الممات میں مستند جانتے ہیں آپ ارشاد الطالبین صفحہ ۲۱ و ۲۲ میں فرماتے ہیں:-

"اگر فیض بعد موت ہماں قسم باشد کہ در حیات باشد پس تمام اہل مدینہ از عصر پیغمبر خدا تا ایں وقت برابر اصحاب باشند و نیز ہیچ کس محتاج صحبت اولیا نباشد چگونہ فیض مردہ مثل زندہ باشد کہ در مفیض و مستفیض مناسبت شرط است و آں بعد وفات مفقود۔ ولہذا بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم از قبر شریف فیض نیتوانند رسید لعدم المناسبۃ الصوریۃ پس واسطہ دیگری باید نائب پیغمبر و وارث او و قال علیہ السلام العلماء ورثۃ الانبیاء [illegible]

[illegible]

فتاویٰ

س ۱۵۰ } ایک عورت کو اس کے خاوند نے طلاق ثلاثہ ایک دفعہ روبروئے عوام الناس دیدی۔ عورت اس جگہ موجود نہ تھی۔ جب عورت کو خبر ہوئی تو روئی بیٹی کہ میں اس گھر سے نہیں جاؤں گی۔ حتیٰ کہ برادری کو خبر ہوئی اور مرد کو زجر توبیخ برادری نے کی۔ یہاں تک کہ مرد اپنے الفاظ کہنے سے سخت شرمسار ہوا اور واپس الفاظ گفتہ کو لینا پڑا ہے۔ اب ہر دو مرد و عورت آپس میں اپنے گھر آباد ہونے پر راضی ہیں۔ اور برادری بھی راضی ہے۔ بدیں وجہ ملتمس ہوں کہ اب ہر دو مرد و عورت مذکورہ بالا کا نکاح ثانی ہوسکتا ہے یا کہ نہیں۔ اور ایک دفعہ طلاق ثلاثہ کہنے سے کونسی طلاق نامزد ہوتی ہے؟

(سراج الدین امام مسجد۔ مسجد شرقی موضع بندرانوالہ براہ سمبڑیال ضلع فرید کوٹ)

ج ۱۵۰ } ایک دفعہ کی تین طلاقیں محدثین کے نزدیک ایک ہوتی ہیں۔ کیونکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک مرتبہ کی تین طلاقیں ایک شمار ہوتی تھیں۔ لہذا بلا نکاح ثانی محض صلح ہی کافی ہے۔ اللہ اعلم۔

(۱ر داخل غریب فنڈ)

س ۱۵۱ } مسماۃ مستقیمہ کی شادی اُس کے والدین نے نابالغی میں زید سے کردی۔ اس وقت زید بھی بالغ ہونے کے قریب تھا۔ اور چال چلن معلوم نہ تھے۔ لیکن زید بالغ ہونے کے بعد شریر و بدچلن ہوگیا اور اوباشوں، ڈاکوؤں کی صحبت اختیار کرکے چوری و ڈکیتی کا پیشہ اختیار کئے ہوئے ہے اور اب تک مستقیمہ کی رخصتی نہیں ہوئی ہے اور مستقیمہ ایسے بدچلن خاوند کو پسند نہیں کرتی۔ اس صورت میں خلاصی کی کوئی آسان صورت از روئے قرآن و حدیث تحریر کریں۔

(محمد رفیق از چک وسہ پور)

ج ۱۵۱ } بحکم حدیث شریف مستقیمہ کو بعد بلوغت نکاح مذکور رکھنے یا نہ رکھنے کا اختیار ہے نہ رکھنا چاہے تو برادری کے چند لوگوں کے سامنے نکاح ناپسند کرنے کا اعلان کردے۔ مزید تسلی کے لئے اپنے شہر کے جج صاحب کے پاس درخواست دے کر حکم فسخ حاصل کرلے۔ اللہ اعلم۔

(۲ر داخل غریب فنڈ)

نوٹ | سوالات قابل طباعت جواب طلب اسی قدر ہیں۔

بقیہ مضمون از صفحہ ۱

طریقہ بیعت عورتوں کو ایک کمرہ میں لے جاکر برہنہ تن کے ساتھ معانقہ کرتا ہے اور پانچ روپیہ نذر لیتا ہے۔ مردوں کی بیعت ایسی ہے کہ ہاتھ میں ہاتھ دیا اور پانچ روپیہ جیب میں ڈالے۔

کیا مسلمان اس کی نظیر پیش کرسکتے ہیں کیا یہی اسلام ہے پھر لوگوں کو پنجابی نبیوں پر غصہ کیسے اور کس طرح ہوسکتا ہے جبکہ گھر میں اپنے آپ کو حنفی کہلانے والے ان باتوں کے مدعی ہیں۔ کیا میں العدل کے کارکنان سے امید رکھوں کہ اس کے متعلق کوئی مناسب کاروائی کریں گے۔ یا کم از کم ان کے متعلق گوہر افشانی فرماویں گے۔ کیا کوئی حنفی اس پر ایمان رکھتا ہے۔ ان کے متعلق صحیح رائے نہیں پیش کرتا کہ یہ اسلامی کام ہیں۔ اس کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ جو کوئی مجھ سے بیعت کریگا میں اس کا روز محشر ضامن ہونگا اور میرے جھنڈے شفاعت کو حاصل کرے گا۔ میری بیعت حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی ہے۔ میری بیعت جنت الفردوس کا ٹھکانہ ہے: اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہتا ہے کہ ملتان کی جماعت اہل حدیث نے میرے ہاتھ پر بیعت کی ہے وہ سب میرے مرید ہیں جو کام کرتے ہیں مجھ سے پوچھ کر کرتے ہیں۔ کیا جماعت اہل حدیث ملتان اس کو جانتی ہے کہ یہ کون شخص ہے؟ (خادم الاسلام ابو سعید عبد العزیز مدرس مدرسہ دار الحدیث محلہ اعوانان لودہانہ (پنجاب)

مدرسہ دار التکمیل مظفر پور کا سالانہ جلسہ

مدرسہ دار التکمیل مظفر پور و جمعیۃ علماء اہل حدیث صوبہ بہار کا سالانہ جلسہ ۶-۷ مئی کو بمقام بیرا گنیا (ترائی نیپال) کے لوگوں کی دعوت پر منعقد ہوا۔ مولانا ابو القاسم صاحب و مولانا عبد التواب صاحب و مولانا یوسف صاحب امرتسری نے مختلف مضامین پر تقریریں کیں۔ طلباء مدرسہ دار التکمیل نے بھی اپنی تقریروں سے سامعین کو محظوظ کیا۔ قوم کے سوال پر مولانا ابو القاسم صاحب نے اس کی خوب تشریح کردی کہ ہندوستان میں تنظیمی سرداری ہوسکتی ہے اور اس میں تعدد بھی ہوسکتا ہے۔ جیسا کہ حدیث میں آیا کہ تم تین آدمی بھی ہو تو ایک کو سردار بنالو۔ لیکن وہ امارت جس کے بارے میں یہ ہے کہ جو بغیر خلیفہ کی بیعت کے مریگا وہ جاہلیت کی موت مرے گا اذا بویع لخلیفتین فاقتلوا الآخر منھما یعنی جب دو خلیفوں کے لئے بیعت ہو تو پچھلے کو قتل کرڈالو وغیرہ وغیرہ۔ ہندوستان میں ممکن نہیں۔ اور اس مسئلہ پر بھی خوب روشنی ڈالی کہ زکوٰۃ وعشر وغیرہ یہاں خود لے سکتے ہیں اور اس کے بہترین مصارف مدارس ہیں۔ مولانا کے اس مدلل بیان سے قوم پر حق بات واضح ہوگئی۔

جلسہ میں سلطان ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ کے دشمنوں کے قاتلانہ حملوں سے محفوظ رہنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا گیا اور اعلیٰ حضرت سلطان موصوف کے لئے سلامتی کی دعا کی گئی۔ (المرسل فرالہدیٰ)

(عہ داخل اشاعت فنڈ)

فتاویٰ نذیریہ } مصنفہ حضرت مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی۔ اس میں ہر سوال کا جواب مطابق قرآن و حدیث کے درج ہے۔ قیمت بجائے ۸ کے ۶ ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

اشاعت اسلام یعنی دنیا میں اسلام کیونکر پھیلا۔ مصنف مولانا حبیب الرحمن دیوبندی۔ قیمت ۱۲ (محصول الگ)

ahmadimuslim.de

متفرقات

گھٹنے کی درد | ہنوز باقی ہے گو سابقہ کی نسبت آفاقہ ہے - اب ہومیوپیتھک علاج شروع کیا ہے۔ احباب کرام دعا میں نہ بھولیں۔ (ابوالوفاء)

اہلحدیث کے بہی خواہ | اس کی توسیع اشاعت پر توجہ فرمائیں۔ کیونکہ عرصہ سے اخبار بجائے ترقی کے روبہ تنزل ہے۔ اگر آپ حضرات نے اسکی روک تھام نہ کی تو آئندہ کو نقصان عظیم کا خطرہ ہے۔

مکرر یاد دہانی | ۳۱ مئی کے اہلحدیث صفحہ ۶ پر ماہ جون میں قیمت و میعاد مہلت ختم ہونے والے احباب کے نمبر خریداری درج تھے۔ ممکن ہے بعض اصحاب نے ان کو ملاحظہ نہ فرمایا ہو۔ اس لئے آج مکرر شائع کئے جاتے ہیں۔

نوٹ | ان کی طرف سے ۲۷ جون تک قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر موصول نہ ہوئی یا مہلت و انکار وغیرہ کی اطلاع نہ ملی تو ۲۸ جون کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا

۵۶۶ - ۷۱۰ - ۸۱۳ - ۸۸۶ - ۱۶۷۵ -
۲۷۰۷ - ۳۵۴۷ - ۴۳۰۶ - ۵۵۳۷ - ۵۵۳۸ -
۵۶۳۸ - ۵۷۱۲ - ۵۸۸۶ - ۶۴۹۳ - ۶۹۲۳ -
۷۰۳۸ - ۷۹۴۸ - ۷۹۷۳ - ۸۰۶۲ - ۸۳۵۷ -
۸۳۷۲ - ۸۳۷۵ - ۸۷۶۷ ۸۹۶۳ - ۹۰۳۹ -
۹۲۴۳ - ۹۳۹۳ - ۹۴۳۱ - ۹۴۶۳ - ۹۴۹۴ -
۹۶۰۹ - ۹۸۹۹ - ۹۹۳۰ - ۹۹۳۸ - ۹۹۴۹ -
۹۹۹۱ - ۱۰۰۰۵ - ۱۰۲۳۷ - ۱۰۳۰۷ -
۱۰۳۰۹ - ۱۰۴۱۴ - ۱۰۵۳۰ - ۱۰۵۴۸ -
۱۰۵۸۹ - ۱۰۶۵۹ - ۱۰۶۶۶ - ۱۰۶۶۷ -
۱۰۶۶۸ - ۱۰۷۵۲ - ۱۰۸۴۴ - ۱۰۸۹۶ -
۱۰۸۸۹ - ۱۰۹۰۱ - ۱۰۹۵۲ - ۱۰۹۵۳ -
۱۰۹۶۱ - ۱۱۰۶۶ - ۱۱۱۶۲ - ۱۱۱۸۷ - ۱۱۳۰۲ -
۱۱۳۰۳ - ۱۱۳۰۰ - ۱۱۳۱۲ - ۱۱۳۱۶ - ۱۱۳۵۴ -
۱۱۳۹۲ - ۱۱۴۰۲ - ۱۱۴۰۶ - ۱۱۴۰۷ - ۱۱۴۱۱ -
۱۱۴۱۷ - ۱۱۴۲۰ - ۱۱۴۳۱ - ۱۱۴۳۴ - ۱۱۵۵۱ -
۱۱۶۳۲ - ۱۱۶۴۱ - ۱۱۶۴۷ - ۱۱۶۵۱ - ۱۱۶۵۵ -
۱۱۶۶۸ - ۱۱۶۷۰ - ۱۱۶۷۱ - ۱۱۶۷۳ - ۱۱۶۷۷ -
۱۱۶۷۹ - ۱۱۶۸۲ - ۱۱۶۸۳ - ۱۱۶۸۶ - ۱۱۶۹۱ -
۱۱۶۹۷ - ۱۱۷۵۶ - ۱۱۷۷۶ - ۱۱۷۷۸ - ۱۱۷۸۷ -
۱۱۷۸۹ - ۱۱۷۹۵ -

غریب فنڈ:- ۹۱۶۲ - ۹۸۳۹ - ۱۱۶۴۲ -

وی پی واپس آتے ہیں | ۳۱ مئی کا اہلحدیث جن خریداروں کو وی پی بھیجا گیا تھا ان کے نمبر خریداری ۷ جون میں درج کئے گئے تھے اُن میں بعض احباب کے وی پی واپس آئے ہیں۔ اگر یہ واپسی بے خبری کے باعث ہوئی ہے تو وہ از راہ نوازش قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کردیں ورنہ اخبار بند کردیا جائے گا۔

مضامین آمدہ | محمد سلیمان - ابورضا عبداللہ - محمد حسن۔

ضرورت دستی پریس | انجمن اصلاح المسلمین محلہ قاسم پورہ مئوناتھ بھنجن ضلع اعظم گڈھ کو تبلیغی اشتہارات شائع کرنے کے لئے ایک فلسکیپ سائز کے دستی پریس کی ضرورت ہے کوئی صاحب خیر عطا فرماکر شکریہ کا موقع دیں۔

(خادم محمد مصطفےٰ سیکرٹری)

صدق لکھنؤ | جو حال ہی میں مولانا عبدالماجد دریا آبادی سابق ایڈیٹر "سچ" کی زیر ادارت پندرہ روزہ شائع ہونا شروع ہوا ہے۔ اب دس روز کے بعد شائع ہوتا ہے۔ (منیجر صدق)

رسالہ مصحف کا اجراء | جولائی ۱۹۳۴ء سے عمر آباد ضلع شمالی ارکاٹ سے "مصحف" جاری ہوگا جسمیں مذہبی، علمی، ادبی، اخلاقی وغیرہ مضامین درج ہوا کریں گے۔ قیمت سالانہ تین روپے ہوگی۔ (منیجر)

یاد رفتگان | ہمارے والد حاجی عبداللہ صاحب ٹھیکیدار جو جماعت اہل حدیث کے رکن رکین تھے ۴ - ربیع الاول کو فوت ہوگئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم کتاب و سنت پر ہمیشہ عامل رہے

(راقمان اسماعیل و ابراہیم از سوجتی گیٹ جودھپور -

(۲) میری والدہ حرکت قلب بند ہونے سے ۴ جون کو فوت ہوگئی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون -

(راقم عبدالرحمن ٹیلر ماسٹر مراد پور پٹنہ)

(۳) میرا داماد مسمی عبدالرحمن فوت ہوگیا۔ انا للہ

(عبدالحق چک ۲۳ ڈاک خانہ پتو کے ضلع لاہور)

(۴) والدہ مسٹر ایم-اے - ملک امرتسری حال پرنسپل انڈین سکول نیکرو - افریقہ ۲۶ یوم تپ میعادی میں مبتلا رہ کر انتقال کرگئیں۔ انا للہ۔

(قاضی منظور حسین امرتسر)

(۵) شیخ عبدالرحمن صاحب (نومسلم) سوداگر تنگی قلعہ بھنگیاں امرتسر بعارضہ تپ میعادی فوت ہوگئے انا للہ - مرحوم پکے موحد اور مخلص مسلمان تھے (ن ر)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔

اللھم اغفرلھم وارحمھم۔

مولوی شاہ سلیمان مرحوم | پھلواری میرے مہربان تھے - طریقہ اہل حدیث کو پسند کرتے تھے۔ ان کی وفات کی خبر سن کر نماز جنازہ ادا کی۔

مولوی حاجی محمد یونس خاں - ملک پور ضلع بلند شہر

مجلس اہل حدیث کٹڑہ حکیماں | شہر امرتسر کی طرف سے زلزلہ فنڈ کے لئے شعبہ خدام خدام خلق مجلس احرار اسلام امرتسر کو آٹھ عدد مختلف پارچات اور مبلغ چالیس روپیہ نقد دیئے گئے۔ علاوہ ازیں ایک مریض کو سول ہسپتال امرتسر میں دس روپیہ اور ایک مقامی نادار کو پانچ روپیہ بطور امداد دیئے گئے۔ (راقم محمد اسلم بٹ سیکرٹری)

بجواب انعامی مضمون | مرقومہ شیخ عبدالوہاب صاحب کلکتہ

(از حکیم غلام محمد از مقام چک ۱۲۲ ڈاکخانہ کنروالا ضلع لائل پور (پنجاب)

شیخ صاحب موصوف نے "داڑھی رکھنے وغیرہ کے متعلق جو انعامی مضمون اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۱ مئی میں طلب کیا ہے۔ بندہ نے حسب فرمائش المکرم رسالہ لکھ دیا ہے موصوف اطلاع دیں کہ انکو کیسے بھیجوں۔

اصلاح کی پردہ ۵۵۔ اصلاح پردہ کی ضرورت اور فوائد ۱۱ (۴۶۳) ... ۱۳ ... (پنجاب احادیث)

ملکی مطلع

آنے والا زلزلہ شدید ہوگا

قادیانی آواز کا اثر وہمی طبائع پر

قادیانی گروہ پروپگنڈا کرنے میں یورپ سے بھی بڑھ گیا ہے۔ اپنی بات کو ایسے عمدہ طریق اور محنت سے پھیلاتے ہیں کہ بڑے بھاری دور اندیش کے سوا کوئی نہیں جان سکتا کہ اصلیت کیا ہے۔ جونہی قادیان سے یہ آواز نکلی کہ زلزلہ کوئٹہ کے بعد ایک اور شدید زلزلہ نمونہ قیامت آنے والا ہے۔ بس یہ آواز دھیمے دھیمے ملک میں ایسی پھیلی کہ دہلی جیسے ہوشیار شہر میں بھی اس کا اثر جا پہنچا۔ ۱۱ جون کی رات کو اہل دہلی جاگتے اور دوڑتے رہے۔ امرتسر کے وہم پسند لوگ بھی گھروں سے باہر نکلے رہے۔ باقی مقامات کی کیفیت اخبار "سیاست" لاہور نے لکھی ہے جو درج ذیل ہے:۔

زلزلہ کے خوف سے اہالیان لاہور گھروں سے نکل کر میدانوں میں جا سوئے

لاہور ۱۳۔ جون۔ بروز پیر دس جون کو لوگ کوئٹہ کے زلزلہ سے بھی زبردست زلزلے کے خوف سے میدانوں میں جا کر سوئے۔ اسی قسم کی اطلاعات شیخوپورہ، بگجرات، ڈنگہ اور دیگر مقامات سے موصول ہوئی ہیں۔ اور یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ کئی لوگ شب بھر عبادت گذاری میں مصروف رہے۔ اس شبہ کی وجہ حسب ذیل بیان کی جاتی ہے۔ جب کوئٹہ میں زلزلہ کی اولین اطلاعات اشاعت پذیر ہوئی ہیں تو اسی وقت ان لوگوں نے جو عادتاً مجبور تھے۔ قصے کہانیاں مشہور کرنا شروع کر دیئے ایک یہ کہانی بھی بیان کی جاتی ہے جو ایک اخبار نویس کو ایک دس سالہ لڑکے نے جو کوئٹہ سے گاڑی میں آ رہا تھا سنائی۔ اُس نے بیان کیا کہ زلزلہ سے کچھ عرصہ پیشتر دن کو ایک فقیر بازاروں میں آیا اور لوگوں سے کہنے لگا کہ تمہارے مکانات گرد میں مل جانے والے ہیں۔ اگر تمہیں اپنی زندگیاں بچانے کا خیال ہے تو کوئٹہ سے فوراً نکل بھاگو۔ یہ بات سن کر لوگوں میں چہ میگوئیاں شروع ہو گئیں۔ لیکن فقیر ان کو انتباہ دیکر چلا جا چکا تھا بعد میں لوگوں کو خیال آیا کہ فقیر سے کچھ اور دریافت کریں چنانچہ انہوں نے فقیر کو تلاش کرنا شروع کیا۔ مگر اُسے نہ ملنا تھا نہ ملا۔ ظاہر ہے کہ مندرجہ بالا قصہ ایک فسانہ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ جب اس کہانی کا اثر عوام پر سے جاتا رہا تو افواہ گھڑنے والوں اور ان کے دوستوں نے یہ افواہ اڑائی کہ لاہور میں ایک زلزلہ آنے والا ہے۔ مگر بعد میں یہ بھی کہہ دیا گیا کہ نہ صرف لاہور میں بلکہ بہت سی جگہوں پر زلزلہ آئے گا بعض اخبارات میں یہ اطلاع بھی شائع ہوئی کہ لاہور ایک آتش فشاں پہاڑ پر واقع ہے جو زلزلے کے ساتھ ہی پھٹ جائے گا۔ اس افواہ نے آگ کی تیزی کے ساتھ شہرت حاصل کی اور پنجاب بھر میں مشہور ہو گیا کہ دس تاریخ کی شب کو زلزلہ آنے والا ہے۔ کئی لوگ ایسے ہیں جو قسمیں کھاتے ہیں کہ ہم نے ۸۔ اور ۹ کی درمیانی شب کو زلزلہ محسوس کیا ہے۔ دس تاریخ کی شب کو آدھی رات کے قریب یکدم ایسا جھکڑ چلنا شروع ہو گیا کہ اب تک رات کو اس قسم کا طوفان نہیں آیا تھا۔ اس جھکڑ سے دروازے اور کھڑکیوں کے پٹ زور زور سے کھلنے اور بند ہونے لگے جس سے کرخت آوازیں پیدا ہونا شروع ہو گئیں۔ کتوں نے جو مستقبل کو جانتے ہیں۔ (جہلاء کا خیال ہے) زور زور سے بھونکنا شروع کر دیا۔ ان حالات میں توہم پرست لوگ بہت ہی خوف زدہ ہو گئے بلکہ نوبت یہاں تک پہنچی کہ وہ لوگ جو میدانوں میں سوئے اس وقت جلد جلد اپنے بستر اور چارپائیاں چھوڑ کر بھاگ اُٹھے۔ اور عبادت میں مشغول ہو گئے اخبارات کا شبینہ عملہ اپنے کاروبار میں مشغول رہا بلکہ انہیں جھکڑ وغیرہ کی اطلاع بھی نہ ہوئی۔ کئی لوگ صبح تک سوئے ہی نہیں۔ یہ بے چینی صرف غیر تعلیم یافتہ لوگوں تک محدود نہ تھی بلکہ تعلیم یافتہ اور باخبر حلقہ بھی اس میں مبتلا تھا۔ خصوصاً عورتیں تو اسی غم میں گھلی جا رہی تھیں۔ ٹھنڈی سڑک پر چند آدمی تارگھر کے قریب رات کے ایک بجے چارپائیوں کے گرد جمع ہو گئے تھے اور سوتے نہیں تھے کہ کہیں سوتے ہی میں زلزلہ نہ آ جائے۔ کہ اتنے میں ایک دم جھکڑ چلنا شروع ہو گیا۔ جس سے دو چار پائیوں کی مچھر دانیاں مع ڈنڈوں کے اڑ گئیں۔ اس واقعہ نے اس جماعت میں سخت کھلبلی ڈال دی کہ وہ سمجھے کہ زلزلہ آن پہنچا۔ اور دیگر مقامات کے افراد کو بھی اس قسم کے واقعات سے واسطہ پڑا ہوگا تو ان بیچاروں کے لئے وہ شب کاٹنی سخت مشکل ہو گیا۔ (و۔ پ)"

(سیاست لاہور۔ ۱۴ جون ۱۹۳۵ء)

اہلحدیث زلزلہ واقعی ڈرنے کے لائق ہے مگر جس زلزلہ کی خبر صحیح ہو وہ ڈرنے کے لائق ہے نہ کہ وہ جس کا منبع علم ہی معلوم نہ ہو۔ زلزلے کے متعلق صحیح خبر سنئے جسے ہم ایسے حوالے سے بتاتے ہیں جس کی تردید یا تکذیب ناممکن ہے غور سے سنئے!

اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارٰى وَمَا هُمْ بِسُكَارٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ۝

بے شک زلزلہ قیامت بڑا ہولناک واقعہ ہے جس دن تم اس کو دیکھو گے اس روز ہر ماں اپنی اولاد کو بھول جائے گی اور ہر حمل والی اپنا حمل گرا دے گی اور تم لوگوں کو متوالا دیکھو گے

مشکوٰۃ شریف (عربی) فن حدیث کی مقبول ... مستند کتاب ہے۔ قیمت ...

حالانکہ لوگ متوالے نہ ہونگے بلکہ اللہ کا عذاب سخت ہوگا۔

برادران اسلام! قادیانی افواہوں پر توجہ نہ کرو۔ خدائی الارم پر ایمان رکھ کر اعمال صالحہ پر توجہ کرو اور یقین رکھو کہ ؎

یاں رہنے کی مہلت کوئی کب پاتا ہے
آتا ہے اگر آج تو کل جاتا ہے
جو کرنے ہیں کام ان کو جلدی کرلو
طلبی کا پیام وہ چلا آتا ہے

آیندہ انتخابات کونسلوں میں

ووٹروں کی قابلیت

چونکہ کونسلوں کے ووٹروں کی فہرستیں بن رہی ہیں اس لئے ہر وہ شخص جو ووٹر ہوسکتا ہے اپنی حیثیت سے آگاہ ہوکر نام درج کرائے۔ ورنہ وقت پر افسوس کرنے سے فائدہ نہ ہوگا۔

(۱) ایسی اراضی کا مالک ہو جس کا سالانہ سرکاری معاملہ ۵ روپیہ سے کم نہ ہو۔ (۶۶۳)

(۲) یا ایسی اراضی کا موروث مزارع ہو جس کا سالانہ سرکاری معاملہ ۵ روپیہ سے کم نہ ہو۔

(۳) یا ایسی جاگیر یا معافی رکھتا ہو جس کا سالانہ سرکاری معاملہ ۱۰ روپیہ سے کم نہ ہو۔

(۴) یا کم از کم ۶۔ ایکڑ آبپاش اور ۱۲۔ ایکڑ بارانی اراضی کا کاشتکار مزارع ہو۔

(۵) یا گذشتہ ۱۲ ماہ سے کسی ایسی جائیداد غیر منقولہ (ماسوائے اراضی زیر کاشت) یا مکان کا مالک ہو جس کی قیمت دو ہزار روپیہ یا جس کا سالانہ کرایہ ۶۰ روپیہ سے کم نہ ہو۔

(۶) گذشتہ مالی سال میں ۵۰ روپیہ یا زاید میونسپل یا کنٹونمنٹ ٹکس لگا ہو۔

(۷) یا گذشتہ مالی سال میں انکم ٹکس لگا ہو۔

(۸) سال گذشتہ میں ۲ روپیہ یا زاید حیثیت یا پیشہ ٹیکس ڈسٹرکٹ بورڈ کا لگا ہو۔

(۹) ذیلدار، انعامدار، سفیدپوش یا نمبردار ہو۔ اس میں نائب یا سربراہ شامل نہیں۔

(۱۰) ملک معظم کی افواج سے ریٹائرڈ۔ پنشن یافتہ یا موقوف شدہ فوجی افسر یا سپاہی ہو۔

(۱۱) پرائمری یا اس کے برابر یا اس سے اعلیٰ تعلیمی درجہ پاس کیا ہو۔ مسجد یا پاٹھ شالہ کی تعلیم متصور نہ ہوگی۔

مستورات کی قابلیتیں مندرجہ بالا قابلیتیں رکھنے والی تمام مستورات رائے دہندہ ہوسکتی ہیں اگر کسی عورت کو مندرجہ بالا قابلیتوں کے لحاظ سے حق رائے دہندگی حاصل نہ ہوسکے تو مندرجہ ذیل قابلیت رکھنے والی عورت بھی رائے دہندہ ہوسکتی ہے۔

(الف) وہ لکھ پڑھ سکتی ہو۔

(ب) ایسے شخص کی زوجہ ہو جو مندرجہ بالا قواعد کے مطابق رائے دینے کا حق رکھتا ہو۔ اس میں ذیلدار، انعامدار، سفیدپوش یا نمبردار شامل نہیں۔

(س) ملک معظم کی افواج سے ریٹائرڈ، پنشن یافتہ یا موقوف شدہ افسر یا سپاہی کی پنشن یافتہ والدہ یا بیوی یا بیوہ ہو۔ اس میں جنگی انعامات حاصل کرنے والے شامل نہیں۔

امریکہ کی اخلاقی حالت

امریکن اخبارات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۸۹۸ء سے لیکر ۱۹۳۳ء تک یعنی ۳۶ سال کے اندر امریکہ میں ۳۹۳۰ نیگرو عوام کے ہاتھوں قتل ہوئے یعنی اوسطاً فی سال ۱۱۰ اور فی ہفتہ دو۔ یاد رکھنے کی بات ہے کہ یہ فی ہفتہ دو قتل کا اوسط کل واقعات قتل کا نہیں بلکہ صرف اُن واقعات قتل کا ہے جو امریکہ کی گوری اور مہذب آبادی کے ہاتھوں وہاں کی دیسی یعنی کالی مخلوق کے ہوتے رہے ہیں اسی سلسلے میں مسٹر کوئنزی رائٹ کو مصنف صحیفہ جرائم کا بیان بھی قابل ملاحظہ ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ امریکہ میں ہر ۴۳ آدمیوں میں سے ایک شخص یقیناً ایسا ہے جو کسی نہ کسی جرم کا مرتکب ہوچکا ہے اور ایک دفعہ حوالات میں بھی رہ چکا ہے۔ پولیس کے دفاتر میں ۴۸ لاکھ مجرم عورتوں اور مردوں کے انگوٹھوں کے نشانات موجود ہیں۔ پولیس افسروں کو ان میں سے دس لاکھ جرائم پیشہ اشخاص کی گرفتاریوں کے لئے اکثر مشین گنوں، بندوقوں، رائفلوں اور اشک آور گیسوں کا استعمال کرنا پڑا ہے۔ بسا اوقات ان لوگوں سے کھلم کھلا جنگ بھی کرنی پڑی ہے۔ جسمیں متذکرہ بالا اسلحہ جات کا استعمال آزادانہ کیا گیا۔ ان دس لاکھ جرائم پیشہ لوگوں میں سے ایک شخص بھی ایسا نہیں جو دو سے لیکر بارہ جرائم تک کا ارتکاب نہ کرچکا ہو۔ امریکہ میں قتل، اغوا، رہزنی اور بنکوں پر ڈاکہ ڈالنے کی وارداتیں عام ہیں۔ اکثر مہذب ٹھگ شریفوں کو جل دے کر لوٹ لیتے ہیں۔ (مدینہ۔ بجنور)

پھلوں اور ترکاریوں کی حفاظت

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

پنجاب ایگریکلچرل کالج لائلپور میں پھلوں اور ترکاریوں کو محفوظ رکھنے کے متعلق ایک مختصر سے تعلیمی نصاب کا انتظام کیا گیا ہے جو یکم جولائی سے ۱۶ جولائی ۱۹۳۵ء تک رہے گا۔ اس نصاب میں چیری، آڑو، ناشپاتی، آم اور انگور کو ڈبوں میں محفوظ رکھنے اور آم کی چٹنی، مربہ، جیلی، رس، شربت اور سرکہ وغیرہ تیار کرنے کے طریقے سکھائے جائیں گے۔

داخلہ کے لئے کم از کم تعلیمی معیار میٹریکولیشن مقرر کیا گیا ہے تاکہ طلبا انگریزی میں لیکچر سمجھ سکیں قریباً ۱۵ طلبا کو داخل کیا جائیگا۔ ان کی اقامت کا انتظام کالج ہوسٹل میں کیا جائیگا۔ اس نصاب کے لئے پنجاب کے طلباء سے ۵ روپیہ اور بیرون پنجاب سے آنیوالے طلباء سے پندرہ روپیہ فیس وصول کی جائے گی۔

داخلہ کی درخواستیں صاحب پرنسپل پنجاب ایگریکلچرل کالج لائلپور کی خدمت میں ۲۵ جون ۱۹۳۵ء سے پہلے پہنچ جانی چاہئیں۔ (لاہور ۱۳ جون ۱۹۳۵ء)

۱۷۹

گرمیوں کا موسم ہے

ان دنوں ہیضہ اور بدہضمی کی شکایات بہت ہوجاتی ہیں۔ پیاس بہت لگتی ہے۔ پانی بہت پیا جاتا ہے پیٹ پھول جاتا ہے۔ دست و بدہضمی اور پیٹ کے بیشمار امراض اس ساری طاقت کا ستیاناس کر دیتے ہیں جو کہ سردیوں میں حاصل کی ہوئی ہوتی ہے۔ اس واسطے آج کل کے دنوں میں

امرت دھارا کی شیشی ہر وقت پاس رکھو

امرت دھارا کی دو چار بوندیں وہ کام دیتی کہ آپ حیران ہوجائیں گے یہ وقت بے وقت کی تکلیف گھبراہٹ اور فکر سے بچاتی ہے۔

جس گھر میں موجود ہو تو سمجھ لینا چاہئیے کہ ایک بڑا ڈاکٹر یا حکیم گھر میں موجود ہے۔ چاہے کوئی بیماری ہو۔ استعمال کرو ضرور فائدہ ہوگا۔ بہت عجیب چیز ہے۔ ہزارہا استعمال کرنے والوں کی رائے ہے کہ امرت دھارا ہر وقت ہر ایک کو پاس رکھنی چاہئیے نہ جانے کسی وقت ضرورت پڑ جاوے۔

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ (عہ) نصف شیشی ایک روپیہ چار آنہ (عہ) نمونہ کی شیشی ۸ر

احتیاط نقلوں سے بچو۔ کیونکہ سخت و دیرینہ امراض میں دھوکہ دیکر دکھ و تشویش کو بڑھا دیں گی صحت کے معاملے میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو۔

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:- امرت دھارا ۲۳ لاہور } المشتہر منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاک خانہ لاہور

آج کل

یعنی اس موسم میں تو ہماری مشہور ہر دلعزیز خوش ذائقہ ایجاد

"اکسیر ہاضمہ" کا استعمال کرنا اور ہر وقت ہر گھر میں رکھنا بہت ہی ضروری ہے۔ کیونکہ یہ تمام شکائتوں کو دور کرکے معدہ کو مقوی کرتا ہے اور بدن میں خون صالح پیدا کرکے تندرستی بڑھاتا ہے اور دائمی قبض بدہضمی درد شکم اور نفخ ہوجانا کمی اشتہا یعنی بھوک نہ لگنا۔ کھٹے ڈکار آنا، منہ سے بدمزہ پانی آنا، ضعف معدہ، وبائی امراض ہیضہ، اسہال پیچش وغیرہ اور دیگر امراض میں مثل تریاق کے حکمی تاثیر رکھتا ہے۔ بھوک بڑھاتا ہے۔ سخت سے سخت غذا فوراً ہضم کرتا ہے۔ چہرہ پر رونق، رعب و وجاہت پیدا کرتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد استعمال کرنے سے کھانا فوراً ہضم ہوکر طبیعت ہلکی پھلکی اور دل خوش ہوجاتا ہے۔ اس سے معمولی غذا بھی مقویات کا کام دیتی ہے۔ فساد خون کو زائل کرکے رنگ بدن صاف شفاف رکھتا ہے۔ پژمردہ طبیعت کو خورسند کرتا ہے اور وہم و فکر دور کرتا ہے اس سے وقت پر جادو کا اثر ہوتا ہے۔ دل دماغ جگر وغیرہ اعضائے رئیسہ کو طاقت پہنچتی ہے۔

قیمت فی ڈبہ ایک روپیہ۔ محصول ۵ر

اکسیر موتی دانت۔ دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ اور دانت سفید موتیوں کی طرح چمکیلے ہوجاتے ہیں۔ قیمت صرف ۸ر محصول ۵ر

ملنے کا پتہ:- اکسیر ہاضمہ ایجنسی۔ لاہوری گیٹ کوچہ چٹاں ع ۳۴ امرت سر

(۶۶۵)

قادیان میں زلزلہ برپا کرنیوالی لاجواب کتاب

حالات مرزا ۱۲/۶

یعنی

مرزائی مذہب کی اصلیت

اپنے مضمون میں بالکل انوکھی، قادیانی تحریک کے لئے شمشیر براں ہے۔ قیمت صرف ۵ر ہے۔ بیرونجات سے منگوانے والے حضرات ۸ر کے ٹکٹ بھیج کر منگوا سکتے ہیں۔

(ملنے کا پتہ)

محمد اسحاق دفتر کتب خانہ حقانی امرتسر

اکسیر عثمانی ۱۲۵

آنکھوں سے پانی بہنا۔ نگاہ کی کمزوری، پلکوں کا اڑنا۔ روہے پرانی لالی، جالا، پھولی، ناخونہ وغیرہ وغیرہ سخت ہلک امراض چشم کے دافع کرنے میں بفضلہ اکسیر کا کام کرتا ہے۔ گرمی و جلن دور کرکے ٹھنڈک پہنچاتا ہے تندرست آنکھوں کا محافظ ہے۔ نمونہ ۲ر

قیمت فی تولہ ایک روپیہ (عہ) مع محصول ڈاک۔

پتہ:- ایس۔ ایم عثمان اینڈ کو آگرہ

سرمہ نور العین ۲۵/۲۳

(مصدقہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا ہے اور عینک سے بے پرواہ کر دیتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بینظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ

منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

مومیائی ۱۲/۵۱

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث"
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔
ابتدائی سل و دق، دمہ، کھانسی، ریزش، کمزوری سینہ
کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔
بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا
کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر
ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔۔۔
۔۔ کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے
دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ
لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف
ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے، بوڑھے اور جوان کو
یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا
کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک
چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک (۶۶۶)
۱۲/عہ۔ آدھ پاؤ ۳/ ۔ پاؤ بھر ۳/ مع محصول ڈاک۔
ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔

تازہ ترین شہادات

ایک صاحب از ضلع ہوگلی۔ "میں نے آپ سے
ایک چھٹانک مومیائی منگائی تھی۔ خدا نے بہت فائدہ
عطا کیا۔ ایک چھٹانک اونگھائی خان کے نام
وی پی بھیجدیں" (۷۔ مئی ۳۵ء)

جناب عنائت اللہ صاحب بہاری "ایک مرتبہ
ماہ مارچ میں ہم نے آپ سے مومیائی منگائی تھی۔ اس
سے ہم کو فائدہ ہوا۔ اب ایک چھٹانک اور وی پی
بھیج دیں" (۱۳۔ مئی ۳۵ء)

جناب ایم۔ اے۔ حق صاحب کلکتہ۔ "آپکی مومیائی
پیشتر خاکسار منگا کر استعمال کر چکا ہے مفید پائی۔ اب آدھ
پاؤ بذریعہ وی پی ارسال فرمائیں" (۲۳۔ مئی ۳۵ء)

پتہ:۔ حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر
دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

تمام دنیا میں بے مثل ۳۵/۵۱

سفری حمائل شریف

مترجم ومحشی اردو کا ہدیہ ۴ روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی

اردو کا ہدیہ سات روپے

ان دونو بےنظیر کتابوں کی زیادہ
کیفیت اس اخبار میں ایک سال
چھپتی رہی ہے

عبدالغفور غزنوی
مالک کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

ہتھیلی میں چاند رجسٹرڈ ۱۱/۱۲

ایک فرانسیسی ڈاکٹر کی ایجاد ہے جو مثل عرق کے ہے
اس کے دو قطرے ملائی یا شہد میں ملا کر کھانے
سے بے حد طاقت پیدا ہوتی ہے۔ صحت اور کمزور
قوی بن جاتا ہے۔ اس کا ایک قطرہ ۱۰ قطرے خون
کے پیدا کرکے آدمی کو مثل فولاد کے کر دیتا ہے ضعف
دماغ، باہ، مثانہ، جریان، رقت منی، بدخوابی،
بدہضمی، عورتوں کے جملہ عوارض، سوکھنا، زردی،
لاولدی وغیرہ کو دفع کرنے میں اکسیر ہے۔ زیادہ
تعریف فضول ہے۔ آزمائش شرط ہے۔ قیمت
ایک شیشی عہ۔ تین شیشی کے خریدار کو ایک شیشی
مفت۔ محصول ڈاک ۸/

پتہ:۔ محمد شفیق اینڈ کو آگرہ

اہلحدیث میں اشتہار دیکر اپنی تجارت
کو فروغ دیں۔ (منیجر اہلحدیث)

ہندوستانی ہیرے کا سرمہ ۱۲/۲۵

سیاہ وسفید رجسٹرڈ ع ۱۸۵۷

یہ آنکھوں کی اکسیر و بےنظیر دوا ہے۔ سینکڑوں
روپیہ کی دوائیں۔ اچھے سے اچھے علاج جن بیماریوں
میں فائدہ نہ دیتے تھے اس سرمہ سے فائدہ ہوا۔ آنکھوں
سے پانی بہنا، نگاہ کی کمزوری، روہے، ککرے،
انکھ جینی، پرانی لالی، جالا، پھلی، جھڑ، ناخونہ۔ ایسے
سخت امراض میں چند دن لگانے سے آنکھیں بھلی
چنگی معلوم ہوتی ہیں۔ دماغی محنت کرنے والوں کی
گرمی جلن دور کرکے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست
آنکھوں کا نگہبان ہے۔ نمونہ ار کے ٹکٹ بھیجکر منگوالو
اور آزما لو۔ قیمت فی تولہ عہ مع خوبصورت سرمہ دانی
وسلائی کے عہ تولہ۔

سرمہ سفید قسم اعلےٰ بیچے موتیوں و بیش قیمت
ادویات سے مرکب نہایت سریع الاثر۔ قیمت عللہ
روپیہ تولہ۔ (منگوانے کا پتہ)

منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

اہل حدیث بھائیوں کے واسطے بےنظیر تحفہ

سرمہ مفید عالم ۵/۱۲

قیمت فی شیشی عہ

دافع آشوب چشم۔ دھند۔ جالا۔ غبار۔ پڑبال۔ شبکوری۔
روز کوری۔ پھولا۔ نزول الماء۔ پلکوں کا گر جانا۔
ابتدائی موتیا بند تمام امراض کے لئے مفید ہے۔
تین شیشیوں کے خریدار کو ایک شیشی مفت محصول معاف
ملنے کا پتہ۔ حکیم سید نیک عالم شاہ مقام گھوڑیالہ
براستہ بھوپالوالہ پنجاب

تعلیمات اسلام۔ اسلامی تعلیم کی حقانیت
از مولانا حبیب الرحمن دیوبندی۔ قیمت ۱۰/
ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

گھر بیٹھے انگریزی سیکھئے

مسٹر محمد اکبر ہیڈ ماسٹر مڈل سکول مرزا (رہتک) فرماتے ہیں:- "جدید انگلش ٹیچر سے میں نے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔ ایک لائق استاد کا کام دیتا ہے"

سردار سوہن سنگھ صاحب چھاؤنی انبالہ۔ "جدید انگلش ٹیچر نے میری خواہش کو پورا کر دیا انگریزی سیکھنے کے لئے نہایت اعلےٰ کتاب ہے"

قیمت ڈیڑھ روپیہ (عہ) علاوہ محصول ڈاک۔ اگر گرامر، گفتگو، ترجمہ اور خط و کتابت میں بہت جلد لائق نہ بنا دے تو کل قیمت واپس منگوالیں۔

(منگوانے کا پتہ)

قمر برادرز (۲۱) شملہ

ضرورت ہے

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ (گورنمنٹ ریکگنائزڈ) کے لئے ہر قابلیت کے طلباء کی جو بجلی کا کام سیکھنا چاہیں۔ یاد رہے کہ پنجاب، فرانٹیر اور صوبہ دہلی میں ماسوا سکول ہذا کے بجلی کی کوئی پرائیوٹ درسگاہ لوکل گورنمنٹ کی منظور شدہ نہیں۔

پراسپکٹس مفت۔ (مینیجر)

حیات طیبہ

یعنی

سوانحعمری مولانا اسمٰعیل شہید دہلویؒ

جس میں آپ کا حسب نسب اور زندگی بھر کے کارہائے نمایاں درج ہیں۔ قیمت ۲؍

پتہ:- دفتر اہلحدیث امرتسر

قابل دید اسلامی کتابیں

رحمۃ للعٰلمین } یہی وہ کتاب ہے جسے ہندوستان اور بیرون ہند میں وہ قبولیت حاصل ہے جو اور کسی کتاب کو نہیں ہو سکی۔ یہی وہ کتاب ہے جو اپنوں اور بیگانوں میں یکساں مقبول ہوئی جسے اہل حدیث بھی پسند کرتے ہیں اور احناف بھی۔ جس کی شیعہ بھی تعریف کرتے ہیں اور قادیانی بھی۔ یہی وہ کتاب ہے جسے جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن نے اپنے نصاب میں شامل کر لیا ہے اور جامعہ عباسیہ بہاولپور نے بھی۔ جسے جامعہ ملیہ دہلی بھی اپنے لئے ضروری سمجھتا ہے۔ اور مدرستہ العالیہ دیوبند بھی۔ یہی وہ کتاب ہے جس کے مداح علماء بھی ہیں اور فضلاء بھی، وکلاء بھی، مورخین بھی، مورخین بھی اس کے ثنا خوان ہیں اور فلاسفر بھی محدث بھی اس کی تعریف میں رطب اللسان ہیں اور مفسر بھی۔ کتابت و طباعت بہت اعلیٰ۔ قیمت جلد اول ۲؍ روپے۔ جلد دوم ۱؍۸۔ جلد سوم ۱؍۸۔

سیرت ابن ہشام } آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تمام سوانح عمریوں میں سب سے پہلی کتاب ہے۔ علامہ ابو محمد عبدالملک نے اصلی کتاب عربی زبان میں لکھی تھی اب اس کا اردو ترجمہ ہے۔ حضور صلعم کے شجرۂ نسب سے شروع کر کے تا وصال حق مکی و مدنی غزوات وغیرہ کو مفصل طور پر قلمبند کیا ہے۔ صحت واقعات کو خاص طور پر ملحوظ رکھا ہے۔ قیمت ۴؍

خاتم الانبیاء } مسمی بہ جزء السیر لخیر البشر۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مختصر مگر جامع سوانح عمری۔ سیرت کی نہایت مستند کتاب زاد المعاد، ابن ہشام حلویہ، سرور المحزون، درس السیرۃ وغیرہ سے سلیس اردو میں جمع کی گئی ہے۔ ان مشہور اوہام کا بھی جواب دیا گیا ہے جو مخالفین اپنی کور باطنی سے آفتاب نبوت پر کیا کرتے ہیں۔ قیمت ۱۰؍ (۶۶۷)

نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب } مصنفہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔ آنحضرت صلعم کے حالات پیدائش سے لے کر وفات تک کل واقعات و جملہ سیر و معجزات، خصوصاً واقعہ معراج حضرت مولانا نے نہایت عالمانہ و محققانہ انداز سے قلم بند کئے ہیں۔ ضخامت ۲۰۰ صفحات۔ قیمت ایک روپیہ ۸؍ (عہ)

اشاعت اسلام } یعنی دنیا میں اسلام کیونکر پھیلا؟ بانی اسلام صلے اللہ علیہ وسلم سے لیکر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانہ تک کے وہ صحیح و مستند حالات کہ جن سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام دنیا میں اپنی حقانیت و صداقت کے ذریعہ سے ہی عالمگیر و محیط ہوا۔ مبلغین و واعظین اور مقررین کے واسطے محض یہ کتاب کافی ہے۔ مؤلفہ مولانا حبیب الرحمٰن صاحب دیوبندی۔ کتابت و طباعت و کاغذ اعلےٰ۔ ضخامت ۳۵۶ صفحات۔ قیمت ۲؍

تاریخ المشاہیر } اگر آپ دنیا کے پچاس مشہور ریفارمروں، عالموں، حکیموں، شاعروں، بادشاہوں، وزیروں، جرنیلوں کے دلچسپ حالات اور سوانحعمریاں پڑھنا چاہتے ہیں تو آج ہی یہ کتاب منگالیں۔ تاریخ کی بہترین کتاب ہے۔ جس سے آپ بیسیوں سبق اور سینکڑوں نصیحتیں حاصل کر سکتے ہیں اور اپنی زندگی کو سنوار سکتے ہیں۔ ہر اردو خوان کا فرض ہے کہ وہ اسے خود پڑھے اور دوسروں کو سنائے۔ قیمت مجلد ۶؍۔ بے جلد ۱۲؍

ملنے کا پتہ:- **دفتر اہلحدیث امرتسر**

تصانیف حکیم محمد عبداللہ صاحب روڑوی

کنز المجربات } مؤلف نے اس میں وہی نسخے درج کئے ہیں جو بارہا تجربہ کی کسوٹی پر کسے جا چکے ہیں۔ اور پھر لطف یہ کہ کتابی نسخے نہیں بلکہ صدی سنیاسی ہیں۔ اس کتاب میں ایسے زود اثر نسخے ہیں کہ آپ حیران رہ جائیں گے۔ کتابت، طباعت عمدہ، قیمت ۱۲؍ حصہ دوم ۱۲؍

کنز المفردات } اس میں مفرد ادویات کے ذریعے بڑی بڑی پیچیدہ امراض کا علاج بتایا گیا ہے۔ قیمت ۸؍

خواص بادام } بادام کے لذیذ مرکبات اور بعض امراض دماغی اور غیر دماغی کے لئے لاثانی نسخہ جات۔ قیمت ۴؍

خواص پیاز } پیاز کے ذریعہ سے اچانک ہو جانے والی بیماریوں کے مجرب چٹکلے اور اس سے ہونیوالے کشتہ جات۔ قیمت ۵؍

خواص گھیکوار } المعروف کنوار گندل کے ذریعہ بیسیوں مرضوں کا علاج اور کشتہ جات تیار کئے جاتے ہیں۔ قیمت ۹؍

خواص پھٹکڑی } جس میں محض پھٹکڑی کے ذریعہ سے تمام امراض کا علاج بتایا گیا ہے۔ تمام قسم کے کشتہ جات، شعبدات، صدہا روپیہ کمانے کے نسخہ جات درج ہیں۔ قیمت ۱۲؍

خواص برگد } مشہور درخت برگد (بوہڑ) کے فوائد اور اس سے ہونیوالے کشتہ جات کی ترکیب۔ قیمت ۴؍

خواص پیپل } مشہور درخت پیپل کے عجیب وغریب فوائد اور اس کے ذریعہ بڑی بڑی مرضوں کا مجرب علاج۔ قیمت ۴؍

خواص آک } مشہور درخت آک سے ہونے والے کشتہ جات اور زود اثر مفردات ومرکبات کا بے مثل مجموعہ۔ قیمت ۱۲؍

خواص انار } مشہور پھل اور درخت انار سے بے شمار مرضوں کا علاج اور اس سے ہونیوالے کشتہ جات کی ترکیب۔ قیمت ۴؍

خواص ریٹھا } ریٹھے کے ذریعہ سے بڑی سے بڑی مشکل سے جانیوالی خطرناک بیماریوں کا مجرب علاج۔ قیمت ۶؍

خواص سونف } محض سونف کے ذریعہ بے شمار مرضوں کا علاج بتانے والی کتاب۔ قیمت صرف ۸؍

خواص کیکر } یعنی ببول کے ذریعہ بے شمار مرضوں کا علاج اور اس سے ہونے والے کشتہ جات۔ قیمت ۴؍

خواص نیم } بیشمار مرضوں کا علاج صرف درخت نیم کے ذریعہ بتایا گیا ہے اور اس سے ہونے والے کشتہ جات کا بیان۔ قیمت ۳؍

خواص لیموں } مشہور پھل لیموں کے عجیب وغریب فوائد اور اس سے بننے والے کشتہ جات کا بیان۔ قیمت ۴؍

خواص کشنیز } یعنی دھنیا کے عجیب وغریب فوائد اور اس سے بننے والے کشتہ جات کا بیان۔ قیمت ۳؍

خواص ہلدی } ہلدی کے ذریعہ بڑی مشکل سے جانے والی بیماریوں کا علاج بتایا گیا ہے۔ قیمت ۴؍

خواص نمک } اس میں نمک کے عجیب وغریب فوائد بیان کئے گئے ہیں۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۲؍

خواص ارنڈ } اس میں مشہور درخت ارنڈ کے حیرت انگیز خواص بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت صرف ۷؍

خواص دھتورہ } عام ملنے والی چیز دھتورہ کے بہترین خواص بتائے گئے ہیں۔ قیمت صرف ۶؍

خواص دودھ } اس میں مختلف قسم کے دودھ سے بیسیوں امراض کا علاج بتایا گیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۱۲؍

خواص تربوز } تربوز کے عجیب وغریب فوائد اور اس سے ہونے والے کشتہ جات کا بیان۔ قیمت ۲؍

خواص گاجر } ہندوستان کی مشہور ترکاری گاجر کے لاجواب فوائد بیان کرنے والا رسالہ۔ قیمت ۳؍

خواص مولی } اس میں مشہور ترکاری مولی کے ذریعے بے شمار مرضوں کا علاج بتایا گیا ہے۔ قیمت ۵؍

خواص مرچ } عام استعمال ہونے والی مشہور مرچ کے ذریعے بہت سی امراض کا علاج بتایا گیا ہے۔ قیمت ۴؍

خواص لہسن } عام ہونے والی چیز لہسن کے ذریعہ بڑی مشکل سے جانے والی امراض کا علاج۔ قیمت ۴؍

خواص اندرائن } ہندوستان کی مشہور بوٹی اندرائن کے ذریعہ اکثر امراض کا علاج۔ قیمت ۴؍

خواص گھی } گھی کے بے شمار فوائد۔ اور اس سے بہت سی امراض کا علاج بتایا گیا ہے۔ قیمت صرف ۴؍

خواص ستیاناسی } ہندوستان کی مشہور بوٹی ستیاناسی کے فوائد اور اس سے بیشمار امراض کا علاج۔ قیمت صرف ۶؍

منگوانے کا پتہ:- دفتر اہلحدیث

خریدار نمبر ۱۰۷۵۶
بخدمت جناب مولوی سید عبدالرؤف
ناظم کتبخانہ نذیریہ عامر پھاٹک حبش خان
دہلی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲:-

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہوں گے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائے گا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۳

نمبر ۳۵

اہلحدیث

اخبار امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ و سنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلم داشتن

مسئول مدیر

ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ [illegible]

رؤسا و جاگیرداران سے " ۶

عام خریداران سے " ۵

" " ششماہی ۲ (۱۲)

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ ۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

امرتسر ۲۶ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ مطابق ۲۸ جون ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

اٹھکیلیاں کب تک - - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - - ص۲
اہل حدیث حدیث کے مخالف ہیں؟ - ص۳
جدید نبی کا اعلان - - - - ص۴
اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی ص۵
جمعیۃ تنظیم پنجاب ص۵ - پنجابی مثلث ص۶
ویدوں کے مصنف - - - - ص۸
مسلمان کس طرح زندہ رہ سکتے ہیں - ص۹
الصبر و الجہاد - - - - - ص۱۰
اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان - ص۱۱
سوال جواب متعلق آمین بالجہر - - ص۱۳
متفرقات ص۱۴ فلکی مطلع ص۱۵ اشتہارات ص۱۶-۲۰

اٹھکیلیاں کب تک

(از مولوی عبد الشکور خان صاحب مفتی اکبر آبادی)

اٹھو اہل حدیثو باخواب کی مدہوشیاں کب تک
مثال کا سگنج کثرت پہ نازاں اہل دنیا سے
لگی ہونے سربازار اب تو آبرو ریزی
خبر لللہ لو اپنی۔ عداوت سے سگ دنیا
ذرا لو کام ہمت سے اگر کچھ بھی حمیت ہے
جو مرنا ہی گوارا ہے، تڑپ ایک بار دکھلا دو
جو رہنا ہے زمانہ میں کرو کچھ دبدبہ پیدا
ہوئی جاتی ہیں جن جن سب نصیب غیر اولادیں
مٹا دو باہمی جھگڑے، خدارا ایک ہو جاؤ
کہاں ہیں حامیان دین و ملت مولوی مفتی

سہو گے دن بدن ظلم و ستم کی سختیاں کب تک
فضا میں قوم و مذہب کی اڑینگی دھجیاں کب تک
سنبھل لے قوم غافل! اسقدر رسوائیاں کب تک
چھپا ئینگے مرے لیکر تمہاری ہڈیاں کب تک
زمانہ کی حقارت سے اٹھینگی انگلیاں کب تک
پڑے لیتے رہوگے نیم بسمل سسکیاں کب تک
سنیگا اس طرح کوئی غلط مجبوریاں کب تک
گرینگی خرمن امید پر یوں بجلیاں کب تک
شب فرقت کی یاد وصل میں طولانیاں کب تک
دکھائینگے عمل سے اپنے لاپرواہیاں کب تک

پیارے نبی کے پیارے حالات - مؤلفہ مولوی فیروز الدین صاحب ڈسکوی۔ اس میں آنحضرت صلعم کے مستند حالات زندگی بیان کئے گئے ہیں

انتخاب الاخبار

—— امرتسر میں ۲۰ جون تک گرمی بہت زور کی پڑتی رہی۔ ۱۸، ۱۹ جون کو گرمی سے تین چار اموات بھی واقع ہوگئیں۔ مگر ۲۳ جون کو زبردست آندھی آنے سے اور بعد میں معمولی سے چھینٹے پڑنے سے ہوا میں قدرے خنکی ہوگئی ہے۔ بارش ہونے کی بھی امید ہے۔

—— امرتسر تھانہ صدر کے ملک بشیر حیات سب انسپکٹر پولیس رشوت ستانی کے الزام میں ملازمت سے برطرف کر دیئے گئے۔

—— معلوم ہوا ہے زلزلہ کوئٹہ سے صرف کوئٹہ میں سرکاری عمارات منہدم ہونے سے ۸ کروڑ روپیہ کا نقصان ہوا۔

—— لارڈ ولنگڈن (وائسرائے ہند) و لیڈی ولنگڈن یکم جولائی کو کوئٹہ جائیں گے۔ واپسی پر کراچی، بہاولپور، ملتان اور لاہور میں زلزلہ کے پناہ گزینوں کے کیمپ اور شفاخانوں کا ملاحظہ کریں گے۔ (۶۷

—— کولمبو میں مسلم تاجروں نے زلزلہ کوئٹہ کے لئے تین ہزار روپیہ جمع کیا ہے۔

—— ماسکو (روس) سے مجلس انتظامیہ انجمن صلیب و ہلال احمر نے زلزلہ مذکور کے لئے ایک ہزار پونڈ دیا ہے۔

—— ڈپٹی کمشنر صاحب لاہور نے ایک کمیٹی بنائی ہے جو زلزلہ زدگان بے روزگاروں کے لئے روزگار تلاش کرے گی۔

—— بنارس کے ایک مندر سے ایک مارواڑی نووارد کی طلائی زنجیر قیمتی تیرہ سو روپیہ چوری ہوگئی ہے۔

—— جنگل پٹ (مدراس) میں آگ لگ جانے سے ایک لاکھ روپے کا نقصان ہوا۔

—— کالی کٹ (مدراس) میں ایک زمیندار کے کھیت میں بڑے بڑے گڑھے پڑ گئے جس سے تمام قصبہ میں خوف و ہراس چھا گیا ہے۔

—— موضع گنگا پور ضلع لائلپور کے قریب نہر کا بند ٹوٹنے سے ۱۲ میل تک پانی پھیل گیا۔ ۹ گاؤں بالکل تباہ ہوگئے۔ علاوہ ازیں سینکڑوں مویشی و مکانات نذر آب ہوگئے۔

—— پشاور میں ۱۲ جون کو آتش زدگی کی زبردست واردات ہوئی جو ۱۷ گھنٹے تک متواتر رہی۔ گو نقصان جان کوئی نہیں ہوا۔ مگر مالی نقصان کا اندازہ لگانا ابھی مشکل ہے۔

(احباب پشاور اپنی خیریت سے اطلاع دیں)

—— الہ آباد میں ایک یورپین لڑکی کی قبر کھودنے کے جرم میں پولیس نے بارہ اشخاص گرفتار کئے۔ وہ قبر سے سونا تلاش کر رہے تھے۔

سب سے پہلے
حساب دوستان
جو اخبار ہذا کے صفحہ ۱۳ پر درج ہے ملاحظہ فرمائیں گے۔ (منیجر)

—— ترساپور (مدراس) میں ایک ہندو خاندان کے چھ افراد رات کو تندرست سوئے مگر صبح کو تمام مردہ پائے گئے۔ پولیس تفتیش میں مصروف ہے۔

بہی خواہان اہلحدیث کوشش کرکے اس کی اشاعت بڑھائیں۔

کنز المجربات حصہ اول کی قیمت اہلحدیث مورخہ ۲۱ جون صفحہ ۲ کالم اول میں غلطی سے دو روپیہ لکھی گئی ہے۔ اصل میں دو روپیہ پانچ آنہ ہے (۲/۵) ناظرین یاد رکھیں۔

مضامین آمدہ احمد امان اللہ صاحب مولوی محمد شفیع صاحب۔ مولوی محمد عبداللہ صاحب۔ علی محمد صاحب۔ پنڈت آتمانند صاحب۔ مولوی محمد یوسف صاحب۔

غریب فنڈ میں از فتویٰ فنڈ ۶/۔ کل میزان ۲/۶۔

یادِ رفتگان میرزا کا مستری محمد اسماعیل جو زلزلہ کوئٹہ سے صحیح سلامت مع عیال و اطفال گھر آگیا تھا۔ مگر افسوس کہ صرف تین یوم بعارضہ لقوہ و تشنج میں مبتلا رہ کر فوت ہوگیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ (راقم مستری چراغ الدین از کوٹلی لوہاراں مغربی ضلع سیالکوٹ)

ناظرین مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں اور اس کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لہ۔

حیات مسنونہ چھپ گئی ہے صرف ۲/۔ کے ٹکٹ بھیجکر طلب کریں۔ ایک روپیہ سے کم قیمت کا وی پی نہیں بھیجا جاتا۔

کوئٹہ کا زلزلہ قادیان پر گرا نامی مضمون جو سابقہ پرچہ میں شائع کیا گیا تھا۔ بغرض تقسیم اشتہار کی صورت میں شائع کیا جائے گا۔ ناظرین تعداد مطلوبہ سے اطلاع دیں۔ (منیجر)

یتھارتھ پرکاش یہ کتاب رادھا سوامی سنگت کے گدی نشین نے لکھی اور شائع کی ہے۔ کتاب کا مضمون ہے سوامی دیانند اور آریوں کی تحریرات متعلقہ غیر مذاہب کا جواب جو مصنف کتاب نے اپنے طریق پر دیا ہے۔ اس کتاب سے آریوں میں بڑی بے چینی پیدا ہوئی ہے۔ آریہ اخباروں نے اسپر بڑے ناراضگی کے مضامین لکھے ہیں۔ کتاب قابل دید ہے۔ زبان تو اردو ہے مگر ہندی کے الفاظ کا بے ضرورت داخلہ غیر موزوں ہوگیا ہے۔ کاغذ، طباعت وغیرہ بہت اچھی ہے۔ قیمت دو روپے۔ ملنے کا پتہ:۔

دفتر اخبار "پریم پرچارک" دیال باغ آگرہ

تلاش عزیز میرا بھائی عبدالکریم جو پہلے مدرسہ رحمانیہ دہلی میں پڑھتا تھا عرصہ سے لاپتہ ہے اس کا باپ (نور احمد صاحب) سخت بیمار ہے اسکو ہر وقت یاد کرتا ہے۔ اگر وہ اس نوٹ کو دیکھے تو خود اطلاع دے۔ یا اس کا کوئی دوست اطلاع دے تو خدا اجر پائے۔ میرا پتہ:۔ عبدالحمید معرفت ایم۔ اے۔ واحد

—— انگلستان کے مشہور نومسلم لیڈر لارڈ ہیڈلے انتقال کر گئے۔ انا للہ۔

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۶- ربیع الاول ۱۳۵۴ھ

اہل حدیث حدیث کے مخالف ہیں؟

(۳)

معذرت ”وہابیت پربہتان“ کا نمبر اول اہلحدیث ۷ جون میں درج ہوکر بوجہ گم ہوجانے رسالہ مردودہ کے سلسلہ ترک کیا گیا تھا۔ اب رسالہ مذکورہ مل گیا ہے۔ چونکہ دوسرا سلسلہ اسی قسم کا شروع ہوچکا ہے۔ اس لئے اس کے ختم ہونے پر ۷ جون والا سلسلہ پورا کیا جائیگا۔ انشاء اللہ۔

گذشتہ پرچوں میں اس سلسلے کے دو نمبر درج ہوچکے ہیں۔ آج تیسرا نمبر درج ہوتا ہے۔ معترض نے حدیث سوم مرقومہ ”اہلحدیث“ مورخہ ۱۴ جون سے ایک نتیجہ نکالا ہے جو اس کے الفاظ میں یہ ہے:-

”وہابی حنفیوں کو پیر پرست مشرک بدعتی کہتے ہیں۔ حضور تو یہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ خوف نہیں کہ تم میرے بعد شرک کروگے۔ شرک تو تم نہ کروگے ہاں یہ خوف ہے کہ تم آپس میں فخر اور بڑائی کروگے۔ وہابیوں نے اس حدیث کا خلاف کیا اور اس کو نہ مانا کہہ دیا کہ حنفی شرک کرتے ہیں۔ حضور تو فرمائیں کہ شرک نہیں ہوگا اور یہ کہتے ہیں کہ نہیں ہوتا ہے یا ہوگا۔ کرنا حدیث کا خلاف، نام رکھنا اپنا اہل حدیث۔ وہی مثال ہوئی جیسے کسی نے کتے کا نام موتی رکھ لیا!“

(الفقیہ امرتسر ص۳ ۲۱ مئی ۳۵ء)

اہلحدیث حدیث کو نہ سمجھ کر جو بھی اعتراض کریں اس مثال کے ماتحت ہے جو عرب کہا کرتے ہیں۔

مَنْ جَھِلَ شَیْئًا عَادَاہُ

بے سمجھی ملاحظہ ہو۔ حضور خاص صحابہ کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں میں تم سے اس بات کا خوف نہیں کرتا کہ تم شرک کروگے۔ اس سے نتیجہ نکالتے ہیں کہ ہم قبور پرست مشرک نہیں۔ حالانکہ ایسے قبور پرستوں کی بابت صاف الفاظ میں ارشاد آچکا ہے وہ بھی سُن لو۔

چند (جدید الاسلام) لوگوں نے عرض کیا۔ حضور ہمارے لئے درخت ذات انواط بنا دیجئے جیسا کہ مشرکوں کا ہے۔ حضور نے فرمایا:-

ھذا کما قال قوم موسیٰ اجعل لنا الٰھاً کما لھم آلھۃ والذی نفسی بیدہ لترکبن سنن من کان قبلکم۔ (ترمذی)

یعنی فرمایا ذات انواط (درخت) کی بابت تمہارا سوال ایسا ہی ہے جیسا بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ کو کہا تھا ہمارے لئے بھی کوئی معبود بنا دے جیسا ان (مشرکوں) کے معبود ہیں۔ پھر حضور نے قسم کھا کر فرمایا تم پچھلے مسلمان (یہاں اہل سنت کہلانے والے مسلمان) پہلے لوگوں کے طریقوں پر چلوگے یعنی شرک میں مبتلا ہوجاؤگے۔ چنانچہ جو کوئی ثبوت لینا ہو تو پیر جماعت علی وغیرہ کے مریدوں کو پیر کے آگے سجدہ کرتے دیکھو۔ یا لاہور میں حضرت علی ہجویری کے مزار پر یا ملتان میں بہاء الحق کے مزار پر بچشم خود ملاحظہ کرو۔ پھر ان سے پوچھو کہ تم حنفی ہو یا وہابی؟

ناظرین کرام! ہم اہل حدیث کل حدیثوں کو مانتے ہیں اور معترضین بعض کو چھوڑتے ہیں۔ اس لئے انکے حق میں یہ آیت صادق ہے:-

اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْکِتٰبِ وَتَکْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ

حدیث چہارم عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ قال بعثت بجوامع الکلم ونصرت بالرعب وبینا انا نائم رایتنی* اتیت بمفاتح خزائن الارض فوضعت فی یدی (بخاری ص۱۰۸۰)

(ترجمہ) یعنی ابوہریرہ نے فرمایا کہ تحقیق رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ دیا گیا میں جوامع الکلم اور مدد دیا گیا میں ساتھ رعب کے اور میں سویا ہوا تھا اور میرے ہاتھ میں تمام زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئیں۔

وہابی اس حدیث کو بھی نہیں مانتے۔ یہ حدیث بخاری ص۱۰۸۰ میں بھی ہے۔“ (الفقیہ حوالہ مذکور)

اہلحدیث اس حدیث کی تشریح ہم پہلے کرچکے ہیں مطلب اس کا یہ ہے کہ علم الٰہی میں جتنے ممالک مفتوح ہوکر امت محمدیہ کے زیر نگیں آئے تھے۔ عالم کشف میں ان ممالک کی بابت خدا کی طرف سے اطلاع دی گئی کہ یہ ممالک آپ کی امت کو ملیں گے اسی لئے حضور علیہ السلام نے فرمایا:-

لتفتحنھا عصابۃ من المسلمین (مسلم)

”ایک گروہ اہل اسلام کا ان ممالک کو فتح کریگا۔“

دنیا میں تاریخ اسلام اگر مٹ نہیں گئی یا ہمارے مخاطب کو تاریخ اسلام کا فی الجملہ علم ہے تو وہ شہادت دے سکتے ہیں کہ مصر، فلسطین، طرابلس، ایران،

رحمۃ للعالمین۔ آنحضرت صلعم کی مستند سوانح عمری۔ (۱۷۱) [illegible]

* ایسا ہی مرقوم ہے ۱۲

ahmadimuslim.de

افغانستان، ہندوستان وغیرہ ممالک کب فتح ہوئے یہ بھی بتا سکتے ہیں کہ دنیا کے بہت سے ممالک ہیں جو ابھی نظم اسلامی کے ماتحت نہیں ہوئے تو کیا یہ فرمان ان ممالک کو بھی شامل ہے؟ اگر ہے تو غلط ہوا۔ شیریں رکھو تو جواب بتائیں کہ

یہ ارشاد تنفیہ جملہ کی صورت میں ہے وھی فی قوۃ الجزئیۃ۔

پس اہل حدیث تو حدیث کو ایسی طرح مانتے ہیں کہ قرآن کریم اور دوسری صحیح حدیثوں سے متعارض نہیں ہوتی مگر آپ جیسے رسمی حنفی ایسی طرح مانتے ہیں کہ حدیث کے منکرین کو حدیث کی تکذیب کا کافی سواد مل سکے۔ کیا یہ سچ ہے سے

ہوئے تم دوست جس کے دشمن اس کا آسماں کیوں ہو؟

حدیث پنجم ابوہریرہ سے بعد بیان کرنے حدیث کے یہ الفاظ مروی ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فاعلموا ان الارض للہ ورسولہ (بخاری باب اخراج یہود من جزیرۃ العرب) یعنی زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔ وہابی اس حدیث کو بھی نہیں مانتے۔ کہتے ہیں کہ نبی کسی چیز کا مالک نہیں حتیٰ کہ اپنی جان کا بھی مالک نہیں۔ حضور تو کہیں کہ میں زمین کل کا مالک ہوں۔ یہ کہیں کسی چیز کے مالک نہیں۔ بتاؤ یہ لوگ اہل حدیث ہیں یا منکر حدیث؟" (حوالہ مذکور)

جواب بے چارے وہابی تو وہی کہتے ہیں جو "وہاب" کہتا ہے۔ ہم بتا چکے ہیں کہ ہم ہر حدیث کی تشریح کرنے میں دو اصولوں کو ملحوظ رکھا کرتے ہیں۔ (۱) قرآن مجید کے خلاف نہ ہو جائے۔ (۲) کسی دوسری صحیح حدیث کے خلاف نہ ہو جائے۔ پس سنئے۔ اس حدیث کے ساتھ ہم بکثرت آیات قرآنیہ کو ملحوظ رکھتے ہیں۔ منجملہ ایک یہ ہے۔

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ۔

اے نبی تو کہہ کہ اے اللہ ملک کے مالک جسے تو چاہتا ہے ملک دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے چھین لیتا ہے الخ۔

بتائیے اصل مالک کون ہوا۔ قُل کا مخاطب یا اللہ۔

ناظرین کرام! ہمیں حیرت ہوتی ہے کہ یہ لوگ احادیث کو بے سمجھے کیوں پیش کر دیتے ہیں۔ کیوں نہیں مدرسہ دیوبند وغیرہ میں جا کر دورہ حدیث شریف میں شریک ہو جاتے، تاکہ دیوبند میں شریک ہونے سے کم سے کم حنفی مذہب کے مطابق تو حدیث کو سمجھ لیں۔ دور دور سے سوامی دیانند کی طرح حدیثوں پر پتھر نہ پھینکو۔ جس سے منکرین حدیث کو انکار حدیث کا بہانہ مل جائے۔ اور وہ تمہیں مخاطب کر کے کہیں سے

اے بادِ صبا ایں ہمہ آوردۂ تست

پس اس حدیث میں للہ ورسولہ کے یہ معنی ہیں کہ اصل مالک زمین کا اللہ ہے اس کے دینے سے رسول ہے۔ جیسے اصل مالک سب چیزوں کا اللہ ہے اس کے دینے سے ہم ہیں۔ قرآنی شہادت سنو!

وَمَا بِكُمْ مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ (باقی)

قادیانی مشن

جدید نبی کا اعلان

ہمارے ناظرین مولوی فضل احمدی ساکن چنگا بنگیال ضلع راولپنڈی پنجاب کو جانتے ہونگے جنہوں نے مرزا صاحب قادیانی کی ارادت مندی میں (بزعم خود) درجہ نبوت پایا ہے۔ آپ بھی باتباع مرزا صاحب متوفی دنیا کی تباہی کے الہامات بکثرت کیا کرتے ہیں۔ حال میں جو کوئٹہ بلوچستان میں زلزلہ آیا ہے موصوف کا دعوے ہے کہ ہم نے اس کی بابت پہلے ہی اعلان کر دیا تھا۔ اسی اعلان میں مزید اعلان فرماتے ہیں جو صرف ہندوستانیوں کی دلچسپی کا نہیں بلکہ ساری دنیا کے لئے اس میں دلچسپی ہے۔ وہ یہ ہے کہ:۔

مورخہ ۳۔ جون ۱۹۳۱ء کو خدا تعالےٰ نے غربی ممالک کے متعلق ایک قافیہ دار فقرہ میں یہ خبر فرمائی یہ آئندہ کے لئے خبر ہے۔

"غربی دنیا مٹ جائے گی دیکھ لینا دوستو"۔

مورخہ ۶ جون کو میں نے خدا تعالےٰ کے حضور میں یہ عرض کی کہ آیا یہ قومیں اسلام کی طرف آئیں گی یا نہیں؟ اور پھر عرض کی گئی کہ ان کو اسلام میں لانے کی کتنی مہلت عطا فرمائی گئی۔ اس کا جواب خدا تعالےٰ نے عربی زبان کے لہجہ میں بالفاظ ذیل مرحمت فرمایا۔

عشرین سنۃ یعنی بیس سال کے عرصہ کے اندر اسلام میں آگئے۔ تو یہ ممالک بچ جائینگے۔ ورنہ فنا کئے جائیں گے۔ پہاڑ اڑیں گے اور سمندر اوچھل پڑیگا۔" (ص۳)

اہلحدیث دنیا سے مراد سارا یورپ ہے جو ہندوستان بلکہ ایشیا سے مغرب کی جانب ہے۔ اس لئے یہ الہام ایسا ہے کہ دنیا ساری کو اس سے دلچسپی ہے۔ کیونکہ یورپ کی صنعت وحرفت سے ایشیا ایسا دبا ہوا ہے کہ مجال دم زدن نہیں رکھتا۔ اس لئے اس کے منہ سے ہر وقت نکلتا ہے سے

اک زمانہ ہے ستم دیدہ فلک کے ہاتھ سے
یہ ہنڈولا بھی کبھی زیر و زبر ہو جائے گا

اس الہام کو ہوئے چار سال تو ہو گئے باقی رہے ۱۶ سال۔ سو اللہ کو علم ہے کہ یورپ جدید نبی کو مان کر بچ رہتا ہے یا انکار کر کے تباہ ہو جاتا ہے۔ خدا ہمارے ملک کو محفوظ رکھے۔

سیرۃ ابن ہشام، آنحضرت صلعم کی سب سے پہلی (۴۶۲) [illegible]

ahmadimuslim.de

اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی

(از قلم مولوی عبد اللہ ثانی امرتسری)

شیخ سعدی شیرازی مرحوم کا قول ہے ؎

گل است سعدی ولے درچشم دشمناں خار است

سعدی تو پھول ہے لیکن دشمنوں کی آنکھ میں کانٹا ہے۔ یہی حالت شیعہ حضرات کی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حق میں ہے۔ نبی برحق حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحبت یافتہ مسلمان مرد وزن گلزار اسلام کے پھول ہیں لیکن تبرائی فرقہ کی آنکھ میں کانٹے کی طرح کھٹکتے ہیں۔ ان کا ہر ایک قول و فعل خواہ وہ کتنی ہی بہتری و مصلحت پر مبنی ہو یہ ضرور بری نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ بعثت محمدیہ سے قبل بھی کچھ لوگ کہا کرتے تھے

ما نرٰک اتبعک الا الذین ھم اراذلنا بادی الرائی ہمیں تیرے تابعدار رذیل اور بے سمجھ لوگ دکھائی دیتے ہیں۔

اسی کا نمونہ آج کل بھی موجود ہے۔ چنانچہ شیعہ رسالہ اصلاح" میں علمائے اہل سنت سے سوال کے عنوان کے ماتحت ایک حدیث لکھی ہے۔ اور اُس پر صدیقہ (حرم رسول) کا تعامل ذکر کرتے ہوئے مضمون نگار کو بہت دور کی سوجھی ہے اور اس کو بہت مشکل پڑی ہے جس کے حل کے لئے اسے علماء اہل سنت کے آستانہ پر جبہ سائی کرنی پڑی ہے چنانچہ لکھتا ہے :-

"حضرات علماء اہلسنت براہ کرم حسب ذیل حدیث کے مطلب سے مطلع فرمائیں۔ عن عمر بن مخراق قال مر علے عائشۃ رجل ذو ھیئۃ وھی تاکل فدعتہ فقعد معھا ومر آخر فاعطتہ کسرۃ فقیل لھا فقالت امرنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان ننزل الناس منازلھم۔ عمر بن مخراق کہتے تھے کہ حضرت عائشہ کے سامنے سے ایک شان دار خوش وضع مرد گزرا۔ اس وقت آپ کھانا کھاتی تھیں۔ اُس کو دیکھتے ہی آپ نے اپنے پاس بلا لیا وہ چلا آیا اور آپ کے پاس ہی بیٹھا۔ اور دوسرا مرد گزرا اس کو آپ نے ایک ٹکڑا دے دیا۔ لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی کہ اس خوش وضع آدمی کو اپنے پاس کیوں بٹھایا اور اس دوسرے مرد کو (جو غالباً خوش وضع نہیں تھا) روٹی کا ٹکڑا کیوں دیا۔ تو آپ نے جواب دیا کہ حضرت رسول خدا صلعم نے ہمیں حکم دیا ہے کہ لوگوں کے ساتھ ان کے درجہ کے مطابق برتاؤ کیا کریں۔ (منتخب کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۱۵۹) سوال یہ ہے کہ اُس خوش وضع مرد کو جناب عائشہ نے اپنے پاس کیوں بلایا۔ کس غرض سے اپنے ساتھ اس کو بٹھایا اور کس مطلب سے اپنے ہمراہ کھانا کھلایا؟ وہ یقیناً نامحرم تھا۔ جس کو دیکھنا جس سے بات کرنا۔ جس کے پاس بیٹھنا۔ جس کے ساتھ کھانا کھانا آپ کو کسی طرح جائز نہیں تھا۔ (محمد باقر)

(رسالہ اصلاح صفحہ ۳۷ نمبر ۱ جلد ۳۹)

معترض کو اعتراض کرنے کے لئے بہت دور جانا پڑا اور بقول اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی آپ کو کنز العمال کا مطالعہ کرنا پڑا۔ جس میں سے آپ کو خطیب بغدادی کی کتاب المتفق کا حوالہ ملا۔ غالباً اس ملک میں موجود نہیں ہے۔ حدیث مرقومہ کا اصل مخرج ابوداؤد ہے۔ خود صاحب کنز العمال نے ابوداؤد کا حوالہ دے رکھا ہے۔ اس لئے واقعہ کی تحقیق کرنے کے لئے ابوداؤد کا دیکھنا ضروری ہے ابوداؤد کی روائت یوں آئی ہے۔

ان عائشۃ مر بھا سائل فاعطتہ کسرۃ ومر بھا رجل علیہ ثیاب وھیئۃ فاقعدتہ فاکل فقیل لھا فی ذالک فقالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انزلوا الناس منازلھم (ابوداؤد)

یعنی حضرت عائشہ کے پاس ایک سائل آیا آپ نے اس کو روٹی کا ٹکڑا دیدیا۔ ایک اور شریف لباس میں ملبوس اور بزرگانہ شکل کا آدمی گذرا تو آپ نے اس کو حکم دے کر بٹھا لیا تو اس نے بھی کھانا کھایا۔ آپ سے اس فرق کی وجہ دریافت ہوئی تو کہا کہ ہادی محترم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدائت ہے کہ ہر ایک سے اس کے مرتبہ کے مطابق سلوک کیا کرو۔ (عون المعبود صفحہ ۱۸۴ جلد ۴)

باقی رہا آپ کا کہنا کہ دوسرا شخص (جو غالباً خوش وضع نہ تھا) سو ایسے قول کا قائل غالباً انہیں میں سے ایک ہے جو اپنی ماؤں کے حق میں بدگو اور بدظن ہوتے ہیں۔ ہمیں تو حکم ہے۔ اَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ

پس مطلب روائت کا صاف ہے کہ معمولی سائل کو روٹی کا ٹکڑا دیکر رخصت کیا، صاحب وجاہت کو ڈیوڑھی میں بٹھا کر پیٹ بھر کر کھانا کھلایا،

ایسے واقعات ہمیں بھی پیش آتے ہیں۔ ہم بھی بتوفیقہ تعالیٰ اس پر عمل کرتے ہیں۔

خدا بدظنوں کو نیک ظن دے۔

خلافت محمدیہ مصنفہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب۔ اس رسالہ میں مسئلہ خلافت اصحاب ثلاثہ کو ثابت کرکے قرآن مجید سے ان کے مومن اور متقی ہونے پر عالمانہ استدلال کیا گیا ہے اور مسئلہ باغ فدک پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت صرف ۴ر

خلافت رسالہ۔ اس میں خلافت اصحاب ثلاثہ کو نہائت دلچسپ اور جدید انداز میں ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت صرف ۱ر

ملنے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

رسالہ محمدیہ۔ اردو ترجمہ جو مصنف حضرت مجدد الف ثانی (۳) مرتبہ شیعوں کی رد میں ... (منیجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

جمعیۃ تنظیم پنجاب

پنجاب میں چند افراد اہل حدیث نے تنظیم کی بنیاد رکھی۔ جس کی صورت ان کی سمجھ میں یہ آئی۔ کہ ایک شخص کو امیر بنائیں۔ چنانچہ انہوں نے ایک بزرگ کو امیر بنایا جو میرے نزدیک خود بنانے والوں کے دلوں میں بھی اس منصب جلیل کے متحمل نہیں۔ پھر ان بنانے والوں نے اپنے فعل کو یہاں تک مستحسن قرار دیا کہ اعلان کرنے لگے کہ جو کوئی اس امیر کو نہ مانے گا وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔ جب اس پر اعتراض ہؤا تو انہوں نے اپنے امیر کو محض امیر سفر کی طرح قرار دیا۔ میں نے ابتدا میں اظہار رائے کر دیا تھا پھر میں خاموش رہا اس نیت سے کہ چند آدمی اگر اسی طرح مل سکتے ہیں تو ملیں۔ حال میں ایک اشتہار سرخ کاغذ کا میرے پاس کلکتہ سے آیا۔ بھیجنے والے نے مجھ سے سوال بھی کیا ہے۔ لکھا ہے کہ مولوی یوسف امرتسری نائب امیر کے مدعی ہو کر لوگوں کو امارت میں لاتے ہیں اور بڑے بڑے علماء کی منظوری کے دستخط (خصوصاً آپ کے دستخط) دکھاتے ہیں۔ بلکہ سلطان ابن سعود کا خط دکھا کر کہتے ہیں کہ :-

"سلطان امیر مان کر بیعت ہو گئے ہیں"

ہم لوگ کیا کریں۔ ہم کو اصل حال سے اطلاع دیجئے۔ اخبار اہلحدیث میں شائع کر دیجئے۔ (خریدار اہلحدیث نمبر ۱۰۵۲۳)

اصل بات یہ ہے کہ جس مجلس میں یہ تجویز پیش ہوئی تھی میں بھی اس میں تھا۔ میں نے قریباً دو گھنٹے اس کی مخالفت کی۔ مگر جن لوگوں نے پیشتر ہی سمجھوتہ کر رکھا تھا انہوں نے میری بات نہ سنی۔ میں نے پھر بھی انکار ہی رکھا۔ بڑی وجہ یہ تھی کہ جس صاحب کو امیر بنایا ہے وہ اس منصب کے بوجھ کے متحمل نہیں کہ جماعت کی راہ نمائی دین میں یا دنیا میں کر سکیں۔ وہ بالکل کم گو عبادت گذار شخص ہیں۔ اس لئے جب کبھی اس جماعت کا شوریٰ ہوتا ہے امیر سے کوئی حکم نہیں لیا جاتا۔ ممبران آپس میں فیصلہ کر لیتے ہیں۔ بس اصل وجہ میرے انکار کی یہ ہے کہ میں اس بزرگ کو اس بوجھ کا متحمل نہیں دیکھتا۔

حلفی بیان میں اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں کہ سید محمد شریف صاحب امیر جماعت تنظیمیہ نے مجھ سے کہا کہ یہ لوگ میری تو مانتے نہیں میں کہتا ہوں کہ میں اس عہدے کو چھوڑتا ہوں تو یہ مجھ سے کہتے ہیں تم کافر ہو جاؤ گے۔ (کیا عجیب امارت ہے) اس لئے یہ امیری نہیں ہے محض ایک ڈھونگ اور نقل ہے۔ رہا سلطانی خط۔ اس کی بابت بھی سید محمد شریف صاحب نے اثناء گفتگو میں مجھ سے بیان کیا کہ یہ لوگ سلطانی خط کا عکس دکھاتے پھرتے ہیں میرا خط بھی ساتھ دکھا دیتے تو لوگوں کو غلطی نہ لگتی۔ فرمایا۔ میں نے بوساطت مولوی عبد الواحد صاحب غزنوی سلطان المعظم کو خط لکھا تھا کہ "میں نے آپ سے بیعت کی ہے"

انہوں نے لکھا :-

"ہم تمہاری بیعت قبول کرتے ہیں"

ان دونوں خطوں کو ملا کر پڑھا جائے تو کوئی نادان سے نادان بھی یہ نہ کہیگا کہ سلطان المعظم نے شاہ صاحب سے بیعت کی ہے۔

نوٹ جس صورت کی بیعت شاہ صاحب نے سلطان المعظم سے کی ہے اس قسم کی بیعت تو سینکڑوں بنگالی کر آئے ہوئے ہیں۔ اس بیعت کا مطلب ان کی نیت کے ماتحت یہ ہوتا ہے کہ ہم تابعدار ہیں۔ نہ یہ کہ ہم آپ کے نائب ہیں۔ تابع اور نائب میں بہت فرق ہے۔

مختصر یہ کہ میری رائے اس سلسلہ کی بابت یہ ہے کہ یہ جماعت اپنے امیر کو عملی طور پر امیر نہیں جانتی۔ نہ وہ امیر بننا جانتے ہیں۔ کوئی کام بھی نہیں کرتے نہ کرنا جانتے ہیں۔

مثال کے طور پر اظہار کرتا ہوں۔ گلہ یا شکایت مقصود نہیں۔

مارچ ۱۹۳۴ء کو امرتسر میں ان کا عام جلسہ ہوا۔ جس میں کئی ایک تقریریں ہوئیں۔ اس امارت کے لئے آیات اور احادیث پڑھی گئیں۔ رزولیوشن پاس ہوئے۔ اس کے بعد ایسے گم ہوئے کہ نداءِ برنخواست یہاں تک کہ اس جلسہ کی رپورٹ بھی شائع نہ ہوئی، نہ حساب کتاب ظاہر ہوا۔ بعض لوگوں نے غبن کا الزام بھی لگایا۔ تاہم نہ کوئی مجلس محاسبہ بیٹھی، نہ کوئی محاسب مقرر ہوا، نہ کسی اصلی یا فرضی محاسب کی رپورٹ شائع ہوئی۔ ہمدرد اصحاب متحیر تھے کہ جلسہ کرنے سے انجمنوں میں حرکت پیدا ہوتی ہے۔ یہ کیسا جلسہ ہے کہ پہلی حرکت بھی سکون سے بدل گئی۔

مطالبہ چونکہ جماعتی کام ہے۔ اس لئے ہمارے سائلین امیر یا نائب امیر سے دریافت کریں کہ پانچ سال کے طویل عرصہ میں انہوں نے عملی کام کیا کیا پھر ہم بتائیں گے کہ ان کا بتایا ہوا کام، کام نہیں۔ محض ڈھونگ ہے۔

معذرت میں کسی مصلحت سے اس سلسلہ کو اس کی حالت پر چھوڑ چکا تھا مگر مولوی یوسف کی کاروائی سے مجھے کہنا پڑا ؎

ہوئے تم دوست جس کے دشمن اسکا آسماں کیوں ہو

پنجابی مثلث

آج کل پنجاب میں قادیان ہی کا تذکرہ ہر ایک انسان کے زبان زد ہے۔ مسلمان قوم اس وقت قادیان کے بارے میں تین قسموں میں یا مثلث کے تین ضلعوں میں منقسم ہے۔ ایک مرزائی جو کھلم کھلا مرزا کو مسیح موعود اور مجدد وغیرہ مانتے ہیں۔ دوسرے مخالفین مرزا احرار وغیرہ جو مرزا صاحب قادیانی کو

ahmadimuslim.de

مع اتباع مرزا کے کافر قرار دیتے ہیں۔
تیسرا گروہ یا اشخاص وہ ہیں جو کفر میں تو اختلاف نہیں کرتے مگر احرار کی سخت مخالفت کرتے ہیں اور سخت توہین کرتے ہیں۔ اس گروہ کے سرگروہ سید حبیب شاہ صاحب مالک اخبار روزنامہ "سیاست" لاہور ہیں جو احرار کے حق میں مرزائیوں سے زیادہ بدگو ہیں۔ دیکھیں مسلمانوں کا یہ مثلث کب تک قائم رہتا ہے۔

اللھم اھدنا لما تحب و ترضیٰ

ویدوں کے مصنف

(از قلم پنڈت آتمانند جی ست دہرم منڈل بٹالہ ضلع گورداسپور)

(۲)

پنڈت آتمانند جی اس مسئلے کی تحقیق کر رہے ہیں کہ ویدوں کے مصنف کون ہیں۔ گذشتہ نمبر میں کچھ حصہ درج ہو چکا ہے۔ آج دوسرا حصہ درج ہے۔ (مدیر)

اور سنئے کہ شت پتھ براہمن ۱۱۔۵۔۱۔۱۰ میں لکھا ہے کہ راجہ پرورا اور اروشی کے سمواد والا سوکت ۱۵ منتروں کا ہے لیکن رگوید ۱۰۔۹۵ میں آج کل ۱۸ منتر پائے جاتے ہیں۔

سام وید میں ایک حصہ صریحاً برہمن گرنتھوں کا ہے۔ آریہ سماجی ریسرچ سکالر پنڈت بھگوت دت جی بی۔اے بھی اپنی تصنیف اے ہسٹری آف ویدک برہمناز صفحہ ۴۰ و ۵۰ پر تسلیم کرتے ہیں کہ

"موجودہ ویدوں میں بعض حصے ایسے ہیں جنکے بارہ میں فخیہ سے کہا جا سکتا ہے کہ وہ منشیہ کرت (انسانی تصانیف) ہیں۔"

نیز صفحہ ۴۳ و ۴۴ پر تسلیم کرتے ہیں کہ:۔

"موجودہ اتھروید بالکل مہابھارت کے وقت ظہور میں آیا۔"

نیز صفحہ ۶۹۔۸۰ ۲۲۹۔۲۵۳ وغیرہ کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ بقول پنڈت بھگوت دت جی ریسرچ سکالر

"وہ سب رشی جن پر وید نازل ہوئے مہابھارت کے وقت میں ہوئے ہیں۔"

گویا ویدوں کو بنے عرصہ تقریباً پانچ ہزار سال کا گزرا ہے۔ صفحہ ۱۱ پر پنڈت بھگوت دت جی بی۔اے سام وید کے متعلق لکھتے ہیں کہ:۔

"اس میں کچھ منترانیہ (دیگر) براہمنوں سے ہی لئے گئے ہیں۔" وغیرہ۔

بدوملی میں میرے اعتراض کو آریہ سماجی پنڈت بھگوت دت جی ریسرچ سکالر نے تسلیم کیا کہ اتھروید میں ۴۷۴ منتر زمانہ مہابھارت کے بعد بنا کر ملائے گئے ہیں۔ مہاشہ وشوناتھ جی ایم۔اے مجھے مزید صلاح دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:۔

"میرے بھرا آتما وید سمبندھی گیان کے لئے نرکت کا پڑھنا نہایت لازمی ہے۔"

لیجئے مہاشہ جی اب نرکت سے تحریف کا ثبوت سن لیجئے نرکت ۳۔۴ میں اتھروید ۱۔۱۷۔۱ کو یوں لکھا ہے کہ:۔ "اموریا ینتی جامیہ سروا لوہت واس سہ۔ ابھراترا او یوشاس تشٹھنتی ہت ورتمنہ۔"

اور پیپلپہ شاخ میں بھی ذرا سی تحریف اور تفریق "یوش تس" ہت ورچہ" کے ساتھ اسی طرح لکھا ہے لیکن موجودہ اتھروید میں یوں پایا جاتا ہے:۔

"اموریا ینتی یوشتو ہرا لوہت واس سہ۔ ابھراتا اوجائیس تشٹھنتو ہت ورچسہ۔"

دیکھئے نرکت کار کے وقت سے لیکر آج تک کتنی تبدیلی و تحریف واقع ہو چکی ہے۔

نیز نرکت ۳۔۴ میں یہ منتر لکھا ہے جو موجودہ چاروں ویدوں میں کہیں نہیں ملتا۔ جو یہ ہے:۔

"انگدانگد ادسم بھوسی ہردیا دھی جائسے۔ آتما ویٔی پترنا ماسی سہ جیو شرد: شتم۔"

بخوف طوالت اتنا ہی کافی سمجھ کر مہاشہ جی سے پوچھتا ہوں کہ کیوں جی! یہ تحریف اور کمی بیشی نہیں تو کیا ہے۔ میرے جھنڈے جی آپ کو یہ دلیری کہاں سے ملی اور کس نے دی کہ

"شروع دن سے لیکر آج تک ان (ویدوں) میں ایک شوشہ تک کی کمی بیشی نہیں ہوئی۔"

کیا آپ بھول گئے تھے کہ "المسیح" ابھی زندہ موجود ہے وہ ایسی گت بنائے گا جو آخر دم تک یاد رہے۔

ورنہ سوامی دیانند کے شائع کردہ یجروید کے ادھیائے ۲۵ کا اڑتالیسواں منتر تو کسی دیگر یجروید سے دکھلا دیجئے؟ آپ کو خود ہی پتہ لگ جائے گا کہ کس طرح تحریف کی گئی ہے۔ مہاشہ جی اپنی ناواقفیت کا مزید ثبوت یوں دیتے ہیں کہ

"اس بات سے دنیا کا کوئی سکالر انکار نہیں کر سکتا کہ اپنشدیں مہابھارت سے پہلے کی بنی ہوئی ہیں ..... براہمن گرنتھ اپنشدوں سے بھی پرانے ہیں۔"

یک نہ شد دو شد۔ اچھا جناب! اگر میں یہ ثابت کر دوں کہ براہمن گرنتھ بھی جنہیں آپ کے سکالر اپنشدوں سے بھی پرانے مانتے ہیں مہابھارت کے مابعد کی تصانیف ہیں تو اپنشدیں تو اور بھی بہت بعد کی تصانیف ماننی پڑیں گی اور چاروں وید بھی مہابھارت کے زمانہ کے عنقریب بنے ہوئے ماننے پڑیں گے۔ پھر تو آپ کی علمیت کا حدود اربعہ غلط ثابت نہ ہو جائیگا؟ اور آپ کی دلیل بھی غلط۔ دیکھئے اور آریہ سماجی تعصب کی عینک لگا کر بھی پڑھئے کہ

شت پتھ براہمن کانڈ ۱۳ پر پاٹھک ۴ انوواک ۳ کنڈکا ۱۔۳۔۴۔۱۱۔۲۲ وغیرہ میں علی الترتیب ارجن کے پوتے اور ویر ابھی منیو کے بیٹے مہاراجہ پریکشت اور ارجن کے پڑپوتے، ویر ابھی منیو کے پوتے اور مہاراجہ پریکشت کے بیٹے مہاراجہ جنمیجے کا نام اور اس کے مشہور یگیہ کا ذکر۔ بھیم سین کا نام۔

(۶۷۵)

ahmadimuslim.de

راجہ کوسلیہ کا نام، دُشینت کے بیٹے بھرت کا نام، اور دھرت راشٹر کا نام پایا جاتا ہے جو سب مہابھارت میں اور بعد ہوئے۔ مثلاً

"जनमेजयं पारिक्षितं याजयां चकार " ॥१॥

ترجمہ۔ پرکشت کے بیٹے جنمیجے نے یگیہ کیا۔

بھیم سین نے بھی ایسا ہی کیا۔

" भीमसेनमेते एवं " ३

" कौसल्यो राजा तदेतद्गा-थयाभि गीतम् ॥४॥

ترجمہ۔ راجہ کوسلیا نے اس کہانی کو سنا۔

"भरतो दौः ष्यन्ति यमुना मनु गंगायां "

ترجمہ۔ دشنیئت کا بیٹا بھرت جمنا اور گنگا پر گیا۔

"शतानीको धृतराष्ट्रस्य मेध्यमादाय "

ترجمہ (نکل کا بیٹا) شتانیک دھرت راشٹر کے یگیہ میں گیا؛ نیز شت پتھ براہمن ۱۴-۱-۵-۴ - اور ۲ میں لکھا ہے کہ

" मैत्रेयीति होवाच याज्ञव-ल्क्यः ।१।
सा होवाच मैत्रेयी "॥२॥

ترجمہ۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا اے میترئی! .....

وہ میترئی بولی؛ سب سکار مانتے ہیں کہ میتری کا خاوند یاگیہ ولکیہ رشی جس کا ذکر برہدارنیک اُپنشد ۴-۵-۱ میں بھی یوں لکھا ہے کہ

" अथ ह याज्ञ वल्क्यस्य द्वे भार्ये बभूव तु मैत्रेयी च कात्यायनीच "

ترجمہ۔ یاگیہ ولکیہ کی دو بیویاں تھیں۔ میترئی اور کاتیائنی۔

نیز رشی ویدویاس کا شاگرد تھا جیسا کہ یجروید بھاشیہ کے شروع صفحہ پر ہی دھر آچاریہ جی لکھتے ہیں کہ

" तत्र व्यास शिष्यो वैशम्पायनो याज्ञवल्क्यादिभ्यः स्वशिष्येभ्यो यजर्वेदमध्यापयत् "

ترجمہ۔ تب ویاس نے اپنے شاگردوں ویشمپائن یاگیہ ولکیہ وغیرہ ہم کو یجروید پڑھایا۔

چھانددگیہ اُپنشد ۳-۱۷-۶ میں بھی دیوکی پُتر کرشن کا ذکر پایا جاتا ہے۔

"कृष्णाय देवकी पुत्राय "

براہمن گرنتھ اور اپنشدوں اور بے چارے اتھروید کا تو ذکر ہی کیا؟ خود رگوید بھی جو سب سے پرانا مانا جاتا ہے زمانۂ مہابھارت کی تصنیف ہے کیونکہ رگوید منڈل ۱۰ شوکت ۹۸ میں مہابھارت کے ہیرو اعظم بھیشم پتامہ کے باپ شنتنو اور تایا دیواپی اور دادا رشی سین راجہ کا حال لکھا ہے۔ چنانچہ نرکت ۲-۱۰ میں اس رگ وید شوکت کے متعلق مہامنی یاسک آچاریہ جی لکھتے ہیں کہ:۔

"اس میں اتہاس کہتے ہیں۔ رشی شین کا پُتر دیواپی اور شنتنو دونو کرو بنسی بھائی ہوئے ہیں۔ شنتنو جو دونو میں چھوٹا تھا اُسی نے (اپنا) ابھی شیک کیا (راجہ بنا) دوسرا دیواپی تپ (ریاضت) میں لگ گیا۔ اُس سے شنتنو کے راجیہ میں بارہ برس میگھ (مینہ) نہ برسا۔ اُسے براہمنوں نے کہا۔ تو نے ادھرم کیا ہے کہ بڑے بھائی کو اُلانگھ کر ابھی شیک (راج تلک) لیا ہے۔ اس سے تیرے (راجیہ میں) دیو نہیں برستا ہے۔ تب شنتنو نے دیواپی کو راجیہ دینا چاہا۔ دیواپی نے اُسے کہا تیرا پروہت ہونگا۔ اور تجھے یگیہ کراؤں گا (میں اب راجا نہیں ہوں گا۔ راجا آپ ہی رہیں) اُس (دیواپی) کا یہ ورش کام شوکت دور شا کی کامنا والے کا شوکت) ہے اُس (شوکت) کی یہ (رچا۔ منتر) ہے"۔

بلفظہٖ ترجمہ پنڈت راجارام صاحب شاستری)

کیا اب بھی شک ہے کہ رگوید خود بھی مہابھارت کے مابعد کی تصنیف ہے اور انسانوں کا بنایا ہوا ہے۔ کیونکہ اس شوکت کا مصنف رشی بھی دہی دیواپی ابن رشٹی شین لکھا ہے اور اُس کا اُس کے باپ اور چھوٹے بھائی شنتنو کا نام بھی منتر ۵و۷ میں پایا جاتا ہے اور ویدانگ نرکت انہیں کرو بنسی بھی لکھتا ہے ؎

ہرچناں کہ بشوئی پلید تر گردد (باقی)

مسلمان کس طرح زندہ رہ سکتے ہیں

بقلم مولوی محمد عابد صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ رونگنندہ ضلع پرم (برما)

زمانہ بدل رہا ہے قومی تمدن، قومی تہذیب، قومی اخلاق سب کچھ مسلمانوں سے نکل چکا ہے اور جو کچھ باقی ہے اس کے بھی زندہ رہنے کی کوئی امید نہیں ہے۔ بہت جلد وہ کم بخت زمانہ آنے والا ہے کہ جو کچھ اب باقی ہے اُس کو باقی رکھنے والے بھی دنیا سے مٹ چکیں گے اُس وقت صرف نام کے وہ مسلمان رہ جائیں گے جو اسلام اور دین سے بالکل ناواقف ہونگے اور جب اُن سے کہا جائیگا کہ اسلام کی کچھ خدمت کرو تو کہیں گے کہ یہ ہمارا فرض نہیں ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ اسلام کیا ہے اُس وقت وہ مسلمان رہ جائیں گے۔ جو اس لئے مسلمان ہونگے کہ ان کے باپ دادا مسلمان تھے اور خوش قسمتی سے وہ کسی طرح مسلمانوں کے گھر پیدا ہوگئے ہونگے ورنہ کافروں اور ان مسلمانوں میں کوئی فرق نہ ہوگا ایسی حالت اور تباہی اور ادبار میں جو حالت مسلمانوں کی ہوگی وہ اظہر من الشمس ہے۔ اے مسلم کہلانے والو اُس دن کے آنے سے قبل اسلام کو ذلت میں گرفتار ہونے سے قبل اس کا انتظام کرو تاکہ تمہاری آئندہ قوم اور آنے والی نسل تم کو دعائے خیر سے یاد کرے اور تمہارا نام پھر

نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب - مصنفہ جناب مولانا اشرف علی تھانوی - قیمت ۱۲؍ (منیجر اہلحدیث)

عزت سے لیا جاوے ورنہ یقین جانو اُس وقت تم پر کوئی ایک آنسو رونے والا اور تمہاری قبر پر فاتحہ پڑھنے والا نہیں ہوگا نہ یہ معلوم ہوگا کہ اس زمین پر کبھی کوئی قوم مسلمانوں کی آباد تھی۔

مسلمان جو اپنی قوم سے غافل ہو رہے ہیں اور کسی کا کوئی خیال نہیں کرتے اور جو اپنی قوم سے بہت دور ہو کر اس کو مٹنے سے نہیں بچاتے جس کا گناہ تمام قوم کے بڑے اور تعلیم یافتہ اور مالداروں پر ہے جو قوم کے لئے کوئی کوشش نہیں کرتے۔

آج جس طرح بچاوے۔ مرد تعلیم دین سے بہت دور بیٹھے ہیں اُس سے کہیں زیادہ بچاری عورتوں کو ہماری قوم نے جاہل رکھ چھوڑا ہے۔ افسوس سے کہا جاتا ہے کہ جس قوم کے مرد جاہل ہیں عورتوں کا کیا سوال ہو سکتا ہے۔ ہمارے رسول پاک حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے علم کی تاکید مرد، عورت دونوں کو فرمائی ہے۔

آج ہم نے جہاں بہت سے قول خدا و رسول ترک کر دیئے ہیں آج اس ارشاد کو بھی چھوڑ رکھا ہے۔ عورت کو اتنا تو علم حاصل کرنا ضروری ہے کہ وہ خط لکھنا پڑھنا اور مسائل قرآن حدیث اور دینی کتابوں کو پڑھ کر خود سمجھ سکے۔ علم کا شوق ہو اور وہ علم حاصل کرے آج بہت سے لوگ جو جاہل ہیں ان کے ماں باپ کا قصور ہے۔ بچہ اپنے ماں باپ کی دیکھا دیکھی بہت کچھ اچھی یا بری خصلت سیکھ سکتا ہے۔ بچہ بڑا ہو کر جاہل یا بے دین ہو جائے تو اُس کا سب گناہ ماں باپ پر ہوتا ہے اگرچہ جوان ہونے کے بعد بچے پر فرض ہو جاتا ہے کہ وہ عقل سے سوچ سمجھ کر نیک بد میں تمیز کرے یہ کہہ کر کسی طرح کوئی بچ نہیں سکتا کہ ماں باپ نے نہیں سکھایا۔ اس لئے جوان ہو کر اُس پر فرض ہو جاتا ہے کہ علم حاصل کرے اور تمام باتیں سیکھے۔ قیامت میں خدا سب سے یہی سوال کرے گا کہ میں نے قرآن اور رسول بھیجا، پیغمبر بھیجے تم نے عمل کیوں نہیں کیا۔ اچھی بری باتوں کو کیوں نہیں سمجھا۔ اس لئے ہر انسان اپنے عمل کا جواب دہ ہوگا۔ کوئی کسی کو نہ بچائے گا۔ کسی کا ماں باپ یا استاد یا بزرگ کوئی نہیں بچائے گا سوائے عمل کے۔ اگر ہم چاہیں کہ دنیا میں ہم آرام سے رہیں تو ہم کو چاہئے کہ نیک عمل کریں۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج اور جو حکم ہم کو خدا و رسول نے دیا ہے فرض اور سنت پر عمل کریں۔ اگر تمام مسلمان خوف خدا دل میں اور سنت پر عمل کریں اور قوم کی ترقی کی کوشش کرکے ان کو تمام آنے والی مصیبتوں اور تنگدستیوں، جہالت اور عذاب سے بچائیں تو امید ہے کہ مسلمانوں کو پھر وہی دن دیکھنا نصیب ہوگا۔ جو پیغمبر علیہ السلام کے وقت اسلام کی شان تھی اور جس طرح سب مسلمانوں کے نام سے ڈرتے تھے اور اسلام دنیا میں پھیل گیا اور سب دشمنوں پر فتح پائی۔ آمین۔

الصبر والجہاد

(مرقومہ احمد حسین تاجر آہن تعلقہ آرمور ضلع نظام آباد دکن)

حضرات! بے شمار احکامات اسلامی میں سے صرف یہ دو احکام یعنی صبر و جہاد صوری لحاظ سے متضاد و متخالف معلوم ہوتے ہیں۔ چونکہ صبر، سکوت اور جہاد کوشش کا نام ہے۔ بہت ممکن ہے کہ بعض سطحی عقول اور ظاہر بین نظریں ان پُر اسرار متفق المعنی احکام کی اصلیت و ماہیت سے ناواقف رہ کر اس لفظی تضاد کو نقص پر محمول کرنے لگ جائیں۔ یا شبہ کے شکار ہو جائیں۔

لیکن ہم ایسے مشتبہ القلوب حضرات کو مخاطب کرکے بہانگ دہل و ڈنکہ کی چوٹ کہتے ہیں کہ ان مرقومہ احکام صبر و جہاد میں تضاد نہیں بلکہ عین تسلسل اور تطابق ہے اور ان احکام کی خلیج اتنی وسیع ہے کہ جن کی تفصیلی تشریح و وضاحت کے لئے یہ چند صفحات تو درکنار ایک ضخیم دفتر بھی متحمل نہیں ہو سکے گا۔ اور انہی احکام کے دوش زیست قومی و بقائے ملکی کا مدار رکھا گیا ہے جس کے بڑے بڑے سٹیٹس مین مصدق ہی نہیں بلکہ معترف ہیں۔

لیکن اس تریاق زندگی اور اکسیر اخلاق سے وہی لوگ بخوبی مستفید و متمتع ہو سکتے ہیں جو امتیاز حسن و قبیح کی کسوٹی (عقل) پر ان احکام کو پرکھ کر لائحہ عمل بنانے میں ساعی نظر آتے ہیں۔

جب ہم ان احکام کی حقیقت و ماہیت پر سرسری نظر اور معمولی تدبر کو کام میں لاتے ہیں تو صدائے ہاتف ہمارے کانوں میں گونجتی، قدرت للکارتی، فطرت مجبور کرتی اور کہتی ہے کہ اے ابن آدم! تجھ کو بام ترقی پر پہنچانے والے، دنیا میں ایک نمایاں معزز ہستی بنانے والے، عدل و احسان کے سبق سکھانے والے، ذلت کی موت سے بچانیوالے یہی دو احکام صبر و جہاد ہیں۔ جن کا ظاہر علیحدہ مگر باطن ایک ہے۔

(۱) صبر کے لغوی معنی روک کے ہیں۔ شرعی اصطلاح میں صبر اُس روک اور جد و جہد کا نام ہے جو نفس امارہ کو ناجائز خواہشات، بے جا تصرفات سے باز رکھنے اور اپنے آپ کو تحمل بر مصائب و نوائب کا عادی بنانے میں کی جاتی ہیں۔ اس سعید صفت کا ذکر قرآن مجید فرقان حمید میں تقریباً ۹۰ مقامات پر جداگانہ اسلوب میں کیا گیا ہے۔ بنظر تعمق دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ اخلاق عالیہ کو اس صفت فاضلہ سے ایک خاص مناسبت ہے اور اس صفت کا اعلےٰ مقصد تہذیب نفس، تزکیہ روح صفائی قلب ہے

قبل از قبل اس صفت علویہ کا تسلط پیکری قلمرو کے سلطان (قلب) پر ہوتا ہے جو تمام جذبات بشریہ مثلاً غصہ، دلیری، حیا، بیم و رجا، انقباض و انبساط رغبتوں و خواہشوں کا محرک و مبدء ہے

ahmadimuslim.de

رحم و کرم کا دریا، غیظ وغضب کا طوفان اسی سے بپا ہوتا ہے۔

لیکن جب صبر کی صفت اس میں جاگزیں ہوجاتی ہے تو رذالت، شرافت سے خیانت، امانت سے، انتقام، عفو سے مبدل ہوجاتا ہے جس کے باعث جذبات بہیمی پر قوتِ ملکوتی غالب آکر مندرجہ ذیل صفات سے مشرف وممتاز بنا دیتی ہے شجاعت، قناعت، عفت، عفو۔

(الف) **شجاعت**۔ بہادری، جوانمردی کو کہتے ہیں۔ لیکن اس کے نتائج میں مندرجہ ذیل امور داخل ہیں۔ (۱) جان و مال سے دوسروں کی اعانت کرنا (۲) قوم کا درد ملک کا پاس رکھنا۔ (۳) مظلوموں کی مدد ظالموں کا انسداد کرنا۔ (۴) اعلیٰ اخلاق کا جویا رہنا۔ (۵) غصہ وغضب میں نفس پر قابو پانا۔

غرضیکہ اس ایک صفت سے بے شمار فوائد و گوناگوں نتائج اخذ ہو سکتے ہیں اور ایسی اعلیٰ و ارفع صفت بھی صبر ہی کی بدولت نصیب ہوتی ہے چونکہ صبر ہی سے ہوائے نفس کا خاتمہ بہیمی ولولوں کا دیر نیست ہوتا ہے اور تاوقتیکہ نفسانی خواہشوں خودغرض چالوں کی اصلاح نہ ہو۔ انسان اپنے ذاتی مفاد کو خدمات قومی و ملکی کی بھینٹ نہیں چڑھا سکتا۔ برخلاف اس کے جسمانی قوت و زعم کے اعتبار پر کسی کو ستانا، کسی کا مال غصب کرلینا معمولی باتوں پر مشتعل ہونا شجاعت نہیں بلکہ جہانت اور پرلے درجہ کی رذالت ہے اور ایسا شخص بہادر نہیں بلکہ ڈرپوک کہلوانے کا مستحق ہے چنانچہ فرمان نبوی ہے کہ پہلوان وہ نہیں جو دوسرے کو پچھاڑ دیتا ہے۔ پہلوان تو وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ کو سنبھال لیتا ہے۔ تو جاننا چاہئے کہ غصہ جیسی بھڑکتی ہوئی آگ کو سرد کرکے شجاعت کے جوہر دکھانے والے اہل صبر ہی ہوتے ہیں۔

(ب) **قناعت** کے معنی تھوڑی چیز پر بخوشی راضی رہنا۔ اس کے نتائج میں مندرجہ ذیل امور داخل ہیں۔ (۱) فراخدلی (۲) شکرگذاری۔ (۳) اعلیٰ حوصلگی۔ (۴) سکوت وغیرہ۔

فی الحقیقت قناعت وہ پُر اخلاق اور لازوال دولت ہے کہ انسان کو ہوس، لالچ، خوشامد، چاپلوسی، مکاری، عیاری جیسے بیسیوں حیاسوز رذائل اور سینکڑوں اخلاق شکن جرائم سے محفوظ رکھتی ہے۔ ایسی نیک سیرت باسعادت صفت بھی آدمی کو صبر ہی کی سرزمین سے نصیب ہوتی ہے چونکہ قلیل چیز پر نہایت فراخدلی و خندہ پیشانی سے اکتفا کرتے ہیں نفسانی خواہشوں و پُرہوس ولولوں کا استیصال کرنا پڑتا ہے اور ایسا کرنے والے اہل صبر ہی ہوتے ہیں تو معلوم ہوا کہ قناعت صبر کی ایک شاخ ہے۔

(ج) **عفت** کے معنی پرہیزگاری، پارسائی، حرام چیزوں سے محترز رہنا بالخصوص شہوت حرام سے۔ لیکن یاد رہے کہ منصبِ عفت کو کامل بلندی جب تک نصیب نہیں ہوتی تب تک کہ جذبات شہوانی کو ابھارنے والی دلکش صورت کافی اسباب عیش ونشاط کے ساتھ موجود ہوکر مواصلت کے لئے مجبور کرنے پر انسانی نفس کی باگ عقل کے سپرد کرکے اپنے آپ کو نہیں بچاتا۔

ایسے نازک وقت امتحان کے موقع پر جہاں احباب کا کھٹکا ہو نہ اغیار کا ڈر، شرم کا مقام ہو نہ حیا کی جائے۔ جوانی کا عالم، مستی کا طوفاں دونوں طرف سے بپا ہو رہا ہو، دامن عصمت کو داغداری سے محفوظ رکھنے میں کس قدر صبر وتحمل کی ضرورت پڑتی ہے وہ محتاج بیان نہیں۔

عفت کی بدولت قولاً فعلاً پاکیزگی اور حیا پیدا ہوتی ہے۔ ظلم، تنگ دلی، بدکاری، خیانت جیسی سینکڑوں قباحتیں کافور بن جاتی ہیں۔ تو معلوم ہوا کہ عفت کا راس المال صبر ہے۔

(د) **عفو**۔ کے معنی خطا کا معاف کردینا حالت قدرت میں کسی سے انتقام نہ لینا۔ برخلاف اسکے عدم قدرت انتقام کی خاموشی و درگذری عفو نہیں بلکہ کمزوری ہے۔

نتائج عفو میں حسب ذیل امور داخل ہیں:۔

(۱) فیاضی، (۲) اولوالعزمی، (۳) دریادلی۔ (۴) جوانمردی وغیرہ۔ لیکن یاد رہے کہ اس صفت سے متصف ہونے میں سب سے بڑی اہم چیز باوجود قدرت انتقام کے درگذر کرنا ہے اور یہ کوئی معمولی چیز نہیں۔ چونکہ اس میں غیظ وغضب کے بھڑکتے ہوئے شعلوں اور انتقام پسند جذبوں کو نیست و نابود کرنا پڑتا ہے۔ اور ایسا کرنے میں کس قدر عزم و استقلال، صبر و تحمل کی ضرورت لاحق ہوتی ہے۔ وہ عیاں راچہ بیاں کے مصداق ہے۔

چنانچہ شب و روز کا مشاہدہ شاہد، تجربہ گواہ، واقعات عیاں ہیں کہ ایک زبردست کی جانب سے زیاں پہنچنے پر باوصف زیاں رسیدہ کمزور ہونے کے اُس کی فطرت تقاضا کرتی ہے کہ بعوضت ممکنہ رسیدہ زیان سے دوچند بدلہ لیا جائے۔ لیکن یہ صبر ہی کا صدقہ ہے کہ ایک عاجل منتقم کو معاف کنندہ کے ممتاز لقب سے ملقب کرتا ہے۔

(باقی آئندہ)

تقسیم میراث } میں میراث کے تمام قواعد کا ذکر کرکے ان کی مثالیں اور متفرق نقشہ جات دے کر ایک ایسا مفصل نقشہ دیا گیا ہے جس میں تمام ورثاء کی تفصیل اور ان کے حصص کی مکمل تقسیم درج کی گئی ہے۔ قیمت صرف ۳ر

خورشید صداقت } اس کتاب میں مذہب مقدس اسلام کی خوبیاں مدلل طریق سے بیان کیا گیا ہے اور رسالت محمدیہ کو عقل و حکمت کے معیار پر کس کر ثابت کیا ہے کہ دین اسلام خدا کی طرف سے ہے اور اس کی صداقتیں نہایت روشن اور محکم ہیں۔ اور مخالفین کا مدلل جواب ہے۔ قیمت صرف ۱۲ر

ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۱۰۹)

گذشتہ ہفتے قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی رحمہ اللہ کی فارسی عبارت درج ہوئی تھی آج اس کا ترجمہ درج کیا جاتا ہے اور پھر اس کے بعد پڑھئے :۔

"یعنی اگر فیض بعد موت کے اسی قسم کا ہووے کہ جو حیات میں ہوتا ہے پس تمام اہل مدینہ زمانہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اس وقت تک برابر سب صحابی ہوںگے اور پھر کوئی شخص محتاج صحبت اولیاء کا نہ ہوگا کیونکہ فیض مردہ کا مثل زندہ کے ہوگا کہ مفیض اور مستفیض میں مناسبت شرط ہے اور وہ بعد وفات کے مفقود۔ لہذا بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبر شریف سے فیض نہیں پہنچتا بوجہ عدم مناسبت صورت کے پس دوسرا واسطہ نائب پیغمبر اور آپ کے وارثوں کا چاہئے اور فرمایا نبی علیہ السلام نے علماء ظاہر اور باطن وارثان پیغمبروں کے ہیں انتہی"

پس اگر کسی نبی اور ولی سے بعد انتقال کے دعاء و توسل کی شرعاً اجازت ہوتی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسے عظیم القدر خلیفہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کا توسل چھوڑ کر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا توسل جم غفیر حضرات اکابر صحابہ کے روبرو طلب باراں میں حق تعالیٰ سے ذکر نہ کرتے جیسا کہ صحیح بخاری اصح الکتب سے صراحۃً متفق علیہ بقطعی الدلالت گذر چکا ہے۔ جس کے سامنے ہرگز کسی امتی کا قول و فعل قابل عمل و وثوق قبول نہیں ہوسکتا چہ جائیکہ ان کو حاضر و ناظر متصرف جان کر ندائیں مرادیں طلب کرنا اور حیات دنیا کے تصرفات و اختیارات و معجزات و کرامات، کشف و مشاہدات اولیاء کو اپنی شرکیات کے جائز ہونے کی دلیل قرار دینا کسی متدین اہل توحید و متبع سنت کا ہرگز پیشہ نہیں ہوسکتا۔ بجز اس کے کہ محض طالب دنیا مردار کے پیچھے چلنے والا، گورپرستی کا لقمہ کھانے والا ہو جس طرح مولوی نعیم الدین نے اپنی سرگرمی سے اس پر جان اڑا کر خلق اللہ کو گمراہ کیا ہے۔ باقی رہا مسئلہ تقویۃ الایمان مرکر مٹی میں ملنے کا۔ مولوی نعیم الدین نے صفحہ ۲۵ پر مکرر اس کو لکھا ہے وہیں انشاء اللہ العزیز مفصل جواب دندان شکن دیا جاکر ناظرین اہل انصاف کے لئے تسلی بخش ہوگا۔ الحمد للہ علی احسانہ کہ مسئلہ تصرف اختیار و قدرت کی مفصل حقیقت بتصریح آیات و احادیث اور اکابر ائمہ تفاسیر و محدثین اور فقہاء و ائمہ صوفیہ رحمہم اللہ سے واضح ہوکر تمام اباطیل مولوی نعیم الدین نسیًا منسیًا ہوچکے جس سے تقویۃ الایمان کے توحیدی احکام بے غبار منور و درخشاں ہوگئے۔ والحمد للہ علی ذلک حمداً کثیراً۔

اس کے بعد مولوی نعیم الدین لکھتے ہیں :۔

قولہ صفحہ ۱۴۹ لغایت ۱۵۲۔

"صاحب تقویۃ الایمان نے اپنے شرکیات کا تیسرا حصہ اشراک فی العبادت کے نام سے موسوم کیا ہے۔ اس میں لکھتے ہیں :۔

تیسری بات یہ کہ بعضے کام تعظیم کے اللہ نے اپنے لئے خاص کئے ہیں کہ ان کو عبادت کہتے ہیں جیسے سجدہ اور رکوع اور ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا اور اس کے نام پر مال خرچ کرنا اور اس کے نام کا روزہ اور اس کے گھر کی طرف دور دور سے قصد کر کے سفر کرنا اور ایسی صورت بنا کر چلنا کہ ہر کوئی جان لیوے کہ یہ لوگ اس گھر کی زیارت کو جاتے ہیں اور راستہ میں اس مالک کا نام پکارنا اور نامعقول باتیں کرنے سے اور شکار سے بچنا اور اسی قید سے جاکر طواف کرنا اور اس گھر کی طرف سجدہ کرنا اور اس کی طرف جانور لے جانے اور وہاں منتیں ماننی اس پر غلاف ڈالنا اور اس کی چوکھٹ کے آگے کھڑے ہوکر دعا مانگنی اور التجا کرنی اور دین و دنیا کی مرادیں مانگنی اور ایک پتھر کو بوسہ دینا اور اس کی دیوارے اپنا منہ اور چھاتی ملنا اور اس کا غلاف پکڑ کر دعا کرنی اور اس کے گرد روشنی کرنی اور اس کا مجاور بن کر اسکی خدمت میں مشغول رہنا جیسے جھاڑو دینی اور روشنی کرنی فرش بچھانا پانی پلانا وضو غسل کا لوگوں کے لئے سامان درست کرنا اور اسکے کنوئیں کا پانی تبرک سمجھ کر پینا بدن پر ڈالنا آپس میں بانٹنا غائبوں کے واسطے لے جانا رخصت ہوتے وقت الٹے پاؤں چلنا اور اس کے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرنا یعنی وہاں شکار نہ کرنا درخت نہ کاٹنا گھاس نہ اکھاڑنا مویشی نہ چگانا۔ یہ سب کام اللہ نے اپنی عبادت کے لئے اپنے بندوں کو بتائے ہیں پھر کوئی کسی پیر و پیغمبر کو یا بھوت و پری کو یا کسی سچی قبر کو یا جھوٹی قبر کو یا کسی کے نشان کو یا کسی کے چلہ کو یا کسی کے مکان کو کسی کی تبرک چیز کو یا نشان کو یا تابوت کو سجدہ کرے یا رکوع کرے یا اس کے نام کا روزہ رکھے یا ہاتھ باندھ کر کھڑا ہووے یا جانور چڑھاوے یا ایسے مکانوں میں دور دور سے قصد کر کے جاوے یا وہاں روشنی کرے غلاف ڈالے چادر چڑھاوے ان کے نام کی چھڑی کھڑی کرے رخصت ہوتے وقت الٹے پاؤں چلے ان کی قبر کو بوسہ دیوے مورچھل جھلے اس پر شامیانہ کھڑا کرے چوکھٹ کو بوسہ دیوے ہاتھ باندھ کر التجا کرے مراد مانگے مجاور بن کے بیٹھ رہے وہاں کے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرے اور اسی قسم کی باتیں کرے تو اس پر

تبویب القرآن - مع حواشی تفسیر وحیدی۔ اس میں (۴۷۹) قرآن کی مختلف آیات مع ترجمہ یکجا جمع ہیں۔ قیمت للعہ (منیجر)

شرک ثابت ہوتا ہے۔ اس کو شرک فی العبادت کہتے ہیں یعنی اللہ کی سی تعظیم کسی کی کرنی پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق ہیں یا یوں سمجھے کہ ان کی اس طرح کی تعظیم کرنے سے اللہ خوش ہوتا ہے اور اس تعظیم کی برکت سے اللہ مشکلیں کھول دیتا ہے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔ (تقویۃ الایمان صفحہ ۱۱ و ۱۲)

اس تمام یاوہ گوئی کا خلاصہ صرف اتنا ہے کہ تعظیم اللہ تعالےٰ کے ساتھ خاص ہے غیر کی تعظیم شرک۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے مقبولان بارگاہ کی تعظیم کا حکم فرمایا ہے اور بکثرت آیات و احادیث اس پر ناطق ہیں۔ عبادات بیشک اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں غیر کی عبادت پرستش یقیناً شرک ہے لا نعبد الا ایاہ یہی ہر مسلمان کا ایمان ہے۔ مگر صاحب تقویۃ الایمان کا یہ مطلب نہیں اس کی عبارت میں بڑا فریب ہے۔ اللہ تعالےٰ کے لئے ہجرت کرنا عبادت ہے اگر حصول مال یا تزوج کی نیت سے تو عبادت نہیں۔ مسجد میں اپنے آپکو روکنا اعتکاف کے لئے عبادت ہے۔ اگر اپنی کسی غرض دنیوی کے لئے مسجد میں پابندی سے رہا تو عبادت نہ ہوگا۔ مگر شرک بھی لازم نہ آئے گا۔ نماز کے افعال سجدہ رکوع ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونے کا تو صاحب تقویۃ الایمان نے ذکر کیا مگر ہاتھ چھوڑ کر کھڑا ہونا جیسا قومہ میں یا بیٹھنا جیسا بین السجدتین اور تشہد میں یہی افعال نماز ہیں۔ جس طرح سجدہ و رکوع و قیام نماز میں فرض ہیں اسی طرح قعدہ آخری فرض ہے یہ افعال عبادۃً غیر خدا کے لئے کرنا شرک اور اگر بہیت عبادت پر نہ ہوں تو لزوم شرک کا حکم باطل ورنہ ہر شخص مشرک ہوجائے۔ اس کی کوئی وجہ نہیں کہ ہاتھ باندھ کر کھڑا ہوجانا تو شرک ہوجائے اور ہاتھ چھوڑ کر کھڑا ہونا اور بیٹھنا شرک نہ ہو جیسے وہ عبادت ایسے ہی یہ عبادت۔ حضرت جبریل حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے زانوؤں پر ہاتھ رکھ کر بہ ہیئت نماز بیٹھے کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ شرک ہوا۔ اگر صاحب تقویۃ الایمان صحیح لکھتا کہ یہ افعال بروجہ عبادت شرک ہیں اگر دوسری جہت سے کئے جائیں تو شرک نہیں تو اس کا مدعا حاصل نہ ہوتا۔ مقبولان بارگاہ حق کی تعظیم جس کا وہ دشمن ہے اس کو کس طرح روکتا وہ جانتا تھا کہ دنیا کے پردہ پر کوئی مسلمان کسی بزرگ کے روبرو بہ قصد عبادت ہاتھ باندھ کر کھڑا نہیں ہوتا پھر بروجہ عبادت کی قید لگاتا تو مسلمانوں کو شرک کس طرح ٹھہراتا دست بستہ بہ ہیئت نماز کھڑا ہونا فاتحہ میں فاتحہ کے لئے نماز کی طرح بیٹھنا خود صاحب تقویۃ الایمان نے صراط مستقیم میں لکھا ہے جو ہم صفحہ ۵ میں نقل کر چکے ہیں۔ اس سے وہ اپنے اس حکم سے خود مشرک ہوگیا۔

سجدہ و طواف کا حکم صفحہ ۱۰ و صفحہ ۱۰ میں اور سجدہ کی قسمیں صفحہ ۱۰ میں بیان کر آئے ہیں۔ ملخصاً بلفظہٖ"۔

اقول۔ بیشک جو امور عبادۃً و تعظیماً حق تعالیٰ کے لئے شرعاً کئے جاتے ہیں جس طرح بعض امور کا ذکر تقویۃ الایمان کے انواع شرک میں واقع ہوا مثلاً سجدہ رکوع دست بستہ قیام روزہ طواف خانہ کعبہ نذر و منت مرادیں وغیرہم جن کا بیان بطور حصر کے نہیں ہے بلکہ ہر وہ شے جو حق تعالیٰ کی عبادت کے مقابلہ میں کسی دوسرے کے لئے عمل میں لائی جاوے گی شرک ہوگی۔ جس طرح قبر پرستوں، تعزیہ پرستوں وغیرہم کا نفع و ضرر کی توقع پر عملدرآمد ہے۔ اسی لئے حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

لا تعبدوا الا ایاہ۔ یعنی عبادت نہ کرو اللہ کے سوا کسی کی: اور سورہ حم سجدہ میں فرمایا۔

لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ۔

یعنی نہ سجدہ کرو سورج کو اور نہ چاند کو اور سجدہ کرو اللہ کو جس نے ان کو بنایا۔ اگر تم اسی کو پوجتے ہو۔ اور مثلاً سورہ حج میں فرمایا۔ وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ۔ یعنی اور پوری کریں منتیں اپنی اور طواف کریں اس قدیم گھر کا۔

اور حدیث میں وارد ہے۔ الطواف حول البیت مثل الصلوٰۃ (مشکوٰۃ صفحہ ۲۲۶) یعنی طواف خانہ کعبہ مثل نماز کے ہے! اور خود مولوی نعیم الدین کے قلم سے بھی نکل گیا کہ غیر کی عبادت یقیناً شرک ہے۔ مگر دل میں شرک کا چور گھسا ہوا ہے۔ چنانچہ اپنے رسالہ فیضان رحمت صفحہ ۱۱ میں اللھم اجعل صلوتک و رحمتک علیٰ سعد کا ترجمہ بجائے یا اللہ کے یا رسول اللہ آل سعد پر مغفرت اور رحمت فرما۔ کیا گیا تاکہ جہلا شرک میں مبتلا ہوں پس بعض امور عبادت میں معین و مخصوص ہیں تم بالشان ہیں بعض نیت پر موقوف ہیں۔ چنانچہ کبیری شرح منیۃ المصلے فقہ حنفیہ صفحہ ۲۶۲ میں مرقوم ہے۔

لو سجد لغیر اللہ یکفر بخلاف القیام

یعنی اگر غیر اللہ کو سجدہ کرے تو کافر ہو جاویگا بخلاف قیام کے۔

اور ردالمحتار مصری ج ۵ صفحہ ۲۶۹ میں مرقوم ہے:-

"وفی الظھیریۃ یکفر بالسجدۃ مطلقاً۔

یعنی اور ظہیریہ میں ہے کہ تکفیر کیا جاوے گا سجدہ کے ساتھ مطلقاً"!

اور دربارہ قعدہ آخیرہ نماز کبیری شرح منیۃ المصلی صفحہ ۲۸۵ میں مرقوم ہے:-

"واما القعدۃ فلا نص فیھا"

اور صفحہ ۲۸۶ میں مرقوم ہے:-

"وقد تقدم انہ غیر منصوص عنہ"

یعنی اور لیکن قعدہ پس نہیں ہے اس کے لئے نص یعنی دلیل صریح"

اور مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ تفسیر فتح العزیز ج ۱ صفحہ ۶۷ میں فرماتے ہیں۔

(جو آئندہ اشاعت میں درج ہوگا)

اہلحدیث کی توسیع اشاعت کیلئے ہر بہی خواہ کو کوشش کرنی چاہیئے

تقویۃ الایمان ۔ جدید اڈیشن معترضین کے اعتراضات (۸۰ صفحہ) کا جواب بھی ساتھ ہے۔ قیمت ۱۲/ (مجلد)

ahmadimuslim.de

سوال متعلقہ آمین بالجہر اور جواب

نوٹ:- فتاوی ناکافی ہونے کے سبب اس مضمون کو جگہ دینی پڑی۔ (مدیر)

ایک سائل نے اہلحدیث مورخہ ۱۴ دسمبر ۱۹۳۴ء میں دریافت فرمایا ہے کہ:-

"رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، حضرت عمرؓ، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت حسن و حسین و زین العابدین رضی اللہ عنہم، حضرت شیخ عبدالقادر، حضرت ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد، خواجہ معین الدین چشتی، حضرت نظام الدین اولیاء، حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین بحالت نماز جماعت بعد قرأت فاتحہ آمین بالجہر کہتے تھے یا نہیں"

جواب (۱) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ آمین بالجہر بعد قرأت فاتحہ کہا کرتے تھے۔

وائل بن حجر کہتے ہیں:-

"صلیت خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما قال ولا الضالین قال آمین ومد بها صوته"

میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے جب کبھی نماز پڑھی آپ نے ولا الضالین کے بعد آمین دراز آواز سے کہی۔ (ترمذی ص۳۴۔ ابوداؤد ص۱۳۶ ابن ماجہ ص۶۲ تلخیص الحبیر ص۸۹ منتقی ص۵۹ دارمی ص۱۶۱ دارقطنی ص۱۲۷ مشکوٰۃ ص۸۰)

(۲) ایک روایت میں ہے:-

اذا قرأ ولا الضالین قال آمین رفع بها صوته۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سورہ فاتحہ ختم کی تو آپ نے بلند آواز سے آمین کہی۔ (ابوداؤد ص۱۳۶ عون المعبود ص۳۵۱)

(۳) ایک روایت میں ہے:-

انه صلی خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجهر بآمین۔ کہ وائل نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ نے آمین بالجہر کہی۔ (ابوداؤد ص۱۳۶)

(۴) علامہ ابن حجر فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو ابن حبان نے بھی روایت کیا ہے۔

وسندہ صحیح اور سند اس کی صحیح ہے۔

وصححه الدارقطنی۔ اور صحیح کہا اسکو دارقطنی نے۔ (تلخیص الحبیر ص۸۹)

(۵) امام ترمذی فرماتے ہیں:-

حدیث وائل ابن حجر حدیث حسن۔

کہ حدیث وائل ابن حجر جس میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا آمین پکار کر کہنے کا ذکر ہے حسن ہے۔ (ترمذی ص۳۴)

(۶) اس حدیث کے آگے امام ترمذی فرماتے ہیں

وبه يقول غير واحد من اهل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعين ومن بعدهم يرون ان يرفع الرجل صوته بالتامين ولا يخفيها وبه يقول الشافعی واحمد واسحاق۔

اور بہت سے اہل علم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین و تبع تابعین فرماتے ہیں کہ آمین پکار کر کہی جائے اور آہستہ نہ کہی جائے اور اسی طرح امام شافعی اور امام احمد اور اسحاق فرماتے ہیں کہ آمین بالجہر کہنی چاہیئے۔ (ترمذی ص۳۴)

(۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قرأ ولا الضالین رفع صوته بآمین

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب ولا الضالین پڑھتے تو آمین بلند آواز سے پکار کر کہتے۔

(اعلام الموقعین جلد ۲ ص۶ کنز العمال جلد ۴ ص۱۸۶)

(۸) اور تحفۃ الاحوذی میں مولانا عبدالرحمٰن فرماتے ہیں:-

ولم يثبت من احد من الصحابة الاسرار بالتامين بالسند الصحيح۔

کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے بھی صحیح سند سے آمین آہستہ کہنا ثابت نہیں۔

(تحفۃ الاحوذی جلد ۱ ص۲۰۹)

(۹) حضرت عطاء فرماتے ہیں:-

ادركت مائتين من الصحابة اذا قال الامام ولا الضالين رفعوا اصواتهم بآمين

کہ میں نے مدینہ منورہ کی مسجد میں دو سو صحابہ کو دیکھا جب امام سورہ فاتحہ ختم کرتا تو سب کے سب بلند آواز سے آمین کہتے اور مسجد میں گونج پیدا ہو جاتی۔ (بیہقی جلد ۲ ص۵۹ اعلام جلد ۲ ص۵ قسطلانی جلد ۲ ص۸۵)

(۱۰) پیر عبدالقادرؒ فرماتے ہیں:-

والجهر بالقرأة والآمين۔

کہ جہری نمازوں میں جب قرأت بلند آواز سے پڑھی جائے اس میں آمین بھی پکار کر کہی جائے۔

(غنیۃ الطالبین ص۸)

(۱۱) امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ آمین بالجہر کو سنت قرار دیتے ہیں۔ (احیاء العلوم)

(۱۲) خلاصہ مضمون یہ ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ نمازوں میں سورہ فاتحہ ختم کرنے کے بعد آمین پکار کر کہا کرتے تھے۔ اور آپ کے صحابہ کرام کا یہی دستور تھا۔

ائمہ اسلام تبع سنت اسی طرف گئے ہیں امام حسن و حسین و زین العابدین رضی اللہ عنہم اپنے نانا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف عمل نہیں کرتے تھے۔ حضرت معین الدین چشتی اور نظام الدین اولیاء کا حال مجھے معلوم نہیں۔ کسی صاحب کو معلوم ہو تو لکھ دیں۔

آمین بالجہر کے متعلق زیادہ تفصیل منظور ہو تو میرا رسالہ اثبات آمین بالجہر جس میں تین سو حوالے دیئے گئے ہیں مطالعہ فرمائیں۔ والسلام

(نور محمد جاکھی از شیخوپورہ)

اشاعت اسلام یعنی دنیا میں اسلام کیونکر پھیلا مصنفہ مولانا حبیب الرحمٰن دیوبندی قیمت ۱۲ (محصول علاوہ)

متفرقات

حساب دوستان ماہ جولائی میں جن احباب کی قیمت اخبار و میعاد مہلت درج ہے ان کے نمبر خریداری درج ذیل ہیں۔ ملاحظہ فرما کر قیمت اخبار (للعہ یا ۱۲/۸ عار ششماہی) بذریعہ منی آرڈر بھیجیں یا مہلت یا انکار کی اطلاع بھی حتی المقدور جلد آنی چاہیئے۔ ورنہ ۲۶ جولائی کا پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔

ضروری اطلاع جو احباب مہلت لیا کرتے ہیں ان کو اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیئے کہ میعاد مہلت ختم ہوتے ہی قیمت ارسال کر دیا کریں بار بار یاد دہانی کرانے کی ضرورت نہ ہے۔ نیز مکرر مہلت طلب کرنے کی تکلیف نہ فرمائیں۔

وی پی واپس آتے ہیں ماہ جون میں جن احباب کو وی پی بھیجے گئے تھے ان میں اس دفعہ واپسی بہت ہوئی ہے۔ جس کو دیکھ کر یہ خیال آتا ہے کہ آیندہ وی پی سسٹم ہی اڑا دیا جائے۔ سچ پوچھئے تو اتنا خریداری سے انکار کا رنج نہیں ہوتا جتنا کہ وی پی واپس آنے کا ہوتا ہے۔ فیس رجسٹریشن جو اپنی گرہ سے لگائی جاتی ہے فضول اور رائیگاں جاتی ہے۔

اس لئے ہر دفعہ یہی عرض کیا جاتا ہے کہ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ہی ارسال کر دیا کریں۔

نوٹ جن نمبروں کے ساتھ ص کا نشان ڈالا گیا ہے ان کی قیمت اخبار ۱۵ جولائی تک ضرور موصول ہو جانی چاہیئے۔ بصورت دیگر اخبار بند کر دیا جائے گا۔

غریب فنڈ سے جو اخبار جاری کئے جاتے ہیں میعاد ختم ہونے کے بعد ان کو کوئی مہلت نہیں دی جا سکتی۔ یاد رکھیں۔

۴ ۸۱۳ غلام نبی
۸۷۰۴ میاں دوست محمد محمد صادق۔
۲۱۶۸ مدرسہ تبلیغ الاسلام خان پور

۲۵۳۹۴ مفتی محمد ظریف
۲۸۵۹ سکرٹری محفل نور اسلام
۳۱۵۸ مولوی محمد الدین
۳۲۵۷ شیخ سخاوت حسین
۳۲۹۰ مولوی عبد الحلیم
۳۳۰۹ عبد الحفیظ
۳۴۳۷ امیر الدین
۴۴۳۴ حاجی محمد جوشداو جو
۴۵۳۵ عبد المجید
۴۷۰۵ میر ثناء اللہ
۵۲۰۹ ماسٹر محمد حسین
۵۲۳۹ عبد اللہ جو احسن جو
۵۵۹۱ منشی محمد حسین صابری
۶۴۳۴ مستری عبد الغنی
۶۵۲۳ مولوی عبد الغنی
۶۵۴۹ حشمت خان
۶۹۲۴ شیخ عبد العزیز
۷۳۴۷ سید محمود علی
۷۴۵۳ منشی محمد یوسف
۷۴۶۰ میاں اللہ بخش جلال الدین
۷۴۶۲ منشی اشرف علی
۷۴۸۷ عبد القدوس
۸۰۰۳ بابو خدا بخش
۸۰۶۲ حکیم محمد اسحاق
۸۳۴۲ سید محمد شاہ
۸۴۶۹ عبد الغفور
۸۴۸۰ حاجی عبد الوہاب
۸۵۱۸ امام الدین اینڈ سنز
۸۵۲۹ سعید برادرز
۸۵۳۶ عبد العزیز
۸۵۴۷ سید نصرت صاحب
۸۵۶۸ شیخ عبد الجبار عبد الستار
۹۰۱۱ مولانا عبد الصمد

۹۰۱۹ محمد عبد اللہ
۹۰۶۸ میاں قمر الدین
۹۲۴۲ اسماعیل
۹۴۳۱ محمد حسن
۹۴۴۸ عبد الرحمن
۹۴۶۹ ایم۔ کے رحمن
۹۴۹۴ مولوی محمد یعقوب برق
۹۵۱۳ مولوی فتح دین
۹۵۴۶ مولوی عبد الجلیل
۹۶۰۹ ایم صالح بن یعقوب
۹۸۶۱ عینی ولی پٹیل
۹۸۹۰ مولوی محمد بایزید
۹۹۰۸ ماسٹر محمد اسحاق
۹۹۶۷ بی حسن اسکوائر
۹۹۹۱ مولوی عبد الحمید
۱۰۱۴۸ منشی عبد الغفور
۱۰۲۲۹ شیخ عبد الرزاق
۱۰۲۳۷ ابو عطا عبد الحق
۱۰۳۴۵ حاجی کریم بھائی حسن بھائی
۱۰۴۱۴ مولوی ابو العطاء اللہ دتہ
۱۰۵۳۰ مولوی عبد الوہاب
۱۰۵۴۸ خواجہ غلام محی الدین
۱۰۶۲۹ حاجی محمد ابراہیم
۱۰۶۵۹ مولوی اللہ بخش
۱۰۶۷۹ حافظ عبد الرحمن
۱۰۶۸۰ منشی عبد الرحمن
۱۰۶۸۲ مولانا عبد الوہاب
۱۰۷۵۲ بابو عبد السبحان سرادی
۱۰۸۸۴ ملک سکندر خان
۱۰۹۰۵ اے۔ اے۔ ایس عبد الغفار خان

۱۰۹۲۴ ایم غلام رسول
۱۰۹۴۲ حاجی عبد الغنی
۱۰۹۷۱ شیخ غلام محمد
۱۰۹۷۳ حاجی محمد ابراہیم
۱۰۹۹۲ محمد صادق بٹ
۱۱۰۹۳ سید پیر نادر شاہ
۱۱۱۶۲ غلام اللہ
۱۱۱۸۵ ڈاکٹر سلیمان خان
۱۱۱۸۶ مولوی امام الدین
۱۱۱۹۹ عبد السلام
۱۱۲۰۱ میاں نور محمد
۱۱۲۰۵ آتیج راجمانی
۱۱۲۶۰ مولوی عبد العزیز
۱۱۲۷۵ ایس ایم ضیاء الرحمن
۱۱۳۱۲ مولوی علی صاحب
۱۱۴۰۵ مولوی عبد الوہاب
۱۱۴۲۷ اے۔ آر سعید
۱۱۴۳۴ میاں بوٹا
۱۱۴۳۹ دی نیشنل پبلک لائبریری
۱۱۵۳۷ محمد شفیق محمد صدیق
۱۱۵۷۵ مولوی الٰہی بخش
۱۱۵۹۰ خواجہ غلام مصطفیٰ
۱۱۶۰۳ عبد الغنی
۱۱۶۰۳ ابو عبد الجبار محمد محی الدین
۱۱۶۳۲ مولوی سعید الرحمن مہاجر
۱۱۶۵۵ راؤ محمد معصوم علی خان
۱۱۶۶۰ صاحبزادہ محمد جعفر علی خان
۱۱۶۶۱ شیخ غالب رسول

۱۱۶۴۶ محمد عاشق
۱۱۶۴۸ سیکرٹری انجمن کاشانہ ادب
۱۱۶۷۳ مستری محمد سعید
۱۱۶۷۴ میر امجد علی
۱۱۶۸۰ عبد الستار
۱۱۶۸۹ مسٹر ممتاز علی خیر محمد
۱۱۶۹۰ مولوی حبیب اللہ
۱۱۶۹۱ چوہدری جھنڈا
۱۱۶۹۶ رمضان علی
۱۱۶۹۸ عبد العزیز
۱۱۶۹۹ میاں رحمت اللہ
۱۱۷۰۶ میاں کریم بخش
۱۱۷۳۴ سید پیر صاحب
۱۱۷۵۰ مولوی غلام نبی
۱۱۷۵۶ مولوی اللہ دتہ
۱۱۷۵۸ شیخ نجم الدین
۱۱۷۵۹ منشی عطا محمد
۱۱۸۰۱ پیرزادہ محمد منیر
۱۱۸۰۳ میاں دین محمد
۱۱۸۸۲ ایم خدا بخش

غریب فنڈ

۱۱۳۷ عبد السبحان
۱۱۲۱۱ سیکرٹری جمعیۃ الطلبا
۱۱۴۲۱ مستری بشیر احمد
۱۱۶۸۸ خدا بخش
۱۱۶۹۲ ابو سلیمان عبد الرحمن
۱۱۶۹۳ محمد حسین
۱۱۷۰۰ محمد امین
۱۱۷۳۲ حبیب اللہ

اہلحدیث کی اشاعت بڑھانے کیلئے ہر اہلحدیث کو کوشش کرنی چاہیئے۔

(۴۸۳)

ملکی مطلع

جلالۃ الملک ابن سعود پر غلط الزام

معاصر "سیاست" کو جواب

معاصر "سیاست" کو حکومت نجدیہ سے بہت عرصہ سے رنج ہے۔ رنج کی اصلی وجہ قبوں کا گرانا اور سید حبیب شاہ صاحب کو حجاز سے باہر چلے جانے کا حکم دینا ہے۔ ان دونوں باتوں کے متعلق سابق زمانے میں بہت کچھ لکھا گیا ہے۔ اس لئے اب اس کی بابت کچھ لکھنا بے کار ہے۔ البتہ تیسرا الزام معاصر سیاست نے یہ لگایا ہے کہ ابن سعود نے ترکی خلافت سے غداری کی تھی۔ یہ الزام سب سے زیادہ سخت ہے۔ چاہئے تو بحیثیت مسلمان یہ تھا کہ معاصر موصوف اپنے دعوے کا ثبوت خود پیش کر کے اپنے فرض سے سبکدوش ہوتے۔ لیکن انہوں نے اپنا فرض ادا نہ کیا۔ تو ہم ہی اس غلط الزام کی تردید میں ثبوت پیش کرتے ہیں۔ ناظرین اس وقت حکومت نجدیہ کی حیثیت کو ملحوظ رکھ کر ہمارا ثبوت سنیں۔ جمال پاشا کلاں جو ترکی جنگ میں محاذ مصر کے سپہ سالار تھے اپنی ڈائری میں لکھتے ہیں:۔

"انگریزوں کی قربت کی وجہ سے امیر ابن السعود ہمیں براہ راست کوئی امداد نہ دے سکا۔ کیونکہ اس کو انگریزوں کی جانب سے سخت نقصان و اذیت کا احتمال تھا۔ تاہم باربرداری کے لئے اونٹ روانہ کر کے اور اپنے ملک سے شام کی طرف جانے کے لئے سامان تجارت کے گذرنے کی اجازت دیکر اس نے ہماری زبردست مدد کی"۔

(ڈائری جمال پاشا صفحہ ۱۹۱ ہم سوئز)

جمال پاشا کوئی معمولی آدمی نہ تھا محاذ مصر کا سپہ سالار تھا۔ اس کی رائے کے مقابل معاصر سیاست کی رائے کیا وقعت رکھتی ہے۔ اس کا فیصلہ صاحب سیاست ہی کر سکتے ہیں۔

ہاں اس کے مقابلے میں ذرہ اپنے حنفی بھائی شریف میاں کی بابت بھی بتائیے گا کہ کہاں تک انہوں نے ترکی خلافت کی مدد کی۔ حق تو یہ ہے کہ شریف حسین (حنفی) نہ بگڑتا تو ترکوں کو شکست ہی نہ ہوتی۔

لے دے کے بڑا الزام یہ لگایا ہے کہ انگریزی کمپنی کو ٹھیکہ کیوں دیا؟ جناب من اس لئے دیا کہ مسلمانوں نے جدہ مکہ ریلوے بنانے کا ٹھیکہ لیا تو کیا کیا؟ وہ ٹھیکہ انہوں نے پورا کیا ہوتا تو انگریزوں کو کیوں دیا جاتا۔ علاوہ اس کے انگریز کمپنی کو پہاڑوں کی کھدوائی کا ٹھیکہ دیا ہے وہ بھی مکہ اور مدینہ سے باہر کا۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس ٹھیکہ سے بہت سی کارآمد چیزیں نمودار ہونگی جس سے سلطنت کو ترقی ہوگی۔ اور سلطنت کی ترقی سے توحید و سنت کی اشاعت خوب ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

نوٹ چونکہ حکومت نجدیہ کے آثار رحمت سب دنیا دیکھ رہی ہے اور وہ اپنے کارناموں کے لحاظ سے کسی بحث یا دلیل کی محتاج نہیں۔ اس لئے اہلحدیث اس بحث کو اتنے پر ختم کرتا ہے۔

حجاز میں مدرسہ حربیہ کا قیام

مکہ معظمہ۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ سعودی حکومت نے ایک مدرسہ حربیہ قائم کیا ہے اور تمام مملکت حجاز میں اعلان کر دیا ہے کہ ۱۵ سال کی عمر کے ہر جوان کے لئے فوجی تعلیم حاصل کرنی لازمی ہے۔ جو نوجوان اس حکم کی خلاف ورزی کریں گے یا غفلت برتیں گے انہیں کڑی سزا دی جائیگی۔ سعودی حکومت نے ایک سابق ترک جرنیل خالد بے کو اس مدرسہ کا پرنسپل مقرر کیا ہے جرنیل خالد بے عرصہ ۱۸ سال سے حجاز میں مقیم ہیں اور عربوں کے خصائل و عادات سے اچھی طرح سے واقف ہیں۔ آپ کے دو نائب مقرر کئے گئے ہیں۔ جن کے نام کرنل حسن وفقی اور کرنل مراد بے ہیں۔ اس مدرسہ کے فارغ التحصیل نوجوانوں کو فوج میں اعلیٰ عہدے دیئے جائیں گے"۔

(احسان۔ لاہور ۲۳ جون ۱۹۳۵ء)

مظلومین اہل حدیث

کیندرا پاڑہ ضلع کٹک کی گذارش

اخبار گوہر بار اہلحدیث کے ناظرین کرام سے مخفی نہیں کہ جماعت اہل حدیث کیندرا پاڑہ ضلع کٹک مساجد سے زدوکوب کر کے نکالے گئے۔

جس کی مختصر روئداد اخبار اہلحدیث، اخبار محمدی، اخبار اہلحدیث گزٹ میں شائع ہو چکی ہے۔ مخالفوں نے ضلع مجسٹریٹ کی عدالت میں اپیل دائر کیا مگر وہاں سے ان کو بے نیل و مرام واپس آنا پڑا۔ البتہ جرمانہ میں کسی قدر تخفیف ہو گئی۔ اب مخالفوں نے ضلع جج کی عدالت میں موشن کیا ہے۔ جانبین کے وکلاء کی تقریریں ہو چکی ہیں۔ ناظرین کرام ہر جگہ ہماری کامیابی کے لئے دعاء خیر فرمائیں۔ واضح رہے کہ ماتحت عدالت میں ہم لوگ ۲ نمبر مقدمہ میں کثیر رقم خرچ کر کے زیر بار ہو گئے تھے اور ہماری حالت بالکل شکستہ ہو گئی۔ عین وقت پر جماعت اہلحدیث کلکتہ سے ہم کو مدد پہنچی۔ جس کے لئے تہ دل سے ہم ان کے مشکور ہیں۔ جگر ناتھ پور اور جھونپڑہ سے چندہ کی جس قدر رقم آئی ہے اس کے لئے مندرجہ ذیل اصحاب کی سعی قابل ذکر ہے۔ حاجی محمد سعید صاحب۔ حاجی امیر الدین صاحب، حاجی عبد الحق صاحب و حاجی محمد یاسین صاحب۔ جزاہم اللہ خیر الجزاء۔ جماعت اہل حدیث بھدرک۔ گوجر دارہ، اور بونت ماتحت عدالت کے مقدمہ کے وقت ہماری

ahmadimuslim.de

مدد کی۔ اللہ تعالیٰ ان کو نیک جزا دے۔ ڈاکٹر عبداللطیف صاحب ساکن گوجرداره کی خدمت بھی قابل ذکر ہے۔ انہوں نے ماتحت عدالت کے مقدمہ کی پیروی کے لئے مبلغ غلہ اپنی جیب خاص سے مرحمت فرمائے۔ جزاہ اللہ۔ جماعت اہلحدیث بھدرک اور گوجرداره نے منشی محبوب علی خان صاحب کو مقدمہ کی کارروائی اور چندہ فراہم کرنے کے لئے کلکتہ، کٹک، چھپوا، کیندرپاڑہ وغیرہ روانہ کیا۔ چھپوا اور جیپٹ سے ابھی تک امداد کی درخواست نہیں کی گئی۔ جو صاحب ہماری مدد کرنی چاہیں وہ چندہ کی رقم حاجی محمد سعید صاحب ساکن چھپوا کے نام روانہ کریں۔ اپیل کے خرچ کے لئے برادران اہل حدیث کلکتہ سے ایک صد روپیہ، جھونپڑہ ۱۵ اور جگن ناتھ پور سے ۱۲ روپیہ ۸ آنہ ملے۔ رقم مذکور سے اب تک ۱۰۷ روپیہ ۸ آنہ خرچ ہوا ہے

منشی محبوب علی خان صاحب باوجود ایک مسن بزرگ ہونے کے توحید وسنت کی اشاعت کے لئے ان کی جانفشانی، ان کی سرتوڑ کوششیں یہ خدمتیں ایسی ہیں جن کا ذکر نہ کرنا پرلے درجہ کی بے انصافی ہوگی۔ خداوند کریم آپ کی عمر دراز کرے اور آپ کی صحت میں ترقی دے۔ آمین۔

جیسا مولانا ضیاء الرحمن صاحب پیش امام مسجد جدید اہل حدیث کلکتہ بھدرک کے مقدمہ کے وقت توحید وسنت کی اشاعت کے لئے کوشاں ہوئے مجھے امید ہے بلکہ درخواست ہے جناب مولانا ثناء اللہ صاحب مولانا محمد صاحب و مولانا عبدالحنان صاحب اس وقت ہماری جماعت کے لئے بھی سعی بلیغ فرمائینگے۔ مولانا ثناء اللہ صاحب مولانا محمد صاحب اور مولانا عبدالحنان سے گذارش ہے کہ آپ لوگ ازراہ کرم مضمون ہذا کو اپنے اخبار میں شائع کرکے ہماری مدد فرمائینگے (میر محمد شریف امین خازن انجمن اہلحدیث کیندراپاڑہ ضلع کٹک اڑیسہ)

اہلحدیث: اخبار کے ناظرین مختلف مزاج کے ہوتے ہیں۔ اس لئے مضمون مختصر ہونا چاہئے۔

مسلمان بیدار ہوجائیں

جداگانہ انتخاب سخت معرض خطر میں ہے

منٹو مارلے کی اصلاحات نظام حکومت ہند کے وقت سے مسلمانوں کا سب سے اہم مطالبہ انتخاب جداگانہ کا رہا ہے۔ جس کو لارڈ منٹو کے زمانہ سے اب تک ہر وائسرائے نے اور مسٹر مارلے سے لے کر اس وقت تک ہر ایک سکرٹری آف سٹیٹ ہند نے نہ صرف تسلیم بلکہ اس کے برقرار رکھنے کی ضمانت کی ہے۔ اور تجربہ نے بخوبی ثابت کر دیا ہے کہ حالات موجودہ میں مسلمانوں کی واقعی نمائندگی کی بغیر انتخاب جداگانہ کے جو بذریعہ جداگانہ رائے دہندوں کے عمل میں آئی اور کوئی صورت نہیں ہوسکتی۔

مسلمانوں کے مطالبات کو تسلیم کرنے میں حکومت برطانیہ نے ہمارے ساتھ کوئی رعائت یا احسان نہیں کیا جس طرح حکومت وقت کی اطاعت اور وفاداری رعایا پر فرض ہے اسی طرح رعایا کے جائز مطالبات کو تسلیم کرنا اور ان کے حقوق کا تحفظ حکومت پر لازمی ہے مسلمانوں نے حکومت برطانیہ کے ساتھ جو کچھ کیا وہ کسی صلہ اور معاوضہ کی امید پر نہیں کیا اور گورنمنٹ نے اگر بقدر اشک بلبل کبھی مسلمانوں کے حقوق پر التفات کیا تو اس کو مسلمانوں کی وفاداری کی قیمت قرار دینا ان کی سراسر توہین ہے۔

فرقہ وارانہ فیصلہ کے صادر ہوتے ہی مسلمانوں کے مخالفین نے اس کو منسوخ کرانے کے واسطے چوٹی سے لے کر ایڑی تک زور صرف کر دیا۔ اب صرف اتنا موقع باقی ہے کہ اگر ہم یک جہتی کے ساتھ پرزور طریقہ پر اپنی صدائے احتجاج بلند کریں تو خفیف امکان اس بات کا ہے کہ ہاؤس آف لارڈس میں سابق دفعہ ۲۸۵ پر بجائے دفعہ ۲۹۹ مرتمہ کے قائم ہوجائے۔ ہندوستان کے مسلمانوں میں عام طور پر سخت ہیجان پیدا ہورہا ہے اس لئے یہ تجویز کی گئی ہے کہ ۵ جولائی کو جمعہ کے روز ہر شہر اور قصبہ میں مسلمانوں کے جلسے کرکے مرتمہ دفعہ ۲۹۹ کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی جائے اور گورنمنٹ پر زور دیا جائے کہ ہاؤس آف لارڈس میں دفعہ ۲۸۵ بحالت اصلی قائم کر دی جائے مجھے امید کامل ہے کہ تمام ہندوستان کے مسلمان اس اہم تجویز پر عملدرآمد کریں گے اور ۵ جولائی کو ہر شہر ہر قصبے اور ہر قریہ میں جلسے کرکے وائسرائے ہند اور سکرٹری آف اسٹیٹ کو اطلاع دینگے۔

(خاکسار محمد یعقوب ممبر لیجسلیٹو اسمبلی از مراد آباد)

ریویو

رسالہ صلیب شکن بجواب شیر افگن

پادری سلطان محمد پال نے جو اپنے عیسائی ہونے کے وجوہات میں ایک رسالہ لکھا جس کا نام تھا "میں مسیحی کیوں ہوا"۔ اکتوبر ۱۹۲۸ء میں مولانا ثناء اللہ صاحب کی طرف سے اس کا جواب لکھا گیا جس کا جواب الجواب پادری صاحب نے اخبار نور افشاں لاہور میں لکھا بعد ازاں رسالہ کی شکل میں شائع کیا جس کا نام "شیر افگن" رکھا اس کا جواب بھی مولانا موصوف نے محققانہ و عالمانہ اسی وقت لکھا اور اسمیں حسب عادت کریمانہ اس حصہ کو نظر انداز کیا جسمیں خلاف تہذیب آپکی شان کے خلاف تحریر تھی شاید اسی وجہ سے پادری خان صاحب ہمیشہ عدم جوابدہی کا گیت گاتے رہے اور ہر اشتہار میں یہ لکھتے رہے کہ میرے رسالہ کا جواب کسی نے نہیں دیا۔ آپکے تفاخر کو توڑنے کیلئے قدرت نے علاقہ مدراس کے ایک حکیم صاحب کو کھڑا کر دیا۔ جنہوں نے یہ رسالہ شیر افگن کے جواب میں لکھا۔ رسالہ ہذا میں یہ خوبی ہے کہ ہر ایک اعتراض کا جواب دیتے ہوئے وہی بات جو بزعم معترض قابل اعتراض ہے بائبل سے ثابت کی ہے۔ الزامی جواب کیلئے رسالہ قابل تعریف ہے۔ اچھا ہوتا اگر کتابت وطباعت بھی اچھی ہوتی جس کی خرابی کے باعث بعض جگہ حوالجات بھی مشکوک ہوگئے ہیں۔ قیمت مرقوم نہیں۔

سنگ گردہ و مثانہ۔ پتھری۔ کنکر کے لئے ابھی اپریشن نہ کراویں

جناب کوی ونود وئید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت جی شرما موجد امرت دھارا لاہور کی تیار کردہ دوائی

سنگ توڑ

ان امراض کے واسطے اکسیر ثابت ہو چکی ہے۔ بلا تکلیف براستہ پیشاب نکل جاتا ہے۔ اپریشن سے پہلے ایک بار ضرور تجربہ کریں۔ اور ہندوستانی دماغ کی داد دیں۔ سینکڑوں اس سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔

قیمت فی شیشی ۶ ماشہ دو روپے

ایک تازہ رائے

میرے لئے جناب نے سنگ توڑ تجویز کیا تھا۔ کچھ دن ہوئے میں نے یہ منگوایا اور شربت بزوری بارد سے استعمال کر رہا ہوں۔ گذشتہ سال سے امسال میری صحت میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ مثانہ کا درد بالکل بند ہے۔ میرے پاس ابھی وہ شیشی سنگ توڑ موجود ہے۔ آپ نے درحقیقت میری جان بچائی۔ پرماتما ایسے کار ثواب کا صلہ عطا فرمائے

(امر سنگھ نارسٹ منیجر اندورا ۹/۳۴ ۲۰)

نوٹ:۔ کارخانہ کی دیگر ادویات کی فہرست یا طبی کتب مصنفہ پنڈت صاحب کی فہرست ا؎ کا ٹکٹ بھیجکر مفت منگوادیں۔

خط و کتابت و تار کا پتہ:۔ **امرت دہارا ۲۳ لاہور** (۶۸۹)

۲ المشتہر

منیجر امرت دہارا اوشدھالیہ۔ امرت دہارا بلڈنگس۔ امرت دہارا روڈ۔ امرت دہارا پوسٹ آفس لاہور

آج کل

علاوہ یعنی اس موسم میں تو ہماری مشہور، ہردلعزیز خوش ذائقہ ایجاد "اکسیر ہاضمہ" کا استعمال کرنا اور ہر وقت ہر گھر میں رکھنا بہت ہی ضروری ہے۔ کیونکہ یہ تمام شکایتوں کو دور کرکے معدہ کو مقوی کرتا ہے اور بدن میں خون صالح پیدا کرکے تندرستی بڑھاتا ہے اور دائمی قبض بدہضمی درد شکم اور نفخ ہو جانا، کمی اشتہا یعنی بھوک نہ لگنا۔ کھٹے ڈکار آنا منہ سے بدمزہ پانی آنا، ضعف معدہ، وبائی امراض، ہیضہ، اسہال، پیچش وغیرہ اور دیگر امراض میں مثل تریاق کے تاثیر رکھتا ہے۔ بھوک بڑھاتا ہے۔ سخت سے سخت غذا فوراً ہضم کرتا ہے۔ چہرہ پر رونق، رعب و وجاہت پیدا کرتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد استعمال کرنے سے کھانا فوراً ہضم ہو کر طبیعت ہلکی پھلکی اور دل خوش ہو جاتا ہے۔ اس سے معمولی غذا بھی مقویات کا کام دیتی ہے۔ فساد خون کو زائل کرکے رنگ بدن صاف شفاف رکھتا ہے۔ پژمردہ طبیعت کو خورسند کرتا ہے اور وہم و فکر دور کرتا ہے۔ اس سے وقت پر جادو کا اثر ہوتا ہے۔ دل، دماغ، جگر وغیرہ اعضائے رئیسہ کو طاقت پہنچتی ہے۔ قیمت فی ڈبہ ایک روپیہ محصول ۵؍

اکسیر موتی دانت۔ دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کرتا ہے اور دانت سفید موتیوں کی طرح چمکیلے ہو جاتے ہیں۔ قیمت صرف ۸؍ محصول ۵؍

ملنے کا پتہ:۔ اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ کوچہ جٹاں ۳۰۸/۹ امرتسر

مجلہ العلوم الاسلامیہ دیوبند کے علمی مذہبی پرچہ

"قاسم العلوم"

کا

خاص حبیب نمبر مفت

جس میں بلند پایہ علمی مذہبی مقالات اور سیرۃ نبویہ علیہ الف الف تحیۃ کے مختلف پہلوؤں پر محققانہ نظم و نثر مضامین ہونگے علاوہ دار العلوم دیوبند و مقامات مقدسہ کے قابل دید فوٹو بھی ہوں گے۔ ہم سالانہ قیمت ارسال فرماکر مفت حاصل کیجئے یا ۸؍ کے ٹکٹ ارسال فرماکر طلب فرمائیے۔

خط و کتابت کا پتہ | عتیق احمد صدیقی مدیر رسالہ قاسم العلوم دیوبند

ahmadimuslim.de

۳۸/۵۱

مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث۔

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں

خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔

ابتدائی سل و دق، دمہ، کھانسی، ریزش، کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔

بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ وہ چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے۔

..... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے

دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھالینے سے درد موقوف ہوجاتا ہے۔ مرد، عورت، بچے، بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک عہ۔ آدھ پاؤ ہے۔ پاؤ بھر ہے مع محصول ڈاک۔ (۶۸۶)

ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ

تازہ ترین شہادات

ایک صاحب از ضلع ہوگلی جس نے آپ سے ایک چھٹانک مومیائی منگائی تھی۔ خدا نے بہت فائدہ عطا کیا۔ ایک چھٹانک اونکھائی خان کے نام وی پی بھیجدیں۔ (۷۔ مئی ۳۵ء)

جناب عنایت اللہ صاحب جیاری۔ ایک مرتبہ ماہ مارچ میں ہم نے آپ سے مومیائی منگائی تھی۔ اس سے ہم کو فائدہ ہوا۔ اب ایک چھٹانک اور وی پی بھیج دیں۔ (۱۳ مئی ۳۵ء)

جناب ایم۔ اے۔ حق صاحب کلکتہ۔ آپکی مومیائی بیشتر خاکسار منگا کر استعمال کرچکا ہے مفید پائی۔ اب آدھ پاؤ بذریعہ وی پی ارسال فرمائیں۔ (۲۳ مئی ۳۵ء)

پتہ:۔ حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر

دی میڈیسن ایجنسی امرت سر

۳۶/۵۱

تمام دنیا میں بے مثل

سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ ۴ روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی

اردو کا ہدیہ سات روپے

ان دو نو بینظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

عبدالغفور غزنوی

مالک کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

قادیان میں زلزلہ برپا کردینے والی لاجواب کتاب

حالات مرزا

یعنی

۶/۱۲

مرزائی مذہب کی اصلیت

اپنے مضمون میں بالکل انوکھی۔ قادیانی تحریک کیلئے شمشیر براں ہے۔ قیمت صرف ۵ ہے۔ بیرونجات سے منگوانے والے حضرات ۶ کے ٹکٹ بھیجکر منگوا سکتے ہیں۔ پتہ، محمد اسحاق دفتر کتب خانہ حقانی امرتسر

۲۵/۲۵

سرمہ نور العین

مصدقہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا ہے اور عینک سے بے پرواہ کردیتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بینظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ

مینیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

۳۴/۲۵

ہندوستانی ممیرے کا سرمہ

سیاہ و سفید رجسٹرڈ ۱۸۵۷ء

یہ آنکھوں کی اکسیر و بینظیر دوا ہے۔ مینکڑوں روپیہ کی دوائیں اچھے سے اچھے علاج جن بیماریوں میں فائدہ نہ دیتے تھے اس سرمہ سے فائدہ ہوا۔ آنکھوں سے پانی بہنا، نگاہ کی کمزوری، دھوہے، ککرے، انکھ جلنی پرانی لالی، اجالا، پھلی، چھپڑ، ناخونہ، ایسے سخت امراض میں چند دن لگانے سے آنکھیں بھلی چنگی معلوم ہوتی ہیں دماغی محنت کرنے والوں کی گرمی جلن دور کرکے ٹھنڈک پہنچاتا ہے تندرست آنکھوں کا نگہبان ہے۔ نمونہ ار کے ٹکٹ بھیجکر منگواؤ اور آزماؤ۔ قیمت فی تولہ مع خوبصورت سرمہ دانی و سلائی کے ... تولہ۔

سرمہ سفید قسم اعلیٰ سچے موتیوں و بیش قیمت ادویات سے مرکب نہایت سریع الاثر۔ قیمت ... روپیہ تولہ

(منگوانے کا پتہ)

مینیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

۱/۱

زنانہ ریشمی دوپٹہ پھولدار

دوپٹہ کے چاروں طرف نہایت خوبصورت پھولدار بیل بوٹے اور پھول کا کام نکلا ہوا تین گز لمبا ڈیڑھ گز چوڑا نی ریشمی دوپٹہ ایک روپیہ بارہ آنے۔ اگر ناپسند ہو فوراً ہمارے خرچ پر واپس کردیں۔

(ملنے کا پتہ)

مینیجر سودیشی کھدر پرچارک کمپنی نمبر ۸ لودیانہ شہر

۵/۱۲

ضرورت ہے

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ ڈگورنمنٹ ریکگنائزڈ کے لئے ہر قابلیت کے طلباء کی جو بجلی کا کام سیکھنا چاہیں۔ یاد رہے کہ پنجاب، فرانٹیر اور صوبہ دہلی میں ماسوا سکول ہذا کے بجلی کی کوئی پرائیویٹ درسگاہ لوکل گورنمنٹ کی منظور شدہ نہیں۔ پراپیکٹس مفت۔

(مینیجر)

محکمہ صنعت وحرفت پنجاب

٢/٢

داخلہ کا اعلان

گورنمنٹ سنٹرل ویونگ انسٹی ٹیوٹ امرتسر کا نیا سیشن یکم اکتوبر ١٩٣٥ء سے شروع ہوگا۔

بالائی (A) کلاس اور آرٹیزن (B) کلاس کے داخلہ کی درخواستیں ذیل کے پتے پر ١٥۔ جولائی ١٩٣٥ء کو یا اس سے پیشتر پہنچ جانی چاہئیں۔ درخواستیں اس مقررہ فارم پر لکھی جانی چاہئیں جو درخواست دینے پر مل سکتا ہے۔ درخواست دیتے وقت یونیورسٹی کا یا سکول لیونگ سرٹیفکیٹ۔ چال چلن کی سندات اور عمر اور صحت کے سرٹیفکیٹ بھی بھیجنے چاہئیں۔

چند وظیفے جن کی مقدار اوسطاً آٹھ روپے ماہوار ہیں قواعد وضوابط کی شرطوں کے ماتحت بہترین مستحق امیدواروں کو دیئے جاتے ہیں۔

ہندوستانی ریاستوں یا دوسرے صوبوں کے امیدوار بھی داخل کرلئے جاتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ داخلہ کے وقت ڈھائی سو روپے سالانہ کی رقم پیشگی ادا کردیں۔

منتخب شدہ امیدواروں کو داخلہ کے دن مندرجہ ذیل رقوم بطور امانت داخل کرنی پڑتی ہیں یہ رقوم (نمبرہ و٦ کے سوا) کورس پورا ہو جانے پر واپس لی جاسکتی ہیں۔

١۔ ضمانت	بالائی کلاس (A) کے لئے	دس روپے
٢ ضمانت	آرٹیزن کلاس (B) کے لئے	پانچ روپے
٣ ضمانت	برائے کتب لائبریری	پانچ روپے
٤ ضمانت	برائے ہوسٹل	دو روپے

٥ کھیلوں کے لئے سالانہ چندہ برائے (A) کلاس دو روپے۔ برائے (B) کلاس ایک روپیہ

٦ ماہوار ٹیوشن فیس ایک روپیہ برائے (A) کلاس و ٤ر برائے آرٹیزن کلاس۔

ہوسٹل میں بیرونی امیدواروں کے لئے چار آنے ادا کرنے پر جگہ مہیا کردی جاتی ہے۔

کھڈیوں اور ترقی یافتہ طریق ہائے پارچہ بافی پر نظری اور عملی ٹکنیکل تعلیم کے ساتھ ساتھ رنگریزی۔ فنشنگ اور بلیچنگ کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ آخری سال کے طالب علموں کو کمرشل ٹریننگ کلاس میں بھی کام کرنا پڑتا ہے۔ جو تجارتی پیمانے پر پارچہ بافی کی پوری پوری مشق کرانے کے لئے جاری کی گئی ہے۔

پارچہ بافوں کو ریشم بافی اور خوبصورت نقش ونگار کے ڈیزائن تیار کرنے کی تعلیم دینے کے لئے ایک سپیشل کلاس بھی کھولی گئی ہے۔ یہ کلاس اکتوبر ١٩٣٥ء سے شروع ہوکر چھ ماہ تک رہے گی۔ اس کے داخلہ کے اور دوسرے قواعد وہی ہیں جو آرٹیزن کلاس کے ہیں۔ جن امیدواروں کو کھڈیوں پر پارچہ بافی کا پہلا تجربہ حاصل ہوگا۔ ان کو ترجیح دی جائے گی۔

قواعد کی پوری تفصیلات پراسپکٹس میں درج ہیں جو ذیل کے پتے سے مل سکتے ہیں۔

دستخط ٹکسٹائل ماسٹر گورنمنٹ سنٹرل ویونگ انسٹی ٹیوٹ امرتسر

ہر خاص وعام کو اطلاع

٤/

پانچسو روپیہ کا نقد انعام

طلاء نو ایجاد رجسٹرڈ

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج کمزوری ونامردی جو شخص اس طلاء کو بیکار ثابت کردے اسکو پانچسو روپیہ کا نقد انعام دیا جاویگا۔ یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے طیار کیا ہے جو شش جلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اس کا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہوجاتا ہے۔ جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہوگئے ہوں تو فوراً اس طلاء سے فائدہ حاصل کریں۔ اس طلاء سے ہزاروں مریض بفضل خدا شفایاب ہوچکے ہیں۔ اس کے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں۔ طلاء کے ہمراہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی ایجاد حب مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں یہ مکمل علاج ہے۔ اس سے بہتر کوئی طلاء اس مرض کے واسطے ثابت نہیں ہوا۔ قیمت ایک بکس ہے؟

پتہ:۔ ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ

(٦٨٧)

بہار شباب

یہ کتاب دہلی کے مشہور ومعروف ارسطوئے زماں حکیم محمود احمد خان والد بزرگوار مسیح الملک حکیم اجمل خان مرحوم کی تصنیف ضیاء الابصار کا اردو ترجمہ ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ مرد، عورت کے رشتہ کا اصل مطلب کیا ہے۔ تندرست وخوبصورت اولاد پیدا کرنے کے طریق، درازی عمر کی وجہ، اور اس کے علاوہ بے شمار ایسے بے نظیر ونایاب نسخہ جات درج ہیں۔ جو حکیم صاحب کے خاندان میں صدیوں سے پشت در پشت چلے آتے تھے اور جو شائقین حضرات کو ہزاروں روپے خرچ کرنے پر بھی حاصل نہ ہوتے تھے۔ بازاری کوک شاستروں کی طرح محض تک بندیوں سے کام نہیں لیا گیا بلکہ مجرب نسخہ جات ہیں۔ قیمت صرف عہ

ملنے کا پتہ:۔ مینیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

قادیانی مشن کی تردید میں بے نظیر کتابیں

(تصانیف حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب)

الہامات مرزا } اس رسالہ میں مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں پر مفصل بحث کرکے ان کا غلط ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۹ ر

تاریخ مرزا } مرزا صاحب قادیانی کی زندگی کے صحیح حالات از طفولیت تا دم وفات۔ قیمت ۶ ر

فاتح قادیان } اس میں لودھیانہ کے انعامی مباحثہ متعلقہ دعائے مرزا بابت دعوت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مع فیصلہ منصفان و سرپنچ کی روئداد درج ہے۔ جدید اڈیشن۔ قیمت ۶ ر

نکاح مرزا } مع جواب الجواب۔ جسمیں مرزا صاحب کے آسمانی نکاح والی پیشگوئی کی زبردست تردید کی گئی ہے۔ جدید اڈیشن قیمت صرف ۳ ر

مرقع قادیانی } یہ ایک ماہوار رسالہ ہے جو مرزائی مشن کی تردید میں شائع ہوتا رہا ہے۔ دو سال کا مکمل فائل ہے یعنی ۲۴ پرچے۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

شہادات مرزا } جس میں دس شہادتوں (احادیث نبویہ، اقوال و افعال مرزائیہ) سے مرزا صاحب قادیانی کے دعویٰ مسیحیت موعودہ کی تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۳ ر

فتح ربانی } ایک زبردست تحریری مباحثے کی روئداد ہے جو دربارہ حیات مسیح علیہ السلام مابین مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب اور مولوی غلام رسول آف راجیکے ہوا تھا۔ قیمت ۶ ر

فسخ نکاح مرزائیاں } مرزائیوں سے میل جول اور شادی غمی میں شریک نہ ہونے کے متعلق علماء اسلام کا متفقہ فتوےٰ۔ بتایا گیا ہے کہ مرزائی خارج از اسلام ہیں۔ قیمت ۲ ر

نکات مرزا } مرزا صاحب قادیانی کو معارف قرآن دکھانے کا بڑا دعویٰ تھا۔ ان کے قرآنی معارف میں سے چند نمونے

یکہ مولوی عبداللہ چکڑالوی کے معارف کے ساتھ مقابلہ کیا گیا ہے۔ قیمت ۴ ر

تعلیمات مرزا } مع جواب الجواب۔ اس میں چند ابواب ہیں جن کو یاد کرکے ایک اردو خوان بھی کامیاب مناظرہ کرسکتا ہے۔ قیمت ۶ ر

فیصلہ مرزا } (عربی و اردو) اس رسالہ میں مرزا کے آخری فیصلہ والے اشتہار کے متعلق تمام اعتراضات کا جواب ہے۔ قیمت ۵ ر انگریزی اڈیشن ۶ ر

علم کلام مرزا } اس میں مرزا صاحب کو بحیثیت ایک مصنف کے جانچا گیا ہے۔ قادیانی مشن پر بالکل ایک نئی چیز ہے۔ قیمت ۸ ر

عجائبات مرزا } حصہ دوم علم کلام۔ اس میں مرزا صاحب کی عمر ان کے اپنے اقوال سے صرف گیارہ سال ثابت کی گئی ہے نہایت دلچسپ رسالہ ہے۔ قیمت ۳ ر

بہاء اللہ و میرزا } اس رسالہ میں ہر دو مدعیان کے دعاوی اور دلائل میں مقابلہ کرکے ثابت کیا ہے کہ مرزا قادیانی شیخ ایرانی سے فیض یاب تھے۔ قیمت ۶ ر

مراق مرزا } رسالہ ہذا میں حکیموں اور ڈاکٹروں کے اقوال سے ثابت کیا گیا ہے کہ مراق ایک قسم کا جنون ہوتا ہے۔ پھر مرزا صاحب کا اپنے اقرار سے مراقی ہونا ثابت کیا ہے۔ قیمت ۲ ر

ہندوستان کے دو ریفارمر } مرزا صاحب اور سوامی دیانند کی شیریں کلامی دربارہ رہبران دیگر مذاہب نہایت واضح مثالوں سے ثابت کی گئی ہے۔ قیمت ۲ ر

محمد قادیانی } مرزا صاحب قادیانی کا دعویٰ تھا کہ حضرت محمد رسول اللہ کا بھی میں ظل ہوں جو ان کی زندگی کا مقصد تھا وہی میرا ہے۔ اس خصوص میں ان کی گئی ہے۔ قیمت ۲ ر

ملنے کا پتہ۔ **دفتر اہلحدیث امرتسر**

شہادۃ القرآن } مصنفہ مولانا ابراہیم سیالکوٹی۔ اس کتاب میں قرآن کریم کی روشنی میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی زندگی ثابت کی گئی ہے۔ قیمت ہر دو حصہ عہ روپے۔

الخبر الصحیح } مصنفہ مولانا ابراہیم سیالکوٹی۔ اس رسالہ میں حضرت عیسےٰ کی قبر پر مفصل بحث کرکے قادیانی خیالات کی تردید کی گئی ہے۔ قیمت صرف ۲ ر

پتہ:۔ **دفتر اہلحدیث امرتسر**

(۶۸۸)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۳ — نمبر ۳۶

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفےٰ بر جان مسلم داشتن

مسئول مدیر — ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہوں گے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائے گا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	عہ
رؤسا وجاگیرداران سے "	ہے
عام خریداران سے "	ہے
" " ششماہی	۲؍۴
ممالک غیر سے سالانہ	۱۰ شلنگ
فی پرچہ	۲؍

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط وکتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر ۲۔ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ مطابق ۵ جولائی ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

در مدح اخبار و اہل اخبار	ص۱
انتخاب الاخبار	ص۲
اہل حدیث حدیث کے مخالف ہیں ؟	ص۳
مسلمانان بارہ مولا کشمیر میں مصالحت	ص۴
شیطان مرچکا تھا۔ (قادیانی مشن)	ص۶
کیا مسیح موعود و حضرت مہدی آچکے ؟	ص۶
الصبر والجہاد	ص۸
ویدوں کے مصنف	ص۹
اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان	ص۱۱
فتاوے	ص۱۳
متفرقات ص۱۴ ۔ ملکی مطلع	ص۱۵
اشتہارات	ص۱۶ ۲۰

در مدح اخبار و اہل اخبار

(از قلم مولوی وی۔ کے عبد اللطیف صاحب لطیف بنگلور)

ناظم بخیال خود ذمہ وار

عاملان دین خالص ہی عباد اللہ ہیں
اہل تقویٰ کے امرہیں چراغ راہ ہیں

اسوۂ نبوی کی دعوت رات دن انکا عمل
سیدی حبی از انجملہ ثناء اللہ ہیں

شیر میدان نظارہ و سید اہل حدیث
دافن دجال پنجابی حلیم اواہ ہیں

اہل شرک و بدعت و تقلید جن کے سامنے
عمی و صمٌ و بکمٌ گویا نیمجاں اشباہ ہیں

قادیاں کے فاتح اور پنجاب کے شیر عرین
زندہ عیسیٰ دم ملک سیرت خدا آگاہ ہیں

رادِ اہل صلیب و آریہ اہل بہاء
ہر فنی علامہ خوشخو خضر صورت شاہ ہیں

جاری فرماتے ہیں ہر آدینہ آپ اہل حدیث
یعنی اخبار گہر بار اپنا شمع راہ ہیں

ہیں غنی دل کے سراحد ہیں اولی الالباب کے
مفتقر اللہ کے اور از خلق بے پرواہ ہیں

بے بہا اخبار ہے اہل حدیث الحق لطیف
مشتری اسکے بجاں ہوں جو فقیر اور شاہ ہیں

پیارے نبی کے پیارے حالات۔ مؤلفہ مولوی فیروز الدین صاحب ڈسکوی۔ اسمیں آنحضرت صلعم کے مستند حالات زندگی بیان کئے گئے ہیں اور

انتخاب الاخبار

— امرتسر میں گرمی بہت شدت کی پڑتی رہی ہے۔ اور لو بھی بہت گرم چلتی رہی۔ بارش کی بھی بہت ضرورت ہے۔ ناظرین دعا کریں۔

— امرتسر شہر میں پانی کی قلت کو محسوس کرتے ہوئے بلدیہ نے پچاس ہزار روپیہ منظور کیا تاکہ چار نئے ٹیوب ویل لگائے جائیں۔

— ہال بازار امرتسر میں چند مکانات کی بالائی منزلوں میں زلزلہ جیسے جھٹکے کئی دنوں سے محسوس ہو رہے ہیں۔ بلدیہ کے انجینئر نے گورنمنٹ پنجاب کو درخواست بھیجی ہے کہ کسی ماہر کو اس کی تحقیقات کے لئے مقرر کرے۔

— ضلع امرتسر میں پولیس کے لئے آٹھ سپاہیوں کی ضرورت تھی جس کے لئے ایک ہزار امیدوار سپرنٹنڈنٹ پولیس امرتسر کے روبرو پیش ہوئے۔

— گیانی ارجن سنگھ امرتسری ۱۹ یوم کے بعد کوئٹہ میں ملبہ کے نیچے سے زندہ نکالے گئے۔

— کوئٹہ میں کھدائی کا کام شروع ہے۔ نیز گورنمنٹ کی طرف سے مالکان جائداد کو اجازت لیکر وہاں جانے کی اجازت ہے۔

— مولوی ریحان حسین برادر مولوی مسعود حسین مرحوم سابق خطیب شاہی مسجد لاہور چند روز بیمار رہ کر رامپور میں انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

— محمد یوسف مرزائی پشاوری پر قاتلانہ حملہ کرنے کے الزام میں مسمی عبدالعزیز کو سات سال قید اور ایکٹ اسلحہ کے خلاف ۲ سال قید بامشقت کی سزا ہوئی ہے۔

— پشاور میونسپل کمیٹی نے آتشزدگی سے تباہ شدہ لوگوں کی امداد کے لئے دو لاکھ روپیہ بطور قرض دینا منظور کیا ہے۔

— لاہور لنڈا بازار میں شہید گنج کے قریب ایک مسجد ہے۔ جس پر سکھوں کا قبضہ ہے۔ مگر سکھ لوگ اسے شہید کر دینا چاہتے ہیں۔ مقامی مسلم حضرات اس فعل کو ناقابل برداشت سمجھتے ہیں اس سلسلہ میں سکھ و مسلم فساد کا بھی اندیشہ تھا مگر حکام مجاز کی بروقت مداخلت سے وہ خدشہ تو دور ہو گیا ہے البتہ مسجد کے متعلق تا فیصلہ ثانی سکھوں کو مسجد کو شہید کرنے سے روک دیا گیا ہے۔

— معلوم ہوا ہے مہاراجہ الور اپنی گدی پر قبضہ کرنے کے لئے پندرہ لاکھ روپیہ خرچ کر چکے ہیں

— لکھنؤ میونسپل کمیٹی نے شہر کی صفائی کے لئے بارہ لاکھ روپیہ منظور کیا ہے۔

— جبلپور میں بجلی گرنے سے تین مزدور مر گئے۔

ایک نظر ادھر بھی!

(۱) ۲۸- جون ۱۹۳۵ء پرحساب دوستاں ضرور ملاحظہ فرمائیں اور تحریر شدہ ہدایات پر جلد از جلد عملدرآمد کریں

(۲) اخبار ہذا کا صفحہ ۱۰ بھی ضرور ملاحظہ کریں ان میں ان خریداروں کے نمبر درج ہیں جن کو ۲۸- جون کا پرچہ وی پی بھیجا گیا ہے۔

(۳) جن کی مہلت اس ماہ میں ختم ہے وہ قیمت اخبار ۱۵- جولائی تک ارسال کر دیں ورنہ اخبار بند کر دیا جائیگا۔ (نیازمند منیجر اہلحدیث امرتسر)

— ۲۹- جون کی اطلاع ہے کہ ہفتہ مختتمہ کو بمبئی سے ۸۰ لاکھ ۹۸ ہزار ۷۶۲ روپے کا سونا غیر ممالک کو بھیجا گیا ہے اور جب سے برطانیہ نے طلائی معیار ترک کیا ہے ۲۰۲ ارب ۳۰ کروڑ ۷۴ لاکھ ۶۵ ہزار ۲۷ روپے کا سونا ہندوستان سے غیر ممالک کو بھیجا جا چکا ہے۔

— ہانگ کانگ میں بم پھٹنے سے دس مزدور ہلاک ہو گئے ایک مزدور پچاس منٹ تک ہوا میں اڑتا رہا اور آخر کار سمندر میں جا گرا اور بچ گیا۔

— حکومت امریکہ ایک قانون پاس کرنے والی ہے جس سے سٹہ وغیرہ ممنوع قرار دیا جائیگا۔

کیفیت مقدمہ مسجد گیا مقدمہ مذکور میں نوٹس اطلاعی بنام مدعا علیہم جاری ہو چکے ہیں۔ افسوس ہے کہ مسلم وکلاء اس مقدمہ میں ہماری کوئی راہنمائی نہیں کر سکتے۔ اس لئے ایک ہندو وکیل کی خدمات حاصل کی ہیں مگر اس کی ستاون ۵۷ روپیہ یومیہ فیس ہے اور ایک جونیر کا بھی رہنا ان کے ساتھ ضروری ہے علاوہ اسکے خرچ متفرقات ہے۔ الغرض تخمیناً سو روپیہ یومیہ کا مقدمہ کھلنے پر خرچ ہے۔ اور نہ معلوم کتنے روز تک چلیگا۔ لہذا اصحاب کرم سے ہم لوگ امید کرتے ہیں کہ بہت جلد توجہ کریں اور کافی رقم سے امداد کریں کیونکہ یہ ایک جماعتی کام ہے۔

(محمد فرخ حسین سکرٹری انجمن اہل حدیث گیا۔ محلہ گھسیار ٹولہ۔ ۱۹- جون ۳۵ء)

مضامین آمدہ مفتی محمد جمیل صاحب۔ محمد سلیمان صاحب۔ محمد ابراہیم صاحب۔

اصحاب کرم سے گذارش ہے کہ وہ صدقات جاریہ کرتے وقت غریب فنڈ کو ضرور یاد رکھا کریں کیونکہ اس فنڈ سے بیسیوں نادار مگر توحید و سنت کے شائقین اہلحدیث کا مطالعہ کر کے اپنے اپنے حلقہ اثر میں توحید و سنت کی ضرور تبلیغ کرتے ہیں عرصہ سے اس فنڈ کی مالی حالت بہت خراب ہے اور سائلین کی تعداد روز افزوں ترقی پذیر ہوتی ہے اس لئے اس کی امداد بہت ضروری ہے۔

غریب فنڈ میں از فتوے فنڈ ۶ر سابقہ ۱۲؁ کل ۱۸؁ روپے

دفتر اہلحدیث کا نیا تحفہ "حیات مسنونہ" ہے جس میں حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم کے روزانہ معمول کا مختصر خاکہ اور اوراد اذکار مع ترجمہ درج ہیں جو بچوں، نوجوانوں، بوڑھوں، عورتوں، مردوں کو ضرور مطالعہ کرنے چاہئیں۔ قیمت صرف ۲ر

پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

— جزیرہ فارموسا میں جون کے شروع میں زبردست بھونچال آنے سے دو گاؤں بالکل تباہ ہو گئے۔ متعدد اشخاص ہلاک اور مجروح ہوئے۔

شہادۃ القرآن۔ جامع حقائق عالمانہ ثبوت از مولانا (۹۰) ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ قیمت حصہ اول ۱۲ر دوم ۸ر (مجلد)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۲ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ

اہل حدیث حدیث کے مخالف ہیں؟

(۴)

گذشتہ نمبروں میں اس سلسلہ کی ابتدا اور وجہ بتائی گئی ہے کہ اخبار "الفقیہ" میں چند حدیثوں کا ذکر کرکے اعتراض کیا گیا ہے کہ اہل حدیث ان حدیثوں کے مخالف ہیں۔ ہم بہت خوش ہوتے ہیں جب ہمیں کوئی کہے کہ تمہاری فلاں بات خلاف حدیث ہے۔ کیونکہ اس الزام سے بھی حدیث کی قدر ہوتی ہے۔ اس کے جواب میں ہم سوچا کرتے ہیں کہ ہمارا خیال یا عقیدہ کیا ہے اور حدیث کا مضمون کیا ہے۔ چونکہ ہمارا مذہب دراصل قرآن وحدیث ہے۔ اس لئے حدیث کے خلاف اپنا ذاتی خیال ترک کر دینا ہمیں کسی طرح ناگوار نہیں۔ برخلاف اس کے ہمارے حنفی بھائیوں کا مذہب ہے "اقوال امام"۔ اس لئے کوئی حدیث ان کے خلاف پیش ہو تو وہ کوشش کرتے ہیں کہ حدیث کی تاویل کرکے امام کی بات کو بحال رکھا جائے۔ اس کی ایک مثال ہم پیش کرتے ہیں۔

حنفی مذہب ہے کہ قاضی کا حکم ظاہر و باطن میں جاری ہوتا ہے چاہے وہ غلط ہی ہو۔ اس لئے اگر کوئی شخص کسی غیر منکوحہ عورت پر نکاح کا جھوٹا دعوے کر دے اور جھوٹے گواہ پیش کرکے نکاح کی ڈگری لے جائے تو وہ عورت اس کی ہو گئی۔ جھوٹ بولنے یا بلوانے کا گناہ اس کو ہوگا۔ لیکن اس عورت سے ملاپ کرنا جائز ہے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ

تم میں سے بعض اپنے بیان دعوی میں بڑے مشتاق ہوتے ہیں اگر میں (رسول اللہ) کسی کے غلط بیان اور غلط شہادت پر فیصلہ اس کے حق میں دیدوں تو یہ نہ سمجھے کہ مجھے رسول اللہ نے یہ چیز دلوائی ہے۔ انما اقطعہ قطعۃً من النار

(میں اس کو آگ کا ٹکڑا دیتا ہوں)

اس حدیث کو امام بخاری نے حنفی مسئلہ کی تردید میں نقل کیا ہے (کتاب الحیل)

اس کے جواب میں حنفیہ کرام نے جو طریق اختیار کیا ہے وہ اہل فقہ اور العدل وغیرہ جرائد حنفیہ بتا سکتے ہیں ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی اس کا مضمون صاف لفظوں میں تسلیم حدیث نہیں ہے بلکہ تاویل یا تحریف حدیث ہے مگر ہم اہل حدیث کا مطمح نظر کسی امام کا قول نہیں ہے بلکہ اصل امام اعظم (صلے اللہ علیہ وسلم) پر ہماری نظر ہے۔ اس لئے ہم کسی حدیث کو کیوں چھوڑیں۔ اگر چھوڑ دیں تو اور کیا لیں۔ ہاں ہم حدیث پیش کردہ کو قرآن اور حدیث کی روشنی میں دیکھ کر بحکم کُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا ہم سب کو تسلیم کرینگے۔ مثلاً معترض نے لکھا ہے:۔

حدیث ششم عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ لو لا ان اشق علی امتی لامرتھم بالسواک۔ (بخاری صفحہ ۱۰۰۵)

(ترجمہ) یعنی حضور فرماتے ہیں کہ اگر مجھے اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ امت کو مشکل ہوگی تو ہر نماز کے وقت میں مسواک کا حکم کرتا یا مسواک واجب کرتا۔

حدیث ہفتم لو لا ان اشق علی امتی او علی الناس وقال سفین ایضاً علی امتی لامرتھم بالصلوٰۃ ھذہ الساعۃ۔

(بخاری صفحہ ۱۰۷۵)

(ترجمہ) یعنی حضور فرماتے ہیں کہ اگر میں اپنی امت پر شاق نہ سمجھتا تو عشا کو موخر پڑھنے کا حکم دیتا وہابی ان حدیثوں کو بھی نہیں مانتے۔ کہتے ہیں کہ جس کا نام محمد ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔ یہاں اختیار شریعت میں ظاہر ہے۔ آپ حکم کرتے تو ہر نماز میں مسواک واجب ہوتی۔ نصف رات میں عشاء واجب ہوتی۔ مگر نہیں کیا۔ جس سے معلوم ہوا کہ آپ کو شریعت میں اختیار تھا۔ جس کو وہابی نہیں مانتے۔"

(الفقیہ ۲۱ مئی ۱۹۳۵ء صفحہ ۳)

اہلحدیث آپ نے بالکل سچ کہا ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بحیثیت وصف رسالت شارع جانتے ہیں نہ بحیثیت ذات منطقی اصطلاح میں یوں سمجھو کہ ہم مشروطہ عامہ کے قائل ہیں۔ دلیل ہماری قرآن اور حدیث ہے۔ آپ نے قرآن مجید میں پڑھا ہوگا۔

اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ ط۔

(کیا اللہ کے سوا ان کے کوئی اور شریک ہیں جنہوں نے دین میں وہ امور جاری کر دیئے ہیں اللہ نے جن کا اذن نہیں دیا۔)

یہ آیت شارع حقیقی خدا کو بتاتی ہے۔ کبھی آپ نے قرآن مجید کے دوسرے پارے کا شروع بھی پڑھا ہوگا۔ جس میں ارشاد ہے۔

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ

نقل مطابق اصل ۱۲

(۱۹۱) ... (اہلحدیث)

تیرا آسمان کی طرف (بانتظار حکم) منہ پھیرنا ہم دیکھ رہے ہیں۔

یہ آیت بتا رہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تھے کہ کعبہ کی طرف نماز پڑھوں مگر حکم نہیں آیا تھا۔ آخر آیہ شریفہ

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

میں حکم نازل ہوا تو آپ نے اسی طرف منہ کر لیا۔ اس لئے اہل حدیث شارع حقیقی صرف خدا کی ذات کو جانتے ہیں۔ ہاں خدا کی تعلیم اور اطلاع کے دو راستے ہیں ایک قرآن، دوسرا حدیث۔ اس لئے مجازی طور پر رسول اللہ کو بھی شارع کہنا جائز ہے۔ پس آپ کا اعتراض بے جا ہے اور ہمارا مذہب صحیح ہے۔

ہاں حدیث اول کے معنی ہیں کہ میرا حکم اور میرا فعل چونکہ بحکم

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

واجب الاتباع ہے اس لئے میں اگر مسواک کی بابت کہتا یا نماز دیر کر کے پڑھتا۔ آیت مرقومہ کے ماتحت یہ کام واجب العمل ہوتے۔ اس پر کیا اعتراض ہے؟ آگے چلو!

حدیث ہشتم آپ نے فرمایا کہ جبریل میرے پاس آیا اور کہا من مات من امتک لا یشرک باللہ شیئاً دخل الجنۃ قلت وان زنی وان سرق قال وان زنی وان سرق (بخاری ص۹۵۳)

(ترجمہ) یعنی حضور فرماتے ہیں کہ میرے پاس جبریل آیا اور کہا۔ جو میری امت سے مر گیا۔ اس نے اگر شرک نہیں کیا تو جنتی ہے۔ میں نے کہا اگرچہ زنا کرے اور چوری کرے۔ آپ نے کہا اگرچہ زنا کرے اور چوری کرے جنت میں جائے گا۔

وہابی اس حدیث کو بھی نہیں مانتے۔ کہتے ہیں ایمان صالح[؎] جزء ایمان ہے۔ اس واسطے بے نماز کا جنازہ منع کرتے ہیں۔ اس حدیث میں اعمال کا نشان نہیں۔ صرف شرک سے بچنا ہی سبب دخول جنت ہے۔" (الفقیہ حوالہ مذکور)

اہلحدیث معلوم نہیں ہمارے معترضوں کو جلدی کیا پڑی ہوتی ہے کہ اہل حدیث کا مذہب سمجھنے کے لئے پانچ منٹ بھی صرف نہیں کرتے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اہل حدیث کا مذہب ذرہ بھی مشکل نہیں۔ کیونکہ اس میں کوئی ایچ پیچ نہیں۔ صرف اتنا ہے ؎

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ بر جاں مسلم داشتن

اس لئے اہل حدیث اپنا ہر عقیدہ قرآن و حدیث پر مبنی رکھتے ہیں۔ مثلاً یہی مسئلہ ایمان جس کو آپ نے سمجھا نہیں اس کی دو حیثیتیں ہیں ایک نفس ایمان۔ دوم مکمل ایمان۔ اہل حدیث اعمال کو مکمل ایمان میں داخل کرتے ہیں۔ صحیح بخاری کھول کر پڑھنے والا جان سکتا ہے کہ امام بخاری ایمان کی بابت کیا فرماتے ہیں۔ باب افشاء السلام من الایمان باب اماطۃ الاذی من الایمان وغیرہ جس کی مفصل تشریح فتح الباری میں دیکھئے۔

ہاں یاد آیا کہ بے نماز کا جنازہ نہ پڑھنے کا حکم تمہارے دو چچاؤں (امام شافعیؒ اور امام احمدؒ) کا ہے۔ اور بھی سنو! یہی فتویٰ گیارھویں والے بڑے پیر محی الدینؒ جیلانی کا ہے۔ جو غنیہ میں لکھتے ہیں:۔

لَا يُصَلَّىٰ عَلَيْهِ وَلَا يُدفن في مقابر المسلمين (غنیہ)

بے نماز پر نہ جنازہ پڑھا جائے نہ اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔

اہل حدیث میں سے تو بعض لوگ جنازہ بے نماز پڑھ بھی لیتے ہیں۔ پیر صاحب اور ان کے راسخ مرید ہرگز نہیں پڑھتے۔

خطرہ ہے کہ مضمون نگار کی مخالفت سے بڑے پیر صاحب خفا ہو گئے تو گیارھویں شریف واپس کر دینگے بس پھر کیا ہوگا نہ دنیا میں کام کے رہینگے نہ آخرت میں۔ ؎

دونوں سے گئے پانڈے نہ حلوئی نہ مانڈے

(باقی)

مسلمانان بارہ مولا (کشمیر) میں مصالحت یا فساد کا بیج

(فیصلہ شیئاً للہ)

شیئاً للہ عربی کلام ہے جس کے مرقومہ الفاظ پورا جملہ بھی نہیں، نہ قرآنی آیت ہے نہ حدیثی فقرہ۔ نہ فقہی اصطلاح ہے۔ تاہم کشمیر کے مسلمانوں میں اس کو بطور وظیفہ پڑھا جاتا ہے۔ پورا کلام یوں ہے شیئاً للہ یا شیخ عبد القادر جیلانی۔

کبھی وجد میں آتے ہیں تو یوں بھی پڑھتے ہیں:۔

خُذْ يَدِيْ يَا شَاهِ جِيلَانِ خُذْ يَدِيْ
شَيْئًا لِلّٰهِ أَنْتَ نُورُ أَحْمَدِيْ

اس کا ترجمہ اے پیر جیلان (شیخ عبد القادر) اللہ کے لئے مجھے کچھ دیجئے۔ میرا ہاتھ پکڑیئے۔

اس کے ترجمہ ہی سے معلوم ہوتا ہے کہ قائل پیر صاحب سے قضاء حاجت چاہتا ہے اور ان کو اس غرض کے لئے پکارتا ہے۔ یہ فقرہ قائلین میں اتنا مقبول ہے کہ علامت سنیت اور ذریعہ قضائے حاجات سمجھا جاتا ہے جس طرح آیت کریمہ (لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ) اکثر بطور وظیفہ برائے حل مشکلات پڑھا جاتا ہے۔ گذشتہ زمانہ میں کشمیر میں ایک بزرگ صاحب علم مولوی یحییٰ صاحب

؎ غلط چھپا ہے صحیح اعمال ہے۔

سیرت ابن ہشام۔ آنحضرت صلعم کی سب سے پہلی (۶۹۲) سوانحعمری۔ قیمت ۲؍ پتہ: منیجر اہلحدیث

رحمۃ اللہ علیہ گزرے ہیں۔ جن کو کشمیر کے شاہ ولی اللہ قدس سرہ کہنا چاہئے۔ انہوں نے اس وظیفہ کے خلاف آواز اٹھائی۔ ان کے بعد ان کے جانشین صاحبزادہ مولوی غلام رسول (عرف رسل بابا صاحب) ہوئے وہ بھی باپ کی روش پر چلے۔ ان کے بعد ان کے بھائی اور بیٹے غرض خاندان کے تمام ممبروں نے باوجود حنفی ہونے کے اس وظیفہ اور اس جیسے دیگر وظائف کے خلاف جہاد کیا۔ ادھر جماعت اہل حدیث کشمیر نے بھی مقدور بھر اس کی مخالفت کی جو ان کا فرض اولین تھا۔ چنانچہ ایک حد تک الحمد للہ یہ شرک کمزور ہوا۔ لیکن پورے طور پر متروک نہ ہوا۔

قصبہ بارہ مولا جو کشمیر کے دارالحکومت سرینگر سے قریباً ۳۲ میل پنجاب کی طرف ہے وہاں اس وظیفہ کی بابت مسلمانوں میں سخت اختلاف ہوا۔ چونکہ جناب مولانا انور شاہ صاحب دیوبندی مرحوم کشمیری تھے۔ آپ کشمیر گئے تو بارہ مولا کا فساد آپ کے سامنے پیش ہوا۔ آپ نے جو فیصلہ دیا وہ بصورت اشتہار مطبوع ہو کر ہمارے پاس بغرض اظہار رائے پہنچا ہے۔ فیصلہ مذکورہ دیکھ کر ہمیں بہت صدمہ ہوا یہاں تک کہ ہمارا ضمیر اس فیصلہ کو شاہ صاحب مرحوم کی طرف منسوب کرنے سے انکار کرتا ہے کیونکہ یہ فیصلہ نہ قرآن سے مدلل ہے نہ حدیث سے نہ علم فقہ سے نہ اقوال صوفیاء سے پھر وہ محض خیال ہی خیال ہے۔ دگر ہیچ۔ بہر حال اس کے الفاظ یہ ہیں:۔

"وظیفہ شیئاً للہ مسجدوں میں پڑھنا ممنوع ہے اور گھروں کے اندر ختمات میں پڑھنا جائز ہے۔

(۲) اولیائے کرام کو ہر وقت حاضر و ناظر سمجھنا نا درست ہے۔ البتہ استحضار خیالی سے ندا آسکتی ہے۔ (۳) درود شریف بحضور اقدس نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بذریعہ ملائکہ سیاحین اسی وقت اسی صورت اسی لہجہ میں پیش کیا جاتا ہے۔ اور خود بخود بھی پہنچنا ممکن ہے۔ کیونکہ عرض اعمال امت ثابت ہے۔ (۴) اولیائے کرام سے وساطت اس طرح جائز ہے کہ یا اللہ بحرمت فلاں صاحب میری حاجت برا ری کر یہ متفق علیہ صورت ہے۔ اور دوسری صورت انہی کو خطاب کرنا مختلف فیہ ہے۔ شیخ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ مشکوٰۃ میں اجازت دیتے ہیں۔ لیکن صورت اول احوط ہے۔ (۵) خداوند کریم کے بغیر کسی کو علم کلی نہیں ہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اعلم اولین و آخرین ہیں۔ لیکن علم محیط حق تعالیٰ کا خاصہ ہے۔

دستخط محمد انور عفی اللہ عنہ"

اہلحدیث پہلے تو یہ دیکھنا فرض ہے کہ یہ فقرہ شیئاً للہ قرآنی لفظ ہے یا حدیثی ہے یا فقہی؟ آخر ہے کیا؟ کس نے حکم دیا۔ کس نے جاری کیا۔ کس نبی یا امام نے اس کو باعث ثواب بتایا؟ جواب سب کا ایک ہی ہے کہ کسی نے نہیں۔ جب اس کی حقیقت ہی کچھ نہیں تو پھر اس پر تردیدی یا تائیدی بحث کرنا تضییع اوقات نہیں تو اور کیا ہے۔ اس فیصلے کو دیکھ کر ہماری حیرت کی حد نہ رہی۔ جس کی دو وجہ ہیں۔

ایک یہ کہ جناب مولوی محمد انور شاہ صاحب کا فیصلہ نفس دو رنگ ہے۔ مسجد میں ناجائز اور گھر میں جائز۔ مسجد میں ناجائز ہونے کی وجہ غالباً بلکہ یقیناً جناب شاہ صاحب نے وہی سوچی ہوگی۔ جو ارشاد خداوندی ہے۔

اَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰہِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا

"مسجدیں اللہ کے لئے ہیں ان میں خدا کے ساتھ کسی اور کو مت پکارو"۔

اس آیت میں مساجد میں اللہ کے سوا کسی اور سے دعا کرنا ممنوع فرمایا گیا ہے۔ غالباً مولانا محمد انور شاہ صاحب نے یہ سمجھا کہ اس آیت کو مساجد سے خصوصیت ہے لیکن یہ خیال نہ فرمایا کہ یہ خصوصیت اصل منع سے نہیں بلکہ شدت منع سے ہے۔ جیسا حدیث شریف میں آیا ہے کہ پڑوسی کی بیوی سے زنا مت کر۔ جیسا اس منع میں خصوصیت نہیں پائی جاتی آیت کریمہ میں بھی خصوصیت مسجد کی نہیں بلکہ عام ہے۔ کیونکہ جس طرح ہر ایک غیر منکوحہ خود عورت سے زنا حرام ہے اسی طرح ہمسایہ کی عورت سے بھی حرام ہے مگر شدت کے ساتھ اسی طرح شرک کسی جگہ بھی جائز نہیں۔

دوسری وجہ حیرت کی یہ ہے کہ مولوی انور شاہ صاحب کا یہ فیصلہ قرآن و حدیث کے علاوہ اساطین حنفیہ کے بھی خلاف ہے۔ سرگروہ جماعت دیوبندیہ (جن میں مولانا انور شاہ بھی ہیں) مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی فرماتے ہیں:۔

(اقول) اس کلام (شیئاً للہ) کا پڑھنا کسی وجہ سے جائز نہیں۔

(فتاویٰ رشیدیہ حصہ اول صفحہ ۳۲)

مولانا عبدالحی لکھنوی مرحوم نے بھی عدم جواز شیئاً للہ کا فتوےٰ مفصل اور مدلل لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو فتاویٰ لکھنویہ جلد اول صفحہ ۲۵۲ طبع اول)

ان جوابات کے بعد جناب مولانا انور شاہ صاحب سے یہ تقسیم حیرت افزا ہے کہ مسجد میں منع ہے اور گھر میں جائز ہے والسنی۔

عطہ میں بھی ہمیں اختلاف ہے مگر ہم سردست اس کو ملتوی رکھتے ہیں۔ کیونکہ شرک سے پرہیز کرنا مقدم ہے۔ اللہ اعلم۔

نوٹ جن صاحبوں نے فیصلہ انوری بھیج کر ہم سے جواب طلب کیا ہے ان کو اختیار ہے کہ ہمارا جواب بھی بصورت اشتہار شائع کر دیں۔

اثبات التوحید یہ کتاب قاضی فضل احمد لدھانوی کی کتاب "انوار آفتاب صداقت" کا جواب ہے۔ قاضی صاحب نے جماعت اہل حدیث اور جماعت حنفیہ دیوبندیہ کے عقائد شمار کر کے کفر کا فتوےٰ لگایا تھا۔ "اثبات التوحید" میں قریباً بتیس مختلف مسائل پر بحث کر کے قرآن و حدیث کے نصوص قطعیہ کی رو سے قاضی صاحب کے اعتراضات کو توڑ دیا ہے۔ قابل دید کتاب ہے۔ قیمت عہ۔ پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

رسالہ محمدیہ۔ فرقہ شمسیہ کی تردید میں از حضرت محمد الف ثانی سرہندیؒ۔ قیمت ۳ر (۶۹۳) (منیجر اہلحدیث)

قادیانی مشن

شیطان مرچکا تھا

مگر ابھی تک رحمانی فوجوں کے ساتھ لڑ رہا ہے

آج کل قادیان میں احمدیہ جماعت پر وہ مصیبت نازل ہے کہ دشمن کو بھی رحم آتا ہے۔ کہاں قادیان دارالامان تھا جس کی بابت کہا جاتا تھا۔ ؎

چہ گوئی با تو گر آئی چہا در قادیان بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

خدا جانے مولوی سعد اللہ لودھانوی مرحوم کو کشف ہوا یا الہام سے انہیں قادیان کا آیندہ حال معلوم ہوا تھا کہ وہ اس کے جواب میں کہہ گئے ؎

چہ گوئم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی
وبا بینی خزان بینی غرض دارالزیاں بینی

جو لوگ خلیفہ قادیان کے خطبے اور اڈیٹر الفضل کے لیڈر مضامین پڑھتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ آج قادیان میں اور اس کے بعد ساری احمدیہ زمین میں جو کچھ (بقول خلیفہ قادیان) ہو رہا ہے۔ وہ مولوی سعد اللہ مرحوم کے شعر کی عملی تفصیل ہے آہ آج (بقول قادیانی پریس) احمدیہ جماعت کی حالت زار اس شعر کی مصداق ہے۔ ؎

سودا نہ نکل گھر سے کہ ہیں ڈھونڈھتے تجھے
لڑکے پھرے ہیں پتھروں سے دامن بھرے ہوئے

اس لئے خلیفہ قادیان نہایت قابلیت سے اپنی جماعت کو تسلی دیتا ہوا اپنے باپ کی طرح زمین آسمان کے قلابے ملاتا ہے۔ ۲۴ جون ۱۹۳۵ء کے الفضل میں جو خطبہ خلیفہ کا درج ہوا ہے۔ اس میں احمدیوں اور احراریوں کے مقابلے کو رحمانی اور شیطانی جنگ کہہ کر آخر رحمانی (اپنی) فتح کا یقین دلایا ہے۔ خلیفہ کے اپنے الفاظ یہ ہیں:۔

یاد رکھو یہ آخری جنگ ہے۔ جو شیطان اور رحمان کی فوجوں میں ہو رہی ہے اس وقت شیطان مارا جائے گا یا خدا کے فرشتے (احمدی؟) مارے جائیں گے۔ سچائی غالب آئے گی یا جھوٹ غالب آئے گا۔ پس میں کہتا ہوں کہ اگر تم سچائی کے دلدادہ ہو اور اسے دنیا میں قائم کرنے کے لئے کھڑے ہوئے ہو تو تم اپنے دلوں میں حلف اٹھاؤ کہ چاہے تم پھانسی پر لٹکا دئے جاؤ تم سچائی (دامن مرزا؟) کو نہیں چھوڑو گے۔"

(الفضل ۲۴ جون ۱۹۳۵ء صہ)

ہم خلیفہ قادیان کی تقریر کی تحسین کرتے ہیں اور صاف کہتے ہیں کہ محصور فوج کو لڑانا قابل جرنیل ہی کا کام ہے۔ اسی طرح جماعت احمدیہ کی اس مصیبت کے زمانہ میں ڈھارس بندھانا خلیفہ صاحب ہی کا کام ہے۔ مگر ہم تو بڑے میاں کے قدر دانوں میں سے ہیں۔ ان چھیٹ بھیوں کی باتیں ان کے مقابلے میں ہمیں نہیں جچتیں۔ خاصکر جہاں چھوٹے میاں اور بڑے میاں کے بیان میں اختلاف ہو ہم چھوٹے میاں کی طرف دیکھیں ناممکن ہے۔

اختلاف یہ ہے عرصہ ہوا بڑے میاں مرزا صاحب متوفی کہہ گئے ہیں کہ میرے آنے سے شیطان مارا گیا مجھ سے پہلے وہ بھاگا پھرتا رہا لیکن میرے وقت میں وہ قتل ہو گیا۔ مرزا صاحب کے اپنے الفاظ یہ ہیں:۔

"شیطان نے آدم کو مارنے کا منصوبہ کیا تھا اور اس کا استیصال چاہا تھا پھر شیطان نے خدا تعالیٰ سے مہلت چاہی اور اس کو دی گئی الیٰ وقت المعلوم۔ بسبب اس مہلت کے کسی نبی نے اس کو قتل نہ کیا اس کے قتل کا ایک ہی وقت مقرر تھا کہ وہ مسیح موعود (مرزا صاحب) کے ہاتھ سے قتل ہو۔"

(ملفوظات احمدیہ جلد ۲ صہ ۱۳۱)

ناظرین! اگر بڑے مرزا صاحب کے زمانہ میں قتل ہو چکا تو اب وہ کہاں سے زندہ ہو کر فوج تیار کر کے رحمانی فوج کے سامنے دندناتا ہوا آگیا ہے۔ کیا کوئی شخص مرنے کے بعد زندہ ہو کر دنیا میں آسکتا ہے؟ نہیں بڑے میاں کہہ گئے ہیں۔

"انہم لا یرجعون"

ہمارے خیال میں خلیفہ صاحب کا احراریوں کو شیطانی فوج اور شیطان کو ان کا قائد (سپہ سالار) کہنا محض ادعا ہے۔ جیسا مرزا صاحب کے انتقال کے بعد ریل کے جاری رہنے پر کسی شاعر نے کہا تھا ؎

مرا دجال لیکن ہے ابھی اس کا گدھا باقی

کیا مسیح موعودؑ و حضرت مہدیؑ آچکے؟

امابعد حضرات! یہ مسئلہ ایک معرکۃ الآراء زمانہ موجودہ میں سمجھا جاتا ہے کیونکہ گروہ مرزا تو موصوف کو مسیح خیال بلکہ یقین کرتے ہیں دوسری جماعت حقہ محمدیہ موصوف کو مسیح نہیں سمجھتے کیونکہ قرآن مجید و فرقان حمید و احادیث نبویہ بھی آنے والے مسیح کو بار بار بالتصریح پیش کر رہے ہیں۔ جو اوصاف مسیح علیہ السلام کے مذکور ہیں وہ ممدوح کے اندر قطعاً نہیں۔ اور سب اوصاف سے قطع نظر کر کے ایک وصف کو ملاحظہ کیجئے۔ مسلم شریف حدیث

"لیدعون الی المال فلا یقبلہ احد"

حضرت مسیح علیہ السلام لوگوں کو مال دینگے کوئی اس کو قبول نہ کریگا اس قدر برکتیں رزق میں ہو جاوینگی کہ ہر ایک غنی بن جاویگا۔ صاحب نصاب

زکوٰۃ لیکر منادی کریں گے کوئی زکوٰۃ نہیں لیگا۔ یہ نہ سمجھ لینا کہ خود رئیس و جاگیردار ہوگا نہیں سب کا حال ایک جیسا ہوگا۔ کیا آج یہ وصف ہے۔ بقول مرزائیہ مسیح موعود ہوئے اور شیر پنجاب کی دنگو میں کوچ کر گئے۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے اس کا برعکس ثابت ہے وہ یہ کہ لوگ بھوکے پیاسے خاص کر مسلمانوں کی تو حالت جب سے مرزا قادیانی ہوا ابتر سے ابتر ہوتی گئی۔ مزدوری ملتی نہیں کئی لوگ فاقہ میں موصوف کو گالیاں دیتے ہیں بہت لوگ عیسائی ہوجاتے ہیں۔ کوئی آریہ کوئی سناتنی ہوجاتا ہے کیا ایسے مسیح کی پیشگوئی حدیث میں آئی ہے۔ میں یقین اور وثوق سے کہتا ہوں کہ کوئی مرزائی بھی قادیانی ہو یا لاہوری ان باتوں سے انکار نہیں کرسکتا بلکہ کوئی بھی ادنےٰ سے ادنےٰ عقل رکھنے والے کو گنجائش نہیں ہوسکتی کہ موصوف کو مسیح کہے۔ کیونکہ خود مرزا صاحب مسیحیت سے انکار کرتے ہیں۔ ازالہ اوہام صفحہ ۱۹۹ پر فرماتے ہیں۔

میں مسیح نہیں مثیل مسیح ہوں۔ لفظ مثیل مضاف ہے لفظ مسیح کی طرف جیسا کہ غلام زید میں غلام مضاف ہے زید کی طرف جس کا معنے ہے زید کا غلام لہذا نتیجہ بین ہے کہ مضاف و مضاف الیہ دونوں ایک نہیں ہوسکتے زید اور غلام مثال مذکورہ میں ایک نہیں اسی طرح مثیل اور مسیح ایک نہیں۔ اگر اس سے زیادہ وثوق چاہتے ہو تو پڑھئے کتاب مذکورہ صفحہ ۲ پر موصوف بڑے کھلے الفاظ میں فرماتے ہیں کہ ممکن ہے بلکہ بالکل ممکن ہے کہ وہ مسیح جو شان و شوکت وجاہ و جلال کے ساتھ مطابق حدیث نبویہ کے آجاوے کیونکہ یہ عاجز غربت و ناتوانی و فقیری بناس میں آیا ہے تو پھر علماء کو اشکال ہی کیا ہے ہوسکتا ہے کہ ان کی مراد پوری ہوجاوے اب تو امید ہے کہ دونوں فریقین کی تسلی و تشفی ہوگئی ہوگی۔ اب تو سمجھ گئے ہو کہ مرزا صاحب کہتے ہیں میرے منکر کو کافر نہ کہا جائے کیونکہ کافر تو اس کو کہہ سکتے ہیں جو حضرت مسیح کا منکر ہو

اور میں مسیح نہیں اگر کچھ کسر باقی ہے تو میں خدا کے فضل و کرم سے پوری کر کے چھوڑوں گا۔ ملاحظہ ہو براہین احمدیہ ج ۴۔ موصوف فرماتے ہیں کہ "حضرت عیسےٰ علیہ السلام جب دوبارہ دنیا میں نازل ہونگے تو اسلام کو چاروں کونوں تک پہنچا دیں گے۔ بلکہ واللہ متم نورہ کا اشارہ ہی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی طرف ہے"۔ آپ کو معلوم ہے یہ کس کتاب کے اندر لکھا ہے یہی وہ کتاب ہے جس پر مہر ثبت شدہ ہے۔ جس کے اندر کوئی غلطی نہیں۔ جو کچھ اس کے اندر مذکور ہے خدا کے زبان سے ہے۔ اب میں بطور خیر خواہی نصیحت کرتا ہوں کہ دنیا کے مال کی پرواہ نہ کرو اللہ والے بن جاؤ۔ لنا علم وللجھال مال کے مطابق اللہ کو راضی کر لو ہے

کچھ کرو خوف خدا کیا حشر کو دوگے جواب
کام کس آئے گی یہ دولت کمائی آپ کی

اب رہا مہدی ہونا موصوف کا اس پر بھی ایک حدیث مختصر الفاظ میں پیش کرتا ہوں۔ مہدی علیہ السلام کی وصف ابوداؤد ج ۲ کی حدیث موجود ہے۔ حدیث ملئت الارض عدلا کما ملئت جورا۔ ترجمہ۔ امام علیہ السلام کے وقت تمام روئے زمین عدل سے بھر جاویگی جیسا کہ پہلے ظلم و استبداد سے بھری ہوگی۔ اب غور فرمائیے کہ اس کے مطابق مہدی آچکے ہیں جبکہ ظلم ترقی پر ہے۔ ہر طرف مظلوم رو رہے ہیں۔ خاصکر احرار اسلام کی جماعت و جماعت مرزائیہ دونوں آواز بلند کر رہے ہیں ہر ایک کہتا ہے کہ ہم پر دوسرا گروہ ظلم کر رہا ہے۔ امید ہے کہ موجودہ زمانہ میں جو ظلم بین طور کھلم کھلا ہوتا ہے اس سے مرزائی فریقین انکار نہیں کریں گے۔ نتیجہ بین ہے کہ جس کی پیشگوئی حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے وہ ابھی نہیں آیا کیونکہ اس کے والد کا نام عبد اللہ والدہ کا نام آمنہ بی بی۔ پیدائش بستی قرعہ ملک یمن میں ہوگی۔ مرزا قادیانی کے اندر کوئی بھی وصف موجود نہیں۔ البتہ وہ وصف جو انجیل متی کے باب ۷ کی آیت ۱۵ میں پیشگوئی کی ہے کہ جھوٹے نبیوں سے خبردار رہو جو تمہارے پاس بھیڑوں کے بھیس میں آئیں گے مگر باطن میں پھاڑنے والے بھیڑیے ہیں ان کے پھلوں سے تم ان کو پہچان لوگے۔ یہ پیشگوئی بالکل صاف الفاظ میں ظاہر کر رہی ہے کہ یسوع کے لباس میں ملبوس ہونے والے اپنے آپ کو مسیح کہلا کر دنیا جمع کرنے والے بے شک موجود ہیں۔ خدا کے لئے زندگی کو غنیمت سمجھو۔ آج ہی مرزائیت سے تائب ہوکر سچے رہبر ہادی کامل کی شفاعت کے چاہنے والوں میں اپنا نام کرلو ورنہ قیامت کو کوئی حامی نہیں ہوگا۔

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے
خصوصاً آج کل کے انبیاء سے

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

خادم الاسلام ابوسعید عبد العزیز جالندہری
مدرس مدرسہ دار الحدیث لودھیانہ۔

الصبر والجہاد

(مرقومہ احمد حسین تاجر آہن تعلقہ آرمور ضلع نظام آباد دکن)
(گذشتہ سے پیوستہ)

جہاد کے معنی کسی کام کو طاقت تامہ و محنت شاقہ سے انجام دینے کے ہیں اور شرعاً بھی جہاد اُن مساعی جمیلہ اور توجہات کاملہ کا نام ہے جو اعدائے ملت کو ناروا ظلموں جگر سوز ستموں سے باز رکھنے میں کی جاتی ہیں تاکہ مخلوق خدا کو امن بسیط، آسائش تام، رفاہت کامل نصیب ہو اور دنیا کی سٹیج پر تحفظ حقوق کے اعلام بلند ہوجائیں۔ بجز اس کے اسلامی جہاد سے تنعم و ترفہ، عزت و شان، آسودگی و آرمیدگی ہرگز ہرگز مقصود نہیں اور نہ اسلام اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ محض حصول حکومت تحصیل زر کی خاطر فتنہ فساد مچا کر تیغ نکالی جائے بلکہ پرزور الفاظ میں الٹی میٹم دیتا ہے کہ

واللہ لا یحب الفساد۔ اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا۔ لا اکراہ فی الدین۔ دین کا معاملہ

خاتم الانبیاء۔ آنحضرت صلعم کی سوانح عمری (۴۹۵) قیمت ۱۰/ پتہ دفتر اہلحدیث

ahmadimuslim.de

میں زبردستی نہیں۔ غرضیکہ جابرانہ دینی اشاعت اور فتنہ فساد کی مدافعت میں بے شمار احکام موجود ہیں۔ لیکن جب کسی قوم کا ظلم حد سے تجاوز کر جائے اور لوگوں کے حقوق تلف ہوتے ہوں تو اُس وقت اسلام حکم دیتا ہے کہ اے مسلمانو! تم بھی ایسے ظالموں کے انسداد اور سرکشوں کی سرکوبی میں جان و مال سے جہاد کرو تاکہ دنیا میں امن و سکون کا قیام ہو جائے۔ پس اس کے سوا جہاد اسلامی کا کوئی اور منشا نہیں۔ اس ایک جہاد اسلامی کی بدولت انسان مندرجہ ذیل صفات سے متصف ہوتا ہے۔

ہمدردی، سخاوت، شجاعت، اطاعت، صبر،

(الف) ہمدردی کے معنے ایک دوسرے کے رنج و الم میں بلا غرض شریک ہونے اور اس کی تکلیف کو اپنی تکلیف جاننے کے ہیں۔ برخلاف اس کے غرض شرکت کو ہمدردی نہیں بلکہ مجبوری کہیں گے۔ نتائج ہمدردی میں مندرجہ ذیل امور داخل ہیں۔

اخلاص۔ صدق۔ محبت۔ فیاضی،

واضح ہو کہ ایسی اعلیٰ صفت ہمدردی عامہ کا جس پر بقائے قومی و ملکی کا انحصار ہو۔ خوگر بنانے والا جہاد ہے۔ چونکہ جہاد انہی کوششوں ہمدردیوں، غمخواریوں، جانفشانیوں، عزیزیوں کا نام ہے جو مظلوموں کی مدد، آفت زدوں کی اعانت میں، مفسد متکبر، جابر، ظالموں کے مقابلہ میں بلا کسی ذاتی مفاد کے خالصتہً للہ کی جاتی ہیں۔ بایں وجہ ہمدردی کا مورث اعلیٰ جہاد ہے۔

(ب) سخاوت کے معنی سخی ہونا، بخشش کرنا۔ اصطلاح میں سخی اس کو کہتے ہیں جو اپنی جان و مال کو رضا جوئی اللہ و اعانت خلق اللہ میں برضا و رغبت قربان کرتا ہے۔ جس کے باعث بخل و تنگدلی جیسی قبائح و رذائل معدوم ہو جاتی ہیں فیاضی، دریادلی، ہمدردی جیسی اعلیٰ صفات پیدا ہو جاتی ہیں۔ سخاوت کو جہاد سے ایک زبردست تعلق ہے چونکہ تیاری جہاد میں جانی قربانی سے قبل فراہمی اسباب جنگ و آلات حرب میں مالی قربانی کے جوہر دکھانے پڑتے ہیں۔ پھر بعد ازاں عیش و نشاط، چین و آرام، کو طاق نسیاں کے حوالے کر دیکر جان جیسی عزیز چیز دشمن کے مقابلہ میں قربان کرنی پڑتی ہے۔ کیا اس سے بھی بڑھ کر اور کوئی سخاوت ہو سکتی ہے؟ ہرگز ہرگز نہیں۔ ان ہر دو فطرت کے مرغوب دنیا کے محبوب چیزوں کا بخوشی قربان کرنا ہی رخ سخاوت پر چار چاند لگاتا ہے۔ جس کے اہل مجاہد ہی ہوتے ہیں۔

(ج) **شجاعت کی تعریف و توصیف اختصاراً** ہم صبر کے تحت بیان کر چکے ہیں۔ لیکن یہاں صرف یہ بتلانا منظور ہے کہ جہاد کو شجاعت سے کیا تعلق ہے سو واضح ہو کہ جہاد کا سنگِ بنیاد ہی شجاعت ہے چونکہ میدان جنگ میں تیروں کی بوچھاڑ گولیوں کی بھرمار کے مقابلہ میں سینہ سپر کئے ہوئے اپنے تشنہ لبوں کو خون اعداء سے سیراب کرتے ہوئے کٹنے اور کاٹنے کو معمولی چیز سمجھنے والے شجاع ہی ہوتے ہیں۔ برخلاف ان کے ایک بزدل و ڈرپوک کبھی جہاد جیسی سنگین سل سے سر ٹکرانے کو تیار نہیں ہوتا۔ پس ثابت ہوا کہ جہاد کی پونجی شجاعت اور شجاعت کا سرمایہ جہاد ہے۔

(د) **اطاعت** کے معنی حکم ماننا فرمان برداری وغیرہ کے ہیں۔ انسان کی ذاتی عزت و قومی ترقی کا راز اسی کی تہ میں مضمر ہے اور یہ صفتِ اطاعت بھی جہاد ہی کے ذخیروں سے نصیب ہوتی ہے۔ چونکہ جہاد میں ہر مجاہد کو اپنے افسرِ اعلیٰ کی اطاعت کرنی فرض ہے۔ ایام امن کی اطاعت سے میدان جنگ کی اطاعت سخت دشوار ہے کیونکہ ہر مجاہد کو باوجود سینکڑوں مصائب کا شکار ہونے کے بعد بھی باگِ اطاعت کو پکڑے رہنا پڑتا ہے۔ جس کی وجہ وہ اطاعت کا ایسا عادی ہو جاتا ہے کہ پھر تازیست کبھی نافرمانی کا شکار نہیں بن سکتا بایں وجہ اطاعت کا استاد جہاد ہے۔

(ہ) صبر۔ جہاد کا ایک جزو اعظم ہے۔ چونکہ ایک مجاہد کو میدان حرب میں سینکڑوں صبر کے جوہر استقامت کے کرشمے دکھانے پڑتے ہیں۔ مثلاً عزیزوں اور ساتھیوں کی شہیدی پر صبر، رسد کی کمی، فاقوں کی آفت پر صبر، تیروں کی بوچھاڑ نیزوں کے وار پر صبر، مقابل کی زخم کاریوں اور ایذا رسانیوں پر صبر، غرضیکہ جہاد کے موقع پر جن سنگین مصائب شدید صعوبتوں اور بے شمار آفتوں کا جھیلنا پڑتا ہے۔ وہ مزید تعارف کا محتاج نہیں۔ پس اندریں صورت نہایت عزم و استقلال، ضبط و تحمل سے میدان کارزار میں کام آنے والے اہل صبر ہی ہوتے ہیں۔ تو معلوم ہوا کہ منصب صبر کو شرف بلندی سے ممتاز کرنے والی کوئی چیز ہے تو وہ جہاد ہی ہے

ناظرین! مرقومہ توضیحات و تشریحات سے روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ صبر اس جہاد اور اُن کوششوں کا نام ہے جو نفس کو تدابیر فاسدہ، مکائد کاسدہ سے متنفر اور پرہیز محارم، ترک معصیت کا عادی بنانے میں کی جاتی ہیں۔ تاکہ انسان ظاہراً و باطناً نیکی و پاکیزگی کا سرچشمہ، آداب و اخلاق کا مجسمہ نمونہ بن کر حقیقی معنوں میں انسان کہلوائے اور صوفیائے کرام بھی اسکو جہاد اکبر فرماتے ہیں۔

جہاد ان کوششوں اور جانفشانیوں کا نام ہے جو مفسدوں اور سرکشوں کو ظلم و تعدی سے باز رکھنے میں کی جاتی ہیں تاکہ خدا کے بندوں کو امن و امان نصیب ہو۔ پس نتیجہ صاف ہے کہ ذاتی استوار کی جد و جہد کا نام صبر ہے۔ اور قومی اصلاحی کوششوں کا نام جہاد ہے۔ بہرکیف ہر دو احکام کا منشاء واحد ہے +

حیات طیبہ۔ مولانا اسماعیل شہید دہلویؒ کی سوانح حیات۔ سکھوں کے ساتھ مذہبی لڑائیوں کا حال، اور آپ کے کارہائے نمایاں درج ہیں۔ قیمت ۱۲؍ ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب۔ مصنفہ جناب مولانا اشرف علی تھانوی۔ قیمت ۱۲؍ (۴۹۶) (نرخ اہلحدیث)

ویدوں کے مصنف

(از قلم پنڈت آتمانند جی ست دہرم منڈل بٹالہ ضلع گورداسپور)

(گذشتہ سے پیوستہ)

مہاشہ جی! آپ کس خواب غفلت میں سوئے پڑے ہیں۔ آپ نے کیا مرزا غلام احمد صاحب سمجھ رکھا ہے کہ جو چاہا منوا لیا۔ حتیٰ کہ مرنے سے دو چار روز قبل پیغام صلح صفحہ ۱۱ و ۱۲ پر لکھ گئے کہ:-

"اسی بنا پر ہم (مرزا غلام احمد صاحب و مرزائی لوگ) وید کو بھی خدا کی طرف سے مانتے ہیں ××× تاہم خدا کی تعلیم کے موافق ہمارا **پختہ اعتقاد** (راسخ ایمان) ہے کہ وید انسان کا افترا نہیں ہے ××× اور پھر جبکہ ہم باوجود ان تمام مشکلات کے خدا سے ڈر کر وید کو خدا کا کلام جانتے ہیں اور جو کچھ اس کی تعلیم میں غلطیاں ہیں وہ وید کے بھاشکاروں (مترجموں) کی غلطیاں سمجھتے ہیں" (بلفظہٖ مختصراً)

حضرت یہاں واقف حال سے پالا پڑا ہے۔ میں بھی خدا سے ڈر کر غور سے نہیں لیکن شرک کو مٹانے کی خاطر کہتا ہوں کہ مہاشہ جی تو کیا ہیں بشرط امکان مہرشی سوامی دیانند جی مہاراج بھی دوبارہ جنم لے کر آجائیں تو میرے سامنے ہرگز ہرگز ویدوں کو ایشوری گیان کبھی ثابت نہیں کر سکتے۔ بھلا لالہ صاحبان کس گنتی میں ہیں۔ ہمت ہے تو میری لاجواب تصنیف "ویدارتھ پرکاش" کا جواب تو دیکر پہلی ندھی سبھائیں دکھلائیں۔ جس میں ویدوں اور ویدک دھرم کی حقیقت دکھائی گئی ہے۔

مہاشہ وشوناتھ جی مزید پوچھتے ہیں کہ:-

"کیا ویدوں کے ساکشات کرنے والے اگنی۔ وایو وغیرہ جڑ پدارتھ (غیر ذی روح عناصر) ہیں؟ کیا اگنی وغیرہ کو کسی شاستر کار نے جڑ پدارتھ مانا ہے؟"

پنڈت جی! یہاں اگنی۔ وایو۔ آدتیہ آگ۔ ہوا۔ سورج وغیرہ عناصر کے نام ہیں نہ کہ سوامی دیانند جی مہاراج کے مفروضہ تپتی رشی۔ چنانچہ گوپتھ براہمن ۱-۷ میں بھی لکھا ہے کہ:-

"त्रीन देवान् निरामममताग्निं वायु मादित्यमिति। स खलु पृथिव्या एवाग्निं निरमिमतान्तरिक्षाद् वायु-न्दिव आदित्यम्"

ترجمہ۔ اُس نے تین دیوتاؤں کو بنایا اگنی (آگ) ہوا اور آدتیہ (سورج) کو۔ اُس نے تحقیق زمین سے آگ کو۔ طبقہ وسطیٰ سے ہوا کو اور طبقہ علوی سے سورج کو بنایا۔

گوپتھ براہمن ۱-۲۹ میں بھی لکھا ہے کہ:-

"किं देवतमित्यृचामग्नि दैवतन्त-दैव ज्योति गायत्रं छन्दः पृथिवी स्थानम्…… यजुषां वायु दैवतं …… अन्तरिक्षं स्थानम् …… सामादित्यो देवतं …… द्यौ स्थानम्"

ترجمہ۔ دیوتا کیا ہے؟ رگوید کی آگ دیوتا ہے وہی جلال ہے گائیتری چھند ہے زمین ٹھیرنے کی جگہ ہے۔ یجروید کی ہوا دیوتا ہے۔ طبقہ وسطیٰ جائے قیام ہے۔ سام کا سورج دیوتا ہے۔ طبقہ علوی جائے قیام ہے۔

اتھروید میں بھی لکھا ہے کہ:-

"यस्मिन् भूमिरन्तरिक्षं द्यौ र्यस्मिन्नध्याहिता। यत्राग्नि-श्चन्द्रमाः सूर्यो वातस्तिष्ठन्त्या र्पिता स्कम्भं तं"

جس زمین۔ طبقہ وسطیٰ۔ طبقہ علوی میں آگ۔ چاند۔ سورج اور ہوا ٹھیری ہوئی ہیں۔

یہی بات شت پتھ براہمن ۱۱-۵-۸-۱ تا ۳ نیز ایترے براہمن پنچکا ۵ کھنڈ ۳۲ ادھیائے ۵ میں بھی لکھی ہے کہ اگنی۔ وایو آدتیہ آگ۔ ہوا۔ سورج وغیرہ اشیاء کا نام ہے۔

چھاندوگیہ اپنشد ۴-۱۷-۱ میں بھی یہی لکھا ہے کہ:-

"अग्निं पृथिव्याः वायुमन्तरि-क्षात आदित्यंदिवः"

یعنی آگ کو زمین سے ہوا کو انترکش سے اور سورج کو طبقہ علوی سے پیدا کیا۔

رگوید میں بھی لکھا ہے کہ

"सूर्यो नो दिवस्पातु वातो अन्त-रिक्षात्। अग्नि नः पार्थिवेभ्यः"

ترجمہ۔ سورج طبقہ علوی سے، ہوا طبقہ وسطیٰ سے اور آگ زمین میں سے ہماری حفاظت کریں۔

شت پتھ براہمن ۱۱-۲-۳-۱ میں بھی لکھا ہے کہ:-

"अस्मिन्नेव लोके ऽग्निं वायुम-न्तरिक्षे दिव्येव सूर्यं"

اس زمین میں آگ کو۔ ہوا کو طبقہ وسطیٰ میں اور دیولوک (طبقہ علوی) میں سورج کو (قائم کیا)

نرکت ۷-۲ میں بھی لکھا ہے کہ:-

"अग्निः पृथिवी स्थानो वायुर्वे-न्द्रो वा ऽन्तरिक्ष स्थानः सूर्यो द्युस्थानः"

اگنی (آگ) زمین میں رہتی ہے۔ وایو (ہوا) اور اندر انترکش (طبقہ وسطیٰ) میں اور سورج طبقہ علوی میں رہتا ہے۔

یجروید ادھیائے ۱۴ منتر ۲۰ میں بھی لکھا ہے کہ:-

"अग्नि देवता वातो देवता सूर्यो देवता"

ترجمہ۔ آگ دیوتا ہے۔ ہوا دیوتا ہے۔ سورج دیوتا ہے۔ وایو سے مراد ہوا ہے اسی لئے کہیں وایو اور کہیں وات لکھا ہے۔ اسی طرح آدتیہ سے مراد اور معنی سورج ہے اسی لئے کہیں آدتیہ کہیں سورج کہیں روی لکھا ہے جن سب لفظوں کے معنی سورج

ahmadmuslim.de

گئے ہیں بخوف طوالت مزید ثبوت نہیں دینا چاہتا۔ اب ذرا مہاشہ جی بھی بتلائیں کہ کہاں لکھا ہے کہ سورج یا آدتیہ اگنی۔ وایو انسان تھے ؟ کسی کتاب کا حوالہ تو لکھیں۔ آخیر پر پنڈت وشوناتھ جی ایم۔ اے لکھتے ہیں کہ:۔

"ویدوں میں ہر ایک منتر کا جو رشی ہے اُس کا مطلب تو یہ ہے کہ اُس رشی نے سب سے پہلے اس وید منتر کا پرچار کیا۔۔۔۔ کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ رشی اُس منتر کا پرچار کرتے کرتے ایسا مگدھ (بےخود) ہو جاتا ہے (کہ) اُس منتر میں کہے گئے کسی شبد کو اپنا نام چُن لیتا ہے۔"

پنڈت وشوناتھ جی مہاراج! رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۱۰۸ کی رشی سرما نامی کُتیا۔ کُتی ہوئی ہے۔ چنانچہ گوروکل مہاودیالیہ جوالاپور کے پرنسپل آریہ سماجی پنڈت نردیو شاستری وید تیرتھ اپنی تصنیف رگوید آلوچن صلا پر اس کے متعلق لکھتے ہیں کہ:۔

"اس سُوکت میں۔۔۔۔ دوسری۔ چوتھی۔ چھٹی آدی رچائیں (منتر) سرما کے واکیہ (کلام) ہیں۔۔۔۔ سرما دیوشنی دیوتاؤں کی کُتیا کوئی دویہ گنوں (اعلیٰ صفات) والی سُشکشت (ڈی۔ اے۔ وی کالج کی ایم۔ اے پاس اور گوروکل کی ودیا النکار پاس) کتیا تھی۔" (بلفظہٖ)

گویا پنڈت نردیو شاستری کی رائے میں رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۱۰۸ کے منتر ۲۔۴۔۶ وغیرہ کُتیا کے کلام ہیں نہ کہ ایشور کے۔ رگوید ۱۰۔۱۴ کے دو تے بھی سرما کُتیا کے دو کتورے لکھے ہیں۔

اسی طرح رگوید ۸۔۶۷۔۵ کی رشی جال میں پھنسی ہوئی مچھلیاں لکھی ہیں۔ چنانچہ وید انگ نرکت ۶۔۲۔۴ میں لکھا ہے:۔

"इति मत्स्यामा जालमापन्नाना- मेतदार्षं वेदयन्ते। मत्स्या मच्छौ उदके स्यन्दन्ते मादान्तेऽन्यो ऽन्यं भक्षणायेति वा"

ترجمہ۔ آریہ سماجی پنڈت راجارام صاحب شاستری پروفیسر ڈی۔ اے۔ وی کالج لاہور۔

"جال میں پڑے ہوئے متسیوں (مچھلیوں) کا یہ آرش (رشی وچن۔ کلام) بتلاتے ہیں۔ متسیہ (مچھلیاں) جل میں چلتے ہیں اتھوا ایک دوسرے کو بھکشن (کھا جانے) کے لئے پرسن ہوتے ہیں۔" (بلفظہٖ)

آریہ سماجی پروفیسر چندرمنی مترجم نرکت بھی صفحہ ۲۸۹ پر لکھتے ہیں کہ:۔

"یہ وید وچن (منتر) مچھیارے کے جال میں پھنسی ہوئی مچھلیوں کی اُکتی (کلام) ہے ایسا وید گیہ بتلاتے ہیں۔" (بلفظہٖ)

نرکت پر آج دن تک صرف دو ہی آریہ سماجیوں نے ترجمہ کیا ہے۔ یہ تسلیم کیا ہے کہ یہ شوکت ماچھی کے جال میں پھنسی ہوئی مچھلیوں کا کلام ہے نہ کہ خدا کا۔ اگر مہاشہ جی کی بات مان لی جاوے تو کیا اس شوکت کے رشی جال میں پھنسے ہوئے تھے یا کیا وہ پانی میں رہا کرتے تھے یا کیا وہ ایک دوسرے کو کھا جایا کرتے تھے؟

نہیں مہاشہ جی یہ شوکت خدا کا کلام یا تصنیف نہیں ہے بلکہ بھگوان مچھ اوتار کا کلام ہے جو جال میں پھنسے ہوئے تھے۔ اور اگر بفرض محال پانی میں رہنے والے اور مچھیارے کے جال میں پھنسے ہوئے رشیوں کا ہی کلام سمجھا جاوے تو بھی بقول وید انگ نرکت وید رشیوں کا کلام اور تصنیف ثابت ہوئے نہ کہ خدا کا کلام۔ اسی طرح رگوید ۳۔۳۳ شوکت کے مہرشی ستلج اور بیاس نامی پنجاب کے دو دریا لکھے ہیں جو منتر ۶ میں یوں کہتے ہیں کہ:۔

"جس کی بھجا (بھجا کے ایک دیش ہاتھ) میں بجر ہے اُس اندر نے ہمیں کھودا ہے اُس نے جلوں کے گھیرنے والے ورتر کو مار گرایا۔ وہی سُندر ہاتھوں والا ہمارا پریرک دیو ہمیں سمندر کی اور (طرف) لے جا رہا ہے اُس کی پریرنا سے ہم پھیلی ہوئی جاتی ہیں۔" (ترجمہ راجارام صاحب شاستری بلفظہٖ)

کیا رشیوں کو اندر نے کھودا تھا اور رشی بہتے ہوئے سمندر کی طرف جا رہے تھے؟ بفرض محال اگر یہ رشیوں کا کلام ہے تو بھی وید انسانوں کی تصنیف ثابت ہوئے نہ کہ خدا کا کلام اور اگر ستلج اور بیاس دریاؤں کا کلام ہے جیسا کہ وید انگ نرکت ۲۔۵۔۲ میں لکھا ہے کہ "नद्यः प्रत्यूचुः"

یعنی دریاؤں نے (وشوامتر) کو جواب دیا اور رشیوں نے اپنے نام اس سُوکت کے الفاظ ستلج بیاس سے رکھ لئے تو بتلائیے کہ بےجان دریاؤں نے کس طرح وید منتر بنا لئے اور رشی وشوامتر کو کس طرح نمستے کہہ کر جواب دیا اور اُس کی درخواست کو سُن لیا؟ میں یہاں اپنے بزرگ دوست پنڈت راجارام صاحب شاستری کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ آپ نے ۴۔ جنوری ۱۹۳۵ء کے روز لالچند لائبریری ڈی۔ اے۔ وی۔ کالج لاہور میں صاف تسلیم کر لیا کہ وید شاعروں کے تخیلات ہیں نہ کہ خدا کا کلام یا گیان اور یہ بھی کہ ویدوں میں اتہاس یعنی تواریخ انسانی پائی جاتی ہے اور تھوڑی سی عمدہ تعلیم کے ساتھ سا تھ منوں گند مند بھرا پڑا ہے۔

ایتریہ اُپنشد ۴۔۵ میں رگوید ۴۔۲۶۔۱ کو صاف لفظوں میں " वामदेव एवमुवाच " وامدیو رشی کا کلام لکھا اور مانا ہے۔

اسی طرح برہدارنیک اپنشد ۱۔۴۔۱۰ نیز ویدانت درشن ۱۔۱۔۳۰ میں رگوید ۴۔۲۶۔۱ اور ۳ کو صریحاً " ऋषि वामदेवः प्रतिपेदे " وامدیو رشی کا قول لکھا ہے۔ اتنے زبردست ثبوتوں سے بھی اگر ملازمت کے خوف سے مہاشہ وشوناتھ جی نہیں سمجھتے تو سے پھر ان سے خدا سمجھے۔

ویدوں کے انسانی تصانیف اور ویدک تہذیب کو جاننے والے احباب میری تصنیف "وید ارتھ پرکاش" ضرور ملاحظہ فرمائیں۔ قیمت حصہ اول صرف ڈیڑھ روپیہ مع محصول ڈاک۔ ملنے کا پتہ:۔ آتما نند ست دہرم منڈل۔ کڑہ آتما سنگھ۔ بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب) (باقی آئندہ)

ذکر کان اخبار۔ ترکی قوم کے ... (۴۹۸) ... (نوٹ)

ahmadiyyamuslim.de

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۱۱۰)

گذشتہ ہفتوں سے غیر اللہ کے واسطے نذرو نیاز اور سجدہ و قیام وغیرہ کی بحث ہو رہی ہے۔ آج ناظرین آگے پڑھیں۔

مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ تفسیر فتح العزیز ج ۱ صلہ میں فرماتے ہیں:-

"با رواح انبیاء و اولیاء و عباد و زاہدین و احبار و علماء را بے ملاحظ علاقہ بندگی خدا محبوبیت او بالاستقلال در محبت برابر خدا مے سازند و نذر و قرابین بنام آنہا مے دہند و احکام ایشاں را بے تامل در ماخذ آنہا برابر وحی ناطق الہی مے شمارند بلکہ بعضے از ایشاں با صور و ہیاکل و قبور و معابد و مسکن و مجالس آنہا افعالے کہ در مسجد و کعبہ برائے خدا باید کرد بعمل مے آرند مانند سر بر زمین نہادن و گرداگرد گشتن و دست بستہ بصورت استقبال قبلہ در نماز استادن حالانکہ ایں محبت ایشاں مقتضائے ایمان بخدا و برائے خدا نیست تا نزد خدا مفید افتد و رضا مندی او بکار آید زیرا کہ ایں محبت از حد محبت مخلوق در گذاشتہ است و در ایمان لازم است کہ در محبت مخلوق و خالق فرق کردہ شود انتہی"

یعنی ساتھ ارواح انبیاء اور اولیاء اور عابدین اور زاہدین اور علماء کو بلا ملاحظہ علاقہ بندگی خدا کے ان کی محبوبیت بالاستقلال خدا کی محبت کے برابر کرتے ہیں اور نذریں و قربانیاں ان کے نام کی کرتے ہیں اور ان کے احکام کو بے تامل وحی الہی کے برابر شمار کرتے ہیں بلکہ بعض ان میں سے صورتوں اور شکلوں کے ساتھ اور قبروں اور معابد و مساکن کے ساتھ وہ افعال کرتے ہیں جو خدا کے لئے مسجد اور خانہ کعبہ میں کرنے چاہئیں جس طرح زمین پر سر رکھنا اور گرداگرد پھرنا اور دست بستہ بصورت استقبال قبلہ نماز میں کھڑا ہونا حالانکہ یہ محبت ان کی مقتضائے ایمان بخدا خدا کے واسطے نہیں ہے تاکہ خدا کے نزدیک مفید ہو اور اس کی رضا مندی میں کام آوے اس واسطے کہ یہ محبت حد محبت مخلوق سے گذر گئی اور ایمان میں لازم ہے کہ محبت مخلوق اور خالق میں فرق کیا جاوے۔ انتہی"

اور حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمہ اللہ مکتوب ج ۳ صلہ میں فرماتے ہیں:-

"ہرچند در ہیچ عبادت شرکت او تعالیٰ جائز نیست اما تخصیص صوم برائے اہتمام ایں عبادت و تاکید نفی شریک و آں عبادت کردنست"

یعنی ہرچند کہ کسی عبادت میں شرکت حق تعالیٰ کے ساتھ جائز نہیں ہے لیکن تخصیص روزہ کی واسطے اہتمام اس عبادت کی غرض سے ہے اور تاکید نفی شریک کی اس عبادت کے لئے کرنا ہے"

پس صاحب تقویۃ الایمان مولانا شہید مرحوم کا کلام صریح آیات و احادیث مع تائیدات ائمہ علماء کرام کے واضح ہوا کہ بلا ریب جہلاء مسلمانان قبر پرستوں کے اعمال شرک میں داخل ہیں جن کی حمائت بطبع دنیوی مولوی نعیم الدین کو دامنگیر ہے۔ مزید تشریحات و تحقیقات قیام دست بستہ اور سجدہ و قعدہ اور طواف کی مولوی نعیم الدین کے صلہ کی بحث میں مفصل گذر چکی ہے۔ ناظرین اہل انصاف ملاحظہ فرمالیں۔

قولہ صفحہ ۱۵۳ لغایت ۱۵۴۔

"صاحب تقویۃ الایمان سجدہ کو مطلقاً شرک کہتا ہے اور ستم اس نے یہ کیا ہے کہ شرک مان کر پچھلی شریعتوں میں اس کے ثبوت کا قائل ہوا گویا اس کے نزدیک اللہ تعالیٰ نے شرک کا حکم دیا اور انبیاء نے شرک کیا معاذ اللہ۔ اس کا یہ ملعون کفر تقویۃ الایمان کے صلہ میں ملاحظہ کیجئے۔- جو کوئی یہ بات کہے کہ اگلے دینوں میں کسی مخلوق کو بھی سجدہ کرتے تھے جیسے فرشتوں نے حضرت آدم کو کیا اور حضرت یعقوب نے حضرت یوسف کو ہم بھی اگر کسی بزرگ کو کریں تو کچھ مضائقہ نہیں سو یہ بات غلط ہے آدم کے وقت کے لوگ اپنی بہنوں سے نکاح کر لیتے تھے چاہئے یہ لوگ ایسی ایسی حجتیں لانے والے اپنی بہنوں سے نکاح کر لیں۔" ذرا گفتگو تو دیکھئے کتنا شریفانہ ہے خیر یہ تو ان کی تہذیب ہے۔ میں کہتا ہوں ہماری شریعتوں میں جائز نہ ہونا اور بات ہے۔ یقیناً ملائکہ نے حضرت آدم علیہ السلام کو یہی سمجھ کر سجدہ کیا تھا کہ ہماری اس طرح کی تعظیم سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے تو اسمعیل کے حکم سے یہ ان کا شرک ہوا معاذ اللہ اللہ تعالیٰ نے شرک کا حکم دیا۔ لعنت ہے اس عقیدہ ناپاک پر یہ ہے اسمعیلی شرک کی حقیقت جس کی دہائی نے پکار مچا رکھی ہے۔ اسمعیل صاحب نے اسی سلسلہ شرکیات میں کسی کے نام پر مال خرچ کرنا اور کسی کے نام کا روزہ رکھنا بھی شمار کیا ہے۔ دنیا میں ایسا کوئی مسلمان نہیں جو انفاق یا روزے سے غیر خدا کی عبادت کا قصد کرتا ہو البتہ اموات کے ایصال ثواب کے لئے مال بھی خرچ کرتے ہیں روزہ بھی رکھتے ہیں اور اس میں ان اموات کے نام بھی لیتے ہیں جیسے گیارھویں اور شاہ عبد الحق صاحب کا توشہ۔ ان بزرگوں کے نام لینے سے یہ مقصود ہے کہ اس عمل خیر کا ثواب ان کی ارواح کو پہنچایا جائے۔ حدیث سے ثابت ہے انہیں اسمعیل صاحب کی صراط مستقیم کے حوالہ سے صلہ میں نقل ہو چکیں۔ پھر اسی کو شرک بتانا خود اپنے اوپر شرک کا حکم کرنا ہے۔ اس کے بعد تقویۃ الایمان میں کسی کے گھر کی طرف دور دور

تبویب القرآن ۔ ج ۲ ... (۴۹) قرآن کی مختلف آیات ...

سے قصد کر کے سفر کرنا شرک بتایا ہے شرک کے یہ تمام احکام امام الوہابیہ کے طبع زاد ہیں۔ شریعت نے ان میں کسی کو شرک نہ فرمایا۔ اب مرید پیر کے گھر جائے تو مشرک، طالب علم استاد کے مکان پر جائے تو مشرک۔ محدثین نے تو ایک ایک حدیث کے لئے اپنے اساتذہ کے مکانوں کی طرف بڑے بڑے سفر کئے ہیں خود صحابہ نے ایسے سفر فرمائے ہیں۔ اس بیدین کے شرک سے کوئی نہ بچیگا۔ دنیوی ضرورتوں کے لئے احباب سے ملنے اعزہ و اقارب کی زیارت کرنے شادیوں میں شریک ہونے تعزیت کرنے کے لئے لوگ رات دن دور دور کے سفر کرتے ہیں شریعت نے یہ سب سفر جائز فرمائے مگر تقویۃ الایمان کے حکم سے ساری دنیا مشرک تمام سفر شرک۔ نجدی کا بیٹا تو لندن ہو آیا نصاریٰ کے گھر کے قصد سے اس نے سفر کیا یہ کتنا ڈبل شرک ہوا۔ ملخصاً بلفظہ۔

اقول۔ سجدہ آدم علیہ السلام کی بحث و تحقیق کماحقہ مولوی نعیم الدین کے صفحہ ۱۰۹ کی بحث میں مفصل مدلل گذر چکی۔ درحقیقت سجدہ آدم کو نہ تھا بلکہ آدم کو قبلہ قرار دیکر حق تعالیٰ کو سجدہ تھا چنانچہ مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی تفسیر فتح العزیز ج ۱ صفحہ ۲۱۲ میں فرماتے ہیں:۔

"یعنی سجدہ کنید بسوئے آدم عم بایں طریق کہ اورا قبلہ سجود گردانید تا دلیل باشد بر اطاعت شما احکام مارا"

"یعنی سجدہ کرو آدم علیہ السلام کی طرف اس طریق سے کہ ان کو قبلۂ سجود گردانو تا دلیل تمہاری اطاعت پر ہمارے احکام کی ہووے"

نیز مولوی نعیم الدین کے مستند اعلیٰ مولوی صاحب بریلوی کے ملفوظات حصہ چہارم حسینی پریس بریلی ۱۳۳۸ھ کے صفحہ ۳۳ میں مرقوم ہے:۔

"آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام قبلہ تھے جیسے کعبہ قبلہ ہے اور سجدہ اللہ کو"

اور خود مولوی نعیم الدین نے صفحہ ۱۰۱ میں بحوالہ حدیث معاذ رضی اللہ عنہ نقل کیا ہے کہ

"یہود و نصاریٰ اپنے عالموں بزرگوں کو جو سجدہ کرتے تھے اور اس کو انبیاء علیہم السلام کی تحیۃ جانتے تھے تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہوں نے اپنے انبیاء پر جھوٹ بولا"

نیز مولوی نعیم الدین نے صفحہ ۱۰۳ کے حاشیہ پر تفسیر فتح العزیز سے سنداً لکھا کہ

"تکریم و تحیۃ کے طور پر مانند سلام اور جھکنے کے تھا"

اور مولوی نعیم الدین نے اپنے رسالہ فیضان رحمت صفحہ ۵۹ میں لکھا کہ

"اگر کسی فعل کو کوئی مسلمان کرے اور وہ فعل شارع نے کفار کے ساتھ مختص اور اس کو کفر اور شرک کی علامت قرار دیا ہو جیسے زنار یعنی جنیو پہننا اور بت کو سجدہ کرنا تو مسلمان بالاختیار ایسے فعل کرنے سے اسلام سے خارج ہوتا ہے اگرچہ احکام شرع مانے اور ان پر عمل بھی کرے چنانچہ شرح عقائد نسفی میں موجود ہے انتہی"

پس جبکہ خود مولوی نعیم الدین بحکم دروغ گو را حافظہ نباشد سجدہ بغیر اللہ کو مسلمانوں کے حق میں باوجود احکام شرع ماننے اور اس پر عمل کرنے کے اسلام سے خارج کر چکے تو پھر کیا آنا کافی ہے ؎ مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

کیا مولوی نعیم الدین کے نزدیک سجدہ صنم یعنی مورت اور سجدہ وثن یعنی بے مورت قبر وغیرہ میں کوئی فرق ہے جو سجدہ آدم پر قیاس باطل کر کے قبروں پر سجدہ کا حکم نکالا جاتا ہے جس کی نسبت شاہ عبدالعزیز صاحب تفسیر فتح العزیز صفحہ ۲۱۶ میں فرماتے ہیں:۔

"پس ایں استدلال صحیح نیست۔ و ازیں جا معلوم شد کہ سجود بغیر اللہ را علامت کفر ساختہ اند" یعنی پس یہ استدلال صحیح نہیں ہے۔ اور اسی مقام سے معلوم ہوا کہ سجدہ بغیر اللہ کو علامت کفر قرار دیگئی ہے"

اسی وجہ سے مولانا شہید مرحوم نے نعیم الدین جیسے حجتی الامتی کے قیاس باطل پر کہ جیسے فرشتوں نے حضرت آدم کو کیا تو ہم بھی اگر کسی بزرگ کو کرلیں تو کچھ مضائقہ نہیں۔ جواب دیا کہ یہ بات غلط ہے آدم کے وقت کے لوگ اپنی بہنوں سے نکاح کر لیتے تھے ایسی حجتیں لانے والے اپنی بہنوں سے نکاح کرلیں۔

درحقیقت نہایت موزوں الزامی جواب ہے کیا بہنوں کے ساتھ شریعت محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم میں نکاح کو حلال جاننا کفر نہ ہوگا۔ حضرت آدم علیہ السلام کی طرف سجدہ کا حکم خوشنودی باریتعالےٰ تھا اس شریعت میں باعث غضب اور شرک و کفر ہے مولوی نعیم الدین کی طرز گفتگو تو دیکھئے کتنی جاہلانہ ہے کہ ہماری شریعتوں میں جائز نہ ہونا اور بات ہے۔ معلوم ہوا مولوی نعیم الدین کی کئی شریعتیں ہیں یعنی تو گور پرستوں کے لئے نئی شریعت گھڑ کر شریعت طاہرہ محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مقابلہ کیا جاتا ہے جس سے آیات و احادیث اور ائمہ کرام کی تکذیب کی جاتی ہے۔ لعنت ہے اس عقیدہ باطلہ پر۔

علیٰ ہذا کسی کے نام پر مال خرچ کرنا روزہ رکھنا جس طرح گیارھویں توشہ نذر و منت مراد نفع و ضرر کی توقع پر جہلا کرتے ہیں۔ اسی کو صفحہ ۹۵ میں مولوی نعیم الدین چڑھاوا کہتے ہیں۔ جسکو آیات و احادیث اور کلام ائمہ دین فقہاء، محدثین خصوصاً مولوی نعیم الدین کے مسلمہ بریلویان کفر و شرک واہیات و خرافات جاہلانہ حماقات و بطالات باعث زوال ایمان بتاتے ہیں۔ دیکھو تفصیل مولوی نعیم الدین کے صفحہ ۹۵ کے جواب میں جسکو فریب دہی سے ایصال ثواب بتا کر کفر و شرک میں لوگوں کو مبتلا کیا جاتا ہے۔

علیٰ ہذا تقرب غیر اللہ کے قصد سے نذر و منت چڑھانے کو یا قبروں کی زیارت کرنے کو مشقتیں اٹھا کر دور دراز کا سفر کر کے جسطرح بیت اللہ کا سفر عبادتاً و تقرباً حصول برکت کیلئے کیا جاتا ہے تو ممنوع اور داخل شرک

تقویۃ الایمان ... (۲۰۰) ... ۱۲ (بقیہ)

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

س ۱۵۲ } ایک جدید قاعدہ صلوٰۃ کا بعد ہر اذان شروع ہوا ہے جو ایک شخص دیر تک چیختا رہتا ہے۔ سنتیں پڑھنے والوں کی نماز میں خلل آتا ہے کیا جدید صلوٰۃ از روئے شرع جائز ہے یا ناجائز حوالہ قرآن و حدیث ضرور ہو۔ کیا ایسی مسجد میں نماز پڑھے یا نہیں؟ (امران اللہ طالب علم ۹ کلاس اوجھیانی ضلع بدایوں)

ج ۱۵۲ } ناجائز ہے اور اس کے عدم جواز کی دلیل اتنی ہی کافی ہے کہ زمانہ رسالت یا خلافت میں اس کا رواج نہ تھا۔

س ۱۵۳ } جھوٹ بولنا اور پالیسی کرنا اور اپنا کام نکال لینا بہ نسبت اس کے کہ سچ بولے اور کام نہ بنے اور اپنے لئے خطرہ ہو اور تعیب پیدا ہوں اس صورت میں سچ بول کر اپنے لئے خطرہ میں ڈالنا ٹھیک ہے یا جھوٹ بول کر کام نکال لینا اچھا ہے۔ (سائل مذکور)

ج ۱۵۳ } جھوٹ کسی حال میں اچھا نہیں حدیث شریف میں ہے۔ لا یصلح الکذب جداً ولا ھزلا۔

س ۱۵۴ } جس کے ساتھ بھلائی کرو وہ برائی کرتا ہے۔ کیا برائی کا بدلہ برائی سے دینا چاہئے از روئے قرآن و حدیث تحریر فرمائیں۔ (سائل مذکور)

ج ۱۵۴ } برائی کا بدلہ برائی سے دینا جائز ہے مگر نیکی سے دینا افضل اور اعلیٰ ہے۔ ویدرءون بالحسنۃ السیئۃ۔ کامل مسلمانوں کا طریق یہ ہے کہ وہ برائی کو نیکی سے دور کرتے ہیں۔ (م۔ر داخل غریب فنڈ)

س ۱۵۵ } مشکوٰۃ میں جو حدیث حضرت عمرؓ سے روایت آئی ہے کہ اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم۔ یعنی میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں جس کی اقتدا کروگے ہدایت والے ہوجاؤگے۔ یہ حدیث صحیح ہے یا غیر صحیح ہے۔ (اے۔ ای۔ جمیل صفائی ٹون از ریقہ)

ج ۱۵۵ } یہ روائت صحیح نہیں۔ حافظ ابن قیم کئی طرق نقل کرکے لکھتے ہیں۔ لا یثبت شیئٌ منھا (کوئی روائت ثابت نہیں) آگے لکھا ہے۔ فھذا الکلام لا یصح عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم (اعلام الموقعین صفحہ ۲۳۶ ج ۱)

س ۱۵۶ } تعمیر مساجد مد زکوٰۃ سے اور پنچائتی جرمانوں سے اور بیت المال کی رقم سے (جس میں ہر قسم کا یعنی زکوٰۃ، فطرہ، جرمانہ وغیرہ کا روپیہ ہوتا ہے) اور اعانت مشرکین سے جائز ہے یا نہیں؟ (عقیل مئوی)

ج ۱۵۶ } جائز ہے آئت مصارف زکوٰۃ میں جو فی سبیل اللہ ایک مصرف ہے وہ ہر کار خیر کو شامل ہے۔

س ۱۵۷ } بجوزین سود پوسٹ آفس وغیرہ کی قطعی دلیل کیا ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۱۵۷ } بنک کے نفع نقصان میں شرکت ہوتی ہے۔ مجوزین کی یہی دلیل ہے۔

س ۱۵۸ } معانقہ مسنونہ حدیث سے کس طرح ثابت ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۱۵۸ } معانقہ عنق سے ہے۔ عنق گردن کو کہتے ہیں۔ یعنی ایسی طرح سے ملنا کہ گردنیں دونوں کی مل جائیں۔ اللہ اعلم۔ (۱۰ر داخل غریب فنڈ)

س ۱۵۹ } آیت انما الصدقات للفقراء الخ میں فی سبیل اللہ میں زکوٰۃ کا مصرف مسجد ہو سکتی ہے یا نہیں۔ یعنی مسجد میں زکوٰۃ کا مال لگایا جاسکتا ہے یا نہیں۔ مفسرین فی سبیل اللہ کے تحت میں جو جہاد نقل کرتے ہیں اس کی اصل کیا ہے۔ فقہاء حنفیہ مال زکوٰۃ مسجد میں لگانا ناجائز قرار دیتے ہیں۔ آیا اس کے خلاف کوئی حدیث وارد ہے یا نہیں۔ ثبوت دلیل کے ساتھ ہو۔ (حاجی عبداللہ محمد خیر از ٹانڈہ ضلع فیض آباد)

ج ۱۵۹ } حنفیہ کرام اور محدثین عظام میں اس آئت کے متعلق بناء اختلاف یہ ہے کہ للفقراء وغیرہ میں لام تملیک ہے یا لام انتفاع۔ حنفیہ لام تملیک کے قائل ہیں محدثین لام انتفاع کے۔ لام تملیک کے مطابق یہ معنے ہیں کہ مال زکوٰۃ فقراء اور مساکین کی ملک ہے اس لئے حنفیہ کہتے ہیں جب تک ملک نہ ہو زکوٰۃ جائز نہیں۔ محدثین کے اصول کے مطابق معنے آئت کے یہ ہیں کہ زکوٰۃ فقراء کے فائدے کے لئے ہے ملک کر ہو یا وقف ہے۔ لام انتفاع کی مثال خَلَقَ لَکُمْ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا (قرآن) یعنی خدا نے تمہارے فائدے کیلئے سب کچھ پیدا کیا۔ فی سبیل اللہ کے مصرف سے بعض محدثین نے ہر نیک کام مراد لیا جیسا کہ قرآن و حدیث کا محاورہ ہے۔ جن بزرگوں نے اس سے جہادی ضروریات مراد لی ہیں وہ بھی اس لئے لی ہیں کہ جہاد بھی ایک کار خیر بلکہ اعلیٰ کار خیر ہے۔ مسجد کی تعمیر یا مرمت بھی کار خیر ہے۔ اس لئے اس میں بھی مال زکوٰۃ لگانا جائز ہے۔ اسی اختلاف پر یہ نتیجہ متفرع ہے کہ مدارس دینیہ میں جو زکوٰۃ آئے اس کو خاص مساکین طلباء کی حاجات میں صرف کرکے ان کو مالک کیا جائے یا مدرسین کی تنخواہ میں بھی دی جائے۔ حنفیہ کرام اپنے اصول کے ماتحت ناجواز کا فتوٰے دیتے ہیں کیونکہ مساکین طلباء کی ملک میں نہیں دی گئی محدثین اپنے اصول کے ماتحت جائز کہتے ہیں کیونکہ مساکین طلباء کے فائدہ میں خرچ کی گئی ہے۔ خاکسار محدثین سے متفق ہے۔ اللہ اعلم

فتاویٰ نذیریہ { مصنفہ حضرت مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلویؒ۔ اس کتاب میں ہر سوال کا جواب مطابق قرآن و حدیث کے درج ہے۔ اس کی قیمت پہلے پانچ روپے تھی مگر اب ۲ ہے۔ مندرجہ ذیل پتہ سے طلب کریں۔ مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

[illegible]

متفرقات

الاثمار المتبوعہ رد اعلام المرفوعہ مؤلفہ مولانا محمد عبداللہ مئوی ۔ سائز ۲۶×۲۰ ۔ ضخامت ۱۵۴ صفحات ۔ قیمت ۸ر ملنے کا پتہ:-
(۱) سیکرٹری انجمن اہل حدیث دارانگر بنارس شہر۔
(۲) دفتر اہلحدیث امرتسر۔

اہل حدیث کا مذہب ہے کہ اگر کوئی شخص ایک مجلس میں تین طلاقیں دے تو وہ ایک طلاق ہی ہوتی ہے ۔ مخالفین نے اس کی تردید میں ایک رسالہ اعلام المرفوعہ شائع کیا ۔ جس میں تین طلاقیں ہی ثابت کیں ۔ خدا جزاء خیر دے مولانا عبداللہ صاحب موصوف کو کہ انہوں نے رسالہ زیر تبصرہ میں مخالفین کی تمام دلائل کا قلع قمع کر کے ثابت کیا کہ وہ طلاق واحدہی ہوگی یہ کتاب حال ہی میں ثنائی برقی پریس امرتسر میں طبع ہوئی ہے اور اپنے موضوع پر لاجواب ہے ۔

تکمیل تقریظ اہلحدیث مورخہ ۲۸ جون ۳۵ء پر رادھا سوامی مت کے پیشوا صاحب جی مہاراج کی کتاب یتھارتھ پرکاش پر تنقید کر کے اس کی قیمت ۲ (دو روپے) لکھی گئی تھی ۔ شائقین مطلع رہیں کہ یہ قیمت صرف حصہ سوم کی ہے ۔ کتاب ہذا کا حصہ اول و دوم اس سے پہلے اکٹھا شائع ہو چکا ہے اس کی قیمت بھی دو روپے ہے ۔ پس کمل کتاب (ہر سہ حصہ) کی قیمت للعہ (چار روپے) علاوہ محصول ڈاک ہوگی ۔ (منیجر)

دی پی بھیجے گئے اہلحدیث ۲۸ جون ۳۵ء مندرجہ ذیل خریداروں کو بذریعہ دی پی ارسال کیا گیا ہے کیونکہ ان کی قیمت ماہ جون میں ختم تھی جس کی اطلاع اہلحدیث ۳۱ مئی و ۲۱ جون میں کی گئی تھی ۔ قیمت اخبار مہلت یا انکار وغیرہ کی اطلاع موصول نہ ہونے پر اخبار دی پی بھیجا گیا اگر کسی صاحب کا دی پی کسی وجہ سے واپس آجائے تو وہ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں کر دی پی نہیں بھیجا جائے گا ۔

۵۶۷ - ۱۷۶۵ - ۳۵۴۷ - ۴۳۰۶ - ۵۵۳۷ -
۵۴۳۸ - ۵۷۱۲ - ۵۸۸۶ - ۶۴۹۳ - ۹۰۳۹ -
۹۸۹۹ - ۹۹۳۰ - ۹۹۴۹ - ۱۰۳۰۷ - ۱۰۳۰۹
۱۰۶۶۶ - ۱۰۶۶۸ - ۱۰۹۵۲ - ۱۰۹۵۳ - ۱۰۹۶۱ -
۱۱۱۸۷ - ۱۱۳۰۲ - ۱۱۳۱۰ - ۱۱۳۱۶ - ۱۱۳۵۴ ۔
۱۱۴۰۸ - ۱۱۴۱۷ - ۱۱۴۲۰ - ۱۱۴۳۳ - ۱۱۵۵۱ -
۱۱۶۴۱ - ۱۱۶۴۸ - ۱۱۶۵۱ - ۱۱۶۷۱ - ۱۱۶۷۷ -
۱۱۶۷۹ - ۱۱۶۸۶ - ۱۱۷۷۶ - ۱۱۷۷۸ - ۱۱۷۸۹ -
۱۱۷۹۵ -

حساب دوستاں ماہ جولائی میں جن خریداروں کی قیمت اخبار و میعاد مہلت ختم ہے ان کے نمبر خریداری مع اسماء گرامی اہلحدیث ۲۸ جون ۳۵ء پر درج کر دیئے گئے تھے ۔ امید ہے سب حضرات نے ملاحظہ فرمائے ہونگے ۔ بہتر صورت یہی ہے کہ قیمت اخبار للعہ سالانہ یا ۲ر ششماہی) بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں اور دفتر کو دی ۔ پی بھیجنے کی تکلیف نہ دیں ۔ (کیونکہ واپسی سے فیس رجسٹریشن کا بہت نقصان ہوتا ہے) اگر مہلت درکار ہو یا خریداری سے انکار ہو تو بھی جلد از جلد دفتر میں اطلاع بھیجدیں ورنہ ۲۶ جولائی کا پرچہ مجبوراً دی پی کیا جائے گا ۔

مولوی عبدالغفور صاحب غزنوی امرتسر کے خاندان غزنویہ کے آخری چراغ مولوی عبدالغفور غزنوی ۲۸ ۔ جون کو فوت ہو گئے ۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ۔ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں ۔ غفر اللہ لہ ۔

خانگی کیفیت عزیز عطاءاللہ کی بیماری میں ایک نفس جدیدہ (دختر) اس کے گھر میں پیدا ہوئی تھی ۔ جو لڑکیوں میں چوتھی اور تمام اولاد میں آٹھویں تھی ۔ دو مہینے زندہ رہکر ۲۸ جون جمعہ کے روز انتقال کر گئی ۔ انا للہ ۔ (ابوالوفاء)

پانچ روپیہ انعام مسمی عبدالحکیم عمر تقریباً ۱۶ سال رنگ سیاہی مائل، سامنے کا بالائی دانت ٹوٹا ہوا، دائیں آنکھ کے قریب زخم کا داغ، ساکن مڈھ رانجھہ ضلع سرگودھا ایک سائیکل نونیکس جس کے ایک ڈنڈے پر انگریزی حروف میں مالک کا نام Abdul Karim لکھا ہوا ہے چوری کر کے لے گیا ہے ۔ جن صاحب کو ملے وہ گرفتار کر کے فوراً مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دے ۔ مبلغ ۵ء انعام دیا جائے گا ۔ (ایم ۔ اے حکیم ہیڈ ماسٹر مشن سکول ڈسکہ ضلع سیالکوٹ)

انجمن محمدیہ اشاعت اسلام الہ آباد کا ساتواں سالانہ جلسہ ۸ - ۹ جون ۳۵ء کو زیر صدارت جناب عبدالرب صاحب وکیل ہوا ۔ مولانا محمد یوسف صاحب مدیر اہل الذکر" فیض آبادی نے اسلام اور دیگر مذاہب پر تقریر فرمائی ۔ جس میں عیسائیوں اور آریوں کو رفع شکوک کا موقع دیا گیا ۔ عیسائیوں کی طرف سے ایم بشیر خان صدر انجمن بشارۃ المسیحیت نے مولانا سے سوالات کئے جن کے نہایت معقول جوابات دیئے گئے بعدہٗ مولانا عبدالتواب صاحب علیگڈھی نے تقریر فرمائی ۔ توحید و سنت کی خوب اشاعت ہوئی ۔ (سیکرٹری)

ایک مبارک تحریک الحمد للہ! انجمن اہلحدیث لاہور نے بہت جلد ایک ماہانہ تبلیغی رسالہ بزبان انگریزی جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے ۔ جس میں کتاب و سنت کی اشاعت، مذاہب باطلہ کی تردید احسن طریق میں کی جائے گی ۔ اہل حدیث انجمنیں خصوصاً اور اہل اسلام عموماً ابتدائی مصارف سے بے نیاز کرنے کے علاوہ ہمیں اس قابل بنادیں کہ زیادہ سے زیادہ لائبریریوں اور غیر مسلم حضرات کے ہاتھوں میں مفت پہنچا سکیں ۔ نیز اہل حدیث اہل قلم حضرات بھی قلمی معاونت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں (سکرٹری انجمن اہل حدیث برانڈرتھ روڈ لاہور)

اہلحدیث تحریک بہت مبارک ہے احباب کرام ضرور توجہ کریں ۔

اتفاق عرف اسلام ۔ نخوت دنیا میں اسلام کیونکر پھیلا ۔ (۳) مصنف مولانا حبیب الرحمٰن دیوبندی ۔ قیمت ۴ر (منیجر اہلحدیث)

ahmadmuslim.de

ملکی مطلع

حجاز، نجد اور یورپ
معاصر "سیاست" کی دوراندیشی
یا
بدگمانی اور سوءظنی

وقائع نگار کو وقائع نگار اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ واقعات اور واقعات سے نتائج اخذ کر کے پبلک کے سامنے لاتا ہے۔ اگر واقعات نہیں لکھتا بلکہ محض اپنے جذبات اور خواہشات کو جامۂ واقعہ پہنا کر پبلک کے سامنے پیش کرتا ہے تو وہ وقائع نگار نہیں بلکہ شاعرانہ رنگ میں مضمون نگار ہے۔

ہمارا معزز معاصر سیاست لاہور جلالۃ الملک اور آپ کی حکومت کا سخت ترین مخالف ہے مگر بنائے مخالفت ایسی بتاتا ہے کہ اگر وہ واقعات کی قسم سے ہو تو ہم خود اور ہمارے جملہ ناظرین سیاست کے ہم رائے ہو جائیں۔ مگر ہم دیکھتے ہیں اور ناظرین کو دکھاتے ہیں کہ سیاست کی وجہ مخالفت واقعات پر مبنی نہیں بلکہ شاعرانہ تخیل کی قسم سے ہے۔ گذشتہ نمبروں کے علاوہ ناظرین ذیل کا اقتباس پڑھیں۔ معاصر "سیاست" لکھتا ہے :-

"جن لوگوں نے حجاز مقدس کا سفر کیا ہے۔ جانتے ہیں کہ ملک الحجاز کی ہستی اور طاقت کیا ہے۔ کسی حکومت کی سب سے بڑی طاقت خود اس کی رعایا ہے۔ حجاز پر اقتدار سلطان نجد کا جو حال ہے وہ کھلی آنکھ سے نظر آ رہا ہے کہ نجد کے قبائل جنگجو رحشہ اور غدغد ایک بغاوت میں خود حکومت نجد کے ہاتھوں فنا ہو چکے ہیں۔ یبوع سے مدینہ منورہ تک تمام راہ میں قبائل حجاز کے لڑکوں اور بوڑھوں کے سوا کوئی جوان نظر نہیں آتا۔ (الاماشاءاللہ) حکومت کے انتظام امن راہ نے سب جوانوں کا خاتمہ کر دیا۔ ہو سکتا ہے کہ اس میں کچھ مبالغہ ہو مگر اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ حجاز میں حکومت ملک الحجاز صرف جسموں پر ہے نہ کہ قلوب پر۔ اہل حجاز کعبہ کا پردہ پکڑ پکڑ کر دعائیں کرتے ہیں کہ الہٰی اس فاقہ کشی سے تو بہتر یہ ہے کہ مرگ ناگہاں بھیج دے۔ عیاذاً باللہ۔

سلطان ابن سعود کو اس کا تو احساس ہے کہ صحرائے نجد کی غربت نے حجاز میں آ کر ان کے لئے ثروت و غنا سے اپنے آپ کو بدل لیا ہے مگر اس کا احساس نہیں کہ اس سلطانی ثروت غنا نے اہل حجاز کے کس فقر فاقہ کے بعد اپنی ہستی کو پیدا کیا ہے۔

پس جس حکومت کی بنیاد ایسی کمزور ہو اگر وہ ہاتھیوں سے گنّے کھانے کا ارادہ کرے اور مغربی ڈپلومیسی سے معاملات کرنے کا اقدام کرے تو یہ خوف بے جا نہ ہوگا کہ اس پردہ میں کہیں احترام و صیانت حجاز کا نیلام نہ ہو رہا ہو۔ خاکم بدہن کہیں ایسا نہ ہو کہ اپنے اقتدار کے لئے احترام حجاز مقدس کے خلاف کوئی سودا کر لیا جائے۔"

(سیاست ۲۹ جون ۱۹۳۵ء صفحہ)

ناظرین! بغور ملاحظہ فرمائیں کہ اس اقتباس میں کوئی ایک واقعہ بھی ہے۔ حکومت نجدیہ جب حجاز میں آئی تو حجاز فقر و فاقہ سے اتنا تنگ تھا کہ جتنا کہ آج کل اہل کوئٹہ ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ۔ سلطان ابن سعود نجد سے اونٹوں پہ کھجوریں اور دیگر اشیائے خوردنی لائے تو اہل حجاز تباہی سے بچے۔ اہل حجاز کے فقر و فاقہ کا ثبوت خود اس سے ہوتا ہے کہ جناب سید حبیب صاحب اڈیٹر "سیاست" ہندوستان سے بہت سا غلہ لیکر بغرض تقسیم حجاز میں پہنچے تھے۔ یہ فقرہ بھی نہ صرف ہماری بلکہ ہر ایک واقف حال کی سمجھ سے بالاتر ہے کہ

حکومت (نجدیہ) کے انتظام امن راہ نے
سب جوانوں کا خاتمہ کر دیا۔

یہ فقرہ بھی واقعہ نہیں بلکہ محض شاعرانہ خیال ہے۔ شاعرانہ خیال اور واقعہ میں تمیز کرانے کے لئے ہم ایک شعر نقل کرتے ہیں۔ ایک شاعر اپنے معشوق کی جفاکاری اور ستم شعاری بتاتا ہوا لکھتا ہے ؎

ہزاروں دل مسل کر پاؤں کے تلووں سے یوں بولے
لو پہچانو تمہارا ان دلوں میں کونسا دل ہے

واقعات کے لحاظ سے نہ یہ واقعہ ہوا نہ ہزاروں دلوں کو مسلا نہ یہ بات کہی گئی۔ مگر شاعرانہ نکتہ نگاہ سے یہ سب کچھ ہوا۔ ہمارے معزز معاصر سیاست کی نثر بھی ایسی ہی نظم کے مشابہ ہے۔ بایں ہمہ وہ اپنے شاعرانہ تخیلات کی سرخی کیسی دلچسپ رکھتے ہیں یعنی

حضرت مولانا ثناءاللہ کے لئے سرمۂ چشم عبرت

ہم اپنے معاصر سے ایک ہی سوال کرتے ہیں۔ امید ہے کہ آپ اس کا شافی جواب دیں گے۔

سوال | (بقول آپ کے) حکومت نجدیہ کمزور ہے۔ (۲) حکومت کا اثر دلوں پر نہیں۔ (۳) حکومت سے سب بیزار ہیں وغیرہ۔ مگر باوجود ان سب باتوں کے حکومت نے جس اصلاح کو جاری کرنا چاہا کوئی امر اس سے مانع ہوا؟ مثلاً

قبوں کو توڑنا۔ حدود شرعیہ کا جاری کرنا

ہم سردست اپنی نظر کو انہی دو امور پر محدود رکھتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ حکومت نجدیہ ان اہم اور مشکل اصلاحات کے اجراء میں کامیاب ہوئی یا نہیں ساتھ ہی اس کے اس امر پر بھی غور کیجئے کہ اس کمزور حکومت نے اپنی کمزور جنگی طاقت سے اندرونی فسادات کو کیسے مٹایا اور اثنائے جنگ میں حکومت یمن کو کس طرح نیچا دکھایا حالانکہ ہر مخالف کام میں حکومت نجدیہ کو نیچا دکھانے کے لئے تمام دشمنوں کی طرف سے دعاؤں کی بھرمار ہو رہی تھی۔ پھر کیا ہوا؟ اور آپ لوگوں نے ان واقعات سے کیا سبق حاصل

[illegible] (۲۰۳) [illegible] اہلحدیث امرتسر

کیا۔ جہاں تک ہمارا خیال ہے آپ لوگوں نے یہ سبق حاصل کیا ہوگا کہ آیندہ کو بجائے حکومت نجدیہ کے لئے ترقی اور فلاح کی دعا کیا کریں۔ کوئی شخص اس تبدیلی کی وجہ پوچھے تو استاد مومن خان کا شعر سنا دیا کریں ؎

مانگا کرینگے اب سے دعا ہجر یار کی
آخر تو دشمنی ہے اثر کو دعا کے ساتھ

پنجاب کے دو تاریخی مقدمات

عرصہ بیس سال سے زیادہ ہوا ہوگا کہ آریوں کے اخبار ست دھرم پرچارک جالندھر میں لالہ منشی رام (سوامی شردھانند) کے قلم سے ایک مضمون شائع ہوا تھا۔ جس میں اخبار عام لاہور کے اڈیٹر (پنڈت گوپی ناتھ) کو گنگا جمنی پنڈت لکھا تھا۔ پنڈت صاحب موصوف نے تعزیرات ہند کی دفعہ پانسو ۵۰۰ کے ماتحت توہین عزت کا استغاثہ کیا آریوں کی طرف سے پنڈت جی کے برخلاف ایسے ثبوت پیش ہوئے کہ مجسٹریٹ نے مستغیث کے حق میں ان الفاظ سے زیادہ وزن دار الفاظ لکھے جو ملزم کے قلم سے نکلے تھے۔ کیونکہ آریوں نے یہاں تک ثبوت دیا تھا کہ پنڈت جی نے گائے کا گوشت بھی نوش فرمایا ہے۔ آریوں نے اس فیصلے کو اپنی تاریخی فتح جان کر بصورت ٹریکٹ ہزارہا کی تعداد میں شائع کیا تھا۔

دوسرا مقدمہ قادیانی کیس ہے جو سرکار نے مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب پر دائر کیا تھا۔ جس کا فیصلہ اخباروں میں بڑی دھوم دھام سے شائع ہوتا رہا ہے۔ اس مقدمہ میں بھی بہت سے مخفی راز آشکارا ہوئے ہیں اگر پنڈت جی کے گائے کھانے کا راز منکشف ہوا تھا تو مرزا صاحب قادیانی کے شراب منگانے کا ثبوت ہوا۔ اسیطرح دوسرے امور مخفیہ منصۂ ظہور پر آگئے ہیں، قادیانی خلیفہ کہتا ہے کہ یہ مقدمہ حکومت نے ہمارے مفید مطلب جان کر نہیں چلایا بلکہ ہمارے مفاد کے خلاف چلایا۔ یہ تو حکومت جانے اس نے کس نیت سے چلایا۔ مگر قادیانی خلیفہ صاحب کے مریدوں میں سے ایسے گواہ بھی گذرے تھے جنہوں نے بڑے جوش سے کہا تھا کہ میں اگر جلسے میں ہوتا تو عطاء اللہ شاہ کی تقریر سُن کر مرجاتا یا مار دیتا۔ اس قسم کی شہادتوں سے مقدمہ کو قوت دینا مقصود تھا۔ پھر یہ کیونکر مانا جائے کہ قادیانیوں نے مقدمہ کی پیروی نہیں کی۔

پس یہ مقدمہ بھی امت مرزا کے حق میں اسی طرح مفید مطلب ثابت ہوا جس طرح لالہ منشی رام والا مقدمہ پنڈت گوپی ناتھ کے لئے مفید ہوا تھا۔

خدا شرے برانگیزد کہ درآں خیر ما باشد

اس لئے پنجاب کے یہ دونوں تاریخی مقدمے یاد رکھنے کے قابل ہیں ٭

تازہ ہوا اور روشنی

تپدق کا بہترین علاج ہے

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ تپدق ایک نہایت ہی خطرناک اور مہلک مرض ہے۔ لیکن اس کے باوجود ہزاروں گھروں میں اس کا انسداد کیا جا سکتا ہے۔ اور یہ امر نہایت حوصلہ افزا ہے کہ اس ملک میں بھی لوگ اس موذی مرض کے خدشات سے واقف ہو رہے ہیں۔ لیکن پھر بھی ہوا اور روشنی کے ناقص انتظامات اور مضر صحت حالات کے باعث ہزاروں اشخاص اس مرض کا شکار ہو رہے ہیں۔ البتہ پنجاب میں تحریک اصلاح دیہات کی بدولت حالات بہت بہتر ہو گئے ہیں۔ لاکھوں کی تعداد میں روشندان لگائے جا رہے ہیں۔ صرف ایک ضلع یعنی فیروزپور کو لیجئے یہاں گذشتہ سال میں ان مکانوں کے اندر جو دیہاتی رقبوں میں واقع ہیں دو لاکھ سے زیادہ روشندان لگائے گئے۔ کھاد کے گڑھے بھی دیہاتی زندگی کا ایک باقاعدہ جزو بن رہے ہیں۔ ان گڑھوں میں تمام کوڑا کرکٹ وغیرہ ڈالا جاتا ہے۔ اور جب وہ پک جاتا ہے تو نہایت ہی عمدہ کھاد کا کام دیتا ہے۔ دیہات سدھار تحریک کے پیشوا مسٹر برین کے قول کے مطابق صوبہ کے متعدد اضلاع میں اس نئی تہذیب کی روشنی پہنچ گئی ہے۔ اور اگر لوگ اس میں اسی طرح پر دلچسپی لیتے رہے تو ایک وقت ایسا آئے گا جبکہ تپدق جیسے امراض جو مضر صحت حالات اور تازہ ہوا اور روشنی کی عدم موجودگی کے باعث پیدا ہوتے ہیں پنجاب میں نیست و نابود ہو جائیں گے یہ امر نہائت خوش قسمتی کا باعث ہے کہ اس صوبہ کے باشندے اب اس تحریک میں بیش از بیش دلچسپی لے رہے ہیں۔ اور انہیں تپ دق اور سرسام کے انسداد اور اپنی صحت کو بہتر بنانے کے لئے اپنے مکانوں میں ہوا اور روشنی کی ضرورت کا بخوبی احساس ہو گیا ہے۔

لاہور ۲۸- جون ۱۹۳۵ء

مسلمانوں کا دور جدید

اور

ہندوستان کا مستقبل

پروفیسر لوتھارپ سٹاورٹ کی نیو ورلڈ آف اسلام کا اردو ایڈیشن یعنی صدی سابقہ و حال کی اسلامی جدوجہد کا اصلی فوٹو۔ مشرق قریبہ میں مغربی سیاست بعد از جنگ کی مفصل روئداد۔ ہندوستان کے سیاسی اقتصادی اور معاشرتی تغیرات کی دلچسپ کیفیت اور ان سب کی بنا پر آنے والے امکانات کا صحیح جائزہ۔ مرتبہ مؤلفہ ملک عبدالقیوم صاحب بی۔ اے بیرسٹرایٹ لا۔ سائز ۲۰×۲۶ ضخامت ۴۰۰ صفحات۔ قیمت صرف ایک روپیہ۔ (عہ) علاوہ محصولڈاک

منگانے کا پتہ:-

مینجر اہلحدیث امرتسر

تاریخ المشاہیر - دنیا کے پچاس مشہور انسانوں کے حالات - قیمت ۸/ (مینجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

آج کل

یعنی اس موسم میں تو ہماری مشہور ہر دلعزیز خوش ذائقہ ایجاد "اکسیر ہاضمہ" کا استعمال کرنا اور ہر وقت ہر گھر میں رکھنا بہت ہی ضروری ہے۔ کیونکہ یہ تمام شکایتوں کو دور کر کے معدہ کو مقوی کرتا ہے اور بدن میں خون صالح پیدا کر کے تندرستی بڑھاتا ہے اور دائمی قبض بدہضمی، درد شکم اور نفخ ہو جانا، کمی اشتہا یعنی بھوک نہ لگنا، کھٹے ڈکار آنا، منہ سے بدمزہ پانی آنا، ضعف معدہ، وبائی امراض، ہیضہ، اسہال، پیچش وغیرہ اور دیگر امراض میں مثل تریاق کے حکمی تاثیر رکھتا ہے بھوک بڑھاتا ہے۔ سخت سے سخت غذا فوراً ہضم کرتا ہے۔ چہرہ پر رونق، رعب و وجاہت پیدا کرتا ہے کھانا کھانے کے بعد استعمال کرنے سے کھانا فوراً ہضم ہو کر طبیعت ہلکی پھلکی اور دل خوش ہو جاتا ہے اس سے معمولی غذا بھی مقویات کا کام دیتی ہے۔ فساد خون کو زائل کر کے رنگ بدن صاف شفاف رکھتا ہے۔ پژمردہ طبیعت کو خورسند کرتا ہے اور وہم و فکر دور کرتا ہے۔ اس سے وقت پر جادو کا اثر ہوتا ہے۔ دل، دماغ، جگر وغیرہ اعضائے رئیسہ کو طاقت پہنچتی ہے۔ قیمت فی ڈبہ ایک روپیہ (عہ) محصول ۵/

اکسیر موتی دانت۔ دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ اور دانت سفید موتیوں کی طرح چمکیلے ہو جاتے ہیں۔ قیمت صرف ۸/ محصول ۵/

ملنے کا پتہ:۔ **اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ کوچہ جٹاں ۳۰۵۹ امرت سر**

ضرورت ہے

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ (گورنمنٹ ریکگنائزڈ) کے لئے ہر قابلیت کے طلباء کی جو بجلی کا کام سیکھنا چاہیں۔ یاد رہے کہ پنجاب، فرانٹیر، اور صوبہ دہلی میں ماسوا سکول ہذا کے بجلی کی کوئی پرائیویٹ درس گاہ وکل گورنمنٹ کی منظور شدہ نہیں۔ پراسپیکٹس مفت۔ (مینجر)

اکسیر بدن

ہر قسم کی کھانسی کا جادو اثر علاج

تپ دق کے مریضوں کو اور اُن بیماروں کو جو دمہ۔ ذات الجنب۔ ذات الریہ اور خشک کھانسی میں مبتلا ہوں۔ اُن کو فوراً آرام پہنچاتی ہے۔ یہ

پھیپھڑوں کی ٹانک بھی ہے

قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ) نصف شیشی ۱۲/

ملنے کا پتہ:۔ **مینجر امرت دھارا ۲۳ لاہور**

قادیان میں زلزلہ برپا کر دینے والی لاجواب کتاب

حالات مرزا ۱۲/

یعنی

مرزائی مذہب کی اصلیت

اپنے مضمون میں بالکل انوکھی و قادیانی تحریک کے لئے شمشیر براں ہے۔ قیمت صرف ۲/ بیرونجات سے منگوانے والے حضرات ۲/ کے ٹکٹ بھیجکر منگوا سکتے ہیں۔

(پتہ) **محمد اسحاق دفتر کتب خانہ حقانی امرتسر**

سرمہ نور العین ۱/

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا ہے اور عینک سے بے پرواہ کر دیتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ

مینجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

ہر خاص و عام کو اطلاع

پانچسو روپیہ کا نقد انعام

طلا نو ایجاد رجسٹرڈ

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج و کمزوری۔ جو شخص اس طلا کو بیکار ثابت کر دے۔ اسکو پانچسو روپیہ کا
(۵)
نقد انعام دیا جاویگا۔ یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے تیار کیا ہے جو مثل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اس کا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہو جاتا ہے۔ جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں تو فوراً اس طلاء سے فائدہ حاصل کریں۔ اس طلا سے ہزاروں مریض بفضل خدا شفایاب ہو چکے ہیں۔ اس کے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں۔ طلا کے ہمراہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی ایجاد حب مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں۔ یہ مکمل علاج ہے اس سے بہتر کوئی طلا اس مرض کے واسطے ثابت نہیں ہوا۔ قیمت ایک بکس ۶/

پتہ:۔ **ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ**

شہادۃ القرآن

مصنفہ مولانا ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں حیات مسیح علیہ السلام کو عالمانہ رنگ میں ثابت کیا ہے۔ حصہ اول میں لفظ "توفی" کی تحقیق انیق کی گئی ہے اور حصہ دوم میں ان آیات کا جواب ہے جو مرزا صاحب نے براہین احمدیہ میں اپنے دعوی پر بطور استدلال کے پیش کی تھیں۔ حصہ اول ۱۲/ ۔ دوم ۸/ ۔ مینجر اہلحدیث امرتسر

مومیائی

۳۹/۵۱

مصدقہ علمائے اہل حدیث وہزارہا خریداران اہلحدیث علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل ودق، دمہ، کھانسی، ریزش، کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے .... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھالینے سے درد موقوف ہوجاتا ہے۔ مرد، عورت، بچے، بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی قیمت فی چھٹانک ۱۲؎۔ آدھ پاؤ ۲؎۔ پاؤ بھر ۴؎۔ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔ (۷۰۶)

تازہ ترین شہادات

ایک صاحب از ضلع ہوگلی۔ میں نے آپ سے ایک چھٹانک مومیائی منگائی تھی۔ خدا نے بہت فائدہ عطا کیا۔ ایک چھٹانک او تمصانی خان کے نام وی۔ پی بھیجدیں" (۱۷۔ مئی ۱۹۳۵ء)

جناب عنایت اللہ صاحب جیاری۔ ایک مرتبہ ماہ مارچ میں ہم نے آپ سے مومیائی منگائی تھی۔ اس سے ہم کو فائدہ ہوا۔ اب ایک چھٹانک اور وی پی بھیجدیں" (۱۳۔ مئی ۳۵ء)

جناب ایم۔ اے۔ حق صاحب کلکتہ۔ آپکی مومیائی بیشتر خاکسار منگا کر استعمال کرچکا ہے۔ مفید پائی اب آدھ پاؤ بذریعہ وی پی ارسال فرمائیں" (۲۳۔ مئی ۳۵ء)

پتہ:۔ حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر
دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

ہندوستانی ہیرے کا سرمہ

۱۴/۲۵

سیاہ وسفید رجسٹرڈ ۱۴۵۷

یہ آنکھوں کی اکسیر وبےنظیر دوا ہے۔ سینکڑوں روپیہ کی دوائیں اچھے سے اچھے علاج جن بیماریوں میں فائدہ نہ دیتے تھے۔ اس سرمہ سے فائدہ ہوا۔ آنکھوں سے پانی بہنا، نگاہ کی کمزوری، دھوہے، ککرے، انک جینی، پرانی لالی، جالا، پھلی، پھڑ، ناخونہ ایسے سخت امراض میں چندون لگانے سے آنکھیں بھلی چنگی معلوم ہوتی ہیں۔ دماغی محنت کرنے والوں کی گرمی جلن دور کرکے ٹھنڈک پہنچاتا ہے تندرست آنکھوں کا نگہبان ہے نمونہ ارکے ٹکٹ بھیجکر منگوالو اور آزمالو۔ قیمت فی تولہ ۱۲؎ مع خوبصورت سرمہ دانی وسلائی کے ۱۴؎ تولہ سرمہ سفید قسم اعلیٰ سچے موتیوں وبیش قیمت ادویات سے مرکب نہایت سریع الاثر۔ قیمت عـــہ روپیہ تولہ

(منگوانے کا پتہ)

منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

تمام دنیا میں بےمثل سفری حمائل شریف

۳۷/۵۱

مترجم ومحشی اردو کا ہدیہ ۴ روپیہ

تمام دنیا میں بےنظیر مشکوۃ مترجم ومحشی

اُردو کا ہدیہ سات روپے

ان دو نوبے نظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

عبدالغفور غزنوی مالک کارخانہ
انوار الاسلام امرتسر

تجرید البخاری

علامہ زبیدی نے صحیح بخاری کی تمام مکررات احادیث کو حذف کرکے بقیہ تمام احادیث بہت کے خیال سے یک جا جمع کی تھیں۔ مولانا محمد حیات صاحب سنبھلی نے سلیس اردو میں اس کا ترجمہ کیا ہے۔ اول ۷۰ صفحات کا مقدمہ ہے جس میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور راویوں کی مختصر سوانحعمری ودیگر ضروری امور درج ہیں۔ ۲۸ صفحات کی فہرست مضامین ہے۔ ایک کالم میں عربی اور دوسرے کالم میں ترجمہ ہے۔ نہایت مفید وبابرکت کتاب ہے۔ اس کتاب کا ہر ایک اہل حدیث گھر میں رہنا اشد ضروری ہے۔ قیمت چھ روپے

شان قرآن

رسالہ القرآن کا اردو ترجمہ ہے۔ علامہ فرید دیوبندی فاضل مصر نے اس رسالہ میں ایک اچھوتے اور نئے ڈھنگ سے قرآن مجید کے منزل من اللہ ہونے کی پرزور اور معنی خیز دلیلیں بیان کی ہیں۔ اس کا اردو ترجمہ بھی ایسا عام فہم اور سلیس ہے کہ معمولی اردو خوان بھی بہت اچھی طرح اس سے فائدہ حاصل کرسکتا ہے۔ قیمت صرف ۵ر

اسلامی پردہ

اس میں پردہ کے ضروری اور واجب ہونے کے بہت زبردست دلائل بیان کئے گئے اور مخالفین پردہ کو دندان شکن جوابات دیئے گئے ہیں اس کتاب کو جو شخص ایک مرتبہ پڑھ لیگا اُسے ماننا پڑیگا کہ واقعی پردہ ایک ضروری اور لابدی چیز ہے۔ قیمت ۴ر

ترکان احرار

اس کتاب میں ترک قوم کے مجاہدانہ وغازیانہ سبق آموز کارنامے درج ہیں۔ غازی کمال پاشا انور پاشا کے علاوہ سترہ دیگر معزز ترک جرنیلوں اور نامور ترک خواتین کے سوانح حیات لکھے گئے ہیں۔ قیمت فی جلد ۱۲؎

منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

تصانیف حافظ عبدالرحمن امرتسری

سفرنامہ بلاد اسلامیہ } جس میں ملک مصر روم اور شام کے باشندوں کے حالات و اطوار، طریق معاشرت، طرز تعلیم، مقامات قابل سیر خصوصاً ملکی اور فوجی حالت اور سلطان المعظم کے ترقیات تفصیلاً درج ہیں۔ قیمت ۱۲ء

کتاب الصرف } علم صرف کے ضروری مسائل میزان الصرف سے لیکر شافیہ تک، اردو میں بیان کر دیئے گئے ہیں طلباء کو بہت سہولت ہوگئی ہے۔ قیمت ۱۲ر

کتاب النحو } اس میں نحو کے تمام ضروری مسائل نحو میر سے لے کر تا ملا جامی صاحب نہائت وضاحت سے درج کر دیئے گئے ہیں ۸ر

عربی بول چال } عربی زبان سیکھنے، عربی اخبارات پڑھنے اور عربی میں خط و کتابت کرنے کے واسطے فائدہ مند ہے۔ مع مفصل فرہنگ دو ہزار سے زائد الفاظ جدیدہ جو آج کل مصر و شام میں مستعمل ہیں۔ قیمت حصہ اول ۱۲ر حصہ دوم ۱۲ر

کشف المحجوب } اردو ترجمہ۔ یہ کتاب علم تصوف میں پنجاب کے مشہور و معروف بزرگ شیخ علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی عظیم الشان یادگار ہے۔ اس کی تعریف میں جناب کا اسم ہی کافی ضمانت ہے۔ قیمت فی جلد ۱۲ء

غنیۃ الطالبین } شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ کی مشہور کتاب غنیہ کا اردو ترجمہ۔ قیمت درجہ اول ۲ر درجہ دوم ۱۲ء

ملنے کا پتہ:- **دفتر اہلحدیث امرتسر**

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ کے عربی رسائل کے اردو تراجم

الفرقان بین اولیاء الرحمن و اولیاء الشیطان } ترجمہ اُردو مع متن عربی۔ اس کتاب میں کتاب و سنت کے حوالجات پیش کر کے صادق اور کاذب اصلی اور نقلی اولیاء مشائخ میں شناخت کر دی گئی ہے۔ جعلی مکاروں، شعبدہ بازوں، اور اصلی واصلین حق کی کرامات میں فرق بتایا گیا ہے۔ مکاروں کے بیشمار سربستہ رازوں کا پردہ فاش کیا گیا ہے۔ با اخلاص اولیاء اللہ حضرت جنیدؒ، حضرت بایزید بسطامیؒ، حضرت ابو سفیان دارانیؒ وغیرہ کی تعریف کی گئی ہے اور اس ضمن میں امام ابن تیمیہؒ نے قرآن و حدیث کے اہم مطالب کی تفسیر بھی کر دی ہے۔ مثلاً معجزات و کرامات، معیار نبوت، عبد و رسول اور ملک و نبی میں افضل کون ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت پہلے سے کیونکر افضل ہے۔ قیمت ۱۲ر

کتاب الوسیلہ } اس میں محض لفظ وسیلہ ہی کی بحث نہیں بلکہ اسلام کے اصل الاصول توحید پر نہایت جامع اور مستند کتاب ہے۔ توحید کی پرجوش دعوت ہے۔ شرک کے سر پر مہلک ضرب ہے۔ بدعت و تقلید کے گلے پر چھری ہے۔ قبر پرستی کے متعلق جھوٹی روایات و حکایات زیارۃ القبور ما بدعیہ و شرکیہ وغیرہ افعال کی نسبت ائمہ اربعہ کے مسلک و مذاہب اور انکے اقوال اور قرآن سے استدلال کیا ہے۔ حجم ۲۸۴ صفحات۔ قیمت بلا جلد ۱۲ر۔ مجلد ۱۲ر

تفسیر سورہ اخلاص } جامع و مکمل تفسیر ہے۔ مادہ پرستی اور تثلیث کی بنیاد جڑ سے اکھاڑی گئی ہے۔ عیسائیوں اور دیگر مادہ پرست اقوام کے ساتھ مناظرہ کرنے والے اصحاب کو ایک تیغ برہنہ کا کام دے گی۔ اس کتاب کو رٹ کرنے کے بعد مناظر ہر جگہ فتح پانے کا اہل ہوگا۔ حجم ۳۱۲ صفحات۔ قیمت ۱۲ر۔

رحلت مصطفےٰ } آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مرض الموت و بعد الموت واقعات کو بڑے دلچسپ اور نصیحت آمیز پیرائے میں قلم بند کیا گیا ہے۔ نا ممکن ہے کہ اسے پڑھ کر آپ کے قلب میں رقت پیدا نہ ہو۔ قیمت ۱۲ر

الدر النضید فی اخلاص کلمۃ التوحید } مؤلفہ قاضی محمد بن علی شوکانی رحمہ اللہ کا اردو ترجمہ۔ امام صاحب نے مسئلہ توحید کو اس درجہ نکھار کر رکھ دیا ہے کہ شرک کے ادنےٰ شائبہ کی بھی آمیزش نہیں رہتی۔ اولہ توحید میں سے بعض اہم دلائل یکجا جمع کر کے قبر پرستی اور توسل وغیرہ کے برخلاف اتمام حجت کر دیا ہے۔ قیمت ۱۲ر

اسوۂ حسنہ } زاد المعاد (ھدی الرسول) کا اردو ترجمہ جس میں حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق، معاملات، عبادات اور غزوات کا مفصل تذکرہ موجود ہے۔ قابل دید کتاب ہے۔ قیمت بے جلد ۱۲ر۔ مجلد ۱۲ر۔

تفسیر آیۂ کریمہ } یعنی لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ کی تفسیر ہے۔ جسے حضرت یونس علیہ السلام کی دعا کی تفسیر میں تمام مفسرین سے بے نیاز کر دیا ہے۔ سب سے اول لفظ دعا پر محققانہ بحث کی ہے۔ اسکے بعد بتلایا ہے کہ آیہ کریمہ میں رفع مصیبت کی خاصیت کیوں ہے۔ افضل ترین دعا کونسی ہے۔ قیمت صرف ۱۲ر

فتوح الغیب، حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی تصنیف ہے۔ قیمت ۱۲ر (مجلد) (۲۸)

تفسیر سورہ فلق والناس } (مع متن عربی) اس تفسیر میں امام صاحب موصوف نے پہلے تمام علماء متقدمین کے اقوال نقل کئے ہیں۔ جو لفظ غاسق۔ وقب۔ وسواس۔ رب، ملک، الٰہ کے متعلق ان کی تفسیروں میں پائے گئے ہیں۔ اس کے بعد نہایت پر زور استدلات سے راجح ترین قول کی تحقیق کی گئی ہے۔ آیہ من الجنۃ والناس کی تفسیر کرتے ہوئے شیاطین الجن اور شیاطین الانس کے مکر اور وسواس پر نہایت جامع اور معقول بحث کی ہے۔ قیمت ۹؍

بندگی } ترجمہ۔ رسالہ العبودیت۔ شیخ الاسلام نے اس کتاب میں یٰاَیُّھَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّکُمْ کی نہائت جامع اور بسوط تفسیر فرمائی ہے۔ قیمت ۶؍

ائمہ اسلام } اس میں امام ابن تیمیہ رح نے اجتہادی اور فروعی مسائل میں ائمہ دین کے اختلاف کی نہائت عمدہ وجہ بیان کی ہے۔ قیمت صرف ۱۲؍

اصحاب صفہ } امام ابن تیمیہ کے عربی رسائل کا اُردو ترجمہ۔ جس میں محققانہ طور پر ثابت کیا گیا ہے کہ اصحاب صفہ کتنے تھے۔ مکہ شریف میں رہتے تھے یا مدینہ شریف میں اور ان کی بسر اوقات کس طرح ہوتی تھی۔ وغیرہ وغیرہ۔ ان کے مفصل حالات۔ قیمت ۱۰؍

العروۃ الوثقیٰ } ترجمہ "الواسطہ بین الحق والخلق" اس رسالہ میں خالق و مخلوق کے درمیان واسطہ کی ضرورت اور کتاب وسنت کی رو سے اس کی حقیقت واضح فرمائی ہے جس میں شفاعت دعا وغیرہ کی تشریح کی گئی ہے۔ قیمت ۶؍

العقیدۃ الواسطیہ } (ترجمہ اُردو) یہ کتاب اصول ایمان کی تفسیر ہے یعنی اللہ تعالیٰ، ملائکہ، کتب، رسل، تقدیر، اور یوم آخرت پر جس طرح ایمان رکھنا چاہئے۔ اس کی پوری پوری تشریح ہے۔ ضمن میں صفات الٰہیہ مثلاً استواری۔ نزول وغیرہ اور شفاعت رسول صلعم اور فضائل صحابہ اور دیگر مفید مضامین درج ہیں۔ قیمت ۶؍

زیارۃ القبور } (اُردو مع متن عربی) اس میں قرآن وحدیث کے دلائل سے ثابت کیا ہے کہ زیارت قبور کا مسنون طریق کیا ہے جو لوگ قبروں پر جاکر مردوں کو پکارتے، ان سے طرح طرح کی حاجات طلب کرتے، قبروں کی پرستش کرتے اور پیری منت مانتے ہیں۔ ان کے تمام افعال داخل شرک ہیں۔ گویا اہل بدعت کی تردید ہے۔ قیمت ۹؍

مجذوب } "الصوفیہ والفقراء" کا ترجمہ۔ اس کتاب میں مجذوب، مجنون اور ولی اللہ کی حقیقی شان وحیثیت کو واضح کر کے بتلایا ہے کہ مجنونوں اور پاگلوں کو مجذوب نام دیکر انہیں مقدس سمجھنا ہمارا در اصل نہایت یاس انگیز عملی انحطاط ہے۔ اور فرمایا ہے کہ جو قوم پاگلوں کو ولی اللہ سمجھے اس پر فلاح وخیر کے دروازے کھلنا کس قدر محال ہے۔ قیمت ۴؍

تفسیر سورۃ الکوثر } اردو ترجمہ۔ از مولوی عبد الرزاق ملیح آبادی۔ قابلدید کتاب ہے۔ قیمت ۴؍

مناظرہ ابن تیمیہ } بادشاہوں کے روبرو شیخ الاسلام کو صوفیوں نے چیلنج دیا تھا کہ مناظرہ کریں۔ اگر حق کا دعویٰ ہے تو ان کے ساتھ جلتی ہوئی آگ میں گھس پڑیں۔ شیخ الاسلام نے یہ دونوں چیلنج منظور کر لئے اور ایسی شکست دی کہ تاریخ کا ایک یادگار واقعہ بن گئی۔ خود شیخ موصوف نے لکھا ہے۔ قیمت ۵؍

درجات الیقین } صوفیائے کرام کو خوشخبری ہو کہ قرآن شریف میں جو یقین کے تین مراتب علم الیقین، عین الیقین، حق الیقین مذکور ہیں اس میں ان کی تفسیر ہے۔ قابلدید کتاب ہے۔ کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت صرف ۲؍

سیرۃ امام ابن تیمیہ رح } مصنفہ چودھری غلام رسول مہر چیف ایڈیٹر "انقلاب"۔ یہ کتاب سات ابواب پر مشتمل ہے۔ ولادت اور تعلیم وتربیت۔ تحریک تجدید کے آغاز اور ابتلا ومصیبتیں۔ جہاد بالسیف، مصر میں طلبی اور ابتلا کا دور، قیام دمشق قید اور وفات۔ عام اخلاق اور تصانیف، حضرت امام اور بعد کا دور۔ قابلدید کتاب ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ قیمت ۹؍

منگانے کا پتہ:- **دفتر اہلحدیث امرتسر**

الارشاد الی سبیل الرشاد

} مصنفہ مولانا حکیم ابو یحییٰ محمد شاہجہانپوری۔ موضوع تقلید اجتہاد پر ایک بے مثل اور بے نظیر کتاب ہے۔ تقلید کی پوری تاریخ من اولہ الیٰ آخرہ اس میں درج ہے۔ اور اہل تقلید اور اہل حدیث کے طرز عمل کا موازنہ نہایت شرح وبسط کے ساتھ مدلل طور پر کیا گیا ہے۔ اور معترضین کے جملہ اعتراضات کے شافی ومسکت جوابات دیئے گئے ہیں۔ محدثین کے کارنامے اور ان کی جملہ خدمات حدیث مشرح طور پر بیان کی ہیں۔ ضخامت ۲۵۰ صفحات۔ قیمت ۱۲؍

منگانے کا پتہ:- **دفتر اہلحدیث امرتسر**

DELHI G.P.O.
DELY.
4 JLY 35
10.30 A.M.

Delhi

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً مذہبی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

جلد ۳۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نمبر ۳۷

اہلحدیث

اخبار امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

مسئول مدیر — ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ...... عہ
رؤسا و جاگیرداران سے ...... سے
عام خریداران سے ۵
ششماہی ۲/۱۲
ممالک غیر سے سالانہ ...... ۱۰ شلنگ
فی پرچہ ۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۹ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ مطابق ۱۲ جولائی ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نظم در حمد خدا ...... ص ۱
انتخاب الاخبار ...... ص ۲
اہل حدیث حدیث کے مخالف ہیں؟ ص ۳
شلث مساوی الاضلاع (قادیانی مشن) ص ۵
ویدوں کے مصنف ...... ص ۶
الزاق الکعبین ...... ص ۷
بائیبل اور مرض جریان ...... ص ۸
نکاح شغار کی تحقیق ...... ص ۹
اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان ص ۱۱
عرس (نظم) ص ۱۳
متفرقات ...... ص ۱۴
ملکی مطلع ص ۱۵ - اشتہارات ...... ص ۱۶/۲۰

نظم در حمد خدا

(از قلم جناب ویکے عبید اللہ صاحب میونسپل کمشنر بنگلور)

ہے ثنا و حمد لائق رب اکبر کے لئے
خالق کل باری ہر نفع و ہر ضرر کے لئے
جس کے ہیں حامد زمین و آسمان لوح و قلم
عرش و کرسی اور جو کچھ ہے خیر یا شر کے لئے
جس نے قرآں کو اتارا نور ہر گھر کے لئے
دفع شرک و کفر و بدعت رفع ہر شر کے لئے
جس نے پیغمبر ہزاروں بھیجے اپنے فضل سے
دیں کتابیں اور صحیفے ہر پیمبر کے لئے
ہر پیمبر آیا ہادی بر صراط مستقیم
معجزہ بھی لایا ہر منکر ستمگر کے لئے
نیک بختوں کو ملا اللہ سے فوز و فلاح
پہنچا نقصاں بدعتی مشرک جفاگر کے لئے
سب سے افضل سب سے ارحم ہیں احمد مجتبیٰ
یہ شرف مخصوص تھا اپنے پیمبر کے لئے

تبع احمد کا ناجی، بمتدع نادی شقی،
ہے عبید اک ادنیٰ مادح اس پیمبر کے لئے

پیارے نبی کے پیارے حالات - مؤلفہ مولوی فیروزالدین صاحب ڈسکوی - اسمیں آنحضرت صلعم کے مستند حالات زندگی بیان کئے گئے ہیں اور

67535

انتخاب الاخبار

ضروری تصحیح اہلحدیث ۵ جولائی ص۱۵ فٹ نوٹ میں نجدی جبیلہ کا نام غلط وط شائع ہوا ہے صحیح "غط وط" ہے

مقامی حالات یکم جولائی کو امرت سر میں لیڈی و لارڈ ولنگڈن (وائسرائے ہند) اور گورنر پنجاب تشریف لائے۔ سکھوں کے دربار صاحب کا بھی معائنہ فرمایا اور دربار صاحب و اکال تخت کے لئے وائسرائے ہند نے ایک سو پچاس روپیہ دیئے۔

—— گرمی بہت شدت کی پڑتی رہی۔ ۵۔۶۔ ۷ جولائی کے دن بہت مشکل سے گزرے دن کو گرم لو چلتی رہی۔ شام کو اس قدر حبس ہوجاتا کہ دم گھٹنے لگتا۔ رات کو پچھلے پہر جاکر ہوا چلتی تھی۔ برف کا بھاؤ ۳ھ سے ۶ھ سیر تک ہوگیا تھا خدا کا شکر ہے کہ ۸۔ جولائی کو علی الصبح قدرے بارش ہوجانے سے ہوا میں خنکی ہوگئی

—— لاہور مسجد شہید گنج لنڈا بازار کا جھگڑا جو کئی دنوں سے سکھوں اور مسلمانوں کے درمیان تھا۔ مسجد گرادی گئی ہے۔ اور شہر میں مارشل لا کا نفاذ ہوگیا ہے۔ نیز شہر میں چپے چپے پر پولیس اور فوج کے پہرے متعین کردیئے گئے ہیں۔ سرکاری اعلان ہے کہ ایک دوسرے پر قاتلانہ حملہ کرنے والے کو گولی کا نشانہ بنادیا جائیگا

—— لاہور ۷۔ جولائی کو ایک سکھ زیادہ شراب پینے سے اور ایک پٹھان زیادہ گرمی کی شدت سے مرگیا۔

—— دہلی میں ۵ جولائی کو ہیبت ناک آندھی آنے سے ایک نو تعمیر شدہ مکان گرگیا۔ ایک مسلم خاندان کے ۷ افراد نذر اجل ہوگئے۔ انا للہ۔

—— کپور تھلہ میں دو ہندو گرفتار کئے گئے ہیں جو دن کو سادھوؤں کے بھیس میں رہتے تھے اور رات کو چوریاں کرتے تھے۔

—— کوئٹہ ۷۔ جولائی کی اطلاع ہے کہ زلزلے کے جھٹکے گاہے گاہے آتے رہتے ہیں مگر نقصان جان و مال کوئی نہیں ہوا۔

—— ایبٹ آباد میں ۵ جولائی کو خوفناک آگ لگ جانے سے شہر کا بیشتر حصہ خاکستر ہوگیا مگر نقصان جان کوئی نہیں ہوا۔ نقصان مال کا اندازہ ابھی تک صحیح طور پر نہیں لگایا جاسکا۔

—— کان پور سٹی کوتوال کے مکان سے خوفناک قسم کا بم برآمد ہوا ہے جو بہت جلد پھٹ جانے والا تھا۔ پولیس مصروف تفتیش ہے۔

—— جبلپور کے نزدیک ایک مال گاڑی کا انجن مع ایک چھکڑے کے پٹڑی سے اتر گیا۔ انجن کا اکثر حصہ بالکل ناکارہ ہوگیا۔

یاد رکھئے!

کہ

ماہ جولائی میں قیمت اخبار یا میعاد مہلت ختم ہونے والے خریداروں کے نمبر خریداری و اسماء گرامی اہلحدیث ۲۸ جون میں شائع کردیئے گئے ہیں۔ ان کی طرف سے ۲۳ جولائی تک قیمت یا مہلت یا انکار کی اطلاع موصول ہوجانی چاہئے ورنہ حسب دستور سابق ۲۶ جولائی کا اہلحدیث وی پی بھیجا جائے گا۔ (مینیجر)

—— صوبہ متحدہ کی گذشتہ سال کی رپورٹ مظہر ہے کہ صوبہ مذکور میں ایک لاکھ سیر بھنگ اور ۲۱ ہزار سیر چرس استعمال ہوئی (ترقی تہذیب؟)

—— بنگال میں دریائے دھرالہ میں خوفناک سیلاب آنے سے بہت سا رقبہ زیر آب ہوگیا ہے نیز بارشوں کی کثرت سے جیوٹ (سن) کی تمام فصلیں تباہ ہوگئیں۔ (یہاں بارش کو ترستے ہیں)

—— پنجاب میں ابھی (۸ جولائی) تک سلسلہ برسات جاری نہیں ہوا۔ اللھم اغثنا۔

اسلامی ممالک کے حالات عراق کے شورش پسند شیخ خادان کو سزائے موت کا حکم سنا دیا گیا ہے۔

—— عراق کے اخبارات راوی ہیں کہ وہاں ایک عظیم الشان عراقی نمائش منعقد کی جائے گی جس میں شام، فلسطین، شرق اردن کی حکومتیں بھی تعاون کریں گی۔

—— اسکندریہ کے یہودیوں کی خاصی تعداد فلسطین میں رہائش اختیار کرنا چاہتی تھی مگر مصری پولیس نے ان کے جہازوں کو واپس اسکندریہ بھیجدیا

—— مصر و یونان کے درمیان ایک جدید تجارتی معاہدہ ہوا ہے۔ جس کی رو سے یونان نے مصری سامان سے پابندیاں ہٹالی ہیں۔

—— معلوم ہوا ہے کہ جاپان کے نمائندے روئی خریدنے کے لئے قاہرہ میں گشت کر رہے ہیں۔

—— ترکی میں چند پادریوں نے قانون لباس کے خلاف مظاہرے کئے۔ پولیس کے منع کرنے کے باوجود مظاہرین نے پولیس پر پتھر پھینکے۔ آخر پولیس نے مجبور ہوکر ان پر گولی چلائی۔

—— ایران میں زلزلہ کی رپورٹ سے ظاہر ہوا ہے کہ علاقہ ماژندراں میں زلزلے سے ۳۳ گاؤں تباہ ہوگئے۔

غیر ممالک ننگھائی ۷۔ جولائی کو ۲ ہزار چینی باغیوں نے پیوپنگ پر حملہ کردیا۔ جنکو سرکاری افواج نے شکست دیدی۔

—— اٹلی کے ڈکٹیٹر مسولینی ہوائی جہاز میں سیر کر رہے تھے کہ جہاز پر آسمان سے بجلی گری۔ مگر نقصان کوئی نہیں ہوا۔

—— لنڈن کی اطلاع ہے کہ وزیر ہند نے انڈیا بل کی دفعہ ۲۹۹ میں ترمیم کرنے سے انکار کردیا ہے۔ جس کے لئے مسلمان کوشش کر رہے تھے

—— ٹوکیو کی اطلاع ہے کہ دو جاپانی جہازوں کا تصادم ہوجانے سے ۵۵ مسافر اور ۶ ملاح غرق ہوگئے۔

فتویٰ فنڈ عہ۔ تفصیل آئندہ۔

جدید انگلش ٹیچر - اس کے مطالعہ سے بہت جلد انگریزی بولنا آجاتی ہے - قیمت عہ (دفتر اہلحدیث)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۹۔ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ

اہل حدیث حدیث کے مخالف ہیں؟

(۵)

گذشتہ پرچوں میں اس سلسلہ کے چار نمبر آچکے ہیں آج پانچواں نمبر ہدیہ ناظرین ہے۔

واقعہ دیرینہ | مولانا محمد حسین صاحب مرحوم بٹالوی کی لڑکی کے نکاح کی تقریب میں حافظ محمد صاحب ساکن لکھوکے ضلع فیروزپور مؤلف تفسیر محمدی پنجابی آئے تھے۔ میں بھی اپنے استاد مولوی احمد اللہ صاحب مرحوم کے ساتھ شریک مجلس تھا۔ حافظ صاحب سے کسی نے کہا کہ حنفی کہتے ہیں کہ گردن کا مسح حدیث میں آیا ہے اہل حدیث کیوں نہیں کرتے۔ بوڑھے بزرگ (حافظ صاحب) نے نرم لفظوں میں فرمایا غنیمت ہے حنفی لوگ حدیث کا نام تو لیتے ہیں گو ضعیف ہی ہو۔ یہی کیفیت ہماری ہے ہم خوش ہوتے ہیں اگر کوئی حنفی خاصکر رسمی حنفی ہم پر حدیث کی مخالفت کا الزام لگاتا ہے کیونکہ اسی بہانہ سے آپس میں حدیث کا چرچہ ہوتا رہتا ہے انہی معنے میں میرا ایک پرانا شعر ہے

ثنا خوانوں کو تیرے سخ پہ گر کندہ کیا ہوتا
ہمارا ذکر بھی ہوتا تیرا چرچہ جہاں ہوتا

ہم اس سلسلے میں نویں حدیث بمسرت پیش کرتے ہیں جو "الفقیہ" کے نامہ نگار نے ہمارے برخلاف پیش کی ہے۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے:۔

حدیث نہم | حسید فرماتے ہیں کہ میں سائب کو جو برہ اندھا تھا تندرست پایا۔ سائب نے فرمایا کہ مجھے کسی چیز نے نفع نہیں دیا۔ مگر حضور کی دعا نے نفع دیا۔ مجھے میری خالہ حضور کے پاس لے گئی اور عرض کیا کہ حضرت یہ میری ہمشیرہ کا بیٹا ہے۔ اور یہ بیمار ہے اس کے واسطے دعا کرو۔ آپ نے دعا فرمائی۔

وہابی اس حدیث کے بھی منکر ہیں۔ کہتے ہیں کہ انبیاء اولیاء ناکارہ ہیں کچھ نفع نہیں پہنچا سکتے۔ بتاؤ اس بیمار کو حضور سے نفع پہنچا یا نہیں۔ اگر پہنچا ہے تو وہابی اس حدیث کے منکر ہوئے یا نہیں۔ ضرور ہوئے۔ اسی واسطے ہم اولیاء اللہ کے پاس جاتے ہیں اور التجا کرتے ہیں کہ ہمارے واسطے دعا کرو۔ تاکہ ہماری بدنی اور روحانی بیماریاں خدا تعالےٰ دور کردے۔ سید جو حضور کی جزء ہیں۔ مثلاً جناب سیدنا و مولانا اعلیٰ حضرت محدث علیپوری کے پاس ہم جاتے ہیں۔ اس لئے حضور دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ہمیں شفا کلی عطا فرمائے آمین۔ تو یہ ہمیں مشرک وکافر کہتے ہیں۔ حالانکہ سنت طریق ہے۔"

(الفقیہ امرتسر ۲۸ جون ۱۹۳۵ء)

اہلحدیث | معترضین پر بڑا افسوس یہ ہے کہ وہ اہل حدیث کا مذہب سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے ہاں اعتراض کرنے میں بڑی جلدی کرتے ہیں ورنہ کسی اہل حدیث کا یہ مذہب نہیں کہ کسی بزرگ سے دعا کی درخواست کرنا شرک ہے۔ ہاں معترضین اپنے عیب پر پردہ ڈالنے کو یہ بات بناتے ہیں۔ ہم دونوں مضمونوں کے الفاظ درج کردیتے ہیں۔ ناظرین خود ہی فیصلہ کریں اور مضمون نگار از روئے انصاف غور کریں کہ دونوں میں کیا فرق ہے۔

دعا بذریعہ ولی	دعا از ولی
(زندہ پیر کو مخاطب کرکے)	(زندہ پیر کو مخاطب کرکے)
یاحضرت! آپ میرے لئے دعا کریں خدا میری تکلیف دور کرے۔	یاحضرت! آپ بڑے پہنچے ہوئے ہیں آپ کے ایک اشارے سے بیڑا پار ہوجاتا ہے آپ ازراہ مہربانی میری تکلیف دور کردیں
(یہ جائز ہے)	(یہ شرک ہے)

اگر فوت شدہ پیر کو مخاطب کرکے یوں کہے:

امداد کن امداد کن ۔ از بندہ غم آزاد کن
در دین و دنیا شاد کن ۔ یا شیخ عبد القادرا

تو دو وجہ سے شرک ہوگا اول ندائے اموات کی وجہ سے دوم غیر اللہ سے دعا ہونے کی وجہ سے۔

معترض صاحبان! یہ ہے اہل حدیث کا مذہب اور یہ ہے اس کا حکم جو آپ کو بھی مسلم ہے یا ہونا چاہئے۔ اب بتائیے آپ لوگ جو اپنے پیر علی پوری کو مخاطب کرکے کہا کرتے ہیں کہ ؎

تو وہ مسیح زماں ہے کہ قم اگر کہہ دے
رہے نہ گور میں مردے کو عذر بے جانی

یہ دعا پیر کے واسطے سے ہے یا براہ راست اسی سے ہے۔ یقیناً دوسری صورت ہے لہٰذا مختصر یہ ہے کہ کسی زندہ صالح بزرگ کی خدمت میں عرض کرنا کہ آپ میرے لئے خدا سے دعا کریں جائز ہے اور خود اس بزرگ صالح سے دعا کرنا شرک ہے جیسے

المدد! یا شاہ جیلاں المدد!

مولوی خرم علی اصلی حنفی نے کیا سچ کہا ہے ؎

روح اللطفین، انجمن علمی کی سند ... (۱۱) جلد اول صفحہ ... (ہجری اہلحدیث)

سہ خدا سے اور بزرگوں سے بھی کہنا
یہی ہے شرک یارو اس سے بچنا
یہی معنی ہیں شیخ عطار حنفی صوفی کے کلام کے سہ
غیر حق را ہر کہ خواند اے پسر
کیست در دنیا ازو گمراہ تر

ان سب کا مدار خدا کا کلام ہے :-

لَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَالَا یَنْفَعُكَ وَلَا یَضُرُّكَ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِنَ الظَّالِمِیْنَ (پ ۱۱ ع ۱۰)

یعنی اللہ کے سوا کسی ایسی چیز کو نہ پکاریو جو نہ تجھے نفع دے نہ نقصان اگر تو نے ایسا کیا تو تو فوراً ظالموں (مشرکوں) سے ہو جائیگا۔

پس جو امر حدیث سے ثابت ہے وہی اہل حدیث کا عقیدہ ہے اور جو قرآن شریف سے ثابت ہے اہل شرک اس کے مخالف چلتے ہیں۔

حدیث دہم | حضور فرماتے ہیں کہ کوئی شے ایسی نہیں جس کو میں اس مقام پر نہیں دیکھتا یہاں تک کہ جنت اور دوزخ بھی دیکھ رہا ہوں بتاؤ کونسی شے باقی رہی جس کا آپ کو علم نہیں وہابی اس حدیث کو بھی نہیں مانتے۔ حضور کے لئے علم غیب نہیں مانتے ۔ (حوالہ مذکور)

اہلحدیث | اس حدیث کی تشریح بھی قرآن مجید اور دوسری حدیثوں کے ساتھ ہم کرتے ہیں کیونکہ ہمارا ایمان قرآن مجید اور ساری حدیثوں پر ہے بعض پر نہیں۔ دوسری حدیثوں اور آیتوں سے ملا کر یہ مطلب صحیح معلوم ہوتا ہے کہ جن چیزوں کو ایمان میں داخل کیا گیا ہے ان چیزوں کو میں (آنحضرت) نے یہاں دیکھ لیا مثلاً ملائکہ لوح محفوظ جنت دوزخ وغیرہ۔

بھلا آپ ایمان سے کہہ سکتے ہیں کہ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صحابہ کرام کے سر کے بالوں کی تعداد بھی معلوم تھی ؟ (مفصل آگے آتا ہے)

حدیث ۱۲ | آپ نے فرمایا کہ صفیں قائم کرو میں تمہیں پیٹھ کے پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔

وہابی اس حدیث کے بھی منکر ہیں۔ بشر سمجھتے ہیں حالانکہ بشر کا یہ خاصہ نہیں کہ پیچھے سے دیکھ سکے۔ آپ دیکھتے تھے ۔

" رسول خدا فرماتے ہیں کہ کیا تم میری طرف دیکھتے ہو۔ خدا کی قسم تمہارا رکوع اور خشوع مجھ پر پوشیدہ نہیں۔ میں تمہیں پیٹھ پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔ یہ تو سب لوگ جانتے ہیں کہ جو شے پس پشت ہے غائب ہے۔ جسکو حضور قسم اٹھا کر بیان کرتے ہیں کہ میں غائب کو بھی جانتا ہوں۔ یہ نام کے اہلحدیث کہتے ہیں کہ اگرچہ پیغمبر قسم اٹھا کر کہے کہ میں دیکھتا ہوں مجھ سے پوشیدہ نہیں مگر ہم کبھی نہ مانینگے بتاؤ یہ اہلحدیث ہیں یا منکر حدیث ۔

(الفقیہ حوالہ مذکور)

اہلحدیث | بشر کہنے والے وہابی ہی نہیں بلکہ خود وہاب بھی ہے۔ قرآن مجید پڑھنے کا اتفاق ہوا ہو تو سنو :- قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۔

اے رسول کہدے سوائے اس کے نہیں میں تمہارے جیسا بشر ہوں۔ یہ آیت صاف بتا رہی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشر تھے۔

نتیجہ | جو لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بشر کہنا جائز نہیں جانتے درحقیقت وہ رسول اللہ کی رسالت کے منکر ہیں کیونکہ رسول کے معنی میں بشر داخل ہے۔ علم عقائد میں رسول کی تعریف یوں کی گئی ہے :-

ھو بشر بعثہ اللہ لتبلیغ احکامہ

(شرح عقائد وغیرہ)

جو بشر نہیں وہ رسول بھی نہیں۔ ذرہ کسی منطقی سے پوچھئے جو حیوان نہیں وہ انسان بھی نہیں۔

بس تم لوگ نع اپنے مرشد پیر جماعت علی شاہ کے سوچ لیں کہ رسول اللہ کی بشریت کا انکار تم کو کہاں پہنچائے گا اور سنئے !

بے شک آنحضرت بشر تھے بے شک حالت نماز میں آپ کو یہ وصف حاصل تھا۔ مگر بشریت کی وجہ سے یہ حالت ہر وقت نہ رہتی تھی اسی لئے تو ایک صحابی کے یہ کہنے پر کہ پانی نزدیک ہی ہے آپ نے فرمایا ما یدرینی لعلی لا ابلغہ (مشکوٰۃ باب استحباب المال) مجھے کیا معلوم کہ میں وہاں تک پہنچونگا۔ مسئلہ علم غیب کا ذکر مکرر درج ذیل ہے کیونکہ اہل سنت اور اہل بدعت میں یہ حد فاصل ہے جس کا فیصلہ کلام الٰہی نے صاف کر دیا ہوا ہے۔

قُلْ لَّا اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰہِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَیْبَ (پارہ ۷۔ رکوع ۱۱)

(اے رسول) کہہ دے کہ میرے پاس اللہ کے خزانے نہیں نہ میں غیب جانتا ہوں۔

عام اطلاع | جتنی حدیثیں غیب دانی کی آپ لائیں گے سب کی تشریح یہ آیت کریگی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم غیب نہیں جانتے تھے اور جو کچھ ان احادیث میں مذکور ہوگا اول تو اس سے مراد وہ غیب نہیں جس کے اہل حق منکر ہیں دوم وہ واقعات قضیہ وقتیہ تھے دائمہ مطلقہ نہ تھے۔

تفہیم | ایک دفعہ پھر ہم آپ کو سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ پس سنئے ! غیب متنازعہ وہ ہے جس کا ذکر قرآن مجید میں یوں آیا ہے۔

یَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ جو کچھ خشکی اور سمندروں اور دریاؤں کی تہ میں ہے اللہ سب کو جانتا ہے۔

مثلاً آپ ایک چیونٹی کو لیجئے اس کی بابت سوچئے کہ کتنی اس کی ٹانگیں ہیں کتنی اس کی قوت بینائی ہے کتنی سمع ہے کتنی قوت رفتار ہے کتنا مغز ہے کتنا دل ہے کتنا پھیپھڑا ہے وغیرہ۔ اس سے فارغ ہو کر اس کی ماں کی طرف خیال کیجئے کہ اس کے ماں اور باپ کون تھے ؟ پھر ایک چیونٹی کو مع اس کے حالات کی تشریح کے ابتدائے دنیا سے جاننا پھر یہ جاننا کہ اس کی نسل سے کتنی چیونٹیاں ہونگی اور کس کس وقت ہونگی انکی زندگی کتنی ہوگی اخیر دنیا تک ایک سے فارغ ہو کر زمین کی ساری چیونٹیاں کتنی ہیں کتنی مر چکی ہیں کتنی

[illegible] آنحضرت صلعم کی سب [illegible] (۱۲ھ) [illegible] (ایڈیٹر اہلحدیث)

ahmadmuslim.de

پیدا ہونگی وغیرہ۔ پھر اسی طرح ہر ایک کیڑے مکوڑے پھر ہر چرند پرند کے حالات بالتفصیل جاننا زمین ساری کے حیوانات حشرات الارض کے بعد انسانوں کو اسی تشریح سے جاننا۔ پھر زیر سمندر سب موجودات کو جاننا پھر آسمان کے سب ستارے سیارے ملائکہ وغیرہ کا مفصل حال کو جاننا۔ پھر زمین کی پیداوار مثلاً ایک مربع گز زمین کو لیجئے اس میں آج کیا پیدا ہوا ہے اس کے اجزاء کیا کیا ہیں، اس کو پانی کتنا پہنچا ہے۔ ہوا کتنی پہنچی ہے، آج سے پہلے گذشتہ موسم میں یہاں کتنا غلہ پیدا ہوا تھا اس سے پہلے کتنا تھا اس سے پہلے کتنا تھا اسی طرح ابتدائے آفرینش سے حساب کیجئے پھر آیندہ اس ٹکڑے میں کتنا غلہ پیدا ہوگا پھر کتنا ہوگا۔ علیٰ ہذا القیاس تا انتہائے دنیا۔ اس ایک مربع گز کی طرح ساری زمین کا حال جاننا بھی علم غیب میں داخل ہے۔

علم غیب کے مدعی خدا کو حاضر و ناظر جان کر اپنے ضمیر کی شہادت سے بتا سکتے ہیں کہ اس تشریح بلکہ اس سے زیادہ تشریح کے ساتھ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب جانتے ہیں؟ اور اسی تشریح کے ساتھ کسی حدیث سے ثبوت دے سکتے ہیں؟

اچھا اگر دے سکتے ہیں تو مہربانی کر کے کسی حدیث سے اتنا ہی بتا دیں کہ رسول اللہ کو معلوم تھا کہ میری ڈاڑھی کے بال اتنے ہیں اور آپ کی ڈاڑھی کے اتنے۔ کیونکہ اللہ کے علم غیب میں تو اس کا علم بھی داخل ہے۔

ناظرین کرام! یہ ہے علم غیب کی قدرے تشریح جس کے اہل حق منکر ہیں۔ اس کے جواب میں ہمیں بتایا جاتا ہے کہ آنحضرت نے فلاں موقع پر سب کچھ بتا دیا۔ پس علم غیب ثابت ہو گیا۔ اے بندۂ خدا سب کچھ تو بڑی چیز ہے اس تشریح کے ساتھ تو ایک چیونٹی کا حال بھی بیان کرتے تو اس کے لئے وہ وقت بھی جس میں ارشاد فرمایا تھا کافی نہ ہوتا بجائیکہ ما فی البر والبحر کا سارا حال بیان فرما دیتے اللہ اکبر! شیخ عطار مرحوم نے سچ کہا ہے ؎

علم غیبی کس نمے داند بجز پروردگار
ہر کہ گوید من بدانم تو ازو باور مدار
مصطفےٰ ہرگز نہ گفتے تا نہ گفتے جبرئیل
جبرئیلش ہم نہ گفتے تا نہ گفتے کردگار

تعجب تو یہ ہے کہ ان حضرات (قائلین علم غیب) کو علم غیب کا اظہار کرتے ہوئے حنفی مذہب کی تصریحات کا بھی خیال نہیں رہتا۔ جنہیں اصرح عبارت یہ ہے۔

ذکر الحنیفۃ بتکفیر من اعتقد ان النبی علیہ السلام یعلم الغیب لمعارضۃ قولہ تعالیٰ۔

قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ۔

یعنی علماء حنفیہ کرام نے بالاتفاق فتویٰ دیا ہے کہ جو کوئی آنحضرت کے لئے علم غیب کا اعتقاد کرے وہ کافر ہے (شرح فقہ اکبر) اللّٰھم احفظنا۔

قادیانی مشن

مرزا صاحب قادیانی، مولانا کفایت اللہ دہلوی اور جماعت احمدیہ لاہوری

مثلث مساوی الاضلاع

لاہور کے مرزائی اخبار "پیغام صلح" میں ایک چیلنج بنام مولانا کفایت اللہ دہلوی دیکھا گیا کہ مرزا صاحب قادیانی کی نسبت علماء اسلام عموماً دعوےٰ کرتے ہیں کہ انہوں نے نبوت کا دعوےٰ کیا اور منکرین مسلمانوں کو کافر کہا۔ ہم آپ (مولانا کفایت اللہ) کو صدر جمعیۃ العلماء کی حیثیت سے منتخب کر کے چیلنج دیتے ہیں کہ ہمارے امیر مولوی محمد علی صاحب کے ساتھ اس خصوص میں مباحثہ کرلیں۔

اس کے جواب میں جماعت المسلمین لاہور کی طرف سے جواب نکلا کہ ہم اس چیلنج کو قبول کرتے ہیں۔ اس کے جواب میں لاہوریوں نے لکھا کہ تم ہمارے مخاطب نہیں ہو۔ ہم تو آٹھ کروڑ مسلمانوں کی قائم مقامی کی مدعی جماعت کے صدر کو مخاطب کرتے ہیں تاکہ اس مناظرہ سے سب مسلمانوں کے ساتھ فیصلہ ہو سکے۔

اس کے بعد اخبار "پیغام صلح" میں ایک مضمون نکلا جس میں ذکر ہے کہ بابو عبد الحق صاحب احمدی مولانا کفایت اللہ کے پاس گئے اور ان سے کچھ سوالات کئے۔ جن کے جوابات مولانا نے جو دیئے وہ (بقول ان کے) سب کے سب عدم واقفیت از کتب مرزا پر مبنی ہیں۔ مولانا نے جماعت احمدیہ کی خدمات کی تعریف کی اور مباحثہ کے متعلق اپنی عدم واقفیت وغیرہ کا عذر کیا۔

ہم تو مرزائیوں کی بلکہ خود ان کے بڑے میاں مرزا صاحب متوفی کی روایات کی بابت بہت پرانی رائے رکھتے ہیں کہ یہ جماعت مع اپنے پیشوا کے سب کے سب جابر جعفی کی پارٹی ہیں اس کا ثبوت ہم نے رسالہ "علم کلام مرزا" میں مفصل دیا ہوا ہے جس کا جواب کوئی مرزائی نہیں دے سکا نہ آیندہ دے سکتا ہے۔ اس لئے اس پیغامی تحریر کو ہم صرف اتنا خیال کر سکتے ہیں کہ شاید مولانا کفایت اللہ نے کتب مرزا پر تفصیلی اطلاع نہ ہونے کی وجہ سے گفتگو کرنے پر پوری توجہ نہ کی ہوگی اور بس۔

سوال ہم ان مدعیان تحقیق و تدقیق سے سوال کرتے ہیں کہ کیا یہ آپ کا انصاف اور طریقۂ تحقیق ہے کہ کسی عالم کو یہ جان کر کہ وہ آپ کے لٹریچر سے پورا واقف نہیں مخاطب کر کے چیلنج دینا اور واقفوں کی طرف رخ نہ کرنا پھر اس کا نام تحقیق حق اور تبلیغ دین رکھنا اہل فریبی نہیں تو کیا ہے؟ بجائیکہ آپ جانتے ہیں کہ امرتسر وغیرہ بلاد پنجاب میں آپ کے سوالوں کے جواب دینے کے لئے بفضلہ تعالیٰ

کئی موجود ہیں جن میں سے ایک کا دعویٰ ہے ؎
مجھ سا مشتاق جہاں میں کوئی پاؤ گے نہیں
گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لیکر

بس اگر آپ کو ان دونوں مسئلوں کی تحقیق کا شوق ہے جس کے لئے مولانا کفایت اللہ صاحب کو آپ نے چیلنج دیا ہے تو آپ ادہر رخ کیجئے ہم آپ کا چیلنج قبول کر کے دونوں مسئلوں پر بحث کرنے کو تیار ہیں۔

دفع دخل اگر یہ خیال ہو کہ مولانا کفایت اللہ کو بوجہ جمعیۃ العلماء کی صدارت کی وجہ سے چیلنج دیا تھا آپ اس کے صدر نہیں ہیں لہذا ہم آپ سے بحث نہیں کریں گے تو جواب سنو! میں جمعیۃ العلما کا صدر نہیں مگر میں تمہارے بانیٔ سلسلہ کا مدمقابل ہوں جس کو وہ ہمیشہ مخاطب کرتے رہے یہاں تک کہ آخرکار آپ نے آخری فیصلے کا جو اعلان کیا وہ خاص میری ذات خاص سے متعلق تھا کیونکہ آپ نے میری موت کو تمام مباحث میں فیصلہ کن قرار دیا تھا۔ غور کریں میری یہ حیثیت ضائع نہیں ہوئی۔ اب بھی بحال ہے بلکہ بڑی قوت سے بحال ہے۔ اس لئے میں کہہ سکتا ہوں اور کہتا ہوں کہ اس بحث کے بعد

دوسری بحث آخری فیصلے پر بھی ہوگی۔ یعنی دو مسئلے آپ کی طرف سے زیر بحث ہونگے اور ایک میری طرف سے۔ رہا منصفوں کا تقرر سو یہ امر بالکل آسان ہے۔ مجھے وہی صورت منظور ہوگی جو آپ کے بانیٔ سلسلہ احمدیہ (حضرت مرزا صاحب قادیانی) نے آریوں کے سامنے پیش کی تھی۔ امید ہے آپ کو اس سے اعراض نہ ہوگا۔ آپ کے پوچھنے پر وہ حوالہ بتایا جائے گا۔ سردست اتنا اصولی طور پر نوٹ کیجئے کہ منصفوں کی صورت وہی ہوگی جو بڑے مرزا صاحب نے کل آریوں کے سامنے پیش کی تھی۔ جسکو بحیثیت اتباع مرزا تسلیم کرنا آپ کا فرض ہے کیونکہ آپ کا سارا تانا بانا مرزا صاحب قادیانی کی تصدیق کے لئے ہے۔ اگر اب بھی آپ نے میرے ساتھ مباحثہ کرنا منظور نہ کیا بلکہ اور کسی صاحب کو مخاطب کیا تو میں ایک سرد آہ بھر کر کہوں گا ؎
جاتا ہے یار تیغ بکف غیر کی طرف
او کشتۂ ستم تیری غیرت کہاں گئی

ویدوں کے مصنف

(از پنڈت آتمانند جی ست دھرم منڈل بٹالہ گورداسپور)

(بسلسلہ اشاعت گذشتہ)

پنڈت جی مزید پوچھتے ہیں کہ:-

"کیا یم یمی سچ مچ کوئی دو بولتے ہوئے شریر دھاری (مجسم) جیو ہیں بالکل نہیں"!

ہاں مہاشہ جی! یم۔یمی دو سگے بھائی بہن تھے۔ نہ کہ بے جان۔ سوامی دیانند جی نے بھی انہیں انسان ہی مانا ہے نہ کہ حیوان یا بے جان۔ سنئے رگوید ۱۰۔۱۷۔۱و۲ میں اسی یم یمی کو سرنیو اور ودسوان کی اولاد لکھا ہے جس کے متعلق ویدانگ نرکت ۱۲۔۱۰ میں بھی لکھا ہے کہ

"तत्रेतिहासमाचक्षते-त्वाष्ट्री सरण्यू विवस्वत आदित्याद् यमौ मिथुनौ जनयाञ्चकार"

ترجمہ (آریہ سماجی پروفیسر چندرمنی جی) "توشٹا کی پتری (بیٹی) سرنیو نے ودسوان (سورج) سے یم۔یمی کے جوڑے کو اتپن (پیدا) کیا"۔ (بلفظہ)

مہاشہ جی یہ بھی بتلاویں کہ سورج سے سرنیو نے اولاد کیونکر حاصل کی؟ دیکھئے وید میں کتنی بڑی عقلمندی کی بات لکھی ہے۔

یہی یم۔یمی بہن بھائی رگوید کے کئی سوکتوں کے رشی بھی ہوئے ہیں۔ مہاشہ دشوناتھ جی ایم اے مزید لکھتے ہیں کہ:-

"آگے چلکر رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۸۵ جس کا رشی سوریہ ساوتری ہے ورنن ہے اور وہاں لڑکی کا نام نہیں جس کے بیاہ کا ذکر اس سوکت میں آیا ہے وید میں اتہاس نہیں ہے۔"

مہاشہ جی کے زعم میں اس سوکت کا رشی سوریا ساوتری کوئی مرد ہے۔ اسی لئے تو جس کا رشی صیغہ مذکر کا استعمال کیا ہے۔ مہاشہ جی کی جوتی سے خواہ سوریا ساوتری مرد ہو یا عورت۔ مہاشہ جی کو اپنی تنخواہ سے مطلب۔ بقولیکہ ساری رات زلیخا پڑھی لیکن پتہ نہ چلا کہ زلیخا عورت تھی یا مرد؟ یہی حال ہمارے پنڈت جی کا ہے۔ مہاشہ جی سنئے۔ سائن آچاریہ اتھرووید کانڈ ۱۴ کے شروع میں لکھتے ہیں کہ

"सूक्तारम्भे सूर्या नाम या सूर्य्य रूपा सवितृ पुत्री देवी तस्या विवाहस्य कथा वर्ण्यता"

ترجمہ۔ سوکت کے شروع میں سوریا ساوتری سورج کی بیٹی دیوی کا نام آتا ہے۔ اسی (سوریا ساوتری دیوی) کے بیاہ کا حال اس سوکت میں پایا جاتا ہے رسالہ دھرم بابت نومبر ۱۹۳۲ء کے صفحہ ۹ پر پنڈت دامودر ساتولیکر جی بھی لکھتے ہیں کہ:-

"اس سوکت میں آتم دیوتا کا ارتھ جو رشی ہے وہی دیوتا ہے۔ ارتھات (یعنی) ساوتری سوریا نے اپنے ہی وواہ کا ورنن (بیاہ کا ذکر) جیسا وواہ ہوا ہے ویسا کیا ہے"۔ (بلفظہ)

پس رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۸۵ یا اتھرووید کانڈ ۱۴ سوکت ۲ میں اس سوکت کی رشی سوریا ساوتری کے اپنے ہی نکاح کا حال درج ہونے سے بلا شک و شبہ ثابت ہے کہ یہ سوکت سوریا ساوتری نامی لڑکی کی تصنیف ہے اور اسی طرح سارے وید انسانوں کی تصانیف ہیں نہ کہ خدا کا کلام یا گیان۔

مزید خواہشمند میری تصنیف "وید ارتھ پرکاش" ملاحظہ فرماویں ویدوں کے متعلق اس سے بہتر تصنیف و صد پانچ ہزار برس سے دنیا میں نہیں لکھی گئی۔ قیمت معہ محصول ڈاک ایک روپیہ آٹھ آنے۔

ملنے کا پتہ:- آتمانند ست دھرم منڈل، کمرہ آتما سنگھ بٹالہ ضلع گورداسپور)

الزاق الکعبین

نماز میں پیر ملانے کا حکم

(مرقومہ مولوی محمد احمد صاحب سرائیمر)

اس مضمون کی پہلی قسط ۲۱ جون کے اہلحدیث میں شائع ہو چکی ہے اب دوسری قسط ملاحظہ فرمائیں۔

باب الزاق المنکب بالمنکب و القدم بالقدم فی الصف - فی فتح الباری قولہ باب الزاق ای المراد بذالک المبالغۃ فی تعدیل الصف وسد خللہ والامر بسد خلل الصف والترغیب فیہ احادیث کثیرۃ اجمعھا حدیث ابن عمر عند ابی داؤد وصححہ ابن خزیمہ والحاکم و لفظہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اقیموا صفوفکم وحاذوا بین المناکب وسدوا الخلل ولا تذروا فرجات للشیطان ومن وصل صفا وصلہ اللہ ومن قطع صفا قطعہ اللہ. (ترجمہ) کندھوں کو کندھے کے ساتھ اور قدم کو قدم کے ساتھ ملانا اور چپیاں کرنا یہ باب بخاری میں ہے اور فتح الباری میں ہے۔ تعدیل صف اور فرجہ کے بند کرنے میں اس حدیث سے مبالغہ مراد ہے اس لئے صف کے فرجہ بند کرنے میں اور نیز اس کی ترغیب میں بہت حدیثیں وارد ہوئی ہیں ان میں سے جامع حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ کی ہے۔ یہ ابوداؤد میں ہے اور اس کو ابن خزیمہ اور حاکم نے صحیح کہا ہے لفظ اس کا یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی صفوں کو خوب سیدھی رکھو اور مونڈھوں کو مونڈھے کے مقابل کرو اور فرجوں کو بند کرو اور شیطان کے لئے فرجوں کو نہ چھوڑو۔

(۱۰) عن جابر بن سمرہ السوائیؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا تصفون کما صف الملائکۃ عند ربھا قال قلنا کیف تصف الملائکۃ عند ربھا قال یتمون الصف الاول ویتراصون فی الصف۔

(ترجمہ) جابر بن سمرہ سوائیؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کیوں نہیں تم لوگ صف میں کھڑے ہوتے جیسا کہ فرشتے اپنے رب کے نزدیک صف میں کھڑے ہوتے ہیں جابرؓ نے کہا کہ ہم لوگوں نے کہا کہ اور کس طرح فرشتے اپنے رب کے نزدیک صف میں کھڑے ہوتے ہیں فرمایا کہ وہ لوگ پہلی صفوں کو پوری بھر لیتے ہیں اور صف میں خوب مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔ یہ حدیث ابن ماجہ میں ہے۔

(۱۱) حدثنا سماک بن حرب انہ سمع النعمان بن بشیر یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسوی الصف حتی یجعلہ مثل الرمح او القدح قال فرای صدر رجل ناتیا فقال رسول اللہ صلعم سووا صفوفکم او لیخالفن اللہ بین قلوبکم۔

(ترجمہ) حدیث کی ہم سے سماک بن حرب نے انہوں نے نعمان بن بشیر سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلعم صف کو سیدھی کرتے یہاں تک کہ اس کو نیزہ یا تیر کی طرح سیدھی کرتے نعمان نے کہا کہ ایک مرد کا سینہ صف سے نکلا ہوا تھا تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ صفوں کو خوب برابر کرو ورنہ اللہ تم لوگوں کے درمیان اختلاف ڈال دیگا۔ حدیث ابن ماجہ میں ہے۔

اس وقت مسلمانوں میں اسی وجہ سے اختلاف ہے کہ صفوں کو خوب درست اور سیدھی نہیں کرتے جو شخص جہاں چاہتا ہے کھڑا ہو جاتا ہے۔

(۱۲) عن عائشہ رض قالت قال رسول اللہ صلعم ان اللہ وملائکتہ یصلون علی الذین یصلون الصف ومن سد فرجۃ رفعہ اللہ بھا درجۃ۔ (ترجمہ) عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اللہ اور اس کے فرشتے جو لوگ صف میں مل کر کھڑے ہوتے ہیں، ان پر رحمت بھیجتے ہیں اور جو کشادگی بند کرتا ہے اللہ اس کے ذریعے سے درجہ بلند کرتا ہے۔

اب ذرا غور سے سنیں ان تمام حدیثوں سے صف میں ملکر کھڑے ہونے کا ثبوت بین معلوم ہوتا ہے اور صحابہ کرام کا تعامل برابر ہوتا چلا آرہا ہے۔ کسی صحابی یا تابعی سے اس کی نفی نہیں ثابت ہوتی اور کس قدر وعید اس کے لئے معلوم ہوتی ہے جو صف میں مل کر نہ کھڑا ہو۔ بلکہ شریعت (نبی صلعم) سے مبالغہ کا ثبوت ہوتا ہے جبکہ شریعت نے اس میں مبالغہ کیا ہے تو ہم کو بھی وہی لازم ہے خیال کرو کہ جب رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ صفوں کو برابر کرو میں تم لوگوں کو اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں اس وقت صحابہ کرام نے اپنے کندھوں کو دوسروں کے کندھوں سے اور قدم کو قدم سے ملانا شروع کر دیا۔ بلکہ ایک روایت میں ہے اپنے ٹخنوں کو ٹخنے سے ہم لوگ ملاتے تھے۔ اور صف میں رسول اللہ صلعم کے سامنے۔ حالانکہ یہ نہیں فرمایا کہ قدموں کو قدموں سے اور ٹخنے کو اپنے ٹخنے سے ملاؤ۔ لیکن صحابہ کرام نے یہی سمجھا کہ رسول اللہ صلعم کا مقصد یہی ہے اور فرجہ اسیوقت بند ہو سکتا ہے جبکہ قدم قدم سے ملے ورنہ کشادگی باقی رہے گی۔ بخلاف اس کے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ غسل کرتے وقت پلکوں کے اندر پانی ڈالتے تھے یہ ان کا ایک فعل ہے جو ہم پر عمل لازم نہیں ہے۔ یا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ وضو کرتے وقت علاوہ کہنیوں کے اوپر بھی دھوتے تھے یہ بھی انہیں کا عمل تھا۔ رسول اللہ صلعم کا حکم نہیں تھا۔ وضو کی بابت تو صرف اسباغ الوضو فرمایا ہے اور بس۔ پھر اگر آپ حنفی ہیں تو عدم الزاق

خاتم الانبیاء، آنحضرت صلعم کی سوانح عمری (۸۱۵) قیمت ۱؎ روپیہ (دفتر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

وعدہ ام جس کے بارہ میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول پیش کرتے تو ایک حد تک مناسب تھا۔ اور میں تو بمقابل ان حدیثوں کے اس کو بھی تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں کیونکہ یہ میرے عقیدہ کے خلاف ہوگا۔

امام طحطاوی رحمہ اللہ کا قول آپ نے دکھلایا ہے وہ بالکل مبہم وغیر واضح ہے۔ پھر اگر امام موصوف کی نظر ان حدیثوں پر ہوئی ہوگی تو ہم اس کو تنہا مصلی کے اوپر محمول کرتے ہیں اور وہ محل عمل قرار دیا جاسکتا ہے۔ یہ بات ہرگز عقل باور نہیں کرتی کہ ان حدیثوں کو دیکھتے ہوئے اس کے برخلاف عقل اور رائے سے مسئلہ نکالا گیا ہو کیونکہ یہ عمل آج تک کسی مجتہد یا امام کا دیکھنے میں نہیں آیا۔ بلکہ تمام ائمہ کا قول یہ ہے کہ جو مسئلہ ہمارا حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف دیکھو اس کو دیوار پر پھینک دو اس پر ہرگز عمل نہ کرو۔

مولانا اشرف علی صاحب جن کو حکیم الامت کا لقب دیا گیا ہے وہ بھی اپنے خطبہ ماثورہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ صف میں خوب مل کر کھڑے ہو، فرجہ کو بند کرو اسی فرجہ سے شیطان آتا ہے اور نماز کو خراب کرتا ہے۔ اور انہیں حدیثوں میں سے بعض کو حاشیہ پر استدلال میں مع ضعف کے پیش کیا ہے۔

قولہ احدنا۔ آہ۔ اقول احادیث مذکورہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے مولانا شیخ عبدالحق رحمہ اللہ کا ترجمہ لیا جائے تو محض لفظی ترجمہ سمجھا جاتا ہے ورنہ اس کا کوئی مفہوم نہیں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو ایک شخص تو پاؤں ملا دے اور دوسرا نہیں اگر ایک اپنے پہلو کے نمازی کے ساتھ ملا دیگا تو دوسرا بھی ملا دیگا ورنہ الزاق کا عمل ثابت نہ ہوگا۔ بہرحال کم ازکم دو ہوں گے تو اس وقت اتصال ہوگا۔ اگر وہ صورت جو آپ نے فرمائی ہے قائم ہوتی تو ضرور جو نہیں ملاتا اس کو منع فرماتے کیونکہ تسویہ میں مبالغہ منظور ہے چونکہ تمام مصلیاں پاؤں ملاتے تھے اس لئے اختلاف تسویہ میں نہیں ہوا پس ایسی صورت میں روک ٹوک کی ضرورت نہیں ہوئی اور عام محاورہ اس لفظ کا عموم ہے بلکہ جہاں شریعت کو عموم منظور ہوتا ہے وہاں یہی لفظ احد سے کام لیا جاتا ہے اور ضمائر کی جانب مضاف کیا جاتا ہے۔ وہ ضمیریں خواہ غائب ہو، خواہ متکلم، خواہ حاضر۔ اور یہ اضافت معنوی ہوتی ہے۔ اور اس کا استعمال لفظ من کے ساتھ ہوتا ہے۔ چنانچہ مثالوں سے ظاہر ہوگا۔

(۱) قد نا فی البخاری و قال الحسن کان القوم یسجدون علی العمامة و القلنسوة و یداہ فی کمه۔ ترجمہ۔ اور کیا حسن نے قوم اپنے عمامہ اور ٹوپی پر سجدہ کرتی تھی۔ اور اس کے دونوں ہاتھ آستینوں میں رہتے۔ فی فتح الباری قولہ یداہ ای ید کل واحد منہم۔ ترجمہ۔ فتح الباری میں ہے قولہ یداہ یعنی ان میں ہر ایک کا ہاتھ آستینوں میں رہتا۔ شبہ ہوتا ہے کہ ایک آدمی کے دو ہاتھ ہوتے ہیں ممکن ہے کہ ایک ہی آدمی ایسا کرتا تھا۔ اس کو دفع کر دیا کہ نہیں ہر ایک کا ہاتھ مراد ہے۔

(۲) عن انس بن مالک قال کنا نصلے مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیضع احدنا طرف الثوب من شدة الحر فی مکان السجود۔

(ترجمہ) انس بن مالک سے روایت ہے کہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تو ایک ہم میں کا گرمی کی شدت سے سجدہ کی جگہ پر اپنے کپڑے کا کنارہ رکھ لیتا تھا۔ (تاکہ قدرے آرام ملے) یعنی ہم لوگ شدت کی گرمی سے کپڑے کو بجائے سجدہ رکھ لیتے تاکہ آرام ملے۔

(۳) عن ابی قتادة السلمی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا جاء احدکم المسجد فلیرکع رکعتین۔

(ترجمہ) ابوقتادہ سلمی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جب تم میں کوئی مسجد میں آئے تو دو رکعتیں پڑھ لیا کرے کیا اس کے یہ معنی صحیح ہوں گے کہ ایک آدمی تم میں سے مسجد میں آئے تو دو رکعتیں پڑھ لیا کرے اور ایک سے زائد آویں تو نہ پڑھیں اس کا کوئی مفہوم نہیں ہوتا۔ بلکہ حکم عام ہے۔ (باقی آیندہ)

بائیبل اور مرض جریان

(از مولوی عبداللہ ثانی امرتسری)

شریعت حقہ میں صداقت کی سب سے بڑی علامت یہ ہے کہ اس میں ایسے احکام دیئے جاویں جو انسانی طاقت سے باہر نہ ہوں بلکہ ہر ایک انسان اپنی طاقت کے موافق شریعت پر عمل کر سکے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے۔ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا۔ خدا کسی کو اسکی طاقت سے باہر فکر کا مکلف قرار نہیں دیتا۔

مگر بائیبل میں اس اصول کے خلاف احکام بتائے گئے ہیں حالانکہ مسیحیوں کے نزدیک نجات بصورت کفارہ ہونی چاہئے۔ جس کے لئے نہ اعمال کی ضرورت ہے اور نہ ایسی قیود شاقہ میں مقید ہونے کی حاجت مگر باوجود اس کے بائیبل میں ایسے احکام موجود ہیں جو طاقت سے زیادہ ہیں۔ اور اس امر کی شہادت ہیں کہ یہ خالق کل کے احکام نہیں۔

اس وقت کتاب احبار ہمارے پیش نظر ہے جس میں مرض جریان کے مریض کے لئے چند احکام دیئے گئے ہیں۔ حالانکہ مرض کسی کے بس کی بات نہیں۔ مریض حدوث مرض کے بعد بے بس ہے لیکن شریعت مسیحی کے احکام قابل غور ہیں جو کتاب احبار و گنتی و سموئیل وغیرہ میں مختلف امراض کے متعلق آئے ہیں سردست ہم صرف مرض جریان کے متعلقہ احکام نقل کئے دیتے ہیں۔ ارباب فہم خود کے رائے قائم کریں کیا ایسے احکام تکلیف لایطاق ہیں یا نہیں اگر ہیں تو کیا وہ کتاب خدائی کتاب ہو سکتی ہے یا کم ازکم وہ حصہ جس میں یہ احکام اور اس جیسے اور مسطور ہیں

نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب مصنفہ جناب مولانا اشرف علی تھانوی (۱۹۰۴) ... (بحوالہ اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

کلام الٰہی کہا جا سکتا ہے۔ بہرصورت کتاب احبار کی عبارت درج ذیل ہے۔ ناظرین بغور پڑھ کر نتیجہ اخذ کریں:۔

"پھر خداوند نے موسےٰ اور ہارون کو مخاطب کر کے فرمایا کہ بنی اسرائیل سے خطاب کر و اور ان کو کہو اگر کسی شخص کے بدن میں جریان کا مرض ہو تو وہ جریان کے سبب سے ناپاک ہے اور جریان کے وقت اس کی ناپاکی یوں ہوگی کہ کیا اس کے بدن سے جریان جاری ہو۔ کیا اس کا بدن جریان سے بند ہو وہ ناپاک ہے۔ جو شخص جسے جریان ہے جس بستر پر سوئیگا وہ بستر ناپاک ہے اور ہر ایک چیز جس پر وہ بیٹھ جائے ناپاک ہوگی۔ اور جو کوئی اس کے بستر کو چھوئے اپنے کپڑے دھوئے اور پانی سے غسل کرے اور شام تک ناپاک رہے۔ اور جو کوئی اس چیز پر جس جگہ جریان والا بیٹھا ہو بیٹھے اپنے کپڑے دھوئے اور پانی میں نہائے اور شام تک ناپاک رہے۔ اور جو کوئی اس کے بدن کو جسے جریان ہے چھوئے تو وہ اپنے کپڑے دھوئے اور پانی سے غسل کرے اور شام تک ناپاک رہے اگر وہ جسے جریان ہے کسی شخص پر جو پاک ہے تھوک دے تو وہ شخص اپنے کپڑے دھوئے اور پانی سے غسل کرے اور شام تک ناپاک رہے۔ اور وہ سب چیز جس پر وہ جریان والا سوار ہو ناپاک ہوگی اور جو کوئی کسی چیز کو جو اس جریان والے کے نیچے ہے چھوئے شام تک ناپاک رہے اور جو کوئی ان چیزوں کو اٹھائے وہ اپنے کپڑے دھوئے اور پانی سے غسل کرے اور شام تک ناپاک رہے۔ اور جس کو یہ شخص جسے جریان ہے بن ہاتھ دھوئے چھوئے اپنے کپڑے دھوئے اور پانی سے غسل کرے اور شام تک ناپاک رہے اور مٹی کا وہ باسن جسکو جریان والا چھوئے توڑا جائے اور ہر ایک باسن جو چوبی ہو پانی سے دھویا جائے اور جب وہ جسے جریان کا مرض ہے چنگا ہو جائے تو وہ سات دن اپنے پاک ہونے کے لئے گنے تب وہ اپنے کپڑے دھوئے اور اپنا بدن بہتے ہوئے پانی سے دھوئے تب وہ پاک ہوگا۔ آٹھویں دن دو قمریاں یا کبوتر کے دو بچے لیکے خداوند کے حضور جماعت کے خیمے کے دروازے پر کاہن کے پاس لائے اور انہیں کاہن کے حوالے کرے اور کاہن گذرانیں ایک خطا کی قربانی کے لئے اور دوسرا سوختنی قربانی کے لئے اور کاہن اس جریان والے کی بابت اس کے لئے خداوند کے آگے کفارہ ہے۔" (باب ۱۵ آیت ۱۔ تا ۱۶)

ناظرین! غور کریں کہ شریف الطبع غیور آدمی احکام خداوندی پر چلنے کے خواہشمند جو کسی نہ کسی وجہ سے اس مرض میں مبتلا ہیں یا ہو جائیں وہ ان کی پابندی کر سکتے ہیں اگر نہیں تو مسیحی مذہب کے مفتی صاحبان ان کے حق میں کیا فتویٰ دیں گے۔ مگر فتوے احکام خداوندی سے جو آزادی کو کوئی وقعت نہ ہوگی۔

نکاح شغار کی تحقیق

یعنی نکاح مبادلہ

عرب کے زمانہ جاہلیت میں عام طور پر تو نکاحوں میں علاوہ نکاح بصورت مہر مقرر ہوتا تھا۔ جس کی صورت یہ تھی کہ ایک شخص اپنی لڑکی یا قریبہ کسی دوسرے کے لڑکے یا قریبی سے نکاح کر دیتا اس شرط پر کہ تو اپنی لڑکی یا قریبہ میرے ساتھ یا میرے لڑکے کے ساتھ نکاح کر دے۔ جبراس میں کچھ نہ ہوتا تھا اس کا نام شغار تھا۔ پس شغار کے معنے اردو میں "نکاح مبادلہ" ہیں اور پنجابی زبان میں "وٹے دا ساک"۔ حدیث شریف میں اس قسم کے نکاح کی بابت منع آیا ہے۔ اب علماء کے دو گروہ ہیں ایک گروہ کہتا ہے شغار میں اگر فریقین کی طرف سے مہر کی نفی ہو تو نکاح جائز نہ ہوگا اگر مہر مقرر ہو تو چاہے بصورت تبادلہ ہو نکاح جائز ہے۔ راقم سطور مولوی عبدالجلیل صاحب کی تحقیق فریق ثانی سے متفق ہے اس لئے فریق اول کے جواب میں آپ نے مضمون بھیجا ہے جو درج ذیل ہے۔ (مدیر)

پرچہ تنظیم میں اپریل ۱۹۳۵ء سے بطور ضمیمہ مسئلہ شغار کی ایک بسیط تحریر طبع ہو رہی ہے مگر فی الحقیقت وہ تحقیق تحقیق نہیں ہے محدثین کے مسلک سے کوسوں دور ہے۔ حضرت شیخ الہند شمس العلماء مولانا سید محمد نذیر حسین قدس اللہ سرہ العزیز کا مہر کردہ و دیگر اہل حق کا فتوےٰ درباره جواز مع المہر و خروج آں از شغار منہی عنہ مطبوع ضمیمہ فتاویٰ نذیریہ موجود ہے پس مع المہر شغار منہی عنہ میں داخل کرنا متفقہ مسئلہ علماء اہل حدیث کے خلاف کر کے جماعت اہل حدیث میں ایک جداگانہ شق پیدا کرنا ہے۔ مناسب معلوم ہوا کہ اس امر کے متعلق ایک مضمون مختصر حوالہ قلم ہو۔ جس سے حقیقت مسئلہ کی منکشف ہو۔ پس واضح ہو کہ حدیث لاشغار فی الاسلام شغار کو اسلام سے نفی کر رہی ہے یعنی اسلام میں شغار نہیں۔ اس سے یہ بات معلوم ہو رہی ہے کہ اسلام کے سوا کسی اور میں شغار تھا جسکو شارع علیہ السلام اپنے مذہب میں مغایر فرماتے ہیں کتب کے ملاحظہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ جاہلیت یعنی زمانہ رسالت مآب کے قبل کے لوگوں کا ایک معمول بہ نکاح تھا۔ صراح و منتہی الارب میں ہے۔ شغار بالکسر نکاح جاہلیت۔ مختار الصحاح رازی؛ صحاح جوہری میں ہے۔ الشغار بالکسر نکاح کان فی الجاھلیۃ۔ مصباح المنیر میں ہے۔ وکان

نجوم الفرقان۔ الفاظ قرآنی جو متعدد دفعہ آئے (۱۷۶) ہیں معہ حوالہ آیت یکجا دکھائے ہیں۔ قیمت عہ (منیجر)

وکان شائعًا تاج المصادر بیہقی میں ہے۔ المشاغرۃ من الشغار وھو نکاح کان فی الجاھلیۃ: ابن العربی احکام القرآن میں لکھتے ہیں۔ فان الناس کانوا یتنا کحون فی الجاھلیۃ بالشغار - امام نووی شرح مسلم میں فرماتے ہیں۔ کان الشغار من نکاح الجاھلیۃ ابن الاثیر نہایہ میں اور علامہ محمد طاہر فتنی مجمع بحار الانوار میں تحریر فرماتے ہیں - ھو نکاح معروف فی الجاھلیۃ - ان ائمہ لغت کی تصریحات سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ گئی کہ یہ جاہلیت کے زمانہ والوں کا ایک قسم کا نکاح ہے۔ زمانہ جاہلیت والوں کا یہ نکاح کس طور کا تھا اس میں رائے زنی کی تو کوئی ضرورت ہی نہیں جب یہ ایک قوم کا مرسوم معاملہ ہے تو بس اس میں ان کا طریق مرسوم معلوم ہو جانا بس کافی ہے جیسے کوئی امر توفیقی ہوا کرتا ہے ان کے مرسومی معاملہ میں فقہاء کو ان کی اصطلاح میں علماء کو رائے زنی کا کیا حق ہے نہایہ ابن الاثیر و مجمع بحار الانوار میں ہے:۔

ھو نکاح معروف فی الجاھلیہ کان یقول الرجل للرجل شاغرنی ای زوجنی اختک او بنتک او من تلی امرھا حتی ازوجک اختی او بنتی او من امرھا ولا یکون بینھما مھر وتکون بضع کل واحدۃ منھما بضع الاخری۔

مقدمہ ابن رشد مالکی مختصر مدونہ صفحہ ۶۲ ج ۲ میں ہے کان الرجل فی الجاھلیۃ یقول للرجل شاغرنی ای زوجنی ابنتک علی ان ازوجک ابنتی بلا مھر علامہ بیہقی تاج المصادر اور جوہری صحاح میں رازی مختصر صحاح یعنی مختار میں اور فاضل جمال صراح میں رقمطراز ہیں۔ واللفظ للتاج المشاغرۃ من الشغار نکاح کان فی الجاھلیۃ وھو ان یقول الرجل للاخر زوجنی بنتک او اختک علی ان ازوجک اختی او بنتی علی ان صداق کل واحدۃ منھما بضع الاخری کانھما رفعا المھر واخلیا البضع منہ ومنہ الحدیث لا شغار فی الاسلام:

قاموس میں ہے۔ الشغار بالکسر ان تزوج الرجل امراۃ علی ان یزوجک اخری بغیر مھر صداق کل واحدۃ بضع الاخری۔ اہل جاہلیت کا دستور العمل یہ تھا کہ وہ آپس میں ایک دوسرے سے کہتے کہ تو مجھ سے اپنی دختر ہمشیرہ یا جو بھی تیرے زیر ولایت ہو نکاح کر دے۔ میں تجھ سے اپنی دختر یا ہمشیرہ یا جو بھی میرے زیر ولایت ہے نکاح کر دیتا ہوں مہر پھر کچھ نہیں فرج لو اور فرج دو ور آدمی لو اور آدمی دو۔ یہ تھا وتیرہ اہل جاہلیت کا جیسے یک زبان ائمہ لغت نے بیان کیا ہے۔ تاج العروس صفحہ ۳۰۲ ج ۳ میں ہے

قال الشافعی و ابو عبیدہ وغیرھما من العلماء الشغار المنھی عنہ ان یزوجہ الرجل حریمتہ علی ان یزوجہ المزوج حریمۃ لہ اخری ویکون صداق کل واحدۃ بضع للاخری کانھما رفعا المھر واخلیا البضع عنہ:

ابو عبید ائمہ لغت سے ہے اور امام شافعی کون ہیں سب واقف ہیں صاحب تاج العروس ان دونوں بزرگوں کے علاوہ بھی کل علماء سے بالاتفاق بیان کرتے ہیں شغار ممنوع وہی ہے جس میں آدمی اپنی محرمہ دیکر دوسرے کی محرمہ لے بلا مہر فرج منکوحہ دیکر فرج منکوحہ لے مہر بھی یہی سب کچھ ہی۔

بدایۃ المجتہد صفحہ ۳۵ ج ۲ میں ہے:۔ فاما نکاح الشغار فانھم اتفقوا علی ان صفتہ ھو ان ینکح الرجل ولیتہ رجلا اخر علی ان ینکحہ الاخر ولیتہ ولا صداق بینھما الا بضع ھذہ ببضع الاخر واتفقوا علی انہ نکاح غیر جائز لثبوت النھی۔ شغار کی تعریف و توصیف میں سب کے سب علماء متفق ہیں وہ یوں ہے کہ آدمی اپنی ولیہ کا کسی دوسرے سے اس بناء پر نکاح کر دے کہ وہ اپنی ولیہ کا اس سے نکاح کر دے مہر ان میں کچھ نہیں یہی کہ منکوحہ دی منکوحہ لی۔ نیز سب کا اتفاق ہے کہ یہ نکاح بایں صفت جائز نہیں ممانعت ثابت ہونے کی وجہ سے کتاب الام صفحہ ۶۶ ج ۵ میں امام شافعی فرماتے ہیں۔ اذا انکح الرجل ابنتہ او المراۃ یلی امرھا من کانت علی ان ینکحہ ابنتہ

او المراۃ یلی امرھا من کانت علی ان صداق کل واحدۃ منھما بضع الاخری ولم یسم لواحدۃ منھما صداق فھذا الشغار الذی نھی عنہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فلا یحل النکاح جب آدمی اپنی دختر یا اپنی مولیہ جو بھی ہو ان کا نکاح کر دے اس بنا پر کہ دوسرا اپنی دختر یا اپنی مولیہ جو بھی ہو نکاح کر دے مہر میں یہی ایک کی فرج کا لینا دوسری کا دینا کسی ایک کے مہر کا بھی ذکر نہ ہو بس یہی وہ شغار ہے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔

ان عبارتوں سے شغار کی اصلیت و اسکی کیفیت روز روشن کی طرح معلوم ہو گئی اور اہل جاہلیت میں جس طریق سے معمول تھا وہ بھی معلوم ہو گیا۔ بالاتفاق ائمہ لغۃ و ائمہ اعلام زمانہ جاہلیت والوں کی غرض اس نکاح میں فرج کا فرج کے عوض اپنے لئے حلال کرنے کرانے ہی کی ہوا کرتی تھی۔ لا غیر یہ مقصد نہیں کہ جو نکاح بلا ذکر مہر کے ہوا ہو وہ بھی شغار ہی ہے۔ چونکہ ان کی غرض اصلا مہر کے عدم تقرر کی نہیں ہوتی بلکہ کسی وجہ سے تقرر مہر نہ آیا مگر انہیں مہر دینا پڑیگا نکاح کے منعقد ہونے میں شبہ نہیں بخلاف شغار کے کہ اس میں مہر کا تقرر ہی مقصود نہیں ہوتا بلکہ فرج ہی فرج کے مقابلہ میں دیدی اور لے لی۔ یہی ان کی غرض یہی ان کی غائت، یہی ان کا عندیہ ہے اور بس چھٹی مل گئی - لہذا اس نکاح میں اور اس میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ نیز اگر کوئی اپنی مولیہ دے اور کسی کی مولیہ لے مگر باقاعدہ مہر وغیرہ کے ساتھ فرج کا فرج سے تبادلہ ہی مقصود نہ ہوا اس نکاح کو شغار نہیں کہتے۔ لڑکی لینا لڑکی دینا مہر کے تقرر کے ساتھ شرعًا شغار میں داخل نہیں اہل جاہلیت و اہل اسلام ہر دو کی نیتوں میں ہی زمین آسمان کا فرق ہے۔ اہل جاہلیت کی غرض لڑکی وغیرہ لینا اور دینا بطور تبادلہ کے مہر سے کوئی سروکار نہیں بلکہ فرج حلال کر دینا کرا لینا فرج دے دلا کر یعنی اپنی مولیہ دیکر اس کے عوض میں کسی کی مولیہ لینا ہے اس میں

تفسیر القرآن - مصنفہ مولانا ثناء اللہ صاحب - (سنہ ۱۷) عربی زبان میں [illegible]

ahmadimuslim.de

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۱۱)

(گذشتہ سے پیوستہ)

چنانچہ صحیح بخاری پارہ پانچ صلا۲ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور پارہ ۷ ص۲۲ اور پارہ ۸ ص۱۳ میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے

"لا تشد الرحال الا الی ثلثۃ مساجد المسجد الحرام و مسجد الرسول و مسجد الاقصیٰ انتہی"

یعنی نہ باندھے جاویں کجاوے اونٹ پر یعنی سفر کے لئے سوائے تین مساجد کے مسجد خانہ کعبہ اور مسجد نبوی مدینہ طیبہ اور مسجد اقصیٰ بیت المقدس کے لئے انتہی"

اور مؤطا امام مالک رحمہ اللہ ص۹ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:-

"قال لقیت بصرۃ بن ابی بصرۃ الغفاری فقال من این اقبلت فقلت من الطور فقال لو ادرکتك قبل ان تخرج الیہ ما خرجت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تعمل المطی الا الی ثلثۃ مساجد الی المسجد الحرام و الی مسجدی ھذا و الی مسجد ایلیا او بیت المقدس بشك انتہی۔

یعنی کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ملاقات کی میں نے بصرہ بن ابی بصرہ غفاری رضی اللہ عنہ سے تو کہا انہوں نے مجھ سے کہاں سے آئے تم تو کہا میں نے کوہ طور سے تو کہا انہوں نے اگر ملتا میں تم سے پہلے اس سے کہ تم کوہ طور کو جاؤ تو نہ جانے تم طرف کوہ طور کے یعنی میں تم کو نہ چھوڑتا کہ تم وہاں جاتے سنا ہے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ نہ کام میں لائی جاوے سواری یعنی سفر نہ کیا جائے مگر تین مسجدوں کی طرف مسجد کعبہ کی طرف اور میری اس مسجد کی طرف اور مسجد ایلیا یا کہا بیت المقدس کی طرف اور دونوں ایک ہی ہیں انتہی"

فتح الباری شرح صحیح بخاری مسلمہ مولوی نعیم الدین میں مرقوم ہے:-

"فقال الشیخ ابو محمد الجوینی یحرم شد الرحال الی غیرھا عملا بظاھر ھذا الحدیث و اشار القاضی حسین الی اختیارہ و بہ قال عیاض و طائفۃ و یدل علیہ ما رواہ اصحاب السنن من انکار بصرۃ الغفاری علی ابی ھریرۃ خروجہ الی الطور۔ واستدل بھذا الحدیث فدل علی انہ یری حمل الحدیث علی عمومہ و وافقہ ابو ھریرۃ۔

"یعنی پس کہا شیخ ابو محمد جوینی نے حرام ہے جانا سوائے ان تین جگہوں کے بوجہ عمل کرنے ظاہر اس حدیث کے اور اشارہ کیا قاضی حسین نے اختیار کرنے میں اس کی طرف اور یہی کہا قاضی عیاض نے اور ایک جماعت نے اور دلالت کرتی ہے اس پر وہ جو روایت کی ہے اس کی اصحاب سنن نے انکار کرنے بصرہ غفاری رض سے ابوہریرہ رض پر کوہ طور کے جانے میں۔ اور استدلال کیا ہے اس حدیث سے پس دلالت کرتا ہے اس پر کہ شامل کیا حدیث کو اس کے عموم پر اور موافقت کی ان کی ابوہریرہ رض نے"

اور حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ مستند مولوی احمد رضا خان بریلوی اور مسلمہ مولوی نعیم الدین کے مصفےٰ شرح مؤطا ص۹ میں فرماتے ہیں

"مترجم گوید رضی اللہ عنہ وارضاہ تحقیق درینجا آنست کہ در جاہلیت سفر میکردند بمواضع متبرکہ بزعم خویش پس آنحضرت صلعم سد باب تحریف فرمود وسفر را برائے مواضع متبرکہ غیر مساجد بقصد خصوصیت تبرک بآں مواضع منع فرمود تا امر جاہلیت رواج نگیرد ایاں نمے بینی کہ بصرہ غفاری نہی را شامل طور داشت و ابوہریرہ را از طور منع کرد واللہ اعلم"

یعنی مترجم کہتا ہے رضی اللہ عنہ وارضاہ تحقیق اس مقام میں یہ ہے کہ جاہلیت میں لوگ سفر کرتے تھے مقامات متبرکہ کا اپنے گمانوں پر پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تحریف کا دروازہ بند فرمایا اور سفر مقامات متبرکہ کا سوائے (تین) مساجد کے بقصد خصوصیت تبرک ان مواقع کے منع فرمایا تا امر جاہلیت کا رواج نہ پکڑے کیا تو دیکھتا نہیں کہ بصرہ غفاری رض نے منع کو کوہ طور میں شامل رکھا اور ابوہریرہ رض کو کوہ طور پر جانے سے منع کیا واللہ اعلم"

نیز شاہ صاحب موصوف حجۃ اللہ البالغہ میں فرماتے ہیں:- "اقول کان اھل الجاھلیۃ یقصدون مواضع معظمۃ بزعمھم یزدرونھا و یتبرکون بھا وفیہ من التحریف والفساد ما لا یخفی فسد النبی صلی اللہ علیہ وسلم الفساد لئلا یلحق غیر الشعائر بالشعائر و لئلا یصیر ذریعۃ لعبادۃ غیر اللہ والحق عندی ان القبر و محل عبادۃ ولی من اولیاء اللہ والطور کل ذلك سواء فی النہی:

یعنی میں کہتا ہوں تھے اہل جاہلیت کہ قصد کرتے تھے مقامات بزرگ کا اپنے گمان میں زیارت کرتے تھے ان کی اور برکت ڈھونڈھتے تھے ان کے ساتھ اور اس میں تحریف اور فساد ہے کہ پوشیدہ نہیں ہے پس بند فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فساد کو کہ نہ مل جاوے غیر شعائر ساتھ شعائر کے تاکہ نہ ہو جاوے ذریعہ عبادت غیر اللہ کا اور حق میرے نزدیک یہ ہے کہ قبر اور جگہ عبادت کسی ولی کی اولیاء اللہ سے اور کوہ طور سب برابر ہیں منع ہونے میں"

نیز شاہ شاہ موصوف تفہیمات الہیہ میں فرماتے ہیں:

"من ذھب الی بلدۃ اجمیر او الی قبر سالار مسعود غازی او ما ضاھاھا لاجل حاجۃ یطلبھا فانہ آثم اثما کبیرا من القتل والزنا

تبویب القرآن - عجوبۂ تفسیر جدید (۵۱۹) تفصیل کے لئے دیکھیں [illegible]

بس مثلہ الا من کان یعبد المصنوعات او مثل من کان یدعوا اللات والعزی انتہی (صواعق ص۳۲۱)

یعنی جو جاوے اجمیر یا سالار مسعود غازی کی قبر کی طرف یا جہاں چاہے اپنی حاجت کے لئے مانگے اس سے تو یہ گناہ ہے کبیرہ گناہ بڑھ کر قتل اور زنا سے نہیں ہے مثل اس کے مگر عبادت معنوعات یا اس کے مثل کی جس طرح پکارتے ہیں لات اور عزی بتوں کو انتہی"

اور شاہ صاحب موصوف کے خلف الصدق شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ مستند مولوی نعیم الدین کے بشرح حدیث لا تشد الرحال تعلیقاً علی البخاری فرماتے ہیں:-

"ویؤیدہ ما روی ابوھریرۃ عن بصرۃ بن ابی بصرۃ الغفاری حین راجع عن الطور وتمامہ فی المؤطا وھذا الوجہ قوی من جھۃ مدلول حدیث بصرۃ واللہ اعلم بالصواب انتہی۔"

یعنی اور تائید اس کی وہ ہے جو روایت کی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بصرہ بن ابی بصرہ غفاری رضی اللہ عنہ سے جبکہ واپس ہوئے تھے کوہ طور سے اور تمام واقعہ اس کا مؤطا میں ہے اور یہی وجہ قوی ہے بسبب مدلول حدیث بصرہ کے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ تفہیم ص۵۳۔

علیٰ ہذا حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ جیسے زاہد و عاشق زار صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بحالت قیام مقام ربذہ زیارت مسجد نبوی ہی کے لئے حاضر ہوئے چنانچہ شاہ صاحب کے تحفہ اثنا عشریہ ص۱۱۳ میں مرقوم ہے:-

"بعد چندے برائے زیارت مسجد نبوی وملاقات عثمان بنا مے آمد۔"

نیز شاہ عبدالعزیز صاحب رحمہ اللہ تفسیر فتح العزیز ج۱ ص۵۳ بہ بیان اضافت مکہ معظمہ بطرف حق تعالیٰ کے فرماتے ہیں:-

"واگر کسے از قاصدان معابد کفار تفتیش نماید کہ شما برائے چہ وبرائے کہ مے روید البتہ واضح خواہد شد کہ اینہا در رفتن ایں مکانات قصد تقرب بمخلوق از مخلوقات خواہ روحانیہ باشند خواہ جسمانیہ مے نمایند واز توجہ بذات خالق غافل محض اند ایں قسم مکانے کہ محض برائے توجہ الی اللہ مقرر ومعین باشد در اقطار زمین غیر از خانہ کعبہ وصخرۂ بیت المقدس یافتہ نمے شود ولہٰذا ہمیں دو مکان را لیاقت قبلہ بودن حاصل شد پس آرے معابد کفار اگر مشابہتے دارند با قبور اولیاء وصلحاء یا چلہ ہائے ایشان دارند نہ با کعبہ وصخرہ شتان بینہما۔"

اور اگر کوئی شخص کفاروں سے جو اپنے معابد میں پرستش کرتے ہیں تفتیش کرے کہ تم لوگ کس لئے اور کیونکر ان معابد میں جاتے ہو البتہ واضح ہو جاویگا کہ یہ لوگ ان مکانات کے جانے میں ارادہ تقرب کسی مخلوق کا مخلوقات سے خواہ روحانیہ ہوں خواہ جسمانیہ کرتے ہیں اور توجہ ذات خالق حق تعالیٰ کی طرف سے محض غافل ہیں اس قسم کے مکان کہ محض توجہ الی اللہ کے لئے مقرر اور معین ہو کہیں زمین سوائے خانہ کعبہ اور صخرہ بیت المقدس کے پایا نہیں جاتا ہے ولہٰذا انہیں دونوں مکانوں کو لیاقت قبلہ ہونے کی حاصل ہوئی پس البتہ معابد کفار اگر مشابہت قبور اولیاء وصلحاء یا ان کے چلہ ہائے رکھیں ورنہ کعبہ اور صخرہ بیت المقدس کے ساتھ بڑا فرق ہے۔"

اور مکرر شاہ صاحب لکھتے ہیں:-

"وازہمیں جا واضح شد سر تاکیدات بلیغہ کہ در حدیث شریف در نہی از زیارت قبور وارد شد رحال بسوئے موضعی بغیر از مساجد ثلثہ واز آنکہ قبور انبیاء را مساجد سازند وارد شدہ مدعا ہمیں است کہ در عمل اکثر جہال را اعتقادے کہ مشرکین را در بزرگان خود بہم رسیدہ است بہم مے رسد وتوجہ الی اللہ صرف باقی نمے ماند مگر در پردہ وحجاب آں ارواح وایں قدر توجہ در آخرت کہ وقت ظہور صلاح وفساد نفس انسانیہ است بکار نمے آید انتہی۔"

یعنی اور اسی مقام سے واضح ہوا سر تاکیدات بلیغہ کا کہ حدیث شریف میں ممانعت زیارت قبور سے وارد کجاوے باندھنے کی کسی مقام کیلئے سوائے تین مسجدوں کے اور اس بات سے کہ قبور انبیاء کو سجدہ گاہ بنالیں وارد ہوئی ہے مدعا یہی ہے کہ عمل اکثر جہال کا اس اعتقاد پر کہ مشرکین کو اپنے بزرگوں کی نسبت پہنچا ہے حاصل ہوتا ہے اور صرف توجہ الی اللہ باقی نہیں رہتی مگر در پردہ ان ارواح کے اور اس قدر توجہ آخرت میں کہ وقت ظاہر ہونے صلاحیت اور فساد نفس انسانیہ کا ہے کام نہیں آتی انتہی"

اور امام ابن القیم رحمہ اللہ جن سے مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی نے بھی حیات الموات ص۱۳۶ میں استناد کیا ہے۔ اغاثۃ اللہفان مطبوعہ صدیقی بریلی کے ص۲۲۲ میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت فرماتے ہیں:-

کرہ ان یقصد الرجل القبر اذا لم یکن یرید المسجد ورای ان ذلک من اتخاذہ عیداً

یعنی بُرا جانا اس امر کو کہ کوئی شخص قبر نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کا قصد کرے ایسی صورت میں کہ مسجد کا ارادہ نہ رکھتا ہو اور اسکو یہ تصور فرمایا کہ قبر مبارک کو عید ٹھہرانا ہے"

جب حدیث صحیح کے لا تتخذوا قبری عیداً یعنی فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ ٹھہراؤ میری قبر کو عید۔ یعنی مثل عیدگاہ کے۔ اور فتح الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۲ ص۲۳۲ میں سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:-

انہ رای الناس فی سفر یتبادرون الی مکان فسال عن ذلک فقالوا قد صلی فیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال من عرضت لہ الصلاۃ فلیصل والا فلیمض فانما ہلک اہل الکتاب لانہم تتبعوا آثار انبیاءھم فاتخذوا کنائس وبیعاً

دیکھا آپ نے لوگوں کو سفر میں کہ جلدی کرتے ہیں ایک مکان کی طرف جانے میں پس دریافت فرمایا اس کی وجہ کو تو کہا انہوں نے تحقیق نماز پڑھی ہے اس جگہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا

تقویۃ الایمان (جدید اڈیشن) معترضین کے اعتراضات کا جواب بھی ساتھ ہے۔ قیمت ۱۲ر (مجلد)

عرس

بنظم محمد سلیمان صاحب سوداگر حاجی پور و صدیوبا

یہ نظم بتردید عرس آئی ہے شعراء کرام اسی مضمون کی کوئی اور نظم خدمت دین جان کر جلدی بھیجیں تو اجر کے مستحق ہوں۔ (مدیر)

یہ کیسے حامی ہیں دین متین اسلام کے مسلم نہ خوبو انہیں مسلم کی نہ کوئی کام کے مسلم
یہی اب رہ گئے ہیں کیا جہاں میں نام کے مسلم نظر آتے نہیں کیوں وہ سلف ایام کے مسلم
حقیقت میں جو شمع دین روشن کے تھے پروانے

مسلماں تو ہوئے تھے منہ سے اپنے کر کے یہ اقرار کہ بجز اللہ نہیں کون ومکاں میں صاحب مختار
تھا اقرار رسالت بھی زباں سے ساتھ ہی ہر بار غرض تعمیل احکام شریعت کا لیا تھا بار
مگر اقرار و وعدے ہو گئے وہ سارے افسانے

صفت اللہ کی مخلوق میں کرنے لگے تسلیم نہیں اب جاگزیں دل میں رہی قرآن کی تعلیم
نہ ارشاد رسول اللہ کی کچھ عزت و تکریم خدا کی ہو گئی جیسے خدائی بندوں پر تقسیم
مزاروں پر مرادیں لیکے عرسوں میں لگے جانے

کوئی پیش مزار بندۂ خالق ہے سجدہ ریز سناتا ہے بیاں استادہ ہو کر کوئی غم انگیز
کوئی آیا ہے لیکر عرض مطلب طول و حیرت خیز یہ سب کو کہئے خالص شرک ہو یا فعل شرک آمیز
نہیں میں چاہتا اس سے سوا کہنا خدا جانے

رسول اللہ کا فرمان کیا تھا اور کیا تاکید کہ میری قبر کو ہرگز بنانا بت نہ جائے عید
کیا امت نے کی ارشاد رسول اللہ کی تائید یا امت انکی قبروں پر رچا کر عید کی تردید
یہی حب نبی ہے یا یہ اب ہیں حب سے بیگانے

زیارت کی اجازت کا لغو حیلہ بنانا ہے زیارت کا اثر بے ساختہ آنسو کا آنا ہے
کہ ہم کو بھی سرائے دہر سے ہونا روانہ ہے عمل کا توشہ لیکر روبرو خالق کے جانا ہے
مگر برعکس فعل شرک ہے یا ناچ اور گانے

شریعت میں اشارہ بھی اگر اس عرس کا ہوتا تو سب سے پیشتر اسپر عمل ہوتا صحابہ کا
یا انہیں یا خدا بہتا ہی نہیں کوئی معاذ اللہ کہ جن کا عرس یونہی اُس زمانے میں ہوا کرتا
الٰہی کیا مسلماں عقل سے بھی اب ہیں بیگانے

امام و مجتہد سے بھی ثبوت اس کا اگر ملتا کہ لگتا تھا کسی کی قبر پر اسوقت بھی میلہ
امام وقت بھی اک رکن تھا سو کے میلوں کا مگر صد حیف اسکا کوئی بھی حامی نہیں نکلا
تعجب ہے لگی رسم جہالت ان میں پھیر آنے

کہا جاتا ہے جو اللہ کے لاڈلے مشہور سفارش ان کی ہوتی ہے ضرور اللہ کو منظور
علاوہ اسکے سنتے ہیں کوئی نزدیک ہو یا دور ہوں زندہ یا ہوں زیر خاک ظاہر ہوں یا ہوں مستور
محض اس واسطے ہم ہو رہے ہیں ان کے دیوانے

تو گویا انکے کہنے کا خلاصہ یہ ہوا مطلب کہ اللہ نے خدائی کردی انہی کے حوالے اب
یہی حاجات بندوں کی کرینگے انکے پوری سب نہیں حاجت خدا کی دیکھیئے انکو خدائی جب
ستم ہے کس دلیری سے لگے یہ دین کو ڈھانے

اگر زندہ بھی ہوں قبروں میں سارے اولیاء اللہ تو مطلب یہ کہاں اسکا ہوا کہ کچھ نہیں اللہ
ولی اللہ سے افضل یقیناً ہیں نبی اللہ تھی انکی کیا یہی تعلیم استمدّوا غیر اللہ
عقیدے اس قسم کے منگھڑت ہیں اور من مانے

کیا یہ فرض سنتے بھی ہیں وہ انسان کی آواز تو یہ بالکل غلط ہے کہ وہ ہیں اللہ کے ہمراز
ہمارے واسطے اس کو فرزوں تو یہ ہے وجہ ناز کہ ہے ظاہر خدا پر بن کہے بھی اپنا سارا راز
خدا کو چھوڑ کر مخلوق پر کیوں دل لگا آنے

کسی کا یہ بھی کہنا ہے "ہیں تقصیر سراپا ہم" خدا کے لاڈلوں کا لاتے ہیں یوں اک وسیلہ ہم
وکیلوں سے کہا کرتے ہیں جیسے حال سارا ہم خدا کے سامنے انکو بناتے ہیں سہارا ہم
لگے بیش خدا بھی اب وکیل اپنا یہ ٹھہرانے

خدا ہی کی صفت معطی ہے ہر سائل کو دیتا ہے نہ دست اسکے کوئی بھی پھرا خالی نہ پھرتا ہے
وہی نزدیک ہے یا دور سے ہر اک کی سنتا ہے صفت میں ذات میں ہر بات میں احد ہے تنہا ہے
مگر جن دل میں ہو سے شرک ہو توحید کیا جانے

بھلا یہ لاڈلے قبروں سے نکلکر کرتے ہیں امداد مگر ان سے تو اک محدود طبقہ ہو گا شاد شاد
جو ان کے پاس جاتے ہی نہیں لیکر کوئی فریاد انہیں فکر غم و آلام سے کرتا ہے کون آزاد
تمہارے دل میں لازم ہے یہ غور و فکر بھی آنے

نہ ہوگی انبیاء کو بھی بروز حشر جب جرأت کہ جا کر کچھ کہیں اللہ سے انسان کی نسبت
ہے ظاہر کہ گر وہ انبیاء کی کیسی ہے عزت تو ہوگی اولیاء اللہ کو کس طرح یہ ہمت
نہیں معلوم ہے کو اب لگا ہے کون بہکانے

اگر جائیگا کوئی روبروئے خالق اکبر تو جائیں گے محمد مصطفےٰ ہی بر سر محشر
شفاعت کیلئے امت کی ہونگے آپ ہی مضطر مگر اول خدا کے روبرو سجدے میں ہو گا سر
باذن اللہ شفاعت پھر لگیں گے آپ فرمانے

مرادیں لیکے جنکے عرس میں تم آج جاتے ہو جو اس بارہ میں بھی منگھڑت باتیں بناتے ہو
تو کوئی قول بھی انکا تم اسبارہ میں پاتے ہو یا یونہی جی میں جو آتا ہے کہتے ہو سنانے ہو
بہت افسوس ہے خود ہی تم اب خود لگے ڈھانے

کوئی کہتا ہے یہ بھی کہ تصوف شے جدا اک ہے وہ ظاہر راہ سے اسلام کے بالکل سوا اک ہے
تصوف میں مزامیر و غنا روحی غذا اک ہے ہر اہل دل کے درد دل کی گویا یہ دوا اک ہے
کچھ اس کا لطف دیکھو جب شروع ہوں حال و وجد آنے

حقیقت میں کوئی ایسی بھی ہے اسلام میں کیا راہ نہ تھے جس راہ سے آگاہ اصحاب رسول اللہ
تعجب ہے نہوں پوری طرح وہ دین سے آگاہ ستاروں سے جنہیں تشبیہ دیں حضرت رسول اللہ
طریقت یا حقیقت معرفت سے ہوں وہ بیگانے

رسول اللہ کو ارشاد فرمائیں یہ امت کو کہ تم میں چھوڑے جاتا ہوں کتاب اللہ سنت کو
نہ بھٹکو گے اگر رکھو گے یاد انکی ہدایت کو مگر امت جگہ دے دل میں ان دونوں سے غفلت کو
یہ عاشق ہوتے کیا ان پر لگے نفرت سے ٹھکرانے

کوئی اک مسئلہ بھی ہو تصوف کا اگر ایسا نہ ملتا ہو کتاب اللہ و سنت میں نشاں جس کا
تو امت پر کہیگا کون لازم ماننا اس کا اگر مانے تو کیا حب نبی میں ہے بھی وہ سچا
نہیں میں جانتا عاشق اسے چاہے کوئی جانے (باقی)

(۶۲۱)

[illegible]

متفرقات

(بقیہ مضمون از صلا)

اہلحدیث پنجاب میں بھی عرسوں کی کمی نہیں اس لئے شعراء پنجاب بھی اپنے جوہر دکھائیں۔ پنجابی نظموں میں لاہوری زبان کے علاوہ ملتان، ڈیرہ جات پشاور کی زبانوں میں بھی نظمیں آنی چاہئیں۔ اہل کشمیر بھی توجہ کریں تاکہ سب کو رسالہ کی صورت میں چھاپ کر لاکھوں کی تعداد میں ہر سال ہر جگہ تقسیم کریں اور شاعروں اور ساعیوں کے اعمال نامہ میں باعث برکت ہوں۔ واضح رہے کہ تحریک اہل حدیث کی اصل غرض توحید و سنت ہے۔

اسی لئے مولانا شہید قدس سرہ نے سب سے پہلے اسی طرف توجہ فرمائی تھی۔ بس اب بھی اہل توحید (اہل حدیث) کو یہ غرض نہ بھولنی چاہئے۔ اخبار اہلحدیث میں عرصہ ہوا یہ تحریک کی گئی تھی شکر ہے اب یہ آواز قبول ہوئی ہیں اہل پنجاب، اہل کشمیر، سرحدی بلکہ ملک گجرات، بنگال، مدراس کے اہل توحید سب ادھر متوجہ ہو جائیں۔

معذرت "اہلحدیث" اخبار میں بلکہ سارے ملک پنجاب میں بنگلہ زبان، مدراسی یا گجراتی کے چھپنے کا انتظام نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ان ملکوں کے اصحاب بطور خود وہاں ہی اس کا انتظام کرکے اجر عظیم کے مستحق ہوں۔

ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین

ناظرین اہلحدیث کی خدمت میں اپیل قبل ازیں اخبار اہلحدیث کے تنزل کی بابت ناظرین کو آگاہ کیا جا چکا ہے کہ اگر وہ اہلحدیث کو جاری رکھنا چاہتے ہیں تو اس کی توسیع اشاعت میں مقدور بھر کوشش کریں۔ ایک ایک نیا خریدار پیدا کرنا کوئی بڑی بات نہیں۔ مگر بہت کم معاونین نے اس طرف توجہ کی ہے۔ اکثر بے خبر ہیں۔ خطرہ ہے

جون تک یہ بات ہے کہ کوئی شخص بیرک ٹ مرتبہ (۴۲۲) رازوں ہے اکاؤنٹ، جوڑ نامل، نفس بیروحصہ ع (نجی)

کہ ان کی یہ تغافل کیشی مستقبل میں مضر ثابت نہ ہو

ضرورت معاش اگر کسی جگہ امام مسجد یا مدرس کی ضرورت ہو تو مجھ سے خط و کتابت کریں۔

(مولوی حکیم عبد القادر دھنا کپور تھلہ پنجاب)

مدرسہ محمدیہ تاجگنج آگرہ میں طلباء کی انجمن اصلاح الکلام کا انعقاد کیا گیا ہے جس کا اہم مقصد یہ ہے کہ طلباء کو تقریر کی پوری مہارت کرائی جائے چنانچہ انجمن کا ہر ہفتہ باقاعدہ اجلاس ہوتا ہے جس میں مختلف مضامین پر طلباء تقریریں کرتے ہیں فقط۔ (نائب سیکرٹری)

مضامین آمدہ عبداللہ صاحب۔ پنڈت آتما نند صاحب خالد جھنگوی وغیرہ۔ مولوی عبد اللہ۔ مولوی نور الٰہی۔

وی پی کے متعلق ضروری اعلان

دفتر ہذا سے جن احباب کرام کو وی پی ارسال کیا جاتا ہے وہ اگر گھر پر موجود نہ ہوں یا سفر میں ہوں اور ان کے گھر والے وی پی وصول نہ کر سکیں۔ تو مہربانی فرما کر وی پی کا اطلاعی کاغذ ضرور لے لیا کریں۔ وی پی ایک ہفتہ تک ڈاک خانہ میں امانت رہ سکتا ہے۔ واپس کرنے سے یہ طریقہ بدرجہا بہتر ہے۔

منیجر اہلحدیث امرتسر

مضامین غیر مقبولہ سیکرٹری انجمن احمدیہ لاہور۔ رباعیات متعلقہ مرزا صاحب۔

تصحیح ۱۴ جون ۳۵ء کے پرچہ اہلحدیث امرتسر کے یاد رفتگان میں منشی مشیت اللہ صاحب مرحوم کا مقام اور جس سے ان کو خاص انسیت تھی اس کا نام رہ گیا ہے۔ مرحوم چندوسی کے تھے اور ضلع مراد آباد میں دوا کے نام سے مشہور تھے۔ (قمر بنارسی از چندوسی)

یاد رفتگان (۱) حبیب احمد ولد حافظ محمد شریف ۱۶ جون کو فوت ہو گیا انا للہ۔ (مولوی عبد الواحد از کوٹلی لوہاراں سیالکوٹ) (۲) میرے چھوٹے بھائی منشی عبد الصمد سارڈ انتقال کر گئے انا للہ۔

(عبد الغفار محلہ بھرتی پور جبلپور) (۳) میرے والد صاحب سید محمود علی صاحب پنشنر سپرنٹنڈنٹ پولیس قصبہ بادل ریاست نابھہ یکم جون کو انتقال کر گئے انا للہ۔ (سید بشیر احمد ڈپٹی سٹیشن ماسٹر کھوڑی)

(۴) حاجی کرم الٰہی صاحب جو دہلی کے معمر اہل حدیث بزرگ تھے ۵ جون کو فوت ہو گئے (شیخ محبوب الٰہی دلال پھاٹک حبش خاں دہلی) (۵) میرے والد مولوی محمد سلیمان صاحب کیلوی فوت ہو گئے۔ انا للہ (محمد صدیق از موطے وال ضلع فیروزپور) (۶) میرے بڑے بھائی محمد اسحاق بعارضہ تپ دق انتقال کر گئے (محمد عبد الکریم از جمال پور مونگیر) ۴

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللہم اغفر لہم وارحمہم۔

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب شیخ محمد اکبر صاحب سب جج بہادر درجہ سوئم جالندھر

بیرو وغیرہ پسران تابا جٹ سکنائے سرائے خاص بنام بنتو ولد سندرو امرو ولد فقیر یا ذات جٹ سرائے خاص تھانہ کرتارپور۔ مدعا علیہم

دعوے دخلیابی بذریعہ بیدخلی مدعا علیہم نسبت اراضی۔

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مدعا علیہم مذکوران تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتے ہیں اور روپوش ہیں۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام مدعا علیہم مذکوران جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہم مذکوران تاریخ ۱۰ ۷/۳۵ کو مقام جالندھر حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کاروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۵ ۷/۳۵ بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔ دستخط حاکم مہر عدالت

ضرورت دعا بوجہ گرمی بہت تکلیف ہوتی ہے۔ ناظرین باران رحمت کے لئے دعا کریں۔ (ایک مزدور)

۴۔ میرے والد بخشو صاحب انتقال کر گئے۔ (محمد اسماعیل از کاگناوہ دمر داخل غریب فنڈ)

ملکی مطلع

ملک میں نزول عذاب

ویل للھند من شر قد اقترب

ایک حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب دیکھ کر فرمایا۔ عرب کے لئے شر قریب ہے۔

ویل للعرب من شر قد اقترب

چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ عرب میں بلائیں، مصیبتیں اور تفرقے پیدا ہوئے۔ ان سب کا نتیجہ عرب کی تباہی کی صورت میں نمودار ہوا۔

نظر غائر سے دیکھیں تو یہی حال ہمارے ملک ہند کا نظر آتا ہے۔ ایک مقام پر بلا نازل ہوتی ہے اس کا ذکر اور مرثیہ ابھی ختم نہیں ہونے پاتا کہ دوسری جگہ پر آفت شدید نازل ہوجاتی ہے۔ صوبہ بہار میں شدید زلزلہ آیا ابھی اس کی تلافی نہ ہوئی تھی کہ کوئٹہ (بلوچستان) میں ایسا سخت زلزلہ آیا کہ اس نے پہلے زلزلے کو بھلا دیا۔ ابھی اس کی تکلیف کا ذکر ہی ہو رہا تھا کہ پشاور میں آگ لگ گئی۔ جس سے بقول اہل پشاور سارا نقصان عمارتوں اور سامان کا ملا کر دو کروڑ روپیہ کے قریب بتایا جاتا ہے۔ ہمدردان بنی نوع ابھی پشاور کے مرثیہ سے فارغ نہ ہوئے تھے۔ کہ ۶۔جولائی کو ایبٹ آباد* کی تباہی کی خبر آگئی کہ شہر ایبٹ آباد تین چوتھائی جل کر خاک سیاہ ہوگیا۔ انا للہ! ابھی اس کی خبر لکھنے کی سیاہی خشک نہ ہوئی تھی کہ شمالی بہار میں شدید سیلاب آنے کی اطلاع آگئی۔ غرض آئے دن اہل ہند نئی نئی آفات میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ ان سب تکلیفات کے علاوہ سخت تکلیف یہ ہے کہ دشمنان نبی آدم بمنہ بعد الوقوع پیدا کرنے کے مشاق (مرزائی صاحبان) ہر تکلیف پر اظہار مسرت کرتے ہیں۔ ان کا قول یہ ہے کہ ان سب آفات کی اطلاع ہمارے رسول (مرزا صاحب) نے دی ہوئی ہے:

حالانکہ تحقیق یہ ہے کہ جو دی ہوئی ہے وہ جھوٹ نکلتی ہے۔ جو اطلاع نہیں دی وہ بتائی جاتی ہے۔ ہاں اس مصیبت سے بڑھکر مصیبت یہ ہے کہ اہل ہند اپنے مصائب میں خدا کی طرف رجوع نہیں کرتے نہ اپنے اعمال بد سے توبہ کرتے ہیں بلکہ دن بدن اپنی غلطیوں میں ترقی کر رہے ہیں۔ جیسے کہ پہلی تباہ شدہ اقوام کا ذکر خدا نے فرمایا ہے۔

فَلَوْلَا إِذْ جَاءَهُمْ بَأْسُنَا تَضَرَّعُوا وَلَٰكِنْ قَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (پ ۷ ع ۱۱)

پہلے لوگوں پر جب ہمارا عذاب آیا تو وہ کیوں نہ ہمارے سامنے جھکے لیکن ان کے دل سخت ہوگئے اور شیطان نے ان کے کام ان کی نظروں میں خوبصورت کر دکھائے۔

خدا نہ کرے یہی حالت اہل ہند کی ہوجائے ان تباہ شدہ مقاموں میں پھر کر دیکھئے اور کان لگا کر سنئے کہیں سے یہ آواز نہ آئے گی کہ ہم نے یا ہم لوگوں نے بالاتفاق فلاں فلاں گناہ چھوڑ دیا۔ بلکہ دن رات اسی ادھیڑ بن میں لگے ہوئے ہیں جس میں پہلے تھے۔ خدا ہمارے حال پر رحم کرے اور اپنی رضا مندی کے کام کرنے کی ہمیں توفیق بخشے۔

* ایبٹ آباد صوبہ سرحد میں بڑا آباد شہر ہے جس میں اکثریت مسلمان پٹھانوں کی ہے۔ منہ

اسلام اور سیاست

(بقلم مولوی ابو مسعود محمد داؤد صاحب ناظم مدرسہ تنگرادہ)

نوٹ: لاہور کی مسجد کے متعلق جو سکھوں اور مسلمانوں کا جھگڑا ہے۔ اس کے متعلق بایماء گورنر صوبہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا حکم پہنچا ہے کہ لاہور کے متعلق جو مضمون لکھو پہلے انگریزی میں ترجمہ کر کے مجھے دکھا دو۔ چونکہ اتنا وقت نہ تھا اس لئے یہاں سے لاہور کے متعلق مضمون کاٹ کر یہ درج کیا گیا ہے (مدیر)

یہ ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ اسلام دین و دنیا کی مکمل کامیابی کے حصول کے پروگرام کا نام ہے۔ یہ وہ راہ مستقیم ہے جس پر چل کر ایک ادنیٰ ترین انسان بلندی کے انتہائی معراج پر پہنچ سکتا ہے اور ترقی کے جملہ منازل طے کر کے اپنی زندگی کو ایک بہترین زندگی بنا سکتا ہے۔ اسلام ہی وہ دین ہے جس نے دین کے ساتھ دنیا کو بھی آباد کرنے کے احکامات صادر کئے بلکہ دینی کامیابی کو دنیوی کامیابی پر منحصر کر دیا۔ دنیوی جاہ و جلال مال و دولت زراعت و تجارت حکومت و سلطنت الغرض حیات انسانی کے جملہ اسباب و لوازمات پر مفصل تبصرہ کیا اور نوع انسان کو افراط و تفریط سے نکال کر ایک ایسے مقام پر پہنچا دیا جہاں وہ اپنی دینی و دنیوی ترقی کے لئے ہر ممکن کوشش کرنے میں آزاد ہے۔ اسلام میں جس طرح تحصیل رضائے الٰہی کے لئے جد و جہد کرنا ضروری قرار دیا گیا اسی طرح جائز طریقے پر تحصیل دولت و حکومت کے لئے ہر ابن آدم کو آزاد چھوڑ دیا گیا مگر تعصب کا برا ہو جس کی وجہ سے آج اس پر فتن زمانے میں جہاں اسلام میں ہزاروں نقائص بتلائے جا رہے ہیں وہاں یہ آواز بھی بلند کی جا رہی ہے کہ اسلام ترقیات دنیاوی کے حصول میں حائل ہے اور مذہب انسان کو بلندی سے پستی کی طرف لاتا ہے۔ سچ ہے ؎

حقیقت شناس نۂ دلبرا خطا اینجا است

دراصل دشمنان اسلام کی یہ ایک گہری چال ہے جو اسلام کے امنڈتے ہوئے سیلاب کو دیکھ کر نوع انسان کو اس سے روکنے کے لئے اختیار کی گئی ہے اور بہت سے سادہ لوح فریب خوردہ اصحاب اس غلط پروپگنڈا سے متاثر ہوگئے ہیں بالخصوص جدید تعلیم یافتہ طبقہ میں اس کے زہریلے اثرات زیادہ سرائت کر گئے ہیں کہ مذہب

ترقی کا مانع ہے اور نہ ہی آدمی دنیا میں عزت و آبرو کی زندگی بسر کرنے کا حقدار نہیں۔

نظام زندگی اور اسلام دنیا میں عزت کی زندگی یا دوسرے لفظوں میں آزاد زندگی بسر کرنے اور آزادی کو قائم رکھنے کے لئے اتحاد باہمی پہلی چیز ہے جس قوم میں باہمی اتفاق ہوتا ہے وہ قوم دنیا میں عزت کی زندگی بسر کر سکتی ہے۔ تاریخ کے اوراق پر ازمنہ ماضیہ کی اکثر قومیں اسی چیز کے ہونے اور نہ ہونے سے زیر و زبر ہوتی ہوئی نظر آتی ہیں اسلام نے اپنے اصول منضبط کرتے وقت اول نمبر پر باہمی اتفاق ہی کو رکھا ہے۔ قرآن پاک کی بہت سی آیات اور پیغمبر اسلام علیہ السلام کی بہت سی مرویات اس پر شاہد ہیں بلکہ مذہب اسلام نے کھلے لفظوں میں یہ جتلا دیا ہے کہ ترقیوں کا راز قوت متحدہ میں مضمر ہے باہمی اتفاق کامیابی کی کلید ہے ایک آیت شریفہ میں باری تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

ولا تنازعوا فتفشلوا وتذهب ریحکم

قوت متحدہ کو توڑ کر اپنی ہوا مت اکھاڑو! دیکھو! اس رسی کے ٹوٹنے کے بعد تمہارا وقار جاتا رہیگا غور کرنے کا مقام ہے کہ باہمی اتحاد پر جو مذہب اتنا زور دیتا ہو ترقی کے اول زینہ کو جو اس صفائی کے ساتھ بتلاتا ہو قوت متحدہ کو رفعت و بلندی کے حاصل کرنے کا واحد ذریعہ قرار دیتا ہو اس کے متعلق یہ خیال ذہن میں لانا کہ وہ ترقیات میں حائل ہے کسی ڈبل غلطی کا ارتکاب ہے۔ (باقی)

مسلمانوں کا دور جدید اور ہندوستان کا مستقبل

پروفیسر لوتھارپ سٹاورٹ کی مشہور و معروف انگریزی کتاب "دی نیو ورلڈ آف اسلام" کا اردو ترجمہ ہے۔ جس میں مسلمانوں کی موجودہ جد و جہد اور ہندوستان کی موجودہ حالت سے اندازہ لگا کر آنیوالے واقعات کا ذکر کیا گیا ہے۔ قیمت ۸/

ملنے کا پتہ:۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

تاریخ الف ... نمبر ۲ - دنیا کے ۱۲۴ عالی شہنشاہوں کے حالات قیمت ۱۲/ (منیجر اہلحدیث)

سرکاری اعلان

کونسل آف سٹیٹ کے حلقہ ہائے نیابت پنجاب کے لئے ایک نئی فہرست انتخاب قواعد انتخاب کونسل آف سٹیٹ کے قاعدہ ۹ (۴) کے مطابق اس وقت زیر ترتیب ہے۔

۲۔ کونسل آف سٹیٹ کے حلقہ انتخاب کیلئے وہ شخص انتخاب کنندہ کی حیثیت کے اہل ہے جو حلقہ مذکور میں اقامت رکھتا ہو۔ ۲۱ سال کی عمر کا ہو اور اس میں مندرجہ ذیل قابلیتیں ہوں۔

(الف) وہ ایسی زمین کا مالک یا سرکاری مزارعہ ہو جسپر کم از کم ۷۵۰ روپیہ سالانہ مالیہ زمین تشخیص کیا گیا ہو یا (ب) وہ مالیہ زمین کا جس کی مالیت ۷۵۰ روپیہ سالانہ سے کم نہ ہو جاگیردار ہو۔

(ج) فہرست انتخاب کا تاریخ اشاعت سے ماقبل مالی سال میں اس پر ایسی آمدنی پر جو ۱۵ ہزار روپیہ سے کم نہ ہو۔ انکم ٹیکس تشخیص کیا گیا ہو یا

(د) وہ مجالس وضع آئین و قوانین ہند کے کسی ایوان کا غیر سرکاری ممبر ہو یا رہا ہو یا قانون حکومت ہند ۱۹۱۵ء یا کسی ایسے قانون کے ماتحت جو اول الذکر قانون کی رو سے منسوخ ہو چکا ہو۔ کے ماتحت ترتیب دادہ انڈین لیجسلیٹو کونسل کا غیر سرکاری ممبر رہا ہو یا مجلس وضع آئین و قوانین پنجاب کا غیر سرکاری ممبر ہو۔ یا کسی زمانہ میں ممبر رہا ہو۔ یا

(ہ) پنجاب کا پراونشل درباری ہو۔ یا

(و) کسی ایسی میونسپل کمیٹی کا غیر سرکاری صدر یا نائب صدر ہو یا رہا ہو۔ جو پنجاب میونسپل ایکٹ ۱۹۱۱ء کے ماتحت قائم کی گئی ہو جبکی آبادی ۲۰ ہزار یا اس سے اوپر ہو۔ یا جو کسی ضلع کے صدر مقام میں واقع ہو یا کسی ایسے ڈسٹرکٹ بورڈ کا غیر سرکاری چیئرمین یا وائس چیئرمین ہو یا رہا ہو جو پنجاب ڈسٹرکٹ بورڈز ایکٹ ۱۸۸۳ء کے ماتحت قائم کیا گیا ہو۔ یا

(ز) برطانوی ہند میں از روئے قانون قائم شدہ کسی یونیورسٹی کی سینٹ کورٹ کا فیلو یا آنریری فیلو یا ممبر ہو یا رہا ہو۔ یا قانون مجالس امداد باہمی ۱۹۱۲ء کی دفعہ ۲ کے مفہوم میں رجسٹرڈ سوسائٹی ہو یا (ط) حکومت کی طرف سے شمس العلماء یا مہامہوپادھیایا کے خطاب سے سرفراز کیا گیا ہو۔

(۳) جو اصحاب زیر فقرہ ہائے (الف) و (ب) یعنی مالیہ زمین سے متعلقہ قابلیت کی بنا پر انتخاب کنندگان کی حیثیت میں درج رجسٹر ہونے کے اہل ہوں۔ ان سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے اضلاع کے ڈپٹی کمشنر صاحبان کو مطلع کریں۔ دیگر صاحبان براہ مہربانی صاحب جائنٹ سیکرٹری حکومت پنجاب محکمہ جات منتقلہ لاہور کو ۱۵۔ اگست ۱۹۳۵ء سے پہلے مندرجہ ذیل کوائف سے اطلاع دیں۔

(الف) نام۔ (ب) ولدیت (ج) ذات (د) عمر (ہ) پیشہ۔ (و) جائے اقامت اور نام تحصیل و ضلع معہ ڈاک کے پتہ کے (ز) ان قابلیتوں کی مکمل تفاصیل جن کی بنا پر وہ اپنے نام درج کرانے کے دعویدار ہیں۔

آر۔ جے۔ ایس۔ ڈاڈ ریفارم کمشنر پنجاب و جائنٹ سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب محکمہ جات منتقلہ۔

لاہور۔ ۵ جولائی ۱۹۳۵ء

تلاش عزیز مظہر الحق ولد ملک فضیلت کریم ساکن موضع پڈھو کا ڈاک خانہ ہلچھی ضلع پٹنہ عمر تقریباً چودہ سال۔ ۱۷ جون ۱۹۳۵ء سے فرار ہو گیا ہے۔ اسکے والدین بہت پریشان ہیں۔ ناظرین اخبار کی خدمت میں ملتمس ہوں کہ اگر پتہ چلے تو احقر کو بذریعہ کارڈ مطلع کریں۔ (حکیم محمد عبداللہ ہاشمی شفاخانہ اسحاق پور پڈھو کا ڈاکخانہ ہلچھی ضلع پٹنہ)

دعاء احقر انواع و اقسام کے تفکرات میں مبتلا ہے اور اعداء کا حملہ بھی ہے۔ مدافعت کی طاقت نہیں ہے۔ ناظرین اخبار خصوصاً حضرت مولانا سیالکوٹی دعاء فرماویں تاکہ مظالم اعداء سے نجات ہو اور دین و دنیا میں خیر و برکت حاصل ہو۔ (سائل مذکور)

اہلحدیث } اللہ آپ کا حامی و ناصر ہو اور شر سے محفوظ رکھے۔

امرت دہارا (رجسٹرڈ)

(تمہارے گھر کا حکیم)

بیماری تکلیف تشویش اور خرچ سے بچاتی ہے ہمیشہ پاس رکھو

قیمت فی شیشی دو روپے ۔ نصف شیشی ایک روپیہ آٹھ آنہ نمونہ صرف ۔۴؎

مفصل حالات جاننے کے لئے رسالہ امرت مفت منگوا ویں

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ :۔ امرت دہارا (۲۳) لاہور

سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا ہے اور عینک سے بے پرواہ کر دیتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بینظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ ۲؎

مینیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

قادیان میں زلزلہ برپا کر دینے والی لاجواب کتاب

حالات مرزا

۹/۱۲

یعنی

مرزائی مذہب کی اصلیت

اپنے مضمون میں بالکل انوکھی و قادیانی تحریک کے لئے شمشیر براں ہے ۔ قیمت صرف ۵؍ بیرونجات سے منگوانے والے حضرات ۵؍ کے ٹکٹ بھیجکر منگوا سکتے ہیں۔

(پتہ) محمد اسحاق دفتر کتب خانہ حقانی امرتسر

ہر خاص و عام کو اطلاع

پانچسو روپیہ کا نقد انعام

۳؍

طلاء نو ایجاد رجسٹرڈ

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج و کمزوری ۔ جو شخص اس طلاء کو بیکار ثابت کر دے اسکو پانچسو روپیہ کا نقد انعام دیا جاویگا ۔ یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے طیار کیا ہے جو مثل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اس کا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہو جاتا ہے ۔ جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں تو فوراً اس طلاء سے فائدہ حاصل کریں ۔ اس طلاء سے ہزاروں مریض بفضل خدا شفایاب ہو چکے ہیں ۔ اس کے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں ۔ طلاء کے ہمراہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی ایجاد حب مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں ۔ یہ مکمل علاج ہے اس سے بہتر کوئی طلاء اس مرض کے واسطے ثابت نہیں ہوا ۔ قیمت ایک بکس ستے ۔

پتہ :۔ ایس ۔ ایم ۔ عثمان اینڈ کو آگرہ

مومیائی

۲/۵۱

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث" علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ۔ ابتدائی سل و دق ۔ دمہ کھانسی ، ریزش ، کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے ۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے ۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے ۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ۔ ..... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے ۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے ۔ مرد ، عورت بچے ، بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے ۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے ۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی ۔ قیمت فی چھٹانک ۱۲؍ آدھ پاؤ ۲؎ ۔ پاؤ بھر ۴؎ مع محصول ڈاک ۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ ۔

(۴۲۵)

تازہ ترین شہادات

جناب عبد الرحیم صاحب ریونیو انسپکٹر ومیکل "آپ نے جو مومیائی پیشتر روانہ کی تھی اس سے فائدہ نظر آیا ۔ ایک چھٹانک اور روانہ فرمائیے" (یکم جون ۱۹۳۵ء)

جناب شیخ چھوٹن صاحب داناپور ۔ "میں نے کئی حکیموں سے علاج کرایا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا اور آپ کی مومیائی دو روز کھائی تو خدا کے فضل سے اب مجھ کو آرام کی صورت ہے ۔ اب ایک چھٹانک شیخ عظیم بخش صاحب کے نام بھیجدیں" (۲۳ جون ۳۵ء)

جناب محمد اسحاق صاحب آرہ ۔ "میں نے آپکی مومیائی کئی آدمیوں کو منگا کر دی بہت فائدہ ہوا ۔ ایک چھٹانک غنی میاں صاحب کے نام بھیجدیں" (۲۰ جون ۱۹۳۵ء)

پتہ :۔ حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

ثنائی برقی پریس امرتسر

میں ہر قسم کی چھپائی کا کام نہایت اعلیٰ کیا جاتا ہے آزمائش کیجئے ۔

محکمہ صنعت وحرفت پنجاب

داخلہ کا اعلان

گورنمنٹ سنٹرل ویونگ انسٹی ٹیوٹ امرتسر کا نیا سیشن یکم اکتوبر ۱۹۳۵ء سے شروع ہوگا۔

بالائی (A) کلاس اور آرٹیزن (B) کلاس کے داخلہ کی درخواستیں ذیل کے پتے پر ۱۵۔ جولائی ۱۹۳۵ء کو یا اس سے پیشتر پہنچ جانی چاہئیں۔ درخواستیں اس مقررہ فارم پر لکھی جانی چاہئیں جو درخواست دینے پر مل سکتا ہے۔ درخواست دیتے وقت یونیورسٹی کا یا سکول لیونگ سرٹیفکیٹ، چال چلن کی سند اور عمر اور صحت کے سرٹیفکیٹ بھی بھیجنے چاہئیں۔

چند وظیفے جن کی مقدار اوسطاً آٹھ روپے ماہوار ہے قواعد وضوابط کی شرطوں کے ماتحت بہترین مستحق امیدواروں کو دیئے جاتے ہیں۔

ہندوستانی ریاستوں یا دوسرے صوبوں کے امیدوار بھی داخل کر لئے جاتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ داخلہ کے وقت ڈھائی سو روپے سالانہ کی رقم پیشگی ادا کر دیں۔

منتخب شدہ امیدواروں کو داخلہ کے دن مندرجہ ذیل رقوم بطور امانت داخل کرنی پڑتی ہیں۔ یہ رقوم (نمبر ۵ و ۶ کے سوا) کورس پورا ہو جانے پر واپس لی جا سکتی ہیں۔

۱۔ ضمانت	بالائی کلاس (A) کے لئے	دس روپے
۲۔ ضمانت	آرٹیزن کلاس (B) کے لئے	پانچ روپے
۳۔ ضمانت	برائے کتب لائبریری	پانچ روپے
۴۔ ضمانت	برائے ہوسٹل	دو روپے

۵۔ کھیلوں کے لئے سالانہ چندہ برائے (A) کلاس دو روپے۔ برائے (B) کلاس ایک روپیہ

۶۔ ماہوار ٹیوشن فیس ایک روپیہ برائے (A) کلاس و ۸/ برائے آرٹیزن کلاس۔

ہوسٹل میں بیرونی امیدواروں کے لئے چار آنے ادا کرنے پر جگہ مہیا کر دی جاتی ہے۔

کھڈیوں اور ترقی یافتہ طریق ہائے پارچہ بافی پر نظری اور عملی ٹکنیکل تعلیم کے ساتھ ساتھ رنگریزی۔ فنشنگ اور بلیچنگ کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ آخری سال کے طالب علموں کو کمرشل ٹریننگ کلاس میں بھی کام کرنا پڑتا ہے جو تجارتی پیمانے پر پارچہ بافی کی پوری پوری مشق کرانے کے لئے جاری کی گئی ہے۔

پارچہ بافوں کو ریشم بافی اور خوبصورت نقش ونگار کے ڈیزائن تیار کرنے کی تعلیم دینے کے لئے ایک سپیشل کلاس بھی کھولی گئی ہے۔ یہ کلاس اکتوبر ۱۹۳۵ء سے شروع ہو کر چھ ماہ تک رہیگی۔ اسکے داخلہ کے اور دوسرے قواعد وہی ہیں جو آرٹیزن کلاس کے ہیں۔ جن امیدواروں کو کھڈیوں پر پارچہ بافی کا پہلا تجربہ حاصل ہوگا۔ ان کو ترجیح دی جائے گی۔

قواعد کی پوری تفصیلات پراسپکٹس میں درج ہیں، جو ذیل کے پتے سے مل سکتے ہیں۔

دستخط ٹکسٹائل ماسٹر گورنمنٹ سنٹرل ویونگ انسٹی ٹیوٹ امرتسر

آج کل

یعنی اس موسم میں تو ہماری مشہور ہر دلعزیز خوش ذائقہ ایجاد "اکسیر ہاضمہ" کا استعمال کرنا اور ہر وقت ہر گھر میں رکھنا بہت ہی ضروری ہے۔ کیونکہ یہ تمام شکایتوں کو دور کر کے معدہ کو متقوی کرتا ہے اور بدن میں خون صالح پیدا کر کے تندرستی بڑھاتا ہے اور دائمی قبض بدہضمی، درد شکم اور نفخ ہو جانا، کمی اشتہا یعنی بھوک نہ لگنا، کھٹے ڈکار آنا، منہ سے بدمزہ پانی آنا، ضعف معدہ، وبائی امراض، ہیضہ، اسہال، پیچش وغیرہ اور دیگر امراض میں مثل تریاق کے حکمی تاثیر رکھتا ہے بھوک بڑھاتا ہے۔ سخت سے سخت غذا فوراً ہضم کرتا ہے۔ چہرہ پر رونق، رعب و وجاہت پیدا کرتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد استعمال کرنے سے کھانا فوراً ہضم ہو کر طبیعت ہلکی پھلکی اور دل خوش ہو جاتا ہے۔ اس سے معمولی غذا بھی مقویات کا کام دیتی ہے، فساد خون کو زائل کر کے رنگ بدن صاف شفاف کرتا ہے۔ پژمردہ طبیعت کو خورسند کرتا ہے اور وہم و فکر دور کرتا ہے۔ دل۔ دماغ، جگر وغیرہ اعضائے رئیسہ کو طاقت بخشتی ہے۔ قیمت فی ڈبہ ۸/ محصول ۵/

اکسیر موتی دانت۔ دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کرتا ہے اور دانت سفید موتیوں کی طرح چمکیلے ہو جاتے ہیں۔ قیمت صرف ۸/ محصول ۵/

منگانے کا پتہ:۔

اکسیر ہاضمہ ایجنسی۔ لاہوری گیٹ کوچہ جٹاں ۳۰۸/۹ امرتسر

ضرورت ہے

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ (گورنمنٹ ریکگنائزڈ) کے لئے ہر قابلیت کے طلباء کی جو بجلی کا کام سیکھنا چاہیں۔ یاد رہے کہ پنجاب، فرانٹیر، اور صوبہ دہلی میں ماسوا سکول ہذا کے بجلی کی کوئی پرائیویٹ درسگاہ لوکل گورنمنٹ کی منظور شدہ نہیں۔

پراسپکٹس مفت۔ (منیجر)

ahmadimuslim.de

ہندوستانی ہیرے کا سرمہ [15/25]

سیاہ وسفید رجسٹرڈ ۱۵۷۱ ع

یہ آنکھوں کی اکسیر و بےنظیر دوا ہے۔ سینکڑوں روپیہ کی دوائیں اچھے سے اچھے علاج جن بیماریوں میں فائدہ نہ دیتے تھے۔ اس سرمہ سے فائدہ ہوا۔ آنکھوں سے پانی بہنا، نگاہ کی کمزوری، دھیے، ککرے، انکھ جھنی، پرانی لالی، جالا، پھلی، چھڑا، ناخونہ، ایسے سخت امراض میں چند دن لگانے سے آنکھیں بھلی چنگی معلوم ہوتی ہیں۔ دماغی محنت کرنے والوں کی گرمی جلن دور کرکے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا نگہبان ہے۔ نمونہ ۲ر کے ٹکٹ بھیجکر منگوالو اور آزمالو۔ قیمت فی تولہ عہ مع خوبصورت سرمہ دانی وسلائی کے عہ تولہ۔

سرمہ سفید قسم اعلےٰ سچے موتیوں و بیش قیمت ادویات سے مرکب نہایت سریع الاثر۔ قیمت عللہ روپیہ تولہ۔

نمونہ مفت منگوائیں۔

(پتہ) **منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی**

تمام دنیا میں بے مثل [26/51]

سفری حمائل شریف

مترجم ومحشی اردو کا ہدیہ ۴ روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم ومحشی

اردو کا ہدیہ سات روپے

ان دونو بے نظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

عبدالغفور غزنوی مالک کارخانہ

انوار الاسلام امرتسر

قادیانی مشن کی تردید کیلئے لاجواب رسائل

محمدیہ پاکٹ بک مجلد۔ مصنفہ منشی محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسری۔ جو احمدیہ پاکٹ بک کا مکمل ومفصل اور مدلل جواب ہے۔ مرزائیوں کے پیش کردہ استدلالات کا ایسا دندان شکن اور مسکت جواب دیا گیا ہے کہ جس کو بجز تسلیم کرلینے کے اور کوئی چارہ نہیں رہتا۔ قیمت عہ

کاویہ علی الغاویہ مکمل۔ مصنفہ مولوی محمد عالم صاحب آسی امرتسری۔ جس میں مرزائی مشن پر سیر کن بحث کی گئی ہے۔ یہ کتاب بھی مرزائیت کی تردید میں بے نظیر ہے۔ جلد اول ضخامت ۴۱۶ صفحات۔ قیمت عہ۔ جلد دوم ضخامت ۱۵۰ صفحات۔ قیمت ۸ر۔ **شہادۃ القرآن مکمل۔** مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ جس میں حیات مسیح علیہ السلام کو بدلائل قاطعہ وبراہین ساطعہ ثابت کیا گیا ہے لفظ "توفی" کی پوری پوری تشریح کر دی گئی ہے۔ نیز ان تمام قرآنی آیات کا جواب دیا گیا ہے جو مرزا صاحب نے اپنے دعوے پر پیش کی تھیں۔ قیمت حصہ اول عہ۔ دوم عہ۔ مکمل ۱۱/۲ روپے۔

الخبر الصحیح۔ یہ بھی مولانا موصوف کے زور قلم کا نتیجہ ہے۔ جس میں حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر پر مفصل بحث وتشریح کرکے بتایا گیا ہے کہ مرزائی لوگ جو قبر مسیح پیش کرتے ہیں بالکل لغو اور بے جا ہے۔ قیمت ۲ر۔ **المسیح الموعود۔** میں حضرت مسیح علیہ السلام کا بطور معجزہ زندہ آسمان پر اٹھایا جانا اور قرب قیامت دوبارہ نزول فرمانا عمدہ طور پر ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ۸ر

سودائے مرزا میں مرزا صاحب کے اقوال سے ہی ثابت کر دیا گیا ہے کہ آپ مرض مالیخولیا کے مریض تھے۔ ان کا نبی، مجدد وغیرہ بننا اسی مرض کا نتیجہ ہے۔ قیمت صرف ۴ر

نشان حج اور مرزا میں مسیح موعود کے نشانات کے علاوہ یہ بھی ثابت کیا ہے کہ وہ حج ضرور کرینگے مرزا صاحب چونکہ بغیر حج کئے فوت ہوئے اس لئے وہ مسیح موعود ہرگز نہیں ہو سکتے۔ قیمت ۳ر

حالات مرزا میں مرزائی مذہب کی حقیقت کو تمام تشریح کیا گیا ہے یعنی ان کے پیر ومرشد اور دیگر علماء کی تحریرات سے مرزا صاحب کے دعاوی کی تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۵ر **عشرہ کاملہ۔** مصنفہ مولوی محمد یعقوب صاحب پٹیالوی۔ اس میں پورے سو دلائل سے قادیانی نبوت وخلافت کی دھجیاں اڑادی گئی ہیں۔ قیمت ۱۲ر۔ **تحقیق لاثانی۔** یہ کتاب بھی مصنف مذکور کی دوسری تصنیف ہے۔ جس میں آسمانی نکاح پر نہایت عمدہ اور سادہ پیرایہ میں روشنی ڈال کر یہ بھی ثابت کیا ہے کہ مرزا صاحب کے عقائد شریعت حقہ کے بالکل خلاف ہیں۔ قیمت ۱۲ر۔ **غائت المرام۔** یہ کتاب قاضی محمد سلیمان صاحب مرحوم پٹیالوی کی تصنیف ہے۔ جس میں حیات مسیح علیہ السلام پر عالمانہ رنگ میں بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۶ر **تائید الاسلام۔** غائت المرام کا دوسرا حصہ ہے۔ قیمت ۶ر

رسائل مصنفہ بابو حبیب اللہ امرتسری

حج مرزا میں ثابت کیا گیا ہے کہ مسیح موعود ضرور حج کریگا۔ لیکن مرزا صاحب اس کے مصداق نہیں ہو سکتے۔ قیمت ۲ر **سنت اللہ کے معنے۔** جمہور اہل اسلام کے بعض مسلمہ مسائل سے مرزائی صاحبان محض اس لئے منکر ہو جاتے ہیں کہ وہ سنت اللہ (قانون قدرت) کے خلاف ہیں اس میں قانون قدرت کی تحقیق کی گئی ہے۔ قیمت ۲ر **معجزہ اور مسمریزم۔** دونوں چیزوں میں فرق ثابت کرتے ہوئے معجزات حضرت عیسےٰ پر بحث کی گئی ہے اور مرزائی توہمات کی تردید کی ہے ۲ر

مرزا مثیل مسیح نہیں۔ اس میں ۲۴ دلیلوں سے ثابت کیا ہے کہ فرقہ مرزائیہ کا بانی ہرگز مسیح علیہ السلام کا مثیل نہیں۔ قیمت ۲ر

رفع مسیح ابن مریم۔ اس میں حضرت عیسٰے کے رفع آسمانی اور آمد ثانی کے متعلق امام ابن تیمیہؒ کی کتاب سے استدلال کیا گیا ہے۔ قیمت ۲ر

نزول مسیح۔ آیہ مبارکہ وانہ لعلم للساعۃ کی مفصل تفسیر میں احادیث نبویہ و اقوال صحابہ سے ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام قیامت سے پہلے نزول فرمائیں گے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۳ر

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی قرآن دانی۔ مرزا صاحب کی تصانیف میں سے قرآن شریف کی اکثر آیات بار بار غلط لکھی ہوئی ثابت کی گئی ہیں۔ قیمت ۲ر مرزا قادیانی نبی نہ مع رسالہ غذائے مرزا۔ قیمت ۲ر

عمر مرزا۔ مرزا صاحب قادیانی کی عمر کے متعلق تمام حالات واضح کئے گئے ہیں اور مرزا صاحب کا الہام کے مطابق عمر نہ پانا ثابت کیا گیا ہے ۲ر

حلیہ مسیح۔ اسمیں قرآن مجید اور احادیث نبویہ سے حضرت مسیح ابن مریم کے حلیہ مبارک پر مفصل بحث کی ہے۔ قیمت صرف ۲ر

مرزا کی کہانی مرزا اور مرزائیوں کی زبانی۔ قیمت صرف ار

مغالطات مرزا عرف الہامی بوتل۔ مصنفہ منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار امرتسری۔ قیمت ۳ر

کفریات مرزا۔ از ایم اسرار احمد صاحب۔ قیمت ۱۰ر

کتب سیر و تواریخ

رحمۃ للعالمین۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک پر یہ کتاب مستند اور صحیح روایات سے قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان مرحوم پٹیالوی نے مرتب و مدون کی ہے۔ اس کے متعلق محدثین مورخین صلحاء علماء وغیرہ کا اتفاق ہے کہ اس سے بہتر کتاب سیرت نبوی پر کسی زبان میں شائع نہیں ہوئی۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ علیگڈھ اور جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن کے نصاب میں داخل ہے۔ تمام اسلامی فرقوں میں مقبول ہے۔ حصہ اول ؎۔ دوم ۱۲؎۔ سوم ؎۔

سیرت ابن ہشام۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام سوانحعمریوں میں سب سے پہلی کتاب ہے۔ علامہ ابو محمد عبد الملک نے اصل کتاب عربی زبان میں لکھی تھی۔ یہ اس کتاب کا اردو ترجمہ ہے۔ حضور صلعم کے شجرہ نسب سے شروع کر کے تا وصال حق تمام کی و مدنی غزوات وغیرہ کو مفصل طور پر قلم بند کیا ہے۔ صحت واقعات کو خاص طور پر ملحوظ رکھا ہے۔ قیمت ۶ر

خاتم الانبیا مسمی بہ اوجز السیر لخیر البشر۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مختصر مگر جامع سوانحعمری۔ سیرت کی نہایت مستند کتاب زاد المعاد، ابن ہشام، حلویہ، سرور المحزون، روض السیرہ وغیرہ سے سلیس اردو میں جمع کی گئی ہے۔ ان مشہور اوہام کا بھی جواب دیا گیا ہے جو مخالفین اپنی کور باطنی سے آفتاب نبوت پر کیا کرتے ہیں۔ قیمت ۱۰ر

نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب۔ مؤلفہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔ آنحضرت صلعم کے حالات پیدائش سے لیکر تا وفات کل واقعات و جملہ سیر و معجزات خصوصاً واقعہ معراج مولانا موصوف نے نہایت عالمانہ و محققانہ انداز سے قلم بند کئے ہیں۔ کتابت طباعت عمدہ۔ قیمت ۱۲ر

صدیق اکبر۔ کلاں۔ از خواجہ عباد اللہ اختر۔ خلافت اسلامیہ کے علمبردار اول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زندگی کے حالات اور شاندار واقعات۔ قیمت ۱۲ر

صدیق اکبر خورد۔ قیمت ۴ر

الفاروق۔ خلیفہ دوم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جنگی، سیاسی، انتظامی تدابیر، فتوحات اسلامی کا سیلاب، مسلمانوں کی عظمت و شوکت دلیری و شجاعت و شہامت، ایثار و اولوالعزمی، صداقت و مساوات غیر قوموں سے حسن سلوک، پاکیزہ اخلاق و عادات اور صاحب دولت و حکومت اور مالدار ہونے کے باوجود درویشانہ اور سادہ زندگی کے واقعات۔ ہر ایک مسلمان اس کے مطالعہ سے ایک کامیاب ہستی بن سکتا ہے۔ قیمت ۴ر

ذو النورین۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ خلیفہ سوم کی زندگی کے مبارک حالات اور عثمانی عہد کے واقعات۔ قیمت صرف ۴ر

اسد اللہ۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ خلیفہ چہارم کی مبارک زندگی کے حالات۔ کتابت طباعت کاغذ اعلے۔ قیمت ۱۲ر

نوٹ:۔ سب کتابوں کا محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

ملنے کا پتہ

دفتر اہلحدیث امرتسر

الارشاد الی سبیل الرشاد

مصنفہ مولانا حکیم ابو یحیٰی محمد شاہجہانپوری۔ موضوع تقلید اجتہاد پر ایک بے مثل اور بے نظیر کتاب ہے۔ تقلید کی پوری تاریخ من اولہ الی آخرہ اس میں درج ہے۔ اور اہل تقلید اور اہل حدیث کے طرز عمل کا موازنہ نہایت شرح و بسط کے ساتھ مدلل طور پر کیا گیا ہے اور معترضین کے جملہ اعتراضات کے شافی و مسکت جوابات دیئے گئے ہیں۔ محدثین کے کارنامے اور ان کی جملہ خدمات حدیث مشرح طور پر بیان کی ہیں۔ ضخامت ۲۵۰ صفحات۔ قیمت ۱۲ر

منگانے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲:-

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

جلد ۳۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نمبر ۳۸

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اخبار — امرتسر

اہل حدیث — ناشر

مسئول مدیر — ابو الوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	عـــہ
رؤسا و جاگیرداران سے 〃	۱۰
عام خریداران سے 〃	۵
〃 〃 ششماہی	۳
ممالک غیر سے سالانہ	۱۰ شلنگ
فی پرچہ	۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر ۱۶ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ مطابق ۱۹ جولائی ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

لیکن یہ لقمہ ان سے چبایا نہ جائے گا۔ ۔ ۔ صـ۱
انتخاب الاخبار ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ صـ۲
اہل حدیث حدیث کے مخالف ہیں؟ ۔ ۔ صـ۳
مسیح پھر زمین پر ۔ ۔ ۔ ۔ صـ۵
مرزائی سوال جماعت اہل حدیث پر ۔ صـ۶
نکاح شغار کی تحقیق ۔ ۔ ۔ ۔ صـ۸
المزاق الکعبین صـ۹ ۔ عرس ۔ صـ۱۰
اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان ۔ صـ۱۱
فتاوے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ صـ۱۳
متفرقات ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ صـ۱۴
ملکی مطلع ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ صـ۱۵
اشتہارات ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ صـ۱۶ تا ۲۰

لیکن یہ لقمہ ان سے چبایا نہ جائیگا

(بقلم مولوی ضیاء اللہ خان عابد از رامپور (یوپی))

عابدؔ ظفر[1] کے شعر پہ اشعار کچھ لکھو — انداز گرچہ ویسا تو لایا نہ جائے گا
ایمان کے نقش سے جو منقش ہو لوح دل — حرف غلط وہاں پہ بٹھایا نہ جائے گا
تعمیر ہو جو قصر مشیّت کے ہاتھ سے — باطل کی آندھیوں سے وہ ڈھایا نہ جائیگا
قربان ہو جو خدمت قوم و وطن میں خود — نام و نشان اس کا مٹایا نہ جائے گا
جس سر پہ تاج رکھا ہو قدرت کے ہاتھ نے — کوشش سے دشمنوں کی گرایا نہ جائیگا
جس کا ہو پاسبان خداوند ذوالجلال — وہ ظالموں کے شر سے ستایا نہ جائیگا
جس کی حیات کا ہو محافظ وہ بے نیاز — اُس کا چراغ زیست بجھایا نہ جائیگا
کوشش کریگا اُس کے بجھانے کی جو شقی — وہ خود مٹے گا ایسا کہ پایا نہ جائے گا
حلوا وہ تر سمجھتے ہیں ابن سعود کو — لیکن یہ لقمہ اُن سے چبایا نہ جائے گا

[1] مولوی ظفر علی خان صاحب کے شعر مندرجہ "زمیندار" "ور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن الخ" سے مراد ہے۔

پیارے نبی کے پیارے حالات۔ مؤلفہ مولوی فیروز الدین صاحب ڈسکوی۔ اسمیں آنحضرت صلعم کے مستند حالات زندگی بیان کئے گئے ہیں

انتخاب الاخبار

ضروری اعلان سب سے پہلے صفحہ ۱۲ ضرور ملاحظہ کریں۔

—— امرتسر میں ۱۲ جولائی کو صبح ۸ بجے سے ۹ بجے تک موسلا دھار بارش ہوئی۔ ۱۳ جولائی کی صبح کو بھی دوپہر تک بارش ہوتی رہی ۱۴۔۱۵ کو مطلع عموماً ابر آلود رہا۔ ٹھنڈی ہوا کے خوشگوار جھونکے آتے رہے۔ بارش کی وجہ سے موسم میں تغیر واقع ہو گیا ہے۔ رات کو سردی ہو جاتی ہے۔

لاہور میں مسجد شہید ہو جانے کی وجہ سے امرتسر میں سکھ مسلم فساد کا اندیشہ محسوس کرتے ہوئے حکام مجاز نے پولیس کی چوکیاں مختلف چوکوں میں بٹھلا دیں اور شہر میں پولیس مین بھی گشت کرتے رہتے ہیں۔ الحمد للہ آج (۱۵ جولائی) تک امرتسر میں کسی قسم کا ناخوشگوار واقع نہیں ہوا۔

—— لاہور میں ۸ جولائی سے کرفیو آرڈر جاری ہے اس کا وقت ½۸ بجے شام سے ½۵ بجے صبح تک تھا مگر ۱۳ جولائی سے اس میں تبدیلی کر کے ۱۰ بجے سے ۴ بجے صبح تک کر دیا گیا ہے۔ شہر میں امن امان بڑھتا جاتا ہے۔

چند اشخاص کرفیو آرڈر کی خلاف ورزی کرتے ہوئے گرفتار کئے گئے۔ جن میں سے بعض کو سزا ہوئی اور بعض کو صرف متنبہ کر کے رہا کر دیا گیا۔

۱۴ جولائی کو موچی دروازہ کے باہر باغ میں اسلامی پرچم لہرایا گیا۔

۱۵ جولائی سے ۱۵۔ اگست تک دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا گیا ہے۔ جس کی رو سے تمام جلسے جلوس بند کر دیئے گئے ہیں۔

لاہور گورنمنٹ پنجاب نے اعلان کر دیا ہے کہ مسجد چراغ شاہ جو حکومت نے ۱۸۴۹ء میں کسی سے خرید کی تھی یکم جنوری ۱۹۳۶ء کو مسلمانوں کو واپس کر دی جائے گی۔ یہ مسجد آج کل بطور عدالت سشن کورٹ کے استعمال ہو رہی ہے۔

لاہور کے واقعات کو ملحوظ رکھتے ہوئے پشاور میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے۔

—— پروفیسر پریتم سنگھ (بہائی) نے سکھ قوم کو مشورہ دیا ہے کہ وہ سکھ مسلم اتحاد کو ملحوظ رکھنے کے لئے ایک فنڈ جمع کر کے لاہور میں کسی اور جگہ ایک نئی مسجد بنوا دیں۔

—— نینی تال کے قریب ایک جھیل ہے جس کے پاس ایک گڑھا ہے۔ چند دنوں سے اس میں دھواں نکل رہا ہے جو لوگ وہاں سے ٹھیکریاں و پتھر اٹھا کر لائے وہ سب مر گئے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ وہاں گندھک وغیرہ کا مادہ ہے۔

پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ کی!

اخبار ہذا کے صفحہ ۱۲ پر جو نمبر درج ہیں ان کی قیمت اخبار ماہ جولائی میں ختم ہے۔ ان کی طرف سے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر جلد یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹکارڈ ۲۵ جولائی تک موصول ہو جانی چاہئے۔ ورنہ آئندہ پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔ (منیجر)

—— سرحد سادیہ (آسام) کے پولیٹیکل افسر نے مختلف افسروں کو مطلع کیا ہے کہ ایک بہت بڑا برف کا تودہ جس کا طول ۲۵ میل عرض ۴ میل اور بلندی ۳ میل ہے کوہ ہمالیہ (دریائے برہم پتر کے منبع کے قریب) سے نشیب کی طرف پگھلتا ہوا آ رہا ہے۔

—— ٹوکیو (جاپان) کی اطلاع ہے کہ ضلع شیزوکا میں شدید زلزلے آنے سے بہت سی عمارات مسمار ہو گئیں۔ کئی مقامات پر آگ لگ گئی۔ نقصان کا اندازہ ابھی تک نہیں لگایا گیا۔

—— ترکی سے ایک سو پادری مذہبی لباس نہ پہننے کے حکم سے مجبور ہو کر دوسری جگہ چلے گئے ہیں۔

—— مصر کے ولیعہد (جو انگلستان میں فوجی تعلیم حاصل کر رہے ہیں) کے مصارف کے لئے ۱۶ ہزار پونڈ سالانہ مقرر ہوئے ہیں۔

—— لندن کا ایک اخبار رقمطراز ہے کہ لندن میں ایک تالاب ہے جہاں لندن یونیورسٹی کے طلبا تیرا کی کرتے ہیں مگر چند دن ہوئے دو ہندوستانی طالبعلموں کو جو لندن یونیورسٹی میں ہی تعلیم حاصل کر رہے ہیں اس تالاب پر جانے نہیں دیا کیونکہ وہ یورپین نہیں تھے۔

—— قاہرہ کی اطلاع ہے کہ دو ہزار مسلمان روسی ترکستان سے ہجرت کر چکے ہیں۔

—— لندن کی ایک اطلاع ہے کہ بلفاسٹ میں شورش پیدا ہو جانے کی وجہ سے پولیس کو مجبور ہو کر گولی چلانی پڑی اور لاٹھی چارج بھی کیا جن سے ۲ شورش پسند ہلاک اور بیس مجروح ہوئے۔

—— بنوں کے قریب ایک گاؤں میں آٹھ مسلح ڈاکوؤں نے پولیس کا بھیس بدل کر ڈاکہ ڈالا۔ اور بہت سامان لیکر فرار ہو گئے۔

—— شنگھائی ۱۲ جولائی کی اطلاع ہے کہ سیلاب سے زیادہ نقصان صوبہ ہیونسن میں پہنچا ہے کئی گاؤں لاپتہ ہیں۔ میلوں تک پانی ہی پانی نظر آ رہا ہے۔ فصلیں بالکل تباہ ہو گئی ہیں۔ چار ہزار سے زیادہ چینی سیلاب کی نذر ہو گئے ہیں۔

—— مراد آباد میں بارش ہونیکی وجہ سے غلہ کاٹ گھر زمین میں دھنسنا شروع ہو گیا ہے بہت مکانات گر چکے ہیں۔

—— بمبئی میں آتشبازی کے گودام میں دھماکا ہونے سے آگ لگ گئی تقریباً پچھتر ہزار روپے کا نقصان ہوا۔

—— امرتسر ہال بازار کوچہ جیلخانہ میں چند مکانوں میں از خود حرکت پیدا ہوتی ہے۔ نقصان کوئی نہیں ہوا۔

اگر آپ بلا استاد انگریزی پڑھنا چاہتے ہیں

تو

جدید انگلش ٹیچر

کا مطالعہ کریں جس کو پڑھ کر ہزاروں آدمی انگریزی خواں ہو گئے ہیں۔ قیمت صرف ۸؍

منیجر اہلحدیث امرتسر

جدید انگلش ٹیچر۔ اس کے پڑھنے سے ہر شخص انگریزی زبان سے اچھی طرح واقف ہو جاتا ہے۔ قیمت ۸؍ (منیجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۱۶-ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ

اہل حدیث حدیث کے مخالف ہیں؟

(۲)

گذشتہ نمبروں میں اس سلسلہ کی ابتداء اور وجہ بتائی گئی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ معترض حضرات چونکہ علم حدیث کسی حدیث دان سے نہیں پڑھتے دل میں چند خیالات موجزن ہوتے ہیں احادیث نبویہ کو ان پر منطبق کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسی لئے تو ان کی ساری کوشش تفسیر بالرائے کی قسم سے ہوتی ہے ورنہ اصل الاصول احادیث نبویہ کو سمجھنے کے لئے یہ ہے کہ بعد صحت سند کے حدیث کی تشریح کرنے میں قرآنی نصوص اور قرآنی اصول کو ضرور ملحوظ رکھا جائے۔ قرآن کے علاوہ دوسری احادیث کو بھی مد نظر رکھا جائے تاکہ احادیث نبویہ میں مخالفت پیدا نہ ہو۔ یہ اصل الاصول ایسا ہے کہ علمائے امت مسلمہ تمام اس پر متفق ہیں خصوصاً حنفیہ کرام تو اس اصول کو بہت ہی ملحوظ رکھتے ہیں مگر ہمارے زمانہ کے رسمی حنفی اس اصول کی پرواہ نہیں کرتے۔ جس کا ثبوت یہی سلسلہ ہے جو عنقریب ختم ہونے والا ہے۔ ہر ذی علم و غیر ذی علم جانتا ہے کہ امت مسلمہ اول سے آخر تک متفق چلی آئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہ تھا۔ بڑے بڑے واقعات یہ ہیں:

(۱) حضرت عائشہ کو تہمت لگائی گئی۔ جب تک قرآن میں ان کی برائت نازل نہ ہوئی آپ کو خبر نہ ہوئی۔

(۲) خواب دیکھ کر عمرہ کرنے کے شوق میں مع کثیر جماعت صحابہ کے حضور چل پڑے وہاں جا کر روکے گئے تو فرمایا۔ لو استقبلت من امری ما استدبرت ما سقت الھدی (الحدیث)

یعنی اگر یہ واقعہ (مشرکین کا روکنا) مجھے پہلے معلوم ہوتا تو میں قربانی ساتھ نہ لاتا۔

اللہ اکبر! کیسا صاف اعتراف ہے اپنی بے خبری کا۔ عربی میں اسی مضمون کا ایک اخلاقی شعر ہے ؎

لَوْ اَنَّ صُدُوْرَ الْفِعْلِ یَبْدُوْ لِفِکْرِ الْفَتٰی
کَاَعْقَابِہٖ لَمْ تُلْفِہٖ یَتَنَدَّمُ

اگر جوان آدمی کو اپنے فعل کا انجام پہلے ہی معلوم ہو جائے تو وہ شرمندہ نہ ہو۔

(۳) غلط خبر سن کر شہد کو ترک کر دیا جس کا ذکر کلام اللہ میں بزجر نازل ہوا۔ اگر آپ کو علم غیب ہوتا تو غلط خبر کو معلوم کر لیتے۔

(۴) دعوت میں مسموم غذا کھانے سے گلے میں ہمیشہ تکلیف نہ رہتی تھی؟

(۵) مرض الموت کی حالت میں دریافت فرماتے این انا میں کہاں ہوں جو عدم علم پر متفرع ہے۔ اس قسم کے سینکڑوں واقعات ہیں مگر نہ ماننے والوں کے حق میں صحیح ہے۔ مَا تُغْنِی الْاٰیٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا یُؤْمِنُوْنَ

باوجود ان واقعات صحیحہ کے مندرجہ احادیث سے ہم علم غیب کا ثبوت دیکر اہل حدیث کو ان احادیث سے منکر بتایا جاتا ہے۔ مثلاً

"فرمایا رسول اللہ نے جو تمہارا دل چاہے پوچھو خدا کی قسم سب کچھ بتاؤں گا جب تک یہاں کھڑا رہوں۔ انس فرماتے ہیں کہ لوگ سن کر روئے آپ نے بکثرت کہنا شروع کیا کہ پوچھو انس فرماتے ہیں کہ ایک شخص کھڑا ہوا اس نے کہا کہ میری جگہ قیامت میں کہاں ہوگی۔ آپ نے فرمایا کہ دوزخ۔ پھر عبداللہ بن حذافہ کھڑا ہوا اس نے کہا کہ حضرت میرا باپ کون ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تیرا باپ حذافہ ہے پھر آپ نے بار بار فرمایا کہ پوچھو پوچھو میں سب کچھ بتاؤں گا۔ انس نے کہا کہ پھر حضرت عمر نے حضور کے زانو مبارک پکڑ کر عرض کیا کہ ہم اللہ پر راضی ہیں از روئے رب ہونے کے۔ اور ہم اسلام پہ خوش ہیں از روئے دین ہونے کے اور آپ پر خوش ہیں از روئے رسول ہونے کے۔ جب عمر نے ایسا کہا تو آپ خاموش ہوئے پھر فرمایا۔ خدا کی قسم اسی وقت مجھ پر اس دیوار کی طرح جنت اور دوزخ پیش کی گئی میں نے سب خیر اور شر دیکھا جو پہلے نہ دیکھا تھا۔

پس اس حدیث سے حضور کا علم غیب مشاہدہ سے ثابت ہے۔ جس کے وہابی منکر ہیں۔ کیا جس کو غیب کا علم نہ ہو وہ بار بار کہہ سکتا ہے کہ جو دل چاہے پوچھو میں بتاؤں گا۔ اور یہ بھی نہیں کہ مسائل کی بابت آپ نے فرمایا ہو کہ مسائل پوچھو نہیں آپ نے عام فرمایا کہ جو دل چاہے پوچھو۔ حاضرین نے بھی عام ہی سمجھا مسئلہ نہیں پوچھا پوچھا بھی وہ جو بہانت غائب تھا۔ پہلے نے پوچھا کہ میرا خاتمہ ایمان پر ہوگا یا کفر پر۔ آپ نے فرمایا کہ کفر پر ہوگا تمہارا ٹھکانا آگ ہے اگر ایمان پر خاتمہ ہونا ہوتا تو آپ جنتی فرماتے کیا صریح آپ کے علم غیب کا پتہ چلتا ہے۔ دوسرے نے پوچھا کہ میرا باپ کون ہے۔ اسکو بھی یاد

مقدمۃ [illegible] (۳) [illegible]

کہ یہ بھی بھاری عیب ہے۔ رحم کا پتہ نہیں کہ کس شخص کا نطفہ قرار پایا ہے۔ آپ نے وہ بھی بتلا دیا کہ فلاں آدمی کے نطفے سے تو مخلوق ہے وہی تیرا باپ ہے اس کا نام بھی بتا دیا کہ حذافہ ہے۔

یہ ہے علم غیب جس کا حضور کو علم تھا۔

(الفقیہ امرتسر ص ۳ - ۷ جون ۱۹۳۳ء)

اہلحدیث اگر آپ علم حدیث سے بے خبر تھے تو خیر علم منطق ہی جانتے تو آپ کو معلوم ہوجاتا کہ وقتیہ مطلقہ سلب الکلی کی نقیض نہیں ہوسکتا اس قضیہ کا وقتیہ مطلقہ ہونا خود ان لفظوں سے ظاہر ہے کہ "جب تک یہاں کھڑا ہوں"۔ علاوہ اس کے کیا تمہارا دل گواہی دیتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صوبہ بہار اور کوئٹہ کے زلزلے کا بھی علم تھا یہ بھی علم تھا کہ اتنے اشخاص وہاں مرینگے اتنے اموال ضائع ہونگے۔ اتنا سونا، اتنی چاندی اتنے نوٹ اتنے کپڑے کوڑے وغیرہ۔ خدارا اپنے ضمیر سے شہادت لو اگر تعصب میں دب نہیں رہا تو صاف جواب دیگا کہ ان چیزوں کو کیا دخل وہاں تو واقعات مراد ہیں جو حاضرین سے تعلق رکھتے تھے یا وہ پوچھ سکتے تھے یہ ہے تطبیق جو قرآن و حدیث میں ہوتی ہے۔

خاتمہ شکر ہے معترض کا علم غیب والا مضمون ختم ہوا۔ جیسے ہم بھی اس حکم پر ختم کرتے ہیں جو فقہاء کرام کا متفقہ ہے۔

من تزوج بشهادة الله ورسوله يكفر لانه ظن ان الرسول يعلم الغيب،

قاضی خان۔ مالا بد وغیرہ۔

جو شخص رسول کو آج کل کے واقعات کا عالم الغیب جانے وہ کافر ہے۔

نوٹ یاد رہے اہل حدیث بلکہ کل مذاہب اہلسنت کا عقیدہ سلب الکلی ہے نہ السلب الکلی دونوں میں فرق نہ سمجھنے والے کے حق میں یہ شعر ہے ؎

چو بشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطا است
سخن شناس نہٗ دلبرا خطا اینجا است

مسیح پھر زمین پر

(اہلحدیث ۱۰ مئی کے ساتھ)

(بقلم مولوی محمد شفیع صاحب ساکن قادر میاں سنگھ ضلع گجرانوالہ پنجاب)

دشمنی، کینے اور حسد کا نہ رہنا یہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عیسےٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت ولتذ هبن الشحناء والتباغض والتحاسد یعنی دشمنی، کینہ اور حسد لوگوں سے جاتا رہیگا۔ اس کا یہ مطلب ہے کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت لوگوں کے دل میں اسلام کی محبت بھر دیئے ہی جائے گی جیسا کہ صدر اول کے مسلمانوں کے دل میں تھی اور حتیٰ تکون السجدة الواحدة خيرا من الدنيا وما فيها[1] سے واضح کیا جا چکا ہے۔

اسلام ایک ایسی نعمت ہے کہ اگر کوئی اسے اختیار کرے تو خدا کے فضل سے صدیوں کے کینے، دشمنیاں اور حسد دور ہو جاتے ہیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ وہ آپس میں بھائی بھائی بن جاتے ہیں جیسا کہ صدر اول میں نزول قرآن کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں صحابہ کرام میں ہوا کہ انہوں نے صدیوں کے کینے، دشمنیاں اور حسد چھوڑ دیئے اور آپس میں بھائی بھائی بن گئے۔ کما قال اللہ تعالیٰ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا (الآیہ)[2] صرف زبانی جمع خرچ کرنے والے نہ بنے بلکہ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ یعنی آپس میں ایک دوسرے کے ہمدرد ہی کے مصداق ہوئے

سو اللہ کے فضل سے عیسےٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت جو مسلمان ہونگے وہ خالص مسلمان بنینگے۔ وہ آپس کی دشمنیاں، کینے اور حسد چھوڑ دیں گے کینے، دشمنی اور حسد کا نام تک نہیں رہے گا۔

اس میں ایک نکتہ یہ بھی ہے کہ جب ہمارے پیغمبر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو وہ اس وقت بھی زیادہ تر اور بہت جلد عیسائی ہی مسلمان ہوئے اور اب دوبارہ بھی یہی لوگ بلکہ پہلے کی نسبت زیادہ تعداد میں اور بہت ہی تھوڑے عرصہ میں مسلمان ہونگے ان لوگوں کی طبیعتیں اللہ تعالیٰ نے بہ نسبت دوسری اقوام کے نرم بنائی ہوئی ہیں اور قبول حق کی استعداد زیادہ عطا کی ہوئی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَجَعَلْنَا فِي قُلُوبِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ رَأْفَةً وَرَحْمَةً (قرآن)

ترجمہ۔ اور ہم نے عیسائیوں کے دلوں میں نرمی اور مہربانی بھر رکھی ہے۔

اور فرمایا واذا سمعوا ما انزل الى الرسول ترى اعينهم تفيض من الدمع مما عرفوا من الحق يقولون ربنا آمنا فاكتبنا مع الشاهدين وما لنا لا نؤمن بالله وما جاءنا من الحق ونطمع ان يدخلنا ربنا مع القوم الصالحين (قرآن)

یعنی عیسائی لوگ کلام الٰہی کو جو اللہ کے رسول کی طرف اتارا جاتا ہے جب سنتے ہیں تو اے پیغمبر تو دیکھتا ہے کہ اُن کی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گر رہے ہیں۔ اس لئے کہ انہوں نے حق کو پہچان لیا۔ کہتے ہیں اے رب ہمارے ہم ایمان لے آئے پس ہمیں اسلام کی گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔ اور کیا وجہ ہے؟ کہ ہم اللہ کے ساتھ اور دین حق کے ساتھ جو ہمیں آپہنچا ایمان نہ لائیں۔ اور ہماری یہ خواہش ہے کہ ہمیں ہمارا رب نیکوکار لوگوں کی معیت نصیب کرے۔

پس جب عیسےٰ علیہ السلام اپنی زبان مبارک سے اپنی امت یعنی عیسائیوں کو اسلام کی دعوت دینگے اور قرآن مجید کی آیات پڑھ کر سنائیں گے تو اللہ کے

---

[1] عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت لوگوں کو ایک سجدہ دینا اور دنیا کی چیزوں سے زیادہ پیارا ہوگا۔

[2] تم آپس میں پہلے ایک دوسرے کے دشمن تھے پس اللہ تعالےٰ نے تمہارے دلوں میں الفت ڈالدی اور تم اللہ کی نعمت (اسلام) سے آپس میں بھائی بھائی بن گئے۔ ۱۲ منہ

فضل سے وہی صدر اول کی طرح یہ لوگ حق یعنی اسلام کو قبول کریں گے اور خالص مسلمان بن جائیں گے اور فاصبحتم بنعمتہ اخوانا کا نظارہ پھر نئے سرے سے دنیا میں نظر آنے لگیگا اور ہر طرف اسلام اور اخوت کا سمندر لہریں مار رہا ہوگا۔ (اللہ تعالیٰ یہ دولت ہمیں بھی نصیب کرے آمین ثم آمین) کینہ، دشمنی اور حسد دنیا میں نام کو نہ رہے گا۔ صدق اللہ العلی العظیم وصدق رسولہ الکریم ونحن علیٰ ذالک من الشاہدین۔

اونٹ کی سواری کا ترک یہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ولیترکن القلاص فلا یسعیٰ علیہا یعنی اونٹنیاں چھوڑ دی جائینگی۔ ان پر سوار نہیں ہوا جائے گا۔

اس کے سمجھنے کے لئے ہمیں عرب کے پرانے دستور کو دیکھنا پڑیگا کہ اُن لوگوں کا رسل و رسائل اور آمد و رفت کے متعلق کیا طریقہ تھا۔ سو یہ سب کو معلوم ہے کہ آج سے کوئی سات آٹھ سال پہلے تک عرب میں یہ دستور رہا ہے کہ عرب لوگ اونٹوں کے ذریعے ہی سفر کرتے تھے اور ایک دوسرے کو اُن ہی کے ذریعے پیغام پہنچاتے تھے بلکہ اکثر حصوں میں ابھی تک بھی دستور رائج ہے۔ اب موجودہ وقت میں بعض علاقوں میں موٹر کے ذریعے سفر کیا جاتا ہے اور شائد کسی وقت ریل اور ہوائی جہاز بھی جاری ہو جائیں۔ جیسا کہ بعض خبروں سے ایسا پایا جاتا ہے۔ ایسے ہی دوسرے ممالک کی حالت ہے کہ بعض علاقوں میں ریل اور موٹر کے ذریعے سفر کیا جاتا ہے اور بعض علاقوں میں ابھی تک اونٹوں اور دوسری سواریوں سے کام لیا جاتا ہے۔ عنقریب ہی وہ زمانہ آنے والا ہے کہ ہر شہر اور ہر گاؤں میں پیغام پہنچانے کے لئے بجلی سے کام لیا جائیگا اور لاؤڈ سپیکر یعنی آلۂ صوت ہر جگہ لگا دیئے جائیں گے کہ ہر ایک شخص آلۂ صوت کے ذریعے گھر بیٹھے دوسرے کی بات سن سکیگا۔ اور سفر کے لئے یہ ہوگا کہ ہر گاؤں اور ہر شہر میں بجلی سے چلنے والی ریل، ٹریموے، موٹر، ہوائی جہاز، بحری جہاز، اور سائیکل وغیرہ تیز رفتار سواریوں سے کام لیا جائیگا جب یہ سارا انتظام مکمل ہو جائے گا تو ایک شخص ایک مقام پر تقریر کرے گا، اُس کی تقریر دنیا کے ہر گاؤں اور ہر شہر میں بیک وقت سنی جائے گی اور اگر کسی نے دوسرے مقام پر جانا ہوگا تو فوراً کسی تیز رفتار سواری ہوائی جہاز، بحری جہاز، ریل، ٹریموے، موٹر اور سائیکل وغیرہ کے ذریعے پہنچ سکے گا۔

یہی وہ دنیاوی ترقی ہے جس سے فائدہ اٹھا کر عیسےٰ علیہ السلام پیغام اسلام کو دنیا کے ہر گوشے میں ایک ہی ساعت میں پہنچا سکیں گے اور دنیا دیکھ لے گی کہ یدخلون فی دین اللہ افواجا یعنی لوگ اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہونگے۔ کس طرح اپنے لفظوں میں پورا ہو رہا ہے۔

اب یہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لا یدری اولہا خیر ام آخرھا۔ یعنی اسلام کا اول زیادہ شاندار ہے یا آخر۔ بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ اس میں جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کا آخر زیادہ شاندار ہونا فرمایا ہے تو وہ کن معنوں میں زیادہ شاندار ہے؟

وہ یہی ہے کہ رسل رسائل اور آمد و رفت میں اس قدر سہولت ہوگی کہ ایک شخص بیک ساعت تمام دنیا کو اپنا وعظ یعنی پیغام اسلام سنا سکتا ہے۔ اور وہ کام جو کہ پہلے زمانے میں برسوں میں ہوتا تھا اب وہ منٹوں کے اندر ہو سکیگا۔

عیسےٰ علیہ السلام ایک مقام پر کھڑے ہو کر اپنا وعظ براڈ کاسٹ (Broad cast) آلۂ نشر صوت کے ذریعے تمام دنیا میں ایک ہی ساعت میں سنا دیں گے اور لوگ لاؤڈ سپیکر (Loud speaker) آلۂ جہر الصوت کے ذریعے سن کر نشہد ان لا الٰہ الا اللہ و نشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ ایک ہی ساعت میں پکار اٹھیں گے اور داخل اسلام ہو جائیں گے دنیا مسلمانوں سے بھر جائے گی جیسا کہ اللہ تعالیٰ اور اللہ کے سچے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

وان من اہل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ (قرآن) اور یہلک اللہ فی زمانہ الملل کلہا الا الاسلام تملأ الارض من المسلم (حدیث)۔ یعنی نہیں کوئی اہل کتاب مگر عیسےٰ علیہ السلام کے ساتھ ان کی موت سے پہلے ضرور ایمان لائے گا۔ (قرآن) اللہ تعالیٰ عیسےٰ علیہ السلام کے دوسرے دور میں تمام مذہبوں کو نابود کر دے گا اور صرف اسلام کو باقی رکھے گا۔ ساری زمین مسلمانوں سے بھر جائیگی:

(حدیث)

معذرت شروع مضمون میں جو احادیث میں نے نقل کیں الحمد للہ کہ اللہ کے فضل سے ان کی شرح جیسی اس فقیر سے ہو سکی عرض کر دی ہے۔ امید ہے کہ وہ مباحث جو دوسری احادیث میں درج ہیں اُن احادیث کو اپنے اصل الفاظ میں درج کر کے اسی طرز تفصیل سے عرض کئے جائیں گے۔

ابھی قتل دجال، نزول بر منارۂ شرقی، آپ کی شادی، اولاد اور تدفین کے مبحث تشریح طلب ہیں۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی تشریح کے لئے مہلت اور توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین۔

اہلحدیث خدا آپ کی محنت قبول کرے مگر اس کا کیا جواب کہ آپ کے مخاطب وہ لوگ ہیں جن کے اصول کلام کچھ اور ہیں۔ لاہور سے مراد پشاور، امرتسر کے معنی دہلی، دمشق سے مراد قادیان، خر دجال سے مراد ریل لیتے ہیں ؎

بیا در بزم رنداں تا بہ بینی عالم دیگر
بہشت دیگر و ابلیس دیگر، آدم دیگر

المسیح الموعود

اس رسالہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کا بطور معجزہ زندہ آسمان پر اٹھایا جانا اور قرب قیامت دوبارہ نزول فرمانا ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ۸ر
ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

ترجمہ۔ ہم گواہی دیتے ہیں کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتے ہیں کہ محمد صاحب اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ ۱۲ منہ

قادیانی مشن

مرزائی سوال جماعت اہل حدیث پر

جماعت مرزائیہ کلکتہ نے ایک دو ورقہ اشتہار دیا ہے جس میں علماء اہل حدیث سے بزعم خود ایک بڑا بھاری وزنی سوال کر کے اس کا جواب طلب کیا ہے۔ سوال کا خلاصہ یہ ہے کہ

قرآن شریف میں مذکور ہے کہ مومن آل فرعون نے فرعونیوں کو مخاطب کر کے کہا تھا کہ حضرت یوسف تمہارے پاس آئے جب وہ فوت ہوگئے تو تم نے کہا بس اب خدا کوئی رسول نہ بھیجیگا۔ تاہم ان کے بعد رسول آتے رہے تم اہل حدیث بھی کہتے ہو کہ آنحضرت کے بعد کوئی نبی نہ آئے گا۔

ایسا عقیدہ رکھنے والے مسرف اور شکی ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک گمراہ ہیں۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ کسی نبی کے بعد یہ عقیدہ گھڑ لینا کہ آئندہ کوئی نبی نہ ہوگا گمراہی ہے (ملخص)

اہلحدیث سارے اشتہار کی جان بس اتنا ہی مضمون ہے۔ احمدی ممبرو! پہلے ہمارا عقیدہ سن لو جو قرآن و حدیث کی روشنی میں یوں ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے۔ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۔ محمد علیہ السلام تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں ہیں لیکن رسول اللہ اور خاتم النبیین ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو بغیر استثنا کے خاتم الانبیاء کا لقب دیا ہے۔ اس کی تفسیر آنحضرت نے اپنے اس ارشاد کے ساتھ فرمائی ہے کہ لا نبی بعدی۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

بتاؤ! ایسا کہنے والا گمراہ ہے یا مہتدی۔ اگر گمراہ ہے تو اپنے گھر کی خبر لو۔ کیونکہ یہ قول تمہارے پیشوا کا ہے جس کی نبوت پر تم بحث کرتے ہو۔ اعتبار نہ ہو تو اس کی کتاب حمامۃ البشریٰ (عربی صفحہ ۲۰) دیکھو۔ اور اگر ایسا کہنے والا ان لوگوں کی طرح گمراہ نہیں ہے جنہوں نے حضرت یوسف کے بعد کہا تھا کہ اب کوئی نبی نہیں آئیگا پھر اہل حدیث ایسا کہنے سے کیوں ان لوگوں جیسے ہوگئے۔ ایک ہی بات کے قائل کو مومن کہنا اور اسی کے قائل کو گمراہ کہنا کہو جی کون دھرم ہے۔

سنو! اصل بات یہ ہے کہ حضرت یوسف کے بعد ایسا کہنے والوں کا قول فرمان خداوندی کی سند کے بغیر تھا اور ہمارا عقیدہ خدا کے ارشاد کے ماتحت ہے علاوہ اس کے ان لوگوں کا قول لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا بدنیتی سے تھا ہمارا عقیدہ بھی نیت سے ہے۔ وہ حضرت یوسف کی نبوت کے منکر تھے اس لئے انہوں نے ان کے انتقال کے بعد آئندہ کے لئے رسول آنے کا انکار کیا تو اس نیت سے کیا تھا کہ یوسف کے مرنے سے بلا ٹلی اب یہ بلا پھر پیدا نہ ہوگی۔

مگر ہم اور مرزا صاحب مذکورہ قول میں اس نیت سے انکاری نہیں بلکہ ہمارا انکار تعلیم خدا و رسول پر مبنی ہے پس دونوں میں فرق ہے۔

لطیفہ ۱۸۹۳ء کا واقعہ ہے جن دنوں مرزا صاحب اور آتھم کا مباحثہ تھا ایک شخص محمد سعید طرابلسی مرزا صاحب کو ملنے آیا مرزائیوں نے اس پر بڑا فخر کیا کہ دور دراز سے علماء عرب ہمارے حضرت صاحب کی ملاقات کو آتے ہیں۔ کسی طرح اس کو میری بھی خبر مل گئی تو وہ مجھے بھی ملنے آیا۔ باتوں باتوں میں کہنے لگا مرزا صاحب کے حق میں میں نے ایک عربی قصیدہ لکھا ہے اس پر انہوں نے مجھے دو سو روپیہ انعام دیا۔ میں نے کہا ذرا سناؤ تو سہی۔ اس نے سنایا تو اس میں ایک شعر یہ بھی تھا جو مرزا صاحب کو مخاطب کر کے کہا گیا تھا ؎

انت الذی وعد الرسول وجیئہ
وعدًا بہ قد صحت الانباء

یعنی تو (مرزا) وہ شخص ہے جس کی بابت آنحضرت ﷺ نے خبر دی تھی کیا اچھا وعدہ تھا جو سچا ثابت ہوا۔

یہ سن کر میں نے اسے کہا (انت مؤمن بانہ المسیح الموعود) میں نے کہا کیا تم اس کو مسیح موعود مانتے ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ میں نے کہا پھر تم نے یہ کیوں لکھا کہ تو وہی ہے جس کا رسول نے وعدہ کیا تھا۔ اس نے جواب دیا کیا حضور نے دجال کے متعلق وعدہ نہ کیا تھا؟ میں نے کہا کیا تھا مگر تم اس کی تعریف کرتے ہو جو قرینہ ہے اس بات پر کہ تم اس کو دجال نہیں کہتے اس پر وہ بولے میں نے وعدے کی تعریف کی ہے موعود یہ کی نہیں کی موعود بد (دجال) برا ہے مگر وعدۂ رسول اچھا ہے جو پورا ہوا۔ تب میں نے کہا انت مثل المتنبی یمدح مرۃ یہجو اخریٰ

یہ قصہ بیان کر کے میں مشتہرین کلکتہ سے پوچھتا ہوں کہ تم مرزائی یہ شعر سنتے ہوگے اور اس شعر سے جو سمجھتے ہوگے وہ تمہارے نزدیک ایمان ہوگا اور اس سے قائل کی جو مراد ہے وہ تمہارے نزدیک کفر ہے حالانکہ کلام ایک ہی ہے۔

ٹھیک اسی طرح حضرت یوسف کے حق میں یہ بات کہنے والے بدنیت ہیں اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں کہنے والے نیک نیت ہیں کیونکہ خدا کے حکم سے کہتے ہیں۔ جو کوئی ان دو میں فرق نہ کرے وہ ہمارے اس سوال کا جواب کیا دے سکتا ہے۔ "عقل بڑی یا بھینس"؟

محمدیہ پاکٹ بک بجواب احمدیہ پاکٹ بک
مصنفہ منشی محمد عبداللہ معمار امرتسری
اس کے مطالعہ سے معمولی اردو دان بھی بڑے سے بڑے مرزائی مناظر کا ناطقہ بند کر سکتا ہے۔ قیمت ۲؎ علاوہ محصول ڈاک۔ پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

نکاح شغار کی تحقیق

یعنی نکاح مبادلہ

(۲)

گزشتہ پرچہ میں نکاح شغار کی تحقیق ہو چکی ہے کہ فریقین کا نکاح بلا امر محض مبادلہ میں کر دیتے تھے۔ قبل اسلام یہ رواج تھا۔ اس کے آگے پڑھئے۔ (مدیر)

جس شغار جاہلیت کی ائمہ نے بالاتفاق تعریف کی ہے وہی احادیث مرفوعہ و آثار موقوفہ سے بھی ثابت ہے احادیث مرفوعہ اگرچہ ضعف سے خالی نہیں چونکہ تمام اہل علم کا اس پر اتفاق ہے لہذا قابل احتجاج ہونے میں شبہ نہیں۔ امام ترمذی نے اپنی جامع میں متفقہ محدثین تعریف شغار کی ہے۔ فرماتے ہیں:

بعد تعدیل حدیث الشغار ان یزوج الرجل ابنتہ علی ان یزوجہ الاخر ابنتہ او اختہ ولا صداق بینھما۔

میں کہتا ہوں کہ اس تعریف کی مخالفت صریح کسی ایک آدھ محدث سے بھی ثابت نہیں گویا یہ تعریف تمام محدثین وعلماء مجتہدین وائمہ لغت کی متفقہ ہے مرفوع روایتوں میں سے ایک حدیث جابر ہے۔

مرفوعاً نھی عن الشغار والشغار ان ینکح ھذہ بھذہ بغیر صداق بضع ھذہ صداق ھذہ وبضع ھذہ صداق ھذہ رواہ بیہقی۔

دوسرے ابوریحانہ کی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن المشاغرۃ والمشاغرۃ ان یقول زوج ھذا من ھذہ وھذہ من ھذا بلا مھر رواہ ابو الشیخ فی کتاب النکاح یہ دونوں فتح الباری صفحہ ۱۳۰ ج ۹ میں ہے۔

(۳) عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لیس منا من ینتھب ۔ قال لا شغار فی الاسلام والشغار ان تنکح المراتان احداھما الاخری بغیر صداق۔ رواہ الطبرانی مجمع الزوائد صفحہ ۲۶۵ ج ۴۔

(۴) عن ابن ابی کعب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا شغار فی الاسلام قالوا وما الشغار قال نکاح المراۃ بالمراۃ لا صداق بینھما رواہ الطبرانی فی الصغیر والاوسط مجمع الزوائد صفحہ ۲۶۵ ج ۴۔

حافظ ابن حجر عسقلانی تلخیص صفحہ ۲۹۰ میں فرماتے ہیں۔ واسنادہ وان کان ضعیفا لکنا نستانس بہ فی ھذا المقام۔ فتح الباری صفحہ ۱۳۰ ج ۹ میں ہے۔

قال القرطبی تفسیر الشغار صحیح موافق بما ذکرہ اھل اللغۃ فان کان مرفوعا فھو المقصود وان کان من قول الصحابی فمقبول ایضا لانہ اعلم بالمقال واقعد بالحال۔

ہم نے مانا کہ ضعیف حدیث قابل احتجاج نہیں ہوتی مگر میرے محترم وہ کہ احادیث صحیحہ کے جب مقابلہ میں واقع ہو حدیث لا شغار فی الاسلام و ان احادیث ضعیفہ میں کسی قسم کا بھی تعارض نہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو ملاحظ فرمائیں صحیح صریح نہیں ہوتی تو غیر صحیح سے استدلال یا اس کی طرف اشارہ یا لفظ متابعۃ وصناعت کی بنا پر بیان کر دیا کرتے ہیں۔ افصاح نکت ابن الصلاح میں ابن حجر لکھتے ہیں:-

ومن جملۃ صفات القبول التی لم یتعرض لھا شیخنا الحافظ یعنی زین الدین العراقی ان یتفق العلماء علی العمل بمدلول حدیث فانہ یقبل حتی یجب العمل بہ وقد صرح بذلک جماعۃ من ائمۃ الاصول الخ کذا فی التحفۃ المرضیۃ الملحقۃ مع الطبرانی للقاضی حسین بن محسن الانصاری

حافظ صاحب روپڑی نے علامہ شیر خلیق سے نقل کیا ہے وعمل کونہ لا یعمل بالضعیف فی الاحکام ما لم یکن تلقتہ الناس بالقبول فان کان کذلک تعین وصار حجۃ یعمل بہ فی الاحکام وغیرھا کما قال الشافعی۔ اس جگہ ان احادیث ضعیفہ کے مدلول پر تلقی الناس بالقبول بالاتفاق موجود ہے یہ احادیث لائق احتجاج ہوئیں مع ہذا روایات صحیحین تک ان کی مؤید دیکھو صحیح بخاری کتاب الحیل وصحیح مسلم کتاب النکاح بعد حدیث ابن عمر مرفوعاً قلت لنافع ما الشغار قال ینکح بنت الرجل وینکحہ ابنتہ بغیر صداق وینکح اخت الرجل وینکحہ اختہ بغیر صداق۔

بخاری باب الشغار کے الفاظ یوں ہیں۔

والشغار ان یزوج الرجل ابنتہ علی ان یزوجہ الاخر ابنتہ لیس بینھما صداق۔ صحیح مسلم میں بطریق ابوالزناد سے ابوہریرہ کی روایت میں زاد ابن نمیر الشغار ان یقول الرجل للرجل زوجنی ابنتک وازوجک ابنتی وزوجنی اختک وازوجک اختی۔ اس روایت مسلم میں مہر وغیرہ کا ذکر نہیں۔ جس سے ہمارے محترم احباب بے جا فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ جو ان کی کوتاہ نظری ہے ابوالزناد سے موطا امام مالک صفحہ ۲۹۰ ج ۲ میں ہے

ابن وھب عن ابن ابی الزناد عن ابیہ قال کان یکتب فی عھود السعاۃ ان ینتھو اھل عملھم عن الشغار والشغار ان ینکح الرجل المراۃ وینکحہ الاخر امراۃ بضع احداھما ببضع الاخری بغیر صداق وما یشبہ ذلک معلوم ہوا کہ یہ کسی راوی کا اس میں تصرف ہے کہ جس نے لفظ صداق کا حذف کر دیا وہ بھی شاید نہ پہنچنے کی بنا پر نہ یہ کہ عمداً یہ کام کیا ہو بلا ذکر مہر کے جو تفسیر ہے وہ عبیداللہ کی ہے دیکھو نسائی باب تفسیر الشغار جو نہ تابعی اور نہ ہی تبع تابعی ان سے نیچے علاوہ ازیں حدیث ابوہریرہ میں خود یہ

لفظ موجود ہیں۔ دیکھو خلافیات امام بیہقی ورق ۵۶ فی مسئلۃ الشغار اخبرنا ابو عبد اللہ الحافظ ثنا ابو بکر محمد بن احمد بن حاتم ثنا ابو الموجہ اناصدقۃ ثنا عبدۃ عن ابی کریب عن عبید اللہ عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الشغار والشغار ان یزوج الرجل ابنتہ الرجل ویزوج ابنتہ ولاصداق بینھما۔

اس روایت کی سند کی طرف امام مسلم نے بھی اشارہ کیا ہے۔ بحمد اللہ حدیث ابوہریرہ میں بھی ظاہر کی تفسیر ثابت ہوگئی اب تمامی روایات مرفوعہ موقوفہ تفاسیر طریقہ وعمل اہل جاہلیت وتفاصیل ائمہ لغت وائمہ محدثین وفقہاء ایک ہوگئیں۔ فللہ الحمد ولہ المنتہ۔

علامہ خطابی کا معالم السنن میں کلام بھی اسی کو مقتضی ہے۔ صفحہ ۱۹۳ ج ۳ میں بعد روایت نافع فرماتے ہیں۔ قال الشیخ تفسیر الشغار ما نبئہ نافع وقد روی ابوداود ایضا فی ھذا الباب باسنادہ عن الاعرج وذکر قصۃ معاویۃ بلفظ وکانا جعلاہ صداقا ثم قال قال الشیخ فاذا وقع النکاح علیٰ ھذہ الصفۃ کان باطلا لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عنہ

اگر خطابی کے کلام میں جعلاہ صداقا نہ تسلیم کیا جاوے تو ان کے کلام میں مرابط مفقود ہوجاویگا معاویہ کی روایت کو اسی پر محمول کرنا لازمی امر ہے تا اعرج کی اصل روایت کے بھی مخالف نہو اعرج ہی ابوہریرہ کی روایت کا راوی ہے اگر اس پر محمول نہ کیا جاوے تو امیر معاویہ کا یہ لکھنا کہ

ھذا الشغار الذی نھی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالکل غلط ہوگا چونکہ یہ تعریف کسی طرق سے بھی صحیح نہیں نہ نبی سے ہے نہ ہی صحابہ یا تابعین سے اور نہ ہی ائمہ لغت وفقہاء محدثین وغیرہم سے اور نہ ہی معمول اہل جاہلیت اس کے مساعد ہے (ابو عبد الکبیر محمد عبد الجلیل سامرودی کان اللہ لہٗ)

اہلحدیث: یہ تحقیق ایسی قابل قبول ہے۔ پہلے میرا فتوےٰ یہی تھا مگر واقعات سے ثابت ہوا کہ چند پیسے مہر رکھ کر بھی نکاح شغار میں بڑا فساد یہ ہوتا ہے کہ ایک فریق کا بہو سے کچھ بگاڑ ہوا تو اپنی لڑکی روک لی دوسرے فریق کو تکلیف دینے کیلئے یا ایک فریق نے بوجہ ناچاقی بہو کو معلق رکھا تو دوسرا اسی طرح کرتا ہے اس لئے بسا اوقات بے گناہوں پر بھی ظلم ہوتے ہیں۔ اس لئے آج کل میرا فتویٰ یہ ہے کہ نکاح شغار باوجود مہر کے بھی جائز نہیں۔

الزاق الکعبین

(۳)

(از قلم مولوی محمد احمد صاحب سرائمری)

قولہ۔ فقہاء محدثین میں سے بڑے پائے کے امام طحاوی ہیں وہ لکھتے ہیں کہ دو قدموں کے درمیان صرف چار انگل فاصلہ رکھنا چاہئے۔

اقول۔ میں نے پہلے کہہ دیا ہے کہ ہمارے نزدیک صرف قرآن پاک اور حدیث رسول اللہ صلعم ہی حجت ہے اور ہاں عمل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی بشرطیکہ کسی حدیث صحیح کے خلاف واقع نہ ہو ورنہ وہ بھی حجت نہ ہوگا۔ میں نہایت افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ آپ اپنے کو تبع سنت قرار دیتے ہیں اور عمل کرنے کے لئے امام طحاوی کا قول پیش کرتے ہیں یہ آپ کو کب جائز ہے اور میرے نزدیک حجت نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ میں حدیث ہی کو حجت مانتا ہوں اور چونکہ آپ بھی تبع سنت ہیں اس لئے وہ قول آپ کے نزدیک بھی حجت نہیں ہوسکتا۔ دوسرے یہ نہیں معلوم کہ وہ فاصلہ تنہا مصلی کا ہے یا مقتدی کا فاصلہ ہے اور پھر مقتدی کے اپنے دو قدموں کے درمیان کا فاصلہ ہے۔ یا اس کے اور بھائی دوسرے مقتدی کے قدم کے درمیان کا فاصلہ ہے۔ اس کی کوئی تفصیل نہیں ہے بہرحال یہ ان کی ایک رائے ہے۔ پس اگر تنہا مصلی کا فاصلہ مانا جائے تو کیا یہ ضرور ہے کہ چار ہی انگل کا فاصلہ رکھا جائے میں کہتا ہوں کہ ایک بالشت کا فاصلہ رکھئے یا جتنے میں آپ کو آرام ملے۔ یہ تو محض ان کی رائے ہے اگر قیاس ہوتا اور نص صریح کے خلاف ہوتا۔ تو کوئی تبع سنت اس کو تسلیم نہ کرتا۔

قولہ۔ جو لوگ صف میں قدموں کو ملانے کو کہتے ہیں اور جن حدیثوں سے ثابت کرتے ہیں ان حدیثوں کو نقل کرتا ہوں اور ان کا مطلب لکھتا ہوں۔ لوگوں پر خوب ظاہر ہوجائے گا کہ یہ لوگ حدیث کا مطلب غلط سمجھتے ہیں اور تمام لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں کیونکہ ظاہری الفاظ کی پیروی کرتے ہیں اور اصل مطلب تک نہیں پہنچتے ہیں

(۱) اخرج البخاری عن حمید انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اقیموا صفوفکم فانی اراکم ورآء ظھری فقال انس فکان احدنا یلزق منکبہ بمنکب صاحبہ وقدمہ بقدمہ۔ ترجمہ۔ بخاری نے حمید سے روایت کی ہے وہ انس سے روایت کرتے ہیں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اپنی صفوں کو سیدھی کرو کیونکہ میں تم لوگوں کو اپنی پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔ تو انس نے کہا کہ تو تھا ہم لوگوں میں سے ایک اپنے کندھے کو اپنے ساتھی کے کندھے کے اور اپنے قدم کو اپنے ساتھی کے قدم سے ملاتا۔ (۲) وعن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سووا صفوفکم فان تسویۃ الصف من تمام الصلوٰۃ متفق علیہ وفی بعض الروایۃ حاذوا بالمناکب والاعناق۔ ترجمہ۔ اور انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صفوں کو برابر کرو کیونکہ صف برابر کرنا نماز کی تمامی سے ہے۔ بخاری ومسلم۔ اور ایک روایت میں ہے کندھوں کو مقابل کندھوں کے رکھو اور گردنوں کو بھی۔ مولانا عبد الحق صاحب محدث بخاری کے ترجمہ فارسی میں احدنا کا ترجمہ فرماتے ہیں "یکے از ما" یعنی ایک ہم میں سے اپنے ساتھی کے مونڈھے اور پاؤں سے ملاتا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ کوئی ملاتا تھا اور کوئی نہیں ملاتا تھا اور وہ صحابہ کرام کی جماعت تھی۔ اس سے صاف ظاہر ہوا کہ قدموں کو ملانا کوئی ضروری عمل نہیں ہے اور نہ کوئی خرابی پیدا ہوتی ہے۔ ورنہ جو صحابہ نہیں ملاتے تھے وہ گنہگار ہوں گے

نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب مصنفہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔ قیمت ۱۲/ (ملنے کا پتہ دفتر اہلحدیث امرتسر)

مرتکب ہونگے۔ نعوذ باللہ منہ۔ بلکہ مراد اس سے مبالغہ ہے۔ یعنی قریب قریب کھڑا ہونا چاہیئے چنانچہ فتح الباری میں لفظ مبالغہ موجود ہے۔ دیکھو عبد اللہ بن عمر غسل کرتے تو سارے بدن پر پانی پہنچانے کے علاوہ آنکھوں کی پلکوں کو الٹ کر پانی پہنچاتے تھے تو کیا اس کے اندر پانی پہنچانا ضرور ہوجائے گا۔ اس سے معلوم ہوگیا کہ چار انگل کا فاصلہ بتایا ہے وہ بہت صحیح ہے۔ اہلحدیث الفاظ ظاہری کے معنے سمجھ کر عوام کو گمراہ کرتے ہیں اور حدیث کے اصل مطلب تک نہیں پہنچے۔ دیکھو شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی انصاف میں فرماتے ہیں کہ جماعت اہلحدیث میں اکثر ان میں جہلاء ہیں وہ حدیثوں کو کچھ نہیں سمجھتے ہیں وہ بالکل نادان ہیں (نوٹ یہ عربی عبارت تھی ترجمہ یاد پر کیا ہے) دیکھو عبد اللہ بن عمر غسل کرتے تو سارے بدن پر پہنچانے کے علاوہ پلکوں کو الٹ کر پانی پہنچاتے تو کیا غسل میں ان کے اندر پانی پہنچانا ضروری ہے "

اقول۔ تسویہ صفوف کے بارہ میں جو حدیثیں ہیں اس کو نقل کرکے جواب دیتا ہوں۔ دو حدیثیں وہی ہیں جن کو مجیب نے نقل کیا ہے۔

(۳) عن ابن عمر رضی اللہ عنہ اعند ابی داؤد صححہ ابن ابی خزیمۃ والحاکم عنہما ونفظہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اقیموا الصفوف وحاذوا بین المناکب وسدوا الخلل ولا تزروا فرجات للشیطان ومن وصل صفا وصلہ اللہ ومن قطع صفا قطعہ اللہ۔ ترجمہ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اپنی صفوں کو سیدھی کرو اور مونڈھے کو مونڈھے کے مقابل کرو اور قدموں کے درمیان کشادگی بند کرو اور فرجوں کو شیطان کے آنے کے لئے مت چھوڑو اور جو صف کو ملائے اللہ اس کو ملائے اور جو صف کو قطع کرے اللہ اس کو قطع کرے یہ حدیث ابوداؤد میں ہے اور ابن خزیمہ اور حاکم نے صحیح کہا ہے۔

(۴) عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سووا صفوفکم فان تسویۃ الصف من تمام الصلوٰۃ رواہ البخاری ومسلم وابن ماجۃ وغیرہم وفی روایۃ للبخاری فان تسویۃ الصف من اقامۃ الصلاۃ۔ ترجمہ۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اپنی صفوں کو خوب برابر کرو کیونکہ صف کی برابری سے نماز کامل ہوتی ہے۔ یعنی اگر صف سیدھی نہ ہوگی تو نماز ناقص ہوگی یہ حدیث بخاری ومسلم اور ابن ماجہ میں ہے۔ اور علاوہ ان کے اور کتابوں میں ہے۔ اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ صفوں کو خوب برابر کرو کیونکہ تسویہ صف نماز کو قائم کرتا ہے۔ یعنی اگر صف سیدھی نہیں ہوئی تو نماز قائم نہیں ہوئی۔

(۵) رواہ ابوداؤد ولفظہ ان رسول اللہ صلعم قال رصوا صفوفکم وقاربوا بینہا وحاذوا بالاعناق فوالذی نفسی بیدہ انی لاری الشیطان یدخل من خلل الصف کانہا الحذف ورواہ النسائی وابن خزیمۃ وابن حبان فی صحیحہما نحو روایۃ ابی داؤد۔ ترجمہ۔ ابوداؤد نے روایت کی ہے کہ اور اس کا لفظ یہ ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اپنی صفوں کو برابر کرو اور مل جاؤ اور قریب ہوجاؤ اور گردنیں مقابل میں رہیں پس قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے قبضہ میں مری جان ہے ضرور میں شیطان کو صف کے درمیان داخل ہوتے ہوئے دیکھتا ہوں جیسے ایک بط ہے۔ اور اس کو نسائی نے روایت کیا ہے اور ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اپنی صحیحین میں روایت کی ہے۔

(۶) بخاری میں ہے۔ عن انس بن مالک قال اقیمت الصلاۃ فاقبل علینا رسول اللہ صلعم بوجہہ فقال اقیموا صفوفکم وتراصوا فانی اراکم من وراء ظہری۔ ترجمہ۔ انس بن مالک سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نماز کی اقامت کی گئی تو ہماری طرف رسول اللہ صلعم نے اپنا رخ کرکے فرمایا کہ اپنی صفوں کو سیدھی کرو اور خوب مل جاؤ کہ فرجہ باقی نہ رہے کیونکہ میں تم لوگوں کو اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔ فتح الباری میں ہے۔ تراصوا ای تلاصقوا بغیر خلل۔ یعنی بغیر فرجہ کے مل جاؤ۔

(۷) عن عائشۃ رض قالت قال رسول اللہ صلعم من سد فرجۃ من خلل الصف بنا اللہ لہ بیتا فی الجنۃ۔ ترجمہ۔ عائشہ رض سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو صف کے درمیان کی کشادگی کو بند کرے تو اللہ اس کے لئے جنت میں ایک محل بنائے گا۔ یہ حدیث جمع الفوائد میں ہے۔

(۸) فی البخاری وقال النعمان بن بشیر قال فی فتح الباری ھذا طرف من حدیث اخرجہ ابوداؤد وصححہ ابن خزیمۃ من روایۃ ابن القاسم الجدلی واسمہ حسین بن حریث قال سمعت النعمان بن بشیر یقول اقبل رسول اللہ صلعم علی الناس بوجہہ فقال اقیموا صفوفکم ثلثا واللہ لتقیمن صفوفکم او لیخالفن اللہ بین قلوبکم قال فلقد رایت الرجل منا یلزق منکبہ بمنکب صاحبہ وکعبہ بکعبہ واستدل بحدیث النعمان ھذا علی ان المراد بالکعب فی ایۃ الوضوء العظم الناتی فی جانبی الرجل وھو عند ملتقی الساق والقدم وھو الذی یمکن ان یلزق بالذی بجنبہ خلافا لمن ذھب ان المراد بالکعب ھو خر القدم وھو قول شاذ ینسب الی بعض الحنفیۃ ولم یثبت ومخنوفیہم۔ ترجمہ بخاری میں ہے اور کہا نعمان بن بشیر نے فتح الباری میں کہا کہ یہ حدیث اس حدیث کا ٹکڑا ہے جس کو ابوداؤد نے نکالا ہے اور اس کو ابن خزیمہ نے صحیح کہا ہے ابن قاسم جدلی کی روایت سے اور ان کا نام حسین بن حریث ہے انہوں نے کہا کہ میں نے نعمان بن بشیر سے سنا ہے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلعم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ تم لوگ اپنی صفوں کو خوب سیدھی اور درست کرو اسکو تین بار فرمایا خدا کی قسم اپنی صفوں کو خوب سیدھی کرو اگر ایسا نہ کروگے تو اللہ تمہارے دلوں کے درمیان اختلاف ڈال دیگا تو نعمان نے کہا کہ میں نے خود اپنے مردوں سے دیکھا وہ اپنے کندھے کو اپنے ساتھی کے کندھے کے ساتھ اور اپنے ٹخنے کو اپنے ساتھی کے ٹخنے کے ساتھ چسپاں کرتا ہے۔ اس حدیث سے یہ بات سمجھی گئی ہے کہ آیتہ وضوئیہ

جو لفظ کعب ہے۔ اس سے وہ ہڈی مراد ہے جو پاؤں کے اوپر دونوں جانب ابری رہتی ہے۔ اور وہ ساق و قدم کے ملتقی کے پاس ہے۔ اور وہی ہڈی ایسی ہے جس کو اپنے بازو کے متصل کے ہڈی کے ساتھ ملاسکتا ہے۔ برخلاف اس کے بعض نے کعب سے موخرم القدم کا حصہ مراد لیا ہے یہ قول شاذ ہے اور اس کو بعض حنفیہ کی طرف نسبت کیا ہے حالانکہ اسکے محققین نے اس کو ثابت نہیں کیا۔

(باقی آئندہ)

عرس

(بقلم مولوی محمد سلیمان صاحب سوداگر جیکر دھر پور)

(بسلسلہ اشاعت گذشتہ)

مزاروں پر بھلا جاتے ہو تم تو مدعا لیکر　　مگر یہ بندیاں جاتی ہیں کیا جرم و خطا لیکر
یا جاتی ہیں برائے نذر قلب پارسا لیکر　　یا خوش کرنے کو روح خواجہ سامان غنا لیکر
حضور خواجہ آخر کیسے کیا جاتی ہیں نذرانے

مزاروں پر تو خود پردہ نشینوں کو بھی لے جاؤ　　پھریں بے پردہ ہو کر شوق سے لیکن نہ شرماؤ
کوئی گر معترض ہو تو زیارت کی سند لاؤ　　ہو منشا اس سے شارع کا کوئی تم ضد پر اڑ جاؤ
مگر ہرگز نہ پائیں عیدگاہ عیدین میں جانے

تعجب ہے کہ اک پردہ نشیں مشہور با عصمت　　نہ دیکھی ہو کبھی غیروں نے جسکی آجتک صورت
مزاروں پر ہجوم مرد میں پھرتی ہو با زینت　　جمال و حسن کی اسکے تماشائی بنے خلقت
وہ جائے گویا عاشق طبع دل پر تیر برسانے

ہے آخر کیا سبب اسکا سمجھ میں کچھ نہیں آتا　　کہ ہوں اپنے گھروں میں یہ تو ہو باقاعدہ پردہ
جمال اسکی نہ ہو مارے پرندہ پر وہاں اپنا　　مزاروں پر مگر احساس دل میں کچھ نہ ہو اس کا
کہ پاس آئیں مجاور ہاتھ ان پر رکھ کے جھکوانے

عقیدتمند ہی جائیں بزرگوں کے مزاروں پر　　کہیں خود ہی نہ ہو حد ادب یاں کوئی باہر
وقوعے پھر بھی ہوں بدکاریوں کے گر وہاں اکثر　　تو الزام اسکا تھوپا جائیگا کسطرح غیروں پر
مگر در اصل یہ تو ہر عقیدت مند ہی جانے

سمجھ میں یہ نہ آیا کسکو کہتے ہیں ادب کرنا　　یہ گستاخی یا بے ادبی بزرگوں سے نہیں ہے کیا
کہ خواجہ نہ ملا اتنا تو کلیں توڑ ڈالوں گا　　نہ پاؤں گا مراد اپنی تو ہرگز میں نہ جاؤنگا
مزاروں پر یہ کیا جاتے ہیں یوں خواجہ کو دھمکانے

اسی کو دین سمجھا ہے یہی اسلام ہے گویا　　کہ جسکے جی میں جو آئے ہو تابع شوق سے اس کا
خدا ہی سے تعلق نہ رسول اللہ سے ان کا　　محض دھوکا ہے دم بھرنا ولی اللہ سے الفت کا
ہیں جب اعمال تعلیم شریعت سے جدا گانے

ہر اک آوارہ ناکارہ کو اسمیں اب سہولت ہے　　کہ بن جائے ولی تو دور پھر افلاس و غربت ہے
بسنر کی کچھ ہے حاجت نہ مشقت کی ضرورت ہے　　نہ دنیا میں کوئی اس سے فزوں آسان تجارت ہے
ولی بن جائے کوئی تو ہے کون ایسا جو نہ مانے

کوئی کہتا ہے ہوں آزاد احکام شریعت سے　　صلوٰۃ و صوم کو کوئی لغو کہتا ہے نفرت سے
کسی کو بغض ہی ہے عالم قرآن و سنت سے　　کوئی ہر گفتگو میں طعن دیتا ہے حقارت سے
کہ اسرار تصوف کیا بھلا جانیں یہ مُلّانے

بھلا اس سادہ لوح کا کہیں کوئی ٹھکانا ہو　　ہے نظروں میں ولی وہ چال جسکی وحشیانہ ہے
ہے شاہد جس کی ہر حرکت کہ حرکت ملحدانہ ہے　　زباں پر جسکے ہر اک لفظ لفظ مشرکانہ ہے
غضب ہے اب ولی ہونے لگے ایسے بھی دیوانے

تمیز اولیا بھی کیا رہا ان میں نہ اب باقی　　کہ ہر فعال دیوانہ ہے نظروں میں ولی ان کی
کہ ادنیٰ شے ہے کوئی ذہن میں انکے ولایت بھی　　یا ان دیوانوں ہی کیطرح ہستی اولیا کی تھی
ولی مانے کسی کو تو عمل سے بھی تو پہچانے

ولی کا فعل کوئی کب شریعت سے جدا ہوگا　　وہ سو جاں سے کتاب اللہ و سنت پر فدا ہوگا
وہ ہر اک گفتگو میں عاشق نام خدا ہوگا　　زباں پر یا علی ہوگا نہ کلمہ غوث کا ہوگا
زباں پر ہوگا تو نبی ہوگا جا ہا گر یوں اللہ نے"

خدا کی شان بھی اپنی طرح کیا عاجزانہ ہے　　یا اللہ تک رسائی اولیا کی حاکمانہ ہے
یا دخل انکا مشیت میں خدا کی جابرانہ ہے　　یا حیثیت ہے ایک انکی تعلق ہمسرانہ ہے
کہ چارہ ہی نہ ہوگا ان کی بات اللہ کو بن مانے

خدا کہتا ہے تم مجھ سے کہو میں سب کی سنتا ہوں　　کوئی مانگے تو میں ہر مانگنے والے کو دیتا ہوں
جو مجھ کو حسب کہتے ہیں انہیں محبوب کہتا ہوں　　جو مجھ سے پھیرتے ہیں رخ تو رخ میں پھیر لیتا ہوں
مگر یہ ہیں کہ اوروں ہی سے بگڑی جائیں بنوانے

خدا پیار کرے ہم کو عبادت کیلئے اپنی　　مگر اک تو عبادت ہی سے ہم غفلت کریں اس کی
نہ رکھیں بعد اسکے دل میں اسکی کوئی پروا بھی　　دلیری سے کریں بلکہ ہم اسکے ساتھ گستاخی
کہ کافی اولیا ہیں گر نہ بخشا ہم کو اللہ نے

سلیماں ختم کر کافی ہے تیری اتنی ہی تقریر　　دعا کر نظم میں تیری خدا پیدا کرے تاثیر
کشش ایسی ہو اسمیں دل ایسی اسمیں ہو تسخیر　　کہ احساس شریعت قوم مسلم کا ہو دامنگیر
تجھے چاہے بھلا جانے کوئی چاہے برا جانے

رحمۃ للعالمین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک پر یہ کتاب مستند اور صحیح روایات سے قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان مرحوم پٹیالوی نے مرتب و مدون کی ہے۔ اس کے متعلق محدثین مورخین صلحاء علماء وغیرہ کا اتفاق ہے کہ اس سے بہتر کتاب سیرت نبوی پر کسی زبان میں شائع نہیں ہوئی۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ علیگڈھ اور جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن کے نصاب تعلیم میں داخل ہے۔ حصہ اول ۶/ - دوم ۱۲/ - سوم ۳/ - علاوہ محصول ڈاک۔ منگانے کا پتہ:- دفتر اہلحدیث امرتسر

تفسیر القرآن، مصنفہ مولانا ثناء اللہ صاحب جلد (۳۸) زبان عربی بعد تصنیف ... قیمت ۱۲/ (مجلد)

"اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان"

(۱۱۲)

گذشتہ پرچہ میں صحیح بخاری کی روایت کے الفاظ نقل ہوئے ہیں جن میں ذکر ہے کہ حضرت عمرؓ نے لوگوں کو دیکھا کہ ایک خاص مکان کی تلاش میں جا رہے ہیں تو منع فرمایا۔ اب اس کے آگے ملاحظہ فرمائیں۔ (مدیر)

پس ان احادیث اور ارشادات حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم و ائمہ کرام علماء عظام سے مولوی نعیم الدین کا خود طبع زاد مخالف شریعت ہونا اور تقویۃ الایمان کا صدق مطابق احادیث و ائمہ امت سے واضح ہوگیا کیونکہ عبادت اور قرب حق تعالیٰ برکت حاصل کرنے کے لئے یہی تین مساجد عالم میں مخصوص ہیں جن کے لئے سفر کی صعوبتیں برداشت کرنے کا حکم فرمایا گیا۔ خانہ کعبہ معظمہ میں ایک لاکھ نمازوں کا ثواب اور مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں ایک ہزار یا پچاس ہزار نمازوں کا ثواب جس میں زیارت مرقد مبارک نبی صلی اللہ علیہ وسلم و مزارات حضرات صحابہ وغیرہم رضی اللہ عنہم کے فضائل و برکات بھی شامل نقد وقت ہیں۔ اور اتباع احادیث و شریعت اور مساجد اللہ الحرام کا حفظ مراتب الامر فوق الادب کا مقتضی ہے۔ اور مسجد بیت المقدس میں پانچسو نمازوں کا ثواب ہے علیٰ ہذا دیگر بکثرت فضائل و برکات ہیں کہ یہ حصہ متبعین سنت کا ہی حصہ ہے نہ مبتدعین ضالین کا۔

اب مریدوں اور طالب علموں کا پیر و استاد کے یہاں اور حضرات صحابہ اور محدثین کا احادیث کی تلاش میں بڑے بڑے سفر فرمانا اسی طرح احباب و اقارب کی ملاقات کو سفر کرنا تجارت و کاروبار وغیرہم کے لئے جانا نصوص آیات و احادیث سے صراحۃً ثابت اور تقرب الی اللہ کا باعث ہے۔ چنانچہ قرآن پاک پارہ گیارہ سورہ توبہ میں ارشاد ہے۔ وما کان المؤمنون لینفروا کافۃ فلولا نفر من کل فرقۃ منہم طائفۃ لیتفقہوا فی الدین ولینذروا قومہم اذا رجعوا الیہم لعلہم یحذرون۔ یعنی اور اس طرح نہیں کہ مسلمان سارے کوچ میں نکلیں تو کیوں نہ جاوے ہر فرقہ میں سے ان کا ایک گروہ تا سمجھ پیدا کریں دین میں اور تا خبر پہنچاویں ڈراویں اپنی قوم کو جب وقت واپس آویں ان کی طرف شاید کہ وہ لوگ بچتے رہیں۔" اور پارہ ۲۲ سورہ فاطر میں ارشاد ہوا۔ وتستخرجون حلیۃ تلبسونہا وتری الفلک فیہ مواخر لتبتغوا من فضلہ ولعلکم تشکرون۔ یعنی اور نکالتے ہو (دریاؤں میں سے) گہنا زیور موتی جسکو پہنتے ہو اور تو دیکھے جہاز ان میں چلتے ہیں پھاڑتے ہوئے تا تلاش کرو اسکے فضل سے اور شاید تم شکر گذار رہو۔

اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یوشک ان یضرب الناس اکباد الابل یطلبون العلم الحدیث (مصفے شرح موطا ص۳۱) یعنی قریب ہے کہ ماریں گے لوگ اونٹوں کے جگر یعنی سفر کرینگے اونٹوں پر اور تیزروی سے چلاوینگے ان کو علم کی طلب میں۔

پس اس کو اس پر قیاس کرکے مولوی نعیم الدین کا محض فریب سے لوگوں کو گورپرستی میں مبتلا کرنا ہے۔ اگر ان سفروں کی مانند قبروں کے لئے سفر کرنا باعث اجر اور ثواب ہوتا تو کسی حدیث کسی صحابی سے بسند صحیح صریح مولوی نعیم الدین کو ثابت کرنا لازم تھا جو احادیث صحیحہ مرفوعہ صحیحین پر راجح ہوتا اگر ممکن ہوتا تو کر دکھاتے نعمن ادعیٰ فعلیہ البیان۔

قولہ ص۱۶۵۔ مگر مقصود اس بیدین کا اس سفر کو شرک بتانا ہے جو سرمایۂ سعادات و ذخیرہ برکات ہے یعنی بقصد زیارت مدینہ طیبہ کا سفر۔ چنانچہ لکھتا ہے کہ کسی کی قبر یا چلہ یا کسی کے تھان پر جانا اور دور سے قصد کرنا اور سفر کے رنج و تکلیف اٹھا کر میلے کچیلے ہو کر وہاں پہنچنا اور وہاں جاکر جانور چڑھانے اور منتیں پوری کرنی اور کسی قبر یا مکان کا طواف کرنا اور اسکے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرنا وہاں شکار نہ کرنا درخت نہ کاٹنا گھاس نہ اکھاڑنا اور اسی قسم کے کام کرنے اور ان سے کچھ دین و دنیا کے فائدے کی توقع رکھنی یہ سب شرک کی باتیں ہیں۔ (تقویۃ الایمان ص۴۵)

اب وہابی جہاں کہیں کا سفر کریں تو شکار کرتے درخت کاٹتے، گھاس اکھاڑتے پھرا کریں ورنہ تقویۃ الایمان کے حکم سے مشرک ہو جائیں گے۔ تقویۃ الایمان ص۴۶ میں نامعقول باتوں سے بچنے کو بھی شرک بتایا ہے تو فرض ہوا کہ وہابی جب سفر کرے تو ضرور نامعقول باتیں کیا کرے ورنہ تقویۃ الایمان کے حکم سے مشرک ہو جائے گا۔ کم بختوں کی عقلوں پر پردے پڑ گئے ہیں جو ایسی بیہودہ کتاب کو اپنا دین بنائے ہوئے ہیں۔"

اقول۔ ناظرین اہل انصاف نے ملاحظہ فرمایا کہ ہرگز عبارت تقویۃ الایمان میں سفر مدینہ طیبہ کے شرک ہونے کا ذکر تک نہیں ہے یہ محض مولوی نعیم الدین کی تکبندی اور فریب کاری ہے۔ بلکہ جو لوگ دور دور سے قصد کرکے مثل تعظیم و تکریم خانہ کعبہ کی خصوصیات کے بتقریب غیر اللہ کسی کی قبر پر چلہ یا تھان پر جاکر جانور چڑھاتے منتیں پوری کرتے طواف کرتے اس کے جنگل کا ادب کرکے شکار نہیں کرتے درخت نہیں کاٹتے ہیں ان پر شرک عائد ہو جاتا ہے۔ چنانچہ معراج الدرایہ معتبر فقہ حنفیہ میں مرقوم ہے۔ وطاف حول مسجد سوی الکعبۃ الشریفۃ یخشی علیہ الکفر انتہی (صواعق ص۲۳) یعنی اگر طواف کرے کسی مسجد کے گرد سوائے کعبہ شریف کے تو اس پر کفر کا ڈر ہے۔

پس جبکہ مسجد کے طواف میں خوف کفر ہے تو کسی دوسری جگہ کے لئے خصوصیات کعبہ معظمہ کو تقریباً عمل میں لانا کس درجہ کھلا ہوا شرک و کفر ہوگا۔ مگر یہ سب کچھ مولوی نعیم الدین کی من گھڑت شریعت میں ایمان سمجھا گیا ہے۔ علیٰ ہذا نامعقول باتیں تو ہر وقت ہر جگہ کرنا منع ہیں مگر خانہ کعبہ کی حرمت و عظمت کے لئے وہاں بہت زائد بری ہیں کیونکہ وہاں کا اجر و ثواب جس طرح زائد ہے گناہ و نامعقول کام بھی زیادہ برے ہیں۔ حق تعالیٰ قرآن پاک سورہ بقر میں فرماتے ہیں۔ فمن فرض فیہن الحج فلا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج۔ یعنی پھر جس نے

تبویب القرآن۔ مع حواشی تفسیر وحیدی اس میں (۴۳۹) قرآن کی مختلف آیات مع ترجمہ یکجا جمع ہیں۔ قیمت ۱۲؍ (منیجر)

لازم کر لیا ان میں سے حج کرنا تو بے پردہ ہونا عورت سے نہیں ہے نہ گناہ کرنا نہ جھگڑا کرنا۔

معلوم ہوا خانہ کعبہ کی عظمت کے لئے بعض حلال امور بھی حرام فرما دیئے گئے۔ چنانچہ فرمایا ولا تحلقوا رؤسکم حتی یبلغ الھدی محلہٗ۔ یعنی اور حجامت نہ کرو سر کی جب تک پہنچ نہ چکے قربانی اپنے ٹھکانے پر۔

اب مولوی نعیم الدین کا اپنی بے عقلی سے یہ کہنا کہ جہاں کہیں کا سفر کریں تو شکار و درخت گھاس کاٹنے اور اکھاڑنے پھرا کریں ضرور نا معقول باتیں کیا کرے۔ محض بیہودہ گوئی سے کلام رب العزت تعالیٰ شانہٗ کی جناب میں مضحکہ پن ہے۔

قولہ ص۱۵۵ و ۱۵۶ "آپ احادیث ملاحظہ کیجئے تو اس بے دینی کا بطلان ظاہر اور معلوم ہو کہ معاند بدبخت زیارت روضہ طاہرہ سے روکنے کے لئے یہ تمام بکواس کر رہا ہے۔ حدیث ۱ من زار قبری وجبت لہ شفاعتی۔ حدیث ۲ من زار قبری حلت لہ شفاعتی حدیث ۳ من جاء نی زائرا لا تعملہ حاجتہ الا زیارتی کان حقا علی ان اکون لہ شفیعا یوم القیامۃ حدیث ۴۔ من حج فزار قبری بعد وفاتی کان کمن زارنی فی حیاتی۔ حدیث ۵ من حج البیت ولم یزرنی فقد جفانی۔ خلاصۃ الوفا ص۱۴ و ص۴۳۔ حدیث ۶ من زارنی متعمدا کان فی جواری یوم القیمۃ (مشکوٰۃ ص۲۴۲)

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ زیارت روضہ طاہرہ کے لئے قصد کرکے حاضر ہونا اور اس سے دینی نفع کی توقع رکھنا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق ہے۔ اسی کو تقویۃ الایمان میں شرک بتایا ہے۔ معاذ اللہ آستانہ کے سامنے کھڑے ہو کر دعا مانگنے اور التجا کرنے کو بھی شرک کہتا ہے باوجودیکہ یہ اداب زیارت میں سے ہے۔ مفصل بیان ص۳۵ سے ص۴۴ تک گذر چکا ہے۔ اب یہ بھی دیکھئے کہ مدینہ طیبہ کے گرد و پیش کے جنگل کو محترم کس نے فرمایا حرم کس نے بنایا وہاں شکار کرنے درخت کاٹنے گھاس اکھاڑنے سے کس نے منع کیا۔ یہ جاہل بدلگام خاکش بدہن مشرک کس کو کہہ رہا ہے۔ حدیث ۷ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی احرم بین لابتی المدینۃ ان یقطع عضاھا او یقتل صیدھا۔ (مشکوٰۃ ص۲۲۹) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں مدینہ طیبہ کے دونوں سنگستانوں کے مابین حرام کرتا ہوں اس کے خاردار درختوں کا کاٹنا اور اس کے شکار کو مارنا۔ اسی کو تقویۃ الایمان میں شرک لکھا ہے۔ بے دینوں سے پوچھو کہ ان کے عقیدہ فاسدہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم بھی شرک ہے تو پھر توحید کیا وہ شیطان سے سیکھیں گے؟"

اقول ہرگز ہرگز تقویۃ الایمان میں زیارت مدینہ طیبہ اور اس کے حرم محترم ہونے کو جو احادیث صحیحہ سے ثابت ہے معاذ اللہ شرک و ممنوع نہیں لکھا اس میں اس کے متعلق ایک حرف تک نہیں ہے۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین المفترین۔ یہ محض مولوی نعیم الدین کا اتہام اور بغض و عناد ہے۔ علاوہ ہذا روایات ۱ لغایۃ ۶ منقولہ مولوی نعیم الدین بلا سند و صحت کے عند المحدثین قابل حجت نہیں ہو سکتیں جبکہ ائمہ محدثین رحمہم اللہ نے ان پر حکم ضعف اور موضوعیت کا دیا ہے۔ چنانچہ فوائد المجموعہ فی احادیث الموضوعہ ص۴۲ میں مرقوم ہے۔

حدیث من زار قبری وجبت لہ شفاعتی۔

قال فی المقاصد ان ابن خزیمۃ اشار الی تضعیفہ ورواہ البیہقی بلفظ کمن زارنی فی حیاتی وضعفہ وروی من زار قبری کنت لہ شفیعا قال النووی انہ موضوع لا اصل لہ قالہ السیوطی فی الذیل وکذا ما روی بلفظ لم یزرنی فقد جفانی فانہ قال الصغانی ایضا ھو موضوع وکذا قال الزرکشی و ابن الجوزی۔

نیز روایت ص۳ میں مسلمہ بن سالم الجہنی اور عبد اللہ بن عمر العمری واقع ہیں۔ فاما مسلمۃ بن سالم الجہنی البصری فقال ابو داؤد السجستانی انہ لیس بثقۃ نص علیہ الحافظ ابن حجر فی اللسان واما عبد اللہ بن عمر العمری فقال الترمذی فی جامعہ انہ لیس بالقوی عند اھل الحدیث وقال احمد کان یزید فی الاسانید ویخالف وکان یحیی بن سعید یضعفہ وقال عبد اللہ بن علی بن المدینی عن ابیہ ضعیف وقال یعقوب بن شیبۃ فی حدیث اضطراب وقال النسائی ضعیف الحدیث کذا فی تہذیب الکمال وغیرہ من کتب اسماء الرجال۔

اور حدیث ۴ میں حسن بن الطیب اور حفص بن سلیمان واقع ہیں۔ فاما حسن بن الطیب فقال البرقانی انہ ذاھب الحدیث وقال الدارقطنی لا یساوی شیئا حدث بما لا یسمع وعن مطین انہ کذاب واما حفص بن سلیمان فکان واھیا فی الحدیث وقال عبد اللہ بن احمد عن ابیہ انہ متروک الحدیث وقال ابن معین لیس بثقۃ وقال البخاری ترکوہ وقال ابو خثیم متروک لا یحتج بہ وقال ابن خراش کذاب یضع الحدیث کذا فی میزان الاعتدال للامام الذہبی انتہی صواعق ص۳۵ وقال الحافظ ابن الحجر عسقلانی اکثر متون ھذا الاحادیث موضوعۃ۔ کذا فی ھدایۃ السائل الی ادلۃ المسائل ص۴۰۳ مع التفصیل فمن شاء فلیراجع۔"

پھر جبکہ باوجود صحاح خصوصاً صحیح بخاری و صحیح مسلم اور موطا امام مالک کتب طبقہ اول کی احادیث صحیحہ لاتشد الرحال کے جن میں سفر مدینہ طیبہ مسجد نبوی کی زیارت کا فرمان ہے ان کو چھوڑ کر روایات ضعیفہ موضوعہ جن کو ائمہ محدثین حاملان دین نقادان فن حدیث نے ضعیف و موضوع قرار دیا ہے استدلال میں لانا محض مولوی نعیم الدین کی بددیانتی اور تعصب اہل حق ائمہ سے عناد کا باعث ہے۔ (باقی)

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

تعاقب اخبار اہلحدیث ۲ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ میں آپ کا فتویٰ زکوٰۃ در تعمیر مساجد درج ہے۔ لہٰذا عرض ہے کہ مصرف زکوٰۃ حضرت کے زمانہ میں یا خلفاء الراشدین کے زمانہ میں مساجد پر صرف کر دینا ثابت مدلل فرماویں کہ کسی اصحاب کرام نے مسجد پر زکوٰۃ خرچ کی تھی یا نہیں اگر ان دونو زمانوں کے سوا مصرف زکوٰۃ مساجد پر نہیں خرچ ہوئی تو آپ کا فتوے زکوٰۃ مسجد پر صرف کرنا خلاف حدیث ہے۔ (الراقم حافظ عبدالحی اہلحدیث از ٹوہانہ ضلع حصار۔ خریدار اہلحدیث)

جواب تعاقب میں نے عربیت کے قواعد سے آیت کے معنے کئے ہیں اور حوالہ بھی مذہب محدثین کا دیا ہے۔ اس سے زیادہ کی ضرورت نہیں۔ ہاں سائل کو شائد یہ خبر نہیں کہ اس کے اس فقرے (خلاف حدیث ہے) کے کیا معنے ہیں۔ خلاف حدیث وہ بات ہوتی ہے جو حکم حدیث کی نقیض ہو یعنی حدیث ایک حکم بتائے اور یہ اس کو توڑے۔ ایسا ہے تو آپ وہ حدیث پیش کریں جس میں مذکور ہو کہ زکوٰۃ مسجد پر نہ لگائی جائے۔ پھر کہا جائے گا کہ میرا فتویٰ حدیث کے خلاف ہے۔ اس صورت میں میں رجوع کروں گا۔ لیکن جو صورت یہاں ہے وہ حدیث کے خلاف نہیں۔ اللہ اعلم۔

س ۱۶۰ } زید اور بکر دو چچا زاد بھائی ہیں دونوں کی شادیاں ہوچکی ہیں اور ہر دو کے ہاں ایک دو اولادیں بھی ہیں۔ زید چھوٹا ہے اور بکر بڑا۔ بکر کے ایک دو اور بھی بھائی ہیں لیکن زید اپنے باپ کا اکلوتا بیٹا ہے۔ اوائل عمر میں لوگوں نے بکر کی .... بابت زید پر تہمت لگائی جس کے باعث زید اور بکر کے درمیان ناراضگی پیدا ہو کر بول چال بند ہوگئی چونکہ بکر کا والد زندہ ہے اور وہ اپنے لڑکوں کو ساتھ لیکر بول چال اور لینا دینا بند کر بیٹھا۔ بعد چند سال کے زید اور بکر اور بکر کی اولاد آپس میں راضی ہو گئے صرف بکر کا باپ اور اس کا ایک لڑکا ناراضگی پر قائم رہے جس کو عرصہ قریباً پندرہ سال گزر چکا ہے اب زید چاہتا ہے کہ ناراضگی کو ختم کر دیا جاوے اور از روئے شریعت زید کو معافی دیکر آپس میں راضی ہو جاویں۔ لیکن بکر کا باپ اور اس کا بھائی نہیں مانتے۔ حالانکہ گاؤں کے بہت آدمی کوشش کر چکے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ زید شریعت کے ماتحت خدا تعالیٰ کی سزا کا مستوجب ہے کہ نہیں؟

(عبدالعزیز اہلحدیث از کوٹلی لوہاراں مغربی)

ج ۱۶۰ } حدیث شریف میں آیا ہے روٹھنے والوں میں سے جو سلام کر دے وہ بری ہے۔ جو سلام کو نہ مانے وہ قصوروار ہے۔

(ارواضل غریب فنڈ)

س ۱۶۱ } ایک دیہات کے مسلمانوں نے بماتحت سردار قوم پابندی نماز کی آپس میں بندش کی۔ منجانب پنچائت تارک نماز اور بلا عذر مسجد میں آکر نماز نہ پڑھنے والوں پر فی وقت ۱/- جرمانہ مقرر کیا گیا تاکہ حتی الوسع لوگ ترک صلوٰۃ کے مرتکب نہ ہوں۔ بعد میں معلوم ہوا کہ زید بالقصد مسجد میں بعض وقت کی نماز نہیں پڑھتا اور نماز جمعہ بھی دوسری بستی میں جاکر پڑھتا ہے اور امام پر خود تراشیدہ الزام لگاتا ہے۔ اتفاق سے ایک روز مجمع عام میں بموجودگی صاحب سردار زید سے اس کی گفتگو نکل آئی تو زید نے حد درجہ جسارت و بیباکی سے نہایت پر زور لہجے میں کہا کہ میرے نزدیک گھر میں نماز پڑھنا مسجد کے نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔" مگر زید سے جب اس کی دلیل پوچھی گئی تو صاف لفظوں میں جواب دیا کہ "چونکہ میں نے گھر میں بعض وقتوں کی نماز پڑھنے کی منت مانی ہے اس لئے گھر میں ادا کرتا ہوں۔" زید کی اس قسم کی الٹ پھیر اور لایعنی باتیں سن کر اور شریعت غرا کی تحقیر و تضحیک دیکھ کر سردار صاحب برداشت نہ کر سکے مارے غصے کے مجمع سے اٹھ کر چلے گئے۔ مگر بجائے اس کے کہ زید پر سردار صاحب کے اس معنوی ناراضگی کا کچھ مفید اثر ہوتا حد درجہ مضر ہوا اور دن دونی رات چوگنی سرکشی و جسارت اور بیباکی بڑھ کر خود جماعت میں ایک خلفشار پیدا ہوگیا۔ آخرش جماعت کے کارکن افراد نے محسوس کیا کہ اگر زید کی باتوں اور ناشائستہ حرکتوں کا جلد از جلد کوئی قطعی فیصلہ نہ کیا گیا تو مرض متعدی اور جراثیم متجاوز ہوجائینگے۔ چنانچہ ہفتہ کے اندر ہی باقاعدہ کمیٹی بیٹھی اور زید سے باز پرس ہوئی تو آج زید نے ایک دوسرا پہلو اختیار کرتے ہوئے یہ جواب دیا۔ "چونکہ امام صاحب نے اپنے خطبہ جمعہ میں یہ بیان کیا ہے کہ تارک جماعت کافر ہے اور خود ترک جماعت کر کے گھر ہی میں نماز پڑھتے ہیں اس لئے میں بھی پڑھتا ہوں نیز ان حرکتوں سے مری غرض یہ بھی ہے کہ امام صاحب کے قول و فعل کی بھی باز پرس کی جائے۔" ہاں یہ بھی واضح رہے کہ زید کے ان ہر دو اتہام ماسبق کی نہ جماعت کے کسی فرد نے تصدیق کی اور نہ خود امام صاحب اسکے قائل ہوئے کہ تارک نماز جماعت کافر ہے اور نہ ہی خطبہ جمعہ میں انہوں نے یہ بیان کیا اور نہ امام صاحب کا گھر میں نماز پڑھنا ثابت ہو سکا۔ لہٰذا پنچائت کی طرف سے زید کو پانچ روپے جرمانہ اور پانچ جوتے سزا کا حکم صادر کیا گیا۔ جوتے تو فوراً ہی لگا دیئے گئے لیکن جب روپیہ طلب کیا گیا تو زید نے انتہائی سرکشی میں جواب دیا کہ "ہم جرمانہ ہرگز نہیں دینگے پنچائت جو کچھ کر سکتے کر لے وغیرہ"۔ حتیٰ کہ زید کے ایک عزیز نے معاملہ رفع دفع کرنے کے خیال سے یہاں تک ایثار کرتے ہوئے کہا کہ اگر زید نہ دے تو ہم اس کی عوض اپنے پاس سے ۵ روپے جرمانہ ادا کر دیں۔ مگر اس پر بھی باوجود انتہائی افہام و تفہیم اور ہر طرح کے نشیب و فراز دکھلانے کے جب کسی طرح راضی نہ ہوا تو جماعت نے زید سے ترک موالات کا اعلان کر دیا۔ اور یہاں کی جماعت کا ہمیشہ سے یہی دستور ہے کہ جب مجرم کسی طرح قابو میں نہیں آتا تو اسے اسیطرح قابو میں لایا جاتا ہے۔ لہٰذا فی الحال اصلی وصحیح واقعات کا لب لباب اور خلاصہ پیش خدمت کر کے سوال ہے کہ پنچائت کا فعل مذکورہ و کاروائی قابل ملامت و ظلم ہے یا زید کی حرکتیں مذموم و قابل سزا ہیں؟

ج ۱۶۱ } زید نے ابتدا میں سرداری تسلیم کی

متفرقات

"قادیانی مذہب" حیدرآباد دکن میں جو قادیانی تحریک کی مخالفت جاری ہے اس کا ثبوت اس کتاب کی اشاعت سے ملتا ہے کہ یہ تیسری بار طبع ہوئی ہے۔ ہر طبع میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ تیسری مرتبہ صفحات ۶۰۰ تک پہنچ گئے ہیں ہر قسم کے معلومات کا ذخیرہ ہے۔ زبان شستہ۔ لکھائی چھپائی، کاغذ اچھا۔ قیمت ۲/۔ ملنے کا پتہ۔ کمال احمد فاروقی بیت السلام حیدرآباد دکن۔

احکام زوجیت نکاح وغیرہ کے مسائل۔ بیوی، خاوند کے حقوق کا ذکر آسان اور شستہ الفاظ میں۔ قیمت ۱/۔ پتہ۔ مولوی عبداللہ صاحب مستری امرتسر شریف گنج۔

زلازل ہندوستان اور متنبی قادیان زلزلہ کا سبب ترک جہاد ہے جو قادیانی نے منسوخ کیا حوالجات مرزا پر بحث۔ قیمت ۶ پائی۔ پتہ مذکور۔

مکرر یاددہانی ذیل میں جن خریداروں کے نمبر خریداری درج ہیں ان میں جن کی قیمت ۲۵ جولائی تک وصول نہ ہوگی یا مہلت و انکار وغیرہ کی اطلاع موصول نہ ہوگی ان کے نام ۲۷ جولائی کا پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔ جس کا وصول کرنا ان کا اخلاقی فرض ہوگا

ضروری نوٹ اگر کوئی صاحب گھر پر موجود نہ ہوں یا وی پی وصول نہ کر سکتے ہوں تو وہ مہربانی کر کے وی پی کا اطلاعی کاغذ ضرور وصول کرلیں۔ اس طرح وی پی ایک ہفتہ تک ڈاک خانہ میں امانت رہ سکتا ہے۔ بصورت وی پی واپس کر دینے سے بدرجہا بہتر ہے

وی پی واپس نہ کریں کیونکہ فی وی پی ۳/ نہیں رجسٹری دفتر کی گرہ سے خرچ ہوتا ہے جو بصورت واپسی دفتر کو نقصان عظیم کا باعث ہوتا ہے۔

۸۱۳ - ۸۸۷ - ۲۵۳۹ - ۲۸۵۹ - ۳۱۵۷
۳۲۹۰ - ۳۶۰۹ - ۳۴۳۶ - ۴۳۲۲ - ۴۵۲۵
۵۳۲۰ - ۵۵۹۱ - ۱۳۳۶ - ۶۳۴۲۔

۶۵۴۵ - ۶۹۲۴ - ۷۴۳۶ - ۷۴۵۳ -
۷۴۶۰ - ۷۸۷۴ - ۸۰۰۳ - ۸۳۵۷ - ۸۳۶۲ -
۸۴۸۰ - ۸۵۱۸ - ۸۵۳۶ - ۸۵۴۷ - ۸۵۷۸ -
۸۹۷۰ - ۹۰۱۱ - ۹۰۱۹ - ۹۰۶۸ - ۹۲۴۲ -
۹۴۴۸ - ۹۴۶۹ - ۹۸۶۱ - ۹۸۹۰ - ۹۹۰۸ -
۹۹۶۷ - ۹۹۹۱ - ۱۰۱۴۸ - ۱۰۲۲۹ - ۱۰۲۳۷ -
۱۰۳۴۵ - ۱۰۴۱۴ - ۱۰۵۳۰ - ۱۰۵۴۴ - ۱۰۶۲۹ -
۱۰۶۵۹ - ۱۰۶۷۹ - ۱۰۶۸۰ - ۱۰۶۸۲ - ۱۰۷۵۲ -
۱۰۸۸۴ - ۱۰۸۹۶ - ۱۰۹۰۱ - ۱۰۹۰۵ - ۱۰۹۴۳ -
۱۰۹۷۱ - ۱۰۹۷۳ - ۱۰۹۹۲ - ۱۱۰۹۳ - ۱۱۱۴۲ -
۱۱۱۸۵ - ۱۱۱۹۹ - ۱۱۲۰۱ - ۱۱۲۰۵ - ۱۱۲۶۰ -
۱۱۳۱۲ - ۱۱۴۰۵ - ۱۱۴۲۷ - ۱۱۴۳۴ - ۱۱۴۳۹ -
۱۱۵۳۴ - ۱۱۵۹۰ - ۱۱۶۰۲ - ۱۱۶۰۳ - ۱۱۶۳۲ -
۱۱۶۵۵ - ۱۱۶۶۰ - ۱۱۶۶۱ - ۱۱۶۶۷ - ۱۱۶۶۸ -
۱۱۶۷۳ - ۱۱۶۷۴ - ۱۱۶۸۰ - ۱۱۶۸۹ - ۱۱۶۹۰ -
۱۱۶۹۱ - ۱۱۶۹۶ - ۱۱۶۹۸ - ۱۱۶۹۹ - ۱۱۷۰۶ -
۱۱۷۳۴ - ۱۱۷۵۶ - ۱۱۷۵۸ - ۱۱۷۵۹ - ۱۱۸۰۱ -
۱۱۸۰۳ - ۱۱۸۸۲ -

جنازہ غائب بتاریخ ۳ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ بروز جمعہ مولی مسجد علیگڈھ میں لارڈ ہیڈلے فاروق اور مولوی عبدالغفور غزنوی مرحومین کی نماز جنازہ غائبانہ جملہ حاضرین نے ادا کی۔ (مولانا حاجی) یونس خان دتاولی۔ از علیگڈھ۔

انتقال پر ملال یہ خبر نہایت ہی رنج و افسوس سے سنی جائے گی کہ مولانا مولوی محمد امیرالدین صاحب جوگلے متوطن بھلہ ریاست جنجیرہ ضلع قلابہ نے ۵ جولائی ۱۹۳۵ء بروز جمعہ بوقت پانچ بجے صبح داعی اجل کو لبیک فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ عنایت کرے اور ان کے متعلقین و پسماندوں کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔ (جماعت المسلمین بھلہ)

نظام مساجد مسجدوں کو آباد کرنا ایمان کی علامت ہے اس لئے مسجد پر جو پیسہ خرچ ہو وہ سب خرچوں سے افضل ہے۔ رامپور (یو۔پی)

سے ایک صاحب (صولت علی) کو خدا نے توفیق بخشی ہے کہ بذریعہ تحریرات مسلمانوں کو ترغیب دیتے ہیں کہ ہر مسلمان مسجد محلہ میں کچھ نہ کچھ چندہ دیا کرے۔ چندہ نہ دے سکے تو کوئی نہ کوئی خدمت کرے۔ اس امر خاص کے لئے خط و کتابت پتہ ذیل پر ہو۔

صولت علی صاحب گھیر قلندر خان رامپور (یو۔پی)

تلاش کتب صحاح ستہ مترجمہ مولوی وحیدالزمان صاحب مرحوم کی مجھے ضرورت ہے لہذا ناظرین میں سے کوئی صاحب پتہ ذیل پر مطلع فرما دیں کہ یہ کتابیں کہاں سے دستیاب ہو سکتی ہیں ممنون ہونگا۔

حاجی محمد عمر محمد ظہور سلک مرچنٹ صدر بازار مئو ناتھ بھنجن ضلع اعظم گڈھ۔

ضروری اعلان ہمارے ایک دوست جو نوجوان ہونہار عالم ہیں۔ درسیات میں نہایت بہتر استعداد و صلاحیت رکھتے ہیں۔ تفسیر، حدیث، ادب، منطق وغیرہ کا اچھی طرح درس دے سکتے ہیں۔ عربی و اردو تقریر میں بھی اچھی مہارت ہے۔ اس کے علاوہ ابتدائی انگریزی حساب، تاریخ وغیرہ کی تعلیم بھی دے سکتے ہیں۔

جن صاحبان کو ایسے نوجوان ہونہار عالم کی خدمات درکار ہوں وہ جلد سے جلد پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں (نوٹ) جہاں سے پہلے طلبی آئے گی اس جگہ کو ترجیح دی جائے گی۔

پتہ:۔ معرفت ایڈیٹر رسالہ "سلفیہ" لہریا سرائے دربھنگہ

انجمن تعلیم الاسلام گلہ مہاراں ضلع سیالکوٹ کا نانواں جلسہ بتاریخ ۲۶-۲۷ جولائی ۱۹۳۵ء منعقد ہوگا جس میں علمائے کرام تشریف لاکر عوام الناس کو مواعظ حسنہ سے مستفیض فرمائیں گے اور اسلام کی خوبیاں اور اتباع سنت کی ترغیب اور اتفاق و اتحاد کی تعلیم اور ناجائز رسوم کی خرابیاں اور مرزا صاحب قادیانی کے حالات بیان کئے جائیں گے۔ لہذا درخواست ہے کہ جلسہ میں شریک ہو کر مذہبی اور اخلاقی فیض حاصل کریں۔ الداعی الی الخیر حکیم اسحق سیکرٹری انجمن تعلیم الاسلام گلہ مہاراں ریلوے سٹیشن بدو ملہی ضلع سیالکوٹ۔ (عدم داخل اشاعت فنڈ)

ضمیمہ پاکٹ بک۔ مرزائیت کی تردید میں اکمل (۳۴ء) نہایت اعلیٰ کتاب ہے۔ قیمت ۸/ علاوہ محصول (ثنائی امرتسر)

ملکی مطلع

ہندوستان کا آیندہ سیاسی مطلع

آج ہندوستان میں آیندہ سیاسیات کا نقشہ بڑے غور سے دیکھا جاتا ہے۔ باوجود اس کے ہندوستانی لیڈر آپس میں سخت مختلف ہیں۔ ایک گروہ آیندہ اصلاحات کو جو ۱۹۳۶ء میں جاری ہونے والی ہیں بہمہ وجوہ قبول کرنے کو تیار ہے یہ گروہ جمہور امت مسلمہ کا ہے۔ دوسرا گروہ کانگرس کا ہے جو بعض حصے میں راضی ہے اور بعض میں ناراض۔ مثلاً اختیارات جو ملیں گے ان کو تو کانگرس قبول کرتی ہے لیکن فرقہ داری حصہ رسدی کو نہیں مانتی تاہم خاموش ہے۔ تیسرا گروہ سکھوں کا ہے جنہوں نے اعلان کیا ہوا ہے کہ ہم کبھی اس فرقہ داری تقسیم کو نہ مانیں گے بلکہ ایک لاکھ خالصہ اس پر قربان کر دیں گے۔

باوجود اس کے ہر گروہ اپنی اپنی جگہ پر قبضہ کرنے کو تیار ہے۔ اندر ہی اندر کوششیں ہو رہی ہیں۔ کسی کی کوشش ممبر بننے کی ہے کسی کی وزارت سنبھالنے کی، کسی کو کوئی عہدہ لینے کا شوق ہے۔ ہمارا یقین ہے کہ نئی سکیم کی مخالفت خواہ کتنی ہی کی جائے تاہم یہ چل جائے گی۔ آخر کار حکومت کا منشا پورا ہو جائیگا

مقام حیرت ہے کہ ہندوستانیوں کو فرقہ واری مفاد کا جتنا خیال رہتا ہے اتنا ملک کا خیال نہیں ہوتا حالانکہ ملکی فائدے میں سب کا فائدہ ہے۔ ہندوستانی رہنماؤں اور پبلک پر شیخ سعدی مرحوم کی نصیحت کب اثر کرے گی جو فرما گئے ہیں ؎

دولت ہمہ ز اتفاق خیزد
بے دولتی از نفاق خیزد

سرکاری اعلان

گزشتہ چند یوم سے حکومت مسلمانوں اور سکھوں سے گفت و شنید کرتی رہی ہے تاکہ شہید گنج کی مسجد کے متعلق کوئی ایسا تصفیہ ہو سکے جو طرفین کے لئے باعزت ہو۔ مسلمانوں اور سکھوں کے ارکان وفد سے اس مسئلہ کے قانونی پہلو کے متعلق کامل طور پر بحث و تمحیص ہوئی۔ واقعات یہ ہیں کہ متذکرہ بالا عمارت قریباً ۲۰۰ سال سے سکھوں کے قبضہ میں چلی آتی ہے اور مقدمہ بازی کے بعد جس کی ابتدا ۱۸۵۰ء میں ہوئی اس مسجد کے متعلق سکھوں کے دیوانی حقوق کی گوردوارہ ٹریبونل نے ۱۹۳۰ء میں آخری تصدیق کر دی۔ ٹریبونل کے فیصلہ کے خلاف مسلمانوں نے کوئی اپیل دائر نہ کی۔ اس قانونی پہلو کے پیش نظر حکومت کی طرف سے سکھوں سے یہ اقرار لینے کی کوششیں کی گئیں کہ وہ اپنے حقوق کو ایسے طریق پر استعمال نہیں کریں گے جس سے مسلمانوں کے مذہبی احساسات کو صدمہ پہنچے اس مسئلہ کے مختلف امکانی حل طرفین کے سامنے علیحدہ علیحدہ معرض بحث میں لائے گئے اور سکھ لیڈروں کی طرف سے حکومت کو یہ جتایا گیا کہ انہدام کے حق میں یا خلاف کم از کم اس وقت تک کوئی قطعی فیصلہ نہیں کیا جائے گا جب تک کہ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کا اجلاس نہ ہو لے جو ۸ جولائی کو قرار پایا تھا۔ اگرچہ حکومت کو ابھی ان حالات کا علم نہیں جن میں مسجد کو منہدم کرنے کا یکایک فیصلہ کیا گیا لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سکھ لیڈروں کا اپنے زیادہ انتہا پسند پیروؤں پر قابو بتدریج زائل ہو رہا تھا کہ ۲ جولائی کی شام کو شاہ عالمی دروازہ کے قریب ایک سکھ کی لاش پائے جانے کی اطلاع ملی۔ اگرچہ فی الواقعہ پوسٹ مارٹم معائنہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ فرض کرنے کی کوئی وجہ نہیں کہ اس شخص کی موت تشدد سے واقع ہوئی۔ لیکن عام سکھوں نے اسے ایک واردات قتل سمجھ لیا اور جوش بہت بڑھ گیا۔ فوری اسباب خواہ کچھ ہی ہوں۔ مسجد کا انہدام ۸ جولائی کو علی الصبح شروع ہو گیا۔ حکومت کو سخت افسوس ہے کہ سکھوں نے ایسے اچانک طور پر کارروائی کرنا مناسب سمجھا جس سے تصفیہ کے تمام مواقع جاتے رہے۔ اور ایک بہت نازک صورت حالات پیدا ہو گئی۔ فرقہ وارانہ فساد کے خطرہ کو کم کرنے کے لئے وسیع پیمانہ پر احتیاطی تدابیر کا انتظام کیا گیا ہے اور حکومت تمام فریقوں سے اپیل کرتی ہے کہ وہ فضا میں سکون قائم رکھنے میں مدد دیں۔

فضل الٰہی ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات پنجاب
لاہور ۸- جولائی ۱۹۳۵ء

اسلام اور سیاست

(بقلم مولوی ابومسعود محمد داؤد صاحب از مدرسہ شکراوہ)
(گذشتہ سے پیوستہ)

عبادات اسلامی میں سیاسی اشارات یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اسلام نے ہر جائز ترقی کو مذہبی رنگ دیا ہے اور ہر مذہبی انسان کو ترقیات کا پیکر بنا کر اس میں عمل و سعی کی روح پھونک دی ہے پس جو شخص جتنا زیادہ مذہبی ہوگا وہ اتنا ہی زیادہ دینی و دنیوی ترقیات کے حصول میں کوشاں رہے گا۔ دولت کمائے گا، زراعت کریگا، تجارت کے لئے ملک ملک کی سیر کریگا تاکہ حلال روزی حاصل کر کے اپنا اور اپنے اہل و عیال و متعلقین کا پیٹ بھرے اور حرام سے بچ کر مذہب کی خوشنودی حاصل کرے۔ وہ دولت خود خرچ کرے گا تاکہ اس کو اللہ کے راستے میں زکوٰۃ خرچ کرنے اسلام کو پھیلانے کے لئے دولت کو صرف کرنے کا بہترین موقع مل سکے اور اس طرح وہ اپنے خدا کو راضی کر سکے وہ تاج و تخت کے لئے جدوجہد کرے گا تاکہ عدل و انصاف کی روشنی سے روئے زمین پر اجالا کر دے اور ظلم و استبداد کو نیست و نابود کر دے وہ مردانہ وار میدان مقابلہ میں شیروں کے سے ہاتھ دکھلائیگا تاکہ کمزوروں کی اعانت و حمایت میں اس کی قیمتی طاقت صرف ہو اور باری تعالیٰ اس سے خوش ہو سکیں

ahmadimuslim.de

الغرض اسلام اور ترقی دونوں چیزیں لازم ملزوم ہیں مگر اکثر کوتاہ بین نظریں اب تک اسلام کے حقیقی فلسفہ کو سمجھنے سے قاصر رہی ہیں اور بدقسمتی سے خود ملت اسلامیہ کی اکثریت نے بھی اسلام کو ایک مراسم کا مجموعہ سمجھ لیا ہے اسی وجہ سے اسلام کی بابت ایسے خام خیالات دماغوں میں پیدا کر لئے گئے ہیں۔

عمارت اسلامی کے عظیم الشان قلعہ میں داخلہ کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کا پڑھنا اور اس پر عمل پیرا ہونا ہے۔ اس کلمہ شریف میں انسان کو یہ دعوت دی گئی ہے کہ وہ دنیا کو، اہل دنیا کو، اسباب دنیا کو، جبارین و طواغیت کو، ظلم و استبداد کو، غرض جملہ معبودان باطلہ کو ٹھکرا کر محض ایک شہنشاہ حقیقی کی حکومت و سلطنت کا تصور اپنے دل و دماغ میں قائم کرلے اور کسی ظالم و جابر انسان کا تغلب کسی فرعون صفت بادشاہ کی ظاہری شان و شوکت اس کے پائے ثبات میں لغزش نہ پیدا کر سکے اس کلمہ شریف کا پڑھنے والا کسی نمرود صفت بادشاہ کی ظاہری شان و شوکت سے مرعوب نہیں ہو سکتا نہ وہ جور و استبداد کے سامنے گردن جھکا سکتا ہے نہ کسی ظالم کی حمایت پر آمادہ ہو سکتا ہے۔ اس کو ہر چہار اطراف عالم میں خدائی حکومت الٰہی تسلط نظر آنا چاہئے۔ اور مادی طاقتیں طاغوتانہ تدبیریں استبداد پسند تجویزیں عدل و انصاف کے خلاف حرکتیں حکومت الٰہی کے خلاف سازشیں اس کی آنکھوں میں نقش بر آب کے مانند ہونی چاہئیں۔ جب تک آسمان کے نیچے یہ کلمہ شریف پڑھا جائے گا کوئی طاقتور سے طاقتور جبار و قہار حکومت آرام کی نیند نہیں ہو سکتی۔ یہ دشمنانِ شاہنشاہ حقیقی کے لئے ایک کاری ضرب ہے جس کی چوٹ ہمیشہ انکے سرکش دلوں پر کھٹکتی رہی اور کھٹک رہی ہے اور کھٹکتی رہے گی انشاء اللہ۔

قرونِ اولیٰ کے مسلمان جنہوں نے صحیح طور پر درس توحید لیا اپنی ترقیات کی زندہ جاوید داستانیں تاریخ کے اوراق کی زینت بنا گئے جن کی کامیابیوں پر دنیا رشک کر رہی ہے اور مادہ پرست غافل انسان ان کو حیرت زدہ نظروں سے دیکھ رہا ہے وہ مسلمان نہایت بے بسی و بے کسی کی حالت میں بے سروسامان بغیر تیر و تفنگ و اتواپ و عساکر عرب کے خشک و قحط زدہ ریگستان سے ایک دولتِ ایمان و سرمایہ وحدت لیکر اُٹھے اور عنایت ایزدی سے دشت و بیابان، کوہ و سمندروں سے پار ہوتے چلے گئے اسی عاجزانہ حالت میں انہوں نے کسریٰ و قیصر کے تخت الٹ دیئے بڑی بڑی مستحکم حکومتوں کے نام و نشان مٹا دیئے اور ظالمین و جبارین کے بیڑے غرق کر دئیے۔ ساری روئے زمین پر ایک انقلاب عظیم بپا کر کے مشرق و مغرب شمال و جنوب ہر چہار اطراف عالم کو انوار الٰہی کی تجلیات سے منور کر گئے دنیا کی کوئی طاقت ان کے راستے میں حائل نہ ہو سکی۔ یہاں تک جو کچھ عرض کیا گیا یہ کلمہ طیبہ کے پہلے جز کی ایک مختصر سی تشریح ہے۔ دوسرا جز محمد رسول اللّٰہ (صلعم) ہے چونکہ طبع انسانی اس کی متلاشی ہے کہ دنیا میں اس کا کوئی صحیح مرکز ہو جس کی طرف وہ رجوع کر کے نمائش گاہ عالم کی تنگ و دو میں اپنی جولانی دکھلائے اس لئے اس دوسرے حصے میں اس حقیقت کبریٰ پر سے پردہ اٹھا دیا گیا کہ دنیا میں اختتام عالم تک نوع انسان کی اگر صحیح طور پر کوئی شخص رہنمائی کر سکتا ہے تو وہ صرف محمد عربی کی ذات پاک ہے (صلی اللّٰہ علیہ وسلم) جو خدا کا فرستادہ اور دنیا و عقبیٰ کی جملہ ترقیات کا حامل ہے۔ جو کامیابی کا زینہ، عدل و انصاف کا مجسمہ، الٰہی حکومت کا صدرِ اعظم ہے۔ جو انسان کے لئے صحیح مرکز بننے کی پوری پوری قابلیت رکھتا ہے۔ جو ہر قوم ہر ملک ہر ملت کے لئے ایک مکمل نمونہ بن کر آیا ہے۔ جو درویشوں کو درویشی کے صحیح اصول سکھلاتا ہے جو بادشاہوں کو آئین سلطنت کی تعلیم دیتا ہے۔ جو مساوات کا علمبردار اخوت و محبت و اشتراکیت کا منادی ہے۔ جو سرمایہ داروں کا ناصح اور مزدوروں کا سچا حامی ہے۔ جو ایک عابد زاہد صوفی صافی باخدا درویش کے درویشانہ لباس میں شاہان عالم کو حکومت الٰہی کے تسلیم کرنے کی دعوت دیتا ہے اور عملی طور پر یہ ثابت کر دکھاتا ہے کہ انسان اگر خدائی حکومت کے زیر سایہ غلامانہ زندگی بسر کرے تو وہ اشرف المخلوقات ہے اگر اس سچی حکومت سے بغاوت کرے تو وہ ذلیل ترین مخلوق ہے۔ الغرض اس راہ نمائے اعظم پیغمبر معظم صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے بنی نوع انسان کو ایک ایسے راستے کی طرف بلایا جو یقیناً کامیابی کا واحد راستہ ہے اس وجہ سے کلمہ طیبہ کا یہ حصہ بھی اسلام میں ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔

نماز پنجگانہ اور سیاسی اشارات

حکومت الٰہی اور اس کے برگزیدہ ڈکٹیٹر کی صدارت تسلیم کرنے کے بعد اب عملی پریکٹس شروع ہو جاتی ہے۔ اسلام نے اس حقیقت کو پہلی دفعہ ہی جانچ لیا تھا کہ انسان کی ترقی کا راستہ اس کی اجتماعی قوت ہی کا نام ہے۔ ہر کامیابی اسی وقت نصیب ہو سکتی ہے جب سارے انسان اتحاد و عمل کے پیکر بن جائیں اسی بنا پر نماز پنجگانہ باجماعت کا سلسلہ مقرر کیا گیا۔

دیکھئے! نماز فرض کے واسطے مسجد میں حاضری دینے اور مسلمانوں کو اس خاص جلسہ میں پانچوں وقت شمولیت کرنے اور ایک مقررہ وقت میں ایک ہی لکیر کے فقیر بن کر کھڑے ہونے اور پھر ایک ہی امام کی اقتدا میں ساری نماز کو ختم کرنے کے متعلق کس شدو مد سے احکامات صادر کئے گئے اور خلاف کرنے والوں کے لئے مختلف آرڈی ننسوں کا اجراء کیا گیا اور اس پر اس سختی سے عمل کرایا گیا کہ باوجود ایک مدت مدید گزر جانے اور اس مادی دنیا کے ترقی پذیر ہونے کے ابھی تک اسلامی نماز و جماعت میں وہی شان نظر آتی ہے۔ یہ وہ منظم اجلاس ہے جو ہر مسجد میں جہاں دو چار مسلمان بھی آباد ہیں خواہ انکی سکونت زمین کے کسی کونے پر ہو پانچوں وقت لازماً منعقد ہوتا ہے۔

(باقی)

مسلمانوں کا دور جدید اور ہندوستان کا مستقبل
قیمت ۸؎۔ ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

مومیائی

ﷲ / ۵

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث"
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔
ابتدائی سل ودق۔ دمہ، کھانسی، ریزش، کمزوری سینہ
کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔
بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا سی
اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے
دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ....
کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ
کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ
جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا
ہے۔ مرد، عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں
مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے
ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے
کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۱۲؍
آدھپاؤ ۳؍ پاؤ بھر ۵؍ مع محصول ڈاک۔ ممالک
غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔

تازہ ترین شہادات

جناب عبدالرحیم صاحب ریونیو انسپکٹر و منگل: آپ
نے جو مومیائی پیشتر روانہ کی تھی اس سے فائدہ نظر آیا۔ ایک
چھٹانک اور روانہ فرمائیے" (یکم جون ۱۹۳۵ء)
جناب شیخ چھوٹن صاحب دانا پور "میں نے کئی
حکیموں سے علاج کرایا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا اور
آپ کی مومیائی دو روز کھائی تو خدا کے فضل سے اب
مجھ کو آرام کی صورت ہے۔ اب ایک چھٹانک شیخ
عظیم بخش صاحب کے نام بھیجدیں" (۲۲۔ جون ۱۹۳۵ء)
جناب محمد اسحاق صاحب آرہ۔ میں نے آپکی مومیائی
کئی آدمیوں کو منگا کر دی بہت فائدہ ہوا۔ ایک چھٹانک
منشی میاں صاحب کے نام بھیجدیں" (۲۸ جون ۱۹۳۵ء)
منگانے کا پتہ:۔ حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر
دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

کوی ونود وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید موجد امرت دھارا کی تیار کردہ

موتی پاک (رجسٹرڈ) معجون و ایلہ

جن عورتوں کو اسقاط حمل ہو جاتا ہے ان کو جب حمل کا پتہ لگے اسی وقت اس دوائی کو شروع کر کے
اول تو کل زمانۂ حمل تک ورنہ اس ماہ کے اخیر تک جسمیں حمل گرتا ہے اس دوائی کو کھانا چاہئیے اکسیر دوائی
ہے۔ نہ صرف حفاظت حمل کرتی ہے۔ بلکہ بعدہٗ زچہ و بچہ کو کئی امراض سے محفوظ رکھتی ہے بینظیر
چیز ہے۔ ہزاروں اس سے فائدہ حاصل کر چکے ہیں۔ قیمت ایکپاؤ دس روپے آدھ پاؤ پانچ روپے
ملنے کا پتہ:۔ مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ ۲۴۲ لاہور

سرمہ نور العین

۳؍

(مصدقہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب)
کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو
صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا ہے اور
عینک سے بے پرواہ کر دیتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا
بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ ۳؍
مینیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

۲۳۶

ناظرین کرام آپ اس بات سے خوب اچھی طرح واقف ہیں
کہ موسم برسات بہت ہی خطرناک ہوتا ہے کیونکہ اس موسم
میں اگر ذرہ بھی بدپرہیزی ہو جائے یا کھانا کھانے میں ذرہ
بھی بے احتیاطی ہو جائے تو معدہ بہت ہی خراب ہو جاتا ہے
جس سے طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں مثلاً بدہضمی
درد شکم، نفخ ہو جانا کھٹے ڈکار آنا معدہ سے بدمزہ پانی بہنا
ہیضہ، اسہال، پیچش، کھانا ہضم نہ ہونا وغیرہ۔ اس لئے آپ کو
چاہئے کہ ہماری مشہور ہردلعزیز ایجاد "اکسیر ہاضمہ" کا استعمال کھانا (۴۴۵)
کھانے کے بعد ضرور کیا کریں جو آپ کو ہر طرح سے محفوظ رکھے گی۔
قیمت صرف ۸؍ فی ڈبہ۔ محصول ڈاک۔ زیادہ اشتہار پہلے پرچوں
میں ملاحظہ فرمادیں۔ جگہ تنگ ہونیسے شہادات درج نہیں کیجاتیں
پتہ:۔ اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر

قادیان میں زلزلہ برپا کر دینے والی لاجواب کتاب

حالات مرزا

۱۰ / ۱۲

یعنی

مرزائی مذہب کی اصلیت

اپنے مضمون میں بالکل انوکھی و قادیانی تحریک کیلئے
شمشیر براں ہے۔ قیمت صرف ۵؍ بیرونجات سے منگوانے
والے حضرات ۶؍ کے ٹکٹ بھیجکر منگوا سکتے ہیں۔
(پتہ) محمد اسحاق دفتر کتب خانہ حقانی امرتسر

ضرورت ہے

۳ / ۱۲

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ (گورنمنٹ ریکگنائزڈ)
کے لئے ہر قابلیت کے طلباء کی جو بجلی کا کام سیکھنا
چاہیں۔ یاد رہے کہ پنجاب، فرانٹیر، اور صوبہ دہلی میں
ماسوا سکول ہذا کے بجلی کی کوئی پرائیویٹ درسگاہ
لوکل گورنمنٹ کی منظور شدہ نہیں۔
پراسپکٹس مفت۔ (مینیجر)

غنیۃ الطالبین

یہ کتاب حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی
مشہور عالم کتاب غنیہ کا اردو ترجمہ ہے۔ حضرت
پیر صاحب کا عقیدہ بھی درج ہے۔ قیمت درجہ اول ۳؍ ۔ درجہ دوم ۲؍
منگانے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

تمام دنیا میں بےمثل ۳۹/۵۱

سفری حمائل شریف

مترجم محشی اردو کا ہدیہ ۴ روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم محشی

اردو کا ہدیہ سات روپے

ان دونو بےنظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

عبدالغفور غزنوی مالک کارخانہ

انوار الاسلام امرتسر

(۴۷۶)

ہندوستانی ممیرے کا سرمہ ۱۶/۲۵

سیاہ و سفید رجسٹرڈ ۱۶۵۷

یہ آنکھوں کی اکسیر و بےنظیر دوا ہے۔ سینکڑوں روپیہ کی دوائیں اچھے سے اچھے علاج جن بیماریوں میں فائدہ نہ دیتے تھے۔ اس سرمہ سے فائدہ ہوا۔ آنکھوں سے پانی بہنا، نگاہ کی کمزوری، رہے، لکرے، انکھ جنی، پرانی لالی، جالا، پھلی، چھیڑ، ناخونہ، ایسے سخت امراض میں چند دن لگانے سے آنکھیں بھلی چنگی معلوم ہوتی ہیں۔ دماغی محنت کرنے والوں کی گرمی جلن دور کرکے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا نگہبان ہے نمونہ ار کے ٹکٹ بھیجکر منگوالو اور آزمالو۔ قیمت فی تولہ عہ مع خوبصورت سرمہ دانی و سلائی کے عہ تولہ۔

سرمہ سفید قسم اعلیٰ سچے موتیوں و بیش قیمت ادویات سے مرکب نہایت سریع الاثر۔ قیمت عنہ روپیہ تولہ۔

نمونہ مفت منگوائیں

پتہ **منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی**

ہر خاص و عام کو اطلاع

پانچسو روپیہ کا نقد انعام

طلا نو ایجاد رجسٹرڈ

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج و کمزوری۔ جو شخص اس طلا کو بیکار ثابت کردے اس کو پانچسو روپیہ کا نقد انعام دیا جائے گا۔ یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے طیار کیا ہے جوش بجلی کے اپنا اثر دکھاتا ہے اس کا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہوجاتا ہے جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہوگئے ہوں تو فوراً اس طلاء سے فائدہ حاصل کریں۔ اس طلاسے ہزاروں مریض بفضل خدا شفایاب ہوچکے ہیں۔ اس کے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں۔ طلا کے ہمراہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی ایجاد حب مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں۔ یہ مکمل علاج ہے اس سے بہتر کوئی طلا اس مرض کے واسطے ثابت نہیں ہوا قیمت ایک بکس للعہ

پتہ:۔ ایس ایم عثمان اینڈ کو آگرہ

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سب جج درجہ اول قصور

فرم ایشر داس اننت رام بذریعہ ہنسراج پشوری مل پسران ایشر داس سکنائے پونیاں حصہ دار

بنام اسماعیل و شریف پسران نظام الدین بن کالو و مسماۃ عمری بیوہ گھلا پسر کالو اقوام جٹ سکنائے گھڑیالہ تحصیل قصور۔

دعوےٰ -/۱۳۰۰

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی اسماعیل و شریف و مسماۃ عمری مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتے ہیں اور روپوش ہیں اس لئے اشتہار ہذا بنام اسماعیل، شریف، عمری مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر اسماعیل، شریف، عمری مذکور بتاریخ ۱۲۔ اگست ۱۹۳۵ء مقام قصور حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو انکی نسبت کاروائی یکطرفہ عمل میں آویگی

آج بتاریخ ۶ جولائی ۱۹۳۵ء بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔ دستخط حاکم

مہر عدالت:

قابل مطالعہ کتب

صحابیات۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے حالات زندگی تو بہت طریق سے لوگ لکھ چکے ہیں اور بہت کچھ لوگوں کو معلوم ہیں مگر خواتین صحابیات کی طرف آج تک کسی کو توجہ نہیں ہوئی تھی۔ اس کتاب میں یہ کمی پوری کی گئی ہے کتابت طباعت کاغذ اعلےٰ۔ قیمت ۱۲؍

پیروی صحابیات۔ پنجابی نظم میں صحابہ کرام کی بیویوں کے حالات۔ قیمت ۸ر

ازواج النبیؐ۔ حضور علیہ السلام کی ازواج مطہرات کے حالات مع حسب نسب پیدائش۔ وفات کے حالات بہت عمدہ پیرایہ میں درج ہیں۔ ۸ر

سیف اللہ۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سپہ سالار اعظم کی سوانحعمری۔ قیمت ۱۲ر

الہارون۔ خلیفہ ہارون الرشید کی سلطنت کا مرقع۔ علمی چرچے۔ خاندان برمک کا عروج و زوال۔ ابو نواس درباری شاعر کے کمالات اور ناقابل تردید واقعات کا ذکر۔ قیمت ۱۲ر

المامون۔ اس کتاب کے دو حصے ہیں۔ لیکن ساتھ ساتھ پہلے حصہ میں تمہید، ترتیب خلافت، مامون الرشید کی ولادت۔ تعلیم و تربیت، ولیعہدی تخت نشینی، خانہ جنگیاں اور وفات کے حالات ہیں۔ دوسرے حصہ میں اُن مراتب کی تفصیل ہے جن سے اس عہد کے ملکی حالات اور مامون رشید کے تمام اخلاق و عادات کا اندازہ ہوسکتا ہے نیز اُن تمام کارناموں کی تفصیل ہے جن کی وجہ سے مامون رشید کا عہد علمی حیثیت سے ممتاز ہے کتابت طباعت کاغذ اعلےٰ۔ قیمت عہ

سیرۃ النعمان۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی علمی، تجارتی اور فقیہانہ زندگی، آپ کا اجتہاد، ذہن، حافظہ وغیرہ کے حالات۔ قیمت ۱۲ر

(کتابیں منگوانے کا پتہ)

منیجر اہلحدیث امرتسر

پہلے دو تین اشاعتوں میں قیمت سے غلط شائع ہوتی رہی ہے ۱۰ اصل قیمت ہے

ahmadimuslim.de

مترجم ومعریٰ قرآن شریف وحمائلیں

معجز نما متوسط قرآن شریف مترجم بدو ترجمہ مع کامل تفسیر اردو ۵۳ خوبیوں والا۔ زیر متن دو ترجمے۔ ترجمہ اول از مولانا شاہ رفیع الدین دہلویؒ اور ترجمہ دوم از مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے۔ جو کہ اغلاط وخلل لفظی سے پاک ہے۔ اس کے حاشیے پر تفسیر ہے جو وعظ ونصائح کے لئے صحیح ترین روایات کا مجموعہ ہے۔ احادیث وتفاسیر کے حوالہ سے درج ہے۔ کاغذ سفید موٹا حاشیہ شدہ جلد چرمی پختہ۔ اس قرآن میں مسئلہ فاتحہ خلف الامام حواشی میں حنفی مذہب کے مطابق حل کیا گیا ہے۔ ہدیہ ۸ روپے

قرآن شریف مترجم۔ از شاہ عبدالقادر صاحب دہلویؒ۔ مجلد پارچہ ۲ مجلد چرمی ۔ **قرآن شریف مترجم۔** از مولانا شاہ رفیع الدین صاحب تقطیع کلاں۔ خوشخط۔ حاشیہ شدہ۔ جلی ٹائیٹل نہایت خوبصورت اور رنگین جلد چرمی سنہری۔ ہدیہ ۔ **قرآن شریف معریٰ۔** پندرہ سطرہ ۔ مجلد پارچہ۔ خوشخط وصحیح۔ محض تلاوت کے لئے۔ ہدیہ ۔ مجلد چرمی ہدیہ

حمائل شریف مترجم۔ ترجمہ با محاورہ تحت اللفظ از مولانا ڈپٹی نذیر احمد دہلوی۔ اس کی خوبیاں تعریف کی محتاج نہیں۔ حاشیہ شدہ مجلد چرمی ہدیہ ۔ **حمائل شریف مترجم۔** ترجمہ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب برحاشیہ فوائد موضح القرآن از شاہ عبدالقادر صاحب۔ جلد عمدہ پختہ۔ چرمی۔ ہدیہ روپے۔ **معجز نما حمائل شریف۔** مترجمہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔ حاشیہ پر معتبر ومستند عربی تفاسیر کے خلاصے ومطالب عام فہم اردو میں چڑھائے گئے ہیں۔ شروع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانحعمری وفضائل قرآن واعمال قرآن وفہرست مضامین قرآن وغیرہ۔ ٹائیٹل نہایت مرصع۔ شاندار جلد چرمی۔ پختہ ہدیہ روپے **حمائل شریف معریٰ۔** یہ حمائل شریف نہایت خوشخط صحیح ہے۔ اس کا کاغذ سفید چکنا اور ملائم ہے۔ شہر امرتسر میں بڑی احتیاط کے ساتھ طبع کی گئی ہے۔ مجلد پارچہ۔ ہدیہ ۱۰/

حمائل شریف مترجم۔ از جناب مولوی عاشق الٰہی صاحب میرٹھی۔ اس کا ترجمہ مذہب اہل حدیث کے بالکل مطابق ہے۔ بدیں وجہ اہل حدیث حضرات میں بہت مقبول ہے۔ صفحات ۱۰۰۰۔ ہدیہ صرف روپے۔

اکیس خوبیوں والی حمائل شریف۔ اس حمائل شریف کی تقطیع نہایت موزون ہے جو سفر وحضر میں کام آسکتی ہے۔ خط نہایت پاکیزہ واضح اور جلی ہے۔ زیر متن ترجمہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے۔ جو نہایت معتبر اور مستند ہے۔ حاشیہ پر مختصر مگر جامع المطالب تفسیر ہے جو کہ تفسیر کبیر، ابن جریر، در منثور، خازن، ابن کثیر، مدارک، ابن ابی حاتم، مسند بزاز، مسند امام احمد، موضح القرآن، فتح العزیز وصحاح ستہ مثل بخاری ومسلم وترمذی وغیرہ سے ملخص کر کے حاشیہ پر چڑھائی گئی ہے۔ مجلد چرمی۔ منقش نہایت پختہ۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلےٰ۔ دیدہ زیب ہے۔ ہدیہ روپے۔

قرآن مجید تقطیع کلاں مترجم۔ بترجمہ مولانا وحید الزمان صاحب۔ مع حواشی تفسیر وحیدی۔ نہایت خوشخط۔ حروف جلی۔ کتابت، طباعت اور کاغذ بہت عمدہ۔ ضخامت آٹھ سو (۸۰۰) صفحات۔ ہدیہ روپے۔

نجوم الفرقان۔ الفاظ قرآنی کی فہرست۔ جس میں متعدد مرتبہ آنے والے الفاظ پارہ اور رکوع کے حوالہ سے یکجا دکھائے ہیں۔ قابل دید ہے۔ ہدیہ

کتب تفاسیر

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن (عربی زبان میں) مؤلفہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مدظلہ العالی۔ بڑی شان وشوکت اور حسن خط سے مقبول خاص وعام ہو چکی ہے۔ تفسیر مذکور جن اہل علم حضرات نے دیکھی ہے بہت پسند (۲۸۴)
فرمائی ہے۔ مفسرین کا متفقہ اصول القرآن یفسر بعضہ بعضاً کی عملی تصویر دیکھنی ہو تو یہ تفسیر دیکھئے۔ ہر آیت کی تفسیر میں کسی دوسری آیت سے استشہاد کیا گیا ہے۔ قابل دید ہے۔ کاغذ مصری۔ ضخامت ۴۰۲ صفحات۔ قیمت

تفسیر ثنائی (اردو) مصنفہ مولانا صاحب ممدوح۔ یہ تفسیر بہت مفید اور پسندیدہ ہے۔ جس میں خاص خوبی یہ ہے کہ قرآنی مضمون مسلسل معلوم ہوتا ہے۔ ایک کالم میں ترجمہ ہے۔ دوسرے میں تفسیر مع ترجمہ ہے۔ نیچے حواشی میں شان نزول درج ہے۔ اس سے نیچے مختلف حواشی مخالفین کے متعلق ہیں۔ اس تفسیر کی آٹھوں جلدیں طبع ہو کر بعض مکرر سہ کرر بھی چھپی ہیں۔ تفصیل حسب ذیل ہے:۔

جلد اوّل۔ سورہ فاتحہ وبقرہ۔ جلد ثانی۔ سورہ آل عمران ونساء۔
جلد ثالث۔ سورہ مائدہ۔ انعام۔ اعراف۔ جلد رابع۔ از انفال تا سورہ بنی اسرائیل
جلد خامس۔ از بنی اسرائیل تا سورہ شعرا۔
جلد ششم۔ از شعرا تا صفات۔ جلد ہفتم۔ از صفات تا سورہ نجم۔
جلد ہشتم۔ از سورہ قمر تا سورہ والناس۔

قیمت فی جلد علیحدہ علیحدہ دو روپے ہے۔ اور پورا سٹ ایک وقت خریدنے والے سے ۱۲ روپے لئے جائیں گے۔

لکھائی چھپائی کاغذ نہایت اعلےٰ ہے۔ سائز ۲۲×۱۸/۴ ہے۔

تفسیر بیان الفرقان علیٰ علم البیان۔ مصنفہ حضرت مولنٰنا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب۔ عربی زبان میں اعلےٰ کتابت وطباعت کے ساتھ عمدہ کاغذ اور رنگین سرورق پر طبع کرائی گئی ہے۔ شروع میں مقدمہ مندرج ہے۔ جس میں علم معانی، علم بیان وغیرہ کی اصطلاحات درج کی گئی ہیں اور تفسیر میں بھی جہاں کہیں ان اصطلاحات کا ذکر ہے۔ ان کے نمبر دیدیئے گئے ہیں تاکہ قاری ورق الٹ کر فوراً دیکھ سکے۔ سردست سورہ فاتحہ وبقرہ کی تفسیر شائع کی گئی ہے۔ قیمت صرف ۱۲ر

تبویب القرآن۔ مع حواشی تفسیر وحیدی (مصنفہ مولانا وحید الزمان صاحب حیدرآبادی) اس کتاب میں ہر صفحہ کے دو کالم ہیں۔ ایک میں قرآن مجید کی آیات ہیں اور دوسرے میں ان کا ترجمہ مندرج ہے۔ اور نیچے تفسیر وحیدی کے حواشی درج ہیں۔ لائق مصنف نے ہر ایک مضمون کے متعلق تمام آیات قرآنی کو یک جا جمع کر دیا ہے۔ جس سے علماء طلباء واعظین اور مناظرین کو بے حد آسانی ہو گئی ہے۔ تمام کتاب کو چار فصلوں میں تقسیم کیا گیا ہے (۱) اعتقادیات (۲) فقہ القرآن۔ (۳) قصص القرآن۔ (۴) المتفرقات ہر ایک فصل میں کئی باب ہیں۔ ہر باب میں ایک مسئلہ زیر بحث ہے۔ ضخامت ۴۰۰ صفحات۔ کتابت طباعت عمدہ۔ قیمت للعہ

تفسیر فاتحۃ الکتاب۔ مصنفہ مولوی محمد یوسف صاحب جلیپوری۔ یہ تفسیر لباب التاویل کا ایک حصہ ہے۔ جو مضامین عقلیہ ونقلیہ کے اعتبار سے مجمع البحرین ہے۔ علاوہ ذاتی استنباط کے ۵۰ کتب کی عبارات سے مرتب کی گئی ہے۔ اس کو علماء نے بہت پسند فرمایا ہے۔ کتابت طباعت عمدہ۔ قیمت ۱۲ر

تفسیر سورہ یوسف۔ (نظم اردو) سورہ یوسف کو خدا نے احسن القصص فرمایا ہے۔ واقعی اس میں عجیب ودلچسپ حالات اور معرفت حق اور صبرو استقامت کے نکات ہیں۔ پوری تفسیر سلیس زبان میں ہے۔ قیمت ۱۰ر

تفسیر محمدی۔ اس تفسیر میں لائق مصنف نے پہلے آیت قرآنی لکھ کر نیچے پنجابی زبان میں ترجمہ کیا ہے۔ پھر اس سے نیچے فارسی ہیں۔ بعد ازاں مذکورہ آیتوں کی پنجابی زبان میں نہایت عمدہ تفسیر کرتے ہیں۔ قیمت جلد اول ۱۲ر۔ دوم ۱۲ر۔ سوم ۱ر۔ چہارم ۱ر۔ پنجم ۱۴ر۔ ششم ۱ر۔ ہفتم ۱۲ر

تفسیر سورہ والتین۔ از مولانا ابوالکلام صاحب آزاد۔ قیمت ۸ر

اکرام محمدی۔ (پنجابی نظم) مصنفہ مولانا محمد دلپذیر صاحب بھیروی۔ اس کتاب میں فاضل مصنف نے سورہ والضحیٰ کی تفسیر کرتے ہوئے آنحضرت صلعم کی سیرت مبارکہ کے متعلق بیش بہا معلومات جمع ہیں۔ علاوہ بریں دیگر مباحث شرعیہ پر بھی عالمانہ ومحققانہ قلم اٹھایا ہے۔ قیمت ۱۲ر روپے۔

تفسیر موضح القرآن۔ مولفہ حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب رح اردو میں تقریباً یوں تو بیسیوں عالموں نے قرآن مجید کی تفسیریں لکھی ہیں مگر اس قدر جامع اور مختصر تفسیر جس کو قریباً تمام عالموں نے مشعل راہ بنایا ہو کسی نے نہیں لکھی۔ یہ تفسیر اتنی مستند ہے کہ ہندوستان کے تمام عالموں نے صحیح تسلیم کیا ہے۔ کتابت، طباعت دیدہ زیب۔ قیمت ۵ روپے

تخریج ہدایہ عسقلانی۔ فقہ کی مستند کتاب ہدایہ میں جو احادیث بے سند مندرج ہیں۔ اس کتاب میں ان کو مستند مع تنقید بنایا گیا ہے۔ مولفہ حافظ ابن حجر عسقلانی۔ علماء اور طلباء کو بہت مفید ہے۔ قیمت ۲ دو روپے۔

مشکوٰۃ شریف عربی۔ فن حدیث کی مقبول اور مستند کتاب ہونے کیوجہ سے آج اس کا درس ہر جگہ ہو رہا ہے کئی مرتبہ طبع ہو چکی ہے مگر اب کی مرتبہ خاص اہتمام سے چھاپی گئی ہے لکھائی چھپائی عمدہ۔ قیمت ہے

جامع الترمذی عربی۔ یہ کتاب حضرت صحاح ستہ میں مشہور ہے بلکہ درس میں بھی داخل ہے۔ فہرست ابواب رسالہ اصول حدیث وشمائل نفع قوت مغتذی وحاشیہ جدید کے ساتھ طبع ہوئی ہے۔ قیمت ۵ر

مظاہر حق۔ یہ مشکوٰۃ شریف کا ترجمہ ہے جسکو اعلیحضرت محمد قطب الدین خان صاحب مرحوم محدث دہلوی نے ترجمہ کر کے اور ہر ایک حدیث کے معنی اور مطالب کو خوب اچھی طرح سے واضح اور مدلل بیان کر کے حضرت استاد الکل شاہ محمد اسحٰق صاحب محدث دہلوی مہاجر مکی کی نظر سے گذرانہ ہے۔ کتاب ہذا کی چار بڑی ضخیم جلدیں ہیں۔ یہ کتاب اگرچہ بارہا چھپی ہے مگر اب کی مرتبہ جس شان سے طبع ہوئی اس کی خوبی ملاحظہ سے تعلق رکھتی ہے۔ قیمت ۲۰ر

(ملنے کا پتہ)

دفتر اہلحدیث امرتسر

"پیارے نبی کے پیارے حالات" ہر سہ حصہ کی قیمت میں

زبردست رعائت

پہلے اس کتاب کی قیمت ۱۲ر فی حصہ تھی مگر اب بغرض تبلیغ صرف ۱۲ر فی حصہ کر دی گئی ہے۔ قیمت مکمل سٹ ۲ر ہے۔ بہت تھوڑے نسخے بقایا ہیں فرمایش جلد بھیجیں ورنہ یہ موقعہ ہاتھ نہ آئے گا۔

منیجر اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ ۔ یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۳ — نمبر ۳۹

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اخبار — امرتسر

پس حدیث مصطفےٰ بجان مسلم دائما

مسئول مدیر ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط منفعت درج ہونگے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عہ
رؤسا و جاگیرداران سے ۔ ۸ ؎
عام خریداران سے ۵ ؎
ششماہی ۳/۴
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ ۲/

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولنا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ مطابق ۲۶ جولائی ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

سعودی حکومت - - - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - ص۲
کیا اہل حدیث حدیث کے خلاف ہیں؟ ص۳
پنجابی تنظیم ص۴ - مذاکرہ علمیہ - ص۴
مسیح موعود جہاد بالسیف کریں گے - - ص۵
آریہ سماج کی اندرونی کمزوری - - ص۶
ضرورت تبلیغ - - - ص۷
نظم دربارہ تردید عرس منانے پردہ - ص۹
اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان - ص۱۱
فتاوے - - - - - ص۱۳
متفرقات ص۱۴ - ملکی مطلع - - - ص۱۵
اشتہارات - - - - ص ۱۶/۲۰

سعودی حکومت

(از برق سخن مولوی محمد یعقوب برق بیاپوری عظیم آبادی)

سعودی سلطنت ہے قوم پرور دیکھتے جاؤ
سیاست کس کو کہتے ہیں سیاست اسکو کہتے ہیں
خس و خاشاک فتنہ سے زمیں کو صاف کر ڈالا
عرب کی سلطنت ہے ان دنوں کیا کیا ترقی پر
ہوا ملکِ عرب کا اور سے کچھ اور ہی عالم
سعودی سلطنت کی اس ضیاباری کا کیا کہنا
شنیدہ کے بود مانند دیدہ گو مثل سچ ہے
طوافِ کعبہ پہ پہلے کرے جو وار خنجر کا
بچایا بال بال اللہ نے انکو وارِ قاتل سے
ملک ابن سعود اے برق تو اللہ کی رحمت ہیں

سراپا ہے جہاں میں عدل گستر دیکھتے جاؤ
عنادی کانپتے ہیں اس کے تھر تھر دیکھتے جاؤ
نظر آتا ہے پاک اللہ کا گھر دیکھتے جاؤ
نہ باور ہو تو بیت اللہ جاکر دیکھتے جاؤ
نہیں کچھ نام کو باقی رہا شر دیکھتے جاؤ
جھلک اٹھا ہے ہر قلب مکدر دیکھتے جاؤ
مگر تم اپنی آنکھوں سے بھی جاکر دیکھتے جاؤ
جسارت اسکی کیسی ہے یہ شر پر دیکھتے جاؤ
فسادی ہیں خجل خود منہ کی کھاکر دیکھتے جاؤ
مگر ہے کیوں عدو کا دل مکدر دیکھتے جاؤ

پیارے نبی کے پیارے حالات۔ مؤلفہ مولوی فیروز الدین صاحب ڈسکوی۔ اسمیں آنحضرت صلعم کے مستند حالات زندگی بیان کئے گئے ہیں اور

انتخاب الاخبار

مقامی حالات | امرتسر ۱۶، ۱۷ جولائی کو خوب موسلا دھار بارش ہوئی۔ باقی ایام میں ہوا مرطوب چلتی رہی۔ کسی کسی وقت حبس ہو جاتا رہا ہے۔ موسمی حالات خوشگوار رہی۔ آج ۲۲ تاریخ کو بارش کی ضرورت معلوم ہوتی ہے۔ ابر آ رہے ہیں۔

— ریلوے روڈ اور کچہری روڈ و سول لائن پر چند ہوٹلوں میں کوٹھی خانے کھلے ہوئے ہیں جن کو بند کرانے کے لئے بلدیہ میں چند معززین نے درخواستیں دی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ اب بلدیہ کی طرف سے ہوٹل والوں کے خلاف ۱۵۳ میونسپل ایکٹ کے ماتحت مقدمہ چلایا جاوے گا۔

— ۲۱ و ۲۳ جولائی کو لاہور میں مسلمانوں پر گولی چلائے جانے کے ماتم میں امرتسر میں مسلمانوں نے مکمل ہڑتال کی۔ ۵ بجے شام کو جامع مسجد خیر الدین میں ایک بہت بھاری جلسہ ہوا۔

لاہور کے حالات | حکومت پنجاب کی طرف سے مندرجہ ذیل اصحاب کو زیر دفعہ ۳ پنجاب کرمنل لا اینڈمنٹ ایکٹ ۱۹۳۲ء مختلف مقامات پر نظر بند کر دیا گیا ہے۔ مولانا ظفر علی خان آف "زمیندار" کرم آباد۔ (۲) سید حبیب شاہ آف "سیاست" و میاں فیروز الدین احمد منٹگمری۔ (۴) ملک لال خان نوشہرہ درکاں۔ (۵) مولوی محمد شاہ سیالکوٹ۔ (۶) حاجی امین الدین صحرائی لاہور۔

— شاہی مسجد میں مسلمانوں کے جلسے ہوتے رہے جو بعدازاں جلوس کی شکل میں شہر کو آتے تھے۔ پولیس نے ۲۰-۲۱ جولائی کو گولی چلائی۔ ان گولیوں سے کئی اشخاص مرے اور کئی زخمی ہوئے۔ کرفیو آرڈر کا وقت ۱۹ جنوری سے پھر ۸½ بجے شام سے ۵½ بجے صبح تک کر دیا گیا ہے۔

زلزلہ کی وارداتیں | کابل ۱۸ جولائی کی اطلاع ہے کہ خوست کے قریب ایک گاؤں میں زلزلہ آنے سے ایک مسجد شہید ہو گئی اور ۲۶ نمازی نیچے دب کر شہید ہو گئے۔

— جے پور میں ۱۷ جولائی کو صبح تین بجے زلزلہ آیا۔ مگر نقصان جان کوئی نہیں ہوا

— ۱۶ جولائی کو جزیرہ فارموسیٰ (جاپان) میں زلزلہ آنے سے ۳۵ افراد ہلاک اور ۱۰۲ مجروح ہوئے گذشتہ تین ماہ سے اس جزیرہ میں یہ پانچواں زلزلہ ہے

دھرم سالہ پر قبضہ | سوپور (کشمیر) میں کھتریوں کی دھرم سالہ پر سکھوں نے قبضہ کر رکھا ہے۔ جسکی وجہ سے چار سکھ لیڈر گرفتار کئے گئے ہیں۔ ہندو سکھ فساد کا خطرہ محسوس کرتے ہوئے حکومت کشمیر انتظام میں مصروف ہے۔

پہلے اسے پڑھئے!

اخبار ہذا کے صفحہ ۱ پر ان خریداروں کے نمبر خریداری و اسماء گرامی درج ہیں جن کی قیمت اخبار و میعاد مہلت ماہ اگست میں ختم ہوگی۔ اسے ایک بار ضرور پڑھیں اور بعد ملاحظہ قیمت اخبار جلد از جلد بھیجکر مشکور فرمائیں۔ مہلت یا انکار کی صورت میں بھی اطلاع آنی چاہیئے۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

— یو۔پی گورنمنٹ نے اپنے اعلان کے مطابق ۱۶ جولائی کو تقریباً دو سو قیدی رہا کر دیئے ہیں۔

ہیضہ کی وارداتیں | کشمیر، سکھر، لاڑکانہ، جن ایدال اور صوبہ دہلی سے ہیضہ پھوٹ نکلنے کی خبریں موصول ہو رہی ہیں۔

سیلاب سے تباہی | گذشتہ ایام میں صوبہ سرحد کے دو مشہور شہروں (پشاور و ایبٹ آباد) کا اکثر حصہ آگ کی نذر ہو چکا ہے۔ حال کی آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ ہوتی کے قریب دریائے کلیاتی کا بند ٹوٹ جانے سے ایک گاؤں ۶ گھنٹے زیر آب رہا۔ چار سو کچے مکان اور ایک سو دکانوں اور اسلامیہ سکول کو نقصان پہنچا جس کا اندازہ تقریباً ۲½ لاکھ ہے۔ ضلع ڈیرہ اسمعیلخان کے ایک موضع کے ایک سو مکان تباہ ہو گئے۔

— ہانکاڈ (چین) میں دریائے ینگسی کیانگ میں طغیانی آنے سے تمام صوبہ میں تقریباً ایک ہزار سے زیادہ اشخاص لقمہ اجل ہو گئے۔

جنگ کے بادل | اٹلی و ایبے سینیا میں جنگ کا خطرہ عرصہ سے لاحق تھا۔ آج ۲۵ کو جنگ شروع ہو جانے کی خبر آئی ہے۔ حکومت اٹلی نے تین سو ہوائی جہاز ایبے سینیا کی طرف روانہ کئے ہیں تاکہ اپنی جنگی طاقت کا اظہار کرے۔ اٹلی کی فوج جو سرحد ایبے سینیا پر خیمے ڈالے ہوئے ہے اسکے سپاہی گرمی کی شدت سے روزانہ مر رہے ہیں۔ جنکی تعداد تقریباً دس ہوتی ہے

— مالیر کوٹلہ میں بھی صورت بد سے بدتر ہو رہی ہے گرفتاریاں شروع ہیں۔ شہر میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا گیا ہے۔ (ہمارے احباب اپنی خیریت سے روزانہ اطلاع دیتے رہا کریں)

— معلوم ہوا ہے کہ چینی ترکستان کے مشہور شہر کاشغر پر سفید روسیوں نے اپنا قبضہ کر لیا ہے۔

انتقال پر ملال | میاں محمد شریف صاحب سوداگر چرم امرتسر ۱۹ جولائی بوقت دس بجے قبل دوپہر تین چار ماہ کی علالت کے بعد داعی اجل کو لبیک کہہ گئے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم نے لاہوری دروازہ کے باہر عظیم الشان عیدگاہ تعمیر کرائی ہوئی ہے علاوہ ازیں خوش سیرت با اخلاق تھے۔ رحمہ اللہ۔ خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

مضامین آمدہ | پنڈت آتما نند ہم عدد۔ میاں عبد اللہ مولوی عبد اللہ اعظمی۔ مولوی نور الہی۔ عبد العزیز۔ سیکرٹری انجمن اہلحدیث کھیوہ عبد الباسط مقصود حسن۔ عبد اللہ نورانی۔ محمد قمر الدین۔ مولوی محمد عبد اللہ عقیل عبید الرحمن۔ خانصاحب مولوی شجاع الدین خان۔

غریب فنڈ | میں از فتویٰ فنڈ ۶۔ از خانصاحب مولوی شجاع الدین صاحب جالندھر ۱۳ عہ۔ از حکیم چراغ الدین صاحب شکر گڑھ عہ۔ سابقہ ۱۲ عہ میزان ۳۱ روپے

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۲۳۔ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ

کیا اہل حدیث حدیث کے مخالف ہیں؟

(۱۷)

اس سلسلہ کی دو حدیثیں باقی ہیں جن کا ذکر مع جواب آج کیا جاتا ہے۔ ہم تو یہی کہیں گے کہ خدا بھلا کرے معترضین کا جن کی وجہ سے ہمارے بے خبر ناظرین کو ان احادیث کے معانی صحیح معلوم ہوئے۔ سچ تو یہ ہے کہ ہمارے پاس اس حرکت پر افسوس کرنے کے لئے الفاظ نہیں جو یہ لوگ کرتے ہیں۔ یعنی کسی آیت یا حدیث کی تفسیر یا تشریح آپ کرتے ہیں پھر اس تشریح کو اصل الفاظ کا درجہ دیتے ہیں۔ یہ اصول دراصل مرزا صاحب قادیانی کا ہے جن کا قول ہے۔ میں جس حدیث کو صحیح یا غلط کہہ دوں تو میرا قول ہی صحیح ہوگا اگرچہ سارے محدثین کے خلاف ہی ہو (اعجاز احمدی) مگر اہل علم کے نزدیک یہ اصول کبھی پسندیدہ نہیں ہوا۔ محض ہمدردی کے طور پر ہم ان معترضین کو بتاتے ہیں کہ زیادہ تکلیف نہ کرسکیں تو اپنے مذہب کے ایک ہی مسلم عالم (طحاوی) کی کتاب شرح معانی الآثار ہی مطالعہ کرلیں۔ تو آپ کو معلوم ہوجائے گا کہ کسی فریق کی تشریح کے انکار سے اصل نص (قرآن و حدیث) کا انکار نہیں ہوتا۔ خیر یہ تو ایک علمی اصول ہے جس کو وہی سمجھے جو علم جانتا اور دیانت رکھتا ہو۔ بہرحال ان دو حدیثوں میں سے ایک حدیث یہ ہے۔

"حضور فرماتے ہیں کہ میں ایک شخص کو علم صبح دوں گا اس کے سبب اس کے ہاتھ میں فتح ہوگی۔ لوگ سب خوشی خوشی حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے ہر ایک کے دل میں یہ خیال کہ ہمیں علم ملے۔ آپ نے دیکھا کہ حضرت علی ان میں نہیں۔ پوچھا کہ علی کہاں ہیں صحابہ نے عرض کیا کہ حضرت وہ آنکھوں سے بیمار ہیں۔ ان کی آنکھوں میں درد ہے۔ آپ نے فرمایا کہ بلاؤ ان کو جب وہ آئے تو آپ نے ان کی آنکھوں میں تھوکا اور دعا کی۔ پس اچھا ہوگیا علی۔ گویا کہ وہ بیمار ہی نہ تھا۔ الخ

دیکھئے کیا ہی یہ وجود باجود ہے کہ ان کے تھوکنے سے بیماری بھاگ گئی۔ کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ حضور نے حضرت علی کو نفع نہیں دیا۔ پھر بھی کوئی بخاری کی یہ حدیث دیکھ کر یہی کہے کہ وہ نفع نہیں دے سکتے۔ تو کیا اسے حدیث کا منکر نہیں کہا جائیگا۔"

(الفقیہ امرتسر ۱۳ جون ۱۹۳۵ء)

اہلحدیث کون بے دین ہے جو کہے کہ آنحضرت نے کسی کو نفع نہیں پہنچایا معاذ اللہ ایسا بے دین کہیں ملے تو ہمارے پاس اس کو بھیجنا۔ ہم اس سے پوچھیں گے کہ ظالم! شربت بنفشہ اور عرق بادیان تو نفع دیں مگر پیغمبر علیہ السلام نفع نہ دیں۔ توبہ! توبہ!!

اسی طرح ذرہ تکلیف کرکے آپ ہی ہم کو بتائیے گا کہ قرآنی آیت (قُلْ اِنِّیْ لَآ اَمْلِکُ لَکُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا) کا کیا مطلب ہے۔ کیونکہ اس میں بحکم خدا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہلوایا گیا ہے کہ میں تمہارے نفع یا نقصان کا اختیار نہیں رکھتا۔

ہماری شکایت قدیم سے ہے کہ ہمارے بھائی ہمارا مذہب سمجھنے کی کوشش تو درکنار توجہ بھی نہیں کرتے۔ سنئے! نفع نقصان دو طرح پر ہے۔ ایک وہ جو انسانی بلکہ مخلوقی طاقت کے اندر ہے۔ اس کے لئے ارشاد ہے۔

تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی

ایک دوسرے کی مدد کیا کرو نیک کام اور پرہیزگاری پر۔ اس درجے میں ہر انسان دوسرے کے لئے نافع وضار ہے بلکہ بے جان چیزیں بھی نافع، ضار ہیں۔ دوسرا درجہ وہ ہے جو قدرت نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ ان دونوں کی مثال ہم ایک ہی صورت میں پیش کرتے ہیں۔

مریض کے علاج میں کتنے اشخاص نافع اور مفید ہوتے ہیں۔ حکیم کو بلانے والا، خود حکیم، دوا لانیوالا اور پلانے والا وغیرہ۔ مگر مریض میں شفا پیدا کرنے والا اصل نافع وہی ہے جس کی شان میں حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کا قول ہے۔ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ (میں جب بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔)

اس مثال سے بالکل واضح ہوسکتا ہے کہ انسانی درجہ میں سب انسان کم و بیش نافع وضار ہیں اس سے بالا درجہ میں نہیں۔ آنحضرتؐ کا حضرت علیؓ کی آنکھوں میں لب مبارک ملنا ایک فعل مقدور انسانی ہے مگر اس میں یہ تاثیر پیدا کرنا کہ آنکھ اچھی ہوجائے قدرت کا فعل ہے۔ اس فعل کو آنحضرت کا فعل سمجھنا بے سمجھی اور قرآن سے نافہمی ہے۔ قرآن مجید میں خدا تعالیٰ نے عام اصول فرمایا ہے۔

مَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ (کسی رسول کے حق میں یہ ممکن نہیں کہ معجزہ دکھا سکے بجز حکم خدا)

پس اگر یہ فعل (شفا چشم علی) فوق طاقت بشریہ ہے تو خدائی فعل ہے نہ انسانی۔ اس سے کسی کو خاصکر ہم کو انکار نہیں۔ ہمیں اس کا منکر کہنا ہم پر افترا کرنا ہے۔

پندرھویں حدیث "سراقہ نے جب پیچھا کیا تو حضرت ابوبکر نے کہا کہ وہ سراقہ آگیا تو حضور نے

ردّ تعلیم المبین، آنحضرت صلعم کی سنت … جلد اول …

ahmadimuslim.de

فرمایا کہ آگیا ہے تو فکر نہیں ہمارے ساتھ خدا ہے۔ حضور نے دعا کی زمین نے سراقہ کو مع گھوڑے کے پیٹ تک پکڑ لیا۔ یعنی سراقہ مع گھوڑے زمین میں دھنس گیا اور جب اس نے اقرار کیا کہ حضرت میں آپ کا کسی کو پتہ نہیں دیتا مجھے چھوڑ دو۔ تو آپ نے دعا کی پھر زمین نے چھوڑ دیا۔

وہابی اس حدیث کو بھی نہیں مانتے۔ کہتے ہیں کہ حضور نافع اور ضار نہیں۔ یہاں سراقہ کو پوچھئے اُن کے لئے نافع اور ضار ہیں یا نہیں۔ حنفی بھی یہی کہتے ہیں کہ نبی ولی کی خدا سنتا ہے جو چاہیں خدا سے لے لیتے ہیں۔ جیسے یہاں حضور نے کر دکھایا" (الفقیہ امرتسر ۷۔ جون ۱۹۳۵ء صفحہ ۳)

اہلحدیث وہابی کو اس حدیث سے انکار نہیں مگر آپ جیسے حنفی کے فہم سے انکار ہے۔ کس قدر تعصب ہے کہ معترض خود ہی اس روائت میں وہ الفاظ بھی نقل کرتا ہے جن پر ہم نے خط دیدیا ہے یعنی آنحضرت نے دعا کی۔ کس سے کی؟ خدا سے۔ کیا مانگا؟ یہ کہ اے خدا سراقہ کو ہم سے روک دے۔ یہ دعا قبول ہوئی۔ مریض کی مثال کی طرح یہاں بھی دو فعل ہیں۔ دعا کرنا۔ قبول کرنا۔ پہلا فعل رسالت کا ہے۔ دوسرا فعل الوہیت کا۔ بس ؎

گر حفظ مراتب نہ کنی زندیقی

مختصر یہ کہ اہل حدیث قرآن و حدیث سب کچھ مانتے ہیں اور ان کی تفسیر اور تشریح کرتے ہیں۔ قرآن و حدیث میں مخالفت پیدا نہیں کرتے۔ بس ؎

مجھ میں اک عیب بڑا ہے کہ وفادار ہوں میں

اہل حدیث کا مذہب

مصنفہ حضرت مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب۔

اہل حدیث کے مسلمہ مسائل کا مدلل بیان اور دیگر فرقوں کے مسائل پر مختصر تنقیدی نظر۔ قابل دید ہے۔ قیمت صرف ۶؍ علاوہ محصول۔ (مینیجر اہلحدیث امرتسر)

پنجابی تنظیم

اہلحدیث ۲۸ جون میں ایک نوٹ اس تنظیم اور اس کے امیر کے متعلق لکھا گیا۔ مسئلہ امارت میں جو اس جماعت نے اپنے مفتی کے فتوے سے ترمیم کی ہے اس کے لحاظ سے ہمیں ان سے کوئی مناقشہ نہیں کیونکہ اب یہ اتنا کہتے ہیں کہ ہم نے انجمنوں کی طرح ایک شخص کو اپنا امیر بنایا ہے۔ جس کی اطاعت ہم پر واجب ہے بیرونی جماعت پر نہیں۔ نہ وہ علیحدہ رہنے میں گنہگار ہیں۔ گو ابھی ان میں سے بعض سرپھرے سابقہ خیال پر ہیں۔ اب ہمارا اعتراض ہے تو صرف اتنا ہے کہ تمہارا امیر بمعنی آمر نہیں بلکہ مبنی للمفعول بمعنی مامور ہے اس کے ثبوت میں ہم نے اپنا ایک حلفیہ بیان شائع کیا تھا جس کی تردید انہوں نے اپنے امیر (سید محمد شریف صاحب) کے نام سے کرائی ہے۔ میں اپنے بیان کے الفاظ اور امیر جماعت تنظیمیہ کے الفاظ دونوں بالمقابل رکھ کر دکھاتا ہوں کہ ان میں سچ کتنا ہے اور جھوٹ کتنا ہے۔

نقل اہلحدیث	نقل تردید از جناب محمد شریف صاحب
میں اللہ تعالے کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں کہ سید محمد شریف صاحب امیر جماعت تنظیمیہ نے مجھ سے کہا کہ یہ لوگ میری تو مانتے نہیں میں کہتا ہوں کہ میں اس عہدے کو چھوڑتا ہوں تو یہ مجھ سے کہتے ہیں تم کافر ہو جاؤ گے۔ (۲۸ جون ۱۹۳۵ء صفحہ ۶)	اخبار اہلحدیث ۲۸ جون کے صفحہ ۶ میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنا حلفیہ بیان شائع کیا ہے کہ "محمد شریف گھڑیالوی نے مجھ کو کہا کہ میں تو امارت کے لائق نہیں میں چھوڑنے کو تیار ہوں مگر عالم تنظیمی مجھ کو چھوڑنے نہیں دیتے کہتے ہیں اگر چھوڑ دو گے تو کافر ہو جاؤ گے۔" اس بیان کے مولوی ثناء اللہ صاحب خود ذمہ وار ہیں۔ خاکسار کو معلوم نہیں کہ کب اور کیوں میں نے انکے پاس یہ بیان کیا۔" (تنظیم ۱۲ جولائی ۱۹۳۵ء صفحہ ۵)

ناظرین کرام! تنظیمی عبارت میں جو فقرہ زیر خط درج ہے میری عبارت میں نہیں۔ حالانکہ یہ فقرہ بھی میرا حصہ بتایا گیا ہے۔ بتائیے اس نقل کو نقل صحیح کہا جائے یا غلط اور اس کے ناقل کو ثقہ راوی کہا جائے یا کیا۔ براہ مہربانی اصول محدثین کے ماتحت جواب دیں کہ جس راوی کا ایک دفعہ بھی جھوٹ ثابت ہو وہ ثقہ ہوتا ہے یا غیر ثقہ۔

نوٹ ہمارا گمان ہے کہ چونکہ سید محمد شریف صاحب بوجہ نزول الماء کے آنکھوں سے معذور ہیں (شفاہ اللہ) اس لئے انہوں نے میرے الفاظ نہ پڑھے ہوں گے نہ جواب خود لکھا ہوگا یہ سب کارروائی یار لوگوں کی ہے۔ بہرحال واقعہ کچھ بھی ہو شرعاً و قانوناً لکھنے والا اور شائع کرنے والا دونوں اس غلط بیانی کے ذمہ دار ہیں۔

علاوہ اس کے شاہ صاحب نے میری تردید میں عدم علم پیش کیا ہے جو میرے علم اور حلفی بیان کی تردید کو بقاعدہ محدثین کافی نہیں۔ کیونکہ علم کی تردید میں عدم علم کام نہیں آتا بلکہ علم العدم چاہئے۔

ہاں میں شاہ صاحب کو یاد دلاتا ہوں کہ آپ مسجد سرکی بنداں امرتسر میں جمعہ پڑھ کر میرے پاس آئے تھے جبکہ میں بوجہ سردی کے دفتر اہلحدیث کی چھت پر دھوپ میں بیٹھا تھا۔ اس موقع پر آپ نے اثنائے گفتگو میں یہ بیان دیا تھا۔ واللہ علی ما اقول شہید باقی امور کا جواب بھی حسب ضرورت دیا جائیگا انشاءاللہ

مذاکرہ علمیہ

بابت حدیث والیمین علی من انکر

حدیث شریف میں آیا ہے البینۃ علی المدعی والیمین علی من انکر۔ یعنی درصورت دیوانی دعوی کے شہادت دینا مدعی کا فرض ہے درصورت نہ ہونے شہادت مدعی کے مدعا علیہ پر حلف ہوگی۔

اس حدیث پر مندرجہ ذیل سوال قابل غور ہیں۔

ahmadimuslim.de

مدعی کی شہادت نہ ہونے کی صورت میں مدعا علیہ کی کئی صورتیں ہیں (۱) دینے سے صاف انکاری ہے (۲) دوسری صورت یہ ہے کہ اسے معلوم نہیں۔ کیونکہ تاجروں میں ایسی صورت بھی ہوسکتی ہے کہ ایک شریک دکان کے نام پر مال لے آئے اور بہی کھاتہ میں درج کرنے سے پہلے ہی مرجائے۔ اب دعویٰ کا جوابدہ جو شریک ہے اسے علم نہیں وہ حلف کن لفظوں میں اٹھائے اگر یہ کہے کہ خدا کی قسم مجھ پر اس کا لینا نہیں تو یہ کہہ نہیں سکتا۔ کیونکہ اس کو عدم علم ہے علم العدم نہیں۔ اسکی دوسری قسم یہ ہے کہ کسی کے باپ نے کسی سے قرض لیا اور مرگیا۔ ترکہ بیٹے نے لیا۔ مدعی نے دعوےٰ کیا۔ اور بیٹا بحیثیت مدعا علیہ پیش ہوا۔ اس کو بھی عدم علم ہے علم العدم نہیں۔ حلف کیا اٹھائے۔ اسی طرح کسی نے قرض لیا۔ یہ یاد ہے کہ لیا۔ یہ بھی خیال ہے کہ دیدیا مگر پختہ یاد نہیں۔ یہ حلف بھی کس طرح کی ہے؟ مختصر یہ ہے کہ حدیث مرقوم میں مدعا علیہ پر جو حلف لازم ہے یہ کس صورت میں ہے علم العدم یا عدم العلم میں دونوں صورتوں میں حلف کے الفاظ کیا ہونگے۔

نوٹ حسب قاعدہ دو ماہ تک مذاکرہ ہذا جاری رہے گا۔

قادیانی مشن

مسیح موعود جہاد بالسیف کریگا

اخبار الفضل قادیان (۲۴۔ جولائی ۱۹۳۵ء) میں ایک مضمون نکلا ہے جس میں راقم مضمون (اڈیٹر) نے کمال یہ کیا ہے کہ حدیث کی رو سے لکھا ہے کہ

"مسیح موعود کی جماعت جہاد بالسیف نہیں کریگی۔"

اس دعوےٰ پر ایک روایت کو دلیل پیش کیا ہے جسکے الفاظ یہ ہیں:۔

"ایک اور حدیث میں آتا ہے عصابتان من امتی احرزھما اللہ من النار عصابۃ تغزوا لھند وعصابۃ تکون مع عیسٰی بن مریم یعنی میری امت کے دو گروہ ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ آگ سے بچائے گا۔ ایک گروہ وہ ہوگا جو ہندوستان میں جہاد کریگا۔ اور ایک گروہ وہ ہوگا جو عیسٰی بن مریم کے ساتھ ہوگا۔ اس حدیث کے ماتحت امت محمدیہ کا پہلا گروہ تو وہ ہے جس نے حضرت سید احمد صاحب بریلوی کے ساتھ ہوکر جہاد کیا۔ آپ اپنی صدی کے مجدد اور بنہایت راستباز انسان تھے۔ آپ کی جماعت میں بھی بڑے بڑے متقی لوگ تھے۔ جب آپ نے دیکھا کہ پنجاب کے مسلمانوں پر سکھ بہت ظلم کر رہے ہیں۔ جس کی وجہ احکام دینی کی بجا آوری کے سوا اور کوئی نہ تھی تو اس وقت آپ نے مظلوم مسلمانوں کو سکھوں کے مظالم سے نجات دلانے کے لئے اپنا وطن چھوڑدیا۔ اور ایک چھوٹے سے گروہ کے ساتھ سکھوں پر حملہ کرنے کا ارادہ کرلیا۔ یہ وہی بہادر جاں نثاروں کا گروہ ہے۔ جس کی طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حدیث کے پہلے حصہ میں اشارہ فرمایا مگر اس کے ساتھ ہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ ایک دوسرے گروہ کو بھی اللہ تعالیٰ نار جہنم سے بچائیگا اور وہ مسیح موعود کے ساتھی ہیں۔ یہ مقابلہ صاف طور پر بتاتا ہے کہ مسیح موعود کی جماعت جہاد بالسیف نہیں کریگی۔ کیونکہ یہی ایک بات ہے جو ان دو گروہوں میں مابہ الامتیاز ہے۔ یعنی ایک تو جہاد بالسیف کرنے والے ہیں۔ اور ایک مسیح کے ساتھی۔ اگر دونوں گروہ غازی ہوتے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح فرق بیان نہ فرماتے کہ ایک گروہ ہند میں جہاد کریگا اور دوسرا گروہ مسیح کے ساتھ ہوگا۔ یہ فرق بتلاتا ہے کہ مسیح موعود نے پہلے سے رنگ میں ہرگز نہیں آنا تھا۔ بلکہ ایسے رنگ میں آنا تھا کہ وہ نشانات آسمانی کے ساتھ اشاعت اسلام کا کام کرے۔" (الفضل ۲۴ جولائی ۱۹۳۵ء)

اہلحدیث حضرت سید احمد صاحب رائے بریلوی کی مجاہدانہ زندگی کا اعتراف ہمارے لئے باعث مسرت ہے اَلْفَضْلُ مَا شَهِدَتْ بِهِ الْأَعْدَاءُ مگر مسیح موعود کے ساتھیوں یا بالفاظ دیگر مرزا صاحب قادیانی اور ان کی جماعت کو جہاد بالسیف کی اعلیٰ خدمت سے سبکدوش کرنے کی کوشش کرنا آیت قرآنیہ کی تصدیق ہے۔

فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا

(جب جہاد کا وقت آیا تو منہ پھیر گئے) ؎

تن آسانیاں چاہیں اور آبرو بھی
وہ قوم آج ڈوبے گی گر کل نہ ڈوبی

سنئے! اول تو اس حدیث کا پتہ نشان نہیں بتایا کہ کس کتاب کی ہے اور کیسی ہے؟ لیکن ہم اس تکلیف میں آپ کو ڈالنا نہیں چاہتے بلکہ سیدھی راہ پر آپ کو لے جاتے ہیں۔ پس سنئے! اس میں شک نہیں کہ مسیح موعود دجال کے لئے آئیں گے۔ اس زمانے کے مسلمانوں کا جو کام صحیح حدیث (ابوداؤد) میں آیا ہے یہ ہے:۔

الجہاد فی سبیل اللہ ماض منذ بعثنی اللہ الی ان یقاتل آخر امتی الدجال۔

(منتقیٰ باب الجہاد فرض کفایۃ)

یعنی فرمایا جہاد اللہ کے راستے میں جاری ہے جب سے خدا نے مجھے نبی کرکے بھیجا ہے یہاں تک کہ میری امت کا آخری حصہ دجال کے ساتھ لڑائی کریگا۔

اگر تم پوچھنا چاہتے ہو کہ یہ کون لوگ ہوں گے تو سنو۔

ثُمَّ تَغْزُوْنَ الرُّوْمَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الدَّجَّالَ۔ (مسلم)

یعنی حضور علیہ السلام نے فرمایا تم رومیوں سے غزا (جہاد) کروگے خدا اسکو فتح کریگا۔ پھر تم دجال سے جہاد کروگے۔

یہ حدیث صحیح مسلم کی ہے جو صحیح ہے۔ اس میں جو

(سوانح احمدی ... [illegible])

گروہ دجال کے ساتھ جہاد کرنے والا فرمایا ہے یہی وہ گروہ ہے جو مسیح موعود کے ساتھ ہوگا۔ بس اگر تعزہ ون کے مخاطب امت میں سے تم اپنے آپ کو جانتے ہو اور دجال کو سامنے دیکھتے ہو تو جہاد (مقابلہ) کیوں نہیں کرتے؟ حدیث میں آیا ہے دجال مسیح موعود کو دیکھ کر گھلتا پگھلتا جائیگا۔ مشکل یہ ہے کہ مسیح (قادیانی) کے حواری دجال کے سامنے خود گھلے جاتے ہیں اس لئے معلوم نہیں ہوتا کہ مسیح اور مسیح کے ساتھی کون ہیں اور دجال کون؟

ناظرین کرام! کس قدر ظلم ہے کہ ایک اعلیٰ رکن اسلام پر اگر خود عمل نہیں کر سکتے تو اس کو منسوخ کہنے کے کیا معنے؟

احمدی ممبرو!

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا
یہ تیرے زمانے میں دستور نکلا

آریہ سماج کی اندرونی کمزوری

(از قلم پنڈت آتمانندجی ست دھرم منڈل بٹالہ (گورداسپور)

۴ نومبر ۱۹۳۴ء کو پوجیہ آچاریہ رام دیوجی بی۔اے نے پنڈت مکتی رام آچاریہ گورو کل چوہا بھگتاں۔ سوامی ایشور آنند۔ پنڈت شوآنند۔ پنڈت مکند رام وید شاستری۔ ادھشٹاتا گورو کل سیکشن آریہ سماج راولپنڈی نیز دو دیگر آریہ سماجیوں کے روبرو کہا کہ "آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے پنڈت بدھ دیوجی ودیا النکار و دیگر پنڈتوں کو حکم بھیج دیا ہوا ہے کہ آتمانند کے ساتھ ہرگز مناظرہ یا تبادلۂ خیالات نہ کریں اور سرنہ بھڑادیں"۔

(کیوں؟ وجہ نامعلوم) آچاریہ رام دیوجی بی۔اے نے مجھ سے مطالبہ کیا کہ میں اپنے چند اعتراضات لکھ کر آچاریہ رامدیوجی کو دیدوں اور آپ عرصہ پندرہ روز کے اندر اندر میرے اعتراضات متعلقہ وید بھگوان کا جواب آریہ پرتی ندھی سبھا کے پنڈتوں یا دیگر ودوانوں سے لے کر مجھے بھیجدینگے ورنہ بصورت کوئی جواب نہ دینے کے آپ مان لیں گے کہ میرے اعتراضات صحیح ہیں اور کہ وید الہامی کتب مقدسہ نہیں ہیں۔" اور میری درخواست پر آپ نے وعدہ کیا کہ اگر آریہ سماجی پنڈتوں نے کوئی تسلی بخش جواب نہ دیا تو میں (آچاریہ رامدیوجی بی۔اے) ست دھرمی بن جاؤں گا۔ جب عرصہ دراز تک آچاریہ صاحب کا کوئی جواب نہ آیا اور میں راولپنڈی سے بٹالہ چلا آیا تو بدیں خیال کہ آچاریہ جی بجائے راولپنڈی کے بٹالہ میں جواب بھیجیں میں نے شروع فروری ۱۹۳۵ء میں قریباً تین ماہ بعد آچاریہ جی کو آپکا وعدہ یاد دلایا اور بٹالہ کا پتہ لکھ بھیجا۔ جس کے جواب میں آپ نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور کی طرف سے دو کارڈ نمبری ۲۸/۳۵ مورخہ ۱۹ فروری ۱۹۳۵ء و ۵۱/۳۵ مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۳۵ء بھیجے جن کے اقتباسات درج ذیل ہیں۔

"میں مذہب کو قرعہ اندازی یا شرطیں لگانے کا مضمون نہیں سمجھتا۔ وید منتروں پر وچار اور ان کے ارتھوں کی ویاکھیا (تشریح) کرنا کوئی بچوں کا کھیل نہیں۔ نہ اس کے متعلق تاریخیں یا میعاد ڈالی جاسکتی ہے ××× میں نے ایسا بیہودہ اور لایعنی وعدہ کبھی نہیں کیا کہ گہرے مسائل پر اگر میں خاص میعاد میں وچار (غور) نہ کر سکا تو میں کسی بے ہودہ مذہب کا پیرو بن جاؤنگا اور آپ کو اپنا گورو مان لونگا۔ گورو۔ پیر اور مسیح ہونے کے دعویداروں کو میں گمراہ یا پاکھنڈی سمجھتا ہوں۔ ایشور نہ کرے کہ میں ان کی طرف کبھی کھچوں سوائے اس غرض کے کہ ان کے دماغ کا علاج کرنے کے قابل ہوسکوں ×××"

(بلفظہٖ کارڈ نمبری ۲۸/۳۵)

(۲) آپ کا ۲۲ فروری ۳۵ء کا طویل خط ملا۔ جواب میں اطلاعاً تحریر ہے کہ آپ کا سارے کا سارا خط بے معنی ڈینگوں اور حماقت آمیز تحریر سے پُر ہے اور پوتر وید بھگوان کے متعلق جو ہرزہ سرائی کی گئی ہے وہ ایک خدائی پیغمبری کا دعوے کرنے والے کے لئے تو کیا ایک مہذب انسان کے لئے بھی قابل مذمت ہے۔ ایسی دراز کلامی کی تلافی یا معافی نہیں ہوسکتی ××× آپ کو پورے طور پر پتہ ہونے کے باوجود کہ میں نے ۱۵ دن کے اندر اندر جواب دینے اور نہ دینے کی صورت میں کسی بے ہودہ مت کا پیرو ہوجانے کا وعدہ ہرگز نہیں کیا یوں ہی بھکڑ بازی سے کام لے رہے ہیں ××××"

(بلفظہٖ ملخصاً کارڈ نمبری ۵۱/۳۵ مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۳۵ء)

جو عبارت بخوف طوالت میں نے ××× نشان دیکر چھوڑ دی ہے اُس میں آچاریہ صاحب نے اپنے "ہرشی" کی عادت ادا کی ہے یعنی مغلظ گالیاں دی ہیں۔ یہ ہے میرے شکوک کا جواب آریہ سماج کے پاس۔ ع

برستی آگ جو باراں کی آرزو کرتے

حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب فرماتے تھے کہ مسیح کے آنے میں ابھی دیری ہے کیونکہ ایمانداری اور صداقت ابھی تک دنیا سے کلی طور پر مفقود نہیں ہوچکی حالانکہ آچاریہ رامدیوجی بی۔اے کا اکابر آریہ سماج میں شاید دوسرا یا تیسرا درجہ سمجھا جاتا ہے۔ اگر ایسے ایسے مہاپرش بھی وعدہ خلافی کریں تو یقیناً مولانا صاحب کا خیال صحیح نہیں ہے۔ آچاریہ جی کے دونوں کارڈوں کا خلاصہ صرف اس قدر ہے کہ مشکوک و معترضہ وید منتروں کا صحیح مطلب تاحال آچاریہ جی مہاراج نیز کسی دیگر آریہ سماجی ودوان کی سمجھ میں نہیں آیا اور نہ ہی اس کے متعلق کوئی تاریخ یا میعاد مقرر کی جاسکتی ہے کہ کب تک ایشور ان منتروں کے معانی کا الہام آچاریہ جی کے دل میں کرے میں نے آچاریہ جی کو جواب میں لکھا تھا کہ جب تک ان منتروں کے معانی آپ پر بذریعہ الہام نہیں اترتے

... عیسائیت کی تردید میں ایک بےنظیر کتاب (۵۰۰ صفحے) قیمت ... منیجر اہلحدیث امرتسر

تب تک تو آپ ایمانداری سے اپنے وعدہ کے موافق ست دھرم کی شرن میں آجائیے اور جب اس بھاشا کی کوئی تکرہ م آپ لگا سکیں گے۔ آپ کو پوری چھٹی دی جائے گی کہ آپ آریہ سماج میں واپس چلے جائیں۔ کوئی کسی قسم کی ممانعت نہیں ہوگی۔ نیز یہ کہ اگر آپ کو "آچاریہ" کے جلیل القدر منصب سے گر کر "چیلا" بننے کا خوف ہے تو آپ کے ست دھرمی بننے پر میں آپ کو آچاریہ اور اپنا گورو تسلیم کر کے آپ کا چیلا بن جاؤں گا تاکہ آپ کا یہ ڈر بھی دور ہو جائے۔

ست دھرم میں سب کا درجہ برابر اور مساوی ہے کوئی اونچ نیچ نہیں ہے۔ اور نہ ہی میرا نبوت یا پیغمبری کا دعوے ہے بلکہ عاجزی انکساری اور خاکساری کا۔

ناظرین کرام! غور فرما سکتے ہیں کہ جب آچاریہ جی کو تسلیم اور اقرار ہے کہ معترضہ وید منتروں کا کوئی معقول جواب آج دن تک آچاریہ جی و نیز دیگر آریہ سماجی ودوانوں کو نہیں سوجھا اور نہ سوجھنے کی آیندہ کوئی امید یا میعاد ہو سکتی ہے تو کیا اس کا صاف یہ مطلب نہیں کہ سب آریہ سماجی "بابا واکیم پرمانم" کی اندھی تقلید کے طور پر ہی ویدوں کو خدا کا کلام اور الہام مان رہے ہیں نہ کہ سمجھ بوجھ کر؟ اور ایسی ناسمجھی کی حالت میں پروفیسر رامدیو جی کو اپنے نام کے ساتھ "آچاریہ" لگانے اور ویدک دھرمی کہلانے کا کونسا حق ہے؟

"ویدارتھ پرکاش" چھپوانے سے پہلے میں نے پوجیہ مہاتما ہنسراج جی مہاراج پردہان پرادیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ سندھ و بلوچستان کی خدمت میں رفع شکوک کے لئے خط لکھا تھا جس کے جواب میں آپ نے مجھے "ویدارتھ پرکاش" نامی کتاب کو شائع کروانے اور آریہ سماجی ودوانوں سے تبادلہ خیالات کرنے کی صلاح دی تھی۔ جب میں نے آریہ سماج کے چوٹی کے چند علماء سے تبادلہ خیالات کیا تو سب کو اپنا ہم خیال پایا۔ بعض نے صاف الفاظ میں اقرار کیا کہ ویدوں میں ملاوٹ ہو چکی ہے چنانچہ پنڈت بھگوت دت جی بی۔ اے ریسرچ سکالر و پروفیسر ڈی۔ اے۔ وی کالج لاہور ویدک کوش کی بھومکا صفحہ ۹ اور ۱۰ ہسٹری آف ویدک براہمنا ز جلد ۲ صفحہ ۷۰ پر تسلیم کرتے ہیں کہ اتھرووید میں ۱۴۳ وید منتر زمانہ مہابھارت کے بعد کی بناوٹ اور ملاوٹ ہیں۔ اس حوالے والے الفاظ میری تصنیف ویدارتھ پرکاش میں ملاحظہ کیجئے۔ بعض نے کہا کہ ویدوں کا ایک کثیر حصہ صریحاً انسانی تصنیف ہے۔ ایک پنڈت نے فرمایا کہ ویدوں کے مصنف وہی رشی گذرے ہیں جن کا نام سوکتوں کے اوپر لکھا ہوا ہے۔ اور ان میں سے بعض رشی ہم اور آپ سے بہتر تھے اور بعض بدتر۔ میرے سوالات کے جواب میں پنڈت راجا رام صاحب شاستری پروفیسر ڈی۔ اے۔ وی کالج لاہور نے اقرار کیا کہ جن سوکتوں اور وید منتروں کے رشی مچھلیاں، کتیا، سانپ، نیل کنٹھ، بندر، آگ، پہاڑ اور دریا وغیرہ حیوان اور بے جان لکھے ہیں وہ سب سوکت اور منتر شاعرانہ تخیلات ہیں نیز یہ کہ ویدوں میں بہت کچھ مغلظات اور مخرب الاخلاق وید منتر پائے جاتے ہیں۔ نیز یہ کہ ویدوں میں تواریخ انسانی پائی جاتی ہے وید ازلی، ابدی والہامی اور شروع دنیا میں بنے ہوئے بھی نہیں مانے جا سکتے۔ لیکن ہم آریہ سماجی ہونے کی وجہ سے یہ کمزور پوزیشن اسلام کے مقابلہ میں بیان وظاہر کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں"۔ میں نے عرض کی کہ چونکہ آپ کے دل میں کمزوری اور چور گھسا ہوا ہے اس لئے اسلام جلدی یا بدیر ضرور فتحمند ہوگا اور ہندو دھرم کو ہضم کر جائیگا کیونکہ جوتی کا ترجمہ جیوتی (نور) اور ہاتھ کا ترجمہ ہاتھی کر کے ویدک برائیوں کی پردہ پوشی نہیں کیجا سکتی اور جس جرنیل کے دل میں چور اور خوف چھپا ہوا ہو وہ ہرگز فتح نہیں پا سکتا۔ ویدوں اور ویدک دھرم کی کمزوریاں اور بداخلاقیاں جاننے کے خواہشمند میری تصنیف "ویدارتھ پرکاش" عرف "ویدک تہذیب" قیمتی عمر ضرور ملاحظہ فرمائیں۔ کاغذ اعلیٰ۔ لکھائی چھپائی عمدہ۔ اس میں درج کردہ معلومات میں سے ہر ایک پانچ پانچ ہزار روپیہ خرچ کرنے سے بھی حاصل کرنا ناممکن تھا۔ ملنے کا پتہ یہ ہے:- پنڈت آتمانند ست دھرم منڈل بٹالہ ضلع گورداسپور یا دفتر اہلحدیث امرتسر

ضرورت تبلیغ

(از ابو علی محمد تقی مدرسہ اسلامیہ نائی منڈی آگرہ)

حضرات! آج آپ کے سامنے تبلیغ کی غرض وغایت اور اس کے فوائد بیان کئے جاتے ہیں آج دنیا کے اندر شائد کوئی ایسی قوم ہو جو اپنے مذہب کی تبلیغ میں جد وجہد نہ کرتی ہو۔ جس طرف جس کی طرف آپ نظر کر کے دیکھیں تو وہ اس کو کسی نہ کسی کام میں مصروف پائے گی۔ یاد رکھئے تبلیغ ایک ایسی چیز ہے کہ جس کے سبب سے دنیا میں ایک مسلمان سے دس اور دس سے سو اور سو سے یہاں تک کہ آج ساٹھ کروڑ مسلمانوں کی آبادی ہے۔ اگر جناب نبی علیہ السلام کو یہ حکم نہ ہوتا کہ یاایھا الرسول بلغ ما انزل الیک وان لم تفعل ما بلغت رسالتک الخ اگر نبی علیہ السلام دنیا کے اندر جب آپ کو نبوت ملی اور لوگوں نے اذیت اور تکلیف پہنچائیں تو آپ اگر اپنے اس فرض کو ترک کر دیتے تو نہ ہم اس وقت مسلمان ہوتے اور نہ نبی علیہ السلام کا بول بالا ہوتا بلکہ آپ ہی صرف مسلمان ہوتے۔ لیکن خداوند کریم کا یہی منشا تھا کہ آپ تبلیغ کریں جس کا نتیجہ ہوا کہ اسلام کے پاس مسلمانوں کی اچھی خاصی جمعیت ہوگئی اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسے سخت مزاج بھی اسی تبلیغ کے سبب سے مشرف باسلام ہوئے۔ پھر آپ اور آپ کے اصحاب نے جو تبلیغ کی تو اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مکہ مکرمہ بھی فتح ہوگیا اور تمام عرب نبی کریم کا تابعدار ہوگیا۔ اور پھر دوسرے ملکوں کے بادشاہوں کو بھی فکر پڑ گئی کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مسلمان یہاں آکر بھی اپنے اسلام کا اعلان کر بیٹھیں۔ چنانچہ جو فتوحات حضرت

ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے ہاتھوں ہوئیں وہ محتاج بیان نہیں کیونکہ ان کی تفصیل کی مختلف تواریخ شائع ہو چکی۔ آخر یہ سب فتوحات اور مال جو صحابہ کرام کو اور سرکش مشرکین کا استیصال اور یہود کو ہزیمت اور اسلام کا عروج کس چیز سے ہوا جس کا جواب یہی ہوگا کہ سب محض تبلیغ کی بدولت تھا کیا آج بھی اس تبلیغ کی ضرورت نہیں کہ جب خود مسلمان ذلیل و خوار ہوں اور دوسری قوموں کے سامنے حقیر شمار کئے جاتے ہوں ایسے نازک وقت میں بھی ان کو غفلت کی نیند سے جگایا نہ جاوے یا جگانے والے کے جگانے سے بیدار نہ ہوا جائے تو اس پر بھی تف ہے کیونکہ سب قومیں عروج ترقی پر پہنچ گئی ہیں۔ اور ذلیل اقوام جو کسی زمانہ میں حقیر شمار کی جاتی تھیں آج بلند مرتبہ پر پہنچ گئی ہیں۔ لیکن افسوس کہ مسلمان ویسے کے ویسے ہی غفلت کی نیند میں سوئے ہوئے ہیں۔ بجائے عروج ترقی کے پستی کے گڑھے میں جا رہا ہے نہ تیرے پاس دنیا ہی ہے اور نہ دین۔ حقیقت میں ان سب عوارضات کا سبب صرف دین ہی ہے جب تم نے دین سے روگردانی کی تو ذلیل و خوار ہونے لگے جب تم کو کسی نے اچھی بات بتائی اس کو نہ مانا بلکہ ناصح کو کوئی القاب دے کر ٹال دیا تو آخر رسوا ہوئے آج ہم اسلام کے اور مختلف فرقوں کو درگذر کرتے ہوئے صرف اپنے افراد اہل حدیثوں کو ہی دیکھیں کہ کیا کچھ کر رہے ہیں۔ آپ دین کے جس رکن کی جانب نظر ڈالیں تو آپ کو معلوم ہو جاویگا۔ ایک صرف نماز ہی کی طرف خیال کیجئے کہ اہل حدیث نام پر فخر کرنیوالے فی صدی کتنے نماز پنجگانہ وقت پر ادا کرتے ہیں ایک صرف یہی نہیں بلکہ جس کام پر بھی نظر ڈالیں تو آپ کو بخوبی واضح ہو جاوے گا کہ کیا کچھ ہو رہا ہے۔ دوسرے فرقے خالی ڈھول لے کر بجاتے پھرتے ہیں اور ان کے مبلغ نہ صرف ہندوستان بلکہ بیرون از ہندوستان مثل جاپان، انگلینڈ وغیرہ میں خالی ڈھول پیٹ ہو رہے ہیں۔ جس کے آج اخبارات شاہد ہیں۔ کیا اہل حدیثوں میں کوئی ایسا مبلغ نہیں کہ جو دین کی خدمت میں کمربستہ ہو کر خالصاً لوجہ اللہ تبلیغ کرے افسوس تو یہ ہے کہ اگر کوئی خدا کا بندہ کھڑا بھی ہو تو دوسرے اس کی مخالفت میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ آجکل اہلحدیثوں کو آپس کی مخالفت نے تباہ کر دیا ہے جو کہ دہلی کی آپس کی اشتہار بازی اور جماعت اہل حدیث مراد آباد کی آپس کی ناچاقی وغیرہ شاہد ہیں۔ پس اہل حدیث گروہ کو ہمہ تن توحید و سنت کی تبلیغ پر متوجہ ہو جانا چاہئے واللہ الموفق۔

نظم درباره تردید عرس

مع انتخاب از کسوٹی

اولیں حمد خدائے کردگار
بعدہٗ نعت رسولِ کامگار

کچھ بیانِ عرس ہے زیبِ رقم
شرک و بدعت کا جو ہے پہلا قدم

ہوتا ہے قبروں پہ میلا دھوم سے
مرد و عورت کا جھمیلا دھوم سے

کوئی کہتا ہے کہیں کنت شریف
کوئی بیٹھا تا ہے پھلواری ردیف

کوئی مخدوم جہانِ جان گشت
کوئی بہرائچ کو کہتا پایہ تخت

کوئی خواجہ پیر کا ہے جاں نثار
سال بھر سے عرس کا ہے انتظار

اہلِ حق جو ہو چکے ہیں اولیاء
مان بیٹھے بدعتی ان کو خدا

مقبروں پر ان کے ہر ہر سال آ
عرس کرتے ہیں بہت ہی دھوم کا

منزلوں سے بوڑھے بچے مرد و زن
آتے ہیں سب چھوڑ کر اپنا وطن

عرس میں ہوتا ہے اتنا دھوم دھام
حج اکبر ہے گویا بالاختتام

چادر، وگاگر لئے مہندی چھڑی
گشت کرتے دھوم سے ہیں بدعتی

ساتھ میں باجے بھی ہیں قوال بھی
مُلّا جی، صوفی بھی اہلِ حال بھی

عورتوں مردوں کا اک جھرمٹ بھی ہے
ناچ بھی گانا بھی اور کھٹ کھٹ بھی ہے

عورتیں پردہ نشیں بھی قوم کی
بے محابا عرس میں ہیں گھومتی

مدعا لکھ لکھ کے اپنی چٹھیاں
اہلِ حاجت ڈالتے ہیں عرضیاں

حال ہے چاروں طرف یہ قبر کے
دست بستہ ہیں ادب سے کچھ کھڑے

کچھ ہیں دوزانو تو کچھ سجدے میں ہیں
کچھ تصور کے لگے جھگڑے میں ہیں

آہ! ہے اسلام کی صورت یہی؟
عرس والے سوچ کر بتلا تو ہی

لا الٰہ کی توڑ کر سیدھی سڑک
قبر پر کرتا ہے سجدہ بے دھڑک

دھجیاں توحید کی اڑنے لگیں
عرس میں اللہ میاں ملتے نہیں

جتنی باتیں ہیں شریعت کے خلاف
عرس والو کب ہوئیں تم کو معاف

ہے حسنؔ نے یہ کسوٹی پر کسا
عرس کے بارہ میں کیا اچھا لکھا

حیات طیبہ۔ سوانحعمری حضرت مولانا اسمٰعیل شہید دہلویؒ۔ اس میں آپ کے زندگی بھر کے کارنامے نمایاں درج ہیں۔ اور سکھوں کے ساتھ مذہبی لڑائیوں کی کیفیت بھی درج ہے۔ قیمت ۱۲؍ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب مصنفہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی (۵۴۹) قیمت ۸؍ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

ahmadimuslim.de

پردہ

(راقمہ شریمتی لیلاوتی جی اہلیہ آتمانند ست دھرمی از بٹالہ)

۱۰ اپریل کے اخبار "ملاپ" میں "نئی بدعت" کے عنوان سے مہاشہ خوشحال چند جی خورسند کا ایک بصیرت افروز مضمون شائع ہوا ہے جس میں لکھا ہے کہ مغربی تہذیب کی کورانہ اور مادر پدر آزادانہ تقلید نے نوجوان ہندوستانی لڑکیوں کو بلا شادی زندگی بسر کرنے پر آمادہ کر دیا ہے۔ مہاشہ جی اس بدعت کا باعث اعلیٰ تعلیم سمجھتے ہیں لیکن میرا دعویٰ ہے کہ اس بدعت و اغوا اور دیگر ہمجنس خرابیوں کی واحد ذمہ دار بے پردگی ہے۔ اور یہ وہ سچائی ہے کہ جسے آج نہیں تو کل بے جا آزادی کی لہر میں بہنے والے ہندوستانیوں خصوصاً ہندوؤں کو تسلیم کرنی ہی پڑے گی۔ میں نے اسماء ع ۱۹۳۳ء کے "اہلحدیث" میں پردہ کی ضرورت و اہمیت کو واضح کر کے دکھلا دیا تھا کہ مستورات کی عفت و عصمت کا سب سے بڑا محافظ ستر یعنی پردہ ہی ہے۔ خود الفاظ استری اور مستورات کا مخزن بھی ستر یعنی پردہ ہے کیونکہ جب تک جوان مرد و عورت ایک دوسرے کو نہ دیکھیں تب تک جذبات کو جنبش نہیں ہوتی۔ اور پردہ ایک دوسرے کو دیکھنے اور ملنے میں سخت رکاوٹ ہونے سے عصمت و عفت کا زبردست معاون ہے نتیجہ صاف ہے کہ جس ملک و قوم کی عورتوں میں پردہ ہوگا وہاں کی عورتیں بے پردہ عورتوں کی نسبت زیادہ تر پاک و صاف ہونگی۔ باوجود اعلیٰ تعلیم کے یورپ و امریکہ میں باکرہ بیویوں کا نہ صرف قحط ہی ہے بلکہ مجھے اپنی بعض معزز یورپین سہیلیوں سے معلوم ہوا ہے کہ بے پردگی کی لعنت کی واحد وجہ سے یورپ میں بڑے سے بڑے آدمیوں کو بھی باکرہ بیوی ملنا ناممکنات سے ہے۔ یہ سب بے پردگی کا ہی کڑوا پھل ہے۔ اگر اب بھی پردہ کا مناسب انتظام نہ کیا گیا تو وہ روز بد دیکھنا دور نہیں جبکہ ہندوستان میں بھی بکارت کا دیوالہ نکل جائے گا[1]۔ اور جو آریہ سماجی اخبارات جو نادان دوست کی مثل پردہ کی مخالفت پر کمر بستہ ہیں ہندوستان کی نسوانی تباہی کا موجب گردانے جائیں گے۔ آریہ سماج پردہ کی مخالفت اس لئے نہیں کرتی کہ پردہ میں کوئی برائی برائی انہیں دکھلائی پڑتی ہے ورنہ وہ پردہ کی خرابیوں اور خوبیوں کا مقابلہ کرتی۔ بلکہ اس لئے کرتی ہے کہ پردہ جیسی مفید رسم اسلامی ہے۔

سب سے زبردست اعتراض پردہ کے خلاف یہ کیا جاتا ہے کہ برقعہ یا چادر اوڑھنے سے صحت خراب ہو جاتی ہے۔ میں نہیں سمجھتی کہ جب تمام جسم کپڑوں سے ڈھکے رہنے پر صحت خراب نہیں ہوتی تو برقعہ سے چہرہ اور سر چھپانے سے صحت کیونکر خراب ہو سکتی ہے خصوصاً جبکہ برقعہ میں آنکھوں اور منہ کے سامنے روشنی اور ہوا کے لئے جالی کا خاطر خواہ انتظام رکھا جاتا ہے۔ اصل بات تو یہ ہے کہ آج کل مغربی آزادی نسواں سے بیہودگی کا درجہ حاصل کر لیا ہے۔ اور عشرت پسند نوجوان مرد و زن آپس میں آزادی کے ساتھ ملنے جلنے کی خواہش سے پردہ کی مخالفت کر رہے ہیں۔ اور آریہ سماجی اخبار نادان دوست اُن کی ہاں میں ہاں ملا رہے ہیں۔ محض اس حسد اور ضد سے کہ خواہ مخواہ اسلامی خوبیوں کو بھی خرابیاں ظاہر کیا جاوے۔ میرا دعویٰ ہے کہ سوائے عیاش طبع نوجوان عورتوں اور مردوں کے کوئی غیرت مند شریف ہندو بھی بے پردگی کو پسند نہیں کرے گا۔ پردہ کی مخالفت محض اس لئے کی جاتی ہے کہ نوجوان مرد ناپاک جذبات کے ماتحت تمام عورتوں کو آزاد دیکھنا چاہتے ہیں۔ مرحوم اکبر الہ آبادی نے کیا خوب کہا ہے ؎

بے پردہ دیکھیں میں نے جو کل چند بیبیاں
اکبر زمیں میں غیرت قومی سے گڑ گیا
پوچھا جو میں نے بیبیو! پردہ گیا کہاں؟
کہنے لگیں کہ عقل پہ مردوں کی پڑ گیا

بقول مرحوم اکبر ٹھیک آریہ سماجیوں کی عقل پہ پردہ پڑ گیا ہے۔ جو محض عداوت اسلامی کی بنا پر پردہ جیسی مفید رسم کی مخالفت کر رہے ہیں۔ بڑے دکھ سے کہنا پڑتا ہے کہ میری تمام عیسائی بہنیں تو سر پہ کپڑا رکھنا بھی گوارا نہیں کرتیں بلکہ نصف بازو، نصف ٹانگیں، اور نصف جسم (چھاتی) کو برہنہ رکھنے میں تہذیب جانتی ہیں۔ اور پردہ دار ہندو مسلمان لیڈیوں کو نیم وحشی اور غیر مہذب سمجھتی ہیں۔ بلکہ پردہ دار شریف ہندوستانی عورتوں کو "لیڈی" کہنے میں بھی عار محسوس کرتی ہیں۔ اور "لیڈی" کا مصداق صرف اُن نوجوان عورتوں کو سمجھا جاتا ہے جو مادر پدر آزاد ہیں۔ عیسائی بہنیں عموماً بناؤ سنگار کر کے بالوں میں کلپ۔ کانٹے، ہیئر پن۔ پھول اور ریشمی فیتے اور ٹائیاں باندھ کر برہنہ چھاتی پھرنا ہی عیسائیت کا امتیاز سمجھتی ہیں۔

میری ہندوستانی و عیسائی ماتاؤ و بہنو! ہوش میں آؤ۔ اور آپ خود پردہ کرو اور اپنی بہو بیٹیوں کو پردہ میں رہنا سکھلاؤ۔ ورنہ یورپ اور امریکہ کی مثل ہندوستان میں بھی باکرہ بیویوں کا قحط پڑ جانے کا اندیشہ ہے۔ اور اے منچلے نوجوانو! اپنی بہنوں اور بیویوں اور بیٹیوں کو نامحرموں کی ناپاک نظروں سے دیکھنے سے شرماؤ۔ اور اے آریہ سماجی نادانو! اس نادان دوستی سے باز آؤ اور ضرب المثل ہندوستانی غیرت کو تباہ مت کرو۔ ہندو بیوی کی ضرب المثل پتی بھگتی اور ستتو (ستی پن) بھی پردہ کے ساتھ ساتھ لازم و ملزوم ہے اگر میری کوئی بہن پردہ کے حسن و قبح پر تحریری بات چیت کرنی چاہے تو میں ہر وقت تیار ہوں۔

لیلاوتی اہلیہ آتمانند بانئے ست دھرم بٹالہ
ضلع گورداسپور

[1] ہمارا اپنا خیال ہے کہ مخالفین پردہ کو مرض چشم ہے اسی لئے مکشوفات کی طرف دیکھنے سے منع کرنے پر یہ شعر پڑھا کرتے ہیں ؎

بل بے خودی زاہد کہ تیرے دیکھنے کو
منع کرتا ہے لو اور تماشہ دیکھو (اہلحدیث)

اسلامی پردہ شرعی پردہ کی اہمیت و ضرورت پر بحث۔ اور مخالفین پردہ کے جملہ اعتراضات کا دندان شکن جواب۔ قیمت صرف ۲ر علاوہ محصول ... پتہ: دفتر اہلحدیث امرتسر

(۷۵۷)

الزاق الکبعین

(۴)

گذشتہ نمبروں میں صفوں کو سیدھا کرنے اور پاؤں ملانے کی بحث ہوئی ہے۔ آج کی قسط میں مجیب "احدنا" کی تحقیق کر کے معترض کو جواب دیتے ہیں کہ اس سے صرف ایک شخص مراد نہیں ہوتا بلکہ کثرت کے لئے بھی یہ محاورہ عربی زبان میں مستعمل ہے۔ (مدیر)

فی البخاری عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا احسن احدکم اسلامہ فکل حسنۃ یعملھا یکتب لہ بعشر امثالھا الی سبع مائۃ ضعف وکل سیئۃ یعملھا یکتب لہ بمثلھا۔ فی فتح الباری کذا للمسلم وغیرھما ولاسحاق راھویہ فی مسندہ من عبد الرزاق اذا احسن اسلام احدکم کان رواہ بالمعنی لانہ من لازمہ ورواہ الاسمٰعیلی من طریق ابن المبارک عن معمر کالاول والخطاب باحدکم بحسب اللفظ للحاضرین لکن الحکم عام لھم ولغیرھم باتفاق۔ ترجمہ۔ اور خطاب لفظ احدکم سے باعتبار لفظ کے حاضرین کے لئے ہے لیکن حکم عام ہے ان کے واسطے اور ان کے غیر کے لئے بالاتفاق۔

(۳) عن طلحۃ بن عبید اللہ قال کنا نصلی والدواب تمر بین ایدینا فذکرنا ذلک لرسول اللہ صلعم فقال مثل مؤخرۃ الرحل تکون بین یدی احدکم ثم لا یضرہ ما مر بین یدیہ۔ ترجمہ۔ طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ نماز اور ہم لوگوں کے سامنے جانور آتے جاتے تھے تو اسکو رسول اللہ صلعم سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ کجاوہ کی موخر لکڑی تم لوگوں کے سامنے رہے تو جو اس کے سامنے سے گزرے پھر اس کو کوئی نقصان نہیں۔ یہاں یہ معنے مراد نہیں ہے کہ صرف ایک کے سامنے ہو بلکہ جو کوئی مصلی ہو۔

(۵) عن ابی برزۃ کان النبی صلعم یصلی الصبح و احدنا یعرف جلیسہ ویقرء فیھا ما بین الستین والی المائۃ۔ ترجمہ۔ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلعم صبح کی نماز پڑھتے تھے اور ہر ایک ہم میں سے اپنے ہم نشین کو پہچان لیتا تھا اور ساٹھ اور سو کے درمیان آیتیں ہوتی تھیں۔ کیا اس کے یہ معنے ہیں کہ ایک ہی آدمی اپنے ساتھی کو پہچانتا تھا اور دوسرا نہیں نہیں بلکہ عام نمازی کا حال تھا۔

(۶) قال سمعت رافع بن خدیج یقول کنا نصلی المغرب مع النبی صلعم فینصرف احدنا وانہ لیبصر مواقع نبلہ۔ ترجمہ۔ کہا میں نے رافع بن خدیج سے سنا کہ وہ کہتے تھے کہ ہم لوگ مغرب کی نماز نبی صلعم کے ہمراہ پڑھتے تھے تو بعد فراغت کے تیر گرنے کی جگہ کو دیکھ لیتے تھے۔ بخاری میں ہے۔ کیا ایک ہی شخص تیر گرنے کی جگہ دیکھتا دوسرا نہیں۔ نہیں بلکہ جو چاہتا دیکھ لیتا۔ بلکہ عموم معنے مفہوم ہے۔ چنانچہ دوسری حدیث میں اس کی تفسیر واقع ہے۔ وعن ناس من الانصار قالوا کنا نصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المغرب ثم نرجع فترامی حتی ناتی دیارنا فما یخفی علینا مواقع سھامنا۔ رواہ احمد۔ ترجمہ۔ چند انصاری لوگوں سے روایت ہے کہ ہم لوگ مغرب کی نماز رسول اللہ صلعم کے ساتھ پڑھتے تھے۔ پھر اپنے گھروں کو تیر کی مشاقی کرتے ہوئے واپس ہوتے اور ہم لوگوں پر تیر کے مواقع پوشیدہ نہیں رہتے یعنی تیروں کے گرنے کی جگہ دیکھ لیتے۔ یہی عموم حدیث مذکور میں بھی مراد ہے۔

(۷) فی حدیث جبرئیل حتی یرک بین یدی النبی صلی اللہ علیہ وسلم کما یجلس احدنا فی الصلوۃ الحدیث۔ ترجمہ حدیث جبرئیل میں ہے کہ یہاں تک کہ نبی صلعم کے سامنے بیٹھ گئے جیسا کہ ایک ہم میں کا نماز میں بیٹھتا ہے۔* نہیں بلکہ معنی عام ہے کہ جتنے مصلی نماز میں بیٹھتے ہیں۔ یہ حدیث بخاری میں ہے۔

(۸) فی الترمذی اذا تثاءب احدکم فلیضع یدہ علی فمہ۔ ترجمہ۔ جب تم لوگوں کو جمائی آئے تم اپنے ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لیا کرو۔ یہ ترمذی میں ہے۔ کیا یہ معنی صحیح ہونگے کہ صرف ایک آدمی اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لے اور دوسرا ایسا نہ کرے۔ نہیں بلکہ تمام مسلمان ایسا کریں۔ اس قسم کی بہت سی حدیثیں ہیں۔ کہاں تک شمار کیا جائے۔

اب ایک دو مثالیں قرآن پاک سے بھی دیتا ہوں سورہ احزاب یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ۔ ترجمہ شاہ عبد القادر صاحب۔ اے نبی کی عورتو تم نہیں ہو جیسی اور عورتیں ہیں۔ دیکھو لفظ احد موجود ہے۔ اس کے معنی ایک کے نہیں ہیں بلکہ معنی عموم کے ہیں۔

۵ پارہ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْکُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا۔ ترجمہ۔ یا کوئی تم میں سے پڑے استنجا سے آئے یا عورتوں سے مصاحبت کرے تو پانی نہ آئے تو پاک مٹی سے تیمم کرے آہ کیا اس کے یہ معنی صحیح ہونگے کہ صرف ایک آدمی پاخانہ سے آئے اور صرف ایک آدمی جنبی ہو۔ اور پانی نہ پائے تو تیمم کرے اور ایک سے زائد ہوں تو ان کے لئے یہ حکم نہیں ہے۔ نہیں بلکہ جتنے آدمی اس صفت کے ساتھ موصوف ہوں وہ کر سکتے ہیں حکم عام ہے خاص نہیں۔

فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَہٗ یُؤْمِنُوْنَ۔ ترجمہ۔ اب کونسی حدیث ہوگی جس کے بعد ایمان لائیں گے۔

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے حجۃ اللہ البالغہ تسویۃ صفوف کے بارہ میں حدیث اَرَی الشَّیْطَانَ فِیْ خَلَلِ الصَّفِّ کو نقل فرمایا ہے اور اس کا سر بھی بتایا ہے۔ اس مسئلہ میں اہل حدیث سے اتفاق ہے اور بقول نقل آپ نے انصاف یہ فرمایا ہے کہ اکثر اہل حدیث جاہل ہوتے ہیں تو شاہ صاحب کے وقت میں ہندوستان میں اہل حدیث عملی کا وجود بھی نہ تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ عرب حجاز وغیرہ کے لوگوں کی نسبت فرمایا

*پوری حدیث اور ہے یہ بخاری میں ہے۔ کیا اس سے یہ مراد ہے کہ ایک ہی آدمی جیسا کہ نماز میں بیٹھتا ہے۔

تفسیر بیان الفرقان علی علم البیان۔ عربی زبان میں (۴۸) سورہ فاتحہ و بقرہ کی جو ہر طرز تفسیر۔ قیمت ۱۲ (منیجر)

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۱۱۳)

(سلسلہ اشاعت گذشتہ)

چنانچہ مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی حیات الموات ص۱۵۱ میں لکھتے ہیں :-

صحاح جلیلہ مشہورہ بخاری و مسلم کے مقابل ایسی شواذ غریبہ و نوادر مجہولہ اجزائے خاملہ ذکر کرتے شرم نہ آئی اور ایک کتاب میں رطب ویابس مقبول و مردود جو ملے محض جمع کر دینا مقصود ہو دوسری جگہ استدلال و تخریج و تحقیق و تنقیح موجود ہوان میں فرق کی تمیز نہ پائی۔

اور ص۲۰۱ میں لکھتے ہیں صحت وضعف حدیث میں تحقیقات فن حدیث کی طرف طبی مسئلہ نحو سے نہ لیں گے نہ نحوی طب سے۔ مگر مولوی نعیم الدین کو اپنے اعلیٰ حضرت

پس سفر بہ نیت مسجد نبوی جس میں عظمت مساجد اللہ کا احترام و نشان ہے اور اسی مقام پر زیارت روضۂ مبارکہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی حسب طریقہ سنت صلوٰۃ و سلام کا شرف حاصل ہے یہ تقدم و تاخر مراتب توحید و سنت میں بفرمان حق تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل توحید اور متبعین حدیث و سنت کو ہی امتیاز حاصل ہے نہ بمتدعین گور پرستوں بدنصیب بدبختوں کو۔ چنانچہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ مدارج النبوۃ ج ۱ ص۳۲۲ میں فرماتے ہیں :-

"واصحاب علم حدیث را نسبتے خاص و آشنائے مخصوص بآں جناب است کہ دیگراں را نیست کہ ہمیشہ احوال و صفات شریف و ذکر زبان و ورد جان ایشاں است و معرفت صفات و شناخت احوال تعین و تشخیص مرذات بابرکات او را نزد ایشاں حاصل و ہمیشہ تمثال جمال شریف ملحوظ نظر و نصب العین ایشاں باشد و پیوند باطن بصورت خیالیہ وے قوی و متصل شود و چوں نام شریف مذکور گردد لذت آں در دل بیابند و عظمت مسمی در دل مشاہدہ کنند و متحضر یابند و ہمیشہ حاضر در بارگاہ باشند و ایشاں را دریں باب مشارکت و مشابہت است بحضرات صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کہ مطلع اند بر احوال و افعال و اقوال آنحضرت و مخصوص اند بمصاحبت و مجالست و مکالمت شریف غیر آنکہ ایشاں را صحبت معنوی است و از صحبت صوری مہجور اند۔"

ایضاً ص۱۷۱ "و ابدال اہل علم اند و امام احمد گفتہ ابدال اگر اصحاب حدیث نباشند پس چہ کساں باشند۔"

"یعنی اصحاب علم حدیث کو وہ نسبت خاص اور پہچان مخصوص آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاصل ہے کہ دوسروں کو نہیں ہے کہ ہمیشہ احوال و صفات شریف کا ذکر ان کی زبان اور ورد جان میں ہے اور معرفت صفات و شناخت احوال تعین و تشخیص خاص آپ کی ذات بابرکات کے ساتھ ان کو حاصل ہے اور ہمیشہ شکل جمال شریف کی ان کے ملحوظ نظر اور نصب العین رہتی ہے اور رشتۂ باطن ان کی صورت خیالیہ میں قوی اور متصل ہوتا ہے اور جب آپ کے نام شریف کا ذکر آتا ہے لذت اس کی اپنے دل میں پاتے ہیں اور عظمت اس نام کی دل میں مشاہدہ کرتے اور متحضر پاتے اور ہمیشہ حاضر بارگاہ میں رہتے ہیں اور ان کو اس باب میں مشارکت اور مشابہت حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے ساتھ حاصل ہے کہ مطلع ہیں احوال و افعال اور اقوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر اور مخصوص ہیں آپ کی مصاحبت اور آپ کی مجالست اور آپکے کلام شریف کے ساتھ بجز اس کے کہ ان کو صحبت معنوی حاصل ہے اور صحبت ظاہری سے حجاب میں ہیں۔"

"اور ابدال اہل علم ہوتے ہیں اور امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا ابدال اگر اصحاب حدیث نہ ہونگے تو پھر اور کون ہونگے۔"

اور مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ عجالہ نافعہ میں فرماتے ہیں :-

"و مزاولت ایں علم (حدیث) شخص را معنی صحابیت مے بخشد زیرا کہ در حقیقت معنی صحابیت اطلاع بر جزئیات احوال رسول است و مشاہدہ اوضاع آنجناب در عبادات و در عادات و ایں معنی در صورت بعد زمان در مدرکہ و خیال شخص بنوعی متمکن و راسخ مے شود کہ حکم مشاہدہ دارد و اشارہ بہمیں معنی کردہ آنکہ گفتہ شعر

اهل الحديث هم اهل النبی و ان
لم يصحبوا نفسه انفاسه صحبوا

"یعنی اور اس علم حدیث کی مزاولت صحابیت کے معنی بخشتی ہے اس لئے کہ درحقیقت صحابیت کے معنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے احوال جزئیات سے اطلاع ہونا اور عبادات و عادات آنجناب کی وضع مشاہدہ کرنا ہے اور یہ بات بُعد زمان کی صورت میں انسان کے مدرکہ اور خیال میں ایسی جم جاتی اور راسخ ہو جاتی ہے کہ حکم مشاہدہ کا رکھتی ہے اور اسی معنی کی طرف اشارہ کیا ہے جس نے کہا ہے۔ شعر: اہل حدیث بھی اہل نبی ہیں اگرچہ انہیں آپ کی صحبت نہیں آپ کے انفاس و کلام کی صحبت پائے ہوئے ہیں۔"

برخلاف بمتدعین گور پرستوں کے جس طرح مولوی نعیم الدین نے ان کی حیات میں معاذ اللہ آستانہ کے سامنے کھڑے ہو کر دعا مانگنے اور التجا کرنے کو عبادات میں شمار کیا، حالانکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول قبروں پر سلام کے بعد قبلہ رو ہو کر ان کے لئے حق تعالیٰ سے دعا مانگنا تھا اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کا بھی معمول آپ کی زیارت مزار مبارک پر بعد عرض صلوٰۃ و سلام کے قبلہ رو ہو کر دعا مانگنا حق تعالیٰ ہی سے رہا۔ اور کتب فقہ ائمہ دین سے بھی یہی عملدرآمد مرقوم ہے۔ کسی صحابی سے اس کے خلاف روایت نہیں۔ چنانچہ مولوی نعیم الدین کے ص۳۵ کے جواب میں مفصل کتب احادیث و فقہ سے گذر چکا ہے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ مدارج النبوۃ ج ۲ ص۵۰ میں فرماتے ہیں :-

"مراد از اتخاذ قبور مساجد سجدہ کردن بجانب قبور

تبویب القرآن - مع حواشی تفسیر وحیدی - اس میں قرآن کی مختلف آیات مع ترجمہ یکجا جمع ہیں - قیمت ۱۰/۰

است و ایں ہر دو طریق متصور است یکے آنکہ سجدہ بر قبور برند و مقصود عبادت آں دارند چنانکہ بت پرستاں مے پرستند دوم آنکہ مقصود و منظور عبادت مولیٰ تعالیٰ دارند ولیکن اعتقاد کنند کہ توجہ قبور ایشاں در نماز و عبادت حق موجب قرب و رضائے وے تعالیٰ است و موقع عظیم است نزد حق تعالیٰ از جہت اشتمال وے عبادت و مبالغہ در تعظیم انبیاء وے و ایں ہر دو طریق نامرضی و نامشروع است اول خود شرک جلی و کفر صریح ست و ثانی نیز حرام و ممنوع از جہت اشتمال بر شرک خفی و بر ہر تقدیر لعن متوجہ است و نماز کردن بجانب قبر نبی یا مردے صالح بقصد تبرک و تعظیم حرام است و ہیچ کس را از علماء دراں اختلاف نیست۔"

یعنی مراد قبروں کو مساجد ٹھہرانے سے قبروں کی طرف سجدہ کرنا ہے اور یہ دو طریق پر ہوتا ہے ایک یہ کہ سجدہ قبروں کو کریں اور مقصود ان کی عبادت رکھیں جس طرح بت پرست بتوں کو پوجتے ہیں دوسرے یہ کہ مقصود اور منظور عبادت مولیٰ تعالیٰ شانہ کی رکھیں لیکن اعتقاد کریں کہ توجہ ان کی قبروں کی طرف نماز اور عبادت حق میں موجب قرب اور رضائے حق تعالیٰ کا باعث ہے اور بڑا موقع ہے نزدیک حق تعالےٰ کے شامل کرنے میں ان کو عبادت میں اور مبالغہ کرنا اس کے انبیاء کی تعظیم میں اور یہ دونوں طریق نامرضی اور نامشروع ہیں اول خود شرک جلی کھلا ہوا اور کفر صریح ہے اور دوسرا بھی حرام اور ممنوع بوجہ شمول شرک خفی کے اور دونوں طور پر لعنت متوجہ ہے اور نماز پڑھنا نبی یا کسی صالح شخص کی قبر کی طرف بقصد تبرک اور تعظیم کے حرام ہے اور کسی شخص کو علماء دین میں سے اس میں اختلاف نہیں ہے۔

اور مفصل و مدلل جواب مولوی نعیم الدین کے جفوات بیہودہ صـ۳۵ سے صـ۳۸ کا دندان شکن گذر چکا ہے۔

اس کے بعد مولوی نعیم الدین کا یہ کہنا کہ "مدینہ طیبہ کے گردو پیش کے جنگل کو محترم کس نے فرمایا یہ جاہل بدلگام خاکش بدہن مشرک کس کو کہہ رہا ہے۔ اسی کو تقویۃ الایمان میں شرک لکھا ہے الخ معاذ اللہ"۔

پس سنو کہ مدینہ طیبہ کے گرد کا حرام ہونا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا احادیث صحیحہ میں وارد ہوا چنانچہ امام نووی رحمہ اللہ شرح صحیح مسلم ج ۱ صـ۴۴۰ میں فرماتے ہیں:۔

"و ھذہ الاحادیث حجۃ ظاھرۃ للشافعی و مالک وموافقیھما فی تحریم صید المدینۃ وشجرھا و اباح ابو حنیفۃ ذلک۔ صریح فی الدلالۃ لمذھب الجمھور فی تحریم صید المدینۃ وشجرھا وسبق خلاف ابی حنیفۃ۔

ایضاً صـ۴۴۲ ھذا الحدیث صریح فی الدلالۃ لمذھب مالک والشافعی و احمد والجماھیر فی تحریم صید المدینۃ وشجرھا کما سبق وخالف فیہ ابو حنیفۃ کما قدمناہ عنہ فلا یلتفت الی من خالف ھذہ الاحادیث الصحیحۃ المستفیضۃ"

"یعنی اور یہ احادیث حجت ظاہرہ ہیں امام شافعی رح اور امام مالک رح اور ان کے موافقین کی حرام ہونے میں شکار مدینہ طیبہ اور اس کے درختوں کے اور جائز رکھا ہے اسکو امام ابوحنیفہ رح نے:

"صریح دلالت ہے مذہب جمہور ائمہ پر حرام ہونا شکار مدینہ طیبہ اور اس کے درختوں کا اور خلاف رکھنا امام ابوحنیفہ رح کا اوپر بیان ہو چکا"

"یہ احادیث صریح دلالت کرتی ہیں مذہب امام مالک رح اور امام شافعی رح اور امام احمد رح اور جمہور ائمہ کے لئے حرام ہونے شکار مدینہ طیبہ اور اس کے درختوں کے حرام ہونے پر جس طرح اوپر بیان ہوا اور خلاف کیا ہے اس میں امام ابوحنیفہ رح نے جیطرح مذکور ہوا ان سے پس التفات نہ کیا جاویگا اس پر جس نے ان احادیث صحیح مستفیضہ کے خلاف کیا ہے"

علیٰ ہذا حامی سنت والحدیث خود جناب شہید فی سبیل اللہ مولانا شہید رحمۃ اللہ علیہ صاحب تقویۃ الایمان ایضاح الحق صـ۲۳ میں مجملہ معمول دین بطریق لزوم و مشروع کے فرماتے ہیں:۔

"و مواضع مخصوصہ از حرمین برائے دعا۔ و مساجد ثلثہ برائے سفر بسوئے آں بجہت تحصیل منفعت اخرویہ"

اور صـ۲۵ میں فرماتے ہیں:۔

"و زیارت مسجد نبوی و مسجد قبا در باب حج"

یعنی اور مقامات مخصوصہ حرمین شریفین مکہ مکرمہ و مدینہ طیبہ کو دعا کے لئے۔ اور تینوں مساجد خانہ کعبہ۔ مسجد نبوی۔ بیت المقدس کا سفر بوجہ حاصل کرنے نفع آخرت کے لئے۔ اور زیارت مسجد نبوی اور مسجد قبا حج کے باب میں ہیں"

نیز مولانا شہید مرحوم صاحب تقویۃ الایمان منصب امامت صـ۱۰۴ میں فرماتے ہیں:۔

"در کتب سابقہ الہیہ در نعت سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام نازل شدہ مہاجرہ طیبۃ وملکہ بالشام پس آنچہ از انقیاد کامل و اطاعت بالغ بہ نسبت نبی باید کرد۔ (کذا فی فتح الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۲۰ صـ۳۳۶ فی روایۃ کعب)

یعنی کتب سابقہ الہیہ میں جناب سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نعت میں نازل ہوا ہے کہ قیام ہجرت ان کا طیبہ ہے اور ملک ان کا شام ہے پس جو کچھ کہ اتباع کامل اور اطاعت بالغ نبی علیہ السلام کی نسبت کرنی چاہئے"

اور دوسرے باب تقویۃ الایمان فصل اول صـ۲۷ میں حدیث صحیح بخاری نقل فرماتے ہیں۔

ابغض الناس الی اللہ ثلثۃ ملحد فی الحرم یعنی زیادہ غضب اللہ تعالیٰ کا سب آدمیوں سے تین پر ہے پہلا جو حرم میں گناہ کرے۔

الحق کہ خود مولانا شہید مرحوم نے خوش و روشنی ماہتاب کے کس درجہ بوضاحت تمام مدینہ طیبہ کے حرم محترم ہونے کی تشریح فرما دی۔ اور یہی مذہب حسب احادیث صراحتاً محدثین حاملان سنت اور ائمہ ثلثہ رحمہم اللہ کا ہے۔ مگر مذہب امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اس کے مخالف ہے۔ (باقی)

تقویۃ الایمان مجلد دو حصے معترضین کے اعتراضات کا جواب بھی ساتھ ہے قیمت ۱۲ (نوٹ ملحوظ)

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

س ع‍۱۶۲ } حالت طہر میں بعد جماع خون کی سرخی معلوم ہو یا حیض معتادہ گزرنے پر بعد غسل بوقت جماع خون آجاوے تو کفارہ ہے یا نہیں ؟

(ایک از خریدار اہلحدیث)

ج ع‍۱۶۲ } بعد غسل معمولی خون کا نشان نظر آتا ہو تو موجب کفارہ نہیں۔ اللہ اعلم۔

(ار داخل غریب فنڈ)

س ع‍۱۶۳ } کسی مجلس نکاح میں قاضی صاحب فاتحہ مروجہ پڑھتے ہیں یعنی ایک بار الفاتحہ کہتے ہیں تو حاضرین مسجد کل ایک دفعہ سورہ الفاتحہ اور ایک دفعہ اذا جاء یا سورہ اخلاص پھر درود پڑھ چکنے کے بعد قاضی صاحب ایک طول دعا پڑھتے ہیں۔ اور اہل مجلس آمین آمین کہتے ہیں۔ کیا ایسی مجلس نکاح اور مجلس ولیمہ میں جماعت اہل حدیث کے لوگ ہردو مجلسوں میں شریک ہو سکتے ہیں یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

(عبداللطیف از جماعت اہل حدیث میسور)

ج ع‍۱۶۳ } نکاح میں اصل غرض ایجاب و قبول ہے۔ اس لئے ایجاب قبول کے وقت شریک رہنا جائز ہے باقی رسوم کے متعلق نرم الفاظ میں اتنا کافی ہے کہ یہ بے ثبوت کام ہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ مَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۔ ناجائز کام کرنے والوں کا حصہ نہ کرنے والوں پر نہیں ہاں ان پر یہ ضروری ہے کہ نصیحت کریں اس طریق سے کہ ان کے قبول کرنے کی امید ہو۔

س ع‍۱۶۴ } جس مدرسہ میں علم صرف، نحو، کلام اللہ، فقہ محمدیہ، علم عقائد، بلوغ المرام، دینیات کی پہلی دوسری تیسری چوتھی پانچویں (جسے انجمن حمایت اسلام لاہور نے مشکوۃ المصابیح سے احادیث نبوی کو انتخاب کرکے تالیف کیا ہے) اور علم انگریزی بنگلہ، سنسکرت ان سب علموں کا درس جاری ہے۔ بیت المال سے اس مدرسہ کی تائید و مدد کرنی جائز ہے یا ناجائز ؟ (احقر محمد جمال الدین خریدار اہلحدیث نمبر ۱۱۸۰۷ ضلع بگرہ)

ج ع‍۱۶۴ } بیت المال میں مال دینے والوں کی نیت معلوم ہونی چاہئے۔ ان کی نیت پر جواب موقوف ہے۔ کوئی معطی اس نیت سے دیتا ہے کہ میرا پیسہ صرف دینی تعلیم پر لگے تو وہ پیسہ صرف اسی جگہ خرچ کرنا چاہئے۔ اگر بیت المال والوں کی طرف سے عام اعلان ہے کہ ہمارے ہاں انگریزی بنگلہ وغیرہ تعلیم ہوتی ہے۔ اس اعلان پر کوئی معطی بلا شرط دے تو اس کا مال سب کاموں میں خرچ ہو سکتا ہے۔

س ع‍۱۶۵ } اگر کوئی اہل حدیث حنفی المذہب بن کر جماعت اہل حدیث کو بنظر کراہت دیکھے۔ آمین بالجہر، رفع الیدین جیسے سنت نبی سے متنفر ہو اور کذب افترا میں مشغول ہو۔ انتظام دین کے لئے اس شخص سے ترک موالات واجب ہے یا نہیں؟

(سائل مذکور)

ج ع‍۱۶۵ } ایسے شخص کو بڑی توجہ سے سمجھانا چاہئے۔ بحکم فَذَكِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ۔ تاکہ وہ اپنی غلطی سے رجوع کرلے۔

(۲ر داخل غریب فنڈ)

س ع‍۱۶۶ } زانی اور زانیہ کی زناکاری جب ظاہر ہو زانیہ کو چار پانچ ماہ کا حمل بھی ہے کیا ایسی صورت میں از روئے شرع شریف حالت حمل میں زانی کے ساتھ نکاح پڑھا دینا جائز ہے یا نہیں ؟

(خریدار اہلحدیث نمبر ۱۱۶۵ علاقہ بمبئی)

ج ع‍۱۶۶ } نکاح بعد وضع حمل جائز ہوگا۔ حنفیہ کے نزدیک حمل کی حالت میں بھی جائز ہے۔

س ع‍۱۶۷ } مفصلہ ذیل باتوں کا بھی حساب خدا قیامت میں لیگا۔ یعنی پڑھے لکھے آدمی جس قدر کتابیں مثلاً مسائل بتانے اور قصہ کہانی و ناول و غزلیات وغیرہ پڑھتے ہیں اور دینی و دنیوی مناظرہ وغیرہ کرتے ہیں وعظ وغیرہ کہتے ہیں ان کا حساب خدا لیگا یا چھوڑ دیگا۔ اور کراماً کاتبین یہ سب باتیں لکھتے ہیں یا چھوڑ چھاڑ دیتے ہیں۔ قرآن و حدیث سے اس کا جواب عنایت ہو۔ (علی حسن خاں ضلع مظفر پور)

ج ع‍۱۶۷ } قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ۔ جو بھی لفظ منہ سے نکلتا ہے وہ لکھا جاتا ہے۔ اس کے بعد جو قابل معافی ہوتے ہیں وہ خدا معاف کر دیتا ہے اور جو قابل گرفت ہیں ان پر گرفت کرتا ہے۔

س ع‍۱۶۸ } بعد حساب کتاب کے دوزخ بہشت اسی زمین کے اوپر رہے گا یا آسمان کے اوپر رہے گا اور انسانی اعمال کا جزا و سزا کہاں پائیگا۔ پل صراط اسی زمین پر ہوگا یا آسمان پر ہوگا اور حساب انسان کا اسی زمین پر ہوگا یا آسمان پر۔ (سائل مذکور)

ج ع‍۱۶۸ } حساب کتاب اور قیام قیامت زمین پر ہی ہوگا۔

س ع‍۱۶۹ } بعد مرنے کے روح کہاں رہیگا کسی نے کہا ہے کہ علیین و سجین میں روح رہتا ہے۔ کسی نے کہا ہے کہ اسرافیل کے صور میں سوراخ ہے۔ کسی نے کہا ہے کہ قبر میں مردوں کے جسم کے ساتھ جزا و سزا پاتا ہے۔ اس بارہ میں میری عقل حیران ہے۔ قرآن و حدیث سے جواب دیں۔ (سائل مذکور)

ج ع‍۱۶۹ } روح کے لئے عالم ارواح الگ ہے

س ع‍۱۷۰ } ساتوں آسمان کے اوپر اور ساتوں زمین کے نیچے کون عالم ہے اور ہر طبقہ پر پیغمبر و ہادی بھیجے گئے ہیں یا اسی زمین پر ؟ (سائل مذکور)

ج ع‍۱۷۰ } ہر زمین میں خدا نے نبی بھیجے ہیں۔ موسیٰ کموسٰکم اللہ اعلم۔ (۲ر داخل غریب فنڈ)

فتاویٰ نذیریہ

مصنفہ حضرت مولانا سید نذیر حسین محدث دہلویؒ

اس میں ہر سوال کا جواب قرآن و حدیث سے درج کیا گیا ہے۔ تاکہ ناظرین کو دقت نہ اٹھانی پڑے پہلے اس کتاب کی قیمت پانچ روپے تھی مگر اب صرف ۳ روپے ہے۔ منگانے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

بارقنا و منا جات یا بہ دل (اردو ترجمہ) صفحہ ۲۰۰ حجۃ الاسلام الامام غزالی قیمت ۸ر (منیجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

متفرقات

حساب دوستاں مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت اخبار و میعاد مہلت ماہ اگست میں ختم ہے۔ امید ہے کہ وہ ملاحظہ فرماتے ہی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھیجکر مشکور فرمائیں گے۔ بصورت مہلت یا انکار بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع بھیج دی جائے ورنہ ۳۰ اگست کا پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔

ضروری اطلاع مہلت یافتگان مکرر مہلت طلب کرنے کی تکلیف نہ فرمائیں۔ نیز بیرون ہند والے اصحاب بھی قیمت بھیجکر مشکور فرمائیں۔

۷۱۰ عبدالوہاب
۸۱۳ غلام نبی
۱۳۲۵ محمد اسماعیل
۱۵۱۲ محمد حسین
۲۰۰۳ خانصاحب مولوی فیروز الدین خان صاحب
۲۴۰۹ عبدالغنی
۲۴۱۲ محمد حسن
۲۴۵۴ حاجی محمد وارث
۳۲۹۰ مولوی عبدالحلیم
۳۳۰۴ سید مظہر علی
۳۶۳۷ بابو امیرالدین
۳۶۴۳ فیض محمد
۵۱۱ عبدالحفیظ
۵۵۹۱ محمد حسین صابری
۵۵۹۵ حاجی عثمان غنی
۵۷۱۲ محمد ہاشم
۶۵۵۱ محمد قاسم
۶۹۲۴ شیخ حاجی عبدالعزیز
۶۹۳۱ حمیدالرحمن غوری
۷۰۷۰ ابو محمد کریم بخش

۸۰۱۹ مولوی عبدالرحمن
۸۰۲۱ بابو شیر احمد خان
۸۰۴۴ سید محمد فرید
۸۰۶۵ سیٹھ حاجی ولی محمد
۸۰۶۷ محمد سلیم
۸۰۷۰ سیٹھ سکندر عبدالقادر
۸۱۸۲ حاجی محمد محی الدین
۸۲۵۹ برکات احمد
۸۳۶۳ منشی محمد داؤد خان
۸۵۲۱ محمد یوسف
۸۵۵۴ سید نعمت اللہ
۸۵۶۰ نظام الدین
۸۵۶۲ محمد ابراہیم
۸۵۹۲ جمیعت علی
۸۶۰۸ مولوی محمد اکبر
۸۹۷۰ میاں احمد حسین
۹۰۱۹ محمد عبداللہ
۹۰۸۷ حفیظ الدین
۹۰۹۱ عبدالسلام
۹۱۲۰ غلام حسن والمیں
۹۱۴۵ رحیم بخش

۹۱۵۲ نور محمد خان
۹۲۰۳ ابراہیم
۹۲۴۲ محمد اسماعیل
۹۳۳۹ عبدالحکیم
۹۴۹۴ محمد یعقوب
۹۵۵۷ غلام ہادی
۹۶۱۷ ایس عبدالرحمن اینڈ سنز
۹۶۲۷ محمد ایوب
۹۹۳۰ عبدالمنان
۹۹۹۱ حکیم عبدالحمید
۱۰۰۲۷ حاجی محمد علی
۱۰۱۴۴ شرف الدین
۱۰۱۴۸ عبدالغفور
۱۰۳۵۵ حاجی عبدالحق
۱۰۳۱۴ مولوی ابوالعطا اللہ دتہ
۱۰۵۳۰ مولوی عبدالوہاب
۱۰۶۶۶ قاسم الدین
۱۰۷۰۲ محمد حسین
۱۰۷۱۲ حاجی عبدالعزیز
۱۰۷۱۳ سلیمان داؤد بھائی
۱۰۷۳۲ رمضان علی
۱۰۷۴۶ ڈاکٹر عبدالحکیم بسمل
۱۰۷۶۳ عبدالغنی
۱۰۸۸۴ ملک سکندر خان
۱۰۹۸۳ روشن علی
۱۰۹۸۸ حاجی شیخ عبدالعزیز بیگ
۱۰۹۹۱ محمد صدیق حسن
۱۰۹۹۲ محمد صادق بٹ
۱۱۱۱۲ عبدالشکور
۱۱۱۲۰ محمد عبدالواحد
۱۱۱۹۲ غلام اللہ
۱۱۲۰۵ ایچ اے رمضانی
۱۱۲۲۹ مولوی ظل الرحمن

۱۱۲۳۳ عبدالغنی
۱۱۲۷۵ ایس ایم ضیاء الرحمن
۱۱۳۱۲ مولوی علی صاحب
۱۱۴۲۰ محمد بشیر
۱۱۳۳۷ مولوی شمس الدین
۱۱۴۴۳ مولوی عبداللہ
۱۱۴۴۴ خدا بخش
۱۱۴۴۶ عنائت اللہ
۱۱۴۴۷ سکندر خان
۱۱۴۵۲ حکیم محمد احمد
۱۱۴۶۰ مرزا عبدالرؤف
۱۱۴۶۲ مستری محمد رمضان
۱۱۴۶۰ منشی عبدالعزیز
۱۱۴۶۶ میر احمد حسین
۱۱۴۶۸ عبدالمنان
۱۱۵۳۵ حکیم احمد کریم
۱۱۵۵۱ مولوی عبدالرحمن
۱۱۶۰۲ عبدالغنی
۱۱۶۰۶ خلیفہ نظام الدین
۱۱۶۱۶ شیخ محمد محسن
۱۱۶۳۲ سعیدالرحمن
۱۱۶۴۱ عبدالجلیل
۱۱۶۴۸ مولوی حبیب اللہ
۱۱۶۶۰ صاحبزادہ محمد جعفر علیخاں
۱۱۶۶۲ ماسٹر احمد اللہ
۱۱۶۶۸ سیکرٹری انجمن کاشانہ ادب
۱۱۶۷۰ محمد اشرف
۱۱۶۷۳ محمد سعید
۱۱۶۷۷ حفیظ الدین
۱۱۶۸۶ محمد خان
۱۱۷۰۲ شیخ امام الدین محمود احمد
۱۱۷۰۴ بابو عطاء اللہ

۱۱۷۰۵ ماسٹر محمد اسلم بٹ
۱۱۷۰۸ صوبیدار عبداللہ خان
۱۱۷۰۹ مولوی ابوالنعمان عبدالرحمن
۱۱۷۱۰ حکیم عبدالرحمن
۱۱۷۱۳ حاجی غلام محمد
۱۱۷۱۵ سید عبدالرحیم
۱۱۷۱۶ مولوی عبدالرحمن خان وکیل
۱۱۷۱۸ اشرف النساء بیگم

۱۱۷۲۰ حبیب احمد
۱۱۷۲۱ محمد یوسف
۱۱۷۲۲ عبدالحق
- - - - -
۱۱۷۷۶ ملک ولاور خان
۱۱۷۷۸ مبارک شاہ
۱۱۷۹۵ ایم محمد صاحب
۱۱۸۳۲ پروفیسر محمد عزیز
۱۱۸۸۷ مولوی ثناء اللہ

اخبار "سوراجیہ" دہلی کا ایک نیا بہتان دہلی کے "سوراجیہ" اخبار نے اخبار اہلحدیث پر ایک تازہ افترا کیا ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:-

"مسلمانوں کے اخبار اہلحدیث امرتسر میں ایک فتویٰ طلب کیا گیا کہ ایک مولوی صاحب اپنی بیوی صاحبہ کی والدہ محترمہ کو اپنے نکاح میں لانا چاہتے ہیں۔ نکاح جائز ہے یا ناجائز۔ اس پر فتویٰ دیا گیا کہ نکاح حلال ہے" (سوراجیہ دہلی ۲۰ جولائی ۳۵ء)

اہلحدیث اڈیٹر صاحب سوراجیہ اس دعوے کا ثبوت دیں کہ اہلحدیث کے کس پرچہ میں ایسا لکھا ہے۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ یہ سراسر بہتان ہے۔ کیونکہ منکوحہ کی والدہ قرآن مجید میں صریح حرام ہے۔ در صورت ثبوت نہ دینے کے بتا دیں کہ جھوٹ بولنے والا بہتان لگانے والا کس جون میں جائیگا؟

عوام کی پنجابی نظمیں اخبار اہلحدیث کی زبان اردو ہے۔ بہ نسبت پنجاب کے دور دور علاقوں میں زیادہ جاتا ہے جہاں پنجابی زبان کوئی نہیں سمجھ سکتا اسلئے پنجابی نظمیں اخبار میں درج نہ ہونگی البتہ سب محفوظ رہینگی جو انتخاب کر کے بصورت رسالہ شائع کی جائینگی انشاء اللہ۔ پنجابی شاعر خوب طبع آزمائی کریں اردو والوں سے پیچھے نہ رہیں۔

نوید ولادت خدا نے بڑھاپے میں مجھے لڑکا بخشا۔ الحمد للہ! (عبدالرحمن الدوانیوال)

ایضاً (حکیم چراغ الدین از گورداسپور)

(خدا ہمارے باقی بے اولاد دوستوں کو بھی اولاد بخشے)

(۷۴۲)

ملکی مطلع

ہماری مشکلات خدا آسان کرے

لاہور میں مسجد شہید گنج کے متعلق جو کچھ ہو رہا ہے ہمارے ناظرین ان واقعات کے پڑھنے کے مشتاق ہونگے مگر ہم ایسی مشکل میں مبتلا ہیں کہ دنیا میں اس مشکل کی نظیر نہ ہوگی۔

لاہور میں جہاں یہ ہنگامہ محشر بپا ہے وہاں کے ڈپٹی کمشنر صاحب کا حکم ہے کہ جو لکھو وہ سنسر کو دکھاؤ۔ وہاں سنسر اردو اخباروں کے لئے اردو ہی ہے مگر امرتسر کے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کا یہ حکم ہے کہ اردو اخبارات بھی جو کچھ لکھیں وہ اصل مسودہ مع انگریزی ترجمہ کے اشاعت سے چار گھنٹے پہلے میرے دفتر میں آکر مجھے دکھایا جائے۔ یہ کتنا بڑا فرق ہے کہ لاہوریوں کو صرف اردو مسودہ پیش کرنا کافی ہے لیکن امرتسریوں کو انگریزی ترجمہ بھی ساتھ ہی پیش کرنے کا حکم دیا گیا۔ اس حکم کی مشکلات پر غور کیجئے کہ اردو اخبارات کے دفتروں کو جن میں انگریزی کی اعلیٰ لیاقت کا کلرک نہ ہو جو انگریزی میں ترجمہ کر سکے۔ (جیسا کہ اہلحدیث میں بھی نہیں) انگریزی ترجمہ کرانا کتنا مشکل ہے۔ مترجم کو تلاش کرنا پھر اس کی اجرت کا برداشت کرنا پھر اس ترجمہ کو لیکر سرکاری دفتر تک جانے کا خرچہ کتنا ہوگا۔ پھر بھی مضمون کی اشاعت کی اجازت مل جانا مشکوک۔ چنانچہ لاہوری اخبارات میں کالم کے کالم بلکہ صفحات تک نذر سنسر کے سلسلے میں سفید طبع ہوتے ہیں۔ اس صورت میں اہلحدیث جیسا غریب اخبار لکھے تو کیا لکھے اور کیونکر لکھے؟ جبکہ حکم ایسا سخت ہو کہ اس پر یہ کہنا بجا ہو کہ ؎

گھٹ کے مرجاؤں یہ مرضی مرے صیاد کی ہے

ابی سینیا اور اٹلی میں جنگ

ہونے والی ہے

ابی سینیا خالص حبشیوں کی سلطنت ہے جو ایسے سیاہ فام ہیں کہ شیخ سعدی مرحوم کا یہ شعر ان پر صادق آتا ہے۔ ؎

تو گوئی تا قیامت زشت روئی\
بروختم است و بر یوسف نکوئی

مگر مذہب کے لحاظ سے مسیحی ہیں۔ اہل اطالیہ (اٹلی والے) سفید رنگ یورپی قوم، اعلیٰ تعلیم یافتہ، ہر قسم کے سامان جنگ سے مسلح، رومن کیتھولک کے مسیحی ہیں۔ ان دونوں سلطنتوں کی طاقتوں کا اندازہ کرنا (یہ بتانا کہ ان میں کیا نسبت ہے۔ ابی سینیا اٹلی کی نسبت سے نصف ہے یا ربع ؟) یہ کام مشکل ہے۔ بظاہر بلی اور شیر کا مقابلہ ہے۔ آئندہ دیکھا جائیگا کہ کون غالب آتا ہے اور کون مغلوب ہوتا ہے۔ شاہ حبش (ابی سینیا) نے بھی اپنی جنگ اعلان کر دیا ہے کہ جئیں گے تو آزاد مرینگے تو آزاد، کسی قوم کے ماتحت زندہ رہنا موت سے بدتر ہے۔ ادھر اٹلی کے فرعون مزاج ڈکٹیٹر (مسولینی) نے بھی اعلان کر دیا ہے کہ ہم ابی سینیا کو اپنے ماتحت ریاست کی طرح کر کے سانس لیں گے۔

ان دونوں سلطنتوں میں ابی سینیا کے ساتھ ہمارا دیرینہ تعلق ہے۔ پہلے بھی ایک دفعہ یہ سلطنت نرغہ میں آگئی تھی تو ہم نے دعا سے بلکہ جان و مال سے بھی اس کی مدد کی تھی۔ حدیثوں میں جس ہجرت اولیٰ کا ذکر آتا ہے وہ یہی ملک حبشہ ہے جہاں صحابہ کرام نے پہلی دفعہ ہجرت کی تھی جہاں کا نجاشی بادشاہ مسلمان ہو کر مرا تھا۔ جس کا جنازہ غائب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا تھا اور پڑھایا تھا۔ جن دنوں صحابہ کرام اس ملک میں اقامت پذیر تھے اس پر دشمن نے حملہ کیا تھا تو صحابہ کرام نے اس بادشاہ کی فتح کے لئے دعائیں کی تھیں اور جنگ میں مدد دی تھی۔ ہم چونکہ انہی اسلاف کے اخلاف ہیں اس لئے آج ہم بھی اسی سنت صحابہ پر عمل پیرا ہوتے ہوئے ابی سینیا کے فتحیاب ہونے کی دعا کرتے ہیں۔ خدا اس کو اٹلی کے مقابلہ میں فتح دے آمین ؛

اسلام اور سیاست

(رقم مولوی ابو مسعود محمد داؤد صاحب از مدرسہ شکراوہ)

(گذشتہ سے پیوستہ)

رکوع وسجدہ و قومہ وجلسہ کی درستگی وصحیح ادائیگی میں یہ حکمت عملی رکھی گئی کہ ان سے ملت اسلامیہ میں روحانیت وجسمانیات کی ترقیاں ہوتی رہیں۔ زبان سے کلمات حمد و تسبیح و دعا و استغفار جاری رہیں اور اعضاء الٰہی حکومت کی حفاظت و بقا کے لئے چستی و چالاکی کا پانچوں وقت منظر پیش کرتے رہیں۔ دل بادشاہ حقیقی کی طرف متوجہ ہو جوارح اسکی عقیدت و عظمت کا اظہار کریں۔ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح کی ندائے مبارک سے کانوں کو انس حاصل ہو اخروی و دنیوی کامیابی کے لئے ہر مسلمان ہر وقت طیار رہے یہ مبارک آواز کانوں میں پڑتے ہی ہر مسلمان والہانہ انداز میں تحصیل فلاح و ادائے صلوٰۃ کے لئے عدالت الٰہی کے دفتر عالی (مسجد) کی طرف دوڑا چلا آئے یہ وہ راستہ ہے جس پر چلنے والے دنیاوی تعلقات کی پروا نہیں کرتے فلاح حاصل کرنے کے لئے جملہ کاروبار دنیاوی کو چھوڑ دیتے ہیں ہو و لعب بیع و شراء کو جواب دے دیتے ہیں رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ۔

جس ملت میں تحصیل مرام کے لئے اس مضبوطی کے ساتھ بندوبست کیا گیا ہو وہ ملت خائب وخاسر ہو سکتی ہے؟ سچ ہے۔ لا تھنوا ولا تحزنوا انتم الاعلون ان کنتم مؤمنین۔

روزانہ پنجوقتہ اسلامی جلسوں کے بعد ضروری تھا کہ ہفتہ میں ایک دن اردگرد کے جملہ مسلمانوں کو ایک مشترکہ اجلاس میں شمولیت کی دعوت دی جائے اور اس جلسے میں ملت کی ترقی و تنزل پر غور وخوض کیا جائے اسی مقصد کو ملحوظ رکھتے ہوئے یوم جمعہ اس اہم اجتماع

حیات طیبہ۔ سوانح عمری مولانا اسمٰعیل شہید دہلوی جدید ایڈیشن نہایت عمدہ ... (۲۴۳م)

کے لئے مقرر کیا گیا اور سوائے چند معذورین کے جملہ مسلمانوں پر اس جلسے میں شریک ہونا لازمی قرار دیدیا گیا تاکہ مسلمان ہفتہ وار اپنے پروگرام زندگی پر نظرثانی کرتے رہیں۔ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کے دکھ درد سے آگاہ ہو۔ صدر جلسہ یعنی امام جمعہ کو ہدایت کی گئی کہ وہ حاضرین کو ضروریات وحالات حاضرہ سے مطلع کرے۔ قوم کے نفع ونقصان سے قوم کو آگاہ کرے روحانی وجسمانی ترقیوں کی طرف قوم کو دعوت دے۔ قوانین الٰہی وآئین حکومت خدائی کا پروپاگنڈا کرے دنیا وآخرت کی کامیابی حاصل کرنے کے طریقے بتلائے الغرض وہ اس مقدس دن میں ایک مناسب وقت اپنے اس لیکچر میں صرف کرے۔ حاضرین کو حکم دیا گیا کہ وہ نہایت غور وتوجہ سے امام کے اس لیکچر کو سنیں اور اس کی ہر نصیحت کو ذہن نشین کریں اور ہفتہ واری پروگرام کو اچھی طرح سے دیکھ لیں کہ انہوں نے اپنی قیمتی زندگی کے ان سات دنوں میں خدا کے لئے خدا کی سچی حکومت کے تحفظ وبقا کے لئے اور ملت کے لئے کیا کچھ کیا ہے اور اسکو کیا کرنا ہے

مساجد اللہ کے یہ اجلاس اسلام میں بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ مسجدیں ہی تو ہیں جہاں سے آفتاب اسلام ضوفگن ہوا۔ مسجدیں ہی تو ہیں جہاں سے عدل و انصاف کے چشمے جاری ہوئے۔ مسجدیں ہی تو ہیں جہاں خدائی حکومت کے آئین مرتب کئے گئے۔ مسجدیں ہی تو ہیں جن کو خیر بقاع الارض کہا گیا۔ مسجدیں ہی تو ہیں جن میں بیٹھ کر شاہان عالم کو خدائی حکومت کے قبول کرنے کے لئے پیغامات ہدایت بھیجے گئے۔ مسجدیں ہی تو ہیں جن میں خدائی فوج کے دلاور سپاہیوں کی تربیت کی گئی۔ مسجدیں ہی تو ہیں جن میں قوانین الٰہی وآئین حکومت خدائی کا اجراء عمل میں لایا گیا۔

الغرض مساجد اللہ اور مساجد اللہ کے یہ اجلاس اسلام میں ایک خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ کاش مسلمان ان حقائق سے آشنا ہوجائیں پھر ترقی و کامیابی ان کے قدموں کے چومنے کیلئے ہر وقت تیار ہے

اجلاس جمعہ کے بعد ضرورت تھی کہ اس قسم کے اسلامی اجتماعات کو مزید وسعت دی جائے۔ بدیں مصلحت صلوٰۃ عیدین کے وسیع اجلاس مقرر کئے گئے اور ملت اسلامی کو حکم دیا گیا کہ ان جلسوں میں وہ نہایت اہتمام کے ساتھ حسب توفیق عمدہ لباس میں اچھی وضع قطع میں نہایت خوشدلی سے اسلامی جوش کو ظاہر کرتے ہوئے حکومت الٰہی کی کامیابی کے نعرے لگاتے ہوئے اپنے آپ کو خدائی فوج کے ادنیٰ ترین سپاہی سمجھتے ہوئے ان قومی وملی جلسوں میں رونق افروز ہوں اور اس عظیم الشان اسلامی کانفرنس میں خدائی فوج کا منظر اس شان وخوبی کے ساتھ نمائش گاہ عالم میں دکھلایا جائے کہ دنیا پرست انسانوں کی آنکھیں خیرہ ہوجائیں۔ احادیث میں مروی ہے کہ عیدین کے لیکچروں میں خدائی حکومت کے صدر اعظم و وزیر اعظم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ملت کی ترقیات پر مبسوط تقریریں فرمایا کرتے تھے۔ اگر کہیں باغیان حکومت الٰہی کی سرکوبی کے لئے طاقت کا مظاہرہ کرنے کی ضرورت محسوس ہوتی تو اس کا آپ اسی جلسے میں بندوبست فرمایا کرتے۔ لشکروں کو مرتب فرماتے، افسران کا تقرر فرماتے، اخراجات کا بندوبست کرتے۔ الغرض اس قسم کے تعمیری پروگرام اکثر انہی مبارک جلسوں میں مرتب کئے جایا کرتے تھے پھر ساتھ ہی خدائی بشارتوں، آخرت کے عیش وآرام دنیا و اسباب دنیا سے بے پرواہی اور روحانی ترقیات پر آپ ایسے جہاد بھرے الفاظ میں وعظ فرماتے کہ سامعین ان مبارک جلسوں میں عمل وسعی وجہاد فی سبیل اللہ کے پیکر مجسم بن جایا کرتے تھے اور ان کی زندگی ایک نئی زندگی ان کی روح ایک نئی روح سے تبدیل ہوجایا کرتی تھی۔

اسلامی اجتماعات وسیاسیات کا یہ مختصر سا خاکہ آپ کو دکھلایا گیا ہے جن کی نظیر دنیا کا کوئی مذہب پیش نہیں کرسکتا اور نہ اس قسم کے نمونے کسی قوم وملت میں مل سکتے ہیں۔ یہود ونصاریٰ، ہنود ومجوس، بدھ وجین جملہ اقوام عالم اسلام کے اس عظیم الشان پروگرام حیات کو دیکھ کر حیرت واستعجاب سے انگشت بدنداں ہیں۔ یہ وہ پروگرام ہے کہ جس کو اگر صحیح طور پر آج پھر ملت اسلامیہ تھام لے تو ایک اشارے میں ہوا کا رخ بدل سکتا ہے اور ایک لمحہ میں دنیا کا موجودہ ظالمانہ پروگرام تبدیل ہوسکتا ہے۔ ایک منٹ میں انقلاب عظیم بپا ہوسکتا ہے۔ مادی طاقتیں اور استبداد پسند تدبیریں خاک میں مل سکتی ہیں مگر مسلمان قوم کے موجودہ حالات پر نظر ڈالتے ہوئے کہا جاسکتا ہے کہ ہماری بدنصیبی کی مدت ابھی ختم نہیں ہوئی اور ہماری اس مجرمانہ زندگی کے دن ابھی باقی رہتے ہوئے ہیں۔ ہاں امید رکھنی چاہئے کہ ناامیدی اسلام میں کفر ہے۔ وہ دن دور نہیں جبکہ مسلمانوں کی آنکھوں سے پردہ اٹھ جائے اور وہ اپنے اصلی پروگرام زندگی پر کاربند ہوکر پھر ایک دفعہ الٰہی حکومت کا نظارہ اس آسمان کے نیچے پیش کرسکیں۔ ؎

عجب کیا ہے یہ بیڑا غرق ہوکر پھر اچھل آئے
کہ ہم نے انقلاب چرخ گردوں یوں بھی دیکھے ہیں

پیام عمل

مسلم زمیندارہ ہیلپنگ سوسائٹی لمیٹڈ امرتسر برانچ کی تجویز جسکو رسالہ "پیام عمل" میں سوسائٹی کی طرف سے بیان کیا گیا ہے۔ خدمت واشاعت قرآن کریم کے لئے معقول ومفید معلوم ہوتی ہے کیونکہ اس میں ثواب اخروی کے ساتھ ساتھ دنیوی منافع کی بھی توقع ہے۔ امید ہے کہ مسلمان دوست اس میں شریک ہوکر دینی ودنیوی فائدہ حاصل کرینگے۔ مزید حالات رسالہ مذکورہ سے ملاحظہ فرمادیں جو پتہ ذیل سے مفت مل سکتا ہے۔ (منشی محمد عبدالدین ایڈیٹر رسالہ اسلام کوچہ ڈوگراں امرتسر) راقم عبداللہ ثانی امرتسری

کیندرا پارہ

کی اہل حدیث جماعت پر احناف برادران کی طرف سے حملوں پر حملے ہورہے ہیں۔ ابتدائی عدالت میں اہل حدیث کامیاب ہوگئے ہیں۔ اب احناف کی طرف سے ہائیکورٹ میں اپیل دائر ہونے والی ہے۔ ناظرین دعاء خیر کریں اللہ تعالیٰ مظلوموں کی مدد کرے۔ آمین!

تاریخ الفتن نمبر - دنیا کے چالیس مشہور فتنوں کے حالات. قیمت ۸ (دفتر اہلحدیث) (۶۶۴)

ہیضہ کے واسطے امرت دھارا سے بڑھکر دوا نہیں

آج کل ہمیشہ پاس رکھو!

کہ وقت بیوقت بہت سے خرچ تکلیف اور دکھ سے بچاوے. نقلوں سے بچو تاکہ بھروسہ کرکے سخت حالتوں میں پیچھے پچھتانا نہ پڑے!

ہیضہ کے دنوں میں ذرا بھی طبیعت خراب ہو پیٹ کی کوئی خرابی ہو فوراً ہیضہ کا شک ہو جاتا ہے آجکل ویسے ہی دن ہیں ذرا سے کھانے پینے کی بدپرہیزی سے طبیعت خراب ہونے لگتی ہے. امرت دھارا فوراً ان تکالیف کو دور کر دیتی ہے. اگر ہیضہ (ایشور نہ کرے) شروع ہو جاوے تو بھی امرت دھارا فوراً شروع کر دو. تمام تکالیف فوراً دور ہونگی. اگر کسی سخت حالت میں دست وقے بند نہ ہوتے ہوں کمزوری بہت ہو گئی ہو اور تکلیف کم ہوتی نظر نہ آتی ہو تو فوراً پران داتا کی گولی دیدو. ایک ہی گولی سے دست وقے اکثر بند ہو جاتے ہیں. دونو ادویات پاس رکھو اور پھر ایشور کی کرپا سے کوئی خطرہ نہیں رہتا ہے!

قیمت امرت دھارا سالم شیشی دو روپیہ آٹھ آنہ. نصف شیشی ایک روپیہ چار آنہ. نمونہ کی شیشی آٹھ آنہ قیمت پران داتا صرف ۵ گولی ایک روپیہ عہ

سینکڑوں راؤں میں سے ایک ایک کا خلاصہ

(امرت دھارا) جناب لالہ بھول چند صاحب بہادر لالہ گیان چند صاحب سب اوورسیر تحریر فرماتے ہیں. ہماری پن چکیوں کے لالہ صاحب کے لڑکے کو ہیضہ ہو گیا سب گھبرا گئے میں نے وہاں جاکر نہ مصری ڈھونڈی صرف پانی میں ہی ۳ بوند دے دیں. پلاتے ہی فوراً آرام ہو گیا.

(پران داتا) جناب محمد دین حافظ علی صاحبان ضلع بلہاری دکن سے لکھتے ہیں:- "آپ نے ہیضہ کے لئے جو پران داتا بھیجی تھی اس کا استعمال کیا گیا. سچ ہے ایشور نے آپ کی دوائی میں عجیب اثر رکھا ہے. خدا اس کا اجر دیوے."

خط وکتابت وتار کے لئے پتہ امرت دھارا ۲۳ لاہور **المشاہر** منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ. امرت دھارا ڈاک خانہ لاہور

(۷۶۵)

۲۳

ناظرین کرام آپ اس بات سے خوب اچھی طرح واقف ہیں کہ موسم برسات بہت ہی خطرناک ہوتا ہے کیونکہ اس موسم میں اگر ذرہ بھی بدپرہیزی ہو جائے یا کھانا کھانے میں ذرہ بھی بے احتیاطی ہو جائے تو معدہ بہت ہی خراب ہو جاتا ہے. جس سے طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں مثلاً بدہضمی، درد شکم، قے ہو جانا، کھٹے ڈکار آنا، منہ سے بدمزہ پانی بہنا، ہیضہ، اسہال پیچش، کھانا ہضم نہ ہونا وغیرہ. اس لئے آپ کو چاہئے کہ ہماری مشہور ہردلعزیز ایجاد "اکسیر ہاضمہ" کا استعمال کھانا کھانے کے بعد ضرور کیا کریں جو آپ کو ہر طرح سے محفوظ رکھیگی قیمت صرف عہ فی ڈبیہ محصول ۵ر زیادہ اشتہار پہلے پرچوں میں ملاحظہ فرماویں. بوجہ تنگی جگہ شہادات درج نہیں کی جاتیں.

پتہ:- اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر

قادیان میں زلزلہ برپا کر دینے والی لاجواب کتاب

حالات مرزا ۱۱/

یعنی

مرزائی مذہب کی اصلیت

اپنے مضمون میں بالکل انوکھی وقادیانی تحریک کے لئے شمشیر براں ہے. قیمت صرف ۵ر بیرونجات سے منگوانے والے حضرات ۶ر کے ٹکٹ بھیجکر منگوا سکتے ہیں.

(پتہ) محمد اسحاق دفتر کتب خانہ حقانی امرتسر

سرمہ نور العین عہ

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے. آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کر دیتا ہے. نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے قیمت ایک تولہ عہ

منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست کتب طلب کرنے پر مفت ارسال کی جاتی ہے. (مہتمم)

ہندوستانی ممیرے کا سرمہ

سیاہ وسفید رجسٹرڈ ۱۷۵۷ع

یہ آنکھوں کی اکسیرو بےنظیر دوا ہے۔ سینکڑوں روپیہ کی دوائیں اچھے سے اچھے علاج جن بیماریوں میں فائدہ نہ دیتے تھے اس سرمے سے فائدہ ہوا۔ آنکھوں سے پانی بہنا نگاہ کی کمزوری، روہے، اکگرے، انکھ جنبی، پرانی لالی، جالا، پھلی، چھپڑ، ناخونہ، ایسے سخت امراض میں چند دن لگانے سے آنکھیں بھلی چنگی معلوم ہوتی ہیں۔ دماغی محنت کرنے والوں کی گرمی جلن دور کرکے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا نگہبان ہے۔ نمونہ کے ٹکٹ بھیجکر منگوالو اور آزمالو۔ قیمت فی تولہ عمع خوبصورت سرمہ دانی وسلائی کے ۴ ع تولہ۔

سرمہ سفید قسم اعلیٰ سچے موتیوں وبیش قیمت ادویات سے مرکب نہایت سریع الاثر۔ قیمت عللہ روپیہ تولہ۔

نمونہ مفت منگوائیں

پتہ:- منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

(۶۶۶)

ہر خاص وعام کو اطلاع

پانچسو روپیہ کا نقد انعام

طلا نو ایجاد رجسٹرڈ

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج وکمزوری۔ جو شخص اس طلا کو بیکار ثابت کردے اس کو پانچسو روپیہ کا نقد انعام دیا جاویگا یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربے سے تیار کیا ہے جو مثل بجلی کے اپنا اثر دکھاتا ہے اس کا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہوجاتا ہے جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہوگئے ہوں تو فوراً اس طلا سے فائدہ حاصل کریں۔ اس طلا سے ہزاروں مریض بفضل خدا شفایاب ہوچکے ہیں۔ اسکے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں۔ طلا کے ہمراہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی ایجاد حب مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں۔ یہ مکمل علاج ہے اس سے بہتر کوئی طلا اس مرض کے واسطے ثابت نہیں ہوا۔

قیمت ایک بکس ۳ (تین روپے آٹھ آنے)

پتہ:- ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ

تمام دنیا میں بےمثل

سفری حمائل شریف

مترجم ومحشی اُردو کا ہدیہ ۴ روپیہ

تمام دنیا میں بےنظیر

مشکوٰۃ مترجم ومحشی

اردو کا ہدیہ سات روپے

ان دونو بےنظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

عبدالغفور غزنوی مالک کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

قابل مطالعہ کتب

سیرۃ النعمان۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی علمی، تجارتی اور فقیہانہ زندگی۔ آپ کا اجتہاد وذہن، حافظہ، وغیرہ کے حالات قیمت عہ

سوانح مولانا روم۔ آپ کی پاکیزہ صوفیانہ زندگی کا تذکرہ۔ قیمت ۸ر

مولوی معنوی۔ یعنی حضرت مولانا روم کی سوانحعمری، آپ کے حالات اردو میں نہایت صاف اور سلیس طرز اور عمدہ ترکیب سے لکھی گئی ہے۔ آپ کا نسب ولادت، آپ کے وار کا حال، اور آپ کے خلیفوں کے حالات نہایت اعلیٰ پیرایہ میں ہیں۔ ۵ر

تاریخ الخلفاء۔ مصنفہ علامہ جلال الدین سیوطی کا اردو ترجمہ۔ جس میں خلفائے راشدین ودیگر خلفاء بنوامیہ وبنو عباس وغیرہ کے حالات ۱۱ھ سے ۹۰۳ھ تک درج ہیں۔ اخیر میں ان ائمہ، فضلاء، علماء، اور وقت کی فہرست دی ہے جو انکے عہد میں ہوئے۔ ۲ع

مخدرات۔ اس کتاب میں اسلام سے پیشتر اور اسلام کے بعد کی چند نامور اور ممتاز خاتونان ارض کے مفصل ومشرح حالات زندگی درج ہیں۔ قیمت عہ

الغزالی۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح حیات۔ قیمت ۸ر

حیات حافظ۔ حضرت خواجہ شمس الدین المتخلص بہ حافظ شیرازی کی زندگی کے حالات۔ قیمت ۶ر

حیات سعدی۔ شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی۔ قیمت صرف ۶ر

حیات خسرو۔ حضرت ابوالحسن امیر خسرو دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح عمری۔ کتابت طباعت عمدہ۔ قیمت ۶ر

اسلامی سوانحعمریاں۔ سولہ مشہور ومعروف علماء کملاء وفضلاء یعنی فقہاء، محدثین، اہل فلسفہ، اہل تصوف جامع معقول ومنقول واہل باطن حضرات کی سوانحعمریاں درج ہیں۔ جن کو مطالعہ کرکے ایک سچے مسلمان کے دل میں جذبہ علم وعمل پیدا ہوجاتا ہے اور یہ کہ ان بزرگوں نے اپنے اوپر صعوبتیں برداشت کرکے کس طرح علم دین ودنیا کی تکمیل کی اور اپنے زمانہ میں یکتائے روزگار بن گئے۔ کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت عہ

حیات طیبہ۔ حضرت مولانا اسمٰعیل شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی مکمل سوانحعمری۔ جس میں آپکا حسب نسب اور زندگی بھر کے کارہائے نمایاں درج ہیں۔ پہلے یہ کتاب بہت غلط اور بدنما کاغذ پر چھپی ہوئی تھی مگر اب دفتر اہلحدیث نے اسے بکمال نہایت صحت کے ساتھ عمدہ کتابت وطباعت کے چھپایا ہے۔ قابلقدر کتاب ہے۔ قیمت ۱ع

سوانح احمدی۔ تیرھویں صدی ہجری کے مجدد اعظم حضرت سید احمد صاحب بریلوی کی سوانحعمری ایک قابل مطالعہ کتاب ہے۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے کارنامے ہر ایک مسلمان کے لئے باعث فخر ہیں۔ سکھوں کے راج میں مسلمانان پنجاب پر زمین تنگ تھی۔ مذہبی آزادی مفقود اور عزت خطرے میں تھی۔ اسوقت جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی دستگیری کے لئے مقرر فرمایا وہ مولانا شہیدؒ کے مرشد حضرت سید احمد ہی تھے۔ قیمت ۱ع

ملنے کا پتہ:- دفتر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

مومیائی

۲۲/۱۵

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق، دمہ، کھانسی، ریزش، کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے ...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہوجاتا ہے۔ مرد، عورت، بچے، بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۱۲/ ۔ آدھ پاؤ ۱؎ ۔ پاؤ بھر ۲؎ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ

تازہ ترین شہادات

جناب عبدالرحیم صاحب ریونیو انسپکٹر ونگل۔ آپ نے جو مومیائی پیشتر روانہ کی تھی اس سے فائدہ نظر آیا ایک چھٹانک اور روانہ فرمائیے۔ (یکم جون ۳۵ء)

جناب شیخ چھوٹن صاحب دانا پور۔ میں نے کئی حکیموں سے علاج کرایا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ آپکی مومیائی دو روز کھائی خدا کے فضل سے اب آرام کی صورت ہے۔ اب ایک چھٹانک شیخ عظیم بخش صاحب کے نام بھیجدیں۔ (۲۲۔جون ۳۵ء)

جناب محمد اسحاق صاحب آرہ۔ میں نے آپکی مومیائی کئی آدمیوں کو منگا کر دی بہت فائدہ ہوا۔ ایک چھٹانک منشی میاں صاحب کے نام بھیجدیں۔ (۲۸ جون ۳۵ء)

(منگانے کا پتہ)

حکیم محمد سردار خان پیدا پائنٹر
دی کمینڈ ٹین ایجنسی امرتسر

تصنیفات مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم

اسلام کی پہلی کتاب۔ (مع فرہنگ) ذات وصفات باری تعالیٰ اور پیغمبروں اور جنوں اور فرشتوں اور قیامت وغیرہ کا بیان۔ قیمت ۱/ ۔ **اسلام کی دوسری کتاب** مع فرہنگ۔ اس میں نماز کے متعلق مسائل لکھے گئے ہیں۔ قیمت ۲/ **اسلام کی تیسری کتاب۔** (مع فرہنگ) اس کتاب میں حج، زکوٰۃ، نکاح، طلاق، عدت وغیرہ کے متعلق مضامین لکھے گئے ہیں۔ قیمت صرف ۲/

اسلام کی چوتھی کتاب (مع فرہنگ) خرید و فروخت، تجارت و زراعت، شراکت، وقف، نذر، قصاص، دیت، فرائض وغیرہ کے متعلق ۱۵ باب لکھے گئے ہیں۔ کتابت طباعت عمدہ۔ قیمت ۳/ ۔

اسلام کی پانچویں کتاب۔ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلفاء راشدین اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے خطوط اور ان کے کفار سے جنگ و جدال اور فتوحات وغیرہ درج ہیں۔ قیمت ۶/

اسلام کی چھٹی کتاب۔ اس میں قرآن شریف کی کل دعائیں ایک جا جمع کی گئی ہیں۔ احد رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر قسم کے شب و روز کے وظائف اور اذکار درج ہیں۔ قیمت صرف ۶/

اسلام کی ساتویں کتاب۔ اس کتاب میں اخلاص، اتباع سنت، تعلیم، تعلم، تعظیم علماء کی ترغیب، اور بدعت، بے ادبی علماء بزرگان، بے سود جھگڑے، ترکیب جماعت کی ترغیب اور نماز، روزہ، زکوٰۃ کے متعلق ترغیبی و ترہیبی مسائل درج کئے گئے ہیں۔ کتابت طباعت عمدہ۔ قیمت صرف ۶/

اسلام کی آٹھویں کتاب۔ اس میں حج، نکاح، جہاد، بیع، شری کے مسائل اور طعام، لباس، حدود، حسن معاشرت اور والدین کے ساتھ احسان کرنے اور خلقت خدا کے ساتھ شفقت کرنے کی ترغیب کا بیان ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت صرف ۶/ **اسلام کی نویں کتاب۔** اس میں نیک صحبت، زہد، وصیت اور موت کے ذکر اور دیدار الٰہی، دوزخ، عذاب قبر، اللہ کے ڈر، تقوے، توکل اور صبر کا بیان ہے۔ قیمت ۶/ **اسلام کی دسویں کتاب۔** حضرت آدم سے لیکر تمام پیغمبروں کے مفصل حال ہیں۔ خلفائے اربعہ اور بنوامیہ و امام حسنؓ و امام حسینؓ وغیرہ اور خلفائے عباسیہ کے حالات بیان ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ۔ **اسلام کی گیارھویں کتاب۔** عقائد اسلام یعنی ثبوت صانع عالم یعنی اللہ عزوجل کے متعلق ۱۰۳ دلائل دیگر توحید اور ثبوت نبوت و حدوث عالم اور صفات باری تعالیٰ اور نبوت و عظمت انبیاء علیہم السلام و ثبوت قیامت، رد تناسخ اور ثبوت معجزات انبیاء علیہم السلام اور کرامات اولیاء رحمہم اللہ تعالیٰ درج ہیں۔ قیمت ۸/ **اسلام کی بارھویں کتاب** اقسام حدیث و تعریف اصطلاحات حدیث، پانی کے پاک ہونے، اہل کتاب اور مشرکوں کے برتنوں کو پاک کرکے استعمال کرنے میں، بول، منی، مذی وغیرہ احکام، چمڑے کی طہارت کا، استنجا، وضو، جنبی اور حائضہ، جمعہ، میت کے غسل، استحاضہ کے احکام درج ہیں۔ نیز بچوں کی نماز، نمازوں کے اوقات کا، نماز قضا کی ترکیب، اذان، تکبیر، مسائل لباس، تصویر دار کپڑوں کے احکام کا بیان ہے۔ قیمت ۸/

اسلام کی تیرھویں کتاب۔ احکام نماز، کشتی پر یہود و نصاریٰ کے عبادتخانوں وغیرہ میں نماز پڑھنے کے طریق، مسجد کے آداب، قبلہ کے احکام، صفوں کی درستی، نماز میں ہاتھ باندھنے کے بارہ میں مختلف اقوال، قرأۃ فاتحہ خلف الامام، بسم اللہ کے جہر و خفا کے مسائل، رفع یدین فی الصلوات کے اختلافات، رکوع، سجدہ، قومہ، تشہد و سلام پھیرنے اور ان کے بعد کے احکام واضح بیان کرکے نماز

ahmadimuslim.de

کے توڑنے اور مکروہ کرنے اور سلامت رکھنے والے امور بیان کر کے سترہ اور ہر قسم کے نوافل جو فرض رکعتوں کے پہلے یا بعد ہوا کرتے ہیں۔ نیز فرضیت جمعہ و ترغیب تہجد، وتر، نماز اشراق، تحیۃ المسجد الضحیٰ، خاصکر قیام رمضان تراویح کے متعلق جتنے اختلافات یعنی تعداد رکعات اور تعیین و افضلیت وقت وغیرہ کے متعلق ہیں۔ محققانہ طور سے ظاہر فرما کر سجدہ سہو، سجدہ تلاوت، سجدہ شکر، اور عورتوں کے مساجد میں آنے کے متعلق کل احکام جماعت میں شمولیت کا اجر، نیز فرائض و شرائط امام پر مفصل بحث کر کے مسبوق بالجماعت و تارک جماعت، اور نابالغ لڑکے، غلام، فاسق، مسافر و تیمم کنندہ وغیرہ اماموں کے پیچھے نماز پڑھنے یا نہ پڑھنے اور فرائض نوافل کے لئے جگہ تبدیل کرنے کے بارہ میں مفصل و مدلل مذکور ہے۔ قیمت صرف عہ روپیہ

اسلام کی چودھویں کتاب

اس کتاب میں پہلے نماز کے بقیہ مسائل جیسے بیمار، مسافر، سوار کی نماز اور سفر و حضر کی حد و تعیین ایام اور ابر و بارش کے دن میں نماز کا حکم، اور جمعہ کی فرضیت، ہر بستی و ہر شہر میں، غسل وغیرہ کے احکام و خطبہ، چاند کے احکام، سوگ و ماتم، کفن دفن تکبیرات، قرأت، جنازہ علی الغائب قبر کے حالات، زیارت قبور اور میت کے ایصال ثواب کے متعلق مفصل بحث کرنے کے بعد کتاب الزکوٰۃ کو شروع کر کے چارپایوں گھوڑوں، کھیتی، پھلوں، شہد، سونا، چاندی، زیور، دفینہ معدن کی زکوٰۃ کے احکام اور زکوٰۃ کے مصارف وغیرہ۔ قیمت صرف عہ

کتاب الروح

(بزبان اردو) مصنفہ امام حافظ علامہ ابن قیم جوزیؒ۔ اس بے مثل کتاب میں امام موصوف نے عذاب قبر کو ایسے طریق سے بدلائل عقلی و نقلی ثابت کیا ہے کہ مجال انکار نہیں رہتی بلکہ فوراً دماغ میں اس کا تصور جم جاتا ہے۔ علاوہ ازیں روح کی حقیقت و ملاقات ارواح و اموات وغیرہ کل ضروریات کے متعلق ہے۔ قیمت ۱۲؍

ستینی

(یعنی ساٹھ علوم والی) ترجمہ اردو۔ اور ہر علم کے حالات کو پہلے تین فصول میں ابتدائی مسائل کا ذکر فرما کر پھر بطور سوال جواب ہر علم کے تین تین ادق مسائل کو حل کیا ہے اور جو علوم کسی سبب سے اس قسم کے تحت میں نہ آسکتے تھے انکو مسلسل نو فصلوں میں بیان کر دیا ہے۔ یہ کتاب امام رازیؒ کی زندہ اور بولتی ہوئی کرامت ہے۔ ۱۲؍

بادشاہ بننا چاہتے ہو یا ولی

مصنفہ حجۃ الاسلام امام غزالیؒ۔ اس بے نظیر کتاب میں وہ کل وسائل و ذرائع نہایت بسط سے انعام فرما دیئے ہیں جن کے ذریعہ ایک ناتوان پراگندہ دل شخص ظاہری و باطنی ترقی کے اعلےٰ سے اعلیٰ منازل و مدارج تک پہنچ جائے اور بادشاہ سے لیکر رعایا اور فوجیوں، جرنیلوں، عالموں، صناعوں زراعوں اور ہر طبقہ کے لوگوں کے فرائض و تعلقات پر بحث کر کے کیمسٹری (علم کیمیا) و موسیقی جلیلہ و لطیف پیرایہ میں آگاہ فرما کر کے بعض نادر نسخہ جات اور بعض ادویہ و اشیاء کے عجیب و غریب خواص۔ سحر و طلاسم و عزائم کی حقیقت، روح کی ماہیت اور دیگر روحانی کیفیات کی تشریح فرما کر عالم بالا کی سیر کراتے ہوئے آداب مجلس، تہذیب نفوس نفس ناطقہ روح موت حشر احوال باطنی کی درستی اور مدارج نبوت و سعادت کو لکھ کر مجاہدات و زہد و تقویٰ و مکاشفات و حب و عشق ربانی و دیگر اسرار الٰہی پر روشنی ڈال کر رسالت و کہانت سحر و کرامت معجزات و نازنجیات میں فرق کرنے کے طریقے واضح کر دیئے ہیں اور ان ابحاث کے دوران میں بعض نہایت قیمتی نکات درج ہیں۔ قیمت صرف ۱۲؍

اردو لغات فیروزی

مؤلفہ مولوی فیروز الدین صاحب ڈسکوی۔ جس میں اردو زبان میں مستعمل الفاظ ہندی، سنسکرت، ترکی، رومی وغیرہ کے معانی و ضرب الامثال مشہور مندرج ہیں۔ ضخامت ۱۰۴۸ صفحات۔ اردو کی مقبول عام لغات ہے۔ کتابت طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ قیمت ۳؍

قرآن مجید مترجم

از مولانا وحید الزمان صاحب حیدر آبادی۔ جس کے حواشی پر تفسیر وحیدی کے نوٹس دیئے گئے ہیں۔ کتابت، طباعت اور کاغذ نہایت عمدہ۔ سائز کلاں $\frac{22 \times 29}{4}$ ۔ ضخامت ۱۰۸۴ صفحات۔ قلم جلی۔ ترجمہ بین السطور۔ قیمت ۶؍ علاوہ محصول ڈاک۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر (پنجاب)

الترغیب والترہیب

(مترجم اردو بین السطور) مصنفہ امام حافظ عبد العظیم منذریؒ۔ یہ کتاب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث صحیحہ کا بہت بڑا ذخیرہ ہے اور ہر مشروع فعل کی ترغیب اور ممنوع کی ترہیب پر علیحدہ علیحدہ باب باندھ کر اس کے ثواب و عقاب کے بارہ میں مرفوع احادیث لائی گئی ہیں۔ قیمت ۳؍

ضرورت ہے

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ (گورنمنٹ ریکگنائزڈ) کے لئے ہر قابلیت کے طلبا کی جو بجلی کا کام سیکھنا چاہیں۔ یاد رہے کہ پنجاب، فرانٹیر اور صوبہ دہلی میں ماسوا سکول ہذا کے بجلی کی کوئی پرائیویٹ درسگاہ لوکل گورنمنٹ کی منظور شدہ نہیں۔ پراسپکٹس مفت۔

(منیجر)

رحمۃ للعالمین

مصنفہ قاضی سلیمان صاحب پٹیالوی مرحوم۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک پر سب سے مستند یہ کتاب ہے یہی وہ کتاب ہے جو تمام اسلامی فرقوں میں ممتاز ہے۔ عالم، فاضل، مصنف مؤرخ، محدث، فلاسفر اس کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ قیمت جلد اول ۱۲؍۔ دوم ۱۲؍۔ سوم ۳؍

دفتر اہلحدیث امرتسر

حسن البیان۔ بجواب سیرۃ النعمان۔ مصنفہ مولانا (مرحوم) عبد العزیز رحیم آبادی۔ قیمت ۱۲؍

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲۰

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلے سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۳ — نمبر ۴۰

اخبار اہلحدیث امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفے بجان مسلم داشتن

مسئول مدیر — ابوالوفا ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـ۱۰
رؤسا وجاگیرداران سے ″ عـ۶
عام خریداران سے ″ ۵ر
″ ″ ششماہی ۲ر۸
ممالک غیرسے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - ۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

(۳۴۹)

امرتسر یکم جمادی الاول ۱۳۵۴ھ مطابق ۲۔ اگست ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

کاشانۂ اہل حدیث - - - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - - - ص۲
قادیان کے تین زلزلے - - - - - ص۳
ویدک تہذیب - - - - - ص۵
تائید ترمیمی - - - - - - ص۷
تقلیدی جبارت ص۸ علم وعمل - - - - ص۹
ہدایۃ الوریٰ الی اقامۃ الجمعۃ فی القریٰ - - - ص۱۰
اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان - - - ص۱۱
فتاوے - - - - - - - ص۱۳
متفرقات - - - - - - ص۱۴
ملکی مطلع - - - - - - ص۱۵
اشتہارات - - - - - - ص۱۶-۲۰

67538

کاشانۂ اہل حدیث

(از مولوی محمد ابراہیم صاحب گیانپوری)

ہے منور نور سے کاشانۂ اہل حدیث
شانِ رحمت کی ہے منزل خانۂ اہل حدیث

کشتِ سنت میں اُگا کیا دانۂ اہل حدیث
حق طلب ہونے لگے دیوانۂ اہل حدیث

زندہ باد اے ساقیِ میخانۂ اہل حدیث
دور میں دائم رہے پیمانۂ اہل حدیث

گندگیِ شرک وبدعت سے ہو کرتا پاک وصاف
جس طرف چلتا ہے دستِ شانۂ اہل حدیث

شمع نورِ سنتِ مرسل پہ استقلال سے
ہوتا رہتا ہے فدا پروانۂ اہل حدیث

کھاکے تیغِ ظلم بھی ہٹتا نہیں سنت سے دُور
ہوش میں رہتا ہے ہر دیوانۂ اہل حدیث

میخانۂ سنت سے لادے ساقیا اک جام پاک
اپنے عاشق کو بنا مستانۂ اہل حدیث

ahmadmuslim.de

انتخاب الاخبار

مقامی حالات | امرتسر میں ۲۴ جولائی کو صبح آٹھ بجے بارش ہوئی۔ اس کے بعد آج ۲۹ تک بارش نہیں ہوئی۔ گرمی پھر بڑھ گئی ہے۔

— بلدیہ امرتسر نے ملازمین کی وردیاں بنوانے کے لئے سودیشی کپڑا منظور کیا ہے۔

— امرتسر سب جیل میں ایک قیدی ۱۴ روز سے کچھ کھاتا پیتا نہیں۔ دریافت کرنے پر اس نے بتایا ہے کہ مجھے خود معلوم نہیں کہ مجھے بھوک کیوں نہیں لگتی اس کے وزن میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔ (قادیانی پریس کیا کہتا ہے؟)

— امرتسر کے حالات بالکل اچھے ہیں کسی قسم کا کوئی ناخوشگوار حادثہ نہیں ہوا۔ البتہ شہر کے مختلف چوکوں میں پولیس کی چوکیاں لگی ہوئی ہیں۔ باہر سے زائد پولیس بھی آئی ہوئی ہے جو پیدل و سائیکلوں پر گشت کرتی رہتی ہے۔

لاہور کے حالات | لاہور میں اب امن و امان ہے کسی قسم کا کوئی مظاہرہ نہیں ہوتا۔ ۲۷ جولائی سے کرفیو آرڈر کا وقت تبدیل کر کے ۱۰ بجے شب سے چار بجے صبح تک کر دیا گیا ہے۔

— ۲۸ جولائی کو مسلم رہنماؤں کا متفقہ اجلاس ہوا جس میں تمام مسلم پارٹیوں کا اتحاد ہو گیا ہے۔ (خدا کرے)

— حکومت پنجاب کی طرف سے سرکاری و غیر سرکاری معززین کی ایک کمیٹی بنائی گئی ہے جو ۲۰-۲۱ جولائی کو گولیوں سے فوت و مجروح ہوئے ہیں ان کی تحقیقات کرے گی۔

ناجائز کوکین کی برآمد | دہلی ریلوے سٹیشن پر پولیس نے ایک مسافر کی تلاشی لی۔ جس کے بستر سے بارہ ہزار روپے کی ناجائز کوکین برآمد ہوئی۔ مسافر کو زیر حراست کر لیا گیا ہے۔

دہلی میں ہیضہ | ہیضہ ختم۔ ۲ جولائی کو صرف شہر دہلی میں ایک ہفتہ میں ۱۱۶ کیس ہوئے۔ جن میں سے ۵۸ وفات پا گئے۔

دھماکا سے ہلاکت | ایسٹ انڈیا ریلوے کی کوئلے کی ایک کان جو بنگال میں آسن سول کے قریب واقع ہے ایک زبردست دھماکا ہونے سے ۲۶ آدمی ہلاک اور ۴۳ مجروح ہوئے۔

دودھ دینے والا بکرا | موتی ہاری میں بابو رام بہادر پرشاد ایک بکرا خرید لائے ہیں جو روزانہ ½ سیر دودھ دیتا ہے۔ (موتیہاری کے احباب اسکی بابت مفصل لکھیں)

بیگار بند | ضلع میرپور (سندھ) میں اچھوت اقوام سے زبردستی بیگار لی جاتی تھی جو اب ممنوع قرار دی گئی ہے۔

کیا آپ کو معلوم ہے؟

کہ

اہلحدیث ۲۶ جولائی صکا پر

حساب دوستاں درج ہے

اگر اسے ملاحظہ نہ فرمایا ہو تو اب ضرور ملاحظہ فرما کر قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر جلدی یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ **۲۹- اگست سے پہلے پہلے** دفتر ہذا میں ارسال کر دیں ورنہ **۳۰- اگست** کا پرچہ بذریعہ وی پی بھیجا جائے گا۔

اور سنئے! | اخبار ہذا کا صکا ضرور ملاحظہ ہو۔ کیونکہ اس میں ان خریداروں کے نمبر درج ہیں جنکو اہلحدیث ۲۶- جولائی وی پی بھیجا گیا ہے۔ (مینجر)

مالیر کوٹلہ میں امن | ریاست مذکور میں گرفتار شدہ مسلمانوں میں سے بہت سے رہا کر دیئے گئے ہیں۔ اور نواب صاحب مع اپنے خاندان کے شملہ چلے گئے ہیں ریاست میں بالکل امن ہے۔

گرمی سے اموات | شمالی اٹلی میں شدت کی گرمی پڑنے سے تیس اشخاص نذر اجل ہو گئے۔

بیس سال قید | حکومت یونان نے اپنے ایک وزیر کو بغاوت کے الزام میں بیس سال قید کی سزا دی ہے۔

جاسوسوں کی گرفتاری | حکومت ترکیہ نے ۳۵ غیر ملکی جاسوس گرفتار کئے ہیں۔

یہود کے اخراج کا حکم | حکومت ترکیہ نے یہودیوں کو ان کی شرارتوں کی باعث حدود ترکیہ سے نکل جانے کا حکم دیا ہے۔

— اٹلی کے ایک بحری جہاز کو سمندر میں ایک ہولناک حادثہ پیش آیا۔ ۲۱ جہازی ملازمین اور بہت سا سامان غرق

— کابل میں جشن آزادی منانے کے لئے جو ۱۵ اگست سے ۲۱ اگست تک ہوگا زبردست تیاریاں کی جا رہی ہیں اس موقع پر ایک عظیم الشان تجارتی نمائش بھی ہوگی۔

قادیان میں تین زلزلے | زلزلہ بہار و کوئٹہ کو قادیانی امت اپنے نبی کی صداقت کے لئے پیش کرتی ہے مضمون بالا ان کا دندان شکن جواب ہے جو بغرض تقسیم اشتہاری صورت میں بھی طبع کرایا گیا ہے۔ شائقین ۸ کے ٹکٹ (۴ر برائے محصول ڈاک ۴ر اشاعت فنڈ) میں بکمصد طلب کر لیں۔ (مینجر اہلحدیث امرتسر)

ثنائی پاکٹ مجلد ضرور ملاحظہ کریں | اس میں تمام مذاہب پر عالمانہ انداز میں تنقید کی گئی ہے۔ ہر ایک مذہب کی تردید میں بھی دو دو تین تین ثبوت دیئے ہوئے ہیں۔ غرضیکہ ایک قابلدید چیز ہے۔ قیمت صرف ۶ر علاوہ محصول ڈاک۔

عرس کے متعلق | پنجابی زبان میں ایک نظم مولوی غلام رسول صاحب نے ہوشیار پور سے روانہ کی ہے۔ دیگر شعراء حضرات بھی اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں۔

غریب فنڈ | میں سابقہ ۱۵؎ ازسائلین فضل الرحمن ۱؎ عبداللہ ۱؎۔ عبدالسلام ۱؎۔ شیر محمد ۱؎ عبدالرحمن ۱؎ محمد امین ۱؎۔ فیض الرحمن ۱؎۔ چندوڑہ ۱؎۔ کریم عبداللہ ۱؎۔ محمد انور ۱؎۔ عبدالحی ۱؎۔ عبدالعزیز ۱؎۔ عبداللہ ۱؎۔ محی الدین ۱؎۔ میزان ۱۴؎۔ سائلین مذکورہ کے نام ایک ایک سال کے لئے غریب فنڈ سے اخبار جاری کر دیا گیا۔ نمبر سائلین (۹۰) بذمہ فنڈ ۱۵؎ ناظرین سے امید ہے کہ اس فنڈ میں دل کھول کر امداد فرما کر عنداللہ ماجور ہونگے۔ کار ثواب ہے۔

ضرورت دعا | بوجہ گرمی بہت تکلیف ہوتی ہے۔ ناظرین باران رحمت کے لئے خدائے کریم سے دعا کریں۔ (مرزوری)

خلافت مخطوطہ۔ حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب کی ایک نئی تصنیف۔ قیمت ۲ر (۸۰ص) (منیجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

یکم جمادی الاول ۱۳۵۴ھ

قادیان کے تین زلزلے

مرزا صاحب بڑے ہوشیار اور زمانہ شناس تھے آپ کی امت بھی اسی قدر ہوشیار ہے۔ کوئی موقع نہیں چوکتے۔ جونہی دنیا میں کوئی حادثہ ہوا انہوں نے سر اٹھایا اور فوراً اعلان کر دیا کہ ہمارا دعویٰ ثابت۔ چاول سفید ہوں یا سرخ نہیں بہر حال گول۔ ۴ اپریل ۱۹۰۵ء سے ۳۱ مئی ۱۹۳۵ء تک ہندوستان میں تین سخت زلزلے آئے۔ ان تینوں زلزلوں کو مرزا اور امت مرزا نے اپنے صدق پر دلیل بتایا۔ پہلے زلزلہ (اپریل ۱۹۰۵ء) کے وقت مرزا صاحب خود زندہ تھے انہوں نے اسی روز (۴۔ اپریل) ہی کو ایک طویل اشتہار دیا جس میں بجوائے "تو جان نہ جان میں تیرا مہمان" کھینچ تان کر اپنے الہاموں سے زلزلہ کی پیشگوئی ثابت کی۔ جس کا جواب اسی زمانہ اہلحدیث مورخہ ۱۴۔ اپریل میں دیا گیا تھا جو ۱۶۔ مارچ ۱۹۳۴ء کے اہلحدیث میں مکرر نقل ہو چکا ہے۔ اس کے بعد ۱۵ جنوری ۱۹۳۴ء کو صوبہ بہار میں زلزلہ آیا تو قادیان سے صدائے مرزا کی آواز اٹھی کہ ہمارے بڑے حضرت کے کہنے کے مطابق یہ زلزلہ آیا ہے۔ اس کا جواب اہلحدیث مورخہ ۹۔ فروری ۱۹۳۴ء اور ۲۔ مارچ ۱۹۳۴ء میں دیا گیا اور بذریعہ اشتہار بھی شائع کیا گیا۔ اس کا خلاصہ یہ تھا کہ جس زلزلہ کی پیشگوئی کو زلزلہ بہار پر لگایا جاتا ہے اس کی بابت مرزا صاحب نے صاف لکھا ہوا ہے کہ میری زندگی میں پوری ہوگی۔ ملاحظہ ہو ضمیمہ جلد ۵ براہین احمدیہ صفحہ ۹۷۔ اب جبکہ کوئٹہ میں زلزلہ شدیدہ آیا تو قادیان میں گھی کے چراغ جلے۔ قادیانی پریس اور قادیانی خلیفہ نے بھی کھول کر اس سے اپنی سچائی کا ثبوت دیا۔ اس لئے ہم نے اہلحدیث مورخہ ۲۰۔ جون ۱۹۳۵ء میں سوال کیا تھا کہ

> اس قسم کے حادثات کو مدعی کے ساتھ دو وجہ سے تعلق ہو سکتا ہے (۱) ایک یہ کہ اس کے انکار کی وجہ سے ہوئے ہوں۔ (۲) دوم اس وجہ سے کہ اس کی پیشگوئی کے مطابق ہوئے ہوں۔ یہ زلزلے کس قسم سے ہیں قسم اول سے ہیں یا قسم دوم سے؟

ہمارے اس سوال کا جواب صاف لفظوں میں تو قادیان سے آیا نہیں۔ اس لئے ہم خود ہی بتاتے ہیں کہ مرزا صاحب اس قسم کے حادثات کو کس وجہ سے اپنی صداقت کی دلیل بتایا کرتے تھے۔ موصوف کی نظم متعلق زلزلہ میں سے ابتدائی اشعار یہ ہیں ؎

> پھر چلے آتے ہیں یارو زلزلہ آنے کے دن
> زلزلہ کیا اس جہاں سے کوچ کر جانے کے دن
> تم تو ہو آرام میں ہم اپنا قصہ کیا کہیں
> پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے سخت گھبرانے کے دن
> کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو
> ہو گئے ہیں اس کا موجب میرے جھٹلانے کے دن
>
> (حقیقۃ الوحی صفحہ اخیر)

اشعار مرقومہ کے چھٹے مصرعہ میں صاف مذکور ہے کہ زلزلے اور دیگر عذابات مرزا صاحب کی تکذیب کرنے کی وجہ سے لوگوں پر آتے ہیں اور آتے رہیں گے چنانچہ قادیان کے نامی شاعر (گویا استاد داغ) مولوی غلام رسول آف راجیکے اپنی ایک تازہ نظم (مشابہ نثر) میں اس دعویٰ کا ذکر کرتے ہیں

> یہ دیکھ کر بھی نشان نصرت یہ دیکھ کر بھی نشان عظمت
> نہ سوچیں پھر بھی یہ عقل والے تو صدق کیا بے نشاں رہیگا
> جو پہلے نبیوں کے وقت آئے ہوئے ہیں ظاہر عذاب سارے
> رہینگے جاری یہ تب تلک جب تک یہ جہاں بدستور رہیگا
> یہ قادیان ہے نبی کی بستی یہ تخت گاہ رسول حق ہے
> خدائے قادر کا ہے یہ وعدہ یہ بلدہ دار الامان[1] رہیگا
> خدائی قہری تجلیوں کے ظہور کا ہے یہ وقت عبرت
> کہیں زلازل کہیں حوادث کا دور دورہ عیاں رہیگا
>
> (الفضل ۱۱۔ جولائی ۱۹۳۵ء صفحہ ۵)

ان اشعار میں بھی وہی اظہار ہے جو مرزا صاحب کی مذکورہ عبارت سے عیاں ہے کہ زلزلے اور عذاب مرزا صاحب کی تکذیب اور انکار کی سزا ہے۔ پس اب یہ عذابات اور زلزلے وغیرہ اس آیت کے ماتحت ہوئے جس کے الفاظ یہ ہیں۔ اَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ (پ ۱۰ ع ۱۰) یعنی خدا نے آسمانی فوج بھیجی جسکو تم لوگوں نے نہ دیکھا اور کافروں کو عذاب کیا یہی سزا کافروں کی ہے۔

نتیجہ اگر یہ ارشاد مرزا حق ہے اور اس کے متعلق نظم بھی صحیح ہے تو یہ نتیجہ بھی لاریب صحیح ہے کہ اڈیٹر اہلحدیث (فاتح قادیان) مع اپنے سٹاف اور مع ممبران و کارکنان احرار خدا کے نزدیک مستوجب سزا نہیں ورنہ زلزلہ سے نہ بچتے (اعاذنا اللہ)

احمدی ممبرو! کیا کہتے ہو؟

چونکہ یہ نتیجہ بالکل صحیح اور قابل قبول ہے اس لئے اخبار الفضل کے ہوشیار اڈیٹر نے مرزا صاحب کی تصریحات کے خلاف پہلو بدل کر یوں لکھا کہ

> ہم یہ نہیں کہتے کہ بعض حوادث کا آنا مرزا صاحب کی صداقت کا ثبوت ہے بلکہ ہم جو کچھ کہتے ہیں وہ یہ ہے کہ حضرت مرزا

[1] احرار کے ہوتے ہوئے بھی دار الامان؟ (اہلحدیث)

مرزا صاحب کی پیشگوئی کے ماتحت ان کا غیر معمولی طور پر آنا اور مسلسل آنا آپ کی صداقت اور خدا تعالیٰ کے زور دار حملوں کا ثبوت ہے۔ (الفضل ۶ جولائی ۱۹۳۵ء)

پس اب یہ مضمون ہماری پیشکردہ دو صورتوں میں سے دوسری صورت میں داخل ہوا۔ یعنی زلزلہ بہار اور زلزلہ کوئٹہ کی بابت مرزا صاحب قادیانی نے پیشگوئی کی تھی اس کے مطابق وقوع ہوا۔ پس اب مطلع صاف ہے۔

ہم وہ پیشگوئی دیکھنا چاہتے ہیں جو تینوں زلزلوں (کانگڑہ بہار اور کوئٹہ) کی بابت مرزا صاحب نے کی تھی۔ کانگڑہ (پنجاب) میں ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو زلزلہ عظیمہ آیا۔ اس سے پہلے مرزا صاحب نے ۲۷۔ فروری ۱۹۰۵ء کو ایک اشتہار دیا۔ جس کی روح رواں یہ عبارت ہے۔

عفت الدیار محلہا و مقامہا یعنی یہ ملک عذاب الٰہی سے مٹ جانے کو ہے۔ نہ مستقل سکونت امن کی جگہ رہے گی اور نہ عارضی امن کی جگہ یعنی طاعون کی وبا ہر جگہ عام طور پر پڑیگی۔ (اشتہار الوصیت)

جب کانگڑہ میں زلزلہ آیا تو مرزا صاحب نے حسب عادت جھٹ پینترہ بدل کر اس اشتہار کو زلزلہ کانگڑہ پر لگا دیا۔ آج بھی اخبار الحکم ۷ جولائی ۱۹۳۵ء میں اس سے کام لیا گیا ہے۔ حالانکہ زلزلہ کانگڑہ اس اشتہار کی تاریخ سے صرف ایک مہینہ بعد آیا تھا۔ اگر عالم الغیب کی طرف سے مخلوق خدا کو تنبیہ کرنی ہوتی تو بہت آسان تھا کہ بجائے طاعون کے زلزلہ کہہ دیتا۔ مگر ایسا نہیں ہوا کیونکہ یہ لفظ الہام میں نہیں ہاں بعد حدوث زلزلہ نکتہ بعد الوقوع کے ماتحت بات بنائی گئی ہے مفصل اخبار اہلحدیث مورخہ [illegible] ۱۹ میں ملاحظہ ہو۔

زلزلہ بہار ملک میں طاعون کی روانی دیکھ کر پہلے تو مرزا صاحب کا رخ طاعون کی طرف رہتا تھا۔ زلزلہ کانگڑہ کے بعد آپ کا رخ زلزلوں کی طرف ہوگیا۔ آپ نے ایک قیامت خیز زلزلہ کی خبر دی۔ جس کو بعد انتقال مرزا صاحب ان کے مریدین زلزلہ بہار پر لگاتے ہیں۔ مگر قربان جائیں خدائے قدوس کے جس نے فرمادیا ہے کہ انکار کرنے والوں کے ہاتھ پاؤں گواہ گذرینگے۔ ٹھیک

اسی طرح ہم مرزا صاحب کے دستہائے مبارک کو پیش کرکے ان کے دعاوی کو غلط ثابت کرتے ہیں۔

پس با انصاف ناظرین مرزا صاحب کی ہدایت کے مطابق غور سے سنیں آپ فرماتے ہیں:۔

"آپ ذرہ کان کھول کر سن لو کہ آئندہ زلزلہ کی نسبت جو میری پیشگوئی ہے بار بار وحی الٰہی نے مجھے اطلاع دی ہے کہ وہ پیشگوئی میری زندگی میں اور میرے ہی ملک میں اور میرے ہی فائدے کے لئے ظہور میں آئے گی۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ جلد ۵ ص۹۲)

کون نہیں جانتا کہ مرزا صاحب کا انتقال مئی ۱۹۰۸ء میں ہوا اور زلزلہ بہار جنوری ۱۹۳۴ء میں آیا۔ ناظرین غور کریں چھبیس ۲۶ سال کا فاصلہ کوئی معمولی بات نہیں۔ اتنے فاصلے کو قطع کرکے زلزلہ بہار کو مرزا صاحب کی زندگی میں لے جانا مشکل بلکہ محال تو بیشک ہے۔ مگر ان لوگوں پر سب کچھ آسان ہے جو دمشق سے مراد قادیان مان جاتے ہیں۔ جس کی بابت یہ شعر موزوں ہے ؎

لطف پر لطف ہے املا میں میرے یار کے یار
ہائے حطی سے گذ حق لکھتا ہے سوز سے ثمار

زلزلہ کوئٹہ ۳۱۔ مئی ۱۹۳۵ء کو یہ زلزلہ آیا۔ امت مرزا نے اس کو بھی مرزا صاحب کی صداقت کا نشان بنایا ہے چنانچہ اخبار الفضل میں مرزا صاحب متوفی کے الفاظ نقل کئے گئے ہیں:۔

"زلزلہ کا نشان خدا تعالیٰ پانچ دفعہ دکھلائے گا۔ لیکن چونکہ یہ الہام زلزلہ کانگڑہ کے بعد ہوا اس لئے یہ یقینی بات ہے کہ ابھی تین اور ہیبت ناک زلزلے آنے والے ہیں۔ پھر آپ نے یہ بھی فرمایا کہ یہ پانچ زلزلے تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد آئیں گے۔ اگر کانگڑہ کے زلزلہ کو شامل کرلیا جائے تب بھی دو زلزلے باقی رہتے ہیں ہر دفعہ کا زلزلہ پہلے کی نسبت زیادہ نقصان دہ اور دہشتناک ہوتا ہے"۔

(الفضل ۱۰ جون ۱۹۳۵ء ص[illegible])

اہلحدیث اس حوالے میں جن پانچ زلزلوں کا ذکر ہے اس کے الفاظ یہ ہیں:۔

"وحی الٰہی سے معلوم ہوتا ہے کہ پانچ زلزلے آئیں گے اور پہلے چار زلزلے کسی قدر ہلکے اور خفیف ہونگے اور دنیا ان کو معمولی دیکھے گی اور پھر پانچواں زلزلہ قیامت کا نمونہ ہوگا کہ لوگوں کو سودائی اور دیوانہ کردے گا یہاں تک کہ وہ تمنا کرینگے کہ وہ اس دن سے پہلے مرجاتے۔ اب یاد رہے کہ اس وحی الٰہی کے بعد اس وقت تک جو ۲۲۔ جولائی ۱۹۰۶ء ہے اس ملک میں تین زلزلے آچکے ہیں۔ یعنی ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء اور ۲۰ مئی ۱۹۰۶ء اور ۲۱ جولائی ۱۹۰۶ء مگر غالباً خدا کے نزدیک یہ زلزلوں میں داخل نہیں ہیں کیونکہ بہت ہی خفیف ہیں شاید چار زلزلے پہلے ایسے ہونگے جیسا کہ ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کا زلزلہ تھا اور پانچواں قیامت کا نمونہ ہوگا واللہ اعلم"

(حقیقۃ الوحی ص۹۳ کا حاشیہ)

اہلحدیث اس عبارت کی تشریح خود مرزا صاحب نے اسی کتاب کے صفحہ ۱۰۰ پر یوں کی ہے:۔

"پہلے یہ وحی الٰہی ہوئی تھی کہ وہ زلزلہ جو نمونہ قیامت ہوگا بہت جلد آنے والا ہے اور اس کے لئے یہ نشان دیا گیا تھا کہ پیر منظور محمد لدھیانوی کی بیوی محمدی بیگم کو لڑکا پیدا ہوگا اور وہ لڑکا اس زلزلہ کے ظہور کیلئے ایک نشان ہوگا اس لئے اس کا نام بشیر الدولہ ہوگا کیونکہ وہ ہماری ترقی سلسلہ کے لئے بشارت دیگا اسی طرح اس کا نام عالم کباب ہوگا کیونکہ اگر لوگ توبہ نہیں کرینگے تو بڑی بڑی آفتیں دنیا میں آئینگی ایسا ہی اس کا نام کلمۃ اللہ اور کلمۃ العزیز ہوگا کیونکہ وہ خدا کا کلمہ ہوگا جو وقت پر ظاہر ہوگا اور اس کے لئے اور نام بھی ہونگے مگر بعد اس کے میں نے دعا کی کہ اس زلزلہ نمونہ قیامت میں کچھ تاخیر ڈال دی جائے اس دعا کا اللہ تعالیٰ نے اس وحی میں خود ذکر فرمایا اور جواب بھی دیا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے ربّ اخر وقت ھٰذا۔ اخرہ اللہ الیٰ وقت مسمّیٰ یعنی خدا نے دعا قبول کرکے اس زلزلہ کو کسی اور وقت پر ڈال دیا ہے اور یہ وحی الٰہی قریباً چار ماہ سے اخبار بدر اور الحکم میں چھپ کر شائع ہوچکی ہے اور

ahmadimuslim.de

چونکہ زلزلہ نمونہ قیامت آنے میں تاخیر ہوگئی اس لئے ضرور تھا کہ لڑکا پیدا ہونے میں بھی تاخیر ہوتی۔ لہٰذا پیر منظور محمد کے گھر میں ۱۷ جولائی ۱۹۰۶ء کو بروز سہ شنبہ لڑکی پیدا ہوئی اور یہ دعا کی قبولیت کا ایک نشان ہے۔ جو لڑکی پیدا ہونے سے قریباً چار ماہ پہلے شائع ہوچکی تھی مگر یہ ضرور ہوگا کہ کم درجہ کے زلزلے آتے رہیں گے اور ضرور ہے کہ زمین نمونہ قیامت زلزلہ سے رکی رہے جب تک وہ موعود لڑکا پیدا ہو۔ یاد رہے کہ یہ خدا تعالیٰ کی بڑی رحمت کی نشانی ہے کہ لڑکی پیدا کر کے آیندہ بلا یعنی زلزلہ نمونہ قیامت کی نسبت تسلی دیدی کہ اس میں بموجب وعدہ اخرہ الی وقت مسمّٰی ابھی تاخیر ہے اور اگر ابھی لڑکا پیدا ہوجاتا تو ہر ایک زلزلہ اور ہر ایک آفت کے وقت سخت غم اور اندیشہ دامن گیر ہوتا کہ شاید وہ وقت آگیا اور تاخیر کا کچھ اعتبار نہ ہوتا اور اب تو تاخیر ایک شرط کے ساتھ مشروط ہو کر معین ہوگئی۔ منہ۔“ (حقیقۃ الوحی ص۱۰۰ و ص۱۰۱ کا حاشیہ)

اہلحدیث پس اب تو خود مرزا صاحب ہی کے کلام سے ثابت ہوگیا کہ زلزلہ نمونہ قیامت ایسی شرط سے مشروط ہے جس کا تحقق اب ناممکن الوقوع ہے۔ کیونکہ پیر منظور محمد اور اس کی بیوی دونوں اس جہان سے مرزا صاحب کی طرح چل دیئے ہیں۔ پس بحکم اذا فات الشرط فات المشروط سب کارخانہ ہی درہم برہم ہوگیا ؎

نی قدح بشکست و آں ساقی نماند

نہ منظور محمد کے گھر میں عالم کباب لڑکا پیدا ہوا نہ زلزلہ نمونہ قیامت نشان صداقت مرزا واقع ہوا۔ اسی کو کہتے ہیں ؎

نہ نو من تیل ہو نہ رادھا ناچے

احمدی دوستو! شرط کے بغیر مشروط کو ثابت رکھ کر کیوں بے وضو نماز پڑھتے ہو؟ ؎

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا
یہ تیرے زمانہ میں دستور نکلا

نوٹ یہ مضمون اشتہار کی صورت میں بھی ناظم شعبہ اشاعت کی طرف سے شائع ہوگا۔ شائقین تعداد مطلوبہ سے جلد اطلاع دیں۔ امداد اشاعت فنڈ فی سیکڑہ تین آنے محصول چار آنے کل معاوضہ سات آنے پیشگی ارسال کریں۔

ویدک تہذیب

(از قلم پنڈت آتمانند جی ست دھرم منڈل بٹالہ ضلع گورداسپور)

رسالہ ”اسلام“ کانپور میں شری پنڈت دیوی دت جی بھٹ ایڈوکیٹ کا ایک مضمون شائع ہوا تھا۔ جس کا جواب ”آریہ مسافر“ لاہور کے مرزائی نمبر مجریہ ۲۵۔ نومبر ۱۹۳۴ء میں کسی پنڈت وشوناتھ جی شاستری ایم۔ اے نے دیا ہے۔ میں نے تو پنڈت وشوناتھ جی اور مہاشہ چرنجی لال جی پریم ایڈیٹر آریہ مسافر سے درخواست کی تھی کہ لاہور میں میرے ساتھ زبانی مباحثہ کر کے فیصلہ کر لیا جاوے لیکن دونوں اصحاب نے زبانی مناظرہ کرنے سے انکار کر دیا۔ ایسا ہی کالج پارٹی کے پنڈت داچسپتی جی ایم۔ اے نے بھی تقریری مناظرہ سے گریز کیا۔ خیر آریہ مسافر کے مضمون کا مکمل جواب تو پنڈت دیوی دت جی خود دینگے اگر نہیں آریہ مسافر والا جواب ٹانگ لگ گیا۔ اور کسی ہندو یا آریہ اخبار نے اُن کا جواب الجواب شائع کر دیا۔ کیونکہ پنڈت دیوی دت جی بھٹ اُردو نہیں جانتے اور اُن کے ہندی کے مضامین ہندی اخبار شائع نہیں کرتے نیز چونکہ ایڈوکیٹ صاحب نے یہ سب اعتراضات مجھ سے ہی سُن کر آریہ سماج اور ویدوں کو خیرباد کہی تھی۔ اس لئے آریہ سماجی مجیب کے مضمون پر سرسری نوٹ فی الحال میں ہی لکھ دیتا ہوں۔ مرزائی نمبر میں باقی تمام مضامین حضرت مرزا کے متعلق ہیں اور ہونے بھی چاہئیں۔ جیسا کہ مرزائی نمبر کے نام سے ظاہر ہے۔ لیکن وید کے متعلق چند اعتراضات اور اُن کا جواب شاید اس تعلق سے مرزائی نمبر میں دیا گیا ہے کہ مرزا صاحب بھی ویدوں کو خدا کا کلام اور منزہ عن الخطا الہامی کتب مقدسہ تسلیم کرتے تھے۔ ورنہ اور کسی وجہ سے اس مضمون کا تعلق مرزائی نمبر سے نہیں ہوسکتا۔ خواہ مرزا صاحب اور سوامی دیانند جی دوبارہ بھی جنم لیکر کیوں نہ آجاویں۔

لیکن ویدوں کو الہامی ثابت کرنا ناممکن ہے۔ بے چارے مرزائیوں اور آریہ سماجیوں کی کیا ہستی ہے جو ویدوں کو الہامی ثابت کرسکیں۔ دریا میں بہتے ہوئے کالے ریچھ کو کملی سمجھ کر پکڑنے والے کی طرح میں تو ویدوں کی حیاسوز اور مخرب الاخلاق تعلیم کو شائع کرنے سے بدیں خوف اجتناب اختیار کرتا ہوں کہ ویدوں کی تعلیم سے عوام کے اخلاق پر بُرا اثر پڑنے کا احتمال ہے۔ چنانچہ پوسٹ آفس بٹالہ کے پوسٹل کلرک پنڈت .... نے وید پر عمل کر کے اپنی سگی دختر نیک اختر کو حاملہ کر ڈالا تھا اور کچہری میں یہی بیان دیا تھا کہ ہمارے مذہب میں ایسا کرنا جائز ہے۔ اسی خوف سے کہ عام ہندوؤں میں ویدوں کی یہ تعلیم سرایت نہ کر جائے میں تو اجتناب کرنا چاہتا ہوں لیکن اب ہمارے آریہ سماجی احباب کملی کی شل میرا پیچھا نہیں چھوڑتے اور اسی مضمون کو بار بار دُہراتے رہتے ہیں اور نہیں سمجھتے کہ ؎

ہر چند بشوئی پلید تر گردد

والا حال ہوگا۔ پنڈت وشوناتھ جی لکھتے ہیں کہ:-

”کیول (صرف) تھوڑی سی لوکک (زمینی) سنسکرت پڑھ لینے سے ہی ویدوں کا ارتھ کرنے لگ جانا ٹھیک نہیں معلوم دیتا“

غرض یہ ہے کہ خود پنڈت وشوناتھ جی اور سوامی دیانند جی بھی تو زمینی سنسکرت پڑھے ہوئے تھے نہ کہ آسمانی۔ پھر اس بارہ میں سائل اور مجیب دونوں برابر ہیں۔ کیا مجیب آسمان سے خدائی سنسکرت پڑھ کر اُترے ہوئے ہیں۔ جو ایڈوکیٹ صاحب کو یوں طعنہ دیتے ہیں؟ ایڈوکیٹ صاحب پنڈت وشوناتھ جی سے کہیں زیادہ سنسکرت دان ہیں۔ پنڈت وشوناتھ جی رگوید ۳۔۳۱۔۱ کا جس میں باپ کو اپنی سگی بیٹی میں آب پاشی کرنے کی اجازت دی گئی ہے یہ جواب لکھتے ہیں کہ:-

”اس منتر کی نرکت میں دیا کھیا (تشریح) کی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ اگر پتا کا پتر نہ ہو اور صرف پُتری (بیٹی) ہی ہو تو پتا (باپ) جب پُتری کا دان یعنی وواہ (بیاہ) کرتا ہے تو اُس (بیٹی) کا پہلا لڑکا خود لے لیتا ہے“

میں پنڈت جی کے جواب کا تبصرہ صرف یہی لکھتا ہوں کہ جھوٹے پر خدا کی لعنت“۔ اگر نرکت کی کسی عبارت سے پنڈت وشوناتھ

پٹنہ کے بیمار حالات۔ قیمت محصول ۳/ دوم ۱۲/ سوم ۱۲/ کل نمبر ۶ (رجسٹرڈ اہلحدیث)

صاحب یہ ثابت کر دکھلائیں کہ

"پتا (باپ) جب پُتری (بیٹی) کا دان یعنی
وواہ کرتا ہے تو اُس کا پہلا لڑکا خود لے
لیتا ہے"

تو میں ایڈوکیٹ صاحب سے نہ صرف اعتراض واپس لینے کی درخواست ہی کروں گا بلکہ وید پرچار فنڈ میں کچھ چندہ بھی دلوا دوں گا اور پنڈت جی کو پیٹ بھر کھیر بھی میں کھلاؤں گا۔ ورنہ ناظرین کرام سمجھ لیں کہ آریہ سماجی لوگ کس طرح جھوٹ بول کر پردہ پوشی کیا کرتے ہیں اور عذر گناہ بدتر از گناہ کی زندہ مثال ہیں۔ دوسرا سفید جھوٹ پنڈت وشوناتھ جی ایم۔ اے یہ بولتے ہیں کہ:۔

"شری سائین آچاریہ جن کو سب لوگ سکالر
مانتے ہیں۔ انہوں نے بھی اس منتر میں سورج
اور اُشا (شفق) کا ورنن مانا ہے"

میں سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہنا چاہتا کہ جھوٹے پر لعنت۔ اگر پنڈت جی سائین کے ترجمہ میں سے سورج اور شفق کا فرضی استعارہ دکھلا دیں تو پیٹ بھر مٹھائی انعام ورنہ اپنی ڈگریوں کے واسطے دروغگوئی سے مُنہ باز آئیں اور ایم۔ اے کی ڈگری کو بدنام نہ کریں۔ نرکت کا جو ترجمہ ڈاکٹر لکشمن سروپ صاحب کا بجیب نے پیش کیا ہے وہ نہ صرف غلط ہی ہے بلکہ کذب ہے۔ لفظ दुहि का لغوی ترجمہ "داہ پراپنے" مصدر سے لے جانے والا ہے لیکن اس وید منتر میں "دہتی" لفظ سے باپ ہی مراد ہے۔ چنانچہ شری سائین آچاریہ جن کو سب لوگ سکالر مانتے ہیں لکھتے ہیں کہ:۔

ترجمہ۔ بلا بیٹے والا جو باپ بیٹی کو دیگر کل میں
لے جاتا ہے وہ "دہتی" کہلاتا ہے۔ وہ باپ
شاسن کرتا ہے وغیرہ۔

(۳) ایڈوکیٹ صاحب نے یجروید ادھیائے ۲۳ منتر ۲۱ جس میں یجمان کی بیوی کو گھوڑے کے ساتھ ...... کرنے کی تلقین کی گئی ہے پیش کر کے بقول سوامی دیانند جی خدائی ترجمہ شت پتھ براہمن کی زبردست شہادت بھی گِنوائی تھی نیز اتھروید ۲۰-۲۳۔ ۴ جس میں عورتوں کو بیل سے ..... کرانے کی تلقین اور تعلیم دی گئی ہے۔ نیز اتھروید کانڈ ۲۰ سوکت ۲، منتر ۱ و ۲ و ۳ جن میں آدمیوں کے اعضائے مخصوصہ کو ہاتھی۔ گدھے۔ گینڈے۔ آسٹریلین ویلر گھوڑوں اور جنگلی بھینسوں کے اعضائے مخصوصہ کے برابر بڑھ جانے کی آشیرباد دی گئی ہے پیش کئے تھے۔ اس کے جواب میں آریہ سماجی مجیب شری پنڈت وشوناتھ جی نے یہ لکھا ہے کہ:۔

"وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک (کتاب) ہے
اس (وید) میں سب ودیاؤں (علوم) کا بیان
ہے۔ اگر کسی ستھان پر کام (کوک) شاستر کا
ذکر آگیا تو اس میں کوئی ہرج کی بات نہیں ہے
"سائنس آف سیکس" کو دنیا کا کوئی بھی مہذب
ملک بُرا نہیں کہتا" (بلفظہ)

یعنی عورتوں کا گھوڑوں اور سانڈوں۔ سے ذلیل الہمام کروانا اور خدائے آریان کا انسانوں کے لنگ ہاتھی گھوڑے گدھے گینڈے وغیرہ حیوانوں کے اعضائے تناسل جتنے بڑھ جانے کی آشیرباد دینا پنڈت وشوناتھ جی کے خیال میں ویدک زمانہ کی نہایت اعلیٰ تہذیب تھی جس کی طرف آریہ سماج دنیا کو واپس لوٹانا چاہتی ہے ؎

گر ہمیں مکتب است و ہمیں مُلا
کارِ طفلاں تمام خواہد شد

خدا ایسی ویدک تہذیب سے بچائے۔ ویدک تہذیب کو اچھی طرح جاننے کے خواہشمند میری تصنیف "وید ارتھ پرکاش" عرف "ویدک تہذیب" ضرور ملاحظہ فرماویں۔ قیمت ۸/ مجلد

بقیہ مضمون از صفحہ ۱

دکانداد نہیں ان پر جمعہ فرض نہ ہو۔ اے خدا کے بندو عقل سے کام لو۔ اس آیت کا مطلب وہ نہیں جو آپ نے سمجھا۔ بلکہ اس کا یہ مطلب ہے کہ مسلمانو اگر بیع ہی کر رہے ہو تو اذان نماز جمعہ سن کر بیع ترک کر دو۔ اور بیع کا نام اس واسطے خاص کیا کہ وہ اروج الاسباب ہے یعنی اس کو بھی چھوڑ دو اور اللہ کی یاد کی طرف چلو۔ ہاں ایک اثر مرتضوی جو لا جمعۃ ولا تشریق الا فی مصر جامع ہے۔ مگر اس سے شہر کی شرطیت ثابت نہیں۔ کیونکہ ایک تو موقوف (قول) ہے جو صحیح بھی نہیں۔ صحیح بھی ہوتا تو بمقابلہ مرفوع حجت نہیں۔ چہ جائیکہ ائمہ نے اس اثر کو ضعیف بھی کہا ہے۔ چنانچہ امام نووی نے کہا ہے متفق علی ضعفہ یعنی اس کے ضعیف ہونے پر اتفاق کیا گیا ہے۔

اور صاحب فتح القدیر نے اس اثر مرتضوی کی نقل کے بعد لکھا ہے۔ کفیٰ بقول علیؓ قدوۃ و اماما لیکن وہ حدیث مرفوع جو آنحضرتؐ سے علیؓ نے دربارہ رفعیدین حاکم میں روایت کی ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ جب نازل ہوئی سورہ کوثر تو آنحضرتؐ نے جبرئیل سے فرمایا کہ نحر کیا ہے جو حکم کرتا ہے مجھ کو اس کے ساتھ رب میرا کہا جبرئیل نے کہا جب تو تحریمہ باندھے نماز کا اٹھا دونوں ہاتھوں کو اور ایسا ہی جب تو رکوع جاوے اور جب رکوع سے سر اٹھائے۔ یہ نماز ہماری ہے اور نماز تمام فرشتوں کی جو سات آسمانوں میں ہیں۔

فتح القدیر والوں نے اس میں نہیں فرمایا۔ کفیٰ بحدیث علی فی رفع الیدین قدوۃ و اماما۔ اس لئے کہ رفعیدین آپ کے امام کے نزدیک جائز نہیں تقلید شخصی کا پابند کبھی حدیث نبوی اور حکم قرآنی پر عمل نہیں کرتا۔ اسی لئے تقلید بمقابلہ نص شرک ہے

اس کے بعد ایک اور عرض سن لیجئے کہ اصول فقہ حنفی میں لکھا ہے کہ حکم قرآنی کے مقابلہ میں خبر واحد پر عمل جائز نہیں اور عموم کتاب اللہ کی تخصیص خبر واحد سے ناجائز ہے اور یہ نص پر از خود زیادتی کرنے کی مانند ہے اور یہ زیادتی قرآن کو منسوخ کرتا ہے اور زیادتی ساتھ خبر مشہور یا متواتر کے جائز ہے اور کتاب اللہ کے مقابلہ میں خبر واحد رد کی جاتی ہے کیونکہ قرآن قطعی ہونے کی وجہ سے مقدم ہے اور مسلم الثبوت میں یہی لکھا ہے کہ حنفیہ کے نزدیک عموم کتاب اللہ کی تخصیص خبر واحد سے جائز نہیں جب تک کہ کسی قطعی سے اس کی تخصیص نہ ہو چکی ہو۔ دیکھو اب آیت قطعی الدلالت کی تخصیص اثر موقوف سے ہو رہی ہے جو قول علی رضی اللہ عنہ کا ہے چہ جائیکہ خبر واحد مرفوع سے بھی جائز نہیں اور متواتر اور مشہور

ahmadimuslim.de

تائید ترمیمی

اہلحدیث ۷۔ جون میں ایک مضمون نگار مولوی داؤد (شکرادہ) نے علماء اہل حدیث کو توجہ دلائی تھی کہ کتب حدیث کی خدمت کریں۔ شروح لکھیں، حواشی لکھیں وغیرہ۔ مولوی محمد عبد اللہ صاحب عقیل مئوی اعظم گڑھی نے اس پر یہ لکھا ہے جو درج ذیل ہے (مدیر)

۷ جون ۱۹۳۵ء کے پرچہ اہلحدیث میں مکرمی مولوی محمد داؤد صاحب دام مجدہٗ کا مضمون "جماعت اہلحدیث کیا کر رہی ہے؟" نظر سے گزر کر دل میں اتر گیا۔ مضمون کے اخیر میں آپ نے نامہ نگاران جماعت کو بھی تائید مزید کے لئے متوجہ فرمایا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ آپ نے بات کام کی کہی اور تحریک کارآمد و مفید تر پیش فرمائی ہے جس کی تعمیل جماعت کے لئے ازحد ضروری اور باعث ذاتر المرامی ہے۔ واللہ المستعان و علیہ التکلان۔

لیکن سوال یہ ہے کہ یہ کام (صحاح ستہ وغیرہ کتب حدیث پر حاشیہ و شرح لکھنا یا بطرز جدید تدوین وغیرہ کرنا) جماعت کی طرف سے ہونا چاہئے یا بطور شخصی اگر شخصی طور پر منظور ہے تو ہمارے سرتاج و فخر اہل حدیث حضرت مولانا شیر پنجاب مدظلہٗ نے جو نوٹ دیا ہے اس پر میرا بھی صاد ہے "نہ لگے نہ پھٹکڑی اور رنگ آوے چوکھا" لیکن اگر کوئی مجھ سے یہ پوچھے کہ کیا کوئی مدرس اپنے زمانۂ تدریس میں اس اہم کام کو بطریق احسن نباہ بھی سکتا ہے تو میں یقیناً لاجواب ہو جاؤں گا۔ ممکن ہے حضرت فاتح قادیان مدظلہٗ اپنی حاضر جوابی سے کوئی جواب دے سکیں۔ اور اگر جماعت کی طرف سے ہونے اور کرانے کا منشا ہے تو اس سے قبل بطور مبادیات بعض اور کام کرنے ضروری ہیں جن کا مفصل اظہار میں نے اپنے ایک اہم مضمون "نالۂ دلگداز" میں بطریق احسن کیا ہے۔ جو دہلی کے اخبارات کو بھیج چکا ہوں جسے ایک ماہ سے زیادہ عرصہ ہوا۔ واللہ اعلم بالصواب کیوں ذاتر المرامی نہیں ہوئی (خدا خیر کرے)

نامہ نگاروں کی اکثریت سے پوچھئے کہ کیا گذرتی ہے۔ ممکن ہے مدیران اخبار و ڈیٹران رسائل کو اس سے بھی زائد مصائب کا سامنا ہو مثلاً بعض مضامین کا سلسلہ دو دو اور تین تین برس تک کسی خاص مصلحت کے ماتحت جاری رکھ کر اوراق اخبار کو پُر کرنا پڑتا ہو وغیرہ ع ہر کس بخیال خویش خبطے دارد۔ بہر کیف اس جملہ معترضہ کے بعد گذارش ہے کہ جب تک قابل اعتماد تنظیم جماعت نہ ہوگی کوئی اجتماعی و جمہوری معتدبہ کام ہونا معلوم۔ اور ہمارا جہاں تک تجربہ ہے تنظیم جماعت کے نام ہی سے بعض حضرات گھبرا اٹھتے ہیں۔ (گو بلاوجہ ہی سہی) لیکن ہم نے اپنے خیال سے اس کی ایک جدید و آسان ترین صورت اپنے مضمون "نالہ دلگداز" میں پیش کی ہے۔ خدا کرے وہ شائع ہو کر منظر عام پر آوے اور مفید جماعت و کار آمد اہل حدیث ہووے ؎

این دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

ہاں ہمارے محترم مولوی محمد داؤد صاحب نے اپنی ضرورت پیشکردہ کا حل جن اسمائے گرامی سے وابستہ فرمایا ہے میں تہ دل سے اس کی تائید کرتا ہوں کہ بلاریب ان میں بعض حضرات اس سے کہیں زیادہ خدمت دین کے نہ صرف لائق و اہل ہیں بلکہ ذمہ دار و جوابدہ بھی ہیں۔ خداوند کریم انہیں توفیق بخشے کہ وہ اپنے فرائض منصبیہ کا احساس فرما کر نہ صرف جماعت و مذہب بلکہ خود اپنی ضرورت اخروی پوری کرنے کے لئے کمربستہ ہو کر عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہوں۔ فی الحال ضرورت داعی ہے اگر انہوں نے اس کا استقبال فرمایا اور اس کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے زندہ جاوید کا کوئی نسخہ اپنے لئے صحاح ستہ وغیرہ میں تجویز کر لیا تو گوئے سبقت لے گئے۔ خدا کرے میرے منظر انتخاب سے قبولیت کی آواز آوے۔ فی الحال اتنے ہی پر اکتفا اور اس شعر پر اختتام ہے کہ ؎

ایسا جی کہ بعد مرنے کے یاد تو کوئی گاہ گاہ کرے

مگر ساتھ ہی جماعت اہل حدیث کی خدمت میں دست بستہ گذارش کر دینا چاہتا ہوں کہ حضرات مخلصین یا علمائے اہل حدیث بھی تو انسان اور بابا آدم ہی کے گندم خور اولاد ہیں۔ ضروریات زندگی انہیں بھی دامنگیر ہے۔ ان کے بھی بی بی بچے اور خانگی تعلقات ہیں۔ انہیں بھی روپیوں پیسوں یا کم از کم قوت لایموت و اسباب مایحتاج کی احتیاج و ضرورت ہے۔ آخر جب جماعت کی فہمائش و ایما پر ایک اہم و معتدبہ کام کریں گے تو کیا جماعت کا اولین فرض نہیں ہے کہ ان کی ضروریات زندگی میں ان کا ہاتھ بٹائے تاکہ وہ کسی قدر اطمینان و دلجمعی کے ساتھ اس خدمت کو بطریق احسن انجام دینے کے قابل ہو سکیں۔ درانحالیکہ جب ایک معمولی مضمون ریش کے متعلق دس روپے بطور انعام پیش کئے جاتے ہیں تو کیا اس مفیدترین و مہتم بالشان کام کے لئے صفر ہی صفر۔ نہیں نہیں ہرگز نہیں بلکہ میرا تو خیال ہے کہ "خدمت حدیث فنڈ" یا "تصنیف فنڈ" کے نام سے خاص ایک فنڈ کھولا جائے۔ جس سے محشی و شارح اور مصنف حضرات کی امداد مایحتاج بھی کی جاوے اور بعد تکمیل اشاعت بھی۔ لہٰذا میں خود اس فنڈ کے افتتاح کی پُرزور تحریک کرتا ہوا بطور خود عشہ روپے دینے کا وعدہ بھی کرتا ہوں بشرطیکہ کام ہو اور کماحقہ ہو۔ اور اُس وقت انشاء اللہ مزید امداد بھی کی جا سکتی ہے۔ فقط۔

ہم بھی دیگر مضمون نویسوں سے دست بستہ استدعا کرتے ہیں کہ جماعت کی اصل چیز جو درحقیقت اس کی جان اور روح رواں ہے وہ صرف تنظیم و تشبیک ہے پھر اس کے بعد جماعت جو کام بھی چاہے گی کریگی اور وہ انشاء اللہ ہو کر رہے گا۔ لہٰذا نامہ نگاروں اور مضمون نویسوں کو اس کی طرف خاص اور متفقہ توجہ کی ضرورت ہے۔ السعی منا و الاتمام من اللہ

عقیل مئوی کان اللہ لہٗ

اہلحدیث تنظیم کا لفظ ایمان کی طرح اسلامی اصطلاح میں بہت محبوب ہے اس لئے ہر جماعت اسے پسند کرتی ہے بلکہ بعض تو اپنے نام کا جزو بنا لیتی ہیں۔ لیکن عمل اس کے خلاف ہوتا ہے چند افراد باحیثیت یا

(۸۸۵)

بے حیثیت جمع ہو کر ایک طریق پسند کر کے سب لوگوں کو مجبور کرتے ہیں کہ اس کی پیروی کریں۔ اس موقع پر میں اہل علم کے سامنے ایک منطقی قاعدہ پیش کر دوں تو غالباً مفید ہوگا افراد متفقۃ الحقیقت کے جواب میں تمام مشترک نوع ہوتا ہے مگر مختلفۃ الحقیقت کے لئے جنس قریب کبھی جنس بعید کبھی جنس ابعد جو مفہوم بھی ان افراد مختلفہ کو جامع ہو پیش ہونا ضروری ہے وہاں نوع کو پیش کرنا علم و عقل کے خلاف کرتا ہے۔ تنظیم کرنے والے اس منطقی اصول کو بھول جاتے ہیں اس لئے دھکے کھاتے ہیں۔ خدا سب کو ہدایت کرے اور توفیق دے۔

تقلیدی جسارت

مولوی مرتضیٰ حسن صاحب ابن شیر خدا دیوبندی کا دعوے ہے کہ پہلا غیر مقلد شیطان ہے کیونکہ اس نے بلا دلیل آدم علیہ السلام کو سجدہ نہیں کیا اس لئے وہ مردود و ملعون ہوا چنانچہ مولوی صاحب موصوف کے الفاظ یہ ہیں:۔

"عالم میں پہلا ظلم اول جرم پہلی نافرمانی ابتدائی کفر ارتداد بے ایمانی فسق گناہ کبیرہ ترک تقلید ہوا بدترین کنار و مرتدین و مجرمین کا سردار سارے فساق اور حرام کاروں کا افسر اعلیٰ وہ جو سب سے پہلے غیر مقلد ہوا یعنی شیطان ابلیس ملعون نے خدائے قدوس کے اس حکم کو کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کرے بے دلیل تسلیم نہ کیا۔ تسلیم القول بلا دلیل ہی تقلید ہے یعنی کسی قول کو بلا دلیل تسلیم کر نا مان لینا یہ تقلید ہے۔ شیطان نے اللہ تعالیٰ کے اس قول مذکور کو بلا دلیل تسلیم و قبول نہ کیا بلکہ دلیل کا مطالبہ کیا۔ یعنی شیطان کو اول غیر مقلدین اور عدم تقلید کو سرچشمہ ضلالت اور کفر کہنا صحیح ہے یا نہیں؟

(العدل گوجرانوالہ)

اس کے جواب میں فرعون کا قصہ قابل ذکر ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام فرعون کے پاس تشریف لے گئے تو فرمایا قد جئتکم ببینة من ربکم فارسل معی بنی اسرآئیل یعنی بلاشبہ میں تم لوگوں کے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے معجزہ لیکر آیا ہوں تو (اے فرعون) بنی اسرائیل کو میرے ساتھ کر دے۔ فرعون نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا۔ قال ان کنت جئت بآیة فأت بها ان کنت من الصدقین۔ یعنی واقع میں اگر کوئی معجزہ لیکر آیا ہے (اور اپنے دعوے میں) تو وہ (معجزہ) لاکر دکھا۔ فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کے قول کو بلا دلیل تسلیم نہیں کیا بلکہ دلیل کا مطالبہ کیا۔ فالقیٰ عصاہ فاذا هی ثعبان مبین ونزع یده فاذا هی بیضاء للنظرین۔ یعنی اس پر موسیٰ علیہ السلام نے زمین پر لاٹھی ڈال دی تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ صریح ایک اژدہا ہے اور اپنا ہاتھ (باہر) نکالا تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ دیکھنے والوں کی نظروں میں چمک رہا ہے"

غور کیجئے اگر فرعون کا مطالبہ کرنا بے جا ہوتا تو موسیٰ علیہ السلام معجزہ دکھاتے کیوں؟

ناظرین! مولوی مرتضیٰ حسن صاحب نے جوش تعصب میں شیطان کو اول غیر المقلدین بتایا حالانکہ شیطان کا فعل ترک تقلید نہ تھا بلکہ ترک حکم تھا جس کی وجہ سے وہ ملعون فاخرج منه فانك رجیم کہہ کر راندۂ درگاہ کیا گیا۔ یہاں جوابًا یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ دلیل سے سوال نہ کرنا بلکہ عدم تقلید کو سرچشمہ کفر و ضلالت کہنا فرعون جیسے شقی ازلی سے بھی بڑھی ہوئی جسارت ہے۔

العدل والو! کیا تمہاری ایمانی غیرت کا یہی تقاضا ہے؟ لاحول ولا قوۃ الا باللہ ؎

بہ شر بولے زیر گردوں گر کوئی میری سنے
ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

(راقم ابو رضا عبد اللہ اعظمی مدرسہ فیض عام مئو ضلع اعظم گڈھ)

اہلحدیث مولانا مرتضیٰ حسن صاحب کی بہت پرانی تحریر پر آپ نے مواخذہ کیا ہے۔ شائد ابھی نظر سے گذری ہے۔ پرانے جواب کے علاوہ ایک جدید جواب ہمیں سوجھا ہے۔ دلیل طلب کرنے والا تو بقول موصوف غیر مقلد

ؔ ففسق عن امر ربه دیکھو۔ (پ ۱۵ – ۱۲)

شیطانی گروہ میں داخل ہوا۔ مگر بے دلیل کام کرنیوالا ومن یدع مع اللہ الٰهًا آخر لا برهان له به) مقلد مشرک ہوا۔ ناظرین میں سے کوئی صاحب تکلیف کر کے سوال مدرج سے جواب لیکر بھیجدیں درج اخبار کیا جائیگا۔ انشاء اللہ۔

علم و عمل

(از حافظ عبد اللہ بیادرم مینی جامعہ عربیہ دار السلام عمرآباد مدراس)

علم صاحب علم کے لئے زینت اور شرافت ہے۔ فنون علم و ادب کو تلاش کر خدا تجھے کامیاب کرے۔ اے علم کے تلاش کرنے والے کتنا بہترین علم تو جمع کرتا ہے جسکے مقابلے میں موتی اور سونے کی کچھ حقیقت نہیں۔

برادران محترم! آج ہماری نظروں کے سامنے ایسی اقوام موجود ہیں جن کی ایک زمانہ میں کچھ حقیقت ہی نہ تھی۔ ان کے مسکن جنگل کی جھاڑیاں اور پہاڑوں کے غار تھے۔ ان کی غذائیں جنگل کے پھل اور پتیاں تھیں ان کے لباس وحشی جانوروں کے چمڑے تھے اور ان کی اخلاقی حالت اس شعر سے بھی بدتر تھی ؎

زچیدن و پھاڑیدن و جامہ دریدن
کتا زتو بلی زتو چندرز تو آموخت

بہرکیف وہ لوگ ہر قسم کی جہالت و بربریت سے متصف تھے۔ چند دن بھی گزرنے نہ پائے کہ ان میں تہذیب و تمدن کی لہریں اوٹھتی ہوئی نظر آنے لگیں ان کے زمین دوز مسکن بلند محلوں میں بدل گئے۔ ان کی جنگلی غذائیں بھی عمدہ لذیذ و شیریں قسموں سے مبدل ہوگئیں ان کے مرغنے اور غیر موزوں لباس۔ بجائے چمڑے کے دیباج و حریر ہوگئے۔ آج دنیا ان کے اس انقلاب پر ششدر و حیران اور اس کی حقیقت میں متفکر و پریشان ہے۔ آئیے میں آپ کو بتاتا ہوں کہ ان لوگوں نے کس طرح ترقی حاصل کی۔

اس قوم میں ایک بڑا محقق پیدا ہوا اس نے سوچا کہ خدائے تعالےٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ انسان ہر قسم کی ترقی حاصل کر سکتا ہے۔ کیونکہ

نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب مصنفہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔ قیمت ۸ؔ (ملنے کا پتہ دفتر اہلحدیث امرتسر)

اللہ تعالیٰ نے اسے غور و فکر کا مادہ عطا کیا ہے آخر کار ایک دن اس نے اپنی قوم کے روبرو پر جوش تقریر کی۔ دوران تقریر میں کہا کہ "کسی ہیرے کی پوری آب و تاب اور چمک دمک کا حال اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کو چاروں طرف سے اس کو تراشا نہ جائے اور کسی پتھر پر گھس کر اس کو جلا نہ دی جائے۔ اسی تراش و خراش کے بعد اس کی اصلی قدر و قیمت اور حقیقت ظاہر ہوتی ہے۔" جن لوگوں نے اس دنیا میں اپنی بدتر حالت کو درست، مفلسی، غلامی سے نجات اور اپنی زندگی کو بہترین بنایا انہوں نے اپنی خاص تدبیر پر عمل کیا اور اپنے نصب العین پر پہنچنے کے لئے کمال درجہ کی جدوجہد کی۔ مقرر موصوف نے اپنا آخری جملہ اس طرح کہا۔ جس زندگی کا خاکہ ہمارے دماغ میں آچکا ہے اس کو حاصل کرنے کی غیر متناہی کوشش کرنی چاہئے ورنہ ہمیں ترقی و عروج نصیب نہ ہوگا۔

حضرات! آئیے میں اس وقت آپ کی توجہ تاریخ کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ اگر آپ تاریخ کی ورق گردانی کریں تو تاریخ بار بار اسی خیال کو دہراتی ہوئی ملے گی کہ دنیا میں ہر قوم اسی وقت گامزن ہو سکتی ہے جب وہ اپنے لیڈر کے بتائے ہوئے راستہ پر چلے۔ اور علم کے ساتھ عمل بھی کرے۔ علم کوئی بھی ہو بغیر عمل کے اپنے عالم کو کامیاب نہیں کر سکتا۔ اگر کوئی شخص صرف سائنس کے قطرے معلوم کرے اور اس پر عمل نہ کرے تو یقیناً وہ شخص کامیاب نہیں ہو سکتا۔

اسلام نے انسان کا پہلا کام علم اور عمل بتایا ہے۔ اور علم ہی کو مابہ الامتیاز کا آلہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم کا یہ مضمون بھی اس کی طرف اشارہ کر رہا ہے کہ ملائکہ کو حضرت آدم علیہ السلام کے فضل و کمال کا انکار تھا۔ مگر جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ علم عطا فرمایا جو فرشتوں کو نہ تھا تو فوراً مان گئے اور تعالیٰ کے وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ الخ سنتے ہی سر تسلیم خم کر کے سر بسجود ہوئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ابتداءً علم ہی نے انسان کو فضل اور کمال کے درجہ تک پہنچایا اور علم ہی نے حضرت آدم کو ایک ممتاز ہستی ثابت کر دیا۔

اگر کوئی طالب حق بے لاگ اور خالی الذہن ہو کر تاریخ علم کا مطالعہ کرے تو اس پر یہ حقیقت اظہر من الشمس ہو جائے گی کہ جس وقت سردار کونین رہبر عالم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلعم کا ظہور دنیا میں ہوا تو اس وقت دنیا میں قتل اور غارت گری کا بازار گرم تھا اور تہذیب و تمدن کا کوئی ضابطہ اور قانون نہ تھا۔ زبردست زیردستوں پر ہر قسم کا ظلم روا رکھتے تھے۔ لیکن حضور اکرم نے مبعوث ہوتے ہی ان کو ہر ایک قسم کی معاشرتی، تمدنی اور سیاسی تعلیم بدرجہ اتم دی اور خود عملی حیثیت سے بھی بہترین نمونہ بن کر دنیا کو دکھا دیا۔ اسی کا یہ نتیجہ تھا کہ قرون اولیٰ کے مسلمانوں نے اس تعلیم کی عملی تصویر کھینچ کر اپنی ہر طرح کی کامیابی تمام عالم کے سامنے پیش کر دی اور آج ان کا نام تاریخ کے صفحات پر آفتاب کی طرح درخشاں نظر آ رہا ہے۔ اسلام کے تفوق کی وجہ اس کی اپنی تعلیم ہے جو انسان کو مادی اور روحانی دونوں ضرورتوں کو حاوی ہے۔ دراصل قرون اولیٰ کی شاندار کامیابیاں صرف اسی وجہ سے تھیں کہ انہوں نے اللہ اور رسول صلعم کی تمام تعلیمات و احکام پر پابندی سے عمل کیا اور انہی کو اپنا نصب العین اور دستور العمل بنایا۔ بالآخر اپنی پرزور طاقت ایمانی سے دنیا کو حیران کر دیا۔ آج تقریباً چودہ سو سال گذر گئے، علم کا جو پودا حضور اکرم صلعم نے لگایا تھا وہ کچھ نہ کچھ موجود رہا۔

اس میں کچھ شک و شبہ نہیں کہ اسلام نہ صرف دنیاداری کی تعلیم دیتا ہے اور نہ صرف دینداری کی۔ نیز اسلام کا ہرگز یہ منشا نہیں کہ تم دنیا اور دین کے تمام تعلقات نظر انداز کر کے صرف اللہ اللہ کرو اور اوراد و وظائف میں اپنی عمریں صرف کر دو۔ اور یہ بھی غرض نہیں کہ خدا اور رسول صلعم سے رشتہ توڑ کر شارع کے تمام احکام بھول کر فقط روپیہ کمانے میں لگ جاؤ۔ نہیں بلکہ خدا اور رسول نے جتنے احکام صادر کئے ہیں ان پر عمل پیرا ہو کر اپنی زندگی بسر کرو۔

برادران محترم! غور کیجئے زمانہ گذشتہ کے نیک لوگ جن کا نام اس دنیا میں آفتاب کی طرح چمک رہا ہے ان کی ترقی اور شہرت کی کیا وجہ ہے؟ میرے نزدیک اس کی ایک اور صرف ایک وجہ ہے وہ یہ کہ انہوں نے جو کچھ علم سیکھا اس پر عمل پیرا بھی ہوئے۔ صرف بڑی کتابوں کی ورق گردانی سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ بلکہ اس قسم کے لوگوں کو اسلام نے نہایت ہی نفرت کی نظر سے دیکھا ہے۔ جیسا کہ قرآن حکیم کا ارشاد ہے۔ مثل الذین حملوا التوراة ثم لم یحملوھا کمثل الحمار یحمل اسفاراً الخ دور جدید میں بھی انسان کو کمال درجہ تک پہنچانے کا یہی واحد ذریعہ ہے کہ انسان جو کچھ سیکھے اس پر عمل بھی کرے۔ رسول اکرم صلعم اور آپ کے صحابہ کرام باوجود ہر طرح کی ظاہری بے سروسامانی کے اس زمانے کی بہترین متمدن سلطنتوں کے مقابلہ میں صف آرا ہو گئے اور اپنی زبردست قوت ارادی اور عملی قوت سے آرام طلب اور عیش پرست اقوام کو شکست فاش دیکر ہمیشہ کے لئے ان کو سلا دیا۔

رسول خدا محمد صلعم کے پاس نہ بندوق تھی نہ توپ نہ ہوائی جہاز تھے نہ ڈائنامیٹ۔ صرف ایک ہی ایک اوزار تھا جس کے استعمال سے مخالفین کی تمام ہمتیں شکست اور حوصلہ پست ہو گئے۔ اس اوزار کا نام عمل ہے جس کا استعمال ترک کر دینے اور اسکو بھول جانے کی وجہ سے آج مسلمان تنزل میں پڑے ہیں نہ آج مسلمان کا وہ رعب باقی رہا اور نہ ہی وہ اقتدار جسکے ساتھ ہمارے اسلاف بدرجہ اتم متصف تھے۔ عمل ہی سے غلبہ، طاقت، قدرت، کامیابی، دولت، ہمت، اور عظمت حاصل ہوتی ہے۔ اس کے بغیر کوئی نعمت حاصل نہیں ہو سکتی۔ کامیاب زندگی کے متمنی کے لئے لازمی ہے کہ احکام رب کی اطاعت کرے اور اپنی قوت عمل کو منشائے ربی کے مطابق حرکت دے۔ اس طرح نفس کی برائیوں سے بچکر دنیا کی ہر بھلائی سے مستفید ہو سکتا ہے۔ اگر انسان عمل کے بغیر کچھ حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس کی یہ تمنا کبھی پوری نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اس کی یہ آرزو قانون رب کے خلاف ہے۔ برادران ملت!

کفریات مرزا، مرزائیت کی تردید میں [illegible]

ahmedimuslim.de

علم حاصل کرنے کے بعد اس پر عمل بھی کیجئے۔ تحصیل علم کی خاطر چین تک بھی چلے جائیے۔ تجارت کی غرض سے افریقہ و امریکہ تک پہنچ جائیے۔ غرض جہاں بھی جائیے اپنے خالق حقیقی اور دین کو فراموش نہ کیجئے۔ اپنے ہر ہر قدم پر اسوہ رسول صلعم کو مدنظر رکھئے۔ طالب علم کے لئے رسول اکرم نے فرمایا۔

من سلک طریقا یطلب فیہ علما سلک اللہ بہ طریقا من طرق الجنۃ وان الملٰئکۃ لتضع اجنحتھا رضیً بطالب العلم وان العالم یستغفر لہ من فی السموات ومن فی الارض والحیتان فی جوف الماء۔ ترجمہ: جو شخص طالب علم کے لئے قدم اٹھاتا ہے خداتعالیٰ اس کو جنت کے رستوں پر لے چلتا ہے۔ فرشتے اس کی رضامندی کے لئے اپنے پر زمین پر بچھا دیتے ہیں۔ ایک عالم کے لئے آسمان و زمین کی ساری چیزیں حتیٰ کہ مچھلی بھی پانی کے اندر دعائے مغفرت کرتی ہے۔

موجودہ وقت میں مصیبت عام ہونے کی صرف یہی وجہ ہے کہ اس زمانے کے بہت سے عالم بے عمل ہیں۔ کیا عالم باعمل کے لئے رسول اکرم محمد مصطفےٰ صلعم کی یہ خوشخبری کافی نہیں؟ آپ نے فرمایا۔ فضل العالم علی العابد کفضلی علیٰ ادناکم۔ پھر آپ نے دوسری جگہ فرمایا ہے۔ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل اور ایک جگہ فرمایا قدم العالم افضل من عبادۃ الجاھل۔ مطلب یہ ہے کہ جاہل عبادت کرتا ہے لیکن اس کی اور عالم کی عبادت میں فرق ہے وہ یہ کہ عالم خدا کو اچھی طرح پہچانتا ہے اور اسکے اٹل قانون توحید کو کما حقہ سمجھ جاتا ہے جس کی بدولت کسی دھوکہ باز کے دھوکہ میں نہیں آتا۔ جیسا کہ فضل العالم الخ والی حدیث بخوبی ثابت کر رہی ہے بہرحال علم ایک بے بہا اور غیرفانی دولت ہے۔ جیسا کہ کسی نے کہا ہے ؎

علم کی دولت ہے ایسی لازوال
جس کے آگے گنج قارون کیا ہے مال

عالم باعمل کی فضیلت قرآن کریم سے بھی ثابت ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء۔ یعنی عالم ہی خداتعالیٰ سے ڈرتے ہیں۔ اگر کوئی عالم بظاہر حقیر و ذلیل نسب سے ہی کیوں نہ ہو وہ معزز سمجھا جاتا ہے۔ لیکن جاہل آدمی کتنے ہی بڑے خاندان سے تعلق رکھتا ہو پھر بھی لوگوں کے نزدیک حقیر و ذلیل شمار کیا جاتا ہے۔

مسلمانو! خوب کوشش کر کے علم حاصل کرو اور اپنے بچوں کو بھی علم سکھاؤ۔ تم کو جتنا علم ہے اس پر خود بھی عمل کرو اور دوسروں کو بھی علم کی طرف متوجہ کرو۔ بغیر عمل کے علم بے پر و بال ہے۔

ہدایۃ الوریٰ الیٰ اقامۃ الجمعۃ فی القریٰ

(از مولوی عبدالعزیز صاحب قلعہ میاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ پنجاب)

اس زمانہ میں بعض علماء اہل الرائے نے فتوے دے رکھا ہے کہ نماز جمعہ دیہات والوں پر فرض نہیں اور اگر کوئی گاؤں میں ادا کرے تو وہ بعد نماز جمعہ کے احتیاطاً چار رکعت ظہر پڑھے۔ میں کہتا ہوں کہ ادلہ صریحہ صحیحہ باعلیٰ صورت منادی ہیں کہ نماز جمعہ اوپر ہر مکلف کے بدوں مستورات کے ہر حالت میں بدون سفر و مرض و غلامی ہر جگہ میں شہر ہو یا گاؤں یا کوئی اور آبادی خواہ جنگل میں ہو یا پانی کے کناروں پر اور حاکم مسلمان ہو یا کافر جماعت کے ساتھ فرض ہے اور جماعت کے لئے دو آدمی کافی ہیں۔ ایک امام اور ایک مقتدی۔ جیسا کہ نمازوں میں ایک مقتدی کے ساتھ جماعت منعقد ہو جاتی ہے۔ اور جمعہ کے تارک کے حق میں وعید شدید وارد ہوئی ہے جیسا کہ کتب حدیث میں بسط موجود ہے۔ بھلا اس امر قرآنی سے جو متناول ہر فرد مومن ہے۔ یا ایھا الذین آمنوا اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الیٰ ذکر اللہ وذروا البیع زیادہ دلیل اور حجت واضح تر اور کیا ہوگی۔ اسمیں کوئی تخصیص شہر کی نہیں بلکہ عموم امکنہ کی مفید ہے۔ اور نیز اس آیت میں تمام مومنین مخاطب ہیں خواہ شہر میں ہوں یا گاؤں میں یا جنگل میں یا پانی کے کناروں پر غرض جہاں آبادی ہو وہاں ہی نماز جمعہ فرض ہے اور جماعت دو آدمی سے منعقد ہو جاتی ہے کوئی چالیس اور تین کی حد نہیں۔ اور اس آیت میں ان شرائط کا جن کی فقہا نے کتب فروع میں تفصیل کی ہے اور صحت جمعہ کے لئے ان کو شرط ٹھہرایا ہے کہاں ذکر ہے اور اگر ان شرائط کا کسی حدیث صحیح میں جو صالح احتجاج ہو اور عموماً کتاب اللہ کی تخصیص بھی کر سکے ذکر ہے تو وہ حدیث کہاں ہے۔ ایسی حدیث متواتر یا مشہور چاہئے۔ تب صالح تخصیص عموم کتاب اللہ ہوگی۔ جیسا کہ کتب اصول میں مصرح ہے اگر ایسی حدیث نہ ملے تو صحیح متفق علیہ ہی سہی اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو حدیث مرفوع ہی سہی جس کی ایک دو ائمہ مشہورین میں سے کسی نے تصحیح کی ہو بھلا ایسی دلیل کا وجود کہاں۔ الغرض اس آیت میں خطاب عام ہے تمام مومنوں کو خواہ شہری ہوں یا دیہاتی یا جنگل میں رہنے والے یا پانی کے کناروں پر بسنے والے۔ ہاں اگر دیہاتی اہل ایمان سے نہیں تو نہ پڑھا کریں۔ ہمارے بھائی حنفیہ کرام تو بہت کوشش کر رہے ہیں کہ یا ایھا الذین آمنوا سے دیہاتیوں کو خارج کر کے جمعہ کی فرضیت ان سے دور کی جاوے اور اگر بیع کے لفظ سے ہمارے بھائیوں نے شہر سمجھ رکھا ہے تو یہ باطل ہے اس لئے کہ یہاں بیع کا چھوڑنا اس لئے فرمایا کہ جمعہ کے وقت اگر بیع بھی مسلمان کر رہے ہوں تو چھوڑ کر آجائیں خواہ وہ اپنے شہر میں ہو یا دیہات میں یا جنگل میں۔ اور اگر اس سے یہ مراد لی جاوے کہ بیع کرنے والوں پر ہی جمعہ فرض ہے تو اس سے یہ لازم آئے گا کہ جو اصحاب حرفت و پیشہ شہر میں ہیں ان پر نماز جمعہ فرض نہیں۔ مثلاً سنار، بڑھئی، جولاہے، دھنیے، زراعت پیشہ یا درزی یا مولوی لوگ جو دکاندار نہیں یا اور کسب کرنے والے مثلاً کاتب یا لوہار یا ٹھیکہ دار یا تمام ملازم سرکار جو شہر میں

ahmadimuslim.de

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۱۱۴)

گذشتہ ہفتے سے مدینہ طیبہ کے حرم ہونے کی بحث ہو رہی ہے۔ آج ناظرین بقیہ بحث پڑھیں۔ جو درج ذیل ہے۔ (مدیر)

چنانچہ درمختار فقہ حنفیہ مسلمہ مستندہ مولوی نعیم الدین کے ص۱۹۹ میں مرقوم ہے۔ "لاحرم للمدینۃ عندنا یعنی مدینہ حرم نہیں ہے ہمارے نزدیک"۔ اسی طرح دیگر کتب فقہ حنفیہ میں مرقوم ہے۔ پس کس گھڑے میں ہیں مولوی نعیم الدین جن کا بڑے زور سے فیضان رحمت ص۱۵ میں یہ دعویٰ ہے کہ میں اہلسنت وجماعت مقلد حنفی المذہب ہوں اور مجھ کو سوائے تقلید کے اور چارہ نہیں۔ اور فرائد النور ص۱۴۴و ۱۴۵ میں دوسروں کو نمائش کرتے ہیں کہ فقہ حنفی چھوڑتے شرم آنا چاہئے اپنی فقہ حنفی کی پیروی کیجئے۔

حیف اس تقلید و کذابی پر جو احادیث حرم مدینہ طیبہ کی آڑ میں تقلید حنفی المذہب کی بھی ناک کاٹ دی اور مولانا شہید مرحوم کو مورد الزام بیہودہ کا اتہام لگا کر سب وشتم روافض سے بھی زائد کیا گیا۔ جو فی الواقع درپردہ امامنا المعظم امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ پر شرک عائد کیا گیا۔ معاذ اللہ تعالیٰ من ھذا الجہل والخبث

؎ چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنۂ پاکان برد

حالانکہ حقیقت میں جن مقامات کا حرم محترم ہونا کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے جس طرح قبروں چلوں تھانوں کے مقامات پرستش کے صحراء وحوالی مزارات کو مثل حرم پاک خانہ کعبہ کے کرلینے کو تقویۃ الایمان میں ارشاد فرمایا گیا ہے وہ بیشک داخل شرک ہیں۔ بخلاف مدینہ طیبہ کے کہ حرم محترم ہونا احادیث صحیحہ سے منصوص ہے۔

قولہ ص۱۵۰۔ یہ تو ان بدنصیبوں کو کیا معلوم ہوگا روضہ طاہرہ کعبہ مکرمہ بلکہ عرش معلیٰ سے بھی افضل ہے۔ علامہ عابدین شامی ردالمحتار ج ۲ ص۲۶۲ میں فرماتے ہیں۔ فان الکعبۃ افضل من المدینۃ ماعدا الضریح الاقدس وکذا الضریح افضل من المسجد الحرام وقد نقل القاضی عیاض وغیرہ الاجماع علی التفضیل حتی علی الکعبۃ وان الخلاف فیما عداہ ونقل عن ابی عقیل الحنبلی ان تلک البقعۃ افضل من العرش وقد وافقہ السادۃ البکریون علی ذلک۔ جس روضہ پاک کا یہ مرتبہ ہے اسکی زیارت کے لئے حاضر ہونا اس کے سامنے دعا کرنا اور مرادیں مانگنا شرک بتایا جائے خدا کی پناہ۔

اقول۔ پھر اسی غرض شرکیہ کے لئے تو مولوی نعیم الدین نے روضہ مطہرہ کو کعبہ مکرمہ ومعظمہ اور عرش معلیٰ سے افضل بتا کر اس کے سامنے دعا کرنا مرادیں مانگنا بتایا اور اس کے خلاف کہنے والوں کو بدنصیب کہا حالانکہ یہ وہ شرک ہے جس کے متعلق جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو ڈرا کر فرمایا۔ "اللھم لاتجعل قبری وثنا یعبد اشتد غضب اللہ تعالیٰ علی قوم اتخذوا قبور انبیائھم مساجد رواہ مالک فی الموطا ص۹۳۔ یعنی اللہ نہ بنا دیجیو میری قبر کو بت کہ پوجی جاوے شدت سے غضب ہوا اللہ تعالیٰ کا ان لوگوں پر جنہوں نے کرلیا اپنے پیغمبروں کی قبروں کو سجدہ"۔ اور خود مولوی نعیم الدین نے بھی اپنے رسالہ اسواط العذاب ص۲۸ میں لکھا۔

چھٹی حدیث میں اس سے بھی زیادہ صراحت ہے کہ ارشاد فرمایا میری قبر کو بت نہ بنانا کہ پوجی جائے اللہ کا سخت غضب ہے اس قوم پر جس نے انبیاء کی قبور کو مساجد بنایا۔ اس حدیث نے بتادیا کہ قبروں کو مسجد بنانے کے یہ معنے ہیں کہ ان کی عبادت کی جائے یا کم از کم انہیں قبلہ بنا کر ان کی طرف نماز پڑھی جائے۔ اور اسی وجہ سے حضور نے یہود ونصاریٰ پر لعنت فرمائی اور اس سے اپنی امت کو باز رہنے پر تنبیہ فرمایا یہ ہر مسلمان کا ایمان ہے اور ہر مومن قبر کی عبادت کو شرک جانتا ہے۔

معاذ اللہ کون مومن ہوگا کہ قبر کو معبود بنائے انتہیٰ حالانکہ برخلاف اس کے یہ امر بدیہی مثل آفتاب روشن ہے کہ مسلمان بتدعین قبروں کو سجدے طواف نذر ومنت چڑھاتے مرادیں مانگتے ندائیں کرتے ہیں جس طرح مولوی نعیم الدین نے بھی قبر کے سامنے تقویۃ الایمان کی ضد میں مرادیں مانگنے کو شرک نہ ٹھہرایا معاذ اللہ منہ۔

پھر جبکہ ائمہ کرام نے اس میں اختلاف کیا ہے کہ مکہ مکرمہ افضل ہے یا مدینہ طیبہ کیونکہ حرم مجانب اللہ تو دونوں ہی ہیں اور افضلیت بھی من وجہ دونوں میں ہے۔ بلکہ طائف کے جنگل وج کو بھی حدیث میں حرام فرمایا ہے۔ مگر جمہور ائمہ اس جانب ہیں کہ مکہ مکرمہ افضل ہے اور بعض اس طرف ہیں کہ مدینہ طیبہ افضل ہے۔ چنانچہ امام نووی رحمہ اللہ شرح صحیح مسلم ج ۱ ص۴۴۶ میں فرماتے ہیں:-

"فی مکۃ والمدینۃ ایتھما افضل ومذھب الشافعی وجماھیر العلماء ان مکۃ افضل من المدینۃ وان المسجد مکۃ افضل من مسجد المدینۃ۔ قال اھل مکۃ والکوفۃ والشافعی وابن وھب وابن حبیب المالکیان مکۃ افضل۔

اور امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ جن کو مولوی نعیم الدین نے کلمۃ العلیا ص۱۱ میں شیخ المشائخ قاضی القضات اوحد الحفاظ والرواۃ لکھا ہے۔ فتح الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۴ ص۹۲ میں فرماتے ہیں:-

قولہ الا المسجد الحرام۔ واستدل بعض الحدیث علی تفضیل مکۃ علی المدینۃ لان الامکنۃ تشرف بفضل العبادۃ فیھا علی غیرھا مما تکون العبادۃ مرجوحۃ وھو قول الجمھور۔

اور پارہ ۷ ص۲۳۲ و ص۲۳۶ میں فرماتے ہیں:-

ان بعض البقاع افضل من بعض ولم یختلف العلماء فی ان المدینۃ فضلا علی غیرھا وانما اختلفوا فی الافضلیۃ بینھما وبین مکۃ۔ لاکن لایلزم من حصول افضلیۃ المفضول فی شئ من الاشیاء ثبوت الافضلیۃ لہ علی الاطلاق۔

پھر خود ردالمحتار فقہ حنفی مسلمہ مولوی نعیم الدین کی

ج ۲ ص۱۹ مصری میں مرقوم ہے:۔
وفی آخر اللباب وشرحہ اجمعوا علی ان افضل البلاد مکۃ والمدینۃ زادھما اللہ تعالیٰ شرفاً وتعظیماً واختلفوا ایضاً افضل فقیل مکۃ وھو مذھب الائمۃ الثلاثۃ والمروی عن بعض الصحابۃ وقیل المدینۃ وھو قول بعض المالکیۃ والشافعیۃ وھو مروی عن بعض الصحابۃ۔

اور مولوی احمد رضاخان صاحب ملفوظات حصہ دوم ص۵۸ میں مرقوم ہے:۔
"غرض حضور مدینہ طیبہ میں ایک نماز پچاس ہزار کا ثواب رکھتی ہے اور مکہ معظمہ میں ایک لاکھ کا اس سے مکہ معظمہ کا افضل ہونا سمجھا جاتا ہے۔ ارشاد جمہور حنفیہ کا یہی مسلک ہے اور امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک مدینہ طیبہ افضل ہے"۔

پس بخلاف جمہور ائمہ کے بعض مالکیہ میں قاضی عیاض رحمہ اللہ کے قول کی بنا پر جو اسی اختلاف افضلیت کی فرع ہے ضریح الاقدس کو بلاخلاف بتانا کیونکر صحیح ہوگا۔ چنانچہ فتح الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۵ ص۶۳ میں مرقوم ہے:۔

استثنی عیاض البقعۃ التی دفن فیھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحکی الاتفاق علی انہ افضل البقاع وتعقب بان ھذا لایتعلق بالبحث المذکور لانہ محلہ مایترتب علیہ الفضل للعابد وسبب تفضیل البقعۃ التی ضمت اعضاء الشریفۃ انہ روی ان المرء یدفن فی البقعۃ التی اخذ منھا ترابہ عندما یخلق رواہ ابن عبد البر فی اواخر تمھیدہ ومن طریق عطاء الخراسانی موقوفاً و علی ھذا فقد روی الزبیر بن بکار ان جبرئیل اخذ التراب الذی خلق منہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم من تراب الکعبۃ فعلی ھذا فالبقعۃ التی ضمت اعضاءہ من تراب الکعبۃ فیرجع الفضل المذکور الی مکۃ ان صح ذلک واللہ اعلم۔

اور رد المحتار ج۲ ص۲۵۶ میں مرقوم ہے:۔
وقد صرح التاج الفاکہی بتفضیل الارض علی السموات لحلولہ صلی اللہ علیہ وسلم بھا۔ وقال النووی الجمھور علی تفضیل السماء علی الارض۔

پس مطابق روایت امام ابن عبد البر اور زبیر بن بکار رحمہما اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جسد اطہر زمین مکہ مکرمہ سے مخلوق ہوا اور مدفن مبارک مدینہ طیبہ میں بہر حال دونوں مقامات متبرکات کی افضلیت من وجہ متحقق ہے اور حسب تصریح علامہ شامی کے بقول جمہور ائمہ تفضیل سماء علی الارض ثابت ہوکر فضیلت عرش اعظم بھی واضح ہوگئی۔

مگر حیف ہے مولوی نعیم الدین کی بددیانتی اور تبراگوئی پر کہ اس بنا اختلاف بقول بعض کے اپنی مرادیں مانگنے کے نشہ شرکیات میں جمہور اکابر ائمہ کرام رحمہم اللہ جن میں بقول امام نووی اہل کوفہ اور بقول شیخ الطائفہ مولوی صاحب بریلوی جمہور حنفیہ بھی ہیں۔ سب کو بدنصیب قرار دیکر خود اپنی بدنصیبی سے مولوی نعیم الدین نے اپنی دنیا اور آخرت تباہ کی۔

قولہ ص۱۵ رد المحتار ج ص۲۵۶ میں ہے۔
"وان یاتی القبر الکریم فیسلم ویدعو ویسال اللہ الخ۔ خلاصہ یہ کہ رخصت کے وقت حاضر ہوکر سلام عرض کرے اور دعا کرے۔ یہ تو فقہ کی عبارت ہے۔ قرآن کریم میں حضرت رب العزت ارشاد فرماتا ہے۔ ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاءوک فاستغفروا اللہ واستغفر لھم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما۔ تقویۃ الایمان والے کا شرک تو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں تعلیم فرما دیا وہ آستانہ پاک کے سامنے دعا کرنے کو شرک بتارہا ہے۔ یہ نہیں ارشاد ہوتا کہ گنہگار مسجد میں جائیں کعبہ شریف میں آئیں اور بقول اسمٰعیل کسی کی چوکھٹ کے آگے دعا نہ مانگیں کہ یہ تقویۃ الایمان میں شرک بنایا ہے بلکہ یہ ارشاد ہے کہ آستانہ رسول پر حاضر ہوں ملخصاً بلفظہ۔

اقول۔ رد المحتار کی عبارت سے جس میں مزار مبارک پر عرض سلام کے بعد دعا وسوال اللہ تعالیٰ سے صراحتاً مرقوم ہے مگر مولوی نعیم الدین نے بلا ترجمہ مجملاً فرمانہ یا طلاقہ خلاصہ نکالا کہ اور دعا کرے جس طرح خود اوپر تصریح کی کہ زیارت کے لئے حاضر ہونا اس کے سامنے دعا کرنا اور مرادیں مانگنا۔

پس اگر یہ شرکیہ روگ نہ ہوتا تو صاف مطابق اصل کے ترجمہ کیا جاتا کہ دعا وسوال اللہ تعالیٰ سے کرے پس یہ ہے شرکیات نعیمیہ کی خفیہ فریب کاری۔ علی ھذا آیت وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَلَمُوْا الخ پارہ ۵ سورہ نساء کا حکم جو بزمانہ حیات نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تھا نہ بعد وفات شریف۔ خود مولوی نعیم الدین کی مسلمہ مستند بوارق بدایونی ص۲۲۶ میں اس کا ترجمہ مرقوم ہے۔ اور ان لوگوں نے جس وقت اپنا برا کیا تھا اگر آتے تیرے پاس پھر اللہ سے بخشواتے اور بخشواتا ان کو رسول تو اللہ کو پاتے معاف کرنے والا مہربان۔

یعنی اگر وہ اپنے نفاق پر نادم ہوکر رسول کے پاس آتے اور خود بھی اللہ سے اپنی مغفرت چاہتے اور رسول بھی ان کے لئے معافی کی دعا مانگتا تو اللہ ان کی دعا قبول فرما لیتا۔ کیونکہ منافقین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رنج پہنچایا تھا اس لئے حاضر ہونے کو شرط فرمایا گیا۔ یہی اس آیت کا سیاق وسباق ہے۔ چنانچہ تفسیر مظہری ص۱۳۸ میں مرقوم ہے:۔

ای المنافقون بالنفاق والتحاکم الی الطاغوت تائبین بالاخلاص بالتوبۃ عن النفاق واعتذروا الی الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالاخلاص۔

پس مولوی نعیم الدین کا یہ کہنا کہ یہ نہیں ارشاد ہوتا کہ گنہگار مسجد میں جائیں کعبہ شریف میں آئیں اور بقول اسمٰعیل کسی کی چوکھٹ کے آگے دعا نہ مانگیں بلکہ یہ ارشاد ہے کہ آستانہ رسول پر حاضر ہوں۔

کس قدر ظلم اور بے انصافی ہے کیونکہ مولانا شہید مرحوم کا یہ فرمانا کہ کسی قبر کی چوکھٹ کو بوسہ دے ہاتھ باندھ کر التجا کرے مرادیں مانگے تو اس پر شرک ثابت ہوتا ہے۔ بلاشبہ حق ہے جس طرح علامہ شامی جو مولوی نعیم الدین کے بڑے مستند ہیں رد المحتار جلد ۲ ص۱۱۴ ایضاً مصری ص۱۳۹ میں فرماتے ہیں کہ جو اکثر عوام مزارات پر

ahmadimuslim.de

فتاوی

س ۱۷۱ } کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے جوتا پہن کر نماز پڑھی اگر پڑھی تو کاہے گاہے پڑھی یا ہمیشہ پڑھی؟ (علی از سری نگر کشمیر)

ج ۱۷۱ } جوتا مثل کپڑے کے ہے۔ پاک ہے تو بے اختلاف نماز جائز ہے ناپاک ہے تو بالاتفاق ناجائز۔ اس لئے آنحضرت نے گاہے پاک جوتے میں نماز پڑھی ہے۔ حضرت انسؓ سے سوال ہوا تھا کیا آنحضرت نعلین سمیت نماز پڑھا کرتے تھے۔ حضرت انس نے کہا ہاں پڑھا کرتے تھے۔ (بخاری) مسئلہ تو یہی ہے لیکن جہاں اس پر عمل کرنے میں تفرقہ پیدا ہوتا ہو وہاں اس فعل کو بحکم حدیث ترک کر دینا بھی سنت ہے۔ کیونکہ فساد اور تفرقہ حرام ہے بلکہ نیکیوں کو برباد کرنے والا ہے (ھی الحالقة)

س ۱۷۲ } زید بعد نماز جمعہ چار رکعت پڑھتا ہے اس مقصد سے کہ اگر نماز جمعہ میں کسی قسم کا بھول ہو تو وہ نماز جمعہ کے بدلے یہ چار رکعت ظہر کی ہو جائے گی یہ چار رکعت احتیاطاً پڑھتا ہے۔ آیا یہ پڑھنا زید کا از روئے قرآن و حدیث صحیح ہے یا غلط؟ (سائل ثناء اللہ خریدار اہلحدیث نمبر ۱۱۸۸۷ ضلع مالدہ)

ج ۱۷۲ } غلط۔ خلاف سنت اور وہم پرستی ہے

س ۱۷۳ } گائے کی قربانی قرآن مجید فرقان حمید سے ثابت ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۷۳ } قرآن مجید میں قربانی کا نام نسک ہے اور نسک کی بابت فرمایا ہے۔

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ (پ ۱۷ - ع ۲)

یعنی ہر ایک امت کے لئے ہم (خدا) نے قربانی کا حکم دیا ہے تاکہ اللہ کا نام ذکر کریں انعام کی قسم کے چار پاؤں پر۔ لغت کی رو سے گائے انعام میں داخل ہے علی الابل والبقر والغنم۔ گائے کا نام خاص کر نہیں ذکر کیا۔ کیونکہ انعام بولنے سے گائے اس میں آجاتی ہے۔ اس لئے یہ مسئلہ مسلمانوں میں بے اختلاف مروج ہے۔

س ۱۷۴ } پیروں کا ماننا از روئے قرآن و حدیث ثابت ہے یا نہیں۔ ایک حنفی مولوی مالدہ کا کہتا ہے کہ پیروں کا ماننا قرآن سے ثابت ہے دوسری وجہ پیر کا ماننا یہ ہے کہ آج اگر کسی کا کوئی مقدمہ پیش ہو تو بغیر وکیل کے مقدمہ ہو نہیں سکتا۔ اسی طرح یہ پیر ہمارے گناہ اللہ تعالیٰ سے وکالت کر کے بخشوائیں گے۔ آیا قرآن کریم اور حدیث صحیح سے ماننا جائز ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۷۴ } قرآن شریف میں رسول علیہ السلام کو ہادی۔ مرشد اور مطاع بنانے کا حکم ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ (پ ۳ - ع ۱۲) میری (رسول اللہ کی) پیروی کرو خدا تم سے محبت کریگا

س ۱۷۵ } (ع ۱ تا ۴) کیا حدیث من مات و لیس فی عنقه بیعة مات میتة جاهلیة (مسلم) صحیح ہے؟ (ع ۲) فی زمانہ قابل عمل ہے یا نہیں؟ (ع ۳) اگر نہیں تو کیوں کوئی نص صریح یا احادیث محمد صلی اللہ علیہ وسلم مانع ہیں؟ (ع ۴) اگر حدیث ملنا قابل عمل ہے تو امام و سردار کی ضرورت امت محمدیہ میں ہے یا نہیں؟ (ابو الحسان محمد سلیمان بادل ریاست نابھہ)

ج ۱۷۵ } (ع ۱ تا ۴) (۱) صحیح ہے۔ (۲) غیر منسوخ ہے تفصیل یہ ہے کہ امام شرعی اصطلاح میں نبی کو اور نبی کے بعد دوسرے درجہ میں اسلامی بادشاہ کو کہا جاتا ہے جیسے ارشاد ہے الامام جنة يقاتل من ورائه (امام کے حکم کے ماتحت جنگ کی جائے) اس حدیث کا مطلب بہت سیدھا اور سیاسی پیچیدگیوں سے بالکل صاف ہے یعنی امام بصفت مذکورہ کسی ملک میں برسر حکومت ہو جس کا حکم نافذ ہو۔ اس ملک میں رہنے والا کوئی شخص اس کی بیعت اطاعت سے الگ رہے اور اسی علیحدگی میں مر جائے تو وہ شخص گمراہی میں مریگا کیونکہ اس نے بڑی نعمت کی ناشکری کی۔ لیکن جس ملک میں کوئی شخص ایسا امام نہ ہو وہاں دوسری حدیث کا عمل دخل ہوگا۔ اذا لم تكن جماعة ولا امام (بخاری) وہاں انفرادی زندگی گزارنے کا حکم ہے۔ کیونکہ عدم امام کے وقت تفرق اتصال ہو کر مسلمان بلکہ سارے انسان مختلف گروہوں میں منقسم ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ارشاد ہے فاعتزل تلك الفرق كلها۔ ان سب پارٹیوں سے الگ ہو رہنا۔

نتیجہ | ہماری اس تشریح کا نتیجہ یہ ہے کہ اہل عرب پر اس حدیث کا حکم نافذ ہے کیونکہ وہاں امیر اور امام منفذ احکام موجود ہے (زادہ اللہ بنصرہ) ہم اہل ہند کے لئے دوسری حدیث واجب العمل ہے۔ ہاں نصب خلیفہ کرنے کے مکلف ہم بھی ہیں۔ کتب عقائد میں یہ مسئلہ بالتصریح لکھا ہے شرح عقائد وغیرہ ملاحظہ ہو۔ رہے آج کل کے امام اور امیر سو یہ لوگ بطور امیر سفر کے ہیں۔ ایسے امیر جس قدر بھی ہوں حرج نہیں۔ ان کی اطاعت خاص افراد پر خاص کاموں میں ہے اس سے بڑھ کر نہیں جو ان میں سے خود یا اس کا کوئی حواری اس سے زیادہ کا دعوی کرتا ہے وہ اپنی حد سے تجاوز کرتا ہے جس کا وہ عند اللہ جواب دہ ہوگا۔

س ۱۷۶ } (ع ۱ تا ۲) (۱) امام و سردار کیلئے محض شرط قریشیت ہی ہے یا ما اقاموا الدین بھی؟ (ع ۲) اگر قریش ما اقاموا الدین نہ پایا جائے تو دوسری قوم میں بلحاظ ما اقاموا الدین امام و سردار ہو سکتا ہے یا نہیں؟

ج ۱۷۶ } (ع ۱ و ۲) قسم اول کے لئے اگر لائق قریشی مل سکے تو قریشیت بہتر ہے نہ ملے تو جو شخص بھی لائق ہو۔ الائمة من القريش خبر ہے انشا نہیں۔ فافہم۔ دوسری قسم کے واسطے قومیت کوئی شرط نہیں صرف لیاقت شرط ہے۔

نوٹ ۔ جو لوگ ضرورت زمانہ بتا کر نااہلوں کو قابل کی حیثیت میں پیش کرتے ہیں ان کی مثال اس شخص کی سی ہے جو جوان لڑکی کی شادی کسی ناقابل شخص سے کر دے۔ ایسی شادی پر ولیمہ کی دعوت چاہے کتنی ہی شان و شوکت سے ہو مگر اغراض شادی کے لحاظ سے بالکل بے سود اور نفی کے درجے میں ہے۔

س ۱۷۷ } اگر کوئی قریش یا عوام الناس حدیث ہذا کے بوجہ تغافل و تجاہل عامل نہ ہوں تو حدیث مذکور بالا کو زندہ کرنے کا کیا طریقہ اختیار کیا جاوے اگر نہیں تو کیوں؟

ج ۱۷۷ } زبان سے ترغیب اور تبلیغ کرنا۔

س ۱۷۸ } جماعت بلا امام و سردار کے بھی جماعت کا حکم رکھتی ہے یا نہیں؟ (ابو الحسان محمد سلیمان ریاست نابھہ)

ج ۱۷۸ } امام بخاری تو ایسی صورت میں جماعت کی

ahmadimuslim.de

متفرقات

ثنائی برقی پریس امرتسر کے متعلق اطلاع

ثنائی برقی پریس امرتسر میں کام کرانے یا کسی امر کے دریافت کرنے کے متعلق جو صاحب خط و کتابت کریں وہ براہ راست منیجر ثنائی برقی پریس امرتسر ”ہال بازار“ کے نام سے کیا کریں۔ دفتر اہلحدیث اور پریس مذکور کا فاصلہ بہت زیادہ ہے۔ اس لئے احباب کے اس قسم کے خطوط کئی دفعہ پڑے رہتے ہیں جس سے ان کا حرج ہوتا ہے۔ لہذا نوٹ کریں کہ آیندہ اخبار اہلحدیث کے متعلق دفتر اہلحدیث میں لکھیں۔ اور پریس کے متعلق مراسلت یا ارسال زر وغیرہ پریس کے پتہ پر کیا کریں۔

نامہ نگار اصحاب | ایک ہی کاغذ پر کئی ایک باتیں لکھ دیتے ہیں۔ مثلاً مضمون کے ساتھ کسی کتاب کی فرمائش یا کسی پرچہ کے نہ پہنچنے کی شکایت، یا کسی مردہ کی وفات کی اطلاع۔ ایسا کرنے سے بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ آیندہ کو ہر بات الگ کاغذ پر لکھا کریں۔ چاہے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں پر لکھیں۔ لیکن ہر ایک مضمون الگ ہو۔ مثلاً شکایتی کاغذ الگ، اطلاعی الگ، فرمائشی الگ وغیرہ

تلاش عزیز | ابوحفص اللہ بخش واجلی کہاں ہیں جس کسی صاحب کو علم ہو وہ براہ مہربانی راقم کو اطلاع دیں۔ (عبدالعزیز خالد۔ از سیالکوٹ میانہ پورہ مسجد شیخاں)

یاد رفتگان | آہ! مولوی سلطان احمد لاہوری جماعت اہل حدیث کے پرانے رکن، اشاعت سنت میں سرد و گرم آزمودہ، ہمیشہ کے لئے ہم سے جدا ہو گئے۔ اناللہ! مرحوم بڑے عیالدار تھے متعدد صلبی بیٹے بیٹیاں اور نبیرے نواسے چھوڑ گئے۔

ایضاً | ایک نوجوان صالح عبدالجلیل اولاد اور دو بیویاں چھوڑ کر فوت ہو گیا۔ (خطیب محمد ایوب از سکندر آباد دکن)

ایضاً | میری بہن مہرالنساء عمر ۶۰ سال فوت ہو گئی۔ اناللہ! (محمد ثناء اللہ خریدار اہلحدیث ضلع مالدہ)

اہلحدیث | ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لھم وارحمھم۔

معاونین اہلحدیث | کو ”اہلحدیث“ کی بقا کے لئے اسکے دائرہ اشاعت کو حتی الامکان وسعت دینی چاہئے تاکہ توحید و سنت کی صدا بلند ہو۔ اس میں طرفین کا فائدہ ہے۔ اس لئے ہر ایک خریدار ایک ایک نیا خریدار پیدا کرے۔ ہمسایہ اقوام اپنی اشاعت کے لئے بہت کچھ کر رہی ہیں مگر افسوس ہے کہ جس جماعت کا کام ہی صرف توحید و سنت کی اشاعت تھا وہ آج کل بالکل خاموش ہے۔

مدرسہ علوم القرآن مدینہ منورہ | کی جو رقوم دفتر ہذا میں بمد امانت جمع ہیں ان میں سے مورخہ ۲۷۔ جولائی ۳۵ء کو مبلغ ساٹھ روپیہ بدست مولوی عبدالرحمن صاحب آزاد سفیر مدرسہ مذکور ساکن گوجرانوالہ کو دیئے گئے۔

مقدمات میں کامیابی | احناف کی طرف سے جماعت اہل حدیث کیندرہ پاڑہ ضلع کٹک پر جو مقدمات دائر تھے ان میں جماعت اہل حدیث کو تین عدالتوں سے فتح نصیب ہوئی الحمد للہ۔ مگر اب مخالفین نے ہائیکورٹ میں اپیل دائر کر دی ہے۔ اس لئے اس کی پیروی بھی لازمی ہے سابقہ روپیہ فراہم شدہ خرچ ہو چکا ہے اب آخری منزل باقی ہے۔ اصحاب خیر اس دفعہ بھی امداد فرمائیں۔

راقم میر محمد شریف امین و خازن انجمن اہل حدیث کیندرہ پاڑہ ضلع کٹک۔

ایضاً | احناف نے ہم پر دو فوجداری مقدمات دائر کر رکھے تھے۔ جن میں ہمیں کامیابی ہو گئی ہے اب ہمارا ایک مقدمہ ان پر دائر ہے۔ ناظرین اس میں کامیاب ہونے کی دعا کریں۔ عبدالغنی اینڈ برادرز ڈلام۔

قانون مسجد | جو اردو و انگریزی میں بصورت کتاب چھپا ہوا ہے۔ اس کی مقدمہ مذکور میں اشد ضرورت ہے جس کسی صاحب کے پاس ہو ضرور بھیج دیں۔ کار ثواب ہے۔ (عبدالغنی مذکور)

تلاش معاش | احقر مدرسہ دیوبند کا فارغ التحصیل اور الہ آباد یونیورسٹی کا عالم بھی ہے۔ درس تدریس سے بخوبی ماہر ہے۔ ضرورت مند اصحاب مجھ سے خط و کتابت کریں (ابو عرفان محمد سلیمان بہاری موضع چھندوارہ ڈاکخانہ بھنڈاری ضلع پٹنہ)

وی پی بھیجے گئے | مندرجہ ذیل خریداران کو حسب اعلان مورخہ ۱۹۔ جولائی اخبار اہلحدیث کے وی پی بھیجے گئے۔ اب مکرر یاددہانی کرائی جاتی ہے کہ خدانخواستہ اگر کسی صاحب کا وی پی واپس ہو جائے تو وہ قیمت اخبار بہت جلد ارسال کر دیں۔ ورنہ وی پی کے واپس موصول ہونے کے بعد ایک ہفتہ تک انتظار کر کے اخبار بھیجنا بند کر دیا جائیگا۔

۴۸۵۹ - ۳۲۵۷ - ۴۳۳۴ - ۵۳۵۴ - ۵۳۲۹ -
۶۵۴۵ - ۸۵۱۸ - ۸۵۳۶ - ۸۵۴۷ - ۸۵۶۸ -
۹۸۹۰ - ۹۹۶۷ - ۱۰۳۴۵ - ۱۰۶۸۲ - ۱۰۹۷۱ -
۱۰۹۷۳ - ۱۱۲۰۱ - ۱۱۴۳۴ - ۱۱۵۹۰ - ۱۱۴۸۹ -
۱۱۶۹۱ - ۱۱۶۹۸ - ۱۱۶۹۹ - ۱۱۷۰۶ - ۱۱۸۰۳ -

قیمت جلد بھیجیں | مندرجہ ذیل حضرات کی قیمت ختم ہوئے کئی ماہ ہو چکے ہیں۔ کئی دفعہ یاددہانی کرانے کے باوجود تاحال وصول نہیں ہوئی اس لئے آخری اطلاع دی جاتی ہے کہ ۱۵۔ اگست تک قیمت ضرور بھیجدیں ورنہ مجبوراً اخبار بند کر دیا جائے گا۔

۸۱۳ - ۹۳۳۶ - ۹۹۲۴ - ۷۴۵۳ - ۸۹۷۰ -
۹۰۱۹ - ۹۲۴۲ - ۹۶۹۱ - ۱۰۳۱۴ - ۱۰۴۴۵ -
۱۰۵۳۰ - ۱۰۵۴۸ - ۱۱۱۹۲ - ۱۱۳۱۳ - ۱۱۵۰۲ -
۱۱۹۰۲ - ۱۱۹۳۲ - ۱۱۹۵۹ - ۱۱۹۶۰ - ۱۱۹۶۷ -
۱۱۹۹۸ - ۱۱۷۶۳ -

مضامین آمدہ | عبدالعزیز۔ صوفی محمد عالم۔ محمد سلیمان عبدالعزیز ناگی۔ محمد عابد۔ مقصود حسن۔

غیر مقبولہ | تعلیم شریعت۔

جلسہ دستار بندی | مدرسہ محمدیہ لشکر گوالیار کا جلسہ ۱۰۔ ربیع الثانی ۵۴ھ کو منعقد ہوا۔ جس میں دو فارغ التحصیل طلباء مولوی محمد انور و مولوی عبدالرحیم کو مدرسہ کی طرف سے دستار بندی کرائی گئی۔ (سیکرٹری مدرسہ)

جنازہ غائب | مسجد اہل حدیث حیدرآباد دکن میں لارڈ ہیڈ لے فاروق اور مولوی عبدالغفور غزنوی مرحومین کا جنازہ غائب پڑھا اور دعائے مغفرت کی۔ دیوان خان رئیس دتاولی ضلع علیگڈھ)

ahmadimuslim.de

ملکی مطلع

ملک حجاز پر مسلم مہربانوں کی نظر

یورپ میں مذہبی اور اخلاقی ہر قسم کے عیب ہیں. بلکہ یہ کہنا بھی بجا ہے کہ دنیا کے سارے مذاہب بالاتفاق جن کاموں کو برا جانتے ہیں وہ آج یورپ میں پائے جاتے ہیں. مگر پھر بھی یورپین قومیں ترقی پر ہیں. اس کی وجہ کیا ہے؟ وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے ملکی کام پر ہر طرح متفق ہیں. ان میں بھی پارٹیاں ہیں مگر جو پارٹی برسر اقتدار آتی ہے دوسری جو ابھی کل تک برسر حکومت تھی وہ آج کی برسر حکومت جماعت کی مدد نہ کریگی تو مخالفت بھی نہ کریگی. اس لئے تنازع کی صورت پیدا نہیں ہوتی. ہم ایشیائیوں خاصکر مسلمانوں میں یہ وصف نہیں. ان میں عام طور پر یہ پایا جاتا ہے کہ مخالف پارٹی برسرکار پارٹی کے کام میں خلل اندازی کرتی ہے. اور کچھ نہ ہو تو اپنے حریف کو بدنام کرنے سے تو باز نہیں رہتی.

اس میں شک نہیں کہ ملک حجاز (حرمین شریفین) مسلمانوں کا مشترک ملک ہے گو وہاں حکومت کسی قوم کی ہو مگر روحانی تعلق سب کو برابر ہے. اس لئے جن دنوں ترکوں کی حکومت تھی سب مسلمان عملی ہمدردی کرتے تھے. مگر جب سے نجدی قوم کو خدا نے خدمت مقامات مقدسہ سپرد کی ہے ہندوستان کے قبہ پسند حضرات لگاتار مخالفت کرتے چلے آئے ہیں. اس لئے کہ انتظام اچھا نہیں؟ نہیں بلکہ اس لئے کہ نجدیوں نے توحید کے نشے میں تمام قبے گرا دیئے جو توحید میں خلل انداز تھے. جہاں مسلمان غیر اللہ کے آگے سربسجود ہوتے تھے. پس اس فعل پر ساری خفگی ہے ہمارا معاصر اخبار "سیاست" لاہور اس مخالفت میں پیش پیش ہے. چنانچہ اسی اخبار کی تحریک سے کانپور میں چند بریلوی خیال کے قبہ پسند علماء کرام نے جمعیۃ العلماء کے نام سے ایک رزولیوشن پاس کیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں

مرکز اسلام کو خطرۂ عظیم

مرکزی جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کا یہ جلسہ ملک حجاز و نجد ابن سعود اور انگریزی کمپنی کے معاہدہ تعدین پر کامل غور کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ یہ معاہدہ مرکز اسلام حرمین شریفین کے لئے ایک شدید سیاسی خطرہ ہے اور اس جلسہ کی رائے میں حجاز کی مذہبی و سیاسی آزادی میں صریح مداخلت ہے اور اس لئے اس سے مذہب و سیاست کے خلاف جو خطرناک نتائج برآمد ہونگے ان کی ذمہ واری معاہدہ کرنے والے فریقین پر عائد ہوگی. بس یہ جلسہ اس معاہدہ کے برخلاف پرزور صدائے احتجاج بلند کرتا ہے اور اس کے خلاف ایک موثر و وسیع لائحہ عمل تیار کرنے کے لئے یہ قرار دیتا ہے کہ اس معاہدہ کی اردو و انگریزی کاپیاں ممبران اسمبلی و اراکین کونسل اور ہر خیال و مشرب کے علماء و زعما کے نام بھیج کر استصواب رائے کیا جائے اور اس کے بعد ایک اہم کانفرنس میں جس میں ہر خیال کے مسلمان شریک ہوں اس معاہدہ کے خلاف عملی کارروائی کرنے کے لئے موثر قدم اٹھایا جائے"

(سیاست لاہور ۲۶ جولائی ۱۹۳۵ء ملک)

اہلحدیث کاش ہمارے معزز علماء اس معاہدہ کو خود دیکھتے اور اس کے الفاظ نقل کرتے. حقیقت یہ ہے کہ اس معاہدہ میں حرمین شریفین داخل ہی نہیں. پہاڑوں میں پٹرول اور تیل مٹی وغیرہ کی تلاش کا ٹھیکہ ایک امریکن کمپنی کو دیا گیا ہے وہ بھی ماورائے حجاز. اس پر ان لوگوں کو رنج کیوں ہے؟ رنج اس لئے ہے کہ عرب کے پہاڑوں سے اگر یہ چیزیں مل گئیں تو حکومت نجدیہ کو بڑی قوت حاصل ہوگی جو ان برادران اسلام کو ناگوار ہے کیونکہ ان کا اصول تو وہی ہے جو کسی عربی شاعر نے اپنی قوم کا حال بیان کرتے ہوئے بتایا ہے ؎

صُمٌّ إِذَا سَمِعُوا خَيْراً ذُكِرْتُ بِهِ
وَإِنْ ذُكِرْتُ بِشَرٍّ عِنْدَهُمْ أَذِنُوا

میری قوم جب میری کوئی اچھی بات سنتی ہے تو کان سے بہری ہو جاتی ہے اور جب کوئی برائی سنتی ہے تو ہمہ تن گوش ہو جاتی ہے.

اس جماعت کی نیک نیتی کا ثبوت اتنا ہی کافی ہے کہ جب حکومت حجاز کی یمنی حکومت (جو زیدی فرقہ کی نیم شیعہ ہے) سے جنگ چھڑ گئی تو اہل سنت والجماعت کے یہ ارکان دل سے متمنی تھے کہ نجدیوں کو شکست ہو. کیوں؟ اسلئے کہ

ہم نہ پہنچیں اپنے مطلب کو نہ پہنچیں پر خدا
یہ نہ سنوائے کہ مطلب غیر کا پورا ہوا

آخر جو ہوا دنیا نے دیکھ لیا. اب جو تجویز یہ حضرات کرینگے اس کا انجام بھی دیکھ لینگے. انشاء اللہ.

ریاست مالیر کوٹلہ

پنجاب میں ایک اسلامی ریاست ہے. موجودہ والی ریاست کے والد نواب ابراہیم علی خان صاحب بڑے نیک دل حاکم تھے. دو عالم مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی (امرتسری) اور مولوی نظام الدین صاحب مرحوم ان کے مصاحب رہتے تھے. ریاست میں بالکل معمولی عملہ تھا. ایک تحصیلدار، ایک عدالتی (حاکم) اور محمود مرحوم. محکمہ اپیل اور بس. محاصل کل اڑھائی لاکھ سالانہ تھے. نہ کوئی شراب کی دکان تھی نہ نشہ نہ قمار بازی. رعایا سب خوش و خرم تھی. موجودہ نواب صاحب نے ریاست کو ترقی دی شراب کے ٹھیکے دیئے اور دکانیں جاری ہوئیں. سٹے سے بڑی آمدنی ہوئی. قمار بازی کی اجازت ملی بے انتظامی اور فضول خرچی کے باعث ریاست مقروض ہوگئی. نواب صاحب کا وظیفہ مقرر ہوگیا. محاصل کی جانچ پڑتال کے لئے انگریزی حکومت نے ایک افسر مقرر کر دیا. آج کل ریاست میں بڑا فساد ہے ہندوؤں نے (شاید کسی دشمن کے بہکانے سے) آرتی کرنا (گانا بجانا) نماز مغرب کے ساتھ ہی شروع کر دیا مسلمانوں نے فریاد کی. نواب صاحب نے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر کے مسلمانوں کو نماز مغرب کے لئے مساجد میں جانے سے روک دیا. مسلمانوں نے اس حکم کو اپنے دین کی ہتک جان کر حکم عدولی کی. نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمان پٹے اور سینکڑوں داخل جیل ہوئے ابھی ان مظلوموں کی رستگاری کا فیصلہ نہ ہوا تھا کہ اخبارات میں خبر آگئی کہ نواب صاحب مع اہل و عیال ریاست

[illegible]

ے بعد میں خبر آگئی کہ سب مسلمان رہا کر دیئے گئے اور آرتی کا وقت بعد

مالیرکوٹلہ چھوڑ گئے۔ ایسی حالت زار میں بمرضی خود گئے ہیں تو شان حکومت کے خلاف ہے اور اگر باشارہ حکومت اعلیٰ گئے ہیں تو اس شعر کا مصداق ہے ؎

دیدی کہ خونِ ناحق پروانہ شمع را
چنداں اماں نداد کہ شب را سحر کند

اٹلی اور ابی سینیا

گذشتہ پرچہ اہلحدیث میں ہم بتا چکے ہیں کہ بوجہ ہجرت اولیٰ ہم کو ابی سینیا (حبشہ) سے خاص تعلق ہے۔ اس لئے اس کے حالات سے ہمیں دلچسپی ہے آج ایک مضمون کا اقتباس اس غرض سے درج کیا جاتا ہے۔ (اہلحدیث)

"یہ امر صاف ظاہر ہے کہ اگر ابی سینیا کے مختلف نسلی اور مذہبی طبقے متحد ہو کر اٹلی کا زبردست مقابلہ کریں تو اسے نہ صرف ایک طویل عرصہ کے لئے جدوجہد کرنی پڑے بلکہ اسے یہ جدوجہد نہایت ہی مہنگی پڑے۔ اس وقت ابی سینیا میں غیر ممالک اور خاصکر اٹلی کے خلاف بے اعتمادی اور بدگمانی کا زبردست جذبہ پیدا ہو رہا ہے اور لوگوں میں اپنے وقار اور اپنی شان کو برقرار رکھنے کا حد سے بڑھ کر خیال ہے۔ تمام ملک متحد ہو رہا ہے۔ یہ اندازہ لگانا ناممکن ہے کہ طویل جنگ میں یہ اتحاد قائم رہ سکتا ہے یا نہیں۔ لیکن اس کا نتیجہ کم از کم اتنا ضرور ہوگا کہ اٹلی کو اپنے مقصد کے حاصل کرنے میں کئی مشکلات پیش آئیں گی۔ جب تک ابی سینیا میں پھوٹ نہ ہو میگدالہ کی طرف ہماری پیشقدمی اور ایری ٹیرین میدان پر اٹلی کا قبضہ ناممکن ہے۔ مینلیک (شاہ حبش) نے اپنی زبردست شخصیت اور بے شمار سامان جنگ اور اپنی فوجی قابلیت کے باعث ابی سینیا کی چھوٹی چھوٹی ریاستوں پر اپنا تسلط قائم رکھا۔ اس نے تمام مسلح اور غیر مسلح صوبجات کو متحد بنا کر ایک عظیم الشان سلطنت قائم کر لی۔ اور خانہ بدوش قبائل کو اپنے ماتحت کر لیا۔ مگر اس کی موت کے بعد کئی موقعوں پر نفاق انگیز طاقتیں رونما ہوئیں۔ لیکن اگر اب بھی تمام ابی سینیا متحد ہو جائے تو اٹلی کو کئی پیچیدگیوں کا سامنا کرنا پڑیگا۔ کیونکہ ابی سینیا کو فوجی سپاہیوں کی جو بہادری اور ہوشیاری میں اطالوی سپاہیوں سے کم نہ ہوں گے۔ کمی نہ ہوگی۔ البتہ اتنی تکلیف ضرور ہوگی کہ ابی سینیا میں ذرائع آمد و رفت اچھے نہیں۔ اس لئے ایک مقام پر ایک لاکھ سے زیادہ فوجی سپاہیوں کا اکٹھا ہونا مشکل ہو جائے گا اور وہ بھی زیادہ عرصہ تک وہاں نہیں رہ سکیں گے کیونکہ مقامی خوراک کا ذخیرہ اس کے لئے ناکافی ثابت ہوگا۔

سامان جنگ اس کے علاوہ فوج کو صرف رائفلوں سے ہی مسلح کیا جاسکتا ہے اور وہ بھی پرانے نمونوں کی اور خراب حالت میں ہیں۔ موجودہ زمانہ کی رائفلوں اور مشین گنوں و دیگر سامان حرب کی ملک میں بہت کمی ہے۔ بارود وغیرہ کی بہم رسانی بہت محدود ہے۔ نیز ابی سینیا کے لوگ اتنے اچھے نشانہ باز بھی نہیں۔ ان کی طبیعت جنگجو انہ واقع ہوئی ہے۔ مگر انہیں موجودہ زمانہ کے جنگی ہتھیاروں سے کام لینا نہیں آتا۔ اس لئے یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ اگر وہ اپنی پرانی روایات پر ہی قائم رہے تو ان کے کامیابی حاصل کرنے کے امکانات بہت کم ہوں گے اور جب تک دشمن ملک غلطیاں نہ کرلے۔ ان کے لئے مشین گنوں اور رائفلوں کا مقابلہ کرنا ناممکن ہو جائے گا۔ اطالوی افریقہ اور یورپ میں کئی لڑائیاں لڑ چکے ہیں اور وہ فن سپاہ گری کے ماہر ہیں۔ اور ابی سینیا کے محض چند ہزار سپاہی ایسے ہونگے جنہوں نے یورپین طرز کی فوجی تعلیم و تربیت حاصل کی ہوئی ہوگی ان کے لئے طویل عرصہ تک اپنی حفاظت کرنا مشکل ہوگا کیونکہ سامان جنگ اور رسد کی باقاعدہ بہم رسانی ناممکن ہوگی۔ لیکن اگر ابی سینیا کی فوج نے اِکے دُکے اور بے قاعدہ حملے کرنے شروع کر دیئے تو اطالوی فوج کا ایک جگہ پر ڈٹ کر لڑنا مشکل ہو جائیگا۔

اطالوی نقطۂ نگاہ اگر اس تمام معاملہ کو اطالوی نقطۂ نگاہ سے دیکھا جائے تو کسی ایسی مہم کی جس کا جلدی سے فیصلہ ہو سکے کوئی توقع نہیں۔ چونکہ سڑکیں اور آمد و رفت کے دیگر ذرائع خراب ہیں۔ اس لئے برسات کے موسم میں مہم کو جاری رکھنا اور بھی مشکل ہو جائیگا۔ اگر اٹلی کو جیبوتی ریلوے کے استعمال کا موقعہ مل جائے تو اس کا کام نہایت آسان ہو سکتا ہے۔ لیکن اس حالت میں اسے اپنی بستیوں میں اپنے خاص قائم کرنے پڑیں گے۔" (پرتاپ لاہور ۲۸ جولائی ۱۹۳۵ء صفحہ ۱۳)

لاہوری مسلمان

قضیہ مسجد شہید گنج لاہور میں مسلمانان لاہور ناکام ہو کر آپس میں لڑنے لگ گئے۔ جماعت احرار کے خلاف عموماً ہر جگہ مخالفت اور بدگوئی کی جا رہی ہے۔ اخبار ریاست بلکہ احرار کا حامی اخبار "زمیندار" بھی احرار کے مخالف ہو گئے ہیں۔ اناللہ! ایسی صورت میں جتنی بھی ناکامی ہو قرآن مجید کی صداقت ہے۔ جس کا ارشاد ہے۔ لَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ بعد کی خبر ہے کہ سب پارٹیاں متفق ہو گئی ہیں۔ (خدا کرے)

سرکاری اعلان

پنجاب گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ ۲۰ اور ۲۱ جولائی کو گولی چلنے اور پولیس اور فوج کی جمعیت کے ساتھ لوگوں کی مڈبھیڑ سے جو اشخاص مقتول و مجروح ہوئے ہیں ان کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی جائے جس کے ارکان حسب ذیل ہیں۔ (۱) کرنل ایچ۔ کے راونٹری ایم۔ سی۔ آئی۔ ایم۔ ایس (چیئرمین) (۲) میاں عبدالعزیز بیرسٹرایٹ لا (۳) خلیفہ شجاع الدین بیرسٹرایٹ لا۔ (۴) خانصاحب میاں امیرالدین۔ (۵) مسٹر کے۔ ڈی۔ ایف۔ مورٹن۔ آئی۔ سی۔ ایس۔ (سیکرٹری)

کمیٹی سول سرجن کے دفتر واقع کچہری روڈ لاہور میں روزانہ اپنا اجلاس کریگی اور جن اشخاص کو مقتولین و مجروحین کی تعداد کے متعلق کچھ معلومات حاصل ہوں ان سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ تعطیلات کے علاوہ کسی روز ۹ اور ۱۱ بجے قبل دوپہر کے درمیان کمیٹی کے روبرو حاضر ہوں۔ پنجاب گورنمنٹ پہلے ہی اعلان کر چکی ہے کہ کوئی شخص جو خود زخمی ہو یا نہ ہو کمیٹی کے روبرو آئیگا اس پر مقدمہ نہیں چلایا جائے گا۔

مقتولین و مجروحین کی جو فہرست سر دست حکام کے پاس موجود ہے اس کا ملاحظہ صاحب سول سرجن کے دفتر میں معمولی اوقات دفتر کے اندر کیا جا سکتا ہے۔

لاہور ۲۶ جولائی ۱۹۳۵ء
فضل الٰہی
ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات پنجاب

ہیضہ کے واسطے امرت دھارا سے بڑھکر دوا نہیں

آج کل ہمیشہ پاس رکھو!

کہ وقت بیوقت بہت سے خرچ تکلیف اور دکھ سے بچاوے۔ نقلوں سے بچو! تاکہ بھروسہ کر کے سخت حالتوں میں بھی پچھتانا نہ پڑے ہیضہ کے دنوں میں ذرا بھی طبیعت خراب ہو پیٹ کی کوئی خرابی ہو فوراً ہیضہ کا شک ہو جاتا ہے آج کل ویسے ہی دن ہیں ذرا سے کھانے پینے کی بدپرہیزی سے طبیعت خراب ہونے لگتی ہے۔ امرت دھارا فوراً ان تکالیف کو دور کر دیتی ہے۔ اگر ہیضہ (ایشور نہ کرے) شروع ہو جاوے تو بھی امرت دھارا فوراً شروع کر دو۔ تمام تکالیف فوراً دور ہونگی۔ اگر کسی سخت حالت میں دست وقے بند نہ ہوتے ہوں کمزوری بہت ہو گئی ہو اور تکلیف کم ہوتی نظر نہ آتی ہو تو فوراً **پران داتا** کی گولی دیدو۔ ایک ہی گولی سے دست وقے اکثر بند ہو جاتے ہیں۔ دونو ادویات پاس رکھو اور پھر ایشور کی کرپا سے کوئی خطرہ نہیں رہتا ہے۔

قیمت امرت دھارا سالم شیشی دو روپیہ آٹھ آنہ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنہ۔ نمونہ کی شیشی آٹھ آنہ۔ قیمت پران داتا صرف ۵ گولی ایک روپیہ

سینکڑوں راؤں میں سے ایک ایک کا خلاصہ

(امرت دھارا) جناب لالہ مول چند صاحب بادھ لالہ گیان چند صاحب سب اوورسیر تحریر فرماتے ہیں:۔ ہماری پن چکیوں کے لالہ صاحب کے لڑکے کو ہیضہ ہو گیا سب گھبرائے۔ میں نے وہاں جاکر نہ معری ڈھونڈی صرف پانی میں ہی ۳ بوند دیدیں۔ پلاتے ہی فوراً آرام ہو گیا۔

(پران داتا) جناب محمد دین حافظ علی صاحب جہان ضلع بہاری ڈکن سے لکھتے ہیں:۔ آپ نے ہیضہ کے لئے جو پران داتا بھیجی تھی اس کا استعمال کیا گیا۔ سچ ہے ایشور نے آپ کی دوائی میں عجیب اثر رکھا ہے۔ خدا اس کا بدلہ دیوے۔" (۸۵)

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:۔ امرت دھارا ۲۳ لاہور **المشتہر منیجر** امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

قادیان میں زلزلہ برپا کر دینے والی لاجواب کتاب

حالات مرزا

۱۲/۱۲

یعنی

مرزائی مذہب کی اصلیت

اپنے مضمون میں بالکل انوکھی و قادیانی تحریک کے لئے شمشیر براں ہے۔ قیمت صرف ۵/ بیرونجات سے منگوانے والے حضرات ۵/ کے ٹکٹ بھیجکر منگوا سکتے ہیں۔

(پتہ) محمد اسحاق دفتر کتب خانہ حقانی امرتسر

مفت۔ کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست کتب

ناظرین کرام آپ اس بات سے خوب اچھی طرح واقف ہیں ۲۶ کہ موسم برسات بہت ہی خطرناک ہوتا ہے کیونکہ اس موسم میں اگر ذرہ بھی بدپرہیزی ہو جائے یا کھانا کھانے میں ذرہ بھی بے احتیاطی ہو جائے تو معدہ بہت ہی خراب ہو جاتا ہے۔ جس سے طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں مثلاً بدہضمی، درد شکم نفخ ہو جانا، کھٹے ڈکار آنا۔ منہ سے بدبو پانی بہنا، ہیضہ، اسہال، پیچش، کھانا ہضم نہ ہونا وغیرہ۔ اس لئے آپ کو چاہئے کہ ہماری مشہور ہردلعزیز ایجاد اکسیر ہاضمہ کا استعمال کھانا کھا نیکے بعد ضرور کیا کریں۔ جو آپ کو ہر طرح سے محفوظ رکھیگی۔ قیمت فی ڈبہ ۸/ محصول ۵/ زیادہ اشتہار پہلے پرچوں میں ملاحظہ فرماویں۔ جگہ تنگ ہونیسے شہادات درج نہیں کی جاتیں۔

پتہ:۔ اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر

سرمہ نور العین ۳/

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا ہے اور عینک سے بے پرواہ کر دیتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ ۲/

منیجر دواخانہ نور العین مالیرکوٹلہ (پنجاب)

سیف اللہ۔ حضرت خالد بن ولید رضؓ کی سوانحعمری۔ قیمت ۱۲/۔ ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

مومیائی

۲۳/۱۵

مصدقہ علماء اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث"
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔
ابتدائی سل و دق، دمہ، کھانسی، ریزش، کمزوری سینہ
کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔
بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جہاں یا کسی
اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے
دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ...... کے بعد
استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت
بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی
سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد، عورت،
بچے، بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو
عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی
ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت
فی چھٹانک ۱۲؍ آدھ پاؤ ۳؍ پاؤ بھر ۶؍ مع محصول
ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔

تازہ ترین شہادات

جناب عبدالرحیم صاحب ریونیو انسپکٹر ونگل
"آپ نے جو مومیائی پیشتر روانہ کی تھی اس سے فائدہ نظر آیا۔ ایک چھٹانک اور روانہ فرمائیے۔" (یکم جون ۱۹۳۵ء)

جناب شیخ چھوٹن صاحب داناپور۔ "میں نے کئی حکیموں سے علاج کرایا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ اور آپ کی مومیائی دو روز کھائی تو خدا کے فضل سے اب مجھ کو آرام کی صورت ہے۔ اب ایک چھٹانک شیخ عظیم بخش صاحب کے نام بھیجیں۔" (۲۲ جون ۱۹۳۵ء)

جناب محمد اسحاق صاحب آرہ۔ "میں نے آپکی مومیائی کئی آدمیوں کو منگا کر دی بہت فائدہ ہوا۔ ایک چھٹانک منشی میاں صاحب کے نام بھیجدیں۔" (۲۸ جون ۱۹۳۵ء)

منگانے کا پتہ:۔ **حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر**
دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

(۸۸۶)

تمام دنیا میں بے مثل ۱/۱۵

سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ ۴ روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی

اردو کا ہدیہ سات روپے

ان دونو بے نظیر کتابوں کی زیادہ
کیفیت اس اخبار میں ایک سال
چھپتی رہی ہے

عبدالغفور غزنوی مالک کارخانہ
انوار الاسلام امرتسر

ہندوستانی ممیرے کا سرمہ

۱۵/۴

سیاہ و سفید رجسٹرڈ ۱۶۵

یہ آنکھوں کی اکسیر و بے نظیر دوا ہے۔ جبکہ سینکڑوں روپیہ کی دوائیاں اچھے سے اچھے علاج جن بیماریوں میں فائدہ نہ دیتے تھے۔ اس سرمہ سے فائدہ ہوا۔ آنکھوں سے پانی بہنا، نگاہ کی کمزوری، دھند، ککرے، انکھ جنی، پرانی لالی، جالا، پھلی، پھڑ، ناخونہ، ایسے سخت امراض میں چند دن لگانے سے آنکھیں بھلی چنگی معلوم ہوتی ہیں۔ دماغی محنت کرنے والوں کی گرمی جلن دور کر کے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا نگہبان ہے۔ نمونہ ۱؍ کے ٹکٹ بھیجکر منگوا لو اور آزما لو۔ قیمت فی تولہ ۱۰؍ مع خوبصورت سرمہ دانی و سلائی کے ۱۲؍ تولہ۔

سرمہ سفید قسم اعلیٰ اچھے موتیوں و بیش قیمت ادویات سے مرکب بنائت سریع الاثر قیمت عنہ روپیہ تولہ۔

نمونہ مفت منگوائیں

پتہ:۔ منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

ہر خاص و عام کو اطلاع

پانچسو روپیہ کا نقد انعام

طلا نو ایجاد رجسٹرڈ ۱۱/۶

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج کمزوری جو شخص اس طلا کو بیکار ثابت کردے اس کو پانچسو روپیہ کا نقد انعام دیا جاویگا۔ یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے طیار کیا ہے جو مثل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اس کا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہو جاتا ہے جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں تو فوراً اس طلا سے فائدہ حاصل کریں۔ اس طلا سے ہزاروں مریض بفضل خدا شفایاب ہو چکے ہیں۔ اس کے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں۔ طلا کے ہمراہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی ایجاد حب مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں۔ یہ مکمل علاج ہے اس سے بہتر کوئی طلا اس مرض کے واسطے ثابت نہیں ہوا۔

قیمت ایک بکس ۲؍

پتہ:۔ **ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ**

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب جج صاحب بہادر عدالت خفیفہ بٹالہ

نمبر مقدمہ ۳۰۲ بابت ۱۹۳۵ء

لالہ گنیا لال ولد موہن لال کھتری سیٹھ سکنہ قادیان تحصیل بٹالہ
بنام سلطان ولد خدا بخش ذات راجپوت سکنہ قادیان تحصیل بٹالہ

دعویٰ -/۳۵

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی سلطان مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام سلطان مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر سلطان مذکور تاریخ ۲ ۔۔ کو بمقام بٹالہ حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی

آج بتاریخ ۲۳ ۔۔ بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم   مہر عدالت

ahmadimuslim.de

ضرورت ہے

مکول فار الیکٹریشنز کو دھیانہ (گورنمنٹ ریکگنائزڈ) کے لئے ہر قابلیت کے طلباء کی جو بجلی کا کام سیکھنا چاہیں۔ یاد رہے کہ پنجاب، فرانٹیئر اور صوبہ دہلی میں ماسوا سکول ہذا کے بجلی کی کوئی پرائیویٹ درسگاہ لوکل گورنمنٹ کی منظور شدہ نہیں۔
پراسپکٹس مفت۔ (منیجر)

دانت

نوایجاد کرشمہ ایم اے رجسٹرڈ
پین لیس ٹوتھ ایکسٹریکٹر پانچ بوند لگانے سے ہلتا اور بغیر ہلتا ہوا داڑھ دانت بلا تکلیف اور بنہایت آسانی سے نکل آتا ہے بالکل بے ضرر ہے۔ اور اسے خواہ ہاتھ سے اٹھا لیجئے۔ قیمت فی تولہ شیشی ۸؎ علاوہ محصول ڈاک
پتہ۔ ایم۔ اے کیمیکل ورکس رجسٹرڈ کھلا گیٹ
ادجھیانی (بدایوں) یو۔پی

شائقین عطریات و اہلحدیث حضرات

خاص طور پر توجہ فرمائیں۔ اگر آپ کو عطریات وغیرہ کی ضرورت ہو تو خالص مال ہم سے منگوائیے۔ اول تو آپ کے بھائی کی امداد ہوگی۔ دوسرے فی روپیہ ایک آنہ تبلیغ اہلحدیث امرتسر مولانا ثناء اللہ کی خدمت میں جائیگا۔ کل مال نقد یا وی پی روانہ ہوگا۔
عطر گلاب۔ کیوڑہ۔ حنا۔ مشک حنا۔ خس۔ چنبیلی۔ موتیا وغیرہ فی تولہ ۱۲؍۔ عہ۔ ۸؍۔ ۶؎ سے ۵؎ تک۔ روح خس فی تولہ ۶؎۔ ۵؎۔ روغن چنبیلی۔ بیلا۔ گل روغن وغیرہ فی سیر ۸؍۔ ۶؎۔ ۵؎۔ للعہ۔ عہ۔ ۵؎۔ فہرست کلاں طلب کرنے پر روانہ ہوگی۔
پتہ یہ ہے:۔

نور الحسن انوار الحسن
کارخانہ عطر قنوج۔ یو۔پی

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس سید سجاد حسین صاحب جعفری

ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔

ڈسٹرکٹ جج بہادر سرکار ریاست مالیر کوٹلہ

بابو سنگھ پسر دین سنگھ جٹ سکنہ موضع بالیوال تحصیل احمد گڑھ۔ عذر دار۔
بنام جیوا پسر سندر جٹ سکنہ موضع بھوگیوال ڈگریدار۔ تلسی پسر سریا رام قوم اگروال سکنہ سنگرور مدیون۔ معذرمان۔

درخواست عذرداری برائے واگذاری جگہ مقروقہ

مقدمہ مندرجہ صدر میں تلسی مدیون کے نام چند دفعہ نوٹس جاری ہوئے مگر تعمیل نہیں ہوئی۔ عذردار نے درخواست مع بیان حلفی پیش کی ہے کہ تلسی مدیون دانستہ روپوش ہے اور لاپتہ ہے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار بنا تلسی پسر سریا قوم اگروال سکنہ سنگرور مدیون۔ عذردار کو مطلع کیا جاتا ہے کہ بتاریخ ۱۱ اگست ۱۹۳۵ء کو حاضر ہوکر وجہ ظاہر کرو کہ کیوں جگہ متروقہ قرقی سے واگذار نہ کی جاوے۔ بصورت عدم حاضری کاروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔
آج بتاریخ ۱۵۔ جولائی ۱۹۳۵ء ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔
دستخط حاکم مہر عدالت

حیات طیبہ

سوانحعمری مولانا اسمٰعیل شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔ اس میں آپ کا حسب نسب اور زندگی بھر کے کارہائے نمایاں درج ہیں۔ سکھوں کے ساتھ جہاد کی وجہ اور لڑائیوں کا مفصل ذکر ہے۔ ہر مسلمان کے قابل مطالعہ کتاب ہے۔
قیمت ۱۲؍۔ پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

کتب تفاسیر

مصنفہ حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن (عربی) بڑی شان و شوکت اور حسن منظر سے مقبول خاص و عام ہو چکی ہے۔ تفسیر مذکور جن اہل علم حضرات نے دیکھی ہے بہت پسند فرمائی ہے۔ مفسرین کا متفقہ اصول القرآن یفسر بعضہ بعضا کی عملی تصویر دیکھنی ہو تو یہ تفسیر دیکھئے۔ ہر آیت کی تفسیر میں کسی دوسری آیت سے استشہاد کیا گیا ہے۔ کاغذ مصری۔ کاغذ۔ کتابت۔ طباعت نہایت اعلیٰ۔ قیمت للعہ

تفسیر ثنائی (اردو) یہ تفسیر بہت مفید اور پسندیدہ ہے۔ جس میں خاص خوبی یہ ہے کہ قرآنی مضمون مسلسل معلوم ہوتا ہے۔ ایک کالم میں ترجمہ ہے۔ دوسرے میں تفسیر مع ترجمہ ہے۔ نیچے حواشی میں شان نزول درج ہے۔ اس سے نیچے مختلف حواشی مخالفین کے متعلق ہیں۔ اس تفسیر کی آٹھوں جلدیں طبع ہوکر بعض مکرر سہ کرر بھی چھپی ہیں۔ تفصیل حسب ذیل ہے:۔
جلد اول۔ سورہ فاتحہ و بقرہ۔ جلد ثانی:۔ سورہ آل عمران و نساء۔ جلد ثالث:۔ سورہ مائدہ، انعام، اعراف۔ جلد رابع۔ از انفال تا سورہ بنی اسرائیل۔ جلد خامس:۔ از بنی اسرائیل تا سورہ شعراء۔ جلد ششم۔ از شعراء تا صافات۔ جلد ہفتم از صافات تا سورہ نجم۔ جلد ہشتم۔ از سورہ قمر تا والناس۔ قیمت فی جلد علیحدہ علیحدہ دو روپے اور کل سٹ کی قیمت ۱۲ روپے۔

تفسیر بیان الفرقان علی علم البیان

عربی زبان میں اعلیٰ کتابت و طباعت کے ساتھ عمدہ کاغذ اور رنگین سرورق پر طبع کرائی گئی ہے۔ شروع میں مقدمہ درج ہے۔ جس میں علم معانی و بیان وغیرہ کی اصطلاحات درج کی گئی ہیں۔ اور تفسیر میں بھی جہاں کہیں ان اصطلاحات کا ذکر آیا ہے ان کے نمبر دیئے گئے ہیں۔ تاکہ قاری ورق الٹ کر فوراً دیکھ سکے۔ سردست صرف سورہ فاتحہ و سورہ بقرہ کی تفسیر شائع کی گئی ہے۔ قیمت ۱۲؍
نوٹ:۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔ ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

(۴۸۶)

کتب متعلقہ اہل حدیث

مصنفہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری

اہل حدیث کا مذہب - اہل حدیث کے مسلمہ مسائل کا مدلل بیان اور دیگر فرقوں کے مسائل پر مختصر تنقیدی نظر - کتابت، طباعت عمدہ - قیمت ۶؍

تقلید شخصی و سلفی - جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ سلف صالحین اخذ مسائل میں صرف قرآن و حدیث کو اپنا نصب العین بناتے تھے اور کوئی کسی کا مقلد نہ تھا قیمت صرف ۵؍

حدیث نبوی اور تقلید شخصی - اس رسالہ کے پہلے حصہ میں حجیت حدیث شریف پر ناقابل تردید دلائل دے کر فرقہ اہل قرآن کا منہ بند کیا گیا ہے - دوسرے حصہ میں مقلدین اور غیر مقلدین علماء کی تحریروں سے ثابت کیا ہے کہ اہل حدیث اور احناف کا نزاع لفظی ہے - اخیر میں تقلید شخصی کے اثبات کی تردید کی گئی ہے - قیمت ۳؍

آمین رفع یدین - ہر دو مسائل پر عالمانہ بحث کر کے ثابت کیا گیا ہے کہ یہ دونوں مسائل احادیث نبویہ سے ثابت ہیں - قیمت ۱؍

علم الفقہ - اس رسالہ میں بتایا گیا ہے کہ اصل علم فقہ عین قرآن و حدیث ہے اور اہل حدیث اصل علم فقہ سے منکر نہیں ہیں - کتابت طباعت اعلیٰ - قیمت ۱؍

فقہ اور فقیہ - اس رسالہ میں علم فقہ کی حقیقت اور فقیہ کی جامع تعریف اور مسئلہ تقلید کا فیصلہ علمی اصول سے کیا گیا ہے کتابت طباعت عمدہ - قیمت ۳؍

تنقید تقلید - یہ وہ تحریری مباحثہ ہے جو مولانا مرتضیٰ حسن صاحب دیوبندی کے مضمون مندرجہ اخبار "العدل" گوجرانوالہ کے جواب میں اخبار "اہلحدیث" امرتسر میں شائع ہوتا رہا جس میں فریقین کی تحریریں اصلی اور پورے الفاظ میں نقل ہیں - جس قدر حصہ اخبار میں شائع ہوا ہے اس کے علاوہ جدید حواشی بھی درج کئے گئے ہیں - یہ رسالہ مسئلہ تقلید میں بے نظیر ہے - کتابت طباعت عمدہ قیمت ۵؍

فتوحات اہل حدیث - ان مقدمات کا مجموعہ جو مابین اہل حدیث اور احناف مختلف مقامات میں رونما ہوئے - ہندوستان کی ہائیکورٹوں اور لندن کی پریوی کونسل کے فیصلہ جات جو اہل حدیث کے حق میں ہوئے - قیمت چار آنے

اجتہاد و تقلید - اس رسالہ میں بھی مسئلہ تقلید شخصی پر نئے انداز سے عالمانہ بحث کی گئی ہے اور مسئلہ اجماع کی حجیت اور عدم حجیت پر تحقیق انیق کی گئی ہے اور ثابت کیا ہے کہ دروازہ اجتہاد کا ہمیشہ کھلا رہے گا - قیمت چھ آنے (۶؍)

(تصنیفات دیگر مصنفین) سجدہ تعظیم - اس رسالہ میں قرآن و حدیث کی روشنی میں واضح کر دیا گیا ہے کہ سجدہ تعظیم غیر اللہ کے واسطے ہرگز جائز نہیں اور مجوزین کے تمام دلائل کا خاطر خواہ جواب دیا ہے - قابل دید ہے - قیمت ۲؍

صراط مستقیم - یہ کتاب حضرت مولانا اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ نے علم تصوف کے بیان میں بزبان فارسی لکھی تھی - جس کا اردو میں ترجمہ کر دیا گیا ہے - مصنف موصوف نے مباحث تصوف و سلوک پر ایسا فاضلانہ قلم اٹھایا ہے کہ طریقت کے ادق مسائل روشنی میں آ گئے ہیں اور ساتھ ساتھ ان امور شرکیہ اور بدعیہ کی تردید کرتے ہوئے جو گمراہ پیر اور فقیر تصوف کے رنگ میں جہلا کے سامنے پیش کرتے ہیں ثابت کر دکھایا ہے کہ شریعت و طریقت دو متضاد چیزیں نہیں ہیں - بلکہ ایک ہی شجر توحید کے پھل اور پھول ہیں - لکھائی چھپائی عمدہ - کاغذ نفیس - قیمت صرف ۱۲؍

فتاویٰ نذیریہ - حضرت میاں صاحب مولانا سید نذیر حسین صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تمام عمر کے ہر قسم کے فتاویٰ کا مجموعہ - تمام سوالات کا جواب قرآن و حدیث کی رو سے ہے - دو ضخیم جلدیں ہیں - قیمت بجائے ۱۵ کے ۱۲ روپے

ہدایۃ المعتدی فی القرأۃ للمقتدی (اردو) مصنفہ مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی - اس رسالہ میں الحمد کی فرضیت کو کمال درجہ بدلائل عقلی و نقلی ثابت کیا ہے کہ دیکھنے والے کو بجز سر تسلیم خم کرنے کے کوئی چارہ نہیں - مانعین کے جوابات بھی کافی طور پر دیئے ہیں جس کا جواب مخالفین سے آج تک نہ بن پڑا -

عقائد اہلحدیث مع فتاویٰ - اس کتاب میں [illegible] ہے - اہل حدیث کے عقائد کا مجملاً و مفصلاً بیان کیا ہے [illegible] مذہب چلا آرہا ہے - فرقہ ناجیہ اہلحدیث ہی ہے مذہب [illegible] الزاموں کی تردید - کتب حدیث اور [illegible] متعلق سرکردہ علماء احناف دیوبندی مولانا رشید احمد گنگوہی وغیرہ کے اقوال - ان [illegible] میلاد - تیجہ - چہلم - مولود اور عرس کو بدعت ثابت کیا ہے - قیمت ۴؍ [illegible] کتاب ہذا جو سات جلدوں تک طبع ہو چکی ہے - مذہب اہلحدیث کے صحیح مسائل کی [illegible] حاوی ہے - قیمت فی جلد ۴؍

القول المبین - مصنفہ مولوی غلام علی صاحب امرتسری - اس رسالہ میں تقلید شخصی کا بطلان آیات بینات و احادیث صحیحہ اور اقوال ائمہ کے ذریعہ سے ثابت کیا گیا ہے قیمت ۴؍

خیر الکلام فی فرضیۃ الفاتحۃ خلف الامام بجواب رسالہ اتباع سید الانام فی عدم وجوب القرأۃ خلف الامام مع رسائل اربعہ - اس میں فاتحہ خلف الامام کی فرضیت ثابت کرتے ہوئے چاروں مسائل سینہ پر ہاتھ باندھنا - تراویح - آمین بالجہر رفع یدین پر عالمانہ روشنی ڈالی گئی ہے - قیمت ۴؍

معیار حق - مصنفہ مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی یہ کتاب مولانا موصوف کی بڑی معرکۃ الآراء تصنیف ہے - جس میں شیخ الکل نے مسئلہ تقلید کو نہایت عالمانہ پیرائے میں حل فرمایا ہے - بفضلہ تعالیٰ کتاب ہذا آج تک لاجواب ہے اور مقلدین سے جواب نہیں بن پڑا - قیمت ۱۲؍

ہدایت المسلمین فی جواب المقلدین - اس رسالہ میں فاتحہ خلف الامام رفع یدین آمین بالجہر - سینہ پر ہاتھ باندھنے - گاؤں میں جمعہ پڑھنے کا ثبوت وغیرہ بہت مسائل مفصل و مدلل بیان کئے گئے ہیں - قیمت ۴؍

محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا -

(ملنے کا پتہ)

منیجر اہلحدیث امرتسر

Delhi

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۲ — نمبر ۴۱

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفےٰ بیجان مسلم داشتن

مسئول مدیر — ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳- نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عــ۱۲ــہ

روسا و جاگیرداران سے " ۶ــ

عام خریداران سے " ۵ــ

" " ششماہی ۳ــ/۴

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ اشلنگ

فی پرچہ - - - - ۲ــ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

امرتسر ۸ جمادی الاول سنہ ۱۳۵۴ھ مطابق ۹- اگست سنہ ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

دکھا یارب مجھے کوئے محمدؐ - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - - ص۲
صوت قادیان دہلی میں - - - - ص۳
نئے نبی کا نیا الہام - - - - ص۵
ختم نبوت و قادیانی امت - - - ص۵
امیر جماعت لاہور و خلیفہ قادیان سے ایک سوال ص۶
ایک سوال کا جواب - - - ص۶
سردار دو عالم کا خلق عظیم - - - ص۸
مختصر حالات امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ - ص۱۰
اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان - ص۱۱
فتاوے ص۱۳ . متفرقات - - ص۱۴
ملکی مطلع ص۱۵ . اشتہارات - ص۱۶ تا ۲۰

67539

دکھا یارب مجھے کوئے محمدؐ

(از منشی محمد شریف صاحب منشی فاضل ضلع اوکاڑہ)

صبا لے چل مجھے سوئے محمد
ہے دل میں خواہش کوئے محمد

معطر ہوگیا سب باغ عالم
ہے پھیلی چار سو بوئے محمد

مشرف ہوگا دیدارِ خدا سے
کہ دیکھا جس نے یاں روئے محمد

منور کر دیا سارے جہاں کو
بہت پُر نور تھا روئے محمد

سعادت مند ہیں اس میں نہاتے
رواں ہے دہر میں جوئے محمد

ہوئے اغیار بھی جس سے مسخر
وہ پُر تاثیر تھی خوئے محمد

ہوا نابود دیو کفر و الحاد
چلا جب تیغ ابروئے محمد

ہوئی دنیا سے پنہاں ظلمت کفر
عیاں جب ہوگیا روئے محمد

ہے بیشک اس کا جنت میں ٹھکانا
ہوا جو عاشق خوئے محمد

دعا مانگ اے شریفؔ ہر دم خدا سے
دکھا یارب مجھے کوئے محمد

قرآن مجید مترجم۔ از مولانا وحید الزمان صاحب حیدرآبادی۔ جس کے حواشی پر تفسیر وحیدی کے نوٹس دیئے گئے ہیں۔ سائز ۲۲/۴ × ۲۹ ضخامت ۸۰۱

انتخاب الاخبار

مقامی حالات کئی دنوں سے بارش نہ ہونے کی وجہ سے گرمی بہت بڑھ گئی تھی۔ خدا کا شکر ہے۔ کہ ۲-۳ اگست کو قریب صبح کے اچھی بارش ہوئی۔ خصوصاً ۳ اگست کو تو موسلا دھار بارش ہوئی۔ ہوا بھی مرطوب ہے۔ موسم بھی قدرے خوشگوار ہے۔

لاہور و پنجاب و ہندوستان لاہور میں اب بالکل امن وامان ہے۔ ۲ اگست سے کرفیو آرڈر (حکم مانع ۸ بجے شام سے ۴ بجے صبح تک) منسوخ کر دیا گیا ہے۔ شہر میں کاروبار بدستور جاری ہے۔

—— مسمی محمد رفیق کو جس کے خلاف گذشتہ ایام میں ایک سکھ کے قتل کے الزام میں مقدمہ دائر تھا سشن جج لاہور نے دس سال قید باشقت کی سزا دی۔

—— معلوم ہوا ہے کہ دریائے جہلم میں طغیانی آنے سے ضلع جہلم کی بہت سی فصلیں تباہ ہو گئی ہیں دو نعشیں بھی پانی میں تیرتی ہوئی برآمد ہوئیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بہت مویشی بھی نذر آب ہو گئے ہیں۔ (۹۰)

—— سپرنٹنڈنٹ پولیس شیخوپورہ سانگلہ ہل کے قریب ریلوے لائن عبور کر رہے تھے کہ کار ریلوے ٹرین سے ٹکرا کر پاش پاش ہو گئی مگر موصوف مع دیگر ساتھیوں کے بال بال بچ گئے۔

—— پشاور میں قمار بازوں کی دو جماعتوں میں فساد ہو جانے سے دو آدمی ہلاک اور تین شدید مجروح ہو گئے ہیں۔

—— ہفتہ مختتمہ ۳ اگست کو ہندوستان سے ۷۰ لاکھ ۷۴ ہزار ۶۳۷ روپے کا سونا بمبئی سے ممالک غیر کو بھیجا گیا ہے۔ جب سے برطانیہ نے طلائی معیار ترک کیا ہے ہندوستان سے ۲۰۱ ارب ۳۷ کروڑ ۹۲ لاکھ ۶۳ ہزار ۱۲۲ روپے کا سونا غیر ممالک کو بھیجا جا چکا ہے (نتیجہ۔ بہت سے کاروبار کی بندش ہو گئی ہے)

—— سشن جج کلکتہ کی جان لینے کی سازش کے سلسلہ میں پولیس نے سات بنگالیوں کو گرفتار کیا ہے۔

—— کلکتہ کے ایک آریہ سماجی لیڈر جہاش چنالال سوتے ہوئے چھری سے قتل کئے گئے۔ (کیوں؟ نامعلوم)

—— کلکتہ میں ایک سکھ پولیس کانسٹبل کو ایک بیگناہ کو مارنے کے الزام میں ۸۰ روپے جرمانہ کی سزا ہوئی۔

—— کوئٹہ میں سڑکوں کی صفائی کا کام جاری ہو گیا ہے ایک سو سے زائد نعشیں برآمد ہو چکی ہیں۔ ملبہ کو اٹھانے کیلئے ایک لائٹ ریلوے بنائی جائے گی۔

آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا

کہ

جن خریداروں کی قیمت ماہ اگست میں ختم ہے ان کو اہلحدیث ۲۶ جولائی میں اطلاع دیجا چکی ہے ہر خریدار کے نمبر خریداری پر سرخ نشان کر کے پرچہ بھیجدیا گیا تھا اگر وہ نمبر کسی صاحب کو نہ ملا ہو تو جلد طلب کر لیں اور جو حضرات اس پرچہ کو ملاحظہ فرما چکے ہوں وہ

۲۹ اگست سے پہلے پہلے

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں۔ مہلت درکار ہو یا خریداری سے انکار ہو تو بھی تاریخ مذکورہ تک دفتر میں اطلاع بھیجدیں تاکہ

وی پی نہ بھیجا جائے۔ (منیجر)

—— شکارپور کی ایک اطلاع ہے کہ وہاں کا ایک حلوائی کوئٹہ میں مٹھائی بنایا کرتا تھا۔ زلزلہ آنے سے اس کی دکان گر گئی مگر وہ اندر محفوظ رہا اور مٹھائی وغیرہ کھا کر جیتا رہا۔ اپنی کوشش سے ہی ۴ ، ۷ دن کے بعد باہر زندہ نکلا۔

—— آگرہ کی اطلاع مظہر ہے کہ رادھا سوامی مت دیال باغ آگرہ کے گرو صاحب جی مہاراج کی زیر صدارت رادھا سوامیوں کا جلسہ ہوا جس میں قرار پایا کہ تمام رادھا سوامی یکم ستمبر سے یورپین لباس اختیار کریں۔

ممالک غیر ناروک سٹریٹ لندن میں پیچکمیں رہے تھے کہ یک لخت تیس سانپ نکل آئے جن کو زندہ پکڑ لیا گیا۔ نقصان کوئی نہیں ہوا۔

—— جرمن کے سائنسدانوں نے عمارتی لکڑی سے کھانڈ تیار کرنا معلوم کر لیا ہے۔ ان کا تجربہ ہے کہ سوٹن لکڑی سے اسی ٹن کھانڈ تیار ہو سکتی ہے۔

—— لندن ۲ اگست۔ انڈیا بل پر ہز مجسٹی ملک معظم نے مہر ثبت کر دی ہے۔

—— خراسان کے قریب علاقہ چغتائے میں زبردست سیلاب آیا جس سے لاکھوں کروڑوں روپوں کا نقصان ہوا۔ تیس جانیں ضائع ہوئیں اور بیس ہزار مویشی سیلاب میں بہ گئے۔

—— ایران کے شمالی حصہ میں ژالہ باری سے فصلوں اور عمارتوں کو بہت نقصان پہنچا۔ (اعاذنا اللہ)

—— چین کے علاقہ منچوکاؤ میں یکم اگست کو قیامت خیز سیلاب آنے سے شہر آنتنگ اور شنگھا شو ڈوب گئے اندازہ لگایا گیا ہے کہ ایک ہزار اشخاص ڈوب گئے ہیں اور دس لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا ہے۔ جزیرہ نکانوشما کے دریائے یلو میں بھی سیلاب آنے سے بارہ سو افراد ڈوب گئے اور ۴۱ سو مکانات بہہ گئے۔

—— حکومت بلغاریہ نے نیا قانون مرتب کیا ہے جس کی رو سے جملہ سیاسی جماعتیں توڑ دی گئی ہیں پولیٹیکل کنٹ و جملہ ضبط کر لئے گئے ہیں۔ سب سیاسی جماعتوں کے حامیوں کو ملک بدر کر دیا جائے گا جو لوگ ایسی ایجی ٹیشنوں میں حصہ لیں گے انہیں جرم ثابت ہو جانے پر گولی سے اڑا دیا جائیگا۔

پیروی صحابیات (منظوم پنجابی) جو حال ہی مولوی عبدالکریم صاحب فیروزپوری نے پنجابی زبان میں تالیف فرمائی ہے۔ مسلمات کے لئے بے بہا تحفہ ہے۔ اس میں رسول مقبول صلعم کی بیشمار صحابیوں کے حالات، عبادات، احکام خدا و رسول کی فرمانبرداری مفصل مذکور ہے۔ مسلمانوں کو اپنی بیویوں اور لڑکیوں کو یہ کتاب ضرور پڑھانی چاہئے۔ قیمت صرف آٹھ آنہ ہے۔ منیجر اہلحدیث امرتسر سے طلب کریں۔

انتقال پر ملال حاجی عبدالرحمٰن صاحب [illegible] فوت ہوگئے۔ انا للہ [illegible] (مفصل پھر)

—— فلسفہ عبادت و سرمایہ سعادت۔ جس میں عبادت کا فلسفہ عجیب پیرایہ میں لکھا گیا ہے۔ قیمت ۸ ، (منیجر اہلحدیث امرتسر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۸۔ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ

صوت قادیاں دہلی میں

ناظرین آگاہ ہونگے کہ مولوی عبدالوہاب ساکن دہلی صدر بازار کا دعویٰ تھا کہ میں امام جماعت ہوں۔ ان کے انتقال کے بعد ان کے صاحبزادہ حافظ عبدالستار نے ان کی جانشینی میں بھی دعویٰ کیا بلکہ مزید ترقی کی کہ بغیر میرے مانے کسی مسلمان کی نجات نہ ہوگی بلکہ واصل جہنم ہوگا کیونکہ میں امام ہوں۔ پس ناظرین بطور اصطلاح کے یاد رکھیں کہ امام اول سے مراد مولوی عبدالوہاب صدری مرحوم اور امام ثانی سے مراد حافظ عبدالستار ابن المرحوم ہیں۔ (مدیر)

اہلحدیث ۱۲ محرم (۲۶۔ اپریل ۱۹۳۵ء) میں ایک مضمون نکلا تھا جس میں دہلی کے امام اول اور امام ثانی کی امامت پر بحث تھی۔ اس کا جواب دہلی کے رسالہ صحیفہ میں نکلا ہے مگر جواب ایسا ہے کہ اس کو جواب کہنا معتقدین کو خوش کرنا ہے۔ حقیقت میں ہمارے جواب کی تسلیم ہے۔ اصل یہ ہے کہ ہم حسب مقولہ ثبت العرش ثم انقش اصل کے بعد فرع کو لیا کرتے ہیں۔ اصل کو چھوڑ کر فرع پر چلے جانا بے اصولا پن ہے۔ ہم نے تفصیل سے بتایا تھا کہ امام شرعی اصطلاح میں چار ہیں۔ (۱) انبیاء کرام (۲) ہادیان اسلام۔ (۳) خلفاء اسلام۔ (۴) نماز میں پیش امام۔ پھر پوچھا تھا کہ دہلی میں ایک صاحب جو آج کل بھی امام جماعت غرباء اہل حدیث اپنے آپ کو کہتے ہیں یا ان کے والد ماجد کہتے تھے۔ ان چار اقسام میں سے کس قسم کے امام ہیں؟ یہ معمولی سوال نہ تھا بلکہ تعیین دعویٰ سے سوال تھا جس کا جواب دینا علم کلام میں ضروری ہے۔ مگر دہلوی امامت کے وکیل (مجیب) نے ہمارے مضمون کو مضحکہ خیز، طفلانہ نکتہ چینی، بے جوڑ، متضاد، لایعنی مضمون وغیرہ کہہ کر اپنے حلقہ اثر کو خوش کر لیا ہوگا۔ لیکن ہمارے سوال کا جواب دیکر اہل علم کی نظر میں سرخرو نہ ہوئے۔ کیونکہ یہ بتانا ضروری تھا کہ چار قسم کے اماموں میں سے آپ کا امام کونسی قسم سے ہے۔ اس لئے حق تو یہ ہے کہ گفتگو ختم کردی جائے تا وقتیکہ تعیین مدعا نہ کریں جواب کی ضرورت نہیں۔ اس کے علاوہ ہمیں یہ بھی گلہ ہے کہ مجیب صاحب دہلوی نے ہم پر ناحق بہتان لگایا ہے جو لکھا ہے کہ

> مولانا ثناء اللہ امرتسری تنظیمی فرقہ کی وکالت کرتے ہیں۔ (صحیفہ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ صفحہ)

حالانکہ ناظرین اہلحدیث خوب جانتے ہیں کہ ہم کو تنظیمی جماعت (جو سید محمد شریف صاحب کی برائے نام امارت میں منظم ہیں) سے بھی سخت اختلاف تھا کیونکہ ان کی بھی بعض تحریریں غلو تک پہنچی ہوئی تھیں کہ

> "ہمارے امیر کی جو اطاعت نہ کریگا وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔"

مگر اب جبکہ انہوں نے اعلان کر دیا ہے کہ:۔

> یہ حدیث ہمارے امیر کے لئے نہیں ہمارا امیر مثل امیر سفر کے ہے جو چاہے ہماری جماعت میں داخل ہو کر کام کرے جو داخل نہ ہو وہ گنہگار نہیں۔ (رسالہ امارت طبع دوم صفحہ ۲)

اس روز سے ہم نے ان کو اس وجہ سے مورد عتاب نہیں رکھا۔ ہاں یہ کہنے کا حق ہم کو حاصل ہے کہ اس صورت واقعیہ میں تمہارا اپنے امیر کو امیر صوبہ پنجاب لکھنا غلط بیانی ہے جو ایک مذہبی جماعت سے بعید ہے نیز تمہارا امیر امارت کے بوجھ کا متحمل نہیں چنانچہ تم خود عملاً اور وہ قولاً ہماری رائے سے متفق ہے۔ اس لئے دہلوی مجیب کا یہ کہنا کہ ہم تنظیمی جماعت کے وکیل ہیں سراپا افترا اور بہتک ہے۔ دوسرے یہ بھی افترا ہے کہ کسی دہلوی سوداگر نے ہم سے مضمون لکھوایا ہے (خیر)

ہم نے لکھا تھا کہ امام زادہ دہلوی کا بیان صحیح نہیں کہ بحکم حدیث ہماری جماعت کے امام (ذات خاص) کے حکم کے ماتحت سب کام ہوا کریں یہاں تک کہ وعظ یا مناظرہ بھی ہمارے حکم کے بغیر جائز نہیں (خطبہ امارت صفحہ) ہم نے واقعات صحیحہ سے بتایا تھا کہ آپ کے اول امام مولوی عبدالوہاب مرحوم اہل حدیث کانفرنس کے صدر جلسہ کے ماتحت وعظ فرمایا کرتے تھے۔ حکم سے شروع کرتے حکم سے بند ہو جاتے۔ ان کے اس فعل سے معلوم ہوا کہ وہ اپنے کو خود اس حدیث کا مصداق نہ جانتے تھے۔ اس کا جواب مجیب نے نہیں دیا اور دے بھی نہیں سکتے۔ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا۔ ہم نے دہلوی آواز کو قادیانی آواز کی مثل کہا تھا کیونکہ جو مضمون قادیانی آواز کا ہے وہی دہلوی کا ہے۔

> یعنی بغیر تسلیم نبوت قادیان یا بغیر تسلیم امامت دہلویہ صدریہ (ہرگز نجات کی صورت نہیں)

اس کے جواب میں مجیب صاحب نے ہم پر سخت الزام لگایا ہے کہ ہم نے عبارت نقل کرنے میں خیانت کی کیونکہ صفحہ ۹ کی عبارت کو صفحہ ۸ سے تعلق تھا جو اہلحدیث چھوڑ گیا چنانچہ قابل مجیب کے الفاظ یہ ہیں:۔

> مولانا صاحب امرتسری نے (خطبہ امارت کے) صفحہ ۸ کی عبارت چھوڑ کر صرف صفحہ ۹ کی عبارت بمصداق لا تقربوا الصلوٰۃ اپنے ناظرین اخبا

رحمۃ للعالمین۔ آنحضرت صلعم کی مستند سوانح عمری۔ جلد اول ۶۔ دوم ۷ (۴۹۱)

اہلحدیث کی خدمت میں پیش کی ہے جو بالکل دیانت کے خلاف ہے۔ (صحیفہ ربیع الاول ص۳)

اہلحدیث یہ ایک ایسا الزام ہے جو ہم نے اپنی چالیس سالہ تصنیفی عمر میں اپنے حق میں نہیں سنا۔ اس لئے ہمیں سخت رنج ہوا کہ ہم سے ایسی خیانت کیوں ہوئی جو نہ صرف دیانت کے خلاف ہے بلکہ ہماری اپنی روش کے بھی خلاف ہے۔ ہمیں گمان ہوا کہ ص۸ پر ص۹ کے لئے کوئی ایسی عبارت ہوگی جسکو باصطلاح علماء اصول بیان مغیر کہا جاتا ہے۔ مگر جب اس الزام کے بعد ص۸ کو بغور دیکھا تو ہمارا رنج مبدل بخوشی ہوگیا۔ ہم نے جان لیا کہ ہمارا مواخذہ پنجۂ شیر کی طرح مضبوط ہے جسکو مجیب کی نازک کلائی نہیں کھول سکتی کیوں۔ بقول اسکے کہ ؎

انا صخرة الوادی اذا ما زوحمت

ہاں مجیب نے ہماری گرفت کو اپنے ناظرین کے سامنے کمزور دکھانے کو صفحہ ۸ کا بہانہ بنایا ہے۔ چاہئے تھا کہ فاضل مجیب خطبۂ امارت کے ص۸ و ۹ کی عبارت کو خود یکجا نقل کرکے سامنے رکھتے تاکہ ان کے ناظرین روشنی میں رائے قائم کر سکتے۔ مگر انہوں نے کسی وجہ سے ایسا نہ کیا تو ہم کیوں اپنے اور ان کے ناظرین کو بے خبری میں رکھیں اس لئے ہم دونوں صفحات کی عبارت متنازعہ نقل کرکے ناظرین کے انصاف پر چھوڑتے ہیں۔ دہلوی امام دوم (حافظ عبدالستار ابن مولوی عبدالوہاب مرحوم) لکھتے ہیں:

ہر شخص کی تبلیغ معتبر نہیں یاد رہے کہ ہر کس و ناکس ملا مولوی انجمن وکانفرنس آل انڈیا و لیگ اہلحدیث اور دیگر مدارس کو شریعت محمدیہ کی طرف سے ہرگز اجازت نہیں کہ وہ بغیر ماتحتی امام وقت کے وعظ و درس کہے یا فتویٰ دے۔ مسئلہ بتائے یا مسلمانوں میں جمعہ جماعت عیدین وغیرہ قائم کرے یا درس و تدریس کا سلسلہ قائم کرے چنانچہ فرمان نبوی ہے لَا یَقُصُّ اِلَّا اَمِیْرٌ اَوْ مَامُوْرٌ اَوْ مُخْتَالٌ۔

(ابوداؤد)

جہاں امام جماعت نہ ہو میرے بھائیو! کسی فرد بشر سوداگر یا مسافر کو یہ شرعی اجازت نہیں ہے کہ وہ ایسے شہر یا بستی میں قیام نہ کرے جہاں امام نہ ہو۔

چنانچہ آنحضرت صلعم کا ارشاد ہے فَاِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمْ بَلَدًا لَیْسَ فِیْہِ سُلْطَانٌ فَلَا یُقِیْمَنَّ بِہٖ (کنز) ہاں اگر آپ (بزعم خود) یہ کہیں کہ ہندوستان کے طول و عرض میں تو امام کا وجود ہی مفقود ہے تو آپ کے اس اعتراض کا جواب بھی آج سے تیرہ سو برس پہلے ہی رسول اللہ صلعم نے فرما کر حکم دیدیا ہے کہ جس شہر یا بستی میں امام نہ ہو تو وہاں کی عیش و عشرت اور اپنی کوٹھیاں و بنگلے چھوڑ کر بجائے فواکہ پھل و لال روٹی و قورمے۔ فتنجن بریانیاں وغیرہ کھانے کے بیابان جنگل میں اپنی بقیہ زندگی کے لمحات اس مصیبت سے بسر کیجئے درختوں کے پتے و جڑیں کھائیے۔ حتیٰ کہ اس دار فانی سے کوچ کریں ملاحظہ ہو بخاری۔ مسلم و بروائت صحیح۔ جلدی سے جلدی امام کی[×] ماتحتی میں اپنے نفس امارہ اور دولت قارون پر لات مار کر جماعت غرباء اہل حدیث کے ساتھ داخل ہو کر قرآن حدیث کے عامل ہو جائیے ورنہ ہرگز ہرگز نجات کی صورت نہیں بلکہ ان ملا مولویوں کے مناظرے اور مباحثے و جنگ و جدال پر میدان حشر میں آپ کو کف افسوس مل کر ہیہات کہتے ہوئے بے فائدہ رونا ہوگا۔ ایسا نہ ہو کہ ہمراہی ان ملا مولویوں کے آپ کو بھی جہنم میں داخل کر دیا جائے اور کہیں یوں نہ کہنا پڑے کہ اِنَّا اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَکُبَرَاءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِیْلَا۔" (خطبہ امارت ص۸ و ۹)

ناظرین کرام! للہ غور فرمائیں کہ ہم نے جو صفحہ ۹ کے حوالے سے لکھا تھا کہ دہلوی امام نجات اخروی اپنی اطاعت پر موقوف رکھتے ہیں جیسے قادیانی نبی اور ان کے اتباع اتباع مرزا پر۔ ہمارا یہ بیان صفحہ ۹ کی بنا پر تھا۔ کیا ص۸ پر اس کے لئے کوئی بیان مغیر یا شرط وغیرہ ہے؟ مہربانی کرکے ایک دفعہ پھر دیکھ جائیے ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ص۸ کی عبارت بیان مغیر کیا وہ تو ص۹ کی مؤید ہے۔ پھر ہم نے دیانت کے خلاف کیا یا مجیب نے فہم کو جواب دیا۔

× صفحہ ۸ ختم آگے صفحہ ۹ شروع۔ (اہلحدیث)

تقاضا آپ کے امام دوم نے جو روائت کنز کے نام سے نقل کی ہے اس کے متعلق آپ سے اور آپکے پیش رو حافظ عبداللہ[×] صاحب روپڑی سے بھی ہمارا تقاضا ہے کہ بقاعدہ محدثین پہلے اسکی تصحیح کریں پھر اس کو پیش کریں ورنہ خرط القتاد۔

ہماری رواداری ملاحظہ کیجئے کہ ہم اس کو روائت بے ثبوت کہہ کر بھی معنًا صحیح جانتے ہیں۔

سنئے! اس میں "سلطان" کا لفظ ہے اور سلطان باسیاست بادشاہ کو کہتے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔ السلطان ظل اللہ۔ پس روایت مذکورہ کے معنی یہ ہیں کہ جہاں کوئی باقاعدہ حکومت نہ ہوگی وہاں امن و امان بھی نہ ہوگا اس لئے سفر کرتے ہوئے کسی ایسی بستی میں قیام نہ کیا کرو جہاں کوئی حاکم نہ ہو اگر تمہیں کوئی لوٹ لے تو تم کس سے کہوگے۔ بالکل عاقلانہ پند سود مند ہے۔

نتیجہ دہلوی مدعی امامت نے اور روپڑی مؤید امارت نے اس روائت کو نقل کرکے خوب فیصلہ کیا ہے کہ یہ دونوں صاحب اپنے لئے یا اپنے امیر کے لئے جس امامت کے مثبت ہیں وہ باسیاست سلطان ہے جس کے ہم بھی منکر نہیں اس لئے کھلے لفظوں میں اس کے اظہار کی ضرورت ہے تاکہ منکرین بھی قائل ہو کر مل جائیں۔ دونوں صاحب حوصلہ کریں تو کیا بات ہے ؎

مٹا نہ رہنے دے جھگڑے کو یار تو باقی
رکے ہے ہاتھ ابھی ہے رگ گلو باقی

لطیفہ غالبًا عرصہ ۱۵۔۱۶ سال کا ہوا ہوگا کہ میں شہر بدایوں گیا وہاں سے جہونسی پہنچا وہاں سنا کہ ایک صاحب زمیندار معمر بزرگ مولوی عبدالقادر (غفر اللہ لہ ان امامت) کہتے ہیں میں امیرالمومنین ہوں۔ میں نے ان سے ملنا چاہا اتنے میں ان کو اپنے گاؤں میں میری خبر پہنچ گئی تو وہ خود ہی تشریف لے آئے۔ آدمی ذی علم حنفی مذہب کے فقیہ تھے۔ میں نے پوچھا کیا آپ امیرالمومنین ہیں۔ فرمایا۔ ہاں مجھے چند لوگوں نے اپنا امیر بنایا ہے اب دو صورتیں مسلمانوں کے سامنے ہیں یا تو مجھے مانیں

× امام ثانی سے پہلے حافظ عبداللہ صاحب روپڑی نے اپنی دلیل میں یہ روائت لکھی ہے چنانچہ ملاحظہ ہو رسالہ امارت ص۳

× ایسا ہی مرقوم ہے۔

(سیرت ابن ہشام۔ آنحضرت صلعم کی سیرت (۵۹۲) بحوالہ ...)

ahmadimuslim.de

یا مجھ میں کوئی عیب بتا کر کسی اور کو بنالیں۔ میں اس بزرگ کی صورت بزرگانہ اور سیرت مخلصانہ دیکھ کر چپ رہا کہ ان کو امارت کا شوق ہے مگر جانتے نہیں کہ ؎

شیر قالین دگر است شیر نیستاں دگر است

حیرت ہے کہ افراد اہل حدیث اماماں دین کی تقلید تو چھوڑ بیٹھے تھے مگر مصنوعی اماموں کی اطاعت میں ایسے کیوں مجبور ہو گئے کہ غیر بیعت والوں کی نجات کے بھی قائل نہ رہے۔ یا للعجب وضیعۃ الادب۔

قابل مجیب ہمارے جواب میں کچھ کھسیانے سے ہو کر ہماری غلطیوں کے الاپنے دینے میں مشغول ہو گئے۔ ہمارا تجربہ شاہد ہے کہ کمزور پہلو والے ایسا ہی کیا کرتے ہیں۔ مجیب نے ہماری چند اغلاط (بخیال خود) کا اظہار اس لئے کیا ہے کہ ہمارا پرانا قضیہ امرتسری جو مکہ معظمہ میں اعلیٰ امیری مجلس میں طے ہو چکا ہے ناواقفوں کی نگاہ میں پھر تازہ ہو جائے۔ ہم اس قسم کی گفتگو کو دفع الوقتی کیلئے طرح متحمل جان کر رخ نہیں کیا کرتے اگر آئندہ لکھینگے تو بحکم الغرض ہم اتنا ذکر بھی نہ کریں گے۔

ہمارا مواخذہ سن لو پھر اس کے دفعیہ کے لئے پرزور کوشش کرو۔ تمہارے دفع اشتباہ کے لئے ایک تنبیہ بتادینی ضروری ہے۔ نجات دو قسم پر ہے۔ (۱) ایک نجات دنیاوی تکلیف سے جیسا قرآن کے علاوہ حدیثوں میں دعائیں بکثرت آئی ہیں۔ اللھم نج فلانا و فلانا۔ مسلمان گرفتار بدست اعداء تھے ان کو چھڑانے کے لئے دعا مانگی گئی تھی۔

نوٹ اخبار اہلحدیث سے جتنے ثبوت تنظیم میں نجات حاصل ہونے کے آپ نے نقل کئے ہیں ان سب میں یہی دنیاوی نجات مراد ہے۔ یعنی تفرقوں اور فسادوں سے نجات تنظیم میں ہے۔

(۲) دوسری نجات اخروی جہنم سے ہے اس کے لئے ایمان اور اعمال صالحہ کے ساتھ آج کل کے کسی مصنوعی امام کی بیعت یا اطاعت داخل یا مدار نہیں آپ نے جو خطبہ امارت کے صفحہ پر اپنی اطاعت نہ ماننے پر جہنم کی دھمکی دیتے ہوئے لکھا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم ملا مولویوں کی ہمراہی میں آپ کو بھی داخل جہنم کر دیا جائے۔

اس دعوے کا ثبوت دیجئے ورنہ ہمارے دعویٰ کی تصدیق کیجئے کہ یہ آواز قادیانی صوت کی بازگشت ہے۔

اعیان اہل حدیث آپ لوگوں نے حضرت سید احمد صاحب رائے بریلوی کی امامت و امارت ضرور سنی ہوگی اس جیسی کوئی ہو تو قابل قبول جانیں جو اس جیسی نہ ہو اور دعویٰ اس جیسا کرے تو اس کو قادیانی دعویٰ کی طرح سمجھیں اور صاف کہہ دیں ؎

ایں ہمہ از پئے آں است کہ زر مے خواہد

قادیانی مشن

نئے نبی کا نیا الہام

قادیانی امت میں آج کل کئی ایک نبی ہیں ایک دو تو قادیان ہی میں ہیں بعض ادھر ادھر بھی نور پھیلا رہے ہیں۔ ان سب سے سرکردہ نبی مولوی فضل خان ساکن ڈنگا بنگیاں (پنجاب) ہیں۔ جو اپنے الہامات شائع کر کے پبلک کو فائدہ پہنچاتے رہتے ہیں۔ چنانچہ جدید الہام ان کا جو قلمی آیا ہے اس میں حسب سنت مرزا چند اشخاص کی موت (چھ سال کے اندر) کی خبر دی ہے۔

(۱) مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان۔

(۲) مرزا مبارک احمد ولد خلیفہ قادیان موصوف۔

(۳) چودھری فتح محمد سیال۔ قادیان۔

(۴) عبداللہ خان ولد میاں محمد علی خان آف مالیر کوٹلہ۔

(۵) مولوی صدرالدین آف لاہور۔

(۶) ڈاکٹر مرزا یعقوب لاہور۔

(۷) چودھری منظور الٰہی۔ لاہور۔

(۸) مستری غلام محمد (ملہم) لاہور۔

(۹) ڈاکٹر سر اقبال۔ لاہور۔

ان کے علاوہ بھی چند لوگ ناقابل ذکر ہیں۔

یہ خط یکم جولائی ۳۵ء کا ہے۔ اسمیں یہ بھی لکھا ہے کہ "تاریخ معین بتانا منع ہے"

(تاکہ غلطی نہ ہو جائے؟ اہلحدیث)

ختم نبوت اور قادیانی امت

ایک ٹریکٹ مرتبہ محمد علی اجمیروی (پنجابی) ہماری نظر سے گزرا جس کی سرخی ہے "عقیدہ ختم نبوت احمدیہ جماعت کا جزو ایمان ہے"۔ اس ٹریکٹ میں اس طرح دھوکہ دیا ہے جس طرح عیسائی لوگ بائیبل سے توحید کی آیات نقل کر کے کہا کرتے ہیں کہ ہم بھی موحد ہیں۔ یہاں تک کہ پادری فنڈر لکھتا ہے کہ مشرک حیوان ہے۔ مگر توحید کی تشریح ان کے نزدیک اور ہے اور مسلمانوں کے نزدیک اور۔ اسی طرح خاتم النبیین کی تشریح مسلمانوں کے نزدیک یہ ہے "لا نبی بعدی" آنحضرت کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔ مگر قادیانی اصطلاح اس کے خلاف ہے۔ وہ ختم نبوت کے معنے یہ کرتے ہیں کہ:۔

اللہ جل شانہٗ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا ہے یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو نہیں بخشی اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش× ہے اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔ (حاشیہ حقیقۃ الوحی ص۹۷) (ٹریکٹ مذکور ص۱)

اہلحدیث یہ عبارت ملک کی عام زبان اردو میں ہے اس کا مضمون صاف ہے کہ امت مرزا بلکہ خود مرزا صاحب بھی آنحضرت صلعم کو خاتم النبیین ان معنے میں نہیں مانتے جن معنے میں سب مسلمان مانتے ہیں۔ بلکہ ان کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت نبی گر خاتم ہیں"۔ چنانچہ ان کے عقیدے کا ایک شعر ان کا مافی الضمیر جاننے کو کافی ہے ؎

جو آئے ابتدا میں رونق غار حرا ہو کر
گئے واپس نبی گر اور ختم الانبیاء ہو کر
(الفضل ۲۲ مارچ ۳۵ء)

پس خاتم النبیین ان دو معنے کے لحاظ سے بالکل مسئلہ توحید کی مانند ہے جس کے قائل عیسائی اور مسلمان دونوں ہیں مگر تشریح دونوں کی اس قدر الگ ہے کہ ایک دوسرے کو توحید کا منکر قرار دیتا ہے۔ قرآن شریف خود

× مثل سنگ تراش؟ (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

عیسائیوں کے دعویٰ توحید کو بے اعتبار جان کر ان کے عقیدہ کے لحاظ سے فرماتا ہے :-

لَقَدْ کَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْا اِنَّ اللّٰہَ ثَالِثُ ثَلٰثَۃٍ (پ ۶ - ع ۱۴)

اسی طرح مسلمان بھی قادیانی تشریح کو بے اعتبار جان کر کہتے ہیں اور ٹھیک کہتے ہیں۔

لقد کفر الذین قالوا ان محمدا خاتم النبیین معنی جاعل النبیین - تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ۔

کہ مجھے ضرور جواب سے مشکور فرمادیں۔ اور اگر خود جواب نہ دیں تو آپکی سند سے کوئی آپ کا نمایندہ ہی جواب دیدے

(خاکسار علی محمد تخن والا احمدی و محمدی مسلمان وممبر انجمن اہل اسلام متصل مسلم ہائی سکول لاہور)

امیر جماعت لاہور و خلیفہ قادیان سے

ایک سوال

ایک احمدی کے قلم سے

حضرت مرزا صاحب (قادیانی) نے اپنے آپ کو خاتم الخلفاء اور محمدی سلسلہ کا چودھواں خلیفہ پیش کیا ہے اور بقول حضرت مرزا صاحب حضرت عیسٰی موسوی سلسلہ کے چودھویں خلیفہ اور خاتم الخلفا سلسلہ موسویہ ہیں جیسا کہ حضور نبی کریم صلعم بھی اس کی تائید میں فرماتے ہیں کہ میرے اور عیسٰی کے درمیان کوئی نبی نہیں۔ پس عرض ہے کہ جن مسلمانوں نے حضرت مرزا صاحب کو مانا ہے امام آخر زماں سمجھ کر مانا ہے جس کا اسلام میں آخری مجدد سمجھا ہے۔ تو اب سوال یہ ہے کہ جیسے حضرت مرزا صاحب حدیث کے ماتحت صدی کے سر پر ہو کر اپنی صداقت فرماتے ہیں اب جو صدی ختم ہو کر پندرھویں صدی شروع ہوگی تو کوئی امام آئے گا یا نہیں۔ اگر کوئی آگیا تو حضرت مرزا صاحب آخری نہ رہے اور مسلمان آخری کو ہی ماننے کے قائل ہیں۔ اگر کوئی نہیں آئیگا تو حدیث ہر صدی کے سر پر مجدد آنے کی غلط ہو کر الزام قائم ہوگا اگر کہو کہ مرزا صاحب کے تابع ہو کر صدی کے سر پر آئیگا تو نبی کریم بند کرتے ہیں اور مرزا صاحب اس کی تائید کرتے ہیں جیسا کہ میں اوپر عرض کر چکا ہوں۔ اگر آپ اسلام سے یا حضرت مرزا صاحب سے کچھ بھی تعلق رکھتے ہیں تو میں انہی کا واسطہ دیکر آپ سے ملتمس ہوں

ایک سوال کا جواب

الہامات مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت مرزائیہ لاہوری

ازقلم مفتی صاحب ریاست مانگرول (کاٹھیاواڑ)

یوں تو مرزا صاحب آنجہانی کی کوئی کتاب خالی نہیں جس میں بڑے شدومد کے ساتھ رسالت و نبوت بلکہ تشریعی نبوت کا دعویٰ نہ کیا ہو لیکن حسب ذیل الہامات قابل غور ہیں کوئی شخص مرزا صاحب کو مخاطب کرکے کہتا ہے :

(۱) قُلْ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا۔ اے مرزا کہہ دے کہ لوگو میں تم سب کی طرف خدا کا رسول ہو کر آیا ہوں۔ (البشریٰ جلد دوم صفحہ ۵۶ و اشتہار معیار الاخیار)

(۲) یٰسٓ اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۔ اے سردار (مرزا) تو مرسل ہے (رسولوں میں سے ہے) سیدھی راہ پر۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۷ مصنفہ مرزا صاحب)

(۳) اِنَّا اَرْسَلْنَا اِلَیْکُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَیْکُمْ کَمَا اَرْسَلْنَا اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ۔ ہم نے (خدا نے) تمہاری طرف رسول بھیجا ہے جیسا فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۱)

(۴) وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ۔ ہم نے (خدا نے) تجھے (مرزا کو) رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا ہے۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۲)

(۵) سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا ۔ پاک ہے خدا جس نے اپنے بندے (مرزا) کو رات کی سیر (معراج) کرائی (ضمیمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۸)

(۶) هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ ۔ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗ اَحْمَدُ ۔ وغیرہ ۔

یہ سب قرآن شریف کی آیات ہیں جو سردار دو جہاں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نازل ہوئیں مرزا صاحب کا دعویٰ ہے کہ یہ آیات میری شان میں مجھ پر وحی کی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ جو آیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اور جو دوسرے انبیاء کرام کی شان میں ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ نے دوبارہ مرزا صاحب کی شان میں نازل کی ہیں صراحۃً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم السلام کی برابری کا دعویٰ ہے۔ خدا نے جن خطابات جلیلہ مخصوصہ سے اپنے حبیب پاک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب فرمایا انہی خطابات سے مرزا صاحب کو مخاطب فرمایا ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ کے نزدیک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مرزا صاحب برابر ہیں۔ آخر صاف ہی کہہ دیا ہے

منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد (درثمین)

پھر اللہ تعالیٰ مرزا صاحب کو کہتا ہے۔ لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ ۔ اے مرزا اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۹) مرزا صاحب کے کلمات پر غور فرمائیے۔ مطلب صاف ہے اگر مرزا صاحب نہ ہوتے تو آسمان بھی نہ ہوتے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی نہ ہوتے۔ معاذ اللہ رسول اللہ صلعم کی اتنی توہین اور اپنی اتنی بڑائی۔ انجام کار صاف ہی کہہ دیا کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ہوں۔ لہ

لَهٗ خَسَفَ الْقَمَرُ الْمُنِیْرُ وَاِنَّ لِیْ
غَسَا الْقَمَرَانِ الْمُشْرِقَانِ اَتُنْکِرُوْا (اعجاز احمدی صفحہ ۷۱)

یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے

ahmadimuslim.de

چاند گرہن ہو، تو کیا ہوا میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا گرہن ہوا؛ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین، اپنی بڑائی، معجزہ شق القمر کا انکار۔ حقیقۃ الوحی میں لکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات تین ہزار ہیں اور میرے بڑے بڑے نشانات تین* لاکھ ہیں۔ استغفراللہ

(۷) سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔ (دافع البلا مصنفہ مرزا صاحب صا۱)

(۸) ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی و رسول ہیں۔ (اخبار ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

(۹) خدا تعالیٰ نے میری تعلیم میری بیعت اور میری وحی کو مدار نجات ٹھہرایا ہے۔ (اربعین ۴ صـ۷ مصنفہ مرزا صاحب)

(۱۰) جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا۔ (حقیقۃ الوحی صـ۱۶۳)

(۱۱) ایک ایک شخص جسکو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا ہے وہ مسلمان نہیں ہے۔ (حقیقۃ الوحی صـ۱۶۳)

(۱۲) جو مسیح موعود (مرزا صاحب) کو نہیں مانتا وہ کافر ہے۔ ملخصاً حقیقۃ الوحی صـ۱۷۹)

(۱۳) تحفہ گولڑویہ کے صـ۱۸ پر اپنی امت کو حکم ہوتا ہے کہ تمہارے پر حرام اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔ نیز فتاویٰ احمدیہ صـ۸۳)

ایضاً یہی نہیں کہ مرزا صاحب خود ہی رسول تھے بلکہ آپکے والد صاحب بھی رسول اللہ تھے۔ چنانچہ مرزا صاحب کی وحی میں خدائے تعالیٰ مرزا صاحب کو کہتا ہے۔ اِنِّیْ مَعَکَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ۔ میں تیرے ساتھ ہوں اے رسول اللہ کے بیٹے۔ (ریویو دسمبر ۱۹۰۵ء) معاذ اللہ سردار دو جہاں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے والد تو رسول نہ تھے مگر مرزا صاحب کے والد بھی رسول تھے۔

در ثمین و حقیقۃ الوحی میں آدم علیہ السلام سے لیکر خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلعم تک تمام انبیاء کے نام اور صفات اپنے لئے مخصوص کئے ہیں۔ اور مرزا صاحب کو اپنی وحی پر ایسا ہی یقین ہے جیسا کہ تمام پیغمبروں کی وحی کا۔ نیز مرزا صاحب کی وحی خطا سے ایسی ہی پاک ہے جیسا کہ قرآن۔

* بلکہ دس لاکھ (تذکرۃ الشہادتین مصنفہ مرزا صـ۴۱)

در ثمین میں فرماتے ہیں :- ؎

زندہ شد ہر نبی بآمدنم
ہر رسولے نہاں بہ پیراہنم
انبیاء اگرچہ بودہ اند بسے
من بعرفان نہ کمترم ز کسے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے مرزا صاحب تمام شان میں بڑھ کر ہیں حقیقۃ الوحی صـ۱۴۸۔ خدا نے اپنے اختیارات مرزا صاحب کے حوالے کر دیئے ہیں۔ چنانچہ مرزا صاحب کی وحی میں خدا فرماتا ہے۔ اِنَّمَا اَمْرُکَ اِذَا اَرَدْتَّ شَیْئًا اَنْ تَقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ۔ اے مرزا تیری شان یہ ہے کہ جب کسی چیز کو تو کہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے حقیقۃ الوحی صـ۱۰۵۔ نیز نصرۃ الحق میں اس کی تصریح ہے۔ مرزا صاحب خدا نے بیعت بھی کی خدا کے پیر بھی بنے (دافع البلا صـ۶۵) خدا نے مرزا صاحب کو توحید ی۔ تفریدی کے القاب سے بھی ملقب کیا ہے۔ علاوہ ازیں مرزا صاحب اولو العزم رسولوں، صحابیوں، ماموں تک کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت امام حسین علیہ السلام سے بھی افضل تھے۔ فرماتے ہیں ؎

کربلائیست سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم
اینک منم کہ حسب بشارت آمدم
عیسیٰ کجا است تا بنہد پا بمنبرم

ماشاء اللہ آپ باوجود ان دعاوی کے شیریں زبان بھی بہت تھے۔ شیخ سعد اللہ صاحب لدھانوی کی نسبت لکھتے ہیں۔ ذلیل۔ فاسق، شیطان، ملعون، سفیہوں کا نطفہ، بدگو، خبیث، مفسد، منحوس، اے ابن بغا وغیرہ۔

مشتے نمونہ از خروارے۔ یہ گوہر فشانی مرزا صاحب اور ان کے پیرؤوں کو مبارک ہو۔ قرآن شریف کا کثیر حصہ جس میں جہاد کا ذکر ہے۔ وہ مرزا صاحب کی وحی سے منسوخ ہو گیا دیکھو اربعین وغیرہ۔ اول تو دعاوی بالا ہی جھوٹ ہیں۔ اس کے علاوہ بھی مرزا صاحب نے بہت جھوٹ بولا ہے۔ کہیں لکھ دیا کہ اگر قرآن نے میرا نام ابن مریم نہیں رکھا تو میں جھوٹا ہوں۔ کہیں کہ قرآن میں اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ قَرِیْبًا مِّنَ الْقَادِیَانِ لکھا ہوا ہے۔ ازالہ صـ۷ میں مکہ، مدینہ۔ قادیان تین شہروں کا نام قرآن میں اعزاز کے ساتھ لکھا ہوا ہے براہین احمدیہ صـ۵۵۔ میرے وقت میں خدا نے حج کو جانا بند کر دیا حقیقۃ الوحی صـ۱۹۸) ایسے شخص اور اس کے پیرؤوں کے مرتد اور گمراہ ہونے میں کوئی شک نہیں ہے جو مسئلہ ختم نبوت کو باطل ٹھہرا کر اپنی نبوت کا مدعی ہو اور دوسروں کے واسطے نبوت و رسالت کا دروازہ کھولتا ہو، اپنے نہ ماننے والے دنیا کے ستر کروڑ مسلمانوں کو کافر کہتا ہو۔ باوجود اس کے مولوی محمد علی صاحب مرزا غلام احمد صاحب کو مسیح موعود مانتے ہوئے کس معصومانہ انداز میں لکھتے ہیں کہ

ہم مرزا صاحب کو مجدد اور ظلی بروزی نبی مانتے ہیں مستقل نبی نہیں مانتے۔ آپ کے ماننے یا نہ ماننے کا سوال نہیں مدعی کے دعاوی اور مدعی کو مع دعاوی کے ماننے کا سوال ہے، اس کا آپ اعلان کر چکے ہیں۔ (اخبار پیغام صلح جلد ۱ صـ۲۵)

نیز پیغام صلح جلد اول ع۴۳ ۱۶ ماہ اکتوبر ۱۹۱۳ء میں پیغامیوں کا اعلان ہے۔ خدا کو شاہد کر کے لکھا ہے کہ "ہمارا ایمان ہے حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) اللہ تعالے کے سچے رسول تھے"۔ (۷۹۵)

پھر کیسے کہا جاتا ہے کہ ہم کلمہ گو کو کافر نہیں کہتے۔ اگر واقعی نہیں کہتے تو پھر کلمہ گو کو کافر کہنے والے کو کافر اور اقوال بالا کے قائل کو مفتری اور کذاب کیوں نہیں کہتے یا کم از کم یہی اعلان کر دیا جائے کہ ہم مرزا صاحب کی کتابوں کے ان صفحوں کو نہیں مانتے جن میں اقوال بالا اور سب و شتم درج ہے اور ان کی اشاعت بند کر دیں۔ مگر وہ یہ نہیں کر سکتے جبکہ مرزا صاحب کو مسیح موعود مانتے ہیں تو ان کے ایک ایک حرف کو سچا جانتے اور مانتے ہیں۔ مذہب سے ناواقف مسلمانوں اور مغرب زدہ مسلمانوں کو تقیہ (منافقت کر کے) دھوکہ دیتے اور ان ہی کے روپیہ سے مرزا صاحب کی تصانیف کی اشاعت کرتے ہیں جن میں مندرجہ بالا اقوال درج ہیں۔ حتی کہ مترجم قرآن شریف کی شرح اور حاشیہ میں بھی حضرت مرزا غلام احمد کی اشاعت ہو رہی ہے۔ مجددیت کی بجائے احمدیت (مرزائیت) پھیلائی جا رہی ہے۔ لہذا مسلمان خصوصاً علماء و زعما محمدیان ہوشیار ہو جائیں کہ مرزائی تمام فرقے قادیانی ہوں یا لاہوری

ahmadimuslim.de

کمالی ہوں یا ظلی بروزی۔ سب اسلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کو مٹا کر احمدیت اور غلام احمد کو پھیلانا چاہتے ہیں۔ یہ فرقے اسلام اور مسلمانوں کے لئے سخت خطرناک ہیں۔ یہ لوگ مرزا غلام احمد کو سرور کائنات رحمۃ للعالمین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی طرح کم[1] نہیں سمجھتے۔ مرزا صاحب پر جب کوئی اعتراض کیا جاتا ہے تو یہ لوگ فوراً وہی اعتراض رسول اللہ صلعم پر کر دیتے ہیں۔ ہر ایک مسلمان پر فرض ہے کہ وہ احمدی (مرزائی) مذہب سے خود بچے اور مسلمانوں کو بچانے کی کوشش کرے۔

واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

سردار دو عالم کا خلق عظیم

(از عبد الغفار خان صاحب نزیل بھاٹا پارہ ضلع رائے پور (سی پی))

ناظرین ابتداء اسلام کا زمانہ ہے آنحضور طائف میں اشاعت حق کے لئے تشریف لے جاتے ہیں اور آپ توحید باری کا پیام لوگوں کو سناتے ہیں لیکن سننے اور قبول کرنے کی بجائے وہاں اس کا مضحکہ اڑایا جاتا ہے اور خلق کا جواب ترش روئی سے دیا جاتا ہے۔ اور بعض وحشی درندے آپ کے پیچھے لگ جاتے ہیں۔ طائف سے لے کر مکہ تک تمام راستہ آپ پر ظلم وستم اور سنگباری کی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ جسم مبارک لہولہان ہو جاتا (۷۹۶)
اور نعلین مبارک خون سے تر ہو جاتی ہیں اور حالت یہ ہے کہ اب اگر سرکار مدینہ بھی حضرت نوح کی طرح یہ بددعا کرتے رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا۔ اے رب ہمارے روئے زمین پر منکرین سے اور بدبخت کا بسنے والا ایک گھر بھی باقی نہ چھوڑ۔ تو اس امر کا آپ کو حق حاصل تھا اور خلاف بھی نہ ہوتا۔ اسی سبب سے اللہ کا فرشتہ آتا ہے اور کہتا ہے کہ آپ اس قوم کے لئے بددعا کریں تاکہ اس قوم کی بجائے اللہ تبارک و تعالیٰ دوسری قوم آباد کرے اور دنیا از سر نو آباد ہو مگر آپ بددعا کی بجائے یہ ارشاد فرماتے ہیں:۔ اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون۔ اے رب ہمارے مری قوم کو عقل اور ہدایت دے کہ وہ مجھے جانتی نہیں ہے اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ لوگ اگر خدائے واحد پر ایمان نہیں لاتے تو کیا عجب ہے ان کے بیٹے اور پوتے ایمان لے آئیں گے۔

طائف کا یہ واقعہ مصیبت کا کوئی تنہا واقعہ نہیں ہے بلکہ آپ کی مبارک تبلیغی زندگی میں جو مصائب سالہا سال تک برابر پیش آتے رہے یہ تو اس سلسلہ کی صرف ایک کڑی ہے لیکن کسی موقع پر بھی آپ کی شفقت و مہربانی میں کمی نہیں ہوئی اور محبت کی وہ آگ جو اپنی قوم کے لئے آپ کے جسم اطہر کے اندر موجود تھی کسی میں بھی اس کے شعلے کمزور نہیں ہوئے۔ اسی سلسلہ میں ہم کو یہ احادیث صحیحہ یاد رکھنی چاہئیں۔ بخاری شریف میں ہے:۔

قال لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاحشاً ولا لعاناً و سباباً کان یقول عند المعتبۃ ما لہ ترب جبینہ۔ نہ تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحش گو اور نہ کسی کو اور نہ چیز کو لعان کرنے والے اور نہ کسی پر سب وشتم کرنے والے اگر بہت ہی غصہ فرماتے تو یہ فرماتے اسے کیا ہو گیا ہے اس کی پیشانی خاک آلودہ ہو دوسری حدیث اور ملاحظہ فرمایئے جبکہ آپ کو کفار کے حق میں بددعا کرنے کے لئے کہا جاتا ہے تو آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں۔ قربان جایئے اپنے رسول امی پر۔ صحیح مسلم شریف میں ہے:۔

عن ابی ھریرۃ قال قیل یا رسول اللہ ادع علی المشرکین قال انی لم ابعث لعاناً و انما بعثت رحمۃ۔ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ آپ سے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ مشرکین پر بددعا کیجئے تاکہ وہ ہلاک ہو جائیں آپ فرماتے ہیں کہ میں لعنت کرنے کے لئے نہیں بھیجا گیا ہوں بلکہ رحمت کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ کیا ہمارے اخلاق میں آج اپنوں کیلئے اتنی گنجائش ہے کہ وہ ہمیں تکلیف دیں اور ہم کو انتقام کا موقعہ دیں اور ہم ان کے حق میں بددعا تک گوارا نہ کریں۔

صلح حدیبیہ ان سب سے بڑھکر اسلام کی حقیقی قوت کا واقعہ صلح حدیبیہ کا مشہور واقعہ ہے۔ ناظرین اب وہ زمانہ ہے صدائے حق پھیل چکی ہے اور وہ ذات کہ جس نے سابقین کو بشارت دی تھی کہ میں ہی رب الارباب اور خداوند خدا ہوں اور فاران کی وادیوں میں اپنی فوجوں کے ساتھ اپنے جلال و جبروت کو ظاہر کرنے والا ہوں: اور وہ مبارک ہستی کہ جنہیں مکہ کی گلیوں میں برسہا برس تک ستایا گیا تھا اب وہی ایک لشکر جرار کے ساتھ کہ جسکے سیلاب کے روکنے سے سمندر اور پہاڑ عاجز ہو گئے اب وہ فوج خدا کے گھر کے دروازہ تک پہنچ چکی ہے اور چاہتی ہے کہ امن و امان کے ساتھ اپنے جد امجد حضرت ابراہیم کے تعمیر کردہ خانۂ خدا میں اپنے فریضہ کو ادا کرے اور واپس چلی جائے راستے میں روکے جاتے ہیں باوجودیکہ الٰہی تلوار کی ایک ہی ضرب میں مخالفین کا ہمیشہ کے لئے فیصلہ کر سکتی تھی لیکن اس پر تیار ہو جاتے ہیں کہ مخالفین کے ساتھ امن اور رواداری کی بنیاد پر معاملہ طے کر لیا جائے۔ گفتگو ہوتی ہے اور مخالفین کی ہر شرط قبول کر لی جاتی ہے اور یہ ایسی شرطیں ہیں کہ حضرات صحابہ کرام میں دل چل مچ جاتی ہے کہ ایسی دب کر صلح کی گئی ہے کہ کوئی فاتح بھی اتنا دب کر صلح نہیں کر سکتا۔ مگر یہی دب جانا اور مخالفین کو خوش کر دینا اور مجاہدین کے گرم خون پر رواداری کا ایسا ٹھنڈا پانی ڈال دینا تھا کہ آج بھی دنیا کی کوئی ریاست اور فوجی ضابطہ سے قبول نہیں کر سکتا۔ مگر درحقیقت فاتح و مفتوح کی صلح نہ تھی بلکہ رواداری کا لاثانی مظاہرہ اور روح اور اخلاق کی فتح عظیم تھی اسی دب جانے نے سنگ دل مخالفین کے قلوب کو شق کر ڈالا اور ان میں اسلام کی اصلی محبت کی شعاعیں داخل ہونے کی کھڑکیاں کھول دیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ تھوڑی سی تھوڑی مدت

---

[1] مولانا! معاف فرمایئے کم کیا اونچا سمجھنے کے مکلف ہیں۔ اس الہام کے کیا معنے ہیں تیرا (مرزا کا) تخت سب تختوں سے اونچا بچھایا گیا (حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۹) یہ سب کا لفظ سور کلیہ کا ہے یا نہیں؟ (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

ہیں تمام جزیرہ عرب فاتح اعظم کے قدموں پر تھا۔ اور مخالفین کی بھی جماعتیں رب الافواج کے لشکروں سے بدل گئیں۔ ٹھیک اسی طرح کا وہ واقعہ ہے جبکہ کائنات قلوب کا سب سے بڑا فاتح ایک جرار فاتح لشکر کے ساتھ جہاں خدا کا وہ گھر ہے جس میں اس کے ہر گھر سے بڑھ کر اس کی تقدس کا لحاظ کیا گیا ہے۔ جس گھر میں سب سے زیادہ اُس کی محبت کے پاک آنسو بہائے گئے ہیں اب یہ وہ قوت ہے کہ مخالفت کی ہر طاقت پاش پاش ہو چکی ہے اور مخالفین کا ہر فرد صرف فاتحین کے رحم پر ہے۔ اُن فاتحین کے رحم پر جنہیں انہیں کے ہاتھوں دکھ پہنچایا گیا تھا۔ جنہیں اُن کے گھروں سے نکالا گیا تھا۔ جن سے خدا کے اس گھر کو چھڑایا گیا تھا جو اُن کو دنیا کی ہر چیز سے بڑھ کر عزیز تھا۔ لیکن اُس وقت قتل عام کی بجائے بخشش عام کی منادی کی جاتی ہے کہ اے وہ لوگو! جنہوں نے مجھے ستایا اور دکھ دیا ہے میں تمہیں معافی کا پیام عام دیتا ہوں۔ آج کے دن میرے اور تمہارے درمیان کوئی جھگڑا باقی نہیں ہے۔ وہ خدا جس نے مجھے تمہارے لئے ہر طرح کا اختیار دیا ہے۔ اُسی کے نام پر میں تمہیں معاف کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ وہ بھی تمہیں معاف کر دے!

اخلاق نبوی میں بیشمار واقعات ہیں جو رحمۃ للعالمین کی شان حلم و کرم کو مختلف صورتوں سے ظاہر کرنیوالے ہیں۔ منجملہ ان کے ایک مہمان کا واقعہ ہے۔ کچھ غیر مسلم لوگ تھے جو مدینہ طیبہ میں ہم وطنی کے سلسلے میں آئے تھے اور آپ کے مہمان ہوئے تھے۔ آپ نے ایک ایک مہمان ایک ایک صحابی کے سپرد کر دیا کہ وہ میزبانی کا حق ادا کریں۔ اُن میں ایک شخص تھا۔ کسی نے بھی اسے قبول نہ کیا۔ کیونکہ وہ نہایت درشت خو اور بد شعار تھا۔ لیکن اس سب سے برے کو آپ کے سوا کون قبول کر سکتا تھا۔ جو فرماتے ہیں۔ الصالحون للہ والطالحون لی اچھے لوگ اللہ کے لئے ہیں اور برے میرے لئے ہیں۔ چنانچہ اس برے مہمان کو آپ نے اپنا مہمان رکھا۔ اور حجرہ نبوی میں اسے جگہ دی گئی۔ رات کو کھانا اُسے دربار نبوی سے بھیجا گیا۔ اور اس نے اتنا زیادہ کھا لیا کہ معدہ ہضم نہ کر سکا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اُسے اسہال شروع ہوا۔ اور حجرۂ نبوی اور بستر جو اسے آرام کے لئے عطا فرمایا گیا تھا۔ آلودہ نجاست ہو گیا۔ علی الصبح یہ اس خوف سے کہ لوگ اسے اس شرارت کی سزا نہ دیں بہت پہلے اٹھ کر بھاگ نکلا۔ لیکن اپنی تلوار بھول گیا۔ آپ تشریف لائے تو مہمان کو حجرہ میں نہ پایا۔ اور افسوس کیا کہ مہمان بغیر رخصت چلے گئے۔ ادھر مہمان کو اپنی تلوار یاد آگئی۔ ڈرتے ڈرتے حجرہ نبوی تک پھر آپہنچا تو آکر یہ ماجرا دیکھا کہ فخر الانبیاء سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم خود اپنے دست مبارک سے آلودہ نجاست کپڑوں کو صاف کر رہے ہیں اور مہمان کو دیکھ کر عتاب کی بجائے آپ نے فرمایا کہ تم ہم سے ملے بھی نہیں اور چلے گئے۔ اُس نے کہا میری تلوار رہ گئی ہے۔ آپ نے فوراً تلوار اس کے حوالے کر دی اور بغیر اس کے کہ چشم مبارک اور ابرو پر ذرہ برابر بھی کسی ناگواری کا اثر ہو۔ اس کی نجاست سے کپڑوں کی پاکی اور صفائی میں مشغول ہو گئے۔ یہ دیکھ کر کون ایسا ہوگا خواہ وہ بھی دشمن مہمان ہی کیوں نہ ہو کہ اس کا پتھر سا دل پانی پانی نہ ہو جاتا۔ چنانچہ یہ شخص اسی وقت قدم مبارک پر گرا اور پکارا تھا۔

اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمد رسول اللہ۔

یہ ہے عفو کی بے نظیر مثال کہ درندوں جیسے ظالم دشمنوں پر قابو پا کر پھر انہیں معاف کر دیا۔ جس اخلاقی تلوار نے ان کے دلوں کو ایسا گھائل کر دیا کہ ہمیشہ کے لئے ان کی گردنیں اسلام کے آگے جھک گئیں۔ اسلام راستی کی تلوار کے ساتھ پھیلا نہ کہ لوہے کی تلوار کے ساتھ۔ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا مختصر خاکہ جو اوپر کی چند سطور میں دکھایا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ کس طرح وہ ننھا سا بیج جو حضور علیہ السلام کے مبارک ہاتھوں سے بویا گیا تھا ایک عظیم الشان درخت بن گیا۔ اور رفتہ رفتہ اس کی شاخیں ہر اطراف اکناف عالم میں پہنچ گئیں اور دنیا اس کے نیچے بسیرا کرنے لگی۔ اخلاق فاضلہ کے ساتھ اسلام کی تعلیم کو لیکر جان نثاران اسلام دنیا کے گوشہ گوشہ میں پھیل گئے اور ایک عالم کو اسلام کے جھنڈے کے نیچے جمع کر دیا۔ یہ مت خیال کرو کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا۔ کیونکہ اسلام نے کبھی تلوار سے ابتدا نہیں کی۔ بھلا جو پاک کتاب ببانگ دہل یہ اعلان کرتی ہے کہ

لا اکراہ فی الدین۔ یعنی دین میں جبر جائز نہیں۔ وہ کب اس بات کی اجازت دے سکتی ہے کہ مذہب کی اشاعت تلوار کے ذریعہ سے کی جائے۔ پھر خود حضور علیہ السلام کا وصف حسنہ اظہر من الشمس ہے کہ تیرہ سال تک مکہ میں سخت سے سخت دردناک آلام و مصائب برداشت کئے ہیں۔ لیکن تلوار نہیں اٹھائی۔ یہاں تک کہ اتمام حجت کی غرض سے اپنا عزیز وطن چھوڑ دیا اور ہجرت کر کے مدینہ شریف چلے گئے۔ لیکن جب ظالموں نے وہاں بھی چین سے نہ بیٹھنے دیا اور حق کو تلوار کے زور سے مٹانا چاہا تو آپ نے تلوار اٹھائی۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ اُن جنگوں میں ہی آپ کو ایسے اعلیٰ اخلاق دکھلانے کا موقع ملا جو بغیر جنگوں کے مخفی رہتے۔ آپکو خدا تعالیٰ نے ظالم دشمنوں پر فتح دی اور آپ نے ان کو
(۴۹۷) معاف کر دیا۔ اس بات کو بھی ثابت کر دیا کہ سچا رحم کرنے والا اور عفو کرنے والا وہی ہے کہ جسے طاقت ملے اور رحم کرے۔ سچا سخی وہی ہے کہ جسے دولت ملے اور وہ تقسیم کر دے۔ ہزار در ہزار درود و سلام اس عالی مرتبہ نبی پر کہ جس نے حق کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے انتہائی تکلیفیں اٹھائیں اور مصیبتیں جھیلیں اور بنی نوع انسان کی ہمدردی و خیر خواہی میں اپنی جان تک کی پرواہ نہ کی ؛

رحمۃ للعالمین

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے مستند سوانح مبارک جو کہ تمام اسلامی فرقوں میں مقبول ہے۔ مصنفہ علامہ قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی مرحوم۔ کتابت طباعت کاغذ نہایت اعلیٰ۔ قیمت جلد اول عہ۔ جلد دوم عہ سوم عہ۔ (ملنے کا پتہ)

مینجر دفتر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

مختصر حالات رئیس المحدثین

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ

از قلم ایم عبدالعزیز خالد جھنگوی وزیر پورہ سیالکوٹ

آپ جمعہ کے دن ۱۳ شوال ۱۹۴ھ ہجری المقدس میں حضرت علامہ محدث اسماعیل بن ابراہیم کے گھر پیدا ہوئے اور لیلۃ الفطر ۲۵۶ھ ہجری میں اس جہان فانی سے عالم جاودانی کو تشریف لے گئے۔ اوائل عمری میں والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا تھا۔ پرورش کا بوجھ والدہ ماجدہ کے ذمہ رہا۔ آپ شروع ہی سے لہو و لعب اور کھیل کود سے سخت متنفر تھے۔ یہ شعر آپ پر صادق آتا تھا ؎

بالائے سرش ز ہوشمندی ❊ مے تافت ستارہ بلندی

آپ ابھی دس برس ہی کے تھے کہ تحصیل علم کا شوق غالب ہوا۔ اس زمانے میں طلباء حدیث کا دستور العمل تھا کہ جو کچھ اپنے اساتذہ کی زبانی سنتے تھے جھٹ اپنے صحیفوں میں نوٹ کر لیتے تھے۔ لیکن امام بخاری صاحب ہمیشہ احادیث کی نقل سے استغنا برتتے تھے۔ حافظہ (۷۹۸) ذرہ بلند تھا کہ باوجود نہ لکھنے کے مدتوں بعد اپنے ہم جماعتوں کو لفظ بلفظ سنا دیتے تھے۔ یہاں تک کہ بعض اوقات لکھنے والے طلبا اپنے صحیفوں کی درستی امام بخاری صاحب سے کراتے تھے جب ایک استاد سے دوسرے استاد کی خدمت میں بغرض حصول علم حدیث تشریف لے جاتے تھے تب پچھلی احادیث اپنے صحیفہ میں نقل فرماتے تھے اور ہر ایک حدیث کے لئے دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ اس کے بعد اس حدیث کو اپنی صحاح میں نوٹ کرتے تھے۔ چنانچہ خود فرماتے ہیں۔ ما وضعت فیہ حدیثا الا صلیت رکعتین یعنی میں نے اپنی صحاح میں کوئی حدیث نقل نہیں کی جب تک کہ دو رکعتیں نہیں پڑھ لیں۔ حافظہ کی نسبت خود ہی رقمطراز ہیں:۔ احفظ مائۃ الف حدیث صحیح و مائتی الف حدیث غیر صحیح۔ یعنی مجھے ایک لاکھ صحیح اور دو لاکھ غیر صحیح حدیثیں یاد ہیں! حدیث کے لینے میں یہاں تک احتیاط کرتے تھے کہ ایک دفعہ کسی عالم متبحر ماہر کی خدمت میں علم حدیث حاصل کرنے گئے۔ اتفاق سے ان کی گھوڑی بھاگ گئی تھی۔ گھوڑی پکڑنے کے لئے انہوں نے خالی برتن دکھا کر گھوڑی کو پکڑ لیا۔ امام صاحب نے وہاں سے حدیث نہ لی کہ مبادا گھوڑی کی طرح میرے ساتھ بھی دھوکا کریں۔ نیز ایک دفعہ آپ جہاز پر سوار تھے پانچسو پونڈ کی تھیلی پاس موجود تھی ساتھ ہی شاگرد تھے کہ ایک آدمی کی جہاز میں چوری ہو گئی اور اس نے اپنا شک امام صاحب پر ظاہر کیا۔ امام صاحب نے اپنی تھیلی سمندر میں پھینک دی۔ شاگردوں نے عرض کی کہ یا حضرت تھیلی تو آپ کی تھی آپ نے سمندر میں کیوں پھینک دی۔ فرمانے لگے مجھے خطرہ تھا کہ اگر تلاشی میں تھیلی میرے ہاں دستیاب ہوتی تو مجھ سے کسی نے حدیث نہیں لینی تھی اور حدیث کا ادب ملحوظ رکھ کر میں نے اپنی تھیلی سمندر میں پھینک دی ہے۔ جس کے ہاں سے امام صاحب حدیث نقل فرماتے تھے ان شرائط کو ملحوظ رکھتے تھے۔

(۱) حدیث ثقہ راویوں سے منقول ہو۔ اور اس کا سلسلہ کسی مشہور صحابی تک پہنچے۔ (۲) جو راوی حدیث کی تائید کریں ان میں کسی قسم کا اختلاف نہ ہو۔ (۳) سند حدیث بالکل متصل ہو منقطوع نہ ہو۔ (۴) حدیث کے راویوں کا سلسلہ سچا عادل کامل ہونا لازمی ہے (۵) راوی مدلس اور مختلط نہ ہوں۔ ان کا حافظہ بھی قوی ہو۔ اور وہ سلیم الاعتقاد ہوں وہمی نہ ہوں۔

"اکمال اسماء الرجال" میں لکھا ہے کہ امام صاحب ایک دفعہ بغداد تشریف لے گئے وہاں کے علماء آپ کو آزمانے کے لئے آپ کے گرد جمع ہو گئے۔ اور دس دس آدمیوں کی دس ٹولیاں ہو گئیں۔ انہوں نے امام صاحب کے سامنے ایسی احادیث پیش کیں جن کے متنوں اور اسنادوں میں کچھ گڑ بڑ تھی۔ جب تمام پڑھ چکے تو امام صاحب نے فرمایا۔ اما حدیثک الاول فکذا والثانی کذا علی النسق الی آخر العشرۃ یعنی تیری پہلی حدیث اس طرح ہے دوسری اس طرح ہے۔ دس تک علی ہذا القیاس تمام آدمیوں کی حدیثیں بھی سنا دیں اور انہیں ان کی غلطیوں سے بھی آگاہ کر دیا۔ جس سے ان علماء کرام کے دلوں پر امام صاحب کے حافظہ کی دھاک بندھ گئی۔

امام صاحب دنیادار نہ تھے۔ آپ کی زندگی علمی اور سادہ تھی اور آپ انتہا درجہ کے صفائی پسند تھے۔ اثنائے درس میں ایک شخص نے داڑھی سے تنکا نکال کر فرش پر ڈال دیا۔ امام صاحب نے اٹھا کر باہر پھینک دیا امام صاحب کے متعلق علمائے باکمال نے اپنے خیالات کا اظہار اس طرح فرمایا ہے۔

(۱) محمد بن اسماعیل افقہ عندنا و ابصر من احمد بن حنبل (ابومصعب) محمد بن اسماعیل ہمارے نزدیک بہت زیادہ فقیہ ہیں۔ اور امام احمد بن حنبل سے زیادہ صاحب بصارت ہیں۔

(۲) وعنہ۔ لو ادرکت مالکا و نظرت الی وجہہ و وجہ محمد بن اسماعیل لقلت کلاھما واحد فی الفقہ والحدیث۔ اگر مجھے مالکؒ ملیں اور میں مالکؒ اور محمدؒ بن اسماعیلؒ کے چہرہ کی طرف دیکھوں تو کہوں دونوں فقہ اور حدیث میں ایک ہیں۔

(۳) فضل محمد بن اسماعیل علی العلماء کفضل الرجال علی النساء (رجاء بن مرجی) فضیلت محمد بن اسماعیل کی مثل فضیلت مردوں کے عورتوں پر ہے۔

(۴) ما رأیت تحت ادیم ھذہ السماء اعلم بالحدیث من محمد بن اسماعیل البخاری (محمد بن اسحٰق) میں نے اس آسمان کے نیچے محمد بن اسماعیل بخاری سے زیادہ حدیث جاننے والا کسی کو نہیں دیکھا۔

(۵) قال محمد بن احمد المروزی کنت نائما بین الرکن والمقام فرایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام فقال لی یا ابا زید الی ماتدرس کتاب الشافعی ولا تدرس کتابی فقلت یا رسول اللہ ما کتابک قال جامع محمد بن اسماعیل البخاری۔ محمد بن احمد مروزی فرماتے ہیں۔ میں ایک دن رکن اور مقام کے درمیان سویا ہوا تھا کہ میں نے خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا فرماتے تھے تو امام شافعی کی کتاب پڑھتا ہے۔ اور میری نہیں پڑھتا میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کی کتاب کیا ہے۔ فرمایا جامع محمد بن اسماعیل بخاری۔ (باقی بر صفحہ ۱۲ کالم ۳)

امام بخاریؒ کی مختصر سوانح۔ قیمت ۱؎ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

ahmadimuslim.de

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۱۱۵)

گذشتہ ہفتہ نذر لغیر اللہ اور استعانت کی بحث ہوئی ہے۔ آج اس سے آگے پڑھیں۔

مولوی نعیم الدین لکھتے ہیں:۔

قولہ ص۱۵۸ "ردالمحتار جلد ۱ ص۳۹ میں ہے۔ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی قبر پر حاضر ہوتا ہوں اور جب کوئی حاجت پیش آتی ہے تو دو رکعتیں پڑھ کر حضرت امام کی قبر کے پاس دعا کرتا ہوں تو مراد جلد حاصل ہوجاتی ہے۔ قال انی لاتبرک بابی حنیفۃ واجئی الی قبرہ فاذا عرضت لی حاجۃ صلیت رکعتین وسالت اللہ تعالیٰ عند قبرہ فتقضی سریعاً۔

تقویۃ الایمان کے اسی سلسلہ شرکیات میں زائر کا راہ میں اوس بزرگ کے نام کا ورد کرنا ہی لکھا ہے یہ بھی خاص حضور علیہ الصلوٰۃ کی زیارت پر حملہ ہے کہ درود شریف کا ورد آداب زیارت میں سے اور موجب سعادت ہے۔ مگر وہابی دین میں یہ شرک لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ملخصاً بلفظہ

اقول۔ ردالمحتار میں جو قول امام شافعی رحمہ اللہ کا مناقب امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ میں منقول ہے محض بلاسند وصحت ہے جو حجت نہیں ہوسکتا کیونکہ عند القبر نماز پڑھنا خوف فتنہ قبر پرستی سے خالی نہیں ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری پارہ ۲ ص۲۶ میں خلیفہ روایت ہے:۔

"ورای عمر بن الخطاب انس بن مالک یصلی عند قبر فقال القبر القبر۔

یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو ایک قبر کے پاس نماز پڑھتے دیکھا تو فرمایا کہ قبر ہے قبر ہے"

فتح الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۵ ص۴۹۲ میں مرقوم ہے فیلزم اتخاذ المسجد عند القبر وقد یکون القبر فی جہۃ القبلۃ فتزداد الکراہۃ۔ وقد یقول بالمنع مطلقاً من یری سد الذریعۃ وھو ھنا متجہ قوی انتہی۔ یعنی پس لازم آویگا ٹھہرالینا مسجد کا قبر کے پاس اور اگر جہت قبلہ میں ہوگی تو زیادہ کراہت لازم آوےگی اور تحقیق فرمایا گیا ہے مطلقاً منع ہونا بوجہ بند کرنے ذریعہ فساد کے اور اس کی وجہ قوی ہے انتہی"

اور مجمع البحار میں مرقوم ہے:۔

"فان منھم من قصد لزیارۃ قبور الانبیاء والصلحاء ان یصلی عند قبورھم ویدعو عندھا او یسالھم الحوائج فھذا لایجوز عند احد من علماء المسلمین فان العبادۃ وطلب الحوائج والاستعانۃ حق للہ وحدہ" انتہی **صواعق ص۱۳۴**۔

یعنی اگر وہ اُن لوگوں میں سے ہیں جو قصد کرتے ہیں قبور انبیاء اور صلحاء کی زیارت کا کہ قبروں کے پاس نماز پڑھیں اور قبروں کے پاس دعا اور حاجات کا سوال کریں پس یہ جائز نہیں ہے کسی علماء مسلمین کے نزدیک کیونکہ عبادت اور طلب حاجات اور مدد مانگنا صرف اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہے پس یہ کیونکر متیقن ہوسکتا ہے کہ امام شافعی جیسے مقتداء جامع اصول وفروع مسدود ذریعہ فساد کو مفتوح فرماویں پھر اس میں صاف تصریح ہے کہ نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں جسکو مولوی نعیم الدین نے اپنے مدعائے شرکیہ کے نفع حاصل کرنے کے لئے صرف یہ کہا کہ امام کی قبر کے پاس دعا کرتا ہوں۔ تاکہ قبر پرست جان لیویں کہ صاحب قبر سے دعا مانگتے تھے۔ کیونکہ خود مولوی نعیم الدین نے تصریح کردی ہے کہ زیارت کیلئے حاضر ہونا اس کے سامنے دعا کرنا اور مرادیں مانگنا۔ ورنہ لفظ عربی سالت اللہ کا ترجمہ صاف کرنا تھا کہ اللہ سے سوال کرتا ہوں۔ پس یہ صریح دھوکہ دہی اور باعلاء شرک سے عام لوگوں کو گمراہی میں مبتلا کرنا ہے۔ نعوذ باللہ من سوء الاعتقاد۔

علی ہذا تقویۃ الایمان کے اسی سلسلہ شرکیات میں زائر کا راہ میں اس بزرگ کے نام کا ورد کرنا جسکو مولوی نعیم الدین نے نقل کیا ہے اگرچہ اس میں ہرگز نہیں ہے مگر مضمون دراصل معنی میں صحیح ہے کیونکہ دوسرے مقام پر اس کے قریب الفاظ مرقوم ہیں۔ چنانچہ تقویۃ الایمان ص۸ میں لکھا ہے کہ

"سو جو کوئی کسی کا نام اٹھتے بیٹھتے لیا کرے اور دور و نزدیک سے پکارا کرے اور بلا کے مقابلہ میں اسکی دہائی دیوے اور دشمن پر اس کا نام لیکر حملہ کرے اور اس کے نام کا ختم پڑھے اور یوں سمجھے کہ جب میں اس کا نام لیتا ہوں زبان سے یا دل سے تو وہیں اس کو خبر ہوجاتی ہے اور اس سے میری کوئی بات چھپی نہیں رہ سکتی اور جو مجھ پر احوال گزرتے ہیں سب کی ہر وقت اسے خبر ہے اور جو بات میرے منہ سے نکلتی ہے وہ سب سن لیتا ہے اور جو خیال و وہم میرے دل میں گزرتا ہے وہ سب سے واقف ہے سو ان باتوں سے مشرک ہوجاتا ہے اور اس قسم کی باتیں سب شرک ہیں انتہی ملخصاً"

لہٰذا اس میں کیا کلام ہوسکتا ہے جس کی تفصیل تائیدات از کلام ربانی اور احادیث رسول یزدانی وعلمائے کرام اور علمائے ذوالاحترام سے واضح ہوچکی۔ بھلا اس میں خاص فداہ امی وابی جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی (۹۹) زیارت مرقد مبارک پر کیا حملہ ہے جس کا تقویۃ الایمان میں ہرگز ذکر تک نہیں ہے یہ محض مولوی نعیم الدین کا بہتان وعناد ہے۔ لعنت اللہ علی الکاذبین المفترین۔

باقی درود شریف پڑھنا خصوصاً مدینہ طیبہ کے سفر میں باعث خیر و برکات اور افضل عبادات ہے کہ یہ حق تعالیٰ کی جناب میں التجاء و دعا ہے البتہ آپ کو متصل حاضر وناظر جان کر سنانے کا عقیدہ شرک ہے۔ چنانچہ امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فتح الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۲۶ ص۲۰۵ میں فرماتے ہیں:۔

"المقصود بالصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم التقرب الی اللہ بامتثال امرہ۔

یعنی مقصود درود شریف پہنچانے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر حق تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنا ہے اور اس کے حکم کی بنا پر"

اور خود مولانا شہید مرحوم دوسرے باب تقویۃ الایمان کی پانچویں فصل ص۱۰۱ میں حدیث نقل فرماتے ہیں:۔

"وصلوا علیّ فان صلوتکم تبلغنی حیث کنتم" رواہ

ahmadimuslim.de

انسائی۔ یعنی اور درود بھیجو مجھ پر اس لئے کہ درود تمہارا پہنچایا جاتا ہے مجھ کو تم کہیں ہو۔"

مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ البلاغ المبین صفحہ ۴۳ میں درباره افعال شرکیہ فرماتے ہیں:۔

"و بعضے وظائف بطریق اذکار مشتمل برندائے اسمائے بزرگان در صبح و شام التزام کرده اند۔"

یعنی اور بعضے وظائف بطور اذکار مشتمل ندائے بزرگان کے نام کے صبح اور شام لازم کرتے ہیں۔"

اور جناب قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی رحمہ اللہ مستند مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی کے ارشاد الطالبین صفحہ ۔ میں فرماتے ہیں:۔

"وذکر محمد صلے اللہ علیہ وسلم بروجہی کہ در شرع وارد نشده است چنانچہ بطور وظیفہ یا محمد یا محمد یا محمد گفتہ باشد روا نباشد۔

یعنی اور ذکر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی اس طریقہ پر جو شرع میں وارد نہیں ہوا جیسے کوئی شخص بطور وظیفہ کے یا محمد یا محمد یا محمد کہتا ہو روا نہ ہوگا۔

(۸۰۰) پس مولوی نعیم الدین نے تحریف و بہتانات کا باب مفتوح کر کے کس بری طرح عام لوگوں کو بدظن کر کے گمراہ کیا ہے۔ معاذ اللہ من سوء العقیدۃ والعمل۔

قولہ صفحہ ۱۵۹ و ۱۶۰ "تقویۃ الایمان میں شرک کی باتوں میں یہ بھی لکھا ہے۔ اس کی دیوار سے اپنا منہ اور چھاتی ملنا اور اس کا غلاف پکڑ کر دعا کرنی۔ تقویۃ الایمان صفحہ ۔ اگرچہ دیوار سے منہ اور چھاتی ملنا اور غلاف پکڑنا آداب زیارت میں سے نہیں ہے بلکہ بہتر یہ ہے کہ زائر روضہ شریف سے کسی قدر فاصلہ پر رہے کہ اس میں ادب زیادہ ہے۔ غرض دیوار سے چمٹنا یا پردوں سے لپٹنا آداب زیارت نہیں جو جاہل اس کو شرک بتا کر اپنا نامہ اعمال سیاہ کیا جائے نابینا کو یہ نظر نہ آیا کہ اس کا طبع زاد شرک کہاں تک پہنچیگا۔ دیوار کا خاص قبر شریف پر رخسار رکھ دینا تو صحابہ کرام سے ثابت ہے ایسا ہی خلاصۃ الوفا صفحہ ۶۱ میں ہے۔ قبور صالحین کو بوسہ دینے کا جواز منقول ہے۔ اگرچہ عوام کی گمراہی کے اندیشہ سے اس میں احتیاط کا مناسب ہے لیکن جو افعال کہ ثابت ہیں ان کو محض اپنی رائے فاسد سے بیدھڑک شرک بتا دینا صحابہ پر الزام شرک لگانا اور کھلی گمراہی ہے۔ ملخصاً بلفظہ"

اقول۔ ہرگز یہ عبارت تقویۃ الایمان فہرست شرکیات کے ذیل میں نہیں ہے یہ محض مولوی نعیم الدین کی بہتان بندی و بددیانتی کا ثمرہ ہے۔ بلکہ یہ خانہ کعبہ کی خصوصیات میں واقع ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔ یہ سب کام اللہ نے اپنی عبادت کے لئے اپنے بندوں کو بتائے ہیں"۔ پس خانہ کعبہ کی دیوار مقام ملتزم سے چھاتی کا ملنا ثابت اور عبادت و برکت کا موجب ہے۔ چنانچہ موطا امام مالک رحمہ اللہ صفحہ ۳۲۱ میں روایت ہے:۔ مالک انہ بلغہ ان عبد اللہ بن عباس کان یقول مابین الرکن والمقام الملتزم۔ جس کا ترجمہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:۔

"عبد اللہ بن عباس مے گفت درمیان رکن اسود و مقام ابراہیم ملتزم است یعنی جائیکہ معانقہ با دیوار کعبہ باید کرد۔ وعلیہ اہل العلم انہ یجتہد فی الدعا فی المواضع المتبرکۃ ویلتزم بین الرکن والباب ۔۔ یعنی عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا درمیان حجر اسود اور مقام ابراہیم کے ملتزم ہے یعنی اس مقام میں معانقہ دیوار کعبہ سے کرنا چاہئے اور اسی طریقہ پر اہل علم کا عمل ہے کہ بہت کوشش کرے دعا مانگنے میں مواضع متبرکہ میں اور ملتزم درمیان رکن اور دروازہ کے واقع ہے۔"

پس جس طرح حصول برکت کے لئے ملتزم میں چمٹ کر دعا کی جاتی ہے اسی طرح قبور کے ساتھ یہ افعال بجا لانے مفضی الی شرک ہونگے جیسا کہ خود مولوی نعیم الدین نے بھی ان امور کو آداب زیارت سے باوجود نقل کرنے آثار مردودہ بلا سند کے خود رخسار و بوسہ وغیرہ قبر کو گمراہی کا باعث قرار دیا ہے۔ لہذا یہی دلیل اس کے مشرک و کفر ہونے کی قبر پرستوں کے حق میں بس ہے ورنہ اگر شرک کہنے سے کھلی گمراہی ہے تو گمراہ بتانے سے بھی کھلی گمراہی واضح ہوگئی کیونکہ گمراہی کا مآل کار شرک تک پہنچتا ہے۔

چنانچہ مولانا شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ اللہ بلاغ المبین صفحہ ۴۸ میں فرماتے ہیں:۔

"ونیز مشابہت بعضے عبادات کہ در خانہ کعبہ از برائے خدائے تعالیٰ کرده میشود نسبت بقبور پیران خود باہتمام تمام بجا مے آرند چنانچہ پوشش غلاف پرده ہائے رنگا رنگ و استلام و تقبیل و طواف۔

یعنی اور مشابہت بعض عبادات میں کہ جو خانہ کعبہ خدائے تعالےٰ کے لئے کی جاتی ہیں اپنے پیروں کی قبروں کی نسبت بڑے اہتمام سے بجا لاتے ہیں جیسے غلاف پرده ہائے رنگین اور قبروں کا چھونا بوسہ دینا طواف کرنا۔"

اور کبیری شرح منیۃ المصلی فقہ حنفیہ مستند مولوی نعیم الدین صفحہ ۵۹۳ میں مرقوم ہے:۔ وقال شرف الائمۃ (وضع الید علی القبر) بدعۃ وعن جار اللہ العلامۃ مشائخ مکۃ ینکرون ذلک و یقولون انہ عادۃ اہل الکتاب وفی احیاء العلوم الدین انہ من عادۃ النصاری انتہی ولا شک انہ بدعۃ لا سنۃ فیہ ولا اثر عن صحابی ولا عن امام لمن یعتمد علیہ فیکرہ ولیہم یعہد الاستلام فی السنۃ الا للحجر الاسود و رکن الیمانی خاصۃ انتہی

یعنی اور فرمایا شرف الائمہ نے ہاتھ رکھنا قبر پر بدعت ہے اور مروی ہے مشائخ مکہ مکرمہ علامہ جار اللہ سے کہ اس کا انکار فرماتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ عادت اہل کتاب کی ہے اور احیاء العلوم میں ہے کہ یہ عادت نصاریٰ کی ہے۔ اور اس میں شک نہیں کہ یہ بدعت ہے اس میں سنت سے کچھ ثابت نہیں اور نہ کسی ایک صحابی کے اثر سے ثابت اور نہ کسی امام معتمد سے ثابت پس یہ مکروہ ہے اور سنت نہیں ہے چھونا سوائے حجر اسود اور رکن یمانی کے خاصۃً۔" (باقی)

تقویۃ الایمان جدید اڈیشن۔ معترضین کے اعتراضات کا دندان شکن جواب بھی ساتھ درج ہے۔ قیمت ۱۲ر علاوہ محصول ڈاک۔ پتہ:۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

مستفتی صاحبان شرائط دفتر کی پابندی کیا کریں قلمی جواب کے لئے واپسی لفافہ پر اپنا پورا پتہ لکھا کریں۔ قلمی یا مطبوعہ کے لئے فی جواب ۲ پائی حق غریب فنڈ آنا ضروری ہے۔ تحریر صاف خوشخط ہوا کرے۔ (مفتی)

س ع۱۷۹ } زید کی دکان کریانے کی ہے اس میں ہر قسم کی چیز فروخت ہوتی ہے۔ اس میں ہندوؤں کی پوجا کا سامان بھی فروخت کیا جاتا ہے۔ از قسم کافور، گلال، عود ناریل وغیرہ۔ یہ چیزیں از روئے شرع زید (مسلم) کو فروخت کرنی چاہئیں یا نہیں۔ یہ چیزیں اہل ہنود خرید کر بتوں کی نذر کرتے ہیں۔ اس کا جواب قرآن حدیث سے عنایت فرماویں مشکور ہونگا۔

ج ع۱۷۹ } جو چیز فی نفسہ حرام ہے اس کا بیچنا کسی طرح جائز نہیں جیسے خمر اور خنزیر۔ جو چیز فی نفسہ حرام نہیں بلکہ وہ استعمال کرنے والے کے فعل سے حرام بن جاتی ہے اس کا بیچنا حرام نہیں جیسے انگور یا گیہوں وغیرہ۔ شراب ساز جن چیزوں کی شراب بناتے ہیں انکی بیع جائز ہے فعل ناجائز ہے۔ یہ مسئلہ آیت مرقومہ ذیل سے استنباط ہو سکتا ہے۔

وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا وَرِزْقًا حَسَنًا إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ (پ ۱۴ - ع ۱۵)

(حق غریب فنڈ ملفوف سے برآمد نہیں ہوا)

س ع۱۸۰ } خصی بکرے کی قربانی جائز ہے یا نہیں چونکہ اس جانور کا ایک عضو بے کار کر دیا جاتا ہے۔

ج ع۱۸۰ } رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خصی مینڈھوں کی قربانی کی۔ ابو رافع کہتے ہیں ضحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکبشین املحین اقرنین موجئین (احمد) ابن ماجہ میں بھی اس معنی کی روائت موجود ہے اللہ اعلم۔ (۲ پائی داخل غریب فنڈ)

س ع۱۸۱ } ایک شخص نے کچھ جائداد خرید کر کے اپنے مرشد کے نام پر وقف کر دی اور خود اس جائداد کا متولی و منتظم رہا۔ پیر صاحب کے اکثر مرد و زن مرید ہیں پیر صاحب لاولد فوت ہو گئے۔ واقف متولی بھی ایک عرصہ کے بعد لاولد فوت ہو گیا اور اپنے رشتہ داروں میں سے ایک مرد لائق، دیندار اور قابل کو اپنی تولیت کی وصیت کر گیا اور خود بھی اپنی زندگی میں چند مرتبہ اس شخص کو کہا اور لکھا۔ پیر صاحب کے دیگر خاص مریدوں میں سے اور جو متولی مرحوم کے پیر بھائی بھی تھے اور پیر صاحب کی خدمت میں اور متولی مرحوم کی اکثر مدد کیا کرتے تھے انہوں نے بھی متولی مرحوم کی وصیت کو مانا اور قبول کر لیا۔

(نوٹ)۔ وقف جائداد کے مقام پر اذان، صلوٰۃ، خطبہ عیدین وجمعہ وغیرہ تلاوت قرآن وفاتحہ اور ہدایات امور شرعی وغیرہ اکثر ہوا کرتی ہے۔

اب ایک عورت جو خود کو ان کی مرید قرار دیکر اس وقف جائداد کی تولیت کا دعویٰ کرتی ہے اور مدام پیر صاحب کے ساتھ رہنے کا۔ اب ان دونوں میں کون زیادہ تر مستحق ہے۔ بینوا و توجروا۔ (غ۔ ی۔ خ)

ج ع۱۸۱ } جس کا ثبوت ہے وہ متولی ہوگا۔ عورت مذکورہ کا ثبوت نہیں۔

س ع۱۸۲ } ایک مرد صاحب جائداد نے اپنی بی بی کے نام بعوض مہر موجل آٹھ ہزار روپیہ کے اپنی جائداد× فروخت کر کے رجسٹرڈ بھی کر دیا اور اسی تاریخ کو اپنا ایک مکان بھی مسماۃ کے نام ہبہ کر دیا ہے لیکن قبضہ مرد کا ہی شروع سے آخر تک رہا۔ حتیٰ کہ نزول میں اور کمیٹی وغیرہ میں جائداد مرد کے نام پر ہی قائم رہی یہ صورت قریباً پچیس برس تک رہی اب مسماۃ نے اپنی جائداد اپنے ایک پرورده کے نام جو نابالغ ہے بچند شروط ہبہ کر دی اور اپنے خاوند کو اور لڑکے کے باپ کو وصی کر دیا تاوقتیکہ لڑکا بالغ نہ ہو یہ حالت بھی بدستور سابق چھ برس تک رہی۔ اب مسماۃ کا بھی انتقال ہو چکا ہے اور مرد بدستور چار برس تک قابض رہا اب مرد کا بھی

× قریب دو ہزار روپیہ کے سالانہ آمدنی کی جائداد۔

انتقال ہو چکا ہے جو اپنا ایک ہمشیرہ زادہ چھوڑ گیا ہے اور مسماۃ کا وہ پرورده بھی اب ۱۸ سالہ ہو کر دعویٰ پیش کرتا ہے۔ اب ان دونوں میں کون مستحق ہے۔ بینوا و توجروا (غ۔ ی۔ خ)

ج ع۱۸۲ } حنفی مذہب میں ہبہ کے مکمل کرنے کیلئے قبضہ شرط ہے۔ محدثین کے نزدیک قبضہ شرط نہیں اس لئے اہل حدیث کے نزدیک ہبہ مذکور مکمل ہے حنفی مذہب میں نہیں۔ ہبہ کرنے کا ثبوت اگر ہے تو نزول وغیرہ کا ثبوت مضر نہیں۔ جس مذہب میں قبضہ شرط ہے اس کے مطابق مرد کا ہمشیرہ زادہ وارث ہوگا۔ اللہ اعلم۔

س ع۱۸۳ } ایک شخص نے اپنی کچھ جائداد ایک شخص کے نام بچند شروط ہبہ کر دی کہ فروخت وغیرہ نہ کرنا کہ میرا نام زندہ رہے وغیرہ۔ اس کی آمدنی سے صرف منتفع ہوتا رہے۔ (اور دوسری جائداد اپنے ہی نام پر چھوڑ کر مر گیا) اب وہ شخص مر گیا۔ بعد کو موہوب لہ نے اس ہبہ شدہ جائداد کو فروخت وغیرہ کرنا شروع کر دیا ہے کیا ایسا کرنے سے وہ منع کیا جا سکتا ہے؟ (سائل مذکور)

ج ع۱۸۳ } سوال ہذا میں جو فروخت نہ کرنے کی شرط ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ہبہ نہیں بلکہ وقف ہے اس لئے بیع کرنا جائز نہیں۔ بیع سے روک دینا چاہئے اللہ اعلم۔

س ع۱۸۴ } وہی متوفی نے جو کہ اپنی کچھ جائداد اپنے نام پر چھوڑ کر لاولد مر گیا تھا وہ اپنا ایک ذی رحم وارث چھوڑ گیا۔ متوفی کے ذی رحم نے اسکے ترکہ پر دعویٰ پیش کیا ہے اور اسی موہوب لہ نے جس نے ہبہ شدہ جائداد کو فروخت وغیرہ کرنا شروع کر دیا ہے اپنے باپ و چچا وغیرہ کی شہادت میں پیش کر کے اپنا عصبہ ہونا میت کی طرف یوں ثابت کر رہا ہے کہ متوفی کے دادا اور میرے پردادا آپس میں سگے بھائی تھے۔ حالانکہ اسکے باپ چچا وں نے بھی ان لوگوں کو دیکھا بھالا نہیں۔ کیا ایسے لوگوں کی شہادت جنہوں نے خود ان کو دیکھا بھالا نہیں مستند ہو سکتی ہے؟ (سائل مذکور)

ج ع۱۸۴ } اس سوال کا جواب فریقین کے بیانات اور شہادتوں کے سماع پر موقوف ہے جس کا ثبوت ہوگا

ahmadimuslim.de

متفرقات

اہلحدیث کی توسیع اشاعت کے لئے گذشتہ پرچہ میں ناظرین سے اپیل کی گئی ہے۔ امید واثق ہے کہ ہر ایک خریدار اس کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریگا دراصل یہ آپ حضرات ہی کا کام ہے۔ ادارہ اہلحدیث کے ذمہ جس قدر فرائض ہیں ان کی ادائگی میں حتی المقدور کوشش کی جاتی ہے۔

حساب دوستاں اہلحدیث ۲۶ جولائی و ۲۔ اگست میں شائع کیا جا چکا ہے۔ اسے ملاحظہ فرمانا اور اس پر عملدرآمد کرنا بھی ناظرین کا فرض اولیں ہے۔

فائدہ کی صورت تو یہی ہے کہ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھیجدیا کریں۔ اگر نہلت درکار ہو یا خریداری سے انکار ہو تو بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع بھیجدیا کریں۔ تاکہ "وی پی" بھیجنے کی ضرورت نہ رہے

کیونکہ اس سے واپسی کا خطرہ ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں (۸۰۲)
محصول رجسٹری کا خرچ بھی دفتر کی گرہ سے ہوتا ہے۔

رسید مضامین آمدہ مولوی ابوسعید عبدالعزیز۔ محمد یعقوب برق ڈاکٹر کے۔ اے۔ خان۔ شیخ احمد دہلوی۔

مضامین غیر مقبولہ مدو جزر اسلام۔

انقلاب زمانہ پنجابی نظم میں بے پردگی کی خرابیاں بیان کی گئی ہیں۔ قیمت ایک پیسہ۔ ملنے کا پتہ:۔ میاں غلام رسول ناظم انجمن اہلحدیث ہوشیارپور۔

مدرسہ اہل حدیث باڑی ریاست دھولپور قریباً ۱۰ سال سے خدمت قرآن و حدیث میں مصروف ہے۔ یہ مدرسہ راجپوتانہ میں اپنی نظیر نہیں رکھتا۔ طلباء کی تعلیم، رہائش اور خورد و نوش کا انتظام مدرسہ کی طرف سے خاطر خواہ ہے۔ یہ درسگاہ پُرفضا مقام پر شہر اور اسٹیشن کے درمیان عمدہ عمارت میں واقع ہے۔ طلباء شائقین قرآن حدیث بہت جلد بذریعہ درخواست داخلہ اجازت حاصل کرکے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔

المشتہر سیکرٹری مدرسہ محمدیہ قصبہ باڑی ریاست دھولپور

---

(۸) داخل غریب فنڈ)

مدرسہ اصلاح المسلمین پٹنہ سے طلبا کا اخراج ۲۸۔ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ کو مدرسہ مذکور نے مندرجہ ذیل دو طالب علموں کو ان کی بداخلاقی کی وجہ سے خارج کر دیا ہے۔ (۱) محمد ادریس ولد یعقوب منڈل مرحوم ساکن موضع بابواں ٹاپو۔ بھیم نگر ضلع بھاگلپور۔

(۲) سجاد علی ولد عبدالمجید بسواس رنگی پور جھنگل ضلع مالدہ۔ (مہتمم مدرسہ مذکور)

غریب فنڈ میں از مدرسہ محمدیہ باڑی ۸؍ سابقہ بقایا بذمہ فنڈ ۶؎۔ بقایا بذمہ فنڈ ۵؎۔ اس ہفتہ تین سائلین کے داخلے وصول ہوئے ہیں۔ احباب خیر و دیگر شائقین اشاعت توحید و سنت اس فنڈ کی حتی الامکان امداد کرکے عنداللہ ماجور ہوں۔

ایک ضروری تصحیح

اخبار اہلحدیث سن رواں کی جلد بتیس ۳۲ ہے مگر کاتب کی غلطی سے اہلحدیث ۱۷ مئی ۳۵ء نمبر ۲۹ سے تینتیس ۳۳ شائع ہو رہی ہے۔ صحیح ۳۲ ہی ہے۔ ناظرین تکلیف فرما کر اپنی اپنی فائلوں میں اسکی قلمی تصحیح کریں۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

"قادیاں میں تین زلزلے"

عنوان بالا کا مفصل مضمون اہلحدیث ۲۔ اگست میں شائع کیا گیا ہے۔ بغرض تقسیم اشاعت فنڈ سے اشتہاری صورت میں کثیر تعداد میں طبع کرایا گیا ہے۔ اشاعتی انجمنوں کا فرض ہے کہ اسے تقسیم کریں تاکہ عوام کو حق و باطل کی تمیز ہو جائے۔

صرف سات آنہ (۴؍) امداد اشاعت فنڈ اور ۳؍ بغرض محصول ڈاک بھیجکر یکصد اشتہار طلب کریں۔

نوٹ:۔ وی پی کوئی صاحب طلب نہ کریں۔ قیمت بہرحال پہلے آنی چاہئے۔

(منیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر)

بقیہ مضمون از صفحہ ۱۰

(۶) قال النجم الفضل رأيت النبي صلى الله عليه وسلم في المنام ومحمد بن اسماعيل خلفه فكان النبي صلى الله عليه وسلم اذا خطا خطوة يخطو محمد ويضع قدمه على خطوة النبي صلى الله عليه وسلم ويتبع اثره۔ کہا نجم بن فضل نے کہ میں نے خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ کے پیچھے محمد بن اسماعیل بخاری تھے۔ جس وقت آپ پاؤں اٹھاتے تھے محمد بن اسماعیل بھی پاؤں اٹھاتا تھا اور اپنا قدم آنحضرت ؐ کے نقش قدم پر رکھتا تھا۔

(۷) امام بخاری ہمعصروں میں سب سے افضل تھے۔ (مورخ ابن کثیر)

(۸) امام بخاری اپنے زمانے کے فاروق اعظم تھے۔ اگر گروہ صحابہ میں ہوتے تو آفتاب بن کر چمکتے (امام قتیبہ)

(۹) امام بخاری کی نظیر دنیا میں نہیں ہے۔ (امام مسلم)

(۱۰) اگر میں اپنی عمر سے دیکر دوسرے کی عمر بڑھا سکتا تو امام بخاری کی عمر بڑھاتا۔ میری موت معمولی بات ہے اور بخاری کی موت علم کی خانہ بربادی ہے (یحییٰ بن جعفر)

تلك عشرة كاملة۔

یہ مختصر تحریر امام صاحب کی زندگی کا سواں بلکہ ہزارواں حصہ بھی نہیں۔ امام صاحب سے اپنے زمانہ میں ایسے کمالات ظاہر ہوئے جن کا تحریر میں لانا آسان کام نہیں۔ اور میری تو کیا ہستی ہے کہ میں امام صاحب کے کمالات صفحہ کاغذ پر لاؤں ہاں محبت کے جوش میں چند الفاظ نوک قلم ہیں۔

احب الصالحين ولست منهم
لعل الله يرزقني صلاحا

ناظرین! امید ہے کہ ان کے پڑھنے سے باقی حالات کو اسی پر قیاس کر لیں گے اور ان سے یہ بھی امید ہے کہ بخاری شریف جو امام صاحب کی محنتوں کا نتیجہ ہے اور بقول محمد بن احمد مروزی حضرت خاتم المرسلین کی کتاب ہے پر عمل پیرا ہو کر متبعین رسول ؐ کے زمرہ مطہرہ سے ہو جائیں گے۔ ان اريد الا الاصلاح وما توفيقي الا بالله۔

تجرید بخاری ہر دو حصہ مجلد۔ ترجمہ مع متن۔ صحیح بخاری کی تمام حدیثوں کا مجموعہ مع حذف اسانید۔ قیمت ۶؎۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

ملکی مطلع

احراری اور قادیانی

پنجاب میں ایک جماعت اسلامیہ ہے جس کا نام احرار اسلام ہے۔ یہ جماعت عموماً ملکی اور مذہبی کاموں میں دخل دیا کرتی ہے اور بڑے حوصلے سے دخیل ہوتی ہے۔ تحریک کشمیر میں انہوں نے بڑا کام کیا تھا۔ چند دنوں سے ان کا رخ قادیانی قلعہ کی طرف ہے۔ جس کا اثر یہ ہے کہ قادیانی قلعہ کا افسر (میاں محمود) اور قادیانی اخبارات احراری کا نام ورد زباں رکھتے ہیں۔ ہائے احرار نے ستایا ہائے احرار نے مارا! یہی احرار مسجد شہید گنج لاہور کی وجہ سے آج کل خواص و عام کے مورد عتاب ہیں۔ پبلک ان پر آوازے کستی ہے انکی تقریروں میں رخنہ انداز ہوتی ہے، منہ سے ناملائم الفاظ کہتی ہے بلکہ ہاتھوں سے بھی ناشائستہ افعال کرتی ہے۔ جو بحکم تِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ہمارے خیال میں بالکل معمولی بات ہے۔ اور جس وجہ سے پبلک احرار پر خفا ہے وہ وجہ ہمارے نزدیک بھی معقول ہے۔ مگر قادیانی اخبارات اور مبلغین اس کو زیادہ اہمیت دیکر اپنی کرامت کا اظہار کر رہے ہیں یہ بات ذرہ قابل غور ہے۔ ان کو تاریخ احمدیہ پر نظر کرنی چاہیئے۔ سب سے پہلے ۶ ستمبر ۱۸۹۵ء کی تاریخ یاد کریں کہ ڈپٹی آتھم عیسائی کی میعاد موت گزرنے پر جب وہ زندہ رہا تو پبلک نے مرزا کے حق میں کیا کیا کہا۔ یاد نہ ہو تو اس زمانہ کے چند اشعار جو عام طور پر اشتہارات میں شائع ہوئے تھے سُن لیں ؎

ایسی مرزا کی گت بنائیں گے
سارے الہام بھول جائیں گے
خاتمہ ہووے گا نبوت کا
پھر فرشتے کبھی نہ آئیں گے

؎ غضب تھی تجھ پہ ستمگر چھٹی ستمبر کی
نہ دیکھی تو نے نکل کر چھٹی ستمبر کی
ذلیل و خوار ندامت چھپا رہے تھے کتھا
تیرے مریدوں پہ محشر چھٹی ستمبر کی

ہم اس مخالفت اور بدگوئی کا نقشہ نہیں دکھا سکتے جس کا مظاہرہ چھٹی ستمبر ۱۸۹۵ء کو کیا گیا۔ یہ ہنگامہ ایک مقام پر نہ تھا۔ سارے ملک میں تھا۔ اغیار تو بازاروں میں اچھلتے کودتے پھرتے تھے اور مخلص احمدی حضرات (فدائیان مرزا) سر چھپائے گوشہ نشین تھے۔ ایسے دم بخود کہ کاٹو تو لہو نہیں بلاؤ تو جواب نہیں دیتے ؎

نہ چھیڑ اے نکہتِ باد بہاری راہ لگ اپنی
تجھے اٹکھیلیاں سوجھی ہیں ہم بیزار بیٹھے ہیں

ہم انصاف سے کہتے ہیں کہ احرار کے خلاف اس وقت جو مظاہرہ ہے اُس مظاہرہ کا عشر عشیر (سواں حصہ) بھی نہیں جو مرزا صاحب قادیانی کے برخلاف ستمبر ۱۸۹۵ء میں یا اپریل ۱۹۱۲ء میں ہو چکا ہے۔ جب لودھانہ کے مباحثہ میں فریق مرزائی کو شکست ہوئی اور انہوں نے سہ صد روپیہ بطور تاوان دیا۔ حالانکہ ان دونوں شکست خوردوں میں بڑا فرق ہے۔ احرار کوئی رسول نہیں، ملہم نہیں، مسیح نہیں، مہدی نہیں کہ ان کا دعویٰ مؤید من اللہ ہونے کا ہو۔ برخلاف اس کے مرزا صاحب کا دعویٰ تھا کہ مجھے خدا نے بتایا ہے کہ تیری فتح ہوگی۔ فریق مخالف جو انسان کو خدا بنا رہا ہے پندرہ مہینوں میں بسترِ موت ہاویہ میں گرایا جاویگا اس روز حق کی فتح ہوگی لنگڑے چلیں گے اندھے دیکھیں گے وغیرہ۔ اہل حق سے مراد مرزا صاحب کی ذات خاص تھی۔ اور اہل باطل سے مراد ڈپٹی آتھم (عیسائی مناظر) اور اسکی پارٹی تھی جو اس پیشگوئی کے خاتمہ پر بڑے مزے سے اچھلتی پھرتی تھی اور اشعار گاتی تھی جن میں سے ایک دو یہ ہیں ؎

پنجۂ آتھم سے ہے مشکل رہائی آپ کی
توڑ ہی ڈالیں گے وہ نازک کلائی آپ کی
ڈھیٹھ اور بے شرم بھی دنیا میں ہوتے ہیں مگر
سب پہ سبقت لے گئی ہے بےحیائی آپ کی

نت زمانہ کا انقلاب ہوتا رہتا ہے۔

ہم امید رکھتے ہیں کہ جس طرح پہلا پہلوان اپنی شکست سے دل برداشتہ نہ ہوا تھا اسی طرح احرار بہادران بھی دل گردہ مضبوط کرکے یہ شعر ؎

گرتے ہیں شاہسوار ہی میدان جنگ میں
وہ طفل کیا گریگا جو گھٹنوں کے بل چلے

پڑھتے ہوئے میدان قادیان میں جا براجیں گے۔

گوشوارہ حساب آمد و خرچ
آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس
بابت ماہ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ

آمد ماہ حال

چندہ معرفت دفتر اہلحدیث دہلی	عـــہ
سیٹھ داؤد بہار صاحب سوراباجا	عـــہ
بابو غفور علی صاحب لدھیانہ	۶
بذریعہ مولوی عبداللہ صاحب واعظ دہلوی	عـــہ ۲
" مولوی عبدالرزاق صاحب واعظ مظفر گڑھی	دعـــہ ۴
" مولوی عبدالمجید صاحب واعظ باکر آبادی مالدہی	للعـــہ ۳
" مولوی عبدالرحمن صاحب واعظ فرخنگری	لعـــہ ۳
" مولوی شمس الدین صاحب واعظ کشمیری	معـہ ۲
" مولوی رشید احمد صاحب واعظ گورگانوی	ے
" مولوی عبدالمجید صاحب واعظ گورگانوی	سہ ۲
" مولوی بیرام صاحب آفریدی واعظ پشاوری	۶
" مولوی نصیرالدین صاحب واعظ بھرتپوری	عہ
میزان آمد ماہ حال	۱۵۵

(۸۰۳)

(خرچ بتفصیل ذیل)

۳۳ مدارس متعلقہ اہل حدیث کانفرنس

(۱) بنام مدرسہ اہل حدیث ہالہ سندھ حیدرآباد	عـــہ ۴
(۲) " مدرسہ " قطب صوبہ دہلی	عـہ
(۳) " مدرسہ " باڑی علاقہ دھول پور	عـہ
(۴) " مدرسہ " بگوڈ علاقہ اودے پور	عـہ
(۵) " مدرسہ " نکورت ریس تبت کشمیر	عـہ
(۶) " مدرسہ " خواری تبت کشمیر	معہ
(۷) " مدرسہ " بلغار "	معہ

(۸) بنام مدرسہ اہلحدیث کپورتھلہ اسٹیٹ　معہ
(۹) " مدرسہ " رجپوہ ضلع گوڑگانوہ　معہ
(۱۰) " مدرسہ " لشکر گوالیار　معہ
(۱۱) " مدرسہ " گھالتہ ضلع گورگانوہ　معہ
(۱۲) " مدرسہ " شکراوہ ضلع گورگانوہ　ﮯ
(۱۳) " مدرسہ " منڈولہ پہاڑ گنج دہلی　ﺳﮯ
(۱۴) " مدرسہ " سسولہ کلاں ضلع میرٹھ　ﮧ
(۱۵) " مدرسہ " سیدپور "　صہ
(۱۶) " مدرسہ " تہوڑی "　صہ
(۱۷) " مدرسہ " رتن پور ضلع مراد آباد　صہ
(۱۸) " مدرسہ " جیٹھ پورہ ضلع گورکھپور　صہ
(۱۹) " مدرسہ " پریوا نرائن پور پرتاب گڑھ　صہ
(۲۰) " مدرسہ " ناگ پور سرکل عکہ　صہ
(۲۱) " مدرسہ " لالپور ریاست رامپور　صہ
(۲۲) " مدرسہ " گہانیڑا ضلع گورگانوہ　صہ
(۲۳) " مدرسہ " جہٹانا "　صہ
(۲۴) " مدرسہ " اوڑکی علاقہ بھرتپور　صہ
(۲۵) " مدرسہ " لاڈمکا "　صہ　(۶۰۴
(۲۶) " مدرسہ " دیواکری ریاست الور (امداد بند)
(۲۷) " مدرسہ " وڈور ضلع ڈیرہ غازیخان　صہ
(۲۸) " مدرسہ " دیرسیرا ضلع مظفر گڈھ　صہ
(۲۹) " مدرسہ " کوٹلی لہاراں ضلع سیالکوٹ　صہ
(۳۰) " مدرسہ " بڑہ باڑی سلہٹ بنگال　(امداد بند)
(۳۱) " مدرسہ " ردی تنتی ضلع سلہٹ　(امداد بند)
(۳۲) " مدرسہ " کوسی ضلع گیا　ﮯ
(۳۳) پیش امام مسجد کوچہ قابل عطار دہلی　ﮯ
مولانا عبدالرحمن صاحب مرحوم مبارکپوری　عہ
مولوی خیر محمد صاحب نظامانی حیدرآباد سندھ　عہ

میزان　۲۳۵ مہ

نام واعظین	تعداد تنخواہ	سفر خرچ	میزان کل خرچ
مولوی عبداللہ صاحب	مہ	۶	معہ ۹ ر
مولوی عبدالرزاق "	دعہ	ﮯ ۴ ر	لعہ ۴ ر
مولوی شمس الدین "	دعہ	ﮯ	معہ
مولوی عبدالمجید "	عہ	۳ ر	عہ ۳ ر
مولوی عبدالرحمن "	معہ	ﮯ ۱۳ ر	دعہ ۱۳ ر
مولوی عبدالمجید "	ﮯ	للعہ ۱۴ ر	عہ ۱۴ ر
مولوی نصیرالدین	عہ	۱۰ ر	لعہ ۱۰ ر
مولوی رشید احمد	عہ	۹ ر	معہ ۹ ر
مولوی بہرام صاحب	-	-	-

میزان　۱۳۵ / ۱۵ مہ

خرچ دفتر اہل حدیث کانفرنس دہلی

بنام محرر دفتر - - - - سہ
کرایہ دفتر - - - - - عہ
ٹکٹ - - - - - - عہ ۴ ر
خاکروب - - - - - - ۳ ر

میزان　للعہ　۴۳-۷-۰ روپے
میزان کل خرچ ۱۶ للعہ ۱۴ کمی ۲۵۹ الخ

(عبداللہ فنانشل سیکرٹری اہل حدیث کانفرنس دہلی)

ہندوستان و برہما میں فوجی اور بحری سرمایہ امداد

ہندوستان و برہما کا فوجی و بحری سرمایۂ اعانت ۱۹۲۳ء میں اس غرض سے قائم کیا گیا تھا کہ ہندوستانی فوج کے ان مصافی اور غیر مصافی جوانوں کو جو معذور الخدمت ہو گئے ہوں یا ایسے جوانوں کے لواحقین کو امداد دی جائے جو جنگ عظیم میں یا ہندوستان سے باہر یا سرحدی فوجی خدمت یا ہندوستان میں دیگر کارزاری مہموں کے دوران میں جاں بحق ہو گئے ہوں۔ سرمایہ مذکور میں سے بقدر آمدنی سال میں دو مرتبہ زر اعانت تقسیم کیا جاتا ہے۔ اور اس کا معتد بہ حصہ پنجاب کو ملتا ہے۔ گذشتہ تقسیم بابت نصف سال مختتمہ ۳۰۔جون ۱۹۳۵ء پر پنجاب میں ۵۱۴۰ روپیہ بانٹا گیا۔ یہ امداد رہن شدہ زمین کو چھڑانے، قرضہ بیباق کرنے، مکانات کی مکرر تعمیر و مرمت، لڑکیوں کی شادی، دوکانیں کھولنے اور ہمہ قسم اغراض کے لئے دی گئی۔ لاہور ۳۰۔ جولائی ۱۹۳۵ء

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

جاپان میں ہندوستانی طلبا

ٹیکنیکل تعلیم کے لئے وہاں جانے سے پیشتر مالی انتظام کرنا ضروری ہے

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

ہز مجسٹی ملک معظم کے قنصل جنرل متعینہ کوبے جاپان نے حکومت ہند کو اطلاع دی ہے کہ گذشتہ ایک دو سال سے چند ہندوستانی طلبا یا شاگرد تعلیم یا تربیت حاصل کرنے کی غرض سے جاپان گئے اور ان میں بہت کم اس امر سے واقف تھے کہ جاپان میں رہنے کے لئے کتنے روپیہ کی ضرورت ہے اور ایسی مثالیں موجود ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ روپیہ کی قلت کے باعث طلبا کے طرز زندگی کا ان کی تعلیم پر برا اثر پڑا ہے۔ بنابریں قنصل جنرل موصوف نے یہ تجویز کیا ہے کہ اگر ہندوستان میں مقامی حکام ٹیکنیکل تعلیم کے واسطے عازمان جاپان کو یہ مشورہ دیں کہ وہ وہاں جانے سے پیشتر روپیہ کا بخوبی بندوبست کر لیں تو اس سے طرفین کو فائدہ پہنچیگا۔ (لاہور یکم اگست ۱۹۳۵ء)

مسلمانوں کا دور جدید اور ہندوستان کا مستقبل

پروفیسر لوتھارپ سٹاڈرڈ کی "نیو ورلڈ آف اسلام" کا اردو ایڈیشن یعنی صدی سابقہ وحال کی اسلامی جدوجہد کا اصلی فوٹو۔ مشرق قریبہ میں مغربی سیاست بعد از جنگ کی مفصل روئداد، ہندوستان کے سیاسی اقتصادی اور معاشرتی تغیرات کی دلچسپ کیفیت اور ان سب کی بنا پر آنے والے امکانات کا صحیح جائزہ۔ سائز ۲۰×۲۶/۸۔ ضخامت ۴۰۰ صفحات۔ مرتبہ ملک عبدالقیوم صاحب بی۔ اے (علیگ) بیرسٹرایٹ لاء کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ قیمت عہ

مسدس حالی - (مع حیات حالی) ہندوستان کے مشہور و معروف قومی شاعر خواجہ الطاف حسین حالی کی مشہور شہرہ آفاق تصنیف۔ قیمت ۱۲ ر

ہر دو کتب ملنے کا پتہ:-

دفتر اہلحدیث امرتسر

ہیضہ!

اگرچہ ایک خوفناک و مہلک وباء ہے تاہم

تمہارے گھر کا حکیم

امرت دھارا

رجسٹرڈ

اس کے لیے بھی ہمیشہ ایک موثر حفظ ماتقدم اور کامل علاج ثابت ہوئی ہے

امرت دھارا معدہ کی امراض عمومی و خانگی تکالیف کیلئے نہایت ضروری دوا ہے

ہمیشہ اپنے پاس رکھیے!

قیمت فی شیشی سالم دو روپیہ آٹھ آنہ - نصف شیشی سوا روپیہ - نمونہ کی شیشی آٹھ آنے
2/8/- 1/4/- -/8/-

احتیاط نقلوں سے بچو کیونکہ سخت و دیرینہ امراض میں دھوکہ دیکر دکھ و تکلیف کو بڑھا دیں گی۔ صحت کے معاملہ میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو۔

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ امرت دھارا ۲۳ لاہور **المشتہر** منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاک خانہ **لاہور**

مومیائی

(۱۵ ۳۲)

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث" علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی قیمت فی چھٹانک عہ - آدھ پاؤ ۱۲؍ - پاؤ بھر ۲۴؍ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ

تازہ ترین شہادات

جناب حافظ محمد فرید صاحب جگدل "مرض دمہ میں مبتلا ہوں۔ ایک بار منگا چکا ہوں فائدہ بہت کچھ پایا ایک چھٹانک بذریعہ وی پی دربھنگہ کے پتہ سے بھیجدیں"
(۲۰ جولائی ۳۵ء)

جناب سید محمد صاحب چشتی میرمنشی نوشہرہ۔ "اس سے قبل جو مومیائی منگائی تھی آپ سے دوسرے مومیائی فروشوں سے ارزاں اور باا ثر پایا ہے۔ ایک چھٹانک ارسال فرمائیں" (۱۸ جولائی ۳۵ء)

جناب حکیم محمد یٰسین صاحب بھروٹیا۔ آپ کے یہاں سے تین مرتبہ مومیائی منگا چکا ہوں مفید معلوم ہوتی ہے ۲ چھٹانک اور ارسال فرمائیں"
(۲۳ جولائی ۳۵ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ:-
حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر
دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

عہ ۲

ناظرین کرام آپ اس بات سے خوب اچھی طرح واقف ہیں کہ موسم برسات بہت ہی خطرناک ہوتا ہے کیونکہ اس موسم میں اگر ذرہ بھی بدپرہیزی ہو جائے یا کھانا کھانے میں ذرہ بھی بے احتیاطی ہو جائے تو معدہ بہت ہی خراب ہو جاتا ہے جس سے طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں مثلاً بدہضمی، درد شکم، نفخ ہو جانا، کھٹے ڈکار آنا، منہ سے بدمزہ پانی بہنا، ہیضہ، اسہال پیچش، کھانا ہضم نہ ہونا وغیرہ۔ اس لئے آپکو چاہئے کہ ہماری مشہور و مردلعزیز ایجاد "اکسیر ہاضمہ" کا استعمال کھانا کھانے کے بعد ضرور کیا کریں جو آپ کو ہر طرح سے محفوظ رکھیگی۔ قیمت صرف عہ فی ڈبہ محصول ۵؍ - زیادہ اشتہار پہلے پرچوں میں ملاحظہ فرماویں۔ جگہ تنگ ہونے سے شہادات درج نہیں کی جاتیں۔
پتہ:- **اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر**

سرمہ نور العین

عہ

(مصدقہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ
منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

اُردو لغات فیروزی:- اردو زبان کے تمام مستعمل الفاظ وغیرہ اور ان کے معنی۔ قیمت عہ (منیجر اہلحدیث)

(۸۰۵)

ahmadimuslim.de

ہندوستانی میرے کا سرمہ ۱۹/۲۵

سیاہ و سفید رجسٹرڈ ۱۷۵۷ء

یہ آنکھوں کی اکسیر و بنیظیر دوا ہے۔ سینکڑوں روپیہ کی دوائیں اچھے سے اچھے علاج جن بیماریوں میں فائدہ نہ دیتے تھے اس سرمہ سے فائدہ ہوا۔ آنکھوں سے پانی بہنا، نگاہ کی کمزوری، رو ہے، ککرے، انکھ جلنی، پرانی لالی جالا، پھلی، اچھڑ، ناخونہ، ایسے سخت امراض ہیں چند دن لگانے سے آنکھیں بھلی چنگی معلوم ہوتی ہیں۔ دماغی محنت کرنے والوں کی گرمی جلن دور کر کے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا نگہبان ہے۔ نمونہ ار کے ٹکٹ بھیجکر منگوالو اور آزمالو۔ قیمت فی تولہ عہ مع خوبصورت سرمہ دانی و سلائی کے عہ تولہ۔ نمونہ مفت۔

سرمہ سفید قسم اعلیٰ سچے موتیوں وبیش قیمت ادویات سے مرکب نہایت سریع الاثر۔ قیمت عللہ روپیہ تولہ۔

نمونہ مفت منگوائیں۔

پتہ۔ منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

ہر خاص و عام کو اطلاع

پانچسو روپیہ کا نقد انعام ۷/۱۱

طلا نو ایجاد رجسٹرڈ

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج و کمزوری۔ جو شخص اس طلا کو بیکار ثابت کر دے۔ اس کو پانچسو روپیہ کا نقد انعام دیا جاویگا۔ یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے طیار کیا ہے جو مثل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اس کا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہو جاتا ہے جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں تو فوراً اس طلا سے فائدہ حاصل کریں۔ اس طلا سے ہزاروں مریض بفضل خدا شفایاب ہو چکے ہیں۔ اس کے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں۔ طلا کے ہمراہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی ایجاد حب مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں۔ یہ مکمل علاج ہے۔ اس سے بہتر کوئی طلا اس مرض کے واسطے ثابت نہیں ہوا۔

قیمت ایک بکس ہے۔

پتہ:۔ ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

باجلاس جناب سب جج صاحب بہادر مقام نواں شہر

نالش نمبر ۹۳، بابت ۱۹۳۵ء

لابھ سنگھ ولد میا ذات جٹ سکنہ سجادل پور پرگنہ نواں شہر مدعی۔ بنام فضل شاہ ولد چھجو ذات فقیر ساکن سناوہ پرگنہ نواں شہر۔ مدعا علیہ۔

دعویٰ -/۹/۵۸

مقدمہ مندرجہ عنوان میں درخواست مدعی سے پایا جاتا ہے مسمی فضل شاہ مدعا علیہ مذکور تعمیل سمن سے گریز کرتا ہے اور روپوش ہو جاتا ہے۔ معمولی طریقہ سے تعمیل ہونی مشکل ہے اس لئے بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہ مذکور بتاریخ ۲۲ ۸/۳۵ بوقت ۱۰ بجے صبح حاضر عدالت ہذا ہو کر اصالتاً پیروی و جوابدہی مقدمہ ہذا کی نہ کریگا تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی۔

آج بتاریخ ۲۳ ۷/۳۵ بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم (مہر عدالت)

(۴۰۶م)

تمام دنیا میں بےمثیل ۴۲/۵۱

سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اُردو کا ہدیہ ۴ روپیہ

تمام دنیا میں بےنظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی

اردو کا ہدیہ سات روپے

ان دونو بے نظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

عبد الغفور غزنوی مالک کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

ضرورت ہے ۱/۱۲

عمول فار الیکٹریشنز لودھیانہ (گورنمنٹ ریکگنائزڈ) کے لئے ہر قابلیت کے طلباء کی جو بجلی کا کام سیکھنا چاہیں۔ یاد رہے کہ پنجاب، فرانٹیر، او صوبہ دہلی میں ماسوا سکول ہذا کے بجلی کی کوئی پرائیویٹ درسگاہ لوکل گورنمنٹ کی منظور شدہ نہیں۔ پراسپکٹس مفت۔ (منیجر)

دانت ۲/۳

نو ایجاد کرشمہ ایم۔ اے رجسٹرڈ

ہیں لیس توتھ ایکسٹریکٹر پانچ بوند لگانے سے ہلتا اور بغیر ہلتا ہوا واڑھ دانت بلا تکلیف اور نہایت آسانی سے نکل آتا ہے بالکل بے ضرر ہے۔ اوزار سے خواہ ہاتھ سے اٹھا لیجئے۔ قیمت فی تولہ شیشی عہ علاوہ محصولڈاک

پتہ:۔ ایم۔ اے کیمیکل ورکس رجسٹرڈ کچھلا گیٹ اوجہیانی (بدایوں) یو۔پی

شائقین عطریات و اہلحدیث حضرات ۱/۲

خاص طور پر توجہ فرمائیں۔ اگر آپ کو عطریات وغیرہ کی ضرورت ہو تو خالص مال ہم سے منگوائیے۔ اول تو آپ کے بھائی کی امداد ہوگی۔ دوسرے فی روپیہ ایک آنہ تبلیغ اہلحدیث امرتسر مولانا ثناء اللہ کی خدمت میں جائیگا مکمل مال نقد یا وی پی روانہ ہوگا عطر گلاب۔ کیوڑہ۔ حنا۔ مشک حنا۔ خس۔ چنبیلی۔ موتیا وغیرہ فی تولہ ۱۲ر۔ عہ۔ عہ۔ ۶۔ ے۔ عہ تک۔ روح خس فی تولہ ۶۔ ے۔ عہ۔ روغن چنبیلی۔ بیلہ۔ گل روغن وغیرہ فی سیر عہ ۶۔ ے۔ للعہ۔ عہ۔ سے۔ فہرست کلاں طلب کرنے پر روانہ ہوگی۔ پتہ یہ ہے:۔

نور الحسن انوار الحسن کارخانہ عطر قنوج (یو۔پی)

تفسیر بیان الفرقان علی علم البیان (عربی)

مصنفہ حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب۔ عربی زبان میں سورہ فاتحہ و سورہ بقرہ کی جدید تفسیر۔ قیمت ۱۲ر

ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

کتب متعلقہ اہل حدیث

البرہان العجائب ۔ (مصنفہ مولوی محمد بشیر صاحب سہسوانی) اس رسالہ میں مسئلہ فاتحہ خلف الامام پر ایسے زبردست دلائل دیے گئے ہیں کہ مخالف کو بھی انکار کی گنجائش نہیں رہتی۔ قیمت ۴ر۔ **تحفہ اہل حدیث** ۔ المعروف بہ انکشاف جدید در تحقیق تقلید۔ مصنفہ مولوی ابو تراب محمد حسین صاحب ہزاروی۔ جس میں مسئلہ تقلید پر عالمانہ بحث کی گئی ہے اور ثابت کیا ہے کہ امت محمدیہ میں شخص ابو حنیفہ نامی گزرے ہیں۔ کتابت طباعت اعلیٰ۔ قیمت ۱۰ر

ظفر المبین فی رد مغالطات المقلدین ۔ کتاب ہذا میں پچاس مغالطے تشریح کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں جو مقلدین کی طرف سے حضرات غیر المقلدین یعنی اہلحدیثوں پر عمل بالحدیث کی مخالفت کرنے کو پیش کئے جاتے ہیں۔ مصنف کتاب ہذا نے ان کا عالمانہ مگر دندان شکن جواب دیا ہے۔ دوران بحث میں نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، نکاح، طلاق، رزاعت، عشر، نذر، ذبیحہ وغیرہ کے متعلق مشہور فقہی مسائل کو احادیث صحیحہ سے ثابت کرتے ہوئے فقہ حنفیہ کے مخالف حدیث مسائل کی حقیقت الم نشرح کی گئی ہے۔ قیمت ۶ **اثبات التوحید** ۔ یہ کتاب قاضی فضل احمد لدھیانوی کی کتاب "انوار آفتاب صداقت" کے جواب میں لکھی گئی ہے۔ قاضی مذکور نے جماعت اہل حدیث، شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ، مولانا محمد اسماعیل شہیدؒ، مولانا رشید احمد گنگوہیؒ نیز متعدد علماء دیوبند اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی پر کفر کا فتویٰ صادر فرمایا ہے۔ "اثبات التوحید" میں قریبا بتیس مختلف مسائل پر بحث کرکے قرآن وحدیث کے نصوص قطعیہ کی رو سے تمام اعتراضات کو توڑ دیا ہے۔ کتابت طباعت کاغذ اعلیٰ۔ قیمت عہ

حسن البیان بجواب سیرۃ النعمان۔ مصنفہ مولانا عبد العزیز رحیم آبادی۔ اس کتاب میں "سیرت النعمان" کے تمام اعتراضات کے دندان شکن جواب دیئے ہیں جس کو خود علامہ شبلی نے تسلیم کیا۔ قابل دید کتاب ہے۔ قیمت عہ

جمع الرسالتین ۔ اس میں کھانا سامنے رکھ کر اور قبروں پر فاتحہ پڑھنے کی تردید عالمانہ طریق سے کی گئی ہے۔ نیز احادیث نبوی کا زمانہ نبوی میں کتابی صورت میں جمع ہوجانے کا بےنظیر ثبوت دیا گیا ہے اور مسائل بھی زیر بحث ہیں۔ ۸ر

الارشاد الی سبیل الرشاد ۔ مصنفہ مولانا حکیم ابو یحییٰ محمد شاہ جہانپوری۔ موضوع تقلید اجتہاد پر ایک بےمثل اور بےنظیر کتاب ہے۔ تقلید کی پوری تاریخ من اولہ الی آخرہ اس میں درج ہے۔ اور اہل تقلید اور اہل حدیث کے طرز عمل کا موازنہ نہایت شرح وبسط کے ساتھ مدلل طور پر کیا گیا ہے اور معترضین کے جملہ اعتراضات کے شافی ومسکت جوابات دیئے گئے ہیں۔ محدثین کے کارنامے اور ان کی جملہ صفات مشرح طور پر بیان کی ہیں۔ ضخامت ۲۵۰ صفحات۔ قیمت ۱۲ر

الآثار المتبوعہ ۔ رد اعلام المرفوعہ۔ مؤلفہ مولانا محمد عبد اللہ مئوی۔ سائز ۲۰×۲۶/۱۶ ضخامت ۱۵۴ صفحات۔ قیمت ۸ر۔ اہل حدیث کا مذہب ہے کہ اگر کوئی شخص ایک مجلس میں تین طلاقیں دے تو وہ ایک طلاق ہی ہوتی ہے۔ مخالفین نے اس کی تردید میں ایک رسالہ اعلام المرفوعہ شائع کیا۔ جس میں تین طلاقیں ہی ثابت کیں۔ خدا بھلا کرے مولانا عبد اللہ صاحب کا کہ انہوں نے رسالہ زیر تبصرہ میں مخالفین کی تمام دلائل کا قلع قمع کرکے ثابت کیا کہ وہ طلاق واحد ہی ہوگی۔ قابل دید ہے۔

مجموعہ خطب دوازدہ ماہی مترجم اردو۔ جس میں بارہوں مہینے کے خطبے از تالیفات مولانا اسماعیل شہیدؒ، مولانا شاہ ولی اللہ صاحبؒ درج ہیں۔ جو سراسر برکت ہی برکت ہیں۔ قیمت عہ **خطبہ دوازدہ ماہی** (عربی) جو کہ خاص عربی زبان میں ہے اور تمام عرب شریف میں پڑھا جاتا ہے۔ قیمت ۸ر۔

خطبات التوحید ۔ مؤلفہ مولانا حمید اللہ صاحب محدث دہلوی۔ قیمت ۱۰ر

مجموعہ خطب مواعظ حسنہ ۔ یہ کتاب خطبوں کا مجموعہ حضرت مولانا نواب صدیق حسن خان صاحب مرحوم کی تصنیف ہے۔ کتاب کے دو کالم ہیں ایک میں اصل عربی لفظ ہیں۔ دوسرے کالم میں اردو ترجمہ ہے۔ جمعوں عیدوں کے علاوہ استسقاء وغیرہ کے خطبے بھی درج ہیں۔ اس موضوع پر یہ کتاب خاص مفید ہے قیمت عا روپیہ۔ **خطبات التوحید جدید** ۔ مصنفہ مولانا ابو الحسن صاحب۔ ترمیم شدہ مولانا نور الحسن صاحب مع خطبات شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ و شاہ اسماعیل صاحب شہیدؒ۔ کتابت طباعت کاغذ عمدہ۔ ۱۲ر

کتاب الصلوٰۃ یعنی نماز کریمی ۔ مصنفہ مولوی عبد الکریم صاحب امرتسری جس میں نماز کے تمام مسائل مفصل درج کئے گئے ہیں۔ مثلاً وضو، غسل، تیمم، اذان، تسویہ الصفوف، رفع الیدین، فاتحہ خلف الامام، آمین بالجہر، جلسہ استراحت، رفع سبابہ، جمعہ، صلوٰۃ اللیل، وتر، نماز تراویح، نماز اشراق ضحیٰ، صلوٰۃ التسبیح، نماز حاجت، استخارہ، نماز کسوف خسوف، نماز استسقاء، نماز استغفار، نماز خوف وغیرہ مفصل تحریر کئے گئے ہیں۔ عربی عبارتوں کے صحیح تراجم بھی دیئے ہیں۔ تاکہ معمولی لیاقت والے بھی فائدہ حاصل کرسکیں۔ ضخامت ۱۴۴ صفحات۔ سائز ۲۰×۲۶/۸۔ کتابت، طباعت کاغذ اعلیٰ۔ باوجود ان تمام خوبیوں کے قیمت صرف آٹھ آنہ (۸ر) **وعظ بےنظیر** ۔ بےبہا تالیف ہے اس میں حسب ذیل دس وعظ ہیں۔ فضائل بسم اللہ۔ فضائل درود شریف معراج شریف۔ لقاء الٰہی۔ اعمال صالح، صدقہ فضائل، تقویٰ، رحمت الٰہی، اطاعت والدین، توکل، صورت وقلب وزینت۔ قیمت ۱۲ر **احسن المواعظ** ۔ حصہ اول۔ مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب دہلوی۔ قیمت ۴ر

تصانیف شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ

ولی اللہ۔ ثابت کیا ہے کہ صبی اور مجنون مرفوع القلم ہونے کی وجہ سے احکام شرعی کے مکلف نہیں اور نہ ان کو درجۂ ولایت حاصل ہے اور نہ وہ بے شرع پیر فقیر جو اپنے تئیں خدا رسیدہ ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اس مرتبہ علیا پر فائز ہو سکتے ہیں اور ثابت کیا ہے کہ شریعت کا تازیانہ ہر ایک کے لئے یکساں ہے۔ قیمت ۵؍

قوالی۔ اس کتاب میں یہ مسئلہ ہے کہ کونسا سماع مباح ہے اور کونسا حرام ہے اور کونسا طاعت الٰہی کا ذریعہ ہے ایک مفصل بحث کی ہے۔ کتاب و سنت کے دلائل کی روشنی میں مسئلہ ہذا کو تشنۂ توضیح نہیں رکھا۔ غرض یہ رسالہ صوفیائے باطل پرست کے لئے تازیانۂ شریعت ہے جس کی زد سے ان کی رکیک حجتیں پارہ پارہ ہو جاتی ہیں۔ قیمت صرف ۸؍

تفسیر آیہ کریمہ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ کی تفسیر ہے جس میں سب سے اول لفظ دعا پر محققانہ بحث کی ہے۔ اس کے بعد دعا یونس علیہ السلام (آیہ کریمہ) کے الفاظ کے متعلق علیحدہ علیحدہ تفسیری نکات بیان کر کے بتلایا ہے کہ آیہ کریمہ میں رفع مصیبت کی خاصیت کیوں ہے؟ قیمت ۱۲؍

ائمہ اسلام۔ اجتہادی اور فروعی مسائل میں ائمہ دین کے اختلاف کی نہایت عمدہ وجہ بیان کی ہے۔ قیمت ۱۲؍

الوصیۃ الکبریٰ۔ اس کتاب میں فرقۂ ناجیہ اہلسنت والجماعت کے عقائد کا خلاصہ نہایت مختصر مگر جامع الفاظ میں پیش کیا گیا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ (۸۰۸) اس سے سادہ، مختصر اور آسان صورت میں عام عقائد کا مجموعہ مرتب نہیں ہوا۔ قیمت ۸؍

الوصیۃ الصغریٰ۔ الوصیۃ الکبریٰ کی طرح یہ بھی نہایت جامع وصیت ہے جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ صحابی کو کی تھی۔ جس کا لب لباب تقویٰ، توبہ، استغفار، مکارم اخلاق، مداومت ذکر، سعی فی الدین اور دعا وغیرہ کی تعلیم ہے۔ قیمت ۴؍

تفسیر سورہ فلق والناس (مع متن عربی) اس تفسیر میں امام موصوف نے پہلے تمام علماء متقدمین کے اقوال نقل کئے ہیں جو لفظ غاسق، وقب، وسواس، رب، ملک، اللہ کے متعلق ان کی تفسیروں میں پائے گئے ہیں۔ اس کے بعد نہایت پرزور استدلالات سے راجح ترین قول کی تحقیق کی ہے۔ علاوہ اور مباحث کے جو سلسلہ تفسیر میں ضمناً آگئے ہیں آیہ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ کی تفسیر کرتے ہوئے شیاطین الجن اور شیاطین الانس کے مکر اور وسواس پر نہایت جامع اور معقول بحث کی ہے۔ قیمت ۹؍

تفسیر سورہ اخلاص۔ جس میں مادہ پرستی اور تثلیث کی بنیاد جڑ سے اکھاڑ دی گئی ہے۔ عیسائیوں اور دیگر مادہ پرست اقوام کے ساتھ مناظرہ کرنے والے اصحاب کے لئے ایک تیغ برہنہ کا کام دیگی۔ اس کتاب کے رٹ کر جانے کے بعد مناظر ہر جگہ فتح پانے کا اہل ہوگا۔ قیمت ۶؍

تفسیر سورۃ الکوثر۔ مترجمہ از مولوی عبد الرزاق ملیح آبادی۔ قیمت ۴؍

زیارت القبور (اردو مع متن عربی)۔ قرآن و حدیث کے دلائل سے ثابت کیا ہے کہ زیارت قبور کا مسنون طریق کیا ہے۔ جو لوگ قبروں پر جا کر مردوں کو پکارتے، ان سے طرح طرح کی حاجات طلب کرتے۔ قبروں کی پرستش کرتے اور پیری نذر [illegible] ہیں۔ ان کے تمام افعال داخل شرک ہیں۔ کتابت، طباعت اعلیٰ۔ قیمت ۹؍

العقیدۃ الواسطیہ (اردو) یہ کتاب اصول ایمان کی تفسیر ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ، ملائکہ، کتب، رسل، تقدیر اور یوم آخرت پر جس طرح ایمان رکھنا چاہئے۔ اس کی پوری پوری تشریح ہے۔ ضمن میں صفات الٰہیہ مثلاً استواری، نزول وغیرہ اور شفاعت رسول صلعم اور فضائل صحابہ اور دیگر مفید مضامین پر دلچسپ بحث ہے۔ قیمت ۶؍

بندگی۔ ترجمہ رسالہ "العبودیت" اس کتاب میں آیت يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ کی نہایت جامع اور مبسوط تفسیر فرمائی ہے۔ قیمت ۶؍

مجذوب۔ اس رسالہ میں شیخ الاسلام نے مجذوب، مجنون اور ولی اللہ کی حقیقی شان و حیثیت کو واضح کر کے بتلایا ہے کہ مجنونوں کو مجذوب نام دیکر انہیں مقدس سمجھنا نہیں چاہئے۔ قیمت ۴؍

درجات الیقین۔ صوفیائے کرام کے مطالعہ کے لئے یہ کتاب ایک بیش بہا تحفہ ہے۔ معرفت الٰہی کا گنجینہ اور قرآنی تعلیم کا نچوڑ ہے۔ قرآن شریف میں جو یقین کے تین مراتب علم الیقین، عین الیقین، حق الیقین مذکور ہیں۔ اس کتاب میں ان کی تفسیر ہے۔ قیمت ۴؍

العروۃ الوثقیٰ۔ اس رسالہ میں خالق و مخلوق کے درمیان واسطہ [illegible] اور کتاب و سنت کی رو سے اس کی حقیقت واضح فرمائی ہے۔ جس میں شفاعت، دعا وغیرہ کی تشریح کی گئی ہے۔ قیمت ۶؍

کتاب الوسیلہ۔ اس میں محض لفظ "وسیلہ" کی بحث نہیں بلکہ اسلام کے اصل الاصول توحید پر نہایت جامع اور مستند کتاب ہے۔ اصل میں توحید کی پرجوش دعوت ہے۔ شرک کے سر پر مہلک ضرب ہے، بدعت و تقلید کے گلے پر چھری ہے نیز قبر پرستی کے متعلق جھوٹی روایات و حکایات، زیارت القبور، بدعیہ و شرکیہ وغیرہ افعال کی نسبت ائمہ اربعہ کے مسلک و مذاہب اور ان کے اقوال اور قرآن سے استدلال کیا گیا ہے۔ قیمت ۱۲؍

رحلت مصطفیٰ۔ اس میں آنحضرت صلعم کے مرض الموت و بعد الموت واقعات کو بڑے دلچسپ اور نصیحت آمیز پیرایہ میں قلم بند کیا گیا ہے۔ ناممکن ہے کہ اسے پڑھ کر آپ کے قلب میں رقت پیدا نہ ہو۔ ۱۲؍

اصحاب صفہ۔ محققانہ طور پر ثابت کیا گیا ہے کہ اصحاب صفہ کتنے تھے کہ شریف میں رہتے تھے یا مدینہ میں اور ان کی بسر اوقات کیونکر ہوتی تھی۔ قیمت ۱۰؍

صداقت رسول۔ ثابت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت آپ کی صداقت کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ ایسی سیرت رکھنے والا نبی ہی ہو سکتا ہے۔ قیمت ۴؍

(ملنے کا پتہ)

دفتر اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۲ — نمبر ۴۲

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اخبار اہلحدیث امرتسر

... پس حدیث مصطفیٰ بجاں مسلم داشتن

مسئول مدیر — ابو الوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـــہ

رؤسا و جاگیرداران سے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عـــہ

عام خریداران سے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ صہ

ششماہی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۲/۴ عہ

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر ۱۵ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ مطابق ۱۲ اگست ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک (۹)

بیقراریٔ مسلم

(از ماسٹر محمد شریف صاحب چک ۲۸/۳۲ ضلع لائلپور)

جمالِ حسن تو یکبار دیدن آرزو دارم
کلیم آسا بدرگاہت طپیدن آرزو دارم

نوائے نغمۂ وحدت کہ از میرِ حجاز آمد
دریں ہندوستاں اکنوں شنیدن آرزو دارم

ازاں بادہ کہ آید جوش زمردانِ غازی را
کنارِ آبِ گنگ اکنوں چشیدن آرزو دارم

زمستیٔ مئے توحید آں جوشِ جنوں خواہم
قبا و جامۂ خود را دریدن آرزو دارم

نوائے عندلیبِ زار در گوشم ہمے آید
بیا ساقی کہ در گلشن چمیدن آرزو دارم

ہوائے ہند ناساز دلِ من بیقرار ایں جا
برختِ خود سوئے یثرب چلیدن آرزو دارم

سرت گردم مرا از پیشِ خود اکنوں مراں ساقی
مئے وحدت بجان و دل خریدن آرزو دارم

شریفؔ از حالتِ مسلم دلِ من ایں چنیں نالد
کہ آہِ لالہ گوں از دل کشیدن آرزو دارم

67590

فہرست مضامین

بے قراریٔ مسلم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ صـ۱

انتخاب الاخبار ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ صـ۲

تفسیر قرآن ایک پادری کے قلم سے ۔ ۔ صـ۳

مرزا صاحب قادیانی کا انتہائی درجہ ۔ صـ۵

اہلحدیثوں سے میری درخواست ۔ ۔ صـ۷

سوال متعلق رفع الیدین ۔ ۔ ۔ صـ۸

تحریک اہلحدیث موضع محبت پور کھیوہ صـ۹

حاجی عبدالرحمٰن صاحب کا انتقال ۔ ۔ صـ۱۰

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان ۔ صـ۱۱

کوئٹہ میں زلزلہ کیوں آیا؟ ۔ ۔ ۔ صـ۱۳

متفرقات صـ۱۴ ۔ ملکی مطلع ۔ ۔ صـ۱۵

اشتہارات ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ صـ۱۶ تا ۲۰

قرآن مجید مترجم۔ از مولانا وحید الزمان صاحب حیدرآبادی جنکے حواشی پر تفسیر وحیدی کے نوٹس دیئے گئے ہیں۔ سائز ۲۲×۲۹/۴ ضخامت ۱۰۰۶ صفحات۔

انتخاب الاخبار

مقامی حالات

امرتسر میں ۴. اگست کے بعد بارش نہ ہونے سے گرمی روز بروز بڑھ گئی تھی۔ ۱۱. اگست کو تھوڑی سی بارش ہو جانے سے موسم میں کچھ تغیر واقع ہوگیا۔

—— ۹. اگست کو مسجد شیخ خیر الدین مرحوم میں مجلس احرار کی طرف سے جو شہدا لاہور منانے کے لئے جلسہ منعقد کیا گیا جس میں مولوی مظہر علی اظہر نے تقریر کرکے احرار کے خلاف جو نفرت پھیلی ہوئی ہے اس کا ازالہ کیا۔ دوران تقریر میں دو تین حضرات نے جلسے میں ہلچل مچانے کی کوشش کی جنکو سامعین نے ہی مارا۔

—— امرتسر شہر اور اس کے دیگر مضافات میں بالکل امن ہے۔ کسی قسم کی مذہبی منافرت وغیرہ نہیں کاروبار بدستور جاری ہے۔

لاہور و پنجاب

لاہور میں بھی بالکل امن و امان ہے۔ لاہوری اخبارات پر سے سنسر ہٹا لیا گیا ہے شہر میں صرف گوردوارہ شہید گنج پر گورہ فوج کا پہرہ ہے۔ باقی تمام جگہوں سے پہرے ہٹا لئے گئے ہیں۔ گورنر پنجاب و فنانس ممبر شملہ چلے گئے ہیں۔ باقی ممبران کونسل وغیرہ بھی شملہ جانے والے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ شہید گنج ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں حکومت پنجاب کا دو لاکھ روپیہ خرچ ہوگیا ہے۔

—— لاہور کے لالہ فقیر چند ایم۔ ایل۔ اے صدر پنجاب کانگریس پیشنلسٹ فوت ہوگئے۔

—— موضع بوڑیوالہ ضلع شیخوپورہ میں سکھ مسلم فساد ہونے سے ۱۱. اشخاص زخمی ہوئے۔ وجہ فساد کھیتوں میں بکریاں چرانا تھا۔

—— موکھل ضلع گوجرانوالہ سے ۲۵ ہزار کی چوری ہوئی تھی۔ پولیس نے بڑی محنت سے اس سلسلہ میں پانچ ڈاکو گرفتار اور کچھ مال برآمد کیا ہے۔

—— شملہ میں کثرت بارش کی وجہ سے کئی عمارتیں اور سڑکیں خراب ہوگئی ہیں۔ ریاست چنگا میں ایک مکان گرنے سے ایک کنبہ خاندان نیچے دب کر مر گیا۔

—— حکومت پنجاب نے لیبر ریسرچ سوسائٹی اور اس کی سب کمیٹیوں کو خلاف قانون قرار دیا ہے۔

ہندوستان کے حالات

ہفتہ مختتمہ ۱۰. اگست کو ہندوستان سے ۷۵ لاکھ ۱۹ ہزار ۷۵۹ روپے کا سونا ممالک غیر کو بھیجا گیا ہے۔

—— صوبہ آسام میں گذشتہ فروری سے جون تک ۱۹۸۶۔ اموات صرف ہیضہ سے واقع ہوئیں۔

—— خان عبد الغفار خان (سرحدی گاندھی) کو بریلی جیل میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ انکے وزن میں ۲۵ پونڈ کی کمی ہوگئی ہے۔

یاد رکھنے کی بات

یہ ہے

کہ اگر آپکی قیمت ماہ اگست میں ختم ہے تو فی الفور بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں مہلت درکار ہو یا خریداری سے انکار ہو تو جلد از جلد اطلاع دیں ورنہ

اہلحدیث ۳۰۔ اگست وی پی بھیجا جائے گا

اگر آپ قیمت اخبار مہلت یا انکار کی اطلاع بھی نہ بھیج سکیں تو دفتر سے جب آپ کے نام وی پی بھیجا جائے اسے ضرور وصول کر لیں۔ اگر اسی وقت وصول نہ کر سکیں تو وی پی کا اطلاعی کاغذ لیکر ایک ہفتہ تک ڈاکخانہ میں امانت رکھا دیں۔ مگر اسے واپس کسی صورت نہ کریں۔　(منیجر اہلحدیث امرتسر)

—— مدراس کونسل میں ایک سال کی مزید توسیع کر دی گئی ہے۔

—— جبلپور میں ۱۲ مسلح ڈاکوؤں نے ایک ساہوکار کے ہاں ڈاکہ ڈالا اور ہزاروں روپیہ کا مال لیکر فرار ہوگئے۔

—— جھانسی سے پچاس میل کے فاصلہ پر زمین میں ایک میل لمبا اور دو فٹ چوڑا شگاف پیدا ہوگیا ہے۔

—— ایبٹ آباد سے دو فوجی سکھ رجمنٹ سے رائفلوں سمیت فرار ہوگئے ہیں جنکی گرفتاری کیلئے پانچسو روپیہ انعام مقرر ہوا ہے

ضرورت کتب حدیث مترجم

کتب خانہ مدرسہ سعیدیہ کے لئے ایک ایک نسخہ صحیح مسلم مترجم اردو و سنن ابی داؤد مترجم اردو، و سنن نسائی مترجم اردو و سنن ابن ماجہ مترجم اردو کی ضرورت ہے جن حضرات کے پاس یہ چاروں کتابیں بغرض فروخت موجود ہوں خواہ وہ کتب فروش ہوں، یا اپنا خاص نسخہ علیحدہ کرنا چاہیں وہ ذیل کے پتہ پر اطلاع دیں۔

محمد ابو القاسم۔ سعید منزل دارانگر بنارس سٹی

یاد رفتگان

شیخ عبد القیوم صاحب رئیس مئو (الہ آباد) جو تحریر اہل حدیث تھے نوجوانی میں اولاد صغیرہ چھوڑ کر یکا یک قضا کر گئے۔ ناظرین ان کا جنازہ غائب ادا کریں (محمد ابو القاسم مذکور) اللهم اغفره وارحمه

قادیان میں تین زلزلے

عنوان ہذا کا اصل مضمون اہلحدیث ۲۰. اگست میں مفصل شائع ہو چکا ہے جسے بغرض تقسیم اشتہاری صورت میں اشاعت فنڈ سے طبع کرایا گیا ہے۔ تبلیغی انجمنیں و دیگر شائقین حضرات بکثرت منگوا کر تقسیم کریں۔ صرف سات آنہ کے ٹکٹ ۱۰۰ محصولڈاک ۳/ امداد اشاعت فنڈ ۴/ وصول ہونے پر ایک سو اشتہار بھیجے جا سکتے ہیں۔　(منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر)

ثنائی پاکٹ بک مجلد

جس میں تمام مذاہب پر تنقید کرکے ان کی تردید میں دو دو مثالیں دیکر دریا کوزہ میں بند کر دیا ہے۔ آج ہی منگا لیں ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ قیمت ۶/ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

غیر ممالک

معلوم ہوا ہے کہ غازی مصطفےٰ کمال پاشا روس کی سیاحت کو جانے والے ہیں۔

—— خوست (وزیرستان) میں ۸. اگست کو ہولناک طوفان آنیسے عمارات و مکانات کو بہت نقصان پہنچا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ طوفان ۱۰۰ مربع میل کے رقبہ میں آیا درختوں کے گرنے سے اکثر راستے ناقابل گزر ہیں۔ جا بجا پرندوں اور حیوانات کی لاشوں کے انبار لگے پڑے ہیں۔

—— فلپائن سے ۸. اگست کی اطلاع ہے کہ طوفان سے اٹھارہ سو اشخاص ہلاک اور ہزاروں لوگ خانماں برباد ہوگئے ہیں۔ ایک چٹان کے گرنے سے پچاس آدمی نیچے دب کر مر گئے۔

مباحثہ گوشت خوری۔ جو ۱۳۵۵ھ میں مولانا حکیم بشیر احمد صاحب و مہاتما نتھیانندجی سماجی کے مابین بمقام اٹاوہ ہوا تھا اور اسمیں اسلام کو فتح کامل نصیب ہوئی تھی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۱۵ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ

تفسیر قرآن

ایک عیسائی پادری کے قلم سے

عیسائیوں کی طرف سے قرآن شریف کے متعلق جتنی تصانیف ہندوستان میں پادری فنڈر کے زمانہ سے کچھ عرصہ پہلے تک شائع ہوئیں سب صورتاً و معنیً مخالف تھیں۔ چند روز سے عیسائی پادریوں (جو اسلام چھوڑ کر اُدھر گئے ہیں) کی طرف سے جو تصنیف نکلتی ہے وہ صورتاً موافق اور معناً مخالف ہوتی ہے۔ پہلی روش کی مثال میں بصورت آخری حملہ کے ہم وہ کتاب پیش کرتے ہیں جس کا نام ہے "عدم ضرورت قرآن" اس کے مصنف پادری ٹھاکر داس تھے۔ اس کا جواب ہم نے کتاب "تقابل ثلاثہ" (توریت، انجیل اور قرآن کا مقابلہ) کی صورت میں دیا۔ اس کتاب میں قرآن مجید کی کھلی مخالفت اور واضح تردید تھی۔

اس کے بعد دوسرا دور شروع ہوا جو صورتاً مخالف نہیں مگر معناً سخت مضر ہے۔ اس کی مثال پادری سلطان محمد خان کی تصانیف "ہمارا قرآن" وغیرہ ہیں۔ جن میں (اپنا بنکم) دکھایا گیا ہے کہ قرآن شریف کے سارے مضامین کتب سابقہ سے ماخوذ ہیں اس لئے اس کی ضرورت نہیں۔ اس کا جواب بھی اخبار اہلحدیث میں مرۃ بعد مرۃ دیا گیا۔

آج جس کتاب کا نام زیب عنوان ہے یہ بھی قسم دوم سے ہے جو پادری جے۔ علی بخش صاحب نے لکھی ہے۔ اس میں قرآن شریف کی سورتوں کی تقسیم کی اور مدنی میں کر کے ساری کی سورتوں کو ایک جلد میں جمع کر کے یکجا کیا گیا ہے۔ دوسرے حصہ میں شاید مدنی ہونگی۔ ان میں سے ایک ایک سورت کو لے کر کتب سابقہ کے حوالوں سے موافق بتایا ہے۔ اس سے بھی یہی غرض ہے کہ قرآن شریف ان کتب سے ماخوذ ہے۔ مگر جو مسئلہ قرآن اور انجیل (بلکہ بقول مسیحیان ساری بائیبل) میں اختلافی ہے۔ جہاں اس کا ذکر آیا ہے وہاں سے پادری صاحب بڑی عقلمندی سے خاموش نکل گئے ہیں۔ ہم پادری صاحب کی اس عقلمندی کی داد دیتے ہیں۔ مثلاً

سورہ مریم میں حضرت مسیح کی پیدائش اور تعلیم کا مختصر مگر دوسری جگہ کی نسبت مفصل ذکر آیا ہے جس کے الفاظ مع ترجمہ یہ ہیں:-

وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ۝ فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُونِهِمْ حِجَابًا فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ۝ قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ بِالرَّحْمَٰنِ مِنْكَ إِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ۝ قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ لِأَهَبَ لَكِ غُلَامًا زَكِيًّا ۝ قَالَتْ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ وَلَمْ أَكُ بَغِيًّا ۝ قَالَ كَذَٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ

(ترجمہ) اور (اے پیغمبر قرآن میں مریم کا مذکور (بھی لوگوں سے بیان) کرو کہ جب وہ اپنے لوگوں سے الگ ہو کر پورب رُخ ایک جگہ جا بیٹھیں اور لوگوں کی طرف سے پردہ کر لیا تو ہم نے اپنی روح (یعنی جبرئیل) کو اُن کی طرف بھیجا تو وہ اچھے خاصے آدمی کی شکل بن کر اُن کے روبرو آ کھڑے ہوئے وہ (اُن کو دیکھ کر) لگیں کہنے کہ اگر تم پرہیزگار ہو تو میں تم کو خدا کا واسطہ دیتی ہوں (کہ میرے سامنے سے ہٹ جاؤ) (جبرئیل) بولے کہ میں تو بس تمہارے پروردگار کا بھیجا ہوا (فرشتہ) ہوں (اور) اس لئے (آیا ہوں) کہ تم کو (ایک) پاک [illegible] لڑکا دوں وہ بولیں میرے ہاں کیسے لڑکا ہو سکتا ہے حالانکہ (نہ تو نکاح کے طور پر) مجھ کو کسی مرد نے چھوا اور نہ کبھی میں بدکار رہی۔ (جبرئیل نے) کہا (جیسا میں کہتا ہوں) ایسا ہی (ہوگا) تمہارا پروردگار

رحمۃ للعالمین۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مفصل سوانح عمری۔ جلد اول قیمت [illegible] جلد دوم [illegible] (۱۱ع) (ملنے کا پتہ دفتر اہلحدیث)
سے قیمت عہ۔ منیجر اہلحدیث امرتسر۔

ahmadimuslim.de

وَلِنَجْعَلَهٗ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا فَحَمَلَتْهُ
فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ○ فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ
النَّخْلَةِ قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا
مَّنْسِيًّا ○ فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِيْ قَدْ جَعَلَ
رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ○ وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ
تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ○ فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ
عَيْنًا فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا فَقُوْلِيْٓ اِنِّيْ
نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ○ فَاَتَتْ
بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْـًٔا فَرِيًّا ○ يٰٓاُخْتَ
هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا ○
فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ○
قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰىنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا ○ وَّجَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا
اَيْنَ مَا كُنْتُ وَاَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ○
وَّبَرًّاۢ بِوَالِدَتِيْ وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا شَقِيًّا ○ وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ
وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا ○ ذٰلِكَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ قَوْلَ
الْحَقِّ الَّذِيْ فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ○ مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ يَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ سُبْحٰنَهٗ
اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ○ وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ
فَاعْبُدُوْهُ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ○ فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ
فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ○ اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ
يَوْمَ يَاْتُوْنَنَا لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ الْيَوْمَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ وَاَنْذِرْهُمْ
يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○

فرماتا ہے کہ تمہارے ہاں بے باپ لڑکا پیدا کرنا ہم پر آسان ہے اور (ایسا کرکے پیدا کرنے سے) غرض یہ ہے کہ لوگوں کے لئے ہم اُس کو (اپنی قدرت کی) ایک نشانی قرار دیں اور دنیا میں ہم اُس کو) اپنی رحمت (کا ذریعہ بنائیں) اور یہ بات (ہمارے ہاں سے) فیصل ہو چکی ہے۔ (اس پر مریم کو (آپ سے آپ بیٹے کا) حمل رہ گیا اور وہ حمل لیکر کہیں الگ دور کے مکان میں ہو بیٹھیں پھر درد زہ اُن کو ایک کھجور کے درخت کی جڑ میں لے پہنچا (اور وضع حمل کیوقت انکو تکلیف ہوئی تو وہ (بول اٹھیں) اے کاش میں اس سے پہلے مر چکی ہوتی اور دنیا کے پردے پر ناپید ہو کر کبھی کی) بھولی بسری ہو گئی ہوتی پھر جبرئیل نے (اُس چشمے سے جو) مریم کے تلے (خدا کی قدرت) سے رہ نکلا تھا) اُن کو آواز دی کہ آزردہ خاطر نہ ہو دیکھو) تمہارے پروردگار نے تمہارے تلے ایک چشمہ بہا دیا ہے اور کھجور کی جڑ کو (پکڑ کر) اپنی طرف کو ہلاؤ۔ تم پر پکی پکی تازہ کھجوریں جھڑ پڑیں گی۔ پھر (مزے سے کھجوریں) کھاؤ اور (چشمے کا پانی) پیو اور (بیٹے کو دیکھ کر) آنکھیں ٹھنڈی کرو (اور اپنے بچے کو لیکر چلو) پھر (رستے میں) تم کو کوئی آدمی نظر پڑے (اور وہ تم سے پوچھے) تو (تم اشارے سے) کہہ دینا کہ میں نے (خدائے) رحمٰن کے لئے روزے کی منت مان رکھی ہے تو میں آج کسی آدمی سے بات نہیں کر سکتی۔ پھر مریم لڑکے کو گود میں لئے اپنی قوم کے پاس لائیں وہ (دیکھ کر) لگے کہنے کہ مریم! یہ تو نے بہت ہی نالائق کام کیا۔ اے ہارون کی بہن! نہ تو تیرا باپ ہی برا آدمی تھا اور نہ تیری ماں ہی بدکار تھی (تو خلاف خاندان تو یہ کیا حرکت کر بیٹھی) تو مریم نے بچے کی طرف اشارہ کیا (کہ جو کچھ پوچھنا ہے اس سے پوچھ لو) وہ لگے کہنے کہ ہم گود کے بچے سے کیسے بات کریں (اس پر بچہ) بول اٹھا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اُس نے مجھ کو کتاب (انجیل) عنایت فرمائی اور مجھ کو پیغمبر بنایا۔ اور کہیں بھی رہوں مجھ کو بابرکت کیا اور مجھ کو حکم دیا کہ جب تک زندہ رہوں نماز پڑھوں اور زکوٰۃ دوں اور (نیز) مجھ کو اپنی ماں کا خدمتگذار بنایا اور مجھ کو سخت گیر اور بدراہ نہیں کیا اور مجھ پر خدا کی امان جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن میں مرونگا اور جس دن (دوبارہ) زندہ اُٹھا کھڑا کیا جاؤں گا۔ (اے پیغمبر) یہ ہے عیسیٰ بن مریم (کی حقیقت) سچی سچی بات جس میں لوگ جھگڑا کرتے ہیں۔ خدا کو شایاں نہیں کہ وہ (کسی کو) بیٹا بنائے وہ پاک (ذات) ہے جب وہ کسی کام کا کرنا ٹھان لیتا ہے تو بس اُس کو اتنا ہی فرما دیتا ہے کہ ہو اور وہ ہو جاتا ہے اور کچھ شک نہیں کہ اللہ میرا (بھی) پروردگار ہے اور تمہارا (بھی) پروردگار ہے تو (لوگو!) اُسی کی عبادت کرو یہی سیدھا رستہ ہے (اور یہی دین عیسیٰ لیکر آئے تھے) پھر (نصاریٰ کے) فرقے لگے آپس میں اختلاف کرنے سو اُن لوگوں کے حال پر افسوس ہے جو کفر کرتے ہیں کہ (اُن کو قیامت کے) بڑے (سخت) دن (خدا کے حضور میں) حاضر ہونا پڑے گا۔ جس دن یہ لوگ ہمارے حضور میں حاضر ہوں گے کیسے کچھ سنتے دیکھتے ہوں گے مگر اُس وقت تو یہ ظالم (اندھے اور بہرے بنے ہوئے) کھلی گمراہی میں پڑے ہیں اور (اے پیغمبر) ان لوگوں کو (اس رنج و) افسوس کے دن (یعنی قیامت کی مصیبت سے) ڈراؤ کہ جبکہ (اخیر) فیصلہ کر دیا جائے گا اور (اس وقت تو) یہ لوگ غفلت میں ہیں اور ایمان نہیں لاتے۔ (پارہ ۱۶۔ رکوع ۶)

بیرنت اسٹیشن ۱۰ نمبر ... کی سب سے پہلی (۸۱۳) ہوا خوری ... ہوئی (مہتمم اہلحدیث امرتسر)

اہلحدیث | جو شخص ان آیات کے الفاظ کو سرسری نظر سے بھی دیکھیگا وہ یقین کریگا کہ ان آیات میں حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش کا ذکر کرنا محض اس غرض سے ہے کہ مسیح کی الوہیت کا ابطال ہو اور مسیحیوں کے عقیدہ متضمن الوہیت مسیح کی اصلاح۔ پادری علی بخش صاحب اپنی تفسیر میں ان آیات کے پاس سے بعزت و احترام گزر گئے نہ مسیحی عقیدے کی تائید کی نہ قرآنی فرمان کی تصدیق سے رموز عاشقاں عاشق بداند

ہماری رائے | اسی طرح اور بھی کئی جگہ ایسا ہی کیا ہے۔ پادری صاحب کی نیت تو عیاں ہے کہ قرآن شریف کو کتب سابقہ سے ماخوذ ثابت کر کے ان کا رہین منت بتایا جائے۔ تاہم ہم اس کو بھی قرآنی خدمت جانتے ہیں۔ اور پادری صاحب سے درخواست کرتے ہیں کہ اس کی دوسری جلد بھی جلدی شائع کریں قیمت عہ (ایک روپیہ) ہے۔ ملنے کا پتہ:۔
پادری جے علی بخش لاہور گوال منڈی۔

قادیانی مشن
مرزا صاحب قادیانی کا انتہائی درجہ
اور
قرآن شریف سے تعلق

(از نامہ نگار)

مرزا صاحب نے جناب حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب مدظلہ کے اس سوال کے جواب میں کہ "کیوں تمہاری وحی از قبیل اضغاث احلام اور حدیث النفس نہیں ہے" نزول المسیح میں جو کچھ تحریر فرمایا ہے۔ اس سے اختصاراً اقتباس ہدیہ ناظرین کرتا ہوں تاکہ واضح ہو جاوے کہ مرزا صاحب کو قرآن کریم کے ساتھ کس قدر محبت، عقیدت اور استفادہ کا تعلق تھا۔ اور کیا مرزا صاحب نے جو درجہ پایا اور خدا کو پہچانا اور ہر برائی اور گناہ سے محفوظ رہے یہ قرآنی رہبری اور اتباع نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے تھا یا اُس کلام کی برکت کا نتیجہ تھا جو مرزا صاحب پر نازل ہوا؟ سنئے! مرزا صاحب "نزول المسیح" ص۹۸ پر یوں رقمطراز ہیں:۔

"سو اسی طرح میرا حال ہے خدا کا کلام جو میرے پر نازل ہوا اور ہوتا ہے وہ میری روحانی والدہ ہے (نہ قرآن مجید) جس سے میں پیدا ہوا اُس نے مجھے ایک وجود بخشا جو پہلے نہ تھا اور ایک روح عطا کی جو پہلے نہ تھی۔ میں نے ایک بچے کی طرح اس کی گود میں پرورش پائی اور اسی نے مجھے ہر ایک ٹھوکر سے سنبھالا۔ اور ہر ایک گرنے کی جگہ سے بچا لیا (نہ قرآن مجید نے) وہ کلام ایک شمع کی طرح میرے آگے آگے چلا۔ یہاں تک کہ میں منزل مقصود تک پہنچ گیا۔ انتہی"۔

تھوڑی سی کلام کے بعد لکھتے ہیں۔ (ص۹۸)

"میں کیونکر اس سے انکار کروں اُس نے (میرے الہام نے) تو مجھے خدا دکھلایا اور چشمہ شیریں کی طرح معارف کا پانی مجھے پلاتا رہا۔ انتہی"۔

پھر ص۹۹ پر یوں تحریر فرماتے ہیں:۔

"دل من برد و الفت خود داد
خود مرا شد بوحی خود استاد"

(میرا دل لے لیا اور اپنی محبت مجھے دی۔ اور اپنی وحی سے خود میرا استاد ہو گیا)

اس شعر میں صاف بتا دیا کہ بلا واسطہ غیرے خدا میرا استاد ہو گیا (غالباً ظلی نبوت کا دعویٰ ابتدا میں تھا)

اور

"وحی او را عجب اثر دیدم
روئے آں مہر زاں قمر دیدم"

(یعنی میں نے اس کی وحی کا عجب اثر دیکھا۔ اس سورج کو (خدا کو) میں نے اُسی چاند (الہام) سے دیکھا)

ان عبارتوں سے بکمال وضاحت عیاں ہے کہ خدا کی معرفت مرزا صاحب کو اپنے الہام سے ہوئی نہ قرآن مجید سے۔ اسی طرح مرزا صاحب کا ہر بدی سے محفوظ رہنا اور مدارج علیا حاصل کرنے کا باعث صرف اُن کا اپنا الہام ہے نہ قرآن مجید۔ قرآن مجید اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور ان کی طفیل حصولِ نبوت کا ادعا صرف مسلمانوں کی تالیف کی وجہ سے تھا جو بعد از رفع ضرورت اصلیت آشکارا کر دی۔

(۳) کیا مرزا صاحب کے مامور ہونے کے وقت قرآن شریف اپنے برہان اور فرقان ہونے کے درجہ سے گر چکا تھا یا اپنی اُسی سابقہ حالتِ نزول پر بحالہ ھدًی للناس درجہ پر قائم تھا۔ اور مرزا صاحب کی بعثت کے وقت نئے و تازہ کلام الٰہی کی ضرورت تھی یا اُس یقین کے حصول کے لئے جو انسانی ترقی اور گناہ سے بچنے اور قرب الٰہی حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے قرآن حکیم ہی کافی تھا۔ سنئے! اس کی تفصیل مرزا صاحب نزول المسیح کے ص۹۲ پر یوں تحریر فرماتے ہیں:۔

"یقین کا ذریعہ خدا کا کلام ہے جو یخرجھم من الظلمات الی النور کا مصداق ہے سو چونکہ عہد نبوت پر تیرہ سو برس گزر گئے ہیں اور تم نے وہ زمانہ نہیں پایا جبکہ قرآن صدہا نشانوں اور چمکتے ہوئے انوار کے ساتھ اترتا تھا۔ اور وہ زمانہ پایا جس میں خدا کی کتاب، اس کے رسول اور اس کے دین پر ہزارہا اعتراض عیسائی اور دہریہ اور آریہ وغیرہ کر رہے ہیں۔ اور تمہارے پاس بغیر لکھے ہوئے چند ورقوں کے جن کی اعجازی قوت سے تمہیں خبر نہیں اور کوئی ثبوت نہیں اور جو معجزات پیش کرتے ہو وہ محض قصوں کے رنگ میں ہیں۔ تو اب بتلاؤ کہ تم کس راہ سے اپنے تئیں یقین کے بلند معیار تک پہنچا سکتے ہو اور کس طریق سے دشمن کو بتلا سکتے ہو کہ تمہارے پاس خدا پر یقین لانے

کفریاتِ مرزا۔ مرزا صاحب قادیانی کی [illegible] ۱۰ [illegible] اہلحدیث امرتسر (۸۱۳)

کے لئے اور گناہ سے بچنے کے لئے ایک ایسی چیز ہے جو دشمن کے پاس نہیں تا وہ انصاف کر کے تمہارے مذہب کا طالب ہو جاوے۔

اس حرکت سے ایک عقلمند کو کیا فائدہ کہ ایک گوبر کو چھوڑ کر دوسری گوبر کو کھاوے۔ سچائی کو ہر ایک سعید دل لینے کو تیار ہے بشرطیکہ سچائی اپنے نور کو دکھلاوے۔ جس اسلام کو آج یہ مخالف مولوی اور ان کا گروہ غیر مذہب کے لوگوں کے سامنے پیش کر رہے ہیں وہ صرف پوست ہے نہ مغز۔ اور محض افسانہ ہے نہ حقیقت انتہی (صفحہ ۹۲)

عبارت بالا میں مرزا صاحب نے یہ ظاہر فرمایا ہے کہ گناہ سے بچنے اور خدا پر یقین کرنے اور مینار بلندی تک پہنچنے کا ذریعہ خدا کا کلام ہوتا ہے اور جب تک معجزانہ نشان اور چمکتے ہوئے انوار مشہودات کے درجہ پر قرآن حکیم کے ساتھ رہے اُس وقت تک قرآن مجید کی رہبری کمل رہی مگر جب سے وہ نشانات اور انوار درجہ شہود سے اوجھل ہوتے ہوئے منقولی رنگ اختیار کر گئے تو قرآن مجید کی رہبری کمزور ہو گئی۔ اب ایسا وقت ہے کہ قرآن مجید مسلمانوں کے نزدیک بجز چند لکھے ہوئے ورقوں کے اور کسی درجہ کا نہیں رہا۔ اس کی اعجازی قوت مسلمانوں سے مخفی ہو گئی اور معجزات قصوں کے رنگ میں آگئے تو اب مسلمان بتلائیں کہ کتاب اللہ پر ایسی حالت وارد ہو جانے کے بعد اُن کے پاس کونسی چیز ایسی ہے جو دشمن کے پاس نہ ہو۔ تاکہ دشمن اسلام کا طالب ہو سکے اور عقلمند انسان ایسا نہیں کر سکتا کہ ایک گوبر کو چھوڑ کر دوسری گوبر کو کھائے یعنی الہامی کتابیں مخالفین کے پاس بھی ہیں۔ وہ کیونکر اپنی کتابیں چھوڑ کر قرآن شریف کی طرف متوجہ ہو سکتے ہیں۔ مرزا صاحب نے وجوہ بالا بیان کرتے ہوئے ثابت کر دیا کہ مسلمانوں کے پاس کچھ نہیں رہا۔ صرف قرآن شریف تھا مگر حالات واردہ نے اس کو اپنے اصلی درجہ پر نہیں رہنے دیا۔ اور اب وہ صرف چند لکھے ہوئے ورقے ہیں اور بس۔ اس سے ایسا یقین پیدا نہیں کیا جا سکتا جس سے خدا کی طرف وصول ممکن ہو یا جس سے گناہ چھوڑے جا سکیں۔ نیز غور کیجئے کہ مرزا صاحب کے دماغ میں دیگر مذاہب کی کتب اور قرآن شریف کی تشبیہ کے لئے گوبر[1] کے سوا اور کوئی چیز نہیں آسکی؟

قرآن مجید کے اصلی درجہ سے گر جانے کا ذکر مرزا صاحب دوسری جگہ یوں فرماتے ہیں:۔

"قرآن شریف خدا کا کلام تو ہے بلکہ سب سے بڑا مگر وہ تم سے بہت دور ہے تمہاری آنکھیں اُسکو دیکھ نہیں سکتیں۔ اور اب وہ تمہارے ہاتھ میں ایسا ہے جیسا کہ توراۃ یہودیوں کے ہاتھ میں۔ اسی وجہ سے اگر تم انصاف کرو تو گواہی دے سکتے ہو کہ بباعث اس کے کہ اس پاک کلام کے یقینی انوار تمہاری آنکھوں سے پوشیدہ ہیں تم اس سے باطنی تقدس کا کچھ بھی فائدہ حاصل نہیں کر سکتے انتہی" (صفحہ ۹۳)

صاف کہہ دیا کہ قرآن مجید کا اب وہی درجہ ہے جو قرآن کے نزول کے وقت توراۃ کا تھا۔ توراۃ اُن حالات کی بنا پر جو اُس پر وارد ہوئے ہدایت کرنے کے قابل نہیں رہی تھی۔ مرزا صاحب کے عندیہ میں قرآن بھی اپنے انوار کے پوشیدہ ہو جانے سے اس قابل نہیں رہا کہ اس سے باطنی تقدس حاصل کیا جا سکے۔

(۳) اب خدا تک پہنچنے کا ذریعہ اور تمام بیماریوں کا علاج مرزا صاحب اس کلام کو بتاتے ہیں جو تازہ بتازہ مرزا صاحب پر نازل ہوا۔ سنئے:۔

"اس لئے قبل اس کے جو تم مرد خدا کی لعنت تمہاری پردہ دری کرے گی یقین اپنے نوروں کے سمیت آیا کوئی آسمان تک نہیں پہنچا سکتا۔ مگر وہی جو آسمان سے آتا ہے۔ اگر تم جانتے کہ خدا کا تازہ بتازہ اور یقینی اور قطعی کلام تمہاری بیماریوں کا علاج ہے تو تم اس سے انکار نہ کرتے جو عین صدی کے سر پر تمہارے لئے آیا انتہی" (صفحہ ۹۹ نزول المسیح)

دوسری جگہ صفحہ ۹۵ پر فرماتے ہیں:۔

"غرض تمام برکات اور یقین کی کنجی وہ کلام قطعی اور یقینی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے بندہ پر نازل ہوتا ہے۔ انتہی"

ایضاً لکھتے ہیں:۔

"اور یہ کہ کیونکر یقین کی آنکھ سے خدا کو دیکھا جاوے اس کا جواب کوئی مجھ سے سنے یا نہ سنے مگر میں یہی کہوں گا کہ اس یقین حاصل کرنے کا ذریعہ خدا کا زندہ کلام ہے جو زندہ نشان اپنے اندر اور ساتھ رکھتا ہے۔ جب وہ آسمان سے اترتا ہے۔ تو نئے سرے مردوں کو قبروں سے نکالتا ہے" انتہی صفحہ ۹۵

کیا خوب ہی وضاحت فرما دی کہ تم نہیں جانتے کہ میرا الہام جو اپنے نوروں کے سمیت آیا خدا تک پہنچا سکتا ہے اور برکات و یقین کا قفل میری الہام و کلام کی کنجی کے بغیر نہیں کھل سکتا اور میں یہی کہوں گا کہ یقین کے حاصل کرنے کا ذریعہ خدا کا زندہ کلام ہے جو زندہ نشان اپنے اندر اور ساتھ رکھتا ہے۔ اور وہ وہی ہے جس کے گواہوں اور نشانوں کی فہرست نزول المسیح کے آخر میں نمبر شمار کے ساتھ آپ نے دی ہے۔ قرآن مجید کے معجزات صرف قصے ہو گئے جو بقول مرزا صاحب ایسے قصے ہندوؤں کے پاس زیادہ ہیں اور قرآن حکیم کی اعجازی قوت مسلمانوں سے مخفی ہو گئی۔ اب قرآن مجید حسب تصریحات مرزا صاحب نعوذ باللہ مردہ کتاب ہے۔ ہدایت کے قابل وہ زندہ کلام الٰہی ہے جس کے نشانات بھی زندہ ہیں اور مشہود ہیں اور مرزا صاحب پر نازل ہوتا ہے۔

(۴) مرزا صاحب کا الہام توراۃ، انجیل سے کم نہیں اور نہ قرآن مجید سے اس کا درجہ کم ہے۔ جو شخص اُس کلام کو جو مرزا صاحب پر نازل ہوا اگر توراۃ، انجیل اور قرآن حکیم سے درجہ میں کم سمجھے تو وہ جھوٹا اور لعنتی ہے۔ چنانچہ نزول المسیح میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"لیکن اگر کوئی کلام یقین کے مرتبہ سے کم تر ہو تو وہ شیطانی کلام ہے نہ ربانی۔ کیونکہ تم جانتے ہو کہ جب آفتاب طلوع کرتا ہے اور اپنی کرنیں

[1] میاں محمود خلیفہ قادیان نے لاہوری مرزائیوں کو روٹی کے اس ٹکڑے سے تشبیہ دی تھی جو گندی روڑی پر گرا ہو اس تشبیہ کو لاہوری جماعت نے بہت برا سمجھا تھا۔ کیا وہ اس (گوبر والی) تشبیہ کو بھی برا جانیں گے۔ (شاید) (اہلحدیث)

انکار و دعویٰ الفاظ ... مرزائیوں کی تردید میں ایک (۲۱۳) ... کتاب ... حصہ اول ... حصہ دوم ...

زمین پر چھوڑتا ہے تو اس کی روشنی ایسی صاف دنیا پر پڑتی ہے کہ کسی دیکھنے والے کو اس کے نکلنے میں شک باقی نہیں رہتا اور نہ وہ کہہ سکتا ہے کہ کل کا سورج تو یقینی تھا مگر آج کا شکی ہے" صفحہ ۱۰۱

اس سے واضح ہے کہ جس طرح دنوں کی روشنی میں تفاضل نہیں ہوتا۔ اور ہر دن روشنی دینے والا ایک ہی سورج ہوتا ہے۔ اسی طرح خدا بھی ایک ہے۔ اُس کے الہام اور کلام بھی ایک درجہ پر ہوتے ہیں۔ اور یہ بھی ثابت ہو گیا کہ ہر ایک دن میں اُسی دن کی روشنی کام آتی ہے نہ اُس سے پہلے دن کی روشنی۔ اسی طرح وہی الہام اور کلام مفید ہوتا ہے جو اُسی وقت کا ہو اور اُس کے نشانات بھی زندہ ہوں اور وہ صرف مرزا صاحب کا کلام ہے نہ قرآن مجید۔

؎ آنچہ من بشنوم ز حکم خدا
بخدا پاک دانمش ز خطا
ہمچوں قرآں منزہ اش دانم
از خطا ہا ہمیں است ایمانم
(نزول المسیح ص۹۹)

(جو خدا کی وحی میں سنتا ہوں۔ اللہ کی قسم میں اسکو خطا سے پاک سمجھتا ہوں اور قرآن کی طرح اُسکو منزہ جانتا ہوں اور یہی میرا ایمان ہے)

اپنے الہام کو قرآن کی طرح منزہ عن الخطا سمجھنا مرزا صاحب کے ایمان میں داخل ہے لہٰذا کوئی آدمی صرف مرزا صاحب پر ایمان لاکر مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک مرزا صاحب کے جمیع الہام پر ایمان نہ لائے اور اس کو باقی کتب آسمانی کے برابر نہ سمجھے۔ اور یہ وہی مرزا صاحب ہیں جو مصلحتاً کسی وقت یہ کہتے تھے

؎ من نیستم رسول نیاوردہ ام کتاب
(ازالہ اوہام) اور

؎ قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے
(براہین احمدیہ)

؎ من خدا را بدو شناختہ ام
دل بدیں آتشش گداختہ ام
بخدا ہست ایں کلام مجید
از دہان خدائے پاک وحید

(میں نے اُسی الہام سے خدا کو پہچانا اور اُسی الہام سے میرا دل جلا۔ خدا کی قسم یہ (میرا الہام) کلام مجید ہے جو خدائے پاک واحد کے منہ سے نکلا ہوا ہے)

" آں یقینے کہ بود عیسےٰ را
برکلامے کہ شد برو القا
آں یقینے کلیم بر تورات
آں یقیں ہائے سید السادات
کہ نیم زاں ہمہ بروئے یقین
ہر کہ گوید دروغ ہست لعین"

(وہ یقین جو (حضرت) عیسیٰ کو اُس کلام پر تھا جو اُس پر نازل ہوا۔ اور وہ یقین جو (حضرت) موسیٰ کو تورات پر تھا اور وہ یقین جو سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کو (اپنی کتاب قرآن پر) میں اپنے الہام پر یقین کرنے میں اُن سب سے کم نہیں ہوں اور جو کم کہے وہ جھوٹا اور ملعون ہے)

جب مرزا صاحب کا الہام جمیع انبیاء کے الہام اور خصوصاً قرآن کریم سے کم نہیں اور اپنے اندر اور ساتھ زندہ نشانات اور انوار و برکات رکھتا ہے اور دوسری سابقہ کتابوں کے نشانات جب مردہ ہو گئے اور ان کے معجزات قصوں کے رنگ میں آکر محض فسانہ کی صورت اختیار کر گئے اور اُن کا درجہ صرف چند لکھے ہوئے ورقوں سے زیادہ نہ رہا ہو اُن کی اعجازی قوت دنیا سے مستور ہو گئی ہو تو پھر انصاف سے بتائیے کہ ہدایت پانے کے لئے کیا صرف وہی الہام اور کلام معین نہیں ہوگا جس میں فضائل مذکورہ تازہ موجود ہوں۔ اور وہ حسب تصریح مرزا صاحب وہی زندہ کلام ہے جو اُن پر ہی نازل ہوا۔ جب وہ نازل ہوتا ہے تو نئے سرے مردوں کو قبروں سے نکالتا ہے۔

دراصل مرزا صاحب الہامات کی مستقل کتاب رکھتے ہیں اور مستقل نبوت کے دعویدار ہیں۔ باقی ظل، بروز اور امتی نبی ہونے کی پیچیدگیاں وقتی اور دورانی کیفیتیں ہیں جو حصول مقصد کے لئے عوام الناس کے سامنے رکھ کر اُن کی وحشت اور اضطرار کو رفع کرنے کے واسطے پیش کی گئیں۔

چنانچہ نزول المسیح ص۹۹ پر تحریر فرماتے ہیں:-

؎ آنچہ داداست ہر نبی را جام
داد آں جام را مرا بتمام
زندہ شد ہر نبی بآمدنم
ہر رسولے نہاں بہ پیراہنم

(ہر نبی کو جو جام دیا گیا مجھے وہ سب جام پوری طرح دیئے گئے۔ ہر نبی میرے ہی آنے سے زندہ ہوا ہر رسول میرے پیراہن میں چھپا ہوا ہے)

کیا یہ وہی درجہ نہیں جو تمام مسلمان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص سمجھتے ہیں ؎
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

اہل حدیثوں سے میری درخواست

امید ہے کہ آپ ضرور منظور فرمائینگے

ایک وقت تھا کہ جماعت اہل حدیث کے افراد میں اس قدر اتحاد تھا کہ ہر شخص دوسرے کا دلی خیرخواہ تھا۔ افراد کم تھے لیکن آپس میں دلی محبت رکھتے تھے۔ دور دور سے سفر کر کے ایک دوسرے کو ملتے تھے۔ غرض حدیث المومنون کالبنیان یشد بعضہ بعضا کے پورے مصداق تھے۔ لیکن اب حالات نے اتنا پلٹا کھایا ہے کہ نہ وہ محبت ہے نہ ہمدردی نہ وہ کشش ہے۔ یہی سبب ہے کہ ترقی رفتار کی اب پہلے کی طرح نہیں۔ اس لئے میری گذارش اور درخواست ہے کہ احباب آپس میں صحیح اسلامی الفت پیدا کریں۔ نصیحت سے کام لیں، نفاق اور نفاق سے احتراز کریں۔ نیک دلی اور صاف گوئی سے ایک دوسرے کی اصلاح المومن مرآۃ المومن کا یہی مطلب ہے۔ اور اُسی چیز کو نظر انداز کرنے سے یہ ساری مصیبتیں رونما ہو رہی ہیں جن کی اصلاح آپ چاہتے ہیں۔

خاکسار عبداللہ اہل حدیث
از گوجرانوالہ (پنجاب)

حیات طیبہ۔ سوانحعمری مولانا اسماعیل شہید دہلویؒ
قیمت ۱۲؍ ملنے کا پتہ:- دفتر اہلحدیث امرتسر

الف لیلہ اول۔ خلیفہ ہارون رشید کی زندگی کے حالات (۱۵۱ اور مشہور واقعات۔ قیمت ۶؍ (دفتر اہلحدیث)

سوال متعلق رفع الیدین

(از مولوی نور حسین صاحب گرجاکھی ضلع شیخوپورہ)

کسی سائل نے اخبار اہلحدیث ۲۴ دسمبر ۱۹۳۳ء میں دریافت فرمایا ہے کہ

"آیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم و ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، امام حسن، امام حسین امام زین العابدین، شیخ عبد القادر، امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد، خواجہ معین الدین چشتی، حضرت نظام الدین اولیا، امام غزالی رضوان اللہ علیہم اجمعین بحالت نماز رفع یدین کے عامل تھے یا نہیں؟"

جواب (۱) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ نماز میں رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ چنانچہ عبد اللہ بن عمر فرماتے ہیں اَنَّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یرفع یدیہ حذو منکبیہ اذا افتتح الصلوٰۃ و اذا کبر للرکوع و اذا رفع راسہ من الرکوع رفعھما وفی روایۃ البیہقی فمازالت تلک صلوٰتہ حتی لقی اللہ تعالیٰ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ہی نماز شروع کرتے وقت اپنے مونڈھوں تک ہاتھ اٹھایا کرتے تھے اور جب رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے اس وقت بھی رفعیدین کرتے۔ اور بیہقی نے یہ بھی نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہونے تک رفعیدین سے نماز پڑھتے رہے۔

(بخاری۔ مسلم۔ ابوداؤد۔ موطا امام محمد۔ تلخیص الحبیر۔ جزء رفع الیدین علامہ سبکی ص۳)

(۲) عن ابی بکر الصدیق انہ کان یصلی ھکذا یرفع یدیہ اذا افتتح الصلوٰۃ و اذا رکع و اذا رفع راسہ من الرکوع۔ وقال صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان یفعل مثل ذلک۔ رواہ البیہقی وقال رواتہ ثقات۔

یعنی خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز شروع کرنے اور رکوع جانے اور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت رفعیدین کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں نے تمام عمر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی ہے آپ بھی میری طرح رفعیدین عند الرکوع کیا کرتے تھے۔ (تلخیص الحبیر۔ مسند احمد۔ بیہقی جلد ۲ ص۷۳۔ جزء رفع الیدین علامہ سبکی ص۶)

(۳) خلیفہ دوم حضرت فاروق اعظم عمر بن الخطاب بھی نماز میں رفعیدین کیا کرتے تھے۔ انہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ اذا کبر و اذا رفع راسہ من الرکوع۔ اور فرماتے تھے کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ہمیشہ رکوع جانے اور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت رفعیدین کیا کرتے تھے۔ (دارقطنی۔ بیہقی جلد ۲ ص۷۴۔ جزء رفع الیدین بخاری۔ جزء رفع الیدین علامہ سبکی ص۶)

(۴) خلیفہ سوم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی رفعیدین کیا کرتے تھے۔ (دیکھو جزء رفع الیدین علامہ سبکی ص۹)

(۵) خلیفہ چہارم حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی نماز میں رفعیدین کیا کرتے تھے اور فرماتے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جبرئیل تشریف لائے اور فرمایا ان اللہ یامرک اذا تحرمت للصلوٰۃ ان ترفع یدیک اذا کبرت و اذا رفعت راسک من الرکوع فانھا صلوٰتنا وصلوٰۃ الملٰئکۃ الذین فی السموات السبع۔ کہ اے محمد اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ جب تم نماز میں کھڑے ہو اور رکوع کرو اور رکوع سے سر اٹھاؤ تو رفعیدین کیا کرو۔ بیشک میں بھی اور ساتوں آسمان کے فرشتے بھی رفعیدین کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ (تفسیر کبیر۔ بیہقی جلد ۲ وتنویر ص۹)

(۶) امام حسن و حسین و زین العابدین رضی اللہ عنہم اپنے نانا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور اپنے باپ حضرت علی کے خلاف نہیں کر سکتے۔ لہٰذا وہ بھی رفعیدین کیا کرتے تھے۔

(۷) شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں رفع الیدین عند الافتتاح والرکوع والرفع منہ۔ کہ نماز کے شروع اور رکوع جانے اور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت رفعیدین کرنی چاہئے اور خود بھی کرتے تھے۔ (غنیہ ص۹)

(۸) امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا رفعیدین کرنا ثابت نہیں۔

(۹) امام شافعی اور احمد بن حنبل اور امام مالک رفعیدین کے عامل تھے۔ (دیکھو ترمذی ص۳۶ و جزء رفع الیدین علامہ سبکی ص۱۱ ومیزان شعرانی جلد ۱ ص۱۲۹)

(۱۰) خواجہ معین الدین چشتی و نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہما کا حال مجھے معلوم نہیں۔ اگر کسی صاحب کو معلوم ہو تو لکھ دیں۔

(۱۱) حضرت امام غزالی کا رفع الیدین کرنا تو اظہر من الشمس ہے۔ (احیاء العلوم)

غرضکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم و صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سب کے سب رفعیدین فی الصلوٰۃ کے عامل تھے۔ لم یستثن منھم واحد۔ ایک بھی ایسا صحابی نہیں جو رفعیدین نہ کرتا ہو۔ ولم یصح من احد منھم ترکہ۔ ایک بھی ایسا صحابی نہیں جو رفعیدین نہ کرتا ہو۔ ولم یصح عن احد منھم ترکہ۔ اور کسی صحابی سے ترک رفعیدین صحیح ثابت نہیں ہوا۔ اسیطرح تابعین میں سے بڑے بڑے اکابر، سعید بن جبیر، عطا ابن رباح، مجاہد، قاسم بن محمد، سالم بن عبد العزیز، نعمان بن ابی عباس، حسن بصری، ابن سیرین، طاؤس، مکحول، عبد اللہ بن دینار، نافع، ابن مبارک وغیرہ سب کے سب نماز میں رفعیدین کیا کرتے تھے (جزء رفع الیدین علامہ سبکی ص۱۱)

(۱۲) وذھب الاوزاعی والحمیدی و جماعۃ غیرھما الی انہ واجب و انہ یفسد الصلوٰۃ بترکہ۔ (جزء رفع الیدین علامہ سبکی رحمۃ اللہ علیہ ص۱۱)

بلکہ امام اوزاعی اور حمیدی اور ایک ائمہ کی جماعت تو اس بات کے قائل ہیں کہ رفع الیدین واجب ہے اور اس کے ترک کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔ اس لئے کہ جب تمام عمر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم رفعیدین

(۸۱۶)

کرتے رہے اور آپ نے حکم بھی دیا (صلوا کما رأیتمونی اصلی) کہ جس طرح میں نماز پڑھتا ہوں تم بھی اسی طرح پڑھو۔ پھر جو شخص آپ کی طرح نماز نہ پڑھے اور آپ کے امر کی اطاعت نہ کرے اس کی نماز کس طرح ہو سکتی ہے

(۱۳) سائل صاحب کا یہ لکھنا کہ فلاں فلاں بزرگ رفع یدین کے عامل تھے یا نہیں؟ ٹھیک نہیں بلکہ سائل کو صرف یہ سوال کرنا چاہئے تھا کہ آیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم رفعیدین کے عامل تھے یا نہیں؟ یا زیادہ سے زیادہ اتنا پوچھ سکتے تھے کہ صحابہ کرام نے کس طرح کیا؟ باقی بزرگان دین میں سے کوئی کرے یا نہ کرے ہمیں کیا ہم تو صرف اس بات کے قائل ہیں سہ

ہوتے ہوئے مصطفےٰ کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول و کردار

اور قیامت کو بھی یہی سوال ہوگا کہ تم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی طرح نماز ادا کی یا نہیں؟ یہ نہیں پوچھا جائیگا کہ فلاں بزرگ کی طرح پڑھی یا نہ پڑھی اللہ تعالیٰ ہمیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

تحریک اہل حدیث موضع محبت پور کھیوہ

اور

قابل توجہ جماعت اہل حدیث

موضع محبت پور کھیوہ ضلع گجرات پنجاب میں ایک چھوٹا سا قصبہ دریائے جہلم کے عین جنوبی کنارے پر جلالپور جٹاں کے بالمقابل واقع ہے۔ جس کی آبادی دو اڑھائی ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ اگر اس روشنی کے علمی زمانہ میں کوئی جاہل سے جاہل طبقہ رسومات بد کا پابند بوجہ اغراض بیشہ مسلمانوں کی طرف سے پیش کیا جا سکتا ہے تو وہ اس قصبہ کی تین چوتھائی مسلمانوں کی آبادی ہے جو قدیم سے لیکر عہد حاضر تک بڑی سختی سے غیر شرعی امور کی پابند اور تعلیم سے حد درجہ متنفر ہے۔ شعائر اسلامی کی ان کے نزدیک کوئی وقعت نہیں ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھتے ہیں مگر پیروی چودھویں صدی کے پیروں فقیروں کے دین کی کرتے ہیں۔ رسول اکرم کے دین کی بنا جن پانچ اصول پر قائم ہے۔ برخلاف اسکے یہ چوری، زنا، اغوا، جھوٹ، کشت وخون پانچ اصول کے معتقد ہیں۔ متبعین اسلام صرف مسجدوں میں جاکر عبادت کرتے ہیں مگر ان کی سجدہ گاہیں کئی ایک اور بھی ہیں۔ بیت اللہ کا حج اور مدینہ منورہ کی زیارت کرتے ہیں اور یہ سال میں کئی حج مختلف مقامات پر کر آتے ہیں۔ نہیں کے پیروکار سال بھر میں صرف ایک مرتبہ

مقلدین میں چار امام مانے جاتے ہیں مگر ان کے نزدیک ہر وہ شخص قابل تقلید ہے جو خاندان سادات سے تعلق رکھتا ہو، اُمی ہونے کے باوجود علم التعویذ سے واقف ہو تسخیر کا ماہر ہو، جلب زر کے تمام اصول بخوبی جانتا ہو، فنا فی النساء ہو، قرآن بالتفسیر پڑھنے سے منع کرتا ہو، اور ہر ایک مسئلہ کی تردید صرف اس ایک کلمہ سے کہ "ایسا کہنے اور کرنے والے وہابی ہیں" کر سکتا ہو، پکی روٹی، نجات المومنین، احوال الآخرۃ اور قصص الانبیاء کا حافظ ہو، قرآن وحدیث کا مخالف لیکن ملفوظات اور فقہ کا پابند ہو، "کلوا واشربوا" کے فلسفہ کو مدنظر رکھتے ہوئے پابند صوم وصلوٰۃ نہ ہو، خصوصًا رزق، اولاد، شادی وغیرہ دنیاوی مشکلات کا مشکلکشا ہو، اور اس کا مشن صرف نذر و نیاز لینا، حاضری عرس کی تاکید کرنے، سجدہ تعظیم کرانے، اہل قبور کی پرستش کرنے تک محدود ہو، اور اس طرح نبیوں ولیوں، بزرگوں کی تعلیم کی مکمل طور مخالفت کر کے ان کی پوری پوری روح آزادی کر سکتا ہو، حتیٰ کہ بوقت ضرورت نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، کے مسائل میں مناسب ترمیم و تنسیخ کر سکتا ہو۔

آپ حیران ہونگے کہ ایسے کفرستان میں دین حق کا کیونکر ظہور ہوا۔ میں قارئین اہلحدیث کی دلچسپی کے لئے کچھ مختصر بیان کرتا ہوں وہو ہذا۔

بزرگوں سے سنا ہے کہ بہت پہلے ایک متبع سنت خاندان نے یہاں آکر نزول اجلال فرمایا۔ اس خاندان کے مشہور عالم حضرت قاضی محبوب عالم صاحب گزرے ہیں۔ مولانا نعمان صاحب مرحوم بھی اسی خاندان کے چشم وچراغ تھے۔ جو یہاں سے ہجرت کرکے جہلم میں جب سکونت پذیر ہوئے تھے۔ مولانا غلام رسول صاحب موضع قلعہ والے اور مولوی برہان الدین صاحب بھی اسی خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ قاضی صاحب مرحوم نے اس گاؤں کے مسلمانوں کو اپنے پند ونصائح سے صراط مستقیم پر لانا چاہا اور مدتوں سر توڑ کوششیں کرتے رہے لیکن یہ تیرہ دل انسان ہرگز اصلاح پذیر نہ ہوئے اور انہوں نے ثابت کر دیا کہ ختم اللہ علیٰ قلوبھم الخ کے مخاطب ہم ہی ہیں۔ آخر ناچار موصوف ان کو ان کے اپنے حال پر چھوڑ کر موضع دیونہ ضلع گجرات چلے گئے اور وہاں جاکر "دین الٰہی" کی تبلیغ شروع کر دی اور گاؤں کے گاؤں کو متبع سنت بنا لیا۔ اور کامیابی کے بعد عین عروج کے زمانہ میں جبکہ گلشن سنت بہاروں پر تھا داعی اجل کو لبیک کہا۔ خداوند کریم انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ آمین۔

محبت پور کے افراد اہل حدیث ان کے بعد ان کے ایک شاگرد رشید فدائے سنت ابو الفضل میاں اللہ دین "چھبر حق گو" کے بھی مرہون منت ہیں جنہوں نے مرتے دم تک اشاعت توحید اور اعلائے حق کو نہ چھوڑا۔ اور جماعت کے لئے ایک شاہراہ عمل چھوڑ گئے[1] اور اپنے استاد قاضی صاحب مرحوم کے اثر کو حین حیات تک دائرہ احباب وخویش میں محفوظ رکھا۔ رحمہ اللہ علیہ

اب قاضی صاحب کے خاندان سے مولوی محمد فقیر اللہ صاحب کھیوہ میں اور محمد نذیر حسین صاحب جہلم میں باقی ہیں اور بذات خود متبع سنت ہیں لیکن ان کے عہد میں حلقہ اشاعت وسیع نہیں ہوا۔ اور شرک وبدعت

[1] خاتمہ مرزائیت پر ہوا۔ (اہلحدیث)

زور پکڑ گیا. فسق و فجور کے دروازے ایک دفعہ پھر کھل گئے۔ اور سب مرد و عورت، جوان بوڑھے ننگے ہو کر ایک ہی حمام میں نہانے لگے۔ عالم نما جاہل پیر دل اور داڑھی منڈے فقیروں نے جب میدان خالی پایا تو ڈیرے ڈال ڈال کر ان بچاروں کو پھانس لیا اور متاع دین و دنیا لوٹ کر چلتے بنے۔ اس بیکسی اور ابتری کی حالت میں غیرت حق جوش میں آئی اور چند شیدایان رسول کے دلوں میں اتباع سنت کی تڑپ پیدا کر دی۔ ان میں مولوی عزیز احمد صاحب پہلے مبلغ ہیں جنہوں نے توحید کی اشاعت کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔ موصوف مسلمانوں کو پابند قرآن و حدیث بنانے کے نہائت ہی مشتاق ہیں۔ تقریر پُر تاثیر اور طریقہ تبلیغ نہائت عمدہ پایا جاتا ہے۔ بہت آدمی ان کے پند و موعظت سے متاثر ہو کر راہ راست پر آچکے ہیں۔ اس دعوت حق کو سب سے پہلے لبیک کہنے کا شرف موضع کھرڈانوالہ اور کرڑوں میں چوہدری سردار خان کو حاصل ہے چونکہ مولوی صاحب تعلیم حاصل کر رہے ہیں اس لئے میدان تبلیغ خالی ہے اور خطرہ ہے کہ ضعیف الاعتقاد پھر لوٹ نہ جائیں اور جماعت آیندہ ترقی نہ کر سکے اس وقت میاں سلطان احمد (جو کہ ایک بزرگ ولی اللہ میاں محمد موسم علیہ الرحمۃ کی اولاد سے ہیں) چوہدری مراد بخش، چوہدری بگنے خان گاؤں میں موجود ہیں۔ اور حتی الوسع جماعت کی ہر ممکن امداد کرتے ہیں مولوی حبیب اللہ صاحب ساکن بھاگووال اور حافظ خوشی محمد صاحب سکنہ کالووالی اسی جماعت کے سرگرم کارکن ہیں۔ مگر اپنے اپنے گاؤں میں دین حق کی اشاعت کرتے ہیں اور اس طرح یہاں کے آدمیوں کو بدستور رشد و ہدایت کی ضرورت باقی رہتی ہے۔ سردار "اہل حدیث" کا فرض ہے کہ وہ گاہ بگاہ اپنے مبلغ اس طرف روانہ فرمائیں۔ یہاں یہ ذکر کرنا انسب اور ضروری معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ ماہ رمضان میں اہل حدیثوں کو صرف مسجد میں آٹھ تراویح پڑھنے سے ہی نہیں روکا گیا بلکہ مکان پر پڑھنے سے بھی منع کیا گیا ہے اور طرح طرح کی دھمکیاں دی گئی ہیں۔ مگر شیدایان رسول نے بالکل ہمت نہیں ہاری اور ثابت قدم رہ کر مخالفین کی مدافعت کی ہے۔

اس مقام پر ماسٹر محمد شفیع صاحب مدرس کھیوہ کا میں نام لئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ ماسٹر صاحب پہلے شخص ہیں جنہوں نے گاؤں میں آٹھ تراویح علی الاعلان پڑھنے کی ابتدا کی۔ اور امامت کا سہرا میاں صاحب عبد الکریم کے سر ہے جنہوں نے مخالفین کی دھمکیوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ان کی ملازمت و امامت کو ترک کر دیا۔ میاں صاحب قابل ہونہار نوجوان ہیں۔ اور جماعت کے لئے بہت کچھ مفید ثابت ہوں گے۔

اب اس جماعت کے سرپرست اعلیٰ، فلک توحید کے روشن ستارے میاں روشن الدین صاحب ڈرائیور کی تحریک سے منشی فضل الدین احمد پھر آمادہ ہوئے ہیں کہ آیندہ رمضان المبارک سے پہلے پہلے جماعت اہل حدیث کے لئے ایک مسجد اور درسگاہ کی بنیاد رکھیں اور توحید کی نشر و اشاعت کے بہترین ذریعے فوراً عمل میں لائیں۔ منشی صاحب کا مدت سے خیال تھا لیکن جماعت کی اقلیت و انتشار ہمیشہ مانع تکمیل رہی۔ خداوند کریم ان کو اپنے ارادوں میں کامیاب کرے۔ جماعت کی بہت سی امیدیں ان سے وابستہ ہیں۔ اور جماعت کی زندگی کا انحصار ان ہی دو مکرم ہستیوں پر ہے۔

آخر میں "سردار اہل حدیث" اور برادران اہل حدیث کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اس وقت اپنی اس نادار اور بیکس جماعت کی ہر طرح امداد فرما کر حوصلہ افزائی فرمائیں۔ اور تعمیر مسجد اور درس گاہ کے لئے حسب توفیق زر اعانت سے مدد کریں اور پنجاب کے ایک چوتھائی مسلمانوں کو اس ذریعہ سے قعر مذلت و ضلالت سے بچائیں۔ یہ بہت سا علاقہ علماء اور مخیر اصحاب کی توجہ و اعانت کا مستحق ہے۔

سیکرٹری انجمن اہل حدیث محبت پور کھیوہ
ضلع گجرات (پنجاب)

حاجی عبد الرحمن صاحب کا انتقال

افسوس صد افسوس کہ بنارس مدن پورہ کے مشہور تاجر پارچہ جات زری بنارسی فرم حاجی تاج محمد حاجی عبد الرحمن کے مالک اور جماعت اہل حدیث کے سردار جناب حاجی حافظ عبد الرحمن صاحب کا طویل علالت کے بعد بتاریخ ۶ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ بروز سہ شنبہ ۹ بجے صبح انتقال ہو گیا انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم نہایت پکے دیندار صوم و صلوٰۃ کے پابند، تہجد گذار، نہائت خوش اخلاق، کریم النفس، بڑے مہمان نواز، سراپا انکسار تھے۔ مرحوم مہمانان بے نوا کی خدمتگزاری خود اپنے ہاتھوں سے انجام دیتے۔ مرحوم مذہب اور قوم کے سچے خادم اور غمگسار تھے۔ آپ کے انتقال سے نہ صرف جماعت اہلحدیث بلکہ عام مسلمانان بنارس کا ناقابل تلافی نقصان ہوا مرحوم مذہبی اور قومی معاملہ میں نہایت دلچسپی سے حصہ لیتے تھے۔ چنانچہ بنارس کے ہندو مسلم فساد کے موقع پر آپ ہی کی ذات سے مدنپورہ میں امن قائم رہا اور جب ہندو دکانداروں نے کھانے کی رسد بند کر دی تو آپ ہی نے غلہ وغیرہ کا انتظام اپنے کو خطروں میں ڈال کر نہائت حسن و خوبی سے کر دیا۔ زلزلہ بہار کے موقع پر ایک معقول رقم فراہم کر کے متزلزلہ مقاموں پر ایک امدادی وفد بھیجا۔ آپ علم دوست اور علماء کے بڑے قدر دان تھے۔ آپ نے زر کثیر صرف کر کے مدرسہ کی ایک نہایت شاندار عمارت تیار کرائی۔ ابھی ایام علالت میں مدرسین و طلباء کی اقامت کے لئے ایک وسیع عمارت قریباً ۱۵ ہزار روپیہ خرچ کر کے خرید کی۔ آپ ہی کی وجہ سے بنارس کے اہل حدیثوں کے لئے عیدگاہ کی ایک نہایت وسیع زمین خریدی جا چکی نیز آپکا ارادہ تھا کہ اپنی مسجد کی توسیع اور مدرسہ کو چندہ سے ہمیشہ کے لئے مستغنی کر دیں افسوس کہ عمر نے وفا نہ کی ورنہ اس کی تکمیل بھی آپ ضرور فرماتے۔ کچھ جائداد مدرسہ کے متعلق کر دی ہے۔ دینی علوم کے ساتھ آپ مروجہ تعلیم کے بھی حامی تھے۔ چنانچہ مسلم ہائی اسکول کو جو نزع کی حالت میں تھا۔ انتقال سے چند روز پہلے ایک کافی رقم دے کر اسکے استحکام کی صورت قائم کر دی۔

اکمل البیان در جواب تقویۃ الایمان

(۱۱۶)

(بسلسلہ اشاعت گذشتہ)

اور خود امام سید سمہودی مدنی رحمہ اللہ وفاء الوفا تاریخ مدینہ طیبہ میں فرماتے ہیں:۔

ومنہا اجتناب الانحناء للقبر عند التسلیم قال ابن جماعۃ قال بعض العلماء انہ من البدع ویظن من لا علم لہ انہ شعائر التعظیم واقبح منہ تقبیل الارض للقبر اذ لم یفعلہ السلف الصالح والخیر کلہ فی اتباعہم ومن خطر ببالہ ان تقبیل ابلغ فی البرکۃ فہو من جہالۃ وغفلۃ لان البرکۃ انما ہی فیما وافق الشرع واقوال السلف وعملہم قال ولیس عجبی ممن جہل ذلک فارتکبہ بل عجبی ممن افتی بتحسینہ مع علمہ بقبحہ ومخالفتہ لعمل السلف۔ استشہد لذلک بالشعر انتہی قلت وقد شاہدت بعض جہال القضاۃ فعل ذلک بحضرۃ الملاء وزاد علیہ وضع الجبہۃ کہیئۃ الساجد فتبعہ العوام ولا حول ولا قوۃ الا باللہ انتہی صواعق ص۱۲۳

یعنی اور منجملہ ممنوعات کے قبر کے واسطے سلام کے وقت جھکنا ہے فرمایا ابن جماعہ نے کہ بعض علماء نے اس کو بدعت کہا ہے۔ اور جو شخص بے علم ہے وہ اس کو تعظیم کے طریقوں میں سے خیال کرتا ہے اور اس سے زیادہ برا قبر کے پاس کی زمین کو چومنا ہے۔ کیونکہ اس کو سلف صالحین نے نہیں کیا ہے اور تمام بھلائیاں سلف صالحین کے اتباع میں ہیں اور جس کے دل میں یہ وسوسہ گذرا کہ زمین کو بوسہ دینا زیادہ برکت کا سبب ہے تو یہ اس کی جہالت اور غفلت کی وجہ سے ہے کیونکہ برکت انہیں چیزوں میں ہے جو شرع اور سلف کے اقوال اور ان کے اعمال کے مطابق ہوں فرمایا کہ مجھے تعجب اس سے نہیں ہے جو بوجہ اپنی جہالت کے اس نے کیا بلکہ تعجب اس سے ہے جو باوجود اس عمل کے قبیح ہونے اور سلف کی مخالفت کے اس کی تحسین پر فتوی دیتا ہے انتہی۔ میں کہتا ہوں کہ میں نے بعض جاہل قاضیوں کو حضرت ملا صاحب کے سامنے اس فعل کو کرتے ہوئے دیکھا ہے اور پیشانی رکھنے کو مثل سجدہ کرنے والے کے اس نے زیادہ کیا پھر دیکھا دیکھی عوام نے اس کا اتباع کیا ولاحول ولا قوۃ الا باللہ انتہی؛

نیز علامہ سید سمہودی مدنی رحمہ اللہ وفاء الوفا جلد اول صفحہ ۳۴۹ میں فرماتے ہیں:۔

"بنی عمر بن عبد العزیز علی ذلک البیت ھذا البناء الظاہر وعمر بن عبد العزیز زاد دلان یتخذہ الناس قبلۃ تخص فیہ الصلوۃ من بین مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قاتل اللہ الیہود اتخذوا قبور انبیائہم مساجد وقال اللہم لا تجعل قبری وثنا یعبد الحدیث وقال العلامۃ زعفرانی رحمہ اللہ وضع الید علی القبر ومسہ تقبیلہ من البدع التی تنکر شرعاً وروی عن انس بن مالک رای رجلاً وضع یدہ علی قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنہاہ وقال ماکنا نعرف ھذا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد انکرہ مالک والشافعی واحمد اشد الانکار (صواعق ص۱۲۳)

یعنی ہاتھ رکھنا قبر پر اور بوسہ دینا بدعت ہے جس پر شرع میں انکار کیا گیا ہے اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے کہ آپ نے ایک شخص کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر ہاتھ رکھے ہوئے دیکھا تو اس کو منع کیا اور فرمایا کہ ہم اس فعل کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں جانتے بھی نہ تھے۔ اور تحقیق اس فعل کا امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد رحمہم اللہ نے بڑی سختی کے ساتھ انکار کیا ہے۔ انتہی۔

پس الحمد للہ کلام اکابر ائمہ امت خصوصاً امام سید سمہودی مسلمہ مولوی نعیم الدین سے حسب تصریح احادیث وائمہ دین کے سخت انکار ثابت ہوا کہ پیشانی رکھنا اور چومنا قبر کو مانند ہیئت سجدہ کے ہے اور بمشابہت خصوصیات خانہ کعبہ بیت اللہ الحرام وحجر اسود کے تقرباً وتعظیماً قبروں پر غلاف پردے ڈالنا بوسہ دینا ہاتھ سے چھونا منجملہ عادات یہود ونصاریٰ کے جن پر قبور انبیاء علیہم السلام کو سجدہ گاہ بنا لینے پر لعنت فرمائی گئی۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو ڈرا کر دعا فرمائی کہ یا اللہ میری قبر کو بت نہ بنا دینا کہ پوجی جاوے ورنہ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ تنبیہ کسی غیر مسلم کے لئے تھی نہیں بلکہ مبتدعین گور پرستوں مدعیان توحید ومحب نبوی کے لئے یہ تنبیہات ارشاد ہوئیں۔ ومن کان فی ھذہ اعمیٰ فھو فی الاخرۃ اعمیٰ واضل سبیلا۔ یعنی اور جو اس میں اندھا رہا وہ آخرت میں اندھا اور راستہ سے بھکا رہا؛

پس یہ سب امور باعث گمراہی اور مآل شرک کے ہیں کسی اثر صحابی اور معتمد امام سے ثابت نہیں لہذا کما حقہ تقویۃ الایمان کی تائید وتصدیق واضح ہوگئی اور مولوی نعیم الدین کے انکار وبہتانات کی قلعی کھل گئی۔ اور مزید تفصیل اس کی مولوی نعیم الدین کے جواب میں گذر چکی جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔

قولہ ص۱۹ وص۱۹۱ ۔ تقویۃ الایمان میں انہیں شرکیات کے سلسلہ میں یہ بھی لکھا ہے: "اس کے کنوئیں (کے پانی) کو تبرک سمجھ کر پینا بدن پر ڈالنا آپس میں بانٹنا غائبوں کے واسطے لے جانا (یعنی یہ سب باتیں شرک ہیں) تقویۃ الایمان ص۱۱" ظالم نے کنوئیں کے پانی کو تبرک سمجھ کر استعمال کرنا کہاں سے شرک بنا دیا جو بات بے دلیل من گھڑت ہے اور چھانٹ چھانٹ کر ان چیزوں کو شرک بتایا ہے جن کا ثبوت شریعت میں موجود ہے اور جن کی تعلیم دی گئی ہے ان کنوؤں کی زیارت کے لئے جانا اور ان کے پانی کو تبرک بنانا مستحب ہے جن سے حضور نے پانی پیا، طہارت فرمائی، مدینہ طیبہ کے خدام اپنے برتن لاتے جن میں

[illegible] (۸۱۹) [illegible]

پانی ہوتا تو آپ ہر برتن میں اپنا دست مبارک ڈال دیتے۔ اب تقویۃ الایمان والا کس کو شرک کہیگا۔

حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا جبہ جسکو حضور پہنتے تھے اس کو بیماروں کے لئے دھویا کرتے تھے اس سے مقصد یہ ہوتا تھا کہ اس جبہ شریف کے دھوون سے بیماروں کو شفا حاصل ہو۔ تقویۃ الایمان والا تو بزرگوں کے کنوئیں کے پانی کا بطور تبرک استعمال کرنا بھی شرک کہتا تھا یہاں ملبوس شریف کا غسالہ تبرک ہے۔ خلاصۃ الوفا صـ۶۳ مشکوٰۃ شریف صـ۵۱۹ و صـ۳۷۲۔ ملخصاً بلفظہ۔

اقول - و باللہ التوفیق بصدق الیقین محض مولوی نعیم الدین کا کذب و افتراء عامیانہ جہل و عناد ہے جس میں ہرگز سچائی کا شمہ تک نہیں کہ تقویۃ الایمان میں اس کے کنوئیں کے پانی کو تبرک جان کر پینا وغیرہم شرک ہے معاذ اللہ منہ۔ جھوٹے مفتری پر حق تعالیٰ کی ہزاروں بلکہ لاکھوں لعنت۔ جس پر کھلی دلیل یہ ہے کہ خود ہی اس کو بریکٹ میں لکھا (یعنی یہ سب باتیں شرک ہیں) اور نسبت مولانا شہید مرحوم کی طرف کیا گیا اگر یہ فی الواقع تقویۃ الایمان میں ہوتا تو بریکٹ میں لکھنے کی کیا ضرورت تھی یہ محض مغالطہ و فریب دہی عوام کے لئے کیا گیا۔ اس پر مولانا شہید مرحوم کو ظالم بتا کر ان کا کیا بگاڑا خود اپنا ہی ٹھکانا جہنم میں بنایا۔

اب ناظرین با انصاف چشم حق بین سے ملاحظہ فرمادیں کہ تقویۃ الایمان صـ۹ میں تو خصوصیات کعبہ معظمہ کے متعلق یہ فرمایا ہے کہ بعضے کام تعظیم کے اللہ نے اپنے لئے خاص کئے ہیں کہ ان کو عبادت کہتے ہیں جیسے اس کے کنوئیں (زمزم) کے پانی کو تبرک سمجھ کر پینا، بدن پر ڈالنا، آپس میں بانٹنا غائبوں کے لئے لے جانا وغیرہم۔ چنانچہ احادیث میں زمزم شریف کی خصوصیت کے بہت فضائل وارد ہیں۔ صحیح بخاری پارہ ۱۳ صـ۲۴۳ میں روایت ہے۔

"فقال ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم برکتہ (زمزم) بدعوۃ ابراھیم صلی اللہ علیہ وسلم۔ یعنی آب زمزم برکت دعا ابراہیم علیہ السلام ہے۔

فتح الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۷ صـ۲۴۳ میں مرقوم ہے۔ قال ابن بطال وغیرہ اراد البخاری ان الشرب من ماء زمزم من سنن الحج وفی مصنف عن طاؤس قال شرب نبیذ السقایۃ من تمام الحج۔ یعنی فرمایا ابن بطال وغیرہ نے ارادہ کیا امام بخاری نے کہ پینا آب زمزم کا منجملہ سنن حج کے ہے۔ اور مصنف میں حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا پینا شربت سقایہ زمزم کا منجملہ پورا ہونے حج کے ہے۔

نیز فتح الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۶ صـ۱۲۳ میں مرقوم ہے۔ وفی المستدرک حدیث ابن عباس مرفوعاً ماء زمزم لما شرب لہ رجالہ موثوقون۔

اور سنن ابن ماجہ شریف صـ۵۶۶ میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول زمزم لما شرب لہ۔ یعنی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی زمزم کا ہر اس کام و مقصد کے لئے ہے جس کے لئے پیا جاوے۔ یعنی جس مطلب کے لئے پیا جاوے وہی مدعا حاصل ہو۔ شفا کے لئے پیو تو شفا ہو پناہ کیلئے پیو تو پناہ ملے۔ پیاس کے لئے پیو تو پیاس بجھے۔ حاشیہ ابن ماجہ میں امام سراج الملت بلقینی رحمۃ اللہ سے منقول ہے زمزم شریف حوض کوثر سے بھی افضل ہے۔ چنانچہ فتح الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۱۵ صـ۵۵۴ میں مرقوم ہے۔

فغسل قلبی فی روایۃ مسلم فاستخرج قلبی فغسل بماء زمزم وفیہ فضیلۃ ماء زمزم علی جمیع المیاہ قال ابن ابی جمرۃ و انما لم یغسل بماء الجنۃ لما اجتمع فی ماء زمزم من کون اصل مائھا من الجنۃ ثم استقر فی الارض فارید بذلک بقاء برکۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الارض۔ یعنی (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا شب معراج واقعہ شق صدر میں فرمانا) پس غسل دیا گیا میرے قلب کو روایت صحیح مسلم میں ہے پس نکالا گیا میرا قلب پھر دھویا گیا آب زمزم سے۔ اور اس میں فضیلت ہے آب زمزم کی تمام پانیوں پر کہا ابن ابی جمرہ نے اور سوائے اس کے جو نہیں غسل دیا گیا جنت کے پانی سے اس لئے کہ اجتماع آب زمزم کی اصل جنت کے پانی سے ہے پھر ٹھہرایا گیا زمین میں پس ارادہ کیا گیا اس کے ساتھ باقی رہنے برکت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زمین میں۔

سنن ترمذی شریف جلد اول صـ۱۲۳ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ انھا کانت تحمل من ماء زمزم وتخبر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یحملہ۔ یعنی حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا زمزم کو غائبین کے لئے مدینہ طیبہ لے جایا کرتیں اور فرماتیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی لے جایا کرتے تھے۔"

علیٰ ہذا حدیث میں وارد ہے کہ تپ جہنم کی بھاپ ہے تم اس کو آب زمزم سے بجھاؤ رواہ احمد وابن ابی شیبۃ وابن حبان فی صحیحہ۔ روئے زمین پر کوئی کنواں زمزم سے بہتر نہیں ہے۔ رواہ الطبرانی وابن حبان بسند حسن علی ابن عباس رضی اللہ عنہ۔ فرمایا مومن اور منافق میں یہ فرق ہے کہ مومن خوب تن کر کھینچکر پیتے ہیں جس سے کوکیں بھر جاتی ہیں اور منافق تن کر نہیں پیتے۔ حدیث مرفوع ابن عباس رضی اللہ عنہ میں ہے بہتر پانی روئے زمین پر زمزم کا پانی ہے اس میں طعام طعم شفاء سقم ہے۔ یعنی کھانے کا کام دیتا ہے بیماری کو دفع کرتا ہے رواہ الطبرانی فی الکبیر ورواتہ ثقات وابن حبان فی صحیحہ۔ اطباء کا مقولہ ہے کہ کوئی پانی قائم مقام غذا نہیں ہوتا۔ مگر یہ حدیث شریف مولوی نعیم الدین جیسے طبیب یونانی احمقانی کے مقولہ کو رد کرتی ہے۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ جب ابتدا اسلام میں مکہ مکرمہ آئے ان کے پاس کچھ کھانا نہ تھا ایک مہینہ تک زمزم شریف پیتے رہے ایسے توانا فربہ ہوگئے کہ پیٹ میں شکنیں پڑ گئیں رواہ مسلم وغیرہ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ جب زمزم پیتے تو یہ دعا کرتے اے اللہ میں تجھ سے علم نفع

سوانح احمدی - سوانحعمری حضرت سید احمد بریلوی (مجلد) (مرشد مولانا شہید) قیمت ۶ (منیجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

کوئٹہ میں زلزلہ کیوں آیا

(فتاویٰ کے ناکافی ہونے سے اس مضمون کو جگہ دی گئی (مدیر)

کون نہیں جانتا کہ کوئٹہ میں جو قیامت خیز زلزلہ آیا ہے اس نے اس علاقے کو تہ و بالا کر دیا ہے۔ تمام اخبارات میں اس کے متعلق مضامین لکھے جا چکے ہیں مگر کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ کسی اخبار میں اس زلزلہ کو آسمانی بلا خدائی قہر اور گناہوں کی سزا سے تعبیر نہیں کیا ہے۔ کیوں نہ ہو موجودہ تعلیم، سائنس اور الحاد نے موجودہ تعلیم یافتہ طبقہ کے خیالات پر اس قدر گہرا اثر کیا ہے کہ وہ اصل حقیقت سے بالکل ناآشنا ہو چکے ہیں۔ دیندار طبقے اور علماء کرام سے اگر کوئی درست کلمہ اس کے متعلق نکل جاتا ہے تو عوام ان پر آوازے کستے ہیں۔ میں اپنے تمام دیندار اہل حدیث بھائیوں کی خدمت میں پر زور الفاظ میں ملتجی ہوں کہ وہ ان الفاظ پر غور کریں اور اپنے دیگر اہل حدیث بھائیوں تک یہ آواز پہنچا دیں کہ کوئٹہ کے زلزلہ کے اسباب مندرجہ ذیل ہیں

ہر برے کام میں اہل کوئٹہ تمام حدود سے تجاوز کر گئے تھے۔ شرم و حیا، عفت و عصمت، امانت و دیانت، رحم و شفقت، عدل و انصاف سے ان لوگوں کے ذہن خالی ہو چکے تھے۔ مگر ان کی بجائے سینما اور تھیٹر کی ہوس آباد ہو رہے تھے، مسجدیں ویران اور چکلے آباد ہو رہی تھیں۔ اور ان سب سے بڑھ کر زنا، لواطت، شراب نوشی، قماربازی، دھوکہ، مکر، فریب، جور و ظلم، شرک و الحاد ان لوگوں کی زندگیوں کے پروگرام میں جزو لاینفک کا درجہ حاصل کر چکے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ خدا کے عذاب نے اس سرزمین کو عبرت کے لئے منتخب کیا۔ اور اس کو تباہ کر کے رکھ دیا۔ تاکہ اسکے دیکھنے اور سننے والے خدا کی نافرمانیوں سے باز رہ کر مطیعانہ زندگیاں بسر کریں۔

اب کئی الحاد پرست یہ اعتراض کریں گے کہ یورپ کے بعض شہروں میں کوئٹہ سے زیادہ عیاش اور بدکار لوگ آباد ہیں اور خاص کر لندن میں جملہ عیوب کوئٹہ سے کئی گنا زیادہ ہیں تو پیرس یا لندن سے زیادہ اس کا مستوجب کوئی اور علاقہ نہ تھا، تو اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جب دنیا میں نافرمانوں کو سزا دینی چاہتا ہے تو ان بستیوں میں سے جس کو چاہتا ہے ہلاک کر دیتا ہے تاکہ دوسروں کو وہاں سے عبرت حاصل ہو۔

دوسرا اعتراض یہ ہو سکتا ہے کہ کوئٹہ میں کئی ایک نیک انسان بھی تھے، سینکڑوں کی تعداد میں نمازی بھی تھے۔ کئی ایک حامل قرآن بھی ہونگے۔ بہت سے پیر اور صوفی منش بھی تھے تو کیا وجہ ہے کہ کوئٹہ پر عذاب نازل ہوا اور لندن یا پیرس جو منبع ام الخبائث ہے اب تک ویسے کا ویسا ہی ہے، تو اس کا جواب صرف اس قدر ہے کہ کوئٹہ کے جملہ عیوب کو اہل کوئٹہ دیکھ کر دل میں برا نہیں مانتے تھے۔ ان سب نیک لوگوں کی نیکیاں اپنی ذات کے لئے تھیں اپنی نیکیوں کا اثر ان لوگوں نے دوسروں تک نہیں پہنچایا نہ ہی ان کو ان کی بدی سے منع کیا اور نہ ہی ان کے برے افعال کو دل میں برا جانا۔ اس لئے ان کا نیک ہونا ادنے درجہ کے مومن سے بھی کم تھا۔ وہ اپنے خیال میں سب کچھ تھے مگر خدا کی نظر میں کچھ بھی نہ تھے۔

کہا جاتا ہے کہ کوئٹہ میں رات کے تین بجے زلزلہ آیا تھا اور جو لوگ صبح اٹھتے اور عیش و عشرت میں مشغول ہو جانے کی خوشی میں نیند کے مزے لے رہے تھے ہمیشہ کے لئے تہ خاک سلائے گئے۔ یہ منظر بے حد ہولناک اور بھیانک معلوم ہوتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کی سنت ایسے ہولناک عذابوں کے لئے شروع سے ایسی ہی ہے جیسا کہ قرآن پاک کی آیت سے معلوم ہوتا ہے:

اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَاۗءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْ هُمْ قَاۗىِٕلُوْنَ

ترجمہ:۔ لوگو! تمہارے رب کی طرف سے جو احکام نازل ہوئے ہیں ان پر چلو اور اسے چھوڑ کر اور کارسازوں کے پیچھے نہ دوڑے پھرو۔ افسوس تو یہ ہے کہ تم بہت ہی کم نصیحت حاصل کرتے ہو اور کتنی ہی بستیاں ہیں جن کو ہم نے ہلاک کیا تو ان پر ہمارا عذاب رات کے وقت آیا یا جب وہ دوپہر کو سوئے پڑے تھے۔

بہرحال کوئٹہ کا زلزلہ ایک عذاب آسمانی تھا جو دنیا والوں کو خدائے قدوس کی نافرمانی سے ڈرانے آیا تھا۔ اگر ہمارے دلوں میں اللہ تعالیٰ کا کچھ بھی خوف و ہراس ہے تو ہمارا فرض ہے کہ سب سے پہلے ہم ذاتی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں اور اس کے بعد اپنے اپنے متعلقین کی امداد کریں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچ رہیں

صوفی محمد عالم خادم مسجد جامع اہل حدیث
میانہ پورہ سیالکوٹ

(بقیہ مضمون از صفحہ ۱)

فجزاہ اللہ خیرا الجزاء۔

خدا کے فضل سے آپ کے ورثا سے خلف الصدق اولاد ذکور مولوی عبدالاحد و مولوی عبدالمتین و عبدالحق ہیں۔ یہ تینوں صاحبان فی الحقیقت سر لابیھم کے صحیح مصداق ہیں۔ ان لوگوں سے پوری امید ہے کہ اپنے والد مرحوم کی روش کو اختیار کر کے انکی روح پرفتوح کو شادکام فرماوینگے۔ خداوند عالم مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کا سچا جانشین بنائے آمین۔

دعا ہے کہ رب العزت مرحوم کے خاندان کو دین و دنیا میں ہمیشہ بامراد و باعزت رکھے ؎

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

قاری احمد سعید مدرس مدرسہ اسلامیہ عربیہ
مدن پورہ بنارس۔ ۲۰ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ

اہلحدیث اہل حدیث کانفرنس کا سالانہ جلسہ جسکی دعوت ہم بنارس میں دی گئی تھی مرحوم کی علالت کی وجہ سے نہ ہو سکا۔ مرحوم کی تعریف میں ہم اتنا ہی کہتے ہیں کہ اہل حدیثان بنارس حافظ عبدالرحیم مرحوم کے انتقال سے یتیم ہو کر حاجی عبدالرحمن کی حیات میں گویا چچا کے زیر سایہ تھے۔ اب وہ سایہ بھی نہ رہا انا للہ! استدعا ہے کہ ناظرین اہلحدیث (ﷺ) مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں اور خلوص دل سے دعاء مغفرت کریں اللھم اغفرلہ وارحمہ

متفرقات

ہمدرد توجہ فرمائیں اخبار اہلحدیث اپنی خدمت میں بتائیدہٖ تعالیٰ برابر قدم زن ہے۔ تیس سال کے عرصہ میں کوئی قدم اس کا توحید وسنت کی ترویج میں پیچھے نہیں رہا۔ مگر اس کے ہمدردوں کی رفتار مختلف رہی ہے اگر ہمدرد بھی اس کی اشاعتی امداد میں ایسے ہی چست رہیں تو مقصد پورا ہو جائے۔ امید ہے ہمدردان "اہلحدیث" جدید خریدار بنانے پر توجہ قلبی فرمائیں گے۔

العدل حنفی اخبار "العدل" گجرانوالہ ماہ جولائی کے شروع سے نہیں آیا۔ عرصہ سے مزمن مرض میں مبتلا تھا خدا جانے ختم ہو گیا یا عارضی التوا ہے۔ منیجر العدل اگر بغرض اشاعت اطلاع بھیجیں تو درج کی جاوے گی۔ بلحاظ اسلامی شرکت کے ہماری دعا ہے خدا اسے زندہ رکھے

اچھی تجویز ہے ہمارے مکرم مولانا حاجی یونس خان صاحب رئیس دتا ڈلی پنجاب میں مسجد شہید گنج کے متعلق مسلمانوں کی تکلیف محسوس کر کے تحریر فرماتے ہیں کہ پنجاب کے کل مسلمان مجتمع ہو کر حفاظت حقوق کی انجمن قائم کر کے سب اہل اسلام سے چندہ لیں۔

تجویز معقول ہے مگر اس ہفتہ کے لاہوری روزانہ اخبار دیکھ کر ممدوح کی نظر بھی اس آیت کی طرف منعطف ہو گئی ہو گی۔ تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتّٰى (ہداہم اللہ)

خریداران کوئٹہ زلزلہ کوئٹہ میں ہر آدمی اپنے تعلق داروں کے فکر میں مغموم تھا۔ دفتر اہلحدیث کے تعلق دار اس کے خریدار تھے۔ جن کی بابت بذریعہ اخبار بار بار دریافت کیا گیا۔ الحمد للہ سب خیریت سے ہیں صرف منشی محمد شفیع صاحب تحصیلدار قلات کی اطلاع نہیں آئی۔ گو اہلحدیث برابر جاتا ہے اور واپس نہیں آتا۔ امید ہے موصوف اپنی خیریت سے سرفراز فرمائیں گے۔

نوٹ مرزائی جماعت کے کئی آدمی مر گئے اور اہلحدیث کے خریدار سارے سلامت رہے۔ فاعتبروا یا

اولی الالباب۔

شہادۃ القرآن والخبر علیٰ بشریۃ خیر البشر قرآن مجید میں توحید کے بعد حضرات انبیاء کرام خصوصاً سرور انبیاء علیہم السلام کی بشریت جیسی صاف اور صریح الفاظ میں منصوص اور مصرح ہے اس سے زیادہ کوئی مسئلہ مصرح نہیں مگر مسلمانوں کی بدقسمتی کہیں یا جلاء ذہنی نام رکھیں بشریت رسول سے انکار کرنے لگے ہیں۔ یہ رسالہ ایسے منکروں کے جواب میں ہے خدا مصنف کو جزائے خیر دے۔ قیمت ۳؍ ملنے کا پتہ۔ مولوی محمد اکبر۔ جام پور ضلع ڈیرہ غازی خان (پنجاب)

حیات مسنونہ

مسلمان کا اعلیٰ معراج کمال یہ ہے کہ اس کی زندگی مطابق سنت نبویہ ہو۔ اس مقصد کو ملحوظ رکھ کر مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب مدظلہ العالی نے "حیات مسنونہ" تصنیف فرمائی ہے جو اس لائق ہے کہ مخیر اصحاب اور انجمن ہائے اہل حدیث اس کتاب کو عام لوگوں میں تقسیم کرائیں۔ قیمت فی نسخہ ۲؍ فی صدی بغرض تقسیم دس روپیہ ۱۰؎

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

نوبت مرزا مرزا صاحب قادیانی کے متعلق مضامین متفرقہ از قسم پیشگوئیاں وکذبات وغیرہ پر بحث کی گئی ہے قیمت قسم اول ۸؍ قسم دوم ۱۲؍ پتہ یہ ہے۔ ایس۔ ایم۔ خالد۔ وزیر آباد (پنجاب)

مسلم گزٹ کلکتہ کلکتہ کے اہل توحید مسلمانوں نے ملی ضروریات کے ماتحت روزانہ اخبار جاری کیا ہے جو بڑی آب وتاب سے چلتا ہے۔ قیمت سالانہ للعہ۔ پتہ۔ منیجر مسلم گزٹ کلکتہ

حضرت محمد رسول اللہ گذشتہ ربیع الاول میں شہر قصور میں سیرت النبی کے جلسہ کے موقعہ پر مولوی محمد ابراہیم صاحب بی۔ اے (امرتسری) مبلغ قصور نے سرور کائنات کی سیرت پر ایک پر اثر اور مفید لیکچر دیا تھا جسے ٹریکٹ کی صورت میں شائع کرایا گیا ہے۔ ار محصول ڈاک بھیجنے پر پتہ ذیل سے مفت حاصل ہو سکتا ہے۔ ملک خدا بخش ایڈووکیٹ قصور

مجسمہ رحمت اجس میں آیہ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین کی تفسیر مختلف پہلوؤں سے نظم میں بطور مسدس کے لکھی گئی ہے۔ ۸ × ۲۲ کے ۱۵۲ صفحات کتابت طباعت معمولی۔ قیمت ۸؍ پتہ حافظ شیر محمد محوی مصنف مجسمہ رحمت متصل پولیس اسٹیشن انبالہ شہر

المرقات فی احکام الصلوٰۃ مؤلفہ مولوی ابو عبد الجبار محمد جمال صاحب امرتسری۔ سائز ۸ × ۲۲۔ ضخامت ۸۸ صفحات۔ کتابت طباعت درجہ اوسط قیمت ۶؍ محصول ڈاک ۱؍ پتہ۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

اس کتاب میں نماز کے متعلق ہر قسم کے مسائل عام فہم پیرایہ میں درج ہیں۔ تمام دعاؤں کا اردو ترجمہ بھی ساتھ ساتھ ہے۔

ضرورت دعا خاکسار کا خالہ زاد بھائی عبد الرشید ہائیڈرو الیکٹرک ڈیپارٹمنٹ میں عرصہ تین سال سے ملازم ہے بفضلہ کنفرم ہو چکا ہے اب مستقلی کے لئے اس کے کاغذات وغیرہ افسران بالا کے پاس گئے ہوئے ہیں تمام ناظرین سے خصوصاً ملتمس ہوں کہ اسکے حق میں مستقل ہو جانے کی دعا فرمائیں۔ (قاضی منظور حسین محرر دفتر اہلحدیث امرتسر)

دعائے صحت مولوی نور محمد صاحب ساکن امرتسر عرصہ سے مختلف امراض میں مبتلا رہے ہیں آج کل انکے گھٹنوں میں درد ہے۔ چلنے پھرنے کی بجائے صاحب فراش رہتے ہیں۔ ان کی جانب سے تمام ناظرین کی خدمت میں عموماً اور مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی، مولانا ابو القاسم صاحب بنارسی، مولانا محمد منیر خان بنارسی و مولانا عبد النور صاحب مظفر پوری کی خدمتیں خصوصاً التماس ہے کہ انکے لئے دعائے صحت کریں۔ اللھم اشفاہ بشفائک ودادہ بدوائک۔

ایضاً خاکسار کچھ عرصہ سے برمض جریان سخت تکلیف میں ہے۔ ناظرین میرے لئے دعائے صحت فرمائیں۔ (خریدار اہلحدیث نمبر ۷۸۱۱)

ایضاً راقم بھی عرصہ سے مختلف امراض کا شکار ہو رہا ہے

ملکی مطلع

لاہوری مطلع پہلے سے مکدر تر

ایک مثال کسی بادشاہ نے اپنے دشمن کے مقابلے میں ایک جرار فوج بھیجی کہ قلعہ فتح کر کے آئے گی۔ سوء اتفاق سے اسے کامیابی نہ ہوئی بادشاہ اور ارکان دولت اس فکر میں تھے کہ رپورٹ سن کر اس شکست کی تلافی کریں گے۔ وہ فوج ایسی ناشائستہ تھی کہ واپسی کے وقت راستے ہی میں آپس میں لڑ کر کٹ مری۔ ناظرین غور کریں کہ وہ بادشاہ اور اس کا ملک کیسا بدنصیب ہوگا۔

اس سے زیادہ بدنصیب پنجاب کے مسلمان ہیں (خدا ان کے حال پر رحم کرے) عرصہ تین سو سال سے ایک مسجد المعروف مسجد شہید گنج لاہور میں سکھوں کے قبضے میں تھی جو اپنی شکل و صورت میں ہو بہو کھڑی تھی۔ سکھوں نے اسے گرا کر اپنے عقیدہ مطلب مکان بنانا چاہا۔ مسلمانوں کو جوش آیا۔ حکومت نے سکھوں کا قبضہ صحیح تسلیم کر کے ان کی حمایت کے لئے مسجد کے اردگرد فوجی پہرا لگا دیا۔ ادھر مسلمان ہزاروں کی تعداد میں جمع ہو کر شاہی جامع مسجد سے غول کے غول نعرہائے تکبیر لگاتے ہوئے مسجد مذکور کی طرف چلے۔ راستے میں روکے گئے فوج نے گولی چلائی۔ مسلمان بے کسی کی حالت میں گولیوں سے شہید ہوئے کئی زخمی ہوئے (غفر اللہ لہم) پھر عوام کیا کرتے کچھ لیڈروں کو حکومت نے جلاوطن کر دیا۔ باقی رہنماؤں میں اختلاف اغراض کے ساتھ اختلاف رائے ہوا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مسلم پبلک کا غول واپس آگیا اور جوش ٹھنڈا پڑ گیا۔ جس کو اخباری اصطلاح میں کہا جاتا ہے کہ امن امان ہوگیا۔ سکھوں نے مسجد گرادی اور مکان بنانا شروع کر دیا۔ انا للہ!

تعصب کا برا ہو لاہور کے آریہ اخبار ہاں وہ آریہ جن کا اصول ہے کہ ہمیشہ سچ بولو اور سچ ماننے کو تیار رہو۔ انہوں نے آج تک جتنے مضامین لکھے ان میں جو کچھ حق گوئی کی اور حق پسندی کا نمونہ دکھایا اس کے متعلق اتنا ہی بتانا کافی ہے کہ مسجد کو مسجد لکھنا بھی انہیں گوارا نہیں ہوا کبھی "مسجد نما" کبھی "بشکل مسجد"۔ اور اگر مسجد لکھا بھی تو نشان منقولہ ڈال کر یوں لکھا "مسجد"۔ جس سے ان کے دل کا حال معلوم ہوتا تھا کہ وہ سکھوں کی حمایت میں یہاں تک تلے ہوئے ہیں کہ مسجد کے وجود سے بھی منکر ہیں۔ حالانکہ سکھ اس سے منکر نہیں تھے۔ سکھ اس لئے اس مسجد کو اپنی ملک جانتے تھے کہ قبضہ دراز کی وجہ سے عدالت مجاز نے ہم کو دی ہوئی ہے۔

خدا کی شان انہی دنوں میں ہندو قوم کو یہ بدلہ ملا کہ سکھوں نے سوپور (کشمیر) میں ایک مندر پر حملہ کر دیا کہ یہ ہمارا گوردوارہ ہے۔ یہ ہے ناحق پسندی کا معاوضہ۔

خیر اس سکون کے بعد مسلمانوں میں اختلاف شدید ہوا۔ ایک پارٹی دوسرے کو ایک لیڈر دوسرے کو ملامت کرنے لگا۔ زبانی نہیں بذریعہ اخبارات اور اشتہارات یہ ہنگامہ بے تمیزی دیکھ کر مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے اخبار "زمیندار" لاہور مورخہ ۳۔ اگست میں ایک بسیط مضمون ناصحانہ صورت میں شائع کرایا۔ جسکو پڑھ کر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مولانا صاحب موصوف نے آنسوؤں کے پانی سے اس کو لکھا ہے۔ افسوس اس کا بھی اثر وہی ہوا جو بخار کی تیزی میں کونین کا ہوتا ہے۔ لاہوری اخبار تو اس قدر کھل کھیلے ایک دوسرے پر بیدھڑک کیچڑ پھینکنے لگے۔ احرار پارٹی نے بھی اپنے نقطہ نظر کے لحاظ سے ایک اخبار "مجاہد" جاری کیا جو فریق ثانی کے جوابات نظم و نثر میں دینے کو میدان صحافت میں نمودار ہوگیا۔ اب زمیندار، سیاست اور مجاہد کی مثلث متساوی الاضلاع مسلمانوں کے قلوب پر آرے چلا رہی ہے۔ ایک دوسرے کی مذمت اور رازہائے مخفیہ صادقہ یا کاذبہ کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ زمیندار میں ایک نظم لکھی گئی جس کی سرخی مع چند اشعار یوں ہے:۔

احرار کا جنازہ مولانا حبیب الرحمٰن لودھانوی
اور چودھری افضل حق کی اسلام فروشی کے
کندھوں پر:

اللہ کے قانون کی پہچان سے بیزار
اسلام اور ایمان اور احسان سے بیزار
اسلامیوں کے خون سے پہلے کھیلتے ہولی
احرار کو پھر آج لکھیں نہ کیوں اشرار
پنجاب کے احرار ہیں اسلام سے بیزار
الیٰ آخرہ (زمیندار ۱۰۔ اگست ۳۵ء)

اس کے جواب میں ایک نظم "مجاہد" میں نکلی ہے جس کی سرخی مع نمونہ اشعار حسب ذیل ہے:۔

قوم کا جنازہ مولانا ظفر علی خان کی اولاد پرستی
اور اختر علی خان کی عیش پرستیوں کے
کندھوں پر:

اللہ کے قانون کی پہچان سے بیزار
اسلام اور ایمان اور احسان سے بیزار
ناموس پیمبر کے نگہبان سے بیزار
مرزا سے موالات ہے احرار سے بیزار
اور اس پہ یہ دعویٰ ہے کہ اسلام کا اخبار
اخبار کہاں یہ تو ہے اسلام کا غدار
کھاتا ہے مسلمان ادھر سینے پہ گولی
موٹر میں ادھر نکلی زمیندار کی ٹولی
اسلامیوں کے خون سے چل کھیلنے ہولی
کیوں ڈوب کے مرتا نہیں لے اختر بدکار
اخبار زمیندار ہے اسلام کا غدار
الیٰ آخرہ (مجاہد ۱۱۔ اگست ۳۵ء)

برادران! یہ ان اعیان کا نمونہ ہے جو کل ہی قادیان کے جلسے میں دوش بدوش بیٹھے تھے۔ آج یہ کیفیت ہے جس کا مظاہرہ اوپر مذکور ہوا (انا للہ!)

دوسری طرف قادیانی پارٹی جو انگریزی مثل ڈیوائڈ اینڈ رول اور فارسی مصرعہ سے

محمدیہ پاکٹ بک۔ مرزائیت کی تردید میں ایک نئی (۸۳۳) قابل دید تصنیف۔ قیمت عہ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

ahmadimuslim.de

دو مرغ جنگ کنند فائدہ تیر گر

کے معنی خوب جانتی ہے۔ وہ بھلا ایسے موقع پر ہاتھ پر ہاتھ دھرے کیسے خاموش بیٹھی رہتی۔ اس نے ظاہری اور باطنی طور پر وہ ہاتھ مارے کہ بلحاظ وقت شناسی کے ان کو شاباش کہنے کو جی چاہتا ہے۔

نتیجہ اس مکروہ جنگ کا نتیجہ بجز اس کے کچھ نہیں کہ اہل اسلام مجموعی حیثیت سے ذلیل اور شرمندہ ہیں اور خود غرض اپنی اغراض پوری کرنے میں کوشاں ہیں

فلیبک علی الاسلام من کان باکیا

معذرت اس مکروہ جنگ کی وجوہات ہمیں معلوم ہیں مگر ہم ان کو ظاہر نہیں کر سکتے۔ تاکہ ہم بھی کسی پارٹی میں نہ سمجھے جائیں ؎

مصلحت نیست کہ از پردہ بروں افتد راز
ورنہ در مجلسِ رندان خبرے نیست کہ نیست

اللھم الف بین قلوبنا وانصرنا علیٰ عدوک وعدونا۔

رپورٹ ماہواری

واعظین آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس

بابت ماہ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ

(۱) مولوی عبداللہ صاحب واعظ دہلوی نے بمقام بھوانی پور، کپورتھلہ، جالندھر، ہوشیارپور، ڈھلوان امرتسر، پٹی، مومن آباد ضلع لاہور کا دورہ کیا۔

(۲) مولوی عبدالرزاق صاحب واعظ مظفر گڈھی نے مقام خان پور سیداں، چک ۱۳۵ بلھڑ پالیال بھینی اللہ داد۔ چاہ احمد والہ۔ ڈائرہ، چاہ ٹاٹیوالا مظفر آباد، چاہ ملانڑ والہ۔ بستی قصاباں، شیر شاہ، بستی بوہر، چاہ عبدالعزیز والہ شاہکوٹ، کریوالہ ضلع مظفر گڈھ و ملتان کا دورہ کیا۔

(۳) مولوی شمس الدین صاحب واعظ کشمیری نے سری نگر اور اس کے مضافات کشمیر میں دورہ کیا۔

(۴) مولوی عبدالرحمٰن صاحب واعظ فرخنگری نے مقام سٹھیہ، سیانہ ضلع بلند شہر، چاند پور، صدرالدین نگر، نجیب آباد ضلع بجنور، مراد آباد، بادلی ٹانڈا، لالپور رام پور اسٹیٹ، رتن پور ضلع مراد آباد گڈھ، باٹو گڈھ، بکسر، دیا نگر، مظفر نگر کا دورہ کیا۔

(۵) مولوی رشید احمد صاحب واعظ نیمکاوی گورگانوی نے مقام راجولی، دیواکری ریاست الور، جہانڈا، سیکری جنجار، شکراوہ، نیمکا، لغوری، اندانہ، لیوڑا، اکانہ، راونکا، علاقہ بھرتپور وگورگانوہ کا دورہ کیا۔

(۶) مولوی عبدالمجید صاحب واعظ گورگانوی نے مقام ساکرس، رینالہ، کھینچاتاں، اونمرا، خان محمد پور، ہوکا، رٹھیٹھ، الال پور، دیولا، بی بی پور، کنجیر، گھڑا والی، ٹونکا، کم ریڑہا ضلع گورگانوہ کا دورہ کیا۔

(۷) مولوی نصیرالدین صاحب واعظ بھرتپوری نے مقام نگلہ کنجاں، متھرا، ترادڑہ، ڈوڈولی، نیٹھڑہ، جُڑہرہ، بونواڑی، گنیگاکا، جیوت، لوہینگا، اودہاکا، سماری باس، نتہ برہ، علاقہ بھرت پور وگورگانوہ کا دورہ کیا۔

(۸) مولوی عبدالمجید صاحب واعظ باکرآبادی مالدہی نے مقام باڑوانگا، ونت پور، شاہ زاد پور، سعید پور، دیل پور، بھینس ملتھانی، بودمیہ، اٹل پڑا، پانڑواجار، نیماسرائے، شاہ پور، موچیہ، سری بھوجا ضلع مالدہ بنگال کا دورہ کیا۔

(۸) مولوی بہرام صاحب آنریری واعظ پشاوری نے پشاور اور اس کے مضافات میں دورہ کیا۔

(محمد امین نائب ناظم (سکرٹری) اہلحدیث کانفرنس۔ دہلی)

سمال ٹاؤن کمیٹیوں کا نظم ونسق

۱۹۳۳ء کے آغاز میں صوبہ پنجاب کے اندر ۱۱۴ سمال ٹاؤن کمیٹیاں کام کر رہی تھیں۔ ان میں سے دو یعنی کھنہ (لدھیانہ) اور ترن تارن (امرتسر) کو میونسپلٹیوں میں تبدیل کر دیا گیا۔ اور نیاز بیگ (لاہور) کی سمال ٹاؤن کمیٹی کو توڑ دیا گیا۔ اس طرح پنجاب میں ان کمیٹیوں کی تعداد ۱۱۴ سے گر کر ۱۱۱ ہوگئی۔ ان کمیٹیوں کی کل آبادی پانچ لاکھ کے قریب تھی۔

۷۰۹ ممبروں میں سے ۵۶۳ منتخب شدہ تھے۔ ۲۰ غیر سرکاری اور ۳۱ سرکاری پریزیڈنٹ تھے جو سب اب منتخب شدہ تھے۔ سال کے دوران میں ۴۴ سمال ٹاؤن کمیٹیوں میں عام انتخابات وقوع پذیر ہوئے۔ ۲۵۲ میں سے ۱۶۰ نشستوں کے متعلق مقابلہ عمل میں آیا۔ اگرچہ ان جملہ انتخابات میں مقابلہ شدید تھا۔ لیکن نہ کوئی ابتری پھیلی۔ اور نہ کسی انتخابی جرم کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔

آمدنی اور خرچ سمال ٹاؤن کمیٹیوں کی کل آمدنی جس میں پچھلے سال کا بقایا بھی شامل ہے۔ سال ماسبق کی نسبت بقدر ۴ ہزار روپے کے زیادہ یعنی ۴۴۴۲۰۴۲۱ روپیہ تھی۔ آمدنی کی سب سے بڑی مدات کرایہ۔ ٹرمینل ٹیکس۔ شخصی قصباتی محصول اور جائداد پر کا قصباتی محصول تھیں۔

ظاہری نتیجہ یہ ہے کہ کمیٹیاں واجب الوصول رقوم کی ادائیگی میں پابندی پر زور نہیں دیتیں۔ سمال ٹاؤن کمیٹیوں کے لئے یہ ایک خوشخبری ہوگی کہ آیندہ سمال ٹاؤن اور دیگر ایکٹوں کے ماتحت جرمانوں سے جو آمدنی ہوگی اس کو صوبجاتی محاصل میں شامل کرنے کی بجائے مقامی فنڈوں میں داخل کیا جائیگا جس سے ان کی آمدنی میں کافی اضافہ ہو جائیگا۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

مسلمانوں کا دور جدید اور ہندوستان کا مستقبل

پروفیسر لوتھارپ شاڈرٹ کی نیو ورلڈ آف اسلام کا اردو ایڈیشن۔ یعنی صدی سابقہ وحال کی اسلامی جدوجہد کا اصلی فوٹو۔ مشرق قریبہ میں مغربی سیاست بعد از جنگ کی مفصل روئداد، ہندوستان کے سیاسی، اقتصادی اور معاشرتی تغیرات کی دلچسپ کیفیت اور ان سب کی بنا پر آنے والے امکانات کا صحیح جائزہ۔ ضخامت ۴۰۴ صفحات۔ مؤلفہ ومرتبہ ملک عبدالقیوم بی۔ اے (علیگ) بیرسٹرایٹ لاء۔ قیمت ایک روپیہ (عہ) (ملنے کا پتہ) دفتر اہلحدیث امرتسر

(۸۲۴)

ہر خاص و عام کو اطلاع

پانچسو روپیہ کا نقد انعام

٥/١٢

طلاء ایجاد رجسٹرڈ

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج و کمزوری۔ جو شخص اس طلا کو بیکار ثابت کر دے۔ اس کو پانچسو روپیہ کا نقد انعام دیا جاویگا۔ یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے طیار کیا ہے جو مثل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اس کا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہو جاتا ہے۔ جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں تو فوراً اس طلا سے فائدہ حاصل کریں۔ اس طلا سے ہزاروں مریض بفضل خدا شفایاب ہو چکے ہیں۔ اس کے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں۔ طلا کے ہمراہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی ایجاد حب مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں۔ یہ مکمل علاج ہے اس سے بہتر کوئی طلا اس مرض کے واسطے ثابت نہیں ہوا۔ قیمت ایک بکس تین روپے آٹھ آنے (عہ/)

(ملنے کا پتہ)

ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ

ہندوستانی ممیرے کا سرمہ

٣٠/٢٥

سیاہ و سفید رجسٹرڈ ۱۰۵۷ء

یہ آنکھوں کی اکسیر و بینظیر دوا ہے۔ سینکڑوں روپیہ کی دوائیں لیچکے سے اچھے علاج جن بیماریوں میں فائدہ نہ دیتے تھے اس سرمہ سے فائدہ ہوا۔ آنکھوں سے پانی بہنا، نگاہ کی کمزوری، رو ہے، ککرے، انکھ جھپنی، پرانی لالی، جالا، پھلی، پھڑ، ناخونہ، ایسے سخت امراض میں چند دن لگانے سے آنکھیں بھلی چنگی معلوم ہوتی ہیں۔ دماغی محنت کرنے والوں کی گرمی جلن دور کر کے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا نگہبان ہے۔ نمونہ ار کے ٹکٹ بھیج کر منگوا لو اور آزما لو۔ قیمت فی تولہ عہ مع خوبصورت سرمہ دانی وسلائی کے عہ تولہ۔ نمونہ مفت۔

سرمہ سفید تمام اعلےٰ سچے موتیوں و بیش قیمت ادویات سے مرکب نہایت سریع الاثر۔ قیمت عنہ روپیہ تولہ۔

نمونہ مفت منگوائیں

پتہ:۔ منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

مومیائی

٤٥/٥١

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث" علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کیجاتی قیمت فی چھٹانک عہ۔ آدھ پاؤ ہے۔ پاؤ بھر ہے مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔

تازہ ترین شہادات

جناب حافظ محمد فرید صاحب جگدل

"مرض دمہ میں مبتلا ہوں۔ ایک بار منگا چکا ہوں فائدہ بہت کچھ پایا۔ ایک چھٹانک بذریعہ وی پی دستگیر کے پتہ سے بھیجیں" (۲۔ جولائی ۳۵ء)

جناب سید محمد سرور صاحب چشتی میر منشی نوشہرہ

"اس سے قبل جو مومیائی منگائی تھی اُسے دوسرے مومیائی فروشوں سے ارزاں اور با اثر پایا ہے۔ ایک چھٹانک ارسال فرمائیں" (۱۸ جولائی ۳۵ء)

جناب حکیم محمد یٰسین صاحب بھروڈیا

"آپ کے یہاں سے تین مرتبہ مومیائی منگا چکا ہوں۔ مفید معلوم ہوتی ہے ۲ چھٹانک اور ارسال فرمائیں" (۲۳۔ جولائی ۳۵ء)

(مومیائی منگوانے کا پتہ)

حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر دی میڈیکل ایجنسی امرتسر

(۸۲۵)

شائقین عطریات و اہلحدیث حضرات

خاص طور پر توجہ فرمائیں۔ اگر آپ کو عطریات وغیرہ کی ضرورت ہو تو خالص مال ہم سے منگوائیے۔ اول تو آپ کے بھائی کی امداد ہوگی۔ دوسرے فی روپیہ ایک آنہ تبلیغ اہلحدیث امرتسر مولانا ثناء اللہ کی خدمت میں جائیگا مکمل مال نقد یا وی پی روانہ ہوگا۔ عطر گلاب، کیوڑہ۔ حنا۔ مشک حنا، خس، چنبیلی۔ موتیا وغیرہ فی تولہ ۱۲ار۔ عہ۔ عمہ۔ ے۔ سے۔ صہ تک۔ روح خس فی تولہ ے۔ صہ۔ روغن چنبیلی۔ بیلہ گل روغن وغیرہ فی سیر عمہ۔ ے۔ سے۔ للعہ۔ صہ۔ سے۔ فہرست کلاں طلب کرنے پر روانہ ہوگی پتہ یہ ہے:۔

نورالحسن انوارالحسن کارخانہ عطر قنوج (یو۔پی)

٢٩

ناظرین کرام آپ اس بات سے خوب اچھی طرح واقف ہیں کہ موسم برسات بہت ہی خطرناک ہوتا ہے کیونکہ اس موسم میں اگر ذرہ بھی بے پرہیزی ہو جائے یا کھانا کھانے میں ذرہ بھی بے احتیاطی ہو جائے تو معدہ بہت ہی خراب ہو جاتا ہے جس سے طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں مثلاً بدہضمی، درد شکم، نفخ ہو جانا کھٹے ڈکار آنا، منہ سے بدمزہ پانی بہنا، ہیضہ، اسہال، پیچش کھانا ہضم نہ ہونا وغیرہ۔ اس لئے آگو چاہئے کہ ہماری مشہور ہردلعزیز ایجاد "اکسیر ہاضمہ" کا استعمال کھانا کھانے کے بعد ضرور کیا کریں جو آپ کو ہر طرح سے محفوظ رکھیگی۔ قیمت صرف عہ فی ڈبہ محصول ۵ و زیادہ اشتہار پہلے پرچوں میں ملاحظہ فرماویں جگہ تنگ ہونے سے شہادات درج نہیں کی جاتیں۔

پتہ:۔ اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر

ثنائی برقی پریس امرتسر

میں

ہر قسم کی سادہ و رنگین چھپائی کا کام نہایت اعلیٰ کیا جاتا ہے۔ (منیجر پریس)

قابل دید کتابیں

الفرقان بین اولیاء الرحمٰن و اولیاء الشیطان } امام ابن تیمیہ رح کی عربی تصنیف کا اردو ترجمہ۔ اس کتاب میں کتاب و سنت کے حوالجات پیش کر کے صادق اور کاذب۔ اصلی اور نقلی اولیاء و مشائخ میں شناخت کر دی گئی ہے جعلی مکاروں، شعبدہ بازوں اور اصلی و اصلین حق کی کرامات میں فرق بتلایا گیا ہے مکاروں کے بیشمار سربستہ رازوں کا پردہ فاش کیا گیا ہے با اخلاص اولیاء اللہ حضرت جنید رح، حضرت بایزید بسطامی، حضرت ابو سفیان دارانی رح وغیرہ کی تعریف کی گئی ہے۔ مثلاً معجزات و کرامات، معیار نبوت عبد و رسول اور ملک و نبی میں افضل کون ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت عیسیٰ ع سے کیونکر افضل ہے۔ قیمت ۱۲/

حسین و یزید } حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور یزید بن معاویہ رض کا معاملہ تیرہ سو برس سے مسلمانوں کے سامنے ہے مگر آج تک صاف نہیں ہوا اگر آپ کو تاریخ اسلام کے اس سب سے زیادہ پیچیدہ مسئلہ کی پوری تحقیق منظور ہے تو یہ رسالہ پڑھئے ناممکن ہے کہ آپ مطمئن نہ ہو جائیں۔ قیمت ۵/

مناظرہ ابن تیمیہ رح } بادشاہوں کے روبرو شیخ الاسلام کو صوفیوں نے چیلنج دیا تھا کہ مناظرہ کریں۔ اگر حق کا دعویٰ ہے تو ان کے ساتھ جلتی ہوئی آگ میں گھس پڑیں۔ شیخ الاسلام نے یہ دونوں چیلنج منظور کر لئے اور ایسی شکست دی کہ تاریخ کا ایک یادگار واقعہ بن گئی۔ خود شیخ کے قلم حقیقت رقم نے یہ رسالہ مرتب فرمایا ہے۔ جس کا یہ اردو ترجمہ ہے۔ قیمت ۵/

سیرت امام ابن تیمیہ رح } مصنفہ چودھری غلام رسول صاحب مہر بی۔ اے چیف اڈیٹر "انقلاب" لاہور۔ یہ کتاب سات ابواب پر مشتمل ہے۔ ولادت اور تعلیم و تربیت تحریک تجدید کے آغاز اور ابتلا و مصیبتیں۔ جہاد بالسیف۔ مصر میں طلبی اور ابتلا کا دور۔ قیام دمشق قید اور وفات۔ عام اخلاق اور تصانیف۔ حضرت امام اور بعد کا دور۔ کتابت طباعت عمدہ۔ قیمت ۹/

الدر النضید فی اخلاص کلمۃ التوحید } (مؤلفہ قاضی محمد بن علی شوکانی رحمہ اللہ) اردو ترجمہ از مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے بمبئی۔ جس میں امام صاحب موصوف نے مسئلہ توحید کو اس درجہ نکھار کر دکھ دیا ہے کہ شرک کے ادنیٰ شائبہ کی بھی آمیزش نہیں رہتی اولہ توحید میں سے بعض اہم دلائل یکجا جمع کر کے قبر پرستی اور توسل وغیرہ کے برخلاف اتمام حجت کر دیا ہے۔ حجم ۱۴۸ صفحات۔ کاغذ، کتابت، طباعت اعلیٰ۔ قیمت ۱۲/

ادب العرب } مصنفہ مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب۔ عربی زبان کی صرف نحو کو نہایت عمدہ اور آسان طریق سے بیان کیا گیا ہے کہ مبتدی کو بالکل سہولت ہو گئی ہے۔ قیمت ۴/

عربی بول چال } مصنفہ حافظ عبد الرحمٰن صاحب امرتسری۔ عربی زبان سیکھنے، عربی اخبارات پڑھنے اور عربی میں خط و کتابت کرنے کے واسطے فائدہ مند ہے مع مفصل فرہنگ دو ہزار سے زائد الفاظ جدیدہ جو آج کل مصر و شام میں مستعمل ہیں۔ قیمت حصہ اول ۱۲/ حصہ دوم ۱۲/

شرح اصول اکبری (عربی) } مصنف کتاب نے طلبائے عربی زبان پر ایک بڑا احسان کیا ہے کہ علم صرف کی مشکلات کو ایسے آسان اور مدلل پیرائے میں بیان کیا ہے کہ ایک غبی طالب علم بھی کماحقہ مستفید ہو کر فن کی مشکلات پر حاوی ہو سکتا ہے۔ قیمت ۸/

ملنے کا پتہ :- **دفتر اہلحدیث امرتسر**

سرمہ نور العین ۲۶/۵

(مصدقہ مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ ۱۲/

مینجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

ضرورت ہے ۱۲/۱۳

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ (گورنمنٹ ریکگنائزڈ) کے لئے ہر قابلیت کے طلباء کی جو بجلی کا کام سیکھنا چاہیں یاد رہے کہ پنجاب، فرانٹیر اور صوبہ دہلی میں ماسوا سکول ہذا کے بجلی کی کوئی پرائیویٹ درسگاہ لوکل گورنمنٹ کی منظور شدہ نہیں۔ پراسپکٹس مفت (مینجر)

تمام دنیا میں بے مثل ۵۱/۴۳

سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ ۴ روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی

اردو کا ہدیہ سات روپے

ان دو بے نظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

عبد الغفور غزنوی مالک کارخانہ

انوار الاسلام امرتسر

(۸۲۶)

قابل دید طبی کتاب

(تصانیف حکیم حاجی غلام جیلانی صاحب امرت سری)

کلید حکمت } اس کا طرز بیان نرالا ہے۔ جلد اول سر سے پا تک ہر ایک مرض کے اشارات، بشارات، انذارات جن پر بڑے بڑے حکماء حاذقین اور اطباء کاملین کی تشخیص کا راز مستتر ہے درج ہیں جو آپ کو کسی طب کی کتاب میں نہ ملیں گے۔ بعدہٗ علمی بحث کو ایسے اختصار اور عام فہم طب کا نچوڑ لیکر درج کیا ہے۔ گویا فی الحقیقت سمندر کوزہ میں بند کیا ہے۔ اس طرح علمی بحث مرض اور اس کی پیدائش کے اسباب بعدہٗ ساڑھے آٹھ سو سے نادر نسخہ جات چٹکلے جو ہر جگہ ہر وقت صرف کوڑیوں میں بلکہ بے دام نہایت آسانی سے مہیا ہو سکیں اور منٹوں میں فائدہ دکھائیں درج کئے گئے ہیں۔ اس کتاب سے طبیب غیر طبیب جو تھوڑا لکھا پڑھا ہو پوری طرح فائدہ اٹھا سکتا ہے اور تھوڑی تعلیم کا آدمی اس کو یاد کر کے پورا طبیب بن سکتا ہے۔ قیمت حصہ اول عہ۔ دوم عہ

مجربات جیلانی } (ہر دو جلد) یہ دونوں کتابیں جدید اصول کی نرالی ہیں۔ کیونکہ حکیم صاحب نے انتہائی فراخدلی اور عالی حوصلگی سے وہ اسراری اور صدری نسخے جن کے اخفا میں شائقین سعی بلیغ کو کام میں لاتے تھے۔ بلا بخل شائع کر کے اپنی فیاضی کا پورا ثبوت دیکر دنیا کو مرہون منت کر لیا۔ جو بھی ان نسخوں کو تجربہ کرتا ہے حکیم صاحب کی جرأت اور ہمت کی توصیف میں رطب اللسان ہے۔ چنانچہ سینکڑوں شکریہ کے خطوط چلے آتے ہیں۔ کتابوں کا دوسرا ایڈیشن بھی قریب الاختتام ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت فی جلد عہ (ایک روپیہ) مکمل عہ

نشاط زندگی } بقائے نسل انسانی کا فعل اور اس کے تمام اونچ نیچ جس سے لوگ غلط کاریوں سے بچ کر فطرتی جذبے کا صحیح استعمال کریں اور متعدی بیماریوں کا علاج جو بباعث ان کی غفلت اور بے پروائی کے نہایت خوفناک نتائج پیدا کرتی ہیں۔ پرانی امراض و نیز ان کا علاج جس سے ہر شکایت کا ازالہ ہو سکے درج ہیں۔ شروع کتاب میں کتاب کے تمام عنوانات کی فہرست دی گئی ہے۔ تاکہ ناظرین کو تلاش میں دقت محسوس نہ ہو۔ کتاب کو ملاحظہ فرما کر شان خدا نظر آئے گی۔ قیمت فی جلد عہ

مجربات کانفرنس } پنجاب طبی کانفرنس نے پنجاب اور ہندوستان بھر کے سربرآوردہ تجربکار کہنہ مشق اور ماہرین فن اطبا کے وہ مجربات جو صدیوں سے نسلاً بہ نسل ان کے سینوں میں مقفل تھے اور جن پر ان کی شہرت کا مدار تھا بعد محنت اور کوشش کے ساتھ حاصل کر کے ایک طبی بورڈ کی تصدیق کے بعد نہایت اہتمام سے چھپوا دیئے گئے ہیں۔ کتاب ہذا میں اکثر اطبا کے فوٹو بھی ہیں۔ قیمت بے جلد عا۔ مجلد عہ

میحائی گوہر طب } مصنفہ حکیم محمد حسین صاحب سردول گڑھی۔ اس کتاب میں ہر بیماری کے جلد اثر، مجرب نسخہ جات درج ہیں بڑی خوبی یہ ہے کہ نسخہ جات کم خرچ اور بالانشین کے مصداق ہیں۔ کتاب ہذا ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہی ہے۔ قیمت صرف عہ

بہار شباب } یہ کتاب مسیح الملک حکیم حافظ اجمل خان صاحب کے والد بزرگوار حکیم محمود احمد خان مرحوم کی کتاب ضیاء الابصار کا اردو ترجمہ ہے۔ اس میں بازاری کوک شاستروں کی طرح محض تک بندیوں سے کام نہیں لیا گیا بلکہ حکیم صاحب نے اپنے خاندان کے اور اپنے تجربہ شدہ نسخہ جات جو صدیوں سے سینہ بسینہ چلے آتے تھے رفاہ عام کے لئے بلا بخل درج کر دیئے گئے ہیں۔ مثلاً میاں بیوی کے رشتہ کا اصلی اور صحیح مطلب کیا ہے۔ کن باتوں سے وہ خاوند کی فرمانبردار اور کن باتوں سے نافرمان اور دشمن ہو جاتی ہے۔ مواصلت کے صحیح طریقے۔ تندرست و خوبصورت اولاد پیدا کرنے، درازی عمر کے وجوہ وغیرہ سب درج ہیں۔ نیز ایسے ایسے عجیب نسخہ جات درج ہیں کہ جو شائقین حضرات کو ہزاروں روپے خرچ کرنے سے بھی نہ مل سکے۔ قیمت عہ

(تصانیف حکیم محمد عبداللہ صاحب روڑی)

کنز المجربات } اسمیں وہی نسخہ جات درج ہیں جو بارہا تجربہ کی کسوٹی پر کسے جا چکے ہیں اور بجز قلت یہ کہ کتابی نہیں بلکہ صدری سنیاسی ہیں اس میں ایسے زود اثر نسخے درج ہیں کہ آپ حیران رہ جائیں گے۔ ضخامت ۵۰۰ صفحات قیمت بے جلد عہ۔ مجلد عہ۔ حصہ دوم بے جلد عہ۔ مجلد عہ

کنز المفردات } اس میں مفرد ادویات کے ذریعہ بڑی سے بڑی پیچیدہ امراض کا علاج بتایا گیا ہے۔ قیمت عہ

خواص بادام۔ قیمت ۴ر۔ خواص پیاز قیمت ۵ر۔ خواص گھیکوار قیمت ۹ر خواص پھٹکڑی قیمت عہ خواص برگد قیمت ۴ر خواص پیپل قیمت ۴ر خواص آک قیمت عہ خواص انار قیمت ۴ر خواص ریٹھا قیمت ۶ر خواص سونف ۸ر خواص کیکر ۴ر خواص نیم ۴ر خواص لیموں ۶ر خواص کشنیز ۳ر خواص ہلدی ۴ر خواص نمک ۳ر خواص ارنڈ ۲ر خواص دھتورہ ۶ر خواص دودھ ۱۲ر خواص تربوز ۲ر خواص گاجر ۳ر خواص مولی ۵ر خواص مرچ ۳ر خواص گھی ۴ر خواص لہسن ۴ر خواص ستیاناسی ۶ر خواص اندرائن ۳ر

(۸۲۸)

تصانیف خواجہ عبدالحی صاحب فاروقی استاد التفسیر جامعہ ملیہ دہلی

بیان } یہ سورہ آل عمران کی تفسیر ہے۔ اس میں الوہیت مسیح، معجزات ابن مریم اور وفات و حیات علیہ السلام پر حکیمانہ بحث کی گئی ہے۔ احبار و رہبان کے عقائد باطلہ اور اعمال فلسفہ کی اس زمانہ کے ان نام نہاد ارباب تصوف و احسان کے یقینیات واہیہ اور اعمال شنیعہ کے ساتھ تطبیق دی گئی ہے۔ جو صحیح راہ سلوک و احسان سے بہت دور جا پڑے ہیں۔ حجم ۳۱۸ صفحات۔ کاغذ ولایتی۔ قیمت ۱۲؎

صراط المستقیم } اس میں سورہ انفال و توبہ کے حقائق و معارف کو دلکش انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ موجودہ ضروریات و احتیاجات کو بطور خاص ملحوظ رکھا ہے۔ اور ان حقائق و معارف کی وضاحت و صراحت پر خاص طور سے زور دیا ہے جن سے مسلمان دور جا پڑے ہیں۔ یہ محض تفسیر ہی نہیں بلکہ مسلمانوں کے لئے ایک بلند پایہ دعوت عمل ہے اور انہیں ذلت و نامرادی کی جانکاہ زنجیروں سے آزاد کرنے کی ایک زبردست تحریک ہے۔ قیمت ۱۲؎

سبیل الرشاد } اس کے ابتدا میں ایک مبسوط مقدمہ ہے۔ جس میں مجلس شوریٰ کی ترتیب، ارکان کے انتخاب اور عہد جمہوریہ اسلام کے شرائط و لوازمات پر بحث کی ہے۔ خلفاء راشدین کا نظام حکومت کیا تھا۔ ان کی مجالس شوریٰ کا انعقاد کن اغراض و مقاصد کے ماتحت ہوتا تھا اور کس طریق سے یہ تمام امور طے ہوتے تھے ان سب کی اطلاع سبیل الرشاد سے ملے گی۔ کاغذ کتابت طباعت اعلیٰ۔ قیمت ۱۰/

بصائر } اس رسالہ میں بنی اسرائیل کے ان واقعات و حوادث کو جن کا قرآن مجید میں بیان ہے۔ نہایت دلکش رنگ میں پیش کیا گیا ہے۔ اور ایسی تصویر کھینچی ہے کہ آج کل کے مسلمانوں کی حالت کا نقشہ سامنے آجاتا ہے۔ لیاتین علی امتی ما اتی علی بنی اسرائیل والی پیشگوئی کے پورا ہونے کی پوری تصدیق ہے۔ کاغذ، کتابت، اور طباعت عمدہ ہے۔ قیمت ۶/

عبرت } احسن القصص یعنی سورہ یوسف کی تفسیر۔ نصیحت آمیز اور عبرت انگیز نتائج کا مرقع۔ کتابت و طباعت دیدہ زیب۔ کاغذ دبیز چکنا ضخامت ۱۰۰ صفحات۔ سائز $\frac{20\times26}{16}$۔ قیمت ۸؎۔

برہان } سورہ نور کی عالمانہ و محققانہ تفسیر۔ امت اسلامیہ کے لئے مکمل لائحہ عمل۔ قابل دید ہے۔ کتابت طباعت عمدہ۔ قیمت ۸؎

ذکریٰ } یعنی پارہ عم کی عالمانہ تفسیر۔ جس میں جزاء و سزا کا مفصل ذکر کرتے ہوئے سینکڑوں علمی مسائل زیر بحث آگئے ہیں۔ اس پارے میں چھوٹی چھوٹی سورتیں ہیں جن کو مسلمان پنجگانہ نمازوں میں تلاوت کرتے ہیں۔ اس لئے اس پارے کی تفسیر کا جاننا ہر مسلمان کے لئے خاص اہمیت رکھتا ہے۔ کتابت طباعت دیدہ زیب، کاغذ دبیز سفید چکنا ضخامت ۲۷۲ صفحات۔ سائز $\frac{20\times26}{16}$۔ قیمت ۱۲؎

ہمارے رسول } آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے آسان اور مختصر حالات زندگی۔ بچوں کے لئے خاص طور پر مفید ہے۔ لکھائی چھپائی بہت عمدہ۔ کاغذ دبیز سفید چکنا۔ قیمت ۵/ (پانچ آنے)

الارشاد الیٰ سبیل الرشاد

مصنفہ مولانا حکیم ابو یحییٰ امام خاں صاحب شاہجہانپوری۔ موضوع تقلید و اجتہاد پر ایک بے مثل اور بے نظیر کتاب ہے۔ تقلید کی پوری تاریخ من اولہ الیٰ آخرہ اس میں درج ہے۔ اور اہل تقلید اور اہل حدیث کے طرز عمل کا موازنہ نہایت شرح و بسط کے ساتھ مدلل طور پر کیا گیا ہے اور معترضین کے جملہ اعتراضات کے شافی و مسکت جوابات دیئے گئے ہیں۔ محدثین کے کارنامے اور ان کی جملہ خدمات حدیث مشرح طور پر بیان کئے ہیں۔ قیمت ۱۲؎ ضخامت ۵۰۴ صفحات۔ سائز $\frac{20\times26}{16}$

ملنے کا پتہ:۔ مینجر دفتر اہلحدیث امرتسر

خلفائے اربعہ } آنحضرت خاتم الانبیاء سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کے چاروں خلیفوں کے حالات اور عہد حکومت کے ملکی واقعات بالکل آسان اور مختصر پیرائے میں بیان کئے گئے ہیں۔ چھوٹے بچوں کے لئے تحفہ ہے۔ کیونکہ اسلامی تاریخ کے اس علم زریں سے ان کو واقفیت حاصل کرانا ضروری امر ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ بہت عمدہ ہے۔ سائز $\frac{20\times26}{16}$۔ ضخامت ۱۰۲ صفحات۔ قیمت ۱۰/

ملنے کا پتہ:۔ **دفتر اہلحدیث امرتسر**

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲
یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۲ — نمبر ۴۳

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اخبار — امرتسر

پس حدیث مصطفےٰ بر جاں مسلم داشتن

مسئول مدیر — ابوالوفاء ثناء اللہ
تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	عـلـہ
رؤسا و جاگیرداران سے "	لـعـہ
عام خریداران سے "	۵
" " ششماہی	۳
ممالک غیر سے سالانہ	۱۰ شلنگ
فی پرچہ	۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۲۲ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ مطابق ۲۳ اگست ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

خطاب بہ اہل حدیث - - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - ص۲
وہابیت پر بہتان - - - - ص۳
مولانا ثناء اللہ کا کھیت پھل لا رہا ہے۔ ص۵
عرس (نظم) - - - - ص۶
مذاکرہ علمیہ (فوٹوگرافی) - - ص۶
مسلمانوں کی تباہی کا صحیح علاج - ص۸
اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان - ص۱۱
فتاوی - - - - ص۱۳
متفرقات - - - - ص۱۴
ملکی مطلع - - - - ص۱۵
اشتہارات - - - - ص۱۶-۲۰

67591

خطاب بہ اہل حدیث

(از قلم مولوی عبدالحکیم صاحب آزاد مظفرپوری)

خواب غفلت سے ذرا بیدار ہو اہل حدیث
دین کی تبلیغ کر ہشیار ہو اہل حدیث

دین کی تبلیغ کرتے تھے امامان ھُدیٰ
تجھ کو بھی اس فعل پر اصرار ہو اہل حدیث

غرق دریائے ضلالت قوم مسلم آج ہے
اٹھ مدد کر تاکہ بیڑا پار ہو اہل حدیث

یہ زبوں حالی ہے کہ پہلی سی کچھ خو بو نہیں
جو معالج تھا وہی بیمار ہو اہل حدیث

طاعت اللہ اور اجرائے سنت کے عوض
ہے یقیں جنت ترا گھر بار ہو اہل حدیث

التجا آزاد کی تجھ سے ہے اے رب قدیر
بادۂ توحید سے سرشار ہو اہل حدیث

تقویۃ الایمان مکمل۔ مصنفہ مولانا اسمٰعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ جس میں تذکرۃ الاخوان، رسالہ طارق الاشرار، رسالہ راہ سنت و خط مولانا صاحب موصوف دفتری مولانا

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

مقامی حالات امرتسر میں ۱۹۔ اگست کو کئی یوم کے بعد بارش ہوئی۔ موسم عموماً خوشگوار رہا۔ رات کو خنکی ہو جاتی ہے۔

—— ۱۸۔ اگست کو رات کے ۹ بجے مجلس احرار کی طرف سے چوک لونگڈھ میں جلسہ ہوا جس میں مولوی محمد داؤد غزنوی اور مولوی مظہر علی اظہر احراری نے اپنی اپنی تقریر میں عوام میں احرار کی بابت جو نفرت پھیلی ہوئی ہے اس کا ازالہ کیا۔ کوئی ناخوشگوار واقعہ نہیں ہوا۔

لاہور کے حالات مسجد شہید پر سکھ عمارت بنا رہے ہیں۔ مسجد مذکور کے نزدیک ایک بزرگ کا گوشہ صاحب کی برجی تھی۔ سکھوں نے اسے بھی صاف کر کے اس جگہ پر قبضہ کر لیا۔ قبر کے متولی نے دعویٰ دائر کیا ہے۔ پولیس کے تفتیش کرنے پر پانچ سکھ گرفتار کئے گئے جن کو عدالت نے ایک ایک ہزار کی ضمانت پر رہا کر دیا۔

—— مسمی فیروز الدین کے قبضہ سے بیس تولہ ناجائز افیون برآمد ہونے سے عدالت نے اسے ایک سال قید بامشقت کی سزا دی۔

—— مسجد شہید لاہور کے سلسلہ میں حاجی امین الدین صحرائی کو حکم امتناعی کی خلاف ورزی کرنے کے سلسلہ میں ایک سال قید اور سو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی نیز اسی سلسلہ میں ملک محمد عمر کو تین ماہ قید کی سزا ہوئی اور غلام حسین کو ایک سال کے لئے ایک ہزار روپیہ ضمانت ادا کرنے پر رہا کر دیا گیا۔

—— دریائے راوی میں طغیانی آجانے سے شاہدرہ کے نزدیک پانی پھیل گیا۔ ایک کشتی الٹ جانے سے ۱۷۔ اشخاص غرق ہو گئے۔

پنجاب و ہندوستان ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کراچی نے حکم دیا ہے کہ دکاندار دکانوں میں گراموفون باجوں کے آگے لاؤڈ سپیکر نہ لگایا کریں۔ کیونکہ ہجوم ہو جانے سے راستہ رک جاتا ہے۔

—— ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جالندھر نے تین ہندو نوجوانوں کو پندرہ ہزار روپیہ چلتی گاڑی سے اڑانے کے سلسلہ میں تین تین سال قید کی سزا دی۔

—— بنگال کونسل نے سرکاری دواخانوں کے لئے ۳ ½ لاکھ روپیہ منظور کیا ہے۔

—— دہلی میں رحیم الدین نامی کے مکان پر پولیس نے چھاپہ مارا۔ ڈھائی سو کے قریب ڈھلے ہوئے روپے اور پانچ چھ سیر چاندی برآمد ہوئی اسکو گرفتار کر لیا گیا۔

—— پٹنہ میں پولیس کانسٹبلوں کی بھرتی کیلئے تین ہزار نوجوان انٹرویو کیلئے آئے جنھیں سے صرف سات لئے گئے۔

ناظرین کرام مطلع رہیں

کہ آئندہ پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔ نیز اخبار ہذا کا چندہ ضرور بالا خط کریں۔ تاکید آعرض ہے۔ (منیجر)

اہل حدیث کانفرنس

کی زندگی چاہتے ہیں تو اس کی مدد کریں ورنہ شکایت بے جا ہوگی۔ (ناظم)

جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب

قائم ہو گئی ہے

عنقریب مفصل اعلان شائع ہوگا۔ انشاء اللہ

خاکسار محمد ابراہیم میر سیالکوٹی

—— ریاست دھار میں ایک پرانی مسجد پر دربار ریاست نے قبضہ کر لیا ہے جسکے خلاف مقامی مسلمان ایجیٹیشن کر رہے ہیں۔

غیر ممالک معلوم ہوا ہے کہ حجاز میں ریلوے تعمیر کرنے کیلئے حکومت سعودیہ اور ایک انگریزی کمپنی کے مابین جو گفت و شنید جاری تھی وہ اب ختم ہونے والی ہے آئندہ موسم سرما میں جدہ میں ایک موتمر منعقد ہوگی جس میں حجاز ریلوے کے معاہدہ پر دستخط ہونگے۔

مولوی ابوالعرفان محمد سلیمان اکنیار بادی وصہ سے لاپتہ ہیں کسی صاحب کو علم ہو یا مولوی صاحب خود یہ نوٹ پڑھیں تو راقم کو اطلاع دیں۔

(محمد شبار اللہ منصور پور ڈاک خانہ گاجل ضلع مالدہ)

تلاش معلم بچوں کی دینی دنیاوی تعلیم کے لئے استاد کی ضرورت ہے جو اہل توحید متبع سنت۔ بااخلاق ہو۔ مزید معلومات کے لئے خط و کتابت پتہ ذیل پر ہو۔

حاجی عبدالرحیم عبدالقیوم تاجران چاء بازار چاند پور بنگال

ایک خوش الحان عالم وواعظ کی ضرورت

مدراس کے مدرسہ اسلامیہ مسجد چار مینار میں ایک عالم کی ضرورت ہے جو باعمل اور خوش الحان ہو۔ بچوں کو صحیح قراءت کے ساتھ قرآن باترجمہ پڑھا سکے۔ اچھا واعظ اور کامیاب مبلغ ہو۔ سردست تنخواہ تیس ۳۰ روپیہ ماہوار ہوگی اور دو وقت کا کھانا۔ وعظ سن کر رکھا جائیگا ورنہ کرایہ دیکر رخصت کر دیا جائیگا۔ لاہور اور دہلی والوں کو ترجیح دی جائے گی۔ درخواستیں بھیجنے کا پتہ درج ذیل ہے۔

شیخ اسمٰعیل اینڈ سنز بادشاہ بیڑی دھوبی پیٹ مدراس۔

ضرورت معلم اگر کوئی معلم جو کہ کافیہ، فصول اکبری، مشکوٰۃ شریف معری، گلستان، بوستان پڑھا سکے تو دس روپیہ ماہوار اور دو وقت کی خوراک اسکو دیجائیگی۔

حکیم اسحٰق سکنہ گلہ بہاساں ڈاکخانہ بدوملی ضلع سیالکوٹ

دعائے صحت عاجز کا فرزند کچھ عرصہ سے بیمار ہے ناظرین دعائے صحت کریں (حکیم اسحٰق مذکور)

ختم نبوت انجمن حمایت اسلام لاہور کے پچاسویں سالانہ جلسہ پر مولانا غلام مرشد صاحب لاہوری نے جو ختم نبوت پر تقریر فرمائی تھی انجمن مذکور نے ٹریکٹ کی شکل میں شائع کر دی ہے۔ قیمت مرقوم نہیں غالباً مفت ہوگی دفتر انجمن حمایت اسلام لاہور سے طلب کریں۔

رسول جہاں پاکٹ سائز کا ٹریکٹ جس میں جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح حیات و اخلاق، عادات مبارکہ کا ذکر ہے۔ بچوں کے لئے بہت مفید ہے۔ ½ کے ٹکٹ بھیج کر مفت طلب کریں۔ پتہ یہ ہے:۔

(انجمن رفیق الاسلام گوڑگانوہ پنجاب)

مضامین آمدہ نسیم الانصاری، عبدالعزیز، عبدالصمد، عبدالغفار، محمد راغب، مولوی عبدالجلیل، مولوی محمد داؤد، عدد۔

اثبات التوحید۔ ز...بیلوی کی ایک کتاب بنام (۳۰ ص) "انوار آفتاب صداقت" کا جواب قیمت ۲ (ٹکٹ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۲۲ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ

وہابیت پر بہتان

(۲)

یہ سلسلہ اہلحدیث ۷ جون ۱۹۳۵ء میں شروع ہوا تھا۔ اس کے بعد جس وجہ سے رک گیا اس کا ذکر ۱۴۔ جون کے پرچے میں کیا گیا کہ اخبار الفقیہ کے ایک مضمون کا جواب دینا مقدم تھا جو ختم ہوگیا۔ آج اس سلسلہ کا نمبر دوم ذکر کیا جاتا ہے مگر ایک مشکل آن پڑی ہے کہ بے انصاف معترض اہل حدیث کے کسی اصول پر اعتراض نہیں کرتا افراد اہل حدیث کی تصنیفات پر اعتراض کرتا ہے پھر لطف یہ ہے کہ اس میں بھی دروغ اور آمیزش سے کام لیتا ہے۔ چونکہ ان تصنیفات میں بعض بہت مدت کی ہیں جو آج کل بمشکل کہیں کہیں مل سکتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جب تک ان کو دیکھ نہ لیں جواب مکمل نہیں ہو سکتا اور وہ اپنی نایابی یا کمیابی کی وجہ سے ملتی نہیں لہذا جواب میں دیر ہو جاتی ہے۔ اس لئے ہم بقیہ جواب آج شروع کرتے ہیں۔ جس نمبر کی کتاب ہمارے پاس نہ ہوگی اس نمبر کو سردست کتاب کے ملنے تک ملتوی کر دیں گے اور کتاب کی تلاش رکھیں گے۔

(نوٹ) ۳ تک کا جواب اہلحدیث ۷ جون سنہ ۱۹۳۵ء میں دیا گیا ہے۔

۴ متعہ کرنا نزدیک بعض صحابہ کے جائز ہے۔

لیکن بوقت ضرورت ۱۲ کتاب نزل الابرار ج ۲ صفحہ ۳۳ تا صفحہ ۳۵ ۔ نوٹ۔ بلفظہ وہابیوں ۔

جواب ۴۔ ایمانداری تو یہ تھی کہ مصنف نزل الابرار نے جو دعویٰ کیا ہے اس کا ثبوت پوچھتے اگر ثبوت مل جاتا تو اس کو اس حکایت میں صادق جانتے نہ ملتا تو کاذب کہتے۔ لیکن یہ کہاں کا انصاف ہے کہ ایک شخص ایک قول یا فعل کی حکایت کرے تو اس کو اس کا قائل یا معتقد بتایا جائے۔ مثلاً کوئی شخص یہ کہے کہ بعض علماء حنفیہ کے نزدیک سوائے انگوری خمر کے باقی شرابیں بغرض قوت پینی جائز ہیں تو انصاف اس کا مقتضی ہے کہ ایسے شخص سے اس دعوے کا ثبوت پوچھا جائے پھر اگر وہ کسی معتبر کتاب (مثلاً ہدایہ کتاب الاشربہ) سے ثبوت دیدے تو اس کے دعویٰ کو صحیح جان کر خاموش ہو جائیں۔ ثبوت نہ دے سکے تو کاذب کہا جائے لیکن یہ کسی صورت میں بھی نہ کہا جائے گا کہ یہ شخص شراب خوری کو جائز کہتا ہے۔ ایسا کہنے والا دراصل اپنے مذہب کی کمزوری کو چھپا کر دوسرے کے سر تھوپتا ہے۔ پس سنئے! مصنف نزل الابرار نے جو کہا ہے وہ کتب تفسیر میں مصرح ملتا ہے۔ ہم بطور نمونہ صرف ایک تفسیر کی عبارت نقل کرتے ہیں۔

قال ابن عباس انما تحل المتعۃ للمضطر کما تحل المیتۃ لہ۔ تفسیر خازن زیر آیت فما استمتعتم	ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا سوائے اس کے نہیں متعہ سخت مضطر (مجبور) کے لئے حلال ہے جیسے مردار کا کھانا مجبور کے لئے۔

ایمان اور دیانت سے حصہ رکھتے ہو تو ہمارا حوالہ دیکھ کر اپنے پیشوا (لکھنے یا لکھانے والے) سے پوچھو کہ نزل کی عبارت اور تفسیر خازن کی عبارت میں کیا فرق ہے۔ پھر ان کو کہو سے

جھوٹ کو سچ کر دکھانا کوئی تم سے سیکھ جائے

۵۔ وطی فی الدبر کی حرمت ظنی ہے یقینی نہیں۔ کتاب نزل الابرار جلد ۲۔ اور یہ مشہور بات ہے کہ وہابی ظن و تقلید کو نہیں مانتے تو اب وہابی مجتہد کا یہ مطلب ہوا۔ کہ عورتوں لڑکوں کی ڈبر زنی کی جائے تو کوئی ہرج نہیں۔ یہ ہیں تقلید چھوڑنے کی برکتیں کہ اب لواطت بھی جائز ہو رہی ہے حالانکہ اسلام میں لوطی کا حکم قتل کا ہے۔"

جواب ۵۔ چونکہ تم نے صفحہ کا حوالہ نہیں دیا اس لئے جہاں جہاں گمان ہو سکتا تھا ہم نے اس مسئلہ کو دیکھا مگر نہیں پایا۔ سچے ہو تو عبارت بحوالہ صفحہ کتاب بذریعہ پوسٹ کارڈ ہم کو بھیجدو۔ ہم اسے دیکھ کر غلط کو غلط اور صحیح کو صحیح کہہ دیں گے۔ ہاں ہمارا مذہب یہ ہے کہ وطی فی الدبر حرام ہے۔

۶۔ قرآن کو گندگی میں ڈالنا بوقت ضرورت جائز ہے۔ ایسا ہی اس کو پاؤں کے نیچے رکھ کر بلند مکان سے طعام اتارنا درست ہے۔ دیکھو کتاب تحریق الاوراق صفحہ ۲۴ و ۴۵ مصنفہ غلام علی وہابی ۱۲۔ یہ ہیں تقلید چھوڑنے کی لعنتیں کہ قرآن کو بھی بے عزت کیا جا رہا ہے۔ اور جو ہم پر نعوذ باللہ پیشاب سے تحریر مصحف کا الزام لگایا جاتا ہے قطعاً جھوٹ ہے۔ بلکہ نقل قیل سے وہابیوں اور ان کے دوسرے بھائیوں کا مذہب بیان کیا گیا ہے ۱۲۰"

جواب ۶۔ ۹۲ سال ہوئے جب یہ فتویٰ شائع ہوا تھا

اہل حدیث کا مذہب ۔ مصنفہ مولانا ثناء اللہ صاحب (۴۳۱) قیمت ۶ر دفتر اہلحدیث امرتسر

بقیہ اور رافضیوں میں کو فرق رہا کہ وہ بھی متعہ جائز رکھتے ہیں اور وہابی بھی جائز رکھتے ہیں۔ بلکہ بعض صحابہ کرام پر بھی متعی زنا کی تہمت جڑ دی اور خدا سے حیا نہ کیا!

چند صفحات کا ٹریکٹ ہے اس لئے اس کی تلاش میں ہم کو بڑی دقت ہوئی۔ غالباً معترض کا بھی یہی مقصود تھا۔ سنئے! ہم اس کے صفحات ۳ و ۵ کی اصل عبارت نقل کئے دیتے ہیں۔ مفتی مرحوم حدیث انما الاعمال بالنیات کا ذکر کر کے اس پر تفریعات ذکر کر رہے ہیں مثلاً فرماتے ہیں:-

اسی طرح قذف قرآن قاذورات میں با طلاق علامت کفر کی نہیں اگر بالجبر یا کسی اور عذر سے ہو تو رخصت ہے یہ سب مسئلے موافق اصول حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ کے ہیں معتبرات حنفیہ مثل اشباہ دیکھنی چاہئے۔" (تحریق اوراق ص۳)

عبارت مرقومہ سمجھ کر بغور پڑھ کر بتاؤ! مفتی صاحب مرحوم کیا کہہ رہے ہیں یہ مسئلہ اہل حدیث کا بتا رہے ہیں یا حنفیہ کرام کا؟ اسی لئے تو اس فتویٰ پر علمائے حنفیہ امرتسر کے دستخط بھی ثبت ہیں۔

دوسرا مسئلہ بھی سنو اور کانوں سے روئی اور تیل نکال کر سنو! آنکھوں کی پٹی کھول کر پڑھو مولوی غلام علی مرحوم لکھتے ہیں:-

ردّ المحتار میں لکھا ہے کہ بعض علماء شافعی مذہب سے سوال کیا گیا کہ اگر کھانا ایک شخص کا بلندی پر رکھا ہوا ہے اور اس کو بھوک لگی ہوئی ہے اور اس کھانے کو بلندی سے اتارنے کے واسطے بدون اس کے کہ قرآن شریف کو پاؤں کے تلے رکھ کر کھانا اوتارے اور کوئی تدبیر نہیں آیا کیا حکم ہے ایسی ضرورت کی حالت میں قرآن شریف کو پاؤں کے تلے رکھ کر کھانا اتارے یا نہ۔ اوس نے جواب دیا کہ ظاہر جواز ہے۔ اور اسی طرح اگر کشتی میں ہوتے قرآن شریف کو نیچے ڈالنے کی حاجت پڑے تو ڈالنا جائز ہے۔" (تحریق اوراق ص۵)

او افترا کرنے والو! بتاؤ کتاب ردّ المحتار کس مذہب کی کتاب ہے۔ بتاؤ فرقہ شافعیہ سنی ناجی کی ہے یا وہابی فرقہ کی؟ سچ بکتے ہوئے شرماؤ نہیں ورنہ دنیا کیا کہیگی۔

او نادانو! شیشے کا گھر بنا کر دوسروں پر پتھر نہ برساؤ۔ صدقہ چکنا چور ہو جاؤ گے۔

نوٹ:- ع۸ ملتوی

ع۹ منی مرد و عورت کی پاک ہے۔ اور ایک قول میں اس کا کھانا بھی درست ہے۔ دیکھو کتاب فقہ محمدیہ کلاں ص۱۴۶"

جواب ع۹ - فقہ محمدیہ میں منی کی بابت یہ لکھا ہے کہ:-

اگر کپڑے پر منی لگ جائے اور دھونے سے اس کا نشان نہ جائے تو مضائقہ نہیں اور جب کھرچنے سے کپڑے پر سے اتر جائے تو کپڑا پاک ہو جاتا ہے۔ (حصہ اول ص۲۵ نجاستوں کا بیان)

اس دعوے کا ثبوت حدیث شریف میں ملتا ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں:- کنت افرکہ من ثوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیصلی فیہ (مسلم)

منی کے کھانے کا ذکر اس کتاب میں نہیں۔ ہاں اگر تمہارا دل کھانے کو چاہتا ہے تو ہم تم کو فقہ کی بڑی مستند کتاب کے حوالے سے تمہارے چچازاد بھائیوں کے ہاں دعوت کرا دیتے ہیں۔ اسے دیکھئے اور شوق پورا کیجئے۔ فقہ حنفیہ کی مستند کتاب بسوط سرخسی میں لکھا ہے:-

وقال الشافعی رحمہ اللہ طاھر لحدیث ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال المنی کالمخاط فاسطلہ عنک ولو باذخرۃ ولانہ اصل لخلقۃ الآدمی فکان طاھراً کالتراب لاستحالۃ ان یقال الانبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم خلقوا من شیٔ نجس وھذا لان المستحیل من غذاء الحیوان انما یکون نجسًا اذا کان یستحیل الی نتن وفساد والمنی غیر مستحیل الی فساد ونتن فھو کاللبن والبیضۃ۔ (مبسوط جلد اول ص۸۱)

امام شافعی منی کو پاک کہتے ہیں حدیث ابن عباس کی وجہ سے اور اس وجہ سے کہ انبیاء کرام بھی اسی سے پیدا ہوئے کھانے کی جس چیز میں بدبو پیدا نہ ہو وہ پاک ہے پس وہ منی مثل دودھ اور انڈے کے ہے۔

او وہابی پھولوں کو سونگھنے والو! کبھی اس دودھ انڈے (منی) کا مزہ چکھنا چاہو تو اپنے چچیرے بھائیوں (شافعیوں) کی دعوت قبول کر لینا۔

(نوٹ) ع۹۔ ع۱۰۔ ع۱۱ ملتوی۔

ع۱۲۔ عورت کی شرمگاہ کا پانی پاک ہے۔ فقہ محمدیہ کلاں ص۱۵ سطر ۲۲ و کنز الحقائق وحید الزمان ص۱۶ عبارت بعینہ رطوبت الفرج والخمر وبول الحیوانات لا نجس عندنا۔"

جواب ع۱۲ - فقہ محمدیہ میں نہیں ملا مگر کنز الحقائق میں ہے تمہارے پاس اگر کوئی دلیل ان چیزوں کی نجاست پر ہے تو پیش کرو ہم مصنف کے ہمراؤں تک اسے پہنچانے کی کوشش کریں گے۔ بول الحیوانات کی بابت وہی حدیث سند ہے جس کو ہدایہ میں بھی نقل کیا گیا ہے۔

لاباس ببول مایوکل لحمہ

جس جانور کا گوشت کھایا جائے اس کے بول سے خوف نہیں۔

ع۱۳۔ دس عورتوں کو ایک نکاح میں رکھنا ایک مرد کو درست ہے۔ نبی کی کوئی تخصیص نہیں۔ عرف الجادی ص۱۱۵"

جواب ع۱۳ - دس تک کیا اٹھارہ تک کہو اور ثبوت دیکھنا ہو تو تفسیر کبیر میں زیر آیت مثنیٰ وثلاث دیکھو اور اپنے قصور علم کا اعتراف کرو۔

ع۱۴۔ مرزا کافر نہیں فقط فریبی ہے اور اس کا دعویٰ غلط ہے۔ پرچہ اخبار اہلحدیث۔ ۱۷۔ اگست ۱۹۰۸ء"

جواب ع۱۴۔ جھوٹ ہے، افترا ہے، بہتان ہے۔ سنو! اہلحدیث (۱۷۔ اگست نہیں) ۱۶۔ اگست میں سوال وجواب یوں لکھا ہے:-

س۔ مرزا غلام احمد کے حق میں کیا اعتقاد رکھنا چاہئے؟
ج۔ مرزا قادیانی مدعی نبوت کاذب ایک دجال ہے ۱۶۔ اگست ۱۹۰۶ء۔

حدیث شریف میں مدعیان نبوت کو دجال کہا گیا ہے" پڑھو حدیث ثلاثون دجالون کلھم یزعم انہ نبی اللہ جو لفظ حدیث میں ہے وہی ہم نے کہہ دیا۔ تم کو اور تمہارے پیش رو کو پسند نہ آئے تو اپنے ایمان کی خیر مناؤ۔

ناظرین! ان عقل کے مالکوں سے پوچھو کہ کیا "دجال" "کافر" سے کم ہے کیا "دجال" "کافر" سے بدتر نہیں؟ پھر یہ کیا ستم ہے جو ان بہتان گروں نے روا رکھا ہے۔

قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝

معیار حق۔ تقلید کی تردید میں بے نظیر کتاب مصنفہ مولانا سید نذیر حسین محدث دہلوی (۳۴۳) قیمت ۸ (دفتر اہلحدیث)

رنوٹ) ۱۵ ملتوی۔

۱۶: سوتیلی دادی کا نکاح پوتے سے جائز ہے۔

پرچہ اہلحدیث ثناء اللہ مورخہ ۱۲ رمضان ۱۳۳۰ھ"

جواب ۱۶۔ جھوٹ بکتے ہو۔ تمہارے پیشرو نے دانستہ جھوٹ کہا اور تم کو جھوٹ میں پھنسایا یہاں تک کہ تاریخ اور سنہ بھی تم نے غلط لکھا۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ مسئلہ رمضان ۱۳۳۰ھ میں غلط چھپ گیا تھا۔ جس کی اصلاح ۳۔شوال ۱۳۳۰ھ مطابق ۷۔ اکتوبر ۱۹۱۱ء کے اہلحدیث میں فوراً کردی گئی جس کو تمہارے پیشرو خوب دیکھ چکے ہیں مگر ٹیڑھی جوتی میں ٹیڑھا پیر چلا چلاجاتا ہے۔

۱۷: مشرک کی اقتداء نماز میں درست ہے۔

اخبار اہلحدیث ۲۹/۱۵ ۱۹۱۵ء۔ گویا ہندو کے پیچھے ان کی نماز جائز ہے۔"

جواب ۱۷۔ جھوٹ بکتے ہو اور بہتان لگاتے ہو جھوٹ کی پردہ پوشی کے لئے تم نے اخبار کی تاریخ نہیں لکھی۔ ہل منو! جہاں ایسا لکھا ہے وہاں قائل اسلام مشرک (تمہارے جیسا) مراد ہے۔ ہندو مشرک منکر اسلام مراد نہیں۔ اپنا الزامی دعویٰ اخبار اہلحدیث میں دکھادو تو ایک روپیہ انعام لو۔

۱۸: ثناء اللہ کا عذاب قبر سے انکار۔

تفسیر ثنائی ص۹۰:۱۔ جو صراحتہً کفر ہے۔

جواب ۱۸۔ جھوٹ محض بہتان اسی لئے تم نے تفسیر ثنائی کا مکمل حوالہ (جلد مع صفحہ) نہیں دیا۔ ہم تم کو اس کی تردید کا حوالہ دیتے ہیں۔ زیر آیت النار یعرضون علیہا غدوًا وعشیا۔ تفسیر ثنائی دیکھو۔

۱۹۔ "لوح محفوظ و تقدیر الٰہی کا انکار۔ تفسیر ثنائی عربی ص۲۶ و ص۱۲۶ و ص۲۵ و ص۳۶۹"

جواب ۱۹۔ محض جھوٹ اور افترا ہے جس سے تم نے سنا یا سیکھا ہے اس نے بھی افترا کیا۔ سچے ہو تو عبارت پیش کرو اور جواب لو۔

۲۰"۔ ثناء اللہ کو جن علماء نے بوجہ تصنیف تفسیر ثنائی کے کافر و بیدین قرار دیا جن میں عبدالحق عبدالتواب سلطان محمود بھی ہیں اگر ملاحظہ کرنا ہو تو رسالہ اربعین غزنوی ص۱ تا ص۳ ملاحظہ فرماویں"

جواب ۲۰۔ محض جھوٹ بکتے ہو تفسیر ثنائی پر کسی نے کفر کا فتوےٰ نہیں دیا۔ ہاں ذرہ اپنی اور اپنے پیشرو کی علمیت تو دیکھو کہ تمہاری عبارت کی ترکیب کیا ہے (جن علماء نے) اس جن کی خبر کیا ہے جسے اتنی بھی خبر نہیں وہ بھلا ہمارے اس باریک سوال کا جواب کیا دیسکتا ہے۔

عقل بڑی یا بھینس؟ (باقی)

قادیانی مشن

مولٰنا ثناء اللہ صاحب کا کھیت پھل لارہا ہے

(از قلم عبدالخالق ڈیردی سابق واعظ اہل حدیث کانفرنس دہلی)

ناظرین آج آپ کے سامنے ایک خاص نمبر ہے۔ مختلف مضامین زیر نظر ہونگے ولیکن اصل یہ ہے کہ یہ تمام کاروائی بحیثیت مضمون و مناظرہ خواہ وہ کتاب قادیانی مذہب مصنفہ الیاس برنی کی صورت میں ہو یا تصنیفات ہماری کے رنگ میں تحفظی انجمن ہو یا جمعیت احرار کی صورت میں یہ ناقابل انکار حقیقت ہے کہ بنیاد دراصل جو آخری فیصلہ کی صورت میں منجانب اللہ قائم ہو کر ظاہر ہوئی وہ مولانا فاتح قادیان کا وجود اقدس ہے باقی سب اسی کی فرع اور شاخیں ہیں جس طرح کہ پنجاب کے طول و عرض میں کوئی بھی مدعی نبوت ہو وہ مرزا صاحب کے کھیت کا پھل ہے کیونکہ آپ ہی سے باب نبوت مفتوح ہوا ہے[1]!

مرزا صاحب کا ارشاد فرماتے ہیں یہ انتشار نبوت اس حد تک ہوگا کہ عورتوں کو بھی الہام شروع ہو جائیگا اور نابالغ بچے بھی نبوت کرینگے اور عوام الناس روح القدس سے بولیں گے۔" (ضرورت الامام ص۵)

پس ہماری نگاہ میں نہیں بلکہ تمام با انصاف اور بصیرت افروز نگاہوں میں جس طرح احمد نور کابلی، بوٹا جہلمی عبداللہ تیماپوری وغیرہم مدعیان نبوت مرزا صاحب کے کھیت کا پھل ہیں بعینہٖ اسی طرح جماعتی رنگ میں ہو خواہ انفرادی حالت چھوٹی ہو یا بڑی جمعیت پنجاب میں ہو یا دکن میں جو بھی قادیانی نبی کے متعلق کام ہے یا آیندہ ہوگا وہ حضرت فاتح قادیان کا ثمرہ ہے۔

اے باد صبا ایں ہمہ آوردۂ تست

اظہار مقصد اس مختصر مگر ضروری تمہید کے بعد میری خادمانہ التماس صرف یہ ہے کہ ہم مرزا صاحب آنجہانی پر منصفانہ نگاہ ڈالتے ہیں تو آپ کا مقصد تشریف آوری صرف خدمت اسلام پر مبنی نہیں بلکہ آپ نے اس کی تکمیل کو اپنا معیار صداقت ٹھہرایا ہے مرزا صاحب فرماتے ہیں:۔ "میرے آنے کے دو مقصد ہیں اولاً مسلمان اصل اسلام پر قائم ہوجائیں۔ ثانیاً عیسائیوں کیلئے کسر صلیب ہو اور ان کا مصنوعی خدا نظر نہ آوے دنیا اس کو بھول جائے خدا واحد کی عبادت ہو۔" (الحکم ۱۷ جولائی ۱۹۰۵ء)

مرزا صاحب نے مختلف مقامات پر خود اس کی تشریح کردی ہے تاکہ فرمان جناب شرمندہ احسان اغیار نہ ہو بلحاظ اختصار دو حوالے درج ذیل ہیں۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں:۔ "مسیح موعود جس کے نام سے میں آیا ہوں اس کے زمانہ میں تمام قومیں ایک قوم کی طرح بن جاوینگی اور ایک ہی مذہب اسلام ہو جائیگا۔" (چشمہ معرفت ص۸۳) خبر دیتے ہے کہ اختلاف اور فرقہ بندی کی موجودہ عداوت مسلمانوں سے نہیں بلکہ تمام اقوام عالم کا اختلاف مٹ کر فقط اسلام کی اصل تصویر دنیا کے سامنے قائم ہو یعنی فقط ایک ہی مذہب اسلام ہو۔

(۲) "میرا کام جس کے لئے میں کھڑا ہوں یہ ہے کہ میں عیسٰے پرستی کو توڑدوں اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں اور آنحضرت کی جلالت اور عظمت اور شان دنیا پر قائم کروں پس اگر مجھ سے کروڑ ہا نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں

[1] اس اعلان کے بعد مرزا صاحب دو سال کے اندر فوت ہوگئے اگر موت نہ آتی تو ضرور تکمیل تک کام پہنچتا۔ تعجیل موت نے سب کام خراب کیا مرزا صاحب کا کیا قصور۔

نبچ: یہ مضمون اہلحدیث کے مرزا نمبر میں شائع نہ ہوسکنے کے باعث آج درج کیا جاتا ہے۔ (مدیر)

ahmadimuslim.de

پس دنیا مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتی اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود کو کرنا چاہئے تھا تو پھر میں سچا ہوں اور اگر کچھ نہ ہوا اور میں مرگیا تو پھر سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔ غلام احمد بدر قادیان ۱۵ جولائی ۱۹۰۶ء)

ناظرین! آپ کے اعلان سے صاف ظاہر ہے کہ اس دن ۱۹۰۶ء تک یہ دونوں حقیقی مقصد ظہور میں نہیں آئے اور ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو حضور واصل آنجہانی ہوئے یعنی کیا مسلمانوں کی اصلاح ہوئی عام مسلمان تو درکنار خود مریدوں کی بھی اصلاح نہ کرسکے۔ سنئے! مرزا صاحب کی شہادت ہم پیش کرتے ہیں:۔ "ہماری جماعت کے اکثر لوگوں نے اب تک کوئی خاص اہلیت اور تہذیب اور پاکدلی اور پرہیزگاری اور للّٰہی محبت باہم پیدا نہیں کی میں انہیں سفلہ اور خود غرض اس قدر دیکھتا ہوں کہ وہ ادنیٰ خود غرضی کی بنا پر لڑتے ہیں اور ایک دوسرے سے دست بدامن ہوتے ہیں بسا اوقات گالیوں تک نوبت پہنچتی ہے اور دلوں میں کینے پیدا کر لیتے ہیں وغیرہ اشتہار ملحقہ شہادۃ القرآن ص۳)

آئیے! اصول اسلام کے ماتحت آپ کو بتلاؤں کہ حضرت مسیح موعود کے زمانہ کا نقشہ آنجناب صلعم نے کیا بتلایا ہے:۔ ولتذھبن الشحناء والتباغض والتحاسد ولیدعون الی المال فلا یقبله احدٌ۔ مشکوٰۃ باب نزول المسیح) مسیح موعود کے زمانہ میں لوگوں کے بغض و حسد دور ہوجائیں گے اور مال کی طرف بلائے جائیں گے کوئی قبول نہ کریگا[ع]۔

اب آپ ذرا عیسیٰ پرستی کے ستون کو دیکھئے کہ کہاں تک کمزور ہوا۔ اس کے لئے مردم شماری ۱۱-۲-۱۹۳۱ء کی بالترتیب شاہد ہے کہ عیسائی آبادی بڑھ رہی ہے۔ کیوں نہ ہو مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے پچاس الماریاں

ؔ لاہور اور قادیان کے دو مرکز صرف مرزا صاحب کے لئے مصدق بنے ہوئے ہیں تاکہ کسی منکر کو انکار کی گنجائش باقی نہ رہے۔ ۱۲

ؔ کیا قادیان میں کوئی روپیہ قبول نہیں کرتا؟ الا خلیفہ اور اس کے اتباع۔ منہ

کتب حکومت کی تائید میں لکھیں اور اسلامی ملک میں بکثرت شائع کیں۔ یہی وجہ ہے کہ عیسائی آرگن ببانگ دہل کہہ رہا ہے کہ قادیانی نبی عیسائیت کا مبلغ ہے۔

" قادیانی اور لاہوری دوستو! غور سے سنو۔ آجتک مسلمان یہ مانتے رہے کہ حضرت عیسیٰ کو یہودیوں نے صلیب نہیں دی مگر مرزا جی کہتے ہیں کہ انہوں نے مصلوب کیا اور یہ سمجھ کر دفن بھی کر دیا کہ وہ مرگئے۔ مگر دراصل وہ صلیب پر مرے نہ تھے بلکہ مردہ سا ہوگئے تھے یعنی مسیحیوں کا سارا عقیدہ مان گئے صرف سا کی کسر رہ گئی ہے اب ہمیں مسلمانوں کو یہ منوانا آسان ہوگیا کہ حضرت مسیح مصلوب ہوگئے اور اسی پر تمام مسیحی دین کا مدار ہے کیونکہ پولوس رسول کہتے ہیں اگر مسیح مصلوب نہیں ہوا تو تمہارا ایمان بے فائدہ ہے۔ ۴۰ کروڑ مسلمانان عالم کو مسیح کی مصلوبیت منوانے والے قادیانی نبی خدا جانے کس منہ سے کہتے پھرے کہ میرے دم سے نام ونشان[ع] مٹ جائے گا"

(المائدہ لاہور ۱۹۳۵ء)

قادیانی دوستو! کیا اب بھی میدان مناظرہ میں آکر بولوگے کہ مسلمان عیسائیوں کا خدا زندہ بتلا کر عیسائیت کی امداد کررہے ہیں۔ یہ وہ بات ہے کہ حضرت فاتح قادیان ایدہ اللہ نے مدتوں پہلے فرمائی تھی کہ عیسائیت کی بنیاد کفارہ پر ہے چونکہ مسیح مصلوب نہیں ہوا اس لئے کفارہ باطل ہے نہ بانس ہونہ بانسری بجے۔ کیا اب شہد شاھد من اھلھا کے باوجود بھی انکار پر مصر رہوگے۔ انصاف سے کہنا عیسائیت کے مروج اور مبلغ آپ ہیں یا مناظر اسلام۔

اب نتیجہ ناظرین پر چھوڑتا ہوں کہ مرزا صاحب آنجہانی نے اسلام کی کتنی خدمت کی اور اپنے اصول مقرر کردہ کے مطابق کہاں تک کامیاب ہوکر تشریف لے گئے۔ جلدی میں یہ نہ کہہ دینا ؎

بنے کام کیونکر کہ ہے سب کار الٹا
ہم الٹے بات الٹی یار الٹا

ؔ یعنی وفات مسیح پر جس پر تمام قادیان کا بیت المال خرچ ہوتا ہے اور مسلمانوں کو مسیحی پادریوں کے لئے مستعد کیا جاتا ہے۔ منہ

ؔ اس واسطے پچاس الماریاں چھپ گئیں منہ

اب دوسری چیز اسلامی تو قیر و تعظیم ہے وہ دیکھنے میں مغائرت کثیرہ کے ساتھ نہیں بلکہ سرزمین قادیان میں بالکل کالعدم ہے یا دوسرے لفظوں میں اسلام اور ہادی اسلام سے کھلی عداوت ہے یہی وجہ ہے کہ قادیانی پریس کا ضروری اور بہترین شغل صرف مخالفت اسلام ہے۔ ایک دو حوالے درج ذیل ہیں:۔

"حضرت مسیح موعود کا ذہنی ارتقا آنحضرت صلعم[ع] سے زیادہ تھا اس زمانہ تمدنی ترقی زیادہ ہوئی ہے اور یہ جزوی فضیلت ہے جو حضرت مسیح موعود کو آنحضرت صلعم[ع] پر حاصل ہے۔ نبی کریم کی ذہنی استعدادوں کا پورا ظہور بوجہ تمدن[ع] کے نقص کے نہ ہوا ورنہ قابلیت تھی" (قادیانی ریویو مئی ۱۹۲۹ء)

(۲) "یہ بالکل صحیح ہے کہ ہر شخص ترقی کرسکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پاسکتا ہے حتیٰ کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھ سکتا ہے (ڈائری خلیفہ قادیان ۱۹۲۲ء)

(۳) "میرا ایمان ہے کہ حضرت مسیح موعود اس قدر رسول کریم کے نقش قدم پر چلے کہ وہی ہوگئے۔ ولیکن کیا شاگرد استاد کا مرتبہ ایک ہوسکتا ہے گو شاگرد علم کے لحاظ سے استاد کے برابر ہوجائے کہ جو کچھ رسول کریم کے ذریعہ سے ظاہر ہوا وہی مسیح موعود نے کر دکھایا اس لحاظ سے برابر بھی ہوسکتا ہے" (ذکر الٰہی ص۱)

ناظرین! یہ ہے نخل منہ خاردار زقوم قادیانی نبی کا درخت جس کے ترشح سے دنیائے اسلام ہر وقت بیزار اور متنفر ہے خدا جانے یہ لوگ کس منہ سے عوام کو کہتے ہیں کہ ہم خدمت اسلام کر رہے ہیں صاف کیوں نہیں کہتے کہ شاہ مین کی طرح جلسہ قادیان کو ظلی حج قرار دیکر لوگوں کو مکہ اور مدینہ منورہ سے ہٹا کر قادیان کو کعبہ بنانا مقصود اصلی ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ مرزا نمبر کے لئے فقط یہی کافی ہے کہ حضرت فاتح قادیان زندہ ہیں اور آپکا آخری فیصلہ شان ایزدی کے ساتھ خوب پھل لا رہا ہے۔ اصلها ثابتٌ و فرعها فی السماء۔ زندہ باد۔ واللہ یھدی الیہ من یشاء

ؔ ان الفاظ کو نہایت غور سے پڑھو۔ ۱۲

ؔ "اہلحدیث" بتلائے کہ تمدن سے کیا مراد ہے جو حضور صلعم اور عہد فاروقی میں نہیں تھا اور آج محکومیت کے باوجود قادیانی احباب پر محیط ہے۔ ۱۲

(حاشیہ) محمدیہ پاکٹ بک۔ مرزائیت کی [illegible] (۴۳۰) تصنیف [illegible] (بحوالہ اہلحدیث امرتسر)

ahmadimuslim.de

عرس

بسلسلہ ۱۹ جولائی ۳۵ئہ

عرس کے متعلق بڑے وسیع پیمانے میں اشاعت کرنے کا ارادہ ہے۔ شعراء سے درخواست کی گئی تھی کہ اردو اور پنجابی زبان میں عرس کی خرابیاں نظم کرکے بھیجیں۔ مولوی سلیمان صاحب چکر دھر پوری کی نظم ۱۲-۱۹ جولائی کے اہلحدیث میں درج ہوئی ہے اس کا بقیہ آج درج ہے۔ شعراء کشمیر اور پنجاب خاموش ہیں اپنی زبان کے جوہر کیوں نہیں دکھاتے۔ یہ بات کئی دفعہ لکھی گئی ہے کہ لاہوری زبان ملتان سے ورے ورے خوب سمجھی جاتی ہے۔ ملتان اور ملتان سے پرے پنجاب کے لئے الگ نظم چاہئے جو ڈیرہ غازی خان کے سخی سرور وغیرہ کے عرسوں میں تقسیم ہوکر مفید ہو۔ خدا کے بندو! خدائی آواز پہنچاؤ۔ آگے بڑھو۔

نوٹ ہمارا مقصد سارے ہندوستان بلکہ ساری دنیا میں توحید پھیلانا ہے۔ مگر مشکل یہ ہے کہ ہمارے ہاں سوائے اردو، پنجابی اور بمشکل کشمیری کے کسی اور زبان کی طباعت کا انتظام نہیں ہوسکتا۔ اس لئے اہالی بنگال، گجرات اور مدراس وغیرہ سے ہم سفارش کرتے ہیں کہ وہ بھی اس کام کو اپنے ہاں انتظام سے کریں۔ ہم سے جو امداد چاہیں گے حتی الوسع دی جائیگی۔ (مدیر)

کوئی کہتا ہے اس کا تو کوئی منکر نہیں ہوگا — کہ بے زینے کوئی چھت پر مکاں کے چڑھ نہیں سکتا
یہی مطلب ہے اللہ کے پیاروں سے وسیلہ کا — کہ یہ زینے ہیں اللہ تک رسائی کے لئے گویا
لگے یہ دین کے اندر بھی عقلی گھوڑے دوڑانے

کوئی کہتا ہے یہ دستور ہے دنیا میں ہر اک جا — کہ خود کہہ کر کسی سے کام جب اپنا نہیں بنتا
تو طالب انساں ہوتا ہے محتاج انساں سے سفارش کا — پھر اس دستور سے کیسے ہے دربار خدا بالا
سمجھ میں یہ نہیں آتا کہ کیا کہتے ہیں مُلا نے

ہو دنیاوی ضرورت تو کہیں ہر اک سے جاکر — یہ پیش انساں لیکر جائیں فریادوں کا اک دفتر
مگر اللہ کے پیاروں سے کہیں ہم تو یہ شرک گر — کہا کرتے ہیں دنیا میں گناہ اس سے نہیں بڑھکر
سمجھ تو خود نہیں انکو ہمیں آئے ہیں سمجھانے

ہیں رسم و قاعدے دنیا کے دنیا کیلئے ہی کیا — نہیں بلکہ غلط ہے قول ایسا کہنے والوں کا
نمونے ہیں یہ دربار خدا کی رسم کے گویا — ہے دستور ایک دونوں کا ہو دنیا یا کہ عقبیٰ
یہ سمجھائینگے کیا ہم کو ہمیں آئے ہیں بہکانے

غرض باتیں بناتے ہیں یہ یونہی جی سے گھڑ گھڑ کر — رہا قرآن و سنت کا نہ اب کچھ بھی اثر دل پر
کوئی پوچھے کہ کچھ بھی ہے اگر دل میں خدا کا ڈر — تو ہم کو یہ دکھا دو تم کہیں قرآن کے اندر
کہ جو کچھ کہہ رہے ہو تم وہ فرمایا ہے اللہ نے

خدا کے پاس لیکر کب گئے تم مدعا اپنا — کہ تم کو کہہ دیا اس نے تمہاری میں نہیں سنتا
تمہیں لازم نہ تھا آنا مرے دربار میں تنہا — وسیلہ لیکر آنا تھا یہاں میرے پیاروں کا
بغیر اس کے نہیں سنتا میں بندہ خواہ کچھ جانے

وسیلہ تو ہے یہ دراصل اللہ تک رسائی کا — کہ انساں خاص اللہ کو ہی سمجھے کارساز اپنا
سمجھتا ہے اگر انساں ٹھیک اللہ کو ایسا — تو یہ اس تک رسائی کا وسیلہ بھی ہے اور زینہ
وسیلہ یہ نہیں ہے کہ بزرگوں کو خدا جانے

کسی ایسی ضرورت کا کسی انسان سے کہنا — کہ جو انسانی طاقت میں ہو نہ بھی اس ضرورت کا
توانا کا اک انساں سے طلبگار مدد ہونا — تمہارے مدعا کو یہ کہو کرتا ہے ثابت کیا
ہیں معنی اسکے اہل قبر کو حاجت روا جانے؟

دعا کرنیکو کہنے کا خدا سے کس کو ہے انکار — مگر زندہ ہوں جن سے اسکا کرنا ہو تمہیں اظہار
ہے ظاہر یہ کہ موتیٰ سے بجز کہنا ہی محض بیکار — سنا سکتے نہیں ان کو ہم اپنا مدعا زنہار
کہ کی لا تسمع الموتیٰ ہمیں تعلیم اللہ نے

کوئی کہتا ہے نجومی کرے گر غیب کا اظہار — تو کرلے ہر کوئی بے عذر ایسے علم کا اقرار
مگر اللہ کے پیاروں پہ عیاں ہوں غیب کے اسرار — تو منکر صاف کردیں انہیں ایسی بات کا انکار
پھر ان کی ایسی نادانی کو کوئی کس طرح مانے

یہ مانا جیسا کہتے ہو ہے علم نجم ایسا ہی — مگر اک علم ہے یہ تو مسلم ہے جو تم کو بھی
جسے لاریب کرسکتا ہے حاصل جسکا چاہے جی — بہ آسانی ہر اک انساں بن سکتا ہے نجومی
مگر کس نے کہا نجومیوں کا قول سچ جانے

کوئی کہتا ہے جانا گر عبث ہوتا مزاروں پر — نہ ہوتا فائدہ اہل مزاروں سے اگر کہہ کر
تو کیسے بامراد آتا بھلا انساں واپس گھر — تھا نا ممکن کہ ہوتا دامن مقصود پُر گوہر
جب ایسی بات ہے تو کیوں نہ ان کی منتیں مانے

بہت بہتر! اگر سمجھا دو از راہ کرم یہ بھی — کہ کرتا ہے مرادیں کون پوری بُت پرستوں کی
شجر کے پوجنے والے بھی پاتے ہیں مراد اپنی — تو کیا سچ ہے کہ پاتے ہیں شجر کے پوجنے سے ہی
بتادو کیا انہیں بھی کوئی اب حاجت روا مانے؟

عیاں ہے یہ کہ مشرک بھی اسی دنیا میں ہیں آباد — شجر اور حجر کو مان کر معبود ہیں وہ شاد
ہر اک رنج و مصیبت میں انہی سے کرتے ہیں فریاد — بظاہر ہو بھی جاتے ہیں غم و آلام سے آزاد
تو کیا مخلوق معبودوں کو ہی ان کے خدا جانے

نہیں بلکہ طلب کرکے جو غیر اللہ سے بھی ہیں شاد — کیا کرتا ہے ان کی بھی وہی اللہ ہی امداد
ہے دنیا میں ہر اک انسان اپنی رائے میں آزاد — کہ اللہ سے ہی یا مخلوق سے جاکر کرے فریاد
مگر رکھا ہے دن اک فیصلہ کا اس کے اللہ نے

ہے فعل شرک سے مشرک کے اسدرجہ خدا بیزار — کہ فرماتا ہے مشرک کی نہ ہوگی مغفرت زنہار
تعجب ہے کہ مشرک اس سے پہلے تھے تو تھے اغیار — مگر ہے گرم مسلم سے بھی اب تو شرک کا بازار
لگے اپنی خوشی سے گویا قعر شرک میں جانے

راقم خاکسار محمد سلیمان سوداگر چکر دھر پور

اثبات التوحید۔ اہل حدیث کی ایک کتاب ۔۔۔ (۴۳۵) ۔۔۔ (ہر جگہ)

مذاکرۂ علمیہ

فوٹوگرافی

اطلاع مذاکرہ علمیہ کی مدت دو ماہ ہوتی ہے اس کے بعد بند۔ ۲۶ جولائی کے اہلحدیث میں مذاکرہ علمیہ بابت یمین منکر شائع ہوچکا ہے۔ اس پر بھی توجہ فرمادیں۔ (مدیر)

اخبار اہلحدیث میں چند مرتبہ تصویر کے متعلق مختلف حضرات کے مضامین شائع ہوئے لیکن موجودہ فوٹوگرافی کے متعلق کسی نے بھی نہیں لکھا۔ موجودہ دور میں دستی مصوری تقریبًا معدوم ہے اور ہر جگہ فوٹو گراف سے کام لیا جاتا ہے۔ اس وقت تمام رسائل، اکثر اخبارات اور تقریبًا کل علمی کتابیں فوٹوگرافی کی تصویروں سے مزین ہیں تو سوال یہ ہے کہ کیا فوٹو گراف کی تصویروں کو دیکھنا جائز ہے۔ علمی مضامین کی امداد کے لئے کتابوں میں ان کی تصویریں دے سکتے ہیں اور وہ تمام رسائل جو تصویروں سے مزین ہوتے اور ادبی خدمات کر رہے ہیں کیا ہم ان کو مطالعہ کر سکتے ہیں؟ غرض اس قسم کے بہت سے سوالات ہیں جو اکثر انسانی دماغوں میں چکر لگا رہے ہیں اور جن کا حل فوٹوگرافی کے حل پر موقوف ہے۔ میں نے حتی الوسع اسکے حل کرنے کی کوشش کی ہے لیکن صاحب قلم علماء سے درخواست ہے کہ وہ بھی اس طرف متوجہ ہوں اور اپنی تحقیق سے عوام کو مستفیض فرمائیں کیونکہ اس وقت یہ چیز ہماری زندگی کا جزو لاینفک ہوگئی ہے اور نظر انداز کر دینے کے قابل نہیں ہے۔

تصویر کی دو قسمیں ہیں ایک تو وہ جس کا ذکر حدیث شریف میں وارد ہے اور دوسری وہ جو حدیث میں مذکور نہیں ہے۔ پھر قسم اول یعنی جس کا ذکر حدیث میں ہے اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک تو وہ تصویر جو سایہ دار ہے مثلاً مجسمہ اور دوسری وہ جو سایہ دار نہیں ہے جیسے نقش و نگار وغیرہ۔ پہلی قسم بالکل حرام اور دوسری قسم مندرجہ ذیل حدیثوں کی رو سے مباح ہے۔ زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابوطلحہ نے یہ حدیث بیان کی رسول اللہ صلعم نے فرمایا فرشتے اس مکان میں داخل نہیں ہوتے جہیں تصویریں ہوں۔ بسر فرماتے ہیں ایک بار زید بن خالد مریض ہوگئے تو ہم چند اشخاص ان کی اعادت کو گئے ہم لوگ ایک ایسے گھر میں ٹھہرے جس کے پردے پر تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ میں نے عبد اللہ خولانی سے کہا کہ زید بن خالد تو تصویر کے متعلق حدیث بیان کرتے ہیں تو عبد اللہ نے کہا٭ انہوں نے یہ جملہ کہا تھا۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نقش و نگار وغیرہ مباح ہیں۔ ورنہ ایک حدیث کے راوی کے مکان میں مصور پردہ کیسے رہ سکتا ہے۔ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ ان کے پاس ایک پردہ تھا جسے وہ اپنے مکان کے کسی گوشہ میں لٹکائے ہوئے تھیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو یہاں سے ہٹادو کیونکہ اس کی تصویریں میری نماز میں خلل انداز ہوتی ہیں۔ دوسری روایت میں یہ بھی مذکور ہے کہ جبرئیل نے گاؤ تکیہ بنالینے کا حکم دیا اس حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کی تصویریں مباح ہیں۔ اگر حرام ہوتیں تو پھر جبرئیل علیہ السلام تکیے بنالینے کا حکم نہ دیتے کیونکہ حرمت کی صورت میں یا تو اس کو پھاڑ دیا جاتا یا جلا دیا جاتا۔ اس قسم کی اور بھی بہت سی حدیثیں ہیں جن سے نقش و نگار وغیرہ کی اباحت ثابت ہوتی ہے۔

تصویر کی دوسری قسم وہ ہے جو حدیث شریف اور فقہاء کے کلام میں مذکور نہیں ہے جس کو ہم فوٹو گراف یا تصویر شمسی کہتے ہیں۔ فوٹو گراف کی تصویروں میں انسانی ہاتھ کو کچھ دخل نہیں ہوتا بلکہ خود اللہ تعالیٰ ان کو اپنے آفتاب کی روشنی سے بناتا ہے اور انسان ایک حیلہ کے ذریعے ان کو اپنے قبضہ میں کر لیتا ہے۔ جیسا کہ ایک شخص اپنی تصویر آئینہ میں دیکھتا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ آئینہ میں تو تصویر دیکھنی مباح ہو اور اگر اسی تصویر کو کسی حکمت کے ذریعے باقی رکھ لیا جائے تو حرام ہو۔ آئینہ میں جو تصویر منقش ہوتی ہے اس میں اور تصویر شمسی میں کچھ فرق نہیں ہے کیونکہ فوٹوگرافی تصویر بھی درحقیقت ظلال شمسی ہے جیسا کہ آئینہ والی تصویر ہے۔ اگر میرا یہ کہنا مبالغہ نہ ہو تو میں کہوں گا کہ جو شخص کسی دیوار یا اونٹ اور بکری کے سائے کو جو آفتاب کی روشنی کی وجہ سے پڑتا ہے۔ حرام کہئے تو یقینًا عقل سے خالی اور شریعت سے جاہل ہے۔ ایک انسان محض اسی سایہ کو ایک خاص قسم کے شیشہ پر منطبع کر لیتا، پھر اس کو اپنے قبضہ میں کر لیتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ فوٹوگرافی تصویریں ہمارے ہاتھوں سے نہیں بنائی جاتی ہیں اور ان تصویروں کا دیکھنا اسی طرح ہے جس طرح ہم کسی چیز کے سایہ کو دیکھتے ہیں اور ان کا اپنے قبضہ میں رکھنا اسی طرح ہے جیسا کہ ہم گائے، بیل وغیرہ اپنے پاس رکھتے ہیں۔ اس بنا پر من صور صورا والی حدیث میں جو وعید ہے اس کا مستحق فوٹو گرافر نہیں ہوسکتا کیونکہ اس کی صنعت کو اس میں کچھ دخل نہیں ہے۔ اس کے جواز کا استنباط قرآن مجید کی اس آیت سے بھی ہوسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ الم تر الی ربک کیف مد الظل ولو شاء لجعله ساکنا دیکھو تو خدا کیسا قادر ہے کہ اس نے ہر چیز کے سائے پھیلا دیئے اور اگر چاہے تو ان سایوں کو ٹھہرا سکتا ہے۔ بس آج خدا نے چاہا اس لئے انسانی دماغ میں وہ حکمت پیدا کر دی جس سے ایک شخص ان سایوں کو روک لے۔ لہٰذا اس سے معلوم ہوا کہ سایہ کو روک لینا جسے ہم فوٹو گرافی کہتے ہیں کوئی حرام چیز نہیں بلکہ بعض صورتوں میں تو واجب ہے کیونکہ ان سایوں یا تصویروں پر اکثر علوم کی تعلیم موقوف ہے اور تعلیم واجب۔ لہٰذا یہ بھی واجب ہوجائیں گی کیونکہ مقدمۃ الواجب واجب مسلم اصول ہے۔ جیسا کہ وجوب صلوٰۃ پر وجوب وضو متفرع ہے یا جیسا کہ امام شافعی کے نزدیک غسل ذراع کے ساتھ غسل مرفق بھی واجب ہے کیونکہ اس کے بغیر غسل ذراع ہو نہیں سکتا یا یوں سمجھئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ والسماء ذات البروج وقدرہ منازل۔ تو جب تک بروج اور منازل کی تصویریں ہمارے سامنے نہ ہونگی کس طرح ہم ان کو سمجھ سکتے ہیں اور پھر ہمارے سامنے خدا کی حکمت اور قدرت کا ظہور کس طرح ہوسکتا ہے۔ ہاں جب ہم ان تصویروں کو ملاحظہ کریں گے تو خدا کی قدرت ہماری سمجھ میں آجائے گی جس کا یہ نتیجہ ہوگا کہ ہماری توحید بالکل ٹھوس اور مضبوط

٭ کہ باطل ٹھیک لیکن ساتھ ہی الا رقما فی ثوب بھی تو کہا تھا کیا تم نے نہیں سنا میں نے کہا نہیں، عبد اللہ نے کہا

ظفر المبین فی رد مغالطات المقلدین، مقلدین کے (۱۳۶) اعتراضات کے جوابات۔ قیمت ۶ (دفتر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

ہو جائے گی اور ہم صحیح معنے میں خدا کے شکرگزار ہونگے۔

مذکورہ بالا تحریر سے منتج ہوا ہوگا کہ فوٹوگرافی دو بہت بڑے اہم اسباب کی وجہ سے نہ صرف جائز بلکہ واجب ہے۔ اولاً توحید و شکر۔ دوم تعلیم۔ یہی دونوں چیزیں ایک انسان کے لئے اہم بالذات اور مقصود بالذات ہیں۔ پھر تصویر کشی کس طرح حرام ہو سکتی ہے۔ بالفرض اگر یہ بھی تسلیم کر لیا جائے کہ جواز تصویر کی حدیث اور ابو طلحہ کی حدیث میں الا رقما فی ثوب نہیں وارد ہوا تو کیا پھر بھی فوٹوگرافی مطلقاً ممنوع ہوگی۔ ہرگز نہیں۔ اس دلیل کو غور سے ملاحظہ فرمایئے۔ ایک حدیث ہے لا تدخل الملائکۃ بیتا فیہ کلب او صورۃ۔ فرشتے اس مکان میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویریں ہوں۔ اس حدیث میں رسول اللہ صلعم نے نفس حرمت کے اعتبار سے کتا اور تصویر دونوں کو مساوی قرار دیا لیکن دوسری حدیث میں شکاری کتے یا بھیڑ، بکریوں کی حفاظت کے لئے جو کتے رکھ لئے جائیں ان کی اجازت فرمائی۔ اس کی وجہ یہی ہو سکتی ہے کہ یہ دونوں قسم کے کتے ہمارے لئے مفید ہیں۔ کیونکہ ہم ان سے اپنی بکریوں کو خطرناک جانوروں سے محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ جب ان کتوں کے ایک محض معمولی فائدے کی وجہ سے رکھنے اور استعمال کرنے کی اجازت ہے تو فوٹوگراف کی تصویریں جو ہمارے لئے کتوں سے ہزاروں درجہ مفید تر ہیں کیا عموم حرمت تصویر سے مستثنیٰ نہیں کی جا سکتیں جس طرح مفید کتے عموم حرمت کلب سے مستثنیٰ کئے گئے۔ اکثر حالتوں میں انسان کی زندگی انہیں تصویروں پر موقوف ہے۔ آج یورپ، امریکہ، جاپان والوں نے ایسے علوم حاصل کر لئے ہیں جن سے اکثر قومیں جاہل ہیں۔ ان لوگوں نے ثابت کیا ہے کہ حیوانات کی دو قسمیں ہیں۔ ایک تو وہ جن کو ہم دیکھتے ہیں اور دوسرے وہ جو ہماری نظروں سے مخفی ہیں۔ مخفی حیوانوں کے اعتبار سے ظاہر حیوان بالکل کم ہیں۔ یقین کیجئے کہ زمین کے تمام ظاہر حیوان، ان دقیق حیوانوں کی تعداد کے مساوی نہیں ہو سکتے جو اس انسان کے جسم میں موجود ہوتے ہیں جو طاعون یا چیچک یا ٹائیفائد بخار میں مبتلا ہو۔ یہ تمام بیماریاں انہیں چھوٹے اور دقیق حیوانوں سے پیدا ہوتی ہیں جن کو ہم جراثیم کہتے ہیں ان خطرناک جانوروں سے بچنے کے لئے علماء یورپ نے ان جراثیم کا فوٹو لیا اور ان کو اصلی حجم سے لاکھوں بار بڑا کر کے انسانی دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اس طرح کرنے سے ان حضرات نے خدا کے ہزاروں۔ لاکھوں بندوں کو خوفناک مصیبت سے بچا لیا اور اس طرح حفظان صحت کی تدابیر اختیار کیں کہ ہر ایک ملک کی مردم شماری میں قابلقدر اضافہ ہو گیا۔ اگر یہ لوگ ان جراثیم کی تصویر نہ لیتے تو کون یقین کرتا جس کا یہ انجام ہوتا کہ یہ جراثیم اپنا کام نہایت آسانی کے ساتھ کر چکتے۔ غور کیجئے کہ فوٹوگرافی کے ایک عمل سے کس قدر خدا کی حکمت کا ظہور ہوا اور اس کی تدبیر کس طرح ہمارے سامنے جلوہ گر ہو گئی۔ تو پھر کیا ان تصویروں کے فائدے کتوں سے بھی کم ہیں؟ ہرگز نہیں اب مسئلہ بالکل صاف ہے جب کتوں کے ایک معمولی فائدہ کی بنا پر ان کی عموم کراہت باقی نہیں رہتی تو پھر فوٹوگراف کی تصویریں باوجود اپنے بیش بہا ہزاروں فائدوں کے کیوں مطلقاً ناجائز اور غیر مباح ہو سکتی ہیں اور کیوں ان کی کراہت نہیں دور ہو سکتی؟ آپ کو معلوم ہے کہ آج دق اور سل کے مریضوں کے پھیپھڑوں کا فوٹو لیا جاتا ہے پھر اسکے مطابق علاج کر کے ان کو مصائب کے خوفناک پنجوں سے نجات دلائی جاتی ہے۔ اب کتے اور تصویروں میں فرق یا مساوات آپ کی عقل پر موقوف ہے۔ ایک تو یہ کہ بکریوں کی حفاظت کی وجہ سے بالفعل بعض کتے کی کراہت ساقط ہو جاتی ہے دوم یہ کہ مریضوں کے پھیپھڑوں کی تصویروں کی وجہ سے ازالہ مرض کیا جاتا ہے تو کیا اس صورت میں بعض تصویروں کی حرمت جس کو ہم فوٹو کہتے ہیں عموم حرمت تصویر سے ساقط نہیں ہو سکتی۔ بکریوں کی حفاظت اہم ہے یا انسان کی حفاظت۔ آپ خود سمجھ سکتے ہیں۔

جب علماء جامع ازہر سے فوٹوگرافی کے متعلق سوال کیا گیا تو وہاں کے بڑے بڑے مختلف المذاہب علماء کا متفقہ فیصلہ یہ ہوا کہ "جو تصویر حرام ہے وہ یہ ہے کہ انسان اپنے ہاتھ سے ایک ایسی صورت بنائے جو حیوان کے مشابہ ہو۔ لیکن کسی حیوان کی صورت کو شیشے کے ذریعے حبس کر لینا یہ تصویر ہی نہیں ہے اس بنا پر حرام بھی نہیں ہے جیسا کہ ایک شخص آئینے کے ذریعے اپنی صورت حبس کر لیتا ہے اور یہ بھی حرام نہیں ہے"۔ اس فتوے سے تو یہ معلوم ہوا کہ فوٹوگرافی تصویر ہی نہیں ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کیونکہ تصویر اور فوٹوگرافی دونوں کے مفہوم میں تضاد ہے۔

اب ہم آپ کے سامنے ایک دوسری آیت پیش کرتے ہیں۔ پہلے یہ آیت گزر چکی الم تر الی ربک کیف مد الظل۔ فوٹوگرافی میں دو چیزیں ہوتی ہیں۔ بڑی چیز کو چھوٹی اور چھوٹی کو بڑی کر دینا بعینہٖ جنگ بدر میں یہی صورت وقوع پذیر ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ واذ یریکموھم اذ التقیتم فی اعینکم قلیلا۔ پھر آگے فرمایا۔ اذ یریکھم اللہ فی منامک قلیلا ولو اراکھم کثیرا لفشلتم۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے قلیل فوج کو کثیر اور کثیر فوج کو قلیل بغیر کسی کمی کے آنکھوں میں دکھایا بعینہٖ اسی طرح فوٹوگرافی میں بھی بغیر کسی کمی کے قلیل کو کثیر اور کثیر کو قلیل کر دیا جاتا ہے۔ اور اس سے بڑے بڑے کام انجام پاتے ہیں۔ مثلاً وہ شخص جو خلقنا السموات کی تفسیر لکھتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ کرۂ آسمان کی تصویر بھی تفسیر میں دے تاکہ مطالعہ کرنے والا کما حقہٗ خدا کی قدرت سمجھ سکے اور یہ تصویر یقیناً جراثیم سے لاکھوں بار بڑی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو کفار کی آنکھوں میں کثیر کر کے دکھایا اور کفار کو مسلمانوں کی آنکھوں کے سامنے قلیل کر دیا اور خواب میں بھی رسول اللہ کی چشم مبارک میں ان لوگوں کو قلیل کر دیا۔ یہ تمام صرف اس وجہ سے کیا تاکہ مسلمان جنگ میں بزدلی نہ دکھائیں بلکہ ہمت سے کام لیں اور آگے بڑھیں۔ پھر اسلام کی اشاعت ہو۔ اسی طرح فوٹوگرافی میں بھی نباتات، حیوانات اور فلک وکواکب وغیرہم کی تصویریں چھوٹی کر کے دکھائی جاتی ہیں تاکہ انسان خدا کی قدرت وحکمت سے واقف ہو اور علوم حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ غرض مسلمانوں کی آنکھوں میں جیش کفار کی تصغیر نشر علم کے لئے ہوئی کیونکہ اسلام کی اشاعت میں اشاعت علم ہے۔ اسیطرح فوٹوگرافی

حسن البیان۔ مصنفہ مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی۔ (۳۴۷) [illegible]

ahmadimuslim.de

میں بھی چیزوں کی تصغیر نشر علم کے لئے ہوتی ہے۔ دونوں کا مقصد ایک ہی ہے پھر تصویر شمسی کس طرح حرام ہو سکتی ہے؟ اس سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید میں جنگ بدر والی آیتوں سے باشارۃ النص خدا کا یہی مقصود ہے کہ مسلمان بھی حسب موقعہ اسی طرح سے کام لیں بڑے کو چھوٹا اور چھوٹے کو بڑا کر کے دکھائیں تاکہ درباست میں کمال حاصل ہو اور یہ بغیر فوٹو ہو نہیں سکتا۔ لہذا مذکورہ بالا آیت سے باشارۃ النص فوٹوگرافی کا ثبوت ملتا ہے۔ پھر اس کو کس طرح مطلقاً حرام کہا جا سکتا ہے؟

تصویر سے متعلق جو قدیم شبہات کئے جاتے تھے وہ سب آج باد ہوا ہیں اور اس وقت ایک متخصص کے نزدیک ان کا وزن کچھ بھی نہیں ہے۔ فافہم وما یعقلہا الا العالمون۔ (عبید الرحمن رحمانی دربھنگوی پروفیسر جامعہ عربیہ دار السلام عمرآباد)

اہلحدیث شرعی نکتہ نگاہ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ تصویر کے منع کی وجہ دستی صنعت نہیں بلکہ نفس تصویری ممنوع ہے تاکہ مسجود نہ ہو جائے۔ مضمون نگاران اس نکتہ کو ملحوظ رکھ کر جو چاہیں لکھیں دو ماہ تک مدت ہے۔

مسلمانوں کی تباہی کا صحیح علاج

از قلم محمد حسین شاکر متعلم مدرسہ دار السلام عمرآباد، مدراس

برادران ملت! اگر دنیا کے چاروں جانب نظر غائر سے دیکھا جائے تو مسلمان، اقتصادی، معاشرتی، اخلاقی اور تمدنی غرضیکہ ہر حیثیت سے تباہی اور قعر مذلت میں پڑے ہیں۔ دنیا میں سب سے زیادہ ذلیل قوم آج اگر کوئی قوم ہے تو صرف قوم مسلم ہے۔

ناظرین! کیا وجہ ہے کہ مسلمان قعر مذلت میں پڑے ہیں کیا اسلام ان کو تباہی کی طرف لے جاتا ہے یا وہ خود اسلام کے قوانین پر عمل پیرا نہ ہونے کی وجہ سے تباہ و برباد ہو رہے ہیں؟ ناظرین! میں کہوں گا کہ اسلام کبھی بھی ان کو تباہی اور بزدلی کی تعلیم نہیں دیتا۔ ہاں مسلمان خود اسلام کے قوانین مقدسہ پر عمل پیرا نہ ہونے کی وجہ سے تباہ و برباد ہو رہے ہیں۔ اگر اسلام تباہی اور بزدلی کی تعلیم دیتا تو ہمارے اسلاف کو اتنی ترقی کیونکر ہو سکتی تھی۔ عرب کی وہ وحشی قوم جن کی حالت بیان کرنا گویا پانی کو ٹھنڈا اور آگ کو گرم کہنا ہے دیکھئے! اگر وہی جب اسلام کے قوانین اور اللہ کے احکام پر عمل پیرا ہوتی ہے تو کس قدر ترقی کرتی ہے۔

اسلام اور اللہ کا تو یہ حکم تھا کہ ایک دوسرے کی برائی نہ کرو۔ آپس میں ایک دل ہو کر رہو جماعت میں تفریق نہ کرو۔ ایک امیر کا حکم مانو۔ اپنی جماعت و ملت کی حفاظت اور بقا قومی کے لئے جان کی قربانی کرو، ایثار کرو، اپنے مقاصد میں تعلیمات اسلامیہ کی تبلیغ میں اگر کوئی رکاوٹ ہو تو وطن کو ترک کرو۔ اولاد کی پرواہ نہ کرو مال و متاع کو حقیر سمجھو، دشمن سے پیٹھ نہ پھیرو، دنیا کی لذتوں کو چھوڑ دو، شہوتوں کو مطیع کرو، کائنات عالم اور قوانین فطرت کا مطالعہ کرو۔ کان، آنکھ اور ذہن کا صحیح استعمال کرو، نماز کی پابندی کرو، ایک مرکز پر جمع ہو جاؤ نفس کو قابو میں رکھو، غیبت نہ کرو، وعدوں کو پورا کرو، دنیا میں غالب بن کر رہو وغیرہ وغیرہ۔ یہی وہ مقدس احکام ربانی تھے جن پر عمل پیرا ہونے کی وجہ سے لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ عرب جو شرک و بت پرستی میں رہنے کے باعث ایک مدت سے اپنی اخلاقی اور روحانی قوتوں کو کھو چکے تھے۔ مساوات و اخوت کے بجائے شقاق و نخوت میں سرشار تھے اور کل حزب بما لدیہم فرحون کی ایک زندہ تصویر تھے۔ ان قیود و بند سے آزاد ہو کر ان کے سینے نور ربانی سے منور ہو گئے۔ صاحب عمل اور با کمال ہو گئے۔ سب کے سب ایک ہی لڑی میں پرو دیئے گئے ایک خدا، ایک رسول، ایک جماعت، ایک مقصد غرض ہر طرف وحدت ہی وحدت کا سماں نظر آنے لگا۔ کسی کی کسی سے کچھ کدورت نہ رہی۔ بے جان جسم جو کسی وقت میں ان کی قسمت کے مالک تھے حقارت و ذلت کے ساتھ ٹھکرا دیئے گئے۔ سب طرف خدا کی حکومت دنوں پر قائم ہو گئی۔ صفائی قلوب اور اتحاد کا زبردست مظاہرہ کیا گیا ایک مقصد لیکر اٹھے اور اس کی تکمیل میں وہ ثبات قدمی، جانبازی اور سرگرمی عمل دکھائی کہ آخر کار باطل پرستوں سے صداقت حق کی قوت کا لوہا منوا لیا۔

اب یہ بدوی عرب ایک منظم جماعت اور دین و دنیا کے مالک ہو گئے۔ ناظرین کرام! آپ نے دیکھا کہ ان احکام ربانی میں کیسی زبردست قوت و طاقت موجود تھی کہ تخریب کو تنظیم، افساد کو اصلاح، ضعف کو قوت، نفرت کو الفت عداوت کو محبت، ذلت کو عزت، برائی کو نیکی، نااہلی کو لیاقت، بے حیائی کو حیاداری اور مردہ دلی کو زندہ دلی سے بدل کر راہ گم گشتہ کو سیدھی راہ پر لگا دیا۔

برادران ملت! اس سے آپ یہ نہ سمجھ لیں کہ یہ شرف صرف عربوں ہی کے لئے مخصوص تھا بلکہ قانون قدرت ہی یہ ہے۔ جیسا کہ قرآن حکیم کا ارشاد ہے وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم جب تک عبادت کا یہ مفہوم لیا گیا مسلمان محنت و مشقت کے عادی صبر و استقلال کے پہاڑ اور سرگرم عمل رہے ہر جگہ کامیابی نے انکا اقدام کیا

اب تک جو کچھ میں نے بیان کیا وہ تمام ترقی اور اسباب ترقی کی کہانیاں تھیں۔ آیئے! ذرا آپ کو اس کا دوسرا پہلو بھی بیان کر دوں تاکہ آپ ہماری ترقی اور تنزل دونوں سے واقف ہو جائیں اور پھر مرض کی تشخیص اور اس کا علاج کریں۔ تاریخ عالم اٹھا کر دیکھئے تو قوموں کے زوال کا سب سے بڑا سبب آپ کو عیش پرستی ملیگا یعنی جب کوئی قوم تہذیب و تمدن کے زیور سے آراستہ ہو کر عیش و عشرت میں اپنی زندگی بسر کرنا شروع کر دیتی ہے تو اس کے فوجی محاسن یکسر فنا ہو جاتے ہیں اور اس کو ہمسایہ قوم کے حملہ کا مطلق خطرہ نہیں رہتا اور یہ بالکل بدیہی بات ہے کہ جو قوم فوجی محاسن سے محروم ہو گی وہ ہمیشہ ذلیل و پست رہیگی اسی اصول کو قرآن کریم نے بار بار بیان کیا ہے۔ اسی اصول کے سمجھ لینے کے بعد مسلمانوں کی تباہی کے اسباب کا تصور آپکے ذہن میں آ گیا ہوگا۔ (باقی)

... مسلمانوں کی موجودہ بری حالت کی وجہ (۸۳۸) اور اس کا علاج۔ قیمت ... دفتر اہلحدیث امرتسر

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۱۱۶)

گذشتہ ہفتے سے آب زمزم کے متعلق بحث ہورہی ہے۔ آج ناظرین اس سے آگے پڑھیں

(مدیر)

پس یہ مختصراً کعبہ معظمہ کی منجملہ خصوصیات کے فضائل زمزم شریف کے ناظرین کرام نے ملاحظہ فرمائے۔ جس سے تقویۃ الایمان کی تائید اظہر من الشمس واضح ہے۔ اس کے سوا مدینہ طیبہ کے کنوؤں یا تبرکات نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کا منع ہونا تقویۃ الایمان میں ہرگز نہیں ہے۔ یہ محض مولوی نعیم الدین کا افتراء وبہتان ہے۔ معہذا جس خصوصیت سے تبرک جان کر زمزم کا استعمال ثابت اور موکد ہے کسی دوسرے کنوئیں کے پانی کا اس کی مثل جاننا بھی ثابت نہیں۔ البتہ انبیاء وصالحین کے تبرکات صحیحہ کو متبرک جان کر اس سے مشرف ہونا مستحب اور باعث اقتضائے محبت ہے جس طرح خود مولوی نعیم الدین نے بھی مستحب ہی لکھا ہے اس میں کیا جائے مقال ہے چنانچہ چند مواقعہ حسب احادیث صحیحہ ہدیہ ناظرین ہیں۔

صحیح بخاری پارہ اول صفحہ ۱۳۵ میں حضرت محمد ابن سیرین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ سے (یہ دونوں تابعین ہیں) میرے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک ہیں جو پہنچے ہیں مجھے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے تو فرمایا عبیدہ نے میرے پاس ایک بال بھی ہو جاوے تو دنیا ومافیہا سے زیادہ محبوب ہے۔"

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اپنے سر مبارک کے بال مبارک تقسیم فرمائے امام احمد کی روایت میں اتنا زائد ہے کہ آپ نے فرمایا ان کو خوشبو میں رکھو اور اس میں تبرک ہونا بالوں مبارک کا ثابت ہوا۔ فتح الباری۔ ایضاً پارہ اول صفحہ ۱۳۳ و پارہ ۱۷ صفحہ ۵۳ میں روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پیالہ میں پانی منگا کر اس میں دونوں ہاتھ اور مونہہ مبارک دھویا اور اسی میں کلی کی پھر ابو موسیٰ اور بلال رضی اللہ عنہما سے فرمایا اس میں سے تم دونوں پیو اور اپنے مونہہ اور سینوں پر چھڑک لو اور خوش رہو دونوں نے پیالہ لیکر تعمیل کی ام سلمہ رضی اللہ عنہا پردہ کے پیچھے سے بولیں میرے لئے بھی چھوڑ دو انہوں نے باقی ام سلمہ کو دیدیا۔

نبی صلے اللہ علیہ وسلم وضوء فرماتے تو صحابہ غسالہ وضو کو لیکر اپنے بدن پر پھیر لیتے۔

نیز پارہ اول صفحہ ۱۳۴ میں روایت ہے کہ محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ کے مونہہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کلی فرمائی تھی اور صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غسالہ وضوء لینے پر آپس میں لڑتے تھے اور سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کے سر پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ پھیرا اور وہ سات برس کے تھے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غسالہ وضوء کا پانی پیا۔ ایضاً صحیح بخاری پارہ ۵ صفحہ ۶۶ اور پارہ ۲۵ صفحہ ۵۵ میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک چادر حاشیہ دار بن کر لائی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ میں نے آپ کے لئے بنی ہے کہ میں آپ کو پہناؤں پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو قبول فرمالیا اور آپ کو اس کی ضرورت بھی تھی آپ نے اس کا تہبند بنالیا پھر ایک شخص نے آپ کو پہنے ہوئے دیکھ کر عرض کیا کہ کیا اچھی ہے یہ مجھے دیدیجئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا پس مکان میں تشریف لے گئے اور چادر اتار کر بھیجدی تو صحابہ نے اس کو ملامت کی کہ تو نے اچھا نہ کیا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چادر کو قبول فرمایا اور آپ ضرورت مند تھے اور تو نے آپ سے سوال کیا اور تو جانتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی سائل کو رد نہیں فرماتے ہیں تو اس نے جواب دیا قسم اللہ کی میں نے پہننے کے لئے نہیں سوال کیا بلکہ میں اس میں برکت کی امید رکھتا ہوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پہنا ہے اس چادر میں میرا کفن کیا جائے پس اس کو اسی چادر میں کفنایا گیا۔

ایضاً صحیح بخاری پارہ ۲۳ صفحہ ۳۷ مع فتح الباری روایت ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پیالہ مبارک تھا جس میں تبرکاً پانی پیا جاتا تھا اور عاصم الاحول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دیکھا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پیالہ مبارک اور امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے دیکھا اس پیالہ مبارک کو بصرہ میں اور پیا اس سے اور وہ خریدا گیا تھا میراث نضر بن انس رضی اللہ عنہ سے آٹھ ہزار کو۔

نیز صحیح بخاری پارہ ۲۴ صفحہ ۲۷ میں روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وضو کا پانی لئے ہوئے تھے اور لوگ لپک لپک کر آپ کے غسالہ وضوء کو لیکر مونہہ پر ملتے تھے اور جسے نہ ملتا وہ دوسرے کے تر ہاتھ سے اپنا ہاتھ تر کر کے مونہہ پر ملتا۔

ایضاً پارہ ۲۴ صفحہ ۹۰ میں روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک تھے جب ان کے پاس کوئی بیماری یا کسی حاجت والا آتا تو ان کو پانی میں ہلا کر پانی دیدیتیں۔

نیز صحیح بخاری پارہ ۲۶ صفحہ میں روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سو کر اٹھے تو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے آپ کا پسینہ اور بال مبارک جو گرے ہوئے تھے ایک شیشی میں خوشبو کے ساتھ جمع کر لئے تھے اور قریب وفات کے وصیت فرمائی تھی کہ ان کو میرے کفن میں لگانا چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

علیٰ ہذا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک تھے وفات کے قریب وصیت کی کہ ان کو میری ناک میں رکھ دینا انتہی ازالۃ الخفا مقصد اول فصل پنجم صفحہ ۳۱۸۔

علاوہ بریں ہزاروں واقعات تبرکات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے احادیث صحیحہ میں وارد ہیں جن کا شمار دشوار در دشوار ہے جو محب سنت ہی کے لئے باعث محبت ہیں۔ چنانچہ مولانا شہید مرحوم صاحب تقویۃ الایمان منصب امامت صفحہ ۳۲ میں فرماتے ہیں۔

"پس بگوئیم کہ مقامات انبیاء وکمالات ایشاں ہرچند بسیار از بسیار است وخارج از حد شمار کہ در احصاء آں از دست ما مردم کہ از احاد امتیم متعسرست

بہشتی زیور ... مصنفہ مولانا اشرف علی (۸۳۹) تھانوی ...

بل متعذر. محب ایشاں محب حضرت رب الارباب است ومبغض ایشاں مبغوض آنجناب محبت ایشاں باعث رفع درجات ست الخ؛

یعنی پس میں کہتا ہوں کہ مقامات اور کمالات انبیاء علیہم السلام ہر چند زیادہ سے زیادہ اور حد شمار سے باہر ہیں اور ہم جیسے آدمیوں سے کہ احاد امت سے ہیں اس کا احاطہ اور احصار دشوار ہے۔ ان کا محب حق تعالیٰ کا محبوب ہے اور ان سے بغض رکھنے والا حق تعالیٰ کا دشمن ہے ان کی محبت باعث ترقی درجات ہے۔"

پس جبکہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیالہ میں وضوء وکلی مبارک فرمانا اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کا اس ماء مستعمل غسالہ مبارک کو تقرباً وتبرکاً پینا اور جسم پر ملنا احادیث صحیحہ سے ثابت ہوا جو مولوی نعیم الدین کے طریقہ میں ناپاک بنجاست غلیظ تک ہے۔ چنانچہ کبیری شرح منیۃ المصلی مستند فقہ حنفیہ صفحہ ۱۴۸ میں مرقوم ہے:۔

اما الماء المستعمل فنجس بنجاسۃ غلیظۃ عند ابی حنیفۃ۔ اور دیکھو اپنی فتاویٰ رضویہ جلد اول صفحہ ۲۹۴ میں مرقوم ہے ماء مستعمل طاہر ہے مطہر نہیں اس سے وضو نہ ہوگا اور یہ پینا مکروہ۔ صحیح یہی ہے کہ اس سے پانی مستعمل ہو جائیگا اور اس سے وضو صحیح نہ ہوگا نہ یہ کہ صرف کراہت؛

پس مولوی نعیم الدین کی تبراگوئی یقیناً شائبہ زنق ہے۔ کیونکہ اگر تبرک کی حد اعتدال سے بڑھ جاویگی تو البتہ ممنوع اور شرک تک کی بھی نوبت پہنچ جاویگی چنانچہ امام بیہقی رحمہ اللہ کی شعب الایمان میں عبدالرحمٰن بن قراد صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

ان النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم توضاء یوماً فجعل اصحابہ یتمسحون بوضوءہ فقال لھم النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ما یحملکم علی ھذا قالوا حب اللہ ورسولہ فقال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم من سرّہ ان یحب اللہ ورسولہ او یحبہ اللہ ورسولہ فلیصدق حدیثہ اذا حدّث ولیؤد امانتہ اذا ائتمن ولیحسن جوار من جاورہ۔

مشکوٰۃ صفحہ ۴۲۴۔ یعنی تحقیق نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک روز وضو فرمایا تو صحابہ نے آب وضو لیکر اپنے بدن پر ملا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تم اس کو کس لئے کرتے ہو تو عرض کیا گیا اللہ اور اس کے رسول کی محبت کے باعث تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے تم میں سے جس کو خوش آوے کہ دوست رکھے اللہ اور اسکے رسول کو یا دوست رکھے اس کو اللہ اور اس کا رسول پس چاہئے کہ سچ بولے جس وقت بولے اور چاہئے کہ امانت کو ادا کرے جو امانت رکھی جاوے اور چاہئے کہ نیکی کرے اپنے پڑوسی سے جو اسکے پڑوس میں ہو۔"

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ مستند مولوی نعیم الدین کے اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ جلد رابع صفحہ ۱۳۵ میں اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:۔

"یعنی دعوائے محبت خدا و رسول خدا با امثال ایں امور کہ مسح باب وضوست مثلاً چنداں ثبوت ندارد و برنفس شاق نیست و ثابت نگردد عمدہ دراں امتثال اوامر و نواہی ست خصوصاً ایں امور کہ صدق حدیث و ادای امانت و حسن جوار ست یعنی دعویٰ محبت خدا اور رسول خدا کا محض ایسی ہی باتوں پر موقوف نہیں ہے کہ مثلاً پانی وضو مل لیا جاوے کہ چنداں نفس پر شاق نہیں ثابت نہیں ہوتا بلکہ اس کے لئے بجا لانا اوامر کا اور بچنا نواہی سے ہے خصوصاً یہ امور کہ صدق حدیث اور ادائے امانت اور احسان ہمسایوں کے ساتھ کرنا ہے۔"

اور مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی جن کو خود مولوی نعیم الدین نے کلمۃ العلیا صفحہ ۲۲ میں رحمۃ اللہ تعالیٰ لکھ کر مستند مانا ہے۔ البلاغ المبین صفحہ ۱ میں فرماتے ہیں:۔

"مخفی نماند کہ تعظیم اشیاء منسوبہ بزرگان دفعۃً موجب کفر و اشراک نیست اما رفتہ رفتہ ایں واد عضال از حد خود گذشتہ بیماری نفاق پیدا مے آرد و ایں نفاق آنست کہ چوں علماء باللہ چنیں تعظیم کنندگان را مانع آیند ایشاں حیلہ و اعتذار غلبہ محبت بہ نسبت بزرگان دین میکنند و میگویند حرکات ما از بہ سبب غلبہ حال صادر میشود پس گاہے کہ ایں بیماری از حد خود میگزرد در دام شرک جلی گرفتار مے شوند ما یضاً صفحہ ۱۴ نیز مشابہت بعضے عبادات کہ در خانہ کعبہ از برائے خدا تعالیٰ کردہ مے شود نسبت بقبور پیران خود با اہتمام بجا مے آرند چنانچہ۔ تبرک نمودن غسالہ قبر بجائے آب زمزم؛

یعنی یہ امر پوشیدہ نہیں کہ تعظیم کرنا اشیاء نسبت کردہ بزرگان کا کلیتہً موجب کفر و شرک نہیں ہے لیکن رفتہ رفتہ یہ داد عضال اپنی حد سے گزر کر مرض نفاق لے آتا ہے اور سبب اس نفاق کا یہ ہے کہ جو علماء ربانی ایسی تعظیم کرنے والوں کو مانع ہوتے ہیں یہ لوگ حیلہ اور عذر غلبہ محبت نسبت بزرگان دین کے کرتے ہیں اور کہتے ہیں حرکات ہمارے بسبب غلبہ حال کے صادر ہوتے ہیں پس اور کبھی کہ یہ بیماری اپنی حد سے گزر جاتی ہے شرک جلی میں صاف صاف گرفتار ہو جاتے ہیں۔ نیز مشابہت بعض عبادات میں کہ خانہ کعبہ میں حق تعالیٰ کے لئے کی جاتی ہے نسبت اپنے پیروں کی قبروں کے ساتھ اہتمام سے بجا لاتے ہیں جس طرح تبرک جاننا غسالہ قبر کا۔ بجائے آب زمزم کے انتہی؛

علی ہذا خود مولوی نعیم الدین کے سرغنہ مولوی صاحب بریلوی السنیۃ الانیقۃ فی فتاویٰ افریقہ رضوی پریس بریلی کے صفحہ ۷۳ میں لکھتے ہیں:۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہزاروں طرح جس کا انسداد فرمایا ہے مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت ان کے کمالات عالیہ دیکھ کر حد سے گزری اور انکو خدا اور خدا کا بیٹا کہہ کر کافر ہوئے ہمارے حضور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کمالات اعلیٰ کی برابر کس کے کمال ہو سکتے ہیں جتنے کمال ہیں سب حضور ہی کے کمال کے پرتو اجلال ہیں؛ ایضاً۔ "لہذا حضور اقدس بالمؤمنین رؤف رحیم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی رحمت نے اپنی امت کے حفظ ایمان کیلئے ہر آن ہر ادا سے اپنی عبدیت اور اپنے رب کی الوہیت ظاہر فرمائی کلمۂ شہادت میں رسول سے پہلے عبدہ

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

س ۱۸۵ } سمع موتیٰ یعنی ہر ایک مردہ آدمی اور انتقال شدہ ولی وغیرہ دنیوی باتیں سن سکتے ہیں یا نہیں

(محمد امیر الدین از زنجبار)

ج ۱۸۵ } قرآن مجید کے زمانہ نزول میں مشرکین عرب اور عیسائی وغیرہ جن جن بزرگوں کو پکارتے تھے ان میں نبی اور ولی بھی تھے ان سب کو ایک جا کر کے فرمایا وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ یَدْعُوْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا یَسْتَجِیْبُ لَهٗ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ۝ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِیْنَ ۝ (پ ۲۶ ع ۱) یعنی جو لوگ اللہ کے سوا لوگوں سے دعائیں کرتے ہیں ان سے بڑا گمراہ کون ہے؟ حالانکہ وہ (جن کو پکارا جاتا ہے) ان پکارنے والوں کی پکار سے بے خبر ہیں اور جب قیامت میں لوگ جمع کئے جائیں گے تو وہ ان کے دشمن ہو جائیں گے اور ان کی عبادت (دعا) سے انکار کر دیں گے؛

یہ آیت صاف الفاظ میں بتا رہی ہے کہ اولیاء اور انبیاء کو اس دعا جیسے واقعات کا علم نہیں یہ انتہائی بات ہے کہ وہ اپنے پکارنے والوں کی پکار سے بھی بے خبر ہیں اور قیامت کے روز جب ان کو خبر ہوگی تو وہ ان پکارنے والوں کے دشمن اور منکر ہو جائیں گے۔

س ۱۸۶ } بعد مرگ ولی یا نبی کی کرامات کا سلسلہ جاری رہتا ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۸۶ } معجزات اور کرامات دو قسم کی ہیں ایک عملی، دوم علمی۔ عملی یہ ہے کہ ان کے ہاتھ (ذریعہ) سے خلاف عادت کوئی کام ہو جائے جیسے شق القمر وغیرہ یہ تو بعد انتقال ختم ہو جاتا ہے۔ علمی یہ کہ آیندہ زمانے کے متعلق کوئی خبر دی ہو وہ بعد انتقال پوری ہو جائے اس قسم کی کرامت بعد انتقال بھی ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ حضور نے فرمایا تھا کہ میرے بعد تیس دجال ہونگے جو نبوت کا دعویٰ کریں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ یا فرمایا تھا میرے بعد اسلام کا نام ہی نام رہ جائیگا۔ چنانچہ یہی ہو رہا ہے۔ اس قسم کے معجزات یا کرامات بعد انتقال بھی واقع ہو جاتی ہیں۔

س ۱۸۷ } کیا دوسرے کے خطوط بغیر اجازت بالقصد پڑھنا کا شرعی نقطہ نگاہ سے جائز ہے یا ناجائز

(خریدار اہلحدیث نمبر ۶۵۳۵)

ج ۱۸۷ } کھلا کارڈ پڑھنا منع نہیں۔ بند ملفوف پڑھنا منع ہے کیونکہ وہ محفوظ ہوتا ہے۔ اللہ اعلم۔

س ۱۸۸ } ایک شخص مروت پور میں ہیں جن کا نام بودھن خان ہے ان کا دو قطعہ مکان ہے۔ ایک قطعہ مکان میں خود بال بچوں کے ساتھ رہتے ہیں اور ایک قطعہ مکان میں ان کی پوتوہ رہتی ہیں بودھن خان نے اپنے پوتوہ کے ناراضگی کی وجہ سے خانہ خرچ دس بارہ روز تک نہیں دیا تھا۔ لڑکا اپنے باپ کے یہاں کھاتا ہے۔ ان کی پوتوہ نے پنچ لوگ کے یہاں دادخواہ ہوئیں کہ ہمارا شوہر اور خسر ان دونوں آدمیوں میں سے کوئی آدمی کھانا خرچہ نہیں دیتا ہے آپ لوگ بودھن خان سے کہہ کر کھانا خرچہ دلوا دیجئے۔ پنچ لوگ بودھن خان کے دروازہ پر گئے۔ پنچ لوگوں نے ابھی کچھ بھی سوال نہ کیا تھا کہ یک بیک بودھن خان نے پنچ لوگوں کو گالی دیا۔ پنچ لوگ بودھن خان کے دروازہ پر سے واپس چلے آئے اس وقت سلطان پور، مروت پور ان دونوں موضع کے لوگ ایک جگہ جمع ہو کر رائے پاس کر کے بودھن خان کو ذات سے کھانا پینا مرنا جینا ہر ایک باتوں سے ترک کر دیا اور پنچ لوگوں نے کہا کہ جو شخص اس کا ساتھ دیگا اس کا بھی بائیکاٹ کر دینگے۔ حالانکہ بودھن خان اپنے پوتوہ کو کھانا خرچہ برابر دیتے تھے اور دیتے آئے پوتوہ نے جھوٹ تہمت لگا کر پنچوں سے کہی تھی۔

مروت پور میں ایک شخص کے ہاں میت ہوئی اس میت کو مٹی دینے کے لئے میت کے مورث کے دروازہ پر بودھن خان بھی گئے۔ صاحبان مروت پور و سلطان پور نے میت کے مورث سے کہا کہ بودھن خان میت کے ہمراہ نہ جائے ورنہ ہم لوگ واپس چلے جائیں گے۔ بودھن خان کو یہ خبر معلوم ہوئی تو میت کے مورث کے دروازہ پر سے واپس اپنے دروازہ پر چلے آئے۔ بودھن خان بہ حیثیت مسلمان ہونے کے پیچھے سے قبرستان گئے پھر ان لوگوں نے میت کے مورث سے کہا کہ بودھن خان اگر ہم لوگوں کے ساتھ میت کا جنازہ پڑھیں گے اور مٹی دیویں گے تو ہم لوگ نہ نماز جنازہ پڑھیں گے نہ مٹی دیویں گے۔ اس مجلس میں میت کے مورث کے دروازہ سے قبرستان تک دو مولوی بھی موجود تھے جن کا نام مولوی محمد سعید خان صاحب و مولوی محمد مہدی خان صاحب ہیں ان لوگوں نے کچھ نہیں کہا۔ میت آٹھ بجے شب کو ہوئی تھی۔ دس بجے دن تک طیاری ہوتی رہی۔ بودھن خان ان لوگوں کا ہاتھ پکڑ اور معافی کا خواستگار ہوا کہ مجھ کو جنازہ کی نماز اور مٹی سے مت روکیں۔ پنچ لوگوں نے نہیں مانا اور بہت رنج ہو کر میت کے مورث پر دباؤ ڈالا۔ دباؤ دینے سے میت کے مورث کو مجبور ہو کر کہنا پڑا کہ بودھن خان آپ چلے جائیے۔ آخرکار بودھن خان کو پنچ لوگوں نے قبرستان سے نکال دیا نہ جنازہ کی نماز پڑھنے دی نہ مٹی دینے دی۔ ایسی حالت میں اُن مولویوں پر اور ان پنچوں پر صحیح حدیث و قرآن شریف سے مطلع کریں کہ کیا فتویٰ عاید ہوگا۔

(رمضان احمد خان موضع مروت پور)

ج ۱۸۸ } پنچ قوم نے اتفاق سے بنائے ہونگے اس لئے بودھن خان نے ان کو گالیاں دیکر بہت برا کیا۔ پنچوں نے بودھن خان کو جنازہ سے روک کر برا کیا۔ دونوں صاحب معافی مانگیں۔ بودھن خان توبہ کے علاوہ پنچوں کی اطاعت کا وعدہ کرے اللہ اعلم۔

(اردو اخل غریب نند)

س ۱۸۹ } حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیس رکعات تراویح کی کوئی حدیث صحیح آئی ہے یا نہیں۔

(خریدار نمبر ۱۱۳۷۳)

ج ۱۸۹ } کسی صحیح حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیس رکعت ثابت نہیں۔ گیارہ رکعتیں صحیح روایات سے ثابت ہیں (بخاری)

فتاویٰ نذیریہ مصنفہ مولانا سید نذیر حسین صاحب (۳ جلد) محدث دہلوی قیمت ۷ ؎ (مجلد ہے)

متفرقات

مکرر یاد دہانی مندرجہ ذیل خریداروں کو مکرر یاد دہانی کرائی جاتی ہے کہ آپ کی قیمت اخبار و میعاد مہلت ماہ اگست میں ختم ہے جس کی اطلاع بھی آپ کو اہلحدیث ۲۶ جولائی میں کر دی گئی تھی آج (۱۸۔ اگست) تک آپ کی طرف سے قیمت اخبار نہ ہی مہلت یا انکار کی اطلاع وصول ہوئی ہے۔ اگر ۲۹۔ اگست تک وصول نہ ہوگی تو پھر ۳۰۔ اگست کا اہلحدیث وی پی بھیجا جائیگا

وی پی واپس نہ کریں اگر کوئی صاحب کسی وجہ سے وی پی وصول نہ کر سکیں تو ازراہ عنایت اسے واپس نہ کریں۔ کیونکہ اس سے طرفین کا نقصان ہوتا ہے۔ ہاں آپ وی پی مذکور کو ایک ہفتہ تک ڈاک خانہ میں بطور امانت رکھوالیں اور پھر وصول کرلیں مگر واپس ہرگز ہرگز نہ کریں۔

۱۵۱۲- ۲۰۰۳- ۲۴۰۹- ۲۴۱۲- ۲۴۵۴۲-
۳۶۴۳- ۵۱۱۱- ۵۵۹۱- ۵۵۹۵- ۶۵۲۱-
۷۰۷۰- ۸۰۱۹- ۸۰۲۱- ۸۰۴۴- ۸۰۶۵- ۸۰۶۷-
۸۰۷۰- ۸۲۵۹- ۸۴۶۳- ۸۵۳۱- ۸۵۵۴-
۸۵۹۲- ۸۶۰۸- ۹۱۵۲- ۹۲۰۳- ۹۵۵۷-
۹۶۱۶- ۹۶۲۷- ۱۰۰۳۷- ۱۰۱۴۴- ۱۰۱۴۸-
۱۰۳۵۵- ۱۰۷۰۲- ۱۰۷۱۲- ۱۰۷۱۳- ۱۰۷۳۲-
۱۰۹۸۳- ۱۰۹۸۸- ۱۰۹۹۱- ۱۱۱۱۲- ۱۱۲۳۳-
۱۱۴۳۷- ۱۱۴۴۳- ۱۱۴۴۴- ۱۱۴۴۶- ۱۱۴۵۲-
۱۱۴۶۲- ۱۱۴۶۵- ۱۱۴۶۶- ۱۱۴۶۸- ۱۱۵۳۵-
۱۱۶۰۶- ۱۱۶۶۲- ۱۱۷۰۸- ۱۱۷۱۰- ۱۱۷۱۳-
۱۱۷۱۵- ۱۱۷۱۶- ۱۱۷۱۸- ۱۱۷۲۰- ۱۱۸۳۳-

قیمت اخبار ہی وصول ہونی چاہیئے خریداران ذیل کی میعاد مہلت ختم ہو چکی ہے ان کی صرف قیمت اخبار ہی وصول ہونی چاہئے۔ پرچہ وی پی نہیں بھیجا جائیگا۔ بصورت دیگر اخبار روک لیا جائیگا۔

۳۲۹۰- ۵۷۱۲- ۶۳۳۶- ۷۴۵۳- ۸۳۵۷-

۹۰۱۹- ۹۲۴۲- ۹۹۳۰- ۹۹۹۱- ۱۰۳۱۴-
۱۰۵۳۰- ۱۰۵۴۸- ۱۰۶۵۹- ۱۰۶۶۶- ۱۰۶۷۹-
۱۰۷۶۳- ۱۰۹۰۵- ۱۰۹۴۲- ۱۰۹۵۳- ۱۰۹۹۲-
۱۱۱۶۴- ۱۱۲۷۵- ۱۱۳۱۲- ۱۱۴۳۰- ۱۱۵۵۱-
۱۱۶۰۲- ۱۱۶۳۲- ۱۱۶۶۸- ۱۱۶۷۳- ۱۱۶۷۷-
۱۱۶۸۶- ۱۱۷۲۱- ۱۱۷۷۶- ۱۱۷۷۸- ۱۱۷۹۵-
۱۱۹۱۱-

ماہ ستمبر کا حساب دوستاں آئندہ پرچہ میں شائع کیا جائیگا

مبلغات تقسیم کر دیئے گئے ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب خریدار اہلحدیث نمبر ۱۰۲۱۷ نے مبلغ پانچروپیہ مندرجہ ذیل مدات کے لئے بذریعہ رجسٹری ارسال کئے تھے جو تقسیم کر دیئے گئے۔ غریب فنڈ عہ۔ اشاعت فنڈ ۶؎۔ اہلحدیث کانفرنس ۶؎

بیرون ہند مثلاً چین، جاپان، جزائر فجی، مارشیس، امریکہ، افریقہ، بغداد، ایران، افغانستان وغیرہ وغیرہ ممالک میں کوئی پیکٹ وی پی نہیں کیا جا سکتا۔ البتہ لنکا میں وی پی جا سکتا ہے مگر اس پر محصول ڈاک ہندوستان سے زیادہ لگتا ہے اس لئے مذکورہ ممالک کے اصحاب حتی المقدور ترسیل زر مندرجہ ذیل طریق سے کیا کریں۔

(۱) جہاں سے منی آرڈر آسکتا ہے وہ بذریعہ منی آرڈر ہی بھیجیں۔ مثلاً لنکا۔ مارشیس، برما وغیرہ۔

(۲) بذریعہ پوسٹل آرڈر جس پر وصول کرنے کا مقام ہندو سبھا کالج لکھا ہوا ہو۔

(۳) بذریعہ چیک جو امپیریل بنک امرتسر کے نام ہو۔

مارگزیدہ کا علاج اگر کسی صاحب کو سانپ، بچھو یا اس قسم کے زہریلے جانوروں کے کاٹے کا فوری علاج معلوم ہو یا کوئی مجرب عمل (بشرطیکہ شرکیہ نہ ہو) وغیرہ یاد ہو تو ازراہ ہمدردی مجھے مطلع فرمائیں اس سے نفع زر مقصود نہیں بلکہ خدمت خلق پیش نظر ہے ماسٹر محمد ابوالحسن صاحب بسمل بی۔ اے۔ جمال آردی مقام خاص چین پور ضلع شاہ آباد۔

نوٹ: بہتر ہو کہ بذریعہ اخبار بھی اعلان کیا جاوے تاکہ عوام فائدہ حاصل کر سکیں۔ (محرر دفتر)

مقدس رسول بجواب رنگیلا رسول و دو چتر جیون کی دوسری ایڈیشن ختم ہو چکی ہے اب تیسری ایڈیشن کی کتابت و طباعت شروع ہے۔ انشاء اللہ جلد ہی یہ کتاب مکمل ہو جائے گی۔ ناظرین مطلع رہیں۔

ایسا کیوں ہوتا ہے اکثر اصحاب تبدیل پتہ کی اطلاع دیر بعد دیتے ہیں اور پھر اخبار نہ ملنے کی شکایت بھی کرتے ہیں لطف یہ ہے (بعض احباب اسقدر سہل نگاری سے کام لیتے ہیں) کہ شکایت تو بڑے زور دار الفاظ و طعن آمیز طریق پر کرتے ہیں اور آنجناب اپنا نام مبارک اور نمبر خریداری تک تحریر نہیں فرماتے جس پر تعمیل نہ ہو سکنے کی وجہ سے اور زیادہ شاکی ہو جاتے ہیں۔ اس لئے نمبر خریداری ضرور درج ہونا چاہئے۔ (محرر دفتر)

یہ منی آرڈر کس نے بھیجا ۵۔ اگست کو دفتر ہذا میں ایک منی آرڈر موصول ہوا ہے۔ جس پر پتہ گجراتی زبان میں تحریر ہے صرف ڈاک خانہ کی مہر اندور ملز بمشکل تمام پڑھی گئی ہے۔ سو وہ صاحب اطلاع دیں کہ یہ رقم کس غرض کے لئے ارسال کی گئی ہے۔ جواب بھیجتے وقت ڈاکخانہ کی وہ رسید جس پر دفتر اہلحدیث کی مہر لگی ہوئی ہے واپس آنی چاہئے۔ (" ")

نوٹ بارہا عرض کیا گیا ہے کہ تمام خط و کتابت وغیرہ اول تو اردو زبان میں کیا کریں نام و پتہ و دیگر مضمون صاف خوشخط تحریر ہونا چاہئے ورنہ انگریزی میں ہو مگر اس میں بھی خوشخطی کی شرط ہے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔

قادیان میں تین زلزلے بہار و کوئٹہ میں زلزلے پشاور، ایبٹ آباد میں آتشزدگی کی وارداتیں تمام ہندوستان میں ماتم بپا کر رہی ہیں مگر مرزائیوں کے گھر گھی کے چراغ جل رہے ہیں جھٹ سے ٹریکٹ شائع کر دیئے کہ یہ تمام واقعات ہمارے مرزا صاحب کی پیشینگوئیوں کے مطابق ہو رہے ہیں جن کو دیکھ کر بعض کم علم مسلمان ان کے دام تزویر میں پھنس رہے ہیں اکثر متذبذب ہو رہے ہیں مگر ان کو راہ راست پر لانا ہر مسلمان کا فرض اولیں ہے چنانچہ حال ہی میں صرف اشتہار مذکورہ بغرض تبلیغ شائع کیا گیا ہے جمیں مرزا صاحب کی تحریرات سے ہی ثابت کر دیا گیا ہے کہ یہ ہر دو زلازل ان کی پیشگوئیوں کے مطابق ہرگز ہرگز نہیں آئے یہ محض امت مرزائیہ کا ڈھونگ ہے

ملکی مطلع

قابل توجہ اگزکٹو افسر صاحب امرتسر

جناب من! آج ایک ضروری بات آپ کی توجہ میں لاتا ہوں۔ امید ہے کہ یہ نوٹ پڑھتے ہی آپ اس پر کامل توجہ فرمائیں گے۔ بلدیہ امرتسر نے دروازہ لاہوری اور لوہگڑھ کے درمیان پارک بنوایا ہے۔ پبلک کمیٹی کی شکرگذار ہے۔ اس کے متعلق تین امور قابل توجہ ہیں۔

اول تو یہ کہ جدید دروازہ کے سامنے باغ میں داخل ہونے کے لئے راستہ نہیں بنایا گیا۔ دوسرے پارک کو ملاحظہ کرنے سے اس امر کی تصدیق ہوسکتی ہے کہ بوجہ میدان قلعہ خالی ہونے کے شام تک برابر دھوپ رہتی ہے جو سخت تکلیف دہ ہے جس کی وجہ سے سب خرد و کلاں کو تکلیف ہوتی ہے۔ پارک کے مغربی جانب نیم وغیرہ کے درخت لگا دیئے جائیں تو بہت مفید ہوں۔ تیسرے پارک کے ساتھ ہی جنوب شمال خصوصاً جانب شمال دو نالے ایسے گندے ہیں کہ ناممکن ہے کہ ان کے قریب سے بغیر ناک بند کئے کوئی گذر سکے۔ ایک دفعہ ملاحظہ کرنے سے اہل شہر کی یہ تکلیفیں دور ہوسکتی ہیں۔ (جائے امید خالی نیست)

قابل توجہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ امرتسر

آج سے پہلے دو دفعہ ہم نے ایک پبلک تکلیف پر افسران ضلع کو توجہ دلائی ہے جس پر کوئی کاروائی نہیں ہوئی۔ اس ہفتہ حیدرآباد سندھ سے خبر آئی ہے کہ وہاں کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اس تکلیف پر توجہ کی ہے وہ تکلیف یہ ہے کہ رات کو ہر محلے میں اونچے اونچے مکانوں پر عیاش لوگ گراموفون بجاتے ہیں۔ جس سے غریب طبقہ (مزدور لوگوں کی نیند) خراب ہوتی ہے۔ یہ عیش پسند لوگ تو دن کو آٹھ نو بجے اٹھتے ہیں مزدور لوگوں کو صبح سویرے ہی اٹھنا ہوتا ہے۔ اس لئے صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ حکم جاری فرمائیں کہ گراموفون سننے والے اپنے مکانوں کے نچلے درجوں میں بجایا کریں جس سے ان کے عیش میں بھی کمی نہ آئے گی اور غرباء کو بھی تکلیف نہ ہوگی امید ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب اس ضروری کام پر توجہ فرماویں گے۔

ہندوستانیوں کی پارٹیاں

اخبار "پرتاپ" (لاہور) نے ہندوستانیوں کی پارٹیوں کا ذکر کرتے ہوئے مسلمانوں کا ذکر جن لفظوں میں کیا ہے حق تو یہ ہے کہ مسلمانوں میں غیرت قومی ہو تو ایک تازیانہ عبرت ہے۔ پرتاپ کے الفاظ یہ ہیں:۔

> جہاں تک مسلمانوں کا تعلق ہے ان میں اس وقت تک ایک ہی پارٹی ہے جسے بجا طور پرپیٹ پارٹی کا نام دیا جاسکتا ہے اپنے وطن سے انہیں کوئی واسطہ نہیں اپنی جماعت کا نام ضرور ان کے لبوں پر ہے لیکن در حقیقت وہ اپنے ذاتی اغراض کی سیری چاہتے ہیں (۱۵۔ اگست ۱۹۳۵ء)

ہم ان واقعات کی تردید نہیں کرتے بلکہ ان کو مسلمانوں کے لئے تازیانہ عبرت کہتے ہیں۔ لیکن پرتاپ نے اسکے ساتھ ہندوؤں کی پارٹیوں کا ذکر جن الفاظ میں کیا ہے وہ بھی قابل تنبیہ و قابل داد ہے۔ لکھا ہے:۔

> ہندوؤں میں البتہ کئی پارٹیاں ہیں ان دونوں کے بین بین ہندوؤں کی ایک تعداد ایسی ہے جو بعض امور میں کانگرس کے ساتھ ہے اور بعض میں ہندو سبھا کے کانگرس مسلمان کے منہ آنا نہیں چاہتی اور ہندو سبھا انگریز سے لڑنا نہیں چاہتی (پرتاپ لاہور ۱۵۔ اگست ۱۹۳۵ء)

اہلحدیث پرتاپ نے کانگرس کو خاص ہندوؤں کی پارٹی قرار دے کر ان مسلمانوں کو مزید نفرت دلائی جو کسی غرض سے کہا کرتے ہیں کہ کانگرس ہندوؤں کی ہے خیر یہ تو ایک معمولی فقرہ ہے۔ ہم پرتاپ اور اس کے دیگر ہم نواؤں کو ان کی روش پر توجہ دلاتے ہیں کہ آج تم کانگرس کو سب سے بڑی باقاعدہ پارٹی کہتے ہو (اور حقیقت یہ ہے کہ کانگرس ہندوستان میں ہندوستانیوں کی قائم مقام جماعت ہے) یہ وہی کانگرس ہے جس کو صوبہ پنجاب اور بنگال کے ہندوؤں نے اسمبلی کے لئے ایک ممبر بھی نہ دیا تھا۔ ہاں اس حالت میں بھی مسلمانان بنگال نے مولوی عبداللہ الباقی کو اپنا نمایندہ کانگرس کو دیا۔ یہ ہندوؤں کی خود غرضی نہ تھی؟ پنڈت مالویہ جی اور ان کی پارٹی کی بغاوت نہ تھی؟ اس سے پہلے بھی جب کانگرس نے دہلی کے لئے مسٹر آصف علی کو نامزد کیا تھا تو ہندوؤں کے بڑے لیڈر لالہ لاجپت رائے جی نے آصف علی کے مقابلے میں ایک اور شخص کو کھڑا کرکے مسٹر آصف علی کو گرایا نہ تھا؟ کیا یہ فعل خود غرضی یا بغاوت نہ تھا؟

سچ تو یہ ہے کہ کانگرس جو بقول پرتاپ ہندوؤں کی بڑی منظم پارٹی ہے اس کو ہندوؤں ہی سے زیادہ نقصان پہنچا ہے اور پہنچ رہا ہے مگر ہندو پریس پھر بھی مسلمانوں کو مورد عتاب بناتا ہے۔ گذشتہ انتخاب کے موقع پر ہندوان پنجاب اور بنگال نے کانگرس سے جس قدر بے وفائی کی ہے وہ تاریخ ہند میں نمایاں جگہ پائے گی۔ صرف اس بات پر کہ کانگرس کا ایک فیصلہ ہندوؤں کے خلاف منشا تھا۔ کیا سیاسی یا اخلاقی قانون اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ کسی منظم جماعت کا فیصلہ کسی فرد یا افراد کے خلاف ہو تو اسکے مقابلے پر کھڑے ہو جائیں۔ پھر تو کانگرس سے یہ وعدہ لینا چاہئے کہ کسی پارٹی کے خلاف کوئی تجویز پاس نہ کرے ورنہ وہ پارٹی خفا ہو کر بغاوت کردیگی کیا ایسا ہو بھی سکتا ہے اور ہونا جائز بھی ہے؟

ہندو پریس کے ممبرو! منظم قومی جماعت سے اختلاف رائے کی صورت میں بغاوت کرنا سے

کھوجی کون دھرم ہے

ناظرین خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ تاکید ہے۔ (منیجر اہلحدیث)

(۸۴۳)

ahmadimuslim.de

مسلمانانِ عالم کے نام اپیل

یہ حقیقت ہے کہ برلن میں ۱۹۲۲ء سے ایک مسلمانانِ عالم مقیم در برلن کی واحد منظم شدہ جماعت بنام جماعت اسلامیہ برلن موجود ہے۔ اور اس جماعت میں تمام مسلمانوں کی اقوام موجود ہیں اور ہر مسلمان اس جماعت کا ممبر نہایت آسانی سے ہو سکتا ہے جماعت اسلامیہ کی امداد کہیں سے نہیں ہوتی بلکہ صرف ممبران چندہ دیکر اس کا کام نہایت خوش اسلوبی سے چلا رہے ہیں۔ اسی وجہ سے جماعت اسلامیہ برلن نے اس وقت اس بات کی کوشش نہیں کی کہ ایک مسجد تعمیر کی جائے اور خواہ مخواہ غریب ہندوستان کا پیسہ برباد نہ ہو۔ ۱۹۲۳ء میں فرقہ احمدیہ برلن میں وارد ہوا اور مسجد تعمیر کی۔ کیونکہ بہت زیادہ رقم ہندوستان سے تمام مسلمانوں سے جمع کرکے برلن لائے۔ جماعت اسلامیہ نے کوشش کی کہ مل کر کام کیا جائے تو بہت اچھا ہوگا لیکن احمدیہ فرقہ نے ساتھ مل کر کام کرنے سے انکار کردیا اور احمدیہ فرقہ نے مسلمانانِ عالم مقیم در برلن سے علیحدہ ہو کر مسجد تعمیر کی۔ لیکن خوبی یہ کی کہ مسجد کا نام رجسٹر میں بطور ذاتی ملکیت چھپوا دیا۔ وہ دستاویز جو جماعت اسلامیہ نے جرمن کچہری سے منگوائی ہے اس میں لکھا ہے کہ مولوی صدر الدین مقیم لاہور (یہ وہ صاحب ہیں جنہوں نے مسجد کی تعمیر کا کام کیا اور پہلے متولی برلن میں مقرر ہوئے ہیں۔ اس دستاویز کا پورا پتہ لکھا جاتا ہے۔

Schriftlich Auszug
Abt. 5. Wilmersdorf. 3700/32

اس سے صاف پتہ چل گیا کہ مسجد جمہور کی ملکیت نہیں بلکہ ذاتی ملکیت ہے اور ہر متولی مختار کل ہے۔ چنانچہ ایک احمدی متولی مولانا مولوی فضل صاحب درانی نے مسلمانوں کی مسجد کو سولہ ہزار مارک پر رہن کر دیا جس کی وجہ سے اسلام کی بہت زیادہ بے عزتی ہوئی اور اسلام اور مسلمانوں پر بہت زیادہ دھبہ آیا۔ اور اب جو کچھ مسجد میں ہو رہا ہے اس کے ذمہ دار مسلمانانِ عالم مقیم در برلن ہیں۔

ان تمام باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے مسلمانانِ عالم مسلمانانِ ہند سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس مسجد تک جہاں تک ہو سکے فیصلہ کریں اور ہم مسلمانوں پر رحم کریں یہ مذہب اسلام کا کونسا مسئلہ ہے کہ مسجد ذاتی ملکیت بنی رہے۔ کیا تو مسجد مصری ادارہ تعلیم برلن کے تحت میں کر دی جائے کیا کوئی عالم ہندوستان سے روانہ کیا جائے کہ وہ صرف امامت کا فریضہ ادا کرے اور ملکیت صرف جمہور کی رہے۔ ہم مسلمانان برلن اس وجہ سے یہ اپیل کر رہے ہیں کہ معاملہ بہت زیادہ نازک ہے اور خدشہ ہے کہ کہیں اور زیادہ یہ معاملہ طول نہ پکڑ جائے۔ والسلام

راقمان مسلمانانِ عالم مقیم در برلن۔

جبیب الرحمان قریشی۔ حسن محمد البشاری۔ احمد بدوی (مصری) عبداللہ حضاب (ترکی) محمد ابن احمد (مراکو) عبدالعزیز الحاپاش (عرب) فاطمہ الحاپاش (جرمن نومسلم) ابوزاہد سدحی۔ عزیز محمد ناصر۔ محمد لطیف۔ عمر زالی (مراکو) محمد الطاح (مراکو) ریاض احمد محمد صدر جماعت اسلامیہ برلن۔ ڈاکٹر فرید زابط (مصری) عبداللطیف عبدالوہاب (مراکو) حیدر کریم جعفری (ہندی) منظور الدین احمد (ہندی) محمد کا ساکت (روسی) ذکریا۔ م۔ حسن الرحمان احمد بداور۔ (مولانا مولوی) الشیخ النکار (جامعہ ازہر) حسن حسن احمد۔ محمد ذکریا ہاشمی (پروفیسر برلن علوم شرقیہ) محمد غنی اخو۔ محمد حسن ہوفمن (جرمن نومسلم) وغیرہ وغیرہ۔

نوٹ:۔ اصلی دستاویز معہ دستخط کے جماعت اسلامیہ برلن کے دفتر میں موجود ہے۔ جو چاہیں دیکھ لیں علاوہ ازیں ہم اخبارات کے بہت بڑے مشکور ہونگے اگر وہ جب مضمون چھپے ایک نسخہ روانہ کر دیں۔ تمام اسلامی جرائد کا فرض ہے کہ وہ مسلمانان ہند تک اس اپیل کو پہنچائیں۔ پتہ جماعت اسلامیہ۔

Islamische Gemeinde
E.V. Berlin-Greenwald.

گورنمنٹ انسٹی ٹیوٹ آف ڈائینگ اینڈ کیلیکو پرنٹنگ شاہدرہ

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

گورنمنٹ انسٹی ٹیوٹ آف ڈائینگ اینڈ کیلیکو پرنٹنگ شاہدرہ میں نوجوانوں اور کاریگروں کو کپڑا رنگنے سلف کرنے کپڑے کو "آب" دینے اور اس پر چھاپ لگانے کا کام جدید سائنٹفک طریقوں کے مطابق سکھایا جاتا ہے۔ ادارہ مذکورہ کا آئندہ سشن ۳۰۔ ستمبر ۱۹۳۵ء سے شروع ہوگا۔ اس میں تین مختلف جماعتیں ہیں۔

(۱) فورمین ڈائر کلاس (۲) آرٹیزن ڈائینگ کلاس اور کیلیکو پرنٹنگ کلاس۔ ان میں داخلہ کے لئے جلد درخواستیں ۳۱۔ اگست ۱۹۳۵ء سے پیشتر ڈائینگ ایکسپرٹ شاہدرہ کے پاس پہنچ جانی چاہئیں۔ ڈائینگ ایکسپرٹ سے انسٹی ٹیوٹ مذکور کے پراسپکٹس منگائے جا سکتے ہیں تھوڑے سے طلباء کے لئے ہوسٹل میں قیام وطعام کا انتظام کیا گیا ہے۔ مستحق طلباء کو وظائف دیئے جاتے ہیں اور ان کی فیس میں رعایت کی جاتی ہے۔

جن طلباء کو انسٹی ٹیوٹ مذکور کی فورمین ڈائر کلاس کو پاس کئے کم از کم دو سال گذر چکے ہوں یا جو پنجاب یونیورسٹی کے ایسے گریجویٹ ہوں جنہوں نے اپلائڈ کیمسٹری میں رنگریزی کو بطور خاص مضمون کے لیا ہو وہ تیس تیس روپے ماہوار کے وظیفہ کے حقدار ہونگے یہ وظائف ساڑھے نو ماہ تک ملتے رہینگے جو امیدوار یہ وظائف حاصل کرنے کے خواہشمند ہوں انہیں چاہئے کہ وہ اپنی درخواستیں ڈائینگ ایکسپرٹ کے نام ستمبر ۱۹۳۵ء کے پہلے ہفتہ کے اندر اندر ارسال کریں۔

لاہور۔ ۱۳۔ اگست ۱۹۳۵ء

مسلمانوں کا دور جدید اور ہندوستان کا مستقبل - پروفیسر ولفریڈ کینٹویل سمتھ کی نیو ورلڈ آف اسلام کا اردو ایڈیشن - یعنی صدی سابقہ وحال کی اسلامی جدوجہد کا اصلی فوٹو اور آنے والے امکانات کا صحیح جائزہ - قیمت عہ - محصول ڈاک علاوہ - ملنے کا پتہ:۔
منیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

کفریات مرزا - مرزائیت کی تردید میں ایک مفید (مجموعہ) و پُر از معلومات رسالہ - قیمت ۸/ (منیجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

اکسیر ہاضمہ $\frac{۳۰}{۴}$ } اس کا اشتہار آپ حضرات پہلے بہت ہی بار پڑھ چکے ہیں کہ اس کے کیا کیا فوائد ہیں۔ اس لئے لمبا چوڑا اشتہار لکھنے کی ضرورت نہیں ہاں ضرورت تو نہیں مگر پھر بھی یہاں دو ایک لفظ لکھ دیتے ہیں اس کے استعمال سے صحت قائم رہتی اور بیماریوں سے نجات ملتی ہے مثلاً بدہضمی، نفخ، کا ہو جانا، کھٹے ڈکار آنا، منہ سے بدمزہ پانی بہانا۔ کھانا ہضم نہ ہونا، طبیعت کا خوش نہ رہنا وغیرہ۔ قیمت بلحاظ فوائد کے بہت ہی کم۔ فی ڈبہ عہ۔ محصول ۵ر

اکسیر موتی دانت۔ دانتوں کی بیماریوں کو دور کر کے نہایت ہی سفید میل کچیل سے صاف موتیوں کی طرح چمکیلے کر دینا اسکا ایک معمولی کام ہے۔ قیمت صرف فی ڈبیہ ۸ر محصول ۵ر

اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر

$\frac{۳۱}{۲۵}$

فائدہ مند بیمہ رجسٹرڈ ۱۷۵۷ء

آپ کا کل سرمایہ محفوظ، کم لاگت سے کثیر فائدہ خود حاصل کیجئے۔ آل اولاد عزیز دوست کو فائدہ پہنچانے، دونوں جہاں میں نفع ہوگا۔ باریک تحریر کی لکھائی پڑھائی، تیز روشنی کی چمک، دھوپ کی تپش، پتھر کے کوئلہ کے دھوئیں سے طرح طرح کے بکثرت امراض آنکھوں میں پیدا ہو جاتا ہیں نوے فیصدی چشمہ لگانے پر مجبور ہوتے ہیں۔ ضعف بصارت، دودے اگرونولس ڈھلکہ، نزلہ، ناخونہ، رتوندی، سوزش، وغیرہ وغیرہ کی عام شکائتیں دیکھنے سننے میں آتی ہیں۔ ایسے تمام امراض چشم کے واسطے ایک آئی پوڈر ایجاد ہوا جسکو ۵ ۲ سال متواتر تجربہ کیا گیا جو کہ بیمولا ثانی اور نہایت مفید ثابت ہوا ہے بڑے بڑے نامی ڈاکٹروں، حکیموں، ویدوں، روسا، و عہدہ داران کی سندوں کے علاوہ بہترین سند یہ ہے کہ نمونہ مفت بلا صرفہ منگوا کر آزمایئے۔ ممکن نہیں کہ بعد تجربہ آپ قیمتاً نہ منگوائیں۔ سینکڑوں روپیہ کی ادویات سے جو فائدہ نہ ہوتا ہوا اس سنوں سے ہوگا۔ یعنی آنکھوں کا بیمہ ہے آئی پوڈر لگانے والا کبھی آنکھوں کی بیماری میں مبتلا نہیں ہوتا۔ قیمت فی پیکٹ صرف عہ جو آنکھ جیسی نعمت کے واسطے گراں نہیں۔ (منگوانے کا پتہ)

منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی (اودھ)

شائقین عطریات و اہل حدیث حضرات

خاص طور پر توجہ فرمائیں اگر آپکو عطریات وغیرہ کی ضرورت ہو تو خالص مال ہم سے منگوائیے۔ اول تو آپکے بھائی کی امداد ہوگی۔ دوسرے فی روپیہ ایک آنہ تبلیغ اہلحدیث امرت سر مولانا ثناء اللہ کی خدمتمیں جائیگا۔ کل مال نقد یا وی پی روانہ ہوگا۔ عطر گلاب، کیوڑہ، حنا، مشک حنا، خس، چنبیلی، موتیا، وغیرہ فی تولہ ۱۲ر، عہ، ۸ر، ۶ر، ۴ر، ۲ر تک۔ روح خس فی تولہ ۶ر، ۴ر، ۲ر۔ روغن چنبیلی، بیلہ، گل روغن وغیرہ فی سیر ۸ر، عہ، ۴ر، للعہ، صہ، ۲ر۔ فہرست کلاں طلب کرنے پر روانہ ہوگی۔ پتہ یہ ہے:۔

نور الحسن انوار الحسن کارخانہ عطر قنوج (یو۔پی)

ہر خاص و عام کو اطلاع

پانچسو روپیہ کا نقد انعام $\frac{۷}{۱۲}$

طلا نو ایجاد رجسٹرڈ

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد طلا برائے کمزوری۔ جو شخص اس طلا کو بیکار ثابت کر دے اسکو پانچسو روپیہ کا نقد انعام دیا جاویگا۔ یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے تیار کیا ہے جو مثل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اس کا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہو جاتا ہے جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں تو فوراً اس طلا سے فائدہ حاصل کریں۔ اس طلا سے ہزاروں مریض بفضل خدا شفایاب ہو چکے ہیں۔ اسکے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں۔ طلا کے ہمراہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی ایجاد حب مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں۔ یہ مکمل علاج ہے۔ اس سے بہتر کوئی طلا اس مرض کے واسطے ثابت نہیں ہوا۔ قیمت ایک بکس تین روپے آٹھ آنے (ہے) (ملنے کا پتہ)

ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ

ثنائی برقی پریس امرتسر

میں ہر قسم کی لکھائی چھپائی کا کام نہایت اعلیٰ کیا جاتا ہے۔ تجربہ شرط ہے۔ (منیجر پریس)

مومیائی $\frac{۶}{۱۵}$

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث" علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۸ر۔ آدھ پاؤ ہے۔ پاؤ بھر ہے مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے (۸۴۵) محصول ڈاک علاوہ۔

تازہ شہادات

جناب حافظ محمد فرید صاحب جگدل: "مرض دمہ میں مبتلا ہوں۔ ایک بار منگا چکا ہوں۔ فائدہ بہت کچھ پایا۔ ایک چھٹانک بذریعہ وی پی دربھنگہ کے پتہ سے بھیجدیں" (۲۱ جولائی ۳۵ء)

جناب سید محمد سرور صاحب چشتی میر منشی نوشہرو: "اس سے قبل جو مومیائی منگائی تھی اُسے دوسرے مومیائی فروشوں سے ارزاں اور باثر پایا ہے۔ ایک چھٹانک ارسال فرمائیں" (دھا جولائی ۳۵ء)

جناب حکیم محمد یسین صاحب بھروٹیا: "آپ کے یہاں سے تین مرتبہ مومیائی منگا چکا ہوں۔ مفید معلوم ہوتی ہے ۲ چھٹانک اور ارسال فرمائیں" (۲۳ جولائی ۳۵ء) (مومیائی منگوانے کا پتہ)

حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرت سر

ahmadimuslim.de

تمام دنیا میں بے مثل

سفری حمائل شریف

مترجم ومحشی اُردو کا ہدیہ ۴ روپیہ

تمام دنیا میں بینظیر

مشکوۃ مترجم و محشی

اُردو کا ہدیہ سات روپے

ان دونو بے نظیر کتابوں کی زیادہ

کیفیت اس اخبار میں ایک سال

چھپتی رہی ہے

عبدالغفور غزنوی مالک کارخانہ

انوار الاسلام امرتسر

سرمہ نور العین ۲۵

(مصدقہ مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ ۱۲/

مینجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

حیات طیبہ

سوانحعمری حضرت مولانا اسمٰعیل شہید دہلوی رح

آپ کا حسب نسب اور زندگی بھر کے کارہائے نمایاں درج ہیں۔ سکھوں کے ساتھ جہاد کے وجوہ اور تمام لڑائیوں کا حال۔ ہر مسلمان کو اس کا مطالعہ ضروری ہے قیمت ۱۲/

ملنے کا پتہ :- دفتر اہلحدیث امرتسر

بعدالت جناب سب جج صاحب بہادر قصور

غلام فاطمہ زوجہ علم الدین خواجہ ساکن قصور

بنام علم الدین ولد جمال الدین خواجہ ساکن قصور کوٹ بدر الدین خان

درخواست زیر آرڈر ۳۳ رول ۲ ضابطہ دیوانی برائے اجازت کرنے دعوے بصیغہ مفلسی دعوے تنسیخ نکاح

بنام علم الدین ولد جمال الدین خواجہ ساکن قصور کوٹ بدر الدین خان۔

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مدعیہ نے درخواست آرڈر ۳۳ رول ۲ برائے حصول اجازت بصیغہ مفلسی عدالت ہذا میں گزاری ہے لہذا بذریعہ اشتہار ہذا تم کو مطلع کیا جاتا ہے کہ تم مورخہ ۲۹ ۸/۳۵ کو حاضر عدالت ہذا ہوکر جو عذر نسبت درخواست کے رکھتے ہو پیش کرو اگر تم حاضر عدالت تاریخ مقررہ پر نہیں آؤگے تو یکطرفہ کاروائی عمل میں لائی جاویگی۔ تحریر ۹ ۸/۳۵

دستخط حاکم　　مہر عدالت؛

شیعہ مشن کی تردید میں کتب ذیل قابل مطالعہ ہیں

خلافت محمدیہ۔ اس رسالہ میں مسئلہ خلافت اصحاب ثلاثہ کو ثابت کر کے قرآن مجید سے ان کے مومن اور متقی ہونے پر عالمانہ استدلال کیا گیا ہے اور مسئلہ باغ فدک پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ کتابت طباعت کاغذ اعلیٰ۔ قیمت ۳/

خلافت رسالت۔ اس میں خلافت اصحاب ثلاثہ کو نہایت دلچسپ اور جدید انداز میں ثابت کیا گیا ہے اور تاریخی حوالہ جات کی روشنی میں مسئلہ خلافت مختلف فیہ کو محقق و مبرہن کیا گیا ہے۔ حتیٰ کہ منکرین کو بھی انکار کی گنجائش نہیں رہتی قیمت ۱/

رسالہ مجددیہ۔ رسالہ ہذا حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سرہندی نے شیعہ مذہب کی تردید میں فارسی زبان میں تصنیف فرمایا تھا۔ جسمیں موصوف نے شیعہ مذہب کے تمام اعتراضات کے جوابات احسن طور سے دیئے گئے ہیں۔ اس رسالہ کا اردو ترجمہ کیا گیا ہے۔ رسالہ ہذا اپنے موضوع پر ایک عمدہ کتاب ہے جو ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہا ہے۔ قیمت ۸/

تبصیر بجواب اشتہار تنویر۔ مؤلفہ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ جس میں شیعوں کی پیشکردہ روایات متعلقہ خم غدیر کی اصل حقیقت واضح کی گئی ہے۔ مفت۔ محصولڈاک ۱/

کتب عملیات وتعویذات

قرآن کے عملیات۔ قرآن پاک کی عدیم النظیر اور تیر بہدف عملیات کا یہ اردو مجموعہ متقدمین کی بہت سی معتبر اور مستند عربی تصانیف کی مدد سے تیار کیا گیا ہے جن کا حوالہ ساتھ ساتھ درج کیا گیا ہے۔ ایک ایک امر کے متعلق کئی کئی مجرب اور آسان عملیات درج کئے گئے ہیں۔ مثلاً حب، حلال، بغض، تسخیر خلائق وجنات، ہلاکت اعداء، دولتمندی، فراخ رزقی، تاسیب شناخت چور، قضائے حاجات، حصول اولاد، تسخیر حکام، نظر بد، حصول ملازمت، بدن کی کل بیماریاں، نورانیت قلب، زیادتی علم، قید سے نجات پانا، آئندہ حالات وغیرہ معلوم کرنا، غرض انسانی زندگی کی ہر ضرورت اور ہر مشکل کا روحانی اور رحمانی علاج اس کتاب میں مل سکتا ہے۔ قیمت ۸/

رسول اللہ کے عملیات۔ اس کتاب میں سرورکائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے تمام عملیات حدیث کی مستند کتابوں سے بڑی محنت کے ساتھ جمع کر دیئے گئے ہیں۔ ہر عمل کے ساتھ حدیث کی کتاب کا حوالہ دیا گیا ہے۔ چنانچہ اس کتاب میں ہر مقصد میں کامیاب ہونے پر ہر دکھ درد کے مٹانے اور ہر مصیبت سے نجات حاصل کرنے کیلئے عملیات نبوی درج ہیں۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۵/

نوٹ :- محصول ڈاک بذمہ خریدار

ملنے کا پتہ :- **دفتر اہلحدیث امرتسر**

آریہ مشن کی تردید میں بینظیر کتابیں

تصانیف مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مدظلہٗ

حق پرکاش۔ اس کتاب میں ان ایک سو انسٹھ (۱۵۹) سوالات کا معقول اور عالمانہ جواب درج ہے۔ جو سوامی دیانند نے اپنی مشہور کتاب ستیارتھ پرکاش" میں قرآن شریف پر کئے تھے۔ قیمت ۱۲ر **الہامی کتاب**۔ وہ تحریری مباحثہ جو مابین مولانا صاحب ممدوح اور ماسٹر آتمارام صاحب کے مابین قرآن مجید اور وید کو ترتیب وار الہامی ثابت کرنے کے لئے ہوا۔ کتابت طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۱۲ر **ترک اسلام** (بجواب ترک اسلام) اُن اعتراضوں کا دندان شکن جواب ہے جو غازی محمود (دھرمپال) نے مرتد ہو کر اسلام پر کئے تھے اور اس رسالہ کو دیکھ کر وہ دوبارہ مشرف باسلام ہوئے۔ قیمت صرف ۵ر **بحث تناسخ**۔ وہ تحریری مباحثہ جو کئی ہفتوں تک مابین مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب اور ماسٹر آتمارام صاحب دربارہ مسئلہ تناسخ جاری رہا۔ قیمت ۳ر **حضرت محمد رشی**۔ حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی نبوت کا ثبوت وید و انجیل، اور وید سے ایسے صاف اور صریح حوالجات سے دیا ہے کہ متعصب مخالف کو بھی انکار کی گنجائش نہیں رہتی۔ قیمت ۲ر **حدوث وید**۔ اس رسالہ میں خود وید کے منتروں سے ثابت کیا گیا ہے کہ وید قدیم نہیں ہیں بلکہ اس وقت بنائے گئے تھے جبکہ دنیا کی کافی آبادی سطح زمین پر پھیل چکی تھی۔ قیمت ۱ر **اصول آریہ**۔ آریوں کے اصل الاصول مسائل یعنی مادہ، روح اور سلسلہ کائنات کی قدامت کا معقول دلائل سے ابطال۔ قیمت ۲ر **الہام** یہ وہ مختصر رسالہ ہے جس میں الہام کی تعریف و تقسیم کرکے چند ناقابل حل سوالات آریوں سے کئے گئے ہیں۔ قیمت ۱ر **شادی بیوگان اور نیوگ**۔ اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ نیوگ جیسے شرمناک اور حیا سوز مسئلہ کے مقابلہ میں شادی بیوگاں کو کئی درجہ بڑھ کر فضیلت حاصل ہے۔ قیمت ۱ر **القرآن العظیم**۔ اس میں تمام ضروریات الہام کو قرآن مجید سے ثابت کرکے مخالفین (آریہ وغیرہ) کو چیلنج دیا گیا ہے کہ انہی باتوں کا وید سے ثبوت پیش کریں۔ قیمت ۲ر **جہاد وید**۔ جہاد کا ثبوت وید منتروں سے پیش کیا گیا ہے اور آریوں کا منہ بند کیا گیا ہے۔ قیمت ۳ر **مقدس رسول**۔ آریوں کے ایک زہریلے رسالے یعنی "رنگیلا رسول" کا معقول مدلل اور متین جواب۔ قیمت ۸ر یہ رسالہ مکرر زیر طبع ہے۔ **نکاح آریہ**۔ اس رسالہ میں آریہ دھرم کے احکام متعلقہ نکاح پر آٹھ عنوانات قائم کرکے اسلامی نکاح کی خوبی و فضیلت کو واضح کیا ہے۔ قیمت ۴ر **نماز اربعہ**۔ اس رسالہ میں ہر چہار مذہبوں کی نمازوں کا مقابلہ کرکے غیر مذاہب کی نمازوں میں شرک اور اسلامی نماز میں اصل توحید کا نقشہ دکھایا ہے۔ قیمت ۲ر **ہندوستان کے دو ریفارمرز**۔ سوامی دیانند اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی دیگر مذاہب کے متعلق بدزبانیوں کا نمونہ ان کے اپنے شیریں الفاظ میں دکھایا گیا ہے۔ قیمت ۲ر **ثمرات تناسخ**۔ رسالہ ہذا میں مسئلہ تناسخ کو ایسے دلچسپ پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے کہ انسان پڑھ کر حیران ہو جاتا ہے کیونکہ تناسخ کو صحیح مان کر نظام عالم کا قائم رہنا قریباً محال معلوم ہوتا ہے۔ قیمت ۴ر **سوامی دیانند کا علم و عقل**۔ ثابت کیا گیا ہے کہ سوامی صاحب دوسرے مذاہب پر اعتراض کرنے میں تحقیق اور علم سے کام نہ لیتے تھے۔ ۱ر **کتاب الرحمٰن**۔ آریوں کی ایک مشہور کتاب "کلام الرحمٰن وید ہے یا قرآن؟" کا مکمل و مدلل جواب۔ قیمت ۹ر

(تصنیفات دیگر مصنفین)

ابطال الہام وید۔ مصنفہ مولوی ادریس خان صاحب بدایونی۔ فاضل مصنف نے وید کے اندرونی حوالجات یعنی صریح منتروں کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ وید آریہ
۸۴۷ سماج کے مسلمہ اصولوں کی بنا پر بھی ہرگز ہرگز الہامی ثابت نہیں ہو سکتے۔ آجتک آریہ سماج کی طرف سے اس کا جواب نہیں ہو سکا۔ قیمت ۶ر **عجائبات آرین فلاسفی** اس رسالہ میں آریہ سماج کے مسلمات کی عقلی و نقلی دلائل کے ساتھ کماحقہ تردید کی ہے۔ نیز ان کے مسلمہ اصولوں میں نتیجہ کے لحاظ سے اختلاف اور تضاد دکھایا ہے ۴ر **ویدوں کے ظاہر کنندہ**۔ مصنفہ مولوی ناصر الدین صاحب سابق سوامی سقیہ دیوجی صاحب جس میں محققانہ طور پر اپ نشدوں کے حوالوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ وید کن لوگوں نے بنائے تھے۔ قیمت ۲ر **پیدائش دنیا از روئے برہمن گرنتھ**۔ اس رسالہ میں بالتفصیل بتایا گیا ہے کہ برہم نے دنیا کو کس طرح بنایا قیمت ۳ر **قدیم ایرانیوں کی مذہبی کتب**۔ اس رسالہ میں نہایت محققانہ طور سے قدیم ایرانیوں کی مذہبی کتب کی چھان بین کی ہے۔ قیمت ۳ر **از روئے آریہ لٹریچر وید کیا چیز ہے؟** اس رسالہ میں آریہ سماج کے عقائد متعلقہ وید بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت ۵ر **پیدائش دنیا از روئے وید** اس میں وید کی تصریحات سے مسئلہ پیدائش دنیا کو حل کیا گیا ہے اور ساتھ ہی حدوث روح و مادہ پر بھی بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۹ر **اسلامی اور آرین توحید**۔ توحید کے متعلق فریقین کی مذہبی کتاب کے حوالجات پیش کرکے ثابت کیا ہے کہ صفات الٰہی کو اسلام نے اعلیٰ پیمانہ پر بیان کیا ہے۔ قیمت ۲ر **قدیم آریوں کی مذہبی کتب**۔ اس میں وید اور اپنشدوں کی اندرونی

ahmadimuslim.de

شہادتوں سے ثابت کیا ہے کہ وید خدا کی طرف سے ہیں یا رشیوں کی تصنیف۔ ۸ر

داعی اسلام۔ اس میں مختصر طور پر مگر نہایت جامعیت کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانحعمری لکھی ہے۔ قیمت صرف ۲ر

ابطال تناسخ۔ مصنفہ مولوی عبدالصمد صاحب مونگیری۔ مسئلہ تناسخ کی تردید میں مفید رسالہ۔ تناسخ کے چکر کی دلچسپ حقیقت۔ قابلدید کتاب۔ قیمت ۳ر

حدوث مادہ۔ اس رسالہ میں حدوث مادہ پر نہایت زبردست آٹھ دلیلیں دیکر ثابت کیا ہے کہ مادہ حادث ہے۔ قیمت ۲ر۔ **حدوث روح**۔ آریہ روح کے مسئلہ قدامت روح کا حدوث خود آریوں کی مسلمات سے ثابت کیا ہے۔ قیمت ۲ر

وید کا بھید حصہ اول و دوم۔ اس میں آریوں کے اس دعویٰ کی تردید ہے کہ وید کی اصل تعلیم وہی ہے جو سوامی دیانند نے پیش کی ہے۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۴ر

آریہ دھرم کا انصاف۔ اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ آریہ دھرم میں انصاف اور مساوات کا خون کیا گیا ہے۔ قیمت ۲ر **آریوں کا خوفناک ایشور**۔ آرین پرمیشور کی صحیح تصویر پیش کر کے ثابت کیا ہے کہ ویدک دھرم کا پرمیشور نہ عادل ہے نہ رحیم ہے۔ قیمت ۲ر۔ **ویدک ایشور کی حقیقت**۔ یعنی پنڈت مراری لال شرما کے رسالہ "اسلامی توحید" کا دندان شکن جواب۔ قیمت ۳ر

وید اور سوامی دیانند۔ مصنفہ غازی محمود صاحب دھرمپال بی۔ اے۔ جا دو وہ جو سر چڑھ بولے" کے مصداق دیانندی الفاظ ہی سے ویدوں کو بدترین کتب ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ۶ر۔ **بت شکن**۔ غازی صاحب کے وہ لیکچر جن کی بنا پر ۵ ہزار کی ضمانت و مچلکہ کا مقدمہ چلایا گیا تھا اور زبان بندی کا حکم ہو گیا تھا کیونکہ انہوں نے آریہ مذہب کی قلعی کھولنے کا جرم کیا تھا۔ قیمت ۶ر

تناسخ چکر اور سوامی دیانند۔ اس کتاب میں وید، منوسمرتی، ستیارتھ پرکاش، اور دیگر مستند کتب کے حوالجات سے ثابت کیا گیا ہے کہ تناسخ کا ماننے والا کسی صورت میں بھی خدا پرست نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اگر اس کو گناہ پرست کہا جائے تو مناسب ہوگا۔ کتاب کیا ہے آریوں کے مایہ ناز مسئلہ آواگون کی عریاں تصویر ہے۔ اس کتاب کو پڑھ کر ممکن نہیں کہ کوئی سعید روح تناسخ کو مان سکے۔ قیمت ۶ر

کفر توڑ۔ اس کتاب کا مضمون نام سے ظاہر ہو رہا ہے یہ وہ کتاب ہے جس کو پڑھ کر کوئی متعصب سے متعصب بھی ہو اسلام کے آگے سر تسلیم خم کر دیتا ہے۔ قیمت ۶ر

شدھی توڑ۔ آریوں کے عقائد، خیالات، مذہب اور رسومات نیوگ وغیرہ کی عریاں تصویر دکھلائی گئی ہے۔ قابلدید کتاب ہے۔ قیمت ۸ر **جز عار**۔ کفر توڑ کے جواب میں آریوں نے جو طلسم توڑ لکھا تھا۔ اس کا مختصر جواب اس قابل ہے کہ ملک میں بکثرت تقسیم کیا جائے۔ قیمت ۱ر

تحفۃ الہند۔ مع کتھا سلوتی۔ مصنفہ مولوی عبیداللہ صاحب مرحوم۔ یہ کتاب بیسیوں مرتبہ چھپ کر فروخت ہو چکی ہے۔ انسداد ارتداد اور آریوں کے منہ پر لگانے کو ایسا قفل ہے جس کی چابی ہندوؤں کے پاس نہیں ہے۔ قیمت ۱۰ر

ثبوت قربانی گاؤ۔ مصنفہ مولوی حافظ محمود الحسن صاحب عمر پوری۔ اس رسالہ میں قرآن و حدیث اور ہندوؤں آریوں کے وید شاستر، رامائن، مہابھارت اور توریت، انجیل سے گائے کی قربانی کا ثبوت دیا گیا ہے۔ اس رسالہ کے مطالعہ کرنے سے آریوں کا دعوے گئو رکھشا محض لغو معلوم ہوتا ہے اور عقلی و نقلی دلائل سے انسان کو گوشت خور ثابت کرتے ہوئے دکھلایا گیا ہے کہ گوشت خوری انسان کو باحیا خلیق اور نیک بناتی ہے۔ رسالہ ہذا دو حصوں میں چھپا ہے۔ قیمت فی حصہ ۴ر۔ مکمل ہر دو حصہ ۸ر۔ ہر مسلمان کے لئے اس کا مطالعہ ضروری ہے۔

حدوث مادہ۔ مصنفہ غلام الثقلین مرحوم وکیل۔ جس میں موجودہ سائنس کے اصولوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ مادہ قدیم نہیں بلکہ حادث ہے ساتھ ساتھ آریوں اور دہریوں کے عقائد فاسدہ کی بھی خوب دھجیاں اڑائی گئی ہیں۔ قیمت ۲ر

آریہ سماج اور سناتن دھرم۔ اس رسالہ میں زبردست دلائل کے ساتھ ثابت کیا گیا ہے کہ دوستی کے پردے میں کس طرح دشمنوں کی طرح آریہ سماج سناتن دھرم کے مضبوط قلعے میں نقب لگا کر اسے برباد کر رہا ہے۔ ہندوؤں کو آریوں کی عیاریوں سے خبردار رہنا چاہیئے۔ قیمت ۲ر **تثلیث وید**۔ اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ آریہ سماج جو اپنے کو مسئلہ توحید میں جملہ مذاہب دنیا سے افضل سمجھتا ہے دراصل وہ اس مسئلہ میں سب سے نیچے گرا ہوا ہے۔ کیونکہ آریہ سماج غیر خدا کو خدائی ذات و صفات و عبادت میں شریک کرتا ہے۔ قیمت ۲ر

آریہ دھرم کا فوٹو۔ اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ دیانندی مذہب اپنے اندرونی اختلافات کی وجہ سے ایشوری دھرم نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ الہامی دھرم کی شان کے منافی ہے کہ اس کے احکام باہم متضاد ہوں اور اس کی تعلیم میں ایسا اختلاف ہو کہ دونوں باتوں کو صحیح ماننا غیر ممکن ہو۔ قیمت ۲ر

ایک روپیہ میں چھ رسالے

قال اللہ۔ جس میں احکام قرآنیہ کا لب لباب نہایت وضاحت سے عالمانہ طریق پر کیا گیا ہے۔ مصنفہ مولانا نواب خیر صدر الدین خان بڑودہ۔ قیمت ۴ر

(۲) **قال الرسول**۔ یہ کتاب بھی موصوف کی تصنیف ہے۔ اس میں احادیث نبویہ علیہ الصلوٰۃ والتحیہ کا لب لباب بڑی خوبی اور وضاحت سے ہے۔ قیمت ۴ر

(۳) **خطبہ عید اضحیٰ**۔ از مولانا ابوالکلام صاحب آزاد۔ عید قرباں کے روز پڑھنے کے لئے بیش بہا معلومات سے پُر ہے وعظ و نصیحت کا مجموعہ ہے۔ قیمت ۴ر

(۴) **دعوت عمل**۔ غافل مسلمانوں کو احکام شریعت پر عمل پیرا ہونے کی دعوت قرآن و حدیث سے دیگئی ہے۔ قیمت ۴ر (۵) **الحریت فی الاسلام**۔ اسلامی حریت و جمہوریت اور دیگر اہم مسائل پر زبردست بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۶ر

(۶) **توصیہ شہادت**۔ شہادت امامین سے ایک بصیرت افروز ... [illegible]

ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲
یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۲ — نمبر ۴۴

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ و سنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلّم داشتن

مسئول مدیر — ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۔۔۔ للعہ
رؤسا و جاگیرداران سے ۔۔۔ ۱۲
عام خریداران سے ۔۔۔ ۵
ششماہی ۔۔۔ ۲/۱۲
ممالک غیر سے سالانہ ۔۔۔ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ ۔۔۔ ۲/

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۲۹ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ مطابق ۳۰ اگست ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نوید مسلم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ص۱
انتخاب الاخبار ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ص۲
وہابیت پر بہتان ۔ ۔ ۔ ۔ ص۳
آدمیوں میں بے جا نزاع ۔ ۔ ۔ ص۴
مسیح موعود کے آنے کا وقت ہے؟ ۔ ص۴
انسان سے بندر ص۵ ۔ وید درشن ۔ ۔ ص۶
اسلام میں توحید ص۷ ۔ عزت رسول علیہ السلام ص۸
ردّ تناسخ ص۹ مسلمانوں کی تباہی کا علاج ص۱۰
قوم مومنون کا ظلم قوم مومن پر ۔ ۔ ص۱۱
اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان ۔ ص۱۲
فتاویٰ ص۱۳ ۔ منتخبات ۔ ۔ ص۱۴
ملکی مطلع ص۱۵ اشتہارات ۔ ص۱۶ تا ۲۰

67542

نوید مسلم

(از مولوی محمد ایوب صاحب ہاشمی فاضل کولار)

بیت الحرم میں فیض کے چشمے اُبل رہے ہیں — سُن سُن کے مومنوں کے ارمان نکل رہے ہیں
دین متین کے دستو فرماں ہوئے ہیں جاری — سن سن کے تیر و خنجر ہر سمت چل رہے ہیں
توحید کی ہوائیں ہر طرف چل رہی ہیں — بدعت کے شور و شر پر آرے سے چل رہے ہیں
اہل حدیث بھائی سنت کے سب فدائی — سن سن کے کارنامے خوش ہو اچھل رہے ہیں
فتح و ظفر کے ڈنکے کیا خوب بج رہے ہیں — سینے پہ دشمنوں کے بھالے سے چل رہے ہیں
بدعت کی باغباڑی مرجھا رہی ہے ساری — دینی چمن کے غنچے کیا پھول پھل رہے ہیں
توحید کی یہ چکی جب سے لگی ہے چلنے — سینے پہ مشرکوں کے بس دال دل رہے ہیں
دینی علم کا پرچم لہراتا رہے یہ ہر دم — وحدت کے حامیوں کے ارمان نکل رہے ہیں

دنیا میں اہل ایماں جنت کے حور و غلماں
تعریف دیں سے کلمے سب کے نکل رہے ہیں

تقویۃ الایمان مکمل مصنفہ مولانا اسمٰعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ جس میں تذکیر الاخوان، رسالہ مارق الاشرار، رسالہ راہ سنت دخط مولانا صاحب موصوف۔ نثری

انتخاب الاخبار

—— امرتسر میں موسم خوشگوار ہے۔ ہوا عموماً مرطوب رہتی ہے۔ رات کو خاصی ٹھنڈک ہوتی ہے۔

—— امرتسر بازار چھمن سر کے قریب ہیضہ کے چند کیس ہو گئے۔ موت صرف ایک ہی ہوئی۔ بلدیہ کی طرف سے انسدادی تدابیر عمل میں لائی جا رہی ہیں باقی شہر میں خیریت ہے۔

—— امرتسر ریلوے سٹیشن پر ایک ریلوے ملازم انجن سے نیچے گر پڑا جسکے ہاتھ پاؤں کٹ گئے۔

—— ضلع امرتسر کا مشہور سکھ پہلوان گنڈا سنگھ امریکہ کو گیا ہے تاکہ وہاں اپنی شہ زوری کے کرتب دکھائے۔

—— امرتسر ۲۰۔ اگست کو سکھوں کی مکمل ہڑتال رہی شام کو جلوس بھی نکلا اور جلسہ بھی ہوا۔ وجہ ہڑتال یہ تھی کہ دربار صاحب امرتسر کے ہیڈ گرنتھی اور ایک جتھے دار کی گرفتاری ایک سے زیادہ کرپانیں رکھنے کے الزام میں ہوئی تھی۔ جلوس میں تمام اکالی سکھوں نے دو دو کرپانیں رکھی ہوئی تھیں۔

لاہور میں امن وامان ہے۔ البتہ ۲۴۔ اگست کو چند سکھوں نے شاہی مسجد کے پاس سر عام جھٹکا کیا جس کی وجہ سے مسلمان بہت مشتعل ہو گئے تھے مگر پولیس کی بر وقت مداخلت سے امن ہی رہا۔

—— مسمی محمد اسحاق کو جسے گزشتہ فساد لاہور کے ایام میں ایک سکھ ہیڈ کنسٹبل کو چھرا مار کر ہلاک کر دینے کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا۔ سشن جج لاہور نے سزائے موت کا حکم دیا۔ اس کی اپیل ہائیکورٹ میں کی جائے گی۔

—— ملتان میں ایک ہندو نے ایک مسجد میں غلاظت پھینکی۔ جسے عدالت نے پچاس روپیہ جرمانہ کی سزا دی۔

—— ڈیرہ اسمعیل خاں میں بارش کی کثرت سے بہت سے پکے مکانات گر گئے۔

—— کراچی میں ایک شخص کے قبضہ سے سنّر ڈر[illegible]

سونا اور سو تولہ چاندی برآمد ہوئی۔ جسے پولیس نے گرفتار کر لیا۔

—— شیخوپورہ کے قریب موضع بوڑے والہ میں سکھ مسلم فساد (جو زمین کی وجہ سے تھا) ہونے سے ایک مسلمان مر گیا۔ پولیس نے تفتیش کے بعد پچاس سکھوں کو زیر حراست کر لیا ہے۔

—— دہلی میں ۲۴۔ اگست کو علی الصبح خفیف سا زلزلہ آیا۔

حساب دوستاں

ناظرین اخبار ہذا کا صفحہ ۱۴ ضرور ملاحظہ فرمائیں ضروری تاکید ہے۔ (منیجر اہلحدیث)

اہل حدیث کانفرنس پر توجہ

کر کے توحید و سنت کی اشاعت میں مدد کیجئے ورنہ موقع نازک آ رہا ہے۔ (ابو الوفاء)

جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب

کے انعقاد کی اطلاع دی گئی ہے۔ ہوا خواہان توحید و سنت اپنی شرکت کے وعدوں سے اطلاع دیں تاکہ جلسہ عام کرنے پر غور کیا جائے۔

اطلاع کا پتہ:۔ دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

خادم (محمد ابراہیم میر سیالکوٹی)

—— معلوم ہوا ہے کہ حکومت ایران نے اعلان شائع کیا ہے کہ وہ تمام غیر ملکی جہاز جو ایران کے ساتھ تجارت کرتے ہیں جب ایرانی سمندر میں داخل ہوں تو اپنا قومی جھنڈا نہ لہرائیں۔

—— اطلاع ہے کہ شاہ ابی سینیا نے اپنی افواج کو حکم دیا ہے کہ وہ بالکل تیار رہے۔ پندرہ سال سے لیکر اسّی سال کی عمر تک کے تمام مرد تیار رہیں۔

(بقیہ متفرقات)

کوئٹہ کے دوست زندہ ہیں ۱۶۔ اگست کے اہلحدیث میں خریداران اہلحدیث ساکنان کوئٹہ میں سے منشی محمد شفیع صاحب تحصیلدار کی تلاش کا نوٹ نکلا تھا۔ ممدوح کا عنائت نامہ خیریت آ گیا لکھا ہے کہ جس مکان میں اور خاندان کے ۹ نفوس رہتے تھے بفضل خدا اس کی ایک اینٹ بھی نہیں نکلی (الحمد)

"قادیانی پریس کیا کہتا ہے؟"

عزیز ذکاء اللہ جو ۲۰۔ اگست سے گم ہو گیا تھا اور اس کی تلاش کے لئے انقلاب، زمیندار، احسان، سیاست وغیرہ میں اشتہار شائع کیا گیا تھا الحمد للہ کہ بخیر عافیت آج (۲۶۔ اگست کو) خود بخود واپس آ گیا ہے۔ (ابو الوفاء)

ضروری اطلاع مضمون نگاران حضرات کی خدمت میں التماس ہے کہ مضمون سفید کاغذ پر کاغذ کے ایک طرف عمدہ روشنائی سے خوشخط لکھ کر بھیجا کریں۔ پنسل سے ہرگز نہ لکھیں۔ ضروری تاکید ہے۔ (منیجر)

—— بمبئی کی اطلاع ہے کہ ۲۳۔ اگست کو جہاز نگیر پر ڈبلیو۔ ایف چارٹر کی کمان میں پنجابی رجمنٹ ۵ کو ادیس ابابا روانہ کر دیا گیا ہے تاکہ وہ برطانوی حرم کی حفاظت کرے۔ نیز اسی جہاز میں عام سوداگروں نے غلہ وغیرہ بھی حبشہ روانہ کیا ہے۔

—— یورک شائر (برطانیہ) میں ایک کان میں زبردست دھماکا ہونے سے سات اشخاص ہلاک اور ۱۵ مجروح ہو گئے۔

—— حکومت امریکہ نے فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر غیر ممالک کی جنگ چھڑ گئی تو امریکہ بالکل علیحدہ رہیگا

—— اٹلی نے ۴۰ جنگی ہوائی جہاز، بم پھینکنے والے جہاز ودو۔ بین مشینیں اور تباہی خیز سامان ابی سینیا روانہ کر دیا ہے۔

—— آزاد مسلمانوں کی جو کانفرنس ایران میں ہونیوالی ہے اسمیں اگر امان اللہ خان سابق شاہ افغانستان کو مدعو کیا گیا تو حکومت افغانستان اس کے خلاف پروٹسٹ کرے گی۔

—— حکومت عراق نے ہوا بازی کی تعلیم کے لئے عراق میں ایک کالج کھولنے کا انتظام کیا ہے۔

[illegible] (منیجر اہلحدیث)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۲۹ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ

وہابیت پر بہتان

(۳)

ناظرین آگاہ ہیں کہ ملتان سے ایک رسالہ "وہابی دھرم کے پھول" (اسرار وہابی پھول) نکلا ہے۔ جس میں اسلاف اہل بدعت کے افتراآت سے اقتباس لیکر چند افتراآت لکھے ہیں۔ گذشتہ پرچے میں (بالتواء چند نمبر) اس کے بیس نمبروں تک جواب درج ہوچکا ہے آج اکیسویں اعتراض سے شروع ہوتا ہے۔

اعتراض ع۲۱۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روضہ کے لئے سفر کرنا شرک اکبر ہے (کتاب التوحید) ان السفر الی قبر محمد وغیرہ شرک اکبر رسالہ سیف الجبار ص۲۰۔ حالانکہ رسول اللہ صلعم کا صاف مقابلہ ہے۔ اس لئے کہ حضور فرماتے ہیں من زارنی متعمدا کان فی جواری جو شخص عمداً میری زیارت کو آیا وہ میری حفاظت میں آگیا۔ مشکوٰۃ شریف ص۲۴۰

جواب ع۲۱۔ تمہارے پیشوا ملا ملتانی نے یہ جھوٹ گھڑا ہوا ہے جس کا جواب ہم نے رسالہ "تکذیب المکفرین" میں دیدیا تھا مگر تم ایسے خلف الرشید ہو کہ اپنے سلف کا جھوٹ بھی شائع کرکے ان کے اعمال نامہ میں سیاہی کا اضافہ کرتے ہو۔ ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ کتاب التوحید مصنفہ شیخ محمد نجدی رحمۃ اللہ علیہ میں ایسا نہیں ہے دکھاؤ تو ایک روپیہ انعام کے علاوہ جھوٹ کی سیاہی سے بھی پاک ہو جاؤ۔ ورنہ جھوٹ سے توبہ کرو۔ ہاں ذرا اپنی پیشکردہ حدیث کا نتیجہ تو سن لو۔ حدیث میں جو الفاظ ہیں (جو میری زیارت کو آیا) ان کو تم نے روضہ نبویہ کی زیارت پر لگایا ہے بہت اچھا کیا۔ مطلب یہ ہوا اگر کوئی میری قبر کی زیارت کو آئے۔ اب ادھر میدان علم میں آؤ علماء اصول کی تصریحات دیکھو فرماتے ہیں کہ جس نے ایمان کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی وہ صحابی ہے۔ بتاؤ جو لوگ (مثلاً تم یا تمہارے والد یا جد) جن کو ایام حج میں زیارت مدینہ شریف نصیب ہوئی ہے وہ بقول تمہارے اس حدیث کے مطابق صحابی ہوگئے؟ نیم وہ دھرم سے بتانا کہ تم (وہابی نامہ لکھنے والے) صحابی ہو یا تابعی؟ تف ہے اس حدیث دانی پر اور افسوس ہے اس بے علمی میں اندھی تقلید پر۔

اعتراض ع۲۲۔ اصحاب رسول فاسق بھی تھے۔ نزل الابرار جلد ۳ ص۹۴ ان من الصحابۃ ھو فاسق کیا جا سوز سبب ہے"۔

جواب ع۲۲۔ ہم کمال دیانت سے کہتے ہیں کہ یہ حوالہ صحیح ہے مولوی وحید الزمان خان نے ایسا لکھا ہے۔ لیکن ہم یہ بھی کمال راستی سے کہتے ہیں کہ

ہم مرحوم کے اس قول کو صحیح نہیں جانتے۔ بلکہ اسی طرح غلط جانتے ہیں جس طرح علماء حنفیہ کا یہ قول کہ حضرت انس خادم رسول اللہ اور حضرت ابوہریرہ حافظ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقیہ نہ تھے۔ (نور الانوار وغیرہ) بس دونوں قول ہمارے نزدیک یکساں ہیں۔ اب کہو تمہاری کیا رائے ہے؟

اعتراض ع۲۳۔ قول صحابی حجت نہیں۔ اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۳ اگست ۱۹۱۶ء حالانکہ یہ بھی صراحۃً رسول کا مقابلہ اور آپ کی حدیث کی تکذیب ہے۔ جو یہود کا کام ہے نہ اہل اسلام کا۔ چنانچہ مشکوٰۃ ص۵۵۴ مطبع اصح المطابع دہلی میں حضور کا بایں طور ارشاد عالی موجود ہے فرماتے ہیں۔ اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم (رواہ رزین) ۱۲ مگر مذہب حقہ احناف میں اقوال صحابہ کی عدم حجیت مطلقاً قطعاً ثابت نہیں ۱۲"۔

جواب ع۲۳۔ محدثین کا یہی مذہب ہے الموقوف لیس بحجۃ (مقدمہ ترمذی وغیرہ) محدثین کی نہیں سنتے تو اپنے عم مکرم (چچا) امام شافعیؒ کی تو سنو گے۔ جن کا مذہب خود تمہارے مذہب کے مستند مصنف صاحب نور الانوار نے یوں ذکر کیا ہے:۔

قال الشافعی لا یقلد احد من الصحابۃ لان الصحابۃ کان یخالف بعضھم بعضا ولیس احد منھم اولی من الاخر فتعین البطلان۔ (نور الانوار ص۲۱۶ طبع لکھنؤ)

یعنی صحابہ کرام آپس میں مختلف تھے اس لئے کسی کا قول حجت نہیں نہ کسی کی تقلید واجب ہے۔

وہابی پھولوں کے پھلیرو! اپنے چچا جان (امام شافعیؒ) کو بھی رسول کا مقابلہ کرنے والا کہو گے۔ یاد رکھو کہو گے تو زبان جل جائیگی"

حدیث اصحابی کالنجوم جو تم نے نقل کی ہے گو سنداً صحیح نہیں مگر معناً صحیح ہے۔ معنے اس کے یہ ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے۔

میں مثل سورج کے ہوں میرے اصحاب مثل ستاروں کے ہیں۔ ستارے سورج ہی سے روشنی لیتے ہیں پس میرا جو صحابی تم کو میرا نور (حدیث مرفوع) پہنچائے اسے قبول کرنے والا ہدایت یاب ہوگا۔ (لاریب فیہ)

اہلحدیث کا مذہب۔ مصنفہ مولانا ثناء اللہ صاحب (۸۵۱) قیمت ۶/ (فی) (خواجہ اہلحدیث امرتسر)

ahmadimuslim.de

ورنہ تم بتاؤ جو صحابہ کرام فاتحہ خلف الامام پڑھتے پڑھاتے تھے، رفع یدین کرتے تھے، آمین بالجہر کا فتوے دیتے تھے تم انکی بات نہ مان کر یہود کی سنت پر کیوں عمل کرتے ہو۔

نوٹ ان صحابہ کرام کے نام دیکھنے ہوں تو اپنے مستند مصنف امام طحاوی کی شرح معانی الآثار دیکھو۔

اعتراض ۲۴ ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پرند زندہ کرنے کا صاف انکار تفسیر ثنائی ص۱۰۷ ۔ حالانکہ یہ بھی قرآن خدا کا صاف انکار ہے جو کفر ہے۔ اہلسنت بھائیو یہی سردار اہلحدیث مسمی ثناء اللہ جو صاف طور پر قرآن کا مقابلہ کر کے بعد خود دوسروں کو بھی جہنم کا ایندھن بنا رہے ہیں۔ یہی بزرگ ہیں جو اپنی کم بساطی کی وجہ سے ہمیشہ تقلید حسن توحید کی تردید کیا کرتے ہیں مگر اپنے ذکامی اجتہاد کی یہ حالت ہے کہ قرآن کے کسی جملہ کی تفسیر نہیں کرتے۔ مگر اہلسنت کی بجائے سینکڑوں غیر مقلدوں سے بھی کفر و ضلال کے خطاب پاتے ہیں۔"

جواب ۲۴ ۔ آیت مرقومہ کا تفسیر ثنائی میں وہی ترجمہ کیا ہے جو حضرت شاہ عبدالقادر مرحوم دہلوی نے کیا ہے اور تفسیر وہی کی ہے جو تفسیر جلالین اور تفسیر معالم التنزیل میں کی گئی ہے یعنی اَمِلْهُنَّ وَوَجِّهْهُنَّ۔ سچائی کا دم بھرتے ہو تو یہ تفسیر کسی آیت یا حدیث کے مخالف بتاؤ ورنہ موہنہ کی باتیں نہ بناؤ۔

مفصل دیکھنا ہو تو ہمارا رسالہ تغلیب الاسلام دیکھو۔

(باقی آئندہ)

اثبات التوحید

اہل بدعت کی ایک کتاب "انوار آفتاب صداقت" کا جواب۔ فرقہ بریلویہ نے اہلحدیث و دیوبندیوں کے عقائد کی تردید کر کے ان پر کفر کا فتویٰ دیا تھا۔ اس کا دندان شکن جواب ہے قیمت عہ ۔ ملنے کا پتہ: منیجر اہلحدیث امرتسر

آریوں میں بے جا نزاع

حیدر آباد دکن میں ہندوؤں اور آریوں کے باہمی مناظرہ میں ہندو پنڈت کے سوال کے جواب میں آریہ مناظر نے کمال دیانتداری اور راست گوئی اور حق پسندی سے یہ کہہ دیا کہ میں سوامی دیانند کی مورتی پر جوتا ماروں گا؟ بس اس کے منہ سے یہ الفاظ نکلے ہی تھے کہ آریہ کیمپ میں کھلبلی پڑ گئی کہ یہ کیا کیا! سوامی جی کی مورتی کے حق میں ایسا کہہ دیا۔ ہم (آریہ) مورتی پوجا تو نہیں کرتے مگر مورتی کی ایسی ہتک بھی نہیں کرتے، چاروں طرف سے آریہ مناظر پر لے دے شروع ہو گئی۔ اس لئے ہم کو بھی دخل دینے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ سوامی دیانند جی کی سوانحعمری کلاں میں لکھا ہے کہ

سوامی کا اپدیش بابت تردید مورتی پوجا سن کر سوامی جی کے چھ چیلوں نے سالگرام اور ماکھن چور (کرشن جی؟) کی مورتیاں پھینک دیں۔ (ص۹۶ وغیرہ)

آریہ سجنو! پھینک دیں عزت کا لفظ ہے یا توہین کا جن لوگوں نے ان مہاتماؤں کی مورتیاں باہر گوڑگا ہولی میں پھینک دیں وہ اگر سوامی جی کی مورتی کو واسطے تنبیہ مشرکین کے جوتے مار دیں تو حیرانی کی کیا بات ہے اور آوازے کسنے کی کیا ضرورت؟

قادیانی مشن

مسیح موعود کے آنے کا وقت ہے؟

ہیضہ، طاعون وغیرہ امراض کا جو بلاشک حکیموں اور ڈاکٹروں کو چاہتا ہے۔ مگر یہ امر ہر ایک دانا جانتا ہے کہ ڈاکٹروں کے آنے کا مقتضی اور نتیجہ دو چیزیں ہوتی ہیں ایک نہیں ہوتیں۔ مقتضی "وبا" ہے اس کا نتیجہ صحت ہے مگر قادیانی دماغ میں یہ بات نہیں سما سکتی وہ مقتضی اور نتیجہ کو ایک ہی جانتے ہیں ان کے نزدیک طاعون کے زمانہ میں ڈاکٹر کے آنے کی ضرورت ہے مگر وہ ڈاکٹر کے آنے اور ڈیوٹی پوری کر کے پنشن پا جانے کے بعد بھی طاعون کو بدستور دیکھ کر ڈاکٹر کے آنے کا زمانہ کہتے ہیں۔ ساتھ ہی ویسے یہ غضب بھی کرتے ہیں کہ پہلے ڈاکٹر کو ماہر فن اور کامیاب بھی مانتے ہیں۔ چاہئے تو یہ تھا کہ ڈاکٹر کے آنے کے بعد اگر وبا دفع نہیں ہوئی تو ڈاکٹر کو ناکام بلکہ اناڑی کہتے لیکن ان کی الٹی سمجھ میں یہ سیدھی بات نہیں آتی کہ نتیجہ اور مقتضی دو چیزیں الگ الگ ہوتی ہیں۔ انہی کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی ہے۔ فَمَا لِهٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ حَدِيثًا (پ ۵ ع ۸) سچ ہے ؎

الٹی سمجھ کسی کو بھی ایسی خدا نہ دے
دے آدمی کو موت پہ یہ بد ادا نہ دے

اس تمہید کے بعد قادیانی اخبار کا مضمون پڑھئے جسمیں (بزعم خود) "اہلحدیث" کا جواب دیا ہے چنانچہ لکھتا ہے:۔

"**مسلمان کی تعریف** | اہلحدیث ۳۱۔ مئی میں مسلمانوں کی حالت کا نقشہ کھینچا گیا ہے جو ناظرین کی خاطر درج کیا جاتا ہے۔

"مسلمانوں میں ۹۹ فیصدی ایسے مسلمان ہیں جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں مگر نہیں جانتے کہ مسلمان ہونے کے کیا معنی ہیں اور لفظ اسلام کا حقیقی مفہوم کیا ہے۔ مسلمان کا لفظ ہر خاص و عام کی زبان سے سنا لغت کی کتابوں میں بھی اس لفظ کو سینکڑوں مرتبہ پڑھا۔ اخباروں میں بھی مسلمانوں نے چھپا ہوا دیکھا لیکن یہ خاک نہ سمجھ سکا کہ مسلمان کون

منجانب حق: تقلید کی تردید میں بے نظیر کتاب مصنفہ مولانا ۸۵۳ بے نظیر محدث دہلوی قیمت ۶ (منیجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

قوم ہے۔ سنی سنائی کچھ باتیں کانوں میں پڑی ہوئی تھیں۔ ان کی بنا پر خیال کرتا تھا کہ مسلمان اس کو کہتے ہیں جس نے پتنگ بازی، کبوتر بازی، مرغ بازی، بٹیر بازی، قمار بازی اور ہم چوں قسم کی تمام بازیوں کو اپنے حق میں رجسٹرڈ کرا لیا ہو۔ ہاں اور مسلمان اس کو کہتے ہیں جس کا مایہ ناز پیشہ گدائی ہو، قلاش ہو، دھوکہ باز ہو، اچھڑا ہو، چور ہو، چغلی خور ہو۔ بس اس سے زیادہ مسلمان کے متعلق دماغ میں تخیل نہ تھا۔ صورت کے اعتبار سے مسلمان کا تخیل بھی عجیب تھا۔ مسلمان اس کو سمجھتا تھا جو خوب موٹا تازہ ہو۔ رخسارے پر ڈاڑھی کے بال ہوں، جبین نیاز پر سجدہ کا سیاہ داغ ہو، سر پر عمامہ بندھا ہوا ہو، خوب لمبا چوڑا جبہ زیب بدن ہو، پیروں میں پائجامہ حد شرعی سے آگے بڑھا ہوا نہ ہو...... لیکن قرآن و حدیث والا مسلمان امیروں میں تلاش کیا، مسجدوں میں کھوجا، خانقاہوں میں ڈھونڈھا، حکومت کے دفاتر میں جستجو کی، کونسل کے ممبروں میں تلاش کیا۔ مگر آخرکار پریشانی بسیار کے بعد معلوم ہوا کہ اس قسم کے انسان کی پیدائش اب بالکل بند ہو گئی ہے۔" (صفحہ ۱۰)

ناظرین کیا یہ لا یبقیٰ من الاسلام الا اسمہ ولا یبقیٰ من القرآن الا رسمہ مساجدھم عامرۃ وھی خراب من الھدیٰ علماءھم شر من تحت ادیم السماء کی حرف بحرف تصدیق نہیں۔ کیا اب بھی مسیح موعود کے آنے کا وقت نہیں۔ کیا کوئی اور کسر امت مرحومہ کے خراب ہونے میں باقی ہے۔ کیا ابھی خدا بندوں کے علاج سے بےخبر ہے۔ کیا ابھی تک اس کے کانوں میں آہ و بکا کی آواز نہیں پہنچی۔ یقیناً پہنچی۔ اور اس نے اپنے مامور و مرسل ہادی و رہنما حضرت میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو بھیج دیا۔ اس سے زیادہ اور کیا دلیل آپ کی صداقت کے لئے ہو سکتی ہے۔ کہ آپ ضرورت کے وقت تشریف لائے۔ پس مبارک ہے وہ جو آسمانی آواز کو سنتا ہے اور اس پر ایمان لاتا ہے۔ اور بدقسمت ہے وہ جو ان تمام باتوں کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے کہ ابھی ضرورت نہیں۔"

(فاروق قادیان ۷۔ اگست ۱۹۳۵ء صفحہ ۹)

اہلحدیث ہم مانتے ہیں کہ لوگوں کی گمراہی مقتضی اس امر کی ہے کہ مسیح موعود آئے خدا کرے کہ آئے۔

قادیانی ممبرو! تم لوگ بھی ہماری اس تمنا کی تائید کرتے ہو اگر کرتے ہو تو راست پسندی سے مرزا صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے کہو ؎

کوئی بھی کام مسیحا (مرزا) تیرا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

انسان سے بندر

بقلم جناب شجاع الدین خان صاحب پنشنر ڈپٹی پوسٹماسٹر جنرل بمبئی

ولایت کے چوٹی کے ڈاکٹروں کے زیر علاج آجکل اپنی ایک ہی نوعیت کا دوسرا مریض ہے جو کہ تھوڑا عرصہ ہوا کہ چنگا بھلا انسان تھا مگر اب بتدریج بندر بن رہا ہے۔ کیا بلحاظ قد و قامت، شکل و جسامت اور کیا بلحاظ خصائص طبعی۔ ڈاکٹر ایڑی چوٹی کا زور لگا چکے ہیں مگر یہ مرض ان کی سمجھ میں نہیں آتا۔ اس سے قبل ایک اور شخص بتدریج انسان سے حال میں ہی بندر بن چکا ہے مگر چونکہ وہ ڈاکٹروں کے زیر علاج نہیں رہا تھا لہٰذا اس کے بندر بننے کی شہرت نہ ہو سکی۔ قرآن شریف میں ارشاد ہے :-

"ہم نے ان سے کہا بندر بن جاؤ کہ جہاں جاؤ دھتکارے جاؤ۔ پس ہم نے اس واقع کو ان لوگوں کے لئے جو اس واقع کے وقت موجود تھے اور ان لوگوں کے لئے جو اس واقع کے بعد آنے والے تھے موجب عبرت بنایا۔"

ایسا ہی فرعون کی لاش کی نسبت جو کچھ اوپر دس سال گزرے دریائے نیل میں سے جوں کی توں ملی۔ قرآن شریف میں واضح طور پر ارشاد فرمایا گیا جس کا ثبوت مصریوں کے بعد اب انکشاف ہوا۔ مسلمان قرآن شریف پر لفظاً اور معناً اعتقاد کُلی رکھتے ہیں مگر ایک نیا مذہب مرزائی چونکہ جملہ غیر اسلامی مذاہب سے مخلوط ہے قرآن شریف کے معانی قطعی الٹ کرتا ہے۔ جس کی وجہ مرزا غلام احمد اور اس کے حواریوں وغیرہ کی علم سائنس سے قطعی ناواقفیت ہے۔ انہوں نے تقلید عامہ کے گہوارہ میں پرورش پائی اور سائنس اور دیگر علوم غیر اسلامی کو مسلمانوں کے علوم سمجھ کر بالائے طاق رکھ دیا۔ کاش کہ مرزا غلام احمد اور اس کے حواریوں کو علم مسمریزم سے جس کو ہمارے صوفیاء علم البنیات کے نام سے پکارتے ہیں تھوڑی بہت واقفیت ہوتی۔ واضح رہے کہ مسلمان مسمریزم کو سحر سمجھتے ہیں اور اس کے عمل سے پرہیز کرتے ہیں اس لئے کہ اس علم کا عمل شعبدہ بازی ہے مگر یہ علم ہم کو بتاتا ہے کہ اگر عامل کمل ہستی واحد ہو تو اس صورت میں نتیجہ قطعی درست ہوتا ہے کیونکہ حافظہ و یادداشت مکمل، منطقی دلائل مکمل، بصیرت مکمل، غرضیکہ ہر ایک حس ظاہری و باطنی بدرجہ اکمل بشرطیکہ عامل اتم اکمل ہو۔ اس صورت میں پیغمبر خدائے کریم کے کلام سے بہرہ ور ہوتا ہے۔ یہ درجہ ہمارے پیغمبر کو نصیب ہوا۔ جن پر دین کی تکمیل ہو چکی اور وحی کا دروازہ بند ہوا۔ کیونکہ کلام خدا کا نزول مکمل ہو گیا۔ جس میں کوئی کمی بیشی کا احتمال نہ رہا۔ دوئم ایک عرصہ سے غالباً مرزا غلام صاحب کی پیدائش سے کل عالم میں ایک وبا پھیل گئی ہے کہ لوگ صرف سطحی تحریر و تقریر کے بطور ناول پڑھنے کے خوگر ہو چکے ہیں۔ یہی خیال نومسلم مسٹر خالد شلڈریک نے خوبی کے ساتھ ظاہر کیا ہے۔ اس وجہ سے مذہب کو ناول کی صورت میں پڑھا پڑھایا جاتا ہے جس کا لازمی نتیجہ نعت ہائے مولودی ہیں کہ ان کو پڑھ کر تدبر تفکر و ذہن پر کوئی گرانی نہیں ہوتی۔ پرستش انسانی کا ایک طریقہ نعت و قصائد وغیرہ کا ہے۔ افسوس کی بات ہے کہ عامہ مسلمین عمل کو خیرباد کہہ کر نعت و قصائد کے پڑھنے پڑھانے میں وقت ضائع کرتے ہیں اور ان معنوں میں محفل میلاد صرف ایک خوش کن نظارہ ہے جس کا فائدہ مسلمانوں کو نہیں ہوتا۔ سب سے زیادہ

کفریات مرزا - مرزا صاحب کی تحریروں سے (۳۵۲) مرزا کا جھوٹا ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ۱۰ (علاوہ محصول)

نقصان عمل کا مفقود ہونا ہے۔ قدرتی مسئلہ ہے کہ جہاں رسمی نمائش اور تعلقات وغیرہ جس کو انگریزی میں فارم کہتے ہیں ظہور پذیر ہوں۔ عمل لازمی طور پر مفقود ہو جاتا ہے اور اصل کتاب اللہ یعنی قرآن شریف پس انداز ہو جاتی ہے سائنس کی رو سے صرف کلام اللہ ہی روح کی غذا ہے اور زندہ اور مردہ روحوں کو صحیح اشارہ یعنی ایمان کامل بخشتا ہے۔ محفل میلاد اس ایمان کامل، اس نور ایمان کو جو کہ خدائے پاک کے کلام سے پیدا ہوتا ہے چھوڑ کر عام غیر مکمل انسانوں کے کلام کو پڑھ کر ناقص اشارہ ایک ناقص عامل سے لیکر سائنس کی اصطلاح میں مہیبت معمول پیدا کرتی ہیں۔ خدا مسلمانوں کو سائنس کا علم دیوے کہ ان ہزلیات سے باز آویں۔ اور قوت عمل کو کام میں لاویں۔

(خاکسار شجاع الدین خان پنشنر ڈپٹی پوسٹ ماسٹر جنرل)

وید درشن

حصہ دوم

مرتبہ مقصود حسن صاحب متوطن دوڑکی۔ وارد حال الہ آباد (یو۔پی)

موقر اخبار اہلحدیث کے جون۔ جولائی۔ اگست اور اکتوبر ۱۹۳۱ء کے پرچوں میں اس رسالہ وید درشن کا حصہ اول شائع ہوا تھا۔ اب باسمہ تعالیٰ وسبحانہ اس کا دوسرا حصہ شروع کیا جاتا ہے۔ پہلے حصہ کی طرح اس حصہ میں بھی دس فصلیں ہوں گی اور ہر فصل کا ایک عنوان قائم کر کے اس کے متعلق وید منتر درج کئے جائیں گے۔ اگر خدا نے توفیق دی تو یہ سلسلہ جاری رہے گا یہاں تک کہ تھوڑے عرصہ میں چاروں ویدوں کے اہم اور ضروری حصص کا اردو ترجمہ ناظرین کی نظر سے گزر جائیگا۔ اس دوسرے حصہ کی ترتیب اس طرح رکھی گئی ہے کہ ویدوں کے اعلیٰ، اوسط اور ادنیٰ غرض کہ ہر صنف کے کلام کا نمونہ ناظرین تک پہنچ جائے۔ امید ہے کہ اس سلسلہ سے نہ صرف زبان اردو کی ایک بڑی کمی پوری ہو جائے گی۔ بلکہ ویدوں کا دروازہ عام اہل اسلام پر کھل جانے سے ان کو اپنے تبلیغی فرائض کو سرانجام دینے میں بہت امداد ملیگی وما توفیقی الا باللہ

اصل مقصد کے شروع کرنے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ویدوں اور اس کے مختلف تراجم کا اجمالی تذکرہ ناظرین کی واقفیت کے لئے لکھ دیا جاوے۔ سو واضح ہو کہ ہندوؤں کے وید چار ہیں۔ یعنی رگ۔ سام۔ یجر۔ اور اتھرو۔ ان میں خاص وید رگ ہے جو بلحاظ ضخامت سب ویدوں سے بڑا اور بلحاظ قدامت سب سے پرانا ہے

سام وید کوئی بنیادی نہیں ہے بلکہ رگ وید ہی کا انتخاب ہے۔ قدیم آدیوں میں ایک قسم کا منشی عرق جسکو سوم رس کہتے تھے بہت استعمال کیا جاتا تھا اور اس کام کے لئے مجالس اور جشن انتخاب کئے جاتے تھے۔ ان مجالس میں رگ وید کے جو منتر جس ترتیب سے پڑھے جاتے تھے انہیں کے مجموعہ کا نام سام وید ہے۔ سام وید میں کل اٹھتر منتر ایسے ہیں جو رگ وید میں نہیں پائے جاتے۔

اسی طرح یجر وید کا آدھے سے زیادہ حصہ بھی رگ وید سے ماخوذ ہے۔ پرانے زمانہ کے آدیہ بڑے قربانیوں کے بھی بڑے شائق تھے۔ یہ قربانیاں بھی بڑے بڑے جشنوں میں ادا کی جاتی تھیں اور ایک ایک جشن میں سینکڑوں جانور ذبح کئے جاتے تھے۔ ذبیحوں میں گھوڑا بہت افضل سمجھا جاتا تھا۔ یجر وید انہیں منتروں کا مجموعہ ہے جو قربانیوں کے جشنوں میں پڑھے جاتے تھے۔ غرض سام کل کا کل اور یجر آدھے سے زیادہ رگ سے ماخوذ ہے۔

بہت سی قدیم کتابوں میں انہی تین ویدوں کا ذکر ہے یعنی رگ، سام اور یجر کا۔ اتھرو کا اس میں ذکر نہیں ہے جس کے مختلف وجوہ بیان کئے جاتے ہیں جن میں غالباً صحیح یہ ہے کہ یہ وید بلحاظ قدامت اور ویدوں سے موخر ہے۔ اتھرو وید ضخامت میں رگ وید سے کم اور سام اور یجر سے بڑا ہے۔ مضامین کی جدت اور تنوع کے لحاظ سے بھی رگ کے بعد اتھرو ہی کا نمبر ہے۔ اتھرو میں بھی اگرچہ بہت سے منتر رگ وید کے شامل ہیں لیکن اس وید کا بڑا حصہ جدید اور گوناگوں مضامین سے پُر ہے۔

رگ وید قریب قریب سب کا سب مختلف دیوتاؤں کی تعریف اور ان سے طلب حاجات پر مشتمل ہے۔ اس بڑے وید میں تقریباً تیس چالیس ہی گیت ایسے ہونگے جن کا موضوع دیوتاؤں کی مدح وثنا کے سوا اور کچھ ہو۔ اتھرو وید ہندوؤں میں عام طور پر دواؤں کا وید مشہور ہے لیکن اس میں دعا، دوا، تعویذ، گنڈہ، جھاڑ پھونک مختلف رسمیات اور کچھ الہیات کا بیان ہے۔ الہیات کا بیان اس میں ہونے کی وجہ سے اتھرو وید کا ایک نام برہم وید بھی ہے۔ الغرض مضامین کے اعتبار سے وید دو ہی ہیں۔ رگ اور اتھرو۔ رگ وید میں ہم آدیوں کو اپنے دیوتاؤں کی تعریف کرتا ہوا پاتے ہیں مثلاً ہر قدرت میں سے ہر روشن چیز ان کا ایک دیوتا تھی۔ وہ اپنے دیوتاؤں سے محبت کرتے اور جلب منفعت کے لئے ان سے دعائیں مانگتے تھے۔ رگ وید تمام تر تمناؤں اور آرزوؤں پر مشتمل ہے اس کے مضامین سے یہ پتہ نہیں چلتا کہ اس کے مصنفین کسی طرح کا خوف وہراس اپنے دل میں رکھتے ہوں گے۔ برعکس اس کے اتھرو وید میں ہم دیکھتے ہیں کہ حصول منفعت کا اتنا خیال نہیں ہے جتنی دفع مضرت کی فکر ہے یہاں دنیا کی ہر خوفناک اور مضرت رساں چیز ایک دیوتا ہے جس سے پناہ میں رہنے کے لئے کوشش اور دعا کی جاتی ہے۔ اخلاقی اور قانونی احکام رگ اور اتھرو دونوں ویدوں میں تقریباً مفقود ہیں۔

کسی زمانہ میں ویدوں کے مختلف نسخوں میں سخت اختلاف رہا ہے۔ چنانچہ اختلاف نسخ کے باعث ہر ایک وید کی بہت سی شاخیں (ہندی شاکھا) ہو گئی ہیں جن کی مجموعی تعداد ایک ہزار سے متجاوز ہے۔ سب سے زیادہ اختلاف یجر وید کے نسخوں میں ہے جس کا باعث غالباً یہ ہے کہ یہ وید ہر زمانہ میں مقبول عام اور ہر دلعزیز رہا ہے۔ اسی وجہ سے اس کے نسخوں میں اختلاف بھی بکثرت ہے۔ ویدوں کی اکثر شاکھائیں اس زمانہ میں مفقود ہو چکی ہیں صرف چند باقی ہیں۔ یجر وید کی دو بڑی اور خاص

(۸۵۴) ... رزانیت کی تردید میں ایک بے نظیر کتاب ... (دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر)

شاخیں سفید اور سیاہ کہلاتی ہیں اور دونوں مطبوعہ مل گئیں۔ شمالی ہند میں سفید یجروید مروج ہے اور دکھن میں سیاہ۔ محققین کے نزدیک سیاہ نسخہ سفید سے قدیم تر ہے۔ سفید نسخہ سیاہ نسخہ کا ایک مختصر سا انتخاب معلوم ہوتا ہے۔ (باقی آیندہ)

اسلام میں توحید

ناظرین کرام! ہمارے مقدس و برتر مذہب کا نام اسلام ہے۔ جس کی شان میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الاخرۃ من الخٰسرین۔ یعنی خدا کے نزدیک سوائے اسلام کے کوئی دین مقبول نہیں جو کوئی سوائے اسلام کے کوئی دوسرا دین اختیار کریگا وہ آخرت میں خسارہ میں رہے گا۔ لفظ اسلام سَلَمٌ یا سِلْمٌ سے نکلا ہے جس کے اصل معنے سلامتی میں آنے یا اپنا کام کسی کو سپرد کرنے یا سرکشی چھوڑ کر اطاعت و فرمان برداری کرنے کے ہیں لیکن اصطلاحی معنے مسلمان ہونے کے ہیں مذہب اسلام تمام دنیا کے واسطے رحمت ہے اور تمام مذاہب عالم پر فضیلت رکھتا ہے یہ کوئی جدید اور نیا مذہب نہیں بلکہ دنیا کی ابتدا سے خدا کے تمام مقبول بندوں کا یہی مذہب چلا آتا ہے۔ جیسا کہ اللہ جلشانہٗ اپنے کلام پاک کے پچیسویں پارہ سورہ شوریٰ کے دوسرے رکوع میں فرماتا ہے۔ شرع لکم من الدین ما وصّی بہ نوحًا والذی اوحینا الیک وما وصّینا بہ ابراھیم وموسیٰ وعیسیٰ ان اقیموا الدین ولا تتفرقوا فیہ۔ یعنی اے لوگو تمہارے واسطے کوئی نئی بات نازل نہیں ہوئی ہے بلکہ وہی قدیم دین کہ جس پر نوح اور ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ علیہم السلام مامور تھے اور اے محمد صلعم آپ کو بھی اسی پر عمل کرنے کا حکم دیا جاتا ہے کہ آپ اصل دین پر قائم رہیں اور اس میں جھگڑے تفضیے پیش نہ کریں۔ اس آیہ کریمہ سے مذہب اسلام کی قدامت ظاہر ہے لیکن اللہ پاک نے اس کا تکملہ ہمارے آقائے نامدار جناب محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد رسالت پر موقوف رکھا تھا جو حضور کے زمانہ نبوت اور ۱۰ھ ہجری میں ظہور پذیر ہوا اور عرفہ کے دن اس آیہ کریمہ (الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔ یعنی آج میں نے تم پر اپنا دین کامل کیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کی اور تمہارے لئے مذہب اسلام پسند کیا) کے نزول کے بعد شریعت محمدیہ تکمیل کے درجہ پہنچی۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ وہ ایک دن اس آیہ کریمہ کو تلاوت فرما رہے تھے اس وقت ایک یہودی بھی آپ کے پاس بیٹھا ہوا سن رہا تھا اس نے کہا کہ اگر ہم پر ایسی آیت اترتی تو ہم اس دن عید بنا لیتے۔ آپ نے جواب دیا کہ یہ آیت دو عیدوں کے درمیان میں اتری ہے یعنی اس دن عرفہ اور جمعہ تھا۔ دنیا میں مذہب اسلام کے سوا کوئی دوسرا مذہب اہل دنیا کی جملہ ضروریات معاش و معاد کو پورا کرنے یا دنیا میں سچی توحید کی منادی کا دعویٰ نہیں کر سکتا یوں تو دنیا میں بہت سے مذہب ہیں مگر مذہب اسلام کے علاوہ عیسائی، یہودی، بودھ، جینی، ہندو اور مجوسی مشہور مذاہب ہیں ان میں بودھ اور جینی تو مادہ کے قائل ہیں اور خدا کے وجود ہی کے منکر ہیں۔ مجوسی آگ کو پوجتے ہیں اور خیر و شر کے دو علیحدہ علیحدہ خداؤں کے قائل ہیں باقی رہے ہندو، یہودی اور عیسائی۔ تو یہ لوگ توحید کے دعویدار ہیں۔ اب ذرا ان کی توحید کا بھی حال سن لیجئے ہندوؤں کے وید مقدس میں اگرچہ توحید کا سلسلہ نہایت مقدم ہے لیکن وہ اس کے اصول سے اتنے غافل اور دور جا پڑے ہیں کہ ان بے شمار دیوتاؤں یا ان کے بتوں کی پوجا کرتے ہیں جن کی مبالغہ آمیز تعداد ۳۳ کروڑ مشہور ہے۔ ان میں برہما بشن شب سرستی لچھمی کام دیو گنیش وغیرہ سترہ (دیوتا) نہایت نامور اور ہندو کی بت پرستی اور عناصر پرستی کی قدیم یادگار ہیں۔ ہندوؤں کے نوزائیدہ فرقہ آریہ نے جو توحید کا دعویدار ہے اگرچہ ۳۳ کروڑ دیوتاؤں کو کم کرکے ۳۳ پر انحصار رکھا ہے مگر ان کا ایشور مادہ اور روح کا خالق یعنی پیدا کرنے والا نہیں نہ ایشور نے ان کو پیدا کیا نہ فنا کر سکتا ہے دنیا میں انسان کو رنج و راحت جو کچھ پیش آتا ہے وہ اس کے اگلے جنم کے کرموں یعنی اعمال کا نتیجہ ہے اس میں انکے ایشر یعنی خدا کو کچھ اختیار نہیں۔ کیا اچھا خدا ہے کہ نہ کسی کو کچھ دے سکتا ہے اور نہ اسے پچھلے گناہ معاف کرنے کا اختیار ہے۔ ایسے معزول خدا سے تو بعض جمہوری سلطنتوں کا پریسیڈنٹ یعنی میر مجلس بھی زیادہ اختیار رکھتا ہے۔ یہودیوں کا توحیدی مذہب تھا لیکن اس پر بھی پے در پے حوادثات اور اصل توریت شریف کے گم ہو جانے کی وجہ سے اس مذہب میں بھی صرف توحید کا نام ہی نام رہ گیا۔ اس توحید کا نمونہ قرآن شریف کی آیہ کریمہ قالت الیہود عزیر ابن اللہ (یعنی یہود عزیر کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں) سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے۔ مذہب عیسوی کے اصلی احکام نہایت سادہ اور حقیقی توحید پر مبنی تھے لیکن بعد میں لوگوں نے اس کو فلسفہ کے ساتھ مخلوط کرکے ایک چیستان اور بھول بھلیاں بنا دیا۔ نیز مسئلہ تثلیث اور کفارہ کو مذہب کا مدار علیہ قرار دینے کی وجہ سے ان کی حقیقت کا سمجھنا خارج از عقل انسانی ہو گیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کھلم کھلا خدا کا بیٹا قرار دیکر خدائی کا جامہ پہنا دیا۔ اکثر فرقوں میں بت پرستی کے خیالات نے اس قدر ترقی کی کہ ان کے گرجے بت خانے بن گئے جن میں حضرت مریم علیہا السلام اور حضرت مسیح علیہ السلام کے سامنے سربسجود ہونے سے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور تمام اخلاقی خوبیوں کا بھی خون کر دیا۔ اب ان تمام کے مقابلہ میں اپنے مقدس مذہب کی قابل فخر توحید کو ملاحظہ کیجئے۔ جس میں نہ توحید فی التثلیث کی بھول بھلیاں ہیں نہ تثلیث فی التوحید کا راز اور نہ تو الوہیت ناقابل فہم ہے، نہ خداوند قدیر عضو معطل ہے اور نہ اس کی خدائی میں خیر یا شر کا کوئی شریک ہے یہ لا الہ الا اللہ کا چھوٹا سا عام فہم اور سادہ کلمہ ہے جس کا ترجمہ یا مفہوم یہ ہے کہ اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہ جیسا اپنی ذات میں وحدہٗ لاشریک ہے اسی طرح اپنی صفات میں واحد و یکتا ہے سوائے اس کے کوئی عبادت کے

اثبات التوحید۔ اہل حدیث کی ایک کتاب کا جواب۔ دندان شکن جواب ۔ نمبر ۲ (مطبوعہ اہلحدیث) (۵۵م)

لائق نہیں مالی جانی بدنی ہر قسم کی عبادت کا وہی مستحق ہے زمین و آسمان اور جو کچھ ان میں ہے سب کا پیدا کرنے والا۔ بنانے والا اور تمام مخلوقات کو روزی دینے والا اور تمام خیر و شر کا خالق وہی ہے۔ اس کلمہ کا دوسرا جملہ محمد رسول اللہ ہے جو اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ یہ تعلیم ہم کو اس کے رسول یا قاصد یا پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ملی ہے جو رسول برحق اور خاتم النبیین ہے۔ اسی کلمہ طیبہ کو زبان سے کہنے اور دل سے تصدیق کرنے کا نام ایمان ہے جو اسلام کا اصل اصول اور شجر اسلام کی جڑ ہے کیا دنیا میں کوئی بتا سکتا ہے کہ اس میں کوئی ایسی کنہہ یا باریکی ہے جو معمولی دل و دماغ والے آدمی کی سمجھ میں بھی نہ آسکے اور خلاف عقل زبردستی مان لینے کی ضرورت پڑے جس طرح اسلام کو خالص توحید کا فخر حاصل ہے اسی طرح وہ اپنے طریق عبادت اور اخلاقی اور تمدنی حالت کے اکمل و افضل ہونے کا بھی دعویدار ہے۔ قبل از اسلام عرب اور اہل عرب کی جو خراب حالت تھی اس کا مفصل حال تو آپ صدہا مرتبہ سن چکے ہونگے۔ مختصر مولانا حالی کی زبانی سن لیجئے ؎

چلن ان کے جتنے تھے سب وحشیانہ
ہر ایک لوٹ اور مار میں تھا یگانہ
فسادوں میں کٹتا تھا ان کا زمانہ
نہ تھا کوئی قانون کا تازیانہ

اس کے بعد اسلام نے ان کی تمام وحشتوں اور جہالت کو نیست و نابود کر دیا۔ اور وہی قوم جو شتربانی کرتی تھی کچھ دنوں بعد جہانبانی کے تخت پر جلوہ افروز نظر آئی۔ لیکن افسوس یہ خوشگوار زمانہ زیادہ دن تک نہیں ٹھہرا باد حوادث کے متواتر جھونکوں نے مسلمانوں کو تباہ و برباد کر دیا اور پھر مسلمانوں میں جاہلیت کے وہی تمام اوصاف و اخلاق پیدا ہو گئے جن کو اسلام نے چند دنوں میں جڑ سے اکھیڑ دیا تھا آج مسلمانوں میں یہ اوصاف بدرجہ اتم موجود ہیں۔ جھوٹ کہنا۔ شراب پینا چغلخوری، غیبت کرنی، عیب جوئی کرنا، اگر کوئی شخص تونگر ہے تو اس پر حسد کرنا اور تمام دوسرے اخلاق رذیلہ یہ سب اسلام سے ناواقف رہنے کا نتیجہ ہیں۔

ہمارے اسلاف میں یہ تمام اوصاف بالکل معدوم تھے وہ خدا کے نیک بندے تھے اللہ کے دین پر جان قربان کر دیتے تھے۔ افسوس آج وہ زمانہ اور وہ اسلامی جوش نہ رہا۔ ہم مسلمانوں کو چاہئے کہ ان تمام باتوں کا لحاظ کرتے ہوئے خدا کے دین کو مضبوط پکڑیں اور اسلامی توحید تمام دنیا میں پھیلا دیں اور مسلمانوں کو انہیں اوصاف حسنہ سے پھر روشناس کرائیں جو ہمارے اسلاف کی طبیعت ثانیہ بن چکی تھیں اگر ہم نے یہ کام شروع کر دیا تو پھر عالم کی ساری چیزیں ہماری ہیں اور دنیا کی جابر سے جابر قومیں بھی ہماری غلامی کی طرف رخ نہیں کر سکتیں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

عبد الباسط متعلم جامعہ دار السلام عمرآباد (مدراس)

عزت رسول علیہ السلام

از منشی عبد العزیز صاحب اہل حدیث کوٹلی لوہاران غربی ضلع سیالکوٹ

اے میرے معزز برادران اسلام! کیا یہ خدا تعالیٰ کا خاص احسان ہم پر نہیں کہ اس نے ہمیں حبیب خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں پیدا فرما کر ہمیشہ فرمانبردار اور تابعدار بنا کر دین کامل کی راہ دکھائی۔ ہزارہا انسان اس نعمت عظمیٰ سے محروم چلے گئے۔ ان کی آنکھیں اس نور و روشنی رشد و ہدایت کو دیکھ نہیں سکیں ان کے قلوب نے رحمۃ للعالمین کی حقیقت کو سمجھا ہی نہیں۔ باوجود دل و دماغ رکھنے کے جہنم کا ایندھن بن گئے اور بن رہے ہیں بس یہ خدائی عنایت اور شفقت جانیں کہ ہمیں اس نے خاص مہربانی سے صراط مستقیم کی راہ نمائی فرمائی سو اب ہمیں لازم ہے کہ ہم اس احسان کا شکریہ ادا کریں۔ لقد من اللہ علی المومنین کی قدر کریں۔ قول فعل عمل سے حضور علیہ السلام کی عزت اور فضیلت عیاں کریں آہ آج یہی مرض جو کل تک ہم دوسروں میں دیکھتے تھے کہ یہود نے عزت رسول میں مبالغہ کیا قالت الیہود عزیر ابن اللہ۔ نصاریٰ نے غلو سے کام لیکر وقالت نصاریٰ المسیح ابن اللہ (پ ۱۰ توبہ) الوہیت مسیح کے قائل بن گئے۔ مسلمانوں میں یہ چیز سرایت کر گئی انہوں نے بھی عزت رسول علیہ السلام میں مبالغہ کیا یہاں تک کہا کہ ؎

وہی جو مستوی عرش تھا خدا ہو کر
اتر پڑا وہ مدینہ میں مصطفےٰ ہو کر

ایک میم کا پردا ہے خدا اور رسول میں کوئی فرق نہیں خدا تعالے نے بطور تنبیہ امت محمدیہ پر ان قصص کا قرآن مجید میں ذکر فرمایا کہ اے امت محمدیہ کہیں بے سمجھی کی بحثیں نہ لگ جائے خبردار رہنا سابقہ امم میں باعث ہلاکت یہ چیز پیدا ہو چکی تھی کہ انہوں نے اپنے رسولوں نبیوں کو خدائی مرتبہ تک پہنچا دیا۔ تم عزت رسول میں فرق نہ آنے دینا۔ عزت رسول میں نہ افراط ہو نہ تفریط۔ بلکہ ہمارے سردار دو جہاں صاحب شان علیہ السلام کا درجہ اور مرتبہ جو ہے اسی قدر سمجھا جاوے بس یہی چیز اصل ہے۔ لیکن میں علی الاعلان کہتا ہوں عزت رسول علیہ السلام کا مفہوم اور حضور علیہ السلام کی کما حقہ قدر معلوم کرنی ہو پتہ لینا ہو تو بس جماعت اہل حدیث ہے جن کے دلوں میں عزت رسول صحیح معنوں میں ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ تمام مذاہب نے اپنے اپنے پیشوا الگ بنا لئے کوئی اصحابی کی صرف اطاعت میں مشغول ہے۔ کوئی امتی کی اتباع نجات کا واحد ذریعہ سمجھ بیٹھا ہے۔ اور کوئی سب سے بڑھ کر اپنا نبی الگ بنا کر اس میں شاداں و فرحاں ہے۔ لیکن یہ جماعت بس دامن رسول اللہ پکڑے بیٹھی ہے۔ پیشوا ہیں تو رسول عربی، امام اعظم ہیں تو سرکار مدینہ علیہ السلام، موجب نجات و فلاح اخروی اگر کوئی ہے تو میرے سردار نبی علیہ السلام ہیں۔

خدا کے لئے قرآن و حدیث کو بغور پڑھیں، جماعت اہلحدیث کے عقائد صحیحہ کا ثبوت بس قرآن اور حدیث ہے۔ خدا تعالیٰ نے سابقہ انبیاء کرام کے تمام ناموں میں یہ خصوصیت نہیں رکھی جو خاص حضرت نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے نام نامی اسم گرامی محمد و احمد میں خصوصیت موجود ہے۔ یعنی یوں سمجھیں کہ کسی نبی کو ایسا نام ہی نہیں دیا گیا کہ جس سے صرف نام سننے پر ہی شخص کی تعریف اور فضیلت عیاں ہو جاوے۔ بس یہ بھی خاصہ میرے پیشوا ہادی برحق علیہ السلام کا ہی ہے۔ (باقی بر صفحہ ۱۳ کالم ۳)

رسالہ مجددیہ - اردو ترجمہ مصنفہ حضرت مجدد الف ثانیؒ (۵۰ھم) (از منشی گل محمد ... قیمت ۶ (محصول ...)

ahmadimuslim.de

ردِ تناسخ

از قلم پنڈت آتمانند جی ست دھرم منڈل بٹالہ ضلع گورداسپور

اہلحدیث مجریہ ۱۹ اپریل ۲۶ اپریل و ۳ مئی ۱۹۳۵ء میں میں ویدوں، اُپنشدوں، شاستروں بلکہ خود بانیِ آریہ سماج سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کی تحریروں سے ثابت کر چکا ہوں کہ مادہ و ارواح وغیرہ سب اشیاء حادث اور فانی ہیں صرف ایک ذاتِ خداوندی ہی ازلی و ابدی ہے باقی سب اشیاء حادث اور فانی ہیں۔ جس کا جواب آج تک آریہ سماج سے نہ بن سکا اور نہ قیامت تک بن پڑیگا سوائے اس کے کہ ہم نے آتمانند کو منہ لگانا چھوڑ دیا ہے۔ اس لئے کہ انگور کھٹے ہیں۔ چھکے ہتھ نہ اُپڑے تھو کوڑی۔

میں پھر ببانگ دہل آریہ سماج کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ کوئی ایسا وید منتر پیش کرے جس میں پرکرتی اور جیو کو نتیہ یعنی قدیم لکھا ہو۔ میرا پُرزور دعوے ہے کہ خواہ مہرشی شری سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج دوبارہ (بشرط امکان و بفرض محال) بھی جنم لیکر کیوں نہ آجاویں کوئی بھی وید منتر ایسا پیش نہیں کر سکتے جس میں مادہ و ارواح کو ازلی یا ابدی لکھا ہو۔ پس جب ارواح ازلی نہیں ہیں بلکہ مخلوق اور حادث ہیں تو قدرتاً سوال پیدا ہوتا ہے کہ ارواح کی اولین پیدائش میں جو اجسام روحوں کو دئیے گئے تھے وہ کن اعمال کا نتیجہ یا ثمرہ تھے؟ جس طرح ویدوں میں روح و مادہ کی قدامت کا ذکر مفقود ہے اُسی طرح تناسخ کا بیان بھی نابود ہے۔ شت پتھ براہمن نامی وید کے ۱۴-۱۶-۳-۳۰ میں صاف لکھا ہے کہ:-

(ترجمہ) یہ رُوح انہی عناصر سے پیدا ہوتی اور انہی میں فنا ہو جاتی ہے۔ اس کا پُنر جنم (تناسخ) نہیں ہوتا۔"

آریہ سماجی مسئلہ تناسخ کو اعمال کا ثمرہ مانتے ہیں۔ یعنی قیدِ جسمانی کو اعمال کا نتیجہ یا پھل مانتے ہیں۔ اس کے خلاف ہمارا دعویٰ ہے کہ یہ مختلف اقسام کے اجسام اعمال کا ثمرہ نہیں۔ اگر ہم یہی بات کہ قیدِ جسمانی اعمال کا نتیجہ نہیں آریہ سماج اور ہندوؤں کے مستند پانگوں سے دکھلا دیں تو ایمانداری کا تقاضا ہے کہ یا تو مسئلہ تناسخ کو وہ شاستروں کو اُپانگ ماننا چھوڑ دیں۔ ویدانت درشن میں مادہ و ارواح کو مخلوق، حادث اور پیدا شدہ مانا ہے۔ چنانچہ اصلی ہندی ستیارتھ پرکاش سملاس ۹ صفحہ ۲۴۳ پر سوامی دیانند جی بھی تسلیم کرتے ہیں کہ:-

"ویدانت میں پرتھم سرشٹی (تخلیق اولین) کا دیاکھیان ہے کہ اُس سے پہلے جگت تھا ہی نہیں × × × سو یہ آدی سرشٹی ہے کیونکہ پہلے نہیں تھی اور پھر اُتپن (پیدا) بھئی اس سے اُس سرشٹی (خلقت) کے آدی (آغاز والی) ہونے سے ساآدک (حادث) کہلاتی ہے × × × اور ویدانت میں پرکرتی آدکو (مادہ وغیرہ) کی اُتپتی (پیدائش) لکھی ہے اور پرکرتی کا پرلے (فنا) بھی پرمیشور میں ہوتا ہے۔"

نیز سملاس ۸ صفحہ ۲۰۲ و ۲۰۳ پر بھی سوامی جی لکھتے ہیں کہ:-

"پھر کاریہ (مخلوق) اور پرم کارن (خالق) کا وچار ویدانت شاستر میں کیا کہ سب پرکرتی آدک بھوتوں (مادہ وغیرہ عناصر) کا ایک ادوتی (وحدہٗ لاشریک) انادی (ازلی) پرمیشور ہی کارن (خالق) ہے اور پرمیشور سے بھن (علاوہ) سب کاریہ (مخلوق) ہیں × × × پرمانو پرکرتی آدک بھوت (اجزائے لایتجزیٰ۔ مادہ وغیرہ عناصر) بھی انتیہ (حادث) ہیں۔"

پس جب بروئے ویدانت درشن مادہ و ارواح حادث۔ مخلوق اور پیدا شدہ ثابت ہوئے تو سوال اٹھتا ہے کہ سب سے پہلی کائنات میں جو اجسام روحوں کو ملے وہ کن اعمال کا ثمرہ تھے؟

سانکھیہ درشن ادھیائے اول سوتر ۱۶۰ میں تو صاف لکھا ہے جس کا ترجمہ و تشریح بھی کٹر آریہ سماجی سوامی درشنانند جی مرحوم یوں کرتے ہیں کہ:-

"وید کے انوکول (موافق) یا مخالف کرم کرنے سے بھی بندھن (قیدِ جسمانی) روپی دکھ پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ عمل کرنا بھی جسم اور خیال سے ملی ہوئی روح کا دھرم ہے۔ دوسرے عمل جسم سے ہوگا اور جسم اعمال کے پھل سے پیدا ہوتا ہے تو انوستھا یعنی دور تسلسل آجائے گا × × × اس واسطے اعمال سے قیدِ جسمانی نہیں پیدا ہوتا۔"

گویا بتصدیق سوامی درشنانند جی سانکھیہ درشن ۱-۱۶۰ سے صاف ثابت ہے کہ جسموں کا اختلاف بلکہ خود کوئی ایک جسم بھی اعمال کی بناپر نہیں دیا جاتا بلکہ اس کا انحصار مشیت ایزدی ہے۔ ورنہ اگر ہر جنم یا جسم کو سابقہ اعمال پر اور اعمال سابقہ کو جسم پر منحصر مان کر اس سلسلہ کو غیر متناہی یا ازلی قرار دیا جاوے جیسا کہ آریہ سماج مانتی ہے تو بقول سانکھیہ درشن انوستھا یعنی تسلسل لازم آئیگا جو محال ہے نیز سانکھیہ درشن ۱-۸۵ میں اور بھی صاف لکھا ہے۔

(ترجمہ سوامی درشنانند جی) "اعمال سے بھی بندھن (قیدِ جسمانی) نہیں ہوتا کیونکہ وہ عمل بھی جیو اور روح اور جسم کے ملنے سے ہوتا ہے۔ اکیلا روح کرم (اعمال) نہیں کر سکتا × × × اس واسطے اعمال سے پہلے جسم کا ہونا لازمی ہے اور جسم ایک قسم کی قید ہے پس جو قیدِ جسمانی اعمال سے پہلے موجود ہے وہ اعمال سے پیدا نہیں ہو سکتا۔"

نیز سانکھیہ درشن ۱-۸۲ کے ترجمہ میں بھی سوامی درشنانند جی مہاراج لکھتے ہیں کہ:-

"پورے اعمال بندھن (قیدِ جسمانی) کا سبب نہیں۔"

نیز سانکھیہ درشن ۶-۲۱ کے ترجمہ میں بھی سوامی درشنانند جی مرحوم لکھتے ہیں کہ:-

"قیدِ جسمانی اور مکتی اعمال کا پھل نہیں۔"

خلاصہ مطلب یہ ہے کہ بروئے سانکھیہ درشن پیدائش یا جنم اعمال کا ثمرہ نہیں ہے اور جب جنموں کا باعث سابقہ اعمال نہ ہوئے تو مسئلہ تناسخ خود بخود رد ہو گیا۔ اب آریہ سماجیوں کی ایمانداری کا امتحان یہ ہے کہ یا تو سانکھیہ درشن کو ویدوں کا اُپ انگ ماننا چھوڑ دیں ورنہ مسئلہ تناسخ سے ہاتھ دھو بیٹھیں۔ میں تو کہتا ہوں کہ اگر بفرض ناممکن روح و مادہ کو بھی قدیم تسلیم کر لیا جاوے تو بھی مسئلہ تناسخ ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ جب تک روح اور مادہ کا ملاپ نہ ہوگا تب تک اعمال کئے ہی نہیں جا سکتے اس لئے اعمال واقع ہونے سے پیشتر

جسم کا ماننا لازمی آئے گا جو بلا اعمال کے ماننا پڑیگا اور اگر اعمال اور اجسام کے سلسلہ کو ازلی اور غیر متناہی مانا جاوے تو بقول سانکھ درشن ۱-۱۶ تسلسل یعنی انوستھا دوش لازم آتا ہے جو محال عقلی ہونے سے غلط ہے لہٰذا روح و مادہ کو حادث یا بفرض محال قدیم ماننے سے بھی مسئلہ تناسخ صحیح ثابت نہیں[1] کیا جا سکتا۔

ویدوں اور آریہ سماج کی تردید کے لئے میری لاجواب تصنیف "ویدک عقلی تہذیب" ملاحظہ فرماویں۔ ملنے کا پتہ:- پنڈت آتمانند ست دھرم منڈل بٹالہ ضلع گورداسپور (۲) دفتر اہلحدیث امرتسر (پنجاب)

[1] رسالہ بحث تناسخ میں اسکو مفصل بتایا گیا ہے۔ قیمت ۳ر (اہلحدیث)

مسلمانوں کی تباہی کا صحیح علاج

(از قلم محمد حسین شاکر متعلم مدرسہ دار السلام عمرآباد مدراس)

اس مضمون کی پہلی قسط گذشتہ پرچے میں شائع ہو چکی ہے۔ (مدیر)

لیکن پھر بھی اس کو مختصر بیان کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ ابتداءً تو مسلمان مذہب پر پابندی کے ساتھ قائم رہے اور اس کا صحیح مفہوم سمجھتے رہے۔ مگر کچھ زمانہ بعد آنے والی نسلوں نے اسلام کے مفہوم کو سمجھنے میں غلطی کی۔ ان کی سب سے بڑی غلطی تو یہ تھی کہ اسلام نے دین و دنیا کے اتحاد پر جو زور دیا تھا اس کو ان لوگوں نے فراموش کر دیا اور صرف دین کی طرف مائل ہو گئے ظاہر بات ہے کہ یہ طرز عمل اسلام کے سخت خلاف تھا کیونکہ وہ تو دین و دنیا کی اصلاح اور ترقی کا قائل ہے ایک خرابی تو ادھر ہوئی۔ دوسری خرابی یہ ہوئی کہ مسلمان جب سلطنت اور دولت و ثروت کے نشہ میں چور اور عیش و عشرت میں مخمور ہو گئے تو اصول فطرت کے مطابق وحشی اقوام نے ان کو نکال کر اپنا تسلط جما لیا۔ الغرض مسلمانوں کی تباہی کا خلاصہ یہ ہے کہ مسلمان اسلام کی تعلیم اور اللہ کے احکام پر عمل پیرا نہ ہوئے۔ کتاب اللہ و سنت رسول صلعم کو پس پشت ڈال دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہمارے جسم بے روح ہوتے گئے اور ہم میں اتنی طاقت تک نہ رہی کہ ہم کسی امر میں ایک بزدل قوم سے بھی مقابلہ کر سکیں۔ آج وہ قومیں ہمارا مضحکہ اڑاتی ہیں جنہیں ہم منہ لگانے کے قابل بھی نہ سمجھتے تھے۔ کسی یورپین نے مسلمان کو صحیح طعنہ دیا تھا کہ تمہیں ایسا عالمگیر مذہب ملا تھا مگر تم اسے صحیح طریقہ سے پیش نہ کر سکے، تمہیں اتنی بڑی سلطنت ملی تھی مگر تم اسے محفوظ نہ رکھ سکے،

غرضکہ مسلمانو! ہمارے انحطاط و زوال کا سبب اعلیٰ یہ ہے کہ ہماری روح ضعیف سے ضعیف تر ہوتی چلی جا رہی ہے۔ روح ایمان دم توڑ رہی ہے۔ ہمارے اندر روح ایمان کی وہ تابش نہیں رہی جو آفتاب رسالت کا پرتو تھی۔

ایسے وقت میں ہمیں یہ ضروری ہے کہ روح ایمان کو زندہ کرنے کی تدبیر کی جائے کیونکہ اسکے بغیر تمام مجالس علمیہ بیکار اور مجالس قومی بے سود اور عبث ہیں۔ احیائے روح ایمان کا طریقہ صرف یہ ہے کہ قرآن مقدس سے نور حقیقت اور مشکوٰۃ نبوت سے نور معرفت حاصل کریں۔

مسلمانو! جب تک ہم قرآن و حدیث کا مطالعہ نہ کرینگے اور اس پر عمل پیرا نہ ہونگے۔ جب تک یہ دنیا قائم رہیگی ہم ہرگز ہرگز ترقی نہیں کر سکتے۔ جب تک سراجاً منیرا کی شعاعیں ہمارے تاریک دلوں پر نہ پڑیں گی ہمارا خانۂ دل ہرگز منور نہیں ہو سکتا۔ بھائیو! آفتاب رسالت سے اکتساب نور کرو۔ جس قدر روح ایمان کی تابش زیادہ ہوتی جائیگی۔ اسی طریقہ سے ہماری دنیا روز بروز سنورتی جائیگی۔ اگر روح ایمان نے ترقی نہ کی اور ہم نے آفتاب رسالت سے اکتساب نور نہ کیا تو پھر یہ حکم لگا دینا چاہئے کہ دنیا کی کوئی تدبیر کوئی قوت و طاقت ہم کو ہرگز ہرگز ترقی پر نہیں لا سکتی اور پھر بحسرت کہنا پڑے گا ؎

تہیدستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیواں تشنہ مے آرد سکندر را

قوم مومن[×] کا ظلم قوم مومن پر

قصبہ مئو ائمہ ضلع الہ آباد میں ایک کثیر تعداد سے قوم مومن آباد ہے۔ جماعت اہل حدیث کا بھی ایک محلہ ہے ہمیشہ آپس میں نہایت اتفاق و اتحاد سے زندگی بسر ہوتی تھی۔ انجمن تنظیم الانصار بھی مشترکہ قائم ہو گئی جس کے متعدد جلسے ہوئے۔ جناب مولانا عاصم صاحب بہاری جیسے نامی گرامی لیڈر ان قوم تشریف لائے اور دھواں دھار تقریریں ہوئیں۔ مگر اب تقریباً دو ماہ سے قصبہ کی برادری کی عجیب و غریب حالت ہو گئی ہے۔ دو ایک مفسد مولوی یہاں عرصہ سے آئے ہوئے ہیں وہ اندر ہی اندر ہمیشہ نفاق کا بیج بوتے رہے اور منافرانہ تقریر کرتے رہے۔ چنانچہ اب اس وقت برادری کے دونوں فرقوں میں کچھ پنچایتی جھگڑے کچھ مذہبی منافرت کے باعث حد سے زائد کشیدگی پیدا ہو گئی ہے قوم مومن احناف نے غریب جماعت اہل حدیث قوم مومن کا حقہ پانی کھانا پینا لین دین روزی روزگار، شادی بیاہ سب بند کر دیا ہے اور طرح طرح کے ان پر ظلم و ستم کر رہے ہیں۔ ایک مقدمہ فوجداری کا بھی دائر کر دیا ہے۔ چاہتے ہیں کہ اپنی قوم کے ان غریب افراد کو ذلیل و خوار برباد و تباہ کریں۔ قصبہ کی دیگر اقوام سے بھی ہماری ظالم برادری نے اس بائیکاٹ میں شریک ہونے کی کوشش کی مگر ناکامیاب رہی اور بحمد اللہ دیگر اقوام کے احناف سے اہل حدیث کے تعلقات بدستور سابق بطریق احسن قائم ہیں۔ کیونکہ وہ لوگ اصل معاملات کو بخوبی سمجھ رہے ہیں۔ اس نزاع میں انجمن تنظیم الانصار کے خاص خاص ممبران دھرم پرستان کافی طور سے حصہ لے رہے ہیں۔ یہ ہے ہماری قوم مومن کی مختصر حالت۔ جس کو انصاریت کا دعوےٰ ہے اور شرف الاقوام بننے کا فخر ہے۔ ؎

یہ ہے مومنوں کا ہمارے طریقہ
یہ ہے بھائیوں کا ہمارے سلیقہ

(راقم خاکسار محمد قمر الدین از مئو ائمہ)

× پنجاب میں جن کو جولاہا یا بافندہ کہتے ہیں۔ پورب میں ان کو مومن کہتے ہیں۔ (اہلحدیث)

نعت مصطفیٰ۔ مصنفہ قاضی محمد ... (۸۵۴) ... قیمت ۶ر (منیجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۱۱۶)

(گذشتہ سے پیوستہ)

الحمد للہ لاشریک لہ کہ تمام تقویۃ الایمان کا بیان عنوان صرف توحید مع اس کے اجزاء و فروع اور اس کے مقابل شرک الوہیت مع اس کے جزئیات و فروعات رسوم و عادات جاہلیت کی کما حقہ تفصیل کے ساتھ واقع ہے۔ جس طرح کلام مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی میں حفظ ایمان کے لئے توحید الوہیت کلمہ شہادت میں رسول سے پہلے عبدہ مقدم رکھا گیا۔

باقی انبیاء اور اولیاء کے مراتب و فضائل سے توحید میں کیا بحث اور بگاڑ ہے اس کا باب جداگانہ اس کے بعد موجود ہے ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

چنانچہ اس بیان کی تائیدات میں تمام اکابر ملت متفق اللسان ہیں۔ مگر برخلاف اس کے چند عین گور پرستوں کی تائید جس کا کھائے اس کا گائے مولوی نعیم الدین نے مخالفت توحید میں اللہ تعالیٰ کا کھلانا فراموش کر کے احیاء رسومات و شرکیات کی بھی کما حقہ داد دیکر اپنی آخرت تباہ و برباد کی اور جہنم میں ٹھکانا بنایا۔

نعوذ باللہ من ذلک۔

قولہ صفحہ ۱۶۲۔ اسمٰعیل صاحب نے اس سلسلہ شرکیات میں بعض ایسی چیزوں کو شرک کہا ہے جن کو شرک کہنا مضحکہ خیز ہے مثلاً جھاڑو دینی روشنی کرنی فرش بچھانا پانی پلانا وضو غسل کا لوگوں کے لئے سامان درست کرنا مورچھل جھلنا شامیانہ کھڑا کرنا آداب سے کھڑا ہونا۔ ان میں سے اگر کوئی کام بھی غیر خدا کے لئے کیا تو تقویۃ الایمان کے صفحوں میں لکھ دیا ہے کہ بعضے کام تعظیم کے اللہ نے اپنے لئے خاص کئے ہیں انہیں کی شمار میں آپ نے جھاڑو وغیرہ کو شمار کر دیا ہے۔ یہ تو اسمٰعیل پرست تلاش کریں کہ کس آیت یا حدیث میں بتلایا گیا ہے کہ جھاڑو دینا روشنی کرنا فرش بچھانا پانی پلانا وضو اور غسل کا سامان درست کرنا مورچھل جھلنا شامیانہ کھڑا کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے خاص کیا ہے اور یہ خاص کام وہابی کہاں ادا کرتے ہیں انہوں نے کس کو خدا فرض کیا ہے جس پر مورچھل جھلنا اور شامیانہ کھڑا کرنا اس کی تعظیم کے لئے خاص ہو۔ وہابیوں کا کیسا عجیب دین ہے خدانخواستہ ان کی سلطنت ہو تو دنیا کو کوڑے کرکٹ سے اٹا دیں کیونکہ جھاڑو دینا تو شرک ٹھہرا ہر مکان تاریک اور اندھیرا پڑا رہے اس لئے کہ روشنی کرنا شرک ہے۔ پانی پلانا بھی شرک بتایا ہے یزیدوں سے بھی بڑھ گئے۔ انہوں نے صرف اہل بیت پر پانی بند کیا تھا مگر پانی پلانے پر شرک کا فتوے دینے کی انہیں بھی نہیں سوجھی تھی۔ کسی نمازی کے لئے وضو اور غسل کا انتظام کرنا کیوں شرک ہے اسی لئے کہ تعاونوا علی البر والتقوی میں داخل ہے اس سے نماز پر اعانت ہوتی ہے جس کام سے خدا کی عبادت پر اعانت ہو وہابی دین میں وہ بھی شرک۔ لطیفہ۔ شرک کی تعریف میں تقویۃ الایمان صفحہ میں یہ لکھا ہے کہ وہ چیزیں اللہ نے اپنے بندوں کے ذمہ نشان بندگی ٹھہرائی ہوں تو لازم آیا کہ جھاڑو دینا روشنی کرنا مورچھل جھلنا شامیانہ کھڑا کرنا نشان بندگی ہے۔ اب تو ہر وہابی پر فرض ہے کہ جھاڑو لئے پھرے ورنہ نشان بندگی جاتا رہے گا۔ مورچھل ہاتھ میں رکھے کہ وہابی دین میں یہ نشان بندگی ہے حیرت ہے ان کوتہ عقلوں پر جو ایسی کتاب پر ایمان رکھتے ہیں اور ان مزخرفات کو مانتے ہیں۔ انتہی

اقول۔ وباللہ التوفیق۔ مولوی نعیم الدین کی مجنونانہ اداسی بے عقل پر حیف ہے۔ جب انسان توحید جناب باری تعالیٰ کو چھوڑ کر شرک جیسے گندے ناپاک لباس میں ملبوس ہو جاتا ہے تو پھر شیطان اخبث لعین اپنے جیب بنا کر عقل سے کلیتہً بے بہرہ کر دیتا ہے سیدھی راہ بھی ٹیڑھی نظر آتی ہے۔ قرآن پاک احادیث سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کے انوار بھی ظلمت و تاریک دکھائی دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ حق تعالیٰ ارحم الراحمین کی مہر بھی اس سے اٹھ جاتی ہے اور اس آیت کا مصداق ہو جاتا ہے

و اما الذین کفروا فیقولون ماذا اراد اللہ بھذا مثلا یضل بہ کثیرا و یھدی بہ کثیرا و ما یضل بہ الا الفاسقین۔ (پارہ ۱ رکوع ۳)

یعنی جو منکر ہیں سو کہتے ہیں کیا غرض تھی اللہ کو اس مثال سے گمراہ کرتا ہے اس سے بہتیرے اور راہ پر لاتا ہے اس سے بہتیرے اور گمراہ کرتا انہیں کو جو بے حکم ہیں۔

ہر چند کہ ان امور کا تفصیلاً جواب مولوی نعیم الدین کے صفحہ ۱۵۱ میں گذر چکا ہے۔ پس ناظرین اہل انصاف ملاحظہ فرمائیں کہ مولوی نعیم الدین نے تقویۃ الایمان کے بحث توحید و عبادت حق تعالیٰ کو بحث شرک تقرب بغیر اللہ کے ساتھ خلط کر کے فریب دہی خلق اللہ پر کمر باندھی ہے جو ہرگز اس میں اس طرح نہیں ہے۔ بلکہ تقویۃ الایمان کے اس مقام پر اولاً اقسام عبادات اللہ عزوجل علیحدہ اور ثانیاً اقسام تقرب بغیر اللہ علیحدہ علیحدہ مذکور ہیں۔ جن کو پہلے کا دوسرے پر اور دوسرے کا پہلے پر مخلوط کر کے مولانا شہید مرحوم پر بہتان باندھا ہے۔ منجملہ مبحث اول خدمات خانہ کعبہ معظمہ۔ جیسے جھاڑو دینی اور روشنی کرنی فرش بچھانا پانی پلانا وضو غسل کا لوگوں کے لئے سامان درست کرنا۔ یہ سب کام اللہ نے اپنی عبادت کے لئے اپنے بندوں کو بتائے ہیں۔

اور منجملہ مبحث دوم۔ یا وہاں روشنی کرے غلاف ڈالے چادر چڑھائے ان کے نام کی چھڑی کھڑی کرے رخصت ہوتے الٹے پاؤں چلے۔ ان کی قبر کو بوسہ دوے مورچھل جھلے اس پر شامیانہ کھڑا کرے۔ اور ایسی قسم کی باتیں کرے تو اس پر شرک ثابت ہوتا ہے۔ انتہی (تقویۃ الایمان صفحہ ۱۱)

اب کیا بجز مولوی نعیم الدین جیسے کور باطن کے کوئی متدین اہل توحید متبع سنت کہہ سکتا ہے کہ جھاڑو دینی، روشنی کرنی فرش بچھانا پانی پلانا وضو غسل کا سامان درست کرنا عبادت و موجب ثواب و اجر نہیں ہیں۔ مگر برخلاف اس کے گور پرست قبروں پر روشنی غلاف چادر چڑھانے

بہشتی زیور مع بہشتی گوہر۔ مصنفہ مولانا اشرف علی (۸۵۹) صاحب تھانوی۔ قیمت عہ/ (دفتر اہلحدیث)

چھڑی کھڑی کرتے بوقت رخصت مانند خانہ کعبہ کے الٹے پاؤں چلتے قبر کو بوسہ دیتے مورچھل جھلتے شامیانہ وغیرہم لگاتے ہیں۔

پس ناظرین اس فریب دہی کو بغور مقابلہ کر کے حق و باطل میں امتیاز فرما لیویں۔ اور پھر کچھ انہیں امور پر منحصر نہیں بلکہ ہر وہ کام جو حق تعالیٰ کے لئے عبادۃً ہوگا وہ غیر اللہ کے حصول تقرب عبادت کے لئے شرک ہوگا پھر یہ کیا لازم ہے کہ جو عبادات گور پرست قبروں کیلئے تقرباً کرتے ہوں وہ بعینہ حق تعالیٰ کے لئے بھی جائز یا ضروری ہوں بلکہ فعل معصیت و مشابہت افعال شرک پر بھی حکم کفر و شرک ہوتا ہے۔ چنانچہ جس طرح ایمان کی ستر سے زائد شاخیں چھوٹی بڑی حدیث میں وارد ہیں کہ اعلیٰ ان میں کلمہ لا الٰہ الا اللہ اور ادنیٰ تکلیف دہ چیز کا راستہ سے دور کرنا ہے۔ اسی طرح کفر و شرک کے انواع بھی چھوٹے بڑے وارد ہیں۔ جیسے قسم بغیر اللہ کو تسمیہ غیر اللہ کو شگون بد کو ریاء وغیرہم کو احادیث میں شرک فرمایا ہے۔ چنانچہ رد المحتار فقہ حنفیہ ج ۱ صہ ۲۹ میں جو بڑی مستند مولوی نعیم الدین کی ہے مرقوم ہے۔

" ان الحلف بغیر اسمہ تعالیٰ وصفاتہ عزوجل مکروہ کما صرح بہ النووی فی شرح صحیح مسلم بل الظاہر من کلام مشائخنا انہ کفر۔

یعنی سوائے نام اور صفات حق تعالیٰ عزوجل کے قسم کھانا مکروہ ہے جس طرح امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں تصریح فرمائی ہے بلکہ ظاہر ہمارے مشائخ کے کلام سے یہ ہے (کہ ایسا کرنا) کفر ہے "

نیز رد المحتار صہ ۲۵۵ میں مرقوم ہے :-

" اصل عبادۃ الاصنام اتخاذ قبور الصالحین مساجد ا۔ یعنی بتوں کے پوجے جانے کی وجہ صالحین کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لینا ہے "

علیٰ ہذا مولوی نعیم الدین کے اعلیٰ حضرت راس الطائفہ بریلوی عطایا القدیر فی حکم التصویر حسینی پریس بریلی کے صہ ۳ میں لکھتے ہیں :

" اللہ عزوجل ابلیس کے مکر سے پناہ دے دنیا میں بت پرستی کی ابتداء یوں ہوئی کہ صالحین کی محبت میں ان کی تصویریں بنا کر رکھیں اور اس سے لذت عبادت کی تائید سمجھی شدہ شدہ وہی معبود ہو گئیں "

حتیٰ کہ مکروہات و منکرات امور پر بھی بمآل کار مفسدہ و مشابہت اہل کفر کے حکم کفر و شرک کا شرع میں وارد کیا گیا ہے۔ چنانچہ فتح الباری شرح صحیح بخاری مستند مولوی نعیم الدین پارہ ۱۴ صفحہ ۳۰ میں مرقوم ہے :-

" والمراد باطلاق الکفر ان فاعلہ فعل فعلاً شبیہاً بفعل اہل الکفر۔ وفیہ جواز اطلاق الکفر علی المعاصی لقصد الزجر کما قدرناہ۔

یعنی اور مراد اطلاق کرنے کفر سے اس کے فاعل پر وہ فعل ہے جو مشابہت رکھتا ہو اہل کفر سے اور اس میں جواز ہے اطلاق کرنے کفر کا گناہ کرنے پر بوجہ زجر و تنبیہ کے جس طرح مقرر ہو چکا ہے "

پھر مولوی نعیم الدین کا اپنی بے عقلی و مالی خولیا سے مضطرباً متضاد امور الٹ پلٹ ایک ہی صفحہ میں کر کے یہ کہنا کہ کس آیت یا حدیث میں بتایا گیا ہے کہ جھاڑو دینا روشنی کرنا فرش بچھانا پانی پلانا وضو اور غسل کا سامان درست کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے خاص کیا ہے !

پھر اس کے برعکس جو پلٹی کھائی تو یہ کہا کہ جھاڑو دینا تو شرک ٹھہرا روشنی کرنا شرک ہے پانی پلانا بھی شرک بتایا ہے۔ پھر جو تیسری پلٹی کھائی تو کہا کہ کسی نمازی کے لئے وضو اور غسل کا انتظام کرنا کیوں شرک ہے اس لئے کہ اس سے نماز پر اعانت ہوتی ہے۔ پھر اس کے برخلاف چوتھے الٹ پھیر میں یہ گپ اڑائی کہ اب تو ہر وہابی پر فرض ہے کہ جھاڑو لئے پھرے ورنہ نشان بندگی جاتا رہے گا مورچھل ہاتھ میں رکھے کہ یہ نشان بندگی ہے : پناہ بخدائے لاینال۔ حالانکہ تقویۃ الایمان میں یہ متضاد امور ہرگز جمع نہیں ہیں۔ اس میں تو صرف جھاڑو روشنی فرش پانی پلانے وضو غسل کے سامان کو خانہ کعبہ معظمہ مساجد اللہ کے لئے عبادت میں داخل کئے ہیں۔ نہ کہ شرک میں کیونکہ جھاڑو دینا خانہ کعبہ و مسجد میں بیشک نشان بندگی عبادت اور علامت ایمان ہے۔ اور مورچھل قبروں پر تقرباً بجائے جھاڑو مسجد کے بلا شبہ شرک میں داخل ہے۔ گور پرستوں بدعتیوں کا یہ عجیب توکھا دین ہے چنانچہ بیشتر مساجد جو قبور بزرگان کے قریب ہوتی ہیں ان میں جھاڑو و صفائی تو کیا گرد و غبار سے آلودہ ہوتی ہیں بجائے ان کے قبروں پر شامیانہ مورچھل اطلس کمخواب کے پردہ غلاف زریں کے زرق و برق سامان کے ٹھاٹھ کئے جاتے ہیں بھلا قبر پرست قبروں کو پوجیں ان پر تقرباً غلاف ڈالیں فرش بچھا دیں جھاڑو دیویں قبر کے غسالہ آب کو تبرک بنا کر پیویں جسم کو ملیں غائبین کے لئے لے جاویں۔ کعبہ معظمہ کو جائیں یا نماز پڑھیں مسجد کو ہیں جھاڑو فرش پانی وضو غسل کا سامان مہیا کریں۔ کیونکہ قبروں پر جھاڑ پھونک روشنی شامیانہ کھڑا کرنا تو گور پرستوں بدبختوں ہی کو نصیب ہیں۔ موحدین خانہ کعبہ یا مساجد میں یہ کام عبادۃً و تقرباً الی اللہ کرتے ہیں چنانچہ حضرت مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رح مستند مولوی نعیم الدین کے تفسیر فتح العزیز پارہ اول صہ ۱۴۷ آیت وسعیٰ فی خرابہا کی تفسیر میں فرماتے ہیں :-

وبجہت تعصب یہودیان مسجد بیت المقدس را کہ بلا شبہ بنائے حضرت داؤد و حضرت سلیمان عم بود از آں وقت ہمیشہ عبادت گاہ انبیائے بنی اسرائیل ماندہ و مملو بذکر خدا بودہ خراب ساختند و نجاسات و خس و خاشاک انباشتند و آں را کناسہ و مزبلہ گردانیدند و ہر جا توریت را یافتند بسوختند و بدل آں مکان متبرک در مکان شرقی آں کہ مولد حضرت عیسیٰ عم بود عبادت گاہ مقرر کردند و آں مسجد متبرک تا وقت شیوع اسلام خراب ماند تا آنکہ حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب رض آں شہر را فتح نمودند و خود بنفس نفیس خود و دیگر صحابہ کرام رض آں مکان را از نجاست پاک کردند باب شستہ مطیب و منظف گردانیدہ محل عبادت و نماز قرار دادند۔ و اگر مدعی توحید و اتباع ملت اند پس کار ایشاں مخالف گفتار ایشاں شد کہ تعظیم معبود مستلزم تعظیم عبادت اوست و تعظیم عبادت او مستلزم تعظیم عبادت گاہ اوپس خراب کردن عبادت گاہ دلیل انکار عبادت

حیات طیبہ - سوانح عمری مولانا اسمٰعیل صاحب شہید (سوم) دہلی۔ مجریہ اڈیشن۔ قیمت ۱۲ (دفتر اہلحدیث)

فتاویٰ

س ع۱۹۰} حضرت عمرؓ نے ابی بن کعب و تمیم داری کو رمضان میں بیس رکعات پڑھانے کا حکم کیا تھا آیا صرف گیارہ رکعات کا حکم کیا تھا۔ نیز یزید بن رومان نے حضرت عمر فاروق رضؓ کا زمانہ پایا تھا یا نہیں؟

(خریدار اہلحدیث نمبر ۴۷۳ ۱۱۳)

ج ع۱۹۰} موطا امام مالک اور قیام اللیل مروزی میں آٹھ رکعت تراویح مع وتر گیارہ رکعتوں کا ثبوت ملتا ہے۔ بیس کا حکم کہیں نہیں۔ یزید بن رومان نے حضرت عمر فاروق رضؓ کو نہیں پایا۔ اللہ اعلم۔

(۲ر داخل غریب فنڈ)

س ع۱۹۱} زید نے نکاح مسماۃ بسم اللہ سے کیا جس کو عرصہ ۳ برس سے کچھ زائد ہوا۔ منکوحہ سے دو لڑکے اور دو لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ سب حیات ہیں مہر کی بابت نہ معلوم موجل تھا یا معجل اور تعداد میں کتنا تھا۔ بروقت نکاح زید پر کچھ قرضہ تھا۔ اس دوران میں قرضہ کی تعداد زیادہ ہوگئی۔ زید نے بدنیتی سے جائداد بچانے کی غرض سے ایک ہبہ نامہ فرضی بحق بسم اللہ مذکورہ رجسٹری شدہ کر دیا۔ تاریخ نکاح سے ۲۵ برس بعد اور جائداد اس میں کفول کر دی جو قیاساً زرِ مہر سے بہت زیادہ ہوگئی۔ اب زید کو عاقبت کا اندیشہ ہے کہ روبرو رب العالمین کس طرح سے منہ دکھلا سکتا ہے۔ جب تک کہ قرضہ سے نجات نہ ہو۔ پس ہر دو قرضجات میں کونسا دینا مقدم ہے یا کہ دونوں اور ہر شخص کے حصص قائم کر دیجئے گا۔ ڈاکٹر عبد الرحمن خریدار

اخبار اہلحدیث نمبر ۱۱۶۷۰

ج ع۱۹۱} صورت مرقومہ میں سارے قرضخواہ مع منکوحہ کے حقدار ہیں چاہئے تھا کہ روپیہ جتنا ملتا اتنا دیکر باقی کے لئے معافی طلب کر لیتا مگر ایسا نہ کیا۔ رجسٹری ٹوٹ بھی نہیں سکتی۔ اب تو بجز ندامت کے اور کوئی صورت نہیں۔ یا کما کر قرض ادا کرے یا ان سے معاف کرائے ورنہ مواخذہ ضرور ہوگا۔ ہر شخص کے حصص مقرر کرنے کے لئے ساری رقم قرضہ اور ساری رقم موجودہ کا علم ہونا چاہئے جو خط میں مرقوم نہیں

(ار داخل غریب فنڈ)

س ع۱۹۲} اگر کوئی مسلم صبح کی دو رکعت سنت فجر گھر میں پڑھ کر شمول جماعت کے واسطے مسجد میں آکر اقامت سے پہلے دو رکعت تحیۃ المسجد کی ادا کرے تو کیا یہ جائز ہے بحوالہ حدیث (اذا اقیمت الصلوۃ فلا صلوۃ الا المکتوبۃ) مگر امام مسجد کہتا ہے کہ سنت فجر کے بعد سوا نماز فرض کے کوئی غیر نماز یا نفل وغیرہ جائز نہیں خواہ جماعت ابھی قائم نہیں ہوئی۔

(خریدار اہلحدیث نمبر ۳۴۷۹)

ج ع۱۹۲} امام صاحب کا قول صحیح ہے۔ حدیث شریف ہے لا صلوۃ بعد طلوع الفجر الا رکعتی الفجر لا صلوۃ بعد الفجر الا سجدتین (ترمذی وغیرہ) یعنی طلوع فجر کے بعد نوافل میں سے صرف دو سنت رکعتین فجر کی جائز ہیں اور کوئی نفل یا سنت جائز نہیں

(۲ پائی داخل غریب فنڈ)

س ع۱۹۳} آیا اسلامی بادشاہ خواہ کوئی بھی ہو حقیقی امام کہلا سکتا ہے یا کہ نہیں؟

سید ناظر حسین پٹواری مال ضلع گجرانوالہ

ج ع۱۹۳} بعد انبیاء کرام کے حقیقی امام وہ بادشاہ ہے جس کا نقطہ نگاہ تنفیذ احکام شرعیہ ہو۔ جیسے سلطان ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ۔ ان معنے سے کوئی بادشاہ ہو حقیقی امام ہے۔ الامام جنۃ یقاتل من ورائہ (الحدیث) ار داخل غریب فنڈ۔

مسئلہ ع۱۹۴} مسجد میں نماز پڑھنے سے روکنا جائز نہیں۔ پڑھنے والا سنی ہو یا شیعہ بدعتی ہو یا مرزائی۔

مسئلہ ع۱۹۵} جس کے ہاتھ پاک صاف ہوں اس کے ساتھ مل کر کھانا کھا لینا جائز ہے خواہ کوئی ہو سنی ہو یا شیعہ بدعتی ہو یا مرزائی۔ طبعی نفرت ہو تو اختیار ہے۔ قرآن شریف میں ارشاد ہے۔ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَأْكُلُوا جَمِيعًا أَوْ أَشْتَاتًا تا دل کر کھاؤ یا اکیلے اکیلے ہر طرح تمہیں اختیار ہے۔

(بقیہ مضمون از صفحہ ۱۳)

تمام نبی صرف اپنی قوم اور جماعت اور حلقہ محدود کی طرف آتے رہے۔ مگر سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم تمام دنیا قیامت تک جن وانس اولین آخرین کے لئے نبی، ہادی، پیشوا، مقتدا، رہبر بن کر آئے۔ آیت یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا پ ۹۔ وارسلنک للناس رسولا۔ وارسلنک کافۃ للناس۔ وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین۔ لیکون للعلمین نذیرا۔ حدیث۔ سرور کائنات جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ مجھے پانچ چیزیں دی گئی ہیں۔ مجھ سے پیشتر کسی نبی کو پہلے نہیں دی گئیں۔ اول فتح و نصرت دیا گیا ہوں دشمنوں کے دل میں از روئے دہشت کسی ایک مہینہ کی مسافت یعنی ایک مہینہ کے سفر تک میرا رعب اور دبدبہ ہے۔ دوم میرے لئے تمام زمین مسجد اور پاک کرنے والی بنا دی گئی ہے۔ جس شخص کو نماز کا وقت جہاں آ جاوے وہیں پڑھ لیوے۔ سوم مال غنیمت میرے لئے حلال کیا گیا۔ چہارم دیا گیا ہوں میں شفاعت عظمیٰ۔ پنجم ہر ایک نبی اپنی خاص قوم یا جماعت یا قبیلہ کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا میں بفضل خدا تمام مخلوقات جن وانس کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ سبحان اللہ کس قدر خصوصیات ہیں۔ ایک حدیث میں چھ خصلتوں کا ذکر ہے۔ چھٹی یہ ہے کہ اُعْطِیْتُ جَوَامِعَ الْکَلِم مجھے جامع کلمات دیئے گئے ہیں۔ یعنی کلام مختصر معانی بے بہا کثیر التعداد (بخاری ومسلم)

فتاویٰ نذیریہ

از حضرت مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رح

اس کتاب میں ہر سوال کا جواب قرآن و حدیث کے موافق درج ہے۔ تاکہ وقت نہ اٹھانی پڑے۔ ہر اہلحدیث گھر میں اس کا ہونا لازمی ہے۔ قیمت بجائے ۸ کے ۳

ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

تفسیر بیان القرآن علیٰ علم البیان۔ عربی زبان (۱۴۴) میں سورہ فاتحہ وبقرہ کی جدید تفسیر۔ قیمت ۱۲ (منیجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

متفرقات

حساب دوستاں مندرجہ ذیل خریداران کی قیمت اخبار و میعاد مہلت ماہ ستمبر میں ختم ہے لہذا ان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر وہ آئندہ اخبار کی خریداری جاری رکھنا چاہتے ہیں تو جلد از جلد قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں اگر خریداری سے انکار ہو یا مہلت درکار ہو تو بھی حتی الوسع اطلاع دیکر مشکور فرمائیں ورنہ ۲۷ ستمبر کا پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔

نوٹ جن احباب کی میعاد مہلت ختم ہے وہ مزید مہلت طلب کرنے کی تکلیف نہ فرمائیں بلکہ ۱۵ ستمبر تک قیمت اخبار ہی ارسال کریں ورنہ اس کے بعد اخبار بند کر دیا جائے گا۔

غریب فنڈ سے جاری شدہ اخبارات میعاد ختم ہو جانے پر بند کر دیئے جاتے ہیں اگر وہ بھی آئندہ سلسلہ جاری رکھنا چاہیں تو حسب قواعد غریب فنڈ داخلہ ارسال کر دیا کریں۔

435 ایم عبداللہ لعل
710 مولوی عبدالوہاب
929 ڈاکٹر نبی محمد خان
2053 شیخ عبدالتواب
2480 مولوی ابوالوقار قمرالدین
3630 بابو امیرالدین
3709 مولوی محمد یوسف
3904 قاضی محمد رمضان
4473 حکیم عبدالواحد
5591 منشی محمد حسین صابری
5611 حاجی یار محمد
5623 مولوی حبیب الرحمٰن
6127 شیخ غلام قادر عبدالرشید
6551 محمد قاسم
6847 سیٹھ احمد حاجی عبدالکریم
7114 بابو عبدالصمد
7120 مولوی غلام محی الدین
7148 حاجی محمد عمر
7152 بابو محمد اسحاق
7191 بابو عبدالسبحان
8043 حکیم سید محمد حفظ الرحمٰن
8075 ایم خان محمد اسکوائر
8259 ایم برکات احمد
8530 حاجی محمد اینڈ برادرز
8531 شیخ محمد یوسف محمد حسین
8675 سیٹھ یوسف صاحب
9243 چوہدری محمد اسمٰعیل
9254 مولوی ابو مسعود خان
9323 ایم جان محمد
9357 ایم محمد اسحاق
9611 قاضی عبدالغفور
9612 خواجہ عبدالصمد عبدالعزیز
9615 محبوب حسن انصاری
9631 کے۔ ایس محمد اسحٰق
9991 حکیم عبدالحمید
10018 حاجی احمد حسین
10032 بابو عنایت اللہ
10044 شرف الدین
10148 عبدالغفور
10199 ایچ۔ ایم پٹواری
10379 عبدالحمید
10387 شیخ محمد ثناء اللہ
10659 مولوی اللہ بخش
10682 مولانا عبدالوہاب
10726 مولوی امانت اللہ
10732 سید رمضان علی
10739 بابو عزیز الدین
10997 محمد عبداللہ
11017 شیخ عبدالرحمٰن
11062 غلام اللہ
11177 شیخ نذیر احمد
11182 سید الطاف حسین
11229 مولوی ظل الرحمٰن
11234 محمد صادق
11240 عبدالحلیم خان
11241 ایم داؤد دادا
11248 ملا محمد اسحاق
11252 عبداللہ بن بلال
11275 ایس۔ ایم ضیاء الرحمٰن
11291 سید اصغر علی
11363 منشی عبدالمجید خان
11368 چوہدری عبدالرحمٰن
11437 مولوی شمس الدین
11460 مرزا عبدالرؤف بیگ
11463 حکیم قائم الدین
11467 سید عبدالبادی
11469 ماسٹر قطب الدین
11474 سیٹھ حاجی ابوبکر
11482 مولوی عبدالمجید
11603 مولوی ابو عبدالجبار محمد محی الدین
11610 ڈاکٹر غلام محی الدین
11617 شیخ محمد محسن
11657 مولوی نذر حسین
11663 ماسٹر احمد اللہ
11689 مسٹر ممتاز علی خیر محمد
11690 مولوی محمد حبیب اللہ
11691 چوہدری محمد عبداللہ
11696 رمضان علی
11698 عبدالعزیز
11729 بابو عبدالرحمٰن
11733 میاں احمد بن جمال الٰہی
11734 سید پیر صاحب
11735 مولوی سید عبدالرزاق شاہ
11756 مولوی اللہ دتہ
11841 سراج الحق
11849 مولوی غلام رسول مجاہد
11911 ایم ثناء اللہ

غریب فنڈ	11804 مولوی محی الدین
6489 ابو عبدالغنی محمد فاضل	11393 ندوۃ الطلبا گوجرانوالہ

مضامین آمدہ جناب شاکر صدیقی صاحب سیکرٹری انجمن اہل حدیث منگلور۔ مولوی عبدالعزیز عبدالجبار۔

ضرورت ہے مجھے تفسیر ترجمان القرآن جلد ۳ و ۴ کی ضرورت ہے کوئی صاحب بھیج دیں تو مطالعہ کر کے واپس کر دوں گا۔ اگر قیمتاً مل جائے تو خریدنے کو تیار ہوں۔ (ڈاکٹر محمد حسن سول ہسپتال کوئٹہ)

ایضاً مجھے تفسیر ثنائی اردو مکمل کی ضرورت ہے کوئی صاحب خیر صدقہ جاریہ فرما کر مجھے خرید دیں۔ راقم علی حسن خان آزاد واعظ الاسلام موضع برہنڈہ ڈاکخانہ بلینا پور ضلع مظفر پور)

ضرورت اخبار مجھے اخبار اہلحدیث کے مطالعہ کی بہت خواہش ہے مگر خود قیمتاً نہیں خرید سکتا۔ کوئی صاحب خیر فی سبیل اللہ میرے نام ایک سال کے لئے اخبار جاری کرا دیں (سائل مذکور)

دعائے صحت میرا بیٹا عبدالقیوم اور میرا چچا محمد عبداللہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ ناظرین کرام ان کیلئے دعائے صحت کریں۔ (راقم محمد عبداللہ از کوٹلی لہاراں مغربی ضلع سیالکوٹ)

شکریہ بر تعزیت میرے والد محترم حاجی حافظ عبدالرحمٰن صاحب مرحوم کی رحلت پر میرے بہت سے بزرگوں اور دوستوں کے پیغام تعزیت و ہمدردی تاروں و نیز خطوط کے ذریعہ میرے پاس آئے جو ہمارے اندوہ گین دلوں کے لئے بے حد باعث تسلی و تقویت ہوئے چونکہ ان تمام خطوط اور تاروں کے انفرادی طور پر جواب دینا میرے لئے دشوار ہے اس لئے جریدہ اہلحدیث کے ذریعہ میں تمام بزرگوں اور دوستوں کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں والد محترم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق و ہمت بخشے۔ (محمد عبدالمتین خلف حاجی حافظ عبدالرحمٰن صاحب مرحوم محلہ مدن پورہ بنارس)

تفسیر ثنائی اردو مکمل کی قیمت بارہ روپیہ ہے۔ وزن تقریباً پانچ سیر جس کا محصول ڈاک پونے تین روپیہ ہوتا ہے

ahmadimuslim.de

ملکی مطلع

حکومت نجدیہ اور ایرانیہ وغیرہ

آج کل مسلمان باوجود سیاست دان بلکہ اڈیٹر اخبار سیاست ہونے کے کسی اسلامی حکومت کو محض مذہبی نقطہ نگاہ سے پرکھتے ہیں اس لئے جونہی ان کو کسی اسلامی حکومت سے ذرا سا اختلاف پیدا ہوتا ہے فوراً اس کی مخالفت پر تل جاتے ہیں۔ حالانکہ معیار شناخت یہ نہیں ہوسکتا کیونکہ اس طرق سے کوئی اسلامی سلطنت ساری اسلامی دنیا میں مقبول نہیں ہوسکتی ہاں یہ کسوٹی ہوسکتی ہے کہ حکومت اپنا پرنسپل (اصل اصول سلطنت) ان انتظامی احکام کو بنائے جو خدا رسول کے مقرر کردہ ہیں۔ یہی ایک معیار ہے اور یہی ایک محک ہے جس پر کوئی اسلامی سلطنت اچھی یا بری پرکھی جاسکتی ہے۔ آیئے اس معیار سے ہم حکومت نجدیہ اور ایرانیہ کی پڑتال کریں۔ حکومت نجدیہ کی نسبت گو مخالفین کتنا ہی پروپگنڈا کریں دو باتوں سے تو انکار نہیں کرسکتے۔ (۱) حسن انتظام اور امن وامان۔ (۲) حدود شرعیہ کا اجرا اور اسلامی عربی وضع کی پابندی اس کے مقابلہ میں ایران کا حال بھی سن لیجئے۔ یہ کسی سُنی یا اہل حدیث کے منہ سے بلکہ خاص شیعہ کے قلم سے۔ ایرانی حکومت نے بھی سابقہ افغانی حکومت کی طرح رعایا کو یورپی لباس پہننے پر مجبور کیا ہے۔ اسکے نتیجہ کا مرثیہ لکھنؤ کا (شیعہ) اخبار الواعظ لکھتا ہے اور واجبی رنج وغم سے لکھتا ہے۔ ناظرین بغور پڑھیں بلکہ ہم سفارش کرتے ہیں کہ شیعہ گروہ کے اس رنج وغم میں شریک ہوں۔ الواعظ کے الفاظ یہ ہیں:-

"**ایران میں مغربیت کا سیلاب** وہ سرزمین جو اسلام کا گہوارہ اور اہل علم کا ہمیشہ مرکز رہی وہ ملک جس کے فرزندوں نے عالم میں اسلام کا ڈنکا بجایا وہ علم پرور خطہ جس کی آب وہوا ہمیشہ علوم وکمال کے لئے خوشگوار رہی وہ ایران جس کے محدث اور مفسر مرجع خلق رہے وہ ایران جو سنی شیعہ علماء کا سرچشمہ تھا وہ ایران جس پر تہذیب اسلامی کو فخر تھا مسلمانوں کی انتہائی بدقسمتی ہے کہ اوس اسلام پناہ سلطنت کے لئے اس طرف ایسی خبریں آرہی جو حد درجہ مایوس کن ہیں۔ یہ معمولی حادثہ نہیں ہے کہ روضہ مبارک رضوی میں بازار قتل گرم ہو اور نمازی گولیوں کا نشانہ بن جائیں۔

ہم کو مدبرین ایران کی جلد بازی پر تعجب ہے کہ ان کو تہذیب مغربی کے جذب کرلینے میں اتنی جلدی کیوں ہے۔ اگر کوئی خاص تحریک نہ کی جائے جب بھی مغربی مذاق کا ایران میں رواج پاجانا یقینی ہے جیسا کہ عام رجحان خود اس کا گواہ ہے پھر باوجود اس کے ایک دم لباس اور وضع میں انقلاب کی کوشش کیوں ہے۔ ایران جس سرعت سے اپنے قومی اور ملی لباس کو چھوڑ رہا تھا اس رفتار کو دیکھتے ہوئے دس بیس برس سے زیادہ انتظار کرنا نہ پڑتا مگر تجدد پسند طبائع نے اتنا انتظار کرنا بھی گوارہ نہیں کیا اور سنا جاتا ہے کہ تبدیل لباس کے خلاف خصوصیت سے حکومت کی طرف سے جدوجہد جاری ہے"

(الواعظ لکھنؤ ۸۔ اگست ۱۹۳۵ء)

پھر اسی مرثیہ کو اگلے پرچے میں دہرایا ہے:-

"**ایران کی غیرت ملی کا خاتمہ** ایران جو شیعوں کی آبادی کی کثرت اور علماء کا مرکز ہونے کی وجہ سے تمام ممالک اسلامی میں شیعوں کے لئے خصوصیت سے مایہ ناز تھا محض روحانی ربط کی وجہ سے ہر شیعہ جو دنیا کے کسی گوشہ میں بھی ہو وہ ایران سے کم ازکم اتنی محبت کرتا تھا جتنی ایک محب وطن کو اپنے وطن سے ہوسکتی ہے۔ ایران کی ہر ترقی کو شیعہ اپنی ترقی سمجھتے تھے ایران کا رفاہ گویا شیعوں کا رفاہ تھا۔

آج تمام دنیا کی شیعی آبادی میں رنج وافسوس کی ایک لہر دوڑ گئی ہے جس سے ہر فرد ملت بےچین نظر آرہا ہے۔ ایران تجدد کے جس جنون میں مبتلا ہے اسے کوئی مسلمان بھی اطمینان کی نظر سے نہیں دیکھ سکتا چہ جائیکہ شیعہ جو دین پرستی میں اپنی آپ نظیر ہیں۔ مشہد مقدس سے آنیوالے زائرین حکومت کے تازہ اقدامات کی دلگداز اور طویل شکائتیں لیکے پلٹ رہے ہیں۔ ایرانی اخبارات سے جو اطلاعات حاصل ہورہی ہیں وہ بھی زائرین کی کسی نہ کسی طرح تائید کررہی ہیں۔

مدرسہ کے تازہ وارد واعظ کا خط مولانا عدیل اختر صاحب جو مدرسۃ الواعظین کے مامور اور قدیم واعظ ہیں حال ہی میں عراق اور مشہد مقدس کی زیارت سے مشرف ہوکے واپس آئے ہیں مولانائے موصوف اُس دن مشہد مقدس ہی میں موجود تھے جس دن وہاں گولیاں برسا کے داد شجاعت دی گئی ہے"

(الواعظ لکھنؤ ۱۶۔ اگست ۱۹۳۵ء)

واقفان سیاست اسلامیہ اور "سیاست" کے سٹاف کے ارکان سے خطاب برادران اسلام ہو شمنی؟ غور کریں رسابق؟ افغانستان اور ایران کی یہ روش موجب تباہی، باعث بربادی اور ملک دشمنی ہے یا حکومت نجدیہ کی روش۔ جواب میں مسلہ قباب کو دخل نہ دیجئے گا محض سیاست اور فلاح ملکی پر نظر رکھ کر جواب دیں۔

ہمارا یقین ہے کہ تاریخ اپنے واقعات دہراتی ہے جس طرح ساڑھے تیرہ سو سال پہلے عرب سے اصلاح شروع ہوئی تھی وہ چونکہ بڑی قوت قدسیہ سے ہوئی تھی اس کا اثر تمام عرب پر پہنچ کر کم وبیش تمام دنیا میں ظاہر ہوا۔ حکومت نجدیہ بھی چونکہ اسی کی متابع اور تبع ہے اس لئے عنقریب ہی سارے ملک عرب میں اس نجدی سیاست کا اثر پہنچ جائے گا۔ انشاء اللہ۔

ہند کو اس طرح اسلام سے بھردے شاہا
کہ نہ آئے کوئی آواز جز اللہ اللہ

مسدس حالی۔ خواجہ الطاف حسین حالی کی مشہور ([illegible]) تصنیف۔ قیمت ۱۲ر پتہ (منیجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

روزنامہ سیاست لاہور

مورخہ ۲۹ جولائی ۳۵ء

(ایک واقف کار مراسل خصوصی کے قلم سے)

مذکورہ بالا پرچہ میں ایک خبر بعنوان "مکہ معظمہ کی عظمت کو تباہ کیا جا رہا ہے" شائع ہوئی کہ اب مکہ معظمہ کی زندگی میں ایک اور انقلاب ہوا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اب یہاں ہوٹل اور ریسٹورینٹ اور سینما ہال کھلنے والے ہیں:

حقیقت میں یہ خبر بے بنیاد، مخالفانہ پروپیگنڈا ہے جو کہ مخالفوں کا شیوہ ہے۔ آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ حجاز مقدس میں ہوسٹل عرصہ تین سال سے قائم ہیں اور ہر سال ایام حج میں متعدد اصحاب ان میں رہائش پذیر ہوتے ہیں اور یہ جگہیں معزز حجاج کے لئے بہترین باراحت اور کم خرچ ہیں۔ خصوصاً اُن اصحاب کے لئے جن کا کھانے کا انتظام باقاعدہ اور تسلی بخش نہ ہو۔ اور دوسرے مقامات سے بدرجہا اعلیٰ جائے قیام ہیں۔ گذشتہ تین سال میں ہر ایک قوم کے اعلیٰ طبقہ کے حضرات ان ہوسٹلوں میں رہ چکے ہیں۔ مثلاً مصری، ہندی، شامی و مغربی وغیرہ۔ اخراجات زیادہ نہیں۔ ہر ایک اوسط درجہ کا حاجی بخوشی برداشت کر سکتا ہے۔ علیحدہ علیحدہ رہائش کا بھی انتظام ہے۔ اور پردہ دار مستورات اور عائلہ کے لئے جدا محلات ہیں۔ جو اصحاب اب تک مقیم ہو چکے ہیں اُن کے مشاہدات سے واضح ہے کہ یہ ہوسٹل واقعی مفید ہیں۔ جن کے قیام کی تجویز بھی بیرونی حضرات نے کی تھی۔ جو ہندوستانی شرفاء ان ہوسٹل میں رہ چکے ہیں وہ حسب ذیل ہیں:-

نواب زادہ ممتاز علی خان آف مالیر کوٹلہ۔
ڈاکٹر رجب علی پٹیل بمبئی۔
مسٹر محمد یونس بیرسٹر ایٹ لاء پٹنہ
حاجی عبداللہ جان آرمی کنٹریکٹر راولپنڈی۔
لفٹنٹ کرنل ڈاکٹر عبدالرحمٰن لودھی انبالہ۔
خان بہادر میاں عبدالعزیز سپرنٹنڈنٹ انجینئر یو۔پی

ان متذکرہ بالا اصحاب سے معلوم کیا جا سکتا ہے کہ آیا یہ ہوسٹل معزز حجاج کے لئے مفید ہیں یا نہیں کیا ان کا قیام ضروری تھا یا نہیں۔ یا کہ یہ اُن معنوں میں ہوسٹل ہیں جیسے معزز سیاست سمجھ رہا ہے۔

ان کے علاوہ دوسرے ہوسٹل گذشتہ سال سے بنک مصر نے قائم کئے ہیں اور یہ بنک مصر کے ڈائرکٹر طلعت پاشا حرب کی مساعی کا نتیجہ ہے یہ بنک حجاج کے نقل و حرکت کے تمام انتظام اپنے ذمہ لیتا ہے جیسے کہ یورپ میں ٹامس کک۔ اُن کے اپنے جہاز ہیں جسے حکومت مصر نے حجاج کی آمدورفت کا ٹھیکہ دے رکھا ہے۔ کیونکہ اعلیٰ طبقہ کے حجاج کی رہائش و خوراک کا انتظام بھی بنک کے ذمہ ہے۔ لہٰذا یہ ہوسٹل بھی بنک کے سرمایہ سے کھولے گئے ہیں۔ بنک مصر کے حسن انتظام کے باعث حجاج مصر کی تعداد میں بھی کافی اضافہ ہوا ہے۔ اور گذشتہ تین سال میں اُن کی تعداد چار گنا سے بھی زیادہ ہو گئی ہے۔ اسی ہوسٹل میں امسال علامہ عبداللہ یوسف علی (مقیم لاہور) بھی فروکش تھے۔ جن سے دریافت کرنے پر مدیر سیاست کی غلط فہمی شاید دور ہو جائے۔

باقی رہا سینما ہال کے کھلنے کا۔ سو یہ سراسر غلط ہے۔ شاید آپ کو معلوم نہیں کہ ممالک عربیہ میں گراموفون کا رکھنا بھی جرم ہے اور سخت ممنوع ہے اور اس کی خلاف ورزی کرنے والا محکمہ امر بالمعروف کی زد سے نہیں بچ سکتا۔ چہ جائیکہ سینما ہال کے قیام کی امید ہو کسی یورپین کمپنی نے حج کی فلم لینے کی استدعا کی تھی لیکن جلالۃ الملک نے سختی سے انکار کر دیا تھا ابن سعود کے مخالف جائیں اور سینما ہال کے کھولنے کی کوشش کریں۔ پھر معلوم ہو کہ کیا گزرتی ہے۔

پنجاب اگریکلچرل کالج

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

پنجاب اگریکلچرل کالج لائلپور کے طلباء کی تعداد میں ۱۶ کا اضافہ ہوا۔ ۲۹ طلباء نے زراعت میں بی۔ ایس۔ سی کی ڈگری حاصل کی۔ کالج کی سرگرمیوں کا ایک نمایاں پہلو وہ مختصر نصاب تھے جن میں پھلوں کی کاشت اور پھلوں اور سبزیوں کو ڈبوں میں بند رکھنے کے طریقوں کی تعلیم دی گئی جو بہت مقبول ہوئی تحقیقاتی شعبہ میں لگاتار توسیع ہوتی رہی۔ اس کالج میں زراعت کے جملہ شعبوں اور پھلوں کی کاشت کے متعلق نہایت ہی مفید تعلیم دی جاتی ہے۔ نیز کالج کے فارموں پر عملی تجربات بھی کرائے جاتے ہیں۔

اس ادارہ کے فارغ التحصیل طلباء کو سائنٹفک زراعت میں اپنی ابتدائی سرگرمیوں کے باعث بجا طور پر شہرت حاصل ہوئی۔ صوبہ نے زراعت کے سائنٹفک طریقوں اصلاح یافتہ بیجوں اور جدید آلات زراعت اور فصلوں کو تباہ کرنیوالے کیڑوں کے استیصال کے متعلق جو وسیع پیمانہ پر ترقی کی ہے اس کا سہرہ اس کے طلباء کے سر پر ہے۔ جو کالج سے نکلنے کے بعد یہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں اپنے بھائیوں کو ایک پیغام پہنچانا ہے۔ اور ایک مشن کی تکمیل کرنا ہے۔ کالج کی شہرت اور مقبولیت کا معیار بدستور قائم ہے۔ اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ کالج میں نئے طلباء کی تعداد میں روبہ ترقی ہے۔ گذشتہ سال ۱۷۶ امیدواروں نے داخلہ کے لئے درخواستیں دیں۔ سال زیر تبصرہ میں ان کی تعداد ۲۰۹ تک پہنچ گئی۔ گذشتہ سال ۵۹ طلباء داخل کئے گئے اور سال مذکورہ میں ۸۱۔ ان میں ۴۶ طلباء قانونی حیثیت سے زراعت پیشہ تھے۔ کاشتکاروں کے لئے سہ ماہی کی ۵۰ فیسیں یکمشت ادا کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ لہٰذا حکومت نے یکم جنوری ۳۴ء سے ایک سال کے لئے بطور تجربہ ماہوار فیسیں ادا کرنے کی رعائت منظور فرمائی ہے۔ ابھی تک تو یہ زراعتی طلباء کے لئے بہت مفید ثابت ہوئی ہے اور توقع ہے کہ اس سے کاشتکاروں کے لڑکوں کو کالج ہذا میں داخل ہونے کی مزید ترغیب ملے گی۔ کالج میں سرکاری وظائف کے مکرر اجراء کی تجویز بھی زیر غور ہے۔ کیونکہ یہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ زمینداروں کو بیش از پیش امداد کی ضرورت ہے۔

محکمہ اطلاعات پنجاب لاہور

خون کے آنسو ۔ مظلوموں کی نجات میں سرگرمی (۸۶۴)

ahmadimuslim.de

تمام دنیا میں بے مثل ۱۵/د

سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اُردو کا ہدیہ ۴ روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوۃ مترجم و محشی

اُردو کا ہدیہ سات روپے

ان دو نو بے نظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

عبد الغفور غزنوی مالک کارخانہ

انوار الاسلام امرتسر

سرمہ نور العین ۹/۲۵

(مصدقہ مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے

قیمت ایک تولہ ہے

مینجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

رسول اللہ کے عملیات

اس کتاب میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام عملیات حدیث کی مستند کتابوں سے بڑی محنت کے ساتھ جمع کر دیئے گئے ہیں ہر عمل کے ساتھ حدیث کی کتاب کا حوالہ دیا گیا ہے۔ چنانچہ اس کتاب میں ہر مقصد میں کامیاب ہونے پر ہر دکھ درد کے مٹانے اور ہر مصیبت سے نجات حاصل کرنے کے لئے عملیات نبوی درج ہیں۔ قابل دید کتاب ہے۔ قیمت ۵/ محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ ملنے کا پتہ :- دفتر اہلحدیث امرتسر

ہر خاص و عام کو اطلاع

پانچسو روپیہ کا نقد انعام

طلاء ایجاد رجسٹرڈ ۱۲/

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج کمزوری - جو شخص اس طلاء کو بیکار ثابت کردے اسکو پانچسو روپیہ کا نقد انعام دیا جاویگا یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے تیار کیا ہے جو مثل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اس کا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہوجاتا ہے جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں تو فوراً اس طلاء سے فائدہ حاصل کریں اس طلاء سے ہزاروں مریض بفضل خدا شفایاب ہو چکے ہیں۔ اسکے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں طلاء کے ہمراہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی ایجاد حب مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں - یہ مکمل علاج ہے۔ اس سے بہتر کوئی طلاء اس مرض کے واسطے ثابت نہیں ہوا قیمت ایک بکس تین روپے آٹھ آنے (۳/۸)

(ملنے کا پتہ)

ایس - ایم - عثمان اینڈ کو آگرہ

اکسیر ہاضمہ ۳۶/ اس کا اشتہار آپ حضرات پہلے بہت ہی بار پڑھ چکے ہیں کہ اسکے کیا کیا فوائد ہیں۔ اس لئے لمبا چوڑا اشتہار لکھنے کی ضرورت نہیں۔ مگر پھر بھی یہاں دو ایک لفظ لکھ دیتے ہیں اسکے استعمال سے صحت قائم رہتی اور بیماریوں سے نجات ملتی ہے مثلاً بدہضمی، نفخ کا ہو جانا، کھٹے ڈکار آنا، منہ سے بدمزہ پانی جانا، کھانا ہضم نہ ہونا، طبیعت کا خوش نہ رہنا وغیرہ قیمت بلحاظ فوائد کے بہت ہی کم، فی ڈبہ عہ محصول ۵/

اکسیر موتی دانت۔ دانتوں کی بیماریوں کو دور کرکے نہایت ہی سفید بیل کچیل سے صاف موتیوں کی طرح چمکیلے کر دینا اسکا ایک معمولی کام ہے۔ قیمت صرف فی ڈبیہ ۸/ محصول ۵/

پتہ :- اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر

---

(۸۶۵)

مومیائی ۱۵/۴۷

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث" علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل دق۔ دمہ۔ کھانسی، ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے۔ ...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھالینے سے درد موقوف ہوجاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۱۲/ آدھ پاؤ ۲۴/ پاؤ بھر ۴۸/ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔

تازہ شہادات

جناب حافظ محمد فرید صاحب جگدل۔

"مرض دمہ میں مبتلا ہوں۔ ایک بار منگا چکا ہوں۔ فائدہ بہت کچھ پایا۔ ایک چھٹانک بذریعہ وی پی دربھنگہ کے پتہ سے بھیج دیں۔" (۲ جولائی ۱۹۳۵ء)

جناب سید محمد سرور صاحب چشتی میر منشی نوشہرہ

"اس سے قبل جو مومیائی منگائی تھی اُسے دوسرے مومیائی فروشوں سے ارزاں اور با اثر پایا ہے۔ ایک چھٹانک ارسال فرمائیں۔" (۱۸ جولائی ۱۹۳۵ء)

جناب حکیم محمد یٰسین صاحب بھروٹیا: "آپکے یہاں سے تین مرتبہ مومیائی منگا چکا ہوں مفید معلوم ہوتی ہے ۹ چھٹانک اور ارسال فرمائیں۔" (۲۳ جولائی ۱۹۳۵ء)

(مومیائی منگوانے کا پتہ)

حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر

دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

ahmadimuslim.de

فائدہ مند بیمہ رجسٹرڈ ۱۷۵۷ء

۲۲/۲۵

آپ کا کل سرمایہ محفوظ، کم لاگت سے کثیر فائدہ خود حاصل کیجئے آل اولاد عزیز دوست کو فائدہ پہنچائیے، دونوں جہاں میں نفع ہوگا۔ باریک تحریر کی لکھائی پڑھائی، تیز روشنی کی چمک، دھوپ کی تپش، پتھر کے کوئلہ کے دھوئیں سے طرح طرح کے بکثرت امراض آنکھوں میں پیدا ہو جاتے ہیں تو سے فیصدی چشمہ لگانے پر مجبور ہوتے ہیں۔ ضعف بصارت، دوہے (گوہانجنی) ڈھلکے، نزلہ، ناخونہ، رتوندی، سوزش وغیرہ وغیرہ کی عام شکائتیں دیکھنے سننے میں آتی ہیں۔ ایسے تمام امراض چشم کے واسطے ایک آئی پوڈر ایجاد ہوا جسکو ۲ سال متواتر تجربہ کیا گیا جو اکسیر لاثانی اور نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ بڑے بڑے نامی ڈاکٹروں، حکیموں، ویدوں، روساء اور عہدہ داران کی سندوں کے علاوہ بہترین سند یہ ہے کہ نمونہ مفت بلاصرفہ منگوا کر آزمائیے ممکن نہیں کہ بعد تجربہ آپ قدردانہ منگوائیں۔ سینکڑوں روپیہ کی ادویات سے جو فائدہ نہ ہونا ہو اس سفوف سے ہوگا۔ یقینی آنکھوں کا بیمہ ہے۔ (۶۶۶)

آئی پوڈر لگانیوالا کبھی آنکھوں کی بیماری میں مبتلا نہیں ہوتا قیمت فی پیکٹ صرف ۸ جو آنکھ جیسی نعمت کے واسطے گراں نہیں۔ پتہ:۔ **منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی**

کتاب التعویذات

مصنفہ نواب صدیق حسن خان صاحب بھوپالی۔ اس میں وہ تمام اعمال قرآنی وحدیثی جمع کئے گئے ہیں۔ جن کو بزرگان دین مختلف مشکلات میں اپنا معمول بناتے تھے قیمت صرف ۶ر قابل دید ہے۔

عملیات مشائخ

اس میں اہل اسلام کے مشہور اولیاء اللہ کے عملیات اور وظائف دین و دنیا کی حل مشکلات کے لئے درج کئے گئے ہیں۔ قابلدید کتاب ہے۔

ملنے کا پتہ:۔

منیجر "اہلحدیث" امرتسر

عیسائی مشن کی تردید میں

تقابل ثلاثہ مصنفہ حضرت مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب مدظلہ امرتسری۔ اس کتاب میں توریت، انجیل اور قرآن کا مقابلہ کر کے بتلایا گیا ہے کہ احکامات قرآنی ہر نوع مکمل ہیں اور تمام ضروریات انسانی کے لئے کافی ووافی ہیں۔ کتاب کی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے۔ اس کا طرز تحریر بالکل انوکھا ہے کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

توحید و تثلیث تثلیث کا عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ رد کرتے ہوئے توحید اسلامی کو دلائل اور براہین کے ساتھ ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت صرف ۳ر مصنفہ مولانا صاحب موصوف

جوابات نصاریٰ مصنفہ مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب۔ اس رسالہ میں عیسائیوں کی تین مشہور معروف کتب کا جواب دیا گیا ہے جن میں انہوں نے اہل اسلام پر اعتراضات کئے ہیں۔ یعنی رسالہ "حقائق قرآن" کا جواب "معارف قرآن" اور "اثبات التثلیث" مصنفہ پادری عبد الحق کا جواب "اثبات التوحید"۔ اور "میں مسیحی کیوں ہوا" مصنفہ پادری سلطان محمد پال ایڈیٹر نور افشاں" کا جواب "تم عیسائی کیوں ہوئے"۔ سب مفصل و مدلل دیا گیا ہے۔ جن کی تردید آج تک عیسائی صاحبان نہیں کر سکے قابلدید ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ قیمت صرف ۹ر

عصمت النبی اس رسالہ میں عیسائیوں اور مخالفین اسلام کے اس اعتراض کا جواب ہے کہ معاذ اللہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ایکدفعہ سہواً بتوں کی تعریف کی تھی۔ قیمت ۳ر

نوید جاوید جس کو امام المناظرین مولانا سید ناصر الدین محمد ابو المنصور رح نے سنہ ۱۲۹۶ھ میں تصنیف کر کے اعلان فرمایا تھا کہ ابتدا سے آج تک اور آج سے قیامت تک جس قدر اعتراضات عیسائیت وغیرہ کی طرف سے اسلام پر نقلاً یا عقلاً ہوئے ہیں یا ہونگے۔ ان سب کا اس میں جواب دیا گیا ہے۔ طبع ثانی میں ان تمام حواشی اور نوٹوں کا اضافہ کیا گیا ہے جو مصنف مرحوم نے سلسلہ نظر ثانی میں طباعت اول کے بعد اضافہ فرمائے تھے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ نہایت عمدہ ہے۔ قیمت ۱۲ر

کتب متعلقہ عام اہل اسلام

تعلیم القرآن۔ مصنفہ مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری۔ اس رسالہ میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا خلاصہ مطلب چند ورقوں میں جمع کیا گیا ہے۔ قیمت صرف ۱ر

قرآن اور دیگر کتب قرآن شریف اور دیگر الہامی کتابوں کی تعلیم کا بالاختصار مقابلہ کر کے قرآن مجید کی عظمت ثابت کی ہے۔ قیمت ۱ر

اسلامی تاریخ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مختصر حالات بالکل آسان پیرایہ میں بیان چھوٹے بچوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ۱ر

خصائل النبی ترجمہ شمائل ترمذی۔ حضور پُر نور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق شریفہ کا مختصر بیان۔ چھوٹے بچوں کے لئے بھی مفید ہے۔ قیمت ۱ر

السلام علیکم اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ اسلامی سلام بلحاظ فضائل اور اوصاف کے تمام دوسرے فرقوں کے سلاموں سے اعلیٰ اور افضل ہے۔ قیمت ۱ر

منگانے کا پتہ:۔

منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

اُف! کیسا بُرا موسم ہے!

بدہضمی ــــ جی متلانا ــ دست ــ قے ــــ بخار ــــ کھانسی

ایک یا دوسری تکلیف آدباتی ہے۔ قدرت نے اس موسم میں پھل تو بہت پیدا کئے ہیں لیکن انہیں سے فائدہ اٹھانا انہیں کا کام ہے جو آج کل اپنے ہاضمہ کو درست رکھتے ہیں ورنہ آپ دیکھتے ہی ہیں جو اس موسم میں ہو رہا ہے۔ جو پکا صحت ہے وہ بھی ان دنوں گرجاتی ہے۔ شک نہ کرو ہزارہا استعمال کنندگان کی نصیحت پر عمل کرو اور

امرت دھارا رجسٹرڈ

کو گھر میں ہر وقت موجود رکھو اور کوئی بھی تکلیف ہوجائے اس پر پورا اعتبار کرو۔ فوری اثر ہوگا۔ دنوں کی امراض گھنٹوں میں اور گھنٹوں کی منٹوں میں دُور ہونگی۔ ورنہ بیماری رُک ضرور جاویگی۔ روزانہ استعمال سے ہاضمہ ٹھیک رہیگا تو قدرت کی نعمتوں سے فائدہ اٹھائینگے اور آجکل بھی صحت کی ترقی ہوتی دیکھیں گے۔

گھر میں رکھئے۔ جیب میں رکھئے۔ بھولئے نہیں۔ صحت روپیہ اور وقت سب کو بچاوے گی۔

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے (عہ) نصف شیشی ایک روپیہ چار آنے (عہ) نمونہ صرف آٹھ آنہ (۸ر)

(۸۶۷)

احتیاط:۔ نقلوں سے بچو۔ کیونکہ سخت و دیرینہ امراض میں دھوکہ دیکر دُکھ و تشویش کو بڑھاویں گی۔ صحت کے معاملہ میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو۔

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:۔ **امرت دھارا ۲۳ لاہور**

المشتہر:۔ منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

تصانیف مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب

ہدایت الزوجین } اس رسالہ میں نکاح طلاق اور خلع وغیرہ احکام کے علاوہ بیوی کے خاوند پر اور خاوند کے بیوی پر جو حقوق ہیں مختصر طور پر بیان کئے ہیں قیمت ۱ر

کلمہ طیبہ } کلمہ شریف لا الٰہ کی تفسیر کرتے ہوئے مسئلہ توحید پر عالمانہ دلائل کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت ۱ر

شریعت اور طریقت } اس رسالہ میں شریعت اور طریقت دونوں مضامین پر بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۱ر

رسوم اسلامیہ } رسوم مروجہ بدعتیہ کو شریعت کے خلاف ثابت کرکے ان کے مقابلہ پر اسلامی رسوم کا بیان قیمت ۱ر

الفوز العظیم } قرآن مجید میں جو مختلف چیزوں کی قسمیں کھائی گئی ہیں ان کی حکمتوں کا بیان۔ قیمت ۴ر

اتباع الرسول } امرتسری منکر حدیث پارٹی کے سرگروہ مولوی احمد الدین صاحب اور مولانا ثناء اللہ صاحب کے مابین حجیت حدیث اور اتباع الرسول پر ایک تحریری مباحثہ ہوا تھا جس میں ثابت کیا گیا تھا کہ حدیث نبوی حجت شرعی اور اتباع الرسول راہ ہدایت ہے۔ برخلاف اس کے فریق ثانی نے اطاعت رسول علیہ السلام کو شرک اور زنا سے بدتر ہونے کا فتوے دیا تھا۔ قیمت ۴ر

دلیل الفرقان } بجواب "صلوٰۃ القرآن" مصنفہ مولوی عبد اللہ چکڑالوی۔ اس میں اہل قرآن کے طریقہ نماز کو مدلل طور پر رد کیا ہے۔ قیمت ۳ر

اسلام اور برٹش لاء } اس رسالہ میں سیاسیات محمدیہ کو انگریزی قوانین کے مقابلہ میں اعلیٰ اور افضل ثابت کیا ہے۔ قیمت ۴ر

کتابیں منگوانے کا پتہ:۔
مینجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

مترجم و معری قرآن شریف و حمائلیں

معجز نما متوسط قرآن شریف مترجم بدو ترجمہ مع کامل تفسیر اور [illegible] والا۔ زیر متن دو ترجمے۔ ترجمہ اول از مولانا شاہ رفیع الدین دہلوی اور ترجمہ دوم مولانا اشرف علی صاحب صاحب تھانوی کا ہے۔ جو کہ اغلاط و نقل لفظی سے پاک ہے۔ اس کے حاشیے پر تفسیر ہے جو وعظ و نصائح کے لئے صحیح ترین روایات کا مجموعہ ہے۔ احادیث و تفاسیر کے حوالہ سے درج ہے۔ کاغذ سفید موٹا حنا شدہ جلد چرمی پختہ۔ اس قرآن میں مسئلہ فاتحہ خلف الامام حواشی میں حنفی مذہب کے مطابق حل کیا گیا ہے۔ ہدیہ لیے

قرآن شریف مترجم از شاہ عبد القادر صاحب دہلوی۔ مجلد پارچہ ۲؎۔ مجلد چرمی [illegible] کاغذ کتابت طباعت عمدہ

قرآن شریف مترجم از ترجمہ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب۔ تقطیع کلاں خوشخط، حنا شدہ، جلی ٹائیٹل نہایت خوبصورت اور رنگین جلد چرمی سنہری ہدیہ صرف سکے روپے

قرآن شریف معری چندرہ سطری مجلد پارچہ۔ خوشخط و صحیح۔ صرف تلاوت کے لئے ہدیہ عہ۔ مجلد چرمی یعہ

حمائل شریف مترجم ترجمہ بامحاورہ مع تحت اللفظ از مولانا ڈپٹی نذیر احمد دہلوی۔ اسکی خوبیاں تعریف کی محتاج نہیں۔ حنا شدہ مجلد چرمی۔ ہدیہ ہ؎

حمائل شریف مترجم ترجمہ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب۔ برحاشیہ فوائد موضح القرآن از شاہ عبد القادر صاحب جلد عمدہ پختہ۔ چرمی۔ ہدیہ للعہ روپے۔

معجز نما حمائل شریف مترجمہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی [illegible] پر متعدد و مستند عربی تفاسیر کے خلاصے [illegible] عام فہم اردو میں چڑھائے گئے ہیں۔ شروع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] سوانحعمری و فضائل قرآن و اعمال قرآن و فہرست مضامین قرآن وغیرہ [illegible] نہایت مرصع۔ شاندار جلد چرمی۔ پختہ۔ ہدیہ للعہ روپے۔

حمائل شریف معری یہ حمائل شریف نہایت خوشخط اور [illegible] ہے

اس کا کاغذ سفید چکنا اور ملائم ہے۔ شہر امرتسر میں چھپی ہے۔ مجلد پارچہ۔ ہدیہ ۱۰ر

حمائل شریف مترجم از جناب مولوی عاشق الہی صاحب میرٹھی۔ اس کا ترجمہ مذہب اہل حدیث کے بالکل مطابق ہے بدیں وجہ اہل حدیث حضرات میں بہت مقبول ہے۔ ہدیہ صرف للعہ روپے۔

اکیس خوبیوں والی حمائل شریف اس حمائل شریف کی تقطیع نہایت موزوں ہے جو سفر اور حضر میں کام آسکتی ہے۔ خط نہایت پاکیزہ، واضح اور جلی ہے۔ زیر متن ترجمہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت معتبر اور مستند ہے۔ حاشیہ پر مختصر مگر جامع المطالب تفسیر ہے جو کہ تفسیر کبیر، ابن جریر، درمنثور، خازن، ابن کثیر، مدارک، ابن ابی حاتم، مسند بزاز، مسند امام احمد، موضح القرآن، فتح العزیز و صحاح ستہ مثل بخاری و مسلم و ترمذی وغیرہ سے ملخص کر کے حاشیہ پر چڑھائی گئی ہے۔ مجلد چرمی، منقش نہایت پختہ۔ کتابت، طباعت اعلیٰ۔ ہدیہ للعہ

ایک روپیہ میں چھ رسالے

(۱) **قال اللہ**۔ جس میں احکام قرآنیہ کا لب لباب نہایت وضاحت سے عالمانہ طریق پر [illegible] مصنفہ مولانا [illegible] وکیس بڑودہ۔ قیمت ۴ر

(۲) **قال الرسول**۔ یہ کتاب [illegible] کی تصنیف ہے۔ اس میں احادیث نبویہ علیہ الصلوٰۃ والتحیہ کا لب لباب بڑی خوبی [illegible] ہے۔ قیمت ۴ر

(۳) **خطبہ عید الضحیٰ**۔ از مولانا ابو الکلام صاحب آزاد۔ عید قرباں کے روز پڑھنے کے لئے بیش بہا معلومات سے پُر ہے۔ وعظ و نصیحت کا مجموعہ ہے۔

(۴) **دعوت عمل**۔ از مولانا ابو الکلام آزاد۔ غافل مسلمانوں کو احکام شریعت پر عمل پیرا ہونے کی دعوت قرآن و حدیث سے دی گئی ہے۔ قیمت ۴ر

(۵) **الحریت فی الاسلام**۔ اسلامی حریت و جمہوریت اور دیگر اہم مسائل پر زبردست بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۶ر

(۶) **توصیہ شہادت**۔ شہادت امامین سے ایک درس [illegible] قیمت ۵

نوٹ۔ یکمشت ایک روپیہ میں دی جائیں گی۔ المشتہر۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

قرآن مجید مترجم تقطیع کلاں از ترجمہ مولانا وحید الزمان صاحب۔ مع حواشی تفسیر وحیدی۔ نہایت خوشخط۔ حروف جلی کتابت، طباعت اور کاغذ بہت عمدہ۔ ضخامت ... صفحات۔ ہدیہ عنلہ روپے

نجوم الفرقان الفاظ قرآنی کی فہرست جس میں متعدد مرتبہ آنے والے الفاظ پارہ اور رکوع کے حوالہ سے یکجا دکھائے گئے ہیں۔ قابل دید چیز ہے۔ ہدیہ صرف ع

نوٹ: محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔ یہاں صرف [illegible] نیز کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی مکمل فہرست کتب مفت طلب [illegible] منگوانے کا پتہ یہ ہے:

دفتر اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۲ — نمبر ۴۵

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین ...

اخبار — امرتسر

پس حدیث مصطفےٰ برجان مسلم ...

مسئول مدیر — ابو الوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـ۲۰ــہ

رؤسا و جاگیرداران سے " ۱۰ے

عام خریداران سے " ۵ے

" " ششماہی ۲ے ۱۰ آنہ

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ - - - - ۲؍

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۷ جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ مطابق ۶ ستمبر ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

اخبار اہل حدیث - - - - - - صـ۱
انتخاب الاخبار - - - - - - صـ۳
وہابیت پر بہتان - - - - - صـ۳
قادیانی مشن - - - - - - - صـ۴
پنڈت راجہ رام صاحب شاستری کو چیلنج - صـ۵
عرس نامہ شاکر - - - - - صـ۷
وید درشن - - - - - - - صـ۸
دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ خیز صـ۹
مذاکرہ علمیہ بابت فوٹو گرافی - - - صـ۱۰
اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان - صـ۱۱
متفرقات صـ۱۳ - ملکی مطلع - - - - صـ۱۵
اشتہارات - - - - - - صـ۱۶-۲۰

67552

اخبار اہل حدیث

(از مولوی عبد الحکیم صاحب آزاد مظفرپور مولانگری مدرس فیض عام مئو)

مذہب اہل حدیث اے مظہرِ شان حدیث
تو نے روشن کر دیا دینِ نبی کی شان کو

جان و دل سے پیروی کرتا ہے احمدؐ کی یہی
سامنے رکھتا ہے اُنکے فعل اور فرمان کو

آتا ہے میدان حق میں جب کبھی یہ جنگ کو
توڑ دیتا ہے یہ اپنے خصم کے برہان کو

خصم اسکا عہد پر اپنے نہ رہتا ہے کبھی
مستقل رکھتا ہے اپنے عہد کو پیمان کو

ہیں مناظر شیر پنجاب اور فاتح قادیان
آپ نے پورا کیا ہر خصم کے ارمان کو

حکم احمد سے کبھی باہر نہ ہو آزاد تو
کیونکہ کہتا ہے بُرا ہر شخص نافرمان کو

تقویۃ الایمان مکمل۔ مصنفہ مولانا اسمٰعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ۔ جس میں تذکیر الاخوان، رسالہ مخارق الاشرار، رسالہ راہ سنت و خط مولانا صاحب موصوف و فتوی

انتخاب الاخبار

مقامی حالات | بلدیہ امرتسر کے محکمہ پیدائش و اموات کی رپورٹ مظہر ہے۔ ۲۱۔ اگست سے ۳۰۔ اگست تک ۳۳۶ بچے پیدا ہوئے اور ۲۵۸ مر گئے۔ جن میں سے صرف ایک موت ہیضہ سے واقع ہوئی۔

—— بلدیہ کے ایک اجلاس میں سپرنٹنڈنٹ میونسپل مدارس کا معاملہ پیش ہوا۔ چونکہ مذکورہ محکمہ کی بابت اکثر ممبران کو شکایت تھی اس لئے اکثر کونسلر صاحب نے موصوف کو معطل کرنے کی پرزور درخواست کی گئی۔

—— امرتسر، سیالکوٹ اور گورداسپور کے اضلاع میں نگے زئی قوم کو زراعت پیشہ قرار دیدیا گیا ہے۔

—— امرتسر میں چند دنوں سے گرمی پھر زوروں پر ہو گئی ہے۔ لوگ بارش کے لئے بیتاب ہیں۔ ناظرین باران رحمت کے لئے دعا کریں۔

پنجاب و ہندوستان | حضور نظام حیدرآباد دکن مسلم یونیورسٹی علیگڈھ کے چانسلر مقرر ہو گئے ہیں۔

—— تھیاگلی کی اطلاع مظہر ہے کہ وادی گندب میں آزاد سرحدی قبائل افغانان اور سرکاری افواج میں تصادم ہو جانے سے قبائل کے چالیس افراد ہلاک اور متعدد مجروح ہوئے اور سرکاری افواج کے پانچ سپاہی ہلاک اور ۱۳ زخمی ہوئے۔

—— بنگال کونسل نے مزید تین سال کے لئے مقامی گورنمنٹ کو خاص اختیارات دیدئیے ہیں۔

—— راولپنڈی میں شہید گنج کانفرنس ختم ہو گئی ہے اس کی صدارت پیر جماعت علی شاہ صاحب علیپوری نے کی تھی قرار پایا کہ تمام امکانی طریقوں سے جن میں سول نافرمانی بھی شامل ہو مسجد شہید گنج واپس لی جائے اس ضمن میں صدر موصوف کو پہلا ڈکٹیٹر مقرر کیا گیا ہے اور ان کو اختیار دیا گیا کہ جب چاہیں سول نافرمانی شروع کر دیں۔

—— بمبئی سے ۳۱۔ اگست کو ۱۔ کروڑ ۴۱ لاکھ ۵۹ ہزار ۹۵۹ روپیہ کا سونا غیر ممالک کو بھیجا گیا ہے

بیرونی ممالک | جاپان میں ایک نئی وبا نمودار ہوئی ہے جس سے مریض کو پہلے غنودگی ہوتی ہے پھر کھانا پینا چھوٹ جاتا ہے اور حلق خشک ہو جاتا ہے صرف ٹوکیو میں اس وبا کے ۱۱۱ کیس ہوئے ہیں جن میں سے ۵۶۔ اموات واقع ہو گئیں۔

—— ضلع ٹوکیو میں کثرت باراں کے باعث زبردست سیلاب آیا۔ آٹھ ہزار مکانات زیر آب اور تین ہزار افراد خانماں برباد ہو گئے مالی نقصان بہت ہوا ہے۔

—— ملکہ بلجیم بادشاہ کے ہمراہ موٹر میں سیر کر رہی تھیں۔ موٹر بے بس ہو کر درخت سے ٹکرا گئی جس سے ملکہ کی موت واقع ہو گئی۔ اور بادشاہ مجروح ہوئے۔

—— ملک معظم شہنشاہ جارج پنجم کے تیسرے بیٹے ڈیوک آف گلاسٹر کی نسبت الائس مونٹیگ ڈگلس سکاٹ سے ہو گئی ہے۔

—— مسولینی ڈکٹیٹر اٹلی نے اعلان کر دیا ہے کہ اگر جنیوا میں اٹلی کے خلاف نہر سویز بند کر دینے کا فیصلہ ہو گیا تو اٹلی جمعیت اقوام سے علیحدہ ہو جائیگا۔ اور جو حکومت بندش کا معاملہ چھیڑیگی اس سے جنگ کریگا جس میں ایک کروڑ جانیں ضائع ہونگی۔ نیز اس نے دو لاکھ نوجوانوں کی بھرتی کا اعلان کر دیا ہے۔

—— حال ہی فرانس اور اٹلی میں ایک خفیہ معاہدہ ہوا ہے جس کی خصوصیت یہ ہے کہ اگر نازیوں نے آسٹریا میں کوئی شورش کی تو فرانس اٹلی کی امداد کریگا اور ابی سینیا میں جنگ کی صورت میں فرانس اٹلی کے خلاف کوئی کاروائی نہ کرے گا۔

—— لندن دفتر خارجیہ حکومت برطانیہ کی طرف سے اعلان شائع ہوا ہے کہ تمام برطانوی رعایا کو اٹلی یا ابی سینیا کی فوج میں بھرتی ہونیکی ممانعت کی گئی ہے خلاف ورزی کرنیوالے کو دو سال قید اور پانچسو پونڈ جرمانہ کیا جائیگا۔

مضامین آمدہ | منشی محمد عبداللہ معمار ۳ عدد۔ واشرد نہ۔ مسلمانان چنلو۔ ڈاکٹر محمد اسماعیل۔ فرخ حسین۔ شیخ قاسم علی۔ سید امیر شاہ جیلانی۔

غیر مقبولہ | نقض عہد۔ معیار نبوت۔ سورہ بقر کی تفسیر اور گائے کی اہمیت۔

(بقیہ مضمون از صفحہ ۱۲)

کیا اچھا ہوتا کہ مرحوم کے ورثا اس سکول کو خود لے لیتے اور اس سکول کا نام عبد الرحمن اہل حدیث ہائی سکول رکھ دیتے تو مرحوم کا نام بھی ہمیشہ روشن رہتا اور جماعت اہل حدیث کی ضرورت بھی پوری ہو جاتی اور یہ جماعت بھی زندہ جماعتوں میں شمار ہوتی۔ ورنہ چندہ لیتے وقت برادران یوسف سبز باغ دکھا کر چندہ لے لیتے ہیں اور جب کام نکل جاتا ہے تو پھر کسی اہل حدیث کو نہیں پوچھتے پس اس توقع سے دونوں فائدہ اٹھانا چاہئے۔

دوسری گذارش یہ ہے کہ مرحوم نے حضرت مولانا ابو الوفا صاحب مدظلہ کی معرفت اہلحدیث کانفرنس کو دعوت دی تھی کہ اپنا آئندہ اجلاس بنارس میں کرے کانفرنس نے بہت ہی شکریہ سے اس دعوت کو قبول کر لیا تھا۔ مرحوم کی طویل علالت نے کانفرنس کا اجلاس نہ ہونے دیا اور کانفرنس نے کسی اور مقام پر بھی اپنا اجلاس نہیں کیا۔ افسوس کہ اب مرحوم ہم میں نہیں ہیں کہ اپنے وعدہ کو پورا کریں۔ ساتھ ہی اسکے خوشی بھی ہے کہ مرحوم کے پیچھے جانشین موجود ہیں۔ بس کیا ہی اچھا ہوتا کہ مرحوم کے ورثا اس دعوت کو تکمیل تک پہنچاتے مجھے یقین ہے کہ مرحوم کے ورثا کانفرنس اہل حدیث کے اجلاس کے بنارس میں منعقد کرانے کے سلسلہ میں جو کچھ کرینگے ان سب کا ثواب مرحوم کو پہنچیگا اور مرحوم کی روح شادکام ہوگی۔ مرحوم کے ایصال ثواب کیلئے توحید و سنت کی اشاعت سے بڑھ کر اور کیا کام ہو سکتا ہے۔ مجھے پوری امید ہے کہ میری ان دونوں گذارشوں پر مرحوم کے ورثا ضرور غور فرمائینگے۔ جماعت اہل حدیث نتیجہ کی منتظر ہے۔ اللھم اغفرلہ وارحمہ

(ایک خادم جماعت اہل حدیث از ضلع مراد آباد)

آہ! عبد الحلیم ناظم مرحوم | مولوی عبد الحلیم ناظم صدیقی مدیر محدث جو کل دنیا میں سرگرم عمل تھے ۲۲۔ اگست ۱۹۳۵ء کو خدا کی رحمت کی آغوش میں چلے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم خوش خلق، زندہ دل اور ادیب و فطرتی شاعر تھے۔ عمر صرف ۲۴ سال کی تھی۔ اس کم سنی کے باوجود رحمانیہ کے مدرس، محدث کے مدیر اقامہ کے نائب مدیر تھے۔ باوجود

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۷ جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ

وہابیت پر بہتان

(۴)

گذشتہ پرچے میں اس سلسلہ کا نمبر ۲۴ ختم ہوا ہے۔ آج نمبر ۲۵ سے شروع ہوتا ہے۔

اعتراض ۲۵﴾ ثناء اللہ وہابی نکلائی مجتہد صاحب فرماتے ہیں۔ فرشتوں کا وجود نہیں فرشتے چونکہ مجردات ہیں۔ اس لئے ان کے پروں سے ان کے قویٰ مراد ہیں۔ رسالہ ترک اسلام صہ ۱۳۹ سطر ۲ نمبر ۸۶ مطبوعہ اہلحدیث۔ یہی وجہ ہے کہ یہ شخص سراج امت ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ جیسے پاکباز اور ماہرین قرآن و حدیث و اصحاب کشف جیسے بزرگوں کی تقلید اور اُن پر قرآنی و حدیثی تحقیق میں اعتبار و حسن ظن کی تردید کیا کرتا ہے اور ان سے بدظن کرنے کی کوشش کیا کرتا ہے۔ تاکہ پھر قرآن و حدیث میں اپنے طبع زاد ڈھکوسلے منوا سکے۔ جیسے کہ مرزا علیہ ما علیہ نے کیا۔ اور اگر سلف پر اعتماد اور ان کی تقلید دنیا میں رہ گئی تو پھر ان کی ملحدانہ تفسیریں ٹھکرا دی جائینگی۔"

جواب ۲۵﴾ ائمہ کرام خصوصاً امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے تو ہم کو دلی محبت ہے۔ مگر تمہارے جیسے دروغ بافوں نے ان ائمہ کرام کو بھی بدنام کر دیا ہے۔ شرک و بدعت کی رسومات میں تم کو پلاؤ زردہ اور مٹھائی کھانے کو ملتی ہوگی جھوٹ بولنے اور افترا کرنے میں تم کو کیا ملتا ہے۔ محبوب سعاد (عربیہ) کا عاشق اس کے مواعید کا ذبہ سے تنگ آکر کہہ اٹھا تھا۔

ما مواعید ھا الا الا باطیل

(اس کے وعدے سارے جھوٹے ہوتے ہیں)

یہی حال اس الد الخصام پارٹی کا ہے ان کو مطلق خدا کا خوف نہیں، مخلوق سے شرم نہیں کہ ہم جھوٹ بول کر کسی فریق یا شخص کو بدنام کرتے ہیں۔ حقیقت کھل جانے پر رسوائی کس کی ہوگی۔ دیکھو تم نے ترک اسلام کے جس نمبر کا حوالہ دیا ہے اس میں فرشتوں کے انکار کی بجائے یوں لکھا ہوا ملتا ہے۔

بے شک قرآن شریف میں فرشتوں کا ذکر ہے روحانیت کا سلسلہ جو خدا نے پیدا کیا ہے اس میں ایک نوع فرشتوں کی بھی ہے۔ (جواب ۸۶)

ناظرین! للہ اس عبارت کو دیکھ کر بتائیے کہ یہ فرشتوں کا انکار ہے یا اقرار۔ کیا اس کے بعد بھی اجازت ہوگی کہ اس ٹریکٹ نویس کو مخاطب کر کے کہیں

انت کریہ الوجہ مستقبح الکذب

اعتراض ۲۶﴾ گدھا یا سؤر اگر کان نمک میں گر کر نمک ہو جائیں تو وہ نمک پاک ہے۔ اور اس کا کھانا بھی حلال ہے۔ کتاب نزل ابرار صہ ۵ نقل از اخبار الفقیہ مورخہ ۵ ... ۱۹۱۹ء۔ مگر ہم پر جو اس قسم کا وہابیہ الزام لگاتے ہیں وہ ان کی جہالت ہے۔ بلکہ وہاں اگر ہے تو وہابیہ کا مذہب بیان کیا ہوا ہے۔ جیسے کہ ان کتابوں سے ثابت ہو رہا ہے۔ لہذا وہابیہ بتائیں کہ تمہارے بڑوں نے اس مسئلہ میں کس آئت و حدیث سے سند لی۔ اور اگر غلطی کی تو تقلید چھوڑنے میں کونسا نفع ہوا۔"

جواب ۲۶﴾ کہتے ہیں کسی ملک میں نکٹے (ناک کٹے) لوگ بستے تھے۔ سالم ناک والوں کی ایک جماعت ان کے ہاں چلی گئی۔ نکٹوں نے قبل اس کے کہ ان کو طعن دیا جاتا سالم ناک والوں کو ناکو، ناکو کہہ کر چھیڑنا شروع کیا یہی حال ہمارے معزز مخاطب کا ہے۔ اخبار الفقیہ (جو خود اسی کا بھائی بلکہ اسی کی زبان ہے) سے اقتباس لیکر پیش بندی کرتا ہوا کہتا ہے کہ ہمارے ہاں جو ایسے مسائل ہیں وہ وہابیہ کا مذہب ہے۔ اللہ! اللہ! کیسی ہوشیاری ہے بکف چراغ داشتہ چل رہے ہیں اس لئے ہم ایک ایسی کتاب کا حوالہ دیتے ہیں وہ اگر ہماری ہے تو ہم خوشی سے اسے قبول کرنے کو تیار ہیں مگر یاد رکھنا اگر وہ کتاب ہماری ہو گئی تو تم ہمیشہ ہمارے دست نگر ہو گے۔ سنئے! وہ کتاب درمختار ہے جو فقہ حنفیہ کا مستند فتاوی ہے۔ اس میں یہ مسائل لکھے ہیں الفاظ سننا چاہو تو سنو!

ولا ملح کان حمارا او خنزیرا (باب الانجاس)	گدھا یا خنزیر وغیرہ کان نمک میں گر کر نمک ہو جائے وہ نجس نہیں۔

تم جانتے ہو اگر نہیں جانتے تو کسی جاننے والے سے پوچھ لو کہ درمختار نزل الابرار سے صدیاں پہلے کی تصنیف ہے اور وہ حنفی مذہب کی مستند کتاب ہے۔

اعتراض ۲۷﴾ مقلدین کو نماز میں امام نہ بنایا جائے۔ چونکہ تقلید شرک ہے پرچہ اہلحدیث ثناء اللہ ۱۳"

اہل حدیث کا مذہب۔ مصنفہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (امرتسری) صاحب۔ قیمت ۶/ پتہ: منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

جواب ۲۷ { ناظرین! اس ظالم کی چالاکی اور دورنگی دیکھئے کہ پہلے نمبر ۱ میں لکھوایا ہے کہ اخبار اہلحدیث کا اڈیٹر مشرک ہندو کے پیچھے بھی نماز جائز کہتا ہے۔ یہاں بحوالہ اخبار اہلحدیث لکھتا ہے مقلدین کو امام ذ بنانا چاہئے کیونکہ وہ مشرک ہیں مگر اخبار اہلحدیث کی صحیح تاریخ نہ وہاں بتاتا ہے نہ یہاں۔ حقیقت یہ ہے کہ دونوں دعووں میں مفتری اور بہتان ساز ہے۔ (باقی آئندہ)

قادیانی مشن

قادیانی مسیح مسیحیوں پر غالب آیا یا مغلوب ہوا؟

ھاتوا بُرھانکُم اِن کُنتُم صادِقِین ؕ

اخبار الفضل مورخہ ۲۳ اگست میں ایک مضمون نکلا ہے جس کا ملخص یہ ہے کہ مرزا صاحب نے اتنا بڑا کام کیا ہے کہ حضرت عیسٰی کی الوہیت توڑ دی جو عیسائی مذہب کا بنیادی پتھر ہے۔ کس طرح توڑی؟ اس طرح توڑی کہ حیات مسیح علیہ السلام کے عقیدہ کی تغلیط کر کے ان کی موت ثابت کر دی۔ حالانکہ واقعہ اسکے برخلاف ہے۔ جس کی تفصیل مع ثبوت آج ہم پیش کرتے ہیں اور قادیانی پریس کو چیلنج کرتے ہیں کہ ہمارے پیش کردہ ثبوت کا جواب دے۔

جون ۱۸۹۳ء میں امرتسر میں مرزا صاحب کا عیسائیوں کے وکیل ڈپٹی آتھم سے مباحثہ ہوا مضمون مباحثہ "الوہیت مسیح" تھا۔ جس میں مرزا صاحب مبطل تھے اور عیسائی مثبت۔ اس مباحثہ کی روئداد مطبوعہ ملتی ہے۔ اس مباحثہ کے خاتمہ پر مرزا صاحب نے جو اظہار رائے کیا تھا اس کے الفاظ یہ ہیں:۔

"میں حیران تھا کہ اس بحث میں کیوں مجھے آنے کا اتفاق پڑا۔ معمولی بحثیں تو اور لوگ بھی کرتے ہیں۔ اب یہ حقیقت کھلی کہ اس نشان کے لئے تھا۔ میں اس وقت اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیشگوئی جھوٹی نکلی یعنی وہ فریق جو خدا تعالٰے کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا کے اٹھانے کے لئے تیار ہوں مجھ کو ذلیل کیا جائے روسیاہ کیا جاوے۔ میرے گلے میں رسا ڈال دیا جاوے مجھ کو پھانسی دیا جاوے۔ ہر ایک بات کے لئے تیار ہوں اور میں اللہ جلشانہٗ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کریگا ضرور کریگا۔ زمین آسمان ٹل جائیں پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی"

(جنگ مقدس ص۱۸۸)

اہلحدیث | ناظرین با انصاف ان الفاظ پر غور کریں تو دو نتیجوں پر پہنچیں گے۔ (۱) یہ کہ مرزا صاحب کا یہ تاریخی مناظرہ کچھ زیادہ قابل فخر نہ تھا بلکہ ایسا ہی تھا جیسے عام طور پر مناظرین کیا کرتے ہیں۔

(۲) دوسرا نتیجہ یہ پیدا ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کا طرۂ امتیاز وہ پیشگوئی ہے جو آتھم کے متعلق کی گئی ہے یعنی وہ بسزائے موت پندرہ ماہ کے عرصہ میں مر جائیگا یہاں پہنچ کر مطلع صاف ہے۔ کیا یہ طرۂ امتیاز مرزا صاحب کو حاصل ہوا؟ جہاں تک واقعات کا تعلق ہے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حسب پیشگوئی مرزا صاحب ڈپٹی آتھم کی عمر کا آخری دن ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء تھا مگر موت ان کی ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو واقع ہوئی (کتاب انجام آتھم ص۱) یعنی میعاد پیشگوئی (پندرہ ماہ) سے قریباً دو سال بعد۔

مرزا صاحب ایسے خام نہ تھے کہ اسکو بے عذر اور لاجواب چھوڑ جاتے آپ نے اس پر خوب عذر تراشے اور (بقول مریدین) بڑے بڑے دنداں شکن جواب دیئے مگر سب سے اچھا جواب وہ ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

ڈپٹی آتھم بہرحال فوت ہو چکا ہے میعاد کے اندر مرا یا میعاد کے باہر مرا آخر مر تو گیا۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص۱۲۹-۱۳۰)

یعنی میعاد پندرہ ماہ کی کوئی پابندی نہیں۔ اگر یہ بدظنی کسی کو پیدا ہو کہ اصل میعاد پندرہ ماہ تھی اور کل میعاد ۳۰ ماہ سے بھی اوپر ہوئی۔ کیونکہ ۵ ستمبر ۱۸۹۳ء سے ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء تک پورے ۳۴ ماہ ۲۲ یوم ہوتے ہیں۔ یہ اچھی میعاد ہے کہ کل مدت وقت موعود کے ڈیوڑھے سے بھی زیادہ ہو گئی۔ تو اس کا جواب بالکل آسان ہے جو ہم مرزا صاحب کی طرف سے دیتے ہیں کہ دنیاوی عدالتوں میں بسا اوقات اصل رقم سے سود کی رقم (اضعافاً مضاعفہ دوگنی، چوگنی) پر ڈگری ہوتی ہے۔ اگر آتھم کو اصل میعاد سے ڈیوڑھی مدت مل گئی تو اعتراض کیا؟ ایسے معترض کو کہہ دینا چاہئے ؎

تو آشنائے حقیقت نۂ خطا اینجاست

ناظرین! | للہ غور کیجئے۔ کہ ابطال الوہیت مسیح کا مباحثہ تو معمولی بات تھی اصل مدار مباحثہ (پندرہ ماہی پیشگوئی) کا یہ حال ہوا کہ پادری آتھم سوا سال سے تجاوز کر کے قریباً دو سال بعد فوت ہوا۔ جس پر مسیحی لوگ اس قدر خوش تھے گویا انہوں نے فلسطین فتح کر لیا بازاروں میں اتنا شور مچاتے پھرتے تھے کہ الامان! عیسائیوں کے رجز یہ اشعار میں سے ایک دو شعر یہ ہیں ؎

پنجۂ آتھم سے ہے مشکل رہائی آپ کی
توڑ ہی ڈالیں گے وہ نازک کلائی آپ کی
کچھ کرو شرم و حیا تاویل کا اب کام کیا
بات اب بنتی نہیں کوئی بنائی آپ کی
ڈھیٹھ اور بے شرم بھی دنیا میں ہوتے ہیں مگر
سب پہ سبقت لے گئی ہے بیحیائی آپ کی

ناظرین کرام! | ان واقعات کو مطالعہ کرنے کے بعد فیصلہ آپ کے ہاتھ ہے کہ قادیانی مسیح مسیحیوں پر غالب ہوا یا وہ ان پر غالب ہوئے؟ ؎

ahmadimuslim.de

پنڈت راجہ رام شاستری کو کھلا چیلنج

(از طرف پنڈت آتمانند صاحب ست دھرم منڈل بٹالہ)

پریم پوجیہ شری پنڈت راجہ رام جی! ست نام۔

۴۔ جنوری ۱۹۳۵ء کو میری اور آپ کی ملاقات شری لال چند لائبریری ڈی۔اے۔وی کالج میں ہوئی تھی اور میں نے آپ سے مندرجہ ذیل چند سوالات کئے تھے:۔

(۱) ویدوں کے بعض سوکتوں کے رشی (مصنف) کبوتر بعض کے نیل کنٹھ۔ بعض کی سرما نامی کتیا۔ بعض کے بند بعض کی جال میں پھنسی ہوئی مچھلیاں۔ بعض کے اربد اور ایراوت نامی سانپ، بعض کے جوا کھیلنے والے پانسے بعض کے آگ، پہاڑ اور ستلج۔ بیاس وغیرہ دریا دیوں میں لکھے ہیں اور جن کا کلام اکثر وید منتر ہیں۔ آپ بتلادیں کہ یہ کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ ان حیوانوں اور بے جان آگ، دریاؤں، پہاڑوں وغیرہ نے وید منتر بنائے، بولے یا سمجھے؟ چنانچہ آپ خود بھی نرکت ۲-۵-۲۶ میں رگ وید منڈل ۳ سوکت ۳۳ منترہ ۵ و ۶ کا ترجمہ یوں لکھتے ہیں کہ:۔

"ہے جل (پانی) والیو! دیوتاؤں کے لئے سوم کے تیار کرنے والے میرے وچن (کلام) کو آدر کے لئے مہورت بھر اپنی پربل گتیوں (زوردار بہاؤ) سے ٹھہر جاؤ تا کہ میں پار ہو جاؤں۔ میں جو کشک کا پتر (بیٹا) ہوں رکشا (حفاظت) چاہتا ہوا اونچی مستی سے سندھو کو لکشیہ (دریا کو مخاطب) کرکے بلاتا ہوں (رگوید ۳-۳۳-۵) کشک کا پتر (بیٹا) کشک راجا ہوا ہے ۔۔۔۔ وشوامتر کے اس وچن (کلام) کا ندیوں (دریاؤں) نے اُتر (جواب) دیا" ۵۔ جس کی بھجا (بھجا کے ایک دیش ہاتھ) میں بجر (تلوار) ہے اُس اِندر نے ہمیں کھودا ہے۔ اُس نے جلوں (پانیوں) کے گھیرنے والے ورتر کو مار گرایا۔ وہی سندر ہاتھوں والا ہمارا پریرک دیو ہمیں سمندر کی اور (طرف) لے جا رہا ہے۔ اُس کی پریرنا (تحریک) میں ہم پھیلی ہوئی جاتی ہیں (رگوید ۳-۳۳-۶)۔ وشوامتر کو اس پرکار نشیہ۔ مہ کرکے انت نہ (آخرکار) اُس کی بات کو سنتی بھیش۔" (بلفظہ)

اسی طرح رگوید ۸-۶۷-۵ کا ترجمہ آپ نے نرکت ۶-۲۶ میں یوں کیا ہے کہ:۔

"ہے (اے) آدتیو! مارا جانے سے پہلے ہم جیتے ہوؤں کی طرف دوڑو ہے (اے) پکار کے سننے والو کہاں ہو؟ (رگوید ۸-۶۷-۵) جال میں پڑے ہوئے متسیوں (مچھلیوں) کا یہ آرش۔ رشی بچن (کلام) بتلاتے ہیں۔ متسیہ (مچھلیاں) جل میں پلتی ہیں اٹھوا دیا، ایک دوسرے کو بھکشن (کھانے) کے لئے پرستن (خوش) ہوتی ہیں" (بلفظہ)

پنڈت چندر منی پروفیسر وید گورو کل کانگڑی بھی یوں ترجمہ کرتے ہیں:۔

"یہ وید وچن (منتر) مچھیارے کے جال میں پھنسی ہوئی مچھلیوں کی اُکتی (کلام) ہے" (بلفظہ)

جس سے صاف ثابت ہے کہ یہ وید منتر دریاؤں ستلج اور بیاس اور مچھلیوں کا کلام ہیں۔ اور ان میں وشوامتر ابن کشک راجہ کا مذکور پائے جانے سے ثابت ہے کہ رگوید منتر مہرشی وشوامتر ابن راجہ کشک والیٔ قنوج کی تصنیف ہیں۔

(۲) ویدوں میں راجوں اور رشیوں کے حالات پائے جانے سے تو ارتخ نیز یہ ثابت ہے کہ وید اُن راجوں اور رشیوں کے مابعد کی تصانیف ہیں جن کا حال وید منتروں میں درج ہے۔ مثلاً رگوید ۱۰-۹۸ منترہ ۵ و ۷ کا ترجمہ آپ نرکت ۲-۱۱ و ۱۲ میں یوں لکھتے ہیں کہ:۔

"رشٹی شین کا پتر (بیٹا) دیواپی رشی دیوتاؤں کی کلیانی متی۔ یگیہ میں پکارے ہوئے اوشیہ (ضرور) ورشٹی (بارش) لائیگے اس متی کو جانتا ہوا ہوتا کے کرم میں بیٹھا وہ اوپر کے سمندر (انترکش) سے ورشا کے دویہ جل (بارش کے نورانی پانی) نچلے پرتھوی (زمین) کے سمندر کی اور (طرف) چھوڑا لایا" (رگوید ۱۰-۹۸-۵)

"جب دیواپی شنتنو کا پروہت ہو کر ہوتا کے کرم کے لئے ورا گیا" ۔۔۔۔۔۔ (رگوید ۱۰-۹۸-۷)

اسی طرح آپ اتھرو وید کانڈ ۲۰ سوکت ۱۲۷ منترہ ۵ و ۹ کا ترجمہ یوں کرتے ہیں:۔

"سنگھاسن (تخت) پر بیٹھتے ہی سرووتم (اعلیٰ ترین) راجہ پریکشت نے پرجاؤں (رعایا) میں کشیم (امن وامان) کر دیا ہے۔ یہ گھر بناتا ہوا کورویہ پتی اپنی پتنی (بیوی) سے کہتا ہے ۸۔ کیا دستو (شے) تیرے لئے لاؤں۔ دہی۔ منتھا (دیا) رس؟ یہ راجہ پریکشت کے راجیہ میں پتنی (بیوی) پتی (خاوند) سے پوچھتی ہے" ۹

سب جانتے ہیں کہ شنتنو راجہ بھیشم پتامہ کا باپ تھا اور دیواپی تاؤ اور رشٹی شین بھیشم پتامہ کا دادا تھا اور چونکہ دیواپی ہی اس سوکت کا رشی بھی ہے۔ اس لئے ثابت ہوا کہ رگوید کا یہ سوکت بھیشم پتامہ کے تاؤ دیواپی کی تصنیف اور کلام ہے نہ کہ خدا کا الہام اور نیز یہ کہ یہ سوکت زمانہ مہابھارت کے مابعد کی تصنیف ہے اسی طرح اتھرووید کا نڈ ۲۰ کا ۱۲۷ واں سوکت بھی مہاراجہ پریکشت کے جو ویرا بھی منیو کا فرزند اور راجہ ارجن کا پوتا تھا مابعد کی تصنیف ہے جو مہابھارت سے بھی بعد گزرا ہے۔

(۳) ویدوں میں جوا بازی، شرابخوری۔ گوشت خوری رنڈی بازی، زنا بالجبر، باپ بیٹی کے ۔۔۔۔ تعلقات وغیرہ وغیرہ کی اخلاقی تعلیم بھری پڑی ہے۔ مثلاً آپ رگوید ۱-۱۷۹-۴ کا ترجمہ نرکت ۵-۲ میں حسب ذیل کرتے ہیں

"ندرشی ہوا ہے ۔۔۔۔ ستتی کرنے والے اندیوں کو مدد کئے والے کا کام (وصل) مجھے پراپت (حاصل) ہوا ہے (رگوید ۱-۱۷۹-۴) ۔۔۔۔ روکے ہوئے پرجن (آلۂ تناسل) والے برہمچاری کا اس پرکار (طرح) رشی پتری (بیٹی) لوپامدرا کا یہ ولاپ (آہ وبکا۔ نالہ وفغاں)

معاون تبلیغ کی ذرد ... ایک ... قیمت عہ (۳ ؍ ۴) ... اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

بتلاتے ہیں:"

گویا خود آپ کے ترجمہ اور نرکت کی تفسیر کے مطابق جو وید انگ ہے ثابت ہوا کہ اس منتر میں نِدنامی برہمچاری کا رشی کی بیٹی لوپامُدرا کے ساتھ زنا بالجبر کا واقعہ خود لوپامدرا کی زبانی درج ہے جس کا نام بھی وید منتر میں درج ہے اور لطف یہ کہ اس وید منتر کی مصنفہ رشی بھی لوپامدرا ہی لکھی ہے۔

پس ثابت ہوا کہ رگ وید کا یہ سوکت لوپامدرا کے ساتھ ندنامی برہمچاری کے ارتکاب زنا بالجبر کے بعد کی تصنیف ہے۔ آپ نرکت ۹-۸ میں رگوید ۱۰-۳۴ کے متعلق یوں ترجمہ لکھتے ہیں کہ:-

"اکشوں (جوئے کے پانسوں) سے شغل رکھتے ہوئے رشی کا یہ آرش (کلام) جانتے ہیں:"

جس سے صاف ثابت ہے کہ بتصدیق وید انگ نرکت یہ سوکت کسی ہارے ہوئے جوارئیے کا کلام اور تصنیف ہے نہ کہ الہام۔

میرے ان سوالات کے آپ نے اثبات میں یوں جوابات دیئے کہ:-

(۱) کنسی سوکھے ہوئے درخت اور مسافر کی مثال سے آپ نے فرمایا کہ جو منتر دریاؤں اور مچھلیوں وغیرہ کا کلام ہیں وہ شاعرانہ تخیلات ہیں نہ کہ الہام یا خدا کا کلام۔ (۲) میں (پنڈت راجہ رام صاحب) تو ویدوں میں اتہاس یعنی راجوں اور رشیوں کے تواریخی حالات مانتا ہوں۔ (۳) تیسرے سوال کے جواب میں آپ نے تسلیم کیا کہ بے شک ویدوں میں تھوڑی سی اچھی تعلیم کے ساتھ ساتھ ناشائستہ اور مخرب الاخلاق تعلیم کی کثرت اسی طرح پائی جاتی ہے جس طرح کان میں سونے کے ساتھ ساتھ کوڑا، کرکٹ، گند، مند سبھی کچھ ہوتا ہے۔ ہمیں سونے کو ہی لینا چاہئے اور کوڑے کرکٹ کو چھوڑ دینا چاہئے۔ اور یہ کہ اس میں تو شک نہیں کہ یہ سوکت (۱۰-۳۴) کسی ہارے ہوئے جوارئیے کا کلام اور تصنیف ہے لیکن ممکن ہے کہ منتر بنانے کے زمانے میں وہ رشی جوا کھیلتا ہو اور بعد ازاں جوا کھیلنا بند کر دیا ہو" (ملخصاً)

شرما جی! میں آپ کو ایک بزرگ اور آریہ سماج کا سب سے بڑا پنڈت مان کر آپ کی بہت عزت اور وقار میرے دل میں ہے۔ آپ کی میرے ساتھ بہت عرصہ ہوا پیشتر بھی ایک دفعہ گفتگو ہوئی تھی لیکن آپ کی جو چٹھی آریہ مسافر اخبار میں شائع ہوئی ہے وہ آپ کی اعلیٰ ترین بزرگی، قابلیت، اور سب سے بڑھ کر آپ کی بلند شان کے منافی ہے۔ حالانکہ آپ نے میری ساری باتوں کو تسلیم فرمایا لیکن بالفاظ "آریہ مسافر" آپ لکھتے ہیں کہ:-

"نِس سندیہہ (بے شک) آتما نند نے مجھ سے پرشن کئے۔ اُن کے اُتر (جوابات) چاہے اور ایک وِنیت شِشیہ (شاگرد) کی طرح سویکار کئے۔"

مجھے مطلقاً اس بات کا ملال نہیں ہے کہ آپ نے مجھے شاگرد کیوں لکھا ہے۔ بلکہ میں تو آپ جیسے بزرگ اور قابل دیوتا سروپ پنڈت کا شاگرد تو کیا خدمت گار کہلانا بھی باعث فخر سمجھتا ہوں۔ افسوس صرف یہ ہے کہ میرے اعتراضات کو تسلیم تو آپ نے خود فرمایا لیکن انشاء یہ لکھ دیا کہ آتما نند نے تسلیم کیا اور شاید نوکری یا دیرینہ تعلقات کی وجہ سے سفید نہیں نہیں بلکہ سیاہ جھوٹ (معاف فرماویں) لکھ دیا کہ

"میں (آپ) نے تو پرانوں کے متعلق کہا تھا کہ پرانوں میں تھوڑی سی اچھی تعلیم کے ساتھ ساتھ روڑا، پتھر اور دُھول بھی ہے۔ بے شک آپ بڑے قابل اور پرانے تجربہ کار جرنیل ہیں۔ مگر چونکہ آپ کے دل میں چور چھپا ہوا ہے اور آپ نے سیاہ جھوٹ کی پناہ لی ہے اس واسطے میں دعوے کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اگر آپ سو مرتبہ بھی میرے سامنے آویں تو میں آپکو سو مرتبہ ہی شکست دے سکتا ہوں اور پرتگیا کرتا ہوں کہ اگر آپ سو میں سے ننانوے بار ہار کر صرف ایک مرتبہ بھی جیت جاویں تو میں "مسیح" یا نہہ کلنک (کلکی) نہیں بلکہ مرزا صاحب کا ساتھی ہونگا۔ کیونکہ بیشک آپ قابل اور تجربہ کار ہیں۔ لیکن آپ سچے نہیں۔ صداقت میرے ساتھ ہے آپ کے ساتھ نہیں۔ بقول وید "فتح ہمیشہ صداقت کی ہوتی ہے جھوٹ کی نہیں"

آپ کو اچھی طرح یاد ہے کہ آج سے سترہ برس پہلے بھی میرے ساتھ زور آزمائی کر چکے ہیں اور میرے اعتراضات کے جوابات کے لئے آپ آٹھ روز کی مہلت مانگنے کے لئے مجبور ہو گئے تھے اور آج سترہ برس تک وہ جوابات آپ سے بن نہ پائے۔ شاید ابھی تک آپ کے آٹھ دن پورے نہ ہوئے ہوں۔ اس لئے مجھے یقین کامل ہے کہ میں آپ کو سو میں سو ہی مرتبہ منوا اور قائل کر سکتا ہوں کہ وید الہامی کتب مقدسہ نہیں ہیں۔ بلکہ الف لیلےٰ کی مانند فرضی قصے کہانیوں وغیرہ کا ذخیرہ ہیں۔ لیکن اس سے بھی انکار نہیں کہ ویدوں میں بہت تھوڑی اچھی تعلیم بھی ہے جو آٹے میں نمک یا ماش کی سفیدی کے برابر ہوگی۔

شرط مناظرہ یہ ہے کہ کسی اخبار کے ذریعہ ہو تاکہ آپ کے جوابات تحریری ہوں اور آپ اپنے جوابات سے انکار نہ کر سکیں۔ میں تو بصد شوق منتظر چشم براہ ہوں کہ آپ جو آریہ سماج کے سب سے بڑے پنڈت ہیں اور بقول آریہ مسافر "چوٹی کے آریہ سماجی ودوان ہیں" میدان میں نکلیں تاکہ ست دہرم اور ویدک دہرم میں احقاق حق و ابطال باطل کا فیصلہ ہو جائے۔

پنڈت جی! آپ پرانوں کے جوابدہ ہیں جو میں آپ سے پرانوں کے متعلق پوچھتا؟ آپ نے ویدوں کی بات کو پرانوں کے گلے مڑھ دیا۔ اور اس بہانہ سے اپنی جان چھڑائی ہے اور ویدوں کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو تنکے کا سہارا دیا ہے۔ اس لئے اگر اس جھوٹ کو چھپانے کی ہمت ہے تو میدان میں نکلئے ورنہ ویدک دہرم کو نمستے کہہ کر ست دہرم میں تشریف لائیے بڑی عزت کے ساتھ آپ کا استقبال کیا جائیگا۔ اگر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب یا مہاتما ہنسراج جی مہاراج یا پروفیسر رام دیو جی بی۔ اے یا آریہ مسافر کے قابل ایڈیٹر میں ہمت ہے تو شری پنڈت راجہ رام صاحب شاستری پروفیسر ڈی۔ اے۔ وی۔ کالج لاہور کو میرے مقابل میدان میں لائیں اور دیکھیں کہ ست دہرم کے سامنے ویدک دہرم کس طرح نو دو گیارہ ہوتا ہے۔ گھر میں بیٹھ کر اور جھوٹ لکھ کر اور گوتبہ کا ترجمہ

ازالہ اوہام ... (۴ صفحہ) ایک مفید ترین کتاب

گھبوں لکھ کر آریہ سماج کی خیالی فتح کے گیت گا لینا کچھ اور بات ہے اور مردِ میدان بن کر سامنے نکلنا ایک دوسری بات ہے۔ آریہ سماج کو خوب اچھی طرح اس بات کا احساس ہو رہا ہے کہ وہ کلکی، جس کے آنے کی پیشگوئی تھی آچکا ہے اور آریہ سماج کے فرضی اور ہوائی ویدک دھرم کا تختہ اب تھوڑی دیر میں الٹنے ہی والا ہے۔ مجھے امید ہے کہ اب آریہ مسافر اخبار کا ایڈیٹر کمبھ کرن کی نیند سو جائیگا۔ اور صرف یہ جواب دیگا کہ آریہ سماج آتمانند کے ساتھ سر ٹکرانا نہیں چاہتی۔ اس لئے کہ پھوٹ جانے کا خوف لاحق ہے۔

اب بھی اگر آریہ پرتی ندھی سبھاؤں نے پنڈت راجہ رام صاحب شاستری کو میدان میں نہ نکالا تو ناظرین سمجھ سکتے ہیں کہ ویدک دھرم میں کس قدر سچائی اور صداقت ہے۔

ویدک تہذیب اور تعلیم کو جاننے کے خواہشمند میری تصنیف "ویدک تہذیب"[1] جو اسم بامسمیٰ ہے ضرور پڑھیں۔ جس کے متعلق مولانا فتح محمد صاحب شرما کراچی سے لکھتے ہیں کہ:-

"جی چاہتا ہے کہ جن ہاتھوں نے اس کتاب کو لکھا ہے اُن کو چوم لوں .... اگر یہ کتاب سونے سے تول کر لینی پڑے تو بھی سستی ہے"

ملنے کا پتہ:- ست دھرم پرچارک منڈل بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

(۲) دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر (پنجاب)

نوٹ۔ میں پنڈت جی سے سخت الفاظ کی معافی چاہتا ہوں۔ (خاکسار آتمانند از بٹالہ)

الہامی کتاب

وہ قابلِ دید تحریری مباحثہ جو مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب و ماسٹر آتما رام صاحب کے مابین ہوا۔ جس میں فریقین نے قرآن مجید اور وید کو ترتیب وار الہامی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ ضخامت ۱۹۲ صفحات۔ قیمت صرف ۱۲ر (ملنے کا پتہ)

دفتر اہلحدیث امرتسر

عرس نامہ شاکر

پہلے نمبروں میں اظہار کیا گیا ہے کہ عرسوں پر جو خرابیاں ہوتی ہیں وہ سب کی سب قابلِ اصلاح ہیں۔ دفتر اہلحدیث کے صیغہ اشاعت سے بڑی کثرت سے اشتہارات چھاپنے کا ارادہ ہے۔ اس لئے شعراء اہلسنت اس خصوص میں جوہر دکھائیں۔ (مدیر)

کس دھوم سے ہے عرس کی محفل کا اہتمام — کس شان سے ہے آمدِ ہر خاص اور عام
کس خوبصورتی سے ہوا ہے یہ انتظام — کس درجہ نیکیوں کا یہ سمجھا گیا ہے کام
اصحاب عرس کا ہے زمانہ نثار پر
آئی ہے مسلموں کی جماعت مزار پر

ہے باعثِ ثواب زیارت قبور کی — اور کیوں نہ ہو کہ یہ بھی ہے سنت حضور کی
لیکن مسافت اس کے لئے دور دور کی — جائز نہیں نہ بات یہ ہے کچھ شعور کی
کیجے وہی جو حکم رسالت مآب ہو
جس میں رضاء شافع روزِ حساب ہو

باقی ہے آنحضور کی تعلیم کون سی؟ — اسلام کی ہے رہ گئی تفہیم کون سی؟
مذہب میں ہے ضرورتِ ترمیم کون سی؟ — ملتی نہیں حدیث میں تقسیم کون سی؟
اسلام نے بتایا نہیں کام کون سا؟
آغاز کون سا ہے وہ انجام کون سا؟

ہر مسئلہ حضور نے ہم کو بتا دیا — تعلیم امر موسم صیف و شتا دیا
جس کا کسی کو علم نہ تھا وہ پتا دیا — ہر نیک کام آپ نے کر کے جتا دیا
تعلیم دی حضور نے دن اور رات کی
چھوڑی نہ کوئی بات حیات و ممات کی

سالانہ عرس پر ہی ذرا غور کیجئے — ممکن جو ہو تو سیدھے ذرا طور کیجئے
تحقیق یوم عرس کی فی الفور کیجئے — حکمِ رسول پائیے تو اور کیجئے
منہ موڑیئے نہ حکم خدا و رسول سے
جو کام ہو وہ کیجئے شرعی اصول سے

جائز جو ہو تو کیجئے ہر صالح کا عرس — آدم کا اور بعدِ خدا ناخدا[1] کا عرس
یعقوب کا اور مصر کے فرمانروا[2] کا عرس — موسیٰ کا اور حضرتِ دستِ شفا[3] کا عرس
کیجئے جو آپ کو ہو دلائل سے آگہی
عرسِ حضور "صلو اعلیہ و آلہٖ"

بوبکر جیسے صاحب ایماں کا عرس بھی — حضرت عمر اور حضرتِ عثماں کا عرس بھی
کیجئے علیؓ فاتح دوراں کا عرس بھی — سو شوق سے صحابۂ ذیشاں کا عرس بھی
جو عرس اور بزم بھی ہو سوز و ساز کی
لیکن دلیل چاہئے سب کے جواز کی

[1] قیمت ۸ر (رجسٹرڈ اہلحدیث امرتسر)

[1] مراد از نوح علیہ السلام۔ [2] مراد از یوسف علیہ السلام [3] مراد از حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔

جائز ہے کب کہ عرس کی محفل رچائیے؟ جائز ہے کب مزار پہ رنڈی نچائیے؟
جائز ہے کب قبور پہ غوغا مچائیے جائز ہے کب کہ مردوں کے کھانے پکائیے
کب دوستو! مزار پہ ہے کھیل تماشا روا!
قوالیوں پر کب ہے تمہیں جو منانا روا

کیا جانئے کہ اس میں ہیں کیا کیا خرابیاں اک سمت اہلِ وجد پہ ہے رقص کا سماں
سرگرمِ "ہاؤ ہو" ہے کوئی شخص بیگماں سر دُھن رہا ہے کوئی کسی لب پہ ہے فغاں
طبلوں کی تھاپ سے ہے تنا تن تنن تنن
اک سمت زیوروں سے چھنا چھن چھنن چھنن

یوں آنا عورتوں کا بناؤ سنگار سے بے پردہ گھر سے آئیں اور گھر تک مزار سے
نظریں لڑانا اُن کا کسی رنگ دار سے موقع ملے تو ضم ہوں کسی نابکار سے
ہے ہے شریف زادیوں سے ایسی حرکتیں؟
یہ عرس پاک؟ اور یہ اُس کی ہیں برکتیں؟

کرتے ہیں عرس بعض مقامات پر عجیب حضرت کے بال جانئے کیونکر ہوئے نصیب
وقتِ زیارت اُن سے وہ ہوں حرکتیں غریب یہ خوف ہو کہ ہوں نہ کہیں کفر کے قریب
کرتے ہیں ایسے کام کہ جن کا پتہ نہیں
سمجھائیے تو اُلٹے وہ ہوتے ہیں خشمگیں

ہوتا ہے بعض عرس تو ایسے مزار پر مدفون اس میں کون ہے اس کی نہیں خبر
سوچا کسی نے عیش سے ہو جائے گی بسر نقلی مزار و قبر بنا کر وہ جلد تر
بن بیٹھے تکیہ دار اڑانے کو ہر مزے
غافل جو دین سے ہیں مسلماں وہ جا پھنسے

بیباک بعض ایسے ہیں کرتے ہیں جو مرید صورت میں تو حسین پہ سیرت کے ہیں یزید
کرتے ہیں وقتِ عرس عجب حرکتیں پلید ہوتے کسی کے تیرِ نظر سے ہیں وہ شہید
کرتے ہیں چار آنکھیں بہو بیٹیوں سے آہ
ہو کر گناہگار بھی رہتے ہیں بے گناہ

افسوس بعض ہوتے ہیں اس طرح بے ادب ہو کر شریکِ عرس وہ ڈھاتے ہیں سو غضب
آتے ہیں عورتوں کو بھگانے کے اُن کو ڈھب ہے ہے گناہگاریوں کا عرس ہے سبب
گستاخ بعض یوں ہیں کہ نعرے لگاتے ہیں
"اے خواجہ بھیج ورنہ کنگورہ گراتے ہیں"

اے وائے کیا مزار پہ کرتے ہو تم ستم طبلے، ستار اور باجے ہارمونیم
قبروں کو سجدہ کرتے ہو؟ اے منکرِ صنم ہم بھی کریں ثبوت ملے تو خدا قسم
انکار و انحراف کسی نیک کام سے
ممکن نہیں کبھی ہو خدا کے غلام سے

کیوں ایسے کام کرتے ہو اے سنی بھائیو جن کی دلیل مانگنے پر تم نہ دے سکو
جس کام کا ثبوت نہ ہو اس کو چھوڑ دو قرآن اور حدیث پہ دل سے عمل کرو

یونہی اگر مناتے رہے اہل عرس "عرس"
پھر بالیقیں خدا کے یہاں ہوگی باز پرس
بدعت سے پُر جو ہو وہ ہے اسلام خانہ ساز
کرنا غلط ہے اس پہ تمہیں دل میں کچھ بھی ناز
حکمِ رسولِ پاک پہ خم ہو سرِ نیاز
محدودِ شرع رکھو حقیقت ہو یا مجاز
سمجھے ہو جن کو سود مبادا زیاں نہ ہوں
شاکر کے چند پند تمہیں کچھ گراں نہ ہوں
(شاکر صدیقی بھرسی گیاوی)

وید درشن حصہ دوئم

(۲)

(از مقصود حسن صاحب متوطن روڑکی حال الہ آباد یو-پی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

رگ وید کی تقسیم دو طرح سے کی جاتی ہے۔ایک تقسیم میں کل کتاب آٹھ حصوں میں منقسم ہے۔ جن میں سے ہر حصہ کو استک کہتے ہیں۔ ہر استک کے پھر آٹھ آٹھ حصے ہیں جو ادھیائے کہلاتے ہیں۔ ہر ادھیا میں کئی ورگ ہوتے ہیں اور ایک ایک ورگ چند جملوں پر مشتمل ہوتا ہے جن کو منتر یا رچا کہتے ہیں۔ اس تقسیم کے مطابق رگوید میں ۶۴ چونسٹھ ادھیائے۔ دو ہزار اور چند ورگ اور دس ہزار پانچ سو کے قریب منتر ہیں۔ دوسری تقسیم میں پورا رگوید دس حلقوں یا منڈلوں میں بانٹا جاتا ہے ہر منڈل میں چند انواک اور ہر انواک میں چند گیت ہیں جن کو اصطلاح میں سوکت کہتے ہیں اور ہر سوکت میں چند منتر ہیں۔ اس تقسیم کے مطابق رگوید میں ستاسی (۸۷) انوواک اور ایک ہزار سے کچھ اوپر سوکت ہیں منڈلوں کی تقسیم اسکلوں کی تقسیم سے زیادہ مروج اور سہل ہے۔ دونوں تقسیموں میں امر مشترک یہ ہے کہ سوکت کے اختتام پر ورگ بھی ختم ہو جاتا ہے جس کے معنی دوسرے الفاظ میں یہ ہوئے کہ اگر سوکت چھوٹا ہے تو ایک سوکت برابر ہوتا ہے ایک ورگ کے اور اگر سوکت بڑا ہے تو اس میں دو یا زیادہ ورگ ہوتے ہیں۔ ایک ورگ اکثر

(رسالہ تجدید ... نمبر کی ... حضرت مجدد الف ثانی سرہندی ...)

اور بیشتر پانچ منتروں کا ہوتا ہے لیکن سوکت کی مناسبت کے باعث اس تعداد میں کمی وبیشی بھی ہو جاتی ہے۔ مثلاً اگر کوئی سوکت سات منتروں کا ہے تو اس ورگ میں بھی سات منتر ہونگے۔ یا اگر کوئی سوکت سولہ منتروں کا ہے تو اس میں تین ورگ ہونگے پہلے دو ورگ پانچ پانچ منتروں کے اور تیسرا ورگ چھ منتروں کا۔ سوکتوں پر جو نمبر لگائے جاتے ہیں وہ منڈلوں کے اعتبار سے ہوتے ہیں ہر نئے انوواک کے شروع ہونے پر سوکتوں کے نمبر از سر نو شروع نہیں کئے جاتے۔ پس حوالہ دیتے وقت انوواک کا ذکر کرنا ضروری نہیں ہے۔ بلکہ کسی منتر کے حوالہ کے لئے منڈل کا نمبر، سوکت کا نمبر اور منتر کا نمبر کافی ہے۔

سام وید کے دو حصے ہیں۔ پورب آرچک یا آرچک یعنی نصف اول اور اتر آرچک یا آرچک یعنی نصف آخر جس طرح رگوید کی دو تقسیمیں ہیں اسی طرح سام وید بھی دو طرح سے تقسیم کیا جاتا ہے۔ چنانچہ نصف اول کی پہلی تقسیم یہ ہے کہ اس کو چھ کانڈوں یا ادھیاؤں میں بانٹتے ہیں۔ پہلے چار ادھیاؤں میں سے ہر ایک میں بارہ بارہ گیت یا سام یا سوکت یا کھنڈ ہیں۔ چونکہ ان گیتوں میں سے اکثر دس دس منتروں کے ہیں اس لئے یہ گیت دستی بھی کہلاتے ہیں۔ پانچویں ادھیا میں گیارہ سام یا دستیاں اور چھٹے میں پانچ دستیاں ہیں۔ اس طرح حصہ اول میں کل ۶۴ دستیاں ہیں جن میں ۶۴۰ منتر ہیں۔ دوسری تقسیم نصف اول کی یہ ہے کہ اس کو چھ پرپاٹھکوں میں بانٹا جاتا ہے پہلے پانچ پرپاٹھکوں میں سے ہر ایک کے دو دو حصے ہیں جن کو اردھ پرپاٹھک یعنی نصف پرپاٹھک کہتے ہیں۔ ہر نصف پرپاٹھک میں پانچ پانچ گیت ہیں اس طرح پہلے پانچ پرپاٹھکوں میں پچاس گیت ہوئے حصہ اول کے ۶۴ گیتوں میں سے باقی ۱۴ گیت چھٹے پرپاٹھک میں ہیں جس کے تین نصف پرپاٹھک کئے جاتے ہیں۔ پہلے نصف میں پانچ دوسرے نصف میں چار اور تیسرے نصف میں پانچ گیت۔ بعض نسخوں میں (مثلاً گرفتھ صاحب کے نسخہ میں) چھٹے پرپاٹھک میں دو ہی نصف پرپاٹھک ہیں۔ اور تیسرا نصف پرپاٹھک پانچ گیتوں کا ان میں نہیں پایا جاتا (باقی)

نوٹ راز معتقدین اپنا پورا پتہ ڈاک لکھیں تاکہ اخبار ان کو پہنچ سکے۔

"دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز"

یہ گلستان سعدی کی ایک عبارت ہے جسے بلبل شیراز مسیح الملت ادیب روزگار مصلح الدین حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے حکایتاً نقل فرمایا ہے اور بمقتضائے "نقل کفر کفر نباشد" شیخ کا اس میں چنداں قصور بھی نہیں۔ ورنہ اس قسم کی بہت سی باتیں خود قرآن کریم میں بھی حکایتاً بیان کی گئی ہیں۔ مثلاً [1] "اجعل الالہۃ الٰھا واحدا ان ھذا لشئی عجاب"۔ تو کیا کوئی عقل و ہوش رکھنے والا انسان یہ کہہ سکتا ہے کہ چونکہ یہ قرآن کریم میں ہے اس لئے خود خداوند کریم کا ارشاد و مقولہ ہے۔ ہاں معتقدین سعدی رحمۃ اللہ علیہ کو چاہئے کہ ذرا خود گلستان کی ورق گردانی کریں تو انہیں باب ہشتم میں خود سعدی کا تجربہ و نصیحت تمثیل و حکمت اور خاص اُن کا اپنا مقولہ مزید برآں تائید قرآنی برعکس مقولہ بالا ان عبارتوں میں نظروں کے سامنے آجائے گا۔

دروغ گفتن بضربت لازم ماند کہ اگر نیز جراحت درست شود نشان بماند۔ چنانکہ برادران یوسف علیہ السلام بدروغے کہ موسوم شدند براست گفتن ایشاں اعتماد نماند قال بل سولت لکم انفسکم امرا۔ الآیۃ (فافہموا و تدبروا ولا تعجلوا بالقول)

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

اور اگر بطریق تنزل ہم مان بھی لیں کہ "دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز" سعدی رحمۃ اللہ علیہ کا مقولہ ہے تو کیا کسی مسلمان بالخصوص مدعی اہل حدیث کے لئے قابل اقتدا و تعمیل ہو سکتا ہے۔ جبکہ خود فرمان نبوی فداہ ابی وامی علیہ التحیۃ والتسلیم حدیث صحیح سے یوں ثابت ہے

عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بالصدق فان الصدق یھدی الی البر و البر یھدی الی الجنۃ وما یزال الرجل یصدق و یتحری الصدق حتی یکتب عند اللہ صدیقا و ایاکم والکذب فان الکذب یھدی الی الفجور وان الفجور یھدی الی النار وما یزال العبد یکذب و یتحری الکذب حتی یکتب عند اللہ کذابا (متفق علیہ)

یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صداقت کو لازم پکڑو کیونکہ سچائی ہی بھلائی کی طرف راہنمائی کرتی ہے اور بھلائی جنت میں داخل کرتی ہے اور جب کوئی شخص راست گوئی اختیار کرتا ہے یا کرنے کا پختہ ارادہ کرتا ہے تو بارگاہ خداوندی میں اُس کو صدیق لکھ لیا جاتا ہے اور جھوٹ میں حد درجہ پرہیز کرو کیونکہ جھوٹ بدکرداری کی طرف لے جاتا ہے اور بدکرداری جہنم میں داخل کرتی ہے اور جب تک کوئی بندہ دروغگوئی میں منہمک رہتا اور اُس سے اجتناب نہیں کرتا بلکہ صداقت کا نعم البدل "دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز" کو سمجھتا ہے تو وہ شخص عدالت خداوندی میں جھوٹا اور کذاب لکھ لیا جاتا ہے۔ نیز از روئے حدیث صحیح دروغگو چوتھائی بلکہ تہائی منافق بھی ہے۔

حضور علیہ السلام کی خدمت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ مجھ میں زنا کاری، شراب خوری، چوری و دروغگوئی وغیرہ گناہ کبیرہ کی مذموم عادتیں جڑ پکڑ گئی ہیں۔ میں اگرچہ سب کو چھوڑنا چاہتا ہوں

[1] کیا محمد نے سینکڑوں معبودوں کی بجائے صرف ایک معبود پر قناعت کی یہ تو حد درجہ عجیب تر معاملہ ہے۔

ahmadimuslim.de

لیکن دفعتہً ایک مرتبہ چھوڑنے پر قادر نہیں ہوں۔ لہٰذا آپ کوئی ایسی تدبیر کیجئے کہ رفتہ رفتہ یکے بعد دیگرے کلیتہً سب چھوٹ جائیں۔

مختصر یہ کہ آپ نے اُس سے صرف ترکِ کذب کا عہد لیا۔ اور خدا کے فضل سے اسی ترک کذب کے استقلال و پابندی اور برکت سے خود بخود نہایت آسانی سے اُس کی تمام بُری عادتیں ہمیشہ کے لئے چھوٹ گئیں۔ اس لئے فرمان حضور ہے۔

فان الصدق یھدی الی البر۔ مگر بدنام کنندہ نیکو نام اپنی خواہشات نفسانی کو پورا کرنے کے لئے بزرگوں اور سلف کو ڈھال بناتے اور ان کی شرافت عزت پر چاند ماری کرکے خود تو خود ان کو بھی مورد الزام و ملامت بنانے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔ درحقیقت یہی مار آستین اور گندم نما جو فروش ہیں۔ جن کے متعلق خود مسیح ملت۔ فخر شیراز و مایہ ناز حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ ہی نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

ہر کہ از دست غیر نالہ کند

سعدی از دست خویشتن فریاد

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

(ابو الوحید محمد عبد اللہ عقیل مئوی اعظمگڈھی کان اللہ لہ از چھبوا ضلع بالاسور)

ظفر المبین فی رد مغالطات المقلدین

کتاب ہذا میں بیس مغالطے تشریح کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں جو مقلدین کی طرف سے اہل حدیثوں پر عمل بالحدیث کی مخالفت کرنے کو پیش کئے جاتے ہیں۔ مصنف کتاب نے ان کا عالمانہ مگر دندان شکن جواب دیا ہے۔ دوران بحث میں نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ نکاح، طلاق، زراعت، عشر، نذر، ذبیحہ وغیرہ کے متعلق مشہور فقہی مسائل کو احادیث صحیحہ سے ثابت کرتے ہوئے فقہ حنفیہ کے مخالف حدیث مسائل کی حقیقت الم نشرح کی گئی ہے۔ قیمت ۸؎ ملنے کا پتہ:۔

منیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر (پنجاب)

مذاکرہ علمیہ بابت فوٹوگرافی

(از قلم مولوی عبد الجبار صاحب جہلمی از ڈیرہ غازیخان)

ناظرین! اخبار اہلحدیث مجریہ ۲۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۲ھ میں ایک مضمون مولانا عبید الرحمٰن صاحب پروفیسر جامعہ عربیہ دار السلام عمر آباد کا بابت فوٹو گرافی شائع ہوا۔ مولانا صاحب نے واقعی اپنی سعی بلیغ کے ساتھ مضمون کو خوب بسط سے تحریر فرمایا اور دلائل عقلیہ سے فوٹو گرافی کا جواز ثابت کیا۔ جزاہ اللہ خیر الجزا۔ ہماری ہدایت کے لئے اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور ہماری دین و دنیا کی بہبودی کے لئے ایک کتاب (قرآن کریم) ان پر نازل فرمائی اور اس کی تشریح اسوہ حسنہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کے افعال و اقوال سے فرمائی بہرحال ہمارے لئے راہ راست پر لانے والی دو ہی چیزیں ہیں۔ ایک قرآن کریم اور دوسری سنت نبوی علیہ السلام۔ جس کے متعلق خود حضور نے فرمایا ہے۔ ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ وسنت رسولہ۔ موطا ترجمہ۔ میں تم میں دو امر چھوڑ چلا ہوں جب تک تم انہیں اچھی طرح پر اپنا دستور العمل بناؤ گے گمراہ نہ ہوگے وہ دو امر کتاب اللہ اور سنت رسول صلعم ہیں۔ تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہم راہ راست پر تب ہی رہ سکتے ہیں جبکہ ہم قرآن اور حدیث پر اپنا عملدرآمد کر رکھیں۔ جو شخص ان دونوں امروں سے انحراف کرے وہ ہرگز راہ راست پر نہیں چاہے وہ شخص عالم ہو یا فاضل پیر ہو یا مرید فقیر ہو یا امیر۔ بہرحال ہمارے لئے اسوہ حسنہ حجت ہے نہ اقوال غیر اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے۔ مَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا (پ ۲۸) یعنی جو چیز تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دے اسکو لے لو اور جس سے منع فرماوے اسکو چھوڑ دو اور اس سے باز آجاؤ۔ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ۔ اے ایمان والو تم اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو۔

سو پیروی اس امر کا نام ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ فرمائے اور اس کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم قولاً و فعلاً ہم کو ارشاد کرے اس کو بلا چون و چرا تسلیم کرلیں۔ اگر ہم اپنی رائے اور قیاس کو اس میں شامل کرکے تسلیم کریں تو اس کو پیروی نہیں کہتے بلکہ یہ اپنی رائے کی پیروی ہے جو کہ خدائی احکام کو اپنے قیاس کے ماتحت کرکے مانا گیا ہے۔ حالانکہ حضور انور صلعم کا ارشاد ہے۔ لا یومن احدکم حتی یکون ھواہ تبعا لما جئت بہ مشکوٰۃ۔ حضور فرماتے ہیں کہ کوئی تم میں سے مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اپنی خواہشات کو اس چیز کے تابع نہ کردے جو میں لایا ہوں۔ تو معلوم ہوا کہ ہر ایک کو یہ امر واجب ہے کہ وہ اپنی خواہش کو قرآن و حدیث کے تابع بنائے نہ کہ قرآن کو تابع اپنے ہوا کے اسی لئے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاِنْ تُطِعْ اَکْثَرَ مَنْ فِی الْاَرْضِ یُضِلُّوْکَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ (سورہ انعام) اے رسول اکرم اگر تو بہت لوگوں کی جو زمین میں ہیں پیروی کریگا تو تجھے سیدھے رستے سے گمراہ کردیں گے۔ یہ وہ اس لئے کہ آگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ ھُمْ اِلَّا یَخْرُصُوْنَ۔ یہ لوگ اپنی خواہشات کے تابع ہیں اور اٹکل کی باتیں کرتے ہیں۔ سو وہ لوگ جو قرآن حدیث کو محض اپنے نفس کے پیچھے لگاتے ہیں وہ دراصل پیروی نہیں کرتے وہ محض طبع سازی کی باتیں کرکے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ ناظرین ہمارے لئے وہی بات قابل عمل ہوسکتی ہے جس کا ثبوت قرآن و حدیث سے ہو خدا کے فضل سے کوئی ایسا مسئلہ دینی نہیں ہے کہ جس کا ثبوت قرآن و حدیث سے نہ ملے۔

ahmadimuslim.de

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۱۱۸)

گذشتہ ہفتے تفسیر فتح العزیز سے فارسی عبارت درج ہوئی تھی آج اُس کا بقیہ درج کر کے ترجمہ کیا جائے گا۔ ناظرین بغور پڑھ کر مسئلہ توحید کو ذہن نشین کر لیں (مدیر)

تفسیر فتح العزیز ص۴۸۲ میں ہے :-

"چوں خراب کنندہ مساجد را ایں وعید شدید فرمودند بطریق مقابلہ فہمیدہ شد کہ معمور سازندہٗ مساجد را در بدل آں حکم بعدل و ایمان خواہند فرمود چنانچہ در آیت انما یعمر مساجد اللہ من آمن باللہ مے آید انشاء اللہ تعالیٰ و لہذا در حدیث شریف وارد است کہ اذا رایتم الرجل یتعاہد المسجد فاستشہدوا لہ بالایمان یعنی چوں بہ بینید شخصے را کہ خبرگیری مسجد کند و بار بار دراں خانہ متبرک آمد رفت مے نماید پس برائے او گواہی ایمان دہید۔ دوم آنکہ مسجد را از خس و خاشاک و آب بینی و آب دہن و دیگر کروہات طبعی و نجاسات شرعی پاک دارد و بافروختن بخا مرد دود و خوشبو معطر سازد و فرش لطیف پاک بے تکلف دراں گسترانند در حدیث شریف است کہ خس و خاشاک از مسجد دور کردن و جاروب کشی نمودن آں متبرک مہر حوران بہشت است" ایضاً ص۴۸۲ وہمچنیں درمہیا داشتن اسباب طہارت از بنائے غسلخانہ و ترمیم چاہ مسجد و اجرائے آب ریزہ مہیا داشتن فرش و بوریا وغیرہ و روشن کردن چراغ در آنجا تا آں وقت کہ مردم دراں باشند عبادت است در حدیث صحیح بروایت حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضم وارد شدہ کہ امر رسول اللہ صلعم ببناء المساجد فی الدور و آں تطیب و تنظف یعنی آنحضرت صلعم فرمودند بنا کردن مسجد ہا در محلہا و آں مساجد را پاک و صاف باید داشت و خوشبو و معطر باید نمود" ایضاً ص۵۱۹۔ تفسیر آیت وطہر بیتی للطائفین والعاکفین والرکع السجود یعنی آنکہ پاک دارید خانہ مرا از ناپاکی ہا واز آں چہ طبع سلیم بدیدن آں نفرت مے کند مثل آب دہن و آب بینی و خس و خاشاک الخ ایضاً ص۵۲۷

دوم آنکہ آں مکان را بوجہی از وجوہ علاقہ با ہیچ مخلوق نباشد والا در وقت توجہ باں مکان شائبہ شرک لازم خواہد آمد و توحید صرف آں عبادت نخواہد ماند و لہذا از قبلہ گرفتن قبور انبیا و ستارہ و آتش و آب و درخت منع شدید آمدہ۔"

یعنی (نصاریٰ نے) بوجہ تعصب دشمنی یہود کے مسجد بیت المقدس کو کہ بلاشبہ حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہم السلام کی بنائی ہوئی تھی اور اس زمانہ سے برابر عبادت گاہ انبیاء بنی اسرائیل کی رہی اور ہمیشہ ذکر حق تعالیٰ اس میں ہوتا تھا خراب کر ڈالا اور نجاستوں اور گرد و غبار سے بھر دیا اور کوڑا کچرا اس میں ڈالا کرتے اور جس جگہ توریت کو پاتے جلا دیتے اور بیت المقدس کے بدلے شرق کی طرف مقام مولد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو عبادت گاہ مقرر کر لیا اور وہ مسجد متبرک زمانہ اسلام کے شیوع تک خراب ہی پڑی رہی یہاں تک کہ حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اس شہر کو فتح فرمایا اور خود بنفس نفیس اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس مسجد کو نجاستوں سے پاک کیا اور پانی سے دھو کر خوشبوؤں سے معطر کیا اور جگہ عبادت اور نماز کی قرار دی :

اور اگر مدعی توحید اور اتباع ملت کے ہیں ان کا کام مخالف ان کی گفتار کے ہوا کیونکہ تعظیم معبود کی مستلزم تعظیم اس کی عبادت کے ہے اور تعظیم اس کی عبادت کی مستلزم تعظیم اس کی عبادتگاہ کے ہے پس خراب کرنا عبادت گاہ کا دلیل انکار اس کی عبادت کا ہے اور انکار کرنا عبادت کا علامت انکار معبود کا اور جب فعل ان کا مخالف ان کے قول کے ہوا تو داغ نفاق کا ان پر ثابت ہو گیا اور زمرہ اہل دین سے خارج ہوئے۔

جب مسجدوں کے خراب کرنے والوں کے حق میں یہ وعید شدید فرمائی گئی بطریق مقابلہ کے سمجھا گیا کہ آباد کرنے والے مسجدوں کے لئے اس کے بدلے میں حکم صفت عدل اور ایمان کی ثابت ہوگی چنانچہ آیت وہی آباد کرے مسجدیں اللہ کی جو یقین لایا اللہ پر۔ انشاء اللہ ذکر اس کا آویگا۔ اسی لئے حدیث شریف میں وارد ہے یعنی جس وقت تم دیکھو کسی شخص کو کہ خبر گیری مسجد کی کرتا ہے اور بار بار اس گھر متبرک میں آمد و رفت رکھتا ہے پس اس کے لئے گواہی ایمان کی تم دو۔ دوسرے یہ کہ مسجد کو گرد و غبار اور کوڑے وتھوک وغیرہ مکروہات طبعی اور نجاسات شرعی سے پاک رکھے اور روشن کرنے عود وغیرہ خوشبو سے معطر کرے اور فرش لطیف ستھرا بلا تکلف کے اس میں بچھا دے کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ کوڑا گرد و غبار مسجد سے دور کرنا اور جھاڑو دینا اس مقام متبرک میں بہشت کی حوروں کا مہر ہے۔ اور اسی طرح درست کرنا سامان طہارت کا مثل غسلخانہ اور تعمیر کنوئیں مسجد اور بدرو پرنالہ کا اور فرش بوریا وغیرہ کا اور روشن کرنا چراغ کا جب تک آدمی اس میں رہیں عبادت ہے کہ حدیث صحیح میں بروائت حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے وارد ہوا ہے کہ حکم فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے بنانے مسجدوں کے محلات میں اور ان کو پاک وصاف اور خوشبو سے معطر کرنے میں" آیت ان طہرا بیتی یعنی رکھو تم میرے گھر کو ناپاکیوں سے پاک اور اس چیز سے جس کو طبع سلیم دیکھنے سے نفرت کرتی ہے مثل آب دہن آب بینی تھوک وغیرہ گرد و غبار سے۔ دوسری وجہ یہ کہ اس مکان متبرک کو کسی وجہ سے کسی مخلوق کے ساتھ کچھ بھی علاقہ نہ ہو ورنہ توجہ کے وقت شائبہ شرک کا لازم آویگا اور خالص توحید اس عبادت میں نہ رہیگی اور

[illegible] صاحب تفسیر ثنائی [illegible] (۸۲۹)

ahmadimuslim.de

اسی واسطے قبلہ ٹھہرانے قبور انبیاء اور ستارہ اور آتش اور پانی اور درخت سے سخت ممانعت کی گئی ہے۔ انتہی۔

علی ہذا صحیح بخاری پارہ ۲ ص۲۴۵۔ باب کنس المسجد والتقاط الخرق والقذی والعیدان یعنی اس باب میں مسجد میں جھاڑو دینا وہاں کے چیتھڑے کوڑا اور لکڑیاں تنکے چننے کا بیان ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ان رجلا اسود او امرأۃ سوداء کان یقم المسجد فمات فسال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عنہ فقالوا مات فقال افلا کنتم آذنتمونی بہ دلونی علی قبرہ او قال قبرھا فاتی قبرہ فصلی علیھا۔ یعنی ایک کالا مرد یا کالی عورت مسجد میں جھاڑو دیتا یا دیتی تھی وہ مر گیا یا مر گئی تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کا حال دریافت فرمایا لوگوں نے عرض کیا وہ مر گیا یا مر گئی تو آپ نے فرمایا تم نے مجھے خبر نہ کی مجھے اس کی قبر بتاؤ پس آپ اس کی قبر پر تشریف لائے تو نماز پڑھی اس پر۔"

اور خود مولوی نعیم الدین کے اعلیٰ حضرت بریلوی حیات الموات مطبوعہ گلزار حسنی بمبئی ص۱۰۹ میں روایت نقل کرتے ہیں۔ یعنی ایک بی بی مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھیں ان کا انتقال ہو گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی نے خبر نہ دی حضور ان کی قبر پر گزرے دریافت فرمایا یہ قبر کیسی ہے لوگوں نے عرض کی ام محجن کی۔ فرمایا وہی جو مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی۔ عرض کی ہاں۔ حضور نے صف باندھ کر نماز جنازہ پڑھائی پھر ان بی بی کی طرف خطاب کر کے فرمایا تو نے کونسا عمل افضل پایا۔ صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ کیا وہ سنتی ہے فرمایا کچھ تم اس سے زیادہ نہیں سنتے پھر فرمایا اس نے جواب دیا کہ مسجد میں جھاڑو دیتی۔ انتہی۔"

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ دوبارہ قبر پر پڑھی اور یہ مولوی نعیم الدین کے مذہب جدید میں ناجائز اور گناہ ہے

دیکھو مولوی صاحب بریلوی الہادی الحاجب مطبوعہ اہلسنت وجماعت بریلی ص۲۳ میں لکھتے ہیں:۔

"نماز غائب وتکرار نماز جنازہ دونوں ہمارے مذہب میں ناجائز ہیں اور ہر ناجائز گناہ ہے اور گناہ میں کسی کا اتباع نہیں۔"

پس یہ عجیب مولوی نعیم الدین کا دین ومذہب جدید ہے جس کے خبث باطن سے بغض وعناد حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ظاہر وعیان ہے۔ پھر دیکھئے ابوداؤد جلد اص۶۹ باب فی السراج المساجد۔ مسجد میں چراغ جلانے کے باب میں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روائت ہے:۔

انھا قالت یا رسول اللہ افتنا فی بیت المقدس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ائتوہ تصلوا وکانت البلاد اذ ذاک حربا فان لم تاتوہ وتصلوا فیہ فابعثوا بزیت یسرج فی قنادیلہ۔ یعنی کہا انہوں نے یا رسول اللہ آپ ہمیں بیت المقدس کے متعلق کیا فتوے دیتے ہیں پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہاں جاؤ تو نماز پڑھو اور اس زمانہ میں ان شہروں میں لڑائی پھیلی ہوئی تھی آپ نے فرمایا اگر وہاں نہ جا سکو اور اس میں نماز نہ پڑھ سکو تو تیل بھیجدو کہ اس کی قندیلوں میں جلایا جاوے۔"

اور سنن ابن ماجہ ص۱۳۱ میں روائت ہے:۔

وعن ابی سعید الخدری قال اول من سرج فی المساجد تمیم الداری۔ یعنی اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روائت ہے کہ فرمایا سب سے اول جس نے مسجدوں میں چراغ روشن کئے وہ حضرت تمیم داری رضؓ ہیں۔"

نیز سنن ابن ماجہ ص۱۱۱ میں واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:۔

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال واتخذوا علی ابوابھا المطاھرۃ۔ یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور مسجدوں کے دروازوں پر طہارت کے سامان مہیا کرو۔"

مگر برخلاف مساجد اللہ وخانہ کعبہ معظمہ کے گور پرست قبروں پر یہ سامان روشنی فرش فروش جھاڑ وفانوس مورچھل شامیانہ مہیا کر کے مرتکب ممنوعات رسومات شرکیہ کے ہوتے ہیں۔ چنانچہ مشکوٰۃ شریف باب المساجد ومواضع الصلوۃ ص۶۱ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:۔

قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زائرات القبور والمتخذین علیھا المساجد والسرج رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی انتہی یعنی کہا لعنت فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان عورتوں کو جو زیارت کریں قبروں کی اور ان لوگوں پر جو ٹھہرا دیں قبروں کو مسجدیں اور روشن کریں قبروں پر چراغ۔ روائت کیا اس حدیث کو ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے انتہی

اور مجالس الابرار مستند فقہ حنفیہ مصنفہ ملا اسعد رومی رحمہ اللہ جس کی تعریف وتوصیف مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب فتاویٰ عزیزی جلد دوم میں فرما چکے ہیں۔ ص۲۲۵ میں مرقوم ہے:۔

وقد آل الامر بھولاء الضالین المضلین الی ان شرعوا للقبور حجا ووضعوا لہ مناسک حتی صنف بعض غلاتھم فی ذلک کتابا وسماہ مناسک حج المشاھد تشبیھا منہ للقبور بالبیت الحرام ولا یخفی ان ھذا مفارقۃ لدین الاسلام ودخول فی دین عباد الاصنام فانظر الی ما بین ما شرعہ النبی علیہ السلام فی القبور من النہی عما تقدم ذکرہ وبین ما شرعہ ھولاء وما قصدوہ من التباین العظیم ولا ریب ان فی ذلک من الفساد ما یعجز الانسان حصرہ منھا تعظیمھا الموقع فی الافتتان بھا وفیھا تفضیلھا علی المساجد التی ھی خیر البقاع واحبھا الی اللہ فانھم اذا تصدوا القبور بقصد ونھایۃ التعظیم والاحترام والخضوع والخشوع ورقت القلب وغیر ذلک مما لا یفعلونہ فی المساجد ولا یحصل لھم فیھا نظیرہ ولا مثلہ (باقی آئندہ)

بقیہ مضمون از صفحہ ۱۰

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ فلاں مسئلہ قرآن حدیث میں کہاں ہے دراصل یہ ان کی کوتاہ بینی کا قصور ہے نہ قرآن حدیث کا۔ اگر انسان ذرا بھر بھی غور سے کام لے تو تمام مسائل ضرور یہ ہم کو قرآن حدیث سے ملتے ہیں۔ غور کی مثال۔ حدیث شریف میں موجود ہے کہ عبداللہ بن مسعود کا ان عورتوں کو جو دانت باریک کرتی ہیں اور بال اکھاڑتی اور داغ لگاتی اور بال اپنے بالوں کے ساتھ ملاتی ہیں لعنت کرنا اور آپ کا فرمانا کہ میں اس پر کیوں لعنت نہ کروں جس پر خود خدا تعالیٰ اپنی کتاب میں لعنت کرتا ہے تو ایک عورت نے کہا کہ میں نے تمام قرآن پڑھا ہے مگر میں نے ان پر کہیں لعنت قرآن میں نہیں پائی تو عبداللہ نے فرمایا اگر تو غور کرکے پڑھتی تو ضرور لعنت پاتی۔ کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا۔

اس آئت کو وہ عورت سن کر سکوت کرتی ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ عبداللہ بن مسعود کا اس آئت کے عموم سے استدلال کرنا ہمارے لئے قرآن کریم کو غور سے پڑھنے کے لئے دلیل ہے اور اس بات کی حجت ہے کہ جو حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماویں اور جس سے منع فرماویں وہ دراصل حکم الٰہی ہے۔ جیسے ارشاد ہے:۔ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ۔ میرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم دینی امور میں سوائے میری وحی کے نہیں بولتا پھر اللہ تعالیٰ کے رسول کی پیروی کرنا محض اللہ تعالیٰ کی پیروی کرنا ہے۔ وَمَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ۔ جس نے رسول اللہ صلعم کی پیروی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی پیروی کی اور حضور نے خود ارشاد فرمایا ہے۔ فمن اتبع ھدای فلا یضل ولا یشقی (مشکوٰۃ) جس شخص نے میری ہدائت یعنی طریقہ کی پیروی کی وہ ہرگز گمراہ نہ ہوگا

ــــــــــ

ف جس طرح عبداللہ بن مسعود نے اس آئت سے استدلال کرکے مسئلہ قرآن سے ثابت کیا تھا اسی طرح ہم بھی استدلال کرکے تصویر بنانا قرآن سے منع ثابت کرتے ہیں۔

اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا ہے فعلیکم بسنتی میری سنت کو لازم پکڑو۔ سنت تو وہی ہے جو حضور کا ارشاد اور فعل ہو۔ اور ارشاد ہے۔ وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا الخ جو شخص حضور کی مخالفت کرے جبکہ اس کے لئے ہدائت ظاہر ہو چکی ہو اور صحابہ کرام کے طریقہ سے اور راہ نکالے اس کو ہم اس طرف پھیرتے ہیں جس طرف وہ پھرتا ہے ہم اس کو جہنم میں ڈالیں گے وہ بری جگہ ہے۔

اس طرح پر اور ارشاد ہے۔ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ۔ کسی مومن مرد اور عورت کو لائق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول صلعم کسی کام کا حکم کرے تو وہ اس امر کی مخالفت کریں اور اپنی خواہشات کے پیچھے چلیں۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کو دوست رکھنا چاہتے ہو تو حضور کی پیروی کرو۔ اللہ تم کو دوست رکھے گا۔

علیٰ ہذا القیاس اس مضمون کے ساتھ قرآن بھرا پڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے تمام امور کے فیصلہ کے لئے ایک قانون مقرر فرمایا ہے وہ یہ إِذَا تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ۔ یعنی جب تم کسی امر میں اختلاف کرو تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلعم کی طرف اس امر کو لوٹاؤ پھر جیسے ان کا حکم ہو اس کی اتباع کرو۔

سو امر متنازع یہ ہے کہ تصویر ذی روح چیز کی بنانا جائز ہے یا نہیں۔ ہم اس قانون کے ماتحت پہلے قرآن کریم کو دیکھتے ہیں اس میں ارشاد ہے۔ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا۔ یعنی جو تم کو رسول صلعم دے وہ پکڑ لو اور جس سے منع فرماوے اس کو چھوڑ دو اور اس سے کنارہ کرو۔ اب حدیث شریف کو دیکھتے ہیں تو ارشاد ہے۔ لا تدخل الملائکۃ بیتا فیہ کلب ولا تصاویر (مشکوٰۃ۔ بخاری) حضور فرماتے ہیں جس گھر میں کتا اور تصویر ہو اس گھر میں فرشتے رحمت کے داخل نہیں ہوتے۔ اور دوسری حدیث میں آتا ہے

اشد الناس عذابا یوم القیامۃ یضاھون بخلق اللہ۔ سب سے زیادہ عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو لوگ اللہ تعالیٰ کی پیدائش جیسے صورتیں بناتے ہیں اور ایک حدیث قدسی میں آتا ہے۔ ومن اظلم ممن ذھب یخلق کخلقی فلیخلقوا ذرۃ۔ کون شخص اس سے زیادہ ظالم ہے جو میری پیدائش جیسی تصویر بناتا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس اسی طور پر بہت سی احادیث صحیح کتب صحاح میں اندراج ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور انور نے تصویر ذی روح چیز کی بنوانے سے منع فرمایا ہے تمام احادیث میں عام ارشاد ہے کہ جس طرح سے بھی بنائی جاوے اسی زد میں آئیگا۔ حضور صلعم نے تصویریں بنانا منع فرمایا۔ چاہے وہ تصویر جس طور پر بنوائی جائے چاہے ہاتھ سے یا فوٹو گرافی سے یا اور کسی طریق سے بہر حال تصویر بنانا منع ہے باقی رہا یہ امر کہ کتا ماشی یا شکاری پھر کیوں گھر رکھلیا گیا ہے اس کی تصریح اور اجازت خود حضور انور صلعم نے فرما دی جو ہمارے لئے حجت ہے اور قابل تسلیم امر ہے یہ عام کتوں سے مستثنیٰ امر ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ فرما کر محرمات ابدیہ کو مستثنیٰ کر دیا۔ اس طور پر حضور کا مستثنیٰ فرمانا ہمارے لئے حجت شرعیہ ہے جسے ہم بلا چون وچرا ماننے پر مجبور ہیں۔ یا دوسری جگہ يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ الخ فرمایا پھر اس سے انبیاء علیہم السلام کو علیحدہ کیا گیا۔ کتا شکاری یا ماشی بھی اسی طرح علیحدہ ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ فلاں مولوی یا فلاسفر نے یہ کام کیا اور اسکے جواز کا فتویٰ دیا۔ سو ان کا قول یا فعل ہمارے لئے حجت نہیں یہ ان کا فرمانا غلط ہے۔ باقی جو قرآن کریم کی ایک دو آیات مولانا صاحب نے جواز کیلئے نقل کی ہیں وہ انکی تفسیر بالرائے ہے جو قابل دلیل نہیں حضور نے تفسیر بالرائے کرنیسے سخت منع فرمایا من قال فی القرآن برأیہ فلیتبوأ مقعدہ من النار (الحدیث)

باقی دارد (۱۸۸)

ahmadimuslim.de

متفرقات

معاونین اہلحدیث کو بارہا توجہ دلائی جا چکی ہے کہ اخبار کی ترقی مسدود بلکہ معکوس ہو رہی ہے آپ حضرات اگر اس کی بقا چاہتے ہیں تو خریداری کو وسعت دیں۔ کم ازکم ایک ایک نیا خریدار پیدا کر دینا ہر خریدار کے لئے کوئی مشکل نہیں۔ اگر آپ ہی اس کی اشاعت کی طرف توجہ نہ فرمائیں گے تو اور کون کریگا؟

وی پی بھیجے گئے ہیں مندرجہ خریداروں کو اہلحدیث ۳۰ اگست کا پرچہ وی پی بھیجا گیا ہے اگر کسی صاحب کا وی پی غلطی سے واپس ہو جائے تو وہ مہربانی کر کے قیمت اخبار جلد ارسال کر دیں ورنہ اخبار بند کر دیا جائیگا۔

۱۵۱۲ - ۲۴۱۲ - ۲۳۵۴ - ۳۶۴۳ - ۷۰۷۰ -
۸۰۱۹ - ۸۰۶۵ - ۸۰۶۷ - ۸۰۷۰ - ۸۵۵۴ -
۸۵۹۲ - ۹۱۵۲ - ۹۲۰۳ - ۹۵۵۷ - ۹۶۲۷ -
۱۰۲۷ - ۱۰۳۵۵ - ۱۰۷۱۲ - ۱۰۷۱۳ - ۱۰۹۸۳ -
۱۰۹۹۱ - ۱۱۴۴۶ - ۱۱۴۵۴ - ۱۱۴۶۳ - ۱۱۴۶۵ -
۱۱۳۱۶ - ۱۱۴۶۸ - ۱۱۶۰۶ - ۱۱۷۰۸ - ۱۱۷۱۵ -
۱۱۷۱۶ -

مسجد شہید گنج کے تاریخی حالات اس کتاب میں مسجد شہید گنج، مزار حضرت شاہ کاکو اور ساتھ ہی مسجد اور مقبرہ حضرت شاہ چراغ کے مکمل اور مفصل تاریخی حالات درج ہیں اور مسجد شہید کے متعلق اُن تمام پہلوؤں پر جو ہندو اور سکھ اخبارات اس مسجد کے متعلق بیان کر رہے ہیں پوری وضاحت سے بحث کی گئی ہے۔ مسجد شہید اور مسجد شاہ چراغ کی چار ہاف ٹون تصاویر بھی ہیں۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ نہایت اعلیٰ۔ حجم ۱۸×۲۲/۴ کے ۵۲ صفحات۔ قیمت صرف ۳ فی جلد ۱۰ جلد دو روپے۔ ملنے کا پتہ:۔ محمد عبدالجلیل قریشی۔ متصل دفتر رسالہ "قانون" انارکلی پیسہ اخبار بازار لاہور۔

قرآن مجید برائے فروخت مولوی عبداللہ صاحب میرٹھی کا مترجم قرآن مجید معہ احادیث التفاسیر نہایت عمدہ حالت میں موجود ہے۔ جس صاحب کو ضرورت ہو طلب فرما دیں۔ قیمت کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوگا۔ (عبدالسلام مدرس مدرسہ حاجی علیجان مرحوم کوچہ خانچند متصل گھنٹہ گھر دہلی)

ضرورت تراجم صحاح ستہ خاکسار کو مولانا مولوی وحید الزمان مرحوم کے (تراجم صحاح ستہ) کی ضرورت ہے۔ اگر کسی صاحب کے پاس ہوں اور وہ فروخت کرنا چاہیں تو میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ احمد یار خان سیکرٹری انجمن اہل حدیث برانڈرتھ روڈ لاہور (پنجاب)

رفیق حج کی تلاش میرا ارادہ امسال انشاءاللہ حج کو جانے کا ہے۔ اور رمضان شریف تمام مکہ شریف میں گذارنا چاہتا ہوں۔ جو پہلا جہاز ماہ شعبان میں جاوے گا۔ اس میں جانے کا ارادہ ہے۔ براہ مہربانی اور صاحب بھی اگر اس سفر کو تیار ہوں تو مجھے مطلع کریں تاکہ سفر میں آرام رہے۔ (خان صاحب غلام جیلانی پنشنر تحصیلدار پشاور علاقہ آسیا محلہ غوائی خان)

دعوت مباہلہ مولوی محمد شریف و مولوی محمد بشیر صاحبان ساکنان کوٹلی لوہاراں مغربی چونکہ جماعت حقہ اہل حدیث کے خلاف ہمیشہ عوام میں نفرت و عناد پھیلاتے رہتے ہیں۔ اس لئے خاکسار نے ہر دو کو دعوت مباہلہ دی ہے۔ مضمون مباہلہ بذریعہ رجسٹری ان کو بھیج چکا ہوں جو وہ وصول بھی کر چکے ہیں۔ ناظرین دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اہل حق کی مدد کرے۔

(خاکسار عبدالعزیز ناگی کوٹلی لوہاراں مغربی سیالکوٹ)

دفع اشتباہ مدن پور۔ مولوی منشی محمد رحیم بخش صاحب اور عبدالشکور صاحب میں مکان و زمین کی بابت جو معاملہ و مقدمہ ہو رہا ہے۔ اس کے متعلق میں نے کسی کے پاس مراسلہ وغیرہ نہیں ارسال کیا۔ کوئی صاحب مجھ پر کسی قسم کا شبہ نہ رکھیں۔ واللہ ما اقول شہید۔ (عاصی محمد سلیمان

طاہر منزل مدن پور گیا) ۱۳۔ اگست ۳۵ء

جداگانہ انتخابات کانگرس کوشش کر رہی ہے کہ کونسلوں اور اسمبلی وغیرہ میں انتخاب مشترک ہوا کرے یعنی فرقہ وار اختلاف کو ملکی معاملات میں دخل نہ ہو۔ جمہور مسلمان اس کے خلاف ہیں وہ چاہتے ہیں کہ انتخاب فرقہ واری حیثیت پر مبنی ہو۔ اس رسالہ میں جداگانہ انتخاب پر بحث کی ہے۔ کتابت طباعت اعلیٰ (مفت) پتہ:۔ خان بہادر حاجی رحیم بخش صاحب ۲ فرید کوٹ روڈ لاہور (پنجاب)

مسجد شہید گنج لاہور مسجد مذکور کا واقعہ ایک تاریخی واقعہ ہو رہا ہے۔ اس کتاب میں لاہوری مسلمانوں کی کارگذاری وغیرہ درج ہے۔ (مفت ہے)۔ پتہ۔ مخدوم مرید حسین سجادہ نشین بہاءالحق ملتان شہر

مولانا نابینا سیالکوٹی امرتسر میں عزیز ذکاءاللہ کے فراق کی خبر سن کر مولانا موصوف اس ہفتہ امرتسر تشریف لائے۔ بعد اسکے طباعت تفسیر فاتحہ میں کئی روز مشغول رہے۔ ان ایام میں تذکیر اور تدریس ترجمہ قرآن کا شغل رہا۔ جزاہم اللہ۔

حاجی عبدالرحمن صاحب بنارسی اور کانفرنس اہل حدیث جناب حاجی و حافظ عبدالرحمن صاحب بنارسی کے انتقال پر ملال سے بہت افسوس و رنج ہوا۔ آپ کے انتقال سے نہ محض جماعت اہل حدیث بنارس کو نقصان پہنچا بلکہ تمام ہندوستان کی جماعت اہلحدیث کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ خدا مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ مرحوم اور مرحوم کے خاندان کی سخاوت کی تعریف نہیں ہو سکتی۔ مرحوم حاتم زمانہ تھے اور آپ کا خاندان حاتم زمانہ کا خاندان تھا۔ الولد سر لابیہ کے مطابق ضرور ہے کہ مرحوم کے ورثا جناب مولوی عبدالاحد صاحب، مولوی عبدالمتین صاحب و عبدالحق صاحب مرحوم کے سچے جانشین ہونگے۔ اس لئے میں بذریعہ اخبار ہذا مرحوم کے ورثا سے دو گذارشیں کرنی چاہتا ہوں۔ انگریزی اخباروں سے معلوم ہوا کہ مرحوم نے انتقال سے قبل پچاس ہزار روپے بنارس کے مسلم ہائی سکول کو عطا فرمائے ہیں۔ یہ کام بہت ضروری اور اچھا ہوا ہے۔ فجزاہ اللہ۔ لیکن گذارش یہ ہے کہ سرکاری قاعدے کے مطابق مسلم سکول بنارس کو اس پچاس ہزار کی رقم کے مل جانے کے بعد اتنی ہی رقم یو۔پی گورنمنٹ دیگی تو کل رقم ایک لاکھ ہو گئی۔

(باقی بر صفحہ ۳ کالم ۳)

ahmadiyyamuslim.de

ملکی مطلع

لاہوری مسجد کے متعلق گورنمنٹ کا کیا قصور ؟

مسجد شہید گنج کا واقعہ ہندوستان سے نکل کر تمام اسلامی دنیا میں پھیل چکا ہے۔ اسلامی دنیا بالاتفاق لاہور کے مسلمان لیڈروں کو اور حکومت پنجاب کو مورد عتاب بناتی ہے۔ حامیان حکومت حکومت کی طرف سے جواب دیتے ہیں کہ حکومت اس میں کیا کرتی جبکہ عدالت عالیہ کے فیصلے سے مسجد سکھوں کو مل چکی ہے۔ معترضین جواب الجواب میں کہتے ہیں کہ مسجد اگر سکھوں کی تھی تو سکھوں کی حمایت حکومت نے کیوں کی ؟ مسلمانوں اور سکھوں کو باہمی فیصلہ کرنے دیتی۔ کیوں گوروں کی فوج کو درمیان میں حائل کر کے سکھوں کو مسجد گرانے میں آسانی پیدا کر دی۔ حامیان حکومت جواب دیتے ہیں کہ مسلمانوں اور سکھوں کو اگر چھوڑ دیا جاتا تو سخت کشت و خون ہوتا جس سے حکومت اپنے فرض (قیام امن) ادا کرنے میں قاصر رہتی ؛ ہمارے نزدیک یہ جواب صحیح ہے۔ باوجود اس کے ہم حکومت کو ذمہ دار اور قصوروار جانتے ہیں جس کی دلیل اور تفصیل قابل غور ہے۔

عرصہ کئی سال کا ہوا کیکڑی ضلع اجمیر میں ایک مسجد میں نماز پڑھنے کے متعلق احناف اور اہل حدیث میں تکرار ہو کر مقدمات تک نوبت پہنچی۔ احناف اہل حدیث کو حق نماز نہ دیتے تھے۔ عدالت عالیہ تک اہل حدیث جیت گئے۔ تاہم وہاں کی پولیس اور حکام نے اہل حدیث کو مسجد میں نماز ادا کرنے کی اجازت نہ دی آخر اہل حدیث کانفرنس کی طرف سے ایک وفد شملہ گیا جس کے تین ممبر تھے۔ حاجی عبدالغفار صاحب آف حاجی علی جان، حاجی بشیرالدین صاحب سوداگر، خاکسار ابوالوفاء۔ شملہ میں سر شفیع مرحوم کی وساطت سے راجپوتانہ کے اعلیٰ افسر سے ملے۔ ہز ہائینس نواب صاحب لوہارو نے بھی وفد کی تائید فرمائی۔ وفد نے اچھی طرح اپنا سارا حال سنایا۔ افسر مذکور نے بڑی توجہ سے سب کچھ سن کر ہمدردی کا اظہار کیا۔ اور فرمایا کہ وہاں کے چیف کمشنر سے دریافت حال کروں گا کہ باوجود فیصلہ عدالت عالیہ کیوں اہل حدیث کو اجازت نہیں دی جاتی۔ صاحب موصوف کے دریافت کرنے پر وہاں کے اعلیٰ حاکم نے جواب دیا کہ فیصلہ عدالتی بے شک ایسا ہی ہے لیکن چونکہ فساد کا خطرہ ہے۔ اس لئے تاقیام امن اہل حدیث کو روک دیا گیا ہے۔

اس واقعہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ باوجود فیصلہ عدالت عالیہ کے حکومت عالیہ کو اندیشہ فساد کی صورت میں طاقت (پاور) حاصل ہے کہ فیصلہ عدالت عالیہ کو ملتوی کر دے اور یہ اختیار اس فیصلہ کو غلط نہیں قرار دیتا۔ بلکہ عارضی التوا ہوتا ہے جب تک حکومت کو قیام امن کا یقین نہ ہو۔

سوال یہ ہے کیا یہ اختیار حکومت راجپوتانہ ہی کو حاصل تھا۔ حکومت پنجاب کو نہیں۔ بیشک ہر صوبہ کے اعلیٰ افسر کو ہوتا ہے۔ پھر کیوں نہ حکومت پنجاب نے اس طاقت سے کام لیا۔ سکھوں کو حکم دیتی کہ باوجود فیصلہ عدالت کے مسجد کو بحال رکھو۔ کیونکہ فساد کا اندیشہ ہے : ہم ممبران کونسل اور اصحاب قانون کی تقریریں پڑھتے رہے۔ کسی صاحب نے حکومت کو اس طاقت کے استعمال کرنے کا مشورہ نہیں دیا۔ یا ہم نے نہیں پڑھا۔ بہرحال مشورہ دیا گیا یا نہ دیا گیا حکومت پنجاب نے اس خوفناک موقع کا اچھی طرح اندازہ نہیں کیا۔ یا کسی دوسری ناقابل ذکر حکمت عملی پر عمل کر کے اندیشہ فساد کو دل میں جگہ نہ دی۔ بہرحال جو کچھ بھی کیا تدبر اور تدبیر کے خلاف کیا ؎

رموز مملکت خویش خسروان دانند

ابی سینیا جلش کی حکومت

چونکہ اٹلی کی خفگی اور جنگی طیاری کی وجہ سے ابی سینیا کا بہت ذکر ہو رہا ہے۔ اس لئے ہم اپنے ناظرین تک ابی سینیا کا حال (ایک مسیحی رسالہ سے) نقل کر کے پہنچاتے ہیں۔

کاروبار لوگ جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے عموماً کم علم ہیں اور جو صاحب علم سمجھے جاتے ہیں وہ لال پری کے شیدا ہیں۔ عام قیاس سے ہر صاحب عقل اندازہ لگا سکتا ہے کہ یہ لوگ کس حد تک اس مد میں آ سکتے ہیں۔ جو خواندہ ہیں وہ سرکاری دفاتر میں کام کرتے ہیں اور باقی قریباً محکمہ بج کے ملازم۔ کیونکہ وہاں یورپین کافی سے زیادہ تعداد میں ہیں اور ہر ایک کے گھر میں کم از کم ایک دو خادموں کا ہونا لازمی امر ہے۔ ہمارے ہندوستانی بھائی بھی کافی ہیں۔ اگرچہ پنجابی صرف دس پندرہ کی تعداد میں ہونگے مگر گجراتی کافی ہیں۔ ان میں "محمد علی اینڈ کو" نمایاں طور پر شہرت رکھتے ہیں۔ یہی ایک فرم ہے جو ابی سینیا کے چپہ چپہ میں اپنی جائداد منقولی رکھتی ہے۔ ان کے سینکڑوں ملازم ہیں۔ لاکھوں روپیہ کا بیوپار کرتے ہیں۔ شہنشاہ تفری خاص خاص موقعوں پر ان کے ہاں جلوہ افروز ہو کر عزت بخشتے ہیں۔ ملک کی تجارت ہندوستانیوں اور یورپینوں کے ہاتھ میں ہے اور حبشی محض ان کے گھریلو نوکر ہیں یا کوئی اکا دکا شامت کا مارا ان کے کارندے کی حیثیت میں کام کرتا ہے۔

اب یہ لوگ کچھ نہ کچھ ہنر سیکھ رہے ہیں۔ کھڈی کا کام بھی کرتے ہیں۔ اور عموماً اپنے دوپٹے بنتے ہیں۔ درزی کے کام میں عام لوگ دلچسپی لے رہے ہیں اور عدیس بابا میں جا بجا سنگر سوئنگ مشین پاؤں سے چلانے والی نظر آنے لگی ہے۔ یہ مشین اقساط پر خرید کر کے گذارہ کرتے ہیں۔ یا کوئی مالدار چند ایک مشین خرید کر کچھ درزی ملازم رکھ لیتا ہے۔ عدیس بابا میں ایک خاص جگہ ہے جہاں یہ لوگ مشین چلاتے اور کپڑا سیتے ہیں۔ یہ جگہ بھی اچھی دلچسپ ہے کیونکہ مشینوں کی آواز ایک اچھی فیکٹری کی مشینوں کی آواز سے مشابہ ہوتی ہے۔

ترکھان اور لوہار بھی مل جاتے ہیں۔ کام کی کچھ نہ پوچھئے کہ آیا ہماری تسلی کے مطابق کر سکتے ہیں یا نہیں البتہ وہ حبشی عقل کو ضرور استعمال میں لا رہے ہیں۔ اسی طرح معمار بھی دستیاب ہو جاتے ہیں۔ یوں تو وہاں ہر ایک

مسدس حالی۔ خواجہ الطاف حسین حالی ... تصنیف۔ قیمت ۱۲ ... اہلحدیث امرتسر (۸۸۳)

قسم کا آدمی مل جاتا ہے۔ کمی کسی چیز کی بھی نہیں۔ لوہار اپنی بھٹی گرم کرکے کیل ڈیل ٹھونک لیتا ہے اور سب کی حسب منشا کام چلا کر کیمنیکل انجینئر بن بیٹھتا ہے ترکھان بھی کسی حبشی دروازہ کے کواڑ کو چھیل کر موچھوں پر تاؤ دے لیتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک اعلیٰ استاد ہے۔ یہی دوسرے پیشہ وروں کا حال ہے۔ البتہ کسی حبشی آدمی کو موچی کا کام کرتے نہیں دیکھا بلکہ غیر ملکی ارمنی اور یونانی ان کی یہ کمی پوری کر رہے ہیں اور خوب منافع لیتے ہیں۔

اب رہا یہ سوال کہ ان کی زندگی کا دارومدار کس چیز پر ہے جبکہ تجارت اغیار کے ہاتھوں میں ہے اور نیز تجارت بھی تبھی قائم ہو سکتی ہے جب مختلف ملکوں کی اشیا کا باہم تبادلہ ہو۔ ضروری ہے کہ یہ ملک بھی کچھ نہ کچھ برآمد کرتا ہو۔ چونکہ ملک میں بارش کافی سے زیادہ ہوتی ہے زمین نہایت ہی زرخیز ہے۔ اس لئے لوگ اپنے گھروں میں مکی اور دیگر اشیاء مثلاً سرخ مرچ یا کوئی سبز ترکاری بو دیتے ہیں۔ صرف ان کو اپنے ہاتھ سے ایک دفعہ زمین کے اوپر کی مٹی کو نیچے اور نیچے والی کو اوپر کرنا پڑتا ہے۔ پھر بیج بکھیر دیتے ہیں۔ پھر نہ پانی کی ضرورت اور نہ کسی دیگر امر کا خیال۔ وقت مقررہ پر امید سے زیادہ پھل مل جاتا ہے۔ اور یہ لوگ کچھ گذارہ کے لئے حاصل کر لیتے ہیں۔

اندرون ملک میں ایک ایک آدمی کے پاس سینکڑوں کی تعداد میں صرف گائے بیل ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ بھیڑ بکریاں بھی ہوتی ہیں۔ مال مویشی کے لئے قدرت خود ہی کافی سے زیادہ خوراک کا بندوبست کر دیتی ہے۔ جانور خوب موٹے تازے دیکھنے میں آتے ہیں۔ یہ لوگ گھی بنا کر بڑے بڑے مقامات کی طرف بھیج دیتے ہیں۔ جس طرح ہمارے ہاں دیہات میں کمائے ہوئے چمڑہ کی مشکوں میں پانی بھرا جاتا ہے۔ اسی طرح کی مشکوں میں یہ لوگ گھی کو بھر رکھتے ہیں مگر فرق یہ ہے کہ یہ چمڑا اچھی طرح کمایا ہوا نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ گھی میں ایک خاص قسم کی بو آتی ہے۔ یورپین لوگ تو عموماً چربی اور تیل وغیرہ کھانے میں استعمال کرتے ہیں مگر ہندوستانی اس گھی کو خوب گرم اور تقطیر کرکے استعمال میں لاتے ہیں۔ خاصکر آڈل قوم کا گھی ابی سینیا میں مشہور ہے۔ اس قوم کا ذکر آیندہ کسی صفحہ پر آئیگا چونکہ گائے بیل کا گوشت بہت ہی زیادہ کھایا جاتا ہے اور یہ جانور جن کو حلال کیا جاتا ہے اس قدر موٹے تازے ہوتے ہیں کہ ان کے چمڑے کی مانگ دیگر ممالک میں بہت ہوتی ہے۔ یورپین یہاں کا چمڑہ یورپ کی منڈیوں میں بھیجتے ہیں۔

غیر ممالک کے لوگ چونکہ کافی سے زیادہ سکونت پذیر ہیں۔ ان کی روزانہ ضروریات کی اشیاء بھی ملک میں درآمد ہوتی رہتی ہیں جس پر گورنمنٹ قیمت کے مساوی بلکہ زیادہ محصول لگاتی ہے۔ مثلاً جس چیز کی قیمت جبوتی میں ایک روپیہ ہو وہ عدیس ابابا میں دو بلکہ سوا دو روپیہ میں بکے گی۔

جو چیز سب سے زیادہ برآمد ہوتی ہے وہ یہاں کی کافی ہے۔ اب یہ چیز ملک کے ہر حصہ میں کاشت کی جاتی ہے۔ اول اول ابی سینیا کے صوبہ کافا کی پیداوار تھی اور اس نے اپنا نام بھی اپنی جائے پیدائش سے حاصل کیا۔ جتنی ملک ابی سینیا میں کاشت کی جاتی ہے۔ شائد ہی کسی اور ملک میں ہوتی ہو۔ یہ تمام دنیا میں مشہور ہو چکی اور تمام یورپ کو یہاں سے بھیجی جاتی ہے۔ ابی سینیا سے صرف چمڑا، کافی، اور قدرے گھی ہی برآمد ہوتے ہیں۔ باقی تمام اشیاء کی نمک سے لیکر سوئی تاگے تک اس ملک میں درآمد ہوتی ہے۔

پیداوار چونکہ زمین نہایت ہی زرخیز ہے اس لئے ہر قسم کی پیداوار خواہ تھوڑی مقدار میں ہو یا زیادہ دیکھنے میں آتی ہے۔ ان اشیاء سے ملک کی آب و ہوا کا اندازہ بھی کیا جا سکتا ہے کیونکہ زمین کی زرخیزی کے علاوہ آب و ہوا کا اثر نباتات پر بہت ہوتا ہے زمین کی زرخیزی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ بارش ہونے سے زمین جب گیلی یا نمدار ہو جاتی ہے تو چلنا بالکل محال معلوم ہو جاتا ہے یعنی زمین اس قدر لیسدار ہے کہ پاؤں اٹھانا مشکل ہو جاتا ہے کیونکہ اٹھانے سے پاؤں ایک ایک سیر بوجھل ہو جاتے ہیں۔ مگر افسوس لوگ اس قدر کاہل ہیں کہ قدرت کی سب نعمتوں سے خود کو محروم کئے جا رہے ہیں۔ اگر لوگ محنتی اور جفاکش ہوں تو دیگر ممالک سے زیادہ مالدار ہو سکتے ہیں۔ معدنیات بھی ہر قسم کی پائی جاتی ہیں مگر ان سے ابھی ملک حبش کے باشندے فائدہ اٹھانے سے قاصر ہیں۔ کیونکہ ان کا دائرہ علم جیسا کہ مذکور ہو چکا بہت تنگ ہے پھر دوسرے یہ کسی غیر قوم کے آدمی پر اعتبار نہیں کرتے کہ وہ ان کے لئے ایسے کام کرے۔

نباتات میں سے یہ اشیاء میرے اپنے دیکھنے میں آئی ہیں۔ گندم۔ جو۔ نخود۔ مکی۔ مونگ۔ ماش۔ مٹر۔ توریا۔ تل۔ سبز ترکاری۔ قریباً ہر قسم نیشکر۔ روئی اور پھل بھی مختلف اقسام کے جو یہاں ہوتے ہیں۔ جن میں کیلا اور ایک قسم کا مالٹا بافراط ملتے ہیں۔ زمین روئی کے اس قدر قابل ہے کہ احاطہ بمبئی اور برار کی زمینوں کو مات کر رہی ہے بالکل کالی سیاہ۔ مگر ایک یورپین نے گورنمنٹ سے واحد اجارہ لے رکھا ہے۔ نہ ہی وہ خود کاشت کرتا ہے اور نہ ہی زیر شرائط کوئی اور کاشت کرنے کا حق رکھتا ہے۔ اگر کوئی پوشیدہ طور پر کرے تو مجرم گردانا جاتا ہے۔" (المائدہ۔ لاہور)

انجمن تبلیغ الاسلام خانپور

۱۹۱۰ء سے تاحال تبلیغ و تدریس کا کام نہایت جانفشانی سے کر رہی ہے۔ اس انجمن نے مرزائیت کے خلاف بڑے بڑے نو دس جلسے متفرق دیہات اور قصبات میں کئے اور آمدہ مبلغین قادیانیوں کے مختلف دلائل اور دعاوی پر مکمل بحث کرکے عوام کو اس فتنہ سے خبردار کیا۔ تمام دیہات اور قصبات ملحقہ میں اس انجمن کا بہت فیض پہنچ رہا ہے اور لوگ بد رسموں اور بد عقائد سے بھی تائب ہو رہے ہیں اس لئے ایسے علاقہ میں اس انجمن کا قیام بہت ضروری ہے۔ چونکہ آج کل انجمن کی مالی حالت بہت خراب ہو رہی ہے۔ سب احباب خیر صدقات اور مال زکوٰۃ سے ضرور اسکی مدد فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(انجمن تبلیغ الاسلام خانپور ضلع ...)

(ہوڈن کے آخر، مسلمانوں کی موجودہ حالت پر (۸۸۴) نمبر ۵۰، ...)

ہیضہ اچانک آتا ہے

اور بعض اوقات طبی امداد حاصل کرنے کا موقع نہیں دیتا لہذا

رجسٹرڈ

"امرت دھارا"

کی ایک شیشی ہمیشہ اپنے پاس جیب میں رکھئے۔ جو کہ مصیبت کے وقت آپ کی یا آپ کے لواحقین کی بہترین اور فوری امداد ثابت ہوگی!

امرت دھارا قریباً تمام وبائی امراض کے لئے بہترین حفظ ماتقدم اور صحت بخش دوا ہے

اس موسم میں معدہ کی عام امراض اور خانگی تکالیف کی ایک ہی دوا ہے۔

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے۔ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنہ۔ نمونہ کی شیشی آٹھ آنہ

احتیاط { نقلوں سے بچو! کیونکہ سخت و دیرینہ امراض میں دھوکہ دیکر دکھ و تشویش کو بڑھا دیگی
صحت کے معاملہ میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو!

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:- **امرت دھارا ۲۳ لاہور**

المشتہر

منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ

اکسیر ہاضمہ ۲۹ء۔ اس کا اشتہار آپ حضرات پہلے بہت ہی بار پڑھ چکے ہیں کہ اسکے کیا کیا فوائد ہیں۔ اس لئے لمبا چوڑا اشتہار لکھنے کی ضرورت نہیں مگر پھر بھی یہاں دو ایک لفظ لکھ دیتے ہیں اسکے استعمال سے صحت قائم رہتی اور بیماریوں کو نجات ملتی ہے مثلاً بدہضمی، نفخ کا ہو جانا، کھٹے ڈکار آنا، منہ سے بدمزہ پانی جانا، کھانا ہضم نہ ہونا، طبیعت کا خوش نہ رہنا وغیرہ۔ قیمت بلحاظ فوائد کے بہت ہی کم۔ فی ڈبہ عہ۔ محصول ۵ر

اکسیر موتی دانت۔ دانتوں کی بیماریوں کو دور کرکے نہایت ہی سفید میل کچیل سے صاف موتیوں کیطرح چمکیلے کر دینا اسکا ایک معمولی کام ہے۔ قیمت صرف فی ڈبیہ ۸ر محصول ۵ر

پتہ:- اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر

سرمہ نور العین

۲۵/۱

(مصدقہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ

منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

میحائی گوہر طب۔ کم خرچ بالانشین نسخہ جات۔
قیمت عہ۔ پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

مومیائی

۴۹/۱۵

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث" علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے، ابتدائی سل و دق۔ دمہ، کھانسی۔ ریزش بکمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جس کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد، عورت، بچے، بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک عہ۔ (۸۸۵)
آدھ پاؤ ۱۲ ۔ پاؤ بھر ۲۲ مع محصول ڈاک۔
ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔

تازہ ترین شہادات

جناب ایم عبد الحق صاحب یونور پیشر آپ سے ایک چھٹانک مومیائی منگوا کر اپنے ایک دوست کو استعمال کرنے کے لئے دی تھی۔ خدا کے فضل سے فائدہ ہوا۔ اب چھ چھٹانک ارسال کریں۔ (۱۳ جولائی ۳۵ء)

جناب ایم ضمیر الدین احمد صاحب دربھنگہ۔ آپ کے ہاں سے کئی ایک بار مومیائی منگوائی بہت ہی مفید ثابت ہوئی۔ دو چھٹانک اور بھیج دیں۔ (یکم اگست ۱۹۳۵ء)

جناب حافظ سید عبد الرزاق صاحب تولا پور۔ "مومیائی کے استعمال سے مجھ کو فائدہ ہے۔ ایک چھٹانک اور ارسال کریں"۔ (۱۴ اگست ۳۵ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ:-
حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر
دی میڈیسن ایجنسی امرت سر

ahmadimuslim.de

عنہ ۱۵/۴۶

تمام دنیا میں بے مثل

سفری حمائل شریف

مترجم ومحشی اردو کا ہدیہ ۴ روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم ومحشی

اُردو کا ہدیہ سات روپے

ان دونو بے نظیر کتابوں کی زیادہ
کیفیت اس اخبار میں ایک سال
چھپتی رہی ہے

عبدالغفور غزنوی مالک کارخانہ

انوار الاسلام امرتسر

ہرخاص وعام کو اطلاع

پانچسو روپیہ کا نقد انعام

طلاء نوایجاد رجسٹرڈ　عـ ۱۲/۳

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج وکمزوری - جو شخص اس طلاء کو بیکار ثابت کردے اسکو پانچسو روپیہ کا نقد انعام دیا جاویگا یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے طیار کیا ہے جو مثل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اس کا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہوجاتا ہے جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہوگئے ہوں تو فوراً اس طلاء سے فائدہ حاصل کریں - اس طلاء سے ہزاروں مریض بفضل خدا شفایاب ہوچکے ہیں - اسکے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں - طلاء کے ہمراہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی ایجاد "حب مقوی باہ" بھی روانہ ہوتی ہیں - یہ مکمل علاج ہے - اس سے بہتر کوئی طلاء اس مرض کے واسطے ثابت نہیں ہوا - قیمت ایک بکس تین روپے آٹھ آنے (ہیں)

پتہ :- **ایس - ایم - عثمان اینڈ کو آگرہ**

فائدہ مند بیمہ رجسٹرڈ عـ ۱۷۵۷　۲۳/۲۵

آپ کا کل سرمایہ محفوظ ، کم لاگت سے کثیر فائدہ خود حاصل کیجئے آل اولاد عزیز دوست کو فائدہ پہنچایئے - دونوں جہاں میں نفع ہوگا - باریک تحریر کی لکھائی پڑھائی ، تیز روشنی کی چمک ، دھوپ کی تپش ، پتھر کے کوئلہ کے دھوئیں سے طرح طرح کے بکثرت امراض آنکھوں میں پیدا ہوجاتے ہیں فی صدی چشمہ لگانے پر مجبور ہوتے ہیں ضعف بصارت ، دوہے دگرو نوس ، ڈھلکہ ، نزلہ ، ناخونہ ، رتوندی ، سوزش وغیرہ وغیرہ کی عام شکائتیں دیکھنے سننے میں آتی ہیں - ایسے تمام امراض چشم کے واسطے ایک آئی پوڈر ایجاد ہوا جس کو ۲۵ سال متواتر تجربہ کیا گیا جو اکسیر ولاثانی اور نہایت مفید ثابت ہوا ہے - بڑے بڑے نامی ڈاکٹروں ، حکیموں ویدوں ، رؤسا اور عہدہ داروں کی سندوں کے علاوہ بہترین سند یہ ہے کہ نمونہ مفت بلا صرفہ منگوا کر آزمایئے ممکن نہیں کہ بعد تجربہ آپ قیمتاً نہ منگوائیں - سینکڑوں روپیہ کی ادویات سے جو فائدہ نہ ہوتا ہوا اس سفوف سے ہوگا - یقین آنکھوں کا بیمہ ہے - آئی پوڈر لگانے والا کبھی آنکھوں کی بیماری میں مبتلا نہیں ہوتا - قیمت فی پیکٹ صرف عـہ جو آنکھ جیسی نعمت کے واسطے گراں نہیں -

پتہ :- **منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی**

ثنائی پاکٹ بک مجلد

مصنفہ حضرت مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب مدظلہ العالی امرتسری

اس میں تمام مذاہب (آریہ ، عیسائی ، بہائی ، مرزائی ، شیعہ ، نیچری ، دہریہ ، منکرین نبوت ، سکھ ، بت پرست وغیرہ) پر عالمانہ انداز میں تنقید کی گئی ہے - اور ہر ایک مذہب کی تردید میں بھی دو دو تین تین دلائل دیئے گئے ہیں - غرضیکہ ایک قابل دید چیز ہے پاکٹ سائز ہے - قیمت صرف ۶ر علاوہ محصول

(منگوانے کا پتہ)

دفتر اہلحدیث امرتسر

(تصانیف مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب)

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن　عربی زبان میں بڑی

شان وشوکت اور حسن منظر سے مقبول خاص وعام ہوچکی ہے تفسیر مذکور جن اہل علم حضرات نے دیکھی ہے - بہت پسند فرمائی ہے - مفسرین کا متفقہ اصول القرآن یفسر بعضہ بعضا کی عملی تصویر دیکھنی ہو تو یہ تفسیر دیکھئے ہر آیت کی تفسیر میں کسی دوسری آیت سے استشہاد کیا گیا ہے - کاغذ مصری - قیمت للعہ

تفسیر ثنائی　(اُردو)

یہ تفسیر بہت مفید اور پسندیدہ ہے جس میں خاص خوبی یہ ہے کہ قرآنی مضمون مسلسل معلوم ہوتا ہے - ایک کالم میں ترجمہ ہے - دوسرے میں تفسیر مع ترجمہ ہے - نیچے حواشی میں شان نزول درج ہے - اس سے نیچے مختلف حواشی مخالفین کے متعلق ہیں - اس تفسیر کی آٹھوں جلدیں طبع ہو کر بعض مکرر سہ کرر بھی چھپی ہیں -

جلد اوّل - سورہ فاتحہ وسورہ بقرہ -
جلد ثانی - سورہ آل عمران ونساء
جلد ثالث - سورہ مائدہ - انعام - اعراف -
جلد رابع - از انفال تا سورہ بنی اسرائیل
جلد خامس - از بنی اسرائیل تا سورہ شعراء
جلد ششم - از شعرا تا صفات -
جلد ہفتم - از صفات تا سورہ نجم -
جلد ہشتم - از سورہ قمر تا سورہ والناس -

نوٹ :- قیمت فی جلد علیحدہ علیحدہ دو روپے اور پورا سٹ ایک وقت خریدنے والے سے عـہ ۱۳ روپے لئے جائینگے -

تفسیر بیان الفرقان علیٰ علم البیان　عربی زبان

میں ہے - شروع میں مقدمہ درج ہے - جسمیں علم معانی ، علم بیان وغیرہ کی اصطلاحات درج کی گئی ہیں اور تفسیر میں بھی جہاں کہیں ان اصطلاحات کا ذکر ہے انکے نمبر دیدیئے ہیں تاکہ قاری ورق الٹ کر فوراً دیکھ سکے - بردست سورہ فاتحہ وبقرہ کی تفسیر شائع کی گئی ہے - قیمت ۱۲

پتہ :- **دفتر اہلحدیث امرتسر**

ahmadimuslim.de

سفر حج کو جانے سے پہلے

کتب ذیل کا مطالعہ ضروری ہے

مسائل حج } اس کتاب کے شروع میں مسائل حج مفصل طور پر دئیے گئے ہیں۔ اس کے بعد فضائل حج کا باب ہے۔ جسمیں سفر حج کی ہدایات وغیرہ ہیں۔ روانگی، داخلہ مکہ، داخلہ حرم، طواف وغیرہ اور ان مراسم میں دعائیں وغیرہ سب کا استقصاء ہے۔ پانچ نقشے بھی ہیں جو بہت ہی مفید ہیں ہر حاجی کو جو حج کا قصد کرتا ہے اس کتاب کا اپنے پاس رکھنا از بس ضروری ہے۔ ان کی ہدایتوں پر عمل کرنے سے اس کے سفر طویل کی بہت سی تکالیف و مصائب کم ہو جائیں گی اور وہ اس دور دراز سفر پر اس طرح جائیگا گویا تمام راستوں اور حالات کو جانتا ہے۔ مصنفہ مولانا احمد اللہ صاحب امرتسری۔ قیمت ۵ ر

عربی بول چال } مصنفہ حافظ عبدالرحمن صاحب امرتسری۔ جو عربی زبان سیکھنے، عربی اخبارات پڑھنے اور عربی میں خط و کتابت کرنے کے واسطے فائدہ مند ہے۔ مع مفصل فرہنگ دو ہزار سے زائد الفاظ جدیدہ جو آج کل مصر و شام میں مستعمل ہیں۔ قیمت حصہ اول ۱۲ ر حصہ دوم ۱۲ ر

تاریخ الحرمین الشریفین } اس کتاب کی اصل خوبیاں اگرچہ دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں لیکن جس ترتیب و جامعیت کے ساتھ تمام تاریخی، تمدنی، سیاسی، اور مذہبی حالات و مقامات کا استفسار کیا گیا ہے۔ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے حالات جس خوبی سے اس میں لکھے گئے ہیں وہ آپ کو کسی دوسری کتاب میں نہیں ملیں گے کتاب ہذا میں تمام راستوں اور حرم ہائے محترم کے خاکے مشہور مناظر کے فوٹو اور عرب شریف کا رنگین نقشہ بھی دیا گیا ہے۔ قیمت ۸ ؍

نجد و حجاز } مولفہ علامہ سید محمد رشید رضا مصری ایڈیٹر "المنار"۔ مترجمہ مولانا عبدالرحیم صاحب پشاوری۔ نجد کی تاریخ، نجدی قوم کے عادات و خصائل اُن کی مذہبی حیثیت و حالت، سلطان عبدالعزیز بن عبدالرحمن کے سوانح، شریف حسین کی غداری، اس کی اور اس کے بیٹوں کی کفر دوستی اور یورش نجد و حجاز کے حقیقی اسباب اور دوسرے متعلقہ مسائل کو نہایت خوبی و جامعیت اور حسن ترتیب کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ قیمت ۱۲ ؍

سفرنامہ حجاز } مصنفہ قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی مرحوم۔ جسمیں حرمین پاک کی ہر چیز اور ہر مقام کی صحیح تاریخ مناسک حج کا دلچسپ بیان، فرضیت حج کے عقلی دلائل، معلومات صحیحہ کا ذخیرہ، مقام

عرب کے حالات مع نقشہ جات درج ہیں۔ قیمت ۸ ؍

یاد حبیب کو تازہ رکھنے والی کتب

شمائل ترمذی مترجم اُردو } یہ کتاب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اخلاق حسنہ کا بہترین مجموعہ ہے حدیث کی عربی عبارات جلی با اعراب لکھی گئی ہیں۔ ترجمہ بین السطور ہے۔ ترجمہ سلیس اردو میں ہے۔ یہ کتاب آپ کی صورت، سیرت، مہر نبوت، بالوں کی سفیدی، سیاہی، خضاب، کنگھی، سرمہ، موزے، نعلین، انگشتری، تلوار، زرہ، خود، عمامہ، کلاہ، تہبند، طرز معاش، رفتار، گفتار، نشست برخاست، عصا وغیرہ پر سہارا لینا، کھانا، پینا، خوشبو لگانا، پہننا، خوش طبعی، حسن سلوک، قصص و حکایات، سونا اور جاگنا، نماز، تہجد، سنت و نوافل، روزہ، تلاوت قرآن، تواضع، حیا، علاج، روٹی، سالن، پانی، برتن، میوہ، سونے اور کھانے کے بعد دعائیں پڑھنا، ہاتھ منہ دھونا، وفات، ترکہ وغیرہ وغیرہ مضامین پر مشتمل ہے۔ قیمت ۱۴ ر

پیارے نبی کے پیارے اخلاق } اس کتاب میں حضرت رسول اکرم کے بے نظیر اخلاق و محاسن کا بیان، تفصیل وار لکھا گیا ہے۔ حضور کے حسن خلق، خلق خدا سے ہمدردی، عدل و انصاف، صداقت و امانت، ایفائے عہد، صبر و استقلال، عفو و رحم، دشمنوں سے حسن سلوک اور لطف و کرم۔ جنگ کے قیدیوں سے نیک برتاؤ، آپ کے بلند پایہ اخلاق سے متاثر ہو کر مخالفین کا آخر کار خودبخود اسلام میں داخل ہو جانا۔ غیر مسلموں سے رواداری اور حسن سلوک، شفقت و نرمی، تواضع و انکسار، زہد و قناعت اور سخاوت و بہادری کے چیدہ چیدہ واقعات لکھے گئے ہیں۔ قیمت ۶ ر

(۸۸۷)

رحمۃ للعالمین } نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک پر یہ کتاب مستند اور صحیح روایات سے قاضی محمد سلیمان صاحب مرحوم پٹیالوی نے مرتب و مدون کی ہے۔ اس کے متعلق محدثین، مورخین، علماء، وغیرہ کا اتفاق ہے کہ اس سے بہتر کتاب سیرت نبوی پر کسی زبان میں نہیں ہوئی۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ علیگڈھ اور جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن [illegible] نصاب میں داخل ہے۔ کتابت، طباعت اور کاغذ بہت اعلےٰ ہے۔ قیمت جلد اول ۶ ؍ جلد دوم ۱۲ ر۔ سوم ۸ ؍

سیرت ابن ہشام } آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام سوانح عمری میں سب سے پہلی کتاب ہے۔ علامہ ابو محمد عبدالملک نے اصل کتاب عربی زبان میں لکھی تھی۔ اردو خوان احباب کی ضیافت طبع کے لئے با محاورہ سلیس اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ حضور صلعم کے

ahmadimuslim.de

شجرہ نسب سے شروع کر کے تا وصال حق تمام کی وہ ثی غزوات [illegible] کو مفصل طور پر قلم بند کیا ہے۔ صحت واقعات کو خاص طور پر ملحوظ [illegible] ہے۔ ضخامت ۵۱۲ صفحات۔ لکھائی چھپائی عمدہ۔ قیمت ۴/

خاتم الانبیاء } مسمی بہ اوجز السیر لخیر البشر۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی [illegible] عمر

جامع سوانح عمری۔ سیرت کی نہایت مستند کتب زاد المعاد، ابن ہشام، حلویہ، سرور المحزون، دوس السیرہ وغیرہ سے سلیس اردو میں جمع کی گئی ہے۔ ان مشہور اوہام کا بھی جواب دیا گیا ہے۔ جو مخالفین اپنی کور باطنی سے آفتاب نبوت پر کیا کرتے ہیں۔ قیمت ۱۰/

نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب } مؤلفہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔

آنحضرت صلعم کے حالات پیدائش سے لیکر تا وفات کل واقعات وجملہ سیرو معجزات خصوصاً واقعہ معراج حضرت مولانا نے نہایت ہی عالمانہ و محققانہ انداز سے قلمبند کیا ہے۔ کتابت، طباعت اعلیٰ ضخامت ۲۸۰ صفحات قیمت ۱۲/

ہمارے رسول } آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آسان اور مختصر حالات زندگی۔ بچوں کے لئے خاص طور پر مفید ہے۔ کتابت طباعت۔ دیدہ زیب۔ قیمت ۵/

مہر نبوت } بچوں کے لئے سیرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے مختصر حالات۔ کتابت طباعت عمدہ۔ قیمت ۳/

حیات مسنونہ } مسلمان کا اعلیٰ معراج کمال یہ ہے کہ اس کی زندگی مطابق سنت نبویہ ہو۔ اس مقصد کو ملحوظ رکھ کر حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مدظلہ نے تصنیف فرمائی ہے جو اس لائق ہے کہ عزیز احباب اور انجمن ہائے اہل حدیث اس کتاب کو عام لوگوں میں تقسیم کرائیں۔ قیمت فی نسخہ ۳/ فی صدی بغرض تقسیم دس روپیہ عہ

خصائل النبی } ترجمہ شمائل ترمذی۔ حضور پر نور کے اخلاق شریفہ کا مختصر بیان۔ بچوں کے لئے مفید ہے۔ قیمت ۱/

المرقات فی احکام الصلوٰۃ } مصنفہ مولوی عبدالجبار صاحب ابن مولوی محمد جمال صاحب جس میں

نماز کے اقسام، شرائط، فرائض اور دیگر ضروری مسائل نہایت تفصیل کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں۔ کتابت، طباعت وغیرہ عمدہ۔ ضخامت ۹۲ صفحات، سائز ۲۰×۲۶ قیمت ۶/

نماز کامل } مرتبہ ابو سعید عبدالعزیز مدرس مدرسہ دارالحدیث لودیانہ۔ جسمیں [illegible] دوں کے متعلقہ اذکار وادعیہ ماثورہ وغیرہ درج ہیں۔

کتابت، طباعت [illegible] قیمت ۱/

محصول ڈاک بذمہ [illegible] ہوگا۔

(منگوانے کا پتہ)

[illegible] اہلحدیث امرتسر

پیروی صحابیات

مسلمان مردوں اور عورتوں، سب کے لئے دین کے کاموں میں صحابہ کرام سب سے اچھا نمونہ ہیں۔ مردوں کو صحابہ کا نمونہ اچھی طرح معلوم ہو سکتا ہے البتہ عورتوں کو اس کی کمی تھی۔ مولوی عبدالکریم فیروزپوری نے اس کتاب میں صحابیات (صحابہ کرام کی بیویوں) کے حالات پنجابی زبان میں نظم کئے ہیں۔ پنجابی جاننے والی عورتوں کے لئے یہ کتاب بہت مفید ہے۔ قیمت ۸/

پیارے نبی کے پیارے حالات

مؤلفہ مولانا فیروزالدین صاحب ڈسکوی۔ یہ ایک ایسی کتاب ہے جو ایک طرح پر قرآن مجید کی تفسیر اور تمام آسمانی کتابوں کا لب لباب ہے۔ گزشتہ آسمانی کتابوں میں جس قدر پیشگوئیاں اسلام اور رسول خدا کی نسبت موجود ہیں ان میں سے بکثرت اس کتاب میں درج کی گئی ہیں۔ جس سے مومن کا ایمان خدا اور رسول پر ایسا مستحکم ہو جاتا ہے کہ پھر وہ ہرگز کسی کے بہکانے سے متزلزل نہیں ہو سکتا کتاب ہذا کی پہلی جلد میں آنحضرت سے پہلے انبیاء کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے اور تیسری جلد میں علاوہ حالات نبوی کے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، نکاح، طلاق وغیرہ کی فلاسفی بہت عمدہ پیرائے میں بیان کی گئی ہے سائز ۲۰×۲۶ ضخامت جلد اول ۳۲۵ صفحات۔ قیمت ۱۲/ جلد دوم ۳۲۰ صفحات قیمت ۱۲/ جلد سوم ۱۲/ ضخامت ۳۰۴ صفحات۔ قیمت ہر سہ حصہ دو روپے چار آنے (۲/۴) نوٹ۔ پہلے اس کتاب کی قیمت فی حصہ ۱/۸ تھی۔ مگر اب فی حصہ ۱۲/ ہے۔

فتنہ خلق قرآن } وہ قابلقدر اور شاندار مباحثہ جو مسئلہ خلق قرآن پر خلیفہ مامون رشید کے دربار میں امام عبدالعزیز کی اور حکومت وقت کے علماء کے مابین ہوا تھا۔ جس میں امام ممدوح کو عظیم الشان کامیابی ہوئی تھی۔ قیمت چھ آنے

نوٹ:۔ محصول ڈاک سب کتابوں کا بذمہ خریدار ہوگا۔

منگوانے کا پتہ:۔

دفتر اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۲ — نمبر ۳۶

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

مسئول مدیر — ابوالوفا ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے	سالانہ	عشہ
رؤسا و جاگیرداران سے	"	للعہ
عام خریداران سے	"	؎
"	ششماہی	۲؎
ممالک غیر سے	سالانہ	۱۰ شلنگ
فی پرچہ		۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط وکتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۱۳ جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ مطابق ۱۳ ستمبر ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

لمعات برق (خوبی اسلام) - - - صہ
انتخاب الاخبار - - - - صہ۲
وہابیت پر بہتان - - - - صہ۳
پیر جماعت علی شاہ صاحب - - صہ۳
جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب - - صہ۵
عبدالحق پختہ احمدی سے (قادیانی مشن) صہ۶
کذب قادیانی اڈیٹر فاروق کی زبانی۔ صہ۷
مذاکرہ علمیہ صہ۸ ۔ وید درشن - - صہ۸
قرآن اور سیاست - - - صہ۸
گورپرستی کی حقیقت صہ۱۰ شرکیہ دم جھاڑا صہ۱۰
اکمل البیان صہ۱۱ صہ۱۳
متفرقات صہ۱۴ ملکی مطلع صہ۱۵ اشتہارات صہ۱۶ تا ۲۰

خوبی اسلام

(از برق سخن مولوی محمد یعقوب صاحب برقؔ بہاری عظیم آبادی)

ذرہ اس انجمن کی سمت آکر دیکھتے جاؤ — یہاں آئے ہیں کیا کیا اہل جوہر دیکھتے جاؤ
نگاہ غور سے دلچسپ منظر دیکھتے جاؤ — گل تر، رنگ شمشاد و صنوبر دیکھتے جاؤ
عجب نقشہ ہے اس محفل کا آکر دیکھتے جاؤ — نظر آتا ہے یہ بہتر سے بہتر دیکھتے جاؤ
توجہ چاہئے پہلے پہل اسلام کی جانب — پھر اس کی شان اعلیٰ شان برتر دیکھتے جاؤ
ضیا باری محفل کہہ رہی ہے اہل محفل سے — زمانہ ہوگیا حیران وششدر دیکھتے جاؤ
اسے میں رات دن دیکھا کروں بس یہ تمنا ہے — یہ مجھ سے کہہ رہا ہے پیارا منظر دیکھتے جاؤ
نئے سرے چمک اٹھے گا دل میں نور ایمانی — جھلک اٹھیگا بس قلب مکدر دیکھتے جاؤ
غرض موضوع، مطلب اسکا واضح اور روشن ہے — مکمل اب نہ ہو انسان کیونکر دیکھتے جاؤ

جہاں جانچو جہاں پرکھو وہاں اسلام کا جلوہ
نہ ہو اس کا یقیں تاریخ اٹھا کر دیکھتے جاؤ

تقویۃ الایمان مکمل۔ مصنفہ مولانا اسمٰعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ۔ جسمیں تذکیر الاخوان و رسالہ حارق الاشرار و رسالہ رد بدعت وخط مولانا صاحب موصوف وفتوے

انتخاب الاخبار

مقامی حالات امرتسر میں بارش نہ ہونے کی وجہ سے گرمی پھر تیز ہوگئی ہے۔ ناظرین بارش کے لئے دعا کریں۔ رات کو پچھلے پہر کسی قدر خنکی ہوجاتی ہے۔ نوآبادیات مثلاً دائم گنج، شریف پورہ اور خاص شہر میں کئی ایک محلوں میں ہیضہ کے کیس ہوگئے۔ بلدیہ کے محکمہ پیدائش واموات کی رپورٹ ۴ تا ۱۰ ستمبر مظہر ہے کہ ان ایام میں ۱۸۲ بچے پیدا ہوئے اور ۱۳۹ اموات واقع ہوئیں جس میں ۱۱ اموات مرض ہیضہ سے ہوئیں۔ محکمہ حفظان صحت کی طرف سے ہیضہ کے انسداد کی طرف بہت توجہ دی جارہی ہے دائم گنج میں میڈیکل کیمپ بھی لگائے گئے ہیں۔

—— لاہور کے چھ مسلم اصحاب اور ایک خاتون کی طرف سے گوردوارہ پربندھک کمیٹی امرتسر کے نام دو معزز قانون دانوں کی طرف سے ایک ماہ کا میعادی نوٹس دیا گیا ہے کہ وہ مسجد شہید گنج لاہور سے جلد از جلد دست بردار ہوجائیں ورنہ بعد میعاد قانونی چارہ جوئی کی جائے گی۔

—— روزنامہ "احسان" لاہور کی ایک ہزار کی ضمانت حکومت پنجاب نے ضبط کرلی ہوئی ہے۔ اس سلسلہ میں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ روزنامہ مذکور سے تین ہزار کی ضمانت مزید طلب کی گئی ہے۔

—— بیس ستمبر کو تمام ہندوستان میں "یوم مسجد شہید گنج" منایا جائے گا۔

—— ایبٹ آباد میں بم پھٹ جانے سے دو انگریز اور دو ہندوستانی افسر ہلاک اور ۶ انگریز اور ۲۴ ہندوستانی مجروح ہوئے۔ آگ لگ جانے سے دو ہوائی جہاز بالکل راکھ ہوگئے۔

—— امرتسر سے فرنٹیئر میل ٹرین سے اکتیس ہزار روپے کا سونا چرانے کے الزام میں سات پٹھانوں پر مقدمہ دائر تھا ان پر فرد جرم عائد کردی گئی ہے۔

—— پنجاب کونسل میں مولوی مظہر علی اظہر و خواجہ محمد یوسف صاحبان رزولیوشن پیش کرنے والے ہیں کہ پنجاب کے جن اضلاع میں ایکٹ اسلح کے ماتحت تلوار رکھنے کی ممانعت ہے وہاں سے وہ پابندی ہٹادی جائے۔

—— کوئٹہ میں ۳ ستمبر کو پھر زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے گئے۔

—— پنڈت جواہر لال نہرو کی اہلیہ بیڈن ویلز سینی ٹوریم (جرمنی) میں زیر علاج ہے۔ چونکہ ان کی حالت روز بروز کمزور ہورہی ہے۔ اس لئے موصوف کے معالج نے گورنمنٹ کو تار دیا۔ چنانچہ آپ کو رہا کردیا گیا اور بذریعہ ہوائی جہاز جرمنی روانہ ہوگئے۔

قابل توجہ ناظرین

حساب دوستاں اہلحدیث ۳۰ اگست ۱۹۳۵ء میں شائع کردیا گیا ہے۔ اس کو ملاحظہ فرماتے ہی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر (فیس منی آرڈر قیمت میں سے ہی مجرا کرکے) ارسال کردیں۔ اگر مہلت درکار ہو یا خریداری سے انکار ہو تو بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع بھیج دیں ورنہ

۲۷ ستمبر کا پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

—— کومیلا (بنگال) کے قریب ایک گاؤں میں ایک دن بادل گرجے اور بجلی بھی کڑکی بعدہ تارے ٹوٹے نیز ۵۲ پونڈ کے وزن کے پتھر بھی برسے۔

—— محترمہ خالدہ ادیب خانم جو ایک مشہور ترکی خاتون ہیں۔ کئی سال کی سیاحت کے بعد واپس استنبول پہنچ گئی ہیں۔

—— امیر سعود یورپ کی سیاحت کے بعد فلسطین اور شرق اردن سے ہوتے ہوئے مصر بھی وارد ہوں گے۔

—— اٹلی کی افواج کو ابی سینیا پر مارچ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ مسولینی کی آمد پر جنگ شروع ہوجائیگی اور فوج کی کمان مسولینی خود سنبھالیگا۔

(بقیہ متفرقات)

اہلحدیث کی عمر ۳۲ سال ختم ہونے کو ہے۔ اخباری حیثیت سے مسن اخبار ہے مگر ترقی کی حیثیت سے ہنوز روز اول ہے کیوں؟ صرف اس لئے کہ اسکے ہی خواہاں اس کی اشاعت پر پوری توجہ نہیں کرتے ورنہ آج یہ اشاعت میں ملک کے روزانہ پرچوں سے کم نہ ہوتا امید ہے اس کے وہ بہی خواہ جو اس کو بام ترقی پر دیکھنا چاہتے ہیں۔ اس کی اشاعت بڑھانے پر توجہ کرکے اجر پائیں گے۔

مسلمان اور سکھ ہمارے مکرم مولانا حاجی یونس خان صاحب رئیس دتاوٗلی لکھتے ہیں۔ پنجاب میں سکھ باوجود کم ہونے کے غالب اور مسلمان باوجود زیادہ ہونے کے مغلوب کیوں ہیں؟ پھر اسکا جواب خود ہی فرماتے ہیں کہ سکھ اتفاق سے اور مسلمان بے اتفاقی سے۔ یہ بھی ایک جواب ہے اس کا ضمیمہ یہ بھی ہے کہ ایک تیسری طاقت بھی ان کی حمایت پر آتی ہے۔

—— عدیس بابا ۹ ستمبر کی اطلاع ہے کہ اطالوی فوجی سپاہی جو ابی سینیا کی سرحد پر اترے ہوئے ہیں ملیریا اور دیگر امراض کا شکار ہورہے ہیں۔ تقریباً آٹھ ہزار کے قریب مرچکے ہیں۔

—— حکومت اٹلی نے اعلان کیا ہے کہ اٹلی کے دس لاکھ سپاہی جنگ کے لئے تیار ہیں۔

—— ایک اطلاع ہے کہ اٹلی اگر جنگ سے باز نہ آیا تو نہر سویز کا راستہ اسکے لئے بند کردیا جائیگا۔

—— برسیلز میں ایک موٹر خندق میں گر جانے سے ۴۵ سیاح مجروح ہوگئے۔

—— کیلو (روس) کی عدالت عالیہ نے غبن کے مقدمہ میں تیس سرکاری افسروں کو گرفتار کیا تھا جن میں سے ۴ کو سزائے موت دی گئی ہے۔

—— بندرگاہ جافہ کے مقبہ میں اونٹ کے داخلہ کی ممانعت کردی گئی ہے۔

اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر۔ از مولانا (۸۹۰) [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۱۳ جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ

وہابیت پر بہتان

(۵)

اس سلسلہ کا ذکر گذشتہ پرچہ اہلحدیث میں ع۲۷ تک ہو چکا ہے آج ع۲۸ سے شروع ہوتا ہے۔

اعتراض ع۲۸ . شادیوں میں باجے بجانے اور گانا گوانا دمزامیر درست ہیں کتاب نزل الابرار ص۲۶ پرچہ اخبار اہلحدیث ثناء اللہ ۱۴ رمضان ۱۳۲۹ھ۔

یہ وہ غیر مقلد ہیں کہ ایسے مسئلوں کو خود تو جائز کہتے ہیں۔ لیکن دوسروں کو کافر و مشرک تک کہنے سے دریغ نہیں کرتے۔ نہ تقلید کرنے کا یہی فائدہ ہے کہ پھر مطلب کی بات بنانا سہل ہو جاتا ہے۔

جواب ع۲۸ } نزل الابرار کی ۳ جلدیں ہیں۔ چالاک معترض نے جلد کا نمبر نہیں بتایا۔ تاہم ہم نے تینوں جلدوں کا ص۲۷ دیکھا یہ مضمون نہیں ملا۔ اخبار اہلحدیث کی تاریخ اشاعت ۱۴ رمضان ۱۳۲۹ھ واقع نہیں ہو سکتی کیونکہ ۱۴ کو پیر کا دن آتا ہے جو یوم اشاعت نہیں۔ اگر تم حوالہ صحیح دکھا دو گے*

اعتراض ع۲۹ } کتے کو اٹھا کر نماز پڑھنا درست ہے۔ مفسد نماز نہیں ۱۲ کتاب نزل الابرار ص۳۰ جلد۱۔ یہ وہ اعتراض ہے جو وہابیہ اہلسنت پر کیا کرتے تھے۔ حالانکہ در اصل ان کی اپنی کتابوں کا مسئلہ ہے۔ اگر نہیں یقین

جانتے ہے"

جواب ع۲۹ } بڑا احمق ہے وہ شخص جو اپنا گھر شیشوں کا بنا کر دوسرے پر پتھر پھینکے۔ زبان کے سچے ہو اور پیر کے مرید ہو اور باپ کے سگے بیٹے ہو تو آؤ ہم تمہاری طرح زبانی باتیں نہیں کرتے بلکہ ایک بڑا آئینہ تمہارے سامنے رکھ دیتے ہیں۔ اپنے مذہب کا صحیح فتاوے (کتاب درمختار) سامنے رکھ کر بار یک بین چشمہ لگا کر پڑھو۔ الکلب لیس بنجس العین عند الامام تخذ جلدہ مصلّٰی ودلوا ولو اخرج حیا ولم یصب فمہ الماء لا یفسد ماء البیر ولا صلوۃ حاملہ ولو کبیرا (درمختار ذکر الانجاس)

ترجمہ تم جانتے ہوگے کیونکہ بڑے عالم فاضل بنکر معترض ہوتے ہو۔ اس لئے تمہیں تو شاید ترجمہ کی ضرورت نہ ہو لیکن ناظرین اہلحدیث کے لئے ہم ترجمہ کئے دیتے ہیں اور تمہیں اختیار دیتے ہیں کہ ترجمہ غلط ہو تو اطلاع دینا پس سنو! کتا امام ابو حنیفہ کے نزدیک نجس العین (کلی پلید) نہیں اس کی کھال کا مصلی اور ڈول (بوکا) بنانا جائز ہے۔ (سنتے ہو یا سو رہے ہو؟) اسکو اٹھا کر نماز پڑھے تو نماز فاسد نہیں ہوگی؛

ملتان میں دہلی پھول سونگنے والو! درمختار کے یہ چٹکلے در (موتی) بھی دیکھو اور اپنے زیورات میں لگواؤ۔ جو کی نماز کے لئے کتے کی کھال کا مصلے بنوا رکھو۔ پھر نہ کہنا ہمیں بتایا نہیں۔ ہم نے تو اپنا فرض ادا کر دیا۔

نوٹ | تمہارے تینوں اعتراضوں (۲۹-۳۰-۳۱) کے جواب اسی عبارت میں آگئے۔ (باقی آئندہ)

پیر جماعت علی شاہ

آپ پیر صاحب ہیں۔ عمر میں غالباً اسی سال کو پہنچ چکے ہیں یا پہنچنے والے ہیں۔ دین آپ کا اسلام اور مذہب حنفی (بریلوی) ہے۔ عقیدہ یہ ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو بشر کہنا کفر ہے اور بشر کہنے والا کافر۔ آپ کے مرید آپ کو سجدہ بھی کرتے ہیں اور آپ منع نہیں کرتے۔ آپ کی ایک تحریر اخبار الفقیہ میں نکلی ہے جس میں دین اسلام کی صداقت کا ثبوت دیا ہے۔ ہم بہت خوش ہیں کہ پیر صاحب بزم صوفیا سے بر آمد ہو کر مجلس کلام میں آئے ہیں۔ آپ نے اسلام کی صداقت میں جو زبردست دلائل پیش کئے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے۔

"جب قرآن مجید نازل ہوا تو مصر میں سریانی زبان بولی جاتی تھی اور شام میں عبرانی۔ توراۃ شریف سریانی زبان میں تھی اور انجیل شریف عبرانی میں۔ قرآن شریف کے نازل ہونے پر خدا تعالیٰ نے جن زبانوں میں پہلی کتابیں نازل کی تھیں وہ زبانیں اٹھا لیں۔ آج ساری دنیا تلاش کرنے سے توریت شریف کی ایک آیت شریف جو خدا کی طرف سے نازل ہوئی تھی نہیں ملے گی۔ مگر ہاں ان کے ترجمے ہزاروں زبانوں میں ملیں گے۔ خدا تعالیٰ نے ان دو مقدس کتابوں کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا یا اٹھا لیا۔ حتیٰ کہ ظرف کتابوں کو اٹھا لیا بلکہ ان زبانوں کو بھی اٹھا لیا جن میں وہ کتابیں تھیں۔ آج شام میں جا کر تلاش کرو ایک گھر میں بھی عبرانی نہیں بولی جاتی۔ اسی طرح سارا مصر کا ملک تلاش کرو۔ ایک گھر میں بھی سریانی زبان نہیں بولی جاتی۔ بلکہ ان دونوں ملکوں میں بجائے ان زبانوں کے عربی کا دور دورہ ہے یعنی عربی بولی جاتی

* بجے تو ہم اس کی دلیل تم کو حدیث تَخْرِجُ لَنَا فِی اللّیلِ عِنْدَ الْعُرْسِ مشکوۃ باب اعلان النکاح میں دکھا دینگے۔

اہلحدیث کا مذہب۔ مصنفہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب ۔ نمبر ۱ ، ۲ ، (۲۹۱)

ہے۔ اور یہ دلیل صداقت اسلام کی دلیل ہی نہیں بلکہ معجزہ ہے۔ قرآن مجید کا ایک نقطہ تو کیا زیر و زبر میں آج تک کمی بیشی نہیں ہوئی اور نہ قیامت تک ہوگی۔ بلکہ قرآن مجید میں جو برکت و رحمت روز ازل میں تھی وہی اب بھی ہے اور قیامت تک رہے گی جو شخص کہے کہ قرآن مجید میں اب وہ رحمت و برکت نہیں یہ اس کی حماقت ہے۔ چونکہ ہماری زبانیں حرام کھا کھا کر پلید ہوگئی ہیں اس واسطے ہمیں وہ رحمت و برکت نظر نہیں آتی۔ اس کی مثال یوں سمجھو کہ جب بارش ہوتی ہے تو بارش کا پانی اگر پتھروں اور پہاڑوں پر پڑے تو بالکل پاک و صاف ہوجاتا ہے۔ وہی بارش کا پانی اگر گندگی پر پڑے تو پلید ہوجاتا ہے۔ پانی تو پاک تھا اسے پلید کس نے کیا۔ اس گندگی والی زمین نے۔ اسی طرح خدا کا کلام پاک ہے۔ اس میں ہمیں رحمت و برکت نظر نہیں آتی۔ کیوں یہ ہماری گندی زبانوں کی تاثیر ہے۔ ورنہ اس میں وہی رحمت و برکت اب بھی ہے جو روز ازل میں تھی اور وہی رحمت قیامت تک رہے گی۔ زبان کے پاک کرنے کے لئے آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دو اصول تعلیم فرمائے۔ اکل حلال و صدق مقال۔ آج یہ دونوں باتیں مسلمانوں میں مفقود ہوگئی ہیں۔ اس لئے وہ رحمت و برکت ہمیں نظر نہیں آتی " (الفقیہ امرتسر ۷۔ اگست سنہ ۳۵ء صفحہ ۳۔ کالم ۱ و ۲)

اہلحدیث ہمیں خطرہ ہے کوئی عیسائی یا یہودی آپ کی یہ تحریر دیکھ کر ہنس پڑیگا کہ پیر صاحب مذہبی کتب سے ایسے بے خبر ہیں۔ تورات تو عبرانی زبان میں اتری تھی انجیل یونانی میں لکھی گئی۔ یہ دونوں زبانیں آج بھی اسی طرح مدارس میں پڑھائی جاتی ہیں جس طرح عربی۔ اٹھی کہاں اور گئی کہاں؟ سریانی زبان میں کونسی کتاب اتری تھی؟ یہ سب باتیں حلقۂ ارادت میں کرنے کی ہیں۔ میدان مناظرہ میں ایسی بات کرنے والا شرمندہ ہوتا ہے۔ اسکے بعد جی خوش کرنے کو فرمایا:۔

" جرمنی نے قرآن مجید کی تعلیم اپنے مدرسوں میں لازمی کردی ہے۔ اسی طرح جاپان نے اپنی تعلیم گاہوں میں قرآن مجید اور اسلامی تعلیم کو لازمی قرار دے دیا ہے۔ مگر افسوس کہ مسلمانوں نے قرآن مجید پڑھنا چھوڑ دیا ہے " (حوالہ مذکور)

اہلحدیث مسلمانوں نے قرآن چھوڑ دیا بہت افسوس ہے۔ مگر یہ تو فرمایئے چھڑایا کس نے؟ آپ کے علماء کرام اور نام نہاد صوفیائے عظام نے۔ کیا پیر صاحب ہمیں ایک مقام کا بھی نام بتا سکتے ہیں جہاں ان کی جماعت (بریلوی پارٹی) میں خود بخود یا آپ کی تحریک سے ترجمۂ قرآن کا درس ہوتا ہو۔ ہاں اہل حدیث عالم جہاں کہیں ہیں درس قرآن دیتے ہیں۔ اس لئے یہ کہنا بالکل موزون ہے ؎

کابل اس فرقۂ زہاد سے اٹھا نہ کوئی
جو ہوئے کچھ تو یہی رند قدح باز ہوئے

باقی جرمنی اور جاپان کا قرآن پڑھانا خواب کی بات ہو تو ہو واقعہ تو اس کی تائید نہیں کرتا۔ اس کے بعد آپ نے ایک مزیدار بات بتائی ہے۔ آپ لکھتے ہیں:۔

مہاراجہ پرتاپ سنگھ والی جموں و کشمیر کے پاس ایک مقدمہ کی اپیل پیش ہوئی۔ ایک شخص مرگیا تھا اور پیچھے ایک لڑکی اور بھائی چھوڑ گیا تھا۔ لڑکی نے دعوے کیا کہ میں اپنے باپ کی جائز وارث ہوں مجھے اپنے باپ کی میراث سے جائز حصہ ملنا چاہئے۔ تمام ماتحت عدالتوں نے اسے محروم کیا اور بھائی کو وارث قرار دیا۔ آخر لڑکی نے مہاراجہ کے پاس اپیل کی۔ متوفی کا بھائی لالہ دولت رام بیرسٹر راولپنڈی کو ایک ہزار روپیہ فی پیشی مقرر کرکے جموں لے گیا۔ مہاراج نے لڑکی کے چچا سے پوچھا۔ تم کون"

چچا۔ مسلمان۔

مہاراج۔ جب تمہارے ہاں بچہ پیدا ہوتا ہے تو کیا کرتے ہو؟

چچا۔ مولوی صاحب آتے ہیں۔ اس کے دائیں کان میں اذان بائیں میں اقامت پڑھتے ہیں۔ آٹھویں دن عقیقہ کرتے ہیں۔ دو بکرے ذبح کرتے ہیں ان کا گوشت مسکینوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ ماں باپ اس کا گوشت نہیں کھاتے پھر اس کا سر مونڈواتے ہیں۔ بالوں کو چاندی کے ساتھ وزن کرکے حجام کو دیدیتے ہیں۔ بکرے کی ایک ران دایہ کو دیدیتے ہیں۔

مہاراج۔ شادی کے وقت کیا کرتے ہو۔

چچا۔ مولوی صاحب آتے ہیں۔ شرع شریف کے مطابق نکاح پڑھتے ہیں۔

مہاراج۔ مرنے کے بعد کیا کرتے ہو۔

چچا۔ مولوی صاحب آکر میت کو غسل دیتے ہیں۔ کفن پہناتے ہیں۔ خوشبو لگاتے ہیں۔ پھر اس کی نماز جنازہ پڑھتے ہیں۔ اور قبر کو کھود کر اسے دفن کردیتے ہیں۔ پھر صدقہ و خیرات مسکینوں میں تقسیم کرتے ہیں۔

یہ ساری تقریر سن کر مہاراج نے دولت رام بیرسٹر سے کہا بولو اس کا جواب دو۔ پیدا ہونے سے لیکر مرنے تک تمام رسم و رواج اسلامی قانون کے مطابق کرتے رہے اور جب لڑکی کو حصہ دینے کا وقت آیا تو ہندو لا یعنی ہندو قانون اختیار کرتے ہو۔ اب دولت رام صاحب کیا بولتے سر نیچے ڈال دیا۔ مہاراج نے فیصلہ لکھا کہ یہ شخص مسلمان ہے اور مسلمانوں کا خدائی قانون یہ ہے کہ لڑکی کو باپ کی جائداد سے حصہ دیا جائے۔ یہ اُن کی بہشت دہری اور بے دینی ہے۔ جب سارے رسم و رواج واصول پیدا ہونے سے مرنے تک اسلامی قانون کے مطابق کرتے رہے۔ لڑکیوں کو حصہ دیتے وقت ہندوؤں کا قانون انہوں نے کیسے لے لیا۔ میں لڑکی کو وارث قرار دیتا ہوں اور اس کے چچا کو محروم کرتا ہوں اور آیندہ قیامت تک ان کی قوم (راجپوت) میں لڑکیوں کو برابر حصہ ملنا چاہئے۔ فقط"

(الفقیہ امرتسر ۷۔ اگست سنہ ۳۵ء صفحہ ۷)

اہلحدیث اس قصے کو پیش کرکے پیر صاحب نے نہ صرف واقفان حال کو ہنسایا بلکہ اسلام سے اپنی ناواقفی کا بھی ثبوت دیا۔ قرآن مجید میں ایک لڑکی کے لئے نصف ہے۔ چچا چونکہ عصبہ ہے باقی نصف اس کا ہے۔ مگر پیر صاحب

حق پرکاش - بجواب ستیارتھ پرکاش۔ مصنفہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب قیمت ۱۲/ (دفتر اہلحدیث) (۸۹۳)

ahmadimuslim.de

نے اپنے بحرِ علم میں مہاراجہ جموں کا غلط فیصلہ صحیح سمجھ کر اسے فخر سے شائع کیا ہے۔ اور صداقت سے لکھتے ہیں

اس کے چچا کو محروم کرتا ہوں۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یا تو یہ قصہ من گھڑت ہے یا پیر صاحب کو اس کی غلطی کا علم نہیں۔ بہرحال ہم کچھ نہیں بکتے۔ پیر صاحب کے مرید جو علوم شرعیہ میں حصے رکھتے ہیں یا تو سرے سے قصہ کو غلط قرار دیں یا پیر صاحب کے حق میں کوئی فتویٰ صادر کریں ؎

من نگویم کہ ایں مکن آں کن
مصلحت بیں و کار آساں کن

جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب

اس میں شک نہیں کہ اعیان اہل حدیث نے ہندوستان کے مسلمانوں کو مذہبی صورت میں اور ہندوستانیوں کو ملکی حیثیت میں جگا دیا۔ مذہبی صورت میں تو ظاہر ہے ملکی حیثیت کا دعوےٰ غالباً آج ناظرین نے نیا سنا ہوگا۔ مگر وہ یاد رکھیں ہم کسی وقت مفصل بتائیں گے کہ ملکی بیداری کے بانی بھی اعیان اہل حدیث ہی ہیں۔ جس وقت ہم گذشتہ واقعات سامنے رکھیں گے تو ہمارے اخوان اہل حدیث کے منہ سے بے ساختہ نکل جائیگا ؎

لے اڑی طرزِ فغاں بلبلِ نالاں ہم سے
گل نے سیکھی روشِ چاکِ گریباں ہم سے

مگر چند روز کی محنت سے ایسے تھک گئے کہ جاگنے کا نام تک نہیں لیتے۔ اس سے انکار نہیں کہ جماعت اہل حدیث کی اصل غرض اور مقصد زندگی توحید و سنت کی اشاعت کرنا ہے۔ اس مقصد کی تحصیل میں انفرادی کوشش تو اب بھی جاری ہے۔ مگر جماعتی حیثیت سے قریب صفر کے پہنچ گئی۔ جماعتی زندگی کے لئے اہل حدیث کانفرنس قائم ہوئی تھی جس نے عرصہ تک خوب نمایاں کام کیا مگر جب اس سے بھی ہمدردان نے نظر عنایت ہٹالی تو وہ بھی چراغ سحری کی طرح ٹمٹمانے لگی (ابقاہا اللہ) ہم راستی سے اعتراف کرتے ہیں کہ اجتماعی کام کرنے میں اہل حدیثان پنجاب نے جو سستی دکھائی ہے ان کی "زندہ دلی" کے بہت خلاف ہے۔ ذرہ ذرہ سی بات پر تنک مزاجی نمایاں ہوتی سے اختلاف پر نفاق و شقاق پیدا۔ فانا للہ۔

باوجود اس کے ہمدردان جماعت اسی فکر میں رہتے تھے مگر حضرت موسیٰ[1] علیہ السلام کے تجربے جیسا تجربہ قدم اٹھانے سے مانع تھا۔ خدا بھلا کرے مسلم اہل حدیث گزٹ دہلی کا جس نے اپنے نامہ نگار (مولوی ابو الوحید محمد عبد اللہ عقیل شوی ضلع اعظم گڑھ) کا ایک مضمون درج کرکے جماعت اہل حدیث کو عموماً اور ہم دونوں خدمت گذاروں (ثناء اللہ اور ابراہیم) کو خصوصاً یاد کرکے باادب و احترام اس طرح تنبیہ کی جس طرح شیخ سعدی مرحوم کی خاموشی پر ان کے ایک دوست نے کی تھی (ذوالفقار درنیام و زبان سعدی در کام؟) یہ تنبیہ ایسی کچھ مخلصانہ رنگ میں لکھی گئی کہ دل کے اندر اتر گئی یہاں تک کہ مولانا سیالکوٹی جیسے کوہ وقار کو بھی متحرک کر دیا۔ چنانچہ ان کے جواب میں مولانا سیالکوٹی کا مضمون درج ذیل ہے۔ (مدیر)

برادران اہل حدیث! السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ ایک زمانہ تھا کہ جماعت اہل حدیث نے تحریک پیدا کی تھی کہ مسلمانوں کا سب سے مقدم کام توحید و سنت کی اشاعت کرنا ہے۔ دوسرے کام درجہ ثانوی پر اس کے بعد ہیں۔ چنانچہ ہمارے بزرگوں نے اس ملک ہندوستان کے ہر گوشہ میں توحید و سنت کا علم بلند کیا تو تھوڑے ہی عرصہ میں ہر چہار اطراف ملک میں توحید و سنت کا چرچا ہو گیا۔ چاہئے تو یہ تھا کہ ہم ان کے نام لیوا اس کام کو مزید ترقی دیتے۔ لیکن ہماری غفلت یا بے ہمتی کی یہ حد ہے کہ ہم چلتے کام کو بھی نہ سنبھال سکے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ توحید و سنت کی ترقی جو صحابہ کے آئین اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے نہج کے مطابق ہو رک گئی اور جب جماعت اہل حدیث کے لئے کوئی میدان عمل نہ رہا تو یا تو وہ مختلف جماعتوں میں منقسم ہو گئی یا بعض ان میں سے زمانہ کی رو سے متاثر ہوکر عملاً نہ عقیدۃً کسی دوسری کارکن جماعت میں مدغم ہو گئے۔ اور ان کے دلوں سے جماعت اہل حدیث کی خصوصی بہی خواہی کا ولولہ جاتا رہا۔ حالانکہ اگر وہ عام اغراض میں دوسری کارکن جماعتوں کے ساتھ شامل ہوکر توحید و سنت کی علمبرداری بھی کرنا چاہتے تو کر سکتے تھے۔ کیونکہ زمانہ رواں میں میدان قریباً صاف ہے۔ بہت سی مزاحمتیں جو ہمارے بزرگوں کو سعی میں حائل ہوئی تھیں اب دور ہو چکی ہیں۔ اور ان کی بجائے کئی قسم کی آسانیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ ان حالات کو نگاہ میں رکھتے ہوئے بعض دردمند احباب نے میرے سفروں میں زبانی اور بعض نے بذریعہ خطوط اور بعض نے بذریعہ مضامین اخباری مجھ عاجز کا نام لیکر مجھے توجہ دلائی کہ توحید و سنت کی اشاعت کو باقاعدہ جماعتی رنگ میں جاری کیا جائے۔ آگے جو کچھ حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب مدظلہ یا یہ عاجز کر رہے ہیں وہ انفرادی شخصی حیثیت سے کر رہے ہیں۔ جماعتی رنگ میں جاری کرنے سے ایک سرا دوسرے سے ملا رہیگا۔ ایک طرف ضرورت ہوگی تو دوسری طرف سے مدد پہنچ سکے گی۔ اس امر یعنی توحید و سنت میں کمزور افراد کو جو رکاوٹیں حائل ہو جاتی ہیں اُن کو دور کرنے کی کوشش کیجا سکیگی۔ چنانچہ فی الحال پنجاب کے لئے "جمعیۃ تبلیغ الحدیث پنجاب" قائم کردی گئی ہے۔ جس کی اطلاع بذریعہ اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۳ اگست ۳۵ء ناظرین تک پہنچ چکی ہے سردست امرتسر اور لاہور اور سیالکوٹ کے بعض اعیان سے بالمشافہ مشورہ کرکے یہ اطلاع شائع کی گئی تھی جنہوں نے ضرورت کو محسوس کرکے مجھ سے

[1] حدیث معراج ۱۲ منہ

معیار حق۔ تفسیر کی تردید میں ایک مستقل کتاب (۸۹۳)

بکلی اتفاق کیا تھا۔ لہذا اب ان برادران اہل حدیث سے جو اس عاجز سے عقیدت رکھتے ہیں اور کسی دینی خدمت کے خواہشمند ہیں التماس ہے کہ:-

(۱) اس اقدام (اشاعتِ توحید وسنت کی جماعتی وعملی علمبرداری) کی نسبت اپنی اپنی رائے سے خاکسار کو یا دفتر اہلحدیث کو اطلاع دیں۔

(۲) اہلحدیث کے وہ علماء ومناظر اور ذی وسعت احباب جو وقتاً فوقتاً مجھے اس کام کے لئے ابھارتے رہتے تھے اطلاع دیں کہ وہ کس کس خدمت میں میرا ہاتھ بٹانے کے لئے تیار ہیں۔

بالخصوص مولوی محمد عبداللہ صاحب عقیل سے خصوصی التماس ہے کہ آپ نے ماہ اگست کے مسلم اہل حدیث گزٹ[1] دہلی میں جو مضمون بعنوان "نالۂ دلگداز" شائع کرایا ہے اور اس میں مجھ ناکارہ کا ذکر بہت کیا ہے۔ اس نے میرے پتھر سے سخت دل کو واقعی پگھلا دیا ہے۔ میں نے اس اپنی اخیر عمر میں زمانہ کے ہر طرح کے سرد گرم چکھنے اور اہل حدیث کے عوام اور علماء کا تلخ تجربہ کرنے اور ان کی آپس کی سوء مزاجی کو دیکھ کر زاویہ خاموشی میں بیٹھنا چاہا تھا۔ لیکن آپ کے مضمون نے میرے بجھے ہوئے دل میں پھر حرارت پیدا کر دی ہے۔ لیکن حکیم عبدالحنان صاحب ایڈیٹر اہلحدیث گزٹ دہلی آپ سے مختلف الرائے ہیں۔ آپ چاہتے ہیں کہ ہم بڈھے میدان عمل میں نکلیں اور حکیم صاحب ممدوح فرماتے ہیں کہ "نوجوانوں کو چاہئے کہ وہ قومی کاموں کا بار اپنے کندھوں پر رکھیں اور بوڑھے کامیابی کی دعا کریں"؛ ہم تو دونوں صاحبوں کی رائے پر عمل کرنے کے لئے تیار ہیں۔ چاہے کام کرا لو چاہے دعا۔ لیکن آپ اور نوجوان آپس میں اتفاق کر لیں کہ آپ ہم سے کیا کام لینا چاہتے ہیں۔ اور میں (عاجز سیالکوٹی) تجربی پیشگوئی کرتا ہوں کہ آپ نوجوان (خدا نہ کرے) ساتھ چھوڑ کر ہم بڈھوں کو اکیلا چھوڑ جائیں گے۔ خدا کرے کہ ہمارے نوجوان قومی ضرورتوں کو سمجھ کر اُن کا بوجھ اپنے قوی بازؤں پر اٹھا لیں۔ خادم سنت محمد ابراہیم میر سیالکوٹی

[1] تم سلامت رہو ہزار برس
ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار (اہلحدیث)

اہلحدیث کام سب ملک کا ہے مگر اہلکار سردست صرف پنجابی ہیں۔ اس لئے ہندوستانی احباب عموماً اور پنجابی احباب خصوصاً جلد بجلد شرکت کی منظوری سے اطلاع دیں۔ قواعد ضوابط جلد شائع کئے جائیں گے۔

(نوٹ) مولوی ملک عبدالغنی (معروف ملک امام خان) منظوری شرکت کی اطلاع دیتے ہیں۔

قادیانی مشن

عبدالحق لاہوری پختہ احمدی ہے

(مرقومہ منشی محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسری)

ہر مذہب میں اس مذہب کا پختہ وہ ہوتا ہے جو اس مذہب کے بانی اور ہادی کی سنت پر پورا چلنے والا ہو۔ مرزا صاحب قادیانی جیسے تھے پبلک کو معلوم ہے نہ ان کی زبان کذب سے محفوظ تھی نہ ان کی قلم۔ خاصکر اپنے مخالف کے حق میں تو ہر طرح کے افترا آت کرنے کا ان کو حق حاصل تھا۔ چنانچہ حضرت مولانا ثناء اللہ فاتح قادیان کے حق میں بدترین افترا کرتے ہیں کہ آپ کا گذارہ کفن فروشی پر ہے (اعجاز احمدی)

عبدالحق لاہوری جماعت کا مبلغ ان معنے میں مرزا صاحب کا پورا متبع ہے۔ آپ نے آج سے پہلے جب کبھی مولانا کے حق میں کوئی مضمون لکھا تو باتباع مرزا افترا سے کام لیا۔ گذشتہ واقعات سے تو ہم چشم پوشی کرتے ہیں۔ حال کا واقعہ ناظرین کے پیش خدمت کر کے چیلنج دیتے ہیں کہ عبدالحق اگر واقع میں عبدالباطل نہیں تو اپنے دعوے کا ثبوت دے۔ آپکے الفاظ یہ ہیں

"مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے ایک
مقدمہ میں متقی کے معنے فاسق، فاجر بتائے
ایک عرصہ کے بعد انہوں نے اس سے
انکار کر دیا کہ میں نے یہ ہرگز نہیں کہا جب
بیان کی مصدقہ نقل شائع کی گئی تو کہنے
لگے ایسے لوگ ایک معنے سے متقی ہوتے ہیں۔
(مرزائی اخبار پیغام صلح لاہور ۲۷۔ اگست ۳۵ء)

چیلنج اس عبارت کا مضمون دو فقروں میں ہے۔ (۱) ایک یہ کہ مولانا ثناء اللہ صاحب نے متقی کے معنے فاسق، فاجر بتائے تھے۔ (۲) دوم یہ کہ اعتراض ہونے پر بتایا کہ فاسق ایک معنے سے متقی ہے۔

میرا چیلنج ہے کہ دونوں فقرے جھوٹ، بہتان اور افترا ہیں۔ میں اس افترا کو ثابت کرنے کے لئے لاہور آنے کو تیار ہوں۔ بے شک کسی اہل علم یہاں تک کہ لاہوری لیڈر ڈاکٹر بشارت احمد احمدی اور مولوی محمد علی امیر جماعت احمدیہ لاہور کو بھی منصف ماننے کو طیار ہوں۔ بشرطیکہ وہ آپ کا ثبوت اور میرا جواب سن کر فریقین کا تحریری بیان نقل کر کے بغیر مشورہ کسی دوسرے شخص کے تحریری فیصلہ اسی مجلس میں دیدیں۔

اب عبدالحق کو اختیار ہے کہ عبدالحق بنے یا عبدالباطل۔ اب اگر تم فیصلہ کرنے پر آمادہ نہ ہوئے تو ہم تمہارے بڑے بھائی الفضل کا مقولہ پیش کرینگے

"یہ بھی کوئی انسانیت ہے کہ الزام لگانے کے وقت تو ذرا شرم وحیا محسوس نہ کی جائے لیکن جب فیصلہ کے لئے بلایا جائے تو سامنے آنے کی جرأت نہ کی جائے" (الفضل ۳ ستمبر ۳۵ء)

او لاہوری پارٹی کے مرزائیو! ہم نے مانا کہ آپ لوگ ارادہ کر چکے ہیں کہ حق گوئی کو ایک مکروہ فعل سمجھ کر ہمیشہ کے لئے چھوڑ دیا جائے۔ لیکن میں آپ کو

(الارشاد الیٰ سبیل الرشاد - تقلید کی زندگی (۸۹۴) ایک بینظیر کتاب قیمت ۱۲ (منیجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

مشورہ دیتا ہوں کہ یہ اصول کسی اور صورت میں استعمال کریں۔ اعیان اہل حدیث تمہارے اس اصول کو ہر طرح توڑ دیں گے کیونکہ ان کو نبوت قادیانی توڑنے میں پرانی مشق ہے۔ اعتبار نہ ہو تو مرزا صاحب کا آخری فیصلہ (مورخہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء) پڑھو جسکے متعلق میرا ایک مضمون درج ذیل ہے:۔

کذب قادیانی

اڈیٹر فاروق کی زبانی

مرزائے قادیان نے مولانا ثناء اللہ صاحب کے ہاتھوں تنگ آکر اپنی آخری عمر میں جو دعائیہ اعلان شائع کیا تھا۔ اس کا مضمون زبان زد خاص و عام ہے خلاصہ اس کا یہ تھا کہ ؎

گفت مرزا مرثناء اللہ را
میرد اول ہر کہ ملعون خداست

اس اعلان کا جو نتیجہ ظاہر ہوا وہ بھی ظاہر ہے یعنی ؎

خود روانہ شد بسوئے نیستی
بود خود ...... لیکن گفت راست

آخری فیصلہ کے منکروں میں منشی قاسم علی صاحب اڈیٹر فاروق پیش پیش ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ ہمیں ان کے حال پر بہت ہی رحم آتا ہے کہ ان بیچاروں نے خدا جانے کس محنت سے تین سو روپیہ اکٹھا کیا تھا وہ بھی مولانا ثناء اللہ نے لدھیانہ کے مباحثہ میں بیک جنبش جیب میں ڈال لیا۔ اخبار زمیندار میں کیا سچ لکھا تھا ؎

خدا شرمائے اس ظالم ثناء اللہ کو جس نے
نہ چھوڑا قبر میں بھی قادیانیت کے بانی کو

منشی صاحب موصوف سے ہم کو کتنا ہی اختلاف ہو تاہم بحیثیت انسان ان سے بھی ہمدردی ہے۔ اس لئے محض ان کی اور دیگر قادیانیوں کی خیر خواہی کے لئے ایک فیصلہ کن حوالہ دکھاتے ہیں:۔

مرزا صاحب قادیانی نے آخری فیصلہ والی دعا کے ساتھ ہی یہ بھی اعلان کر دیا تھا کہ میری دعاء قبول ہو گئی ہے۔ منشی قاسم علی صاحب نے لدھیانہ کے مباحثہ میں صاف انکار کر دیا تھا کہ مرزا صاحب کا الہام (اُجیبُ) آخری فیصلہ کے متعلق نہ تھا۔ بلکہ یہاں تک کہہ دیا کہ

"اگر یہ بات ثابت ہو جائے کہ ڈائری مندرجہ اخبار بدر ۲۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء (جس میں مذکورہ الہام درج ہے) مرزا صاحب کے اشتہار ۱۵۔ اپریل والے کے متعلق ہے تو بے شک اس میں مولوی صاحب سچے ہونگے اور میں جھوٹا ہونگا۔ کیونکہ جب خدا نے ہی اشتہار اپنے حکم سے دلوایا اور پھر اس کے متعلق منظوری کا الہام بھی کر دیا تو ایسی صورت میں مرزا صاحب کا ہی معاذ اللہ جھوٹا ہونا لازم آتا ہے" (رسالہ فاتح قادیان مباحثہ لدھیانہ صفحہ ۔۔)

منشی قاسم علی صاحب کا یہ عذر چونکہ سراسر باطل اور "ڈوبتے کو تنکے کا سہارا" کی تصویر تھا۔ منشی صاحب نے اگرچہ ہٹ دھرمی سے کام لیتے ہوئے اپنے مسلمہ ثالث کے فیصلہ سے انکار کیا تاہم مجھے یقین ہے کہ منشی صاحب موصوف اپنے مسلمہ واجب الاطاعت امام کی بات کو رد نہ کریں گے۔ پس منشی صاحب موصوف پہلے اپنا مقولہ ذہن نشین کر لیں جو یہ ہے کہ

"اگر الہام اجیب دعوۃ الداع آخری فیصلہ کے متعلق ثابت ہو جائے پھر مرزا صاحب جھوٹے ہیں"

اس کے بعد خلیفہ قادیان کا مقولہ پڑھیں جو یہ ہے:۔

"حضرت اقدس (مرزا صاحب) نے ثناء اللہ کی نسبت دعا کی اور خدا تعالیٰ نے ان کو اس کی ہلاکت کی خبر دی تو وہ ایک وعید کی پیشگوئی ہو گئی" (تشحیذ الاذہان۔ بابت جون۔ جولائی ۱۹۳۵ء صفحہ ۔۔)

منشی قاسم علی صاحب ملاحظہ کریں کہ آپ کا مقتدا و امام و مطاع کیا صاف تصریح کرتا ہے کہ قبولیت دعا کی اطلاع آخری فیصلہ کے متعلق ہی تھی۔ کیا آپ حسب اقرار خود اب مرزا جی کے حق میں وہی اعتقاد رکھیں گے جو آپ نے ظاہر کیا تھا ؎

بندہ پرور منصف کرنا خدا کو دیکھ کر

(خاکسار محمد عبداللہ معمار امرتسری)

مذاکرہ علمیہ

بابت فوٹو گرافی

(گذشتہ سے پیوستہ)

قرآن کریم کی تفسیر میں رسول اللہ صلعم کی احادیث معتبر ہیں۔ اگر رسول اللہ صلعم کا اسوہ حسنہ مد نظر نہ ہو تو قرآن کریم کو ہر ایک مذہب والا اپنے مذہب کے لئے حجت بنالیگا جیسے مرزائیوں نے اجراء نبوت کا مسئلہ قرآن کریم سے ہی نکالا ہوا ہے۔ قرآن مجید کا صحیح مطلب رسول اللہ کی حدیث شریف ملانے سے نکلتا ہے نہ تفسیر بالرائے سے۔ کیا رسول اللہ صلعم کو یہ آیات یاد نہ تھیں۔ باقی شیشہ کی مثال ڈاکٹر ولیم کا فوٹو لینا یہ بھی ہمارے لئے حجت نہیں ہے کیونکہ ڈاکٹر کوئی انبیاء الٰہی میں سے نہیں ہیں۔ ہمارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ قابل عمل ہے نہ اقوال غیر۔ باقی توحید کے لئے نشان زمین اور آسمان میں لکھو کھا موجود ہیں جیسے سورج چاند ستارے حیوانات جمادات دریا سمندر پہاڑ وغیرہ یہی توحید الٰہی پر دال ہیں ان تصویروں میں کیا نشان الٰہی بھرا ہے جس سے حضور نے صاف طور پر منع فرما دیا ہے بلکہ یہ علاوہ نشان کے سبب عذاب ہونے کا خطرہ ہے۔ باقی تمام دلائل عقلیہ ہیں۔ قرآن حدیث کے مقابلہ میں ایسے عقلی دلائل قابل حجت نہیں ہو سکتے جواز تصویر ذی روح کے لئے کوئی قرآنی دلیل یا حدیث صحیح چاہئے جیسے کہ منع کے دلائل صریح طور پر موجود ہیں بہرحال خدا تعالیٰ کے قانون مقرر کردہ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ کے ماتحت تصویر بنوانا ناجائز ہے۔ چاہے فوٹو گرافی سے ہو یا شمسی عکسی سے یا قمری یا ہاتھ سے یا اور کسی طریقہ سے

الہامات مرزا ۔ مرزا [illegible] (۹۵۵) [illegible] اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

بات صرف یہ ہے کہ تصویر بنانا ہی منع ہے۔ پھر جس طریقہ سے تصویر بنے وہ بھی منع ہے۔ بس یہ ہے اللہ تعالیٰ کا حکم اور اس کے رسول محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان۔ باقی ہیں تمام عقلیات۔ میرے نزدیک قرآن حدیث کے مقابلہ میں عقلیات ھباءً منثوراً ہیں جبکہ نص صریح ممانعت تصویر میں موجود ہے تو پھر اس نص کو موڑ توڑ کرکے اپنے عقل کے ماتحت لانا کہاں کی عقلمندی ہے۔ فافہم ولا تکن من القاصرین۔

ھذا ما لدی واللہ اعلم بالصواب۔

(حررہ عبدالجبار جہلمی حال ڈیرہ غازی خان)

وید درشن

(۳)

سام وید کے نصف ثانی کی تقسیم یہ ہے کہ اس میں بائیس ادھیا یا سام ہیں۔ ان (۲۲) ادھیاؤں میں ۱۲۲ کھنڈ ہیں جملہ کھنڈوں میں ۳۳۴ سوکت ہیں جن میں ۱۲۲۷ منتر ہیں۔ اس نصف ثانی کی دوسری تقسیم پہلی تقسیم سے کچھ زیادہ مختلف نہیں ہے۔ دوسری تقسیم میں اس حصہ کو نو پرپاٹھکوں میں منقسم کیا جاتا ہے۔ پہلے پانچ پرپاٹھکوں میں سے ہر ایک میں دو دو اردھ پرپاٹھک ہیں۔ اور آخری چار پرپاٹھکوں میں سے ہر ایک میں تین تین اردھ پرپاٹھک ہیں اس طرح سام کے نصف آخر میں دس اور بارہ کل بائیس اردھ پرپاٹھک ہوئے جو بعینہٖ پہلی تقسیم کے بائیس ادھیائے ہیں۔

سام وید کے نصف اول اور نصف ثانی کے درمیان میں اکثر نسخوں میں ایک گیت دس منتروں کا اور زائد پایا جاتا ہے۔ بعض نسخوں میں یہ گیت ہے ہی نہیں۔ بعض نسخوں میں اسے نصف اول میں شامل کیا ہے جس سے اس حصہ میں بجائے ۶۴ کے ۶۵ دستیاں ہوگئی ہیں۔ اور بعض نسخوں میں اسے نصف آخر میں شامل کیا ہے جس کی وجہ سے اس حصہ میں ۲۲ کے بجائے ۲۳ سام شمار کئے ہیں۔ واضح رہے کہ بعض نسخوں میں نصف آخر میں بجائے ۲۲ کے ۲۱ ہی ادھیائے ہیں جس کا باعث یہ ہے کہ ان میں بیسویں اور اکیسویں ادھیائے کو ایک ہی شمار کیا ہے۔

سفید یجروید کی تقسیم بہت سادہ ہے یہ چالیس ادھیاؤں میں منقسم ہے اور ہر ادھیا میں چالیس پچاس منتر ہیں۔ منتر اگر لمبا ہو تو اسے کنڈکا بھی کہتے ہیں۔

اس وید میں منتروں اور کنڈکاؤں کی تعداد ۱۹۷۵ ہے سیاہ یجروید سات اشٹکوں یا کانڈوں میں منقسم ہے ساتوں کانڈوں میں ۴۴ پرشن یا پرپاٹھک ہیں۔ کل پرشنوں میں (۶۵۱) انوواک ہیں اور پورے سیاہ وید میں ۲۱۹۸ کنڈکائیں ہیں۔

اتھروید میں بیس کانڈ ہیں۔ پہلے ۱۸ کانڈوں میں سے ہر ایک میں ایک یا دو یا تین پرپاٹھک ہیں پرپاٹھکوں کی تعداد ۳۴ ہے۔ انیسویں اور بیسویں کانڈ میں پرپاٹھک نہیں ہیں اور بہت سے عالم ان دو کانڈوں کو الحاقی بتلاتے ہیں۔ پرپاٹھک انوواکوں میں منقسم ہے۔ بیسوں کانڈوں میں (۱۱۱) انوواک ہیں ہر انوواک میں کئی کئی سوکت ہیں۔ سوکت کو اس وید میں ورگ بھی کہتے ہیں۔ اتھروید میں ساڑھے سات سو کے قریب سوکت اور چھ ہزار کے قریب منتر ہیں۔ رگ وید کی طرح اتھروید میں بھی صرف کانڈ اور سوکت کا حوالہ کافی ہے۔

اجمیر کے ویدک ینترالیہ کے چھپے ہوئے چاروں وید اکثر دیکھے جاتے ہیں۔ یہ معمولی کتابی تقطیع ۱۰"×۶½" پر چھپے ہیں۔ ٹائپ اوسط درجہ کا ہے۔ ہر صفحہ میں ۲۹ سطریں ہیں اور صفحات کی تعداد حسب ذیل ہے۔ رگ وید ۶۵۹ سفید یجروید ۱۵۹۔ سام وید ۱۲۰۔ اتھروید ۲۹۸۔ میزان کل ۱۲۳۶ صفحات۔ (باقی)

حدوث وید } وید کے منتروں سے ثابت کیا گیا ہے کہ وید قدیم نہیں ہیں بلکہ اُس وقت بنائے گئے تھے جبکہ دنیا کی کافی آبادی سطح زمین پر پھیل چکی تھی مصنفہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب۔ قیمت ۱ر ملنے کا پتہ:۔ مینجر اہلحدیث امرتسر

قرآن اور سیاست ×

امتِ مسلمہ کے لئے درسِ حیات

(از قلم مولوی محمد داؤد صاحب دارالعلوم عربیہ شکرادہ)

اسلامی حکومت کا قیام عین منشائے الٰہی ہے

ونرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض ونجعلھم ائمۃ ونجعلھم الوارثین۔

ہم یہ چاہتے ہیں کہ جو لوگ (بنی اسرائیل) دنیا میں کمزور کئے جاتے تھے ان کو دنیا کے بادشاہ اور زمین کے مالک بنا دیں۔" اقوام عالم کو زیر و زبر کرتے رہنا سنت اللہ ہے۔ تلک الایام نداولھا بین الناس قانون الٰہی ہے! پس اگر پرستاران توحید اپنی کوتاہیوں کی بنا پر کبھی کمزور بھی ہو جائیں تو یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ منشائے ایزدی میں فرق آگیا۔ بلکہ ہر تنگی کے بعد آسانی ہے اور ہر ظلمت کے بعد نور ہے۔ پھول کے ساتھ کانٹوں کا ہونا لازمی ہے ؎

اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

اسلامی حکومت کیلئے الٰہی وعدہ

ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثھا عبادی الصالحون۔ ہم نے زبور میں وعظ و تذکیر کے سلسلے میں یہ قطعی فیصلہ لکھ دیا ہے کہ میرے نیک بندے (پرستاران توحید) کسی نہ کسی دن زمین کے مالک ضرور ہونگے۔ خدائی وعدے غلط نہیں ہوا کرتے۔ ماضی قریب میں دنیا دیکھ چکی ہے کہ یہ وعدہ کیسی صفائی کے ساتھ پورا ہوا۔ اور پرستاران توحید نے مشرق سے مغرب میں اور شمال سے جنوب میں ساری زمین پر توحید کے جھنڈے بلند کر دیئے پانچوں براعظموں کے پہاڑوں و ندی نالوں و خاک کے تودوں و جنگلوں اور ان کے رات و دنوں سے دریافت کرلو یقیناً زبان حال سے یہ جملہ کائنات اس بات کی شہادت دیں گی کہ توحید کے متوالے یہاں پیغام توحید لے کر آئے اور فاتحانہ شان سے داخل ہوئے۔ زمانہ حال میں اگر ہمارا حال بگڑا ہوا ہے تو اس سے ہماری

× قرآن شریف میں جملہ احکام سیاست شاہ اسلام کے حکم کے ماتحت ہیں افراد امت کے اختیار میں نہیں یہ اصل الاصول قابل یاد ہے۔ (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

ماضی کی داستانیں محو نہیں ہو سکتیں۔ مستقبل آ رہا ہے۔ آثار امید افزا ہیں۔ اور علیٰ وجہ البصیرت کہا جا سکتا ہے کہ مستقبل میں الٰہی وعدہ پھر اپنا جلوہ دکھلائیگا۔ ان اللہ لا یخلف المیعاد۔

اسلامی حکومت کلیۃً فنا نہ ہوگی

لا تہنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین ۔ اے امت اسلامیہ! اگر تمہارے پاس متاع ایمان محفوظ ہے تو کچھ رنج و فکر نہ کرو باطل کی کوئی طاقت تمہارے مقابلہ پر کامیاب نہیں ہو سکتی۔ مشعل ایمان کی روشنی باطل کے سارے چراغوں کو مدہم کر دیگی ؎

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائیگا

مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اسلامی حکومت میں مقابلہ کے لئے ہر وقت اپنی طاقت کی پرورش کرتے رہیں اور فوجیں اور چھاؤنیاں اور رسالے قائم کریں

واعدوا لہم ما استطعتم من قوۃ ومن رباط الخیل ترہبون بہ عدو اللہ وعدوکم۔ دشمنان حکومت الٰہی کے دفعیہ کے لئے اپنی طاقت کی پرورش کرو اور رسالے قائم کرو تاکہ تمہارے اور تمہارے معبود حقیقی کے دشمن تم سے مرعوب ہو کر سرکشی و طغیان نہ کر سکیں منظم حکومتیں آج جو کچھ بھی کر رہی ہیں اور فوجوں اور چھاؤنیوں کے انعقاد کے لئے جیسے کچھ انتظامات کئے جا رہے ہیں حقیقت میں یہ سب کچھ اسلامی تعلیم کے چربے ہیں ورنہ کیا اسلام سے پہلے حکومتیں نہ تھیں؟ ضرور تھیں مگر یہ انتظامات یہ بندوبست یہ فوجی مظاہرے یہ فنون حرب کے کالج وغیرہ وغیرہ کوئی جانتا بھی نہیں تھا۔ الا ماشاء اللہ۔ سچ ہے اسلام نے دنیا کو سکھا دیا۔ ساری بدانتظامیوں کا بندوبست کر دیا۔ آئین حکومت و فرمانروائی مرتب کر کے بہت بڑی ضرورت کو پورا کر دیا۔

باغیان حکومت الٰہی کو پھانسی پر لٹکا دیا جائے یا ان کے ہاتھ و پیر کاٹ ڈالے جائیں یا ان کو جلا وطن کر دیا جاوے

انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ ویسعون فی الارض فساداً ان یقتلوا او یصلبوا الآیۃ۔ جو لوگ اللہ و رسول کا مقابلہ کرتے ہیں اور امن عامہ میں خلل ڈالکر زمین پر فساد پھیلانا چاہتے ہیں ان کی سزا یہ ہے کہ قتل کر دیئے جائیں یا پھانسی کے تختے پر لٹکا دیئے جائیں یا ان کے ہاتھ و پیر کاٹ ڈالے جائیں یا ان کو جلا وطن کر دیا جائے یہ سب کچھ امن عامہ کے تحفظ کے لئے ہے کیونکہ عام خلق کی بھلائی اسی میں ہے۔ اس آیہ شریفہ میں باغیوں کے لئے جو دفعات مقرر کی گئی ہیں آج جملہ منظم حکومتوں نے باغیوں کے لئے ان ہی دفعات کو اپنا دستور العمل قرار دے رکھا ہے اس میں کچھ شک نہیں کہ کسی منظم و عادل حکومت کی بغاوت کرنا اخلاقیات و مذہبیات کی رو سے گناہ عظیم ہے پھر اس کی روک تھام کے لئے جو بڑی سے بڑی سزا مقرر کی جاوے عین درست اور بجا ہے۔ اسی لئے قرآن پاک نے بغاوت و سرکشی و فساد کے انسداد کے لئے یہ آخری سزائیں تجویز کی ہیں۔ جو عین عدل و انصاف پر مبنی ہیں۔

مسلمان غیر اللہ کی غلامی کبھی اختیار نہیں کر سکتے

یا عبادی الذین آمنوا ان ارضی واسعۃ فایای فاعبدون ۔ اے میرے ایمان دار بندو! دیکھو کفر کی غلامی کبھی اختیار نہ کرنا۔ اگر تم کو کوئی شخص یا حاکم کفر پر مجبور بھی کرے تو اس زمین کو چھوڑ کر کسی اور آزاد سرزمین پر چلے جانا میری زمین بہت کشادہ ہے پس تم کو خالص میری غلامی اختیار کرنے میں کچھ پس و پیش نہ ہونا چاہئے۔ مثل مشہور ہے ؎

پائے فقیر لنگ نیست
ملک خدا تنگ نیست

مسلمان کے نزدیک زمین جائداد و مکانات وطن کنبہ کوئی چیز نہیں اس کے لئے تو سب سے پیاری چیز ایمان ہے۔ پس جہاں ایمان اور عبادت الٰہی و اطاعت فرامین رسالت پناہی بخوبی بجا لاسکے وہی زمین مسلمان کا وطن ہے اور جہاں ظلم و استبداد کی حمایت پر مسلمان کو مجبور کیا جائے وہاں سے اس کے لئے کوچ کرنا اور اس ظالم حکومت سے ترک موالات کرنا فرض ہے اگر کوئی مسلمان اس کے خلاف کرتا ہے تو وہ دیدہ و دانستہ اعانت کفر کا بوجھ اپنے سر پر رکھ رہا ہے۔

سرزمین کفر سے مسلمانوں کیلئے ہجرت کرنا ضروری ہے

الم تکن ارض اللہ واسعۃ فتہاجروا فیہا ومن یہاجر فی سبیل اللہ یجد فی الارض مراغما کثیرا وسعۃ۔ اے وہ مسلمانو! جو اپنی ذاتی اغراض کے لئے کفر کی حمائت پر کمر بستہ ہو رہے ہو اور اپنی مجبوریوں کو ان ناشائستہ حرکات کے لئے آڑ بنا رہے ہو! کیا اللہ کی زمین فراخ نہیں ہے؟ پھر تم کسی آزاد سرزمین پر کیوں نہیں چلے جاتے۔ یاد رکھو! جو اللہ کو خوش کرنے کے لئے سرزمین کفر کو چھوڑ کر سرزمین اسلام کی طرف جائیگا ترقی اور کامیابی اور فراخی اسکے قدموں کے چومنے کے لئے ہر وقت طیار ہے۔

بحکم بادشاہ ہتھیاروں سے مسلح رہنا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے

واذا کنت فیہم فاقمت لہم الصلوٰۃ فلتقم طائفۃ منہم معک ولیاخذوا اسلحتہم الآیۃ۔ میدان جنگ میں اگر کبھی نماز کا وقت آجائے تو تم کو اپنے ہتھیار و آلات و سامان حرب جسم سے اتار کر نہ رکھنے چاہئیں۔

حربی کفار کی سب سے بڑی کوشش یہ ہے کہ مسلمان قوم ہتھیاروں سے نا آشنا ہو جائے

ود الذین کفروا لو تغفلون عن اسلحتکم وامتعتکم کفار کی سب سے بڑی خواہش یہ ہے کہ تم ہتھیاروں اور آلات جنگ و سامان حرب سے غافل ہو جاؤ۔ مسلمانوں کی بدنصیبی ہے کہ آج کفر ہر طرف اپنی اس خواہش کو پورا ہوتا ہوا دیکھ رہا ہے اور ہمارے جسم پر ایک جوں بھی نہیں رینگتی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

سوا بارش یا مرض کے مسلمان کو بغیر ہتھیار رہنا ہرگز جائز نہیں ہے

ولا جناح علیکم ان کان بکم اذی من مطر او کنتم مرضیٰ ان تضعوا اسلحتکم وخذوا حذرکم ۔ اگر بارش ہو یا تم مریض ہو تو خیر ورنہ کسی حال میں تم کو بغیر ہتھیاروں کے رہنا جائز نہیں ہے۔ تم کو چاہئے کہ اپنی حفاظت کے لئے ہر وقت کیل کانٹے سے درست رہو۔

مسلمانوں کی غفلت و بے حسی پر جتنا ماتم کیا جائے کم ہے۔ آج ہتھیار رکھنا بھی ہمارے لئے موجب تکلیف ہے۔ یہ اعتراض کہ حکومت برٹش اس میں مانع ہے بالکل غلط ہے۔ جب حکومت برٹش میں ایک سکھ اپنے ساتھ ہر وقت آزادانہ کرپان رکھ سکتا ہے تو مسلمان کیوں نہیں رکھ سکتا؟ بات یہ ہے کہ مسلمانوں نے اپنی تعلیم کو یکسر نذر تغافل کر دیا ہے اسی کا شکوہ ہے اور بس۔

اسلامی حکومت کا اہم مقصد اعلائے کلمۃ اللہ ہے	لتکون کلمۃ اللہ

ھی العلیا وکلمۃ الذین کفروا السفلی۔

اسلامی حکومت کی غرض وغایت یہ ہے کہ اللہ کا کلمہ بلند کیا جائے اور دشمنان الہٰی کی بات نیچی کی جائے۔

ہر مومن کا فرض ہے کہ وہ باغیان الہٰی سے جنگ کیلئے ہر وقت طیار رہے	یاایھا الذین آمنوا قاتلوا الذین یلونکم من الکفار

الآیۃ۔ اے ایمان والو! اپنے قریبی کافروں کے مقابلہ کے لئے ہر وقت طیار رہو ان سے مقابلہ کرنے کے لئے تم کو ہر وقت سختی سے کام لینا چاہیئے (بحکم شاہ اسلام)

کفار سے ڈر کر صلح کا پیغام بھیجنا مسلمان کی شان نہیں ہے	فلا تھنوا و تدعوا الی

السلم وانتم الاعلون واللہ معکم ولن یترکم اعمالکم۔ مسلمانو! است کیوں ہوتے ہو! اور دشمنوں سے ڈر کر صلح کا پیغام کیوں بھیجتے ہو۔ یاد رکھو تم ہی غالب رہو گے کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے وہ تمہاری کوششوں کو ضائع نہ کرے گا۔

یہ چند آیات اس کتاب کی ہیں جس کو امت مسلمہ من جانب اللہ مانتی ہے اور جس کے ایک ایک حرف کو سچ جاننا ایمان کی شرط اولین ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ امت نے اس پاک کتاب کو پس پشت ڈال دیا ہے اگر آج ہم پھر اس کتاب کو پڑھیں اور غور سے پڑھیں تو ساری تکالیف رفع ہو جائیں گے

صلائے عام ہے یاران نکتہ دان کے لئے

مدیہ لارڈ کرزن کے زمانہ میں ہیں نے ایک کتاب لکھی تھی جس کا نام ہے "اسلام اور برٹش لاء"۔ سیاسیات محمدیہ اور قوانین انگریزی کا مقابلہ۔ اس کتاب میں حکومت کے ہر شعبے کا مقابلہ اسلامی تعلیم سے واضح طور پر دکھایا ہے کہ اسلامی قوانین سب قوانین سے بہتر ہیں۔ آج کل اسکی قیمت ۱۲؍ ہے۔ پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

گورپرستی کی حقیقت

(از مولوی عبدالستار صاحب بنگلوری)

بناتی پستی فطرت ہے محسوسات کا شیدا
جو ہیں کم اعتقاد ان پر ہے غالب نفس اور شیطاں
عباد البطن کا قبلہ نہو کیوں عرس قبروں کا
جو مشرک ہیں ولی کو جانتے ہیں رزق کا ضامن
ولی ان کلمہ گو اہل ہوا کو دیتے گر روزی
مگر مشرک یہاں جو رام لچھمن کے پجاری ہیں
ذرا عبرت کی کھولو آنکھ سوچو ہوش میں آؤ
وساوس میں نہ تم شیطاں کے ہرگز پھنسو یارو
یہ قبروں کی زیارت کے بہانے ہی بہانے ہیں
سوانح اولیا کے گر پڑھو گے غور سے یارو
محمدؐ کی شریعت کا کرو گے علم گر حاصل
پیو گے آب کوثر ہاتھ سے سردار عالم کے
دعا پر ختم کر ستار اے رحمٰن اے مولا
غریق بحر عصیاں ہوں نہیں ملجا سوا تیرے

ہر اک لغو و حماقت کا پسند آتا ہے نظارا
مغنی عورتوں کی دید کو عرسوں میں لے جاتا
جہاں پکتی ہے کھچڑی اور پلاؤ قورمہ قلیا
نہیں رکھتے خدائے پاک پر وہ اعتقاد اصلا
تو بتلاؤ کہ ہندو مشرکوں کو کون ہے دیتا
ہے دیکھا پاس انکے میں نے اک انبار دولت کا
سمجھنے کی کرو کوشش کہ سب کو کون ہے دیتا
خدا سے مانگو دیگا کیونکہ وہ رازق ہے سب کا
جو آسودہ ہیں ذلت میں بڑا انکے پیٹ کا دھندا
سبق سیکھو گے تم اخلاق کا توحید و سنت کا
بچو گے شرک و بدعت سے ملیگی جنت الماوا
شفاعت بھی ملے گی اور لواء الحمد کا سایا
خطائیں عفو فرما میری تو ہے ارحم الرحما
امتنی مومنا ربی والحقنی مع الصلحاء

حالتِ اکراہ میں سانپ بچھو کتے وغیرہ کے کاٹے ہوئے پر شرکیہ دم جھاڑا کرنا جائز ہے

آج بتاریخ ۴ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ یوم شنبہ کو چودھری ظہیر الدین صاحب سوداگر چرم دہلی کے گودام پر مابین مولانا عبدالستار صاحب اور مولانا محمد صاحب مناظرہ ہوا۔ اس فتویٰ پر جو مولوی عبدالستار صاحب نے اپنے صحیفہ میں چھاپا تھا۔ آخر فریقین کا اس تحریر پر اتفاق ہوا کہ ایک شخص کو سانپ بچھو کتے وغیرہ نے کاٹ کھایا اور کسی نے مسلم موحد کو دم جھاڑا شرکیہ منتر سے کرنا آتا ہے وہاں کسی کو بھی کوئی دوا یا دعا وغیرہ معلوم نہیں صرف اُسے شرکیہ منتر یاد ہے اُسے مجبور کیا جاتا ہے کہ اس مارگزیدہ پر شرکیہ دم جھاڑ کر ورنہ تجھے قتل کر دیا جاویگا اخیر اُسے اس اکراہ کی وجہ سے اپنی جان بچانے کیلئے دل مطمئن بایمان رکھ کر شرکیہ منتر سے اُسے غیر مانع سمجھ کر دم کر دینا جائز ہے۔ کسی مسلمان کی خیر خواہی کے لئے بوقت ضرورت اور مجبوری شرکیہ منتر سے دم جھاڑا جائز نہیں تاوقتیکہ کسی کی طرف سے مار ڈالنے کا اکراہ اور جبر نہ ہو۔ فقط۔

عبدالستار بقلم خود۔　　　　محمد بقلم خود ایڈیٹر اخبار محمدی دہلی

المشتہرہ۔ ایس مولابخش چودھری ظہیرالدین آڑھتیان چرم صدر بازار دہلی
بموجودگی شیخ حافظ حمید اللہ صاحب سوت والے منتظم مجلس فریق ثانی

(صحیفہ اہل حدیث دہلی)

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۱۱۹)

گذشتہ ہفتے ملا اسعد رومی رحمہ اللہ کی کتاب مجالس الابرار سے عربی عبارت درج ہوئی ہے آج اس کا بقیہ درج ذیل ہے :۔

ومنہا اتخاذ المساجد والسرج ایہا۔ منہا العکوف عندہا علی المجاورۃ عند المسجد الحرام ویرون سدانتہا افضل من خدمۃ المساجد و منہا النذر لہا ولسد نتہا زیارتہا لاجل الصلوۃ عندہا والطواف بہا وتقبیلہا واستلامہا وتعفیر الخدود علیہا واخذ ترابہا ودعاء اصحابہا والاستغاثۃ بہم وسوالہم النصر والرزق والعافیۃ والولد وقضاء الدیون وتفریج الکربات وغیر ذلک من الحاجات التی کان عباد الاوثان یسئلونہا من اوثانہم ولیس مشروعا باتفاق ائمۃ المسلمین اذا لم یفعل شیئا رسول رب العالمین ولا احد من الصحابۃ والتابعین وسائر ائمۃ الدین۔ انتہی :

"یعنی اور تحقیق اب یہ کیفیت ہوگئی ہے اس طائفہ گمراہ اور گمراہ کرنے والے کی کہ قبروں کا حج کرنا شروع کردیا ہے اور اس کے آداب و طریقہ مقرر کئے ہیں حتیٰ کہ بعض غلو کرنے والوں نے اس باب میں کتاب تصنیف کرکے اس کا نام مناسک حج المشاہد رکھا ہے اس نے قبور کو بیت الحرام کے مشابہ ٹھہرایا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ اعتقاد گویا دین اسلام سے الگ ہو کر بت پرستوں کے دین میں داخل ہونا ہے اب دیکھو تو کہ درمیان طریقہ نبی علیہ السلام کے دربارہ قبور جو منع فرمایا ہے جو مذکور ہوا اور درمیان طریقہ اس گروہ کے جو یہ ارادہ کرتے ہیں کس قدر بڑا فرق ہے اور بلاشبہ اس میں اتنے فساد ہیں کہ انسان گنتے گنتے عاجز ہو جاتا ہے۔ ایک یہ کہ قبروں کی اس قدر تعظیم کرنی جس سے لوگ فتنہ میں پڑ جاویں۔ ایک یہ کہ قبروں کی فضیلت مسجدوں پر دینی جو تمام مقاموں سے بہتر اللہ تعالےٰ کے نزدیک محبوب ہیں کیونکہ یہ لوگ جب قبروں پر جاتے ہیں تو نہایت درجہ تعظیم اور حرمت و انکسار اور خوف و نرمی دل کی کرتے ہیں اس قدر کہ مسجدوں میں نہیں کرتے اور نہیں حاصل ہوتا ان کو مساجد میں اس کا نظیر اور نہ مثل۔ اور ایک یہ کہ قبروں کو مسجد ٹھہراتے ہیں اور روشنی کرتے ہیں۔ اور ایک یہ کہ قبروں پر چلہ کشی کرتے ہیں اور قبروں پر غلاف چڑھاتے ہیں اور مجاور بٹھاتے ہیں حتیٰ کہ گور پرست قبروں کے مجاورت کو مسجد الحرام کی مجاورت سے بہتر سمجھتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ قبروں پر بیٹھے رہنا مسجدوں کی خدمت کرنے سے بہتر ہے۔ اور ایک یہ کہ قبروں کی اور مجاوروں کی منتیں مانتے ہیں اور ایک یہ کہ قبروں پر جانا نماز کے لئے اور طواف کرنا اور بوسہ دینا اور چومنا اور قبروں کی مٹی اٹھا کر منہ پر ملنی اور قبروالوں کو پکارنا اور ان سے مدد مانگنی اور ان سے نصرت اور روزی اور صحت اور اولاد اور قرضہ کی ادائیگی کا سوال کرنا اور مصیبتوں کی کشادگی وغیرہ حاجتیں طلب کرنی جو بت پرست اپنے بتوں سے مانگتے تھے اور ان میں سے کوئی بات مشروع کسی امام اہل اسلام کے نزدیک نہیں ہے کیونکہ ان میں سے کسی بات کو رسول رب العالمین نے نہیں کیا اور نہ کسی صحابہ اور تابعین میں سے اور نہ کسی امام دین نے۔ انتہی :"

اور مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ بلاغ المبین ص ۱۴۲ میں فرماتے ہیں :۔

"واز انجملہ است سجدہ گاہ ساختن قبور را و چراغاں نمودن بر آنہا و اعتکاف نزد آنہا و آویختن پردہ و مقرر نمودن خدمت کہ جاروب کشی و عود سوزی در آنجا نمایند و مردم را برائے گور پرستی دعوت میکنند تا آنکہ عابدان قبور ترجیح میدہند مجاورت قبور را بر مجاورت مسجد الحرام و یقین میکنند کہ خدمت ایں آستانہا افضل از خدمت مساجد است۔ مترجم گوید واقعی راست گفتہ است بچشم خود دیدہ باشد و مقالہ ایں گروہ بگوش خود شنیدہ انتہی :

یعنی منجملہ افعال گور پرستوں کے قبروں کو سجدہ گاہ بنا لینا اور ان پر چراغ روشن کرنا اور انکے نزدیک اعتکاف کرنا اور پردے لٹکانا اور خدمت جھاڑو کشی مقرر کرنا اور خوشبو، اگر، لوبان سلگانا اور آدمیوں کو گور پرستی کی دعوت دینا یہاں تک کہ قبروں کی پوجا کرنے والے ترجیح دیتے ہیں مجاورت قبور کو مجاورت مسجد الحرام بیت اللہ العظام پر اور یقین کرتے ہیں کہ خدمت اس آستانہ قبر کی افضل ہے خدمت کرنے مساجد سے۔ مترجم کہتا ہے واقعی سچ فرمایا ہے میں نے بچشم خود دیکھا ہے اور ان باتوں کو اس گروہ کی اپنے کانوں سے سنا ہے انتہی"

نیز صفحہ ۳ بلاغ المبین میں فرماتے ہیں :۔

" بدانکہ بت پرستان بر بتان خود لباس ابریشمی و کمخواب مے پوشانند و پیر پرستان نیز مر گورہا بزرگان خود را ہمچنیں مے پوشانند۔

یعنی جان کہ بت پرست لوگ اپنے بتوں کو لباس ریشمی اور کمخواب کے پہناتے ہیں اور پیر پرست لوگ بھی خاص اپنے بزرگوں کی قبروں کو اسی طرح پہناتے ہیں "

نیز صفحہ ۱۲ ۔ و نیز عادت بت پرستان ست کہ علمہا بنام بتان خود مے افرازند پس آنہا برداشتہ بکمال آداب بجائے بتان خود ہا مے برند پیر پرستان نیز علمہا رنگارنگ بنام شاہ مدار و خواجہ معین الدین چشتی و سالار مسعود غازی و سرور سلطان در روزہائے معینہ استادہ میکنند باز آنہارا برداشتہ بر قبور مذکورین مے رسانند و ایں فعل را عبادت دانستہ حاجت روائے خودہا ازیں کار مے جویند۔

یعنی اور یہ بھی عادت بت پرستوں کی ہے کہ علم بتوں کے نام کے ٹھہراتے ہیں پھر ان کو اٹھا کر مکمل آداب بتوں کی جگہوں میں لے جاتے ہیں پیر پرست لوگ بھی رنگارنگ کے علم نشان جھنڈے

بہشتی زیور مع بہشتی گوہر۔ مصنف مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔ قیمت ۱۲؍ (منیجر اہلحدیث) (۸۹۹)

ahmadimuslim.de

چھڑی شاہ مدار اور خواجہ معین الدین چشتی و سالار مسعود غازی اور سرور سلطان کے نام پر معین دنوں میں کھڑے کرتے ہیں پھر ان کو اٹھا کر قبور مذکورین پر پہنچاتے ہیں اور اس فعل کو عبادت جان کر حاجت روائی اپنی ایسے کاموں سے ڈھونڈتے ہیں۔

نیز ص۳۴۲۔ "و نیز عادت مشرکان است کہ بنام گذشتگان آب مے نوشانند و آں سبیل را بنام غیر خدا مشہور مے دارند پیر پرستان نیز آب برائے امام حسین مے نوشند و آں را نذر امام میگویند۔

یعنی اور یہ بھی عادت مشرکوں کی ہے کہ گزرے ہوؤں کے نام کا پانی پلاتے ہیں اور اس کو سبیل بنام غیر خدا مشہور کرتے ہیں۔ پیر پرست لوگ بھی پانی امام حسین کے لئے پلاتے ہیں اور اس کو نذر امام کی کہتے ہیں"

علی ہذا مولانا شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ تحفہ اثنا عشریہ ص۳۴۳ میں فرماتے ہیں :-

"و اما مشابہت بہ ہنود پس در ایام عاشورا چیزے کہ ہنود با بتان خود کنند ایں ہا با صورت قبور ائمہ نمایند و غسل دہند"

یعنی اور لیکن مشابہت ہنود سے پس ایام عاشورا میں جو چیزیں کہ ہندو اپنے بتوں کے لئے کرتے ہیں یہ لوگ بھی ائمہ پیشوا کی قبروں کے لئے کرتے ہیں اور غسل دیتے ہیں"

اور خود مولوی نعیم الدین نے اپنے رسالہ سواط العذاب ص۵ میں لکھا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں اور ان پر مسجدیں بنانے اور چراغ رکھنے والوں پر لعنت فرمائی ہے انتہی"

مگر یہاں مولوی نعیم الدین نے محض تقویۃ الایمان کی ضد اور عناد میں یا اپنے محض جہل سے یہ اعتراض لغو و باطل کیا کہ کس آیت یا حدیث میں بتایا گیا ہے کہ جھاڑو دینا روشنی کرنا فرش بچھانا پانی پلانا وضو اور غسل کا سامان درست کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے خاص کیا ہے؟ جس کا جواب باصواب دندان شکن آیات و احادیث تفاسیر و شروح احادیث اور کلام اکابر ائمہ دین فقہاء اہل یقین سے صراحتاً بتائید تقویۃ الایمان بوضاحت تمام ثبوت کو پہنچایا اور مزید تفصیل کے ساتھ مولوی نعیم الدین کے ص۱۶۲ کے جواب میں گزرچکا۔ کہ ہر وہ شے جو حق تعالیٰ کی عبادت کے مقابلہ میں بہ تقرب غیر اللہ عمل میں لائی جاویگی شرک ہوگی۔ اسی لئے اسباب و ذرائع عبادات کے بھی عبادات ہی ہوتے ہیں اور معصیت کے معصیت۔ بعض امور عبادات کے لئے معین بعض معین و مخصوص ہیئتیں بات بعض نیت پر موقوف۔ لہذا گور پرستوں کے افعال قبروں کے ساتھ کعبہ معظمہ مساجد اللہ کے مانند و مشابہ داخل شرک و ضلال ہیں۔ والحمد للہ اولاً و آخراً و تمہ النعمۃ الحق فماذا بعد الحق الا الضلال۔

قولہ ص۱۶۳ لغایت ص۱۶۵۔ مولوی نعیم الدین لکھتے ہیں کہ :-

"اسمٰعیل شرکیات کا چوتھا حصہ مولوی اسمٰعیل نے اپنے شرکیات کا چوتھا حصہ اشراک فی العادت کے نام سے موسوم کیا ہے اس میں اکثر وہی باتیں ذکر کی ہیں جن کا اوپر ذکر کیا گیا بعض باتیں نئی بھی کہی ہیں وہ یہ ہیں۔ حضرت بی بی کی صحنک مردنہ کھائیں شاہ عبد الحق کا توشہ حقہ والا نہ کھائے۔ برائی بھلائی کسی کی طرف نسبت کرنا کہ فلانا ان کی پھٹکار میں آکر دیوانہ ہوگیا فلانے کو نوازا تو فتح و اقبال مل گیا۔ اللہ و رسول چاہیگا تو میں آؤنگا کسی کو مالک الملک شہنشاہ کہنا ان سب باتوں کو شرک بتایا ہے اور لکھا ہے سو ان سب باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے (تقویۃ الایمان ص۶۱)

اب ان کی حقیقت پر نظر ڈالئے۔ حضرت بی بی کی صحنک اس کا شرک ہونا صاحب تقویۃ الایمان نے بزعم خود آیت سے ثابت کیا ہے اور آیت کریمہ ان یدعون من دونہ الا اناثا لکھکر لکھا ہے یعنی اللہ کے سوا جو اور لوگوں کو پکارتے ہیں سو اپنے خیال میں عورتوں کا تصور باندھتے ہیں پھر کوئی حضرت بی بی کا نام ٹھہرا لیتا ہے کوئی بی بی آسیا کوئی بی بی آتما دلی کوئی لال پری کوئی سیاہ پری کوئی سیتلا کوئی مسانی کالی کو (تقویۃ الایمان ص۱۳) اس گستاخی و بے ادبی سے تو ہر مسلمان کا دل کانپ جائیگا کہ حضرت بی بی صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور بی بی آسیہ کا ذکر پریوں اور مسانی اور کالی کے ساتھ ملا کر کیا ہے اللہ ہی اس کا بدلہ دے۔ یہ کیسا ستم اور کیسی بے باکی ہے کہ قرآن پاک کے معنے بدل ڈالے یدعون جو عبادت کرنے کے معنی میں ہے اس کا ترجمہ پکارنا کیا اور اناثا جو منات عزیٰ وغیرہ بتوں کے حق میں وارد ہے اس کو اہل بیت رسالت اور پاک بی بیوں پر ڈھالا اور صحنک کو شرک قرار دینے کے شوق میں قرآن پاک پر افترا کر دیا معنی میں تحریف کر ڈالی۔ تفسیر مدارک مطبوعہ مصر جلد اول صفحہ ۲۴۴ میں یدعون عبادت کرنے کے معنے میں ہے اور اناثا سے لات عزیٰ بت مراد ہیں۔ مولوی اشرف علی تھانوی نے آیت کا ترجمہ لکھا ہے۔ یہ لوگ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر صرف چند زنانی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں۔ (ترجمہ القرآن مجبوب المطابع دہلی ص۱۰۹) یہ ہے اس کے شرک کی حقیقت اور اس طرح اس بیدین نے قرآن پاک کی آیات لکھ کر عوام کو گمراہ کیا ہے جاہل سمجھتے ہیں کہ شاید آیت ہی میں یہ مضمون ہوگا معاذ اللہ اہل بیت رسالت سے کیا عداوت ہے کہ ان کے ایصال ثواب کو شرک کہہ دیا۔ صدقہ عبادت ہے اور ہر عبادت کا ایصال ثواب نصوص معتبرہ سے ثابت اور خود اسمٰعیل نے صراط مستقیم میں اس کو تسلیم کیا۔ ہم صفحہ ۹۰ و ۹۱ میں اسکی عبارتیں نقل کر چکے ہیں اب یہ شرک کیسے ہوگیا۔ اگر صدقہ پر غیر خدا کا نام آنا شرک ہو تو ایسا شرک قرآن و حدیث میں بہت ہوگا۔ انما الصدقات للفقراء والمساکین الایۃ۔ حدیث شریف میں ہے لام سعد۔ وہابی دین میں یہ بھی شرک ہوا بی بی صاحبہ کی صحنک صرف عورتوں کو کھلائی جاتی ہے اور شاہ عبد الحق صاحب کا توشہ حقہ نہ پینے والوں کو۔

(باقی آیندہ)

انجمنات الحجر۔ اہل بدعت کی ایک کتاب کا (۹۰۰) دندان شکن جواب۔ قیمت ۸ (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

س ع۱۹۶} زانی و مزنیہ ہر دو اپنے قصور کے قائل ہیں۔ مزنیہ کی دختر زانی کے بھائی یا لڑکے کو شرعاً نکاح میں آسکتی ہے یا نہیں؟ (غلام حسن ہیڈ ماسٹر خریدار اہلحدیث نمبر ۱۱۸۸۲)

ج ع۱۹۶} امام شافعی کے نزدیک اولاد زنا شرعی اولاد نہیں۔ اس لئے بنت زنا سے زانی والد یا اس کے بھائی یا بیٹے کا نکاح درست ہے۔ حنفیہ کرام کے نزدیک درست نہیں۔ اصلح یہ ہے کہ نہ کیا جائے تاکہ اشتباہ سے دور رہے۔

س ع۱۹۷} احتیاطی ظہر اور شرائط جمعہ کس تاریخ سے شروع ہوئیں؟ (سائل مذکور)

ج ع۱۹۷} سنت شاہان اسلام کے خوش آمدی علماء کی تجویز سے ہوئیں تاریخ معلوم نہیں۔ کتاب درمختار میں اس کو منع لکھا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ احتیاطی ظہر تصنیف درمختار سے پہلے کی ہے۔

س ع۱۹۸} حضرت امیر عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ دوم نے اپنے لڑکے پر حد زنا کی۔ بعد فوتیدگی کے بدن پر یا قبر پر جاری رکھی یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ع۱۹۸} حد شراب کے درّے مصر میں والئے مصر کے حکم سے لگوائے تھے وہ اسی حالت میں مرگیا تھا۔ رحمہ اللہ۔

س ع۱۹۹} حضرت عبد القادر جیلانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ امت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے ساتھ جنت میں لے جاوینگے۔ کیا یہ صحیح ہے؟

ج ع۱۹۹} ثبوت نہیں ملتا۔ ثبوت بذمہ مدعی

س ع۲۰۰} کیا بی بی فاطمہ خون حسنین رضی اللہ عنہم نہ بخشے گی۔ جب تک امت رسول کریم جنت میں داخل نہ ہوگی۔ (سائل مذکور)

ج ع۲۰۰} یہ سب شیعوں کی یا ان جیسے اہل بدعت کی ایجاد ہے۔ آیات یا احادیث میں اس کا ثبوت نہیں ملتا۔

س ع۲۰۱} اذان کب شروع ہوئی؟ (سائل مذکور)

ج ع۲۰۱} مدینہ شریف میں جب حضرت عمر وغیرہ نے اس امر میں خواب دیکھا تھا۔

س ع۲۰۲} رسول کریم کی پیڑھی حضرت آدم تک اسلام پر تھی یا کفر پر؟ (سائل مذکور)

ج ع۲۰۲} حضرت ابراہیم علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جد امجد ہیں ان کے والد آذر قرآنی نص سے مشرک ثابت ہیں۔ اِذْ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً اِنِّيْٓ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ط

س ع۲۰۳} بیمہ زندگی کرانا درست ہے یا نہ ڈاکخانہ میں روپیہ جمع کرانا درست ہے یا نہ؟ (سائل مذکور)

ج ع۲۰۳} ہر دو کام درست ہیں۔

س ع۲۰۴} دسہرہ پر جانے سے نکاح فسخ ہوجاتا ہے یا نہیں۔ حدیث و قرآن سے فرماویں۔ (سائل مذکور)

ج ع۲۰۴} دسہرہ پر جانا کفر کی رسم ہے مسلمان کو اس سے پرہیز کرنا لازم ہے فسخ نکاح کفر کی فرع ہے۔

س ع۲۰۵} بعد نماز جنازہ جنازہ کے اردگرد ہوکر فاتحہ خوانی کرنا اسی طرح بعد دفن اور چالیس قدم پر اور گھر پر میت کے آکر فاتحہ کہنا یہ امور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں یا نہیں۔ دوسرا۔ تیسرے دن فاتحہ خوانی یعنی زیارت کرنے کے متعلق ایک روایت ملا علی قاری فتاوے آذرجندی سے لائے ہیں کہ سیدنا ابراہیم ابن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وفات کے تیسرے دن ابوذر رضی آپ کے پاس اونٹنی کا دودھ اور جو کی روٹی لیکر حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے رکھ دیا تو آپ نے ایک بار الحمد پڑھی اور تین بار قل ہو اللہ اور درود شریف پڑھی پھر ہاتھوں کو اٹھایا اور منہ پر پھیرا۔ پھر ابوذر رضی کو اس کے تقسیم کرنے کا حکم دیا۔ اور فرمایا اس کا ثواب میرے بیٹے ابراہیم کو پہنچے۔ یہ روایت کیسی ہے۔ کن محدثین نے اس حدیث کو روایت کیا۔ بحوالہ کتب و صفحہ و صحت درج فرما کر عند اللہ ماجور و مشکور فرماویں۔ ان کاموں کا کرنا جائز ہے؟ آیا یہ بدعت تو نہیں۔ قائل و فاعل کیسا ہے۔ اور منکر کیسا ہے۔ بینوا توجروا۔

(الراقم احقر العباد سید قاسم۔ تیرہ ہلی)

ج ع۲۰۵} مردے پر چالیس قدم واپس آکر دعا کرنا۔ بعد نماز جنازہ میت کے اردگرد کھڑے ہوکر پھر دعا کرنا، پھر میت کے گھر فاتحہ خوانی کے لئے جانا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں مردے پر ختم پڑھنا یہ بھی رسم ہے۔ آنحضرت صلعم کا ابراہیم پر فاتحہ خوانی کرنا ثابت نہیں اور ملا علی قاری کی نقل کردہ روایت باطل ہے۔ مولانا عبد الحی مرحوم لکھتے ہیں۔

نہ کتاب آذرجندی از تصانیف ملا علی قاری است و نہ روایت مذکور معتبر و صحیح است بلکہ موضوع است بر اں اعتماد نشاید در کتب حدیث نشانے از ہمچو روایت یافتہ نمے شود۔

مولانا رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں۔ الجواب صحیح۔ اور اس کا واضع ملعون ہے کہ فخر عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تہمت کرتا ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص۱۲۵ ج ۱)

(رہا پائی داخل غریب فنڈ)

استفتاء اسی قدر تھے

فتاویٰ نذیریہ

مصنفہ حضرت مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔ اس میں ہر سوال کا جواب مطابق قرآن شریف و احادیث رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے درج کیا گیا ہے۔ تاکہ مستفتی صاحبان کو دقت نہ اٹھانی پڑے۔ ہر اہل حدیث کے پاس اس کا ہونا لازمی ہے۔ قیمت بجائے دس کے آٹھ روپے۔ محصول علیحدہ۔ منگوانے کا پتہ:۔

دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

صداقت رسول بزبان انبیاء علیہم السلام ... (۹۰۱)

ahmadimuslim.de

متفرقات

ایک بیجا شکایت | ناظرین کی خدمت میں بارہا عرض کیا گیا ہے کہ قیمت اخبار ختم ہونے کی اطلاع ملتے ہی حتی الامکان قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھیج دیا کریں فیس منی آرڈر بے شک قیمت میں سے ہی وضع کر لیا کریں اگر مہلت درکار ہو یا خریداری سے انکار ہو تو بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع بھیجدیا کریں بصورت دیگر وی پی ارسال کرنے کے اسے وصول کر لیا کریں مگر افسوس ہے کہ ہر دفعہ ایسے ہی مواقع درپیش آتے رہتے ہیں۔ وی پی بھی واپس آتے ہیں اور قیمتیں بھی وصول نہیں ہوتیں۔

کیا ہی اچھا ہو | کہ اگر خریداری منظور نہ ہو تو ازراہ نوازش اس کی بندش کی اطلاع ہی بھیجدیا کریں اس طرح دفتر کو وی پی کرنے کا نقصان تو نہ ہوا کرے۔

مقدس رسول | سہ کرر زیر طبع ہے۔ اس ہفتہ انشاء اللہ بالکل تیار ہو جاویگا۔ ناظرین مطلع رہیں۔

بیس روپیہ انعام | خاکسار کا لڑکا مسمی محمد شفیع عمر ۲۴ سال نارمل پاس ہے۔ ملازمت سے استعفیٰ دیکر کہیں چلا گیا ہے۔ جو صاحب اس کا پتہ بتادیں اس کو بیس روپیہ انعام دیا جائے گا۔ اگر وہ خود یہ تحریر پڑھے تو وہ گھر آجاوے۔ اگر وہ آنا پسند نہ کرے تو اپنا پتہ بتادے۔ ہم اس کو کسی کام کے لئے مجبور نہ کریں گے۔ (مولوی محمد حسین لکھو کے ضلع فیروزپور پنجاب)

انعام گم شدہ | مبلغ دس روپے نقد بطور انعام اس صاحب کو دیئے جاویں گے جو ہمارے عرصہ تین سال سے گم شدہ بہنوئی مسمی فقیریا ولد برکت قوم اوڈ عمر ۴۹ سال رنگ گورا، لوئر مڈل پاس، دانتوں میں سونے کی میخیں، سکنہ پدھوڑ، ریاست پٹیالہ کا پورا و مکمل پتہ بتادے۔ ہمارے پاس لانے والے کو پانچ روپے مزید دینگے۔

المشتہران۔ نواب خان و نظام الدین قوم اوڈ سکنہ احمد پور ڈاک خانہ بڈھلاڈہ تحصیل و ضلع حصار۔

مار گزیدہ کا علاج | خاکسار کے پاس ہے جس سے اکثر اصحاب صحت یاب ہوئے ہیں مگر وہ صرف ستائیسویں رمضان کی رات کو سکھلایا جاتا ہے ضرورت مند اصحاب پتہ ذیل سے خط و کتابت کریں۔

(محمد نذیر الدین متعلم مدرسہ شمس الہدیٰ موضع دلالپور ڈاک خانہ کوتل پوکھر ضلع سنتھال پرگنہ)

دعائے صحت | خاکسار کچھ عرصہ سے علیل رہتا ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (سائل مذکور)

جنازہ غائب | میں نے سفر حیدرآباد دکن میں سنا کہ شیخ سنوسی شاہ طرابلس الغرب کا انتقال ہوگیا انا للہ۔ چنانچہ مرحوم کا جنازہ غائب ادا کیا گیا۔

(حاجی یونس خان رئیس از دتا قلی)

یاد رفتگان | مولوی عبد الرحمن صاحب مہتمم مدرسہ نجم الہدیٰ شیخ علی پور لال گولہ ضلع مرشد آباد چھ ماہ کی طویل علالت کے بعد ۶۵ سال کی عمر پاکر انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم دیندار، متواضع اور منکسر المزاج تھے اور پکے موحد و متبع سنت ہونے کے علاوہ حضرت سید احمد صاحب بریلوی کے معتقدوں میں سے تھے۔ (راقم ابو تراب محمد عبد الوہاب)

ایضاً | میرا اکلوتا فرزند عبد الرؤف سات سال کی عمر پاکر مجھے ہمیشہ کے لئے داغ مفارقت دے گیا۔ انا للہ۔ (مستری بشیر احمد از امرتسر کڑہ کرم سنگھ)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلھم وارحمھم

عزیزی جواد کی مفارقت | میرا چودہ سالہ لڑکا سید جواد حسین صرف ایک یوم گردن توڑ بخار میں مبتلا رہ کر ۹ اگست ۳۵ء کو مجھ سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گیا انا للہ۔ مرحوم خورد سالی سے ہی پابند صوم و صلوٰۃ اور ذہین و متین ہونے کے علاوہ شرم کا پتلا تھا۔ شعراء حضرات سے ملتمس ہوں کہ طرح ذیل پر تاریخ وفات وغیرہ لکھ کر بھیجیں مشکور ہونگا ؎

ہستی ہے اپنے سامنے صورت جواد کی

غمزدہ سید سجاد حسین سجاد قصبہ شیش گڑھ ضلع بریلی

مولوی عبد الشکور صاحب | شاکر گیاوی سفیر انجمن اہل حدیث گیا جہاں کہیں ہوں اپنے پتہ سے اطلاع دیں۔ راقم محمد ابراہیم سیکرٹری انجمن اہل حدیث گیان پور بنارس سٹیٹ)

نیو ورلڈ آف اسلام | کہاں سے ملتی ہے کوئی صاحب مستعار دے سکتے ہوں یا قیمتاً فروخت کر سکتے یا جائے فروخت کا علم رکھتے ہوں تو مجھے اطلاع دیں (محمد ابراہیم مذکور)

مولوی ابو البشیر صاحب | ساکن وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ کا مفصل پتہ درکار ہے۔ کسی صاحب کو معلوم ہو تو مجھے اطلاع دیں۔ راقم محمد بشیر ٹھیکیدار وردی۔ نوار وغیرہ جنرل گنج کان پور۔

غریب فنڈ | میں از فتوے فنڈ ۸ر۔ ایک صاحب خیر ۸ر۔ بابو اللہ بخش صاحب از لدھانہ عـہ۔ ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب ہانگ کانگ عہ۔ قاضی محمد عبد اللہ صاحب مانسہرہ للعہ۔ عثمان غنی صاحب از ڈھاکہ ۱ا جملہ ۸ر۔ سابقہ بقایا بذمہ فنڈ ۶؍ بقایا ۱۱؍ از سائلین عبد السبحان حاجی نگر سے رد ۲) امام الدین رام پور ؎ (۳) سید محمد امین گھمن ؏۔ (۴) محمد امین پہررائی ؏ (۵) عبد الجبار کابل پور ؏۔ (۶) عبد اللہ باقی پور ؏ (۷) عمر الدین فتح آباد ؏ (۸) مدرسہ شمسیہ دیرووال سے ر (۹) فیض محمد ؏ (۱۰) مدرسہ اسلامیہ ٹانڈہ ؏ (۱۱) عبد الحکیم گورداسپور ؏۔ (۱۲) عبد الرشید کانگڑہ ؏ (۱۳) عبد اللہ سیالکوٹ ؏ میزان ۵۵ ۔ ۱۲ سائلین کے نام ایک ایک سال کے لئے اور ایک سائل کے نام چھ ماہ کے لئے غریب فنڈ سے اخبار جاری کیا گیا۔ بذمہ فنڈ ۱۲ نمبر سائلین ۱۰۳

مدرسہ علوم القرآن والحدیث مدینہ منورہ (عرب) | عبد الوحید مدرس اردو مکتب سمپلور ؏ رمضان علی درزی بانسڈیہہ ضلع بلیا ؏

چندہ کانفرنس | قاضی محمد عبد اللہ پلیڈر مانسہرہ للعہ مولوی عبد الغنی راجورا ضلع دربھنگہ ؏۔

مضامین آمدہ | مولوی ابو القاسم صاحب۔ پنڈت آتمانند صاحب۔ نائب ناظم اہل حدیث کانفرنس دہلی سید محمد حبیب اللہ۔ حکیم سید علی۔ محمد جانباز خان صاحب۔

ahmadimuslim.de

تبویب القرآن۔ مع حواشی تفسیر وحیدی۔ (۹۰۲) قابل دید ہے قیمت ۴ روپے (منیجر اہلحدیث)

ملکی مطلع

جدید امیر شریعت یا ملت[1]

جب سے دیوبندی حنفی جماعت نے لاہور میں مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب کو امیر بنایا ہے دوسرے گروہ (بریلوی عقیدہ کے) احناف میں سرگوشیاں ہو رہی تھیں کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے کیونکہ مولوی عطاء اللہ شاہ کی امارت ان کے حق میں ایسی ہی ناگوار ہے جیسی مولوی عبد الوہاب دہلوی کی۔ اس لئے لاہور کی مسجد شہید کے متعلق احرار اور غیر احرار میں جو مناقشہ بلکہ مشاتمہ پیدا ہوا تو "بلی کے بھاگوں چھیکا ٹوٹا" بریلوی احناف نے وقت شناسی سے کام لیتے ہوئے راولپنڈی میں جلسہ کر کے پیر جماعت علی شاہ صاحب علی پوری کو امیر شریعت بنا لیا۔ ہم پیر صاحب اور ان کے اتباع کو اس انتخاب پر مبارک باد اس وقت کہیں گے جب پیر صاحب جنگ عظیم کی مثل کام کر کے دکھا ئینگے جس کی تفصیل یہ ہے۔ جنگ عظیم میں پیر صاحب موصوف نے انگریزی فوج میں بھرتی دی تھی۔ مریدوں کے بازوؤں پر تعویذ باندھے تھے فرمایا تھا کہ تمہاری گولیاں ترکوں کو لگیں گی ترکوں کی گولیاں تم کو نہیں لگیں گی۔ بس وہی تعویذ اب کام آئے گا۔ اپنے اتباع کے بازوؤں پر باندھ کر لاہور کی طرف بھیجدیں۔ اس سے دو فائدے ہونگے۔ ایک تو مسجد فتح ہو جائے گی دوسرے جنگ عظیم کی وجہ سے پیر صاحب کی نسبت عام مسلمانوں میں جو بدظنی ہے سب دور ہو جائے گی۔ اگر یہ نہیں تو پھر آئے دن امیر بنانے سے کیا فائدہ۔ تیلی بھی کیا اور روکھا کھایا

ہمارا خطرہ ہم الہامی نہیں، فوجی جرنیل نہیں، سیاسی مدبر نہیں۔ لیکن ناظرین اہلحدیث جانتے ہیں کہ ہماری سیاسی پیشگوئی خدا کے حکم سے سچی ہوتی ہے۔ ہمارا

[1] بعض اخباروں میں امیر شریعت لکھا ہے بعض میں امیر ملت (مدیر)

وجدان کہتا ہے کہ اس جدید انتخاب امیر شریعت کا اثر مسجد لاہور پر توشاندہ نہ ہوگا۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ دونوں پارٹیاں نادر شاہ کی فوج کی طرح (خدا نہ کرے) باہمی دست و گریباں ہو جائیں گی جس سے مسلمانوں کا رہا سہا وقار بھی ختم ہو جائے گا۔ کیونکہ شیخ سعدی مرحوم کہہ گئے ہیں ؎

دہ درویش در گلیمے بخسپند
دو بادشاہ در اقلیمے نگنجند

قادیان سے اہل حدیث کو سیاسی اتحاد کی دعوت

قادیانی اخبار الفضل نے اپنی معمولی حکمت عملی سے شیعہ اور جماعت اہل حدیث کو سیاسی اتحاد عمل کی دعوت دی ہے۔ ایسا کیوں کیا ہے؟ چونکہ جمہور احناف کسی طرح سے بھی قادیانیوں سے تعاون نہیں کر سکتے۔ اس لئے بقول شخصے

جب دیا رنج بتوں نے تو خدا یاد آیا

اہل حدیث اور شیعان کو یاد آئے۔ قادیانی حضرات تو احناف سے ڈر کر ادھر آئے ہیں مگر اہل حدیث عرصہ سے قادیانیوں سے سہمے بیٹھے ہیں کیونکہ خلیفہ قادیان کا کھلا اعلان ہے کہ

ہم درندوں سے صلح کر سکتے ہیں مگر ہمارے
عقائد پر طعن کرنے والوں سے صلح نہیں کر سکتے
(میاں محمود) (الفضل ۸ / ۲۹ ۵ھ)

اہل حدیث تو مرزا صاحب اور ان کے عقائد کے حق میں جیسے کچھ ہیں وہ حقیقۃ الوحی مصنفہ مرزا صاحب سے معلوم ہو سکتا ہے۔ اس لئے قادیانی اتحاد سے ہمیں خطرہ ہے جس کا اظہار کسی شاعر نے یوں کیا ہے ؎

حسینوں سے دل اے دل ہمارے دیکھے بھالے ہیں
نہیں ڈسنے رکنے کے ستمگر ناگ کالے ہیں

دنیا کا آئندہ حال

وَّ اَنَّا لَا نَدْرِيْٓ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا

اٹلی اور ابی سینیا (حبش) کی جنگ محض دو طاقتوں کی جنگ نہیں بلکہ دنیا کے دو حصوں کی جنگ ہوگی۔ جس طرح کسی زمانہ میں دو خاندانوں (کورو پانڈوں) کی جنگ سے ہندوستان فنا ہو کر پھر نئے سرے سے آباد ہوا تھا۔ اندیشہ کیا جاتا ہے کہ اس جنگ میں بھی تقریباً کل دنیا فنا ہو کر پھر آباد ہوگی۔ بہت ممکن ہے کہ اس جنگ کی لپیٹ میں حکومت برطانیہ بھی آجائے پھر اس کی وجہ سے ہندوستان بھی پھنس جائے۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ ہندوستان کے خزانے پر بوجھ پڑے گا اور اس کی فرع یہ ہوگی کہ ہندوستانیوں پر ٹیکسوں کا بوجھ بھاری ہو جائے گا۔ جس کا ادنے سے ادنے نمونہ یہ ہوگا کہ پوسٹ کارڈ چار پیسے میں آئیگا جو پہلے کبھی ایک پیسہ کا تھا۔ اسی طرح اور اخراجات کا بوجھ بھی بوجہ اقتصادی کمزوری کے ہندوستان پر پڑے گا۔ جسے برداشت کرنے کی طاقت ہندوستان میں پہلے ہی سے نہیں۔

اس بڑی تباہی سے پہلے سرحدی چھیڑ چھاڑ بھی ہندوستان کے لئے موجب پریشانی ہو رہی ہے جو کئی ہفتوں سے آزاد قبائل سرحد کے ساتھ جنگ کی صورت اختیار کر گئی ہے۔ عرصہ سے کبھی کبھی آواز آتی تھی کہ حاجی ترنگ زئی اور فقیر علی سرحد پر نقل و حرکت کر رہے ہیں خیال ہوتا تھا کہ اخبارات کی خام خیالیاں ہیں۔ لیکن خواب نے بیداری کی صورت پکڑ لی۔ اب تو گولیاں چلنے بلکہ کم و بیش نقصانات کی خبریں بھی آتی رہتی ہیں۔ ہم سیاست دان نہیں لیکن یورپی اقوام کی سیاست پر نظر کر کے بہت ممکن معلوم ہوتا ہے کہ سرحدی چھیڑ چھاڑ کو جنگ اٹلی سے تعلق ہو۔

اندرون ملک یہ حالت ہے کہ بہت سے مقامات سے جن میں امرتسر بھی داخل ہے ہیضہ کی خبریں آرہی ہیں اور دن بدن ترقی پر ہیں۔ کہیں زلزلے ہیں تو کہیں سیلاب سے تباہی ہے اور کہیں خشکی سے بربادی۔ اللہ تعالے انجام بخیر کرے۔

سیف اللہ۔ حضرت خالد ولید سپہ سالار (۴۳۲) اعظم کی سوانحمری۔ قیمت ۸؎ (منیجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

امرتسر میں ہیضہ

قابل توجہ اگزکٹو افسر صاحب بہادر

شہر امرتسر میں قدرے اور دائم گنج میں بڑی شدت سے ہیضہ پھوٹ پڑا ہے۔ بظاہر یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ دائم گنج میں صفائی کا انتظام نہیں نہ سڑکیں صاف ہیں نہ نالیاں پختہ۔ بلدیہ امرتسر کا صیغہ حفظان صحت متوجہ ہے۔ مگر اصل کام یہ ہے کہ وہاں صفائی کا بخوبی انتظام کیا جائے۔ آبادی کے قریب جو جوہڑ ہے وہ بھی سخت بدبودار ہونے کی وجہ سے سخت مضر ہے کمیٹی اگر بجٹ میں عدم گنجائش کا عذر کرے تو ما لکان مکانات سے فی گھر حسب حیثیت مکان ٹیکس وصول کر سکتی ہے بہرحال صفائی ضروری اور مقدم ہے۔

ملک کی ایک بڑی تکلیف

قابل توجہ گورنمنٹ

جب سے گراموفون کا رواج ہوا ہے شوقین مزاج اپنا شوق پورا کرنے میں عام پبلک کے آرام یا تکلیف کا خیال نہیں کرتے اور جب تک جی چاہتا ہے بجاتے رہتے ہیں۔ خصوصاً گرمی کے موسم میں بلند مکانوں پر چڑھ کر رات کو بلند آواز سے بہت دیر تک بجاتے رہتے ہیں جس سے پبلک خصوصاً مزدوری پیشہ لوگوں کو (نیند میں خلل ہونے سے) سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اس لئے کئی بار اہلحدیث میں حکام کو توجہ دلائی گئی مگر کچھ نتیجہ بر آمد نہ ہوا۔ آج براہ راست گورنمنٹ کو توجہ دلائی جاتی ہے امید ہے کہ حکومت غریب رعایا کی راحت کو عیش پسندوں کے عیش پر قربان کرنا گوارا نہ کریگی۔

مسدس حالی۔ خواجہ الطاف حسین حالی مرحوم کی شہرہ آفاق قومی نظم۔ مع حیات حالی۔
قیمت ۱۲ ار ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

مرغیوں کی پرورش

مسٹر ایف۔ بی۔ ہیرپ پی۔ اے۔ ایس پولٹری اکسپرٹ گورنمنٹ گورداسپور

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

سب سے پہلے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ مرغیوں کے پالنے کا مقصد کیا ہے۔ بعض اشخاص یہ کام مرغ لڑانے کے واسطے کرتے ہیں اور بعض مرغیوں کو خوبصورتی کی وجہ سے پالتے ہیں۔ لیکن عام لوگ مرغیوں کو گوشت اور انڈوں کی خاطر پالتے ہیں اور اپنی ضرورت سے زائد کو منافع پر بیچ ڈالتے ہیں۔

زمین ہر ایک بجز زمین مرغیاں پالنے کے کام آسکتی ہے۔ صرف معاش کی صورت میں اچھی زمین استعمال میں لانی چاہئے۔ اور خیال رکھنا چاہئے کہ مالک گھر کے نزدیک ہو۔ پانی اور سایہ عمدہ اور کافی ہو۔ اگر درخت ہوں تو اچھی بات ہے ورنہ شیشم وغیرہ کے درخت بو دینے چاہئیں۔ اگر زمین اچھی ہو تو میوہ دار درخت لگانے سے زائد منافع ہو سکتا ہے۔

مرغیوں کا پنجرا برسات میں مرغیاں کثرت سے مرجاتی ہیں کہ ان کی بھوک جاتی رہتی ہے، آنکھیں بند کئے رہتی ہیں جو ہیضہ کے یا ٹنگ فیور (یعنی پچڑیوں کا بخار) کے آثار ہوتے ہیں لیکن عموماً یہ ٹک فیور ہی ہوتا ہے اس کا سبب صرف مرغیوں کو ڈربہ میں بند رکھنا ہے جو ہر ایک گاؤں میں پایا جاتا ہے۔

یہ ہولناک چیچڑیاں کچی دیواروں اور چھتوں میں رہتی ہیں اور مرغیوں کا خون چوستی ہیں جس کا علاج بھی آسان نہیں مرغیوں کا اُس درخت کی شاخوں پر جس کے اردگرد جالی لگی ہوئی ہو۔ آرام کرنا بہتر ہوتا ہے۔ اس جالی میں آنے جانے کے لئے دروازہ بھی ہونا چاہئے۔ جالی چھ فٹ بلند ہو اور اس کا نچلا حصہ تقریباً تین انچ زمین میں دبا ہوا ہو تاکہ بلیاں یا نیولے وغیرہ نیچے سے سوراخ بنا کر اندر داخل نہ ہو سکیں۔ درخت کی شاخوں اور جالی کے درمیان کافی فاصلہ رہے تاکہ مرغیاں اڑ کر باہر نہ جا سکیں

اسی طرح سے موسم برسات میں مینہ کی وجہ سے کچھ مرغیاں مرجانے کا خدشہ ہے تاہم یہ نقصان ڈربے کے نقصانات سے بدرجہا کم ہوگا۔ مرغیاں مٹی کے ڈربوں میں پورے طور پر نشوونما نہیں پا سکتیں۔

مرغیاں اگر کسی کے پاس پہلے ہی دیسی مرغیاں ہوں تو ان میں سے دس اچھی مرغیاں چن کر انہیں ایک پنجرے میں رکھنا چاہئے جس کے اردگرد ضرورت کے مطابق جنگلہ بنا لینا چاہئے۔ ایک انگریزی نسل کا بڑھیا مرغ خرید کر اُن مرغیوں میں چھوڑ دینا چاہئے اس کام کے لئے ٹھیک وقت موسم سرما یا بہار ہے۔ مرغیوں کا کام شروع کرنے کے لئے سب سے اعلےٰ موقع موسم خزاں ہے۔ جب تک فصل خریف تیار ہوتی ہے مرغیوں کا گھر اور پنجرا بنایا جا سکتا ہے۔ اور اس کے بعد کڑک مرغی اور چوزوں کے لئے ایک چھوٹا سا صندوق اور جالی کا جنگلہ بنا لینا چاہئے۔

(لاہور۔ ۷ ستمبر ۱۹۳۵ء)

خون کے آنسو

اس میں بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کی موجودہ حالت اور موجودہ روش ان کے لئے تباہ کن ہوگی اگر وہ اس تباہی سے بچنا چاہتے ہیں تو ان کو فوراً اپنی روش بدل دینا چاہئے اور ان تدابیر پر عمل کرنا چاہئے جو ان کی فلاح و بہبود کا موجب ہیں۔ اس کتاب میں ان تدابیر پر تفصیل سے بحث کی گئی ہے جو مسلمانوں کی ترقی و کامیابی کی ضامن ہیں۔ خود پڑھئے۔ گھر والوں محلہ والوں اور عزیزوں، رشتہ داروں کو سُنائیے پھر ان باتوں پر عمل کیجئے جو اس کتاب میں بتلائی گئی ہیں۔ قیمت ۴ر

الحریت فی الاسلام

(از مولانا ابو الکلام صاحب آزاد۔)

اس میں اسلامی حریت و جمہوریت اور دیگر اہم مسائل پر زبردست بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۶ر

منگوانے کا پتہ:۔

منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

خطرہ! خطرہ!! خطرہ!!!

ہیضہ کے دنوں میں

اپنی خوراک! اشیائے خوردنی اور صفائی کے متعلق احتیاطیں ضروری ہیں مگر یہ

احتیاطیں

بھی کئی مرتبہ ناکام ثابت ہو جاتی ہیں اور ایک معمولی سی بات ہیضہ کے اچانک حملہ کا موجب بن سکتی ہے۔ اور بہترین طبی امداد کا موقعہ بھی نہیں ملتا۔ لہذا ہمیشہ

امرت دھارا (رجسٹرڈ)

پاس رکھیں۔ اور بوقت ضرورت اس کو بطور حفظ ماتقدم اور صحت بخش دوا کے استعمال کریں!

معدہ کی عام امراض اور خانگی تکالیف کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے!

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ۔ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنے۔ نمونہ کی شیشی آٹھ آنے

احتیاط! نقلوں سے بچو! کیونکہ سخت دورہ امراض میں دھوکہ دیکر دکھ و تشویش کو بڑھا دیں گی۔ صحت کے معاملہ میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو!

خط و کتابت و تار کے لئے:- امرت دھارا ۲۳ لاہور

المشتہر

مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

تمام دنیا میں بے مثل ۴۷/۵۱

سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ ۴ روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوۃ مترجم و محشی

اردو کا ہدیہ سات روپے

ان دونو بے نظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

عبد الغفور غزنوی مالک کارخانہ

انوار الاسلام امرتسر

(۹۰۵)

ہر خاص و عام کو اطلاع

پانچسو روپیہ کا نقد انعام

طلاء نو ایجاد رجسٹرڈ ۹/۱۲

ڈاکٹر زانس کا ایجاد علاج مردانہ کمزوری۔ جو شخص اس طلا کو بیکار ثابت کردے اسکو پانچسو روپیہ کا نقد انعام دیا جاویگا۔ یہ روغن ڈاکٹر زانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربے تیار کیا ہے جو مثل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اس کا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہو جاتا ہے جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں تو فوراً اس طلاء سے فائدہ حاصل کریں۔ اس طلا سے ہزاروں مریض بفضل خدا شفایاب ہو چکے ہیں۔ اسکے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں۔ طلا کے ہمراہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی ایجاد حب مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں۔ یہ مکمل علاج ہے اس سے بہتر کوئی طلا اس مرض کے واسطے ثابت نہیں ہوا

قیمت ایک بکس تین روپے آٹھ آنے (عہ)

پتہ:- ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ

سرمہ نور العین ۱۱/۲۵

(مصدقہ مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوری کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ

مینیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

اہلحدیث میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں (منیجر)

ثنائی پاکٹ بک مجلد

مصنفہ حضرت مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب مدظلہ

اس میں تمام مذاہب آریہ، عیسائی، بہائی، دہریہ، منکرین نبوت، بت پرست، سکھ، مرزائی، شیعہ، نیچری پر عالمانہ انداز میں تنقید کی گئی ہے اور ہر ایک مذہب کی تردید میں بھی دو دو تین تین دلائل دیئے گئے ہیں غرضیکہ ایک قابل دید چیز ہے۔ پاکٹ سائز ہے۔

قیمت صرف ۸/ علاوہ محصول۔ منگوانے کا پتہ

دفتر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

مومیائی

۴۹/۵۱

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث"
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے
ابتدائی سل ودق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ
کو رفع کرتی ہے گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن
کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور
وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔
دہ چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے...... کے بعد
استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت
بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی
سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔
بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر
کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال
ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی
جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۱۲؍۔ آدھ پاؤ ۳؍۔
پاؤ بھر ۵؍۔ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے
محصول ڈاک علاوہ۔

تازہ ترین شہادات

جناب ایم عبدالحق صاحب نیور۔ پیشتر آپ سے
ایک چھٹانک مومیائی منگوا کر اپنے ایک دوست کو
استعمال کرنے کے لئے دی تھی۔ خدا کے فضل سے فائدہ
ہوا۔ اب چھ چھٹانک ارسال کریں۔" (۳۱ جولائی ۱۹۳۵ء)

جناب ایم ضمیر الدین احمد صاحب دربھنگہ
"آپ کے ہاں سے کئی ایک بار مومیائی منگوائی
بہت ہی مفید ثابت ہوئی۔ دو چھٹانک اور بھیج
دیں۔" (یکم اگست ۱۹۳۵ء)

جناب حافظ سید عبدالرزاق صاحب تو لاہور
"مومیائی کے استعمال سے مجھ کو فائدہ ہے ایک چھٹانک
اور ارسال کریں۔" (۱۴۔ اگست ۱۹۳۵ء)

حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر
دہلی میڈیسن ایجنسی امرتسر

فائدہ مندیہ رجسٹرڈ ۱۲۸۷ء

۲۴/۲۵

آپ کا کل سرمایہ، کم لاگت سے کثیر فائدہ خود حاصل کیجئے
آل اولاد، عزیز دوست کو فائدہ پہنچائیے، دونوں جہان
میں نفع ہوگا۔ باریک تحریر کی لکھائی پڑھائی، تیز روشنی
کی چمک، دھوپ کی تپش، پتھر کے کوئلہ کے دھوئیں سے
طرح طرح کے بکثرت امراض آنکھوں میں پیدا ہو جاتے
ہیں نوے فیصدی چشمہ لگانے پر مجبور ہوتے ہیں۔ ضعف
بصارت، رو ہے (گرونولس) ڈھاک، نزلہ، ناخونہ، رتوندی،
سوزش وغیرہ وغیرہ کی عام شکائتیں دیکھنے سننے میں
آتی ہیں۔ ایسے تمام امراض چشم کے واسطے ایک آئی پوڈر
ایجاد ہوا جس کو ۲۵ سال متواتر تجربہ کیا گیا جو اکسیر و
لاثانی اور نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ بڑے بڑے
نامی ڈاکٹروں، حکیموں، ویدوں، روٗسا اور عہدہ داروں
کی سندوں کے علاوہ بہترین سند یہ ہے کہ نمونہ مفت
بلا صرفہ منگوا کر آزمائیے ممکن نہیں کہ بعد تجربہ آپ قیمتاً
نہ منگوائیں۔ سینکڑوں روپیہ کی ادویات سے جو فائدہ
نہ ہوتا ہو اس سفوف سے ہوگا۔ یقینی آنکھوں کا بیمہ ہے
آئی پوڈر لگانے والا کبھی آنکھوں کی بیماری میں مبتلا
نہیں ہوتا۔ قیمت فی پیکٹ صرف ۸؍ جو آنکھ جیسی نعمت
کے واسطے گراں نہیں۔

پتہ:۔ منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

اکسیر ہاضمہ۔ اس کا اشتہار آپ حضرات پہلے بہت ہی بار
پڑھ چکے ہیں کہ اسکے کیا کیا فوائد ہیں۔ اس لئے لمبا چوڑا اشتہار
لکھنے کی ضرورت نہیں مگر پھر بھی یہاں دو ایک لفظ لکھ دیتے
ہیں اسکے استعمال سے صحت قائم رہتی اور بیماریوں سے نجات
ملتی ہے۔ مثلاً بدہضمی، نفخ کا ہوجانا، کھٹے ڈکار آنا، منہ سے
بدمزہ پانی جانا، کھانا ہضم نہ ہونا، طبیعت کا خوش نہ رہنا
وغیرہ۔ قیمت بلحاظ فوائد کے بہت ہی کم۔ فی ڈبہ ۸؍ محصول ۵؍

اکسیر موتی دانت۔ دانتوں کی بیماریوں کو دور کرکے نہایت
ہی سفید میل کچیل سے صاف موتیوں کی طرح چمکیلے کر دینا اسکا
ایک معمولی کام ہے۔ قیمت صرف فی ڈبہ ۸؍ محصول ۵؍

پتہ:۔ اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب جج صاحب بہادر عدالت خفیفہ بٹالہ

نمبر مقدمہ ۴۵۴ بابت ۱۹۳۵ء

لالہ نہال چند ولد میاداس برہمن سکنہ دھیان پور
بنام بوڑا ولد قطب الدین قوم شیخ سکنہ
شاہ شمس تحصیل بٹالہ۔

دعوےٰ -/۱۳/ ۸۴ روپے

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی بوڑا مذکور تعمیل سمن
سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے اس
لئے اشتہار ہذا بنام بوڑا مذکور جاری کیا جاتا ہے
کہ اگر بوڑا مذکور تاریخ ۲ ۱۱/۳۵ کو مقام بٹالہ حاضر
عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کارروائی
یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۲ ۹/۳۵ بدستخط میرے اور مہر عدالت کے
جاری ہوا۔ دستخط حاکم (مہر عدالت)

المرقات فی احکام الصلوٰۃ

مصنفہ مولوی عبدالجبار صاحب ابن مولوی
محمد جمال صاحب۔ جس میں نماز کے اقسام، شرائط
نواقض اور دیگر ضروری مسائل نہایت تفصیل کے
ساتھ بیان کئے گئے ہیں۔ کتابت، طباعت وغیرہ
عمدہ۔ ضخامت ۹۲ صفحات۔ سائز ۲۰×۲۶/۸ قیمت ۶؍

نماز کامل

مرتبہ ابو سعید عبدالعزیز مدرس مدرسہ دارالحدیث
لودیانہ۔ جس میں تمام نمازوں کے متعلقہ اذکار و
ادعیہ ماثورہ وغیرہ درج ہیں۔ قیمت ۱؍

اسلام کی دوسری کتاب مع فرہنگ

اس کتاب میں نماز، روزہ کے متعلق مسائل لکھے
گئے ہیں۔ قیمت ۲؍ (ملنے کا پتہ)

منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی مطبوعہ

شان قرآن } رسالہ القرآن کا اردو ترجمہ ہے۔ علامہ فرید دیوبندی فاضل مصر نے اس رسالہ میں ایک اچھوتے اور نئے ڈھنگ سے قرآن مجید کے منزل من اللہ ہونے کی پُر زور اور معنی خیز دلیلیں بیان کی ہیں۔ اس کا اردو ترجمہ بھی ایسا عام فہم اور سلیس ہے کہ معمولی اردو خوان بھی بہت اچھی طرح اس سے فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔ قیمت ۵

اسلامی پردہ } اس میں پردہ کے ضروری اور واجب ہونے کے بہت زبردست دلائل بیان کئے گئے ہیں اور مخالفین پردہ کو دندان شکن جوابات دیئے گئے ہیں۔ اس کتاب کو جو شخص ایک مرتبہ پڑھ لیگا۔ اُسے ماننا پڑیگا کہ واقعی پردہ ایک ضروری اور لابدی چیز ہے۔ قیمت ۴ر

خون کے پیاسے

کسی پیر گدی نشین کے پوشیدہ رازوں کا انکشاف۔ جن کو سُن کر بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ قابل دید ہے۔ بطرز ناول کے ہے۔ قیمت ہر دو حصہ ۶ر

پیٹنٹ ادویات اور ہند...

جس میں انگلستان، جرمنی، فرانس، امریکہ اور ہندوستان ک...
کے بیش بہا نسخوں کو جن کی بدولت کئی کمپنیاں کروڑ...
کر دیا گیا ہے۔ قابل دید کتاب ہے۔ قیمت صرف ...

میحائی گوہر طب } مصنفہ حکیم محمد حسین ... کے جلد اثر مجرب نسخ... کم خرچ بالانشین کے مصداق ہیں۔ قیمت صرف ۱۲ر

الہامی بوتل اس رسالہ میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے عجیب وغریب مغالطات، پُر از دجل فریب الہامات، متناقض ومتخالف بیانات کا انکشاف کیا گیا ہے۔ بالکل نیا انوکھا اور جدید مضمون ہے۔ جس پر آج تک کسی اہل علم نے قلم نہیں اٹھایا۔ اس رسالہ کو ایک دفعہ پڑھ لینے کے بعد کوئی انسان مرزا صاحب کو صاحب صدق و دیانت شخص نہیں مان سکتا۔ قیمت صرف ۳ر

حالات مرزا } یعنی مرزائی مذہب کی اصلیت۔ اپنے مضمون میں بالکل انوکھی، قادیانی تحریک کے لئے شمشیر براں ہے قیمت ۵ر

نشان حج اور مرزا } مسیح موعود کے نشانات کے علاوہ یہ بھی ثابت کیا ہے کہ وہ حج ضرور کریں گے۔ مرزا صاحب چونکہ بغیر حج کے فوت ہوئے اس لئے یہ مسیح موعود ہرگز نہیں۔ قیمت ۳ر

کفریات مرزا } مرزا صاحب قادیانی کا اپنی تحریروں سے جھوٹا ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ۱۰ر

المسیح المو...
انسداد کے لئے ...
بنظر احقاق حق ...
کے زندہ بجسم آ...
میں دلائل قویہ ...
کو عقلاً ونقلاً ...

حج مرزا...

معجزہ...
مرزائی تو...

مرزا ثنی...

رفع مسیح...
کیا گیا ہے...

نزول ...
قیامت ...
حلیہ مسیح...

ahmadimuslim.de

متعلق یہ بتایا گیا ہے کہ پروردگار عالم نے اپنے بندوں کے لئے نماز کیوں ضروری قرار دی۔ نماز میں نوع انسان کے لئے کیا کیا فوائد مضمر ہیں۔ اخلاق و سیرت پر کیا کیا اثرات پیدا کرتی ہے؟ معاملات کی پاکیزگی میں نماز سے کیسے مدد ملتی ہے۔ انسان نماز گذار ہو کر کیوں سلامت روی اور شائستگی کا مجسمہ بن جاتا ہے اور اخیر میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ سلف صالحین کیونکر نماز کی بدولت بوریا نشینی سے جہانبانی تک پہنچے اور اُن کی سجدہ ریزی نے کس طرح عالم کی گردنیں اُسی ذات واحد کے آگے جھکا دیں۔ قیمت ۴ر

ویدارتھ پرکاش عرف ویدک تہذیب

مصنفہ پنڈت آتمانند صاحب بھانی ست دھرم۔

موصوف کے نام اور زوردار مضامین سے ناظرین اہلحدیث بخوبی واقف ہیں جن کے مضامین کو پڑھ پڑھ کر قریباً تمام آریہ سماجی علماء ویدوں کے الہام سے حیران ہو چکے ہیں۔ یہاں تک کہ مشہور ہندو فرقہ رادھا سوامی کے موجودہ گدی نشین گورو آنند سروپ جی مہاراج کو اپنے اخبار پریم پرچارک میں لکھنا پڑا کہ:۔

"امرتسر کے اخبار اہلحدیث میں لکھنؤ واسی پنڈت آتمانند جی بڑے دلچسپ مضامین شائع کر رہے ہیں جن سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وید شرت یعنی انسانوں کے بنائے ہوئے ہیں۔"

اگر ویدوں اور [illegible] کی حقیقت کو دیکھنا چاہیں [illegible] دعوے ہے کہ [illegible] کی [illegible] ایسی تصنیف کبھی شائع [illegible] ایک حوالہ ہزاروں روپیہ خرچ کر کے بھی ملنا مشکل تھا۔ اس کی موجودگی میں ایک بچہ بھی بڑے سے بڑے آریہ سماجی مناظر کا ناطقہ بند کر سکتا ہے۔ لکھائی، چھپائی، کاغذ اعلےٰ، قیمت صرف ۸ر

انگریزی زبان سیکھئے

[illegible] مصنفہ بابو صدیق الحسن خان شملوی۔

[illegible] سے صرف چند ماہ میں آپ انگریزی زبان سیکھ [illegible] کسی استاد کی بھی حاجت نہ رہے گی۔ [illegible] بت اور گفتگو آپ کرنے لگ جائیں گے۔

(پتہ) مینیجر اہلحدیث امرتسر

تقسیم میراث

اس رسالہ میں میراث کے تمام قواعد کا ذکر کر کے ان کی مثالیں اور متفرق نقشہ جات دیکر ایک ایسا مفصل نقشہ دیا گیا ہے جس میں تمام ورثا کی تفصیل اور ان کے حصص کی مکمل تقسیم درج کی گئی ہے۔ قیمت صرف ۳ر

نوٹ:۔ ایک روپیہ سے کم قیمت کی کتب کیلئے وی پی نہیں بھیجا جائیگا۔ اور محصولڈاک ہر حال میں بذمہ خریدار ہوگا۔

کتابیں منگوانے کا پتہ:۔

دفتر اہلحدیث امرتسر

صاحب کی
تصانیف میں سے
ہیں۔ قیمت ۲ر
صاحب بھی
زا صاحب کی
قابل دید ہے
قیمت ار
مسئلہ خلق قرآن
امام عبدالعزیز
نام مسعود کو
بہت ہی
ہے۔ کہ سجدہ
مجوزین کے
قیمت ۶ر
رحمۃ اللہ علیہ
فارسی زبان
تمام اعتراضات
جوابات میں
شروع پر ایک
نماز کے

ahmadimuslim.de

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

جلد ۳۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نمبر ۴۷

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

پس حدیث مصطفےٰ بر جان مسلم

مسئول مدیر

ابو الوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	۱۲
رؤسا و جاگیرداران سے	۶
عام خریداران سے	۴
ششماہی	۲
ممالک غیر سے سالانہ	۱۰ شلنگ
فی پرچہ	۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ مطابق ۲۰ ستمبر ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

خوبیٔ اسلام - - - - - صہ ۱

انتخاب الاخبار - - - - صہ ۲

وہابیت پر بہتان صہ ۳ - غلو شیعہ - صہ ۴

قادیانی علم کلام کا ایک نیا شاہکار صہ ۴

معراجی نبی کا ظہور - - - - صہ ۵

حضرت شاہ عبد العزیز دہلوی کا خواب - صہ ۷

نماز میں پیروں کا ملانا - صہ ۸ شیعہ کا تعصب صہ ۹

دید و شنید صہ ۱۰ حافظ ابن قیم - صہ ۱۱

صہ ۱۲

فتاوے صہ ۱۳ متفرقات - صہ ۱۴

ملکی مطلع - - - - - صہ ۱۵/۱۶

اشتہارات - - - - - صہ ۱۷/۲۰

خوبیٔ اسلام

(از مولوی محمد یعقوب صاحب برقؔ جاپوری)

(۲)

محمد مصطفےٰ کی صورت و سیرت کا کیا کہنا
انہیں تعلیم جن باتوں کی دی دینِ محمد نے
خدا نے رتبہ برتر سے برتر اُن کو بخشا ہے
فقط ترسٹھ برس کی عمر میں اسلام پھیلایا
نظر آجائینگی تم کو تمہارے نفع کی باتیں
سجائی آج یہ محفل ہوائے باغِ جنت نے
مسلمانو! پڑے ہو دن تم خوابِ غفلت میں

احادیث اور قرآں دل سے پڑھ کر دیکھتے جاؤ
کسوٹی پر تم ان باتوں کو کس کر دیکھتے جاؤ
کہا جو رب نے وہ قرآں اٹھا کر دیکھتے جاؤ
ہوا عالم سے کیا عالم کا منظر دیکھتے جاؤ
ذرہ تم اپنی خواہش کو کچل کر دیکھتے جاؤ
نہ دیکھا ہو جو عالم اس کے اندر دیکھتے جاؤ
جہاں کا رنگ اب بستر سے اٹھ کر دیکھتے جاؤ

وہ ہیں کم بخت جو منہ موڑتے ہیں حکم داور سے
جسارت ہے یہ کیا اللہ اکبر دیکھتے جاؤ

العقل والنقل} جس میں مستند حوالوں اور محققانہ مباحث کے بعد ثابت کیا ہے کہ عقل سلیم اور نقل صحیح میں کبھی اختلاف نہیں ہوسکتا اور یہ کہ کبھی عقل کی سلامتی

انتخاب الاخبار

مدرسہ اصلاح المسلمین پٹنہ سے دو طالب علم نکالے گئے تھے۔ ایک (محمد ادریس بھاگلپوری) کو اس کی معافی مانگنے پر دوبارہ داخل مدرسہ کر لیا گیا ہے۔ (منیجر ادارۃ الاطلاع مدرسہ مذکور)

— امرتسر: بارش آج (۱۶ ستمبر تک) نہیں ہوئی۔ ایک دو یوم ابر بھی منڈلاتے رہے۔ رات کو سردی بھی پڑتی ہے۔ ناظرین بارش کے لئے دعا کریں۔ شہر میں ہیضہ کا زور کم ہو گیا ہے (الحمد للہ) بلدیہ کے محکمہ پیدائش و اموات کی رپورٹ مظہر ہے کہ ۱۱ تا ۱۷ ستمبر ۱۹۸ بچے پیدا ہوئے اور ۱۳۶ اموات واقع ہوئیں۔ جن میں صرف ہیضہ سے ۳ اموات ہوئیں۔

— ۱۵ ستمبر کو لاہور و امرتسر کے درمیان دو لاریوں کا تصادم ہو جانے سے دو آدمی مر گئے۔

— اخبار "سیاست" لاہور سے دو ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی گئی ہے۔ وجہ اشاعت مضمون متعلق راولپنڈی کانفرنس ہے۔ (ایڈیٹر اور پریس سے)

— اخبار "زمیندار" لاہور کی ضمانت چار ہزار روپیہ (۳ ہزار اخبار کی اور ایک ہزار کریمی پریس کی) کی ضبط کر لی گئی ہے۔

— اصحاب ذیل حکومت پنجاب کے حکم سے نظر بند کر دیئے گئے ہیں۔ اختر علیخان آف زمیندار، کیتھل ضلع حصار۔ لال الدین قیصر لاہوری رہتک، مولوی شیر نواب خان قصور بھوانی۔ سید زین العابدین ملتانی سرسہ۔ سرور شاہ گیلانی موگا۔ محمد الدین میر سدپڑ۔ مولانا محمد اسحاق مانسہروی کسولی۔ مصطفےٰ شاہ گیلانی۔ مسٹر عزیز ہندی دھرمسالہ۔ ابو سعید انور امرتسری کرنال۔ مولوی غلام نبی انصاری ایڈیٹر نیر اسلام لاہور نرائن گڑھ۔

— لاہور ۱۳۔ ستمبر کی اطلاع ہے کہ محمد شریف جو شہید گنج فائرنگ میں مجروح ہو گیا تھا فوت ہو گیا

— الہ آباد میں کرنیل گنج تھانہ کے نزدیک ایک بم پھٹ جانے سے ایک سپاہی مجروح ہو گیا۔

— حکومت پنجاب نے ہر شخص کو تلوار رکھنے کی اجازت دیدی ہے۔ اب کسی جگہ پابندی نہیں رہی۔

سیاست سے ضمانت طلب کی گئی

احسان اور زمیندار کی ضمانتیں ضبط کی گئیں

یا اللہ!

مسلمانو! لڑائی چھوڑ کر خدا کے حضور آ جاؤ

اگر ایک طرف شیر ہے تو دوسری طرف چیتا جو ہمہ تن بکریوں کی زیست کو بند کرنے پر تلے بیٹھے ہیں۔ اس حال میں بکریاں ایک دوسری کو سینگ مارتی ہیں تو بتاؤ ان کی زندگی کب تک محفوظ رہیگی؟

پنجاب کے مسلمانو! لاہور کے ذمہ دارو! اپنی زندگی چاہتے ہو تو ایک دن مقرر کر کے خدا کے سامنے رو رو اپنے کئے پر نادم ہو اور بد زبانیوں، بد گمانیوں پر استغفار کرو۔ بغیر اس کے کہ آپس کے جرم یا مظالم شمار کرو سب بھول جاؤ اور دل سے متوجہ ہو کر خدا سے الفت اور محبت چاہو ورنہ ہے

ڈر ہے کہ کہیں نام بھی مٹ جائے نہ آخر
مدت سے اسے دور زماں میٹ رہا ہے

(ابو الوفاء)

ناظرین مطلع رہیں!

کہ جن اصحاب کی قیمت اخبار ماہ ستمبر میں ختم ہے اور ۲۶ ستمبر تک وصول نہ ہوگی یا مہلت، انکار وغیرہ کی اطلاع نہ پہنچیگی ان کے نام آئندہ پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔ **وی پی واپس نہ ہو** اگر کوئی صاحب گھر پر موجود نہ ہوں تو گھر والے وی پی کو ڈاک خانہ میں ایک ہفتہ تک امانت رکھوالیں مگر واپس ہرگز نہ کریں۔ (منیجر)

— ۱۱۔۱۲ ستمبر کی درمیانی شب کو اور اس کے بعد دو راتوں کو قبائلی لشکر نے کٹ سائی کے مقام پر سرکاری افواج پر گولیاں چلائیں مگر نقصان کوئی نہیں ہوا۔

— الہ آباد ریلوے سٹیشن پر ایک خالی ٹرین کا ایک آنے والی ٹرین سے تصادم ہو گیا۔ کئی ڈبے ٹوٹ گئے۔ تین مسافر مجروح ہوئے۔ دس ہزار روپے کے نقصان کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔

— معلوم ہوا ہے مہاراجہ کپورتھلہ کی سیاحت یورپ پر بیس لاکھ روپیہ خرچ آئیگا۔ اس دفعہ آپ نے کئی لاکھ روپیہ کا فرنیچر دکھانے وغیرہ کا سامان خرید کیا ہے۔

— چونیاں ضلع لاہور میں ایک کھنڈر کے گر جانے سے چار لڑکیاں نیچے دب گئیں دو مر گئیں اور ۲ خطرناک طور پر مجروح ہیں۔

— لاہور میں بھی ہیضہ شروع ہو گیا ہے۔ محکمہ حفظان صحت کی طرف سے اس کے انسداد کے لئے تدابیر عمل میں لائی جا رہی ہیں۔

— سپین میں بغاوت کرنے کے جرم میں ۱۲۵ اشخاص گرفتار کئے گئے۔ جن میں سے ۳۶ کو پھانسی پر لٹکا دیا گیا اور پچاس کو مختلف المیعاد سزائیں دی گئیں۔

— برلن (جرمنی) کی اطلاع ہے کہ ایک مشہور جرمن جنگی جہاز شدید حادثہ کا شکار ہو کر بحیرہ شمالی میں غرق ہو گیا۔ ۱۰ جہازی ہلاک ہو گئے ہیں۔

— گنورو (جاپان) میں سیلاب اور طوفان آنے سے دو سو آدمی لقمہ اجل ہو گئے۔ کئی پل بہ گئے۔ کئی عمارتیں گر گئیں۔ اور برنسلے میں بھی کان پھٹ جانے سے ۱۷ اشخاص ہلاک اور ۸ مجروح ہوئے۔

— روم کی اطلاع ہے کہ بحر اوقیانوس میں جو برطانوی بیڑا ہے اس میں مزید ۹ جنگی جہازوں کا اضافہ کیا گیا ہے۔ جزیرہ ڈوڈاکین میں اٹلی اپنی افواج و اسلحہ بھیج رہا ہے۔ برطانیہ بھی اپنی حفاظت میں سرگرم ہے۔

— معلوم ہوا ہے کہ اوجاقی (ترکی) میں سونے کی بہت سی کانیں معلوم ہوئی ہیں۔

— رنگون میں ایک آدمی کے قبضہ سے تین ہزار روپیہ کی

نوٹ :- ۱۶ و ۱۷ ستمبر کی درمیانی شب کو پیر جماعت علی شاہ نے امرتسر میں تقریر کی جس میں اپنے مخالف رائے اصحاب کا بھی ذکر کیا (مفصل آئندہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۰ جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ

وہابیت پر بہتان

(۶)

سلسلہ ہذا کے نمبر ۳۱ تک جواب دیا گیا ہے آج بتیسویں نمبر ۳۲ کا جواب درج ذیل ہے :-

اعتراض ۳۲ } ابن تیمیہ امام الوہابیہ فرماتے ہیں۔ خدا تعالیٰ فاعل مختار نہیں۔ فتاویٰ حدیثیہ صـ۸۶۔ گویا آیت فعال لما یرید کا انکار کرتے ہیں جو کفر ہے "

جواب ۳۲ } شیخ ابن تیمیہ کی کسی کتاب کا حوالہ نہیں دیا۔ فتاویٰ حدیثیہ کا مصنف شیخ موصوف کے حق میں سخت ترین بدگو ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں :-

ابن تیمیہ عبد خذلہ اللہ واضلہ واعماہ واصمہ واذلہ (صـ۸۶)

ہم ان الفاظ مکروہہ کا ترجمہ بھی نہیں کر سکتے کیونکہ یہ توہینی الفاظ ایک بحر العلوم اور شیخ الاسلام کے حق میں ہیں اس لئے ایسے الدالخصام کا قول اس قابل نہیں کہ اس پر یقین کر کے شیخ الاسلام کے حق میں وہی کہا جائے جو یہ کہتا ہے۔ باوجود اس کے کہ تم نے اپنے دعوے کا ثبوت نہیں دیا ہم از خود اس کا ابطال کرنے کو شیخ ابن تیمیہ رضی اللہ عنہ کی عبارت سامنے رکھتے ہیں۔ شیخ ممدوح فرماتے ہیں :-

ان الرب تعالیٰ یفعل بمشیتہ وقدرتہ وانہ ماشاء کان ولم یشاء لم یکن وانہ لم یزل قادرًا علی الافعال موصوفًا بصفات الکمال متکلما اذا شاء وانہ موصوف بما وصف بہ نفسہ وبما وصفہ بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غیر تحریف ولا تعطیل الخ (منہاج السنۃ مطبوعہ مصر جلد ۲ صـ۲۳)

یعنی صحیح بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی مشیت اور قدرت سے جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جو کچھ اس نے چاہا ہوا جو نہ چاہا نہ ہوا اور وہ ہمیشہ سے افعال پر قادر ہے صفات کمال سے موصوف۔ جب چاہے متکلم ہے اور وہ اس وصف سے موصوف ہے جو اس نے خود بتائی اور اس کے رسول علیہ السلام نے بیان کی بغیر تحریف اور بغیر تعطیل کے "

ناظرین کرام! اس سے زیادہ خدا کی نسبت صحیح عقیدہ کیا ہوگا۔ تاہم معترض الدالخصام خاموش نہ ہوگا کیوں؟

گل ست سعدیؔ و در چشم دشمناں خار ست

معترض کا خبط ادھر تو یہ لوگ کہتے ہیں کہ وہابیہ فرقہ شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی رحمۃ اللہ علیہ سے پیدا ہوا اس لئے ان کو وہابی کہتے ہیں شیخ موصوف نے ۱۲۰۶ھ یعنی تیرھویں صدی ہجری کے شروع میں انتقال کیا۔ جس کو آج تک ایک سو اڑتالیس سال ہوتے ہیں اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ ۶۶۱ھ میں پیدا ہوئے اور ۷۲۸ھ میں انتقال کیا۔ جب شیخ الاسلام امام الوہابیہ ہوئے تو ۸ھ ہجری میں بھی وہابیوں کا فرقہ ہوگا اور ضرور ہوگا۔ پھر محمد بن عبدالوہاب سے پہلے ہو کر اس کے پیرو کیونکر ہوئے اور وہاں کا پیشوا کیسے ہوا۔

تعجب نہیں مگر ان عقل کمال کے مالکوں سے یہی تعجب نہیں کہ پہلے کو پچھلے کی طرف منسوب کر دیں یہ لوگ وہی تو ہیں جنہوں نے کہا ہوا ہے کہ تمام انبیاء یہاں تک کہ حضور علیہ السلام سب حنفی تھے (اخبار العدل حنفی گوجرانوالہ ۲۳ جولائی ۱۹۲۹ء صـ۹)

یہ پنجابی مقولہ انہی کے منہ سے نکلا ہوا ہے۔

اسی آدم تھیں اگے ہوئے دادا گورو کھڈایا

اعتراض ۳۳ } "غیر مقلدین کے نزدیک رامچندر اور لچھمن اور کرشن جی نبی ہیں۔ ہدیۃ المہدی صـ۸۵۔ واللہ اعلم کس حدیث سے سند لی یا جھوٹ مارا "

جواب ۳۳ } غلط کہتے ہو مصنف ہدیۃ المہدی کا مطلب یہ ہے کہ جن اشخاص کو خدا نے قرآن مجید میں انبیاء میں شمار نہیں کیا مگر ان کی قومیں ان کو نبی مانتی ہیں جیسے رامچندر وغیرہ ہم انکار نہیں کریں گے بلکہ ہم پر واجب ہے کہ یوں کہیں آمنا بجمیع انبیائہ ورسلہ لا نفرق بین احد منہم ونحن لہ مسلمون صـ۸۵

یعنی ہم اللہ کے سب نبیوں کو مانتے ہیں اور ان میں سے کسی میں تفریق نہیں کرتے۔ اور ہم اسی خدا کے تابعدار ہیں

ناظرین! بتائیے اس میں کیا عیب بھر گیا جو مصنف ہدیۃ المہدی نے بما تحت آیت

"اِنْ مِنْ اُمَّۃٍ اِلَّا خَلَا فِیْھَا نَذِیْرٌ"

ہندوستان چین ایران وغیرہ میں بھی آمد انبیاء کا امکان تسلیم کر لیا تو ظلم کیا ہوا۔ لیکن جن لوگوں کو اتنا بھی علم نہ ہو کہ نسبت امکانی اور نسبت فعلی میں بڑا فرق ہے وہ جو چاہیں کہیں۔ مزید تسلی کے لئے حضرت مجدد سرہندی قدس سرہ کے مکتوبات دیکھو۔

اعتراض ۳۴ } مولوی عبدالوہاب اور مولوی ...

جو معترض نے حدیث طلب کی ہے ہم نے بجائے حدیث کے آیت پیش کی ہے مطالبہ ہی بجا ہے تو اس آیت پر ایمان لائے ...

(اہلحدیث [illegible] (۹۱۱) [illegible])

ابو القاسم بنارسی وہابی کے نزدیک مرغ کی قربانی جائز ہے۔ جیسا کہ اخبار اہلحدیث ۱۳۴۳ھ سے ظاہر ہے۔

جواب ۳۴۴ کوئی ان بھلے مانسوں سے پوچھے کہ اخبار اہلحدیث ۱۳۴۳ھ یہ کوئی حوالہ ہے۔ سال کے ۵۱ پرچے ہوتے ہیں جن کے کئی سو ورق ہیں۔ تمہارے پاس اگر ثبوت ہے تو صاف صاف پیش کرو۔ پرچہ کی صحیح تاریخ مع صفحہ کے بتاؤ۔ اچھا تمہارا فریب خوردہ یہ حوالہ پیش کرے اور ہمارا کوئی دوست ۱۳۴۳ھ کی جلد آگے رکھ کر کہے کہ سچے ہو تو اس میں سے یہ مسئلہ نکال دو۔ تو بتاؤ تمہارے اُس چیلے پر کتنی مصیبت آئیگی اور وہ دل میں تم کو کتنا کوسیگا۔ پس سنو!

ان دونوں صاحبوں کے اقوال کا ثبوت پیش کرو گے تو ہم اس کا جواب بتا دیں گے۔ سردست ہم خود کہتے ہیں کہ قربانی ۔کہ معنے صدقہ خیرات بھی ہیں۔ ان معنے سے مرغی کیا تم کسی غریب کو انڈا ہی کھلا دو تو تمہاری انڈے کی قربانی ہوگی۔ یقین نہ ہو تو حدیث جمعہ پڑھو۔ جس میں ذکر ہے۔ ثم دجاجۃ۔ ثم بیضۃ (بخاری مسلم) یعنی جمعہ کے روز سب سے اول آنے والا ایسا ہے جس نے اونٹ قربانی کیا، سب سے اخیر وہ ہے جس نے مرغا قربانی کیا پھر وہ ہے جس نے انڈا قربانی کیا یعنی صدقہ دیا ان دونوں صاحبوں کا مطلب اگر یہ ہو تو اعتراض کیا؟ مگر ۔ خوئے بد را بہانہ بسیار (باقی)

غلو شیعہ

قرآن مجید میں غلو فی الدین سے سخت منع فرمایا ہے ارشاد ہے۔ یَا اَھْلَ الْکِتَابِ لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ غَیْرَ الْحَقِّ۔ (اے کتاب والو! دین میں غلو (حد سے نکل جانا) اختیار نہ کرو)

مگر شیعہ مومنین باوجود مومنین کہلانے کے اسی قدر غلو کرتے ہیں جس قدر اہل کتاب کرتے تھے۔ گذشتہ واقعات چھوڑیئے اس روشنی کے زمانے میں جس میں بت پرست بھی بت پرستی یا تو چھوڑ رہے ہیں یا اس کی تاویلیں کر رہے ہیں۔ شیعہ اصحاب ابھی پرانے غلط خیالات کی اشاعت میں لگے ہوئے ہیں۔ چنانچہ اخبار شیعہ لاہور میں امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مدح میں دو شعر لکھے ہیں جو یہ ہیں۔ ؎

کفیٰ فی فضل مولانا علی ۔ وقوع الشك فيه انه الله
فمات الشافعي ليس يدری ۔ علیٌّ ربّہ ام ربہ اللہ

ان اشعار کا اردو ترجمہ بھی خود ہی کیا ہے ؎

فضائل میں علی کے یہ بلندی سب سے بڑھ کر ہے
زمانہ مبتلائے شک ہوا اور اپنا خدا جانے
نہ افشا ہوا یہ شافعی پر بھی دم آخر
علی کو اپنا رب سمجھے کہ حق کو کبریا جانے

یعنی حضرت علی کی فضیلت کا یہ ثبوت کافی ہے کہ لوگوں کو گمان ہوا ہے کہ علی خدا تھے یہاں تک کہ امام شافعی رحمہ اللہ کو وفات کے وقت بھی معلوم نہ ہو سکا کہ اس کا رب علی ہے یا اللہ۔

معاذ اللہ! کیسا غلو ہے جس سے قرآن شریف نے منع فرمایا ہے۔ امام شافعی کا قصہ ایسا افترا ہے کہ یمجہ السماع ویفزعنہ الطباع

ہمارا مشورہ ہے کہ شیعہ اصحاب حضرت علیؓ کی الوہیت مشکوک نہ رکھیں بلکہ صاف صاف ان کو الٰہ کہیں کیونکہ آج سے پہلے بعض شیعہ اس مسئلہ کو صاف کر گئے ہیں۔ جنہوں نے علی کو مخاطب کر کے اظہار ایمان یوں کیا ہے ؎

فرمان گزار حکم تو باشد قمر بچرخ
بر عرش و کرسی و قلم و لوح و آمری
(ترجمہ کشف الغمہ فارسی مطبوعہ ایران صـ۱۹۲)

یعنی اے جناب علی آسمان پر چاند آپ کا فرمانبردار ہے عرش، کرسی، قلم اور لوح محفوظ پر آپ ہی حاکم ہیں۔

اگر اس وجہ سے حضرت علی کی الوہیت میں کسی کو شک ہے کہ آپ بے خبری میں ایک ظالم کے ہاتھ سے شہید ہو گئے تھے اگر آپ الٰہ ہوتے تو ایسا نہ ہوتا تو اس شک کو اس جواب سے دور کر دے کہ ان سے پہلے مسیح بھی تو یہودیوں کے ہاتھ سے (بقول نصاریٰ) مصلوب ہو چکے ہیں تو کیا پھر ان کی خدائی میں کمی رہ گئی

مسیحی لوگ (جو بڑے بڑے فلاسفر ہیں) آجتک ان کو معبود مانتے ہیں اگر ہم نے باوجود مقتول ہو جانے کے حضرت علی کو خدا مان لیا تو کیا برا کیا؟ آہ مولانا حالی مرحوم نے کیا سچ کہا ہے ؎

کرے غیر گر بت کی پوجا تو کافر
جو ٹھہرائے بیٹا خدا کا تو کافر
جھکے آگ پر بہر سجدا تو کافر
کواکب میں مانے کرشما تو کافر
مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں
پرستش کریں شوق سے جسکی چاہیں
علی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں
اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں
مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں
شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں
نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

قادیانی مشن

قادیانی علم کلام کا ایک نیا شاہکار

(بقلم منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار امرتسری)

ہم بارہا تحریراً، تقریراً اس امر کا اظہار کر چکے ہیں کہ قادیانی مسیح کی کوئی ادا، کوئی قول، کوئی اصول ایسا نہیں جس میں (نبوت و رسالت تو بڑا بلند مقام ہے) معمولی خردمند انسانوں کی سی جھلک بھی موجود ہو۔

قادیانی علم کلام کا سنگین نما سرابی قصر محض نفسانیت و خود غرضی کی ریتلی اساس پر کھڑا ہے، ماہتاب علم کی ایک معمولی سی جھلک، نیر عقل کی ایک مدھم سی کرن بھی اس بودے محل کے تہس و نہس کرنے میں بم کے گولے کا کام دے سکتی ہے۔ مگر سمجھنے کو دل، سوچنے کو دماغ پڑھنے کو ایمان کی معتقا عینک درکار ہے۔ قادیانی

رسالہ مجددیہ۔ مصنفہ حضرت مجدد سرہندی مطبوعہ ... (۹۱۳) ... نجفی ... اظہار

"سلطان القلم" نے جس جدید علم کلام کی بنیاد ڈالی ہے جس پر مرزائیوں کی جملہ اصناف پھر رہی ہیں۔ اس کے تباہ کن مجموعہ سے ایک ہلکا سا اخلاق سوز، ایمان پاش اصول درج ذیل ہے۔ (تفصیل کے لئے رسالہ علم کلام مرزا مصنفہ مولانا فاتح قادیان ملاحظہ ہو) چونکہ مرزا جی قادیانی اپنے خود ساختہ مشن کے پھیلانے کے لئے دن رات کا بیشتر حصہ تصنیف و تالیف میں اس طرح صرف کرتے تھے کہ نماز کے اوقات مفروضہ کی بھی پروا نہ کرکے عموماً جمع کرکے نمازیں پڑھا کرتے تھے۔ اس لئے آپ نے اعتراضات سے بچنے کے لئے یہ اصول وضع کیا کہ

"کوئی یہ نہ دل میں گمان کرے کہ یہ روز گھر میں جمع کرکے نماز پڑھا دیتے ہیں نبی کریم نے پیشگوئی کی تھی کہ آنے والا شخص نماز جمع کیا کریگا سو چھ مہینہ تک باہر جمع کرواتا رہا ہوں اب میں نے کہا کہ عورتوں میں بھی اس پیشگوئی کو پورا کردینا چاہئے ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ آنحضرت کے قول کو پورا کرے کیونکہ وہ پورا نہ ہوا تو آنحضرت نعوذ باللہ جھوٹے ٹھہرتے ہیں ایک دفعہ نبی کریم نے ایک صحابی سے فرمایا کہ تیرا اس وقت کیا حال ہوگا جبکہ تیرے ہاتھ میں کسرےٰ کے سونے کے کڑے پہنائے جائینگے۔ آنحضرت کی وفات کے بعد جب کسریٰ کا ملک فتح ہوا تو حضرت عمر نے اس کو سونے کے کڑے جو لوٹ میں آئے تھے پہنائے حالانکہ سونے کی چیز (پہننی) مردوں کے لئے ایسی ہی حرام ہے جیسا کہ اور حرام چیزیں (مثل خمر و خنزیر، سرقہ، زنا وغیرہ۔ معمار) لیکن چونکہ نبی کریم کے منہ سے یہ بات نکلی تھی اس لئے پوری کی گئی۔ اسی طرح ہر ایک دوسرے مسلمان کو بھی آنحضرت کے قول کو پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے" (رسالہ تشحیذ الاذہان ج ۱ نمبر ۳ ۱۹۰۶ء)

اول تو اس تقریر پر تذویر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ صریح افترا ہے کہ آپ کے کسی فرمان کا یہ منشا ہے کہ قادیان کا مشک و عنبر و کستوری کھانے والا نیز (حسب فیصلہ سشن جج ضلع گورداسپور) "شراب" استعمال کرنے والا ملکہ (بقول میاں محمود احمد مندرجہ الفضل ۱۹ جولائی ۱۹۲۹ء) "افیون" کھانے والا اور بقول خود فرشتگان کی گود میں پرورش پانیوالا (اشتہار الانصار اکتوبر ۱۸۹۹ء) اور فرشتوں کے ہاتھوں سے دواؤں کا "پڑا" منہ میں ڈلوا "طاقت ور" تندرست انسان ہوجانے والا (تریاق القلوب صفحہ ۳۶ ط ۲) "مسیح موعود" جس نے بڑھاپے میں "بستر عیش" کے الہام گھڑ کر (البشریٰ جلد ۲ صفحہ ۸۸) پہلی بیوی کو طلاق دی اور دوسری سے نصف درجن اولاد پیدا کی اور تیسری کمسن کے ساتھ آسمان پر نکاح پڑھے جانے کا اعلان کردیا اور ساری عمر اس کے ملنے کی امید میں گنوائی۔ ہاں ہاں وہ مسیح موعود جس کی معمولی سی تکلیف پر صحت بخشنے والی ادویہ خود بخود حاضر خدمت ہو کر خاکسار پیپرمنٹ (البشریٰ جلد ۲ صفحہ ۹۳) کی مضحکہ خیز صدائیں بلند کرتی ہوں وہ "مسیح موعود" بیماری کے عذر سے آرام و راحت کے دولت کدہ میں نمازیں جمع کیا کریگا۔

خدا کی قسم یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر افترا دروغ بے فروغ، سیاہ نہیں سفید جھوٹ ہے۔ دوم مرزا جی کے اس اصول کی بنا پر دنیا جہان کی بدکاریاں، بدکرداریاں فرض و واجب قرار دی جاسکتی ہیں۔ دیکھئے برداشت مرزا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک یہ بھی پیشگوئی ہے کہ:۔

"آخری زمانہ (جو بقول مرزا یہی زمانہ ہے۔ معمار) کے اکثر مولوی یہودیوں کے مولویوں سے مشابہت پیدا کرلیں گے ×× اس قدر مشابہت پیدا کرینگے کہ اگر کسی یہودی نے ماں سے بھی زنا کیا ہوگا تو وہ بھی کرلیں گے" (ضمیمہ نصرۃ الحق صفحہ ۱۸۲)

ایمان سے بتلاؤ کہ اگر تمہاری جماعت کے "اکابر" آنحضرت کی اس پیشگوئی کو خود پورا کرنے پر اتر آئیں کیونکہ مرزا صاحب کا حکم ہے کہ پیشگوئی خواہ حرام امور پر مشتمل ہو پوری کرنی ہر ایک کا فرض ہے؛ تو تم اپنے خلفاء کو اس فعل سے منع کروگے؟

یہی ہے تمہارے مجدد زماں، مسیح دوراں، سلطان المتکلمین کا علم کلام۔ جس پر تم لوگ نازاں ہو۔

معراجی نبی کا ظہور

ناظرین سے کوئی مخفی نہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے دین محمد صلے اللہ علیہ وسلم میں نبوت کا دعوےٰ کرکے دروازہ نبوت کھول گئے۔ چنانچہ میں بھی ایک نبی کا حال سناتا ہوں۔

معراجی نبی کا اظہار ایک دن کا ذکر ہے کہ میں مدرسہ محمدیہ نخت پور میں لڑکوں کو پڑھا رہا تھا۔ اتفاقاً ایک شخص نام رلیا ساکن ناتی والا جو کہ ہمارے گاؤں سے تقریباً تین میل کے فاصلہ پر واقع ہے آگیا۔ قبل ازیں میرا اس سے کسی قسم کا تعارف نہ تھا۔ بعد سلام کے مجھ سے کہنے لگا کہ مجھ کو ایک مسئلہ دریافت طلب ہے قبل ازیں میں اس مسئلہ کو دو ایک جگہ دریافت کرچکا ہوں۔ لیکن تسکین نہیں ہوئی وہ مسئلہ یہ ہے کہ زید و بکر دونوں حقیقی بھائی ہیں دونوں کے دو لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ زید کی لڑکی کے آگے پھر لڑکا پیدا ہوا جو کہ زید کا نواسہ کہلاتا ہے اب دریافت طلب یہ ہے کہ آیا زید کے نواسے کا بکر کی لڑکی کے ساتھ نکاح عند الشرع جائز ہے یا نہیں؟

میں: میں نے کہا میرے خیال کے نزدیک اس نکاح کے ہونے میں کوئی شبہ نہیں کیونکہ جن رشتوں کو قرآن شریف پارہ لن تنالوا رکوع آخر میں حرمت علیکم امہتکم الخ میں حرام قرار دیا ہے یہ ان سے مستثنےٰ ہے

معراجی نبی: کہنے لگا جب قرآن شریف کے بھیجنے والا اس رشتہ کو ناجائز قرار دیتا ہے تو پھر کون ہوسکتا ہے کہ خداوندی مہر کو توڑ کر اپنا سکہ رائج کرے

میں: یہ بالکل ٹھیک ہے کہ خداوندی مہر کو کوئی نہیں توڑ سکتا بلکہ جن ناپاک لوگوں نے ایسا قصد کیا۔ وہ

(۳) ... مصنفہ مولانا ثناء اللہ صاحب ... قیمت ۱۲ ... [illegible]

ذلت ابدی میں مبتلا ہیں۔ لیکن یہ تو خداوندی مہر کو توڑنا نہیں بلکہ خداوند قدوس کے مرسلہ آیت کریمہ پر عمل کر کے خداوندی مہر کو مستحکم بنانا ہے۔ ہاں اگر کہیں دیگر جگہ آیت مذکورہ کی ناسخ موجود ہے تو پیش کرنے پر ہم کو سوائے سرخم کرنے کے کوئی عذر نہ ہوگا۔

معراجی نبی } آخر اس نے اپنی بھید کی قلعی کو کھولتے ہوئے اور مرزا صاحب کی نبوت کو منہدم کرتے اپنا راز ظاہر کر ہی دیا کہ میں آسمان میں اللہ تعالیٰ کے پاس گیا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو ان چند مسئلوں سے آگاہ کیا جو قرآن شریف میں مشکوک ہیں (معاذ اللہ) جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو رد بیوہ کلو[?] کر کے اس رشتہ کو ناجائز قرار دیا ہے۔

میں } توبہ کر ایسے کفریہ کلمات سے انسان کافر ہو جاتا ہے کیونکہ معراج کے مستحق صرف ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے نہ کہ دیگر نبی۔ تو پھر تو پلید اس درجہ کو کہاں حاصل کر سکتا ہے۔ اسی اثنا میں ولی محمد ٹھواری وعبد الرحمٰن و دیگر احباب نعمت پور کے آ گئے۔ جو کہ میری اس مرقوم شدہ تحریر کو بروقت مشکوک ہونے کے تائید کرنے کو طیار رہیں۔ کیونکہ ان صاحبان نے یہ کلمات خود اس کی زبان سے سنے بلکہ ان صاحبان نے چند سوال بھی کئے جو کہ درج ذیل ہیں:۔

ولی محمد ٹھواری وعبد الرحمٰن } بھلا یہ تو بتلا اگر تو خدا کے نزدیک پہنچا تو تجھے بہشت و دوزخ بھی دکھلائی گئی ہے یا نہیں؟ یہی بالصواب بیان کرنا تیری صداقت کی دلیل ہو سکتی ہے۔

معراجی نبی } ہاں بہشت و دوزخ کی سیر کرائی گئی۔ بہشت و دوزخ کو خوب گہری نظر سے دیکھا۔ بہشت کی درازی و چوڑائی مانند پٹیالہ شہر کے نظر آتی تھی اور دوزخ کو آگ سے دہکتی ہوئی پایا۔ اور دوزخ کے اوپر ایک پل دیکھا۔ جو کہ تلوار سے زیادہ تیز تھا اور بال سے زیادہ باریک اس کے نزدیک شیطان کو بیٹھا دیکھا کہ اس کے پاس ایک حقہ بھرا ہوا ہے۔ تمباکو کی بجائے لونگ و الائچی ڈالی ہوئی ہیں جو کہ نہایت خوشبو دے رہی ہیں اور حقہ والا پکار رہا ہے کہ آؤ حقہ تیار ہے جو کوئی اس کے ساتھ حقہ پی لیتا ہے تو وہ جہنم میں دو ٹکڑے ہو کر گر جاتا ہے اور جو کوئی انکار کر دیتا ہے وہ صحیح سلامت پل سے پار گزر جاتا ہے۔

ولی محمد ٹھواری وعبد الرحمٰن } اگر تو آسمان پر گیا تو وہاں کی نشانی دکھلا کیا لایا ہے؟ کیا کوئی کتاب وغیرہ آسمانی لایا ہے یا نہیں؟

معراجی نبی } آسمانی کتاب لانی بھول آیا۔ اگر کتاب لے آتا تو تم کو بلا چون و چرا ایمان لانا پڑتا یہ ٹھٹھا مذاق تک نوبت نہ پہنچتی۔

میں } اس وسوسہ شیطانی سے توبہ کر دے۔ ایسے کلمات سے انسان کافر ہو جاتا ہے۔

معراجی نبی } وسوسہ شیطانی کیسے ہو سکتا ہے جبکہ میں صوم صلوٰۃ کا پابند ہوں۔ علاوہ ازیں نماز تہجد بھی پڑھتا ہوں اور کم سوتا ہوں۔ پھر شیطان سے کیا واسطہ؟

میں } عابد جاہل کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ معراج سوا نبی کے کسی کو نہیں ہو سکتا۔ خواہ عبادت میں کتنا ہی متقی کیوں نہ ہو جاوے بلکہ ایسے بہت سے قصہ جات مشہور ہیں کہ جن کو معراجی وسوسہ میں آ کر ذلت و خواری اٹھانی پڑے۔ جن میں سے ایک یہ بھی ہے۔

قصہ } ایک جنگل کے عابد کے پاس چند شریر لڑکے بوقت شب مصلحت کر کے آ گئے کہ چل تجھ کو اللہ تعالیٰ نے ملنے کے لئے بلایا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ میرے دوست کو چشم بند کر کے براق پر سوار کر کے لانا۔ سو آپ چلیں عابد نے خوشی میں آ کر جھٹ بے سوچے سمجھے آنکھیں بند کھالیں اور گدھے پر سوار کر لیا گیا اور پہاڑ کی طرف چل دیئے۔ جب پہاڑ کی چڑھائی شروع ہوئی تو عابد نے پوچھا یہ کیا ہے۔ لڑکوں نے کہا یہ پہلا آسمان ہے یہاں تک کہ ساتویں پہاڑ پر پہنچ کر اور اس کو ساتواں آسمان قرار دیکر منزل کو ختم کیا اور ایک لڑکے کو درخت پر چڑھا کر اس کو اللہ کے نام سے پکارنا شروع کیا اور کہا کہ اللہ تیرا بندہ ہم لے آئے ہیں اس کو اوپر کھینچ لے۔ اوپر والے نے ایک رسہ لٹکا دیا کہ میرے بندے کو رسے سے باندھ دیں میں اوپر کھینچ لونگا عابد بے چارے کے گلے میں رسہ ڈال کر اوپر کھینچ کر نیچے چھوڑ دیا۔ بے چارہ عابد زور سے گرنے کے سبب بیہوش ہو گیا۔ اس عابد کی بے وقوفی پر شریر لڑکوں نے خوب قہقہہ لگایا اور گدھے والے کو آ کر اطلاع دی کہ تیرے گدھے کو ایک چور فلاں پہاڑ کی طرف لے جا رہا تھا کمہار سن کر پہاڑ کی طرف گیا اور دیکھا کہ گدھے کے قریب پڑا ہے۔ اس نے خیال کیا کہ شائد گدھے کو قریب باندھ کر سو گیا ہے۔ اس خیال سے عابد کی جوتوں سے خوب مرمت کی۔ اس خاطرداری سے عابد ہوش میں آیا اور اپنی نافہمی اور بے وقوفی پر نادم ہوتے ہوئے معراج غیر نبی کا عقیدہ اپنے دل سے نکال دیا۔ سو ایسے گندے عقائد کی یہی سزا ہے۔

میں } آپ کو مثل عابد کے وسوسہ شیطانی ہے اس سے توبہ کر دے ورنہ ابھی بے عزتی کے ساتھ مار پیٹ کر مدرسہ سے نکال دیا جاتا ہے۔

معراجی نبی } اچھا تمہارے کہنے پر توبہ کرتا ہوں ورنہ میری گفتگو میں تو کوئی شک نہیں۔

میں } اس دن کے بعد نہ تو یہ ہمارے گاؤں میں آیا اور نہ ہی دیگر کسی قسم کی شیطانی گفتگو کی صدا ہمارے کانوں میں آئی۔

جدید نبی کے عقیدہ رکھنے والی جماعت کے لئے یہ نہایت بہترین خوشخبری ہے اور ان کا فرض ہے کہ پرانے نبی کو چھوڑ کر تازے نبی معراجی کی اقتدا کریں۔ کیونکہ حدیث (لا نبی بعدی) کی یہ جماعت بھی منکر ہے اور ان کا فرض اس کو صرف تسلیم کرنے تک ہی محدود نہیں بلکہ ان کا فرض یہ بھی ہے کہ اس معراجی نبی کی ہر امر میں پیروی کرتے ہوئے اور اس کی نبوت کی تائید کرتے ہوئے اس کے حوصلہ کو دو بالا کریں۔ فقط

الراقم عبد اللہ نعمت پوری مدرس مدرسہ محمدیہ اہل حدیث نعمت پور (ریاست پٹیالہ)

اہلحدیث } کتب طب میں لکھا ہے کہ جنون کا ایک شعبہ یہ بھی ہے کہ مجنون اپنے کو نبی جاننے لگ جاتا ہے ایسے لوگوں کی بات سن کر دعائے صحت کر دینی چاہئے شہرت دینے کی ضرورت نہیں۔

معیار حق۔ قطعہ کی تردید میں ایک بےنظیر کتاب (۹۱۳) نمبر ۲۲ ... اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کا

مذاہب اربعہ[1] وطرق اربعہ[2] کی نسبت خواب میں سوال کرنا۔ اور

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا شاہ صاحب موصوف کو جواب دینا

مولانا محمد جعفر صاحب تھانیسری نے کتاب "سوانح احمدی" درحالات سید احمد شہید بریلوی رحمۃ اللہ علیہ مطبوعہ صوفی پرنٹنگ پریس پنجاب میں حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب کا مکمل خواب بیان کیا ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

اس عرصہ میں حضرت سید صاحب نے ایک خط بحضور پرنور جناب مرشد شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی کے نام مکہ معظمہ سے روانہ کیا۔ جن ایام میں یہ خط شاہ صاحب کو پہنچا تو ۲۷ رجب المرجب کو شاہ صاحب موصوف نے ایک عجیب غریب اور عبرت انگیز اور ہدایت آمیز خواب اس طرح پر دیکھا۔

خواب ایک بڑا فراخ اور وسیع میدان ہے اس میں سفید فرش مثل براق نہایت عمدگی و تاب آب سے بچھا ہوا ہے۔ اس فرش پر بہت سے آدمی نورانی چہرہ اور عمدہ شکلوں والے لباس فاخرہ پہنے ہوئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی تشریف آوری کے منتظر ہیں۔ اسی فرش پر میں (شاہ عبدالعزیز) بیٹھ گیا۔ ناگاہ تھوڑی دیر کے بعد حضرت امیر علی کرم اللہ وجہہ جانب قبلہ سے نمایاں ہو کر رونق افروز اس مجلس میں ہوئے اور میں (شاہ عبدالعزیز صاحب) آپ کے سامنے دو زانو ہو کر بیٹھا اور اس موقع کو غنیمت جان کر چند حسب ذیل سوال عرض کئے۔

اول سوال کیا کہ یہ چاروں فقہاء[1] کے مذہب میں سے کونسا مذہب آپ کو پسند و مختار ہے؟

جواب حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے یہ جواب دیا کہ ان چاروں مذہب (حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی) میں سے کوئی مذہب بھی مجھ کو پسند نہیں ہے اور ان میں سے کوئی مذہب میرے طور وطریقے پر نہیں ہے ان سب میں افراط و تفریط ہو گئی ہے۔

دوسرا سوال یہ ہے:۔

پھر میں (شاہ عبدالعزیز صاحب) نے یہ عرض کیا کہ ان مشہور طرق[2] اولیاء اللہ (قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ) میں سے کونسا طریقہ حضور کے طور پر ہے؟

جواب حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے یہ جواب دیا کہ ان میں سے بھی کوئی طریقہ میرے طور پر نہیں ہے۔ ہر طریقے میں کچھ نہ کچھ چیزیں نامرضی و خلاف طور میرے لوگوں نے ایجاد کر لی ہیں۔ اس وجہ سے سب کے سب (یعنی چاروں مذاہب حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی و چاروں طریقے) ہمارے طور وطریقے سے دور جا پڑے ہیں۔ کیونکہ ہمارے عہد میں صرف تین طور کے شغل حصول تقرب الٰہی کے لئے یعنی ذکر اللہ و تلاوت قرآن مجید و نماز تھے۔ اب ان لوگوں نے ذکر کو شغل مقرر کر لیا ہے اور تلاوت قرآن اور نماز کا جو اصل اشغال حصول تقرب الٰہی کے تھے ترک کر دیا ہے۔"

شاہ صاحب موصوف نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے اس جواب کو شائع کر دیا۔ مولانا جعفر صاحب لکھتے ہیں کہ پھر حضرت شاہ صاحب موصوف نے (تبلیغ حق کی بنا پر اسی دن یا دوسرے دن) اس خواب کو تحریر کرا کر اس کی نقلیں جا بجا ارسال کر دیں تاکہ امور مستفسرہ میں خلائق خدا غور کر کے راہ اعتدال کی اختیار کرے اور افراط و تفریط سے باز آئے۔ (سوانح احمدی صفحہ ۹۳ تا آخر صفحہ۔ مطبوعہ صوفی پرنٹنگ پریس پنجاب)

اب سوال یہ ہے اگر کسی صاحب کو شاہ صاحب موصوف کی اس تحریر مذکورہ نقل کا علم ہو یا خود انکے اپنے پاس ہو یا کسی دوسرے صاحب کے پاس تو مہربانی فرما کر بذریعہ اخبار اہلحدیث مطلع فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔

علماء احناف اور خصوصاً دیوبندی علماء سے التماس

یہ ایک ظاہر امر ہے کہ جب شاہ صاحب موصوف نے اس خواب کو تحریر کرا کر جا بجا شائع کرا دیا تھا۔ جس سے آپ کا مقصد ترک مذاہب اربعہ و ترک طرق اربعہ تھا تو لازمی طور پر شاہ صاحب موصوف نے خود بھی اس پر عمل کیا ہو گا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ شاہ صاحب موصوف ان مذاہب اربعہ و طرق اربعہ کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتے تھے اور حنفی، شافعی، مالکی اور قادری چشتی وغیرہ کو حق پر نہیں جانتے تھے۔ جیسا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے خواب میں صاف صاف کہہ دیا تھا کہ یہ حق پر نہیں ہیں۔ تو اب وہ لوگ جن کو شاہ صاحب موصوف سے عقیدت ہے اس پر غور کریں اور اس مذہبیت و طریقیت کو ترک کر کے شاہ صاحب موصوف کی طرح غیر مقلد یا بلفظ دیگر اہل حدیث ہو جائیں ورنہ شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی موصوف کی طرف ان لوگوں کا اپنے کو نسبت کرنا غلط ثابت ہو گا

واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم۔

الداعی الی الحق الصریح الفقیر القوی الشیخ احمد الدہلوی خادم السنت المطہرۃ فی المسجد النبوی مدینہ شریف حجاز (عرب شریف)

معیار حق

مصنفہ مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔ یہ کتاب مولانا موصوف کی بڑی معرکہ آلارا تصنیف ہے۔ جس میں شیخ الکل نے مسئلہ تقلید کو نہایت عالمانہ پیرائے میں حل فرمایا ہے بفضلہ تعالیٰ آج تک کتاب ہذا لاجواب ہے اور مقلدین سے باوجود سعی بسیار اس کا جواب نہیں ہو سکا۔ قیمت عہ (منگوانے کا پتہ)

دفتر اہلحدیث امرتسر

---

[1] یعنی حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی۔ ۱۲

[2] طریقہ قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ۔ ۱۲

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن (عربی) مصنفہ مولانا (۹۱۵) ثناء اللہ صاحب ...

نماز میں پیروں کا ملانا

پرچہ اہلحدیث عــ۳۴ مجریہ ۲۱ جون ۱۹۳۵ء سے

الزاق القدمین کا مضمون مولوی محمد احمد سرائمر کی جانب سے تخمیناً تین پرچوں میں شائع ہوا۔ تبع سنت کے لئے تو اس پر کسی کے اقوال کی ضرورت نہیں مگر ہمارے محترم فریق مقابل بقول امام رازی و ابن تیمیہ و ابن القیم اگر آیات قرآنیہ واحادیث اصح الکتب بھی پیش کی جاویں التفات نہ کریں گے حتیٰ کہ ان کے معتقد و مستند سے نہ پہنچے

اور یہ امر بدیہی ہے آدمیوں کا صفوں میں ایک دوسرے سے مل کر کھڑا ہونا یہ ایک ایسا مسئلہ ہے کہ میرے علم میں کسی ایک آدھ حنفی متقدم سے بھی اس کا خلاف ثابت نہیں سب کے سب اس امر میں متفق ہیں۔

یہ کتب متداولہ فقہ و شروحات فقہ شب و روز مزاولت کی جاتی ہیں کسی ایک میں اس کے برعکس دکھانے کی کس کو جرأت ہے یہ مرض ایسا مرگ عام کی طرح پھیلا ہوا ہے کہ جس میں جاہل تو ایک طرف رہے علماء بھی مبتلا ہیں۔ جیسے انسان اچھوتوں سے اپنے جسم کو محفوظ رکھتا ہے اور علیحدہ سرک جاتا ہے جہاں کسی انسان نے پیر لگایا جھٹ اچھل ہاتھ بھر دور جا پہنچے۔ حضرت انس بن مالک خادم نبوی فرماتے ہیں ہم صحابہ آپس میں ایک دوسرے کے شانہ اور قدم سے اپنے شانہ اور قدم ملا ملا کر کھڑے ہوتے تھے آپ کے زمانہ میں جیسا کہ بخاری باب الزاق المنکب میں ہے مستخرج اسمٰعیل میں اس حدیث میں اتنے الفاظ اور وارد ہیں تتمہ کی طور سے چنانچہ فتح الباری صــ۱۶۰ ج ۲ میں ہے:۔

لو فعلت ذلک باحدھم الیوم لنفر لانہ بغل شموس۔ اگر میں آج یہ فعل ان کے ہمراہ کرتا ہوں تو اس طرح بھاگتے ہیں جیسے سرکش خچر۔ شہ اپنے گریبان میں ہر کس مونہہ ڈال کر غور کرکے بتا سکتا ہے کہ یہ فعل کس درجہ کا مذموم ہوگا۔ حالانکہ امام محمد کتاب الآثار صــ۲۱ باب اقامۃ الصفوف میں لکھتے ہیں:۔

عن ابراھیم انہ کان یقول سووا صفوفکم وسووا مناکبکم تراصوا ولیتخللنکم الشیطان لا ولاد الحذف قال محمد وبہ ناخذ لا ینبغی ان تیرک الصف وفیہ الخلل حتی یسووا وھو قول ابی حنیفۃ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں صفیں اور شانہ برابر کرو اور بیچ کرو ایسا نہ ہو کہ شیطان بکری کے بچہ کی طرح تمہارے درمیان داخل ہو جائے امام محمد کہتے ہیں ہم بھی اسکو لیتے ہیں صف میں خلل چھوڑ دینا لائق نہیں حتیٰ کہ ان کو درست نہ کر لیا جاوے اور یہی ابوحنیفہ کا مذہب ہے۔

فتاوے غرائب باب ۳ فی فضل الصفوف عن الفتاوی سمرقندی ینبغی ان یتراصوا فی الصفوف لقولہ علیہ السلام تراصوا فی الصفوف لئلا یتخلل الشیطان۔ شمنی کراس نے شرح نقایہ میں نیز بحر الرائق ورق عــ۲۶۲ عالمگیریہ مطبوعہ کلکتہ صــ۱۲۳ درمختار مع الشامی صــ۵۹۳ ہے۔ ینبغی للماموین ان یتراصوا وان یسدوا الخلل فی الصفوف وان یسووا مناکبھم وینبغی للامام ان یامرھم بذلک وان یقف وسطھم وفی الفتاوی التاتار خانیہ واذا قاموا فی الصفوف تراصوا وسووا بین مناکبھم۔ یعنی مقتدیوں کو چاہئے کہ چونہ گچ کریں اور درزوں کو صفوں میں بند کر دیں اور شانوں کو ہموار رکھیں بلکہ امام کو لائق ہے کہ انہیں اس امر کا حکم کرے پھر بیچ میں کھڑا ہو فتاوی تاتارخانیہ میں ہے کہ جب صفوں میں کھڑے ہوں تو گچ کریں اور کندھے ہموار کریں شامی صــ۵۹۵ ج ۱ میں ہے کہ اگر آدمی دوسری صف میں ہے اور پہلی میں ایک آدمی کی جگہ ہے تو چل کر پہلی صف میں اس خالی جگہ کو پر کر دے تو نماز میں کچھ خرابی نہیں آئے گی۔ لانہ مامور بالمراصۃ قال علیہ السلام تراصوا الصفوف ذکرہ عن المنحیرۃ شامی خلل کا ترجمہ فرماتے ہیں ھو انفراج بین الشیئین یعنی دو چیزوں میں جو فاصلہ اور شگاف ہو اسے کہتے ہیں منتہی الادب صــ۳۴۵ ج ۱ میں ہے خلل بحرکتین ۱۱ دگی میان دو چیز اور صــ۴۷۶ ج ۱ میں ہے۔ رص الشئی بالشئی برھم چسپانید یکے را با دیگرے واستوار گردن اور تراصص میں لکھتے ہیں۔ برکید یگر چسپیدن مردم در صف یقال تراصوا فی الصف اذا تلاصقوا وانضموا فتح القدیر شرح ہدایہ مطبوعہ نولکشور صــ۱۵۵ ج ۱ میں ہے والنسق نبذہ من سنن الصف تکمیلا من سنۃ التراص فیہ والمقاربۃ بین الصف والاستواء فیہ۔ (باقی)

شیعہ کا تعصب

بجواب

"حضرت عمر کی فضیلت"

اس عنوان سے شیعہ اخبار الواعظ (لکھنؤ) بابت ۱۶ مئی ۱۹۳۵ء میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ مضمون ہے تو بہت تلخ اور تعصب سے لبریز۔ مگر ہم مضمون کا لب لباب نقل کر کے شیعہ راقم مضمون کا تعصب نفسانی کی حقیقت واشگاف کرتے ہیں (وبجولہ وقوتہ) راقم مضمون نے بخاری شریف سے ایک حدیث نقل کر کے حسب ذیل ترجمہ کیا ہے "محمد بن سعد بن ابی وقاص اپنے باپ سعد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر نے جناب رسول خدا سے گھر میں داخل ہونے کی اجازت چاہی اس وقت حضرت کے پاس چند قریشی عورتیں تھیں جو حضرت سے چیخ چیخ کر دیر سے باتیں کر رہی تھیں جب حضرت عمر ابن خطاب نے آنے کی اجازت چاہی تو وہ جلدی سے اٹھ کر پردے میں چلی گئیں جناب رسول خدا نے حضرت عمر کو اندر آنے کی اجازت دی حضرت عمر جب اندر آئے تو جناب رسول خدا ہنس رہے تھے۔ حضرت عمر بولے خدا آپ کو ہنسائے۔ حضرت نے فرمایا کہ مجھے ان عورتوں پر تعجب ہوا جو میرے پاس تھیں۔ جب تمہاری

تفسیر ثنائی (اردو) پورے قرآن کی تفسیر آٹھ جلدوں میں (۹۱۶) ... (منیجر اہلحدیث امرتسر)

ahmadimuslim.de

آواز سنی تو جلدی سے پردہ میں ہو رہیں۔ حضرت عمر نے کہا کہ آپ زیادہ حقدار ہیں کہ آپ سے وہ ڈریں۔ اس کے بعد حضرت عمر نے اُن عورتوں سے کہا اے اپنی جانوں کی دشمنو! مجھ سے تو ڈرتی ہو اور رسول خدا سے نہیں ڈرتی۔ اس پر اُن عورتوں نے (نہایت بے پرواہی سے کہا) ہاں تم رسول خدا سے زیادہ تند خو اور سخت ہو۔ رسول اللہ نے فرمایا اے ابن خطاب اس خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جس راستہ پر شیطان تم کو چلتا ہوا مل جاتا ہے وہ اس راستہ کو چھوڑ کے دوسرے راستہ پر چلنے لگتا ہے۔"

ناظرین کرام! یہ حدیث حضرت امیر المومنین عمر بن خطاب (رہاں داماد علی مرتضیٰ) رضی اللہ عنہما کی فضیلت و منقبت پر دال ہے مگر بقول ؎

گل است سعدی و در چشم دشمناں خار است

شیعہ راقم مضمون کی نظر میں اس سے حضرت عمر کی فضیلت ثابت نہیں ہوتی بلکہ اس کے زعم باطل میں پیغمبر خدا کی توہین ثابت ہوتی ہے۔ چنانچہ توہین رسول کا ثبوت اُس نے الفاظ ذیل میں دیا ہے:-

"یہ بات اس میں دیکھنے کے قابل ہے کہ یہ فضیلت ہے بھی یا نہیں؟ اگر حضرت عمر کے اس واقعہ میں کوئی فضیلت نکالی بھی جائے تو پیغمبر خدا کی اس میں سخت توہین ہوتی ہے اس لئے کہ حضرت سے قریش کی عورتیں ذرا بھی نہ ڈریں اور حضرت بلا تکلف ان میں بیٹھے ان کے شور و غل سے لطف اندوز ہوتے رہے۔"

چونکہ شیعہ راقم مضمون نے پیغمبر خدا کی توہین ثابت کرنے کا ٹھیکہ لیا ہے اس لئے اسے بکف چراغ داشتہ رسول پاک پر یہ الزام لگایا کہ "حضرت بلا تکلف ان میں بیٹھے ان کے شور و غل سے لطف اندوز ہوتے رہے" (معاذ اللہ من ہذہ الجرأت الشنیعہ) حالانکہ حدیث مذکور میں نہ ایسے الفاظ موجود ہیں نہ اُس سے یہ مفہوم ثابت ہوتا ہے۔ پھر شیعہ راقم مضمون نے لکھا ہے:

"حضرت عمر جب واقعہ معلوم کر کے ان عورتوں پر خفا ہوئے تو اُن عورتوں نے کہا کہ ہم تم کو رسول خدا سے زیادہ بدخو اور سخت دل سمجھتے ہیں یعنی معاذ اللہ رسول کو صحابیاتؓ بدخو اور سنگدل سمجھتی تھیں اور حضرت عمر کو ان سے زیادہ سنگدل اور بدخو سمجھتی تھیں۔ قرآن مجید تو اعلان کر رہا ہے کہ لو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولك (پ ۴ ع ۸) اے رسول اگر آپ بدخو اور سنگدل ہوتے تو لوگ آپ کے پاس نہ پھٹکتے۔ اور صحیح بخاری قرآن مجید کے خلاف حدیث پیش کر رہی ہے کہ رسول اللہ معاذ اللہ بدخو اور سنگدل تھے۔"

سچ ہے سے بلا سے کوئی ادا ان کی بدنما ہو جائے
کسی طرح سے تو مٹ جائے ولولہ دل کا

ناظرین! غازی محمود دھرمپال نے آریہ ہونے کے زمانہ میں آیت واللہ اشد باسا و اشد تنکیلا پر اسی قسم کا اعتراض کیا تھا چنانچہ رسالہ "ترک اسلام" میں لکھا ہے:

"قرآن کی یہ تعلیم ہے کہ خدا بڑا لڑاکا ہے بھلا جب خدا ہی لڑاکا ہو گیا تو پھر زمین پر صلح اور امن کیونکر قائم کر سکتا ہے۔"

شیعہ راقم مضمون نے بقول ؎

آنچہ استاد ازل گفت ہماں مے گویم

بابو دھرمپال کے تتبع میں جو کچھ لکھا ہے اس کا جواب بغور ملاحظہ کیجئے۔ حافظ ابن حجر (رحمہ اللہ) تحریر فرماتے ہیں:-

والجواب ان الذی فی الایۃ یقتضی نفی وجود ذلك له صفة لازمة فلا یستلزم ما فی الحدیث ذلك بل مجرد وجود الصفة له فی بعض الاحوال وهو عند الانکار والمنکر والله اعلم (الی قوله) وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یواجه احدا بما یکره الا فی حق من حقوق الله وکان عمر یبالغ فی الزجر عن المکروهات مطلقا وطلب المندوبات فلهذا قال النسوة له ذلك انتہی۔

اب ذرا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سخت خوئی کی ایک مثال شیعہ مذہب کی کتاب سے بھی ملاحظہ کیجئے۔ تفسیر مجمع البیان جلد ۲ زیر آیت "یا ایها النبی قل لازواجك ان کنتن تردن الحیوة الدنیا" (احزاب ۲) یہ روایت مرقوم ہے:-

عن ابن عباس قال کان رسول اللہ جالسا مع حفصة فتشاجرا بینهما فقال هل لك ان اجعل بینی و بینك رجلا قالت نعم فارسل الی عمر فلما ان دخل علیهما قال لها تکلمی فقالت یا رسول اللہ تکلم ولا تقل الا حقا فرفع عمر یده فوجأ وجهها ثم رفع یده فوجأ وجهها فقال له النبی کف یا عدو الله النبی لا یقول حقا والذی بعثه بالحق لولا مجلسه ما رفعت یدی حتی تموتی۔

یعنی ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) حفصہ کے پاس بیٹھے تھے یکایک آپ میں (اور بیوی) حفصہ میں کچھ جھگڑا ہو گیا تو آپ نے حفصہ سے فرمایا کیا میں اپنے اور تمہارے درمیان ایک منصف مقرر کروں؟ حفصہ نے کہا ہاں مقرر کیجئے۔ پس آپ نے حضرت عمر کے پاس پیغام بھیجا جب حضرت عمر آئے تو آپ نے حفصہ سے کہا بیان کرو۔ حفصہ نے جواب دیا کہ آپ ہی کہئے مگر سچ سچ کہئے گا اس پر حضرت عمر نے (اپنی بیٹی) حفصہ کو دو تمانچہ رسید کئے۔ پس آپ نے حضرت عمر سے کہا بس بس۔ حضرت عمر نے کہا اے حفصہ دشمن خدا نبی حق بات ہی کہا کرتے ہیں خدا نے ان کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔ اگر رسول کی مجلس نہ ہوتی تو تجھے میں اتنا مارتا کہ تو مر جاتی۔"

دشمنان صحابہؓ دل سے بغض نکال کر اس روایت پر غور کریں اور تبرا بازی سے بعض آئیں ؎

صحابہؓ سے جسے کچھ بغض و عار ہوگا
وہ عقبیٰ میں ذلیل و خوار ہوگا

(راقم محمد عبد اللہ الاعظمی کان اللہ لہ از مئو)

---

[1] وہ ازواج رسول تھیں۔ دیکھو فتح الباری وغیرہ ۱۲ منہ

حضرت مجدد الف ثانی سرہندی رح
رسالہ مجددیہ کا فارسی زبان سے اردو میں ترجمہ عقائد شیعہ کی تردید میں ہے۔ قیمت صرف ۴ر علاوہ محصول ڈاک۔ پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

ویددرشن

(۴)

ویدوں کے مصنفین یا ملہمین کے نام جن کو رشی کہتے ہیں اب تک محفوظ ہیں چنانچہ ہر سوکت یا منتر کے شروع میں یہ نام اکثر خفی قلم سے لکھا رہتا ہے بعض دفعہ خود منتروں میں رشی اپنا نام ظاہر کرتا ہے جسطرح غزل میں شاعر کا تخلص ہوتا ہے۔ رشی کے ساتھ خفی قلم سے اس دیوتا کا نام بھی لکھا رہتا ہے جس کی تعریف میں وہ منتر یا سوکت ہے۔ نیز جس بحر میں کوئی منتر ہوتا ہے اس کا نام بھی شروع میں لکھ دیتے ہیں سنسکرت میں عروض یا بحر کو چھند کہتے ہیں۔

ویدوں کی سب سے قدیم تفسیریں وہ کتابیں ہیں جو برہمن کہلاتی ہیں۔ لفظ برہمن کے معنے اس مقام پر تفسیر ہی کے سمجھنے چاہئیں۔ یہ تفسیریں اتنی قدیم ہیں کہ عام ہندو ان کو بھی الہامی اور ویدوں ہی کا ایک جزو مانتے ہیں۔ وید کے متن اور ان تفسیروں میں فرق کرنے کے لئے متن کو سنگھتا یعنی منتروں یا دعاؤں کا مجموعہ کہتے ہیں۔ رگ وید سنگھتا کے متعلق ایتریہ برہمن ہے۔ سام وید سنگھتا کے متعلق تانڈیہ پنچ وِںس برہمن ہے۔ شکل (سفید) یجروید سنگھتا جس کو واجسنئی سنگھتا بھی کہتے ہیں اس کے متعلق شت پتھ برہمن ہے جو تمام برہمنوں میں مشہور ترین برہمن ہے کرشن (سیاہ) یجروید سنگھتا کے متعلق (جسکو تیتریا سنگھتا بھی کہتے ہیں) جو برہمن ہے وہ تیتریا برہمن کہلاتا ہے۔ اتھروید سنگھتا کے متعلق گوپتھ برہمن ہے۔ خاص برہمن یہی ہیں۔ ان کے علاوہ اور بھی برہمن سنگھتاؤں کے متعلق ہیں۔

ایک عرصہ دراز تک یہ تفسیریں درس و تدریس میں رہیں یہاں تک کہ گوتم بدھ نے ویدک دھرم اور خاصکر اس کی قربانیوں پر ایسی ضرب کاری لگائی کہ ویدوں کا پڑھنا پڑھانا یک قلم موقوف ہو گیا۔ زاں بعد جب شنکر آچاریہ وغیرہ کی کوششوں سے ویدک دھرم از سر نو زندہ ہوا تو اب سے کوئی پانچسو برس پہلے سائین آچاریہ نے وہ مشہور و معروف تفسیر لکھی جس سے ویدوں کا کوئی طالب علم مستغنی نہیں ہو سکتا اور حق تو یہ ہے کہ آج جو بھی ویدوں کے عالم اور ماہر دنیا میں موجود ہیں ان سب کا استاذ الاساتذہ سائن آچاریہ ہی ہے۔ سائن نے تمام ویدک لٹریچر کی بسوط شرحیں لکھی ہیں۔ اس کے علاوہ اُبٹ اور مہی دھر وغیرہ آچاریوں نے قریب قریب اسی زمانہ میں یجروید کی تفسیریں لکھیں۔

یہ سب تفاسیر سنسکرت زبان میں ہیں کسی غیر زبان میں اب تک ویدوں کی کوئی تفسیر نہیں لکھی گئی بجز غالباً اتھروید یا اس کے کسی حصہ کے فارسی ترجمہ کے جس کو ملا عبدالقادر بدایونی نے کیا تھا۔ البتہ جب سے انگریزوں کے قدم ہندوستان میں آئے اس وقت سے یورپین فاضل خاصکر جرمنی اور فرانسیسی عالم برابر ویدوں کے مطالعہ میں مشغول ہیں اور ان کی کوششوں اور محنتوں کی بدولت ہر شخص جو کسی بھی مشہور یورپین زبان کو جانتا ہے بآسانی ویدوں تک رسائی حاصل کر سکتا ہے۔ چونکہ انگریزی زبان اس ملک میں بہت مروج ہو چکی ہے اس لئے ذیل میں ان تراجم کا ذکر کرتا ہوں جو اس زبان میں چاروں ویدوں یا کسی ایک پورے وید کے موجود ہیں تاکہ جو صاحب اس فن میں زیادہ معلومات حاصل کرنا چاہیں وہ ان کی طرف رجوع کر سکیں۔

انگریزی کا سب سے زیادہ سہل الحصول ترجمہ مسٹر آر۔ ٹی۔ ایچ گرفتھ کا ہے۔ یہ صاحب گورنمنٹ سنسکرت کالج بنارس کے پرنسپل تھے اور گو ہندو نہ تھے مگر سنسکرت لٹریچر اور ہندو مذہب کے عاشق صادق تھے۔ انہوں نے چاروں ویدوں کا ترجمہ کیا ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

نام وید	تعداد جلد	تعداد صفحات	قیمت
رگ وید	دو جلد	۱۲۶۴	چودہ روپیہ
سام وید	ایک جلد	۳۳۸	چار روپیہ
یجروید (سفید)	ایک جلد	۳۰۲	چار روپیہ
اتھروید	۲ جلد	۹۳۲	بارہ روپیہ

کیفیت } تقطیع ۵½ × ۸½ ۔ ٹائپ واضح۔ ملنے کا پتہ۔ ای۔ جے۔ لازرس کمپنی۔ میڈیکل حال پریس بنارس۔

پروفیسر ولسن صاحب بھی سنسکرت کے بڑے زبردست عالموں میں سے تھے۔ یہ مسٹر گرفتھ اور پروفیسر میکس مولر کے استاد تھے۔ انہوں نے رگ وید کا نہایت عمدہ ترجمہ کیا ہے جو چھ جلدوں میں شائع ہوا تھا۔ چار جلدیں خود ولسن صاحب کی ترجمہ کی ہوئی ہیں۔ باقی دو جلدوں کو ان کے بعد مسٹر کوول اور مسٹر وبسٹر نے لکھ کر پورا کیا۔ بڑی خوبی اس ترجمہ کی یہ ہے کہ مترجمین نے وید کا وہی مفہوم لکھا ہے جو سائن آچاریہ کی تفسیر سے ظاہر ہوتا ہے۔ اپنی قیاس آرائی کو مترجمین نے بالکل دخل نہیں دیا ہے۔

اتھروید کا انیس کانڈوں تک ترجمہ پروفیسر وھٹنی اور ان کے جانشین پروفیسر لین مین نے کیا ہے اور امریکہ کی ہارورڈ یونیورسٹی نے بہت بڑی تقطیع کی دو ضخیم جلدوں میں شائع کیا ہے۔

سام وید کا ایک انگریزی ترجمہ بہت عرصہ ہوا پادری اسٹیفنس صاحب نے کیا تھا۔

سیاہ یجروید کا ترجمہ حال میں پروفیسر اے۔ بی کیتھ نے کیا ہے اس کو بھی ہارورڈ یونیورسٹی نے شائع کر دیا ہے۔ اسٹیفنس اور ولسن صاحبان کے ترجمے اب کمیاب ہو گئے ہیں۔ وھٹنی اور کیتھ صاحبان کے ترجمے کافی قیمتی ہیں لیکن اگر کوئی صاحب ان سب کتابوں کو دیکھنا چاہیں تو کلکتہ کی امپیریل لائبریری سے صرف آمد و رفت کا محصول ادا کرنے پر بلا کسی فیس وغیرہ کے یہ کتابیں دیکھنے کو مل سکتی ہیں۔ (باقی)

ابطال الہام وید } مصنفہ مولانا ادریس خان صاحب بدایونی۔ اس رسالہ میں وید کے اندرونی حوالجات یعنی صریح منتروں کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ وید آریہ سماج کے مسلمہ اصولوں کی بنا پر بھی ہرگز ہرگز الہامی ثابت نہیں ہو سکتے۔ آج تک آریہ سماج کی طرف سے اس کا جواب نہیں ہو سکا۔
قیمت ۲/ ملنے کا پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

حافظ ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ

المحلی البیان کا مسودہ جو دفتر ہذا میں موجود تھا وہ سب ہدیہ ناظرین ہو چکا ہے مصنف کی علالت کی وجہ سے نیا مسودہ ابھی تک نہیں آیا۔ مگر ان کی چٹھی سے جو دفتر میں آئی ہے معلوم ہوتا ہے کہ عنقریب ارسال کر دیں گے۔ (مدیر)

اسلام نے جس قدر حصول علم کی تاکید کی اور اس کی خوبیوں کو بہترین انداز میں پیش کیا اس کا دسواں حصہ بھی کسی مذہب میں نہیں پایا جاتا۔

اسلام صحیح معنی میں حامی علم اور علماء ہے۔ قرآن مجید کی بے شمار آیات اور احادیث نبویہ کی ان گنت روایات اس امر پر صاف شاہد ہیں کہ اسلام صرف اسلام ہی کو علم اور علماء کے حامی اور مربی ہونے کا فخر حاصل ہے۔ تاریخ کے اوراق صاف طور پر گواہ ہیں کہ جن جن ممالک پر اسلام کا پرچم لہرایا وہاں علم کے چشمے اپنی پوری روانی کے ساتھ جاری ہو گئے۔

عرب کے بدو وحشی جو علوم و فنون سے بالکل ناآشنا تھے اسلام کی آغوش میں آ کر تمام دنیا کے استاد تسلیم کر لئے گئے۔ امام مالک رح اور شافعی رح جیسے صاحب فضل و کمال پیدا ہونے لگے۔ بخارا کی سرزمین نے امام بخاری جیسا مایہ ناز محدث پیدا کیا۔ اسی اسلام ہی کی بدولت ٹیونس میں ابن خلدون جیسا مورخ، ماٹا میں ابو الفرج جیسا نامی عالم اور موصل میں برہان الدین جیسا تاریخ دان ظاہر ہوا

سرزمین اندلس پر جب نیر اسلام کی مبارک شعائیں ضیا پاش ہوئیں تو تاریکی روشنی سے بدل گئی جہالت کا قلع قمع ہو گیا اور آسمان علم و فضل پر ہزاروں علماء آفتاب و ماہتاب بن کر چمکے۔ آج اندلس کے ایک مایہ ناز مشہور عالم کے حالات ہدیہ ناظرین کئے جاتے ہیں

نام و نسب نام علی کنیت ابو محمد والد کا نام احمد بن سعید ہے۔ نسل کے لحاظ سے فارسی ہیں۔ ان کے آباؤ اجداد میں سے سب سے پہلے یزید مشرف باسلام ہوئے

ولادت حافظ موصوف کی پیدائش اندلس کے مشہور شہر قرطبہ میں رمضان المبارک ۳۸۴ھ میں ہوئی۔

تحصیل علوم شروع عمر سے حصول علم کے لئے دل میں بہت کچھ شوق تھا۔ علماء کی کثیر جماعت سے علم حاصل کیا۔ اور دور دراز مقامات اسی شوق کی پیاس کو بجھانے کے لئے طے کئے۔

علمی کارنامے حافظ موصوف ہی کی وہ ہستی ہے جس نے فن حدیث اور علم کلام کو ایک درسگاہ میں جمع کر دیا ورنہ آپ سے پہلے محدثین و فقہاء علم کلام سخت متنفر تھے۔ سلطان منصور محمد ابن ابی عامر نے جب آپ کی علمی شہرت سنی تو آپ کو وزارت کے عہدہ پر فائز کیا اور اس کے بعد سلطان عبد الرحمن بن ہشام نے بھی اسی عہدہ پر آپ کا تقرر کیا۔ لیکن چند دنوں کے بعد حافظ موصوف نے اس عہدہ سے علیحدگی اختیار کر لی اور علوم اسلامی کی خدمت میں ہمہ تن مشغول ہو گئے[1]

علامہ الیسع ابن حزم الغافقی نے علامہ موصوف کی شان علمی کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے:-

"حافظ ابن حزم کی معلومات کیا ہیں۔ بس ایک تلاطم خیز سمندر ہے بہتا ہوا امڈھتا ہوا پانی ہے جو کہیں نہیں رکتا، ان کا سمندر دانائی اور حکمت کے موتی اچھالتا رہتا ہے۔"

علامہ ابن الفتوح الحمیدی لکھتے ہیں کہ میں نے کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جس میں ذہانت فطانت شرافت، اور دینداری کے اوصاف پوری طرح جلوہ گر ہوں یہ خصوصیت صرف علامہ ابن حزم ہی کو حاصل تھی۔[2]

علامہ ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ[3] میں ان کو امام فن تسلیم کیا ہے۔ علوم اسلامی میں خاص مہارت حاصل تھی خصوصاً فن حدیث، کلام، بلاغت، تاریخ، منطق، فلسفہ اور عروض میں یکتائے روزگار تھے۔ فن ادب سے بہت دلچسپی تھی۔ برجستہ اشعار کہنے میں خوب کمال تھا۔ وفیات الاعیان میں بہت سے اشعار نقل کئے گئے ہیں۔ جنکو بخوف طوالت نظر انداز کرتا ہوں۔

تصانیف حافظ موصوف جس طرح تقریر و خطابت میں زبردست مہارت رکھتے تھے اس سے کہیں زیادہ تحریر و تصنیف پر قادر تھے۔

حافظ موصوف کے فرزند ابو رافع بیان کرتے ہیں کہ میرے پاس والد محترم کے ہاتھ کی لکھی ہوئی چار سو کتابیں موجود ہیں جن کے اوراق کی تعداد اسی ہزار تک پہنچتی ہے۔ چند مفید ترین تصانیف کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ ایک کتاب "الایصال الی فہم الخصال" تصنیف کی جو چوبیس جلدوں میں ہے۔ اس کی خصوصیت یہ ہے کہ تمام مسائل دینیہ کو اس طرز پر بیان کیا ہے کہ ہر مسئلہ کے ساتھ قرآن و حدیث کے علاوہ صحابہ کرام، تابعین اور ائمہ عظام کے اقوال بھی نقل کر دئے ہیں۔ پھر ہر ایک مخالف و موافق دلیل کو پوری تحقیق سے پیش کرنے کے بعد محاکمہ کیا ہے۔ اسی انداز پر "محلی" لکھی جس کی شرح مجلی آٹھ جلدوں میں ہے۔ علامہ عز الدین لکھتے ہیں کہ علمی تحقیق کے اعتبار سے میں نے کوئی کتاب "محلی" کے پاسنگ کی نہیں دیکھی۔

علم کلام میں ان کی دو تصانیف ہیں "الفصل فی الملل والاھواء والنحل" اس کتاب میں دہریہ، مجوس، یہود اور نصاریٰ کے عقائد بیان کرنے کے بعد محققانہ انداز میں ان کی تردید کی گئی ہے۔ نیز عام اسلامی فرقوں کے مسائل کو مع دلائل بیان کر کے ان پر مجتہدانہ انداز میں سیر حاصل تبصرہ کیا ہے۔ دوسری کتاب میں توریت و انجیل کی تحریف تبدیل کو ثابت کیا گیا ہے اور واضح کیا گیا ہے کہ موجودہ بائیبل ایسے تناقضات سے پر ہے جس میں تاویل و توجیہ کی قطعاً گنجائش نہیں۔ ابن خلکان نے لکھا ہے کہ اس موضوع پر یہ پہلی کتاب ہے۔

فن منطق میں ایک کتاب "تقریب" تصنیف کی جس کی

---

[1] تذکرۃ الحفاظ جلد ۳۔ وفیات الاعیان لابن خلکان
[2] ج ا و تذکرۃ الحفاظ ج ۳۔
[3] تذکرۃ الحفاظ ج ۳ صفحہ ۳۲۶

ahmadimuslim.de

خصوصیت یہ ہے کہ اس میں تمام منطقی مسائل کو فقہی مثالوں سے سمجھایا گیا ہے۔

حافظ موصوف کو طب میں بھی کافی مہارت حاصل تھی۔ اس فن میں بھی انہوں نے کئی رسالے تصنیف کئے ہیں۔ فن ادب تو گویا ان کے خمیر میں تھا۔ اس فن میں ان کا رسالہ "نقط العروس" ہے جو نوادر و حکم سے پُر ہے۔ سیرت نبوی اور اسماء باری تعالیٰ کی تشریح و توضیح میں ان کے دو پُر از معلومات رسالے ہیں۔

حافظ صاحب موصوف کسی کے مقلد نہ تھے فقہاء اور ائمہ مجتہدین پر نہایت دلیری و جرأت سے نکتہ چینی کیا کرتے تھے۔

علامہ ابن العزیز لکھتے ہیں کہ "ابن حزم کی زبان اور حجاج کی تلوار دونوں حقیقی بہنیں تھیں"۔ جس طرح حجاج کی تلوار بے نیام تھی اسی طرح ابن حزم کی زبان بے لگام تھی۔ لیکن حجاج کی تلوار جور و استبداد کی حمایت میں اٹھتی تھی اور ابن حزم کی زبان حق کی اشاعت کے لئے حرکت میں آتی تھی یہی وجہ تھی جس کی بنا پر تمام فقہاء دشمن ہو گئے۔ حکام وقت کو ان کے خلاف برانگیختہ کیا۔ اسی نکتہ چینی اور اشاعت حق کی پاداش میں مقام "ایلہ" کی طرف جلا وطن کر دئیے گئے۔

دنیائے علم و فضل کا یہ چمکتا ہوا آفتاب نہایت غربت کی حالت میں سرزمین "ایلہ" میں غروب ہو گیا۔ یہ علوم و فنون کا مخزن اگرچہ عرصہ ہوا ہزاروں من مٹی کے نیچے دفن ہو چکا ہے لیکن اس کے قلم کی جنبش نے کاغذ کے صفحات پر جو گلکاریاں کی ہیں اس کی بہار انشاء اللہ سدا قائم رہے گی۔ کسی عربی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

یلوح الخط فی القرطاس دھرا ۔ وکاتبہ رمیم فی التراب

انسان کا نقش قلم کاغذ پر قیامت تک چمکتا رہیگا حالانکہ اسکی ہڈیاں مٹی میں بوسیدہ ہو چکی ہیں۔

(راقم عبد الغفار حسن نبیرہ مولانا مولوی عبد الجبار صاحب محدث عمرپوری)

مدیر ؎ ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

تخلیق انسانی کا اصل مقصد

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ

ارشاد خداوندی ہے کہ میں نے جنوں اور انسانوں کو نہیں پیدا کیا مگر تاکہ میری عبادت کریں۔

برادران اسلام! مگر آج ہم نے یہ سمجھ رکھا ہے۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَأْكُلُوْنَ یعنی ہم کو خداوند دو عالم نے دنیا میں صرف کھانے پینے اور عیش و آرام کرنے ہی کے لئے پیدا کیا ہے اور بس۔ نہیں نہیں میرے بزرگو! ؎

خوردن برائے زیستن و ذکر کردن است
تو معتقد کہ زیستن برائے خوردن است

یہ انسان ضعیف البنیان پُر از معاصی و النسیان جس کو خالق اکبر نے نہایت عمدہ ترکیب کے ساتھ مرکب فرما کر جامۂ انسانیت بخشا جیسا کہ ارشاد ہے۔ لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ۔ یعنی ہم نے اس انسان کو نہایت عمدہ ترکیب میں پیدا کیا ہے اور پھر وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ کے معزز خطاب سے سرفراز فرما کر اس کو اشرف المخلوقات ہونے کا شرف بخشا اور پھر اپنی مہربانی سے ان گنت نعمتوں سے اس کو نوازا۔ جیسا کہ ارشاد باری ہے وَإِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا۔ یعنی اے انسانو! اگر تم اُس محسن حقیقی کی نعمتوں کو گننے لگو تو گن نہ سکو گے۔ آج وہی ناشکر انسان اپنے معبود حقیقی کی یاد سے ایسا غافل اور روگردان ہے کہ گویا اس کے دنیا میں آنے کا کوئی مقصد نہیں بلکہ وہ عبث اور بیکار پیدا کیا گیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ۔ اے لوگو! کیا تم نے یہ گمان کر لیا ہے کہ ہم نے تم کو بیکار اور عبث پیدا کیا ہے اور تم ہماری طرف نہیں لوٹائے جاؤ گے۔

پیارے بھائیو! ہر شے اور ہر چیز کی کوئی نہ کوئی علت اور غائت ہوا کرتی ہے۔ مثلاً مکان رہنے کے لئے، کپڑا پہننے کے لئے، برتن کھانے پینے کے لئے، چارپائی سونے کے لئے، بستر بچھانے کے لئے۔

علیٰ ہذا القیاس دنیا میں کوئی شے ایسی نہیں جس کے بنانے یا پیدا کئے جانے کا کوئی مقصد نہ ہو۔ جب یہ بدیہیات سے ہے تو پھر یہ بات قابل غور ہے کہ انسان جیسی اشرف اور بزرگ ہستی جس کی آسائش اور آرام کے لئے تمام دنیا کی اشیاء پیدا کی گئی ہوں وہ بیکار اور عبث پیدا کی جائے۔ نہیں اور ہرگز نہیں بلکہ مالک دو جہان نے اس کو محض اپنی عبادت اور پرستش ہی کے لئے پیدا کیا ہے۔ جیسا کہ آیہ مذکورہ بالا وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ سے ظاہر ہے۔ دنیا کی کوئی شے خواہ وہ حیوانات یا جمادات یا نباتات کسی جنس سے ہو ہر ایک اُس خدائے قدوس کو پاک پاک کہتی ہے جیسا کہ ارشاد باری ہے۔ وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ۔ یعنی کوئی بھی شے نہیں مگر اس کی تسبیح اور تقدیس بیان کرتی ہے لیکن اے انسانو! تم اُن کا تسبیح اور تقدیس بیان کرنا نہیں سمجھ سکتے۔ شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کیا خوب فرماتے ہیں ؎

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک درکار اند
تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری
ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرماں بردار
شرط انصاف نباشد کہ تو فرماں نبری

پیارے بزرگو! ہم کو چاہئے کہ ہم عیش و عشرت اور لہو و لعب کے چاہ عمیق سے نکل کر اپنے دنیا میں پیدا کئے جانے کا اصل مقصد سمجھیں اور پھر اسکی انجام دہی میں ہمہ تن مصروف ہو جائیں۔ یعنی اُس مسجود و معبود حقیقی کی عبادت کو اپنے اوپر لازم کر لیں اور جتنے اعمال کہ عبادت الٰہیہ میں شامل ہیں اُن کو اپنے اوپر فرض اور ضروری سمجھتے ہوئے حتی المقدور اُن کی

حیات طیبہ سوانح عمری مولانا اسماعیل شہید (۹۳۰) ... (اہلحدیث امرتسر)

ادائگی میں کوتاہی اور سستی سے کام نہ لیں۔ ورنہ یاد رکھیں کہ کل قیامت کے روز ان بے انتہا انعامات کا جو رب العزت نے ہم پر کئے ہیں ایک ایک کا حساب دینا ہوگا۔

ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ۔ یعنی البتہ ضرور ضرور پوچھے جاؤ گے تم اس دن نعمتوں سے۔

پیارے محترمو! یہی وہ یاد مولا ہے جس کی منازل کو طے کرکے ہم ہی انسانوں میں سے بڑے بڑے اولیا غوث اور قطب اور مقرب درگاہ ایزدی بن گئے

پیارے بھائیو! ہمارے سلف صالحین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ اور آیت اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ کے پورے پورے مصداق تھے وہ ایک لمحہ اور ایک سیکنڈ بھی اُس مولا کی یاد کو دل سے محو نہیں کرتے تھے وہ اسی عبادت الٰہی کو اپنا ذریعہ نجات اور نصب العین سمجھتے تھے۔ خاصکر دونوں جہان کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی و امی) کے اسوہ حسنہ کو دیکھئے کہ آپ کی خدا کی عبادت میں اس قدر مصروف رہتے تھے کہ آپ کے پائے مبارک میں ورم آجایا کرتا تھا۔ عرض کیا گیا اے رسول اللہ آپ کے اگلے پچھلے گناہ سب خداوند کریم نے معاف فرمادئیے پھر آپ اس قدر کیوں مشقت برداشت فرماتے ہیں۔ قربان جائیے اُس خدا کے برگزیدہ رسول کے۔ کیا اچھا جواب دیتے ہیں۔ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا۔ یعنی جب اس مولا کے مجھ پر اس قدر انعامات ہیں تو پھر اس کا شکر گزار بندہ نہ بن جاؤں سچ فرمایا باری تعالےٰ نے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہم کو اپنی عبادت کا شوق ذوق اور اس میں اخلاص اور لذت نصیب فرمائے اور اپنے نبی پاک کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

ابو الخیر محمد ابو الصمد جودھپوری از مدرسہ محمدیہ قصبہ باڑی ریاست دھولپور

خریداران تفسیر کو اطلاع

حضرات! السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ کوئی شک نہیں کہ آپ تفسیر (مؤلفہ فقیر) کے انتظار میں بہت تکلیف اٹھارہے ہیں مگر مجھے دو تکلیفیں ہیں۔ اول میری وہ معذوریاں جو توقف کا باعث ہو رہی ہیں۔ دوم آپ کے انتظار کا احساس، جو پہلی تکلیف سے بھی زیادہ ہے۔ لیکن اگر آپ کو معلوم ہوجائے کہ اب تفسیر کس حالت میں ہے تو شاید آپ بجائے خفا ہونے کے خوش ہوجائیں گے۔ تفسیر کی نسبت میرا آپ سے وعدہ تھا کہ تفسیر کا حجم قریباً ۴۰۰ صفحہ ہوگا اور اسی حساب سے ہدیہ فی تفسیر غیر مجلد ۲؍ اور مجلد ۲/۸ علاوہ محصول ڈاک وغیرہ مقرر کیا گیا تھا۔ ۴۰۸ صفحات تک مسئلہ آمین ختم ہوا ہے۔ اب نماز میں سورت فاتحہ کی قرأت کا مسئلہ اس مقدار سے اوپر جارہا ہے۔ چنانچہ آج ۹/۳۵ ۱ تک ۴۳۲ صفحات ہوچکے ہیں۔ اور مسئلہ قرأت فاتحہ ابھی قریباً نصف تک پہنچا ہے۔ میرے خیال میں اس کا اختتام پونے پانچ سو صفحات کے قریب جاکر ہوگا۔ غلطنامہ اور فہرست مضامین کی کاپیاں ان کے علاوہ ہونگی۔ میں نہیں چاہتا کہ سورت فاتحہ کی قرأت جیسا معرکۃ الآراء مسئلہ تحریر میں تشنۂ تحقیق و ناقص رہ جائے۔ خدا کے فضل سے یہ عاجز اس کو اپنے خاص انداز میں نہایت وضاحت سے بیان کر رہا ہے جو انشاء اللہ ناظرین کے لئے موجب زیادت علم اور باعث فرحت وبصیرت ثابت ہوگا۔

ظاہر ہے کہ جس قدر حجم (۴۰۰) صفحات سے زائد ہورہا ہے اس کا خرچ تخمیناً مجوزہ سے اوپر ہو رہا ہے۔ اگر یہ خرچ کوئی معمولی رقم ہوتی تو میں اس کی پرواہ نہ کرتا۔ لیکن مجموعی طور پر یہ خرچ ایک خطیر رقم تک جاپہنچتا ہے کیونکہ کاغذ عمدہ لگایا جارہا ہے جو سابق کی نسبت قدرے گراں ہوگیا ہے۔ لہذا اس اعلان کی ضرورت پڑی کہ سابق خریدار عام اس سے کہ وہ قیمتیں پیشگی بھیج چکے ہیں یا پیشگی قیمت تو نہیں بھیج سکے لیکن اپنے نام درج رجسٹر کراچکے ہیں ان کی خدمت میں تو تفسیر انشاء اللہ اسی وعدہ سابقہ کے مطابق پہنچیگی۔ ہاں محصول ڈاک بہرحال اس پر مزید ہوگا لیکن جو اصحاب اس اعلان کے بعد فرمائشیں بھیجینگے اُن سے غیر مجلد کے ۳؍ (تین روپے) اور مجلد کے ۳/۸ روپے علاوہ محصول ڈاک وغیرہ اخراجات کے وصول کئے جائیں گے۔ انشاء اللہ مہینے کے اندر اندر سب کام ختم ہوجائے گا۔ والسلام

محمد ابراہیم میر سیالکوٹی (۹/۳۵ ۱)

موت العالم موت العالم

آہ! سید رشید رضاء رحمہ اللہ مولانا سید رشید رضاء اکابر علماء مصر سے تھے۔ آپ شیخ محمد عبدہ کے شاگرد رشید تھے اور وہ شیخ جمال الدین افغانی کے ارشد تلامذہ سے تھے رحمۃ اللہ علیہم۔ سید رشید رضاء مع اپنے اساتذہ کرام کے پورے سلفی تھے مفسر تھے محدث تھے۔ عمر بھی غالباً ۷۰۔ ۸۰ سال کے مابین ہوگی سفر حج میں آپ سے میری ملاقات ہوئی تھی۔ بہت محبت اور انس سے یگانوں کی طرح ملتے تھے۔ میری عربی تفسیر کے دس نسخے منگائے تھے اور اپنے ماہوار رسالے "المنار" میں اس پر تقریظ لکھی اور اشتہار دیا تھا۔ خدا بخشے جامع صفات عالم تھے۔ آخر مسلمان قوم کو عموماً اور مصری قوم کو خصوصاً ہمیشہ کے لئے فراق میں چھوڑ گئے۔ خدا اپنے جوار رحمت میں ان کو جگہ دے۔ امرتسر جامعہ ثنائیہ میں جنازہ غائب پڑھا گیا۔ دوسری جگہ کے احباب بھی پڑھیں۔ اور دعاء مغفرت کریں۔ اللہم اغفر لہ وارحمہ۔

اکمل البیان کا مضمون سابقہ ختم ہوگیا تھا۔ حافظ عزیز الدین صاحب کی علالت کے باعث بقیہ مضمون وقت پر نہ پہنچ سکا۔ اس لئے صفحہ ۱۱-۱۲ میں دیگر مضامین لکھے گئے آج ۵ ستمبر کو بقیہ مضمون وصول ہوا جو آیندہ ہفتہ سے درج ہونا شروع ہوگا۔ انشاء اللہ۔

ahmadimuslim.de

متفرقات

بہی خواہان اہلحدیث کے نام سابقہ پرچہ میں جو اپیل کی گئی ہے امید کی جاتی ہے کہ تمام خریدار اپنے اپنے حلقہ اثر میں نئے خریدار بنا کر اس کی توسیع اشاعت میں مدد دیں گے۔

دی پی بھیجے جائینگے جن خریداروں کو ۳۰۔ اگست کے اہلحدیث میں قیمت ختم ہوجانے کی اطلاع دیگئی تھی ان میں سے مندرجہ ذیل خریداروں کی طرف سے قیمت اخبار مہلت یا انکار کی اطلاع وغیرہ موصول نہیں ہوئی۔ ان میں سے بھی ۲۶ ستمبر تک جن کی طرف سے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر مہلت یا انکار کی اطلاع وغیرہ وصول نہ ہوگی ان کے نام ۲۷ ستمبر کا اہلحدیث دی پی بھیجا جائے گا۔

۴۴۵ - ۲۰۵۳ - ۲۴۸۰ - ۳۷۰۹ - ۳۹۰۴
۴۷۶۳ - ۵۶۲۳ - ۶۱۲۷ - ۶۸۴۷ - (۹۲۲
۷۱۱۴ - ۷۱۳۰ - ۷۱۴۸ - ۷۱۵۲ - ۷۱۶۱ -
۸۰۶۳ - ۸۰۷۵ - ۸۵۳۰ - ۸۶۷۵ - ۹۳۴۲ -
۹۳۵۷ - ۹۶۱۱ - ۹۶۱۲ - ۹۶۱۵ - ۹۶۳۱ -
۱۰۰۱۸ - ۱۰۰۲۳ - ۱۰۱۴۳ - ۱۰۱۹۹ - ۱۰۳۷۹ -
۱۰۳۸۷ - ۱۰۷۲۶ - ۱۰۷۳۲ - ۱۰۷۳۹ -
۱۰۹۹۷ - ۱۱۰۱۷ - ۱۱۱۸۲ - ۱۱۲۲۹ - ۱۱۲۳۴ -
۱۱۲۴۰ - ۱۱۲۴۱ - ۱۱۲۴۸ - ۱۱۲۵۲ - ۱۱۲۹۱ -
۱۱۳۶۳ - ۱۱۳۶۸ - ۱۱۳۸۶ - ۱۱۴۶۰ - ۱۱۴۶۳ -
۱۱۴۶۷ - ۱۱۴۶۹ - ۱۱۴۷۴ - ۱۱۴۸۲ - ۱۱۶۰۳ -
۱۱۶۱۰ - ۱۱۶۲۹ - ۱۱۶۳۳ - ۱۱۶۳۴ - ۱۱۶۳۵ -
۱۱۶۵۶ - ۱۱۸۴۱ - ۱۱۸۴۹ -

قیمت اخبار ہی وصول ہونی چاہئے مندرجہ ذیل خریداروں کی میعاد مہلت ختم ہوچکی ہے۔ انکو سرکر یاددہانی کرائی جاتی ہے کہ اگر ان کی طرف سے قیمت اخبار ۲۶ ستمبر کو وصول نہ ہوگی تو اخبار بند کردیا جائیگا۔ ۸۵۳۱ - ۱۰۴۱۴ - ۱۰۶۵۹ -
۱۰۶۸۲ - ۱۱۶۶۲ - ۱۱۶۷۳ - ۱۱۶۸۹ - ۱۱۶۹۰ -
۱۱۶۹۱ - ۱۱۶۹۸ -

عاشق کا جنازہ جو مرزا صاحب کی تردید میں مختصر مگر جامع لکھا گیا ہے اربرائے محصول ڈاک بھیج کر مفت منگالیں۔ (مولوی عبدالخالق خطیب جامع مسجد اہل حدیث منڈی پتوکی ضلع لاہور)

یاد رفتگان بابو عبدالصمد صاحب جبل پوری بمرض سرطان وفات پاگئے۔ انا للہ۔ (نبی احمد از جہلم) ناظرین مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں۔

تلاش دوست سلیمان معروف بسعید باشندہ وزیرآباد محلہ خرادیاں ضلع گوجرانوالہ میرے مخلص اور قدیمی دوست ہیں۔ عرصہ ایک سال سے لاپتہ ہیں ناظرین اہلحدیث میں سے اگر کسی کو ان کا پتہ معلوم ہو تو مجھے اطلاع کردیں۔ میں عرصہ ایک سال سے بیمار ہوں۔ مجھے ان سے ملنے کی نہایت ہی اشد ضرورت ہے۔ میرا پتہ یہ ہے:۔ عبدالحفیظ بوساطت مولوی عبدالقدوس صاحب دارالحدیث سعیدیہ پل بنگش دہلی

قبول اسلام ۱۰ ستمبر ۳۵ء کو چک ۱۲۲ ضلع لاہور مسمات زینب بنت غلام محمد جو مرتد ہوگئی تھی دوبارہ مشرف باسلام ہوگئی (قاضی محمد رمضان ہیڈ قاضی اکاڑہ ضلع منٹگمری)

ضرورت کتاب مجھے ایک ایسی تاریخ کی کتاب کی ضرورت ہے جس میں سفیدوں (پنجاب) کے سادات کے حالات درج ہوں بالخصوص اُس زمانہ کے جبکہ سکھوں کا قبضہ پنجاب پر ہوا اور ان کے مظالم سے تنگ آکر بہت سے سادات ترک وطن پر مجبور ہوئے پتہ ذیل پر مطلع کیا جائے یا اخبار اہلحدیث میں اس کتاب کا پتہ شائع کرادیا جائے ممنون ہونگا۔
احقر اللہ دیا ہیڈ ماسٹر ورنیکلر لوئر مڈل سکول منگلور ڈاکخانہ خاص ضلع سہارنپور (یو۔پی)

مولوی محمد الدین معلم القرآن شہر گجرات پنجاب کے لئے مندرجہ ذیل رقوم دفتر ہذا میں وصول ہوئی تھیں جو موصوف کو بذریعہ منی آرڈر بعد وضع کرنے فیس منی آرڈر ارسال کردی گئی ہیں (۱) سلمانان تابو اجزیرہ فجی معرفت مولوی نور علی صاحب ۲۹ لعہ (۲) میاں محمد شفیع صاحب تحصیلدار قلات بلوچستان ۱۲ عیسہ روپے۔

ایک دل آزار کتاب کی مکرر طباعت

ڈپٹی نذیر احمد دہلوی کی کتاب "امہات الامۃ" جو دہلی میں ایک دفعہ جلائی گئی تھی اب اس کو ان کے پوتے نے خلاف منشا سب مسلمانوں کے مکرر چھاپ کر شائع کیا ہے۔ اس کتاب میں خود ذات رسالت اور اہلبیت کرام کی "رنگیلا رسول" سے بڑھ کر بازاری لہجے میں سخت توہین پائی جاتی ہے۔ انجمن اہل حدیث امرتسر گورنمنٹ سے درخواست کرتی ہے کہ اس کتاب کو جلد از جلد ضبط کر کے مسلمانوں کو شکریہ کا موقع دے دوسری انجمنہائے اسلام سے خصوصاً صوبہ پنجاب کی بڑی انجمن اسلامیہ لاہور اور انجمن حمایت اسلام لاہور اور انجمن اسلامیہ امرتسر سے استدعا کرتی ہے کہ وہ بھی بلند آواز سے احتجاج کریں اور دیگر انجمنہائے اہل حدیث وہ بھی اندریں بارہ توجہ کریں۔
(عبدالرحمن سیکرٹری انجمن اہل حدیث امرت سر)

ضرورت ہے رسالہ تحقیق تراویح مترجمہ اُردو جو دفتر اہلحدیث میں فروخت ہوتا رہا ہے۔ ختم ہونے کے سبب مکرر طبع کرنا ہے۔ اس لئے کوئی صاحب ایک نسخہ بھیج کر مشکور فرمائیں۔ طبع ہوجانے پر ان کو جدید طبع شدہ نسخہ بھیجا جائیگا (منیجر اہلحدیث امرتسر)

رسالہ قیامت نامہ اردو میں مفت تقسیم کیا جاتا ہے ارکا ٹکٹ بغرض محصول ڈاک بھیجکر مفت طلب کریں۔ (مولوی عبدالمجید خطیب وامام عیدگاہ دھونرہ ٹانڈہ ضلع بریلی۔ یو۔پی)

مضامین آمدہ حافظ عزیز الدین صاحب۔ ۴۴ محمد عبداللہ بی۔اے۔ عبداللہ معمار۔ مولوی ابوالقاسم۔

مضامین غیر مقبولہ مسلمانان عالم پر ایک نظر۔ فاتحہ خلف الامام۔

غریب فنڈ از فتویٰ فنڈ ۴ر۔ از مولوی عبداللہ صاحب بہادروز یگا پٹم عہ۔ جملہ ۱۲ر۔ سابقہ بذمہ فنڈ ۱۲ ار۔ بقایا فنڈ مہ

ahmadimuslim.de

ملکی مطلع

گورنمنٹ کی توجہ کے قابل

آج کل پنجاب میں نظربندوں کی فہرست ترقی کر رہی ہے۔ خصوصاً جب (۳۰ اگست) سے راولپنڈی میں زیر صدارت پیر جماعت علی شاہ صاحب علیپوری مسجد شہید گنج لاہور کے متعلق مسلم کانفرنس ہوئی ہے فہرست نظربندوں کی بڑی سرعت سے ترقی کر گئی ہے۔ حکومت جن لوگوں کو اپنے قبضے میں کرتی ہے وہ تین قسمیں ہیں (۱) خونی یا چور وغیرہ بصورت ملزم ناقابل ضمانت۔ (۲) دوسری قسم مجرم جن پر عدالت مجاز سزا کا حکم لگا دے۔ (۳) تیسرے وہ جن کو حکومت نظربند کر دے یعنی بغیر اس کے کہ کھلی عدالت میں ان پر باضابطہ مقدمہ چلا کر ان کو صفائی کا موقع دیا جائے۔ محض ان کی کسی تحریر یا تقریر کو اہم جرم سمجھ کر حکومت باختیار خود اس کے متعلقین سے اس کے کاروبار سے جدا کر کے کسی دوسری جگہ محصور کر دیتی ہے۔ جیسے لاہور کیس میں کئی ایک مسلمانوں کو کیا گیا۔ آج کے اس نوٹ میں ہم کسی خاص شخص کی طرف سے دفعیہ نہیں کرتے کہ اس سے ایسا کیوں کیا گیا یا فلاں سے ایسا کرنا نہ چاہئے تھا۔ بلکہ ہم صرف اتنا پوچھتے ہیں کہ پہلی دو قسم کے لوگوں (ملزمین اور مجرمین) سے جو سلوک کیا جاتا ہے کیا یہ لوگ ان سے بھی برے ہیں کیا ایک شریف آدمی جس نے محض مذہبی یا قومی جوش میں تقریر کی روانی میں کوئی فقرہ خلاف منشا حکومت کہہ دیا ہے اس چور اور ڈاکو سے بھی بدتر ہے جو حکومت کی رعایا کو بے چین کرتا ہے، لوٹتا اور تکلیف دیتا ہے۔ جواب یہی ہوگا کہ نہیں ہرگز نہیں پھر کیا یہ نظربندان سیاسی قیدیوں سے بھی برے ہیں جن پر مقدمہ چلا کر باضابطہ ان کو سزا ملتی ہے۔ کسی کو اے کلاس، کسی کو بی، کسی کو سی۔ یعنی اول، دوم، سوم درجے میں رکھے جاتے ہیں۔ مگر ان نظربندوں کی رہائش اور کھانے پینے، پوشش وغیرہ کا کوئی انتظام نہیں۔ آج (۱۵ ستمبر) تک نظربندوں کی بابت سننے میں نہیں آیا۔ حالانکہ نظربندوں کا سلسلہ بہت عرصہ سے ہے۔ حالات پیش آمدہ پر نظر کر کے کیا حکومت پر یہ امر ضروری نہیں ہے کہ نظربندوں کے ساتھ بھی ان کی حیثیت کے موافق ان کی رہائش، ان کے طعام، ان کے لباس وغیرہ کے لئے بھی کوئی قانون مقرر کرے۔ یہ کیا وجہ ہے کہ ایک معزز شخص کو جو گھر میں حسب حیثیت آرام سے گزارتا ہو ایک دم پکڑ کر بغیر زادراہ یا سامان آرام سابقہ لئے دوسری اجنبی جگہ پہنچا یا جائے اور اس کے گزارہ کا کوئی انتظام نہ کیا جائے۔ ہمارے خیال میں حکومت کے قابل توجہ یہ ہے کہ نظربندوں کے مناسب حال قانون بنا دے بلکہ بمشورہ شیخ سعدی مرحوم ان کے پسماندگان کے گزارے کا بھی انتظام کرے۔ کیونکہ سعدی فرماتے ہیں ؎

گناہ بود مرد ستمگارہ را
چہ ناداں زن و طفل بے چارہ را

پنجاب کی دو جماعتوں میں اصلاح کی کوشش

پنجاب کی جن دو جماعتوں میں تصادم ہونے کا خطرہ ہم نے گزشتہ ہفتے ظاہر کیا تھا مولانا ابراہیم سیالکوٹی نے ان کے افتراق کے متعلق نہایت دردمندانہ خطبہ پڑھا جو درج ذیل ہے:-

۶ ستمبر کے خطبہ جمعہ میں جناب مولانا مولوی محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی نے پنجاب میں مسلمانوں کے افتراق کے متعلق نہایت دردمندانہ انداز میں نہایت مؤثر تقریر کی اور صورت حالات پر نظر رکھتے ہوئے حاضرین کے جم غفیر کے سامنے یہ سوال پیش کیا۔ کہ راولپنڈی میں جو کانفرنس بزرگان قوم نے مسجد شہید گنج کی واپسی کے متعلق کی ہے جب اس میں جماعت احرار لاہور شامل نہیں ہوئی یا ان کو شامل نہیں کیا گیا تو اس کے عواقب و نتائج پر نظر کرنے سے مجھے سخت اندیشہ ہے کہ شاید مسلمان دو پارٹیوں میں تقسیم ہو کر ایک دوسرے کی مزاحمت پر تُل جائیں اور مسجد کی واپسی کے متعلق جو عملی تجویز سوچی گئی ہے۔ وہ محض ذہنوں میں ہی دھری رہے۔ اور یہ امت مرحومہ آپس میں کٹ مرے۔ اس لئے اگر میں ہر دو جماعتوں کے امراء یعنی سید عطاء اللہ شاہ صاحب امیر جماعت احرار اور سید جماعت علی شاہ صاحب امیر تحریک حال کی خدمت میں باادب التماس کروں کہ خدا کے لئے آپ ہر دو صاحبان اپنے نانا پاک صلعم کی امت پر ترس کرتے ہوئے جو کچھ بھی عملی اقدام کرنا چاہیں وہ بالاتفاق کریں۔ تاکہ عوام جو کہ آپ کی پیروی کا دم بھرنے والے ہیں۔ آپس کے تصادم سے بچے رہیں۔ اگر میں ہر دو حضرات کی خدمت میں عرض کرنا چاہوں تو کیا آپ صاحبان (حاضرین خطبہ جمعہ) میری اس تجویز میں میری تائید کرینگے۔ تمام حاضرین نے بیک وقت جواب دیا ضرور ضرور۔ (۲) اس کے بعد مولانا صاحب ممدوح نے فرمایا کہ اس گذارش کے بعد میں یہ بھی گذارش کروں گا کہ مجلس مصالحت کے لئے سب سے بہتر مقام تو لاہور ہے۔ لیکن میں وہاں کا انتظام اپنے ہاتھ میں نہیں لے سکتا[1]۔ اگر کوئی مقامی صاحب اس کا بوجھ اُٹھا سکتے ہوں تو وہ مجھے جلد اطلاع دیں۔ اور اگر لاہور میں نہ ہو سکے تو امرتسر یا سیالکوٹ میں انتظام کا ذمہ یہ عاجز اپنے ناتواں کندھوں پر اٹھانے کے لئے حاضر ہے۔ اس کے لئے جہاں تک ممکن ہو سکے ۲۰ ستمبر سے اتنا قبل مجھے اطلاع کر دی جائے کہ میں آسانی سے انتظام کر سکوں۔ حاضرین نے اس تجویز پر بھی منظوری ظاہر کی۔ (۳) اس کے بعد مولانا صاحب نے فرمایا کہ ان تجاویز کو مسلم اخبارات

[1] آپ کے خدام لاہور میں بھی موجود ہیں۔ (اہلحدیث)

مدیر عامل۔ خواجہ الطاف حسین حالی روحی (۹۲۳) مشہور تصنیف ... نمبر ۱۲ ...

ahmadimuslim.de

بر اشاعت کے لئے بھیجدیا جائے اور ہر دو امراء جناب سید عطاء اللہ شاہ صاحب اور جناب سید جماعت علی شاہ صاحب جلد از جلد اس عاجز کو اپنی اپنی رضامندی سے سرفراز کریں؛ حاضرین نے اس پر بھی منظوری ظاہر کی؛ (مسلم گزٹ کلکتہ ۲۰ ستمبر ۳۵ء)

اہلحدیث جس وقت موصوف نے یہ خطبہ پڑھا تھا اس وقت فضا کچھ اور تھی۔ اس کے بعد کارکنان کانفرنس راولپنڈی کی گرفتاریوں کی وجہ سے فضا تبدیل ہوگئی ہے۔ آیندہ دیدہ باید کیا ہو سہ

ستبدی لک الایام ما کنت جاهلا
ویاتیک بالاخبار من لم تزود

سلطان ابن سعود کی ہم مخالفت کیوں نہیں کرتے؟

(ماخوذ از "ہند" کلکتہ)

ایک محترم دوست اپنے خط میں لکھتے ہیں:۔

"یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی کہ آپ جیسا صاف اور کھری بات کہنے والا ابن سعود کی اس حرکت کا بھی مداح ہے کہ اس نے اجنبی قوم کو حجاز کا ٹھیکہ دیدیا۔ کیا اس خطرہ کو آپ نہیں جانتے؟"

یہ سوال اگرچہ نجی خط میں کیا گیا ہے مگر چونکہ اہم ہے اور دوسرے لوگوں کے دلوں میں بھی ہو سکتا ہے۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اخبار میں اس پر تبصرہ کیا جائے۔

شاہ ابن سعود نے کانیں کھودنے کا ٹھیکہ ایک انگریز کمپنی کو دیا ہے مگر صرف حجاز ہی کی کانوں کا نہیں بلکہ اپنی پوری سلطنت کا۔ یعنی نجد کا بھی اگر شاہ نے صرف حجاز ہی کا ٹھیکہ دیا ہوتا تو شاید شبہ کیا جا سکتا کہ انہیں حجاز کی آزادی کی پروا نہیں۔ لیکن چونکہ اس ٹھیکہ میں نجد بھی شامل ہے اس لئے شاہ کو الزام نہیں دیا جا سکتا کہ انہوں نے حجاز کے معاملہ میں بے پروائی کی ہے۔

رہ گیا یہ اصلی سوال کہ انہوں نے انگریزی کمپنی کو ٹھیکہ کیوں دیا۔ حالانکہ انگریزوں کی تاریخ بتا رہی ہے کہ تجارت ہی کے بہانے سے انہوں نے کئی ملک فتح کر لئے۔ ہندوستان کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ جہاں وہ سوداگر بن کر آئے تھے مگر بادشاہ بن بیٹھے۔

ہم اس معاملہ کی سنجیدگی اور اہمیت تسلیم کرتے ہیں مگر ہمارا خیال ہے کہ نجد و حجاز کے بارے میں اس قسم کا اندیشہ نہیں ہے۔ یہ خیال کسی حسن ظن کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ صورت حال کے گہرے مطالعہ پر مبنی ہے۔

صرف انگریز ہی نہیں بلکہ ہر فاتح قوم کمزور قوموں کو غلام بنانے کے لئے مستعد ہے۔ ایران میں تیل نکالنے کا ٹھیکہ بھی ایک انگریز کمپنی کے ہاتھ میں ہے ایران جب تک کمزور رہا انگریز اسے دباتے رہے۔ لیکن جونہی ایران میں قوت آئی اس نے اپنے آپ کو انگریزوں کے دباؤ سے آزاد کر لیا۔ اسی قدر نہیں بلکہ ٹھیکہ بھی منسوخ کر دیا۔ مجبوراً انگریزوں کو نئی شرطوں پر دوسرا ٹھیکہ قبول کرنا پڑا۔

اسی طرح اگر شاہ ابن سعود کمزور پڑ جائیں گے تو بے شک اس ٹھیکہ کے بہانے سے انگریز ان پر زیادتیاں کر سکیں گے اور حجاز و نجد ان کے دباؤ میں آجائیں گے۔ لیکن جب تک شاہ میں مدافعت کی قوت باقی ہے انگریز ان کا کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ چاہے کتنے ٹھیکے انگریزی کمپنیاں حاصل کر لیں اگر ہندوستان میں قوت ہوتی تو انگریز ہرگز سوداگری چھوڑ کر اس کی حکومت کے طالب نہ ہوتے۔

قوت کے مقابلے میں نہ بہانے کام آسکتے ہیں نہ دھاندلی چل سکتی ہے کمزور ملک پر تجارت ہی نہیں بلکہ دوسرے بہانوں سے بھی قبضہ کر لیا جا سکتا ہے۔ اس وقت جبش میں اٹلی کا کوئی ٹھیکہ بھی نہیں ہے۔ مگر اٹلی جبش سے دست بگریباں ہونے پر آمادہ ہے جب ٹرکی کمزور تھا تو تجارت ہی نہیں بلکہ مسیحی باشندوں کی حمایت کے بہانے دول یورپ مداخلت کیا کرتی تھیں مگر آج کسی کی مجال نہیں کہ ٹرکی کی طرف آنکھ بھی اٹھا سکے۔ ہمیں معلوم ہے کہ شاہ ابن سعود میں مدافعت کی پوری قوت موجود ہے اگر یہ بات نہ ہوتی تو اب تک برطانیہ انہیں اس طرح چھوڑے نہ رکھتا اپنی خود مختاری بچانے کا ابن سعود کو اس قدر اہتمام ہے کہ آج تک انہوں نے انگریزوں کو اجازت نہیں دی کہ ان کی قلمرو سے اپنے ہوائی جہازوں کا راستہ بنائیں۔ انگریز مدت سے کوشاں ہیں کہ ابن سعود ان سے قرض لیں مگر ابن سعود نے آج تک ان کی یہ خواہش منظور نہیں کی۔ کیونکہ قرض کی شرط انگریزوں نے یہ رکھی ہے کہ اپنی وزارت مال میں شاہ ایک انگریز مشیر کو مقرر کریں۔

ہمیں امید ہے یہ مختصر اشارے ہمارے محترم دوست کے شبہ کو دور کر دیں گے۔ ہم صدق دل سے چاہتے ہیں کہ عرب میں خوشحالی اور ترقی کا دور دورہ ہو۔ عرب کی زمین کانوں سے بھری پڑی ہے۔ ہم خوش ہیں کہ شاہ نے انہیں نکالنے کا بندوبست کیا ہے۔ آمدنی کے یہ نئے ذرائع ان کی قوت کو اور بڑھا دیں گے اور وہ انشاء اللہ اپنی خود مختاری برقرار رکھ سکیں گے"!

کماد کے پودے بطور چارہ استعمال نہ کرو

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

موسم سرما میں سبز چارہ کی کمی کی وجہ سے زمیندار کماد کے مکمل پودے یا کم از کم آگ بطور چارہ استعمال کرتے ہیں۔ کماد کے آگ کو تو بطور چارہ استعمال کرنا ہی چاہئے کیونکہ وہ اسی کام کے لئے مفید ہے مگر تمام کماد کو چارہ کے واسطے استعمال کرنا سود مند نہیں ہے کماد سے گڑ۔ کھانڈ اور شکر بنانا ہی مفید ہے علاوہ ازیں امسال رقبہ زیر کاشت کماد بمقابلہ دوسرے سالوں کے کم ہے کیونکہ اعلیٰ بیج کماد کا نایاب و گراں تھا اس لئے زمیندار ابھی سے موسم سرما میں چارے کی کمی کے خطرہ کو محسوس کر رہے ہیں اب رہا یہ سوال کہ سبز چارہ کی کمی کا کیا بندوبست کیا جائے اسکے واسطے زمینداروں کو چاہئے کہ وہ ماہ اسوج یعنی نصف ماہ ستمبر میں برسیم کی کاشت کریں۔ اسکی فصل ماہ جیٹھ تک رہتی ہے۔ طریق کاشت سینجی کی طرح ہے۔ مگر اس کو ختم ماہ اسوج میں کاشت کرکے آخیر ماہ بساکھ سے لیکر نصف جیٹھ تک سات عدد کٹائیاں لی جا سکتی ہیں۔ ہر ایک کٹائی کا وزن فی ایکڑ اوسط وزنی سینجی فی ایکڑ کے تقریباً

ahmadimuslim.de

دھوکہ سے بچیں!

کوی نو دویدبھوشن پنڈت ٹھاکردت شرما ویدکی ایجاد کردہ

رجسٹرڈ

"امرتُ دَہارا"

(مہمانے گھر کا حکیم)

کی شہرت دیکھکر نقالوں نے اسکی نقلیں بنانا شروع کر دیں اور کیوں نے پبلک کو دھوکہ دینے کے لئے ملتے جلتے نام رکھے ہیں ایسی سب دوائیں معمولی سی نقلیں ہیں جو وقت پر مریض کو دھوکہ دیتی ہیں امرت دہارا کا نسخہ پنڈت جی کے سوا اور کوئی نہیں جانتا ہے نہ بنا سکتا ہے اس لئے ہوشیار رہئے اور

اصلی سچی امرت دہارا کے سوائے نقل نہ خرید بیٹھیں

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ (۲/۸) نصف ایک روپیہ چار آنے (۱/۴) نمونہ صرف آٹھ آنے (۸/)

خط و کتابت کا پتہ:- **امرت دھارا (۲۳) لاہور**

المشتہر

مینیجر امرت دہارا اوشدھالیہ امرت دہارا بھون امرت دہارا روڈ امرت دہارا ڈاکخانہ لاہور

مومیائی

عہ/ ۵۱

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث" علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ بیزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھالینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت، بچے، بڈھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی قیمت فی چھٹانک عہ/ آدھ پاؤ ۱۲/ پاؤ بھر ۴/ مع محصول ڈاک۔ یا انگریزی محصول ڈاک علاوہ۔

تازہ ترین شہادات

جناب ایم ضمیر الدین احمد صاحب دربھنگہ
"آپ کے ہاں سے کئی ایک بار مومیائی منگوائی بہت ہی مفید ثابت ہوئی۔ دو چھٹانک اور بھیج دیں" (۵ اگست ۱۹۳۵ء)

جناب حافظ سید عبدالرزاق صاحب قوم لاہور
"مومیائی کے استعمال سے مجھ کو فائدہ ہے۔ ایک چھٹانک اور ارسال کریں" (۱۳ اگست ۱۹۳۵ء)

جناب دولت خان صاحب ڈومریا گنج
"دو چھٹانک مومیائی منگوائی تھی۔ مریضہ کو بہت فائدہ ہے۔ ایک چھٹانک میرے دوست مومن بوری ٹھیکیدار کے نام ارسال فرمائیں" (۱۶ اگست ۱۹۳۵ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ:

حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

(۸۳۵)

سرمہ نور العین

دہ ۲۲

(مصدقہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ/

مینیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست کتب مفت طلب کریں۔
(مہتمم کتب خانہ)

اکسیر ہاضمہ (۱۳ کا اشتہار آپ حضرات پہلے بہت ہی بار پڑھ چکے ہیں کہ اسکے کیا کیا فوائد ہیں۔ اس لئے لمبا چوڑا اشتہار لکھنے کی ضرورت نہیں مگر پھر بھی یہاں دو ایک لفظ لکھ دیتے ہیں اسکے استعمال سے صحت قائم رہتی اور بیماریوں سے نجات ملتی ہے مثلاً بدہضمی، نفخ کا ہو جانا، کھٹے ڈکار آنا، منہ سے بدمزہ پانی بہنا، کھانا ہضم نہ ہونا، طبیعت کا خوش نہ رہنا وغیرہ۔ قیمت بلحاظ فوائد کے بہت ہی کم۔ فی ڈبیہ عہ محصول ۵/

اکسیر موتی دانت۔ دانتوں کی بیماریوں کو دور کرکے نہایت ہی سفید میل کچیل سے صاف موتیوں کی طرح چمکیلے کر دینا اس کا ایک معمولی کام ہے۔ قیمت صرف فی ڈبیہ ۸/ محصول ۵/

پتہ:- اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر

ahmadimuslim.de

۴۶/۵۱

تمام دنیا میں بے مثل سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اُردو کا ہدیہ ۴ روپیہ

تمام دنیا میں بینظیر مشکوۃ مترجم و محشی

اُردو کا ہدیہ سات روپے

ان دو نو بے نظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

عبدالغفور غزنوی مالک کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

ہر خاص و عام کو اطلاع

پانچسو روپیہ کا نقد انعام ۱۰/۱۲

طلا نو ایجاد رجسٹرڈ

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج وکمزوری۔ جو شخص اس طلا کو بیکار ثابت کردے اسکو پانچسو روپیہ کا نقد انعام دیا جاویگا یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے طیار کیا ہے جو مثل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اس کا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہوجاتا ہے جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہوگئے ہوں تو فوراً اس طلا سے فائدہ حاصل کریں۔ اس طلا سے ہزاروں مریض بفضل خدا شفایاب ہوچکے ہیں۔ اسکے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں طلا کے ہمراہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی ایجاد حب مقوی باہ بھی مفت دی جاتی ہیں۔ یہ مکمل علاج ہے۔ اس سے بہتر کوئی طلا اس مرض کے واسطے ثابت نہیں ہوا۔

قیمت ایک بکس تین روپے آٹھ آنے (عہ؎)

پتہ:۔ ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ

فائدہ مند بیمہ رجسٹرڈ ۲۵/۲۵ نمبر ۱۸۵۷

آپ کا کل سرمایہ، کم لاگت سے کثیر فائدہ خود حاصل کیجئے آل واولاد، عزیز دوست کو فائدہ پہنچایئے دونوں جہان میں نفع ہوگا۔ باریک تحریر کی لکھائی پڑھائی، تیز روشنی کی چمک، دھوپ کی تپش، پتھر کے کوئلہ کے دھوئیں سے طرح طرح کے بکثرت امراض آنکھوں میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ نوے فیصدی چشمہ لگانے پر مجبور ہوتے ہیں ضعف بصارت، روہے (کگروں لس) ڈھلکہ، نزول ناخونہ، رتوندی، سوزش وغیرہ وغیرہ کی عام شکائتیں دیکھنے سننے میں آتی ہیں۔ ایسے تمام امراض چشم کے واسطے ایک آئی پوڈر ایجاد ہوا جس کو ۲۰ سال متواتر تجربہ کیا گیا جو اکسیر ولاثانی اور بنہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ بڑے بڑے نامی ڈاکٹروں حکیموں، ویدوں، رؤسا اور عہدہ داروں کی سندوں کے علاوہ بہترین سند یہ ہے کہ نمونہ مفت بلا صرفہ منگوا کر آزمایئے۔ ممکن نہیں کہ بعد تجربہ آپ قیمتاً نہ منگوائیں۔ سینکڑوں روپیہ کی ادویات سے جو فائدہ نہ ہوتا ہو اس سفوف سے ہوگا۔ یعنی آنکھوں کا بیمہ ہے۔ آئی پوڈر لگانے والا کبھی آنکھوں کی بیماری میں مبتلا نہیں ہوتا قیمت فی پیکٹ صرف عہ جو آنکھ جیسی نعمت کے واسطے گراں نہیں۔ پتہ:۔ منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

خورشید صداقت

اس کتاب میں مذہب مقدس اسلام کی خوبیوں کو مدلل طریق سے بیان کیا گیا ہے۔ اور رسالت محمدیہ کو عقل وحکمت کے معیار پر کس کر ثابت کیا ہے کہ دین اسلام خدا کی طرف سے ہے اور اس کی صداقتیں نہایت روشن اور محکم ہیں اور مخالفین کا مدلل جواب ہے۔ عبارت عام فہم اور سلیس۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ نہایت عمدہ قیمت ۱۲؍ علاوہ محصول ڈاک۔

ملنے کا پتہ:۔

دفتر اہلحدیث امرتسر

شان قرآن

رسالہ القرآن کا اردو ترجمہ ہے۔ علامہ فرید وجدی فاضل مصر نے اس رسالہ میں ایک اچھوتے اور نئے ڈھنگ سے قرآن مجید کے منزل من اللہ ہونے کی پُر زور اور معنی خیز دلیلیں بیان کی ہیں اس کا اُردو ترجمہ بھی ایسا عام فہم اور سلیس ہے کہ معمولی اُردو خوان بھی بہت اچھی طرح اس سے فائدہ حاصل کرسکتا ہے۔ قیمت ۵؍

اسلامی پردہ

اس میں پردہ کے ضروری اور واجب ہونے کے بہت زبردست دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور مخالفین پردہ کو دندان شکن جوابات دیئے گئے ہیں اس کتاب کو جو شخص ایک مرتبہ پڑھ لیگا۔ اُسے ماننا پڑیگا کہ واقعی پردہ ایک ضروری اور لابدی چیز ہے۔ قیمت صرف چار آنے (۴؍)

ویدارتھ پرکاش فی ویدک تہذیب

مصنفہ پنڈت آتمانند صاحب بانی ست دہرم۔ موصوف کے نام اور زوردار مضامین سے ناظرین بخوبی واقف ہیں جن کے مضامین کو پڑھ پڑھ کر قریباً تمام آریہ سماجی علماء ویدوں کے الہام سے حیران ہوچکے ہیں۔ اگر ویدوں اور ویدک تہذیب کی حقیقت کو دیکھنا چاہیں تو اسے ضرور پڑھیں۔ مصنف کا دعوےٰ ہے کہ ویدوں اور آریہ سماج کی تردید میں ایسی تصنیف کبھی شائع نہیں ہوئی۔ اس کا ایک ایک حوالہ ہزاروں روپیہ خرچنے پر بھی ملنا مشکل تھا۔ اس کی موجودگی میں ہر ایک بچہ بھی بڑے سے بڑے آریہ سماجی مناظر کا ناطقہ بند کرسکتا ہے۔ لکھائی، چھپائی، کاغذ اعلےٰ درجہ۔ قیمت صرف عہ؍ (ایک روپیہ چار آنہ)

نوٹ: محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

منگوانے کا پتہ:۔

دفتر اہلحدیث امرتسر

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رح کے عربی رسائل کے اُردو تراجم

الفرقان بین اولیاء الرحمٰن و اولیا الشیطان

ترجمہ اُردو مع متن عربی - اس کتاب میں کتاب و سنت کے حوالجات پیش کر کے صادق اور کاذب اصلی اور نقلی اولیاء مشائخ میں شناخت کردی گئی ہے جعلی مکاروں، شعبدہ بازوں اور اصلی واصلین حق کی کرامات میں فرق بتایا گیا ہے۔ مکاروں کے بے شمار سربستہ رازوں کا پردہ فاش کیا گیا ہے با اخلاص اولیاء اللہ حضرت جنید رح، حضرت بایزید بسطامی رح، حضرت ابو سفیان دارانی رح وغیرہ کی تعریف کی گئی ہے اور اس ضمن میں امام ابن تیمیہ رح نے قرآن و حدیث کے اہم مطالب کی تفسیر بھی کردی ہے۔ مثلاً معجزات و کرامات، معیار نبوت عبد و رسول اور ملک و نبی میں افضل کون ہے - نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت عیسےٰ ع سے کیونکر افضل ہے قیمت صرف عہ

کتاب الوسیلہ

اس میں محض لفظ وسیلہ ہی کی بحث نہیں بلکہ اسلام کے اصل الاصول توحید پر نہایت جامع اور مستند کتاب ہے توحید کی پرجوش دعوت ہے۔ شرک کے سر پر مہلک ضرب ہے۔ بدعت و تقلید کے گلے پر چھری ہے۔ قبر پرستی کے متعلق جھوٹی روایات و حکایات، زیارت القبور، بدعیہ و شرکیہ وغیرہ افعال کی نسبت ائمہ اربعہ کے مسلک و مذاہب اور ان کے اقوال اور قرآن سے استدلال کیا ہے۔ حجم ۲۸۴ صفحات - قیمت بلا جلد ؏ - مجلد ؁ روپے

تفسیر سورہ اخلاص

جامع و مکمل تفسیر ہے۔ مادہ پرستی اور تثلیث کی بنیاد جڑ سے اکھاڑ دی گئی ہے عیسائیوں اور دیگر مادہ پرست اقوام کے ساتھ مناظرہ کرنے والے احباب کو ایک تیغ برہنہ کا کام دیگی - اس کتاب کو رٹ کرنے کے بعد مناظر ہر جگہ فتح پانے کا اہل ہوگا - حجم ۱۲۴ صفحات - قیمت ۸/

رحلت مصطفیٰ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مرض الموت و بعد الموت واقعات کو بڑے دلچسپ اور نصیحت آمیز پیرائے میں قلم بند کیا گیا ہے ناممکن ہے کہ اسے پڑھ کر آپ کے قلب میں رقت پیدا نہ ہو۔ قابلدید کتاب ہے۔ قیمت ۱۲/

الدر النضید فی اخلاص کلمۃ التوحید

مؤلفہ قاضی محمد بن علی شوکانی رحمہ اللہ کا اردو ترجمہ۔ امام صاحب نے مسئلہ توحید کو اس درجہ نکھار کر رکھ دیا ہے کہ شرک کے ادنےٰ شائبہ کی بھی آمیزش نہیں رہتی - اور توحید پر سے بعض اہم دلائل یکجا جمع کر کے قبر پرستی اور توسل وغیرہ کے برخلاف اتمام حجت کر دیا گیا ہے۔ کتابت، طباعت اعلیٰ - قیمت ۳/

اسوۂ حسنہ

زاد المعاد فی ھدی الرسول کا اردو ترجمہ جس میں حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق، معاملات، عبادات اور غزوات کا مفصل تذکرہ موجود ہے۔ قابلدید کتاب ہے۔ قیمت بے جلد ؏ - مجلد ؏/

تفسیر آیہ کریمہ

یعنی لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین کی تفسیر ہے۔ جسے حضرت یونس علیہ السلام کی دعا کی تفسیر میں تمام مفسرین سے بے نیاز کر دیا ہے۔ سب سے اول لفظ دعاء پر محققانہ بحث کی ہے۔ اس کے بعد بتلایا ہے کہ آیہ کریمہ میں رفع مصیبت کی خاصیت کیوں ہے۔ افضل ترین دعا کونسی ہے۔ قیمت صرف ۲/

تفسیر سورہ فلق والناس

(مع متن عربی) اس تفسیر میں امام صاحب موصوف نے پہلے تمام علماء متقدمین کے اقوال نقل کئے ہیں۔ جو لفظ غاسق - وقب - وسواس - رب - ملک - الٰہ کے متعلق ان کی تفسیروں میں پائے گئے ہیں۔ اس کے بعد نہایت پرزور استدلالات سے راجح ترین قول کی تحقیق کی گئی ہے۔ آیہ من الجنۃ والناس کی تفسیر کرتے ہوئے شیاطین الجن اور شیاطین الانس کے مکر اور وسواس پر نہایت جامع اور معقول بحث کی ہے۔ قیمت صرف ۹/

ائمہ اسلام

اجتہادی اور فروعی مسائل میں ائمہ دین کے اختلاف کی نہایت عمدہ وجہ بیان کی ہے۔ قیمت صرف ۱۲/

الآثار المتبوعہ بجواب الاعلام المرفوعہ

اس کتاب میں احادیث صحیحہ سے ایک مجلس کی تین طلاقوں کے ایک ہونے کو ثابت کیا گیا ہے اور مخالفین کے دلائل رکیکہ اور ادعائی و احتمالی اجماع کی دھجیاں اڑا دی گئی ہیں۔ تردید کی گئی ہے۔

قیمت ۸/　　ملنے کا پتہ :- مینجر اہلحدیث امرتسر

(۶۳۴)

ahmadimuslim.de

بندگی } ترجمہ رسالہ العبودیت۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ نے اس کتاب میں یٰاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّکُمُ کی نہایت جامع اور مبسوط تفسیر فرمائی ہے۔ قیمت ۱۲/ دو پے

اصحاب صفہ } امام ابن تیمیہ کے عربی رسائل کا اُردو ترجمہ۔ جس میں محققانہ طور پر ثابت کیا گیا ہے کہ اصحاب صفہ کتنے تھے۔ مکہ شریف میں رہتے تھے یا مدینہ شریف میں اور ان کی بسر اوقات کس طرح ہوتی تھی۔ وغیرہ وغیرہ۔ ان کے مفصل حالات۔ قیمت ۱۰/

العروۃ الوثقیٰ } ترجمہ "الواسطہ بین الحق والخلق"۔ اس رسالہ میں خالق و مخلوق کے درمیان واسطہ کی ضرورت اور کتاب و سنت کی روسے اس کی حقیقت واضح فرمائی ہے جس میں شفاعت دعا وغیرہ کی تشریح کی گئی ہے۔ قیمت صرف ۶/

العقیدۃ الواسطیہ } (ترجمہ اُردو) یہ کتاب اصول ایمان کی تفسیر ہے یعنی، اللہ تعالیٰ، ملائکہ، کتب، رسل، تقدیر، اور یوم آخرت پر جس طرح ایمان رکھنا چاہئے اس کی پوری پوری تشریح ہے ضمن میں صفات الٰہیہ مثلاً استواری، نزول وغیرہ اور شفاعت رسول صلعم اور فضائل صحابہ اور دیگر مفید مضامین درج ہیں۔ قیمت ۶/

زیارۃ القبور } اُردو مع متن عربی۔ اس میں قرآن وحدیث کے دلائل سے ثابت کیا ہے کہ زیارت قبور کا مسنون طریق کیا ہے جو لوگ قبروں پر جا کر مردوں کو پکارتے، ان سے طرح طرح کی حاجات طلب کرتے، قبروں کی پرستش کرتے اور پیر کی منت مانتے ہیں۔ ان کے تمام افعال داخل شرک ہیں گویا اہل بدعت کی تردید میں ہے۔ قیمت ۹/

مجذوب } "الصوفیہ والفقراء" کا ترجمہ۔ اس کتاب میں مجذوب، مجنون، اور ولی اللہ کی حقیقی شان وحیثیت کو واضح کرکے بتلایا ہے کہ مجنونوں اور پاگلوں کو مجذوب نام دیکر انہیں مقدس سمجھنا ہمارا دراصل نہایت یاس انگیز عملی انحطاط ہے اور فرمایا ہے کہ جو قوم پاگلوں کو ولی اللہ سمجھے اس پر فلاح وخیر کے دروازے کھلنا کس قدر محال ہے قیمت ۴/

تفسیر سورۃ الکوثر } اردو ترجمہ از مولوی عبدالرزاق ملیح آبادی۔ واقعی لاجواب کتاب ہے۔ قیمت ۲/

الارشاد الی سبیل الرشاد

مصنفہ مولانا حکیم ابو یحییٰ محمد شاہجہانپوری۔ موضوع تقلید اجتہاد پر ایک بے مثل اور بے نظیر کتاب ہے۔ تقلید کی پوری تاریخ من اوّلہ الی آخرہ اس میں درج ہے اور اہل تقلید اور اہل حدیث کے طرز عمل کا موازنہ نہایت شرح وبسط کے ساتھ مدلل طور پر کیا گیا ہے اور معترضین کے جملہ اعتراضات کے شافی و مسکت جوابات دیئے گئے ہیں۔ محدثین کے کارنامے اور ان کی جملہ خدمات حدیث مشرح طور پر بیان کی ہیں۔ کتابت، طباعت کاغذ عمدہ۔ ضخامت ۲۵۰ صفحات۔ قیمت ۱۲/ (روپیہ) منیجر اہلحدیث امرتسر

مناظرہ ابن تیمیہ } بادشاہوں کے روبرو شیخ الاسلام کو صوفیوں نے چیلنج دیا تھا کہ مناظرہ کریں۔ اگر سچا دعویٰ ہے تو ان کے ساتھ جلتی ہوئی آگ میں گھس پڑیں۔ شیخ الاسلام نے یہ دونوں چیلنج منظور کرلئے اور ایسی شکست دی کہ تاریخ کا ایک یادگار واقعہ بن گئی خود شیخ موصوف کی قلم حقیقت رقم نے لکھا ہے۔ قیمت ۵/

درجات الیقین } صوفیائے کرام کو خوشخبری ہو کہ قرآن شریف میں جو یقین کے تین مراتب علم الیقین، عین الیقین، حق الیقین مذکور ہیں۔ اس میں ان کی تفسیر ہے۔ قیمت ۲/

سیرت امام ابن تیمیہ } مصنفہ چودھری غلام رسول صاحب مہر چیف ایڈیٹر روزنامہ "انقلاب" یہ کتاب سات ابواب پر مشتمل ہے۔ ولادت اور تعلیم وتربیت، تحریک تجدید کے آغاز اور ابتلا ومصیبتیں، جہاد بالسیف، مصر میں طلبی اور ابتلا کا دور، قیام دمشق قید اور وفات، عام اخلاق اور تصانیف، حضرت امام اور بعد کا دور، قابل دید کتاب ہے۔ کتابت، طباعت کاغذ اعلیٰ۔ قیمت ۹/

اسلامی تصوف

از علامہ ابن قیمؒ تصوف اسلام کے موضوع پر یہ نہایت جامع کتاب ہے، صوفیائے کرام کے نزدیک سعادت، اور سالک باللہ کا تمام تر انحصار، رسول اللہ صلعم کی لائی ہوئی شریعت کے اتباع پر ہے۔ اس کتاب میں واضح کیا گیا ہے کہ اعلیٰ درجہ کا صوفی، فقیر یا سالک وہی شخص ہوسکتا ہے جو طریقت اور حقیقت میں معرفت الٰہی کے حصول کے لئے اسی شاہراہ شریعت کے صراط مستقیم کو اپنا نصب العین بنائے۔ نیز درجات قرب ومقامات تصوف کی وضاحت کی گئی ہے۔ نادر کتاب ہے۔ قیمت ۱۲/

نوٹ:۔ ایک روپیہ سے کم قیمت کی کتب کے لئے وی پی نہیں بھیجا جائیگا اور محصول ڈاک ہرحال میں بذمہ خریدار ہوگا۔ کتابیں مندرجہ ذیل پتہ سے منگوائیں:۔

دفتر اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ء۔
یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلے سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۲

نمبر ۴۸ و ۴۹

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا

اخبار — امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفی بر جاں مسلم داشتن

مسئول مدیر
ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـہ
رؤسا و جاگیرداران سے ” ے
عام خریداران سے ” ۵ء
” ” ششماہی ۲ء۱۴
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - - ۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط وکتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ مولوی فاضل مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر ۵۔ رجب المرجب ۱۳۵۴ھ مطابق ۴۔ اکتوبر ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

احتجاجی تعطیل

675561

پنجاب میں اسلامی روزانہ اخبارات پر حکومت کے تشدد کرنے پر اظہار ناراضگی کرنے کو پنجابی مسلم اخباری برادری نے فیصلہ کیا کہ روزانہ اخبار دو روز ۲۷۔۲۸ ستمبر کو بند رہیں اور ہفتہ وار ایک روز ۲۷ یا ۲۸ کو بند رہیں۔ یہ فیصلہ اس وقت (۱۹ ستمبر کو) ہمیں پہنچا۔ جس وقت اہلحدیث مورخہ ۲۰ ستمبر ڈاک خانہ میں جانے کو تھا۔ اس لئے اس میں اعلان نہ ہوسکا کہ ۲۷ تاریخ کا پرچہ احتجاجاً بند رہیگا لہٰذا ۲۷ کو اہلحدیث جاری نہ ہوا۔ تاہم آج کے پرچے میں قدرے اضافہ کرکے اسی کو دو نمبروں کے قائم مقام کیا گیا۔ خدا ہماری مشکلات آسان کرے۔ (مینجر)

فہرست مضامین

احتجاجی تعطیل - - - - - صـ۱
انتخاب الاخبار - - - - صـ۲
وہابیت پر بہتان - - - - صـ۳
خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم - - - صـ۵
بارقۂ سیف - - - - - - صـ۱۰
براہین احمدیہ کیوں نامکمل رہی۔ - - صـ۱۱
وید درشن صـ۱۳ - اعتراف کفر - - - صـ۱۴
انجمن اہلحدیث مدراس صـ۱۶ - اکمل البیان۔ صـ۱۷
جواب طلب از الفقیہ صـ۱۹ جمعیۃ تبلیغ اہلحدیث صـ۲۰
نمازیں پیروں کا ملانا صـ۲۱ - فتاوے۔ صـ۲۲
متفرقات صـ۲۳ - ملکی مطلع - - - صـ۲۵
اشتہارات - - - صـ۲۷
۳۲

ـے رکھ ... خیال
... وں کے حق میں کبھی چاہئیں۔ سنئے!
... لا تشتموا ... کم ...

العقل والنقل۔ جس میں مستند حوالوں اور محققانہ مباحث کے بعد ثابت کیا ہے کہ عقل سلیم اور نقل صحیح میں کبھی اختلاف

انتخاب الاخبار

احباب صوبہ بہار اطلاع دیں اس ہفتہ خبر آئی ہے کہ شمالی صوبہ بہار میں پانی کے سیلاب سے سخت تباہی ہوئی ہے۔ اس طرف کے احباب کرام خصوصاً مولانا عبد النور، مولوی علی، ڈاکٹر فرید وغیرہ صاحبان جلدی اطلاع دیں۔ اور دریافت خیریت کے خط بھی لکھے ہیں۔ (ابو الوفا)

—— امرتسر بلدیہ کے محکمہ پیدائش اموات کی رپورٹ مظہر ہے کہ ۱۵ تا ۲۸ ستمبر ۲۵۱ بچے پیدا ہوئے اور ۲۰۰ اموات واقع ہوئیں۔ جن میں ۲ ہیضہ کی تھیں۔

—— ۲۰ ستمبر کو امرتسر میں یوم شہید گنج منایا گیا۔

—— پیر جماعت علیشاہ صاحب نے ہندوؤں سے بائیکاٹ کرنے کی تحریک شروع کرائی تھی جس کا اثر لاہور، امرتسر وغیرہ جگہوں میں ہوتا گیا۔ جس سے ہندو مسلم اتحاد کو سخت ضعف پہنچنے کے علاوہ طرفین کو تمدنی اور تجارتی نقصان بہت پہنچا۔ لاہور کے ہندوؤں نے اپنے سرمایہ سے ایک ہندو سبزی منڈی کھولدی ہے۔

—— پنجاب میں تلوار رکھنے کی اجازت ہر جگہ دی گئی ہے مگر تلوار بنانے یا فروخت کرنے کے لئے باقاعدہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے لائسنس حاصل کرنا پڑیگا۔

—— اسمبلی میں مسٹر آصف علی نے بیان کیا ہے کہ ۱۹۲۱ء سے ۱۹۳۱ء کے درمیان ہندوستان میں ۹۳ ہزار قتل ہوئے۔ جن میں سے ۵۴ ہزار مقتولوں کے قاتلوں کا پتہ نہیں لگ سکا۔

—— درنگاپٹم میں ایک ڈاکٹر کے گھر فوقتاً فوقتاً پتھر برستے ہیں۔ اشیاء ایک دوسری جگہوں سے منتقل ہوجاتی ہیں۔ کسی کسی وقت آگ کے شعلے بھی نمودار ہوجاتے ہیں۔

—— الور میں گورنمنٹ ہند کے حکم سے ایجنٹ گورنر جنرل نے ایک دربار منعقد کیا۔ جس میں اعلان کیا کا قرضہ اتارنے کے لئے جو از کم پندرہ سال تک

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲۰

گورنمنٹ کا کنٹرول رہے گا اور اس عرصہ تک مہاراجہ صاحب کی واپسی کا کوئی امکان نہیں۔

—— اورنگ آباد دکن میں ایک مسلم خاتون ۱۳۵ برس کی عمر پاکر فوت ہوئی ہے۔ جس کی صحت تا دم مرگ بہت اچھی رہی۔

—— پورنیہ میں بارش کی کثرت سے بہت سے مکانات غرق ہورہے ہیں۔

—— جاپان میں سیلاب سے اسی ہزار مکانات گر گئے۔

—— کونسل آف سٹیٹ نے کریمنل لا امنڈمنٹ بل (کالا بل) پاس کر دیا ہے۔

ناظرین نوٹ کرلیں

اخبار ہذا کے ص۲۳ پر حساب دوستاں درج کیا گیا ہے۔ اس لئے آپ سب صاحبان کا فرض اولین یہ ہے کہ اسے ملاحظہ فرماتے ہی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ مہلت یا انکار کی اطلاع ۲۰۔ اکتوبر سے پہلے پہلے دفتر ہذا میں بھیجدیں ورنہ یکم نومبر کا پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔

نوٹ جن حضرات کی میعاد مہلت ماہ اکتوبر میں ختم ہے وہ مکرر مہلت طلب کرنے کی تکلیف گوارا نہ فرمائیں کیونکہ اکتوبر میں اخباری سال ختم ہوجائیگا۔ اس لئے سب بقایا جات بھی صاف ہوجانے چاہئیں۔

بیرون ہند والے احباب بھی اپنا اپنا بقایا روانہ کردیں۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

—— امرتسر میں ۲۹ ستمبر کو مرزائیوں نے یوم تبلیغ منایا اور جلسہ بھی کیا جس کے انسداد کے لئے انجمن اہلحدیث امرتسر کی طرف سے آسمانی نکاح کے متعلق اشتہارات چھپوا کر تقسیم کئے گئے اور مجلس اہل حدیث کی طرف سے کٹرہ حکیماں میں جلسہ بھی کیا گیا۔

—— ایک برطانوی سائنسدان نے ایک ایسی خوفناک گیس تیار کی ہے جسے اگر میدان جنگ میں چھوڑ دیا جائے تو ہوائی جہازوں کے انجن وغیرہ سب بے کار ہوجاتے ہیں اور گیس کے جا ملنے سے تمام فضا ایسی مکدر ہوجاتی ہے کہ اس سے سانس لینے والے مرجاتے ہیں۔

—— اٹلی اور ابی سینیا کا معاملہ ابھی لیگ کے درپیش ہے۔ ۱۴۔ اکتوبر تک اگر کوئی فیصلہ نہ ہوسکا تو ۱۵۔ اکتوبر کو اٹلی ابی سینیا پر حملہ کردے گا۔

—— ڈرہم میں مکھیوں کے علاج کے لئے ایک ہسپتال قائم ہوا ہے۔

—— دی آنا میں ایک کتاب ہے جس کی لمبائی ۴ فٹ اور عرض ۳ فٹ ہے۔

—— مانچسٹر کے ایک ہسپتال میں مصنوعی پھیپھڑے تیار کئے گئے ہیں تاکہ جس مریض کے پھیپھڑے سانس نہ لے سکیں ان میں لگادئے جائیں۔

—— انگلستان کے ایک ماہر نے حساب لگایا ہے کہ وہاں کے ممالک میں صرف گندم فی کس سالانہ مندرجہ ذیل شرح سے خرچ ہوتی ہے۔ فرانس ۵۰۴ پونڈ۔ اٹلی ۳۳۰ پونڈ۔ انگلستان ۲۱۰ جرمنی ۱۵۰۔ اور ڈنمارک میں صرف ۹۰ پونڈ۔

روغن برق درد اعضاء کے لئے موجد نے ایجاد کیا ہے انشاء اللہ مفید چیز ہے۔ قیمت ۸ر۔ پتہ قمر الدین بدر الدین چوک الہ آباد (یو۔ پی)

حافظ نور الدین لودہانوی مولوی عبد الرحیم صاحب ساکن پٹنہ ضلع کشتنا (مدراس) حافظ صاحب موصوف سے اپنا مسودہ کتاب طلب کرتے ہیں۔ مہربانی کرکے بذریعہ رجسٹری بھیجکر مشکور فرمائیں ورنہ شکایت پیدا ہوگی۔ (راقم عبد الرحیم پیش امام مسجد اہل حدیث پٹنہ)

غریب فنڈ از فنوی فنڈ پر بسابقہ بذمنفذ عدقیا یا

اگر آپ

غیر مسلم کی قلم سے اپنے ہادی برحق صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت لکھی ہوئی پڑھنا چاہتے ہیں تو **عرب کا چاند** مطالعہ کریں جو حال ہی میں سوامی لکشمن جی نے تصنیف کی ہے۔ قیمت دو روپیہ۔ ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۵ رجب المرجب ۱۳۵۴ھ

وہابیت پر بہتان

(۷)

گذشتہ پرچے میں اس سلسلہ کا جواب ۳۴ تک درج ہوا ہے۔ آج پینتیسویں ۳۵ سے شروع ہوتا ہے:۔

اعتراض ۳۵ } مولوی عنایت اللہ غیر مقلد کا عقیدہ تھا کہ مولوی عبدالوہاب وہابی ظلی نبی تھے۔ رسالہ عقائد فاسدہ ص۳ امام اعظم رحمۃ اللہ جیسے بزرگ لوگوں کی تقلید سے نکلنے کا یہ فائدہ تو ہوا کہ اب مرزا کی طرح نبوت کے دعوے ہونے لگے اور آگے بڑھ کر خدائی کا دعویٰ کر دیں تو کچھ بعید نہیں۔"

جواب ۳۵ } یہ کتاب ہم نے دیکھی سنی نہ تھی اس لئے ہم نے مولوی عنایت اللہ صاحب سے کتاب مذکور طلب کی تو ان کی طرف سے حسب ذیل جواب آیا:۔

عقائد فاسدہ کے نام سے آج تک میں نے کوئی رسالہ تصنیف نہیں کیا ہاں مولوی عبدالوہاب صاحب کے ایک مخالف نے شائع کیا تھا جس میں اس نے میری وساطت سے موصوف (مرحوم) کی طرف ظلی نبوت کا دعویٰ منسوب کر دیا۔ حالانکہ نہ میں نے اور نہ موصوف (مرحوم) نے کبھی ایسا بیان کیا اور نہ کبھی ایسا لکھا۔ (عنایت اللہ ۱۱ ستمبر ۱۹۳۵ء از گجرات (پنجاب)

اہلحدیث | یہ جواب تو تمہارے فرضی مصنف نے تم کو دیا ہے۔ پیر کے مرید اور استاد کے شاگرد ہو تو رسالہ تلاش کر کے ملتان کے حکیم لطف اللہ صاحب کی تصدیق سے اس کی عبارت ہمیں بھیجو تو ہم اپنا جواب دینگے سردست تم سے اتنا پوچھتے ہیں کہ جھوٹ کی سزا قرآن مجید میں کیا ہے؟

اعتراض ۳۶ } اگر رسول اللہ صلعم یا حضرت علی یا کسی ولی کو یہ خیال کر کے ندا کرے کہ ان کی شنوائی عامۃ الناس سے بڑھ کر ہے تو شرک نہیں۔ ہدیۃ المہدی ص۲۳ جزو اول۔ لیکن آج کل کے غیر مقلد مثلاً ثناء اللہ وغیرہ شرک کہتے ہیں تو اب ثناء اللہ کو مشرک کہیں یا اُن کے پہلوں کو فیصلہ وہابیہ کے ہاتھ میں ہے"۔

جواب ۳۶ } بے شک یہ حوالہ ملتا ہے مگر تمہیں تو خوش ہونا چاہئے تھا کوئی تو اس خیال میں تمہارے ساتھ ملا۔ تمہیں چاہئے تھا کہ شکر کرتے ہوئے کہتے

کہ ہمدرد ہاتھ آیا اک مفلسی میں

ہاں ہم اس کے قائل نہیں۔ پس ہم سے جواب سنو! کچھ شک نہیں کہ غیر مرئی غیر مسموع اور امر غائب کی بابت مذہبی صورت میں اعتقاد رکھنا نص صریح پر مبنی ہوتا ہے۔ علماء اصول نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ خبر واحد پر بھی اعتقاد مبنی نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ محض خیالات پر بنا کر کے ایک ہوائی قلعہ تعمیر کیا جائے۔ اللہ سے ڈر کر انصاف سے کہو کہ یہ خیال کر لینا کہ فوت شدہ بزرگوں کو زندہ افراد سے زیادہ قوت سماع ہے۔ ہم اس خیال کو بمقابلہ نص صریح محض خیالِ خام سمجھتے ہیں۔ نص صریح پر ہمارا ایمان ہے پس تم بھی وہ نص صریح سنو جس میں کل مدعوین فوت شدہ کی عدم سماعت کا ذکر ہے بلکہ داعین پر سخت عتاب آیا ہے چنانچہ ارشاد ہے وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ یَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَنْ لَّا یَسْتَجِیْبُ لَہٗ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَھُمْ عَنْ دُعَآئِھِمْ غٰفِلُوْنَ (پ۲۶۔ ع۱) کون زیادہ گمراہ ہے ان لوگوں سے جو اللہ کے سوا ایسے لوگوں کو پکارتے ہیں جو ان کی فریاد قیامت تک بھی قبول نہ کریں۔ بلکہ ان کی دعا سے بھی غافل ہیں۔

بتائیے قرآن مجید کی نص صریح بتا رہی ہے کہ جن جن ٭

فیصلہ | تم اگر فقہ کی کسی مستند کتاب میں یا علی یا نبی وغیرہ کا وظیفہ پڑھنا دکھا دو تو ہم وعدہ کرتے ہیں کہ ہم تم کو اس مسئلے میں حنفی جانیں گے۔ بس مشرک بدعتی کے لقب سے اگر ڈرتے ہو تو اپنے استاد پیر سے پوچھ کر کتب فقہ میں سے جلدی دکھاؤ ورنہ ہمیں اختیار ہوگا کہ ہم تم کو حنفی کہنے کی بجائے بدعتی کہیں۔

اعتراض ۳۷ } نواب صدیق حسن خان وہابی ابن قیم و علامہ شوکانی کو پکار کر یہ شعر فرماتے ہیں کہ جس دین میں غیر اللہ سے مدد بھی موجود ہے ؎

قبلۂ دیں مددے کعبۂ ایماں مددے

ابن قیم مددے قاضیٔ شوکاں مددے

رسالہ ہدیۃ المہدی ص۲۳ ج ۱۔ اور رسالہ نفح الطیب ص۶۲ و ص۶۵ لیکن ثناء اللہ جیسے زکامی مجتہد اسے شرک کہتے ہیں۔ اب وہابی فیصلہ دیں کہ اُن میں سے کونسا مشرک ہے۔ اور کون حدیث کا عامل ہے"؟

جواب ۳۷ } نواب صاحب مرحوم کا قول محض شاعرانہ تخیل پر ہے۔ فن شاعری میں محبوب کو متصور کر کے حکم لگا دیا جاتا ہے اور یہ فن شعر میں خوبی ہے۔ عرب کا شاعر اپنی محبوبہ کے تصور (محض خیال) کو سامنے رکھ کر ایسی خیالی باتیں کہتا ہے جو زندوں کے حق میں کہنی چاہئیں۔ سنئے!

٭ بزرگوں سے لوگ دعائیں مانگتے ہیں خواہ وہ حضرت مسیح ہوں یا پیر عبدالقادر سب ان پکارنیوالوں کی دعا سے بے خبر ہیں اِنْ تَدْعُوْھُمْ لَا یَسْمَعُوْا دُعَآءَکُمْ۔ خدارا بتاؤ کہ ہم ایسی نص صریح پر اعتقاد کر کے تمہارے خیال کو مشرکانہ خیال کیوں نہ کہیں۔

عجبت لمسریٰھا وانّیٰ تخلصت
لدی وباب السجن دونی مغلق

(میں حیران ہوں کہ میری محبوبہ میرے پاس کیسے آجاتی ہے حالانکہ جیل کا دروازہ بند ہوتا ہے) محض خیال ہے واقعہ نہیں۔ اس قسم کے تخیلات ہر زبان میں ملتے ہیں فن شاعری میں یہ مستحسن سمجھے جاتے ہیں۔ نواب صاحب کا یہ مقولہ بھی شاعری حیثیت سے ہے۔ مذہبی حیثیت کا فتوےٰ نہیں ہے۔

اعتراض ۳۸ } مولوی وحیدالزمان غیر مقلد نے کہا۔ کہ آنحضرت نے لوگوں کو اہلبیت کی تقلید کا حکم فرمایا۔ ہدیۃ المہدی صفحہ ۹ اب جو وہابی تقلید کو حدیث سے ثابت شدہ نہیں مانتے تو وہ قطعاً جھوٹے ہیں۔ کیونکہ اُن کے بڑے اس کو تسلیم کر چکے ہیں"۔

جواب ۳۸ } جھوٹ سب کاموں میں برا ہے۔ خصوصاً مذہبی کام میں تو بدترین عادت ہے کیونکہ جس مذہب کی حمایت میں جھوٹ بولا جاتا ہے وہ مذہب خود بھی جھوٹ کو برا کہہ کر موجب لعنت قرار دیتا ہے اس لئے میں ایسے لوگوں کو جو مذہبی مناظرات میں جھوٹ بولتے ہیں نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اللہ سے ڈر کر اس بدعادت کو چھوڑ دیں۔ ہدیۃ المہدی مصنفہ مولوی وحیدالزمان مرحوم کا حوالہ بالکل غلط ہے۔ سچے ہو تو صفحہ مذکورہ سے عبارت لکھ کر ڈاکٹر رحیم بخش صاحب ملتانی کی تصدیق سے ہمیں بھیج دو۔ ہم جواب کے ذمہ وار ہیں۔

اور سنو! بھلا اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل بیت کی تقلید کا حکم فرمایا ہے تو پھر تم حنفیوں نے کیوں غیر اہل بیت کی تقلید شروع کی۔ پھر ایسا کرنے سے تم فرمان نبوی کے منکر ہوئے یا نہ؟ کیا تمہارے ائمہ اربعہ میں سے کوئی ایک بھی اہل بیت میں سے (سید) ہوئے ہیں؟ اپنے استاد اور پیرو مرشد سے اس کا جواب پوچھو۔

اعتراض ۳۹ } مرد اگر انتہائے مغرب میں ہو تو بھی نسب ثابت ہوگی۔ مسک الختام مؤلفہ صدیق صفحہ ۳۵ جلد ۲۔ اب بھی وہابیہ اگر فقہ پر اعتراض کریں تو اس کا جواب لینے آئیں ورنہ منہ کی کھانی پڑیگی"۔

جواب ۳۹ } تمہارے حوالے کو ہم نے "مسک الختام" مقام محولہ کے علاوہ ادھر ادھر بھی دیکھا مگر نہیں ملا۔ آخر ہم نے سمجھا کہ تمہیں اور تمہارے سکھانے والے (اصل لکھنے والے پیرو مرشد) کو سہو ہوگیا۔ کتاب کا نام "دُرمختار" ہے جو حنفی مذہب کی معتبر اور مستند کتاب ہے اس میں لکھا ہے:۔

کتزوج المغربی بمشرقیۃ بینھما سنۃ فولدت لستۃ اشھر من تزوّجھا لتصورہ کرامۃ (درمختار فصل ثبوت النسب)

(ترجمہ) مغربی (یورپی) کسی مشرقیہ (ہندوستانی عورت) سے نکاح کرے جن میں ایک سال کی مسافت حائل ہو نکاح سے چھ ماہ بعد وہ ہندوستانیہ بچہ جنے تو اس مغربی کا ہوگا۔ ممکن ہے کرامت سے حمل ہوگیا ہو۔" (جل جلالہٗ)

ملتانی حنفیو! تمہارا مصنف بھی کیسا بھولا بھالا ہے جو اپنے کرامتی حمل کو وہابیوں کی طرف نسبت کرتا ہے۔

اعتراض ۴۰ } "وہابیوں کے نزدیک انڈے سے بکارت توڑنا تو بجائے خود دانتوں سے ذکر کو جڑ سے توڑ لینا بھی جائز ہے۔ کتاب حل مشکلات۔ بخاری صفحہ ۵۹ مؤلفہ بنارسی۔ نہ تقلید کرنے کے بعد کیسی مشکلات حل ہو رہی ہیں۔ واللہ اعلم یہ کس حدیث پر عمل ہے۔ شرم سے ڈوب ہی نہیں مرتے"۔

جواب ۴۰ } یہاں بھی تمہیں وہی کذب بیانی کی شکائت ہے۔ حوالہ مذکور جب ہمیں نہ ملا تو ہم نے مصنف کتاب (مولوی ابوالقاسم صاحب بنارسی سلمہ) کو بغرض تحقیق خط لکھا۔ جو جواب آیا وہ یہ ہے:۔

"میں نے اپنی کسی تصنیف میں یہ نہیں لکھا ہے کہ دانتوں سے ذکر جڑ سے توڑ ڈالنا جائز ہے یہ ملتانی خبیث کا جھوٹ اور نرا بہتان ہے" (ابوالقاسم)

اعتراض ۴۱ } "مُنڈے بازی میں حد نہیں۔ مسک الختام صفحہ ۳۴۳ ج ۲۔ یہ ہے قرآن فہمی کا عالم اور خود بخود بلا تقلید امام حدیث پڑھنے کا نتیجہ کہ مُنڈے بازی میں کسی قسم کی حد اور سزا بھی نہیں۔ بیشک کرتے رہیں۔ ھذا ھو المرام واللہ اعلم بحقیقت الکلام"۔

جواب ۴۱ } ہر چند ہم نے مسک الختام میں یہ مسئلہ تلاش کیا ہمیں نہیں ملا۔ اس لئے ہم نے سمجھا یہ بھی معترض کے مجموعہ کذبات سے ایک کذب ہے۔

سنو! ہم بتاتے ہیں اس میں بھی مصنف (معترض) کو سہو و نسیان ہوا ہے۔ ہم مصنف کو اصل عبارت مع کتاب کے بتاتے ہیں۔ مگر پہلے ہم پوچھتے ہیں کہ "ہدایہ" کس مذہب کی کتاب ہے۔ اگر نہیں جانتے تو اپنے علماء سے پوچھو پھر مندرجہ ذیل عبارت پڑھو نہ پڑھ سکتے ہو تو کسی پڑھے ہوئے سے سمجھ لو۔ سنو!

من اتی امرءۃ فی الموضع المکروہ او عمل عمل قوم لوط فلا حد علیہ عند ابی حنیفۃ ویعزر (ھدایہ کتاب الحدود) یعنی جو کوئی عورت سے مکروہ جگہ میں ملاپ کرے یا لڑکے سے لواطت کرے تو اس پر حد نہیں بلکہ اس کو تعزیر دی جائے۔"

ایمان دار اور راست گو ہو تو اس عبارت کے آگے اپنا سنہری مقولہ لکھ لو جو بالفاظ ناشائستہ یہ ہے "منڈے بازی میں کسی قسم کی حد اور سزا نہیں بے شک کرتے رہیں۔

؎ کہو جی یہ کون دھرم ہے؟

سردست تو یہی جواب ہے اگر آپ ان دو نمبروں کی اصل عبارت بتصدیق سید صدرالدین صاحب مخدوم ملتانی ہمیں بھیج دینگے تو ہم جواب کے ذمہ دار ہوں گے۔

نوٹ واقعی بات یہ ہے کہ شرم سے ڈوب مرنا جینے سے اچھا ہے۔ مگر کس کو؟ جس کا جھوٹ مثل شمس و قمر کے نمایاں ہو ؎

تا سیاہ روئے شود ہر کہ درو غش باشد

(نوٹ) رسالہ زیر تبصرہ کا جواب ختم ہوگیا (مدیر)

فتاویٰ اہل حدیث ... اہل حدیث کی (۹۳۲) ... بحوالہ اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

بجواب قادیانی ٹریکٹ

(بقلم منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار امرت سری)

> منکر ختم نبوت ہو کے اہل قادیان
> اپنے وقتوں کے ثمود و عاد ہو جانے لگے

ما کان محمدٌ ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔ یعنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں ہے مگر وہ رسول اللہ ہے اور ختم کرنے والا نبیوں کا۔ (ازالہ اوہام مصنفہ مرزا صاحب طبع اول صد ۲۵۲ طبع دوم)

اس آیت میں خدا تعالیٰ غیر مشتبہ الفاظ کے ساتھ وعدہ کر چکا ہے کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی رسول دنیا کر نہیں بھیجا جائے گا۔" (ازالہ ص ۵۸۶ ط ۱ / ۲۴۳ ط ۲)

پس جس صورت میں کہ

"خدائے رحیم و کریم نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بغیر استثناء کے خاتم الانبیاء قرار دیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور تفسیر مذکورہ فرما دیا کہ (لا نبی بعدی) میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔" (قول مرزا مندرجہ حمامۃ البشریٰ)

پھر اس پر مزید تشریح یہ کہ

"حدیث لا نبی بعدی میں (بھی) نفی عام ہے۔" (ایام الصلح اردو، مصنفہ مرزا صاحب صد ۱۴۶)

اور نبی العربی فداہ ابی و امی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بار بار فرما دیا کہ

"دنیا کے اخیر تک قریب تیس کے دجال پیدا ہونگے" (ازالہ ص ۱۹۹ ط ۱ / ۱۸ ط ۲)

جو نبوت کا دعوے کرینگے۔ تو اب کس کا دل گردہ ہے کہ کلمہ گو ہوتے ہوئے حضرت سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی بھی نبی کے پیدا ہونے کا یقین و ایمان تو بڑا درجہ ہے وہم و گمان بھی کرے

پس کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ آج مدعیان اسلام بلکہ اسلام کے بلا شرکت غیرے واحد ٹھیکہ داروں کا ایک گروہ طرح طرح کے حیلوں بہانوں سے اس منصوص و مبرہن متفقہ اجماعی مسئلہ میں رخنہ اندازی پر کمربستہ ہے۔ آہ سے

> اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

اس وقت ہمارے سامنے مرزائیوں کا ایک چورقہ اشتہار ہے جو مولوی محمد علی اجیری پنجابی نے لکھا اور ناظر دعوت و تبلیغ قادیان نے شائع کیا۔ یہ ٹریکٹ ہمیں بعض احباب کی طرف سے برائے جواب ارسال کیا گیا ہے۔ اگرچہ ہم مسئلہ ختم نبوت کو اپنی تصنیف محمدیہ پاکٹ بک میں بشرح و بسط ختم کر چکے ہیں۔ اس کے بعد کسی اور مضمون لکھنے کی ہمارے نزدیک قطعاً کوئی ضرورت نہ تھی مگر بپاس خاطر احباب مرسلہ اشتہار کا جواب بھی لکھا جاتا ہے۔ وباللہ التوفیق۔

مرزائی اشتہار کا خلاصہ یہ ہے کہ نبی دو قسم کے ہیں ایک شریعت والے۔ دوم بلا شریعت۔ آنحضرت صلعم پہلی قسم کے خاتم ہیں دوسری کے نہیں۔

اس دعویٰ پر مشتہر نے چند بزرگان دین کے اقوال سے استشہاد کیا ہے۔

مجمل جواب مرزائی مولوی صاحب راقم ہیں:-

"آنحضرت نے ایک طرف یہ فرمایا کہ میرے بعد نبی نہ ہوگا۔ دوسری طرف مسیح موعود کی آمد کی بشارت دیتے ہوئے اسے چار دفعہ نبی اللہ کہہ کر پکارا ہے ان دونوں قسم کی احادیث کی تطبیق کرتے ہوئے علماء سلف اس نتیجہ پر پہنچے کہ آنحضرت کے بعد نبوت کے بند ہونے سے مراد یہ ہے کہ حضور کے بعد تشریعی نبوت بند ہے اور مسیح موعود چونکہ آپکی شریعت کا خادم ہوگا اس لئے اس کی نبوت نہ آیت خاتم النبیین کے منافی ہے اور نہ حدیث لا نبی بعدی کے مخالف۔"

(مرزائی تبلیغی ٹریکٹ نمبر ۳ صد ۳)

اس تحریر سے بہ نیم روز کی طرح عیاں ہے کہ جن علماء نے آنحضرت کو صرف صاحب شریعت انبیاء کا خاتم قرار دیا ہے محض حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کو ملحوظ رکھ کر قرار دیا ہے نہ کہ کسی مراقی و ہسٹریا و درد گردہ و ذیابیطس کے مارے ہوئے دیہاتی مولود کے دعوۓ نبوت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد منافی ختم نبوت نہیں سمجھا۔ ہمارا علی الاعلان چیلنج ہے کہ

(۱) ایک بھی حدیث ایسی نہیں جس میں حضور کے بعد سوائے حضرت مسیح کے کسی اور نبی کی آمد کو صحیح قرار دیا گیا ہو۔

(۲) ایک بھی صحابی ایسا نہیں جو مذکورہ بیان کے خلاف ہو

(۳) ایک بھی تابعی ایسا نہیں جو مذکورہ بیان کے خلاف ہو۔

(۴) ایک بھی امام " " " " " " "

(۵) ایک بھی مجدد " " " " " " "

(۶) ایک بھی عالم " " " " " " "

(۷) ایک بھی صوفی " " " " " " "

(۸) ایک بھی مسلم " " " " " " "

پس مرزائیوں کا مسیح ابن مریم کی بجائے مرزا غلام احمد قادیانی کو احادیث نبویہ کا مصداق ٹھہرانا غلط بلکہ افتراء ہے۔ حاصل یہ کہ مذکورہ بالا بیان کی بنا پر ہر مرزائی پر لازم ہے کہ وہ یا تو احادیث و اقوال بزرگان سے سوائے مسیح ابن مریم کے کسی اور نبی کا بعد از خاتم النبیین آنا صحیح ثابت کریں یا مسئلہ ختم نبوت کی بجائے مرزا کے مسیح موعود ہونے پر بحث کریں۔

مفصل جواب مرزائی مولوی صاحب نے سب سے پہلے اپنے دعوے پر قرآن مجید سے استدلال کیا ہے کہ

"قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ نبوت کی دو قسمیں ہیں اول تشریعی دوم غیر تشریعی۔ نبوت غیر تشریعی کا حامل نبی پہلی شریعت کا تابع ہوتا ہے اور اسی کے مطابق فیصلہ کرتا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے انا انزلنا التوراۃ فیھا ھدیً و

نقاب خلافت، ترجمہ انجیل، اور زبان کی نسبت، نقاب مرزا، [illegible]، اہلحدیث امرتسر (۹۳۳)

نورٌ یحکم بھا النبیون الذین اسلموا
یعنی ہم نے موسٰے پر تورات اتاری اس میں ہدایت اور نور تھا اسی کے مطابق وہ انبیاء فیصلہ کرتے تھے جو فرمانبردار ہوئے۔

الجواب - مرزا صاحب قادیانی راقم ہیں :-

"حضرت عیسٰی بلکہ تمام انبیاء ان ہدایتوں کے پیرو تھے جو ان پر نازل ہوئی تھیں اور براہ راست خدا نے ان پر تجلی فرمائی تھی ان کو خدا تعالے نے الگ کتابیں دی تھیں اور ان کو ہدایت تھی کہ ان کتابوں پر عمل کریں اور کراویں جیسا کہ قرآن شریف اسی پر گواہ ہے" (ضمیمہ نصرۃ الحق ص۱۹۳/۱۸۹ ط ۱)

مولوی علی محمد صاحب! آپ پچھلے انبیاء میں سے بعض کو صاحب شریعت اور بعض کو بغیر تشریعی نبی قرار دیتے ہیں بخلاف اس کے آپ کے نبی جن کی صداقت ثابت کرنے کو آپ نے خدا پر افترا کیا ہے خود آپ کے خلاف بیان دیتے ہیں۔ بتلائیے! آپ دونوں میں کون کاذب ہے؟ ؎ بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

ہمارے نزدیک آپ دونوں یکساں ہیں۔ وہ یوں کہ قرآن پاک کی جو آیت تم نے پیش کی ہے اس سے صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ انبیاء بنی اسرائیل میں بعض صاحب کتاب نبی تھے بعض بلا کتاب۔ پس مرزا صاحب کا سب کو صاحب کتاب لکھنا جھوٹ اور تمہارا بغیر کتاب والے انبیاء کو غیر تشریعی قرار دینا کذب۔ کیونکہ جو نبی بھی ہوا ہے خواہ بغیر کتاب کے ہو وہ صاحب شریعت ہوا ہے۔ بغیر تشریعی نبی ایک بھی نہیں ہوا۔ معلوم ہوتا ہے کہ تمہیں خبر ہی نہیں ہے کہ شریعت کس چیز کا نام ہے۔ سنئے صاحب!

جہاں احکام منزل من اللہ شریعت کہلاتے ہیں۔ وہاں خود انبیاء کرام علیہم السلام کے اقوال و افعال بھی شریعت ہوتے ہیں۔ پڑھیے آیت وما اٰتٰکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا (سورہ حشر) قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی الایہ (اٰل عمران) لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ الایہ (الاحزاب) یعنی ہمارا نبی جو کچھ تمہیں دے اسے لیلو۔ جس بات سے منع کرے ہٹ جاؤ۔ اے رسول کہہ دو! اگر تم لوگ خدا سے رشتہ الفت جوڑنا چاہتے ہو تو میری پیروی کرو۔ اے لوگو! ہمارا نبی تمہارے لئے بہترین و پسندیدہ نمونہ ہے۔

مرزائی مولوی صاحب! اگر تمہیں قرآن پاک پر ایمان نہ ہو تو سنو! خود تمہارا مقتدا و امام بھی یہی کہتا ہے :- "وما ینطق عن الھوٰی ان ھو الا وحی یوحٰی یعنی نبی کی ہر ایک بات خدا تعالٰی کے حکم سے ہوتی ہے نبی کا زمانہ نزول شریعت کا زمانہ ہوتا ہے اور شریعت وہی ٹھہر جاتی ہے جو نبی عمل کرتا ہے" (نور القرآن ع۲ ص۱)

بیان مذکورہ سے ثابت ہوگیا کہ کوئی نبی بغیر شریعت کے ہوتا ہی نہیں اور جو بلا شریعت ہو وہ نبی کی حیثیت ہی نہیں رکھتا۔ پس تمہارا سابقہ انبیاء میں سے بعض کو غیر تشریعی نبی لکھنا غلط ہے۔ آگے چلو۔

اس کے بعد مرزائی مشتہر نے لکھا ہے کہ نبوت تشریعی کا بند ہونا مسلمہ فریقین ہے مگر نبوت غیر تشریعی ہمارے نزدیک آنحضرت صلعم کے بعد جاری ہے۔

الجواب - ہم اوپر ثابت کر آئے ہیں کہ بغیر شریعت کے کوئی نبی نہیں ہوا۔ لہٰذا ہمارے علماء کرام کا یہ کہنا کہ آنحضرت پر نبوت تشریعی بند ہوگئی انہی معنوں میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا شخص نہیں پیدا ہوگا جس پر مثل انبیاء ایمان لانا فرض و واجب اور اس کے اقوال و افعال حجت شرعیہ ہوں کھلے لفظوں میں ہمارا یہ ایمان ہے کہ

"بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کوئی (دنیا) نبی نہیں آسکتا اس شریعت میں نبی کے قائمقام محدث (اولیاء علماء) رکھے گئے ہیں"

(شہادۃ القرآن مصنفہ مرزا ص۲۸)

احمدی مولوی صاحب نے قرآن کے بعد حدیث سے بھی استدلال کیا ہے کہ

"ابن ماجہ میں ہے کہ حضور نے اپنے بیٹے ابراہیم کی وفات پر فرمایا کہ اگر زندہ رہتا تو ضرور نبی ہوتا اس حدیث کو صحیح ثابت کرنے کے بعد ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ یہ (حدیث) آیت خاتم النبیین کے مخالف نہیں کیونکہ خاتم النبیین کے معنے ہیں۔ ایسا نبی نہیں آسکتا جو آپ کی شریعت کو منسوخ کرے اور آپ کی امت سے نہ ہو"

الجواب اول تو یہ حدیث ہی جھوٹی ہے جہاں سے مرزائیوں نے اسے نقل کیا ہے یعنی ابن ماجہ سے وہیں اس کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اس کا راوی ابو شیبہ ابراہیم بن عثمان عبسی متروک الحدیث ہے۔ ایسا ہی تہذیب التہذیب میں بہت سے ائمہ محدثین کے اقوال اس کے متعلق منقول ہیں کہ یہ ضعیف ہے ثقہ نہیں۔ منکر الحدیث ہے۔ ضعیف الحدیث۔ سکتوا عنہ و ترکوا حدیثہ۔ ساقط۔ لایکتب حدیثہ۔ روی مناکیر۔ لیس بالقوی۔ کذبہ شعبۃ وغیرہ۔ اس کی تائید کی ہے۔ پس اس روایت کا ناقابل استناد ہونا اس طرح بھی ثابت ہے کہ صحیح الفاظ جو آنحضرت سے بوقت وفات ابراہیم منقول ہیں۔ یہ ہیں لو قضیٰ ان یکون بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی عاش ابنہ ولکن لا نبی بعدہ یعنی اگر قضائے الٰہی میں آنحضرت کے بعد کوئی نبی ہونا ہوتا تو ابراہیم زندہ رہتا۔ لیکن آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ یہ روایت صحیح بخاری میں بھی ہے اور ابن ماجہ میں بھی۔

باقی رہا ملا علی قاری کا اس روایت کی بنا پر آیت خاتم النبیین کے یہ معنے کرنا آپ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو آپ کی شریعت کو منسوخ کرے اور آپ کی امت سے باہر ہو۔ سو ظاہر ہے کہ امتی نبی حسب اصطلاح علماء و صوفیاء سلف مجازی نبی ہوتا ہے۔ چنانچہ ہم اس مضمون میں بحوالہ تحریرات صوفیاء کرام اس پر مفصل عرض کریں گے۔ وجہ یہ کہ بغیر شریعت کے کوئی نبی ہوتا ہی نہیں

"رسول اور امتی کا مفہوم تباین ہے"

(ازالہ اوہام ص۲۳۳ ط ۲)

پس اگر یہ روایت صحیح بھی ہو تو بقول ملا علی قاری اس میں صرف مجازی نبوت کا ذکر ہے۔ وہ بھی مخصوص بہ ابراہیم و عمر رحمۃ اللہ علیہما۔ ملا علی قاری رد کا ہرگز

ahmadimuslim.de

یہ مذہب نہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی حقیقی نبی بن سکیگا۔ وہ شرح فقہ اکبر صفحہ ۱۵۱ پر فرماتے ہیں:۔

دعوی النبوۃ بعد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم کفر بالاجماع " آنحضرت صلعم کے بعد نبوت کا دعوی کرنا بالاجماع کفر ہے "

آگے چل کر مرزائی مولوی صاحب نے حضرت شیخ ابن العربی و امام عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہما کی تحریرات پیش کی ہیں کہ وہ بھی صرف شریعت والی نبوت کے بند ہونے کے قائل ہیں: جواباً معروض ہے کہ اول تو مرزائیوں کو خاص طور پر شرم کرنی چاہئے کہ جس شخص (شیخ ابن العربی) کو خود مرزا قادیانی نے وحدت الوجود کا حامی کہہ کر ملحد زندیق ٹھہرایا ہے۔ (رسالہ تقریر اور خط) آج اسی شخص کی تحریروں سے مرزا کی نبوت ثابت کی جاتی ہے وہ بھی نصوص قرآنیہ اور احادیث نبویہ کے مقابلہ پر۔ آہ پھر اس پر مزید لطف یہ کہ ان کی تحریرات میں بھی خیانت معنوی کی جاتی ہے۔ ہم سابقاً لکھ آئے ہیں کہ کوئی نبی بغیر شریعت کے ہوتا ہی نہیں ہے۔ یہی مذہب ابن العربی وغیرہ صوفیاء کرام کا ہے۔ ہاں ان کے یہاں ایک جدید اصطلاح ہے کہ جملہ انبیاء کو تو وہ رسول کہتے ہیں اور اولیاء امت کا نام نبی رکھتے ہیں۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں:۔

الفرق بینھما ھو ان النبی اذا القی الیہ الروح شیئاً اقتصر بہ ذالک النبی علی نفسہ خاصۃ و یحرم علیہ ان یبلغ غیرہ ثم ان قیل لہ بلغ ما انزل الیک اما لطائفۃ مخصوصۃ کسائر الانبیا او عامۃ لم یکن ذالک الا لمحمد سمی بھذا الوجہ رسولاً وان لم یخص فی نفسہ بحکم لا یکون لمن الیھم فھو رسول لا نبی واعنی بھا نبوۃ التشریع التی لا یکون للاولیاء۔ (الیواقیت والجواہر صفحہ ۲۵)

"یعنی نبی اور رسول کے درمیان فرق یہ ہے کہ نبی وہ ہے جس پر وحی خاص اس کی ذات کے لئے نازل ہو اور وہ اس کی تبلیغ پر مامور نہ ہو۔ پھر اگر کسی شخص کو یہ کہا جائے کہ تو اپنی وحی کی تبلیغ کر خواہ کسی مخصوص قوم تک اس کی تبلیغ محدود ہے جیسا کہ تمام انبیاء کرام کا حال ہے یا اس کی تبلیغ عام ہے جیسا کہ سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسا کوئی نہیں ہوا۔ تو وہ شخص رسول ہے نبی نہیں ہے اور یہی معنے ہیں نبوت تشریعی کے یہ نبوت اولیاء کے لئے نہیں ہے "

نوٹ۔ مزید وضاحت کے لئے الیواقیت جلد ۲ صفحہ ۳۰ ملاحظہ ہو۔

حضرات! خدارا اس تحریر پر مکرر سکرر غور فرمائیے کہ صوفیاء کرام تو پچھلے تمام انبیاء کرام کو صاحب شریعت قرار دے کر صاف فرماتے ہیں کہ اس قسم کی نبوت اولیاء اللہ کے لئے نہیں ہے۔ مگر مرزائی مولوی کس قدر دھوکہ دیتے ہیں کہ گویا صوفیاء کرام ان سے متفق ہیں کہ نبی دو قسم ہیں۔ ایک تشریعی ایک غیر تشریعی۔ اف! کتنا فریب۔

اس کے بعد سید عبدالکریم جیلانی کے اقوال پیش کئے ہیں ان میں بھی اسی طرح دھوکہ بازی کی گئی کہ ان کے اصل مفہوم کو بگاڑ کر الٹا نتیجہ نکالا ہے۔ ہم ان کی تحریر کو بتمام و کمال نقل کئے دیتے ہیں ؎

تا سیہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد

امام موصوف فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ کو نو عدد الواح خدا کی طرف سے ملی تھیں جن میں سے وہ صرف سات کی تبلیغ پر مامور تھے اور بقایا ۲ کے ترک پر۔

"بخلاف محمد صلی اللہ علیہ وسلم فانہ ماترک شیئاً الا ابلغہ الینا۔ قال اللہ تعالیٰ ما فرطنا فی الکتاب من شیٔ و قال اللہ تعالیٰ و کل شیٔ فصلناہ تفصیلا و لھذا کانت ملتہ خیر الملل نسخ بدینہ جمیع الادیان لانہ اتی بجمیع ما اتوا بہ و زاد علیہ ما لم یاتوا بہ فنسخت ادیانھم لنقصہا و شہر دینہ بکمالہ قال اللہ تعالیٰ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و لم تنزل ھذہ الایۃ علی نبی غیر محمد صلی اللہ علیہ وسلم و لو نزلت علی احد لکان ھو خاتم النبیین و ما صح ذالک الا لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم فنزلت علیہ فکان خاتم النبیین لانہ لم یدع حکمۃ ولا ھدی ولا علما ولا سرا الا قد نبہ علیہ و اشار الیہ علی قدر یلیق بالتنبیہ لذالک السر اما تصریحا و اما تلویحاً و اما اشارۃ و اما کنایۃ و اما استعارۃ و اما محکما و اما مفسرا و اما مئولا و اما متشابھاً الی غیر ذالک من انواع البیان فلم یبق لغیرہ مدخلا فاستقل بالامر و ختم النبوۃ لانہ ما ترک شیئاً یحتاج الیہ الا وقد جاء بہ فلا یجد الذی یاتی بعدہ من الکمل شیئا مما ینبغی ان ینبہ علیہ الا وقد فعل صلی اللہ علیہ وسلم ذالک فیتبعہ ھذا الکامل کما نبہ علیہ و یصیر تابعاً فانقطع حکم النبوۃ التشریع بعدہ و کان محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین لانہ جاء بالکمال ولم یجی احد بذالک۔ فلو امر موسیٰ علیہ السلام بابلاغ اللوحین المختصین بہ لما کان یبعث عیسیٰ من بعدہ " (الانسان الکامل باب ۳۶ جلد اول صفحہ $\frac{۹۸}{۹۹}$)

"یعنی حضرت موسیٰ تو دین الٰہی کی تکمیل نہ کر سکا مگر رسول کریم صلعم نے کوئی حصہ دین الٰہی کا نہیں چھوڑا جسے ہم تک پہنچا نہ دیا۔ چنانچہ قرآن اس پر شاہد ہے یہی باعث ہے کہ امت محمدیہ خیر الملل ٹھہری خدا نے اس امت کے دین کے ساتھ جمیع ادیان کو منسوخ کر دیا وجہ یہ کہ اس دین میں نہ صرف وہ تمام ہدایت موجود ہے جو پہلے دینوں میں تھی بلکہ علم و حکمت کے وہ بے بہا گوہر بھی چمک رہے جن کی روح پرور جھلک بھی پہلے لوگوں پر نہ پڑی تھی پس منسوخ ہوئے پہلے دین اس نقص کے سبب اور شہرہ آفاق ہوا ہمارا دین اپنے کمال کے باعث۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے آج کے دن کامل کر دیا میں نے دین تمہارا اور اتمام تک پہنچا دیں تم پر اپنی تمام نعمتیں نہیں اتاری گئی یہ آیت کسی اور نبی پر۔ اگر اتاری جاتی تو بس وہیں سلسلہ نبوت ختم ہو جاتا۔ چونکہ اور کوئی نبی اس کا

ahmadimuslim.de

معیار حق۔ ... (۹۳۵)

اہل نہیں تھا ولہذا اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی الاعظم صلے اللہ علیہ وسلم کو اس نعمت عظمیٰ سے سرفراز کیا۔ پس آنحضرت پر سلسلہ انبیاء کو اس نعمت عظمیٰ سے سرفراز کیا۔ پس آنحضرت پر سلسلہ انبیاء کو اس واسطے ختم کیا گیا ہے کہ آپ نے نبوت کی کوئی حکمت کوئی ہدایت کوئی علم کوئی بھید شرمندہ حجاب نہ رکھا ہر بات تصریحاً وتلویحاً اشارةً وکنایةً واستعارةً، محکماً ومفسراً مؤولاً ومتشابہاً اور اس کے علاوہ جملہ انواع کمال بیان کو کمال حضر بیان فرمایا۔ ایسا کہ اب کسی اور شخص کے لئے اس گلستان نبوت میں قدم رکھنے کو ایک انچ جگہ باقی نہیں۔ پھر سنو! کہ آنحضرت پر نبوت اس باعث ختم کی گئی کہ آپ نے کوئی بات ایسی نہیں چھوڑی کہ ہمیں اس کی حاجت ہو اور کوئی دوسرا اسے آکر پورا کرے۔ اب ہر ایک انسان پر فرض ہے کہ وہ اس کامل واکمل رسول کے بتائے ہوئے طریق کی اتباع کرے۔ شریعت ختم ہوگئی رسول کریم پر اور آپ تمام انبیاء کے ختم کرنے والے ہیں۔ اگر حضرت موسےٰ اپنی امت پر دین پورا کر جاتے اور وہ خاص ہر دو وحی بھیجا جاتے تو انہی پر نبوت ختم ہوجاتی اور حضرت عیسیٰ کو مبعوث نہ کیا جاتا۔"

حضرات! ملاحظہ فرمائیے کہ امام موصوف رحمۃ اللہ علیہ نے کس عمدہ، احسن، مدلل اور معقول پیرائے میں ختم نبوت کا اظہار کیا اور اس کی حکمت بیان کی ہے کہ انبیاء آتے ہی ہادی بن کر ہیں۔ اب ہدایت مکمل ہوگئی، لہذا نبوت ختم۔ اگر حضرت موسےٰ دین پورا کر جاتے تو مسیح کی بعثت کی ضرورت ہی نہ تھی۔ پس حضرت ختم المرسلین کمل ومختم حکمت وہدایت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہیں۔ مرزا صاحب نے سچ لکھا ہے کہ

"فلا حاجة لنا الی نبی بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم" (حمامة البشریٰ ص۴۹)

ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہیں

مرزائی مولوی صاحب کو ٹھوکر لگنے کا صرف یہ سبب ہے کہ وہ انبیاء کی دو قسمیں سمجھ بیٹھا ہے۔ ایک تشریعی اور دوسرے غیر تشریعی۔ پس جہاں اسے کسی کی عبارت میں نظر پڑی کہ آنحضرت پر شریعت ختم ہوگئی وہیں اس نے منہ کی کھائی اور جھٹ شور مچانا شروع کر دیا کہ دیکھو پچھلے علماء بھی ہمارے ہم خیال تھے۔

حالانکہ نبی بلا شریعت ہوتا ہی نہیں ہے۔ اس کے بعد مرزائی راقم اشتہار نے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی کتاب تفہیمات الٰہیہ سے ایک عبارت نقل کی ہے کہ اس میں بھی صاحب شریعت انبیاء کا ختم ہونا مرقوم ہے۔ اس کا بھی وہی جواب ہے کہ حضرت شاہ صاحبؒ کے نزدیک تمہاری طرح نبی دو قسم کے نہیں ہیں۔ پس اگر تمہیں شاہ صاحبؒ کے قول سے فائدہ لینا ہے تو پہلے ان کی کسی تحریر سے یہ ثابت کرو کہ وہ ایک گروہ انبیاء کے متعلق یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ان کے اقوال و اعمال اور ان کے افعال حجت شرعیہ نہیں ہیں ورنہ خاموش کرو۔

این شور وفغاں چیزے نیست

سنو! حضرت شاہ صاحب علیہ الرحمۃ صاف فرماتے ہیں۔

"بعد از وے ہیچ پیغمبر نباشد"

(ترجمہ قرآن فارسی زیر آیت خاتم النبیین)

یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہوگا۔ آگے چلکر مولانا عبد الحی لکھنوی کا قول لکھا ہے کہ

"آنحضرت کے زمانہ میں یا آپ کے بعد بغیر شریعت کے نبی ہوسکتا ہے۔"

الجواب۔ مولانا مرحوم کا عقیدہ یہ تھا کہ موجودہ ربع مسکوں کے علاوہ زمین کے اور طبقات بھی ہیں ان میں بھی ہماری زمین کی طرح انبیاء کا سلسلہ جاری ہے۔ ہر ایک طبقہ میں ایک آدمؑ، شیثؑ، نوحؑ، موسےٰؑ، عیسےٰؑ، محمدؐ علیہم الصلوٰۃ والسلام ہوا ہے جس طرح اس زمین پر حضرت محمد صلعم خاتم الانبیاء ہیں اسی طرح دوسرے طبقات میں بھی محمد خاتم الانبیاء صلعم ہوا۔ ان پر بھی یہی قرآن نازل ہوا۔

مولانا موصوف نے اس عقیدہ پر بحث کرتے ہوئے وہ الفاظ لکھے ہیں جن سے مرزائی مولوی صاحب نے استدلال کیا ہے۔ میری نظر سے مولانا مرحوم کا اردو رسالہ "دافع الوساوس" جس کا حوالہ مرزائی مولوی نے دیا ہے نہیں گزرا۔ البتہ عربی رسالہ "زجر الناس" میں نے دیکھا۔ اس میں بھی یہی بحث ہے اور اس کے پہلے صفحہ پر ہی مولانا رحؒ نے لکھا ہے کہ ہم نے اس مضمون پر اردو رسالہ بھی لکھا ہے۔ جس کا نام "دافع الوساوس" ہے۔

حاصل یہ کہ مولانا مرحوم کا ہرگز یہ عقیدہ نہیں کہ ہمارے اس طبقہ زمین پر کوئی رسول آنحضرت صلعم کے بعد آئے گا یا آسکتا ہے۔ بفرض محال مولانا کا یہی مطلب بھی ہو تو بھی ان کا یہ فرمانا کہ

"بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحب شرع جدید ہونا البتہ ممتنع ہے"

صاف دلیل ہے کہ نبوت حقیقی جس میں انبیاء کے اقوال و افعال شریعت میں داخل ہیں۔ ختم ہوگئی۔ باقی کیا رہی؟ صرف مجازی نبوت یعنی ولائت۔

مرزا جی خود راقم ہیں:-

"کوئی نئی شریعت اب نہیں آسکتی اور نہ کوئی نیا رسول آسکتا ہے مگر ولائت اور امامت اور خلافت کی ہمیشہ قیامت تک راہیں کھلی ہیں۔ وحی رسالت ختم ہوگئی مگر ولائت وامامت وخلافت کبھی ختم نہ ہوگی۔" (تشحیذ الاذہان جلد ۱ نمبر ۱ مکتوب مرزا)

آگے چلکے:- مرزائی مشتہر لکھتا ہے کہ حضرت مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند بھی یہی عقیدہ رکھتے تھے کہ آنحضرت صلعم خاتم النبیین بمعنی آخری نبی نہیں تھے وہ لکھتے ہیں کہ

"اگر بالفرض بعد زمانہ نبویؐ بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔"

(تحذیر الناس ص۲۸)

الجواب۔ یہ عبارت ہی دال ہے کہ مولانا مرحوم آنحضرت صلعم پر سلسلہ انبیاء کو ختم جانتے اور مانتے تھے۔ اسی لئے تو آپ "بالفرض بعد زمانہ نبوی کوئی نبی پیدا ہوجائے" کے الفاظ لکھ رہے ہیں۔ پس مولانا مرحوم

اثبات التوحید۔ اہل بدعت کی ایک مشہور کتاب (۹۳۶) کا دندان شکن جواب۔ قیمت ۸/ (مجلد ۱۲/)

صاحب کو اجراء نبوت کا قائل گردانناایک شرمناک غلط بیانی ہے۔

حضرات! کسی امر کو فرضی طور پر تسلیم کر لینے سے اس کا امکان ثابت نہیں ہو جاتا۔ دیکھئے قرآن پاک میں ہے کہ قل ان کان للرحمٰن ولدٌ فانا اول العابدینؒ (زخرف پارہ ۲۵) تو کیا اس سے کوئی احمق خدا کے ہاں بیٹا ہونے کے امکان کو ثابت کرے تو وہ اس لائق نہ ہوگا کہ اسے دماغی اصلاح کے لئے کسی شفاخانہ میں داخل کرایا جاوے۔

کہا جاتا ہے کہ مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ تحذیر الناس صفحہ پر خاتم النبیین کے معنی آخری نبی نہیں مانتے اور دیگر علماء سے اس بارے میں مختلف ہیں۔ جواباً عرض ہے کہ یہ ان پر افتراء ہے وہ آنحضرتؐ کو اسی طرح خاتم النبیین سمجھتے ہیں جس طرح دیگر علماء چنانچہ ان کی عبارت مذکورہ بالا اس پر شاہد ہے البتہ مولانا مرحوم آیت خاتم النبیین کے مشہور معانی کو برقرار رکھتے ہوئے بالطبع لفظ خاتم النبیین سے ایک اور مفہوم استنباط فرماتے ہیں اور ایسا کرنا کوئی عیب نہیں ہے۔ دیکھئے خود مرزا صاحب لکھتے ہیں

"خاتم النبیین کا لفظ جو آنحضرت پر بولا گیا ہے بالطبع اس لفظ میں یہ مفہوم رکھا ہے کہ وہ کتاب جو آنحضرت پر نازل ہوئی ہے وہ بھی خاتم الکتب ہے۔"

(ملفوظات احمدیہ صفحہ)

مرزا صاحب کے اس بیان سے یہ بھی عیاں ہے کہ قرآن خاتم الکتب اس صورت میں مانا جا سکتا ہے جبکہ آنحضرت صلعم کو خاتم الانبیاء سمجھا جاوے۔ کیونکہ آنحضرت خاتم النبیین بعبارۃ النص ہیں اور قرآن بالطبع خاتم الکتب۔ جب اصل ہی سے انکار کیا جائیگا تو ظل کہاں رہا۔ الحاصل مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ خاتم النبیین کے مشہور معانی سے منکر نہیں بلکہ ان کو بحال رکھتے ہوئے ان سے ایک مزید مفہوم استنباط فرماتے ہوئے اسکو باعث فضیلت علی الانبیاء قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ اس امر کو انہوں نے تحذیر الناس کے علاوہ رسالہ "مناظرہ عجیبہ" میں بالتفصیل رقم فرمایا۔ ومن شاء فلیرجع الیہ۔

اس کے بعد یہ کہا گیا ہے کہ حضرت عائشہ رضؓ نے حضرت مسیح ابن مریمؑ کی آمد کو ملحوظ رکھ کر فرمایا ہے

"قولوا انہ خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعدی۔ یعنی آنحضرت کو خاتم الانبیاء تو کہو مگر یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

الجواب۔ اگر مرزائی صاحبان اس روایت کی صحیح سند دکھائیں تو مبلغ پچاس۵۰ روپیہ نقد انعام ان کو دیا جائیگا۔ یہ روایت محض بے سند اور بے ثبوت افتراء ہے پھر یہ ہمارے مخالف بھی نہیں ہے۔ جن معنی میں یہ کہا گیا ہے ان معنے سے ہم "لا نبی بعدی" بلکہ خاتم النبیین بھی نہیں کہتے۔ خاتم النبیین کے یہ معنے ہی نہیں ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے سے پہلے انبیاء کی نبوت ملیامیٹ کر دی بلکہ آیت کے یہ معنی ہیں کہ آنحضرت کے بعد کوئی نیا نبی نہ بنایا جائیگا۔ اور حضرت مسیح تو گذشتہ نبی ہیں جن کی آمد قرآن و احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ جیسا کہ اقوال مرزا بھی اس پر گواہ ہیں۔ اپنے نبی (مرزا) کے اقوال سنو!

(۱) "حضرت مسیح تو انجیل کو ناقص چھوڑ کر آسمانوں پر جا بیٹھے" (براہین احمدیہ حاشیہ صفحہ ۳۶۱)

(۲) حضرت مسیح دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائینگے

(براہین صفحہ ۴۹۹)

(۳) "مسیح ابن مریم کے آنے کی پیشگوئی ایک اول درجہ کی پیشگوئی ہے جس کو سب نے باتفاق قبول کر لیا ہے تواتر کا اول درجہ اس کو حاصل ہے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ $\frac{۵۵۷}{۲۳۱}$ طبع $\frac{۱}{۲}$)

مزید وضاحت کے لئے امام زمخشری جن کے متعلق خود مرزا صاحب معترف ہیں کہ وہ "علامہ لسان عرب ہے" (ضمیمہ نصرۃ الحق صفحہ ۲۰ طبع ۲) کی تحقیق ملاحظہ ہو۔ آپ فرماتے ہیں:-

"خاتم بفتح تا بمعنی الطابع وبکسرھا بمعنی الطابع فاعل الختم وتقویۃ قرءۃ عبداللہ بن مسعود۔ ولکن نبیا ختم النبیین فان قلت کیف کان آخر الانبیاء وعیسیٰ ینزل فی آخر الزمان (قلت) معنی کونہ آخر الانبیاء لا ینبأ احد بعدہ وعیسیٰ ممن نبئ قبلہ (کشاف جلد ۲ صفحہ ۲۱۵ وایضاً رازی جلد ۶ صفحہ ۷۸۱ و روح المعانی ج ۷ صفحہ ۶۵)

یعنی خاتَم و خاتِم ہر دو کے معنی ختم کرنے والا ہیں انہی معنوں کو حضرت عبداللہ بن مسعود کی قرائت "لیکن محمد نبی ہے جو نبیوں کو ختم کرنے والا ہے" تقویت دیتی ہے اگر تو سوال کرے کہ جس صورت میں عیسیٰ آنے والے ہیں۔ آنحضرت کس طرح خاتم النبیین ہو سکتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ آنحضرت کے آخری نبی ہونے کے یہ معنے ہیں کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ بنایا جائے گا اور عیسیٰ تو سابقہ نبی ہیں۔" امام زمخشری کی تحریر سے آیت خاتم النبیین کا صحیح مفہوم صاف عیاں ہوگیا۔ خود مرزا جی بھی لفظ خاتم کے یہی معنے لیتے ہیں۔ چنانچہ ان کا بیان ذیل گواہ ہے۔

"میرے بعد میرے والدین کے گھر اور کوئی لڑکا لڑکی پیدا نہیں ہوا میں ان کے لئے خاتم اولاد تھا۔" (تریاق القلوب صفحہ $\frac{۱۵۷}{۳۷۹}$ طبع $\frac{۱}{۲}$)

جس طرح مرزا کا خاتم الاولاد ہونا اپنے دیگر بھائیوں کو فنا کرنے کے معنوں میں نہیں ہے۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا پچھلے انبیاء کی نبوت کو چھین لینے پر مبنی نہیں ہے۔ مرزائیو! سے

اگر اب بھی نہ تم سمجھو تو پھر تم سے خدا سمجھے

اس کے بعد حضرت مرزا مظہر جان جاناں مرحوم کا قول پیش کیا گیا ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ

نبوت بالاصالت ختم ہوگئی مگر دیگر کمالات جاری ہیں؛

الجواب۔ ہمارا بھی یہی مذہب ہے مگر مرزائیوں کی کھوپری میں جو کیڑا سرک رہا ہے وہ اور ہے۔ وہ نبوت حقیقی دو قسم کی سمجھتے ہیں ایک بالاصالت دوم بلااصالت حالانکہ

"جس قدر نبی گزرے ہیں ان سب کو خدا نے براہ راست چن لیا تھا" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۰)

۱؎ یارسول اللہ! فرما دیجئے کہ اگر کوئی خدا کا بیٹا ہو تو میں اس کا پجاری بننے کو سب سے پہلے تیار ہوں۔

بطور البنین فی رد مغالطات المفترین۔ مظفر بن [illegible] (۹۴۷) اخراجات کے [illegible] نمبر ۶ [illegible]

ahmadimuslim.de

حضرت مرزا مظہر جان جانان صاحب نے جن کمالات کی طرف اشارہ فرمایا ہے وہ نبوت کے علاوہ ہیں۔ (۱) "ختم نبوت کے بعد اسلام میں اور کوئی نبی نہیں آسکتا" (راز حقیقت صلا)

(۲) بعد آنحضرت صلعم کوئی نبی نہیں آسکتا۔ اس شریعت میں نبی کے قائمقام محدث ہیں"

(شہادۃ القرآن ص۲۸)

سب سے آخر مرزائی مولوی نے مثنوی کے دو حوالے لکھے ہیں کہ آنحضرت کے بعد اس امت میں نبی آسکتا ہے۔ اس کا جواب وہی ہے جو ہم سابقاً بحوالہ تحریرات صوفیاء کرام دے آئے ہیں کہ ان کے ہاں ولائت کا نام نبوت ہے۔ خود مثنوی کے متعلق مرزا صاحب قادیانی کا یہ قول ہے کہ

"خدا کا وجود خدا کے نشانوں کے ساتھ پہچانا جاتا ہے اسی لئے اولیاء اللہ بھیجے جاتے ہیں۔ مثنوی میں لکھا ہے ؎

آں نبی وقت باشد اے مرید

محی الدین ابن عربیؒ، حضرت مجدد سرہندی رحمہ اللہ نے بھی یہی عقیدہ لکھا ہے۔ (قول مرزا مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء مندرجہ اخبار بدر و حقیقۃ النبوت ص۲۷۳)

صاف واضح ہے کہ مثنوی و دیگر صوفیاء کی تحریرات میں جس نبوت کا تذکرہ ہے وہ ولائت ہے۔ خلاصہ کلام یہ کہ تمام بزرگان دین نبوت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم مانتے آئے ہیں۔ لہذا ان کے متعلق یہ کہنے والا کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نئے نبی کے پیدا ہونے کے قائل تھے۔ مفتری اور کذاب ہے۔ وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین

(خادم امت مرزا۔ محمد عبد اللہ معمار امرتسری)

محمدیہ پاکٹ بک ۔مصنفہ منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار۔ مرزائیت کی تردید میں ایک جدید کتاب۔ حجم ۵۰۰ سے زائد صفحات۔ کتابت، طباعت، کاغذ دیدہ زیب۔ قیمت عہ علاوہ محصول۔ ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

بارِقۃُ السیف

(۱)

میں صاحب بنارسی مختلف اشغال (درس وتدریس وغیرہ) اور متعدد حوادث ومصائب (ایک بھائی کا انتقال اور دوسرے بھائی کے دماغ کا اختلال وغیرہ) کے باعث مدتوں خاموش رہے۔ ان کا کوئی مضمون اخبار اہلحدیث میں شائع نہیں ہوا۔ اب خدا خدا کر کے ان کو یکسوئی نصیب ہوئی ہے تو ایرادات فرقہ احمدیہ کی مدافعت میں ایک علمی مضمون کا سلسلہ شروع کیا ہے جو "بارقۃ السیف" کے عنوان سے اخبار ہذا میں مسلسل نکلیگا انشاء اللہ۔ اس مضمون کی اکثر بحثیں ہنوز منظر عام پر نہیں آئی ہیں۔ جو لوگ اس سلسلہ سے دلچسپی رکھتے ہیں ان کے لئے یہ مضامین بہت مفید ہیں۔ آج کی اشاعت میں قسط اول درج کی جاتی ہے وہو ہذا۔ (مدیر)

العاقب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے متعدد ناموں میں سے ایک نام میرا "عاقب" ہے پھر اس کے معنے بھی ساتھ ہی حدیث مذکور میں یوں مرقوم ہیں۔ الذی لیس بعدہ نبی (صحیح مسلم وغیرہ) یعنی عاقب وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ آئے۔ اس پر قادیانی مناظریہ اعتراض کرتے ہیں کہ معنے مذکور زہری راوی نے کئے ہیں جیسا کہ خود صحیح مسلم میں ہے۔ قال معمر قلت للزھری وما العاقب؟ قال الذی لیس بعدہ نبی (ص۲۶۱ ج ۲) اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے معنے بتائے ہوتے تو عبارت یوں ہوتی الذی لیس بعدی نبی یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

اس کے جواب میں عرض ہے کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عاقب کے معنے انہیں الفاظ میں ارشاد فرما دیئے ہیں جن الفاظ میں احمدیوں کا مطالبہ ہے۔ چنانچہ چوتھی صدی کے مشہور محدث حافظ ابن عبد البر نے روایت مذکور یوں نقل فرمائی ہے۔ قال..... وانا الخاتم ختم اللہ بی النبوۃ وانا العاقب فلیس بعدی نبی (کتاب الاستیعاب برحاشیہ اصابہ مطبوعہ مصر ص۳۷ ج ۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں خاتم ہوں اللہ نے نبوت میرے ساتھ ختم فرمادی ہے اور میں عاقب ہوں پس میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اسیطرح چھٹی صدی کے مشہور محدث قاضی عیاض نے بھی نقل کیا ہے۔ لکھتے ہیں:۔ وفی الصحیح انا العاقب الذی لیس بعدی نبی (کتاب الشفا مطبوعہ استنبول ص۱۹۱ ج ۱) یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں عاقب ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ ایسا ہی تفسیر خازن (سورہ صف) میں ہے وانا العاقب الذی لیس بعدی نبی (ص۲۷۵ ج ۔ طبع مصر ۱۳۱۷ھ) ان تینوں کتابوں میں لفظ بعدی موجود ہے۔ جس سے ثابت ہے کہ یہ تفسیر نبوی ہے۔

اس پر مرزائی فوراً بول اٹھتے ہیں کہ صحاح ستہ جو حدیث کی معتبر کتابیں ہیں ان میں تو یوں نہیں آیا ہے لہذا حجت نہیں! اسکے جواب میں واضح ہو کہ صحاح ستہ میں سے جامع ترمذی میں بھی یوں ہی موجود ہے۔ چنانچہ ترمذی ابواب الاستیذان والادب، باب ماجاء فی اسماء النبی میں حدیث صحیح مرقوم ہے۔ وانا العاقب الذی لیس بعدی نبی (دیکھو ترمذی مطبوعہ مصر ص۱۳۷ ج ۲ طبع ۱۲۹۲ھ ومطبع مجتبائی دہلی ص۱۰۴ ج ۲ طبع ۱۳۲۸ھ ۱۳۴۲ھ ومطبوع مجیدی پریس کانپور ص۱۱۳ ج ۲) یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں عاقب ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ فالحمد للہ علی ذلک۔

اعلام ترمذی مطبوعہ ہند کے بعض نسخوں (مطبوع احمدی وغیرہ) میں اس مقام پر "بعدہ" غلط طبع ہو گیا ہے۔ ناظرین سے التماس ہے کہ ترمذی کے اس مقام کو درست کرلیں اور بجائے بعدہ کے بعدی بنالیں۔ اسلئے کہ ترمذی کا قدیم نسخہ جو مصر میں ۱۲۹۲ھ میں طبع ہوا تھا۔ اسمیں "بعدی" ہے۔ اسی طرح مجتبائی اور مجیدی پریسوں کے چھاپوں میں بھی "بعدی" ہے۔ اور محدثین شارحین حدیث نے بھی ترمذی کے حوالے سے بعدی ہی نقل کیا ہے۔ حافظ ابن حجر فتح الباری شرح بخاری میں لکھتے ہیں۔ لکن وقع فی روایۃ سفیان بن عیینۃ عند الترمذی وغیرہ بلفظ الذی لیس بعدی نبی (مطبوعہ انصاری پ۱۴ ص۳۱۳) اسیطرح زرقانی نے شرح مؤطا میں بھی بحوالہ ترمذی بعدی نقل کیا ہے (ص۲۲۳ ج ۴ مطبوعہ مصر)

(۹۳۸) حسن البیان ... (اخبار اہلحدیث)

قادیانی مشن

براہین احمدیہ کیوں ناقص رہی

ناظرین جانتے ہونگے کہ مرزا صاحب قادیانی کی مایہ ناز تصنیف "براہین احمدیہ" ہے۔ جس کی بابت مرزا صاحب نے اعلان کیا تھا کہ تین سو زبردست دلائل اس کتاب میں ایسی لکھی جائیں گی جن سے صداقت قرآن اور صداقت نبوت محمدیہ علیہ السلام واضح طور پر ثابت ہوگی۔ اس کے سوا بھی (چورن فروشوں کی طرح) بہت کچھ اس کتاب کی تعریف میں لفاظی کی تھی۔ مگر خدا کی شان تین سو دلائل میں سے صرف پہلی دلیل کے متعلق چند آیات لکھ کر چوتھی جلد ختم کر دی۔ تو پھر اپنی مسیحیت میں ایسے مشغول ہوئے جیسے بقول اہل ہنود کرشن جی گوپیوں میں مشغول رہتے تھے۔ اس پر ان مخالفوں نے عموماً اور جن لوگوں نے براہین کی مطلوبہ قیمت پیشگی دی ہوئی تھی خصوصاً اعتراضات کی بھرمار کی کہ براہین احمدیہ کیوں پوری نہیں کی جاتی؟ اس پر بھی مرزا صاحب کو اس طرف توجہ نہ ہوئی یا باعتقاد ہمارے بحکم قرآن مجید دیگر (کرہ اللّٰہ انبعاثہم فثبطہم) مرزا صاحب کو توفیق تکمیل نہ ملی۔ اس مضمون کو ہم نے بالتفصیل رسالہ علم کلام مرزا میں لکھا ہے۔ اس اعتراض کے جواب میں ایک مضمون جدید "الفضل" قادیان میں نکلا ہے جو بہت ہی لطیف اور خوش کن ہے حق تو یہ ہے کہ ہمیں اس کے پڑھنے سے بہت لطف حاصل ہوا۔ کیونکہ ہمیں یقین ہوا کہ ہمارا قلم واقعی لوہے کا قلم ہے اور ہمارا پنجہ واقعی پنجہ شیر ہے جس سے شکار کا نکل جانا محال ہے۔ ہم اس لطف میں اپنے ناظرین کو شریک کرنا چاہتے ہیں اس لئے الفضل کا مضمون سارا نقل کرتے ہیں۔ پس حضرات ناظرین تھوڑی سی توجہ سے پڑھیں اور لطف پائیں وہ یہ ہے:-

"حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کا شروع میں بھی ارادہ تھا کہ حقانیت اسلام کے متعلق ایک ایسی کتاب لکھی جائے جس میں تین سو دلائل فضیلت اسلام کے بیان ہوں اور اسی غرض کے لئے آپ نے براہین احمدیہ کی تصنیف شروع فرمائی۔ مگر دوران تحریر میں جب خدا تعالےٰ نے آپ کو اصلاح خلق کے لئے مقرر کیا اور آپ کی توجہ کا دائرہ بہت وسیع ہوگیا تو اس ارادہ کی تکمیل ظاہری صورت میں نہ ہو سکی۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے لکھا کہ

"اب ہماری طرف سے کوئی ایسی شرط نہیں۔ کہ کتاب تین سو جزو تک ضرور پہنچے۔ بلکہ جس طور سے خدا تعالےٰ مناسب سمجھیگا کم یا زیادہ بغیر لحاظ پہلی شرائط کے اس کو انجام دیگا۔" (تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ ۹۳)

ہمارا دعوےٰ ہے کہ فضیلت اسلام ثابت کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے جن پاکیزہ ارادوں کے ماتحت براہین احمدیہ لکھنی شروع فرمائی تھی۔ انہیں خدا تعالےٰ نے پورا کر دیا۔ اور وہ اس طرح کہ آپ کے قلم سے اسی کے قریب ایسی بے نظیر کتب لکھوائیں جن میں وہ تمام دلائل بالتفصیل مرقوم ہیں۔ جن سے اسلام دیگر ادیان پر غالب ثابت ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص اس مقصد کے پیش نظر حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی کتب کا مطالعہ کرے تو اسے اسلام کی سچائی کا ثبوت ان میں سورج سے بھی زیادہ درخشاں نظر آئے گا۔

علاوہ ازیں حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) براہین احمدیہ کے بعد جس شان میں دنیا کے سامنے جلوہ گر ہوئے یعنی نبوت و رسالت اور مسیحیت و مہدویت کا خلعت پہن کر۔ وہ بذاتِ خود حقانیت اسلام کا ایک اتنا بڑا ثبوت ہے کہ اگر تین سو سے زیادہ دلائل بھی حقانیت اسلام کے براہین احمدیہ میں رقم کئے جاتے تو ان سے اسلام کو اتنا فائدہ ہرگز نہ پہنچ سکتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ خواہ کس قدر اسلام کی حقانیت کے علمی دلائل پیش فرماتے قرآن مجید سے بڑھ کر نہ ہو سکتے مگر مسلمان جب قرآن مجید کے ہوتے ہوئے اسلام کو ادیانِ باطلہ پر غالب ثابت نہ کر سکتے تھے تو ان تین سو دلائل سے کیونکر فائدہ اٹھاتے۔ اگر اسلام غالب ثابت ہوتا بھی تو محض علمی رنگ میں۔ مگر خدا تعالےٰ نے آپ کو ماموریت کی شان عطا فرما کر اسلام کی حقانیت کا ایک زندہ ثبوت دنیا کے سامنے پیش کر دیا۔ پس قطع نظر ان عظیم الشان تحریرات کے جو بعد میں خدا تعالےٰ نے آپ کے ہاتھ سے شائع کرائیں اور قطع نظران سینکڑوں اشتہارات اور تقریروں کے جو آپ نے صداقتِ اسلام پر کیں۔ براہین احمدیہ کی تکمیل سے جس قدر حقانیتِ اسلام ظاہر ہو سکتی تھی اس سے بہت زیادہ آپ کے وجود کے ذریعہ اسلام کی حقانیت ظاہر ہوئی۔ اور یہی خدا تعالےٰ چاہتا تھا کہ دنیا پر اپنے زندہ اور تازہ آسمانی نشانات سے حقانیت اسلام ظاہر کرے۔

غرض حقانیت اسلام کے متعلق اللہ تعالےٰ کا جو منشا تھا وہ پورا ہوا۔ اور اسلام کے متعلق حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے ہاتھوں لیظہرہ علی الدین کلہ کا نشان ظاہر ہوگیا۔ یہ حقانیت اسلام کو اسقدر نمایاں کر دینے والا نشان ہے کہ اس کے ماتحت ہر وہ معجزہ جو حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے ذریعہ ظاہر ہوا اسلام کی صداقت کا ثبوت ہے۔ اور اگر اس رنگ میں غور کیا جائے تو صداقت اسلام کے ہزاروں دلائل حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے دنیا کے سامنے پیش فرمائے۔

براہین احمدیہ کی عدم تکمیل کے متعلق یہ بتانا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ گو مخالفین سلسلہ کی طرف سے

* خدا کو ان لوگوں کی تیاری ناپسند ہے اسلئے انکو جھکا دیا۔

ahmadimuslim.de

یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ براہین نامکمل رہ گئی اور آپ نے اپنے وعدوں کا پاس نہ کیا۔ لیکن دراصل اس میں بھی حضرت مسیح موعود (مرزا) کی صداقت کا عظیم الشان نشان مخفی ہے اور وہ اس طرح کہ ۱۸۶۴ء یا ۱۸۶۵ء میں حضرت مسیح موعود (مرزا) نے ایک رؤیا دیکھا جس کا براہین احمدیہ میں آپ نے بایں الفاظ ذکر کیا ہے:

"اس احقر نے ۱۸۶۴ء یا ۱۸۶۵ء میں یعنی اسی زمانہ کے قریب جب یہ ضعیف اپنی عمر کے پہلے حصہ میں ہنوز تحصیل علم میں مشغول تھا جناب خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ اور اس وقت اس عاجز کے ہاتھ میں ایک دینی کتاب تھی کہ جو خود اس عاجز کی تالیف معلوم ہوتی تھی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کتاب کو دیکھ کر عربی زبان میں پوچھا کہ تو نے اس کتاب کا کیا نام رکھا ہے۔ خاکسار نے عرض کیا۔ کہ اس کا نام میں نے قطبی رکھا ہے۔ جس کی تعبیر اس اشتہاری کتاب کے تالیف ہونے پر یہ کھلی کہ وہ ایسی کتاب ہے کہ جو قطب ستارہ کی طرح غیر متزلزل اور مستحکم ہے۔ جس کے کامل استحکام کو پیش کر کے دس ہزار روپیہ کا اشتہار دیا گیا ہے۔ غرض آنحضرت نے وہ کتاب مجھ سے لے لی اور جب وہ کتاب حضرت مقدس نبویؐ کے ہاتھ میں آئی تو آنجناب کا ہاتھ مبارک لگتے ہی ایک نہایت خوش رنگ اور خوبصورت میوہ بن گئی کہ جو امرود سے مشابہ تھا۔ مگر بقدر تربوز تھا۔ آنحضرتؐ نے جب اس میوہ کو تقسیم کرنے کے لئے قاش قاش کرنا چاہا تو اس قدر اس میں سے شہد نکلا کہ آنجنابؐ کا ہاتھ مرفق مبارک تک بھر گیا۔ تب ایک مُردہ کہ جو دروازے سے باہر پڑا تھا۔ آنحضرتؐ کے معجزے سے زندہ ہو کر اس عاجز کے پیچھے آ کھڑا ہوا۔ اور یہ عاجز آنحضرتؐ کے سامنے کھڑا تھا جیسے ایک مستغیث حاکم کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ اور آنحضرتؐ بڑے جاہ و جلال اور حاکمانہ شان سے ایک زبردست پہلوان کی طرح کرسی پر جلوس فرما رہے تھے۔ پھر خلاصہ کلام یہ کہ ایک قاش آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اس غرض سے دی کہ تا میں اس شخص کو دوں کہ جو نئے سرے سے زندہ ہوا۔ اور باقی تمام قاشیں میرے دامن میں ڈال دیں اور وہ ایک قاش میں نے اس نئے زندہ کو دیدی اور اس نے وہیں کھالی۔ پھر جب وہ نیا زندہ اپنی قاش کھا چکا تو میں نے دیکھا کہ آنحضرتؐ کی کرسئ مبارک اپنے پہلے مکان سے بہت ہی اونچی ہو گئی اور جیسے آفتاب کی کرنیں چھوٹتی ہیں۔ ایسا ہی آنحضرتؐ کی پیشانی مبارک متواتر چمکنے لگی کہ جو دینِ اسلام کی تازگی اور ترقی کی طرف اشارت تھی۔ تب اسی نور کے مشاہدہ کرتے کرتے آنکھ کھل گئی والحمد للہ علیٰ ذالک۔"

یہ خواب درج کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود (مرزا) تحریر فرماتے ہیں:۔

"یہ وہ خواب ہے کہ تقریباً دو سو آدمی کو انہی دنوں میں سنائی گئی تھی جن میں سے پچاس یا کم و بیش ہندو بھی ہیں کہ جو اکثر ان میں سے ابھی تک صحیح و سلامت ہیں۔ اور وہ تمام لوگ خوب جانتے ہیں کہ اس زمانہ براہین احمدیہ کی تالیف کا ابھی نام و نشان نہ تھا اور نہ یہ مرکوز خاطر تھا کہ کوئی دینی کتاب بنا کر اسکے استحکام اور سچائی ظاہر کرنے کے لئے دس ہزار روپیہ کا اشتہار دیا جائے۔ لیکن ظاہر ہے کہ اب وہ باتیں جن پر خواب دلالت کرتی ہے کسی قدر پوری ہو گئیں اور جس قطبیت کے اسم سے اس وقت کی خواب میں کتاب کو موسوم کیا گیا تھا۔ اسی قطبیت کو اب مخالفوں کے مقابلے میں بوعدہ انعام کثیر پیش کر کے حجت اسلام ان پر پوری کی گئی ہے اور جس قدر اجزاء اس خواب کے ابھی تک ظہور میں نہیں آئے۔ ان کے ظہور کا منتظر رہنا چاہئے کہ آسمانی باتیں کبھی ٹل نہیں سکتیں۔" (براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ ۲۴۸ تا صفحہ ۲۵۰ حاشیہ)

اس خواب سے جو کچھ ظاہر ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ حقانیتِ اسلام پر زبردست دلائل کا مجموعہ وہ میوہ ہے جو رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت کے طفیل حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کو ملا۔ اس میوہ سے شہد تو بہت نکلا مگر مسلمان کہلانے والوں کے حصہ میں صرف ایک قاش آئی۔ کیونکہ وہ شخص جو مردہ تھا اور پھر زندہ ہوا۔ اسلام کا تمثل تھا۔ اسی لئے آخر میں حضور نے فرمایا۔ "یہ دینِ اسلام کی تازگی اور ترقی کی طرف اشارت تھی"۔ اس رویا کے مطابق حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کو حقائق و معارف کا بہت سا شہد خدا تعالےٰ نے دیا۔ مگر مسلمانوں کو صرف ایک قاش براہین احمدیہ کی شکل میں ملی۔ چنانچہ براہین احمدیہ میں ایک ہی دلیل صفحہ ۱۲۵ سے شروع ہوتی ہے۔ اس کے بعد حکمت الٰہی سے یہ کتاب بند ہو گئی اور سلسلۂ صداقتِ اسلام ایک دوسرے نہج پر منتقل ہو گیا۔ اور یہ جو کچھ ہوا خدا تعالےٰ کی اس بتائی ہوئی خبر کے مطابق ہوا کہ اسلام والوں کو صرف ایک قاش ملیگی باقی تمام قاشیں حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے پاس رہیں گی۔ اور آپ جس طرح چاہیں گے انہیں تقسیم کریں گے۔ یعنی حقانیت اسلام کے باقی دلائل اور رنگوں میں ظاہر ہونگے۔ پس براہین کی عدم تکمیل بھی حضرت مسیح موعود (مرزا) کی ایک رؤیا صداقت کا زبردست ثبوت ہے۔ نہ آپ پر بزعم مخالفین اعتراض عائد کرنیوالا"۔ (الفضل ۱۷ ستمبر ۱۹۳۵ء صفحہ ۵)

اہلحدیث اس ساری طول طویل تحریر کا خلاصہ یہ ہے کہ براہین کی چار جلدوں کے بعد جو خدمات مرزا صاحب نے اپنی مسیحیت کی معرفت صداقت اسلام کے متعلق کیں وہی براہین احمدیہ ہیں اس لئے براہین احمدیہ ناقص نہیں رہی بلکہ مکمل ہو گئی۔ (جل جلالہٗ)

ناظرین کو یاد ہوگا ہم بہت دفعہ کہہ چکے ہیں کہ ہم مرزا صاحب کے اس بارے میں مشکور ہیں کہ انہوں نے ہم کو اپنی امت کی کج روی کے جواب دینے سے سبکدوش کیا ہوا ہے۔ یعنی جونہی یہ لوگ غلط بات کہیں ہم فوراً مرزا صاحب کے قول سے اس کی تردید کر سکتے ہیں۔

چنانچہ آج بھی اسی اصول سے کام لیتے ہیں۔

"براہین احمدیہ کی چوتھی جلد کے اخیر میں ان تین سو دلائل حقہ میں سے ایک دلیل کو بیان کرنا شروع کیا ہے۔ جس کے متعلق چند آیات لکھی ہیں۔ پھر ۲۳ برس کی بندش کے بعد آپ نے پانچویں جلد شروع کی تو اس کے دیباچہ میں حسب ذیل نوٹ لکھا۔

"اما بعد واضح ہو کہ یہ براہین احمدیہ کا پانچواں حصہ

حصہ ہے کہ جو اس دیباچہ کے بعد لکھا جائے گا خدا تعالےٰ کی حکمت اور مصلحت سے ایسا اتفاق ہوا کہ چار حصے اس کتاب کے چھپ کر پھر تخمیناً تیئیس ۲۳ برس تک اس کتاب کا چھپنا ملتوی رہا۔ اور عجیب تر یہ کہ اسی کے قریب اس مدت میں میں نے کتابیں تالیف کیں جن میں سے بعض بڑے بڑے حجم کی تھیں۔ لیکن اس کتاب کی تکمیل کے لئے توجہ پیدا نہ ہوئی اور کئی مرتبہ دل میں یہ درد پیدا بھی ہوا کہ براہین احمدیہ کے ملتوی رہنے پر ایک زمانہ دراز گذر گیا مگر با وجود کوشش بلیغ اور باوجود اس کے کہ خریداروں کی طرف سے بھی کتاب کے مطالبہ کے لئے سخت الحاح ہوا اور اس مدت مدید اور اس قدر زمانہ التوا میں مخالفوں کی طرف سے بھی وہ اعتراض مجھ پر ہوئے کہ جو بدظنی اور بدزبانی کے گند سے حد سے زیادہ آلودہ تھے۔ اور بوجہ امتداد مدت درحقیقت وہ دلوں میں پیدا ہو سکتے تھے مگر پھر بھی قضاء و قدر کے مصالح نے مجھے یہ توفیق نہ دی کہ میں اس کتاب کو پورا کر سکتا۔

(دیباچہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صلہ)

اہلحدیث اس کلام با نظام سے صاف واضح ہوتا ہے کہ تیئس ۲۳ سالہ مدت کی اسی کتابوں کو مرزا صاحب "براہین" کی تکمیل نہیں جانتے تھے تبھی تو اس کی تکمیل کے لئے کتاب کا پانچواں حصہ لکھنا شروع کیا۔ اس (قول مرزا) سے الفضل کی صاف تردید ہوتی ہے جو اسی کتابوں کی تصنیف کے ذریعہ خدمات مرزا کو تکمیل براہین کہتا ہے۔

احمدی دوستو! ہم نے تمہیں بارہا مشورہ دیا ہے اور اب بھی حق ہمسائگی ادا کرتے ہیں کہ اس قسم کے دقیق مضامین کی بابت ہم سے مشورہ لے لیا کرو ہم وعدہ کرتے ہیں کہ تمہارے مضامین کی اصلاح کر دیا کریں گے اور کسی کو کانوں کان خبر بھی نہ کریں گے۔ کیونکہ تم لوگ مرزا صاحب کے رازہائے دروں سے اتنے واقف نہیں جتنے ہم ہیں کیوں کہ ؎

رند بھی ہوں میں پارسا بھی ہوں
میری نگاہ میں ہیں رند و پارسا ایک ایک

ہاں ایک شکایت باقی ہے۔ غالباً امت مرزا بھی اس شکایت میں دل سے ہمارے ساتھ ہم آواز ہوگی کہ پانچویں جلد شروع تو کر دی لیکن یہ خیال بھی نہ کیا کہ اس میں مجھے کیا لکھنا چاہئے اور شروع کیسے کرنا چاہئے۔ حق تو یہ تھا کہ براہین احمدیہ کی چوتھی جلد میں جو ذکر شروع ہو کر ادھورا رہا اسے تکمیل کرتے مگر افسوس ایسا نہیں کیا بلکہ پانچویں جلد میں ایک جدید مضمون شروع کر دیا۔ گویا کہ اس پانچویں کو چوتھی جلد سے کچھ بھی تعلق نہیں۔

لطیفہ ہاں ایک باریک لطیفہ جس کو قادیانی معارف میں سے ایک نکتہ یا نقطہ کہنا چاہئے یہ بتایا کہ براہین احمدیہ کے پہلے پچاس حصے لکھنے کا ارادہ تھا مگر پچاس سے پانچ پر اکتفا کیا گیا اور چونکہ پچاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے اس لئے پانچوں حصوں سے وہ وعدہ پورا ہو گیا۔

(دیباچہ براہین احمدیہ جلد ۵ صلہ)

کیا اچھا نکتۂ معرفت ہے جو آج تک کسی سابق مصنف کو نہ سوجھا ہو۔ سٹاف اہلحدیث تو اس کی دل سے قدر کرے گا البتہ احرار پارٹی سے خطرہ ہے کہ وہ اپنے حلقۂ اثر میں یہ تعلیم نہ پھیلا دیں کہ مرزائیوں سے پچاس روپے قرض لیکر پانچ دے دیا کرو۔ باقی ۴۵ کھا جایا کرو اور ایسا کرنے کے جواز میں یہ قول مرزا بطور دلیل پیش کر دیا کرو۔ اور اگر ہم سے اس فتوے پر دستخط کرانا چاہیں گے تو ہم نہیں کرینگے اور اسکی وجہ یہ بتائیں گے کہ ؎

سر مستان منطق الطیر ست جامی لب بہ بند
جز سلیمانے نباشد فہم ایں گفتار را

نوٹ اس مضمون پر بلکہ مرزا صاحب کی کل تصانیف پر بحیثیت علم کلام لطیف بحث دیکھنی ہو تو ہمارا رسالہ "علم کلام مرزا" ملاحظہ ہو۔ قیمت آٹھ آنے منگوانے کا پتہ یہ ہے:۔

منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

ویددرشن

(۵)

ہندی زبان میں ویدوں کے ترجمے حسب ذیل موجود ہیں۔ سوامی دیانند سرسوتی کا ترجمہ یجر وید کا دو جلدوں میں اور رگ وید کا نو جلدوں میں ملتا ہے۔ رگ وید کا ترجمہ پورا نہیں ہے۔ پہلی تین جلدوں میں پہلے منڈل کا ترجمہ ہے باقی چھ جلدوں میں ایک ایک منڈل کا ترجمہ ہے۔ اس طرح کل سات منڈلوں کا ترجمہ سوامی جی نے کیا ہے۔ اس ترجمہ کا مقدمہ رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا کے نام سے الگ ملتا ہے۔ یہ بھومکا اردو میں بھی لاہور میں چھپ گئی ہے۔ سوامی جی کے ترجمہ یجر وید کا اردو ترجمہ بابو نوونند پرشاد گپتا نے کیا تھا جو میرٹھ اور دہلی میں چھپ چکا ہے۔ سوامی دیانند نے ہندوؤں کو عیسائیت اور اسلام میں داخل ہونے سے روکنے کے لئے ایک جدید فرقہ ہندوؤں میں جاری کیا تھا اور جو اعتراضات پادریوں اور مولویوں کی طرف سے ہندو دھرم پر کئے جاتے تھے ان سے ویدوں کو محفوظ رکھنے کے لئے عجیب و غریب تاویلات سے کام لیکر انہوں نے اپنا ترجمہ کیا ہے۔ اس لئے ان کا ترجمہ درحقیقت وید کا ترجمہ نہیں بلکہ ایک جدید مستقل کتاب ہے۔

یجروید کے کئی ہندی ترجمے سناتن دھرم والے بھی شائع کر چکے ہیں۔ سب سے پہلے راجہ گری پرشاد نے بسواں سے ایک ترجمہ شائع کیا تھا جو اب نایاب ہو چکا ہے۔ میں نے اس کا ایک نسخہ الہ آباد کی بھارتی بھون لائبریری میں دیکھا ہے۔ ایک ترجمہ پنڈت جوالا پرشاد جی مصر مراد آبادی کا کیا ہوا بمبئی کے وینکٹشور پریس سے شائع ہوا ہے اور عام طور پر ملتا ہے۔ ایک اور ترجمہ اس وید کا پنڈت جوالا پرشاد بھارگو نے کیا ہے۔ جو آگرہ سے شائع ہوا ہے۔ ایک ترجمہ پنڈت رام سروپ شرما کا کیا ہوا ہے جو سناتن دھرم پریس مراد آباد سے ملتا ہے۔

سام وید کا ہندی ترجمہ پنڈت تلسی رام نے کیا ہے جو میرٹھ سے شائع ہو چکا ہے۔ اتھروید کا پنڈت

تفسیر القرآن بکلام الرحمن۔ دہلی مطبوعہ (۱۹۳۵) ثناء اللہ صاحب ... (تفسیر ثنائی)

ahmadimuslim.de

کھیم کرن داس جی ترویدی نے ہندی میں آریہ اصول کے مطابق ترجمہ کیا ہے اور چالیس روپیہ میں پنڈت جی سے جو آج کل جے پور میں مقیم ہیں مل سکتا ہے۔ پنڈت جی ایک نہایت معمر بزرگ ہیں آپ کی خدمت میں راقم الحروف کو نیاز حاصل ہے۔ ایک مرتبہ راقم نے آپ کے ترجمہ کے متعلق چند سوالات آپ سے کئے بے چارے جواب نہ دے سکے۔ فرمانے لگے بھائی میں نے بچپن میں تو عربی فارسی پڑھی تھی ہنسکرت کا شوق بڑی عمر میں پیدا ہوا اور اب اس کو بھلا بھی چکا ہوں۔ البتہ کتابیں موجود ہیں جو کتاب چاہو کتب خانے سے نکال لو اور دیکھ کر اپنا شبہ رفع کر لو۔ بہرحال پنڈت جی کا ترجمہ سوامی دیانند کے اصول کے مطابق نہایت عمدہ اور بہت خوب ہے۔

اتھروید کی ساین آچاریہ کی تفسیر مع اس کے ہندی حاصل مطلب کے سناتن دھرم پریس مراد آباد نے شائع کرنی شروع کی تھی۔ اب تک ختم ہو چکی ہوگی یا قریب اختتام کے ہوگی۔ اتھرووید کا ایک ترجمہ پنڈت ساتولیکر اوندھ ضلع ستارہ سے شائع کر رہے تھے۔ یہ بھی غالباً ابھی مکمل نہیں ہوا۔

رگ وید کا ہنوز کوئی مکمل ہندی ترجمہ نہیں ہوا سوامی دیانند جی کے ترجمہ کی تکمیل پنڈت آریہ منی جی کر رہے تھے مگر وہ اسے پورا نہ کر سکے۔ اس وید کے دسویں منڈل کے متعلق ایک جگہ میری نظر سے گزرا کہ پنڈت مہادیو جی نے اس کا ترجمہ کیا ہے جو لکھیم پور سے شائع ہوا ہے لیکن اس کے دیکھنے کا مجھے اتفاق نہیں ہوا۔ رگ وید کا ایک ہندی ترجمہ ساین آچاریہ کے ترجمہ کے مطابق بھاگلپور سے شائع ہو رہا ہے۔ ہنوز صرف ابتدائی حصص شائع ہوئے ہیں۔

اس وید کی نہایت بسیط شرح بڑے اہتمام کے ساتھ کلکتہ کی ایک ریسرچ سوسائٹی انگریزی، بنگلہ، اور ہندی میں شائع کر رہی ہے۔ انگریزی ترجمہ ساین کی تفسیر کے مطابق ہے۔ لیکن جس اہتمام سے یہ چیز شائع ہو رہی ہے اس کو دیکھ کر یہی اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اس کی تکمیل کے لئے برسہا برس درکار ہیں۔

ہمارے ایک جوان ہمت اور جوان سال دوست پنڈت جے دیو جی شرما کئی برس سے ویدوں کا ہندی ترجمہ اجمیر سے شائع کر رہے ہیں۔ سام وید کا ایک جلد میں، یجر کا دو جلدوں میں اور اتھرو کا چار خوبصورت چھوٹی جلدوں میں مکمل ترجمہ شائع کر چکے ہیں۔ رگ وید کا ترجمہ سات منڈل تک شائع ہو چکا ہے۔ باقی تین منڈل بھی سال دو سال میں چھپ چکیں گے۔ پنڈت جی اگرچہ آریہ سماج سے تعلق رکھتے ہیں لیکن آپ کا ترجمہ سوامی دیانند صاحب کے ترجمے سے بہت کچھ مختلف اور بہت سے مقامات میں ساین سے قریب تر ہے اور یہ اس امر کا کافی ثبوت ہے کہ جوں جوں ویدوں کی درس و تدریس بڑھتی جاتی ہے خود سماجی حلقہ میں سوامی جی کے ترجمہ کی وقعت کم ہوتی جاتی ہے۔

اُردو میں ویدوں کے متعلق جو کچھ ہوا ہے وہ بہت تھوڑا ہے۔ ولسن صاحب کے ترجمہ رگ وید کے پہلے اشٹک کا اردو ترجمہ عرصہ ہوا پنڈت رام چند نے کیا تھا۔ جو اب نایاب ہے۔ سام وید کا اُردو ترجمہ بابو پیارے لال رئیس بروتھا ضلع علیگڈھ نے کیا تھا وہ بھی اب نایاب ہے۔ میں نے اس کو جے پور کی اسٹیٹ لائبریری میں دیکھا تھا۔ سوامی دیانند کے یجر وید کے دو اردو ترجموں کا ذکر ہو چکا ہے۔ ایک ترجمہ کا نصف حصہ انجمن احمدیہ لاہور شائع کر چکی ہے۔ امید ہے کہ بقیہ نصف بھی جلد شائع ہو جائے گا۔

الغرض صرف آدھے وید کا صحیح اردو ترجمہ اس وقت ناظرین کو بازار میں مل سکتا ہے اور ضرورت ہے کہ دیگر ویدوں کے کم از کم خاص خاص اور اہم مقامات کا ترجمہ اردو دان پبلک کو پیش کر دیا جائے۔ اس کام کو اس عاجز نے اللہ کا نام لے کر شروع کر دیا ہے۔ السعی منی والاتمام من اللہ۔

ویدکا بھید حصہ اول و دوم

اس میں آریوں کے اس دعوے کی تردید ہے کہ وید کی اصل تعلیم وہی ہے جو سوامی دیانند نے پیش کی ہے قابل دید ہے۔ قیمت ۴ر (ملنے کا پتہ)

مینجر اہلحدیث امرتسر (پنجاب)

اعترافِ کفر

(از قلم پنڈت آتمانند جی ست دہرم منڈل بٹالہ (گورداسپور)

لوگ کہتے ہیں کہ ابھی وہ زمانہ نہیں آیا جس کے متعلق متعدد پیشگوئیاں پائی جاتی ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ وہ زمانہ یہی ہے۔ مثلاً میں نے ۱۷ مئی ۱۹۳۵ء کے "اہلحدیث" میں "ویدوں کی حقیقت کا اعتراف" کے عنوان سے پنجاب کے سب سے بڑے آریہ سماجی پنڈت راجا رام صاحب شاستری پروفیسر ڈی۔ اے۔ وی کالج لاہور کے خیالات متعلقہ وید اقدس ظاہر کئے تھے۔ جن کا خلاصہ یہ تھا کہ

(۱) ویدوں کے بعض منتر رشیوں کی تصانیف اور تخیلات ہیں۔ نہ کہ خدا کا کلام یا الہام۔

(۲) ویدوں میں مہاراجہ پریکشت اور مہاراجہ شنتنو اور پراشر منی کے نام اور حال پائے جانے سے ثابت ہے کہ وید زمانہ مہابھارت کے مابعد کی تصانیف ہیں۔

(۳) ویدوں میں تھوڑی سی عمدہ تعلیم کے ساتھ ساتھ بہت کچھ خلاف اخلاق تعلیم بھی موجود ہے جسے پنڈت راجا رام جی روڑا، پتھر، ڈھول، کوڑا کرکٹ، گند مند کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

غرضیکہ وید مقدس ہر طرح سے انسانی تصانیف ثابت ہیں نہ کہ خدا کا کلام یا الہام۔ آریہ مسافر اخبار کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ پنڈت راجا رام جی جیسے "چوٹی کے ودوان" کے اعترافِ حق سے آریہ سماج میں ایک کھلبلی سی پڑ گئی۔ جس کا پڑنا لازمی بھی تھا کہ جب سب سے بڑا آریہ سماجی پنڈت ویدوں کو الہامی اور خدا کا کلام تسلیم نہیں کرتا تو کسی لالہ وغیرہ کے ویدوں کو الہامی ماننے کی کیا قدر کی جا سکتی ہے؟ چنانچہ آریہ مسافر لکھتا ہے کہ:-

"چنانچہ بغیر کسی تاخیر کے شری پنڈت راجا رام جی کی توجہ اس مضمون کی طرف دلائی گئی جس کے جواب میں شری پنڈت جی نے مندرجہ ذیل چٹھی برائے اشاعت بھیجی۔

اس چٹھی میں جو آریہ مسافر میں شائع ہوئی ہے پنڈت راجا رام صاحب نے اتنا تو تسلیم کر لیا ہے کہ:-

نسند بہ (بیشک) آتمانند نے مجھ سے پرشن (سوالات) کئے ان کے اُتر (جوابات) چاہیئے" لیکن میں نے تو پرانوں کے متعلق کہا تھا کہ پرانوں کی کان میں ہیرے ہیں جن کے ساتھ روڑا، پتھر، ڈھول بھی ہے"

موصوف کے اس بیان اور آریہ مسافر کی تحریر سے عیاں ہے کہ میرا مضمون مندرجہ "اہلحدیث" ضرور پنڈت راجارام صاحب نے پڑھا اور سوائے جواب ع۳ کے باقی کی صحت کا اقرار کیا جس سے بھی کافی بلکہ وافی طور پر ثابت ہے کہ پنڈت جی ویدوں میں مچھلیوں، کتیا، تیز، بندر، کبوتر، نیل کنٹھ، سانپ، دریائے ستلج اور بیاس وغیرہ کے کلام وید منتروں کو رشیوں کے تخیلات قرار دیتے ہیں نہ کہ خدا یا حیوانوں کا کلام۔ دوئم ویدوں میں راجوں اور رشیوں کے تواریخی حالات نام ونسب وغیرہ پائے جانے سے بھی ثابت ہے کہ وید مقدس زمانہ مہابھارت کے مابعد کی تصانیف ہیں نہ ازلی کلام الٰہی۔

میں دوبارہ مہاتما ہنس راج جی یا کسی دیگر آریہ سماجی یا آریہ مسافر کے ایڈیٹر صاحب کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ پنڈت راجہ رام جی سے میرے بقیہ مضمون کی بھی تردید کرا کے دکھلادیں ورنہ مان لیں کہ وید شعرانہ تخیلات کا مجموعہ ہیں نہ کہ کلام الٰہی۔ نیز یہ کہ بقول موصوف ویدوں میں راجوں اور رشیوں کے نام ونسب و تواریخی حالات پائے جانے سے جیسا کہ خود موصوف کے تراجم سے عیاں ہے وید زمانہ مہابھارت کے مابعد کی تصنیف کئے گئے۔ اگر آریہ مسافر کے ایڈیٹر میں ہمت ہے تو پنڈت راجارام صاحب کو میدان مقابلہ میں لاویں اور دیکھ لیں کہ خود موصوف کے ترجمہ و تفسیر سے ویدوں میں مخرب الاخلاق تعلیم اور تواریخی حالات پائے جاتے ہیں یا نہیں؟

بقول شخصے جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے آریہ مسافر یہ کہہ کر خاموش ہو رہے گا کہ "انگور کھٹے ہیں"۔ اگر آریہ مسافر کے ایڈیٹر کے سر میں دماغ اور دماغ میں سچ جھوٹ کی تمیز کرنے کا تھوڑا بھی مادہ باقی ہوتا تو سمجھ لیتا کہ بھلا آتمانند کو پرانوں کے متعلق درد سر خریدنے کی کیا ضرورت پڑی تھی اور خواہ مخواہ کر کے پنڈت راجہ رام صاحب سے پرانوں کے متعلق پوچھنے کی کیا ضرورت پڑی تھی جبکہ وہ تو ہی پرانوں کو پہلے ہی سے رد سمجھ بیٹھے ہیں اور پھر پنڈت جی کہاں کے پرانوں کے ٹھیکیدار تھے جو آپ سے پرانوں کے متعلق پوچھا جاتا اور جبکہ آتمانند نے آج تک کبھی بھی پرانوں کا تصفیہ نہیں چھیڑا بلکہ ہمیشہ آریہ سماج کی ہی جڑوں کو ہی تیل سے سینچتا رہا تو اُسے کیا ضرورت تھی کہ وہ پرانوں کے متعلق اور پھر وہ بھی ایک آریہ سماجی پنڈت سے پوچھتا اور یقین کرتا کہ ضرور ویدوں کے متعلق ہی پنڈت جی نے یہ رائے دی ہوگی۔ مگر اب کسی وجہ سے سچ کو چھپا رہے ہیں۔ اور ویدوں کا الزام پرانوں کے نام منڈھ کر حق نمک ادا کر رہے ہیں۔ ایک پنڈت راجہ رام صاحب ہی نہیں تقریباً سارے کے سارے آریہ سماجی علماء وید اس وقت ویدوں سے منکر ہو رہے ہیں۔ آریہ سماج کس کس سے تردید شائع کروائیں گے۔ مثلاً پنڈت بھگوت دت جی بی۔ اے ریسرچ سکالر ویدوں میں تحریف اور اکثر وید منتروں کے انسانی تصانیف ہونے کے قائل ہیں اور ویدوں کا زمانہ تصنیف مہابھارت کے نزدیک تسلیم کرتے ہیں مفصل دیکھئے اے ہسٹری آف ویدک لٹریچر۔ پنڈت نردیو شاستری جی بھی ویدوں میں تحریف مانتے ہیں دیکھئے رگوید آلوچن صفحہ ۱۳۴ و ۱۳۵۔ پنڈت وشوبندھو صاحب ایم۔ اے شاستری سابق پرنسپل دیانند براہم ودیالیہ و پردھان آریہ سماج انارکلی لاہور ویدوں میں تواریخ و غلطیاں اور ویدوں کو انسانی تصانیف مانتے ہیں۔ رائے بہادر مول راج صاحب ایم۔ اے سابق پردھان آریہ سماج لاہور جن کو خود سوامی دیانند جی نے اپنے ہاتھ سے آریہ سماج لاہور کا پردھان منتخب کیا تھا ویدوں کو انسانی تصانیف مانتے ہیں۔ رائے بہادر درگا داس صاحب ایم۔ اے ایڈووکیٹ سابق پردھان آریہ سماج لاہور بھی ویدوں کو انسانی تصانیف مانتے ہیں۔ اور مسٹر وید دیاس ایم۔ اے۔ پروفیسر سنت رام صاحب سیال ایم۔ اے۔ لالہ سوہن بھان ایم۔ اے ہیڈ ماسٹر دیانند ہائی سکول لاہور۔ پروفیسر ہکم چند صاحب مہاجن۔ پروفیسر گوردھن لعل صاحب ایم۔ اے۔ پنڈت راما نند صاحب شاستری۔ پنڈت دیودت صاحب پروفیسر دیانند براہم مہاودیالیہ لاہور کے اکثر آریہ سماجی وکلاء بھی پنڈت وشوبندھو صاحب ایم۔ اے۔ ایم۔ او۔ ایل اور رائے بہادر مول راج صاحب ایم۔ اے کے ہم خیال و مددگار ہیں۔ (بحوالہ آریہ گزٹ مجریہ ۴ مارچ ۱۹۳۶ء ع۳)

پنڈت گنگا پرشاد اپادھیائے ایم۔ اے پرنسپل ڈی۔ اے۔ وی کالج و پردھان آریہ سماج الٰہ آباد ویدوں کے بعض منتروں کو مخرب الاخلاق مانتے ہیں۔ یہ تو مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر کالج پارٹی کا حال ہے۔ اب ذرا گوروکل پارٹی کے خیالات ملاحظہ ہوں۔

سوامی ستنترا نند جی ویدوں کے بعض منتروں کو مہذب نہیں مانتے بلکہ انہوں نے اکثر وید منتروں کا ترجمہ سوامی دیانند کی تصنیف سنسکار ودھی پر سے ہلکا کر دیا ہے۔ پنڈت دھرمیندر ناتھ جی ایم۔ اے سوامی دیانند جی کے ترجمہ کو غلط اور ویدوں میں تواریخ مانتے ہیں۔ آریہ سماجی رسالہ کرانتی لاہور بابت جولائی ۱۹۳۴ء صـ۲۷ پر پنڈت بنواری لال جی کھتری آریہ پتی نمی آپ سبھا کی طرف سے شائع شدہ چٹھی سے ظاہر ہے کہ جب شری دیوشرما جی آچاریہ گوروکل کانگڑی ایک مرتبہ گوروکل کوروکشتر میں تشریف لائے تو ان سے پوچھا گیا کہ کیا وجہ ہے کہ گوروکلوں کے اکثر سناتک ناستک نکلتے ہیں۔ تو آچاریہ جی نے جواب دیا کہ

"جب وید ہی ایسے ہوں تو کسی کا کیا دوش ہے"

یعنی آچاریہ جی کے خیال میں بھی وید خدا کا کلام نہیں۔ اور گوروکلوں کے پروفیسروں کے معتقدات کے متعلق آچاریہ دیوشرما جی نے بیان دیا کہ:-

"چونکہ گوروکلوں میں آج کل اکثر ادھیاپک ناستک اور اویدک (مخالف وید) خیالات کے کام کرتے ہیں۔ اس لئے سناتکوں کا بھی ناستک اور اویدک خیالات ہونا لازمی ہے"

گوروکل کانگڑی کے سب سے پہلے پہل مہاشہ ہریش چندر ولد سوامی شردھانند صاحب ویدوں کو الہامی کتابیں نہیں مانتے تھے۔ مرحوم لالہ لاجپت رائے

ahmadimuslim.de

بھی ویدوں کے الہام سے منکر ہو چکے تھے ×۔ قصہ مختصر یہ کہ اس وقت سوائے ایک دو غیر معروف تنخواہ دار لیکچراروں کے کوئی مشہور و معروف آریہ سماجی عالم ویدوں کے الہام کا قائل نہیں رہا یہاں تک کہ پروفیسر رامدیو جی بی۔ اے پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب بھی ڈھلمل یقین ہو رہے ہیں جیسا کہ میرے ساتھ آپ کی خط و کتابت سے ظاہر ہے میرا دعوے ہے کہ کوئی منصف مزاج شخص میری لاجواب تصنیف ویدارتھ پرکاش عرف ویدک تہذیب ٭ کو بنظر انصاف پڑھ لینے کے بعد آریہ سماجی نہیں رہ سکتا اور ویدوں کو الہامی نہیں مان سکتا۔ ملنے کا پتہ:-

(۱) دفتر اہلحدیث امرتسر

(۲) ست دہرم پرچارک منڈل بٹالہ ضلع گورداسپور

کیا ویدوں کی ایسی تعلیم کو لیکر جس کا صحیح خاکہ میری تصنیف ویدک تہذیب میں کھینچا گیا ہے آریہ سماج اسلام اور عیسائیت کا مقابلہ کر سکتی ہے؟

این خیال است و محال است و جنون

خاکسار آتمانند ست دہرم منڈل بٹالہ

× بلکہ خدا کے بھی۔ (اہلحدیث)

انجمن اہل حدیث مدراس

قابل توجہ برادران اہل حدیث

برادران اسلام! آج کل دنیائے عالم خصوصاً عالم اسلام میں بہت سے فرقے پیدا ہو چکے ہیں اور ہر فرقہ اپنے آپ کو حق پرست سمجھتا ہے اور اپنی تبلیغ و اشاعت کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگاتا ہے۔ ہر فرقہ جن کے نام سے اپنے آپ کو منسوب کرتا ہے اور جن کی تقلید کو اپنے لئے باعث عز و وقار سمجھتا ہے ان کے پیشوا خود ایک ایسی ہستی کے محکوم ہیں جن کی سرداری اور پیشوائی کا انتخاب خداوند رب العزت منتخب فرماتا ہے۔ لقد کان لکم فی رسول اللّٰہ اسوۃ حسنۃ یعنی آقائے نامدار حبیب کردگار، رسول خدا محمد مصطفےٰ صلعم (روحی فداہ ابی امی) کے اقوال اور افعال ہماری زندگی کے لئے بہترین راہ عمل اور افضل و اعلیٰ نمونہ ہیں۔ اور حضور سرور کائنات رسول خدا صلعم نے ایک سیدھی لکیر کھینچی اور دائیں بائیں چار لکیریں کھینچ کر صحابہ کرام کو مخاطب کر کے فرمایا یہی لکیر جو ہے وہی صراط مستقیم ہے جو کوئی اس پر چلے گا وہ فلاح پائے گا۔ اور جو اس سے بھٹک کر ٹیڑھی راہ اختیار کرے گا اس کو شیطان اوچک لیگا۔ اب غور طلب یہی بات ہے کہ ہر ایک فرقہ کا حق پرست ہونا کہاں تک صحیح ہے۔ اس کا فیصلہ اور جواب ہر ایک مدعی کو چاہئے اپنے دل سے پوچھ لے۔ ہر ایک مدعی اپنے دعوے کو باطل پائے گا کیونکہ وہ صرف زبانی دعوے کرتا ہے آقائے نامدار صلعم کی محبت کا۔ کیونکہ رہبری اور پیشوائی کے لئے وہ کسی اور کا منتخب ہے۔ وہ اپنی سرداری کے لئے آقائے نامدار جیسی اولوالعزم ہستی کو منتخب نہیں کرتے۔ اس کا اصلی سبب یہی ہے کہ ہم مسلمان اصلی تعلیم قرآن اور حدیث کو چھوڑ بیٹھے اور رسول اکرم صلعم کی بتائی ہوئی راہ اختیار نہ کی۔ شکر ہے ایک جماعت حقہ جو اپنے آپ کو اہل حدیث کے نام سے موسوم کرتی ہے۔ وہ اپنی سرداری و رہبری کے لئے آقائے نامدار کو منتخب کرتی ہے اور آپ کے طریق عمل کو اپنے لئے بہترین عمل سمجھتی ہے وہ اپنے دعوے میں کامل اور اکمل ہے۔ کیونکہ اس جماعت کا جیسا دعوے ہے ویسا ہی اپنے طریق عمل کے لئے آقائے نامدار کے قول و فعل کی متلاشی ہے۔

مگر افسوس صد افسوس اس بات کا ہے کہ ایسی زبردست جماعت حقہ کی شہر مدراس میں کوئی انجمن موجود نہیں ہے۔ آج کل بہت سے لوگ اپنے آباؤ اجداد کے رسومات کو چھوڑ کر حق کی طرف مائل ہو رہے ہیں اس وقت صدائے حق کو بلند کرنے والی انجمن کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ مگر اس انجمن کو وجود میں لانے والا کوئی نہیں۔ حالانکہ اہل حدیث بھائیوں کی بفضل خدا بہت بڑی تعداد ہے۔ مگر وہ بھی آج کل حوادث زمانہ کی لاڈ لپیٹ میں آکر اصل چیز ہاتھ سے کھو بیٹھے ہیں۔ بفضل خدا بہت سے اچھی حالت میں بھی ہیں۔ مگر انہیں راہ خدا قرآن و حدیث کی اشاعت کرنے کے لئے کچھ دینا بہت مشکل ہے۔

میرے عزیز بھائیو! خدا کے لئے اٹھو۔ خوب سو چکے۔ خواب غفلت سے بیدار ہو جاؤ۔ قرآن و حدیث کی تبلیغ کی اشاعت کرو۔ ایک انجمن کی بنا ڈالو۔ اب وہ وقت نہیں ہے جو قدم قدم پر تکالیف کا سامنا، مصیبت کا ڈر، آفت ناگہانی کا خوف تھا۔ خدا کیلئے اٹھو۔ دشمنان دین جو جماعت حقہ کو بدنام کر رہے ہیں ان کو روکو۔ حق و باطل کا فرق بتاؤ۔

میری آخری گذارش ایک اور مرتبہ بھی ہے کہ عزیز خدا کے لئے کمر ہمت باندھو اور ایک انجمن کی بنیاد رکھو۔ امید قوی ہے میری اس آواز کو صدا بصحرا نہ بنائیں گے بلکہ عملی اقدام شروع کریں گے۔ خدا ہم کو نیک توفیق دے۔ ہمیں خدمت قرآن و حدیث کرنے کی استطاعت دے۔ آمین ثم آمین۔ فقط

(احمد)

حیات طیبہ

سوانحعمری مولانا اسمٰعیل شہید دہلوی رحمۃ اللہ

اس میں آپ کا حسب نسب اور زندگی بھر کے کارہائے نمایاں درج ہیں۔ سکھوں کے ساتھ جہاد کی وجہ اور تمام لڑائیوں کا مفصل حال درج ہے۔ مجلد کتاب ہے۔ دوبارہ بعد صحت اعلیٰ کتابت طباعت کے عمدہ کاغذ پر طبع ہوئی ہے۔ قیمت صرف ۱۲/۔ ملنے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۱۳۰)

یہ سلسلہ ۱۳ ستمبر کے پرچہ میں درج ہوکر بوجہ مسودہ نہ ہونے کے ۲۰ ستمبر کے پرچے میں درج نہ ہوا۔ اب مسودہ آیا ہے تو درج کیا جاتا ہے ۱۳ ستمبر کے پرچے میں مولوی نعیم الدین صاحب کی عبارت کا آخری فقرہ یوں تھا۔

شاہ عبدالحق کا توشہ حقہ نہ پینے والوں کو الخ اس کے آگے ملائیے۔

اس کی یہ وجہ تو ہے نہیں کہ مردوں کے لئے حقہ اور حقہ والوں کے لئے توشہ کوئی حرام سمجھا ہو بلکہ ان بزرگوں کو جن سے اُنس اور مزید ارتباط ہے ان کو دیا جائے یہ حدیث سے ثابت ہے۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۷۳) یعنی بارہا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بکری ذبح فرما کر اس کے اعضا جدا جدا کرتے پھر اس کو ان عورتوں کے پاس بھیجتے جو بی بی خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی دوستدار تھیں اس کو شرک بتانا سخت گمراہی ہے۔ ایصال ثواب کے لئے جانور ذبح کرنا اس کو بھی اسمٰعیل نے شرک قرار دیا ہے۔ شاہ عبدالحق صاحب علیہ الرحمۃ کو حقہ سے نفرت تھی اس لئے ان کے ایصال ثواب کا توشہ حقہ نہ پینے والوں کو کھلایا جاتا ہے۔ اسی طرح کسی بزرگ کے ایصال ثواب کا کھانا اسکے مریدین یا خدام یا آستانہ پر تلاوت کرنے والوں کو پہنچانا بھی اس حدیث سے ثابت ہوا جس کا تقویۃ الایمان صفحہ ۔۔ میں بایں الفاظ انکار کیا ہے کوئی کسی کی قبر پر لے جاتا ہے۔ غرض اس شخص کی جو بات ہے قرآن و حدیث کے مخالف ہے انتہیٰ (قول نعیمی)

اقول وباللہ التوفیق۔ مولوی نعیم الدین کا طرز کلام قابل ملاحظہ ہے۔ اولاً اس مقام پر بطور مغالطہ فریب دہی تقویۃ الایمان کا چوتھا حصہ اشراک فی العادات کے نام سے لکھا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ محض غلط ہے بلکہ یہ فصل پانچویں اشراک فی العادت کے بیان میں ہے۔ ثانیاً جن امور اور جن الفاظ کا اس کے شروع تین سطروں میں ذکر کیا گیا ہے وہ تقویۃ الایمان کے پہلے باب توحید و شرک میں مذکور ہیں یہ محض اولٹ پلٹ کرکے عوام میں اپنے جہل سے علمیت شیطنیت جتلاتا ہے۔

البتہ اس فصل پنجم میں قرآن پاک کی آیت سورہ نساء اِنْ یَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اِنٰثًا۔ یعنی نہیں پکارتے ورے اللہ کے مگر عورتوں کو۔ ترجمہ اصلی حقیقی پکارنا عورتوں کو جو بمعنی عبادت ہے کیا گیا ہے اس کو معنی بدلنا قرآن پر افترا و تحریف غلط ترجمہ بتانا اور اناثا سے محض لات و عزیٰ تجویز کرنا محض جہل و عناد ہے۔

حالانکہ مولانا شہید مرحوم کے جد امجد مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ ترجمہ فارسی میں یہی ترجمہ فرماتے ہیں۔ نمے خوانند از جز خدائے مگر مادہ۔

یعنی نہیں پکارتے ہیں سوائے خدائے تعالیٰ کے مگر عورتوں کو۔ نیز مولانا شہید مرحوم کے چچا میاں استاد محترم جناب مولانا شاہ عبدالقادر صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ اپنی مشہور تفسیر موضح القرآن قلمی صفحہ ۹۵ میں جو تمام ہندوستان میں مقبول ہے اور خود مولوی نعیم الدین اپنے رسالہ فیضان رحمت صفحہ ۳۸ میں مستند جانتے ہیں۔ یہی ترجمہ فرماتے ہیں کہ اسکے سوائے پکارتے ہیں سو عورتوں کو:

اور تفسیر مدارک و ترجمہ قرآن مولانا اشرف علی صاحب تھانوی سلمہ اللہ سے مولوی نعیم الدین نے جو بمعنی عبادت نقل کیا ہے یہ تفسیری ترجمہ ہے اور خود اس میں اناثا بمعنی عورات و زنانی چیزوں کی عبادت کرنا مذکور ہے سے

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

پھر اسی طرح تفسیر جلالین و جامع البیان اور تفسیر مظہری میں بھی مرقوم ہے۔

الا اناثا۔ اصناما مؤنثۃ کاللات والعزیٰ ومناۃ۔ (جلالین صفحہ ۴۹)

پس اس میں ہرگز نہ کوئی مغالطہ ہے نہ کوئی تحریف کیونکہ دعاء ندا پکارنا سب عبادت ہی ہے۔ چنانچہ فتح الباری شرح صحیح بخاری پا ۲۶ صفحہ ۱۹۱ اور پارہ ۳۰ صفحہ ۲۷۷ میں مرقوم ہے:۔

وقال الراغب الدعاء والنداء واحد. الدعاء فی القرآن علی وجوہ منها العبادة ولا تدع من دون اللہ ما لا ینفعك ولا یضرك. والمراد الدعاء اما بمعنی النداء واما بمعنی عبادة واما بمعنی الاعتقاد انتہی۔

یعنی فرمایا امام راغب نے دعاء اور ندا کے ایک معنی ہیں۔ دعاء قرآن میں منجملہ کئی معنی کے عبادت کے معنی میں وارد ہے اور مت پکار سوائے اللہ کے جو نہ نفع پہنچائے تم کو اور نہ نقصان پہنچائے۔ اور مراد دعاء سے نداء اور عبادت اور اعتقاد ہے انتہیٰ لہذا جب کوئی کسی کو نداء غائبانہ بتوقع نفع و ضرر حاضر و ناظر جان کر پکاریگا تو یہ یقیناً اس کی عبادت اور اس کا موجب ہوگا۔ بکثرت آیات ربانی صراحۃً اس مضمون پر واضح ہیں۔ چند بطور نمونہ مع ترجمہ موضح القرآن حسب ذیل ہیں:۔

اغیر اللہ تدعون ان کنتم صادقین (پ ۷ انعام) یعنی کیا اللہ کے سوائے کسی اور کو پکاروگے بتاؤ اگر تم سچے ہو:

قُلْ اِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ۔ (پ ۷ انعام و پ ۲۴ مومن) یعنی تو کہہ مجھ کو منع ہوا ہے کہ پوجوں جن کو کہ تم پکارتے ہو اللہ کے سوائے۔

قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَنْفَعُنَا وَلَا یَضُرُّنَا۔ (پ ۷ انعام) یعنی تو کہہ کیا ہم پکاریں اللہ کے سوائے جو نہ بھلا کرے ہمارا نہ برا۔

اینما کنتم تدعون من دون اللہ (پ ۸ اعراف) یعنی کیا ہوئے جن کو تم پکارتے تھے سوائے اللہ کے۔

ان الذین تدعون من دون اللہ عباد امثالکم فادعوھم فلیستجیبوا لکم ان کنتم صادقین (پ ۹ اعراف) یعنی جن کو تم پکارتے ہو اللہ کے سوائے بندہ ہیں تم سے بھلا پکارو ان کو تو چاہئے

بت شکن۔ غازی محمود و دھرمپال کا آریہ مشن کی (۹۳۹) تردید میں ایک مفید لیکچر۔ قیمت ۲؍ (منیجر اہلحدیث)

قبول کریں تمہارا پکارنا اگر تم سچے ہو:

والذین تدعون من دونہ لا یستطیعون نصرکم ولا انفسہم ینصرون (پ ۹- اعراف) یعنی اور جن کو تم پکارتے ہو اس کے سوائے نہیں کر سکتے تمہاری مدد اور نہ اپنی جان بچا سکیں:

ولا تدع من دون اللہ ما لا ینفعک ولا یضرک فان فعلت فانک اذا من الظالمین (پ ۱۱- یونس) یعنی اور مت پکار اللہ کے سوائے ایسے کو کہ نہ بھلا کرے تیرا نہ برا پھر اگر تو نے یہ کیا تو تو بھی اس وقت ہے گنہگاروں میں۔

لہ دعوۃ الحق والذین یدعون من دونہ لا یستجیبون لہم بشیٔ الا کباسط کفیہ الی الماء لیبلغ فاہ وما ہو ببالغہ وما دعاء الکفرین الا فی ضلال۔ (پ ۱۳- رعد) یعنی اسی کا پکارنا سچ ہے اور جن کو پکارتے ہیں اس کے سوائے نہیں پہنچتے ان کے کام پر کچھ مگر جیسے کوئی پھیلا رہا دو ہاتھ طرف پانی کے کہ آ پہنچے اس کے منہ تک اور وہ کبھی نہ پہنچیگا اور جتنی پکار ہے منکروں کی سب گمراہی ہے۔

والذین یدعون من دون اللہ لا یخلقون شیئا وہم یخلقون اموات غیر احیاء وما یشعرون ایان یبعثون۔ (پ ۱۴- نحل) یعنی اور جن کو پکارتے ہیں اللہ کے سوائے کچھ پیدا نہیں کرتے اور آپ پیدا ہوئے ہیں مردے ہیں جن میں جان نہیں اور خبر نہیں رکھتے کب اٹھائے جائیں گے۔ ف شاید یہ ان کو فرمایا جو مرے بزرگوں کو پوجتے ہیں:

واذا رای الذین اشرکوا شرکاءہم قالوا ربنا ہؤلاء شرکاؤنا الذین کنا ندعوا من دونک فالقوا الیہم القول انکم لکذبون۔ (پ ۱۴- نحل) یعنی اور جب دیکھیں شریک پکڑنے والے اپنے شریکوں کو بولیں اے رب یہ ہمارے شریک ہیں جن کو ہم پکارتے تھے تیرے سوائے تب وہ ان پر ڈالیں بات کہ تم جھوٹے ہو۔ ف۔ جو لوگ پوجتے ہیں بزرگوں کو کہ وہ بزرگ بیگناہ ہیں ایک شیطان اپنا وہی نام رکھ کر آپ کو پوجواتا ہے اسی لئے ان کو کہیں گے کہ تم جھوٹے ہو۔"

واعتزلکم وما تدعون من دون اللہ وادعوا ربی (پ ۱۶- مریم) یعنی اور کنارہ پکڑتا ہوں تم سے اور جن کو تم پکارتے ہو اللہ کے سوائے اور میں پکاروں گا اپنے رب کو:

ان الذین تدعون من دون اللہ لن یخلقوا ذبابا ولو اجتمعوا لہ۔ (پ ۱۷- حج) یعنی جن کو تم پوجتے ہو اللہ کے سوائے ہرگز نہ بنا سکیں گے ایک مکھی اگرچہ سارے جمع ہوں۔

والذین لا یدعون مع اللہ الٰہا آخر (پ ۱۹- فرقان) یعنی وہ جو نہیں پکارتے اللہ کے ساتھ اور حاکم کو۔

فلا تدع مع اللہ الٰہا آخر (پ ۱۹- شعراء) یعنی سو مت پکار اللہ کے ساتھ دوسرا حاکم۔

وقیل ادعوا شرکاءکم فدعوہم فلم یستجیبوا لہم (پ ۲۰- قصص) یعنی اور کہیں گے پکارو اپنے شریکوں کو پھر پکاریں گے تو وہ جواب نہ دیں گے۔

والذین تدعون من دونہ ما یملکون من قطمیر ان تدعوہم لا یسمعوا دعاءکم ولو سمعوا ما استجابوا لکم ویوم القیمۃ یکفرون بشرککم ولا ینبئک مثل خبیر۔ (پ ۲۲- فاطر) یعنی اور جن کو تم پکارتے ہو اس کے سوائے مالک نہیں ایک چھلکے کے اگر تم ان کو پکارو سنیں نہیں تمہاری پکار اور اگر سنیں تو پہنچیں نہیں تمہارے کام پر اور دن قیامت کے منکر ہونگے تمہارے شریک ٹھہرانے سے اور کوئی نہ بتا دیگا تجھ کو جیسا بتا دے خبر رکھنے والا۔

ناظرین! اب تو مولوی نعیم الدین کی بہتان بندی نسبت ترجمہ تقویۃ الایمان اظہر من الشمس واضح ہوگئی کہ پکارنا بمعنی عبادت ترجمہ تقویۃ الایمان کا بلا غبار صحیح ہے کیونکہ جس طرح سوائے حق تعالےٰ کے سجدہ و طواف وغیرہم کرنا شرک ہے اسی طرح غائبانہ حاضر و ناظر عالم الغیب جان کر بتوقع نفع مضرت پکارنا بھی شرک ہے جس کی مزید تشریح مدلل مولوی نعیم الدین کے صـ۱۴ لغایۃ صـ۴۹ و ۴۳ و صـ۴۸ کے جواب میں گذر چکی ہے۔ پس اپنے تصور و خیال میں خواہ کوئی کسی پاک بیوی کو پکارے یا ان کی نذر و منت مانے خواہ کسی پری بھوت سیتلا مسانی کو پکارے ان کی نذر و نیاز پوری کرے یہ سب شیطان مردود ان کے نام سے دھوکہ دے کر کرشمہ دکھلا کر شرک میں مبتلا کرتا ہے پاک بی بیاں اس تلبیس ابلیس لعین سے مبرا ہیں۔ چنانچہ سورہ نحل کی آیت پاک سے معلوم ہوا کہ جو لوگ بزرگوں کو پوجتے یعنی ان کو پکارتے ہیں ان کی نذر و منت مانتے ہیں وہ بزرگ تو بے گناہ ہیں محض شیطان اپنا وہی نام رکھ کر اپنے آپ کو پوجواتا ہے۔ اسی واسطے حق تعالےٰ نے آیت سورہ نساء منقولہ تقویۃ الایمان میں صراحتہً ارشاد فرمایا:-

ان یدعون من دونہ الا اناثا وان یدعون الا شیطانا مریدا۔ لعنہ اللہ وقال لا تخذن من عبادک نصیبا مفروضا ولا ضلنہم ولا منینہم ولآمرنہم فلیبتکن آذان الانعام ولآمرنہم فلیغیرن خلق اللہ ومن یتخذ الشیطان ولیا من دون اللہ فقد خسر خسرانا مبینا یعدہم ویمنیہم وما یعدہم الشیطان الا غرورا اولئک ماواہم جہنم ولا یجدون عنہا محیصا

یعنی نہیں پکارتے ورے اللہ کے مگر عورتوں کو اور نہیں پکارتے ہیں مگر شیطان سرکش کو کہ لعنت کی اس کو اللہ نے اور اس نے کہا کہ بیشک میں الگ نکال لوں گا تیرے بندوں میں سے ایک حصہ اور بے شک بے راہ کرونگا ان کو اور خیالات میں ڈالوں گا ان کو سو کاٹینگے جانوروں کے کان اور بے شک سکھاؤں گا میں ان کو سو بدل ڈالیں گے صورت بنائی ہوئی اللہ کی اور جس نے ٹھہرایا شیطان کو حمایتی اللہ کو چھوڑ کر سو بے شک صریح ٹوٹے میں پڑا جو وعدہ دیتا ہے ان کو شیطان سو محض دغا ہے ان لوگوں کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ اور نہ پاوینگے اس سے چھٹکارا۔

(باقی آئندہ)

تقویۃ الایمان جدید اڈیشن۔ قیمت ۱۲ر (منیجر اہلحدیث)

کہ والا مرسلہ۔ اس کی لفظا و سید کی پکار کو ۹ شرک ثابت کیا ہے۔ نعت ہے (بقیہ اخیر)

ahmadimuslim.de

جواب طلب از الفقیہ امرتسر

(از جناب مکرم مولوی عبدالعزیز صاحب قلعہ میاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ)

امابعد جمیع اہل اسلام کی خدمت میں ناچیز خادم اہل علم و تمیز عبدالعزیز عرض پرداز ہے کہ پرچہ اخبار المنیر مجریہ ۸۔ اگست ۱۹۳۵ء کے صفحہ ۹ دوسرے اور تیسرے کالم پر یہ تحریر نظر آئی کہ میت کے تیسرے دن تیجا سنت نبوی ہے۔ یعنی جب میت کو تیسرا دن دنیا سے رخصت ہونے شروع ہو تو اس دن کچھ کھانا اور شیرینی سامنے رکھ کر اس پر سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص تین بار پڑھ کر ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا اور پھر دعا مانگ کر چہرہ پر دونوں ہاتھوں کو پھیرنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ اور آنحضرتؐ نے اپنے بیٹے کے تیجا پر کچھ کھجوریں اور دودھ جس میں جو کی روٹی تھی سامنے رکھ کر سورہ فاتحہ و اخلاص تین بار پڑھی اور فرمایا کہ میں نے اس کا ثواب اپنے بیٹے ابراہیم کو بخشا اور اس حدیث کا مخرج فتاویٰ آذر جندی مصنفہ ملا علی قاری و ہدیۃ الحرمین مؤلفہ شاہ ولی اللہ ہے۔ اور ایڈیٹر المنیر یہ مسئلہ ختم کر کے نیچے لکھتا ہے (الفقیہ)

اس سے معلوم ہوا کہ المنیر اخبار الفقیہ سے ناقل ہے اگر یہ نقل صحیح ہے تو الفقیہ اخبار اس حدیث کے صحت کا ذمہ دار ہے اور مجھے امید واثق ہے کہ منشی غلام حسین صاحب کیلانی مدیر المنیر نے نقل صحیح فرمائی ہوگی

اس لئے میں ایڈیٹر الفقیہ کی خدمت میں عرض پرداز ہوں کہ آپ ذرا مہربانی کر کے اس حدیث کو بتانے والا محدث بتائیں کہ اس حدیث کو کس نے بیان کیا۔ آیا بخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ، نسائی، ترمذی یا امام مالک یا امام احمد یا طبری طبرانی، دارقطنی یا کسی اور محدث نے متقدمین سے صرف شاہ ولی اللہ صاحب یا ملا علی قاری صاحب کی طرف نسبت کرنا کافی نہیں کیونکہ یہ بزرگ مخرجین میں سے نہیں ہیں۔

میں بڑا حیران ہوں کہ فرقہ مقلدین اثبات بدعتوں کے لئے کیا کیا حدیثیں وضع کر لیتے ہیں۔ جن کا نام و نشان کتب احادیث میں نہیں ہوتا۔ چنانچہ بوقت سننے اشھد ان محمداً رسول اللہ کے اذان میں آنکھوں پر انگوٹھے چوم کر رکھنا ان لوگوں نے احادیث وضعیہ سے ثابت کیا ہے۔ اس بارے میں دس حدیثیں ان بزرگوں نے نقل کی ہیں جس کو امام سخاوی کہتا ہے کلھا موضوعۃ۔ اور احتیاطی جیسی بدعت ثابت کرنے کے لئے صریح حدیث تو نہیں گھڑی مگر وہ حدیث جس میں یہ ذکر ہے کہ دو صحابی سفر میں نکلے بسبب پانی نہ ملنے کے دونوں نے تیمم کر کے نماز پڑھ لی۔ بعد ازاں پانی مل گیا۔ تو ایک نے ان دونوں میں سے وضو کر کے اعادہ نماز کا کیا۔ جب آنحضرتؐ کے روبرو یہ قصہ ہوا تو آپ نے اعادہ کرنے والے کو فرمایا لک الاجر مرتین۔ سو اس حدیث سے ان صاحبوں نے یہ استنباط کیا کہ جس طرح اس صحابی کو دوبارہ نماز وضو کر کے پڑھنے سے دو بار ثواب ملا۔ ایسا ہی جو جمعہ کے بعد چار رکعت احتیاطاً ظہر پڑھے اس کو دو بار ثواب ملیگا۔ اور یہ استنباط پہلے مولوی محمد شاہ دہلوی نے کیا جو میاں صاحب شیخ الکل دہلوی کا شاگرد تھا اور ان کی زندگی میں ہی ان کا مخالف ہو کر اس شعر کا مصداق ہوگیا تھا

کس نیاموخت علم تیر از من
کہ مرا عاقبت نشانہ کرد

اور بعد اس کے دوسرے حضرات مقلدین بھی اسی روش پر چلے۔ چنانچہ بھٹی چک والے مولوی صاحب مرحوم اپنے رسالہ عربیہ میں بھی یہی لکھ گئے ہیں۔ یہ کسی نے نہ سوچا کہ مقیس مقیس علیہ برابر نہیں اور یہ قیاس مع الفارق ہے۔ مگر ان بزرگوں نے تو اثبات بدعات کا ٹھیکہ لے رکھا ہے خواہ دلیل صحیح ملے یا نہ ملے

پھر لطف یہ ہے کہ اگر کوئی ان کو بدعتی کہے تو اس پر خفا ہوتے ہیں۔ حالانکہ بدعات کثیرہ کے یہ فاعل ہیں۔ مثلاً احتیاطی نماز بعد جمعہ پڑھنا اور انگوٹھے چوم کر بوقت سننے اشھد ان محمداً رسول اللہ آنکھوں پر رکھنا اور مولود اور عرس وغیرہ بدعات کو بڑے شوق ذوق سے کرنا اور مانعین پر فتویٰ تکفیر جڑنا اور ان کے نام برے سے برے تجویز کرنا ان کا شیوہ ہے

آج تک یہ معلوم نہیں ہوا کہ ہمارے بھائی مقلدین ہم اہل حدیث کا کونسا عقیدہ خلاف شرع دیکھتے ہیں جس پر ہم کو کافر، فاسق یا بدعتی کہتے ہیں۔ ان کو چاہئے کہ وجوہات کفر بیان کریں۔ لیکن تکفیر سے پہلے ہمارا عقیدہ مدنظر رکھیں کہ ہم قرآن و حدیث کو واجب العمل جانتے ہیں۔ اس لئے ہم کسی کی بات کو واجب التسلیم نہیں جانتے۔ بس یہی ہمارا عقیدہ ہے اور یہی ہمارا مذہب ہے

ما قصۂ سکندر و دارا نخواندہ ایم
از ما بجز حکایت مہر و وفا مپرس

× × × × × × × × × × × × × × × × × ×

× × × × میرا عقیدہ (شائد میں اس میں اکیلا ہی ہوں یا اور بھی کوئی میرے ساتھ ہے) یہ ہے کہ انکار معجزہ انکار قدرت باری تعالےٰ ہے اور انکار قدرت کفر ہے پس جب منشاء کفر انکار قدرت خداوندی ہے تو کرامت میں بھی انکار قدرت پایا جاتا ہے وہ کیوں کفر نہیں اور سورۂ نمل میں جو قصۂ کرامت آصف میں برخیال آیا ہے اس سے بھی یہی پایا جاتا ہے کہ کرامت بھی مثل معجزہ کے ہے جیسے انکار معجزہ سے کافر ہے ایسا ہی کرامت کے انکار سے بھی کافر ہے۔ اس لئے کہ منشاء کفر واحد ہے اور وہ انکار قدرت باری ہے۔ الغرض ہم ایمان رکھتے ہیں ساتھ اس چیز کے جو لائے ہماری طرف آنحضرتؐ وحی متلو ہو یا غیر متلو۔

اور ہم ائمہ اربعہ کو مثل اور ائمہ دین کے جانتے ہیں ان کی تقلید کرنا ہمارے عقیدہ میں ناجائز ہے خصوصاً نص کے مقابلہ میں شرک ہے جو نص کو چھوڑ کر ان کی تقلید کرے وہ مشرک شرک فی الحکم کا مرتکب ہے اعاذنا اللہ من ذالک اور ہم ان کی تقلید کے وجوب پر کوئی دلیل کتاب اور سنت میں نہیں پاتے اور جو اولی الامر سے نکالتے ہیں محض ان کا تحکم ہے۔ اور آیہ فاسئلوا اھل الذکر سے بھی ان کی تقلید مستنبط نہیں ہوتی۔

ahmadimuslim.de

جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب

اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۴ ستمبر میں اس سرخی کے تحت میں محترمی جناب مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کا مضمون پڑھ کر ہمارے دل میں امید کی لہر دوڑ گئی۔ امید ہے انشاء اللہ جماعت اہل حدیث کی ترقی ضرور ہوگی۔ ہمارے محترم مولانا نے جناب مولانا محمد عقیل صاحب مئوی سے بالخصوص دریافت فرمایا ہے۔ کہ کس کس کام میں ہاتھ بٹا دیں گے۔ ہمارے خیال میں جواب یہ ہوگا اور ہونا چاہئے دامے، درمے، قدمے، سخنے۔ اور یہ جواب تمام اہل حدیث جماعت کی طرف سے ہونا چاہئے۔ چنانچہ خاکسار ایک دیہات کا مقیم ہے۔ یہاں جماعت بھی بہت کم ہے۔ مگر جو خدمت اس کے لائق ہوگی کرنے کو طیار ہے۔ اور ہر جگہ کی جماعت سے امید ہے کہ اس پر لبیک کہیں گی۔

کام کیا کیا ہوگا۔ ہم اس پر رائے زنی کرنا افلاطون کو حکمت سکھلانے کے مترادف سمجھتے ہیں۔ البتہ دو اہم کاموں کی طرف توجہ دلاتے ہیں ہم کو افسوس ہے جماعت ان دونوں کام سے بالکل غافل ہے۔ اگر توجہ کرے تو بہت جلد کامیابی کی امید ہے۔ انشاء اللہ اور یہ دونوں کام مشکل نہیں ہیں۔ وہ یہ ہے کہ:-

اول۔ جماعت اہل حدیث کے بہت سے افراد نے مصلحت وقتی کی بنا پر آمین بالجہر، رفعیدین کو ترک کردیا ہے۔ دل سے تو اہل حدیث رہے مگر اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بعض تو اپنی زندگی ہی میں اسے بھول گئے۔ معلوم نہیں ہوتا کہ اہل حدیث ہیں۔ اور اکثر اپنی زندگی بھر تو خفیہ اہل حدیث رہے جس کا نتیجہ لازمی تھا کہ ان کی اولاد رسمی عبادات میں مبتلا ہوگئی اور اکثر قبر پرستوں میں مل گئے۔ سب سے پہلے ان بھولے ہوئے بھائیوں کا پتہ لگا کر ایک فہرست مرتب کی جائے اس کے بعد وہاں مبلغین اور آنریری مبلغین ایک ایک مقام پر مہینہ پندرہ روز رہ کر تبلیغ کریں۔ امید ہے یہ لوگ بہت جلد راہ راست پر آجائیں گے۔ توحید کی چنگاری ہنوز ان میں موجود ہے۔ اگر حکم ہوگا تو ہم اپنے علاقہ کے ایسے لوگوں اور ایسی جگہوں کو دریافت کرکے لکھیں گے (اکثر جگہ تو ہم جانتے ہیں) اخبار میں ایک خاص نشان کے ساتھ کچھ روز تک اعلان کیا جائے کہ ایسے لوگوں کی فہرست ہر جگہ سے دفتر اہلحدیث میں بھیجدیں۔ امید ہے بہت کچھ واقفیت حاصل ہو جائیگی۔

دوسرا کام یہ ہے کہ بفضلہ اہل حدیث لیگ قائم ہوگئی ہے۔ سب سے ضروری اور پہلا کام اس کا یہ ہونا چاہئے کہ اہل حدیثوں پر جس جگہ ظلم یا بے انصافی ہو لیگ ہر طرح اس کی مدد کرے مقامی لوگوں کو خرچ کے بار سے آزاد کردیا جائے۔ مقدمات کی پیروی اور خرچ لیگ کی طرف سے ہو تو امید قوی بلکہ یقین ہے کہ جو حالت اس وقت ہورہی ہے خراب نہ ہو۔ بلکہ انشاء اللہ دن دونی رات چوگنی ترقی حاصل ہو۔ بہت جگہ جو کم اہل حدیث ہیں خوف سے خفیہ رہ کر کچھ روز بعد رسمی لوگوں میں مدغم ہوگئے۔ یہ کام کچھ مشکل نہیں ہے۔ اگرچہ اہل حدیث غریب ہیں۔ زیادہ نہیں تو سال بھر میں ایک روز کی آمدنی اس کار خیر کے واسطے نکال دینا کچھ مشکل نہیں ہے۔ سردست کام شروع کرنے کے وقت جلد سے جلد دو چار ہزار روپیہ جمع ہونا چاہئے جو کوئی مشکل نہیں ہے۔ رنگون، کلکتہ، بنارس، دہلی، امرتسر، بمبئی وغیرہ میں بفضلہ ایسے اہل حدیث ہیں کہ صرف ایک ہی صاحب دو چار ہزار دے سکتے ہیں۔ سو، دو سو روپیہ دینے کے لائق بھی بہت ہیں۔ دس پانچ دینے والوں کی کمی نہیں ہے۔ چندہ کی تحریک اخبار اہلحدیث، محمدی، اہل حدیث گزٹ میں برابر جاری رہے خصوصیت سے یہ تحریک مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کی طرف سے جاری رہے۔ بلکہ خاص اس چندہ کے لئے دو سفیر مقرر کئے جائیں۔ ایک پچھم دوسرے پورب جا کر چندہ کریں۔ اس وقت بھی کئی جگہ اہل حدیثوں پر ظلم ہو رہے ہیں جو مخفی نہیں۔ مقدمات بھی کئی جگہ ہو رہے ہیں مگر اہل حدیث ہر حالت میں کمزور اور بیکس نظر آرہے ہیں۔ کوئی پرسان حال نہیں جماعت کو آنکھ کھول کر دیکھنا چاہئے۔ خدا نخواستہ یہی غفلت رہی تو فنا ہو جانے کا خوف ہے۔ صرف ہمت والے لوگ تو موحد رہ سکتے ہیں۔ کمزور دل لوگ تو خوف سے خفیہ اہل حدیث رہ ہی جائیں گے۔ جس کا نتیجہ معلوم۔

نہایت افسوس کے ساتھ ہم کو عرض کرنا پڑا کہ ہم ایک کم علم آدمی ایک روز کی محنت پر ایک مراسلت (درخواست) لکھی جو جمعیت تبلیغ اہل حدیث کلکتہ کے موقع پر پیش کی۔ اگرچہ ہماری آمدنی بہت کم ہوگئی ہے مگر اہم کام سمجھ کر ایک سو روپیہ بھی داخل کیا کہ افتتاح ہو جائے تو کلکتہ جیسے شہر اور ایسے موقع پر چار پانچ ہزار روپیہ چندہ ہو جانا مشکل نہیں تھا۔ ہم نے درخواست درد دل اور خون جگر سے لکھی تھی۔ مگر نہ معلوم کس مصلحت سے پیش بھی نہ ہوئی اور ہمارا ایک سو روپیہ ایسا منحوس ثابت ہوا کہ ایک سو رہ کر ایک سو ایک روپیہ بھی نہ بنا سکا۔ اگرچہ میرا دل اس واقعہ سے ٹوٹ گیا تھا مگر اپنے دو نو بزرگ بردل عزیز علماء کی مستعدی پر پھر امید ہوگئی اور یقین کامل ہے کہ انشاء اللہ اب ہماری جماعت کے برے دن رخصت ہونے کو ہیں۔ اگرچہ ہماری آمدنی ان دنوں قلیل ہے۔ پھر علاوہ اس ایک سو ۱۰۰ روپیہ کے مبلغ پچیس ۲۵ روپیہ اس وقت داخل کرنے کو حاضر ہوں۔ رمضان شریف میں اور بھی کچھ داخل کرنے کو تیار ہوں۔ کام شروع ہونے پر منی آرڈر سے روپیہ بھیجدیا جائے گا۔

نوٹ:۔ گیا میں جو مقدمہ ہے۔ وہاں اہل حدیث بالکل غریب اور صرف دس بارہ شخص ہیں۔ سب سے پہلے اس کی طرف توجہ ہونی چاہئے۔

(خاکسار محمود محمد ابراہیم۔ جھاجھا)

اہلحدیث ہم آپ کی محبت اور اخلاص کی قدر کرتے ہیں۔ اہل کلکتہ کو بھی آپ کی قدر کرنی چاہئے تھی۔ اب وقت آگیا ہے کہ ہر صوبہ میں صوبہ وار مجالس اہل حدیث

(۹۴۸)

(اردن) - اہل حدیث کانفرنس تو سارے ہندوستان کی ہے اس کے سوا ہر صوبہ میں، صوبہ کے بعد ہر ضلع میں انجمہائے اہل حدیث منعقد ہوں۔

زندہ دلان پنجاب خاص توجہ کر کے ہر مقام میں انجمن اہل حدیث بنا کر جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب سے وابستہ ہوں۔ چنانچہ مندرجہ ذیل انجمن نے اس فعل حسن کی ابتدا کر دی ہے۔

الحاق بوجب آپ کے اخبار گوہربار اہلحدیث مورخہ ۱۳- ستمبر ۳۵ء عرض ہے کہ جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کی قائمی کی تحریک بہت مبارک ہے۔ اور امید ہے کہ اس کے اجراء سے پنجاب کی تمام انجمنیں ایک لڑی میں منسلک ہو جائیں گی۔ جماعت اہلحدیث کوٹلی ضلع میرپور ریاست جموں اس جمعیۃ کا خیر مقدم کرتی ہوئی عرض پرداز ہے کہ کوٹلی میں انجمن اہلحدیث قائم ہے اور اس کے سیکرٹری مولوی سیف علی عبرہ ہیں۔ اس انجمن نے باتفاق آراء منظور کیا ہے کہ وہ ہر طرح سے اس جمعیت میں شامل تصور فرمائے جاویں اور امداد کے لئے عرض ہے کہ یہ انجمن اپنی حسب توفیق جمعیۃ کی مالی امداد کرنے کے لئے تیار ہے۔ وصولی امداد کے لئے جو لائحہ عمل تیار ہو اس سے اور نیز دیگر احکامات سے مطلع فرمایا جایا کرے۔ فقط

برکت اللہ جنجوعہ زرگر کوٹلی - خریدار اہلحدیث ۱۳۰۲

بحکم سیکرٹری انجمن اہل حدیث کوٹلی۔

(قواعد و ضوابط زیر غور ہیں (میر سیالکوٹی)

(۲) مزید اسمائے برائے شرکت جمعیۃ تبلیغ اہلحدیث میں پیش کرتا ہوں۔

سوہدرہ سے مندرجہ ذیل

(۱) ملک رحمت اللہ صاحب خلف حاجی امام الدین صاحب

(۲) مولوی حکیم عبداللہ خان صاحب نصر لیکچرار مسلم یونیورسٹی

(۳) مولوی ابو المحمود ہدایت اللہ صاحب

(۴) ملک عبدالحق صاحب سالک

(راقم خاکسار ابو البشیر عفی عنہ)

نماز میں پیروں کا ملانا

(۲۰ ستمبر کے بعد)

اس جگہ ہم قدرے رشحات صف کے آداب میں احادیث نبویہ سے تحریر میں لاتے ہیں جس سے مسنونیت بجگی اور صفوں کے نزدیک اور برابر کرنے کی بھی تکمیل ہو جاوے۔ فاضل شارح نے تین امر میں قلم فرسائی کا ارادہ کرتے ہوئے ہر سہ دعاوی کو مدلل با حادیث نبویہ فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:-

فی صحیح ابن خزیمۃ عن البراء کان علیہ الصلوٰۃ والسلام یاتی ناحیۃ الصف فسوی بین صدور القوم ومناکبہم ویقول لاتختلفوا فتختلف قلوبکم ان اللہ وملئکتہ یصلون علی الصف الاول۔ براء ابن عازب سے صحیح ابن خزیمہ میں ہے آپ صف کے کناروں سے آتے اور لوگوں کے سینہ اور کندھوں کو ہموار کرتے اور فرماتے کہ آگے پیچھے نہ ہو ایسا نہ ہو کہ اللہ میاں تمہارے دلوں میں اختلاف ڈال دیوے پیش ثالث کی دلیل بیان کی۔

وروی الطبرانی من حدیث علی علیہ الصلوٰۃ والسلام قال الاتصفون کما تصف الملائکۃ عند ربہا قال اتموا الصفوف الاول وترصون فی الصف وفی روایۃ للبخاری فکان احدنا یلزق منکبہ بمنکب صاحبہ وقدمہ بقدمہ طبرانی میں علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے۔ مرفوعاً آپ نے فرمایا تم ملائکہ جیسی صف کیوں نہیں بناتے جس طرح وہ اپنے پروردگار کے حضور میں بناتے ہیں صحابہؓ نے دریافت کیا وہ کس طرح تو فرمایا وہ اول صف کو پورا کرتے ہیں اور صف میں بجگی کرتے ہیں۔ اس بجگی کی توضیح کے لئے فاضل شارح بخاری کی روایت بیان کرتے ہیں کہ بخاری میں ہے کہ ایک ہمارا کندھے کو اپنے ساتھی کے کندھے سے اور پیر کو اس کے پیر کے ساتھ ملاتا تھا۔ یہ نمبر اول وثانی کی دلیل ہے۔

اور فرمایا۔ وروی ابوداؤد والامام احمد عن ابن عمر انہ علیہ الصلوٰۃ والسلام قال اقیموا صفوفکم وحاذوا بین المناکب وسدوا الخلل ولینوا بایدی اخوانکم لاتذروا فرجات الشیطان من وصل صفا وصلہ اللہ ومن قطع صفا قطعہ اللہ وروی البزاز باسناد حسن عنہ علیہ الصلوٰۃ والسلام من سد فرجۃ فی الصف غفر لہ وفی ابی داؤد عنہ علیہ الصلوٰۃ والسلام قال خیارکم الینکم مناکب فی الصلوٰۃ۔

ابوداؤد وامام احمد میں ابن عمر سے مرفوعاً ہے آپ نے فرمایا صفیں قائم کرو اور کندھوں کو برابر کرو اور سوراخ دو کے درمیان ہو اسے بند کرو اور اپنے بھائیوں کے ساتھ نرمی اختیار کرو اور شیطان کے لئے سوراخ جگہ نہ چھوڑو۔ جس نے صف کو ملایا خدا اس کو بھی ملا دیگا اور جو صف کو قطع کریگا خدا اس کو بھی قطع کریگا۔ بزار میں حسن سند سے ہے کہ جس نے صف کے دراڑ کو بند کیا خدا اس کو بخشے۔ ابوداؤد میں ہے تم میں بہتر وہی ہے کہ نماز میں کندھوں کو ملائے آپس میں رکھے۔ منتہی الارب ص۱۱۶۱ ج ۳ میں ہے:-

فرجہ بالضم رخنہ وشگاف منہ فرجۃ الحائط

یہ تینوں کی تائید میں بیان کی۔ للہ درہ مولانا اشرف علی تھانوی بہشتی گوہر تتمہ حصہ دوم کے ص۲۹ سطر۱۶ میں تحریر فرماتے ہیں:-

"صف میں ایک دوسرے سے مل کر کھڑا ہونا چاہئے درمیان میں خالی جگہ نہ رہنا چاہئے۔"

مولانا شیخ عبدالحق دہلوی رحمہ اللہ شرح مشکوٰۃ فارسی باب تسویۃ الصف میں فرماتے ہیں:-

"مراد بتسویہ صف آنست کہ متصل بایستند ودرمیان فرجہ نگذارند وپس وپیش نہ ایستند وہموار بایستند۔"

(۹۲۹)

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

س ۲۰۶ } ایک شخص کسی دوسرے آدمی کے متعلق جھوٹ لکھ کر فتوے طلب کرتا ہے۔ جس کی اس کو کچھ خبر بھی نہیں۔ ایسے آدمی کے حق میں شریعت کے مطابق کیا گناہ ہے جو اپنے گناہ پر پردہ ڈالے اور دوسروں کے گناہوں کو اخباروں میں درج کرائے۔
(محمد محمود پلٹن ۳/۱۵ پنجاب رجمنٹ ۱۸۰۲۳ ام)

ج ۲۰۶ } جھوٹ بول کر فتویٰ لینا افترا ہے جس کی بابت قرآن مجید میں سخت ناراضگی ہے۔ اِنَّمَا یَفْتَرِی الْکَذِبَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ (از داخل غریب فنڈ)

س ۲۰۷ } اس جگہ ایک شخص سرکاری ملازم ہے اسکو باہر دورہ پر بھی جانا پڑتا ہے۔ فتوے طلب سوال یہ ہے کہ آیا ایسا شخص جس کو باہر دورہ کرنا پڑتا ہو اور دورہ بھی ایسا جو بیس پچیس دن کا متواتر ہو۔ ایسا شخص نماز میں قصر کر سکتا ہے؟ (برکت اللہ جنجوعہ زرگر کوٹلی۔ نمبر خریداری ۱۱۳۰۲)

ج ۲۰۷ } کر سکتا ہے مگر قرآن و حدیث کی رو سے قصر کرنا ضروری نہیں۔ جائز ہے۔

س ۲۰۸ } ایسے شخص کے لئے جمعہ کی نماز کا کیا حکم ہے۔ دورہ میں بعض وقت خاص جمعہ کے روز ہی سفر کرنا پڑتا ہے اور اکثر دیہاتوں میں مسجدیں بھی نہیں ہوتیں۔ (سائل مذکور)

ج ۲۰۸ } جب مسافر کے حکم میں ہے تو جمعہ بھی فرض نہیں۔ (اہلحدیث)

س ۲۰۹ } کیا ایک موحد آدمی کی نماز حنفی (بریلوی) کے پیچھے ہو جاتی ہے۔ حالانکہ یہ لوگ پیر پرست قبر پرست اور بدعتی ہوتے ہیں اور نماز بھی اتنی جلدی ادا کرتے ہیں کہ مقتدی ارکان نماز درست طور پر ادا نہیں کر سکتا۔ (سائل مذکور)

ج ۲۰۹ } نماز ہو جاتی ہے ان کے عقائد اور دیگر غلط افعال کی ذمہ داری ان پر ہے۔ (صحیح بخاری باب امامۃ المفتون)

س ۲۱۰ } دورہ کے سفر میں روزہ کی بابت کیا حکم ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۲۱۰ } دورہ کنندہ جب مسافر ہے تو کل احکام اس کے مسافر کے ہونگے یعنی روزے کی قضا کرے۔ اللہ اعلم۔ (حق غریب فنڈ بذمہ سائل)

س ۲۱۱ } ایک شخص جوا کھیلتا اور تاڑی بہت پیتا تھا۔ ایک دفعہ اس نے عہد کیا کہ جب تک میں بمبئی میں ہوں جوا نہ کھیلوں گا نہ تاڑی پیوں گا مگر ہفتہ میں ایک دفعہ۔ اگر اس کے خلاف کروں تو میری بیوی پر طلاق۔ یہ اقرار تین مرتبہ مختلف مجالس میں کیا اور بطور یادداشت تحریر کر لیا۔ اب جوا بھی کھیل چکا اور ایک ماہ سے تاڑی بھی پیتا ہے۔ اس امر کا بیوی کو بھی پتہ نہیں اور نہ ہی کوئی گواہ ہے اور نہ ہی بیوی طلاق پر راضی ہے۔ سوال یہ ہے کہ اس صورت طلاق ہوگی یا نہیں۔ اگر ہوئی تو رجوع کر سکتا ہے یا نہیں؟ (سائل از بمبئی)

ج ۲۱۱ } کسی شخص کا یہ کہنا کہ میری بیوی کو طلاق ہے اگر فلاں کام کروں تو وہ کام کر لینے کے بعد ایک طلاق رجعی ہوگی۔ یہ الفاظ فعل سے قبل ایک دفعہ کہے ہوں یا متعدد مرتبہ۔ اس طلاق سے رجوع کر سکتا ہے۔ اللہ اعلم۔

س ۲۱۲ } زید و عمرو دو حقیقی بھائی تھے۔ عمر کا انتقال ہو چکا۔ زید و عمر کے والد کا ایک مکان جو اس نے اپنے عالم حیات میں خریدا تھا موجود ہے نیز زید و عمر کی شراکت سے پیدا کردہ ایک مکان اور ایک دکان ہے۔ مرحوم عمر کی دو لڑکیاں اور زوجہ موجود ہے۔ تقسیم شرعی کس طرح ہو۔ بینوا و توجروا۔ (سائل عبد السلام)

ج ۲۱۲ } عمرو کو والد کی جائداد سے نصف ملے گا۔ اسی طرح مشترک خرید کردہ میں سے بھی نصف اس کا ہے۔ اس ساری متروکہ جائداد کی تقسیم یوں ہوگی۔

صورت مسئلہ

مسئلہ ۲۴ — عمر مرحوم

زوجہ	بنت	بنت	اخ زید
۳	۸	۸	۵

یعنی کل جائداد سے آٹھواں حصہ بیوی کو اور ثلثان ⅔ لڑکیوں کو ملیگا اور باقی کا مالک عمرو کا بھائی زید ہوگا۔

نوٹ | یہ تقسیم ادائے قرض (قرض عمرو) مہر وغیرہ اور اجرائے وصیت کے بعد ہوگی۔ اللہ اعلم۔

س ۲۱۳ } ایک شخص کا نکاح ہو کر قریب ۲ سال کا عرصہ ہوا اس مدت میں عورت کئی وقت خاوند کے ہاں بھی رہی اور ماں باپ کے ہاں بھی رہی۔ آخر تولد کے لئے جب ماں باپ بلا کر لے گئے اس تاریخ سے لڑکا تولد ہو کر بھی چھ ماہ کا عرصہ ہوا اب روانہ کرنے میں تکرار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مہر کے مبلغ میں سے ایک سو روپیہ اب نقد ادا کرو اور بقیہ مبلغ ماہانہ دس روپیہ ادا کرتے رہو اور ہم تمہارے مکان کو روانہ نہیں کرتے۔ (محمد صالح ضلع کولار خریدار ۱۰۹۵۲)

ج ۲۱۳ } عورت مہر وغیرہ دین متعلق نکاح کا دعوے ہر وقت کر سکتی ہے۔ خاوند کو تنگ کرنے کے لئے تقاضا کرنا اچھا نہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ لا تنسوا الفضل بینکم۔ باہمی احسان اور مروت کرنا بھولو نہیں۔

س ۲۱۴ } ایک خام مسجد کی جگہ پختہ دو منزلہ مسجد بنائی گئی۔ نیچے کا حصہ چونکہ مدرسہ کے مناسب بنایا تھا اسلئے اسکو مدرسہ کیلئے مخصوص کر دیا اور اوپر نماز پڑھی جاتی ہے زید کہتا ہے کہ قدیم نماز کی جگہ چھوڑ کر اوپر نماز پڑھنا جائز نہیں۔ کونسا قول صحیح ہے؟ (خریدار نمبر ۸۲۶۶)

ج ۲۱۴ } بیشک جس زمین پر وقف للمسجد کی صورت میں ایک دفعہ نماز پڑھی جائے وہ مسجد ہے اسکو بالکلیہ چھوڑ دینا جائز نہیں۔ مدرسہ میں بھی نماز ادا کرنی چاہئے۔ چاہے تھوڑے وقت کے لئے ہو۔ اِنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰہِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا۔

س ۲۱۵ } کیا رسول اللہ سال بھر کا غلہ ازواج مطہرات کے پاس

ahmadimuslim.de

متفرقات

حساب دوستان

ذیل میں ان خریداروں کے نمبر مع اسماء گرامی و مقام رہائش درج ہیں* امید ہے کہ تمام حضرات ان کو ملاحظہ فرمانے کے بعد قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر (فیس منی آرڈر اصل قیمت سے ہی مجرا کر کے) ارسال کردیں گے۔ مہلت یا انکار کی صورت میں بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع بھیج دیں گے۔ ورنہ جلد ۳۳ کا پہلا نمبر یعنی یکم نومبر کا اہلحدیث بصیغہ وی پی بھیجا جائیگا

غریب فنڈ سے جو اخبار جاری کئے جاتے ہیں وہ میعاد ختم ہونے کے بعد بند کر دیئے جاتے ہیں۔ ایسے حضرات مہلت وغیرہ طلب کرنے کی تکلیف نہ فرمایا کریں۔ بلکہ حسب قانون غریب فنڈ میں داخلہ ارسال کر دیا کریں۔

۴۴ منشی محمد یامین ڈیرہ دون
۸۸ جرنیل حقداد خاں۔ کلانور
۱۹۰ چوہدری بدرالدین۔ تیجہ کلاں۔
۴۴۴ قاضی رحمت اللہ۔ رحمت آباد
۵۴۴ عبداللہ لال۔ دائی برگ
۷۱۰۔ مولوی عبدالوہاب مدرسہ علی پور
۱۳۲۵۔ مولوی محمد اسماعیل پریوا نرائن پور۔
۱۵۴۶ شیخ قاسم علی۔ بہاولپور
۱۵۵۲۔ حافظ عبدالقادر قلعہ میہاں سنگھ۔
۱۷۷۵۔ عبدالرحیم۔ دہونرہ ٹانڈہ
۱۷۸۰۔ عبدالصمد۔ مودتار
۲۰۸۲۔ مولوی اکرم علیخان دیوادی۔
۲۱۱۲۔ امیرالدین دہاسلہ
۲۱۳۳ عبدالحمید خان سہاور
۲۳۴۵۔ بابو محمد عبدالکریم لکھنؤ
۲۹۸۷۔ احمد علی چکروہی۔
۲۹۸۸۔ وجاہت حسین چک مسکن سورجگڑھ
۳۰۰۴۔ عبدالستار۔ بیگو ہر
۳۲۹۰۔ عبدالعلیم جھانسی
۳۲۹۸۔ محمد عثمان محبوب نگر
۳۳۴۵ محمد سلیمان دوڑی
۳۳۴۷۔
۳۳۷۸۔ حافظ عبدالحمید پھپھوند
۳۳۷۹۔ غلام حیدر سرگودہا
۳۴۳۷۔ امیرالدین پٹنہ
۳۷۷۲۔ محمد گرہت مئو۔
۳۹۰۴۔ محمد رمضان اکاڑہ
۴۱۲۰۔ شیرالدین۔ کسترامٹ
۴۱۳۸۔ عبدالرحمن پٹنہ
۴۲۹۹۔ فضل کریم گروٹہ

۴۴۷۴ غلام محمد سروالی
۴۷۷۳۔ عبدالواحد منٹوانٹہ
۴۸۴۴۔ محمود محمد ابراہیم جھا جھا۔
۴۹۳۳۔ محمد حسین۔ پورٹ لوئیس
۵۰۳۱۔ عبدالحمید۔ بدھوانہ
۵۲۵۵ عبدالرحمن کلکتہ
۵۳۰۷۔ نورالدین۔ چیپروا
۵۶۱۱۔ یار محمد۔ بمبئی
۵۶۵۸۔ ڈوڈی اینڈ سنز بمبئی
۵۶۷۳۔ حافظ عبدالحکیم شملہ
۵۶۸۸۔ محی الدین ترچناپلی
۵۹۷۹۔ محمد خاں راجیانہ
۶۱۲۷۔ محمد رشید غلام قادر ملتان۔
۶۵۵۱۔ محمد قاسم منڈہ
۶۶۲۰۔ بشیر احمد مدراس
۶۶۴۸۔ محمد الدین اجنالہ
۶۶۸۷۔ محمد عبدالقوی حیدرآباد دکن۔
۶۷۱۴۔ نور محمد علیوال
۶۹۰۳۔ ظہورالحق۔ سرہند
۷۰۵۸۔ محمد اسماعیل
۷۰۷۰۔ ابو محمد کریم بخش چائے بارہ۔
۷۱۳۰۔ غلام محی الدین نظام آباد۔
۷۱۴۴۔ علی محمد عبدالرحمن سرون۔
۷۶۳۱۔ غلام قادر بہاولپور
۷۶۴۶۔ محمد اسماعیل اجمیر
۷۷۰۰۔ محمد عبداللہ۔ لدھانہ
۸۰۴۴۔ ڈاکٹر محمد فرید لہریا سرائے

۸۱۱۵۔ محمد علی۔ دینانگر
۸۱۲۸ خانصاحب محمد برکت علی خان۔ خرد
۸۱۶۶۔ حاجی محمد اکرام۔ بنارس
۸۳۵۷۔ عبداللطیف۔ باڑیوال
۸۳۷۲۔ سید محمد شاہ۔ مدراس
۸۵۶۲۔ ابراہیم ڈانڈہ۔
۸۵۹۲ جمید علی۔ چکرودھرپور
۸۶۴۴۔ عبدالرحیم۔ ایبٹ آباد
۸۶۵۶۔ کبیر احمد۔ سرادہ
۸۶۶۳۔ عبدالصمد۔ سورت
۸۶۷۳۔ محمد حبیب اللہ جمشید پور
۸۷۳۵۔ عبدالکریم۔ سالم
۸۸۶۲۔ ولی محمد خان۔ سوداگجی۔
۸۹۳۹۔ دین محمد۔ بی ٹی
۹۱۴۵۔ رحیم بخش چک ۱۳۶
۹۲۰۷۔ عبدالرحمن للوگوپالگنج
۹۲۲۴۔ عبدالعلی۔ مئو
۹۲۲۹۔ محمد رفیع جنیال
۹۲۳۲۔ تاج الدین سلیمانکی
۹۲۳۵۔ عبدالمجید دیواڑی
۹۲۳۶۔ الہ جوایا اجب
۹۲۴۹ مہدی حسن رنگون
۹۴۲۶۔ ولی اللہ یادگیر
۹۴۵۷۔ محمد اسحاق نسیمی
۹۶۰۵۔ عبدالعزیز بسرنگر
۹۶۲۷۔ حاجی محمد ایوب بنارس
۹۶۴۰ عبدالشکور سنگاریڈی
۹۶۴۵۔ شریف حسین اٹی رام پور

۹۶۵۰۔ غلام اللہ اینڈ سنز نین پور
۹۷۸۸۔ محمد صدیق کیمپ دانا پور
۹۸۵۴ علی شیر سردار کماریٹی
۱۰۰۴۳ ڈاکٹر ذکاء اللہ امرتسر
۱۰۰۴۳۔ خوشی جنڈیالہ گورو
۱۰۰۴۶۔ کے غلام حسین کرنول
۱۰۰۶۲۔ عبدالقادر۔ رنگون
۱۰۰۷۲ عبدالحی۔ تریلی کین
۱۰۰۸۰۔ عبدالعزیز ملتان
۱۰۰۸۲۔ عبدالوہاب جوناگڈھ
۱۰۰۹۵ عبدالرحیم نظام آباد
۱۰۱۴۴ شرف الدین کلکتہ
۱۰۱۹۹۔ اچ۔ ایم۔ جواری پورٹ لوئیس
۱۰۲۱۷ ڈاکٹر اسمٰعیل ہانگ کانگ
۱۰۲۴۳۔ علیی حاجی الہی بخش پورٹ لوئیس۔
۱۰۳۵۵ حاجی عبدالحی اق دہلی
۱۰۳۷۹ عبدالحمید لاہور
۱۰۳۸۵ بدرالدین میسور
۱۰۴۰۸ محمد الدین جموں
۱۰۴۰۹۔ محمد شفیع بٹالہ
۱۰۴۱۴ الصدوقہ۔ جیجا
۱۰۴۲۵ محمد عثمان نصیر آباد
۱۰۴۲۷ فتح محمد پٹیالہ
۱۰۴۴۲ فیض الحسن بہرائچ
۱۰۴۴۵: سیکرٹری بزم تہذیب دگھی
۱۰۴۵۳ محمد بن ولی۔ رنگون
۱۰۵۳۵ عبدالوہاب مک
۱۰۶۵۹ اللہ بخش کیرپور
۱۰۷۰۲ محمد حسین۔ رڈپٹہ
۱۰۷۱۱ ظہور محمد۔ جبلپور

۱۰۷۴۹ محمد اسماعیل چک ۹۹
۱۰۷۶۵۔ احمد حسین آرمور
۱۰۷۷۳ عبدالمجید ونگٹن
۱۰۷۷۶ عبداللہ کھریانوان
۱۰۷۷۸۔ ایس۔ ایم۔ عبداللہ کلکتہ
۱۰۷۸۳ نظام الدین ستیانہ
۱۰۷۸۴۔ ابوالحسن اسکوائر چین پور
۱۰۷۹۸۔ ایم۔ اے۔ صادق عدن۔
۱۰۸۰۴۔ محمد صادق دھرمسالہ
۱۰۸۹۶۔ محمد سلیمان چکلہ
۱۰۹۰۵۔ ایم۔ اے۔ ایس عبدالغفار کولمبو۔
۱۰۹۴۷۔ شیخ احمد۔ مدینہ
۱۰۹۹۷ محمد عبداللہ میانوالی
۱۱۰۲۵۔ ابراہیم لدہانہ
۱۱۰۳۶۔ محمد اسحاق ہانگ کانگ
۱۱۱۰۲ عبدالوہاب بمبئی
۱۱۱۱۲ عبدالشکور۔ سمرا
۱۱۱۳۰ محمد عبدالواحد کینڈرا پارہ
۱۱۱۶۳ غلام اللہ نیروبی
۱۱۱۷۷ نذیر احمد بہاولپور
۱۱۱۸۲ الطاف حسین مسانیاں
۱۱۲۲۹۔ ظل الرحمن جگناتھ پور
۱۱۲۴۱۔ داؤد دادا۔ پنالا
۱۱۲۵۶۔ محمد یوسف۔ محمد پور
۱۱۲۵۷ محمد صادق۔ بمبئی
۱۱۲۵۹۔ محمد یعقوب سیوان
۱۱۲۶۷ احمد علی۔ بازید پور
۱۱۴۳۴۔ میاں بوٹا۔ موگا
۱۱۴۴۹۔ محمد نواز خان حیدرآباد دکن

ahmadimuslim.de

۱۱۴۶۳۔ الحکیم قائم الدین پاک پٹن۔
۱۱۴۶۶۔ احمد حسین شملہ
۱۱۴۶۸۔ عبدالمنان میرٹھ
۱۱۴۸۵۔ ہیڈ ماسٹر صاحب فتحگڑھ چوڑیاں
۱۱۴۹۱۔ حبیب اللہ رامپور
۱۱۴۹۷۔ عبدالاحد۔ حویلی
۱۱۵۰۵۔ عبداللہ شاہ منترو برما۔
۱۱۵۰۶۔ عبدالرحمٰن۔ جھمپیر یوالی۔
۱۱۵۰۷۔ برکت اللہ۔ اودہیم پور۔
۱۱۵۰۸۔ محمد ابراہیم۔ حیدرآباد سندھ۔
۱۱۵۲۱۔ نور علی ٹوڈا فجی
۱۱۵۲۹۔ محمد اشرف دہلی
۱۱۵۳۵۔ احمد کریم۔ تیر
۱۱۵۳۱۔ عبدالمنان۔ دلال پور۔
۱۱۶۳۸۔ فیض محمد لیہ
۱۱۶۴۳ محمد ظہیر گیا
۱۱۶۶۳۔ احمد اللہ امرتسر
۱۱۶۹۶۔ رمضان علی۔ توبوا۔ فجی۔
۱۱۷۰۹۔ عبدالرحمٰن جہان آباد
۱۱۷۱۱۔ محمد عثمان کوباڑیا نوالہ۔
۱۱۷۳۱۔ اللہ بخش دہلی
۱۱۷۳۴۔ سید پیر صاحب پرلاکھمیڈی
۱۱۷۳۸۔ حبیب احمد نور محل
۱۱۷۳۹۔ امیرالدین۔ سورت

۱۱۷۴۶ مولوی نذیر حسین بمبئی۔
۱۱۷۴۸۔ فضل کریم۔ جہلم
۱۱۷۵۱۔ شکور محمد توبوا (فجی)
۱۱۷۵۲۔ فضل دین۔ اکیاب
۱۱۷۵۳۔ محمد صالح۔ کلکتہ
۱۱۷۵۴۔ محمد علی ابادان
۱۱۷۵۶۔ اللہ دتہ۔ چک ۵۰۹ ع
۱۱۷۷۹۔ فضل الٰہی۔ ڈہاکہ
۱۱۷۹۲۔ عبدالرحمٰن۔ جام پور
۱۱۸۵۸۔ عبدالغفور چک نمبر ۱۱۰
۱۱۸۶۳۔ محمد داؤد۔ کوٹلی لوہاراں۔
۱۱۸۸۱۔ غلام حسن چنداں
۱۰۵۴۸۔ غلام محی الدین بارہ مولا

غریب فنڈ

۲۷۰۲۔ حاجی قطب الدین دھارڑ۔
۷۳۶۰۔ صدرالدین گھنّے کے
۸۶۷۳۔ حبیب اللہ۔ جمشید پور
۹۹۲۲۔ ابراہیم۔ باقی پور
۱۰۷۵۶۔ عبدالرؤف دہلی
۱۰۸۳۶۔ بشیر احمد سہارنپور
۱۱۲۵۳۔ عبدالغفار۔ مرہروا
۱۱۶۸۷۔ عبداللہ۔ نصرت پور
۱۱۷۳۶۔ عبدالواحد۔ لائل پور۔
۱۱۷۴۵۔ محمد ہاشم بجوپودہ
۱۱۷۵۷۔ عبدالقدوس اسلام آباد۔

اہلحدیث کی سالگرہ خدا کے فضل و رحم کے ساتھ اہلحدیث اپنی زندگی کے ۳۲ سال گزار کر تینتیسویں سال میں قدم زن ہونے کو ہے۔ انشاء اللہ۔ اس کے اس عرصۂ حیات میں تائید ایزدی کے بعد معاونین و بہی خواہوں کی اعانت کا بھی زیادہ حصہ ہے۔ مگر زمانہ کی ناسازگاری کی وجہ سے اس کے دور حیات میں کچھ تلاطم برپا ہو رہے ہیں جس سے اس کی ترقی خاطر خواہ نہ ہوئی۔ اس لئے بار بار یہی اپیل کی جاتی رہی کہ اس کی بقا کے لئے خریداروں کی اشد ضرورت ہے۔ ورنہ توحید و سنت کی وہ صدا جو ۳۲ سال تک بلا خوف لامۃ لائم دنیا کے گوشے گوشے میں بلند ہوتی رہی ہے اس میں ضعف نہ آ جائے۔ اور اس طرح سے ان تمام کوششوں اور محنتوں کے پیدا شدہ نتائج یک قلم مفقود ہو جائیں گے۔ پس بہی خواہان اہلحدیث ترقی اشاعت کے متعلق اپنا فرض محسوس کریں۔

حج بدل کے لئے کوئی صاحب مجھے روانہ کر دیں تو از حد مشکور ہونگا کیونکہ عرصہ سے زیارت بیت اللہ کے لئے بیتاب ہو رہا ہوں مگر بوجہ غربت و عسرت اس نعمت عظمیٰ سے محروم ہوں۔ سید عبدالغفار رضوی معرفت مولوی احمد حسین صاحب رضوی مترجم چیفکورٹ لکھنؤ

نماز تراویح میں محراب سنانے کے لئے کسی جگہ حافظ کی ضرورت ہو تو بھی خاکسار کو یاد رکھیں۔ (سید عبدالغفار مذکور)

یاد رفتگان (۱) ہماری مسجد کے نمازی حاجی شاہ محمد صاحب اہل حدیث انتقال کر گئے۔ انا للہ۔
(۲) نیز ہمارے مدرسہ کے سابق مدرس مولوی عبدالکبیر مرحوم کی دختر خرد چار خردسال بچے چھوڑ کر رحلت کر گئی۔ انا للہ (ابوالقاسم بنارسی) (۳) میری نانی صاحبہ ۲ سال ۶ ماہ ۱۴ یوم فالج میں مبتلا رہ کر فوت ہو گئیں انا للہ (قاضی منظور حسین امرتسر) (۴) امرتسر کے مشہور و معروف وکیل شیخ کریم بخش صاحب سرینگر میں فوت ہو گئے ان کی نعش بذریعہ کار امرتسر لائی گئی (۵) شیخ علی بخش صاحب آنریری مجسٹریٹ و ممبر انجمن اسلامیہ امرتسر کچھ عرصہ بیمار رہ کر فوت ہو گئے انا للہ (۶) بابو محمد طیب رئیس رمضان پور فوت ہو گئے انا للہ (سیکرٹری انجمن اتحاد المسلمین کوٹ رمضانپور ضلع ...) (۷) حاجی عبدالجبار صاحب اہل حدیث فوت ہو گئے انا للہ (راقم نصیرالدین کہت پوری) (۸) میری بیوہ دو پھی انتقال کر گئیں۔ انا للہ (مولوی علی از چھپرہ)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلھم وارحمھم

مقدمہ میں کامیابی برادران احناف نے ہم پر فوجداری مقدمہ دائر کر رکھا تھا الحمد للہ کہ اسمیں ہمیں کامیابی ہو گئی ہے۔ (خاکسار ابوضیاء محمد قمرالدین از مئوائمہ الہ آباد)

تلاش لاپتہ مولوی محمد حسین ساکن بھٹیاں علاقہ کاہنووان ضلع گورداسپور دو سال سے لاپتہ ہیں کسی صاحب کو ان کا علم ہو تو مجھے اطلاع دیں (مختار احمد موضع کھوکھر ڈاک خانہ فتحگڑھ ضلع گورداسپور)

رہبر حجاج جس میں اخراجات حج و ضروری امور مفصل درج کئے گئے ہیں۔ حج کو جانے سے پہلے اس کا مطالعہ از حد ضروری ہے۔ صرف جوابی کارڈ (بغرض محصولڈاک) بھیج کر دفتر اہلحدیث امرتسر سے مفت حاصل کریں۔

النجم لکھنؤ کا خاتون نمبر معاصر النجم لکھنؤ نے ۱۸۔ اکتوبر کی اشاعت کو خاتون نمبر شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے جسمیں اسلام میں عورت کے حقوق، ضروری کوائف پر مفصل بحث کی جائیگی مستقل خریداروں کو مفت ملیگا دیگر شائقین ۳ کے ٹکٹ بھیجکر حاصل کر لیں۔ پتہ۔ منیجر النجم لکھنؤ

مضامین آمدہ مولوی احمد مدراسی۔ مولوی محمد شرف الدین۔ مولوی محمد عبداللہ عقیل ۲ عدد۔ عبدالصمد۔ مولوی عبدالرحمٰن۔ محمد محمد ابراہیم۔ مولوی محمد احمد۔ مولوی ابوالبشیر۔ میاں غلام رسول۔ محمد صمصام الحق۔

غیر مقبولہ معیار نبوت۔ تائید مزیدی۔ قادیانی انعامات کی حقیقت۔

پتہ نشان بعض صاحب دریافت کرتے ہیں کہ میاں جی محمد الدین آف گجرات محلہ کرم علیشاہ (پنجاب) کہاں رہتے ہیں کیا مستحق امداد ہیں؟ ان کو اطلاع رہے پتہ ان کا مرقوم ہے اور وہ مستحق امداد ہیں۔

ahmadimuslim.de

ملکی مطلع

کیا مسلمان سیدھی راہ پر چل رہے ہیں

؎ ایں راہ کہ تو میروی بترکستان است

لاہور کی مسجد کیا گری مسلمانوں کے دلوں پر بجلی گر گئی۔ قریباً ڈیڑھ سو سال سے مسجد مذکور سکھوں کے قبضے میں تھی۔ جس کا وجود ہم کو مناظروں میں بہت فائدہ دیتا تھا۔ جونہی کسی آریہ نے اسلام یا شاہان اسلام پر الزام لگایا کہ انہوں نے ہندوؤں کے مندروں پر قبضہ کر لیا ادھر سے فوراً جواب دیا گیا کہ مسلمانوں کے قبضے کا ثبوت تو تم دے نہیں سکتے البتہ ہندوؤں اور سکھوں نے مسلمانوں کی مساجد پر جو قبضہ کیا تھا اس کے ثبوت میں سری نگر کشمیر کی پتھر مسجد اور لاہور میں لنڈا بازار کی مسجد ہم پیش کر سکتے ہیں۔

مسجد واقعہ سری نگر تو مسلمانوں کو مل گئی۔ مسجد شہید گنج لاہور سطح زمین سے مل چکی ہے۔ اور بزبان حال کہہ رہی ہے ؎

بگولے اسلئے منڈلا رہے تھے میرے مدفن پر
کہ یہ دھبہ بھی کیوں باقی رہے صحرا کے دامن پر

انقلاب زمانہ ہے کہ دونوں مسجدیں میدان مناظرہ میں کام دینے کے قابل نہ رہیں۔ پہلی تو اس طرح کہ حکومت کشمیر نے مسلمانوں کے حوالے کر دی۔ دوسری اس لئے کہ اس کو دستبرد زمانہ نے ہماری آنکھوں سے اوجھل کر دیا اور ہم اس کے فراق میں روتے رہے اور رو رہے ہیں اور اس کے پاس سے گزرتے ہوئے امرء القیس کا شعر پڑھتے ہیں ؎

قفا نبک من ذکری حبیب و منزل
بسقط اللوی بین الدخول فحومل

دستور فطرت ہے کہ غم وغصہ کی حالت میں آدمی کچھ بھی باتیں بھی کر جاتا ہے۔ اس اصول کے ماتحت مسلمانان لاہور نے یا ان کے قائد پیر جماعت علی شاہ صاحب نے غم وغصہ کی حالت میں کہہ دیا کہ مسلمان ہندوؤں اور سکھوں سے بائیکاٹ کریں۔ مسلمان بھی رنج وغم میں بھرپور تھے وہ بلا سوچے سمجھے فوراً سے پہلے اس حکم کی تعمیل کرنے کو تیار ہو گئے۔ یہ بائیکاٹ معمولی حد تک نہ رہا بلکہ پکٹنگ بھی شروع کر دی گئی۔ کہ جو مسلمان کسی ہندو یا سکھ سے سودا خریدے اسے پھینک دیا جائے۔ ایک روز ایسا ہونے سے ہندو قوم جو پہلے ہی سے حساس واقع ہوئی ہے بیدار ہو گئی انہوں نے اپنا فوراً انتظام کر لیا۔ سب سے پہلے سبزی کا انتظام کیا۔ امرتسر، شیخوپورہ وغیرہ قریبی مقامات سے لاریوں کے ذریعے سبزی منگوا کر سبز منڈی کھول دی۔ اسی طرح دوسرے کام کاج بھی شروع کر دیئے۔ افسوس قائدان تحریک علم منطق پڑھے ہوتے تو ان کو غلطی نہ لگتی وہ ترقی تجارت لابشرط شئے کرتے نہ کہ بشرط لاشئے۔ اب جو ہمارے کانوں میں آوازیں آتی ہیں ان کا نتیجہ یہ ہوا کہ شہر لاہور اور اس کا قرب وجوار ایک اچھا خاصہ میدان جنگ بن گیا ہے ادھر گورنمنٹ نے سونے پر سہاگہ پھیر دیا کہ لاہور، امرتسر وغیرہ اضلاع ممنوعہ کو بلا روک ٹوک تلوار رکھنے کی اجازت دیدی۔ خدا خیر کرے۔ کہیں یہ عشق جنوں تک نہ پہنچ جائے۔

نوٹ اس مسئلہ پر ہم پھر کبھی مفصل لکھیں گے۔

پیر جماعت علیشاہ علیپوری
اور
انکے مرید بابو کرم الٰہی وکیل
مطلع رہیں!

آپ ہر دو صاحبوں نے میرے لئے جو ہزار روپیہ کا انعامی اعلان کیا ہے۔ میں اس سے بےخبر نہیں ہوں۔ ملک پنجاب میں فضا صاف ہو جائے تو میں آپ کی دعوت قبول کرونگا۔ آپ تسلی رکھیں۔

دیر آید درست آید (ابوالوفاء)

قابل توجہ گورنمنٹ پنجاب

ہم نے بارہا عرض کیا ہے کہ گراموفون کی کثرت سے شہروں، قصبوں اور بستیوں میں عام پبلک کی نیند میں سخت خلل آتا ہے۔ عیش پسند لوگ اونچے مکانوں پر چڑھ کر راتوں کو جب تک چاہتے ہیں۔ بلند آواز کے گراموفون بجاتے رہتے ہیں۔ جس سے پبلک کی نیند میں خلل واقع ہو کر سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اسی لئے کمشنر پولیس مدراس نے گورنمنٹ سے خواہش کی ہے کہ گراموفون بجانے والوں کو رات کے گیارہ بجے سے پانچ بجے صبح تک بندش کا حکم دیا جائے۔ ہم اس کے علاوہ اتنی عرض کرتے ہیں کہ گراموفون کو پولیس ایکٹ کی دفعہ ۳۴ میں داخل کیا جائے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ آج کل لوگ جس قدر بے مروت اور سخت دل ہو رہے ہیں پہلے ایسے نہ تھے۔ ممکن ہے کسی گھر میں کسی کا عزیز بیمار ہو اور اس کے پڑوس والے قانونی آڑ میں ۱۱ بجے تک گراموفون بجا کر بیمار کے سارے خاندان کے حق میں مزید تکلیف [illegible] کریں اگر دفعہ [illegible] تو قانون ہمو[illegible] وہی حاوی ہو جائے گا۔ امید ہے کہ گورنمنٹ پبلک کے آرام کی خاطر بہت جلد توجہ کریگی۔

معاصر "سیاست" لاہور کو ۱۶ء سے ۱۹۳۵ء تک

جو مصائب حکومت کی طرف سے آئیں واقعی اس قابل ہیں کہ منتظمان "سیاست" بزبان حال یہ شعر پڑھیں ؎

صبت علی مصائب لوانہا
صبت علی الایام صرن لیالیا

آخری مصیبت جس کے باعث سیاست آجکل بند ہے دو ہزار کی ضمانت طلبی ہے۔ ہواخواہان سیاست کا فرض اخلاقی ہے کہ امداد کر کے سیاست کو زندہ رکھیں اور دعا گوؤں کا فرض ہے کہ اس کی آیندہ سلامتی کے لئے دعا کریں۔

تفسیر سورہ اخلاص۔ مادہ پرستی اور تثلیث کی جڑ اکھیڑی گئی ہے۔ قیمت ۲؍ (مینیجر اہلحدیث) (۴۷۳)

ahmadimuslim.de

اعلان مدرسہ محمدیہ قصبہ باڑی ریاست دھولپور

بفضلہ تعالےٰ عرصہ اٹھارہ سال سے جاری ہے۔ اور بفضل ایزدی و معاونین کی امداد سے روز افزوں ترقی پر ہے۔ کانفرنس اہل حدیث دہلی نے مدرسہ ہذا کی اعانت میں بہت حصہ لیا مگر اس وقت کانفرنس نے بوجہ کمی سرمایہ اپنی تمام امدادی مدارس کی امداد کو بمجبوری کسی آیندہ وقت تک ملتوی کر دیا ہے چونکہ مصارف مدرسہ تنخواہ ملازمین و خوراک طلباء وغیرہ مقامی غریب جماعت اہل حدیث پورا کرنے سے قاصر ہے۔ اس لئے مسلمانان ہند سے پرزور اپیل ہے کہ جہاں تک ہو سکے مدرسہ ہذا کی اعانت میں دریغ نہ فرما دیں۔ لہٰذا بغرض وصول امداد مولوی عبد المعبود صاحب کانپوری سفیر مدرسہ ہذا کو علاقہ یوپی، بہار، کلکتہ، بنگال، رنگون، بمبئی، مدراس وغیرہ کے لئے اور مولوی عبد الحق صاحب سفیر مدرسہ ہذا کو علاقہ پنجاب کے لئے بھیجا جاتا ہے۔ امید ہے کہ ہمدردان اسلام اور علم دوست احباب براہ راست یا بالواسطہ سفیران مدرسہ ہذا کی مالی مشکلات میں امداد فرما کر شکریہ کا موقع دیں گے۔ بیرونی طلباء کے طعام و قیام کا انتظام نہایت اچھا ہے۔ آنے سے پیشتر طلباء اجازت حاصل کریں۔ تمام خطوط و منی آرڈر پتہ ذیل سے ہونے چاہئیں المکلف عبد المجید نائب سکرٹری مدرسہ محمدیہ قصبہ باڑی ریاست دھولپور۔ (مرر داخل غریب فنڈ)

خون کے آنسو اس میں بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کی موجودہ حالت اور موجودہ روش ان کے لئے تباہ کن ہو گی۔ اگر وہ اس تباہی سے بچنا چاہتے ہیں تو ان کو فوراً اپنی روش بدل دینا چاہیئے اور ان تدابیر پر عمل کرنا چاہیئے جو ان کی فلاح و بہبود کا موجب ہیں۔ اس کتاب میں ان تدابیر پر تفصیل سے بحث کی گئی ہے جو مسلمانوں کی ترقی و کامیابی کی ضامن ہیں۔ خود پڑھئے اور اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کو سنائیے۔ پھر ان باتوں پر عمل کیجئے۔ جو اس کتاب میں بتائی گئی ہیں قیمت ۸/
ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

اہل حدیث کانفرنس کی فریاد

کان لگا کر سن لو

ابھی کل کا واقعہ ہے کہ اخبار اہلحدیث میں اہل حدیث کانفرنس کی بنیاد رکھنے کیلئے مشوروں کا سلسلہ جاری ہوا تھا۔ پھر وہ دن بھی آیا کہ اس کے بانیوں نے دورہ کر کے دور دراز مقامات کا سفر کر کے اس کی بابت جماعت سے آراء دریافت کیں اور امداد حاصل کی۔ پھر وہ دن بھی آیا کہ کلکتہ سے پشاور تک متعدد مقامات میں اس کے جلسے بڑی شان و شوکت سے ہونے لگے پھر وہ دن بھی آیا کہ اسکے مکاتب کا جال دور دور تک پھیل گیا۔ اسکے مبلغ ملک میں پھرتے رہے۔ مذہبی مقدمات میں مظلوموں کی اس نے کافی امداد کی۔ پھر اسکو اتنی قبولیت حاصل ہوئی کہ جلالۃ الملک سلطان ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ نے موتمر مکہ معظمہ میں اسکی نیابت بھی طلب فرمائی۔ غرض اس کانفرنس نے جماعت کو اپنی خدمت کا پورا قائل کر لیا۔ باوجود اس وسعت کار کے اس جماعت پر آمدنی کے غبن یا ناجائز خرچ کا اعتراض نہ ہوا کیونکہ اس کا روپیہ پیسہ ایسے ہاتھوں میں رہا جو ملک میں مسلمہ امین ہیں۔ آہ! آج یہ دن بھی آ گیا ہے کہ میں ہی جو کبھی اس کا محرک تھا بد قسمتی سے جماعت کو یہ اطلاع دینے پر مجبور ہوں کہ اگر جماعت نے بیک وقت اس پر فوری توجہ نہ کی تو مثل دیگر انجمنوں اور خلافت کمیٹیوں وغیرہ کے اس کا بھی ذکر رہ جائیگا وجود نہ ہو گا وہ دن اعیان اہل حدیث کیلئے کچھ مسرت کا دن نہ ہو گا بلکہ رونے کا ہو گا۔ بس ابھی وقت ہے کہ اصحاب کرم اس پر توجہ کریں اور جو کچھ بھی اس مریض خادم کے علاج کیلئے دے سکیں فوراً پتہ ذیل پر بھیجدیں ورنہ ایک ایک منٹ قیمتی ہے جو ضائع ہو کر موجب حسرت ہو گا۔

نوٹ اہل حدیث کانفرنس کو کن وجوہ سے نقصان پہنچا قابل ذکر نہیں خدا کے ہاں سب مرقوم ہے۔ اللہ ہمارے قصوروں کو معاف فرمائے۔ (خادم ابو الوفاء)

ارسال زر کا پتہ:۔ حاجی علیجان سوداگر (امین اہل حدیث کانفرنس) نئی سڑک دہلی۔

ہائیڈرو الیکٹرک پراجیکٹ اور بجلی

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

ہائیڈرو الیکٹرک سکیم سے دیہاتی اور شہری رقبوں میں بجلی تقسیم کرنے کی غرض سے کانگڑہ، پٹھان کوٹ، دھاریوال، ویرکا، لاہور اور جالندھر میں سب سٹیشن قائم کئے گئے ہیں۔ ان سٹیشنوں سے جو "مین" اور "برانچ" لائنوں پر واقع ہیں ۱۱ ہزار وولٹ کی طاقت کے "فیڈر" قریب کے قصبوں میں بجلی پہنچانے کے لئے موجود ہیں اور بھرفالتو "سوئچ بورڈ" بھی مہیا کئے گئے ہیں کہ اگر قصبات رقبوں کے متصل دیہاتی رقبوں سے بجلی کی مانگ آئے تو ان سب سٹیشنوں کے ذریعہ وہاں بجلی تقسیم کر دی جائے۔ قصبوں میں جو مقامی نظام تقسیم موجود ہیں ان میں ۱۱ ہزار وولٹ کی طاقت کے "مین" اور چھوٹے سٹیشن ہیں جو ان گیارہ ہزار وولٹوں کو گھریلو اغراض کے لئے ۲۳۰ اور صنعتی مقاصد کے لئے ۴۰۰ وولٹ میں منتقل کر دیتے ہیں۔ مزید برآں تقسیم کے مقامی سٹیشنوں سے کم طاقت کی کرنٹ کشادہ بازاروں میں سطح زمین پر اونچی لائنوں اور دیگر مقامات پر تحت الارضی "کیبل" کے ذریعہ استعمال کرنے والوں کے گھروں تک پہنچائی جاتی ہے۔ ہر استعمال کنندہ کے مکان کے بالمقابل "ہوائی" اور "زمینی" لائنوں کے بروئے کار لایا جاتا ہے اور وہاں سروس لائن بجلی کو استعمال کنندہ کے مکان تک دیتی ہیں جہاں ایک یا ایک سے زیادہ میٹروں کے ذریعہ بجلی کے خرچ کا حساب لگایا جاتا ہے۔

مسلمانوں کا دور جدید اور ہندوستان کا مستقبل

پروفیسر ولفریڈ کینٹول سمتھ کی "ماڈرن اسلام ان انڈیا" ... پروفیسر لوتھراپ سٹاڈرڈ کی نیو ورلڈ آف اسلام کا اردو ایڈیشن یعنی صدی سابقہ و حال کی اسلامی جدوجہد کا اصلی فوٹو۔ مشرق قریب میں مغربی سیاست بعد از جنگ کی مفصل روئداد، ہندوستان کے سیاسی، اقتصادی اور معاشرتی تغیرات کی دلچسپ کیفیت اور ان سب کی بنا پر آنیوالے امکانات کا صحیح جائزہ۔ قیمت عہ
ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadiyyamuslim.de

قابل بھروسہ ادویات

پنڈت ٹھاکر دت شرما وید کی زیرنگرانی امرت دھارا کے علاوہ قریب چار سو اور ادویات قابل قدر و قابل بھروسہ تیار ہوتی ہیں۔ جو صاحب بھی ادویات منگواتے ہیں اکثر فائدہ اٹھاتے ہیں۔ فہرست مانگنے پر مفت بھیجی جاتی ہے۔ پنڈت صاحب نے چار درجن اُردو ہندی کی نہائت مفید صحت کے اصول تبلانے والی کتب بھی لکھی ہیں۔ ان کی فہرست بھی منگوائی جا سکتی ہے۔ ایک خریدار کا خط جس نے چند ادویات منگوائیں۔ مُشتے نمونہ از خروارے نیچے درج کیا جاتا ہے:۔

پوجیہ شرمان جی! نمستے

جو ادویات آپ سے منگوائی تھیں۔ انکو استعمال کیا گیا نتیجہ حسب ذیل ہے:۔

سپاری پاک: آرام ہے۔ اچھی چیز ہے } عورتوں کی کل امراض کو دور کر کے ان کو مضبوط اور تندرست بناتی ہے۔ قیمت فی پاؤ ایک روپیہ چھ آنے

دل سُندری: لاجواب چیز ہے چہرے کو صاف کرنے کے لئے ولائتی ادویات سے بہتر ہے } یہ ایک قسم کا روغن ہے جو چہرہ کو چمکاتا ہے۔ داغ کیل وغیرہ کو دُور کرتا ہے۔ اگر غسل سے پہلے چت موہنی اور غسل کے بعد دل سُندری استعمال ہو تو بس کہنا ہی کیا ہے۔ قیمت دل سندری عصہ چت موہنی عصہ

اُمرت دہارا بام: درد کو دُور کرنے کے لئے اس سے بہتر اور کوئی چیز ہو نہیں سکتی۔ خوب ایجاد ہے } اس کی مالش اعصابی خاصکر عضلاتی اور نسوں وغیرہ کی دردوں کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عصہ)

بچھو کاٹے کی دوائی: ایک مریض پر آزمائی آرام ہوا۔ } اس کو مقام ڈنگ پر لگانے سے فوراً آرام آتا ہے۔ قیمت ۸ر۔ نصف ۴ر

سکاوٹ بکس: کوزے میں دریا بند کر دیا گیا ہے۔ اعلیٰ چیز سفر والوں کے لئے ہے } یہ سکاوٹوں، بالچروں، خدمتگاروں، والنٹیروں و مضافات میں رہنے والے افسروں اور ہر گھر میں و باہر رکھنے کے لئے دنیا بھر میں لاثانی ہے۔ قیمت دو روپے آٹھ آنہ ۲؎

(بابو) بال کرشن مقام بارکھان (بلوچستان)

خط و کتابت و تار کا پتہ:۔ اُمرت دھارا ۲۳ لاہور

المشتہر

منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور

سیکنڈ ہینڈ کوٹوں اور کٹ پیس

کی تجارت موجودہ کساد بازاری میں بہترین کام ہے لیکن تازہ عمدہ، ارزاں اور خالص مال۔ بنڈلوں میں بغیر کسی قسم کی گڑبڑ یا ملاوٹ کے جیسا ولائت سے آتا ہے۔ صرف دی امپیریل یونائیٹڈ کمپنی نکل روڈ کراچی سے دستیاب ہو سکتا ہے۔ تھوک مال کے خریدار لسٹ مفت طلب کریں۔

ایک روپیہ میں چھ رسالے

نوٹ۔ اگر مندرجہ ذیل چھ عدد رسالے اکٹھے منگائے جائینگے تو ایک روپیہ میں بھیجے جائینگے۔ اگر اکٹھے نہیں تو علیحدہ علیحدہ کی مندرجہ قیمت ہوگی۔

(۱) **قال اللہ** } جس میں احکام قرآنیہ کا لب لباب، نہایت وضاحت سے عالمانہ طریق پر کیا گیا ہے۔ مصنفہ سلطان القلم نواب میر صدر الدین خان صاحب رئیس بڑودہ۔ قیمت ۴ر

(۲) **قال الرسول** } یہ کتاب بھی موصوف کی تصنیف ہے۔ اس میں احادیث نبویہ علیہ الصلوٰۃ والتحیہ کا لب لباب بڑی خوبی اور وضاحت سے دیا گیا ہے۔ قیمت ۴ر

(تصانیف مولانا ابوالکلام صاحب آزاد)

(۳) **خطبۂ عید اضحیٰ**۔ عید قرباں کے روز پڑھنے کے لئے بیش بہا معلومات سے پُر ہے۔ قیمت ۴ر

(۴) **دعوت عمل** اس میں غافل مسلمانوں کو احکام شریعت پر عمل پیرا ہونے کی دعوت قرآن و حدیث سے دی گئی ہے۔ قیمت ۴ر

(۵) **الحریت فی الاسلام** اس میں اسلامی حریت و جمہوریت اور دیگر اہم مسائل پر زبردست بحث کی گئی ہے۔ قیمت ٦ر

(۶) **توصیۂ شہادت** شہادت امامین سے ایک بصیرت افروز درس توحید دیا ہے۔ ۴ر

منگوانے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

(۹۵۵)

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست کتب مفت حاصل کریں۔ المشتہر مہتمم کتب خانہ

ahmadmuslim.de

الترغیب والترہیب

(مترجم اردو بین السطور) مصنفہ امام حافظ عبد العظیم منذری رح۔ یہ کتاب نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث صحیحہ کا بہت بڑا ذخیرہ ہے اور ہر مشروع فعل کی ترغیب اور ممنوع کی ترہیب پر علیحدہ علیحدہ باب باندھ کر اس کے ثواب وعقاب کے بارہ میں مرفوع احادیث لائی گئی ہیں۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۳ ۸/

کتاب الروح

(زبان اردو) مصنفہ امام حافظ علامہ ابن قیم جوزی۔ اس بے مثل کتاب میں امام موصوف نے عذاب قبر کو ایسے طریق سے بدلائل عقلی ونقلی ثابت کیا ہے کہ بالکل مجال انکار نہیں رہتی۔ بلکہ فوراً دماغ میں اس کا تصور جم جاتا ہے۔ علاوہ ازیں روح کی حقیقت، ملاقات ارواح واموات وغیرہ کل ضروریات کے متعلق ہے۔ قیمت ۱۲/

ستینی

(رنگینی ساختہ علوم والی) ترجمہ اُردو۔ اور ہر علم کے حالات کو پہلے تین فصلوں میں ابتدائی مسائل کا ذکر فرما کر پھر بطور سوال و جواب ہر علم کے تین تین اوق (۹۵
مسائل کو حل کیا ہے۔ اور جو علوم کسی سبب سے اس قسم کے تحت میں نہ آسکتے تھے۔ ان کو مسلسل نو فصلوں میں بیان کر دیا ہے۔ یہ کتاب امام رازی کی زندہ اور بولتی ہوئی کرامت ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۹/

بادشاہ بننا چاہتے ہو یا ولی

مصنفہ حجۃ الاسلام امام غزالی رح۔ اس بے نظیر کتاب میں وہ کل وسائل و ذرائع نہایت بسط سے ارقام فرمائے ہیں۔ جن کے ذریعہ ایک ناتوان و پراگندہ دل شخص ظاہری و باطنی ترقی کے اعلےٰ سے اعلےٰ منازل و مدارج تک پہنچ جائے اور بادشاہ سے لے کر رعایا اور فوجیوں، جرنیلوں، عالموں، صناعوں، زراعوں اور ہر طبقہ کے لوگوں کے فرائض و تعلقات پر بحث کر کے کیمسٹری (علم کیمیا) و موسیقی پر حکیمانہ و لطیف پیرایہ میں آگاہ فرما کر طب کے بعض نادر نسخہ جات اور بعض ادویہ و اشیاء کے عجیب و غریب خواص، سحر و طلاسم و عزائم کی حقیقت، روح کی ملاءیت اور دیگر روحانی کیفیات کی تشریح فرما کر عالم بالا کی سیر کراتے ہوئے آداب مجلس، تہذیب نفوس، نفس ناطقہ۔ روح موت حشر احوال باطنی کی درستی، حمد الٰہی نبوت وسعادت کو لکھ کر مجاہدات و زہد و تقویٰ و مکاشفات وحب وعشق ربانی و دیگر اسرار الٰہی پر روشنی ڈال کر رسالت و کہانت سحر و کرامت معجزات و نیرنجیات میں فرق کرنے کے طریقے واضح کر دیئے ہیں اور ان ابحاث کے دوران میں بعض نہایت قیمتی نکات درج ہیں۔ قیمت صرف ۱۲/

المرقات فی احکام الصلوٰۃ

مصنفہ مولوی عبد الجبار صاحب ابن مولوی محمد جمال صاحب۔ جس میں نماز کے اقسام، شرائط نواقض اور دیگر ضروری مسائل نہایت تفصیل کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں۔ کتابت، طباعت وغیرہ بہت عمدہ۔ ضخامت ۹۲ صفحات۔ سائز $\frac{20}{26} \times 30$ ۔ قیمت ۶/

تفسیر ثنائی اُردو

مصنفہ حضرت مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب

یہ تفسیر بہت مفید اور پسندیدہ ہے جس میں خاص خوبی یہ ہے کہ قرآنی مضمون مسلسل معلوم ہوتا ہے۔ ایک کالم میں ترجمہ ہے۔ دوسرے میں تفسیری ترجمہ ہے۔ نیچے حواشی میں شان نزول درج ہے۔ اس سے نیچے مختلف حواشی مخالفین کے متعلق ہیں۔ اس تفسیر کی آٹھوں جلدیں طبع ہو کر بعض مکرر سہ کرر بھی چھپی ہیں۔ تفصیل حسب ذیل ہے:۔ جلد اول۔ سورہ فاتحہ وبقرہ۔ جلد ثانی سورہ آل عمران۔ نساء۔ جلد ثالث۔ سورہ مائدہ تا اعراف، جلد رابع از انفال تا سورہ بنی اسرائیل۔ جلد خامس از بنی اسرائیل تا سورہ شعرا۔ جلد ششم۔ از شعراء تا صفات۔ جلد ہفتم۔ از صفات تا نجم۔ جلد ہشتم۔ از قمر تا والناس:

نوٹ۔ قیمت فی جلد علیحدہ علیحدہ دو روپے ہے اور پورے سٹ کی قیمت ۱۲/ روپے علاوہ محصول

ملنے کا پتہ:۔ **مینجر دفتر اہلحدیث امرتسر** (پنجاب)

خون کے پیاسے

کسی پیر گدی نشین کے پوشیدہ رازوں کا انکشاف۔ جن کو سُن کر بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ قابل دید ہے بطرز ناول کے ہے۔ قیمت ہر دو حصہ ایک روپیہ۔

کاویہ علی الغاویہ

مصنفہ مولوی محمد عالم صاحب امرتسری۔ اس کتاب میں مرزائی مشن پر وسیع سیر کن بحث کی ہے ہر مبحث اس میں مذکور ہے کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت حصہ اول ۸/ ۔ حصہ دوم ۸/

محمدیہ پاکٹ بک

کذب مرزا، ختم نبوت، حیات مسیح وغیرہ تمام مسائل پر نہایت جامع اور مدلل کتاب ہے۔ مرزائیوں کے اعتراضات نقل کر کے ان کے جوابات قرآن و حدیث اور اقوال مرزا سے دیئے گئے ہیں۔ علمی، اصولی، عقلی اور نقلی بحث کی گئی ہے۔ کتاب کسی لحاظ سے نامکمل نہیں ہے جس طرح ہر مرزائی اپنی پاکٹ بک لے کر ہر مسلمان سے بحث کر سکتا ہے اسی طرح ہر مسلمان محمدیہ پاکٹ بک کی موجودگی میں بڑے سے بڑے مرزائی مناظرہ کا منہ پھیر سکیگا۔ خوبصورت جلد جیبی سائز۔ حجم ۷۰۰ صفحات۔ لکھائی چھپائی نہایت دیدہ زیب۔ کاغذ اعلا۔ قیمت ۱۲/

کتابیں منگوانے کا پتہ:۔ **دفتر اہلحدیث امرتسر**

مومیائی

۵/۱۵

مصدقہ علمائے اہلحدیث وہزارہا خریداران اہلحدیث"

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔
ابتدائی سل ودق۔ دمہ، کھانسی، ریزش، کمزوری سینہ
کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن
کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور
وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دوچار
دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے...... کے بعد استعمال
کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا
اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی
سی کھا لینے سے درد موقوف ہوجاتا ہے۔ مرد، عورت،
بچے، بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر
کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال
ہوسکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی
قیمت فی چھٹانک ۱۲/ـ۔ آدھ پاؤ ۳/ـ۔ پاؤ بھر ۴/ـ
مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔

تازہ ترین شہادات

جناب ایم ضمیر الدین احمد صاحب دربھنگہ
"آپ کے ہاں سے کئی ایک بار مومیائی منگوائی۔
بہت ہی مفید ثابت ہوئی۔ دو چھٹانک اور بھیجدیں۔"
(یکم اگست ۱۹۳۵ء)

جناب حافظ سید عبدالرزاق صاحب تولاپور۔
مومیائی کے استعمال سے مجھ کو فائدہ ہے۔ ایک چھٹانک
اور ارسال کریں۔" (۴۔ اگست ۱۹۳۵ء)

جناب دولت خان صاحب ڈومریاگنج
"دو چھٹانک مومیائی منگوائی تھی۔ مریضہ کو بہت
فائدہ ہے۔ ایک چھٹانک میرے دوست موہن بری
ٹھیکیدار کے نام ارسال فرمائیں۔" (۱۰۔ اگست ۱۹۳۵ء)

(مومیائی منگوانے کا پتہ)
حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر
دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

تمام دنیا میں بے مثل

۴۹/۵۱

سفری حمائل شریف

مترجم ومحشی اُردو کا ہدیہ ۴ روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم ومحشی

اردو کا ہدیہ سات روپے

ان دو نوبے نظیر کتابوں کی زیادہ
کیفیت اس اخبار میں ایک سال
چھپتی رہی ہے

عبدالغفور غزنوی مالک کارخانہ
انوار الاسلام امرتسر

ہر خاص وعام کو اطلاع

پانچسو روپیہ کا نقد انعام ۱۱/۱۲

طلا نو ایجاد رجسٹرڈ

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج وکمزوری۔ جو شخص اس طلا کو بیکار
ثابت کردے اسکو پانچسو روپیہ کا نقد انعام دیا جائیگا
یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے
طیار کیا ہے جو مثل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اس کا اثر
ایک ہی روز میں معلوم ہوجاتا ہے جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں
یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں تو فوراً اس طلا سے
فائدہ حاصل کریں۔ اس طلا سے ہزاروں مریض بفضل خدا
شفایاب ہوچکے ہیں۔ اسکے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت
نہیں۔ طلا کے ہمراہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی ایجاد حب
مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں۔ یہ مکمل علاج ہے اس سے
بہتر کوئی طلا اس مرض کے واسطے ثابت نہیں ہوا۔
قیمت ایک بکس تین روپے آٹھ آنے (۳/۸)

پتہ :- **ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ**

فائدہ مند بیمہ رجسٹرڈ

۱/ ۵۷

آپ کا کل سرمایہ، کم لاگت سے کثیر فائدہ خود حاصل کیجئے۔
آل اولاد، عزیز دوست کو فائدہ پہنچایئے دونوں جہان میں
نفع ہوگا۔ باریک تحریر کی لکھائی پڑھائی، تیز روشنی کی
چمک، دھوپ کی تپش، پتھر کے کوئلہ کے دھوئیں سے
طرح طرح کے بکثرت امراض آنکھوں میں پیدا ہوجاتے ہیں
نوے فیصدی چشمہ لگانے پر مجبور ہوتے ہیں ضعف بصارت،
روہے (گرد) نونس، ڈھاکہ، نزلہ، ناخونہ، رتوندی، سوزش
وغیرہ وغیرہ کی عام شکائتیں دیکھنے سننے میں آتی ہیں۔ ایسے
تمام امراض چشم کے واسطے ایک آئی پوڈر ایجاد ہوا جسکو
۲۵ سال متواتر تجربہ کیا گیا جو اکسیر ولاثانی اور نہایت
مفید ثابت ہوا ہے۔ بڑے بڑے نامی ڈاکٹروں، حکیموں،
ویدوں، رؤسا اور عہدہ داروں کی سندوں کے علاوہ
بہترین سند یہ ہے کہ نمونہ مفت بلاخرچ منگوا کر آزمائیے
ممکن نہیں کہ بعد تجربہ آپ قیمتاً نہ منگوائیں۔ سینکڑوں
روپیہ کی ادویات سے جو فائدہ نہ ہوتا ہو اس سفوف سے
ہوگا۔ یقینی آنکھوں کا بیمہ ہے۔ آئی پوڈر لگانے والا
کبھی آنکھوں کی بیماری میں مبتلا نہیں ہوتا۔ قیمت فی پیکٹ
صرف ۸/ـ جو آنکھ جیسی نعمت کے واسطے گراں نہیں۔

پتہ :- **منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی**

(۹۴۵)

اکسیر ہاضمہ ۳۴ع } اس کا اشتہار آپ حضرات پہلے بہت
ہی بار پڑھ چکے ہیں کہ اسکے کیا فوائد ہیں۔ اسلئے لمبا چوڑا
اشتہار لکھنے کی ضرورت نہیں مگر پھر بھی یہاں دو ایک لفظ
لکھ دیتے ہیں۔ اس کے استعمال سے صحت قائم رہتی اور
بیماریوں سے نجات ملتی ہے۔ مثلاً بدہضمی رفع کا ہوجانا،
کھٹے ڈکار آنا، منہ سے بدمزہ پانی جانا، کھانا ہضم نہ ہونا
طبیعت کا خوش نہ رہنا۔ قیمت بلحاظ فوائد کے بہت ہی
کم۔ یعنی فی ڈبہ ایک روپیہ۔ محصول ۵/
اکسیر موتی دانت۔ دانتوں کی بیماریوں کو دور کرکے نہایت
ہی سفید میل کچیل سے صاف موتیوں کی طرح چمکیلے کردینا
اس کا ایک معمولی کام ہے قیمت صرف فی ڈبیہ ۸/ محصول ۵/

پتہ :- **اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر**

ahmadmuslim.de

سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ
منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

اکیس خوبیوں والی حمائل شریف

اس حمائل شریف کی تقطیع نہایت موزوں ہے جو سفر اور حضر میں کام آسکتی ہے۔ یعنی نہ بہت بڑی اور نہ ہی بہت چھوٹی۔ خط نہایت پاکیزہ واضح اور جلی ہے۔ زیر متن ترجمہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت معتبر اور مستند ہے حاشیہ پر مختصر مگر جامع المطالب تفسیر ہے جو کہ تفسیر کبیر، ابن جریر، درمنثور، خازن، ابن کثیر، مدارک، ابن ابی حاتم، مسند بزاز، مسند امام احمد، موضح القرآن، فتح العزیز و صحاح ستہ مثل بخاری و مسلم و ترمذی وغیرہ سے ملخص کر کے حاشیہ پر چڑھائی گئی ہے۔ مجلد چرمی، منقش نہایت پختہ، کتابت، طباعت اور کاغذ اعلےٰ۔ ہدیہ للعہ روپے
پتہ:- دفتر اہلحدیث امرتسر

تفسیر موضح القرآن

مؤلفہ حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب رح

اردو میں تقریباً یوں تو بیسیوں عالموں نے قرآن مجید کی تفسیریں لکھی ہیں مگر اسقدر جامع اور مختصر جس کو قریباً تمام عالموں نے مشعل راہ بنایا ہو کسی نے نہیں لکھی۔ تمام عالموں میں مستند مانی گئی ہے۔
قیمت ؎ روپے۔ محصول علیحدہ۔
پتہ:- دفتر اہلحدیث امرتسر

مترجم و معریٰ قرآن شریف و حمائلیں

معجز نما متوسط قرآن شریف مترجم بدو ترجمہ } مع کامل تفسیر اردو۔ ۵۳ خوبیوں والا زیر متن دو ترجمے۔ ترجمہ اول از مولانا شاہ رفیع الدین دہلوی رح۔ اور ترجمہ دوم از مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے۔ جو کہ اغلاط و خلل لفظی سے پاک ہے۔ اس کے حاشیے پر تفسیر ہے جو وعظ و نصائح کے لئے صحیح ترین روایات کا مجموعہ ہے۔ احادیث و تفاسیر کے حوالہ سے درج ہے۔ کاغذ سفید موٹا، حنا شدہ جلد چرمی پختہ۔ اس قرآن میں مسئلہ فاتحہ خلف الامام حواشی میں حنفی مذہب کے مطابق حل کیا گیا ہے۔ ہدیہ ستے روپے

قرآن شریف مترجم } از شاہ عبد القادر صاحب دہلوی رح۔ مجلد پارچہ ۲/۴ روپے۔ مجلد چرمی ۲/۴ عہ۔ لکھائی، چھپائی، کاغذ اعلےٰ۔

قرآن شریف مترجم } از مولانا شاہ رفیع الدین صاحب۔ تقطیع کلاں۔ خوشخط، حنا شدہ، جلی ٹائیٹل خوبصورت اور رنگین جلد چرمی نقرئی۔ ہدیہ ۲/۴ عہ

قرآن شریف معریٰ } پندرہ سطروالا۔ مجلد پارچہ۔ خوشخط و صحیح مخض تلاوت کے لئے۔ ہدیہ عہ۔ مجلد چرمی ہدیہ عہ

حمائل شریف مترجم } ترجمہ بامحاورہ۔ تحت اللفظ از مولانا ڈپٹی نذیر احمد دہلوی۔ اسکی خوبیاں تعریف کی محتاج نہیں۔ حنا شدہ مجلد چرمی۔ ہدیہ ؎ روپے

حمائل شریف مترجم } ترجمہ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب۔ برحاشیہ فوائد موضح القرآن از شاہ عبد القادر صاحب۔ جلد عمدہ پختہ چرمی۔ ہدیہ للعہ روپے

معجز نما حمائل شریف } مترجمہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔ حاشیہ پر متعدد مستند عربی تفاسیر کے خلاصے و مطالب عام فہم اردو میں چڑھائے گئے ہیں۔ شروع میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سوانحعمری و فضائل قرآن و اعمال قرآن و فہرست مضامین قرآن وغیرہ۔ ٹائیٹل نہایت مرصع۔ شاندار جلد چرمی پختہ۔ ہدیہ ؎ روپے۔

حمائل شریف معریٰ } یہ حمائل شریف نہایت خوشخط صحیح ہے۔ اس کا کاغذ سفید چکنا اور ملائم ہے۔ مجلد پارچہ۔ ہدیہ ۱۰/

حمائل شریف مترجم } از جناب مولوی عاشق الٰہی صاحب میرٹھی۔ اس کا ترجمہ مذہب اہل حدیث کے بالکل مطابق ہے۔ بدیں وجہ اہل حدیث حضرات میں بہت مقبول ہے۔ صفحات ۱۰۰۰۔ ہدیہ صرف للعہ روپے۔

قرآن مجید مترجم تقطیع کلاں } بترجمہ مولانا وحید الزماں صاحب۔ مع حواشی تفسیر وحیدی۔ نہایت خوشخط۔ حروف جلی۔ کتابت، طباعت اور کاغذ نہایت عمدہ۔ ضخامت آٹھ سو (۸۰۰) صفحات۔ ہدیہ عللہ روپے۔

نجوم الفرقان } الفاظ قرآنی کی فہرست۔ جس میں متعدد مرتبہ آنے والے الفاظ پارہ اور رکوع کے حوالہ سے یکجا دکھائے ہیں۔ قابل دید ہے۔ ہدیہ عہ

ملنے کا پتہ:- دفتر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

تصنیفات حکیم محمد عبداللہ صاحب روڑوی

کنز المجربات } اس میں وہی نسخے درج ہیں جو بارہا تجربہ کی کسوٹی پر کسے جا چکے ہیں اور پھر لطف یہ کہ کتابی نسخے نہیں بلکہ صدری خیاسی ہیں۔ اس میں ایسے زود اثر نسخے درج ہیں کہ آپ حیران رہ جائیں گے۔ ضخامت ۳۵۰ صفحات۔ سائز ۲۲×۱۸/۸۔ قیمت بے جلد ۲/۔ مجلد ۲/۸ جلد دوم۔ بے جلد ۲/۔ مجلد ۲/۸

کنز المفردات } اس میں مفرد ادویات کے ذریعہ بڑی سے بڑی پیچیدہ امراض کا علاج بتایا گیا ہے۔ قیمت ۱/۸

خواص بادام } بادام کے لذیذ مرکبات اور بعض امراض دماغی اور رخیرہ دماغی کے لئے لاثانی نسخہ جات۔ قیمت ۴/

خواص پیاز } پیاز کے ذریعہ سے اچانک ہو جانے والی بیماریوں کے مجرب چٹکلے اور اس سے ہونے والے کشتہ جات۔ قیمت ۴/

خواص گھیکوار } گھیکوار المعروف کنوار گندل کے ذریعہ بیسیوں مرضوں کا علاج اور کشتہ جات قیمت ۹/

خواص پھٹکڑی } محض پھٹکڑی کے ذریعہ سے سر سے لیکر پاؤں تک کل امراض کا علاج کرنا بتایا گیا ہے۔ علاوہ ازیں پھٹکڑی کے ذریعہ تمام قسم کے کشتہ جات، شعبدات، صدہا روپیہ کمانے کے روزگار بھی کمال محنت اور فراخدلی سے درج ہیں۔ قیمت عہ

خواص برگد } مشہور درخت برگد (بوہڑ) کے عجیب و غریب فوائد اور اس کے ذریعہ بڑی بڑی مرضوں کا مجرب علاج اور اس سے بننے والے کشتہ جات کی ترکیب بتانے والی کتاب۔ قیمت ۸/

خواص پیپل } مشہور درخت پیپل کے عجیب و غریب فوائد اور اس کے ذریعہ بڑی بڑی مرضوں کا مجرب علاج اور اس سے بننے والے کشتہ جات کی ترکیب بتانے والا رسالہ۔ قیمت ۴/

خواص آک } مشہور درخت آک سے ہونے والے کشتہ جات اور زود اثر مفردات و مرکبات کا بے مثل مجموعہ۔ قیمت عہ

خواص انار } مشہور پھل اور درخت انار سے بیشمار مرضوں کا علاج اور اس سے ہونیوالے کشتہ جات کی ترکیب۔ قیمت ۸/

خواص ریٹھا } ریٹھے کے ذریعہ سے بڑی سے بڑی مشکل سے جانے والی خطرناک بیماریوں کا علاج۔ قیمت ۶/

خواص سونف } محض سونف کے ذریعہ بے شمار مرضوں کا علاج بتانے والی کتاب۔ قیمت صرف ۸/

خواص کیکر } یعنی ببول کے ذریعہ بے شمار مرضوں کا علاج اور اس سے ہونے والے کشتہ جات کا بیان۔ قیمت ۴/

خواص نیم } بیشمار مرضوں کا علاج صرف درخت نیم کے ذریعہ بتایا گیا ہے اور اس سے ہونے والے کشتہ جات کا بیان۔ قیمت ۸/

خواص لیموں } مشہور پھل لیموں کے عجیب و غریب فوائد اور اس سے بننے والے کشتہ جات کا بیان۔ قیمت ۶/

خواص کشنیز } یعنی دھنیا کے عجیب و غریب فوائد اور اس سے ہونے والے کشتہ جات کا بیان۔ قیمت ۳/

خواص ہلدی } ہلدی کے ذریعہ بڑی بڑی مشکل سے جانے والی بیماریوں کا علاج بتایا گیا ہے۔ قیمت ۴/

خواص نمک } اس رسالہ میں نمک کے عجیب و غریب فوائد بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت ۲/

خواص ارنڈ } اس رسالہ میں مشہور درخت ارنڈ کے خواص درج ہیں۔ ۲/

خواص دھتورہ } عام ملنے والی چیز دھتورہ کے بہترین خواص بتائے گئے ہیں۔ قیمت ۶/

خواص دودھ } مختلف قسم کے دودھ سے بیسیوں امراض کا علاج بتایا گیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۱۲/

خواص تربوز۔ تربوز کے عجیب و غریب فوائد۔ قیمت ۲/

خواص گاجر۔ مشہور ترکاری گاجر کے عجیب و غریب فوائد۔ قیمت ۳/

خواص مولی۔ مشہور ترکاری مولی کے فوائد۔ قیمت ۵/

خواص مرچ۔ عام استعمال ہونیوالی مرچ کے فوائد۔ قیمت ۴/

خواص گھی۔ گھی کے عجیب و غریب فوائد۔ قیمت

خواص لہسن۔ لہسن کے عجیب و غریب فوائد۔ قیمت

خواص ستیاناسی۔ مشہور بوٹی ستیاناسی کے فوائد۔ قیمت

پیارے نبی کے پیارے حالات

ہر سہ حصہ کی قیمت میں زبردست رعائت

پہلے اس کتاب کی قیمت ۱/۸ فی حصہ تھی۔ مگر اب بغرض تبلیغ صرف ۱۲/ فی حصہ کر دی گئی ہے۔ قیمت مکمل سیٹ ۲/ ہے۔ بہت تھوڑے نسخے بقایا ہیں۔ فرمائش جلد بھیجیں۔ ورنہ یہ موقعہ ہاتھ نہ آئے گا

ملنے کا پتہ :- مینجر اہلحدیث امرتسر

(۹۵۹)

ملنے کا پتہ :- مینجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

قابل قدر جواھر پارے

تصانیف حکیم حاجی غلام جیلانی صاحب امرتسری

کلید حکمت } اس کا طرز بیان نرالا ہے۔ جلد اول میں [illegible] تک ہر ایک مرض کے اشارات، انذارات جو [illegible] بڑے بڑے حکماء حاذقین اور اطباء کاملین کی تشخیص کا راز سربستہ ہے درج ہیں جو آپ کو کسی طب کی کتاب میں نہ ملیں گے۔ بعدہ علمی بحث کو لیے اختصار اور [illegible] کا نچوڑ لے کر درج کیا ہے۔ گویا فی الحقیقت سمندر کوزہ میں بند کیا [illegible] طرح علمی بحث، مرض اور اس کی پیدائش کے اسباب بعد میں [illegible] آٹھ سو سے زائد نسخہ جات، چٹکلے جو ہر جگہ ہر وقت صرف کوڑیوں میں بلکہ [illegible] آسانی سے مہیا ہو سکیں اور نسخوں میں فائدہ دکھائیں درج کئے گئے ہیں۔ اس کتاب سے طبیب غیر طبیب جو تھوڑا لکھا پڑھا ہو پوری طرح فائدہ اٹھا سکتا ہے اور تھوڑی تعلیم کا آدمی اس کو یاد کر کے پورا طبیب بن سکتا ہے۔ قیمت حصہ اول عہ۔ حصہ دوم عہ

مجربات جیلانی } ہر دو جلد یہ دونوں کتابیں جدید اصول کی نرالی ہیں۔ کیونکہ حکیم صاحب نے انتہائی فراخدلی اور عالی حوصلگی سے وہ اسراری اور صدری نسخے جن کے اخفا میں شائقین سعی [illegible] کام میں لاتے تھے۔ بلاتامل شائع کر کے اپنی فیاضی کا پورا ثبوت دیکر دنیا کو مرہون منت کر لیا۔ قیمت فی جلد عہ

تصنیفات دیگر مصنفین

پیٹنٹ ادویات اور ہندوستان } اگر آپ خواص اور انگلستان کی تین صد شہرہ آفاق پیٹنٹ دوائیوں کے بالکل سچے اور اصلی نسخے بلا کسی کوشش اور محنت کے گھر بیٹھے سیکھ کر لائق اور کامیاب طبیب بننا چاہتے ہیں۔ اگر آپکی خواہش ہے کہ پیٹنٹ دوائیوں کو خود بنا کر اور مقابلۃً کم قیمت پر فروخت کر کے سینکڑوں روپیہ کی مستقل آمدنی پیدا کی جائے تو مندرجہ بالا کتاب کی ایک جلد آج ہی اپنی پہلی فرصت میں طلب فرمائیں۔ انگریزی ادویات کے علاوہ ہندوستان کی مقبول عام ادویہ مثلاً سدھا سندھو، سوزاک بندھو، آب حیات اور درجنوں دیسی دواؤں کے نسخے بھی بلا بخل درج ہیں

قیمت فی نسخہ عہ روپیہ

مسیحائی گوہر طب

مصنفہ حکیم محمد حسین صاحب مردول گاھی۔ اس کتاب میں ہر بیماری کے جلد اثر، مجرب نسخہ جات درج ہیں۔ بڑی خوبی یہ ہے کہ نسخہ جات کم خرچ اور بالانشین کے مصداق ہیں۔ کتاب کے نسخے ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہے ہیں۔ قیمت صرف ۱عہ

اشاعت اسلام

یعنی دنیا میں اسلام کیونکر پھیلا۔ بانی اسلام صلے اللہ علیہ وسلم سے لے کر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانہ تک کے وہ صحیح و مستند حالات کہ جن سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام دنیا میں اپنی حقانیت و صداقت کے ذریعہ سے ہی عالمگیر پھیلا ہوا۔ مبلغین و واعظین اور مقررین کے واسطے یہ کتاب بہت ضروری ہے۔ قیمت ۸ آنے

ملنے کا پتہ :- دفتر اہلحدیث امرتسر

بہار شباب } یہ کتاب دہلی کے مشہور و معروف حکیم ارسطوئے زمان حکیم محمود احمد خان والد بزرگوار مسیح الملک حکیم حافظ اجمل خان مرحوم کی تصنیف ضیاء الابصار کا اردو ترجمہ ہے۔ اس میں بتایا ہے کہ مرد، عورت کے رشتہ کا اصل مطلب کیا ہے۔ تندرست و خوبصورت اولاد پیدا کرنے کے طریق، درازی عمر کی وجہ اور اس کے علاوہ بے شمار ایسے بے نظیر و نایاب نسخہ جات درج ہیں جو حکیم صاحب کے خاندان میں صدیوں سے پشت در پشت چلے آتے تھے اور جو شائقین حضرات کو ہزاروں روپے خرچ کرنے پر بھی حاصل نہ ہوتے تھے۔ قیمت ۱عہ

ملنے کا پتہ :-

مینجر اہلحدیث امرتسر

اگر آپ کو بہترین عطریات کا شوق ہے

منگوا کر ملاحظہ فرمائیے جس کی مختصر فہرست درج ذیل ہے :-

عطر گلاب، کیوڑہ، موتیا، حنا، مشک حنا، شاہنواز، چنبیلی، حسن، مولسری، چمپا، گل ہزارہ، حنک، پری فی تولہ ۲ عہ، عہ، ۵، ۔ لعہ، عہ تک۔ روح حسن، روح بانسری فی تولہ ۶، ۔ لعہ، عہ تک۔ عطریات ذیل ہر قسم فی سیر عہ۔ عہ فی تولہ ۵، عطر اگر، خس، ناگرموتھا، پیلی چھڑی، روغنات ہر قسم، ۔ لعہ، عہ فی سیر عطردان ہر قسم منگوانے پر واجبی قیمت لی جاویگی۔ (نوٹ) غیر ممالک کے آرڈر کے ہمراہ کل روپیہ پیشگی آنا چاہئے۔

ملنے کا پتہ :- سید اظہر علی اینڈ سنز پرفیومرس قنوج (یو۔ پی)

خریدار نمبر ۱۰۷۵۶
بخدمت جناب مولوی سید عبدالرؤف صاحب
ناظم کتبخانہ نذیریہ عامہ پھاٹک حبش خان
دہلی۔
Delhi

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ - یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ دیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

جلد ۳۲ — نمبر ۵۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

کمال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

پس حدیث مصطفےٰ بر جان مسلم حجت است

مسئول مدیر — ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـہ
رؤسا و جاگیرداران سے ۵ لـعـہ
عام خریداران سے ۵
" " ششماہی ۲/۱۲
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ ۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

(۹۶۱)

امرتسر ۱۲- رجب المرجب ۱۳۵۴ھ مطابق ۱۱- اکتوبر ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

خوبیٔ اسلام - - - - صـ۱
انتخاب الاخبار - - - - - صـ۲
یارِ غار (بجواب اخبار شیعہ) - - - صـ۳
عبد الحق ہے یا عبد الباطل؟ - - - صـ۵
قادیانی مدعی کو مسیح موعود کہنا کم عقلی ہے۔ صـ۶
انعامی رقم جمع کرد - - - - صـ۷
بارقۃ السیف صـ۸ - الزاق الکبین - صـ۸
مذاکرہ علمیہ فوٹو گرافی صـ۹ - ویددرشن صـ۱۰
اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان - - صـ۱۱
فتاوے - - - - - صـ۱۳
متفرقات صـ۱۴ - ملکی مطلع - - صـ۱۵
اشتہارات - - - - صـ۱۵-۲۰

6558

خوبیٔ اسلام

(۲۱- ستمبر کے بعد سے)

خس و خاشاک عصیاں سے مصفیٰ ہے مطہر ہے
اگر ہو قدرداں اسلام کے تو ہو فدا اس پر
تمنا ہے تمہیں جس گل کی رنگِ غنچہ و گل کی
ہوا کچھ اور سے کچھ اور عالم بخت مسلم کا
سعادت اسکو کہتے ہیں عبادت اسکو کہتے ہیں
تمنا ہے تمہیں جس لطف و راحت کی زمانے میں
ذرہ سوچو ذرہ سمجھو کرو کچھ غور بھی اس پر
ملی اسلام سے کیا کیا مدد اسکی نہ موقع پر

نظر آتا ہے پاک اللہ کا گھر دیکھتے جاؤ
ملیگا اسکے بدلے حوضِ کوثر دیکھتے جاؤ
اے اسلام کے گلشن میں آ کر دیکھتے جاؤ
یہ کیا سے ہو گیا کیا بن سنور کر دیکھتے جاؤ
خدا کے گھر کو تم نظریں اٹھا کر دیکھتے جاؤ
وہ اس عالم سے اس عالم میں چلکر دیکھتے جاؤ
تمہارا ہو گیا کیا حالِ ابتر دیکھتے جاؤ
کریں مسلم نہ کیونکر دل نچھاور دیکھتے جاؤ

محمد مصطفےٰ کا رات دن وہ نام لیوا ہے
نہ کیونکر برق کا چمکے مقدر دیکھتے جاؤ

انتخاب الاخبار

—— امرتسر کے حیفہ پیدائش اموات کی رپورٹ مظہر ہے کہ ۲۹ ستمبر سے ۳ - اکتوبر تک ۱۰۱ بچے (جنمیں مسلمان ۶۰) پیدا ہوئے اور ۹۶ (جنمیں ۵۳ مسلمان تھے) اموات واقع ہوئیں۔ ہیضہ کا اب بالکل آرام ہے۔

—— ۳ - اکتوبر کو شوکت علی، سید مرتضیٰ بہادر اور شیخ خالد لطیف صاحبان امرتسر میں مسجد شہید گنج کے بارہ میں سکھوں سے تبادلہ خیالات کرنے آئے۔ سکھ معززین نے اپنے مہمانوں کا بہت اچھی طرح خیر مقدم کیا، مگر اصل گفتگو میں کوئی مفید مطلب بات طے نہیں کی۔

—— امرتسر میں دسہرہ کے ایام بخیریت گذر گئے۔

—— کوئٹہ میں کھدائی کا کام جاری ہے۔ تقریباً تیرہ لاکھ روپیہ کی مالیتی جائدادوں کی کھدائی ہو چکی ہے۔

—— ۵ - اکتوبر تک ختم ہونیوالے ہفتہ کے دوران میں ہندوستان سے ۳۴ لاکھ ۳۴ ہزار ۹۱۷ روپیہ کا سونا غیر ممالک کو بمبئی کے راستہ سے بھیجا گیا ہے۔

—— پیر جماعت علیشاہ کا داخلہ ریاست بہاولپور میں ممنوع قرار دیدیا گیا ہے۔ دہلی میں موصوف گئے اور وہاں ایک دو جگہ اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہا پبلک نے کسی جگہ تقریر نہ کرنے دی۔

—— یکم اکتوبر کو دہلی میں زلزلہ کے خفیف سے جھٹکے محسوس کئے گئے۔

—— پشاور کی اطلاع ہے کہ ضلع ہزارہ میں کئی مقامات پر زلزلہ آیا۔ ایک گاؤں میں ایک عورت اور ایک لڑکا اور متعدد مویشی ہلاک ہو گئے اور کئی ایک مجروح ہوئے۔

—— سر ظفر علی، نواب شاہ نواز صاحب آف ممدوٹ اور میاں اللہ دتہ سوداگر چرم کی جانب سے ایک بیان شائع ہوا ہے کہ مسجد شہید گنج کی واپسی کے لئے ایک مسجد لیگ ڈیفنس کمیٹی بنائی گئی ہے جس کی انتظامیہ کمیٹی کے پانچ ممبر دتین یہ اور دو کوئی اور ہونگے۔ مسجد کی واپسی کے لئے دعویٰ دائر کیا جاویگا جس کی پیروی ڈاکٹر محمد عالم کرینگے۔

—— شملہ کی اطلاع مظہر ہے کہ ۲۹ ستمبر کو مہمندوں سے سرکاری افواج کے ۴ ۲ سپاہی ہلاک اور ۴ ۵ زخمی ہوئے۔

—— کوئٹہ میں ۴ - اکتوبر کو خفیف سا زلزلہ آیا جس سے توپ خانہ کی دیوار گر گئی۔ ۶ آدمی نیچے دب گئے۔ ۴ مر گئے اور ۲ مجروح ہوئے۔

حاجیوں کے جہاز

کراچی اور بمبئی سے مندرجہ تاریخوں کو روانہ ہونیوالے ہیں

نام جہاز	بمبئی	کراچی
اسلامی	۳۱ - اکتوبر	۴ - نومبر
علوی	۱۴ - نومبر	۱۸ - نومبر
جہانگیر	۳ - دسمبر	۷ - دسمبر

عازم حجاز ہونے سے پہلے
رہبر حجاج

کا مطالعہ از حد ضروری ہے جو دفتر ہذا سے جوابی کارڈ بغرض محصول ڈاک آنے پر مفت بھیجا جاتا ہے (منیجر)

ناظرین نوٹ کرلیں

کہ یکم نومبر کا اہلحدیث

ان اصحاب کے نام وی پی کیا جائیگا جن کی طرف سے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر جہلت یا انکار کی اطلاع ۳۱ - اکتوبر تک دفتر ہذا میں وصول نہ ہوگی۔ خاکسار منیجر

—— معلوم ہوا ہے کہ بنگالی لڑکیوں کو جن کی عمر پچیس سال سے کم ہوگی نومبر کے وسط میں ڈم ڈم کی ہوابازی کلب میں داخل کر لیا جائیگا۔

—— شیخو پورہ میں روئی کے ایک کارخانہ میں آگ لگ جانے سے تقریباً ایک لاکھ روپیہ کا نقصان ہو گیا۔

—— معلوم ہوا ہے کہ ہندوستانی افواج کو برطانیہ کے کسی حصہ میں جانیکے لئے تیار رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔

ضرورت مسجد

موضع رام دیوالی مسلمانان ضلع امرتسر میں اہلحدیث جماعت کے واسطے مسجد کی اشد ضرورت ہے۔ جماعت غریب ہے اور مسجد کا کام شروع ہے امداد کی سخت ضرورت ہے اصحاب خیر پتہ ذیل پر امداد ارسال فرما دیں۔ ابو داؤد عطاء اللہ رام دیوالی مسلمانان ڈاکخانہ خاص ضلع امرتسر

تجاویز منجانب شعبہ اشاعت انجمن اہلحدیث آگرہ

(ق) شعبہ مذکور کا یہ اجلاس مسجد شہید گنج کے انہدام کے سلسلہ میں سکھوں کے غیر مصالحانہ رویہ کو ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور انکے اس فعل پر دلی رنج و افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ (ب) یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اب جبکہ تمام اسلامی جماعتوں نے غیر مبہم الفاظ میں یہ اعلان کر دیا ہے کہ آئینی حدود کے اندر رہ کر مسجد کے حصول کی کوشش کی جائے گی، اس لئے تمام نظربندان و اسیر بلا کو غیر مشروط طور پر فی الفور رہا کر دیا جائے اور شہداء کے پسماندگان کو معقول معاوضہ دیا جائے۔

(ج) مجلس کا یہ اجلاس مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیرو کاران کو خارج از اسلام سمجھتا ہے اور گورنمنٹ سے مطالبہ کرتا ہے کہ انہیں مسلمانوں سے الگ ایک اقلیت قرار دے اور مسلمانوں سے اپیل کرتا ہے کہ مرزائیوں سے اشتراک عمل نہ کریں۔

—— یونان میں ایک خوفناک سیلاب سات سو دیہات کو بہا کر لے گیا جس سے اندازہ لگایا گیا ہے کہ دو لاکھ اسی ہزار سے زائد انسان خانماں برباد ہو چکے ہیں۔

—— الفضل قادیان سے معلوم ہوا کہ خلیفہ قادیان نے اپنے ماموں میر محمد اسماعیل کی دختر سے نکاح کیا ہے۔ معاصر مجاہد رقمطراز ہے کہ خلیفہ صاحب کی یہ چھٹی بیوی ہے اور پہلی پانچ بیویوں سے جو اولاد ہوئی ہے وہ چھبیس کے قریب ہے۔

—— لندن کا محکمہ عالیہ خزانہ جنگی تیاریوں کے لئے بیس کروڑ پاؤنڈ قرض لے رہا ہے۔

—— اٹلی نے ابی سینیا پر حملہ کر دیا ہے اور جنگ شروع ہو گئی ہے۔ معلوم ہوا ہے ابی سینیا کی فوج کے ۲ ہزار سپاہی ہلاک و مجروح ہو چکے ہیں ایک غیر مصدقہ اطلاع ہے کہ

حیات طیبہ ۔ سوانحعمری مولانا اسماعیل شہیدؒ ۔ جہاد کا صحیح حکم اور لڑائیوں کا حال ۔ قیمت عہ (منیجر اہلحدیث)

ahmadiyyamuslim.de

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۱۲- رجب المرجب ۱۳۵۴ھ

یارِ غار

اخبار "شیعہ" کو جواب

سلسلۂ وہابیت پر بہتان" کا اکثر حصہ درج اخبار ہو چکا ہے اس کے چند نمبر باقی ہیں جن میں مصنف نے رسالہ الجرح علی ابی حنیفہ اور "اعتصام بالسنۃ" کے حوالے دیئے ہیں جو نایاب ہیں۔ مصنف حوالے دینے میں ثقہ نہیں اس لئے رسالوں کی تلاش ہے کسی صاحب کے پاس ہوں تو تملیکًا یا اعارۃً بھیجدیں ان کے حسب منشا عمل کیا جائیگا۔ اگر واپس طلب کرینگے تو مع صرف کردہ محصول کے واپس کئے جائینگے۔ ملک کر دینگے تو دفتر میں رکھ لئے جائیں گے۔ (مدیر)

یہ محاورہ ایسے معنے کے لئے مستعمل ہوتا ہے جو اپنی شان میں بے نظیر ہیں یعنی یارِ غار اس شخص کو کہتے ہیں جو دوستی کے مضمون میں اچھی طرح پاس ہوا ہو، ہمدرد ہو، غمخوار ہو، مونس حقیقی ہو اور دل نواز ہو، دوستی میں معتبر اور معتمد ہو۔ اس لفظ کی ابتدا کہاں سے ہوئی ہے؟ اس کا جواب قرآن مجید سے ملتا ہے۔ جسکے الفاظ یہ ہیں:۔

اَخْرَجَہُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ ھُمَا فِی الْغَارِ (کافروں نے پیغمبر اسلام کو وطن سے نکالا اس حال میں کہ اس کے ساتھ دوسرا بھی تھا اور وہ دونوں غار میں چھپے تھے)

اس آیت میں چونکہ (غار) کا لفظ آیا ہے اس لئے انکی یاد قائم رکھنے کے لئے اسلامی اصطلاح بلکہ اسکے علاوہ سب کی اصطلاح یہی ہے کہ مخلص ترین دوست کو یارِ غار کہا جاتا ہے۔

اخبار شیعہ لاہور (۱۶- اگست) میں ایک مضمون نکلا ہے جس کی سرخی ہے "قصۂ غار اور قرآنی مکالمہ" اس میں راقم مضمون نے اپنے دل کا عکس لیکر قرآن مجید کی آیات کی تفسیر بالرائے کی ہے۔ ان کے مضمون کے چار حصے ہیں (۱) پہلا حصہ یہ ہے کہ حضرت ابوبکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ نکلے تھے۔ (۲) دوسرا حصہ یہ ہے کہ "اللہ معنا" سے (حضرت) ابوبکر کی فضیلت ثابت نہیں ہوتی۔ (۳) تیسری بات یہ ہے کہ ابوبکر اپنے عیال کے غم میں رو رہے تھے ان کو رسول اللہ کا خیال نہ تھا۔ (۴) صاحبہ کے لفظ سے بھی ابوبکر کی کوئی فضیلت ثابت نہیں ہو سکتی وغیرہ۔

ہم سچ کہتے ہیں شیعہ جب کسی اختلافی مسئلے پر قرآن سے استدلال کرتے ہیں تو ہمیں بڑی خوشی ہوتی ہے کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ قرآن کی روشنی میں اندھیرا نہیں رہ سکتا۔ شیعہ ہو یا سنی، مرزائی ہو یا چکڑالوی جب کبھی کوئی ایمانداری سے قرآن مجید کو اس یقین کے ساتھ دیکھے کہ یہ خدائی کتاب ہے جو بندوں کی ہدایت کے لئے نازل ہوئی ہے۔ میرا فرض ہے کہ میں اس کے تابع ہو جاؤں۔ اس کو اپنی رائے کے تابع نہ کروں تو حسب ارشاد خداوندی

وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا

ضرور ہدایت یاب ہوگا۔ خیر اس حقیقت کو یہاں چھوڑ کر ہم اصل مقصود پر آتے ہیں۔ راقم مضمون نے جو کچھ لکھا ہے ہم انہی کے الفاظ میں پیش کرتے ہیں چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

(۱) "اگر آیت مذکورہ کے ماله[ط] وما علیہ پر نظر غائر ڈالی جائے تو یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہو کر رہے گا کہ ان اللہ معنا سے کسی طرح بھی ابوبکر صاحب کی نہ کوئی فضیلت ثابت ہوتی ہے اور نہ کچھ شان اگرچہ کہ خوف طوالت ہے لیکن بمناسبت موقع ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس کا مفصل و مکمل جواب واضح طریقہ سے پیش کر دیں کہ پھر کسی کے لئے جائے دم زدن ہی باقی نہ ہو" (شیعہ لاہور ۱۶- اگست ۳۵ء صک۔ کالم عـ۲)

اہلحدیث دم زدن کیا ہم تو اس کی تردید پر آمادہ ہیں۔ اس سے ثابت ہے کہ آپ نے مضمون مکمل نہیں لکھا اس لئے آپ کا مقصود حاصل نہیں ہوا۔ آگے چلئے۔ آپ لکھتے ہیں:۔

(۲) ملاحظہ فرمائیے الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ اذ اخرجہ الذین کفروا ثانی اثنین اذ ھما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا فانزل اللہ سکینتہ علیہ و ایدہ بجنود لم تروھا۔ یعنی اگر نہ مدد دو گے تم اس کو کہ یقینًا مدد دی ہے اس کو اللہ نے جب کہ نکال دیا تھا تم لوگوں نے اس کو کہ کافر ہوئے دو میں سے دوسرا جب وہ دونوں غار میں تھے کہتا تھا اپنے ساتھی سے کہ مت غم کھا خدا ہمارے ساتھ ہے پس نازل کی

ط آیت کے حق میں یہ محاورہ لکھنے سے معلوم ہوا کہ راقم نے اس محاورہ کا محل نہیں سمجھا۔ (اہلحدیث)

رسالہ مجموعہ ۔ زد شیعہ کی تردید میں مصنف (۹۶۳) عبد الفتاح ثانی رد اشتہار ۔ نمبر ۸ (اہلحدیث)

ہم نے اس پر تسکین اور قوت دی اسکو لشکروں سے جس کو تم نے نہیں دیکھا الخ اس نص قرآنی میں تنصروہ ۔ نصرہ ۔ اخرجہ ۔ سکینتہ علیہ ۔ ایدہ ۔ پانچ صیغہ واحد مذکر کے ارشاد ہوتے ہیں جن کی ضمیریں پیغمبر اکرم ہی کی طرف راجع ہیں ۔ پس بالفرض اگر ان میں ابوبکر صاحب بھی شامل ہوتے تو پھر یہ لازمی اور ضروری تھا کہ بجائے واحد مذکر کے صیغہ ہائے تثنیہ مذکر یعنی بجائے تنصروہ کے تنصروھما بجائے نصرہ کے نصرھما بجائے اخرجہ کے اخرجھما بجائے علیہ کے علیھما بجائے ایدہ کے ایدھما ارشاد ہوتے لیکن چونکہ واقعہ ایسا نہیں ہے اس لئے بین اور ظاہر ہی ہے کہ مذکورہ صیغہ ہائے واحد مذکر محض پیغمبر رحمت ہی سے متعلق ہیں اور اخرجہ کے صیغہ واحد مذکر سے تو یہ بھی ظاہر ہے کہ پیغمبر خدا کے لئے اپنے وطن سے نکالے گئے جیسا کہ آیت شریفہ وھمّوا باخراج الرسول پا ۱۰ ۔ رکوع ۸ بھی اس کی تشریح و توضیح کرتی ہے ۔ پس اگر ابوبکر صاحب بھی پیغمبر کے ہمراہ نکالے گئے ہوتے تو نص قرآنی میں اس مقام پر لازماً اخرج صیغہ واحد مذکر کے بجائے اخرجھما صیغہ تثنیہ مذکر استعمال ہوتا ۔ لہٰذا ثابت یہ ہوا کہ ابوبکر صاحب بوقت اخراج پیغمبر کے ساتھ حاضر نہ تھے ۔"

(شیعہ لاہور ۱۶ ۔ اگست ۱۹۳۵ء ص ۳)

اہلحدیث آپ نے ضمائر کی بحث میں پڑھ کر ناحق وقت ضائع کیا اور لمبی مسافت میں جا پڑے ۔ ہم آپ کو طویل مسافت کی بجائے قصیر مسافت میں لاتے ہیں ۔ سنئے ! آیت زیر بحث کے الفاظ یہ ہیں :۔

اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ

علم نحو کے قاعدے سے ثانیَ (منصوب) حال ہے اخرجہ کی ضمیر مفعول بہ سے جس سے یقیناً آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مقدسہ مراد ہے ۔ یہ تو ہر طالب علم بھی جانتا ہے کہ حال ذوالحال اور فعل کا زمانہ ایک ہوتا ہے ۔ کیونکہ حال اپنے ذوالحال کی اس ہیئت کو بتاتا ہے جو بوقت ایقاع یا بوقت وقوع فعل اس کی ہوتی ہے ۔ کافیہ کے الفاظ ملاحظہ ہوں

الحال ما تبين هيئة الفاعل او المفعول به

پس اس قاعدے سے ثانی مضاف الی الاثنین کا اور اخراج الرسول کا زمانہ ایک ہی ہے اور ثانی اثنین کا وصف اخرجہ کے مفعول کو حاصل نہیں ہو سکتا جب تک بوقت اخراج دو نہ ہوں ۔ پس وہ دو کون ہیں اس میں ہمارا آپ کا اتفاق ہے کہ رسول اللہ ایسے وقت میں نکالے گئے تھے کہ ابوبکر ساتھ تھے ۔ رضی اللہ عنہ ۔ گو اس آیت موصوفہ کی نحوی ترکیب کے بعد کسی دوسرے ثبوت کی ضرورت نہیں تاہم بطور تائید مولوی مقبول احمد شیعہ کے مستند ترجمہ کو پیش کرتے ہیں جنہوں نے اس آیت کا ترجمہ یوں کیا ہے :۔

جبکہ ان لوگوں نے جو کافر ہو گئے تھے اسے (رسول کو) ایسی حالت میں نکالا تھا کہ وہ دو میں کا دوسرا تھا ۔ (قرآن مترجم مولوی مقبول احمد شیعہ)

یہ ترجمہ شیعہ جماعت میں بڑا معتبر ہے کیونکہ دراصل یہ ترجمہ مجتہدین شیعہ (علماء لکھنؤ) کا ہے جیسا کہ نواب صاحب مرحوم رامپور نے ہمارے (ابوالوفاء ۔ ابراہیم کے) سامنے اشارۃً کہا تھا ۔ ناظرین بغور دیکھیں ترجمہ ہذا میں نحوی ترکیب کو کیسا ملحوظ رکھا ہے کہ ثانی حال ہے ضمیر منصوب سے ۔

قرآن مجید کی نص صریح سے مدعا ثابت کر کے جی چاہتا ہے کہ شیعہ کی ایک معتبر کتاب سے تائیدی حوالہ پیش کریں شیعہ فرقہ میں تفسیر عسکری " بڑی معتبر تفسیر ہے جو ایران میں چھپی ہے ۔ اس میں زیر آیت

كُلَّمَا عَاهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ؕ

لکھا ہے کہ جبرئیل نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا ۔

امرك ان تستصحب ابا بكر ... قال رسول الله صلے اللہ وآلہ وسلم لابی بکر ارضیت ان تکون معی یا ابا بکر تطلب کما اطلب وتعرف کما اعرف بانك انت الذی تحملنی علی ما ادعیہ و تحمل عنی انواع العذاب قال ابوبکر یا رسول اللہ اما انا لو عشت عمر الدنیا اعذب فی جمیعھا اشد عذاب لاینزل علی موت مریح ولا فرح منیح وکان ذالك فی محبتك لکان ذالك احب الی من ان اتنعم فیھا ۔ الخ

یعنی جبرئیل نے آنحضرت کو کہا خدا نے آپ کو حکم دیا ہے کہ سفر ہجرت میں ابوبکر کو ساتھ لیجئے آنحضرت نے ابوبکر کو فرمایا اے ابوبکر تم اس بات پر راضی ہو کہ میری طرح طلب کئے جاؤ اور میری طرح پہچانے جاؤ کیونکہ تو ہے وہ شخص جس نے میرے دعوے پر مجھے پختہ رکھا پس تو مختلف قسم کے عذاب اٹھائیگا ۔ ابوبکر نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اگر دنیا کی اخیر عمر تک زندہ رہوں اور آپ کی محبت میں مجھے کسی قسم کا آرام نصیب نہ ہو تو یہ حالت مجھ کو اس حالت سے بہت زیادہ پیاری ہے کہ میں نعمتوں میں گزاروں ۔"

حضرت ابوبکر کے قول کا مفہوم یہ شعر ہے ؎

ز دیدنت نتوانم کہ دیدہ بر بندم
وگر مقابلہ بینم کہ تیرے آید

ناظرین کرام ! قرآن مجید کی نص صریح اور اس روایت کی تائید سے ہم اس نتیجہ پر پہنچ سکتے ہیں کہ ابوبکر پورے **صدیق** تھے ۔ اسی لئے شیعہ سنی کے مسلم امام اہل بیت ابوجعفر کا ارشاد ہے :

(ابوبکر) نعم الصدیق ۔ نعم الصدیق نعم الصدیق فمن لم یقل له الصدیق فلا صدق الله له قولا فی الدنیا والاخرۃ (کشف الغمہ مطبوعہ ایران صفحہ ۲۲)

یعنی ابوبکر بہت اچھا صدیق بہت اچھا صدیق بہت اچھا صدیق ہے جو اس کو صدیق نہ کہے خدا اس کی کوئی بات دین اور آخرت میں سچی نہ کریگا ۔"

اللھم اشھد انا نقول انه الصدیق نعم الصدیق فصدقنا واکتبنا مع الشاھدین ۔

تعصب کا برا ہو مولوی مقبول احمد کا ترجمہ ناظرین دیکھ چکے جو الفاظ قرآنیہ کا صحیح ترجمہ ہے اب ان کا دلی راز ملاحظہ کیجئے باوجود تسلیم کرنے یار غار

خلافت رسالت ۔ خلافت اصحاب ثلاثہ کو ثابت کیا گیا (۹۶۳) ... (ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر)

انکی مصاحبت کے ترجمہ کی قوس میں چٹکی لیتے ہوئے اپنے تعصب کا اظہار کرتے ہیں۔ (وہ دوسرا بھی یار شاطر نہ تھا

بلکہ بار خاطر تھا) کیا سچ ہے ؎
گل است سعدی و درچشم دشمناں خارست۔ (باقی)

صدیق اکبر

رضی اللہ عنہ وارضاہ

مرقومہ مضمون کی تصویری سطح "النجم" میں آئی ہے جو بمسرت دارادہ قلبی درج ذیل ہے۔
جزی اللہ الناظم والناشر والناقل اللھم آمین۔

آفتاب فلک صدق وصفا ہیں صدیق — مظہر نور اتم شمع ہدیٰ ہیں صدیق
عقل انساں کی کیا سمجھے کہ کیا ہیں صدیق — یہی کیا کم ہے کہ ممدوح خدا ہیں صدیق
جس نے پایا شرفِ لاتقنطوا ہیں یہی
کہ اولوا الفضل سے مقصودِ الٰہی ہیں یہی

سارے عالم میں ہے مشہور صداقت انکی — اہل ایماں پہ ہوئی فرض اطاعت ان کی
نور اخلاص سے مملو تھی عبادت ان کی — وجہ تسکین پیمبر تھی رفاقت ان کی
ہے یہ ملت کی بقا کام سے انکے اب تک
زندہ ہے نام وفا نام سے انکے اب تک

ملنی ممکن نہیں دنیا میں مثال صدیق — نقص ایمان ہے انکار کمال صدیق
کیوں نہ ہو مومن دیندار بلال صدیق — پرتو روئے محمدؐ ہے جمال صدیق
ایسے پاکیزہ خصائل کی ثنا کیا لکھئے
بحر مواج فضائل کی ثنا کیا لکھئے

اپنا سب مال رہِ حق میں لٹایا جس نے — قصر فردوس میں گھر اپنا بنایا جس نے
ساتھ احمدؐ کا دیا صورت سایہ جس نے — اپنے محبوب کو کندھے پہ چڑھایا جس نے
شہسوار رہ تسلیم و رضا ایسا ہو
لائق مسند محبوب خدا ایسا ہو

نعت ایسا کوئی اتقی ہوا کب زیر فلک — جسکی باتوں میں ہو تنویر الٰہی کی جھلک
کسی مسلم کو نہیں انکی بزرگی میں شک — انکے پرتو سے بڑھی ملت بیضا کی چمک
جلوۂ مہر جہانتاب سے رخشندہ ہے
دل اسلام اسی نور سے تابندہ ہے

عبدالحق ہے یا عبدالباطل؟

(از منشی محمد عبداللہ معمار امرت سری)

ناظرین اہلحدیث کو یاد ہوگا کہ خاکسار راقم الحروف نے اہلحدیث ۱۳۔ستمبر میں ایک نوٹ لکھا تھا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ عبدالحق لاہوری مرزائی نے "پیغام صلح" ۲۷ اگست میں حضرت مولانا فاتح قادیان کے متعلق یہ صریح افترا باندھا کہ

"مولوی ثناء اللہ صاحب نے ایک مقدمہ میں متقی کے معنے فاسق فاجر بتائے ایک عرصہ کے بعد انہوں نے اس سے انکار کردیا۔ جب بیان کی مصدقہ نقل شائع کی گئی تو کہنے لگے ایسے لوگ ایک معنے سے متقی ہوتے ہیں"

اس مرزائی غلط بیانی کو نقل کرکے میں نے لکھا تھا کہ یہ دونوں فقرے جھوٹ ہیں۔ میں اسکو افترا کو ثابت کرنے کے لئے لاہور آنے کو تیار ہوں بلکہ اس امر کے تصفیہ کے لئے ڈاکٹر بشارت احمد اور مولوی محمد علی امیر جماعت احمدیہ لاہور کو منصف ماننے کو بھی آمادہ ہوں۔ اس کے جواب میں آج تک ادھر سے ہاں یا نہ نہیں ہوئی۔ اس لئے میں بطور یاد دہانی مولوی عبدالحق مرزائی کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ باطل کو چھوڑ کر عبدالباطل سے عبدالحق بن جائیں۔ ورنہ یہ تو ہم مدت سے جان چکے ہیں کہ مرزائی مذہب سراپا دروغ ہے۔ ؎

رسول قادیانی کی رسالت
جہالت ہے بطالت ہے ضلالت

نوٹ | یہ مضمون کتابت ہو چکا تھا کہ "پیغام صلح" مؤرخہ ۳۔اکتوبر دیکھنے میں آیا جسے دیکھ کر یقین ہوگیا عبدالباطل اپنے نبی کی طرح باطل چھوڑنا نہیں چاہتا۔ اگر وہ واقعی عبدالحق ہے تو میرے مطالبے کے موافق اپنے دعوے کا ثبوت پیش کرکے مسلم منصف سے فیصلہ کرائے ورنہ وہ یاد رکھے میں معمار ہوں۔ ٹیڑھی اینٹ کو تراش کر سیدھا کرنا میرا ذاتی ہنر ہے۔ پیغام ۳۔اکتوبر کا جواب پھر دونگا۔

الہامات مرزا۔ مرزا صاحب قادیانی کے الہامات کی تردید ۲۰، قیمت ۹؍ (۵-۶۹) (منیجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

قادیانی مشن

قادیانی مدعی کو مسیح موعود کہنا کم عقلی ہے

علم اصول کا مسئلہ ہے کہ اگر حقیقت ممکن ہو سکے تو مجاز مراد نہیں ہو سکتا۔ مجاز کا موقع ہے استحالۂ حقیقت اور قرینہ۔ یہ ایک اصولی مسئلہ ہے جس کی تائید حکیم نور الدین خلیفۂ اول قادیان بھی کر چکے ہیں جہاں لکھتے ہیں:۔

ظاہر معانی کے علاوہ معانی لینے کے واسطے اسباب قویہ اور موجبات حقہ کا ہونا ضروری ہے۔ (خط ملحقہ بازالہ اوہام)

اس بنا پر کسی معترض نے اعتراض کیا کہ مرزا صاحب خود لکھتے ہیں کہ مسیح موعود کی بعض علامات مجھ میں نہیں پائی جاتیں پھر وہ مسیح موعود کیونکر ہوئے؟ اس کا جواب الفضل قادیان میں دیا گیا ہے جو قابل دید و شنید ہے۔

نوٹ ہم بارہا لکھ چکے ہیں کہ ہمارے قادیانی دوست ہر مضمون متعلقہ مشن قادیان لکھتے وقت یہ یقین ضرور کر لیا کریں کہ اہلحدیث کی نظر سے بھی گذریگا۔ مبادا اس پر مواخذہ ہو جائے۔ مگر قادیانی اہل قلم ہمارے اس اعلان کو مخالفانہ رائے جان کر ٹال دیتے ہیں جس کا خمیازہ ان کو بھگتنا پڑتا ہے۔ چنانچہ آج بھی بھگتیں گے۔

تشریح "مسیح موعود کے معنے ہیں وہ مسیح جس کے آنے کی خبر جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دی ہوئی ہے مثیل مسیح موعود کے معنے ہیں عادات و اخلاق میں مسیح موعود جیسا۔ ان دو مفہوموں میں بڑا فرق ہے حدیث شریف میں آیا ہے ابوبکر (رضی اللہ عنہ) تو حضرت ابراہیم (علیہ السلام) جیسا ہے عمر (رضی اللہ عنہ) تو حضرت نوح (علیہ السلام) جیسا ہے۔ مرزا صاحب نے ایک جگہ لکھا ہے کہ انبیاء کرام کے مثیل ہمیشہ ہوتے رہے ہیں۔ اس سے ہمارا مقصد یہ ہے کہ مثیل ابراہیمؑ خود ابراہیم (علیہ السلام) نہیں مثیل نوحؑ خود نوح (علیہ السلام) نہیں۔ علیٰ ہذا القیاس مثیل مسیح موعود خود مسیح موعود نہیں۔ یہ تمہید بالکل صاف ہے اسے یاد رکھئے اور آگے چلئے۔ الفضل لکھتا ہے:۔

"گذشتہ ایک غیر احمدی دوست نے حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی کتاب ازالہ اوہام کی بعض عبارات پیش کر کے لکھا ہے کہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذکر کردہ بعض علامات کا آپ اپنے اوپر پورا نہ ہونے کا اقبال کرتے۔ اور ان علامات کے مصداق موعود کا کسی آئندہ زمانہ میں آنا تسلیم کرتے ہیں تو کوئی شخص آپکی صداقت کا کس طرح قائل ہو سکتا ہے۔ مثلاً آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

ا۔ "میرا یہ دعویٰ نہیں کہ دمشق میں کوئی مثیل مسیح پیدا نہ ہوگا۔ ممکن ہے کسی آئندہ زمانہ میں خاصکر دمشق میں بھی کوئی مثیل مسیح پیدا ہو جائے۔"

۲۔ "بالکل ممکن ہے کہ کسی زمانہ میں کوئی ایسا مسیح آجائے جس پر حدیثوں کے بعض ظاہری الفاظ صادق آسکیں۔ کیونکہ یہ عاجز اس دنیا کی حکومت اور بادشاہت کے ساتھ نہیں آیا۔"

ان حوالجات سے جو استنباط کیا گیا ہے وہ سراسر غلط ہے۔ کیونکہ ان سے اگر کوئی بات ثابت ہو سکتی ہے تو یہ کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) کے نزدیک آپ کے بعد بھی مثیل مسیح آسکتے ہیں۔ مگر اس سے یہ کس طرح لازم آگیا کہ آپ خود مسیح موعود نہیں۔ یا نعوذ باللہ آپ کو اپنے دعوے میں شبہ ہے۔"

(الفضل ۲۔ اکتوبر ۱۹۳۵ء ص۳)

اہلحدیث ہم تو قادیانی پریس پر اعتماد نہیں رکھتے ہمارا یقین تو بڑے حضرت (مرزا صاحب متوفی) پر ہے وہ اس بارے میں جو کچھ فرما گئے دیکھنے سننے کے قابل ہے موصوف صاف فرما گئے ہیں کہ میں مسیح موعود نہیں ہاں مثیل مسیح ہوں۔ بلکہ جو شخص ان کو مسیح موعود جانے اور کہے وہ ان کے نزدیک کم عقل ہے پس ارشاد مرزا صاحب سنئے:۔

اس عاجز (مرزا) نے جو مثیل موعود ہونے کا دعوے کیا ہے جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں۔ (ازالہ طبع اول صفحہ ۱۹۰)

احمدی دوستو! ڈسٹرکٹ جج گورداسپور نے بمقدمہ مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری مرزا صاحب اور تمہارے خلیفہ کے حق میں جو برے الفاظ لکھے ہیں وہ چونکہ جماعتی صورت میں ہتک ہیں اس لئے تمہارے خلیفہ نے ہائی کورٹ پنجاب میں درخواست دی ہے کہ ان الفاظ کو فیصلہ سے نکال دیا جائے۔ ہم بھی اس غیرت کو معقول جانتے ہیں مگر اس کا کیا علاج کہ بزبان مرزا صاحب ان کو مسیح موعود ماننے والے کم عقل (بے وقوف) ہیں۔ اس فیصلے سے تم کیوں نہیں گھبراتے اور مرزا صاحب کو مسیح موعود کہتے جاتے ہو۔ دیکھو اسی مضمون میں اڈیٹر الفضل نے کتنی دفعہ مسیح موعود لکھا ہے۔ پس میں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ بحیثیت احمدی ہونے کے مرزا غلام صاحب قادیانی کی تعلیم کی پابندی میں ان کو "مسیح موعود" نہ کہو اور نہ لکھو ورنہ ہمیں اجازت دو کہ ہم "مسیح موعود" کہنے والوں کو کم عقل کہا کریں۔ خواہ اس کا قائل تمہارا خلیفہ ہو یا امیر۔

الفضل آگے لکھتا ہے:۔

"پھر (مرزا صاحب) ازالہ اوہام میں ہی اس قسم کے مثیلوں کا دنیا میں آنا خدا تعالیٰ کا ایک عام قانون بتاتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"ہمیں اس سے انکار نہیں کہ ہمارے بعد کوئی اور بھی مسیح کا مثیل بن کر آئے۔ کیونکہ نبیوں کے مثیل ہمیشہ دنیا میں ہوتے رہتے ہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ نے ایک قطعی اور یقینی پیشگوئی میں میرے پر ظاہر کر رکھا ہے کہ میری ہی ذریت سے ایک شخص

ahmadimuslim.de

پیدا ہوگا جس کو کئی باتوں میں مسیح سے مشابہت ہوگی" (ص۱۵۵ طبع اول)

پس پیش کردہ حوالہ جات میں خدا تعالیٰ کے اسی عام قانون کا حضرت مسیح موعود نے ذکر فرمایا ہے کہ مثیل مسیح ہزاروں ہوں موعود مسیح صرف ایک ہی ہے یعنی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی"

(الفضل ۱۰ اکتوبر ۱۹۳۵ء ص۳)

اہلحدیث ہمارا حوصلہ دیکھئے کہ جو مضمون آپ نے نقل کیا ہے ہم اس پر آج بحث نہیں کرتے بلکہ بے بحث ہی اسے چھوڑ دیتے ہیں۔ ہاں اس سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ مرزا صاحب مسیح موعود نہ تھے نہ ان کا دعوےٰ تھا بلکہ ان کو مسیح موعود کہنا غلطی اور فتنہ پردازی ہے وہ تو فرماتے ہیں میں ایسا مثیل مسیح ہوں کہ میرے جیسے دس ہزار بھی آیندہ آسکتے ہیں آج ہم اس امر پر بھی بحث نہیں کرتے کہ مرزا صاحب مثیل موعود تھے یا نہ بلکہ ہم اس شاعر کی طرح خاموش رہتے ہیں جو کسی حضرت واعظ کے حق میں خاموش تھا اور اس خاموشی کا اس نے اس طرح اظہار کیا تھا ؎

واعظ شہر کہ مردم ملکش مے خوانند
قول ما نیز ہمیں است کہ او مردم نیست

پس سنو! مرزا صاحب کو جو کم فہم لوگ مسیح موعود کہتے ہیں ہم تو ہر طرح اس عقیدہ کو غیر صحیح جانتے ہیں (ثنائی)

انعامی رقم جمع کراؤ

مرزا صاحب قادیانی اور اس کی امت کچھ اس طرح کی غلط رو واقع ہوئی ہے کہ پناہ بخدا۔ اس جماعت کی کوئی تحریر، کوئی تقریر، کوئی حرکت وسکون بھی راستی پر مبنی نہیں۔

ان لوگوں کی عادت ہے کہ جس قدر ان کا کوئی مضمون دلائل سے خالی، عقل و انصاف سے دور ہو اسی قدر زور و شور، لفاظی و لسانی کے ساتھ انعامی تحدیوں سے پرزور بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر ایسے انداز میں کہ موعود انعام کسی حالت میں بھی ادا نہ کرنا پڑے۔ مثلاً ان کے پیشوا مرزا صاحب نے مسٹر عبداللہ آتھم مسیحی کے متعلق پیشگوئی کی تھی کہ اگر وہ عیسائیت پر مستقیم رہے گا تو پندرہ ماہ کے اندر موت کے ذریعہ ہاویہ میں ڈالا جائیگا۔ (جنگ مقدس وغیرہ)

جب مسٹر آتھم موعود میعاد میں فوت نہ ہوا تو کہہ دیا کہ دل میں ڈر گیا ہے اس لئے بچ رہا۔ اگر یہ بات غلط ہو تو ہم ایک، دو، تین، چار ہزار تک انعام دینے کو تیار ہیں۔ اس انعامی وعدہ کے ساتھ ہی یہ پرازفریب شرط لگا دی کہ انعام تب ملیگا جبکہ آتھم ہمارے دعوے کے خلاف قسم اٹھائے گا۔

مطلب مرزا جی کا اس شرط سے یہ تھا کہ انجیل میں قسم کھانے سے منع ہے لہٰذا نہ آتھم قسم کھائیگا نہ انعام دینا پڑے گا۔ نہ نومن تیل ہوگا نہ رادھا ناچیگی۔

یہ تو ہوئی بڑے حضرت کے انعاموں کی حقیقت اب سنو چھوٹے چیلوں کی کارستانیاں۔ ہم نے اپنی تصنیف "محمدیہ پاکٹ بک" کے حاشیہ ص۵ پر مرزا جی کی ایک غلط پیشگوئی کا ذکر کیا تھا جو بالکل حق اور واقعات صحیحہ پر مبنی تھا۔ مرزائیوں نے گرفت کو مضبوط، جواب کا یارا نہ پاکر یہ غلط آمیز چال اختیار کی کہ ہمیں یہ چیلنج دیا کہ

"آپ (عبداللہ) نے پاکٹ بک کے ص۵ (حاشیہ) پر لکھا ہے کہ مرزا صاحب نے پیشگوئی کی تھی کہ (ڈاکٹر) عبدالحکیم میرے روبرو تباہ ہوگا۔ اگر آپ مذکورہ الفاظ حضرت (مرزا صاحب) کی کسی تحریر سے دکھا دیں تو مبلغ روپیہ انعام"

(اخبار فاروق ۷۔ جولائی ۱۹۳۵ء)

الجواب ہم نے اپنی پاکٹ بک میں ان الفاظ کا دعوے نہیں کیا۔ اگر آپ ہمارا یہ دعویٰ دکھا دیں تو پچیس ۲۵ روپیہ انعام۔ ہم نے مرزا صاحب کی پیشگوئی متعلقہ ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب پٹیالوی کے غلط ہونے کا اظہار کیا ہے۔ پس آپ ان دھوکہ بازیوں کو چھوڑ کر شریف و متدین آدمیوں کی طرح ہم سے ثبوت طلب کریں۔ سنو! ہم نہ ایک بار بلکہ ہزار بار علی الاعلان کہتے ہیں کہ مرزا جی نے ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب کے متعلق مذکورہ پیشگوئی کی تھی جو سراسر غلط نکلی اگر تم میں صداقت کی خواہش ہے تو کسی ثالث کے پاس انعامی رقم جمع کراؤ اور اس کے روبرو ہم سے اس کا ثبوت لے لو۔

ناظرین کرام: غور فرمائیے کہ مرزا صاحب اپنے صدق و کذب کا معیار اپنی پیشگوئیاں ٹھہراتے ہیں۔ (ص۲۸۸ آئینہ کمالات) مگر جب ہم مرزا جی کی پیشگوئیوں کے غلط ہونے کا اظہار کرتے ہیں تو مرزائی اصحاب حق پسند اور مومن انسانوں کی مانند ثبوت طلب کرنے کی بجائے رکیک عذرات کے ساتھ بحث کا رخ پھیرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کیا انصاف اسی کا نام ہے۔

مرزائیو! اگر تمہارے نزدیک کوئی مضمون صرف متکلم کے اصل الفاظ میں ہی لائق قبول ہے بصورت روایت بالمعنی افترا ہوتا ہے تو اپنے نبی جی کی تحریر ذیل کو پڑھ کر بتلاؤ کہ وہ کس درجہ کے مفتری تھے سنو! مرزا صاحب حضرت مولانا محمد حسین بٹالوی کے بارے میں لکھتے ہیں کہ انہوں نے لوگوں کو برانگیختہ کیا ہے کہ

"گورنمنٹ کے سامنے جاکر سیاپا[×] کریں"

(نشان آسمانی ص۳۳)

احمدی دوستو! مذکورہ بالا "الفاظ" جو مرزا جی نے مولانا بٹالوی کی طرف منسوب کئے ہیں وہ بعینہا مولانا موصوف کی کسی تحریر یا تقریر سے دکھا دو تو مبلغ پچاس روپیہ انعام وصول کرو ورنہ خاموش کہ

ایں شور و فغاں چیزے نیست

دوسرا انعامی چیلنج اخبار فاروق ۲۸ جون ۱۹۳۵ء میں ہمیں یہ دیا گیا ہے کہ آپ نے محمدیہ پاکٹ بک (ص۴۲۹) میں لکھا ہے کہ

"بیسیوں آیات و احادیث میں بالتصریح حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا نام لیکر ان کا رفع سماوی و حیات و نزول من السماء مذکور موجود ہے۔ اگر آپ قرآن مجید سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے

× یہ لفظ پنجابی نبی نے جلی قلم سے لکھا ہے۔ ۱۲ منہ

اشاعت اسلام یعنی دنیا بھر میں اسلام کیسے پھیلا (۴۰۲) قیمت ۶ روپے - رفیق (اہلحدیث امرتسر)

متعلق الی السماء اور دوبارہ آمد کے متعلق من السماء دکھا دیں تو دس روپیہ انعام۔"

الجواب اس سوال کا جواب تو خود محمدیہ پاکٹ بک صـ۳۷۲ سے صـ۴۶۰ تک باب حیات مسیح ؑ میں بدلائل قرآن و حدیث مرقوم و موجود ہے مگر اس کا کیا علاج کہ بقول مرزا صاحب ؎

آنکھ کے اندھوں کو حائل ہو گئے سو سو حجاب (درثمین)

(خادم امت مرزا محمد عبداللہ معمار امرتسری)

بارقۃ السیف ؑ

موت جاہلیت

قادیانی حضرات (ومن نحا نحوھم) اپنے متنبی امام کی طرف دعوت دیتے ہوئے ایک غیر معروف حدیث پیش کر دیا کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے من مات ولم یعرف امام زمانہ مات میتۃ جاھلیۃ یعنی جو شخص اس حال میں مرجائے کہ اس نے اپنے زمانہ کے امام کو نہیں پہچانا تو اس کی موت مثل موت اہل جاہلیت ہوگی۔

قطع نظر ازیں کہ حضرت مرزا صاحب امام زمان تھے بھی یا نہیں۔ چند امور قابل غور ہیں۔ اوّل یہ کہ حدیث مذکور الفاظ مذکورہ سے حدیث کی کسی معتبر و مشہور کتاب میں موجود نہیں ہے۔ شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہؒ منہاج السنۃ میں لکھتے ہیں۔ ھذا الحدیث بھذا اللفظ لا یعرف (صـ۲۳ ج ۱) یعنی یہ حدیث ان لفظوں سے نہیں پہچانی جاتی ہے۔ دوم۔ یہ دیکھنا ہے کہ اصطلاح شارع میں ایسی روائتوں میں "امام" سے مراد کونسی ہستی ہوتی ہے؟ پس واضح ہو کہ حدیث متفق علیہ میں وارد ہے۔ لیس احد من الناس یخرج من السلطان شبراً فمات علیہ الا مات میتۃ جاھلیۃ (صحیح بخاری شروع پارہ ۲۹ و صحیح مسلم صـ۱۲۸ ج ۲) یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص سلطان اسلام کی طاعت سے بالشت بھر الگ ہو کر مرجائے گا اس کی موت جاہلیت کی سی ہوگی۔ معلوم ہوا کہ امام سے مراد بادشاہ اور سلطان ہے۔ سوم۔ یہ بھی معلوم کرنا ضروری ہے کہ اس امام و سلطان کی صفتیں اور اس کی شرطیں کیا ہیں؟ تو سنئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے الائمۃ من قریش (مسند ابی داؤد طیالسی صـ۲۸۴ و منتخب کنز العمال صـ۱۳۲ ج ۲ و کنوز الحقائق صـ۱۰ ج ۲ و فتح الباری انصاری صـ۳۴۷ پ ۲۸ و صـ۵۸۹ پ ۲۶) یعنی امام قریش سے ہو۔ اور مرزا صاحب مغل تھے

اور فرمایا انما الامام جنۃ یقاتل من ورائہ ویتقی بہ (مسلم صـ۱۲۶ ج ۲ و نسائی صـ۶۴ ج ۲) و فی ابن ابی شیبۃ الامام جنۃ یقاتل بہ (کنوز الحقائق فی احادیث خیر الخلائق للمناوی صـ۲ ج ۲) یعنی امام وہ ہے جو رعیت کیلئے سپر بنے اس کے ساتھ ہو کر کافروں سے قتال کیا جائے اور مسلمان اپنی مصیبتوں میں اُس کی آڑ پکڑیں۔ مرزا صاحب نے تو حرب و قتال کو اڑا ہی دیا۔

اور فرمایا السلطان ظل اللّٰہ فی الارض یاوی الیہ کل مظلوم من عبادہ رواہ البزار والبیہقی فی شعب الایمان و فی روایۃ یاوی الیہ الضعیف وبہ ینتصر المظلوم (جامع صغیر صـ۳۱ ج ۲ و منتخب کنز العمال صـ۱۳۱/۱۳۲ ج ۲) یعنی سلطان زمین پر خدا کا ظل و نائب ہے۔ مظلوم اور کمزور اس کی طرف پناہ لیتے ہیں اور وہ ہر مظلوم کا بدلہ ظالم سے لیتا ہے۔

کیا مرزا صاحب یا اور کوئی ہندی امام صاحب اسکے مصداق ہو سکتے ہیں؟ ظاہر ہے کہ نہیں۔ اور جب یہ قدرت ایسے اماموں کو حاصل نہیں ہے تو ان کی بابت دوسری حدیث ملاحظہ ہو۔ عن ابن عمر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الامام الضعیف ملعون رواہ الطبرانی (جامع صغیر صـ۱۲۳ ج ۱ و کنوز الحقائق صـ۸ ج ۲) یعنی ملعون ہے وہ امام جو کمزور ہو یعنی احکام حدود و حرب نافذ نہ کر سکے جیسا کہ امام شعرانی کشف الغمہ میں اس حدیث کو نقل کر کے لکھتے ہیں وھو الذی یضعف عن تنفیذ الامور الشرعیۃ و اخا نیھا (صـ۳۰۰ ج ۲) یعنی جو شرعی امور کو نافذ کرنے اور قائم رکھنے سے عاجز ہو شیخ عزیزی سراج المنیر میں اور شیخ حفنی اس کی شرح میں لکھتے ہیں۔ الامام الضعیف عن اقامۃ الاحکام الشرعیۃ ملعون ای مطرود فعلیہ عزل نفسہ ان اراد الخلاص فی الدنیا والآخرۃ (صـ۱۳۳ ج ۲) یعنی وہ امام جو احکام شرعیہ قائم کرنے سے عاجز ہے راندۂ بارگاہ ہے۔ ایسے کو اس منصب سے خود علیحدہ ہو جانا چاہئے۔ اگر وہ اپنی جان کی خلاصی دنیا اور آخرت میں چاہتا ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ (سیف بنارسی)

اہلحدیث آج کل امام اور امیروں کی خوب کثرت ہے۔ صرف صوبہ پنجاب میں اس وقت غالباً دس تک پہنچ چکی ہے۔ لطف یہ ہے کہ ہر ایک کے ماتحت دوسروں کو خارج یا عاصی جانتے ہیں۔ اسلام ان کے حالات دیکھ کر اور اقوال سن کر کہہ رہا ہے ؎

شد پریشاں خواب من از کثرت تعبیر ہا

نوٹ ہم اس موضوع پر آئندہ کچھ لکھیں گے جس میں کلکتہ کی نزاع پر بھی روشنی ڈالی جائے گی۔

الزاق الکعبین

(۳)

نماز میں پاؤں ملانے کے متعلق روایات درج کر کے راقم مضمون بطور نتیجہ لکھتے ہیں:۔

میرے علم میں تو کسی ایک آدھ حنفی المذہب کے متقدمین سے اس کے خلاف ثابت نہیں بڑے بڑے محقق فقیہ و ارباب الترجیح نے اس امر کو بالکل واضح کر دیا نہ معلوم کہ عمل میں کیوں قاصر اہل مذہب پائے جاتے ہیں کیا مولانا اشرف علی کا فرمان واضح نہیں کہ مل کر کھڑا ہونا چاہئے درمیان میں جگہ نہ رہنا چاہئے۔ اس سے بھی کوئی واضح لفظوں کی ضرورت ہو سکتی ہے اگر ہمارے علماء احناف ان نصوص فقہیہ پر بذات خود عمل کر کے ان عوام کو دکھا دیں تو امید ہے کہ یہ نفرت ان کے دلوں سے بالکلیہ طور سے زائل ہو جاوے اس

وقت تو کیا عطا کیا جہلاء مسجدوں میں نماز کے وقت جا کر دیکھئے صف کی مٹی پلید کی جاتی ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے ؎

مسلمانی درگور یا درکتاب

کیا کوئی فرد یہ کہہ سکتا ہے کہ اس مسئلہ میں ان بے چارے فقہاء کا کچھ قصور ہے حاشا وکلا بلکہ یہ خلف نااہل کے کرشمہ کا منظر ہے جو نمازوں کو برباد کراتے ہیں اور پنی کی بھی کرتے ہیں۔ اقامۃ الصفوف کو تمام صلوۃ فرمایا ہے سوّوا بصیغہ امر ارشاد ہے اس کی بڑی شدومد سے وعید شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وارد ہے ہر فرد مدعی علم تبع امام ابی حنیفہ رحمہ اللہ سے ملتمس ہوں کہ آپ حضرات بیک زبان یہ فرمائیں کہ یہ ہماری کتابوں میں غلط لکھ دیا گیا ہے اور صحیح وہی ہے کہ جس پر ہمارا عملدرآمد ہے اور اس کی صحت پر فلاں فلاں کتاب کی فلاں فلاں عبارت فلاں فلاں فقیہ و امام کی نص موجود ہے۔ ورنہ ترصیص میں، والا خود بھی عامل ہوں اور لوگوں کو بھی عمل کی تعلیم دیں بے چارے جاہل تو اچھوت سے زیادہ علیحدہ کھڑے ہونے کو پسند کرتے ہیں اور مل کر کھڑے ہونے سے نفرت بلکہ لڑنے مرنے پر مستعد ہو جاتے ہیں۔

خاص بمبئی میں ایک مولوی صاحب کو صرف اسی جرم پر کہ انہوں نے مل کر کھڑے ہونے کو فرمایا تھا ضرب شدید سے بعد نماز مرمت کی کہ انہیں چار ناچار ارادہ حج فسخ کر کے وطن سدھارنا پڑا اور وہیں اس صدمہ سے دار بقا کا سفر کرنا پڑا۔

مولانا بھی حنفی ہی مذہب کے آدمی تھے دوست تک دشمن ہو گئے یہ فرمائیے خون کا ذمہ دار کون ہیں حضرات علماء۔ واللہ علیٰ ما نقول وکیل ھو حسبی و نعم الوکیل۔ وانا الراجی رحمۃ ربہ۔

ابو محمد الکبیر محمد عبد الجلیل السامرودی
خریدار اہلحدیث نمبر ۹۵۴۶

اہل حدیث کا مذہب۔ مصنفہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب۔ قیمت ۶ر (منیجر اہلحدیث امرتسر)

مذاکرہ علمیہ بابت فوٹوگرافی

اخبار اہلحدیث ۲۳۔ اگست ۳۵ء میں اس مذاکرہ کا اجرا ہوا مضمون میں بچند وجوہ فوٹو کا جواز ثابت کرنے کی کوشش کی گئی بلکہ بعض آیات قرآنی کو قیاسی تغیر سے پیش کیا گیا۔ ہر کس بخیال خویش خبطے دارد علمی شان اور بحث سے قطع نظر کچھ عرض کرنے کی اجازت کا طالب ہوں۔ تصویر کے متعلق بموجب حالات و اسباب ممانعت شرعی ہر دو پہلو جائز اور ناجائز ہو سکتے ہیں۔ آئینہ دیکھنا تصویر کھینچنا نہیں ضرورت زمانہ ہے غیر مضر۔ اسکی مثال ایکس رے جیسی ہے۔ منہ پر زخم ہے خود مرہم لگانی ہے تو ضرورت آئینہ کی ہے بلا گناہ۔ مضمون مذاکرہ میں یہ بات سمجھ میں نہیں آئی کہ تصویر فوٹوگرافی خود خدا کھینچتا ہے کیا فوٹوگرافر کچھ نہیں کرتا۔ اگر یہ مطلب ہو کہ خدا کی عطا کردہ روشنی سے فوٹوگرافر کام لیکر تصویر بناتا ہے تو خمار بھی ایسا ہی کرتا ہے۔ اس کے متعلق واجب کا فتوےٰ بھی سمجھ سے بالاتر ہے واجب بمنزلہ فرض دوئم درجہ ہے۔

لا تدخل الملائکۃ بیتا فیہ کلب او تصاویر (الحدیث) نہیں داخل ہوتا فرشتہ رحمت کا اس گھر میں کہ ہو جس گھر میں کتا اور تصویر۔ مراد اس سے یہ ہے کہ اس گھر پر خدا کی رحمت کا نزول نہیں ہوتا۔ کیونکہ کتے میں ایک عیب ایسا ہے کہ وہ اس کی متعدد خوبیوں کو برباد کر دیتا ہے۔ وہ بدخصلت یہ ہے کہ یہ اپنی قوم کا دشمن ہے ماسوا کسی شریف دوست کے گھر میں داخل ہونے سے اس کی طرف بھونک کر بے عزتی کرتا ہے۔ کتے میں بعض خوبیاں بھی ہیں مثلاً مالک کا وفادار اور رکھوالا ہوتا ہے۔ اس کا گھر کوئی نہیں جہاں چاہا لیٹ رہا۔ تھوڑی سی روزی پر قانع ہو جاتا ہے وغیرہ۔ باوجود کئی خوبیوں کے ایک عیب نے اس کی قدر و منزلت کم کر دی۔ ایسا بدخصلت کتا بڑا ہوتا ہے۔ کم نسل لیکن خوبصورت دیگر اگر اچھی نسل کا ٹرینڈ (پالتو کتا) واسطے حفاظت خانہ رکھا جاوے تو جائز ہے۔ برخلاف بھیڑ بکری کے ریوڑ کی رکھوالی کے لئے بڑا کٹکھنا کتا مفید ہوتا ہے۔ ذات ایک ہے حالات کے بدلنے سے رکھنا جائز اور ناجائز بھی ہے ایسا ہی حال فوٹوگرافی کا ہے۔

تصویروں کی اقسام مختلف ہیں۔ بعض مذہبا اور عقلا ممنوع اور سخت مضر ہیں۔ مثلاً انسانی تصویر مرد و ان کی شوقیہ کھنچوا کر چوکھٹ وغیرہ میں مزین کر کے گھر میں آویزاں کرنا۔ یہ تو سخت ممنوع زہر قاتل ہے گھر میں اس کا ہونا باعث فساد ہے، مخرب ایمان ہے باعث ہیجان شہوت و نفاق ہے۔ تصویر بمنزلہ اصلی مجسمہ کے ہوتی ہے۔ غیر مرد و زن کا ایک دوسرے کو دیکھنا بد اثر پیدا کرتا ہے۔ غالباً سب کا مجرب ہوگا جس کو شک ہو تجربہ کر دیکھے۔ اسی خرابی کو رد کرنے کے لئے پردہ کا حکم نازل ہوا۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا۔ غنا بھی اس نقص سے منع ہے کہ ہیجان شہوت ہے بدخیالات کی طرف رغبت دلاتا ہے لیکن جس غنا میں یہ عیب نہ ہو مزامیر سے مبرا ہو مضمون لغو اور مکروہ نہ ہو، یاد خدا کی طرف راغب کرتا ہو وہ مضر رساں نہیں اکثر اولیاء اللہ نے سنا ہے۔ کہتے ہیں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی خوش الحان صحابی سے قرآن بہ طیب خاطر سنا دیکھئے چیز ایک ہے۔ حالات اور اسباب بدلنے سے جائز اور ناجائز ٹھہرائی ممنوع قرار دینے کے لئے اول شرعی ممانعت کی علت کو تلاش کرنا ضروری ہے اگر موجود ہو تو خذ ما صفا ودع ما کدر پر عمل بہتر ہے یہی حال جانوروں کے حلال و حرام کے نقرہ میں ہے اور اس مسئلہ پر مسلمان سختی سے عامل بھی ہیں۔ اسیطرح سابقہ زمانہ میں علماء کا یہ فتویٰ تھا کہ چمچے سے کھانا ناجائز ہے بعض علماء مابعد نے اس میں غور کیا تو کوئی مضر علت ممانعت نہ ملنے سے جواز کا فتوے دیدیا۔ علیٰ ھذا انگریزی علم پڑھنا۔

ایک اور قسم تصویر ہے یعنی تصویر بیجان اشیاء

تقابل ثلاثہ۔ توراۃ انجیل اور قرآن کی تعلیم کا مقابلہ (۹۰۳) اور قرآن کی فضیلت۔ قیمت ۸ر دفتر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

جاندار حیوانات، مشین انجن وغیرہ تعمیر از قسم عجائبات زمانہ، تصویر اشجار پھول پھلواڑی وغیرہ۔ یہ نجادتی تصاویر ہیں، اخبار، رسائل، کتب وغیرہ میں ان کا اندراج ملتا ہے۔ بلکہ بعض اوقات انسانی تصاویر بھی دیکھی جاتی ہیں۔ انگریزی اخباروں کی تو جان ہے۔ ان کا شرعی ممنوعات سے کچھ واسطہ معلوم نہیں ہوتا انما الاعمال بالنیات کے ماتحت ہیں بلکہ ایسی چیزیں یا ان کی تصاویر دیکھ کر بے اختیار زبان سے نکلتا ہے۔ فتبارک اللہ احسن الخالقین۔

ایسا ہی تصاویر متعلق علم طب و علاج غیر مضر وغیر ممنوع ہیں۔ ضرورت زمانہ اس کی متقاضی ہے "اگر زمانہ با تو نہ سازد تو با زمانہ بساز" پر عمل بہتر ہے اللہ اعلم۔ مگر احتیاط لازم ہے کہ ایسا تصاویر مذکورہ گھر میں موجود اگر ہوں تو بوقت نماز نظرے اوجھل ہونی چاہئیں۔ مخرب خشوع ہونگی جب جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی اثر ڈالا تو عوام الناس کس شمار میں ہیں۔ (پردہ آویزاں حجرہ عائشہ کی طرف اشارہ ہے)

اوپر ذکر کیا کہ فوائد و نقصان تصویر بعض وقت واقعات پر بھی منحصر ہوتے ہیں۔ لیکن یہی بات اگر ایک حالت میں مضر ہے تو دوسری میں مفید۔ میرے ایک دوست نے اخبار میں نکاح کا اشتہار دیکھ کر درخواست بھیجی۔ بعد طے شرائط منظوری آگئی مقام بعید فاصلہ پر تھا۔ سسرال نے برائے شناخت فوٹو طلب کیا بھیجا گیا۔ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر بیوی بیاہ لایا۔ یہ فوٹو گو کہ انسانی تھا مگر ممنوع نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ شرعی علت ممانعت اس میں پائی نہیں جاتی یہ بمنزلہ جواب خط تھا۔ اس کی مثال کسی قدر حدیث تابیر نخل کے مشابہ ہے۔ اللہ اعلم بالصواب۔

(شیخ قاسم علی اوورسیر نہر از ریاست بہاولپور)

قرآن اور دیگر کتب - قرآن شریف اور دیگر الہامی کتابوں کی تعلیم کا مقابلہ بالاختصار کر کے قرآن مجید کی فضیلت ثابت کی ہے۔ قیمت ار. مینجر اہلحدیث امرتسر۔

ویددرشن حصہ دوم

(مرتبہ مقصود حسن صاحب۔ متوطن روڑکی)

پہلی فصل۔ یجروید کے اپنشد

برادران ہنود اپنے یہاں کے علم الٰہیات کی کتابوں کو اپنشدوں (اُپ۔نِی۔شد) کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ ان کتابوں پر ان کو بڑا فخر ہے اور اگر مسئلہ ہمہ اوست کو ایک حقیقت سمجھا جاوے تو یہ فخر کچھ بے جا بھی نہیں ہے۔ اپنشدوں کی تعداد یوں تو سینکڑوں تک پہنچتی ہے لیکن خاص خاص اپنشد صرف دس ہیں۔ جن کے نام حسب ذیل ہیں:-

برہد آرنیک۔ مانڈوکیہ۔ چھاندوگیہ۔ ایتریہ۔ تیتریہ۔ ایش۔ کین۔ کٹھ۔ پرشن۔ منڈک۔ مانڈوکیہ۔

ان میں سے پہلے دو اپنشد ضخیم کتابیں ہیں۔ باقی آٹھ چھوٹے چھوٹے رسالے ہیں۔ بعض نہایت ہی مختصر ہیں۔ آخری چھ اپنشدوں کا مشرح اردو ترجمہ سوامی درشنانند جی دہلوی نے کیا ہے جو لاہور سے شائع ہوا ہے۔ اول الذکر چار اپنشدوں کا صحیح ہندی ترجمہ بابو ظالم سنگھ صاحب نے کیا ہے اور مطبع منشی نولکشور لکھنؤ سے مل سکتے ہیں اپنشدوں کے انگریزی ترجمے بکثرت ہو چکے ہیں۔ امریکہ کے پروفیسر ہیوم نے "دی تھرٹین پرنسپل اپنشدس" کے نام سے تیرہ اپنشدوں کا ترجمہ ایک جلد میں شائع کیا ہے جس میں دس مذکورہ بالا اپنشدوں کے علاوہ (۱) میترئی (۲) کوشیتکی اور (۳) سفیدا شوتر تین اپنشد اور ہیں۔

دس مشہور اپنشدوں میں سے صرف ایک یعنی ایش اپنشد وید کے متن میں شامل ہے باقی اپنشد مختلف برہمنوں سے لئے گئے ہیں۔ ایش اپنشد یجروید کے آخری یعنی چالیسویں ادھیائے کا نام ہے۔ اسکے متعلق بلا اختلاف کہا جا سکتا ہے کہ یہ ویدوں کا بہترین صفحہ ہے۔ چونکہ ایش یجروید کا انت یعنی اخیر حصہ ہے اس لئے ہنود علم الٰہی کو ویدانت کا نام بھی دیا جاتا ہے۔ یجروید میں ایش کے علاوہ دو اپنشد اور ہیں جن کا شمار دس مشہور اپنشدوں میں نہیں ہے۔ اس فصل میں میں یجروید کی تینوں اپنشدوں کا ترجمہ درج کرتا ہوں۔ یجر کے علاوہ اور کسی وید کے حصص اپنشد نہیں کہلاتے اگرچہ اتھروید کے بعض حصص اپنشدوں سے بہت کچھ مشابہت رکھتے ہیں۔

یجروید کا پہلا اپنشد اس کا بتیسواں ادھیا ہے جو تدیو اپنشد کہلاتا ہے۔ کیونکہ انہی الفاظ سے وہ شروع ہوتا ہے۔ تدایو کے معنے ہیں "وہ فقط" یا وہی۔ اور اسمیں سولہ منتروں میں ہمہ اوست کی تعلیم ہے۔ ترجمہ یہ ہے۔

منتر ۱۔ وہ ہی اگنی (آگ کا دیوتا) ہے۔ وہ آدتیہ (سورج) ہے۔ وہ وایو (ہوا) ہے اور وہ چندرماں (چاند) ہے × وہ ہی روشن ہے وہ برہم ہے۔ وہ پانی ہے۔ وہ پرجاپتی (رب العالمین) ہے۔

منتر ۲۔ سب آنکھ کا جھپکنا فرد پرش (انسان کامل یا خدا) سے پیدا ہوا ہے × نہ اوپر (کے طبقہ) میں نہ ترچھے (نچلے طبقہ) میں نہ درمیانی (طبقہ) میں (کوئی) اس کا ہر طرف سے احاطہ کر سکتا ہے۔

منتر ۳۔ اوس کی (کوئی) تمثیل نہیں ہے جس کا نام بڑی شان والا ہے × بجز ن نور وغیرہ وہ ہے۔ ہم کو نہ ستائے وغیرہ وہ ہے۔ جس سے کوئی نہیں پیدا ہوا وغیرہ وہ ہے۔

نوٹ۔ وید کے اکثر منتروں (اشعار) میں دو مصرعے ہوتے ہیں۔ بعض بعض منتروں میں تین چار مصرعے بھی ہیں ہم نے اپنے ترجمہ میں منتر کے آخری مصرعوں کے سوا ہر مصرعے کے اختتام پر ایسا نشان × بنا دیا ہے۔ اوپر کے تیسرے منتر کے پہلے مصرعہ میں تمثیل جس لفظ کا ترجمہ ہے وہ پرتما ہے۔ ہمارے خیال میں یہ مصرع بت پرستی کی تردید میں ناطق ہے۔ سنسکرت میں بت پرستی کو پرتما پوجا کہتے ہیں اور اس منتر میں صاف کہدیا گیا ہے کہ خدا کی کوئی تمثیل یا اس کا کوئی بت نہیں ہے۔ اس منتر کے دوسرے مصرع میں وید کے تین منتروں کی طرف اشارہ ہے جن کے شروع کے الفاظ دہرا کر وغیرہ کہہ دیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ خدا وہ ہے جسکی شان میں وید کے یہ تین منتر بھی ہیں جن کی

ahmadimuslim.de

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۲۱)

گذشتہ پرچہ میں آیت فَلَیُبَتِّکُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ کا ترجمہ پڑھ کر مندرجہ ذیل عبارت پڑھیں۔ (مدیر)

پس اس صریح ارشاد حق تعالیٰ کی تحریف کر کے مولوی نعیم الدین کا جہلاء کو فریب میں ڈال کر امور مندرجہ تقویۃ الایمان بی بی کی صحنک توشہ وغیرہ بزرگوں کے نام کی چوٹی بدھی بیڑی فقیر بنانا ذبح جانور پھران کا کسی کی قبر پر لے جانا جملہ امور شرکیات کو کبھی ایصال ثواب وصدقہ بتایا جانا اور یہ کہنا کہ یہ گستاخی و بے ادبی ہے پاک بی بیوں کا ذکر پریوں مسانی وغیرہ کے ساتھ ملا کر کیا ہے۔ اہل بیت سے کیا عداوت ہے کہ ان کے ایصال ثواب کو شرک کہہ دیا الخ۔ تو یہ محض باطل و تسویل شیطان لعین ہے۔ کیونکہ جس کے ساتھ شرک کیا جاوے گا خواہ پاک بی بیاں ہوں یا پریاں سب کو ائمہ کرام و علمائے عظام ساتھ ہی ذکر کر کے داخل شرک فرما چکے ہیں۔ چنانچہ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمہ اللہ مکتوبات جلد ثالث مطبوعہ نولکشور صہ۴۸ میں فرماتے ہیں:۔

"و ازیں عالمت صیام نسا کہ بہ نیت پیراں و بیبیاں نگاہ دارند و اکثر نامہائے ایشاں را از نزد خود تراشیدہ روزہائے خود را بنام آنہا نیت کنند و در وقت افطار از برائے ہر روزہ طعام خاص بوضع مخصوص تعین مینمایند و تعیین ایام نیز از برائے صیام میکنند و مطالب و مقاصد خود را بایں روزہا مربوط مے سازند و بتوسل ایں روزہا از آنہا حوائج خود مے خواہند و روائے حاجات خود را از آنہا مے دانند ایں شرک در عبادت ست و بتوسل عبادت غیرے حاجات خود را ازاں غیر خواستن است شناعت ایں فعل را نیک باید دریافت۔ و حیلہ است آنچہ بعض از زناں در وقت اظہار شناعت ایں فعل گویند کہ ما ایں روزہا را برائے خدا نگاہ مے داریم و ثواب آں را بہ پیراں مے بخشیم اگر دریں امر صادق مے باشند تعین ایام از برائے صیام چہ در کار ست و تخصیص طعام و تعین اوضاع شنیعہ مختلفہ در افطار از برائے چیست۔ ایں خود عین ضلالت و تسویل شیطان لعین ست واللہ سبحانہ العاصم انتہی ملخصاً۔"

یعنی اور اسی طرح حال عورتوں کے روزہ رکھنے کا ہے کہ بہ نیت پیروں اور بی بیوں کے رکھتی ہیں اور اکثر ان کے نام اپنی طرف سے گڑھتی ہیں اور اپنے روزوں کو ان کے نام سے نسبت کرتی ہیں اور افطار کے وقت ہر روزہ کے لئے خاص کھانا اور خاص وضع متعین کرتی ہیں اور دنوں کا تعین بھی ہر روزہ کے لئے کرتی ہیں اور اپنے مطالب و مقاصد کو ان روزوں سے متعلق کرتی ہیں اور ان روزوں کے وسیلہ سے اپنی حاجت ان سے چاہتی ہیں اور اپنی حاجت روائی ان سے جانتی ہیں یہ عبادت میں شرک ہے اور بوسیلہ عبادت غیر کے اپنی حاجت کو ان غیر سے چاہنا ہے برائی اس فعل کی خوب طرح سے جاننا چاہئے۔ اور حیلہ کرنا ہے جو کچھ کہ بعض عورتیں اس فعل کی برائی ظاہر ہونے پر کہتی ہیں کہ ہم ان روزوں کو خدا کے لئے رکھتی ہیں اور ثواب ان کا پیروں کو ہم بخش دیتی ہیں اگر اس امر میں سچی ہوتیں تو تعین زمانہ اور دنوں کا روزوں کے واسطے کیا درکار ہے اور تخصیص کھانے اور تعین طریقہ شنیعہ مختلفہ روزوں کے افطار میں کس واسطے ہے۔ یہ خود عین گمراہی اور تسویل شیطان لعین ہے۔ واللہ سبحانہ العاصم انتہی۔"

اور مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ مولانا شہید مرحوم صاحب تقویۃ الایمان کے تایا و استاد مکرم تفسیر فتح العزیز ج ۱ صـ۴۱۳ میں فرماتے ہیں "کسے بتاں را قبلہ خود ساختہ و کسے ستارہ و آفتاب را و کسے عنصر آتش را و کسے دریائے گنگ را و کسے درخت تلسی و پیپل را و کسے کوہ سوالک را و کسے قبور اولیاء را و کسے تھانہائے شہیداں و جنیاں را۔"

یعنی کسی نے بتوں کو اپنا قبلہ ٹھہرایا ہے اور کسی نے ستارہ اور آفتاب کو اور کسی نے عنصر آتش کو اور کسی نے دریائے گنگا کو اور کسی نے درخت تلسی اور پیپل کو اور کسی نے پہاڑ کو اور کسی نے اولیاء کی قبروں کو اور کسی نے شہیدوں اور جنات کے تھانوں طاقوں کو۔"

ایضاً صـ۶۷ میں فرماتے ہیں:۔

"قدرت و قوت محض برائے خدا است در جمیع امور ہیچ چیز از مال و فرزند و یار و دوست و بادشاہ و امیر و پیغمبر علیہ السلام و پیر و فرشتہ و پری بدون حکم او مدد نے تواند کرد۔"

یعنی قدرت اور قوت محض خدائے تعالیٰ کے لئے ہے تمام امور میں کوئی چیز مال اور فرزند اور یار اور دوست اور بادشاہ اور امیر اور پیغمبر علیہ السلام اور پیر اور فرشتہ اور پری بدون حکم اس کے مدد نہیں کر سکتے۔"

ایضاً جلد دوم صـ۱۲۸ میں فرماتے ہیں:۔

"و ارواح شیاطینیہ خبیثہ بجائے آنہا ایشاں را بخود مائل ساختہ مے فریفتند تا آنکہ نام نام اولیا بود و حقیقت حقیقت شیطان۔"

یعنی اور ارواح شیاطین خبیثہ ان کے بجائے انکے سامنے ہو کر اپنی طرف مائل کر کے اپنا فریفتہ کر لیتے ہیں یہاں تک کہ نام اولیاء کا ہوتا ہے اور حقیقت میں وہ سب شیطانی روحیں ہوتی ہیں۔"

ایضاً صـ۱۴۷ میں فرماتے ہیں:۔

"چنانکہ بعض جہلاء اسلام شبیہہ حضرت امیر المومنین را بصورت شیر میکنند۔"

یعنی چنانچہ بعض جاہل اسلام کے مدعی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تصویر کو شیر کی صورت پر بناتے ہیں۔"

ایضاً صـ۱۶۳ میں فرماتے ہیں:۔ بلکہ جہال مسلمین

معارف القرآن۔ تفسیر [illegible] مصنفہ [illegible] (۹۷۱)

نیز درہمیں ورطہ گرفتار اند بعضے را از اشخاص آں عالم پیران مے نامند واستعانت واستعلام مغیبات از آنہا مے کنند و برخے را پریان و پارہ را پیر وعلیٰ ہذا القیاس۔

یعنی بلکہ جاہل مسلمان بھی اس بلا میں گرفتار ہیں اس عالم کے بعض شخصوں کا پیر نام رکھا ہے اور غیب کی باتیں ان سے دریافت کرتے ہیں ان سے مدد لیتے ہیں اور بعضوں کا نام پریاں رکھا اور بعضوں کو پیر ٹھہرایا اور اسی پر دوسروں کو قیاس کر لینا چاہیئے "

ایضاً ص۱۷۱ میں فرماتے ہیں :۔

"و خود را بحیلہا و مکرہا در زمرۂ ارواح طیبہ بزرگان معدود مے سازند و نام بزرگان برائے خود مے گیرند تا مردم زود گرویدہ شوند و انکار نکنند و رفتہ رفتہ خباثت و بدطینتی خود ظاہر مے نمایند و شرک صریح مے کنانند و ایں مرض صعب جمیع طوائف بنی آدم را لاحق است حتیٰ کہ دریں امت نیز شیوع تمام پیدا کردہ و کثیر الرواج گشتہ والعیاذ باللہ من ذلک

یعنی اور (شیاطین جنات) اپنے آپ کو بحیلہ مکر و فریب زمرۂ ارواح طیبہ بزرگوں میں ظاہر کرتے ہیں اور نام ان بزرگوں کا اپنا نام رکھتے ہیں تاکہ آدمی وہ نام سن کے جلد گرویدہ اور فریفتہ ہو جاویں اور کسی طرح سے انکار نہ کریں اور رفتہ رفتہ خباثت اور بدطینتی اپنی ظاہر کرتے ہیں اور شرک صریح کرانے لگتے ہیں اور اس مرض مہلک نے جمیع بنی آدم کو گھیر لیا ہے یہاں تک کہ اس امت میں بھی اس کا رواج تمام پیدا ہو گیا ہے پناہ اللہ تعالیٰ کی اس سے "

ایضاً ص۱۷۵ میں فرماتے ہیں :۔

"و مے گویند کہ خود را بہ بھوانی داس و شیوداس و گر بخش و اندر بخش نامیدہ باشند و سوائے ما بدیگراں التجا نبرند بلکہ پیروی رسولان خداوند خود کہ بدون وساطت ما بشما پیغامے از آں طرف برسانند نیز نکنند والا ما از وکالت شما دست بردار خواہیم شد و حاجات شما نارواخواہیم ماند و جماعہ دیگر کہ سخت طماع اند در بر آوردن ہر مطلب و رسانیدن ہر خبر رشوتے از ہر جنس بز و گوسفند و خروس و ماکیان و جامہ و نقد و پکوان و گل و تنبول و نغمہ و رقص و مدح خوانی خود وغیر ذلک شرط مے کنانند و اگر آدمیان در ادائے آں شرط قصور میکنند بسبب قوت وہم و خیال خود کہ در کمال تاثیر دارند بہ آدمیان ضرر بدنی یا مالی مے رسانند و معہذا مرغوبات یک کس از آنہا با مرغوبات دیگر مطابق نمے افتد و فرمائش یکے موافق فرمائش دیگرے نمے آید و حاجات و مطالب نیز با خود قسمت کردہ گرفتہ اند برائے دفع مرض چیچک یکے خود را منصوب ساختہ و اصلاح مزاج را از فساد خون یکے متکفل مے شود و آوردن اخبار را نیز تقسیم کردہ اند بلکہ طوائف و اقالیم و بلدان را نیز بخش بخش کردہ اند۔

یعنی اور یوں کہتے ہیں کہ اپنا نام بھوانی داس ویشنو داس و گر بخش و اندر بخش رکھو اور سوائے ہمارے دوسروں سے التجا نہ کیا کرو بلکہ پیروی خدا کے رسولوں کی جو بدوں ہمارے واسطے کے تم کو پہنچاتے ہیں اس کو نہ مانو ورنہ ہم تمہاری وکالت سے دست بردار ہو جاوینگے اور حاجات تمہاری پوری نہ ہوینگی اور بعض انھیں بہت ہی طماع لالچی ہیں ہر مطلب اور خبر کے رشوت پہنچانے میں رشوت ہر جنس کی جسطرح بھیڑ بکری مرغ مرغی کپڑا نقد پکوان پھول پان ناچ گانا اپنی تعریف اور سوائے اس کے بہت چیزیں ہیں جو شرط کر لیتے ہیں اور اگر آدمی اس شرط کے پوری کرنے میں کچھ قصور کرتے ہیں بسبب قوت وہم و خیال اپنے کے جو بہت زور پر ہوتی ہے ان آدمیوں کو نقصان جانی یا مالی پہنچاتے ہیں اسی لئے ہر ایک کے مرغوبات دوسرے سے علیحدہ ہوتے ہیں اور ایک کی فرمائش دوسرے کی فرمائش کے موافق نہیں ہوتی اور حاجات و مطالب بھی ہر ایک کے آپس میں تقسیم کر کے اختیار کر لئے ہیں چیچک کے دفع کے لئے ایک کو مقرر کر دیا ہے اور فساد خون کی اصلاح کے لئے ایک دوسرا مقرر ہوا ہے اور خبریں بہم پہنچانے کے لئے بھی ہر ایک اقلیم اور شہر بستیوں کو آپس میں تقسیم کر کے ہر ایک وہاں کے لئے حاکم بن بیٹھا ہے "

ایضاً ص۱۷۶ میں فرماتے ہیں :۔

"پس اہل ہر مذہب در خواب و بیداری بر آدمیان اخبار موافق مذہب خود القا مے نمایند و آدمیان مے دانند کہ تصدیق ایں مذہب از عالم غیب شد و زیادہ تر گمراہ مے شوند وعلیٰ ہذا القیاس جنیان ہر مذہب در حاجات و مہمات و دفع بلیات امداد و اعانت اہل مذہب خود مے کنند تا اہل آں مذہب از آدمیان بدانند کہ ایں مذہب نیز در عالم غیب واقعی دارد کہ حاجات ما روا میکنند و بلیات ما را دفع مے نمایند۔

یعنی پس ہر مذہب والے جن اپنے مذہب والے آدمیوں کو موافق اپنے مذہب کے خواب و بیداری میں خبریں پہنچاتے ہیں اور آدمی یہ جانتے ہیں کہ غیب سے تصدیق اس مذہب کی ہوئی اس لئے اور زیادہ گمراہ ہوتے ہیں اسی طور سے ہر مذہب کے جنات حاجات مہمات و دفع بلیات میں امداد و اعانت اپنے اہل مذہب کی کرتے ہیں تاکہ اس مذہب کے آدمی جان لیں کہ یہ مذہب بھی عالم غیب میں واقعیت رکھتا ہے کہ ہماری مشکل کشائی اور دفع بلیات کرتا ہے "

(باقی آئندہ)

تقویۃ الایمان جدید اڈیشن۔ اس میں مخالف معترضین کے جوابات بھی درج ہیں۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۱۲ر (منیجر اہلحدیث امرتسر)

اثبات التوحید۔ اہل بدعت کی ایک کتاب کا (۹۰۲) جواب دندان شکن قیمت ۸ر (منیجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

س ع۲۱۶ } ایک شخص پانچ چھ سال ہوئے دیوانہ ہوگیا ہے۔ اب پاگل خانہ میں زیر علاج ہے۔ اب تک صحت نہیں ہوئی۔ اس کی عورت جوان ہے اور اس کا کوئی کفیل بھی۔ کیا وہ عورت نکاح فسخ کرا سکتی ہے یا نہیں؟ شرعًا کیا حکم ہے؟

ج ع۲۱۶ } مجنون کی عورت کو اختیار ہے کہ بعد ناامیدی صحت چاہے تو بذریعہ عدالت نکاح فسخ کرائے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے ولا تمسکوھن ضرارًا اور حدیث میں آیا ہے لاضرر ولا ضرار فی الاسلام۔ فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے قال محمد ان کان الجنون حادثا یؤجل سنة کالعنة ثم تخیر المرأة بعد الحول اذا لم یبرأ

س ع۲۱۷ } ایک مسلمان تاجر کو ہندو تاجر ہمیشہ پریشان کرتا رہتا ہے اور ہر طرح نقصان پہنچانے میں کمی نہیں کرتا اور وہ ہندو ولائتی شراب کا ٹھیکہ بھی لیتا ہے۔ مسلمان تاجر کو موقع ہے کہ ٹھیکہ اپنے نام فروخت کروائے۔ کیا وہ شخص مسلمان بغرض انتقام اس ہندو کی بجائے اپنے نام ٹھیکہ لیکر کسی اور ہندو کو دیدے تو جائز ہے یا نہیں۔ خود کسی قسم کا نفع نہ اٹھائے۔ اس صورت سے دشمن کمزور ہو جائے گا کیا وہ شرعًا ایسے دشمن کے ساتھ سلوک کرسکتا ہے اور شراب کا ٹھیکہ خود لے سکتا ہے (ایک سائل)

ج ع۲۱۷ } شراب کی فروخت وغیرہ میں کسی قسم کی مدد کرنا خواہ کسی غرض سے ہو گناہ ہے۔ لقولہ تعالیٰ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ط

س ع۲۱۸ } جو شخص تمام علماء دین کو یہ کہے کہ سب علماؤں پر لعنت ہے تو ایسے شخص پر خدا و رسول صلعم کا کیا حکم ہے؟ (خریدار نمبر ۱۱۱۲۳)

ج ع۲۱۸ } حدیث شریف میں ہے جو کسی پر ناحق لعنت کرتا ہے وہ لعنت لوٹ کر اسی پر پڑتی ہے۔ (مدراخل غریب فنڈ)

س ع۲۱۹ } زید کاشتکار کئی پشت سے بے عمرو بکر بلکہ ان کے مورث کے وقت سے بہ ادائے لگان سالانہ مقررہ برضائے عمرو بکر کے کاشت مذکور قابض چلا آتا ہے اب زید نے تنہا عمر سے کچھ روپیہ قرض لیا اور اپنا کل کھیت موروثی مذکور بہ قبضہ عمر اس شرط سے دیدیا کہ جب تک اصل قرضہ ادا نہ ہوجائے عمر کاشتکاری کے منافع سے فائدہ حاصل کرے جب اصل قرضہ زید عمر کو دیدیگا کھیت واپس لے لیگا۔ رہن رکھنے کی بکر نے عمر کو رضامندی نہیں دی۔ کیا عمر جو منافع حاصل کرے گا وہ سود نہ ہوگا اور عمر کا نفع شرعًا حلال ہے یا حرام؟

(سائل حسام الدین از الہ آباد)

ج ع۲۱۹ } گروی زمین کا نفع بعض علماء جائز کہتے ہیں اور بعض منع جواز کے قائل۔ حدیث الظہر یرکب بنفقتہ سے استدلال کرتے ہیں۔ بوقت ضرورت پہلے مسلک پر عمل کرلے تو غالبًا معاف ہوگا مولانا محمد حسین بٹالوی کا بھی یہی فتویٰ ہے۔

صورت مسئولہ میں بکر آمد کا نصف حصہ اپنے دوسرے بھائی کو دیا کرے کیونکہ وہ بھی برابر کا شریک ہے۔

س ع۲۲۰ } ایک شخص نے خانگی تنازع سے تنگ آکر غصہ میں بوقت عصر طلاق دیدیا بعدہٗ اسی روز بوقت مغرب رجوع کرلیا۔ چھ ماہ کے بعد پھر ایسا ہی جھگڑا ہوا اور زدوکوب کرکے بیوی کو نکال دیا۔ یہ یاد نہیں کہ غصہ میں طلاق کا لفظ کہا یا نہیں۔ مگر موقع کا ایک گواہ کہتا ہے کہ طلاق کہہ دی تھی وہ انکاری ہیں۔ پھر میاں بیوی کے درمیان اتفاق ہوگیا۔ ایک سال کے بعد پھر جھگڑا ہوا۔ اور مارپیٹ سے ڈر کر ہندہ (بیوی) بھاگ گئی۔ زید (خاوند) نے پھر طلاق کہہ دی اب دونوں پھر پشیمان ہیں اور آباد ہونا چاہتے ہیں۔ کیا شرعًا رجوع ہوسکتا ہے یا نہیں؟ (سائل از طیب پور ضلع گونڈہ)

ج ع۲۲۰ } دو دفعہ طلاق ہوئی تیسری مرتبہ کا ثبوت کافی نہیں کیونکہ ثبوت کے لئے دو گواہ یا خود طلاق دہندہ کا اقرار ہونا چاہئے۔ اس لئے صورت مسئولہ میں اب کی دفعہ خاوند رجوع کرسکتا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ الطلاق مرتان (الآیہ) فامساک بمعروف او تسریح باحسان۔

س ع۲۲۱ } زید و ہندہ کا نکاح والدین نے نابالغی کی حالت میں کردیا۔ ہندہ بالغہ ہوکر انکار کرتی ہے۔ بلکہ ایک درخواست ڈپٹی کمشنر کے پاس بھی کردی ہے کہ میرا نکاح عدم بلوغ میں میرے والد نے کیا تھا جسے میں پسند نہیں کرتی۔ میں نماز روزہ کی پابند اور قرآن پڑھتی ہوں اور شرک و بدعت سے پرہیز کرتی ہوں اور زید بے دین ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ ہندہ شرعًا نکاح ثانی کرسکتی ہے یا نہیں؟

ج ع۲۲۱ } جس عورت کا نکاح اسکے والدین نابالغی میں کردیں بلوغت کے بعد منکوحہ کو اختیار ہے کہ اس نکاح کو فسخ کرادے حدیث میں ہے۔ ان جاریة بکرًا اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ان اباھا زوجھا وھی کارھة فخیرھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ واللہ اعلم۔

س ع۲۲۲ } عرصہ دس سال سے ایک عورت بلا نکاح ایک شخص کے گھر رہتی ہے اور خاوند اول اب تک زندہ ہے۔ باوجود کہنے کے طلاق نہیں دیتا اور یہ بھی کہتا ہے کہ میں کبھی آباد کرنے کے لئے بھی تیار نہیں کیا اس صورت میں عورت اپنا نکاح دوسرے شخص سے کرسکتی ہے اور اُس کے لئے کچھ عدت بھی ہے یا نہیں (سائل غریب ولد نواب شاہ ضلع گورداسپور)

ج ع۲۲۲ } جب تک خاوند اول سے علیحدگی بذریعہ طلاق یا وفات وغیرہ نہ ہوجائے نکاح ثانی نہیں ہوسکتا۔ لقولہ والمحصنات من النساء الآیہ۔ اگر خاوند نہ طلاق دے نہ آباد کرے تو بذریعہ عدالت فسخ کراکر بعد عدت ایک حیض یا ایک ماہ نکاح ثانی کرسکتی ہے۔

(نوٹ) مستفتی صاحبان کو قواعد استفتاء کی پابندی کرنی لازمی اور ضروری ہے۔ (مفتی اہلحدیث)

فتاویٰ نذیریہ مصنفہ مولانا سید نذیر حسین صاحب (۹۷۳) [illegible] (مجلد اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

متفرقات

استعانت فی الخیر ناظرین اہلحدیث پر خصوصاً روز روشن کی طرح واضح ہے کہ مولوی نعیم الدین صاحب مراد آبادی نے تقویۃ الایمان کی تردید میں ایک کتاب بنام "اطیب البیان فی رد تقویۃ الایمان" شائع کرکے عوام کو دھوکا دیا ہے۔ یہ کتاب نہایت زہریلی ثابت ہوئی ہے۔ اس کا جواب دینا ضروری تھا۔ چنانچہ حافظ عزیز الدین صاحب نے ہمت کی۔ ایک مدت سے اخبار اہلحدیث میں "اکمل البیان" کے نام سے جواب شائع ہو رہا ہے عنقریب اس کا جواب پایۂ تکمیل کو پہنچنے والا ہے۔ حافظ صاحب کا خیال ہے کہ اسے الگ کتابی صورت میں شائع کیا جائے۔ اب تک اس کی طباعت کا کام شروع ہو جاتا مگر عدم سرمایہ اس کار خیر میں مانع ہے۔ اسکے خرچ کا تخمینہ کل چار سَو روپیہ کیا گیا ہے۔ اور پانچ پانچ روپیہ کا حصہ مقرر کیا گیا ہے۔ لہذا صاحب ثروت حامیان توحید سے التماس ہے کہ جس قدر ممکن ہو سکے حصہ خرید کر امداد فرماویں بعد شائع ہونے کے ان کا روپیہ اور ایک نسخہ کتاب نصف قیمت پر دی جاوے گی۔ دیکھئے میری اس آواز پر سب سے پہلے کون لبیک کہتا ہے۔

نوٹ:۔ کتاب کی طباعت وکتابت سب کچھ مطبع ثنائی برقی پریس امرتسر میں ہوگی لہٰذا تمام رقوم مولانا ثناء اللہ صاحب کے نام ارسال ہونی چاہئیں۔

(نسیم الانصاری آنثی ساز علوم حاضرہ)

معاونین اہلحدیث سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اہلحدیث کی اشاعت میں کما حقہ کوشش کرنے میں دریغ نہ فرمائینگے۔ کیونکہ یہ توحید وسنت کی اشاعت ہے۔

۲۷ ستمبر کا اہلحدیث شائع نہیں ہوا تھا۔ جس کی وجہ التواء ۔ اکتوبر کے اہلحدیث میں درج کر دی گئی ہے نیز ہمیں از حد افسوس ہے کہ اس اچانک اور ضروری تعطیل سے بےشمار خریداروں کو تشویش لاحق ہونے کے علاوہ شکایت بھیجنے کے لئے ناحق اخراجات برداشت کرنے پڑے غالباً اس طرح اخبار بند رہنے کا پہلا موقع ہے۔ امید ہے خریدار حضرات اس امر میں ہمیں معذور جانیں گے۔

آیندہ کیلئے خاص طور پر خیال رکھیں کہ اگر خدا نخواستہ ایسا موقع پیش آ جائے تو اس کے آیندہ پرچہ پہنچنے کا انتظار کر لیا کریں۔ تاکہ خط وکتابت کی زیر باری نہو۔

تصحیح کرلیں (۱) اہلحدیث ۱۳ ستمبر صفحہ ۹ کالم اول سطر ۵ پر لا توھنوا ولا تحزنوا غلط چھپ گیا ہے۔ صحیح لَا تَھِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا ہے۔ (۲) اہلحدیث ۴۔ اکتوبر صفحہ ۱۹ کالم ۲ میں فارسی شعر یوں پڑھا جائے ؎

کس نیاموخت علم تیر از من
کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد

شعرائے اہلحدیث سے گذارش

ہے کہ پیارے "اہلحدیث" کا نیا سال شروع ہونیوالا ہے لہذا اسکی تہنیت کیلئے طرح ذیل پر طبع آزمائی کی جائے۔

؎ باغ میں پھر بہار آئی ہے

آئی۔لائی قافیہ اور ہے ردیف ہو۔ راقم برق

نوٹ:۔ ۲۰۔ اکتوبر تک تمام نظمیں دفتر اہلحدیث میں پہنچ جانی چاہئیں تاکہ ان کی تقدیم تاخیر کا اندازہ لگا لیا جائے۔ (محرر دفتر)

حج بیت اللہ کی خواہش راقم غریب اور مفلس مسلمان ہے مگر زیارت بیت اللہ کا از حد اشتیاق رکھتا ہے اس لئے تمام ناظرین سے التماس ہے کہ کوئی صاحب حج بدل کے طور پر یا اپنے خادم کی حیثیت میں مجھے ساتھ لے جائینگے تو عنداللہ ماجور ہونگے۔ (راقم قاضی محمد روفق علی قصبہ خاص صموں ضلع فرخ آباد)

بالکل مفت احسن الہدایات فی تنقید الروایات جس میں عدم تقلید کے ثبوت پر تنقیداً روایات فقہ سے بحث کرکے اصل مسئلہ کی مدلل طور پر وضاحت کی گئی ہے۔ کتاب موصوف حاجی عزیز الدین صاحب (مؤلف اکمل البیان) نے تالیف فرمائی ہے صرف ۱ـ؎ برائے محصول ڈاک بھیجکر مفت حاصل کریں۔ پتہ۔ نسیم الانصاری آنثی دفتر انجمن اہل حدیث مسجد سبزی منڈی چوک مراد آباد (یو۔پی)

نسخہ کی ضرورت خاکسار کو ایسے نسخہ کی ضرورت ہے جس کے استعمال سے ذیابیطس شکری کا قلع قمع ہو جائے (راقم ایم۔ معرفت قاضی منظور حسین محرر دفتر اہلحدیث امرتسر)

یاد رفتگان آہ! میرے والد ماجد حاجی مولوی حکیم ابو الخیر محمد ضمیر الحق صاحب آروی ۲۹ ستمبر کو سات بجے شب انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم پکے موحد اور سچے متبع سنت ہونے کے علاوہ ہمہ صفت موصوف تھے۔ خدا بخشے بہت بہت سی خوبیاں تھیں گنے والے ہیں۔ راقم ڈاکٹر محمد ولی الحق پسر موصوف از آرہ۔

درخواست مرحوم ہماری جماعت کے بڑے رکن تھے۔ ان کے ورثا کی خواہش ہے کہ حرمین شریفین میں ان کا جنازہ غائب پڑھا جائے۔ مولوی عبدالرحمن صاحب مظہر حرم بیت اللہ میں اور مولوی احمد صاحب مسجد نبوی میں جنازہ غائب پڑھا دیں اور خدا سے اجر پائیں۔

ایضاً میرے والد محمد ہاشم صاحب انجن ڈرائیور ۲۔ اکتوبر کو انتقال کر گئے انا للہ۔ مرحوم اہل حدیث تھے اور اخبار اہلحدیث کے بہت پرانے خریدار تھے۔ (راقم بدر الحق ولد محمد ہاشم مرحوم از سملی ضلع پٹنہ)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور انکے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلھم وارحمھم۔

مولانا یونس خان صاحب رئیس دتاولی تحریر فرماتے ہیں کہ علامہ سید رشید رضا صاحب مرحوم کے انتقال کی خبر سُن کر ان کا جنازہ غائبانہ پڑھا گیا۔

ایک بیکس کی فریاد ناظرین اخبار سے میری مؤدبانہ التماس ہے کہ راقم تیس سال سے بیمار ہے۔ کسی کام کاج کے لائق نہیں۔ عیالدار ہونے کے باعث ضروریات زندگی کا بھی ضرورت مند ہے۔ اصحاب خیر صدقہ جاریہ کرتے وقت خاکسار کو بھی اپنی یاد میں رکھیں۔ نیاز مند مولوی محمد الدین سابق معلم القرآن محلہ کرم علیشاہ گجرات (پنجاب)

نوٹ امداد کرنیوالے حضرات براہ راست بھیجا کریں دفتر کی وساطت سے ارسال کرنے میں تاخیر ہو جانے

ahmadimuslim.de

ملکی مطلع

مسلم سکھ کانفرنس امرتسر میں

کامیاب کون ہوا؟

ممالک یورپ میں جنگ تو سالہا سال بعد ہوتی ہے مگر ایک دوسرے کے خلاف چالیں ہر روز چلی جاتی ہیں۔ ان چالوں کا سمجھنا دراصل سیاست دانی ہے۔ دگر ہیچ۔ ہندوستانی اقوام بھی ان باتوں میں یورپ کی شاگرد ہیں۔ اس لئے یہ بھی ایک دوسرے کے ساتھ چالیں چلتی ہیں۔ جو کوئی مخالف کی چال سمجھ جاتا ہے وہ بچ جاتا ہے جو اس کے ظاہری الفاظ پر بھروسہ کرتا ہے وہ دھوکہ کھا جاتا ہے۔

شوکت علی صاحب مع سید مرتضےٰ اور مسٹر گابا ممبران اسمبلی کسی کے بھیجے یا از خود پنجاب میں آئے۔ غرض یہ بتائی کہ مسجد شہید گنج لاہور کی بابت سکھوں سے گفتگو کر کے کسی سمجھوتے پر پہنچیں آخر ادھر ادھر پھرتے پھراتے امرتسر میں سکھ لیڈروں کے ساتھ خان بہادر خواجہ غلام صادق صاحب اگزیکٹو افسر کی کوٹھی پر ان کی مجلس مشاورت ہوئی۔ بہت سی قیل وقال کے بعد اخبارات کے نام مندرجہ ذیل پیغام مرتب ہوا:۔

"مسئلہ نہایت ہی پیچیدہ اور مشکل ہے۔ لیکن ہمیں یہ محسوس کر کے خوشی ہوئی کہ اکالی رہنما بھی ہماری ہی طرح ہر دو پارٹیوں کے باعزت حل کی ضرورت کو محسوس کرتے ہیں۔ ان کی گفتگو کا ہم پر یہ اثر پڑا ہے کہ اگر حالات پُر سکون پیدا کئے جائیں تو متنازع جگہ کا قبضہ چھوڑنے کے بغیر اطمینان بخش حل کے نکل آنے کا امکان ہے۔ سکھ رہنماؤں نے اس رائے کا اظہار کیا کہ گفتگو اسی صورت میں جاری رہ سکتی ہے۔ جب حالات پُر سکون ہو جائیں۔ اس پر ہم نے واضح کیا کہ مسلمان اس کے لئے اسی صورت میں تیار ہو سکتے ہیں۔ جب انکے جذبات کو برانگیختہ کرنے والی کوئی کارروائی نہ کی جائے۔

گفت و شنید کا دروازہ بند نہیں ہوا اور متفقہ فیصلہ ہوا ہے کہ جتنی جلدی ہو سکے گفتگو پر سکون حالات میں پھر شروع کی جائے۔ ہم محسوس کرتے ہیں کہ باہمی خلوص کی فضا میں کوئی باعزت حل نکل سکتا ہے۔ چنانچہ ہم تمام متعلقہ اصحاب کو معہ مسلمان بھائیوں کے اپیل کرتے ہیں کہ وہ پُر سکون حالات پیدا کرنے میں ہماری مدد کریں"

(پرتاپ۔ لاہور ۶۔ اکتوبر ۳۵ء)

اہلحدیث ہم کسی کی نسبت بدگمانی کیوں کریں جبکہ معاملہ بالکل واضح ہو گیا۔ اس بیان کو بنظر غور دیکھیں تو ہم دیانت سے صاف کہتے ہیں کہ مسلم ممبر سکھ ممبروں کی سیاسی چال کو نہیں سمجھے۔ ہرگز نہیں سمجھے۔ پھر لطف یہ ہے کہ ابھی گفتگو کی امید رکھتے ہیں۔ اگر ہم شریک مجلس ہوتے تو یہ بیان اخباروں کے لئے مرتب ہونے میں سخت مانع ہوتے بلکہ یہ کہتے کہ کوئی بیان مرتب نہ کرو۔ ہر اخبار جو چاہے اپنے فہم سے نتیجہ اخذ کرلے۔

اس بیان میں جو فضا پرسکون بنانے کا ذکر ہے ہم سکون کی قدر کرتے ہیں مگر مسجد کا ملنا اس فضا میں اگر سو میل دور ہے تو سکون کی حالت میں ایک ہزار میل دور ہو جائے گا کیونکہ فضا پرسکون ہونے کے بعد پھر گفتگو کو چھیڑنا سوئے ہوئے فتنے کو جگانا ہے جس کے لئے نہ کوئی تیار ہو سکتا ہے نہ کوئی تیار ہو سکتا ہے نہ کوئی اس کی مدد کر سکتا ہے بلکہ چاروں طرف سے یہی آواز آئے گی۔ جسکے عربی الفاظ یہ ہونگے :۔

الفتنة نائمة لعن الله من ایقظها

(اب فتنہ سو گیا ہے اسکے جگانیوالے پر پھٹکار ہو)

جنگ اٹلی اور ابی سینیا

جس جنگ کا خطرہ عرصے سے تھا آخر وہ ۳۔ اکتوبر کو چھڑ گئی۔ حملہ اٹلی کی طرف سے ہوا۔ پہلا گولا اٹلی کا ریڈ کراس پر پڑا۔ ریڈ کراس یورپ میں ایک جماعت ہے جو بغیر کسی جانبداری کے بغرض انسانی ہمدردی میدان جنگ میں مجروح مریضوں کی خدمت کرتی ہے۔ اس پر گولا پڑنا قانون دول کے بالکل خلاف ہے۔ گولہ انداز کا اس میں کچھ فائدہ بھی نہیں اس لئے گمان ہوتا ہے کہ اٹلی والوں سے سہواً یہ فعل ہوا ہے۔ اسکے بعد روزانہ جنگ کی خبریں آنی شروع ہو گئیں۔ اس جنگ کا نتیجہ جیسا کہ خیال کیا جاتا تھا ہندوستان کی شرکت کے آثار بھی نمایاں ہونے لگے ہیں جس کا ثبوت یہ ہے کہ ہندوستانی فوج کو روانگی کے لئے تیار رہنے کا حکم ہو گیا ہے۔ سامان خوراک خریدنے کے آرڈر جاری ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس جنگ کا خاتمہ ہمارے حق میں بہتر کرے۔

آلہ قیامت کی ایجاد

"لندن کے اخبار "پیپل" کو معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ کے مشہور سائنسدانوں نے ایک ایسی شعاع تیار کی ہے جو آئندہ تمام جنگ وجدل کو روک دیگی۔ اس نے اس شعاع کے متعلق تمام راز برطانوی کیبنٹ کو بتا دیا ہے اس کا بیان ہے کہ آئندہ دنیا سے جنگ کا خاتمہ ہو جائیگا کیونکہ یہ شعاع جس کا نام میں نے "زیڈ رے" رکھا ہے نہایت خوفناک ہے۔ اس کی تباہ کرنے کی طاقت اس قدر زبردست ہے کہ اس کے پورے استعمال سے یک لخت تمام بنی نوع انسان کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اس شعاع سے تمام کرہ ہوائی میں ہائیڈروسیانک ایسڈ گیس جیسی مہلک گیس پھیل جائے گی اور کوئی جاندار چیز زندہ نہ رہ سکے گی۔ جس شہر پر اس شعاع کا اثر ڈالا جائے گا وہاں کے تمام لوگ دم گھٹ کر مر جائیں گے۔ تمام ہوائی جہاز فوراً نیچے گر پڑیں گے اور موٹروں کے انجن کام کرنے سے رہ جائیں گے۔ وسیع رقبہ جات پر مہلک امراض کے خطرناک جراثیم پھیل جائیں گے۔ ملک بھر کی تمام فصلیں تباہ ہو جائیں گی۔ فوج کی خوراک کے تمام سٹور وغیرہ زہر آلود ہو جائیں گے"

(پرتاپ۔ لاہور ۸۔ اکتوبر ۳۵ء)

حقیقت میں اس گیس کا نام اسلامی اصطلاح میں

الفاروق۔ حضرت خلیفۃ المسیح ... (۵۷۵)

ahmadimuslim.de

آلۂ قیامت اور ہندوانہ اصطلاح میں "آلہ پر لے" رکھنا چاہئے۔ بات بھی یہی ہے کہ جب تک اس قسم کے گیس ایجاد نہ ہونگے۔ یورپ کے یاجوج ماجوج ختم یا کم ہونے میں نہ آئیں گے۔

آلہ گم شدنی

ایک دوسری قسم کا آلہ ایجاد ہوا ہے جس کے پاس ہوگا وہ دیکھتے دیکھتے گم ہو جائے گا۔ اس خبر کے الفاظ ہی حیرت افزا ہیں جو یہ ہیں :۔

"بوڈا پوسٹ کے ایک آدمی نے ایک حیرت انگیز شعاع ایجاد کی ہے۔ جس کی مدد سے انسان سامنے کھڑا ہونے کے باوجود نظروں سے اوجھل ہو جاتا ہے۔ ماہرین سائنس موجد کے اس دعوے کی تحقیقات کر رہے ہیں۔ موجد ایم۔ وول گیبی اپنے دو اسسٹنٹوں کے ساتھ ایک ہوٹل میں ٹھہرے ان کے پاس نئی ایجاد کا حیرت انگیز آلہ تھا۔ انہوں نے دی آنا کے اخبارات میں اشتہار دیا کہ ہوٹل میں دو سے ۶ بجے تک نئی ایجاد کا مظاہرہ کر کے دکھایا جائے گا۔ جو لوگ دیکھنا چاہتے ہوں ہوٹل میں آسکتے ہیں۔

چنانچہ ہوٹل کے باہر لوگوں کی بھاری تعداد جمع ہوگئی۔ ان میں سے چند کو کمرے کے اندر داخل کیا گیا۔ ان لوگوں کا بیان ہے کہ آلہ سے کمرے میں شعاعیں ڈالنے پر تمام چیزیں یہاں تک کہ انسان بھی نظروں سے غائب ہوگئے۔ آلہ کو بند کرنے پر تمام چیزیں نظر آنی شروع ہوگئیں۔

بوڈا پسٹ پولیس نے انجینئر مذکور کی گرفتاری کے وارنٹ جاری کر دیئے ہیں۔ پولیس کا بیان ہے کہ دراصل اس آلہ کا موجد ایک اور ہنگرین انجینئر ہے اور اس شخص نے اُس کے آلہ کی نقل کرلی ہے" (پرتاپ ۷۔ اکتوبر ۳۵ء)

فریضۂ زکوٰۃ اور امداد تبلیغ

اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ یہ ماہ مبارک پھر دیکھنا نصیب ہؤا۔ مجھ کو یقین ہے کہ آپ اس ماہ مبارک میں اپنی پاک کمائی کی زکوٰۃ ضرور نکالیں گے آپ کو بخوبی معلوم ہے کہ زکوٰۃ کے حقدار کون لوگ ہیں۔ مخالفین اسلام انتہائی کوشش کر رہے ہیں وہ لاکھوں روپیہ خرچ کر کے بڑی بڑی جماعتیں بنا بنا کر مسلمانوں کو مرتد کر رہے ہیں ان کے مقابلے کے واسطے بہت سے کام کرنے والے اور بہت بڑا سرمایہ درکار ہے۔ یہ ایک عظیم الشان جہاد ہے اور آپ کے روپے کے لئے اس سے بہتر مصرف نہیں۔ میں آپ کا تمام زر زکوٰۃ لے کر دوسروں کو محروم کرنا ہرگز نہیں چاہتا۔ آپ زکوٰۃ کا چوتھائی حصہ جو تبلیغ کو دیں گے وہ انشاء اللہ بہ پابندی قواعد شرع شریف صرف ہوگا۔ رشید غلام بھیک نیرنگ بی۔ اے ایڈووکیٹ ہائیکورٹ معتمد عمومی جمعیتہ مرکزیہ تبلیغ الاسلام انبالہ

مسلم نوجوانوں کو اطلاع

ڈاک خانہ اور تار کے محکمہ میں انجینئرنگ سپروائزرز اور وائرلیس اپریٹروں کی خالی آسامیوں کو پر کرنے کیلئے ۱۳ جنوری ۳۶ء کو تمام ہندوستان کے منتخب شدہ مقام پر مقابلہ کا امتحان ہوگا۔ یہ آسامیاں آل انڈیا سروس ہونے کے علاوہ معقول فائدہ مند ہیں داخلہ کے پراسپکٹس و درخواستوں کے فارم و گذشتہ انتخابات کے پرچے حلقہ جات کے پوسٹماسٹر جنرل سے ۴ ر کو مل سکتے ہوں۔ قابلیت کا معیار یہ ہو :۔

(۱) عمر سترہ ۱۷ اور چوبیس ۲۴ سال کے درمیان ہو (۲) کیمبرج سکول سرٹیفکیٹ ایف۔ ایس۔ سی۔ ایف۔ اے مع فزکس (۳) ڈپلوما آف الیکٹریکل انجینئرنگ آف وکٹوریہ جبلی، ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ، بمبئی، ٹیکنیکل کالج دیالباغ آگرہ انجینئرنگ کالج پونا۔ این۔ ای۔ ڈی سول انجینئرنگ کالج کراچی ایل۔ ای۔ ای ڈپلوما آف گورنمنٹ سکول آف ٹیکنولوجی آف مدراس اینڈ اوورسیر ڈپلوما آف احسن اللہ سکول آف انجینئرنگ ڈھاکہ۔

(نوٹ) درخواستوں کی وصولی کی آخری تاریخ ۳۱۔ اکتوبر ۳۵ء ہے (محمد منظور الٰہی خان صاحب آنریری جائنٹ سکرٹری انجمن اشاعت اسلام لاہور)

سرکاری اعلان

نئے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء کی رو سے کونسل آف سٹیٹ کے لئے پنجاب کے حصہ میں ۱۶ نشستیں آئی ہیں جن میں سے ایک نشست اس عورت کو دی جائیگی جسے پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی منتخب کرے باقی پندرہ نشستیں بہ اعتبار رقبہ جات مقرر ہوئی ہیں اور قانون مذکور کی رو سے ان کی تقسیم حسب ذیل ہوگی۔

۸ مسلم۔ ۴ سکھ۔ ۳ عام۔

حکومت پنجاب نے ان نشستوں کے لئے مندرجہ ذیل حلقہ جات بہ لحاظ رقبہ عارضی طور پر مقرر کرنے کی تجویز کی ہے۔ ذیل میں ہر حلقہ کے بالمقابل رائے دہندوں کی تعداد کا تخمینہ درج کیا جاتا ہے۔

مسلم (۱) قسمت ہائے انبالہ و جالندھر۔ ۷۸۳
۲۔ قسمت لاہور جس میں ضلع لاہور شامل نہیں۔ ۸۵۳
۳۔ اضلاع لاہور و منٹگمری۔ ۷۳۱
۴۔ ضلع لائلپور۔ ۸۸۵۔ (۵) ضلع شاہ پور ۶۸۷
(۶) ضلع ملتان۔ ۶۶۳ (۷) اضلاع جہلم راولپنڈی۔ اٹک و گجرات ۷۶۵۔ (۸) اضلاع جھنگ، میانوالی مظفرگڑھ۔ ڈیرہ غازی خان۔ ۷۱۵

سکھ (۱) قسمت ہائے انبالہ و جالندھر جس میں ضلع فیروزپور شامل نہیں ۷۵۵ (۲) قسمت لاہور (جس میں اضلاع گوجرانوالہ و سیالکوٹ شامل نہیں) و ضلع فیروزپور ۹۲۳۔ (۳) ضلع لائلپور ۸۰۴ (۴) اضلاع گوجرانوالہ و سیالکوٹ قسمت راولپنڈی و قسمت ملتان جس میں ضلع لائلپور شامل نہیں۔ ۷۳۷۔

عام (۱) قسمت ہائے انبالہ و جالندھر جس میں ضلع فیروزپور شامل نہیں ۲۰۲۱ (۲) قسمت لاہور (جس میں اضلاع سیالکوٹ، گوجرانوالہ و شیخوپورہ شامل نہیں) و ضلع فیروزپور ۲۱۵۸۔ (۳) قسمت ہائے راولپنڈی و ملتان و اضلاع، سیالکوٹ، گوجرانوالہ اور شیخوپورہ ۲۲۵۵۔ (۳) اگر کوئی مجلس یا شخص مجوزہ حد بندی کے متعلق حکومت پنجاب کی خدمت میں عرضداشت پیش کرنا چاہئے تو اسے لازم ہے کہ وہ اپنی درخواست

ahmadimuslim.de

آجکل کی تمام ... بیماریاں

بدہضمی — متلی — قے — ہیضہ — ...ست — انفلوانزا — کھانسی

یا دیگر موسمی بخار تمام ہاضمہ کی خرابیوں کے نتائج ہیں ا... لیے آجکل کے ڈاکٹر حکیم وید ایک

"امرت دھارا"

نہ صرف ہاضمہ کی تمام خرابیوں کے لئے رام بان ... ہے - بلکہ کمال کی ... ہی ہے ہیضہ بخار وغیرہ سے ہمیشہ محفوظ رکھتی ہے!

گھر میں رکھئے جیب میں رکھئے ... نہیں دقت پ... ست روپیہ اور وقت تشویش سب کو بچادیگی!

قیمت فی شیشی بڑی ... آٹھ آنہ (بہر) ... شیشی ایک ... نمونہ صرف آٹھ آنے (۸/)

احتیاط بد نقلوں سے بچو! ... ں کی صحت کے معاملے میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو!

خط و کتابت وتار کے لئے پتہ :- امر... دھارا ۲۳ لاہور

المشتہر :- منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ - امر... بھون - امرت دھارا روڈ - امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

سیکنڈ ہینڈ کوٹوں کٹ پیس

کی تجارت موجودہ ک... میں بہترین کام ہے لیکن تازہ عمدہ ا... مال، بنڈلوں میں بغیر کسی قسم کی گرہ ... کے جیسا ولائت سے آتا ہے - صرف دی ... یونائٹڈ کمپنی بکل روڈ کراچی سے دستیاب ہو سکتا ہے۔ تھوک مال کے خرید... طلب کریں۔

اگر آپ کو بہترین عطر ... ہے

منگوا کر ملاحظہ فرمائیے جکی مخ... ذیل ہے۔

عطر گلاب، کیوڑہ، موتیا، ... شاہنشاہ، چنبیلی، حنا، مولسری، چمپا، گل ... فی تولہ ۱۲/ عہ - بجر - ۸/ - ۶/ - للعہ ... روح چارہ ... فی تولہ ۸/ - ۶/ للعہ ... ذیل ہر قسم فی سیر عسہ - صعہ - فی تو... خالص پلنجروپ... فی پڑی - روغنات ہر قسم ... صہ فی سیر عطر دان ہر قسم منگوا... جادیگی -

(نوٹ) غیر ممالک کے آرڈ... پیشگی آنا چاہئے -

(پتہ) سید اظہر علی ... قنوج (یو - پی)

اکسیر ہاضمہ

اس کا اشتہار آپ حضرات پہلے بہت ہی بار پڑھ چکے ہیں کہ اسکے کیا فوائد ہیں - اسلئے لمبا چوڑا اشتہار لکھنے کی ضرورت نہیں مگر پھر بھی یہاں دو ایک لفظ لکھ دیتے ہیں - اسکے استعمال سے صحت قائم رہتی اور بیماری سے نجات ملتی ہے - مثلاً بدہضمی، نفخ کا ہو جانا، کھٹے ڈکار آنا، منہ سے بدمزہ پانی جانا، کھانا ہضم نہ ہونا، طبیعت کا خوش نہ رہنا - قیمت بلحاظ فائدہ کے بہت ہی کم - یعنی فی ڈبہ ایک روپیہ - محصول ۵/

اکسیر موتی دانت

دانتوں کی بیماریوں کو دور کر کے نہایت ہی سفید میل کچیل سے صاف موتیوں کی طرح چمکیلے کر دینا اس کا ایک معمولی کام ہے قیمت فی ڈبہ ۸/ محصول ۵/

پتہ :- اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر

سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے - آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے - نگاہ کی کمزوریوں کا بےنظیر علاج ہے - قیمت ایک تولہ عہ - منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

اہلحدیث میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں - (منیجر)

مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث" علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق، دمہ، کھانسی، ریزش، کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے..... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنے کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہوجاتا ہے۔ مرد، عورت، بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی قیمت فی چھٹانک عہ۔ آدھ پاؤ ۲ ۔ پاؤ بھر ۴ علاوہ محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔

تازہ ترین شہادات

جناب ایم ضمیر الدین احمد صاحب دربھنگہ

"آپ کے ہاں سے کئی ایک بار مومیائی منگوائی۔ بہت ہی مفید ثابت ہوئی۔ دو چھٹانک اور بھیجدیں۔" (یکم اگست ۱۹۳۵ء)

جناب حافظ سید عبدالرزاق صاحب تولا پور

"مومیائی کے استعمال سے مجھ کو فائدہ ہے۔ ایک چھٹانک اور ارسال کریں۔" (۲۸ اگست ۱۹۳۵ء)

جناب دولت خان صاحب ڈومریا گنج

"دو چھٹانک مومیائی منگوائی تھی۔ مریضہ کو بہت فائدہ ہے۔ ایک چھٹانک میرے دوست موہن بری ٹھیکیدار کے نام ارسال فرمائیں۔" (۱۸ اگست ۱۹۳۵ء)

(مومیائی منگوانے کا پتہ)

حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر
دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

تمام دنیا میں بے مثل
سفری حمائل شریف ۵/۵
مترجم و محشی اردو کا ہدیہ ۴ روپیہ

تمام دنیا میں بےنظیر
مشکوۃ مترجم و محشی
اردو کا ہدیہ سات روپے

ان دونوں بےنظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

عبدالغفور غزنوی مالک کارخانہ
انوار الاسلام امرتسر

ہر خاص و عام کو اطلاع
پانچسو روپیہ کا نقد انعام
طلاء ایجاد رجسٹرڈ ۱۲/۱۴

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج و کمزوری۔ جو شخص اس طلا کو بیکار ثابت کردے اسکو پانچسو روپیہ کا نقد انعام دیا جائیگا یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور بعد تجربہ کے تیار کیا ہے جو مثل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اس کا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہوجاتا ہے جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہوگئے ہوں تو فوراً اس طلا سے فائدہ حاصل کریں۔ اس طلا سے ہزاروں مریض بفضل خدا شفایاب ہوچکے ہیں اسکے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں۔ طلا کے ہمراہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی ایجاد حب مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں۔ یہ مکمل علاج ہے۔ اس سے بہتر کوئی طلا اس مرض کے واسطے ثابت نہیں ہوا۔

قیمت ایک بکس تین روپے آٹھ آنے (۳/۸)

پتہ:۔ ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ

فائدہ مند بیمہ رجسٹرڈ ۵۷ء

آپکا کل سرمایہ۔ کم لاگت سے کثیر فائدہ خود حاصل کیجئے۔ آل اولاد، عزیز، دوست کو فائدہ پہنچائیے دونوں جہان میں نفع ہوگا۔ باریک تحریر کی لکھائی پڑھائی، تیز روشنی کی چمک، دھوپ کی تپش، پتھر کے کوئلہ کے دھوئیں سے طرح طرح کے بکثرت امراض آنکھوں میں پیدا ہوجاتے ہیں نوے فیصدی چشمہ لگانے پر مجبور ہوتے ہیں، ضعف بصارت، روہے، ڈگرونولس، ڈھاکہ، نزلہ، ناخونہ، دو تندی، سوزش وغیرہ وغیرہ کی عام شکائتیں دیکھنے سننے میں آتی ہیں۔ ایسے تمام امراض چشم کیواسطے ایک آئی پوڈر ایجاد ہوا جسکو ۲۵ سال متواتر تجربہ کیا گیا جو اکسیر و لاثانی اور نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ بڑے بڑے نامی ڈاکٹروں، حکیموں، دیدوں، روساء اور عہدہ [illegible] کی سندوں کے علاوہ بہترین سندیہ ہے کہ نمونہ مفت بلا [illegible] کر آزمائیے، ممکن نہیں کہ بعد تجربہ آپ قیمتا نہ [illegible]یں۔ سینکڑوں روپیہ کی ادویات سے جو فائدہ نہ ہوتا ہو [illegible] اس سفوف سے ہوگا۔ یقینی آنکھوں کا بیمہ ہے۔ آئی [illegible] نے والا کبھی آنکھوں کی بیماری میں مبتلا نہیں ہو[illegible] فی پیکٹ صرف عہ جو آنکھ جیسی نعمت کے واسطے [illegible] ہیں۔

پتہ:۔ مینیجر ادارہ فارمیسی ہردوئی

پیٹنٹ ادویات اور ہندوستان

اگر آپ فرانس اور انگلستان کی تین صد شہرہ آفاق پیٹنٹ دوائیوں کے بالکل سچے اور اصلی نسخے بلا کسی کوشش اور محنت کے گھر بیٹھے سیکھ کر لائق اور کامیاب طبیب بننا چاہتے ہیں اگر آپ کی خواہش ہے کہ پیٹنٹ دوائیوں کو خود بنا کر اور مقابلتہً کم قیمت پر فروخت کرکے سینکڑوں روپیہ ماہوار مستقل آمدنی پیدا کی جائے تو اس کتاب کو منگوا کر پڑھیں۔ ہندوستان کی مقبول عام ادویات کے نسخے بھی ہیں۔ کتابت طباعت کاغذ عمدہ۔ قیمت ایک [illegible]

پتہ:۔ مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

التماس ضروری

اس کارخانہ کی شہرت بہر کس و ناکس جانتا ہے۔ یہ کارخانہ ہندوستان اور دیگر ممالک میں اپنی دیانتداری اور نیک نیتی سے مشہور ہے۔ مال عمدہ روانہ کیا جاتا ہے مختصر فہرست ارسال ہے۔ ہر قسم کے عرقیات و تمباکو و قوام و گولی موجود ہے۔

عطر محبوب پسند۔ راحت روح۔ مخلوط آصفی۔ شمامۃ العنبر فی تولہ ۔ روح گلاب ۔ عطر حنا۔ مشک حنا۔ مشک عنبر۔ سہاگ عنبر۔ نرگس۔ سوہنگی فی تولہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۲۔ عطر چنبیلی۔ کیوڑہ۔ فتنہ۔ مولسری۔ عروس شہناز۔ برگ حنا۔ روح پانڑی۔ زعفران۔ خس ۔ ۔ ۔ عطر گلاب۔ چنبیلی۔ موتیا۔ مدن مان فی تولہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۲۔ عطر اگر فی تولہ ۔ ۔ قوام برقی شاہانہ فی تولہ ۔ زردہ فی سیر ۔ ۔ ۔

المشتہر
شیخ سخاوت حسین تاجر عطر چوک لکھنؤ

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی
بعدالت ٹھاکر کانتی چند صاحب مجسٹریٹ
درجہ دوم واسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم تحصیلدار شکر گڑھ

نظام الدین ولد نبھی قوم گوجر ساکن موضع باگڑیاں تحصیل شکر گڑھ

بنام مہر الدین ولد نبھی قوم گوجر ساکن باگڑیاں علی احمد ولد حسین بخش راجپوت سکنہ شکر گڑھ۔ علم دین ولد پیرہ قوم گوجر ساکن باگڑیاں۔ بوٹا سنگھ ولد خزانہ راجپوت ساکن اللہ چک تحصیل شکر گڑھ۔ مدعا علیہم

درخواست تقسیم اراضی کھاتہ مشترکہ نسبت اراضی خطہ ۳۲ - ۶ محہ کنال کمیوٹ عشہ عغہ کھتونی ۳۱ تا ۳۸ نمبر خسرہ ذیل

۴۵-۹۰-۱۲۵-۱۸۶-۲۰۶-۲۰۷-
۱۴۵۶/۱۱۱۷-۲۲۱-۲۲۷-۱۱۱۸/۲۲۹ و ۲۳۰-
۳۲۷-۵۹۹-۶۰۱-۶۰۹ ۔ ۶۶۶-
۱۴۵۸/۷۰۴ + ۱۴۵۵/۷۵۴ + ۷۹۵-۸۱۷-۸۶۰-
۱۲۵-۱۰۲۷-۱۰۲۹-۱۰۴۸-
۱۴۸-۹۰۳-۳۲۷-۱۲۷۱/۸۲۵ و ۶۳-۴۸-۹
۹۶۴-۳۸۴-۴۱۸-۱۰۳۸- واقعہ رقبہ

باگڑیاں تحصیل شکر گڑھ۔ جمعبندی ۳۳/۳۴ ۔

مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعا علیہم پر تعمیل سمن معمولی طور پر کرائی جانی مشکل ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ مدعا علیہم مذکور بتاریخ ۲۲ ۱۰/۳۵ حاضر عدالت ہذا اصالتاً یا وکالتاً ہوں۔ ورنہ بعدم حاضری ان کے کارروائی یکطرفہ کی جاویگی۔ بتحریر ۔ مہر عدالت

اخبار النجم لکھنؤ
خاتون نمبر

کے نام سے ۱۸- اکتوبر ۱۹۳۵ء ... ۱۳۵۴ھ یوم جمعہ ہدیہ ناظرین کیا جانے والا ہے ... حقوق و سیر پر اسلامی نقطہ نگاہ سے نہایت سیر حاصل ... گی۔
مستقل خریداروں ... کا زر خریداری خاتون نمبر کی اشاعت سے پہلے پہلے دفتر ... ۲۰/۳۶ ... صفحات کا یہ ... خوبصورت اور محنتی آفریں خا... ہوگا۔
جنرل منیجر ... لکھنؤ

نہائت مجرب اور نایاب تحفے

اکسیر جریان۔ اس سے پرانے سے پرانا جریان، کثرت احتلام، سرعت وغیرہ کل امراض کا چند دنوں میں قلع قمع ہو جاتا ہے۔ جملہ تکالیف دور ہو کر حالت اعتدال پر آجاتی ہے۔ قیمت خوراک ۱۲ روز صرف ۔

اکسیر ۔ علاوہ ان فوائد کے جو ۱ میں موجود ہیں یہ سوزاک کے لئے بھی اکسیر ہے۔ قیمت ۱۲ خوراک ۔

طلا مایوسین۔ عجیب و غریب چیز ہے۔ سب شکایات دور کر دیتا ہے۔ قیمت ۔

مرض کا مفصل حال لکھنا ضروری ہے۔ اس کے مطابق علاج ہوگا۔

منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ

۳۰ رمضان تک مفت ...

تحفہ عید ہدیہ عیدی ... منگوانے کے واسطے

بہترین عطریات کا شوق ہو تو آپ ہم سے منگوائیے۔ فی روپیہ ایک آنہ ... مراد ہوتی ہے۔ غیر ممالک میں وی پی نہیں جاتا روپیہ پیشگی آنا چاہئے یہ کارخانہ اہلحدیث کا ہے۔ پتہ نوٹ ... ملاحظہ ہو۔ عطر گلاب کیوڑہ، حنا، موتیا، مشک حنا، شمامۃ العنبر، چنبیلی، شہناز فی تولہ ... عطر اگر خالص فی تولہ ... روح خس، روح پانڑی فی تولہ ... فی سیر ... شاہی عطر کا بکس چھ شیشی میں چھ قسم کا عطر بھرا ہوا قیمت فی بکس معہ عطر کے مبلغ تین روپیہ (۳ے) فرمائش کے ہمراہ دو شیشی عطر مفت روانہ ہوگا۔ فہرست مفت منگوائیے۔ المشتہر:- نور الحسن انوار الحسن کارخانہ عطر قنوج ... یوپی (انڈیا)

ahmadimuslim.de

تصنیفات قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی

رحمۃ للعالمین } یہی وہ کتاب ہے جسے ہندوستان اور بیرون ہند میں وہ قبولیت حاصل ہے جو اور کسی کتاب کو نہیں ہوسکی یہی وہ کتاب ہے جو اپنوں اور بیگانوں میں یکساں مقبول ہوئی ہے جسے اہل حدیث بھی پسند کرتے ہیں اور احناف بھی جس کی شیعہ بھی تعریف کرتے ہیں اور قادیانی بھی۔ یہی وہ کتاب ہے جسے جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن نے اپنے نصاب میں شامل کر لیا ہے اور جامعہ عباسیہ بہاولپور نے بھی، جسے جامعہ ملیہ دہلی بھی اپنے لئے ضروری سمجھتا ہے اور مدرسۃ العالیہ دیوبند بھی۔ یہی وہ کتاب ہے جس کے مداح علماء بھی ہیں اور فضلاء بھی، وکلاء بھی، مؤرخین بھی اس کے ثنا خوان ہیں اور فلاسفر بھی، محدث بھی اس کی تعریف میں رطب اللسان ہیں اور مفسر بھی۔ کتابت اور طباعت نہایت اعلےٰ۔ قیمت جلد اول ۶ؔ۔ جلد دوم ؎۔ سوم ؎

الجمال والکمال } یہ کتاب بھی قاضی صاحب ممدوح کی لاجواب تصنیفات میں سے ایک ہے۔ اس کتاب میں سورہ یوسف کی تفسیر نہایت عالمانہ و محققانہ انداز سے لکھی گئی ہے۔ قیمت عہ

استقامت } ایک متذبذب مسلمان کے خط کا جواب۔ عیسائیت پر اسلام کی فضیلت۔ جس کے مطالعہ کے بعد کئی عیسائی مسلمان ہوئے۔ قابل دید چیز ہے۔ قیمت ۳ر

معراج المومنین } امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے ایک خط کا اردو ترجمہ جس میں امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا طریقہ بتلایا گیا ہے۔ کتابت و طباعت اعلےٰ۔ قیمت چار آنے (۴ر)

مہر نبوت } بچوں کے لئے سیرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے مختصر حالات۔ قابل دید چیز ہے۔ قیمت ۴ر

غایت المرام } اس کتاب میں حیات عیسےٰ علیہ السلام کا عالمانہ ثبوت دیا ہے۔ قیمت ۶ر

تائید الاسلام } اس میں قاضی صاحب نے حیات مسیح پر محققانہ بحث کی ہے۔ قیمت ۶ر

مقدس رسول

جدید ایڈیشن

آریوں نے ایک زہر یلے رسالہ میں آنحضرت صلعم کی ذات والا صفات پر سخت ناپاک اعتراضات کئے تھے جس کا نام "رنگیلا رسول" رکھا گیا تھا اس نامعقول رسالہ کا معقول، عالمانہ اور محققانہ جواب مولانا ثناء اللہ صاحب نے اسی زمانہ میں شائع کر دیا تھا۔ اب بار سوم رسالہ ہذا بعد تصحیح تام اور عمدہ کتابت و طباعت کے اعلیٰ کاغذ پر چھپا ہے۔ قیمت بجائے ۱۰ر کے آٹھ آنے ہے۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

تاریخ المشاہیر } اگر آپ دنیا کے پچاس مشہور ریفارمروں، حکیموں، شاعروں، بادشاہوں، وزیروں ... کے دلچسپ حالات اور سوانحعمریاں پڑھنا چاہتے ہیں تو آج ہی تاریخ المشاہیر منگالیں۔ ... کی بہترین کتاب ہے۔ جس سے آپ ... سبق اور سینکڑوں نصیحتیں حاصل کر سکتے ... اپنی زندگی کو سنوار سکتے ہیں۔ تاریخ المشاہیر میں چونکہ پچاس بزرگوں کی سوانحعمریاں درج ہیں اس لئے بلا مبالغہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ اکیلی کتاب پچاس کتابوں کا کام دیتی ہے ہر اردو خوان کا فرض ہے کہ وہ اسے منگا کر خود پڑھیں اور دوسروں کو سنائے تاکہ سب کی اصلاح ہو جائے۔ مجلد ۱۲؎۔ بے جلد عہ

شرح اسماء الحسنیٰ } اسماء الہٰی کی تفصیل و تشریح عام فہم انداز نہایت مفید اور قابل دید چیز ہے۔ جو تھوڑے عرصہ سے طبع ہوئی ہے۔ کتابت و طباعت اعلےٰ۔ قیمت عہ

سفرنامہ حجاز } جس میں حرمین پاک کی ہر چیز اور ہر مقام کی صحیح تاریخ، مناسک حج کا دلچسپ بیان، فرضیت حج کے عقلی دلائل، معلومات صحیحہ کا ذخیرہ، اقوام عرب کے حالات مع نقشہ جات درج ہیں۔ قابل دید ہے۔ قیمت عہ

کیا اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا؟ } قاضی محمد سلیمان صاحب کا ایک عالمانہ لیکچر جو انہوں نے ۱۹۲۹ء میں انجمن نعمانیہ لاہور کے جلسہ میں دیا تھا۔ ہر مسلمان کو اس کا مطالعہ ضروری ہے۔ قیمت ۴ر

(تصانیف دیگر مصنفین)

سیرت ابن ہشام } آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تمام سوانحعمریوں میں سب سے پہلی کتاب ہے۔ حضور صلعم کے شجرہ نسب سے شروع کر کے تا وصال حق کی وسطی غزوات وغیرہ کو مفصل طور پر قلم بند کیا ہے۔ صحت واقعات کو خاص طور پر ملحوظ رکھا ہے۔ ضخامت ۵۱۲ صفحات۔ قیمت ؎

خاتم الانبیاء } مسمی بہ وجیز السیر لخیر البشر۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مختصر مگر جامع سوانحعمری۔ سیرت کی نہایت مستند کتاب زاد المعاد، ابن ہشام، حلبیہ، سرور المحزون، دروس السیر وغیرہ سے سلیس اردو میں جمع کی گئی ہے۔ ان مشہور اوہام کا جواب دیا گیا ہے جو مخالفین اپنی کور باطنی سے آفتاب نبوت پر کیا کرتے ہیں۔ قیمت ۱۰ر

کتب منگوانے کا پتہ:

منیجر اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۲ — نمبر ۵۱

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

پس حدیث مصطفےٰ بر جان مسلم

مسئول مدیر — ابو الوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ...

رؤسا و جاگیرداران سے ...

عام خریداران سے ...

ششماہی ...

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ ... ۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ مولوی فاضل مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر ۱۹ رجب المرجب سنہ ۱۳۵۴ھ مطابق ۱۸ اکتوبر سنہ ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

67559

آج کل کے فیشن ایبل

(از قلم مولوی احمد امان اللہ خان ماہ رامپوری)

چڑھا ہے بھوت فیشن کا ہر اک نو عمر کے سر پر — وبا فیشن کی پھیلی ہے ہر اک بستی میں ہر گھر پر
جوانوں کو جدھر دیکھو بنے پھرتے ہیں جنٹلمین — اڑے پھرتے ہیں وہ بیٹھے صبا رفتار موٹر پر
نہ ان کی داڑھیاں باقی نہ مونچھوں کا پتہ کچھ ہے — مگر بالوں نے سر کے لی ہے سبقت برقی واٹر پر
قبائیں، اچکنیں اور پاجامے ہیں سبھی بھونڈے — مگر ہے ختم پوشش کوٹ، پتلون اور نکر پر
بڑوں کو قبلہ و کعبہ ہے لکھنا سخت گستاخی — ہوا تحریر کا ہے خاتمہ مائی ڈیر سر پر
نہیں بھاتی ہیں انکو دعوتیں ہندوستانی اب — پہنچ جائیں وہ مدعو ہیں اگر انگریزی ڈنر پر
نہیں معلوم بالکل انکو خطبہ کس کو کہتے ہیں — نہ رکھا بھول کر پاؤں کبھی مسجد کے منبر پر
مگر ان کو مہارت ہے بڑی تقریر کرنے میں — فدا ہیں آپ ہی وہ جان و دل سے اپنے لکچر پر

یہیں پر ختم کر دے بس تو اپنی نظم کو اے ماہ
نہیں باقی ہے لکھنے کو جگہ اب سارے پیپر پر

فہرست مضامین

آج کل کے فیشن ایبل - - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - - ص۲
بیکس مظلومات پر ہمدردان ملت کی توجہ - ص۳
امرتسری بے حدیثہ پارٹی کا مکروہ بچہ - ص۴
عبد الباطل باطل چھوڑنا نہیں چاہتا - - ص۵
چیلنج بنام خلیفہ قادیانی ص۶ - مباہلہ مابین جماعت حنفیہ اور مرزائیہ ص۷ - حج بیت اللہ اور ضروری گذارش ص۷
جماعت آرہ کی تنظیم ص۸ - تیر بہدف .. ص۹
مدرس عربی۔ ص۹ - چند گذارشات - ص۱۰
اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان - ص۱۱
فتاوے ص۱۳ - متفرقات - - ص۱۴
ملکی مطلع ص۱۵ - اشتہارات - - ص۱۶

ضروری اطلاع ۔ ۲۵۔ اکتوبر کا اہلحدیث بوجہ سالانہ تعطیل کے شائع نہیں ہوگا۔ ناظرین نوٹ کر لیں۔ (مینیجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

—— امرتسر میں سردی کافی پڑتی ہے۔ موسم خوشگوار ہے۔

—— امرتسر ایک مسلم نوجوان قصاب قتل کر دیا گیا

—— امرتسر اٹلی و ابی سینیا کے جنگ کی وجہ سے اجناس کے نرخ گراں ہو رہے ہیں۔

—— لاہور کے روزانہ اخبارات راوی ہیں کہ وہاں ہیضہ پھوٹ نکلا ہے۔ اس ہفتہ ایک دن میں ۷۰۔ اموات ہیضہ سے واقع ہوئیں۔

—— ڈاکٹر ستیہ پال ایک سال کی قید کے بعد رہا ہو گئے ہیں۔

—— شاہ کا کو کی قبر کے انہدام کے سلسلہ میں جن سکھوں کا چالان ۱۱۔ اکتوبر کو عدالت میں پیش ہوا۔ چونکہ ایک ملزم تاحال گرفتار نہیں ہوا۔ اس لئے چالان نامکمل ہونے کی صورت میں ۲۸۔ اکتوبر کو ان کی پیشی ہوگی۔

—— دہلی میں ۱۰۔ اکتوبر کو سال رواں میں چوتھی بار ستارہ ٹوٹا جس کی روشنی از حد تیز تھی نجومیوں کا خیال ہے کہ دہلی پر کوئی نحوست چھائیگی

—— پیر جماعت علی صاحب دہلی سے ناکام جانے کے باعث دوبارہ پھر جانا چاہتے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ مسلم تاجروں کی طرف سے حکام کے پاس ڈیپوٹیشن بھیجے جا رہے ہیں کہ ان کو یہاں داخل ہی نہ ہونے دیا جائے۔

—— ریاست جے پور میں چھ ماہ سے ہندو مسلم کشیدگی جاری تھی جس کا اثر یہ ہوا کہ ہندوؤں نے مسلمانوں کا مکمل بائیکاٹ کر رکھا تھا۔ تقریباً سولہ سو مسلمان تنگ آکر ریاست سے ہجرت کر گئے ہیں۔

—— رہتک ۹۔ اکتوبر کو ہندوؤں کا ایک جلوس نکلا ہوا تھا مغرب کی نماز کے وقت مسجد کے سامنے باجہ بجانے سے انکار کر دیا۔ حالات خطرناک ہو جانے کے باعث گولی چلانی پڑی۔

مالیر کوٹلہ کا فیصلہ بہت ہی نقصانات اور تکلیفات اٹھانے کے بعد بھی موجب تکلیف ہی رہا۔
(۱) مسجد بافندگان میں نماز مغرب مع اذان بیس منٹ میں ہوگی اس کے بعد ہندو آرتی کریں گے (بہت خوب)
(۲) مسجد لوہاراں کے قریب جو نماز مغرب کے وقت ہندو کتھا کرتے تھے جس سے فساد اٹھا تھا جس سے مسلمانوں کو تکلیف ہوئی تھی اس کتھا پر کوئی پابندی نہیں لگائی۔ جب چاہیں کریں یہی جگہ فساد کا مرکز ہے ہم بھی مسلمانوں کو صبر کی تلقین کرتے ہیں۔

نوٹ کرلیں

کہ آئندہ پرچہ بوجہ سالانہ تعطیل کے شائع نہیں ہوگا۔ اسکے بعد یکم نومبر کو شائع ہوگا (منیجر)

آپکو معلوم ہو گیا ہوگا

کہ ۴۔ اکتوبر کے پرچہ میں حساب دوستاں شائع کردیا گیا ہے۔ اگر آپ کا نمبر بھی اسمیں درج ہے تو ۳۰۔ اکتوبر سے پہلے پہلے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر۔ مہلت یا انکار کی اطلاع دفتر ہذا میں ارسال کردیں۔ ورنہ یکم نومبر کا اہلحدیث وی پی کیا جائے گا۔ (منیجر اہلحدیث)

—— کلکتہ کی خبر ہے کہ ایک ہزار بندر پنجروں میں بند کر کے امریکہ روانہ کئے گئے ہیں۔ ان سے ہسپتالوں میں کوئی کام لیا جائے گا۔

—— اوڈیل کی اطلاع ہے کہ وہاں چوہے بلی کے قد کے ہو گئے ہیں۔ لوگ ان سے تنگ آکر شہر چھوڑ رہے ہیں۔

—— جھنگ مگھیانہ کی اطلاع ہے کہ ایک ہندو زرگر نے ایک مورتی کے سامنے ۲۳ روز بھوکے رہ کر جان دے دی۔

—— عراق میں ۹۰ ہزار افراد کو جبراً فوج میں بھرتی کیا گیا ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ جنوری ۱۹۳۶ء تک یہ تعداد ڈیڑھ لاکھ تک پہنچ جائیگی۔ آج کل عراق میں ۴½ لاکھ فوجی سپاہ موجود ہے۔

—— اٹلی اور ابی سینیا کی جنگ کے بارہ میں اخبارات میں مختلف خبریں آرہی ہیں۔ ۱۲۔ اکتوبر کی اطلاع ہے کہ ابی سینیا کے دو سردار و شاہ ابی سینیا کا داماد اٹلی سے جا ملے ہیں۔ عدیس ابابا کو ویران کرنے کے لئے ریلوے کو تباہ کر دیا جائیگا۔ ایک اطلاع ہے کہ ابی سینیا کی فوجوں نے والول اور وارڈ پر قبضہ کر لیا ہے۔

—— ایک اطلاع مظہر ہے کہ جب سے جنگ شروع ہوئی ہے ابی سینیا کے ۲½ ہزار اشخاص ہلاک ہو چکے ہیں اور چھ سو کو قید کیا جا چکا ہے۔ اٹلی کے دو بڑے افسر ہلاک اور ایک صد سپاہی وغیرہ ہلاک اور مجروح ہوئے ہیں۔

—— خیال کیا جاتا ہے کہ حکومت یمن ابی سینیا کی امداد کے لئے دس ہزار یمنی سپاہی بھیجنے والی ہے۔

—— بغداد کی اطلاع ہے کہ جلالۃ الملک شاہ غازی کی سالگرہ کی خوشی میں عراقی پارلیمنٹ نے دو سو سے زائد سیاسی قیدی رہا کر دیئے گئے ہیں۔

معاصر "سیاست" لاہور کو ۱۹۱۹ء سے ۱۹۳۵ء تک جو مصائب حکومت کی طرف سے آئیں واقعی اس قابل ہیں کہ خود "سیاست" بزبان حال یہ شعر پڑھیں ؎

صُبَّتْ عَلَیَّ مَصَائِبٌ لَوْ أَنَّهَا
صُبَّتْ عَلَی الْاَیَّامِ صِرْنَ لَیَالِیَا

آخری مصیبت جس کے باعث سیاست آجکل بند ہے دو ہزار کی ضمانت طلبی ہے۔ ہواخواہان سیاست کا فرض اخلاقی ہے کہ امداد کر کے سیاست کو زندہ رکھیں اور دعا گوؤں کا فرض ہے کہ اس کی آئندہ سلامتی کے لئے دعا کریں۔

اطلاع حاجی چراغ الدین موٹر سروس ڈلہوزی روڈ راولپنڈی نے ایک سو روپیہ مدرسہ دار العلوم القرآن مدینہ منورہ اور ایک سو روپیہ مدرسہ دار الحدیث مکہ معظمہ کیلئے بھیجا۔ (محرر دفتر)

مضامین آمدہ مستری محمد عبد اللہ۔ سید ابوالحسن۔

(۳) سوانح عمری مولانا اسماعیل شہید دہلوی (۹۸۲) جہاد کا حکم اور لڑائیوں کا حال بھی ہے۔ قیمت ۸/ (منیجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۱۹ رجب المرجب ۱۳۵۴ھ

بیکس مظلومات کی فریاد پر ہمدردان ملت کی توجہ

الحمد للہ!

مسلمان عورتوں میں سلسلہ ارتداد جاری ہے۔ بلکہ دن بدن زوروں پر ہے خاوندوں کی بداطواری، بدسلوکی، اور نالائقی سے تنگ آکر صحیح یا غلط راہ اختیار کر کے نکاح اول فسخ کرا لیتی ہیں اور دوسرا نکاح کر لیتی ہیں۔ لطف یہ ہے کہ ہمارے فقہاء کرام اس حال میں بھی ان پر تقید نہیں چھوڑتے بلکہ بعد ارتداد مسلمان ہو کر بھی دوسرا نکاح کرنا چاہے تو اس پر بھی تقیدات ڈالتے ہیں۔

ایک امرتسری سائل کو دفتر اہلحدیث سے فتویٰ دیا گیا کہ مرتدہ اگر توبہ کر کے مسلمان ہو جائے تو اس سے نکاح کرنا جائز ہے جس سے چاہے کرے۔ یہ فتویٰ شہر کے علمائے حنفیہ کے پاس گیا تو انہوں نے اس کے خلاف لکھا کہ مرتدہ اگر تائبہ ہو جائے تو اس کو مجبور کیا جائے پہلے خاوند سے نکاح کرے اگر خاوند انکار کرے تو عورت دوسری جگہ کر سکتی ہے۔ ایسا کیوں لکھا گیا؟ کہ شامی (رد المحتار) میں ایسا ہی لکھا ہے لیکن مفتی صاحبان زمانہ حاضرہ کی روشنی میں اگر واقعات کو غائر نظر سے دیکھتے تو ایسا نہ لکھتے۔ جس وقت کسی فقیہ نے یہ فتوے دیا تھا ممکن ہے اس وقت عورت پر جبر کرنے کی طاقت ہو مگر اب تو کسی کو کسی پر جبر کرنے کی قدرت نہیں۔ علاوہ اس کے جو عورت دین جیسی پیاری چیز چھوڑ کر مرتدہ ہو جاتی ہے وہ خاوند سے کتنی کچھ بیزار ہو گی پھر بعد ارتداد داخل اسلام ہو کر بھی اگر اسی کے ساتھ رہنے پر مجبور کی جائے تو نتیجہ کیا ہو گا؟ یہ امر قابل غور ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ عورتوں کی آہ و بکا آسمان پر پہنچی۔ ادھر ریاست حیدرآباد دکن میں ہمدردوں کو توجہ ہوئی ادھر ہندوستان کی اسمبلی کے مسلم ارکان میر غلام بھیک صاحب اور قاضی محمد احمد صاحب کاظمی وغیرہ کو توجہ ہوئی ان دونوں مقاموں میں مسودات تیار ہو گئے ہیں خدا ان ہمدردوں کی ہمدردی قبول کرے۔ مگر ہم بھی ہمدردی کی حیثیت میں (بے پوچھے) مشورہ دینے سے نہیں رک سکتے۔

ہمارے خیال میں دونوں جگہ محرکین ایک اصولی غلطی کا ارتکاب کر رہے ہیں وہ یہ ہے کہ ڈسٹرکٹ ججوں کے فیصلوں کو تمام صوبہ میں نافذ کرنا چاہتے ہیں انکو چاہئے تھا کہ ہائیکورٹوں کے فیصلوں کو صوبہ بھر میں نافذ کرتے ہم نے مثال کی ایک صورت بتائی ہے۔ علمائے اسلام اور فقہائے عظام ائمہ اربعہ ہوں یا ائمہ محدثین۔ یہ سب کے سب ہائیکورٹ محمدیہ کے ماتحت ہیں کیونکہ ان کا ہر قول و فعل محتاج ہے دلیل کا۔ مگر قرآن و حدیث کسی اور دلیل کے محتاج نہیں بلکہ خود مستقل دلیل ہیں۔ ہم نے دونو مسودات دیکھے۔ ہمدردوں کی ہمدردی کا اعتراف کرنے کے بعد ہمیں افسوس ہوا کہ ہمدردوں میں ہم نے یہ جرأت نہیں پائی کہ تقیدات متاخرہ سے آزاد ہو کر اصل مرکز سے ہدایات حاصل کریں۔ بھلا یہ بھی کوئی جرأت ہے کہ حنفی مذہب میں ضرورت ہو تو مالکی مذہب کے فتویٰ پر عمل کرلے۔ جگہ جگہ یہی لفظ حنفی، مالکی وغیرہ موجود ہیں۔ یہاں تک معلوم ہوتا ہے کہ ان مصلحین کی غرض خاص حنفیہ مسلمات سے ہے دوسروں سے کوئی واسطہ نہیں۔ کیا اس کا نتیجہ یہ نہ ہو گا کہ اس قسم کے قانون سے شیعہ کو، خوارج کو، اہل قرآن کو اور معتزلہ کو یہاں تک کہ اہل حدیث گروہ کو بھی تمتع حاصل کرنے سے روکا گیا ہے۔ حالانکہ ہمدردوں کا فرض ہونا چاہئے تھا کہ کل مسلمات سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے محض مسلمہ کا لفظ بولتے۔ لطف یہ ہے کہ مشورہ بھی ان حضرات (علماء کرام) سے لیا جاتا ہے جو بحیثیت تقید حنفی تقید سے نکلنا گویا اسلام سے نکلنے کے مترادف جانتے ہیں۔ بس ہم خدا لگتی کہتے ہیں کہ ان ہمدردوں نے (شکر اللہ سعیھم) ایک اصولی غلطی کی ہے کہ اسلامی اصطلاح ایک خاص گروہ سے دریافت کی ہے۔ جن کے مذہب میں یہ تقیدات مصرح موجود ہیں مثلاً (۹۸۳)

کوئی شخص گم ہو جائے تو اس کی عورت خاوند کا ایک سو بیس سال عمر تک انتظار کرے۔ یا باپ دادا اگر نابالغہ کا نکاح کر دیں تو وہ بعد بلوغ قابل فسخ نہ ہو گا۔ چچا یا ماموں کر دیں تو قابل فسخ ہو گا؛

حیدرآبادی مسودہ نویسوں نے اتنی ہمت کی ہے کہ چچا یا ماموں کا کیا ہوا نکاح تو نابالغہ کی بلوغت پر قابل فسخ قرار دیا مگر باپ دادا کے کئے ہوئے کو عدالت کی رائے پر چھوڑ دیا۔ کیوں؟ محض تقیدات حنفیہ کے اثر سے ورنہ اس فرق کی دلیل ہائیکورٹ محمدیہ میں کچھ نہیں۔

ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ ہمدردوں کو توجہ دلائیں کہ تقیدات حنفیہ سے نظر اٹھا کر نوع کے درجے میں پہنچنے کی کوشش کریں۔ جہاں کے چند اصول ہمیشہ قابل لحاظ ہیں

(۱) لَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا

(۲) وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ

(۳) وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ وغیرہ۔

نوٹ عرصہ ہوا پورب کے ایک گاؤں میں چند عورتیں اپنی تعلیمات کا ذکر کرکے کہہ رہی تھیں :-

ادی ہمرا کون ۔ اللہ مرد ، نبی مرد ، جبریل مرد ،

ایسا نہ ہو کہ وہ ان تین مردوں میں یہ بھی اضافہ کر دیں :-

عمبران اسمبلی اور عمبران حیدر آباد بھی مرد ہیں

ہمرا کون اللہ بس باقی ہوس ۔

یاد رہے ان ہمدردوں نے اگر تقیدات حنفیہ سے نکل کر چلنے سے کام نہ لیا بلکہ مولوی امیر علی مرحوم کی طرح انہی تقیدات میں مقید رہے تو مشکل حل نہ ہوگی نہ مدت دراز تک کسی کو حل کرنے کا حوصلہ ہوگا ۔ اللہ الموفق ۔

امرتسری بے حدیثہ پارٹی
کا
گستاخانہ اور مکروہ لہجہ

جس طرح کسی کے سوال پر رنج کرنا علم کی شان کے خلاف ہے اسی طرح کسی سائل کا دل آزار لہجے میں سوال کرنا گستاخی اور سیاہ باطنی کا نتیجہ ہے ۔ ہم آریوں کی دل آزاری کو سوامی دیانند کی تعلیم اور روش کا نتیجہ کہا کرتے ہیں ۔ لیکن اندرونی معترضین کے مکروہ طرز کلام کو کس کا اثر بتا دیں ۔ ہمارے علم میں ابھی اس کا پتہ نہیں لگا ۔ دیوبند کے رسالہ قاسم العلوم میں ایک مضمون خدا جانے کس کی قلم سے شائع ہوا ہے ۔ اس پر امرتسری بے حدیثہ پارٹی (منکرین حدیث) کے رسالہ "بلاغ" میں جو کچھ لکھا گیا وہ قابل دید و شنید ہے اس کی شرخی اور عبارت اسی کے الفاظ میں درج ذیل ہے :-

" اسلامی جرائد کے مدیران محترم توجہ فرمائیں

وہ راچالوں کی سرزمین اور لیکمراموں کا منبع جسے عرف عام میں علوم اسلامیہ کا مرکز دار العلوم دیوبند کہا جاتا ہے ۔ جس کا انتساب ہر دراز ریش ملا کے لئے طرۂ امتیاز و سرمایۂ افتخار ہے ۔ جس کی ہر لغویت وحماقت سند ہے افراد امت کے لئے اور جس کے ادنےٰ سے ادنےٰ طالب ... اختلاف رکھنا ... ہے عذاب مخلد کا ۔ ... سے علمائے کرام ، اسلام کی تباہی اور ... خزیھا فی الدنیا والآخرۃ تو حضرت محمد رحی و ما سواہ فداہ کی توہین کے لئے وہ مسلسل کوششیں صرف فرما رہے ہیں جو ہزار صد ولیم میور اور کروڑ دھرم بھکشو قیامت تک نہیں کرسکتے ۔

اس کا تازہ ثبوت دار العلوم کے علمی رسالہ "قاسم العلوم" جلد ۲ نمبر ۹ میں دیکھئے ۔ آنحضرت ﷺ کی کثرت ازواج و شان زہد و نفس کشی کے بیان میں ارشاد فرماتے ہیں :-

" ہم ناظرین کو پھر ایک اور اہم بات کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں ۔ صحیح حدیث میں موجود ہے کہ حضرت انس رضؓ نے جب یہ بیان کیا کہ ایک شب میں آپ نے تمام موجودہ ازواج کے ساتھ ہمبستری فرمائی تو لوگوں نے تعجب سے پوچھا کہ اتنی طاقت جناب رسول ﷺ میں موجود تھی ۔ اس پر حضرت انس رضؓ نے فرمایا کہ ہم لوگ آپس میں اس زمانہ میں گفتگو کیا کرتے تھے کہ آنحضرت کو چالیس مردوں کی قوت باہ عطا کی گئی ہے ۔ یہ قوا ... کا نشا ... معلوم ہوتا ہے ۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو اس آخری عمر میں اس قدر موانع کے موجود ہوتے ہوئے آپ کو روزانہ ایک زوجہ سے ہمبستری کی طاقت نہیں ہوسکتی تھی چہ جائیکہ نو عورتوں سے ایک شب میں ہمبستر ہوں ۔

اب اس سے اندازہ کرنا چاہئے کہ جبکہ امت کے ہر ایک مرد کو چار عورتوں سے نکاح کرنا جائز ہے تو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک سو ساٹھ عورتوں کے سنبھالنے کی قوت ہونی چاہئے ۔

ہم ناظرین کو اس کے بعد ایک اور ضروری بات یاد دلانا چاہتے ہیں ۔ علامہ سیوطی رحؒ خصائص کبریٰ میں حضرت انس رضؓ کا مقولہ مذکورۃ الصدر نقل فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جن چالیس مردوں کی قوت آپ کو دیگئی تھی وہ اس دنیا کے مرد نہیں بلکہ جنت کے چالیس مردوں کی قوت آپ کو دی گئی تھی اور چونکہ احادیث صحیحین سے یہ بات دکھائی گئی ہے کہ جنت میں ہر مرد کو دنیا کے سو مردوں کی قوت دی جائے گی اس لئے آنحضرت علیہ السلام میں دنیا کے چار ہزار مردوں کی قوت ہونی چاہئے ۔ اس لئے بقاعدہ چار ازواج چاہئے کہ آپ کو ۱۶ ہزار ازواج کی اجازت دی جائے اور آپ میں اتنی ہی ازواج کی قوت موجود ہونی چاہئے ۔"

(قاسم العلوم جمادی الاول ۱۳۵۷ھ)

کیا مسلمانوں میں کوئی عقلمند بارسوخ ، کوئی اہل قلم و اہل جرأت نہیں جو اس "مقدس" زلزلہ و سیلاب سے ایوان عصمت نبوی کو بچانے کی سعی فرمائے ۔ کیا محترم مدیر "ترجمان القرآن" ، مدیر "صدق" ، مدیر "معارف" اور مدیر "اہلحدیث" وغیرہم ارشاد فرمائیں گے کہ اس دعویٰ ... ہے ... ہیں جن پر ایمان نہ لانے والا منکر حدیث ، منکر رسول بلکہ منکر اسلام اور دہری کے خطابات سے سرفراز فرمایا جا... لیکن اس نقارخانہ عجائب و غرائب کی تحر... تاویل سے پہلے "غریب قرآن" کی نرم و ناز... آواز کو بھی سن لیجئے ۔ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۔ اے ازواج نبی اگر تم دنیوی

ahmadimuslim.de

خواہشوں اور زینتوں کی طلب گار ہو تو رخصت الخ"
کیا ایسے بے نفس انسان کا صحیح کیریکٹر یہی ہے جو آپ پیش کر رہے ہیں "
(بلاغ امرتسر ماہ ستمبر ۱۹۳۵ء صفحہ)

اہلحدیث شروع مضمون ہی ملاحظہ ہو ۔ اتنے بڑے مرکز علوم مدرسہ کو آریہ مصنفین (راجپالوں اور لیکھراموں) کا نتیجہ کہنے کا مطلب یہ نہ ہوا کہ وہاں کے پڑھے ہوئے علماء اسلام کے ایسے دشمن ہوتے ہیں جیسے آریہ مبلغین راجپال اور لیکھرام مقتولین انا للہ! پھر ایسے لوگوں کا کیا حق ہے کہ اپنے حق میں منکر حدیث وغیرہ القاب سن کر ناراضگی کا اظہار کریں اور یہ نہ سمجھیں کہ ؎

ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

اہلحدیث میں ان لوگوں کو منکر حدیث بے شک لکھا جاتا ہے جو واقعہ کے لحاظ سے بالکل صحیح ہے کیونکہ یہ لوگ حسب تعلیم پیر نیچر حدیث نبوی کو حجت شرعیہ نہیں مانتے جس کا ثبوت خود ان کی تحریریں ہیں اور احادیث نبوی پر انکا مذاق اور استہزاء کرنا ہے ۔ تاہم اگر ان کو یہ لقب ناپسند ہے تو ہم ان کو ان کے اپنے پسندیدہ لقب (برہمو) سے یاد کر لیا کریں گے ۔ اور ہندو برہموں سے تمیز کرنے کو "مسلم برہمو" لکھا کریں گے ۔ اس نام پر تو وہ ناراض نہ ہونگے کیونکہ یہ لقب ان کا اپنا پسندیدہ ہے ۔ (بلاغ مارچ ۱۹۲۹ء)

اصل جواب معترض سوال کی حد سے تجاوز کر گیا کیونکہ اس کا دلی جذبہ وحی خفی (حدیث نبوی) کی توہین کرنا ہے اگر یہ نہ ہوتا تو اتنی بات تو وہ سمجھ سکتا تھا کہ اس سارے بیان میں وحی خفی (قول نبی) کے لئے کوئی ہی لفظ نہیں پھر میں اقوال الرجال کی بجائے قول نبی کو محل طعن کیوں بناتا ہوں ۔

سنئے! یہ جتنے اقوال ہیں سب فہم راوی ہیں جس کا ثبوت خود اسی عبارت میں ملتا ہے ۔ مثلاً (۱) ہم لوگ آپس میں گفتگو کیا کرتے تھے ۔ (۲) علامہ سیوطی فرماتے ہیں وغیرہ ۔ کیا ان میں کوئی لفظ بھی ایسا ہے کہ رسالتمآب علیہ السلام نے ایسا فرمایا ۔ ہرگز نہیں بلکہ یہ سب ان لوگوں کے اپنے خیالات اور مقالات ہیں ۔ پس "بلاغ" کے راقم مضمون کا یہ کہنا کہ

"مدیر اہلحدیث وغیرہم ارشاد فرمائیں کہ اس وحی خفی کا کیا مفہوم ہے "

اہلحدیث کا ارشاد یہ ہے ؎

تو آشنائے حقیقت نہ خطا اینجا است

جو لوگ فن حدیث کی مشکلات سے واقف نہ ہوں جنہوں نے اس فن کو باقاعدہ حاصل نہ کیا ہو وہ اگر اس پر اعتراض کریں تو ناظرین برا نہ منائیں ۔ انکے اعتراضات اور "ستیارتھ پرکاش" کے قرآن مجید پر اعتراضات میں کوئی فرق نہیں ۔ اگر فرق ہے تو اتنا ہے کہ اس کا مصنف غائب ہے اور یہ لوگ حاضر ہیں ۔ جس پر یہ کہنا بجا ہے ؎

ترا دیدہ و پنڈت را شنیدہ
شنیدہ کے بود مانند دیدہ

قادیانی مشن

عبدالباطل باطل چھوڑنا نہیں چاہتا

(بقلم منشی محمد عبداللہ معمار امرتسری)

میں نے اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۳۔ ستمبر ۱۹۳۵ء میں ایک نوٹ دیا تھا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ عبدالحق لاہوری مرزائی نے جو مولانا ثناء اللہ صاحب مدظلہ کے حق میں بہتان[1] لگایا ہے اس کا ثبوت اگر وہ دے سکے تو فیصلہ کرانے کے لئے میں لاہور پہنچ جاؤں گا ۔ اس کی یاد دہانی اہلحدیث ۱۱۔ اکتوبر میں کرائی گئی ۔ مگر آج تک وہ اس فیصلے کی طرف نہیں آیا ۔ ہاں ۳۔ اکتوبر کے "پیغام صلح" لاہور میں ایک لمبا چوڑا مضمون اس نے لکھا ہے جس میں اس نے اپنے پیر و مرشد قادیانی مسیح کی سنت کا مظاہرہ کیا ہے ۔ جس کا خلاصہ وہی ہے جو کہا گیا ہے

جواب یرلا باشد وعن لا

سوال صاف ہے کہ جو کچھ تم نے کہا ہے اس کا ثبوت دو اور مسلم منصف سے فیصلہ کراؤ اس نے جواب دیا کہ مولانا نے فلاں آیت کی تفسیر غلط کی ہے فلاں مسئلہ غلط لکھا ہے ، یہ کیا وہ کیا ۔ آخر خدا خدا کر کے اصل مضمون پر آیا ۔ مگر نہ آنے سے بدتر ۔ چنانچہ اس کے اپنے الفاظ یہ ہیں :-

"باقی رہا ان کا مطالبہ کہ انہوں نے کسی عدالت میں کاذب کو متقی نہیں ٹھہرایا ۔ یا حسب تاویل ایک معنے میں متقی نہیں ٹھہرایا ۔ تو اس کے متعلق وہ اپنے اخبار میں پہلے ایک حلفیہ بیان شائع کریں کہ نہ کوئی ایسا مقدمہ ہوا نہ متقی کے معنوں کے متعلق ان کا کوئی بیان تھا ۔ اور نہ انہوں نے کاذب کو متقی ٹھہرایا ۔ تو ہم اہلحدیث کے فائلوں کی ورق گردانی انشاء اللہ تعالے کریں گے :"

(پیغام صلح لاہور ۳۔ اکتوبر ۱۹۳۵ء صفحہ)

معمار ناظرین ان حواریان مسیح کی دیانت اور علم ملاحظہ ہو کہ ایک بات کا دعوے کرتے ہیں جس میں کسی ذات پر افترا ہو ۔ جب اس کا ثبوت طلب کیا جاتا ہے تو مظلوم سے حلف طلب کرتے ہیں یہ ہے ان کا مبلغ علم یہ ہے ان کی دیانت اور یہ ہے ان کا علم کلام ۔ او عبدالباطل ! کس دلیل سے تو حلف طلب کرتا ہے شرعی حکم سے یا انگریزی قانون سے ۔ جس وجہ سے بھی

[1] اس بہتان کی عبارت یہ ہے :-
"مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے ایک مقدمہ میں متقی کے معنے فاسق ، فاجر بتائے ۔ ایک عرصہ کے بعد انہوں نے اس سے انکار کر دیا کہ میں نے ہرگز نہیں کہا جب بیان کی مصدقہ نقل شائع کی گئی تو کہنے لگے ایسے لوگ ایک معنی سے متقی ہوتے ہیں ۔" (پیغام صلح لاہور ۲۷۔ اگست ۱۹۳۵ء)

[illegible] (۶۸۵) [illegible]

ahmadimuslim.de

کے اس کا ثبوت پیش کر۔ کس قدر شرم کی بات ہے ان حواریان قادیانی مسیح کے لئے کہ دعوے کرتے ہیں بہتان لگاتے ہیں، افترا کرتے ہیں۔ ثبوت پوچھنے پر مظلوم سے حلف مانگتے ہیں۔ او مفتری سن! ہم تمہارے سارے اعتراضات کے جواب دے سکتے ہیں اور بوقت ضرورت دیں گے۔ مگر پہلے تم اس لائق ہو جاؤ کہ کسی شریف آدمی کے مخاطب ہو سکو۔ جس کی صورت یہی ہے کہ تم نے جو کچھ مولانا کے حق میں لکھا ہے اس کا ثبوت دو۔ ورنہ سردست تم اس آیت کے ماتحت ہو جس میں ارشاد خداوندی ہے:۔

اِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِآيَاتِ اللّٰهِ ۔

نوٹ } یاد رکھو جب تک تم اصل افترا کا جواب نہ دیکر فیصلہ نہ کراؤ گے تمہاری ہر بات کو گریز اور قادیانی مکر سمجھ کر یہی کہوں گا ؎

ایست جوابش کہ جوابش نہ دہی

چیلنج بنام خلیفہ صاحب قادیانی

بخدمت جناب میاں بشیر الدین صاحب خلیفہ قادیانی

تسلیم! آپ کا اخبار مورخہ ۲۔ اکتوبر ۳۵ء الفضل میری نظر سے گزرا۔ جس کے صفحہ کالم ۲ سطر ۱۳ تا ۱۸ میں آپ کے مرید مفتی محمد صادق نے یوں ارقام فرمایا ہے

حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے ارشاد کے ماتحت میں نے عبرانی زبان سیکھی تھی۔ انکی مقدس کتابوں میں یہ لکھا ہوا میں نے پڑھا تھا کہ پہلے مسیح نے تو شادی نہ کی تھی مگر دوسرا مسیح شادی کریگا۔ اس کے اولاد ہوگی اور اس کا بیٹا اس کا جانشین ہوگا۔

میں اس عبارت کو مدنظر رکھتا ہوا آپ سے توقع کرتا ہوں کہ آپ میری تسلی فرمائیں گے کہ وہ کونسی مقدس عبرانی کتابیں ہیں؟ ان کا کیا نام ہے اور کس سن میں وہ مقدس کتابیں تصنیف ہوئیں اور کون انکے مصنف تھے؟ کہاں اور کونسے صحیفہ پر ہے؟ اگر آپ اور آپ کا مرید حوالہ نہ دکھا سکیں تو آپ سمجھ لیں کہ آپ کے والد مرحوم مرزا غلام احمد قادیانی اپنے دعویٰ مسیح موعود میں کاذب تھے اور حضور مسیح ناصری کی آمد دوبارہ ضروری ہے۔ (باقی پھر)

راقم مسیح ناصری کا ادنیٰ خادم۔

ایم طفیل مسیح۔ مسیحی امرتسری

مباہلہ مابین جماعت حنفیہ و مرزائیہ

جماعت حنفیہ اور مرزائیہ کا مباہلہ ۲۸ شہر ۳۴ء کو موضع کوٹلی افغاناں متصل مونگ میں ہوا جس کی شرائط کی تفصیل انہی دنوں اخبار زمیندار میں شائع ہو چکی ہے۔ میعاد عذاب ایک سال مقرر ہوئی تھی۔ اناں پیشتر مونگ میں چند مناظرے ہوئے۔ جن میں وہ قابل ذکر اور شاندار مناظرہ بھی شامل ہے جس میں مولانا ثناء اللہ صاحب فاتح قادیان اور مولانا حافظ محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی نے مرزائیوں کے مناظروں کو شکست فاش دی تھی۔ اللہ تعالےٰ نے جماعت مسلمین کو بین کامیابی عطا فرمائی۔ دلائل و براہین سے تنگ آکر بالآخر جماعت مرزائیہ مباہلہ پر اتر آئی جسے ہماری طرف سے فراخدلی سے قبول کر لیا گیا۔ اگرچہ جماعت مرزائیہ کو اپنے نبی کے مباہلہ جات کے نتائج ہی عبرت کے لئے کافی تھے۔ مگر شومئے قسمت سے وہ آزمودہ را آزمودن کی غلطی کے یہاں بھی مرتکب ہوئی۔ قادر مطلق نے مباہلہ کے نتائج میں جو واقعات یہاں رونما کئے اُن کے ہوتے ہوئے توقع تھی کہ یہ جماعت اگر بدبختی کی بدولت تائب نہ بھی ہوئی تو کم از کم ہمیشہ کے لئے یہاں کے باشندگان کے سامنے کبھی مرزائیت کا نام بھی ظاہر نہیں کریں گے۔ مگر مرزائی اور خاموش۔ حیرت ہوئی جبکہ یہ سننے میں آیا کہ الفضل اخبار میں جماعت مرزائیہ نے مباہلہ کی کامیابی کا تذکرہ کر کے عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس پر عامۃ المسلمین کی آگاہی کے لئے واقعات ذیل شائع کرانے کی ضرورت لاحق ہوئی تاکہ اللہ تعالےٰ گمراہوں کو ہدایت دے اور مسلمین کو دین حق پر ثابت قدم رکھے۔ آمین ثم آمین۔

دعائے مباہلہ کے بعد دوران سال میں فریق مرزائیہ یہ کہتا رہا کہ چونکہ قادیان کے دربار خلافت سے اس مباہلہ کی منظوری نہیں ہوئی لہٰذا یہ مباہلہ کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ گویا یہ بھی ایک فریب کارانہ چال تھی کہ اگر کوئی خاص واقعہ رونما نہ ہوا تو کہہ دیں گے۔ چونکہ خلیفہ صاحب نے منظوری نہ دی اس لئے اس کا اثر نہ ہوا۔ سال بھر دعاؤں پر زور رہا اور قصر خلافت میں بھی دعاؤں کی دھڑا دھڑ درخواستیں کی گئیں۔ خود جماعت مرزائیہ کے لیڈر مولوی صدر الدین صاحب مرزائے قادیان کے مقبرہ پر زار وقطار رو رو کر التجائیں کرتا رہا۔ مگر اس کا نتیجہ جو حق نے ظاہر کیا حسب ذیل ہے:۔

دعائے مباہلہ میں ہر فریق کے لیڈر کے ہمراہ بیس بیس آدمی شامل ہوئے دعا میں نتیجہ خیز عبارت یہ تھی کہ جھوٹا ہونے کی صورت میں لعنت اللہ علی الکاذبین کے ماتحت ہم پر اور ہماری اولاد پر عبرتناک عذاب نازل ہو تاکہ دنیا میں حق اور باطل میں امتیاز ہو جائے۔ فریق اہلسنت کے لیڈر مولوی اللہ دتہ صاحب خطیب جامع مسجد مونگ تھے۔ اُنکے بیس ہمراہیوں میں سے صرف شرف دین آرائیں ساکن کوٹلی افغاناں فوت ہوا ہے۔ سبحان اللہ مرحوم کا ایسا نیک خاتمہ تھا کہ کلمہ پڑھتے ہوئے [illegible] ہوا۔ دیکھنے والے کہتے ہیں کہ خدا ایسی موت ہر مسلمان کو نصیب کرے اس کے علاوہ باقی افراد سال موعودہ میں بالکل سلامت رہے۔ اگر کسی اور کا نام مرزائیوں نے لکھا ہو تو محض افترا ہے۔ ہر شخص موقع پر آکر ہر وقت درست حالات دریافت کر سکتا ہے۔ بالمقابل فریق مرزائیہ کے لیڈر مولوی صدر الدین کی لڑکی جس عبرتناک عذاب سے فوت ہوئی واللہ خدا دشمن کو بھی نصیب نہ کرے۔

الہامات مرزا۔ مرزا صاحب کے الہامات کی تردید۔ مصنفہ مولانا ابوالوفا صاحب۔ قیمت ۹ (مجلد) (۹۸۶)

ahmadimuslim.de

ابھی چند سال کی ہی لڑکی تھی مگر تین دن تک اس پر موت کا ایسا دردناک عذاب رہا کہ ساری ساری زبان باہر نکالتی رہی۔ حکیم اور دیگر حال پرسندگان نے یہ دردناک حالت دیکھ دیکھ کر صاف کہہ دیا بلکہ مولوی صاحب کی بیوی صاحبہ نے تسلیم کیا کہ اب ہم پر عذاب نازل ہوگیا ہے۔ لڑکی کے مرنے پر ہی موقوف نہیں بلکہ بیوی صاحبہ بھی عبرتناک عذاب میں مبتلا رہیں اور وہ آواز جو حالت عذاب میں نکالتی رہیں لکھتے ہوئے شرم آتی ہے۔ بس خدا ہر مسلمان کو بچائے دیگر مشمول اشخاص میں سے امام الدین کشمیری مونگ کی لڑکی فوت ہوئی۔ خوشی محمد کی والدہ فضل الٰہی درزی ساکن کوٹھیڑہ کی لڑکی، علم دین کشمیری ساکن کوٹلی کا دوہتا، اور جمعہ کشمیری ساکن مونگ کا لڑکا بھی فوت ہوئے۔ سالم ماچھی ساکن کوٹھیڑہ جو عام دعا میں شامل تھا فوت ہوا۔ مگر اسی پر بس نہیں ہوئی سب سے اہم واقعہ جس نے جملہ مسلمین کو اُن پر عذاب نازل ہونے کی طرف توجہ دلائی۔ یہ ہوا کہ دو یتیم بہن بھائی فضلاں اور خوشی محمد موچی مونگ کے مرزائی جماعت کے احمدین و روشن قوم موچی کی پرورش میں اس طرح آئے کہ احمد دین نے خوشی محمد کی پرورش بھی کی اور اسے اپنا داماد بھی بنا لیا۔ احمد دین کے بھتیجے روشن نے لڑکی کی پرورش کی۔ دوران سال مباہلہ کے آخری ایام کا وقوع ہے کہ اب چونکہ لڑکی نوجوان ہو چکی ہے اس لئے چچے اور بھتیجے دونوں کی نظریں پھٹنے لگیں ادھر چچا نے لڑکی کے بھائی خوشی محمد کو جو اس کا داماد بھی تھا نیز بیٹے کی جگہ [illegible] دیتا تھا۔ کیونکہ اس کے ہاں اور کوئی [illegible] نہ تھا۔ اُسے اس بات پر آمادہ کر لیا [illegible] اس کی ہمشیرہ اسے نکاح کر دی جائے [illegible] بھتیجے نے جس کی پرورش میں لڑکی تھی اُدھر اس پر ڈورے ڈالنے شروع کئے کیونکہ اس کے ہاں پہلی بیوی سے اولاد نرینہ نہ تھی۔ بالآخر ایک رات روشن جماعت مرزائیہ ساتھ لئے اپنے چچا احمد الدین کے پاس اپنے نکاح کی غرض سے پہنچا۔ مگر جب وہاں گفتگو سے راز کھلا تو سب نے لڑکی کے بھائی خوشی محمد کی رضامندی کے مطابق بجائے روشن کے لڑکی کا نکاح احمد دین سے سیکرٹری جماعت احمدیہ حیدر شاہ نے پڑھا۔ اس میں لڑکی اس کا بھائی اور روشن بھی رضامند ہو گئے تھے جب مبارک بادی کی نوبت آئی تو سیکرٹری صاحب کی نکاح خوانی کی شیرینی کا احمد الدین کی طرف سے وعدہ بھی ہوا۔ ادھر اس نے ایک یہ بھی غلطی کی کہ اپنے داماد کے احسان کا شکریہ تو ادا کیا مگر اپنے بھتیجے روشن کا شکریہ ادا نہ کیا۔ بس پھر کیا تھا۔ چونکہ لڑکی اُس کے قبضہ میں بھی جھٹ اسے بہکایا گیا اور احمد الدین کے متعلق بوڑھا کہہ کر لڑکی کو بدظن کر کے اپنی طرف راغب کر لیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جھگڑا ہو گیا۔ سیکرٹری جماعت نے لڑکی کو اپنے ہاں ٹھہرا لیا کہ تا فیصلہ از قادیان لڑکی اس کے ہاں امانت رہے گی۔ مگر سیکرٹری نے لڑکی اس کے بھائی خوشی محمد کو تو نہ دی اور روشن کو جو اس سے نکاح کا متمنی تھا اُسے دیدی۔ وہ اسے خفیہ گجرات لے گیا وہاں اس کے بیان دلالایا۔ بلاحصول طلاق از احمد دین لڑکی کا نکاح [illegible] الدین حیدر شاہ کی اجازت سے سیکرٹری [illegible] مرزائی نے روشن کے ساتھ [illegible] سب مسلمان بلکہ دیگر مذاہب کے [illegible] کی اس ایمانی قوت [illegible] انگشت بدندان رہ گئے۔

مرزائی یہاں کی جماعت کا قدیمی سرگرم احمدی ہے تبلیغی جلسے وغیرہ اُسی کی کوشش کا نتیجہ ہوا کرتے ہیں۔ اسی طرح روشن بھی مرزائیت میں پیش پیش تھا۔ اور ساتھ ہی سیکرٹری جماعت اور سیکرٹری تبلیغ کی احسن کارکردگی ملاحظہ فرمائیے کہ ادھر ایک کا نکاح سیکرٹری جماعت قریباً ساری جماعت کے سامنے پڑھتا ہے۔ پھر انہی کی رضامندی اور فتوے سے دوسرا سیکرٹری تبلیغ امام الدین جماعت کے افراد کی موجودگی میں بلاحصول طلاق نکاح پڑھ دیتا ہے۔ امیر جماعت میں افتراق پڑ گیا۔ اس کے متعلق جماعت مرزائیہ اس بدنما دھبہ سے کسی طرح بچ نہیں سکتی۔ خود احمد دین مرزائی اس کی تصدیق ہر وقت کرنے کو تیار ہے۔ علاوہ بریں جس قدر وہ اس کے متعلق وضاحت کریں گے ان کے زیادہ پول کھول کر واضح کئے جائیں گے۔

اب ناظرین پر واضح ہوگیا ہوگا کہ اس سے زیادہ اور کیا عبرتناک عذاب مرزائیوں پر نازل ہو جس سے یہ بھی راہ راست پر آ جائیں۔ خدا جملہ مسلمانوں کو ان کے دجل و فریب سے بچائے۔ آمین۔

خاکسار علم الدین نائب مدرس مونگ ضلع گجرات پنجاب

حج بیت اللہ کا عزم رکھنے والوں کی خدمت میں

ضروری گذارش

(از [illegible] کے قلم سے)

حاجی غلام اللہ صاحب [illegible] رکن اسلام ہے جو ہر [illegible] میرے [illegible] کو ایک دفعہ بجا لانا از بس [illegible] مسلم بالاستطاعت ترک حج سے خداوند کریم نے بیزاری کا اظہار فرمایا ہے اور رسول اللہ صلعم نے بھی اس کے یہودی یا نصرانی مرنے کی اطلاع دی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اگر آپ کو مال اور طاقت دی ہے تو اس کا بہترین مصرف یہی ہے کہ آپ اپنی زندگی میں اپنی آنکھوں سے اللہ اور اس کے رسول کا گھر دیکھ لیں [illegible] سے بڑھ کر اور کیا سعادت ہو سکتی ہے کہ حج مبرور ادا کرنے ہی آپ کے تمام چھوٹے بڑے گناہ دُھل جائیں اور آپ نوزائیدہ معصوم بچے کی مانند گناہ سے پاک صاف ہو جائیں۔

اللہ تعالیٰ نے جن لوگوں کو مسجد الحرام اور مسجد رسول اللہ کی زیارت سے مشرف فرمایا ہے اُن کے دل کی حالت انہیں سے پوچھو۔ اسکی لذت کی کیفیت سے وہی آگاہ ہیں بقول شخصے ؎

لطف ایں بادہ نہ دانی بخدا تا نہ چشی

دل ہے کہ کعبۃ اللہ سے جدا ہونا گوارا نہیں کرتا آنکھیں اسکے دیکھنے سے سیر نہیں ہوتیں جسم اس کے طواف نہیں تھکتا، دل میں سرور آنکھوں میں ایسا نور پیدا ہوتا ہے کہ تادم مرگ نہیں بھولتا۔ سچ ہے ع

(۹۸۷)

نوٹ :۔ ۲۵۔ اکتوبر کا پرچہ بوجہ سالانہ تعطیل کے شائع نہیں ہوگا۔ (منیجر)

ahmadimuslim.de

"شنیدہ کے بود مانند دیدہ"۔ عزیز بھائیو! یہ وہ مقام ہے جہاں سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے اور آپ کے پاس جبرئیل امین وحی لے کر آیا کرتے تھے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں ایک نماز کا ثواب لاکھ نمازوں کے برابر اور ایک خیرات کا ثواب لاکھ خیرات کے مساوی ہے۔ یہ وہ مقدس زمین ہے جہاں ہر دعا قبول ہوجاتی ہے۔ ہاں ہاں یہ وہ پاک خطہ ہے جہاں قرآن پاک کا نزول ہوا ہے

جو مانگنا ہے مانگ لے اس کے در کریم سے
خالی نہ کوئی جائے گا ایسے رب رحیم سے

میرے بزرگو! دنیا میں وہ کونسا مسلمان ہے جس کو تمنائے زیارتِ دیارِ حبیب نہیں۔ وہ کونسا دل ہے جس میں اشتیاق دیدار مسجد الحرام نہیں وہ کونسی آنکھ ہے جو حرمین الشریفین کو دیکھنے کی آرزومند نہیں بلکہ ہر مسلم کا وردِ زبان ہے ؎

دکھا دے یا الٰہی وہ مدینہ کیسی بستی ہے
جہاں دن رات یا مولا تری رحمت برستی ہے

خوشخبری! امسال حضرت سلطان المعظم ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہٖ نے مصارف حج میں پچیس روپے فیصدی کی رعائت کر دی ہے اس واسطے متوسط طبقہ کے لوگوں کے واسطے اس سال سنہری موقعہ ہے ابھی سے تیاری کی نیت کرلیں اور ضروری سامان کا انتظام مہیا کریں۔

ضروری مشورہ پچھلے سال ۱۳۵۴ھ میں ہوشیارپور شہر سے پندرہ اصحاب کا قافلہ حج کے لئے خاکسار کی قیادت میں گیا تھا۔ اول سے آخر تک تمام سفر حج نہایت امن وامان اور خوش اسلوبی سے طے پایا۔ قافلے کی صورت میں سفر کرنا ازحد مفید ثابت ہوا۔ چنانچہ پہلا فائدہ یہ ہوا کہ انتظام خوراک واسباب کی نقل وحرکت میں مشترکہ خرچ ہونے سے کافی کفائت رہی۔ دوسرا فائدہ یہ ہوا کہ معلموں کی چالاکیوں اور ان کے جال میں پھنسکر کوئی ناجائز نقصان نہیں اٹھانا پڑا۔ تیسرا فائدہ مشترکہ مکان کرایہ پر لینے میں کافی بچت رہی۔ چوتھا فائدہ یہ ہوا کہ ہر کوئی ایک دوسرے کے رنج وراحت اور دکھ سکھ میں شریک رہا جسکے باعث تمام سفر پُرلطف رہا۔ لہذا ہر جگہ کے اصحاب کی خدمت میں التماس ہے کہ بجائے منفرد جانے کے قافلے کی صورت میں تشریف لے جائیں۔ ہوشیارپور سے بھی بدستور سابق شوال کے پہلے ہفتہ میں حجاج کا قافلہ انشاء اللہ روانہ ہوگا۔ جس کی تاریخ روانگی سے پیشتر شائع کی جاویگی۔ جو صاحب اس قافلہ کی معیت میں اس مبارک سفر کا ارادہ رکھتے ہوں وہ خاکسار سے خط وکتابت کریں۔

ضروری اطلاع مجھے جہاں تک تجربہ ہے معلم لوگ حجاج کو بہت تنگ کرتے ہیں۔ ہر شخص معلموں کی طرف سے نالاں اور شاکی پایا گیا۔ لہذا میں اپنے تین مرتبہ کے تجربے کی بنا پر آپ لوگوں کو مشورہ دیتا ہوں کہ آپ راستہ میں کسی ایجنٹ معلم کی نرم کلامی اور ان کے پرفریب وعدوں میں نہ آئیں بلکہ براہ راست جدہ اترتے ہی شیخ المطوفین عبدالرحمٰن صاحب مظہر کا نام بتا دیں آپ کو ہر طرح سے امن وسلامتی نصیب ہوگی۔ کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ ہوگی۔

نوٹ:۔ ۱۳۵۴ھ؁ کے "سفر حجاز کے حالات" پنجابی نظم میں اگر ضرورت ہو تو پتہ ذیل سے ۱/ کے ٹکٹ بھیجکر طلب کریں۔ خاکسار غلام رسول ناظم انجمن اہل حدیث نیا بازار ہوشیارپور۔

اہلحدیث جو صاحب حج کو جانا چاہیں وہ دفتر اہلحدیث سے "رہنماء حجاج" مفت منگالیں۔ محصول کے لئے جوابی کارڈ بھیج دیں۔

جماعت آرہ کی تنظیم

برائے کرم مضمون ذیل اپنے موقر اخبار میں شائع فرماکر شکریہ کا موقع دیں۔ آرہ شہر، ویگنج، میرا چک، چوک مسجد، بھلوہی پور، نوادہ اسٹیشن اور مواضعات چاندی، پردل گنج، دولت پور، لچھمن پور، گونڑی، سرہاں، سنہا، لچھن پور، جبال پور، مارڈھ، کاری ساتھ، دیوریاں وغیرہ کی جماعت موحدین کے اکابر اور دیندار بھائیوں نے اپنا سردار جناب مولانا عبدالوہاب صاحب آروی مدظلہ کو منتخب کیا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے نیک ارادوں میں کامیابی اور دین متین کی زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(حاجی) محمد اسحٰق (مہتمم دار العلوم انوار احمدیہ آرہ)
(حاجی) قادر بخش (رئیس میرا چک آرہ)
(حاجی) عبدالرؤف مالک آر۔جی کمپنی آرہ۔
(مولانا) عبدالمجید رئیس دولت پورہ آرہ۔
(بابو) جلال الدین احمد۔ رسول ایجنٹ کراسن آئل آرہ

تیر بہدف شکراً للہ

بتان سنگدل کا دل بھی پانی ہو ہی جاتا ہے
ہم اپنے آہ سوزاں سے کبھی جب کام لیتے ہیں
اثر رکھتے ہیں اتنا اے بتو ہم نالۂ شب میں
ملائک بھی جسے سُن کر کلیجے تھام لیتے ہیں

جریدہ اہلحدیث امرتسر مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۳۵ء میں مضمون "جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب" بنظر تعمق وتدبر مطالعہ کرکے خداوند کریم کا تہ دل سے شکر ادا کیا کہ اس رب العزت جلشانہ نے اپنے اس حقیر وگنہگار بندے کے "تیر آہ" کو سینۂ نخچیر پر ایسا تاک کے بٹھایا لاکہ یارائے فرار وگریز نہ رہا۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

ساتھ ہی صاحبین حضرت سیالکوٹی وامرتسری ظلہما کے لبیک گوئی واقدام عمل کا حضور قلب سے مشکور اور صمیم قلب سے دست بدعا ہوں کہ خداوند کریم ان مخدومان قوم اور ہم خادمان ملت کو نیک نیتی اور توفیق اخلاص عمل بخشے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

بعدہٗ حضرت علامہ[1] سیالکوٹی مدظلہ کی خدمت خاص میں دست بستہ التماس ہے کہ بندہ کو اور حکیم عبدالحنان صاحب کو (خاص معاملہ معہودہ میں) متفق ہونے کی ضرورت نہیں کیونکہ ہم دونوں کے قضیے کے مابین مانعۃ الجمع نہیں ہیں بلکہ دراصل عدم اتفاق ہی

[1] علامہ بلکہ علامے لاہور میں ہیں اور مفتے دہلی میں۔ (اہلحدیث)

حیات احمدی۔ امیر المومنین حضرت سید احمد (۹۹۹) [illegible]

مسدس عرس

(از جناب سید امیر جیلانی شاہ امیر قادری)

یہ اسلام مذہب جہاں سے نرالا ہؤا دونو عالم میں جس سے اُجالا
نبیوں نے توحید کی جس کو پالا اِسے فرقہ بندی نے اب پھونک ڈالا
ہے ایک اور فرقہ بھی موجود اس میں
ہیں اصنام سال پیر معبود جس میں

کہیں پیر کے آنے جانے پہ جھگڑا کہیں اس کا بستر بچھانے پہ جھگڑا
کہیں اُس کو کھانا کھلانے پہ جھگڑا کہیں نذر دینے دلانے پہ جھگڑا
ہیں مشرک پہ دیندار ہے نام ان کا
پرستش ہی پیروں کی ہے کام ان کا

وہ قرآن کو کہتے ہیں خط ہے خدا کا ہے کیا حرج پڑھ کر اگر پھینک ڈالا
ہے سینوں سے ایماں کا نکلا دیوالا ہے احکامِ دیں کو پسِ پشت ڈالا
برستی ہے چہروں پہ لعنت خدا کی
کفر کی گھٹائیں ہیں چھائی بلا کی

سدا رنگ و شرب میں یہ دندنائیں پری رُو حسینوں کی لے لیں بلائیں
ہیں سارنگی طبلہ کی آتی صدائیں کہیں شور تُو حق سے اپنی مچائیں
نہ ان میں نہ عورت میں شرم و حیا ہے
نہ پیروں کی تعلیم کا کچھ پتا ہے

عجب سی رکھیں ایک ٹوپی یہ سر پہ کہیں ہے یہ تاجِ سکندر سے بڑھ کر
مسائل جو دو چار ہیں ان کو ازبر ہے دو وقت بس اِک گندان اُن پہ
اُنہیں سے ہیں جُہلا کو مرعوب کرتے
نہ مرعوب بلکہ ہیں مرغوب کرتے

ہے مانگے کوئی پیر سے بیٹا بیٹی ملے حُور سی ہے تمنا کسی کی
ہے تعویذ گنڈے کی بازار گرمی نہ اسلام ان میں نہ ایمان باقی
ہے بھنگڑ سے پیروں کو راہبر بنایا
یقیں اپنا اللہ سے سب نے ہٹایا

کئی پیر ایسے بھی ہیں فی زمانا نہیں جن کے تقوی کا ہے کچھ ٹھکانا
مگر در پہ رہتا ہے گانا بجانا وہ رقصِ طوائف پہ مستی میں آنا
نہ پاسِ شریعت نہ ملت کا غم ہے
یہ حال آج کل آل شاہِ امم ہے

کسی کے کسی دن اگر ہو ضیافت تو آجاتی ہے اُس بچارے پہ آفت
بپا گھر میں ہوتا ہے شورِ قیامت بہت خوب ہوتی ہے اُس کی حجامت

کی ضرورت ہے تاکہ ہماری اور حکیم صاحب کی خواہش یوں پوری ہوتی رہے کہ بطور تضیہ مانعۃ الخلو آپ کے دست تدبیر میں دارو ئے خالص بھی ہو اور زبان موثر بیان پر دعائے خیر بھی اور انشاء اللہ العزیز ہوگا بھی یہی کہ ہم بیمار و حکیم متفق ہوکر آپ لوگوں کو دونوں کام کی سرپرستی سپرد کردیں گے اور خود بھی کفش برداری کو حاضر رہیں گے۔ میں خود اپنے متعلق نہایت سچے دل سے یہ اطمینان دلاتا ہوں کہ میں بفضلہ تعالےٰ اپنی حتی المقدور اس کار خیر کے لئے فی الحال بھی ہمہ تن تیار ہوں اور انشاء اللہ آیندہ بھی۔ وَاِنِّیْ لَآ اَمْلِکُ اِلَّا نَفْسِیْ ؎

تنگدستی اگر نہ ہو غالب
تندرستی ہزار نعمت ہے

وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب

خداوند کریم آپ کی اخیری دعا ہم (نو) جوانوں کے حق میں قبول فرما کر اپنے ہونہار کارکن نوجوانوں کو توفیقِ عمل دے تاکہ ان کی طرف کی بدظنی سے آپ کا دل پاک و صاف ہوجاوے۔ "خدایا ہمچنیں باد"

دیگر آنکہ میرے خیال سے جمعیۃ کے نام میں اتنی لفظی و نیز معنوی و منوی ترمیم بہتر بلکہ افضل ترین ہوگی کہ بجائے "پنجاب" کے "ہند" کردیا جائے۔

"دانشمنداں را اشارہ کافی ست"

؎ اندکے با تو بگفتم و بدل ترسیدم
کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است

وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین۔

احقر العباد ابوالوحید محمد عبداللہ عقیل منوی اعظم گڈھی از چھپرا ضلع بالاسور (اڑیسہ)

اہلحدیث سارے ہند کے لئے اہل حدیث کانفرنس ہے۔ جمعیۃ سردست پنجاب میں کام شروع کرے گی۔ پھر ماشاء اللہ فکان۔

ہر بہی خواہ اہلحدیث کا فرض ہے کہ اہلحدیث کی توسیع اشاعت میں کوشش کرے۔ (منیجر)

تقابل ثلاثہ۔ توراۃ، انجیل اور قرآن کی تعلیم کا مقابلہ اور قرآن کی فضیلت (۹۸۹)

نوٹ:۔ ۲۵۔ اکتوبر کا اخبار بوجہ سالانہ تعطیل کے شائع نہیں ہوگا۔ (منیجر)

لنگوٹی میں یوں بھاگ وہ کھیلتا ہے
ہر اک اُس کے حلوے پہ ڈنڈ پیلتا ہے

ہے دستور ان کا جہاں سے نرالا کہیں بھنگ کو معرفت کا پیالا
شراب ان کے ایمان کا ہے جزوِ اعلیٰ مسلماں کو جس سے نہیں پڑتا پالا
بظاہر تو پکے مسلماں ہیں یہ
بباطن لعین اور شیطان ہیں یہ

ہوا ایک گنڈے پہ ختم ان کا دیں ہے یہ گیرڈا رنگ انکے دیں کا امیں ہے
مساجد سے نا محرم ان کی جبیں ہے تعلق رسول اور خدا سے نہیں ہے
مجاور کہیں خانقاہوں میں ہیں یہ
بباطن لعین اور شیطان ہیں یہ

گلے میں کبھی وہ حمائل سجائیں کبھی چوٹیاں اپنے سر پر رکھائیں
کبھی نَے میں آکر یہ چمٹے بجائیں کبھی سُور میں منہ سے پھونکیں لگائیں
کبھی بوٹیاں گھوٹ کر ہیں یہ پیتے
ہیں سلفہ کے دم سے جہاں میں یہ جیتے

حدیثیں گلا بے کی گھر سے بنائیں "ہے فرمان علی کا" ہمیں یہ بتائیں
فقیری کا اک جزو اس کو بنائیں اسی کے ذریعہ سے روزی کمائیں
مقید گلابے میں سمجھیں فقیری
نصیب ان کو کب ہوگی روشن ضمیری

کسی نے گدائی کا کاسہ اٹھایا کسی نے ہے حیدر رضؓ کا نعرہ لگایا
کسی نے گرز سینہ پر ہے جمایا دکاندار کو دھمکیوں سے ڈرایا
ہیں خلقت کو نعروں سے یوں تھرتھراتے
فقیر اپنی روزی یونہی ہیں کماتے

شہیدوں کے ناموں کا مانگیں یہ کپڑا کسی کی ہے ضد کھا ڈنگائیں تو حلوا
کہے کوئی پیسہ میں لے کے ٹلوں گا کوئی راہگیروں کو پنکھا ہے جھلتا
بھلے اور بُرے کی ہیں ضد پر یہ اڑتے
غضب ہے نہیں یہ کسی سے بھی ڈرتے

خزانے کے بھیدوں کا کوئی پتہ دے کوئی لوہے تانبے کو سونا بناوے
ہے جاکر کوئی جوت بن میں جگاوے کرشمے کوئی انجمن میں دکھاوے
مچاتے یہ اُودھم کرامات سے ہیں
کماتے یہ روزی خرافات سے ہیں

کوئی ہاتھ دیکھے سے قسمت بتاوے زمیں آسماں کے قلابے ملاوے
یونہی دام میں جاہلوں کو پھنساوے کسی کو اتارے کسی کو چڑھاوے
بھلا خاک جانے وہ علم رمل کو
نہ پہچانتا ہو جو اپنے بھی دل کو

فقیری کو یہ لوگ آسان سمجھے
خمار اس کو گندم کا نادان سمجھے
یہ بندوں کی پوجا کو ایمان سمجھے
سرود و طرب کو ہی عرفان سمجھے
بھلا راہزن جس کا راہبر بنا ہو
تو بیڑا نہ کیوں غرق اس دین کا ہو

چند گذارشات

بحضرت محترم العلامۃ الفاضل جناب مولانا صاحب۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج شریف۔

(۱) جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کے انعقاد کی خبر پڑھکر بے حد مسرت ہوئی چونکہ اس جمعیۃ کا سنگ بنیاد ان محترم ہستیوں کے ہاتھوں رکھا جارہا ہے جو آسمان توحید سنت پر مہر وماہ کی مثال درخشاں وتاباں ہیں اس لئے اس جمعیۃ کی کامیابی یقینی ہے بالخصوص حضرت فاضل سیالکوٹی کا اس کار خیر کی طرف اقدام باعث فلاح ہے امید ہے کہ آیندہ نسلیں اس کو بزرگوں کی یادگار تصور کرتی ہوئی اس کی قدر کریں گی۔ میں بھی مناسب سمجھتا ہوں کہ اپنی حقیر ذات کو اس مقدس مجلس کی ممکن خدمات کے لئے پیش کروں اگرچہ اس لائق نہیں ہوں مگر ان تتشبہ بالکرام فلاح۔

(۲) شعبان آیندہ میں مدرسہ دارالعلوم شکراوہ اور انجمن اہلحدیث میوات کا سالانہ جلسہ ہے میوات کے ہزاروں مسلمان ایسے ہیں جو اس تقریب پر حضور کے دیدار پر انوار کے منتظر ہیں اور ہزاروں ایسے ہیں جو حضور کے کلمات طیبات کو سننے کے لئے بیتاب ہیں کیا میں امید کروں کہ ان ہزاروں مسلمانوں کی یہ دلی آرزو میں اللہ تعالیٰ پوری فرمائیگا۔ آمین۔ آمین۔ آمین۔

اے مولا! ہمارے سردار کے دل میں القاء فرمادے کہ وہ پھر دوبارہ میوات کے پندرہ ہزار مسلمانوں کو تیرا پیغام سنادیں۔ آمین۔ اے مولا ہمارے سردار کی عمر میں برکت کر اور آپ کو تندرستی عطا فرما اور آپکی ازواج واولاد کو دارین کی خوبیاں عطا فرما۔ آمین۔ خاکسار ابو محمد عبدالجبار

(۹۹۰)

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۱۳۲)

(بسلسلہ اشاعت گذشتہ)

مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ تفسیر فتح العزیز ج ۱ صنہ ۱۹ میں فرماتے ہیں:-

"دوم منافقان جن کہ خود را در زمرۂ اہل اسلام داخل کردہ حیل و تلبیس شروع کردند وخود را نزد آدمیان بنام یکے از بزرگان پاک مسمی کردہ پیران مے گویانند مثل شیخ سدو و زین خان وسردو بالی وغیرہ درپردہ ادعائے ولایت وغیب دانی ومشکل کشائی دعوے الوہیت و خدائی مے کنند واز لوازم شرک و بت پرستی چیزے را فرو نمے گزارند کہ از معتقدان خود نمے خواہند سوم فرقہ فاسقان جن کہ مانند قطاع الطریق آدمیان را انواع اذیت میرسانند واز ایشان نذور و ہدایا وشیرینی وآب وشراب وامثال ذلک برائے خود مے گیرند"

یعنی دوسرا فرقہ منافق جنوں کا جو ظاہر میں اپنے آپ کو ایمان داروں میں داخل کرتے ہیں اور پوشیدہ مکر وفریب شروع کرتے ہیں اور اپنے آپ کو کسی بزرگ کے نام سے مشہور کر کے آدمیوں میں پیر کہلوانے لگتے ہیں مثل شیخ سدو اور زین خان وسردو اور بالی میاں وغیرہ درپردہ دعوے ولایت اور غیب دانی و مشکل کشائی الوہیت اور خدائی کا دعوے کرتے ہیں لوازم شرک اور بت پرستی کا کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھتے جو اپنے معتقدوں سے نہ کروالیں۔ تیسرا فرقہ فاسق جنوں کا مانند ڈکیت آدمیوں کو طرح طرح کی ایذا و تکالیف پہنچاتے ہیں اور ان سے نذریں اور ہدیہ اور مٹھائی اور پانی اور شربت وغیرہ چیزیں اپنے لئے لیتے ہیں"

ایضاً صنہ ۱۹۵ میں خود جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خطاب فرمایا گیا:-

"کادوا یکونون علیہ لبدا- پ ۲۹- جن یعنی قریب است کہ آدمیان وجنیان بر آں بندہ ہجوم آوردہ مانند نمد تو بر تو شوند یکے از آں بندہ طلب فرزند مے کند و دیگر طلب روزی و دیگرے طلب خدمات دنیا و دیگرے کشف کونی وعلیٰ ہذا القیاس بسبب ایں ہجوم آوردن ہمہ اوقات او را منغص ومشوش میکنند وہم خود در ورطہ شرک و کفر گرفتار مے شوند ومے فہمند کہ چوں نور الٰہی بخانہ درونے ایں بندہ بسبب کمال ذکر وعبادت نزول فرمود گویا ایں بندہ شریک کارخانہ خدائی شد و او را وجاہتے و قدرے نیز نزد حق تعالیٰ پیدا شد کہ ہرچہ ایں بگوید حق تعالے بعمل آرد چنانچہ در دنیا مہمان را خاطرداری میزبان ہمیں مرتبہ مے باشد لہذا اہل دنیا متجسس مے باشند کہ امیر و حاکم وفوجدار درخانہ ہر کہ مے آیند از وے حل مشکلات وحاجات روائے مے جویند ہمیں خیال فاسد کہ در حق بندگان خدا باخدا ہم مے رسانند در ورطہ پیر پرستی وگور پرستی مے افتند ودریں حادثہ جنیان و آدمیان ہر دو شریک اند وترا منصب رسالت تلقین است اگر ازیں امر در حق خود خوف کنی پس بایں ہر دو فرقہ داشگاف۔ قل انما ادعوا ربی یعنی بگو سوائے ایں نیست کہ من مے خوانم پروردگار خود را تا ظلمت کدہ دل مرا بنور تجلی خود مشرف سازد۔ ولا اشرک بہ احدا- یعنی وہرگز شریک نمے کنم با او ہیچکس را وچوں من با او ہیچ کس را شریک نکردم و بخواندن پروردگار خود مشغول شدم پس از دیگران کے روا خواہم داشت کہ مرا بخوانند یا مرا باو شریک مقرر کنند واگر ایں ہر دو فرقہ از تو توقع نفعے و یا ضررے داشتہ ترا بخوانند و شریک مقرر کنند پس صاف قل انی لا املک لکم ضرا ولا رشدا- یعنی بگو بتحقیق من ہرگز مالک نیستم برائے شما ضررے ونہ تدبیر مطلب را چنانچہ بیش از من وکلا وسفرائے جنیان و ارواح ضالہ بنی آدم اہل دنیا را بطمع منفعتے و خوف مضرتہائے مے فریفتند وخود را نزد آنہا مالک نفع وضرر نمودے کردند کہ حالا ایں دفتر گاؤ خورد واگر حادثہ ومصیبتے بتو پناہ آرند وبخواہند کہ از غضب خدا در دامن تو پناہ گیرند پوست بر کندہ۔ قل انی لن یجیرنی من اللہ احدا- یعنی بگو وبتحقیق من خود دریں حالت ام کہ ہرگز پناہ نمے توانند داد مرا از غضب خدا ہیچ کس۔ ولن اجد من دونہ ملتحدا- یعنی وہرگز نخواہم یافت در وجدان خود در ہیچ وقت سوائے خدا ہیچ جائے رجوع و میلان تا بسوئے آں رجوع والتجا کنم"

یعنی قریب ہے کہ آدمی اور جن اس بندہ پر ہجوم کر کے نمدے کی طرح تہ پر تہ جم جاویں کوئی اس بندہ سے لڑکا مانگتا ہے اور کوئی روزی مانگتا ہے اور کوئی دوسری دنیا کی طلب مانگتا ہے اور کوئی کشف کونی طلب کرتا ہے وعلیٰ ہذا القیاس۔ بسبب اس ہجوم کے تمام اوقات میں اس بندہ کے خلل ڈالتے اور اس کی خاطر پریشان کرتے ہیں اور آپ خود بھی شرک و کفر میں گرفتار ہوتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ نور الٰہی نے اس بندہ کے اندرون قلب میں بسبب کمال ذکر و عبادت کے نزول فرمایا ہے گویا یہ بندہ شریک کارخانہ خدائے تعالیٰ کا ہوگیا اور اس بندہ کی وجاہت و قدرت و منزلت درگاہ حق تعالے میں پیدا ہے کہ جو یہ کہے حق تعالے عمل میں لادے جس طرح دنیا میں مہمان کو خاطرداری میزبان اسی مرتبہ کی ہوتی ہے اس لئے اہل دنیا تلاش میں رہتے ہیں کہ بادشاہ امیر و حاکم و فوجدار جس کے گھر میں آتے ہیں اس سے حل مشکلات اور

(۹۹۱)

حاجت روائی چاہتے ہیں اور یہی خیال فاسد حق میں بندگان خدا کے حق تعالےٰ کی جناب میں کر کے پیر پرستی اور گور پرستی میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور اس امر میں جنات اور آدمی دونوں شریک ہیں اور تم کو اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم منصب رسالت تلقین ہے اگر اس امر کا اپنے حق میں خوف کرتے ہو پس ان دونوں فرقوں کو صاف صاف جتا دو یعنی کہہ دو کہ سوائے اس کے نہیں کہ میں تو پکارتا ہوں اپنے پروردگار کو تاکہ مجھ کو دل کی تاریکیوں سے اپنے نور تجلی سے مشرف فرمائے یعنی اور ہرگز شریک نہیں کرتا میں اس کے ساتھ کسی کو اور جو میں نے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کیا اور اپنے پروردگار کے پکارنے میں مشغول ہوا میں تو دوسروں سے کس طرح میں روا رکھوں گا کہ مجھ کو پکاریں یا مجھ کو اس کے ساتھ شریک مقرر کریں اور یہ دونوں فرقے مجھ کو شریک ٹھہرا کے کچھ اپنے نفع یا نقصان کی مجھ سے امید رکھ کر مجھے پکاریں تو صاف۔ یعنی کہہ دو اور تحقیق میں ہرگز مالک نہیں ہوں تمہارے نقصان کا اور نہ مطلب رسی کی تدبیر کا جس طرح وکیل اور سفیر جنات اور گمراہ لوگوں کی روحیں اہل دنیا کو نفع کے لالچ اور نقصان کے خوف سے اپنا گرویدہ کرتے تھے اور اپنے آپ کو ان لوگوں کے نزدیک مالک نفع وضرر ظاہر کرتے تھے کہ اب یہ دفع گاؤ خورد ہو اور اگر کسی حادثہ اور کسی مصیبت سے تیری طرف پناہ لادیں اور چاہیں کہ خدا تعالےٰ کے غضب سے تیرے دامن میں پناہ پکڑیں تو بے لاگ کھلی بات۔ یعنی کہہ دو اور تحقیق میں خود ہی اس حال میں ہوں کہ ہرگز پناہ نہ دے سکیگا مجھ کو کوئی شخص خدائے تعالےٰ کے غضب سے۔ یعنی اور ہرگز نہ پاؤں گا میں اپنے لئے کسی وقت خدائے تعالےٰ کے سوائے کوئی جگہ رجوع لانے اور مائل ہو جانے کی تاکہ اس کی طرف رجوع اور التجا کروں میں "

ایضاً صـ۱۹۷ میں فرماتے ہیں :-

"ہزاران پیر و پری را کارساز خود ساختہ بودند یعنی ہزاروں پیر اور پریوں کو اپنا کارساز ٹھہرا رکھا تھا"

اس لئے جناب شاہ صاحب رحمہ اللہ دربارہ فرق نذر غیر اللہ اور ایصال ثواب کے صراحۃً فتاوے عزیزی ج ۱ صـ۹۹ میں فرماتے ہیں :-

سوال اگر کسے جاندار را منت بکسے سازد آں جانور حرام گردد یا نہ طعام منت بزرگان وطعامیکہ برائے اولیائے مردگان پختہ مے فرستند خوردن آں جائز است یا نہ ؟

جواب۔ جانور دریں صورت حرام مے شود و دیگر اشیاء بے جان کہ بطور منت باشد خوردن آں قریب بحرام است بشرطیکہ نیت نذر غیر اللہ باشد مانند کلکلہائے شیخ سدو و سرمنی بوعلی قلندر وغیرہ و نان حلوائے مردگان بطور خیرات برسانیدن ثواب بایشاں میکنند وآں را مانند دیگر طعام تبرک نمے دانند اگر محتاجاں را دہند و احسان بر ایشاں ننہند و درمیان برادری آں را بطور بھاجی بخرہ تقسیم نہ کنند امید ثواب دارد فقط و طعام فرستادن بخانہ اہل میت تا سہ روز مباح است ۔ انتہی "

یعنی اگر کوئی شخص کوئی جانور کسی کی منت مانے تو وہ جانور حرام ہو جاتا ہے یا نہیں اور بزرگوں کی منت کا کھانا اور جو کھانا اولیائے متوفی کی نیت سے پکا کر بھیجتے ہیں وہ کھانا جائز ہے یا نہیں ؟ جواب۔ جانور اس صورت میں حرام ہو جاتا ہے اور دوسری بے جان چیزیں جو بطور منت کے ہوں وہ بھی کھانا قریب حرام کے ہیں بشرطیکہ نذر غیر اللہ کی نیت ہو جیسے کہ کلکلے شیخ سدو کے اور سرمنی بوعلی قلندر وغیرہ کی اور نان حلوا بطور خیرات کے مردوں کی طرف سے ثواب رسانی کو پکاتے ہیں اور دوسرے کھانوں کی مانند اس کو تبرک نہیں جانتے اگر محتاجوں کو دیکر ان پر احسان نہ رکھیں اور برادری میں بطور بھاجی بخرہ کے تقسیم نہ کریں تو اس میں امید ثواب ہے اور اہل میت کو تین روز تک کھانا بھیجنا مباح ہے انتہی "

علی ہذا مولوی نعیم الدین کے اعلیٰ حضرت بریلوی مولوی احمد رضا خان صاحب کے والد مولوی محمد نقی علیخان صاحب سرور القلوب مطبوعہ نولکشور ۱۲۸۸ھ صـ۱۱۶ میں فرماتے ہیں "لاکھ علماء قرآن وحدیث سے سمجھا دیں کہ خدا ورسول کا حکم کسی کی خوشی کے لئے ٹالنا نہ چاہئے مگر جب گھر کی بی بی نے شیخ سدو کا بکرا یا مدار صاحب کا مرغا مان لیا تو میاں کو کرنا ضرور ہے ایمان رہے یا نہ رہے ۔"

اور خود مولوی احمد رضا خان صاحب بھی احکام شریعت حصہ اول ابو العلی پریس آگرہ کے صـ۱۵ میں لکھتے ہیں :-

مسئلہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ فلاں درخت پر شہید مرد ہیں اور فلانے طاق میں شہید مرد رہتے ہیں اور اس درخت اور طاق کے پاس جا کر ہر جمعرات کو فاتحہ شیرینی اور چاول وغیرہ پر دلاتے ہیں ہار لٹکاتے ہیں لوبان سلگاتے ہیں مرادیں مانگتے ہیں اور ایسا دستور شہر میں بہت جگہ واقع ہے کیا شہید مردان درختوں اور طاقوں میں رہتے ہیں اور یہ اشخاص حق پر ہیں یا باطل پر جواب عام فہم مع دستخط کے تحریر فرمائیے۔ بینوا بالکتاب توجروا بالثواب۔ الجواب۔ یہ سب واہیات وخرافات اور جاہلانہ حماقات وبطالات ہیں ان کا ازالہ لازم ما انزل اللہ بہا من سلطن ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔ کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا عفی عنہ بمحمدن المصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "

اثبات التوحید . اہل بدعت کی الٹی کتاب کا جواب دندان شکن . قیمت ۴ر (۹۹۲)

فتاویٰ

س ۲۲۳ } ایک شخص گذشتہ رمضان شریف میں سخت بیمار تھا۔ علالت کا سلسلہ پورے رمضان بھر باقی رہا۔ عمر تقریباً ۷۰ سال کی ہے۔ بیماری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکا۔ اب اس کی حالت اچھی ہے۔ لیکن حکیموں اور ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ اگر شخص مذکور فوت شدہ روزہ رکھیگا تو اس کی صحت پھر خراب ہوجاوے گی۔ اور بہت ممکن ہے کہ بیماری پھر عود کر آوے۔ ایسی حالت میں اسے کیا کرنا چاہئے؟

(ملک محمد عثمان ضلع گونڈہ)

ج ۲۲۳ } ایک روزے کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا کھلایا کرے۔ فدیۃ طعام مسکین

س ۲۲۴ } چونکہ شخص مذکور اتنا سخت بیمار اور کمزور تھا کہ دوران بیماری میں نماز فرض ادا نہ کرسکا۔ کیا اب جبکہ وہ شخص اچھا ہے فوت شدہ نماز ادا کرے؟ (سائل مذکور)

ج ۲۲۴ } ہر نماز کے ساتھ فائتہ نماز پڑھ لیا کرے۔ (اہلحدیث الخندق)

(۲ر داخل غریب فنڈ)

س ۲۲۵ } ایک شخص تلاوت قرآن کررہا تھا۔ دو لڑکے آئے اور اس کے چند پیسے اٹھالئے اور چھیڑنا شروع کیا۔ شخص مذکور نے اپنے ٹھنڈے ہاتھوں سے قرآن شریف دونوں لڑکوں پر پھینک دیا۔ لڑکوں نے قرآن شریف نیچے نہیں گرنے دیا رات کو شخص مذکور نے توبہ کی۔ بعض لوگ کہتے ہیں۔ اس کی توبہ قبول نہیں۔ اس کو مسجد کی خدمت سے ہٹا دینا چاہئے۔ شخص مذکور بہت پرانا مسجد کا خادم ہے نو سال کی عمر میں آیا تھا۔ اب اس کی عمر پینسٹھ سال کی ہے۔ کیا اس کی توبہ قبول ہوسکتی ہے یا نہیں؟

(غلام حسین از سیالکوٹ)

ج ۲۲۵ } قرآن مجید کے ساتھ ایسا برتاؤ کرنا سخت گناہ ہے۔ مگر ایک تو اشتعال طبع میں ایسا کیا دوم اس نے توبہ بھی کی ہے لہٰذا قابل معافی ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔ الا من تاب۔ حدیث شریف میں ہے۔ التائب من الذنب کمن لا ذنب له۔ (اہلحدیث)

س ۲۲۶ } زید مذہباً اہل حدیث ہے اور صوم و صلوٰۃ کا پابند ہے اس کی بیوی ہندہ بے دین اور شرعی احکام سے ناآشنا ہے۔ اس اختلاف کے باعث ان میں جھگڑا رہنے لگا۔ آخر ہندہ نے زید پر ایک غیر مسلم عورت کے ساتھ زنا کی تہمت لگادی۔ جس پر ناراض ہوکر زید نے ہندہ کو مارا اور طلاق بھی دیدی۔ لیکن لوگوں کے سمجھانے سے اسی دن شام کے وقت رجوع کرلیا کچھ عرصے کے بعد پھر تنازع ہوگیا اور زید نے ہندہ کو مارا لیکن طلاق کے متعلق زید اور ہندہ کو یاد نہیں بلکہ ایک مسلمان اور ایک غیر مسلم بھی انکار کرتے ہیں۔ لیکن ایک مسلمان شہادت دیتا ہے۔ تیسری دفعہ پھر دس ماہ بعد جھگڑا ہوا اور مار پیٹ اور طلاق تک نوبت پہنچ گئی۔ اب بحالات موجودہ فریقین رجوع کرسکتے ہیں یا نہیں۔ اس کا جواب اہلحدیث میں دیا جائے۔ (شہادت علی۔ ضلع بستی۔ خریدار اہلحدیث نمبر ۹۸۸۳)

ج ۲۲۶ } شخص مذکور کی عادت کا خیال کیا جائے تو یاد کرنا پڑتا ہے کہ دوسری دفعہ بھی طلاق دی ہوگی۔ لیکن شہادت کافی نہیں نہ وہ خود قائل ہے۔ اس لئے اس دفعہ عدت گزار کر برضی فریقین نکاح جدید کرلیں تاکہ آیندہ کے لئے جدید حق حاصل ہوجائے۔ (۶ پائی داخل غریب فنڈ)

س ۲۲۷ } آیت انما الصدقات للفقراء میں ایک مصرف فی سبیل اللہ بھی ہے جس کو مفسرین (جہاد) کہتے ہیں۔ کتب فقہ حنفیہ میں ہے کہ زکوٰۃ کا مال مسجد میں نہیں خرچ کرنا چاہئے تو کیا مسجد فی سبیل اللہ میں داخل نہیں ہے۔ اگر داخل نہیں تو کوئی دلیل قطعی یا نص صریح اس کے بارے میں ہے یا ... صحیح ہیں یا ... جو ...

حاجی خیر اللہ و ...

ج ۲۲۷ } اس ... اختلاف یہ ہے کہ للفقراء الآیہ ... مراد لیتے ہیں اس لئے ہر مصرف جس میں ... زکوٰۃ جائز نہیں جانتے۔ مسجد کسی کی ملکیت ... عدم جواز اس اصل پر متفرع ہے۔ جو اصحاب ... میں ہر کار خیر کو داخل جانتے ہیں وہ لام تملیک مراد نہیں لیتے بلکہ لام انتفاع کہتے ہیں۔ جیسے سخر لکم الشمس والقمر دائبین اور خلق لکم ما فی الارض جمیعا وغیرہ۔ خاکسار کے نزدیک رائے ثانی راجح ہے۔ (۳ر داخل غریب فنڈ)

استفتاء اسی قدر تھے

بقیہ متفرقات

تلاش معاش خاکسار ایف۔ اے پاس ہے مگر گردش زمانہ کی وجہ سے بے کار ہے۔ عیالدار ہونے کے باعث سخت متردد و متفکر ہے۔ ناظرین سے التجا ہے کہ اگر کسی فرم یا کسی دکان یا کسی مدرسہ وغیرہ یا کسی ملازمت کے لئے منشی کی ضرورت ہو تو خاکسار کو اطلاع دیں۔ راقم م۔ معرفت قاضی منظور حسین بازار فورگریاں امرتسر

ضرورت اخبار اہلحدیث خاکسار کو مولوی محمد داؤد صاحب اہل حدیث نے اخبار اہلحدیث کے پڑھنے کی ترغیب دی ہے۔ لیکن مسکین ہوں خریداری کی طاقت نہیں ہے۔ لہٰذا کوئی صاحب خیر فی سبیل اللہ میرے نام پر اخبار جاری کرادیں تو عند اللہ ماجور وعند الناس مشکور ہوں۔

احقر علی انور عفی عنہ مدرس مدرسہ اسلامیہ عربیہ میرو خان ضلع لاڑکانہ سندھ

ضرورت دعا ناظرین بعد نماز دعا کیا کریں کہ خدا مسلمانوں میں اتفاق پیدا کرے۔ (ایک مسلمان)

(۹۹۳)

ahmadimuslim.de

حاجت روائی چاہتے ہیں ... حق میں بندگان خدا کے حق تعا... ہیں کرکے پیر پرستی اور ... ہو جاتے ہیں اور اس ... دونوں شریک ...

اہلحدیث کی جلد رواں اس نمبر پر ... صلے اللہ علیہ ... الحمد اب انشاء اللہ یکم نومبر سے اگلا ... شروع ہوگی۔

انصار اہلحدیث سے توقع کی جاتی ہے کہ اس کی توسیع اشاعت میں حتی المقدور کوشش فرما کر شکریہ کا موقع دیں گے۔

معاونین کے اسماء جلد رواں میں جن جن حضرات نے نئے خریدار بنائے ہیں ان کے اسماء گرامی مع تعداد خریداران آئندہ پرچہ میں شائع کئے جائیں گے۔

مکرر یاد دہانی اکتوبر میں جن خریداروں کی قیمت اخبار ختم ہے ان کی طرف سے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر مہلت یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ ۳۰ اکتوبر تک نہ پہنچیگی تو ان کے نام اہلحدیث یکم نومبر وی پی بھیجا جائے گا۔

(خاکسار منیجر)

ایک عاجز کی درخواست تفسیر واضح البیان مصنفہ علامہ سیالکوٹی صاحب جو عنقریب چھپ کر شائع ہونے والی ہے۔ کوئی صاحب خیر اس کا ایک نسخہ پتہ ذیل پر بھیجکر اللہ تعالےٰ سے اجر عظیم حاصل کریں۔ پتہ یہ ہے:-

مقام خانانوالی۔ ڈاک خانہ پھلورہ۔ تحصیل پسرور۔ ضلع سیالکوٹ۔ فیض الرحمن کے جا دے۔

تبدیلی نام کتب خانہ مشرقیہ جو عرصہ سے قائم ہے۔ اس کا نام کتب خانہ سعیدیہ رکھا گیا ہے۔

خاکسار ناظم کتب خانہ سعیدیہ مدن پورہ بنارس۔

تلاش عزیز میرا لڑکا مسمی عبدالواحد عمر ۱۴ سال رنگ گندمی۔ چہرہ نہ گول نہ زیادہ لمبا۔ قد میانہ۔ حافظ قرآن مجید اخوند کی شرح مائۃ عامل باترکیب۔ جس صاحب کو ملے مجھ کو بذریعہ کارڈ مطلع فرمادیں۔ راقم عبدالعزیز والد عبدالواحد مذکور

(از مسجد اہل حدیث محلہ خندق شہر میرٹھ)

انجمن اہل حدیث پٹیالہ کا سالانہ جلسہ ۲۶-۲۷-۲۸ اکتوبر کو گھاس منڈی متصل جوڑہ ڈوبہ شہر پٹیالہ میں منعقد ہوگا جس میں مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری، مولوی محمد صاحب دہلوی، مولوی محمد داؤد صاحب غزنوی کے علاوہ دیگر علماء کرام بھی اپنے اپنے مواعظ حسنہ سے سامعین کو مستفیض فرمائینگے۔ اس لئے طالبان حق شامل جلسہ ہوکر ثواب دارین حاصل کریں۔

نوٹ) طعام وقیام بذمہ انجمن ہوگا۔ بستر حسب ضرورت ہمراہ ضرور لانا چاہئے۔

(خاکسار محمد شفیع سیکرٹری انجمن مذکور)

اعلان تعطیل!

آئندہ پرچہ

بوجہ سالانہ تعطیل کے شائع نہیں ہوگا

ناظرین مطلع رہیں

(منیجر اہلحدیث)

پنجاب مسلم راجپوت کانفرنس تعطیلات دیوالی ۲۶-۲۷ اکتوبر ۱۹۳۵ء بروز ہفتہ و اتوار امرتسر میں زیر صدارت جناب آنریبل سر ملک فیروز خان صاحب نون ایم۔ اے وزیر تعلیم پنجاب منعقد ہوگی جس میں قوم کے مایہ ناز و مقتدر جوانان و بزرگان کرام اپنے گرانمایہ خیالات سے قوم کو مستفید فرمائینگے کانفرنس میں ہندو راجپوت بھائیوں کو بھی دعوت شرکت دی گئی ہے وہ بھی اپنے قیمتی خیالات سے مستفید فرمائینگے۔ (نوٹ) امرتسر میں آپکی رہائش اور کھانے کا انتظام مجلس استقبالیہ کی طرف سے ہوگا (۲) موسم کے موافق بستر ہمراہ لائیں۔ (۳) فوجی اصحاب اپنی وردی ہمراہ لائیں۔ خادمان قوم

ناصر علی خان آف بھروال صدر مجلس استقبالیہ۔ محمد افضل خان ایڈیٹر مسلم راجپوت امرتسر پروپیگنڈہ سکرٹری۔ نصر اللہ خان وکیل سکرٹری مجلس استقبالیہ پنجاب مسلم راجپوت کانفرنس امرتسر۔

یاد رفتگان (۱) افسوس اور صد افسوس کہ کیندار کے مشہور و معروف وہر دلعزیز بزرگ منشی عبدالرحمن صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ ہیضہ میں مبتلا رہ کر انتقال کر گئے۔ انا للہ۔ مرحوم ہمہ صفت بزرگ تھے۔ (محمد ثناء اللہ خریدار نمبر ۱۱۹۱)

(۲) میرے والد ماجد عبدالعزیز صاحب سوداگر چکن آٹھ روز بیمار رہ کر انتقال کر گئے۔ انا للہ۔ مرحوم پکے موحد متبع سنت تھے اور کشمیر میں تمام عمر توحید وسنت کی اشاعت کرتے رہے۔

(غمزدہ ڈاکٹر غلام علی محلہ نعلبند پورہ سرینگر کشمیر)

(۳) میرے محترم دوست اور اہلحدیث کے پرانے خریدار منشی عنائت علی صاحب پنشنر ڈپٹی اسسٹنٹ کنٹرولر آف ملٹری اکونٹس راولپنڈی وفات پاگئے انا للہ۔ (راقم ناچیز امام رٹیائرڈ اکونٹنٹ راولپنڈی)

(۴) مولوی کریم بخش صاحب پیش امام اہل حدیث چند یوم بخار میں مبتلا رہ کر فوت ہوگئے۔ انا للہ راقم عبدالرحمن ولد حاجی اللہ میل از کیکڑی اجمیر

(۵) میرے ماموں قاضی ولی محمد صاحب ہیڈ ڈرافٹسمین محکمہ انہار پنجاب لاہور کی خوشدامن صاحبہ ایک عرصہ کی علالت کے بعد دھورکوٹ ضلع انبالہ میں انتقال کر گئیں۔ (راقم قاضی منظور حسین امرتسر)

(۶) عزیزہ زاہدہ صدیقہ بنت ابراہیم بن مولوی محمد امین صاحب امرتسری ۴½ ماہ کی عمر میں فوت ہوگئی۔ انا للہ!

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔

اللھم اغفر لھم وارحمھم۔

اپنے پتہ سے جلد اطلاع دیں تمام خریداروں کی نئی چٹیں طبع ہونیوالی ہیں اسلئے نام مقام ڈاکخانہ وغیرہ میں اگر کوئی تبدیلی کرانی ہو تو صاف خوشخط

ahmadimuslim.de

محبوب خدا کا محبوب مدرسہ

علوم القرآن والحدیث

واقعہ مدینہ طیبہ حجاز عرب

کی کیفیت سال پنجم گوشوارہ تفصیل ۔ اسکے خرچ و آمد کی توضیح ۔ عبرتناک واقعات کا بیان ۔ دردمندانہ اپیل

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ ۔

برادران حضرات! معزز ناظرین!! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ۔ مکمل تفصیلی روئداد کا چونکہ ہر شخص مطالعہ کرنے سے گھبراتا ہے اس لئے مدرسہ مدنی کے اجمالی بقدر تفصیلی حالات پر مطلع کرنے کیلئے چند تحریرات درج کی جاتی ہیں تاکہ مخلص علیہ بزرگان قوم کے مشاہدہ سے معطیان چندہ و امداد کنندگان بنام مدرسہ ہذا کو اپنی رقم کے مصرف خیر یعنی طلبا جیران رسول مقبول پر صرف ہونے کا مزید اطمینان ہو اور دیگر حضرات صاحب دل، عالی ہمم کو اس بہترین صدقہ جاریہ، دربار حبیبؐ خدا کی شرکت میں فی الجملہ رغبت ہو جائے تاکہ مدرسہ کی مالی و علمی اعانت میں گوناگوں ترقی ہو اور ان حضرات کیلئے حرم شریف نبوی رجہاں خود بنفس نفیس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما رہے ہیں) کی بدولت نیکیوں میں اضافہ ہو اور جیران رسول اکرم میں ان کا ذکر خیر جاری رہے جو زندہ دل حضرات کے لئے حقیقتہً ایک بڑی سعادت ہے۔

از تحریر عالیجناب حاجی اے محمد حسین صاحب سوداگر (داماد) جناب عالی
مولوی محمد صاحب ڈار ناظم اعلیٰ انجمن تنظیم گوجرانوالہ

مدینہ طیبہ آئے ہوئے آج پورے پندرہ دن ہو گئے ہیں لیکن اتنے عرصہ میں ہی اس مقدس شہر کے باشندوں میں سے باوجود تلاش کرنے کے کوئی اہلحدیث معلوم نہیں ہوا۔ اتفاقیہ ایک چودھوری دوست کی وساطت سے مولانا احمد دہلوی سے ملاقات کر کے بہت خوشی ہوئی۔ آپ درد دل رکھنے والے مخلص، صاحب علم ہیں۔ آپکے جاری کردہ مدرسہ (مذکورہ) کا معائنہ کر کے دل کو نہایت فرحت ہوئی۔ آپ سے معلوم ہوا کہ پہلے درس تدریس کا مستقل سلسلہ حرم شریف میں قائم تھا لیکن اب مولانا موصوف کی تین چار سال کی متواتر کوشش سے اسکو ایک مستقل مدرسہ کی شکل میں کر لیا گیا ہے جو بحمد للہ بوجوہ احسن طریقہ پر موجود ہے۔ افسوس کا مقام ہے کہ جس سرزمین سے رشد و ہدایت کا چشمہ پھوٹا اور تمام اطراف و اکناف دنیا کو سیراب کرتا ہوا پھیلا کل تک اس میں کوئی مدرسہ ایسا نہ تھا کہ جس میں ٹھیٹھ اسلام کی صحیح تعلیم ہوتی ہو اور عامل بالحدیث جماعت کے متعلق ہو۔ الحمد للہ! مولانا احمد صاحب دہلوی نے اس مدرسہ کو قائم کر کے محض جماعت اہلحدیث پر احسان ہی نہیں کیا بلکہ اس جماعت کے نورانی چہرے سے اس سیاہ داغ رکہ اہلحدیث رول کا مدینہ سے تعلق نہیں ہے یہ لوگ مدینہ والے کے دشمن اور بے ادب ہیں وغیرہ وغیرہ) کو مٹا کر مدینۃ الرسول کے انصار مدینہ میں جماعت کو شامل کر دیا ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ میں اس مدرسہ میں حاضر ہوا معائنہ کیا اور تمام وہ امور جن کے متعلق میں ذیل میں عرض کروں گا بچشم خود دیکھ کر واپس آیا ہوں۔

(۱) مدرسہ حرم شریف نبوی کے نزدیک ایک کرایہ کے بڑے مکان میں ہے۔ مدرسہ میں پانچ درجہ ہیں جن میں بالترتیب تعلیم دی جاتی ہے اور مدرسہ کا ضبط و نظم بالکل ہند کے کالجوں کے طریقہ پر ہے بلکہ یہاں تک کہ ہر ایک طالب علم کی علیحدہ علیحدہ حاضری اور روزانہ کی تعلیم کی تفصیل رجسٹر میں درج ہوتی ہے۔ مدرسہ حکومت کا منظور شدہ ہے اس لئے اس مدرسہ کے فارغ التحصیل طلبہ کو جو سند دی جاتی ہے اس پر حجاز عرب کے حضرت شیخ الاسلام صاحب کے دستخط و مہر ہوتی ہے۔

(۲) میں نے آمد و خرچ کے حسابات کا بغور مطالعہ کیا جس سے مجھے معلوم ہوا کہ ہر جماعت کے طلبہ کو علاوہ درسی کتب وغیرہ کے فی کس کو بلحاظ درجہ کے ایک ریال (دو ۲ روپیہ) سے تین ریال (چھ ۶ روپیہ) تک دیا جاتا ہے اور طلباء کے لباس قیام وغیرہ ضروریات بشریہ کا انتظام مدرسہ کے ذمہ ہے۔ جس کی نظیر ہند کے سرمایہ دار سکولوں و کالجوں میں بھی نہیں مل سکتی۔ بفضلہ تعالیٰ یہ سب مولانا موصوف فرد واحد کی ہمت و کوشش سعی و خلوص کا نتیجہ اور موصوف کی نیک نیتی اور آپکے پُرجوش تبلیغ سنت نبوی پر ایک واضح بین دلیل ہے۔

(۳) لیکن افسوس آمد کی مدمیں سوا دریوزہ گری کے کوئی مستقل ذریعہ آمد نظر نہیں آیا بلکہ مدرسہ قرضہ کا زیر بار ہے۔ اس پر مستزاد یہ ہے کہ سنی یا ہندی نہاجر جو بریلوی خیالات کے سخت متعصب ہیں اس مدرسہ چشمۂ ہدایت کی اشد مخالفت کرتے ہیں اور اسکے جانی دشمن ہیں یہ چیز مجھ راقم الحروف کے اپنے تجربہ میں (رقیام) مدینہ طیبہ ایک بار نہیں بلکہ کئی بار آ چکی ہے اور بیگانے تو تھے جیسے تھے مگر رونا تو اس کا ہے کہ اپنے بھی کسی ذاتی اغراض یا ذاتی عداوت و حسد بغض کی بنا پر ان کی مخالفت کرتے ہیں لیکن آفرین ہے اس شخص بانی مدرسہ شیخ احمد دہلوی کی ہمت پر جو ان چیزوں کی مطلق پرواہ نہیں کرتے اور وہ بھی اپنی ایک تبلیغی دھن میں لگے ہوئے ہیں مگر افسوس یہ ہے کہ مولانا موصوف کے ہاتھ میں روپیہ نہیں ہے۔ کاش کہ قوم اور جماعت ایسے مخلص زندہ دل کی قدر کرے۔

(۴) آمدنی کا سلسلہ چونکہ محض بھیک مانگنے پر محدود ہے اور وہ بھی قلیل آمد ہند سے جو رقوم آتی ہیں وہ بھی بہت تھوڑی رقم ہے۔ حاجیوں سے جو کچھ ملتا ہے وہ تو قابل ذکر ہی نہیں۔ کیونکہ اول تو اہل حدیث بہت کم آتے ہیں جو آتے ہیں

ahmadimuslim.de

ان کو معلوم بھی نہیں ہونے دیا جاتا کہ یہاں کوئی مدرسہ اہل حدیثوں کا بھی ہے جن اصحاب نے مدرسہ کی امداد کی وہ بھی قلیل اقل ہے۔ یہ ہے حیثیت اور درد دل اور تبلیغ کا شوق جو ہمارے اہل حدیث بھائیوں کو اس مدرسہ سے ہے جو کہ تمام حجاز عرب میں یکتا اکیلا مدرسہ ہے۔ عبرت کا مقام ہے کہ ہماری بغل کے ہمارے بھائی (بعض افراد ہم میں سے کسی ذاتی کاوش کی وجہ سے) اس بہترین مدرسہ کے وجود مسعود کا ہی سرے سے انکار کرتے ہیں یا نیم آواز سے اپنے حلقہ اثر میں اس کی امداد سے لوگوں کو روکتے ہیں۔ اناللہ!

(۵) مدرسہ کا کتب خانہ دیکھا جس میں درسی کتب موجود ہیں ہر ایک چیز کا حساب من وعن موجود ہے۔ ہر ایک کارگذاری کی تفصیل ہر ایک کے سامنے پیش کرنے کو مدرسہ تیار رہتا ہے۔

(۶) ارکان مدرسہ بڑے اخلاق سے پیش آتے ہیں۔ خزانہ کا صندوق مدرسہ میں رہتا ہے اس کی چابی خزانچی کے پاس رہتی ہے۔ جو صاحب چاہیں تو ہر وقت آمد و خرچ کے رجسٹر کی مطابقت خزانہ سے کر سکتے ہیں۔

(۷) چونکہ اس مدرسہ کی کارگزاری میں نے بچشم خود دیکھی ہے لہذا اپنے اہل حدیث بھائیوں اور انجمن ہائے اہل حدیث سے خصوصاً اور عام مسلمانوں سے عموماً دردمندانہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنے اس دینی تبلیغی ادارہ کی حوصلہ افزائی کریں اور ہر ممکن طریق سے اس مدرسہ کے جاری رکھنے میں کوشاں رہیں اور ہر ایک تدبیر سے اس کی استعانت فرما کر اپنے انسانی، دینی اور تبلیغی واشاعتی فرض سے سبکدوش ہوں اور ساتھ کے ساتھ عند اللہ تعالیٰ ماجور اور عند الرسول الکریم سرخرو ہوں۔ والسلام علیکم۔

احقر العباد الٰی محمد حسین خلف میاں غلام محمد صاحب ٹرنگ مرچنٹ ریلوے بازار۔ گوجرانوالہ پنجاب۔

تحریر عالیجناب حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب مفتی سرحد پشاور

"میں نے مدرسہ علوم القرآن والحدیث کو دیکھا۔ اسم بامسمیٰ پایا۔ فی الحقیقت مدرسہ میں علوم دینیہ کے متعلق جو نصاب زیر تعلیم ہے وہ بغایت انفع ہے اساتذہ مدرسہ محنتی و شفیق ہونے کے ساتھ اپنے درجہ تعلیم کی بہترین قابلیت رکھتے رہیں۔ طلبہ شہر مقدس کے اور بیرو نجات مدینہ کے جو عرب ہیں بڑی محنت و شوق کے ساتھ آ کر تحصیل علم کر رہے ہیں۔

(۲) میں نے کئی دفعہ ہر طبقہ کے طلباء سے امتحاناً بھی بعض مسائل پر گفتگو کی ماشاء اللہ ذہین اور قابل پایا۔ بعض اساتذہ مدرسہ کے ساتھ تو کئی دن تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ درحقیقت قابلیت و حسن تخاطب و آداب بیان کی جو وصف اور خوبی ان میں دیکھی ہے وہ دوسروں میں کم دیکھی گئی ہے۔

(۳) مہتمم مدرسہ جناب مولانا شیخ احمد صاحب دہلوی بنہایت خوش خلق و متدین و درد دل رکھنے والے انسان ہیں۔ مدرسہ کا تمام انتظام انکی حسن تدبیر کا بین ثبوت ہے۔

(۴) مدرسہ اور مہتمم صاحب کا نصب العین محض تعلیم ہی نہیں بلکہ بلاتفریق کے صرف ٹھیٹھ اسلام کی صحیح نشرواشاعت اور تبلیغ ہے اور اس اسلامی مفاد کے مطابق غیر مسلم قوموں کے سامنے ان کی زبانوں میں بوجہ احسن فرائض اسلام کی تبلیغ کو سرانجام دینا اور مسلم قوم کی تساہل فی العمل و غافل جماعت کو جگانا تمام حجاز مقدس میں صرف اسی مدرسہ کا حقیقی نصب العین ہے۔

(۵) اسلامی تبلیغ کے خواہان اور اصحاب خیر و ثروت وجاہ کو چاہئے کہ بہجر مقدس دیار حبیب کے اس مدرسہ کی اعانت میں ہر طرح سے مالی نقدی امداد فرما دیں کیونکہ اس اہم مقصد و عظیم الشان تبلیغ کے لئے دربار مصطفوی کی شان و شوکت کے مطابق تمام اہل اسلام کی امداد و ہمدردی کی ضرورت ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ اس مقدس سرزمین میں اہل اسلام کی اس قلیل معروض وجدوجہد کو بیش از بیش بارآور فرمائے گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

(۶) میں خود بھی انشاء اللہ تعالیٰ حتی الوسع اس مدرسہ کی امداد و اعانت سے دریغ نہ کروں گا۔ فقط والسلام علیکم۔

کتبہ عبد الرحیم پوپلزی (مفتی سرحد) پشاور۔ ۲ محرم الحرام ۱۳۵۴ھ

تفصیلی گوشوارہ
اور مدرسہ کے خرچ و آمد کی توضیح

اس گوشوارہ کو ناظرین کرام کی خدمت میں پیش کرکے امید کی جاتی ہے کہ مخلص، دردمند، بہی خواہ قوم و ملت اس کو بنظر اخلاص و ترقی مدرسہ ملاحظہ فرمائیں گے اور جو جو باتیں قابل اصلاح معلوم ہوں یا اگر کوئی بات قابل استفسار ہو تو براہ کرم بذریعہ تحریر خدام مدرسہ کو مطلع فرما دیں تاکہ اس کے مطابق اصلاح کی جاوے یا تشفی بخش جواب عرض کیا جاوے۔

واللہ المعین و بہ نستعین۔

خط وکتابت کا پتہ یہ ہے:-

شیخ احمد دہلوی ناظم مدرسہ علوم القرآن والحدیث باب مجیدی مدینہ طیبہ

(حجاز عرب)

ahmadimuslim.de

تمام سال کی کل آمدنی ماہوار اور کل خرچ ماہواری کا تفصیلی بیان از شوال سنہ ۱۳۵۳ھ تا رمضان المبارک سنہ ۱۳۵۴ھ

نمبر شمار	نام ماہ و سنہ	کل آمدنی جو اس ماہ میں ہوئی	کل خرچ جو اس ماہ میں ہوا	باقی بعد اخراجات	خرچ زائد از آمدنی	کیفیت
۱	شوال سنہ ۱۳۵۳ھ	۱۱۸	۴۰۶	-	۲۸۸	اس رقم خرچ میں سے ۱۱۴ سالانہ امتحان و انعامات طلبہ کا خرچ ہے اور ... تنخواہ سفیر مدرسہ ۲ ماہ و سفر خرچ باقی رقم تنخواہ مدرسین اور وظائف طلبہ ہیں۔
۲	ذیقعدہ سنہ ۱۳۵۳ھ	۱۲۱۲	۲۱۸	۹۹۴	-	یہ رقم مدرسین کی تنخواہ و طلبہ کے وظائف ہیں۔
۳	ذی الحجہ سنہ ۱۳۵۳ھ	۶۵۹	۳۵۰	۳۰۹	-	اس رقم میں سے ۱۳۰ خصوصی مصارف مع تنخواہ سفیر مدرسہ و سفر خرچ وغیرہ
۴	محرم الحرام سنہ ۱۳۵۴ھ	۲۴۳	۴۶۶	-	۲۲۳	اس رقم میں سے ۲۴۰ مدرسہ کے مکان کا سالانہ کرایہ ہے۔
۵	صفر سنہ ۱۳۵۴ھ	-	۳۷۳	-	۳۷۳	اس رقم میں سے ۲۳ درسی کتب کی قیمت ہے اور ۱۲۹ ناظم مدرسہ کا سفر خرچ جوان کا ماہ صفر میں جلالۃ الملک نصرہ اللہ کی خدمت میں مدرسہ کے خاص کام کیلئے جانا ضروری تھا۔ جس کی تفصیل دفتر میں موجود ہے۔
۶	ربیع الاول سنہ ۱۳۵۴ھ	۱۱۶	۲۳۸	-	۱۲۲	تنخواہ مدرسین و وظائف طلبہ
۷	ربیع الثانی سنہ ۱۳۵۴ھ	۴۲	۲۷۶	-	۲۳۴	اسمیں سے ... چٹائیاں وغیرہ اور باقی تنخواہ مدرسین و وظائف طلبہ
۸	جمادی الاول سنہ ۱۳۵۴ھ	-	۲۲۳	-	۲۲۳	تنخواہ مدرسین و وظائف طلبہ
۹	جمادی الثانی سنہ ۱۳۵۴ھ	-	۲۲۲	-	۲۲۲	تنخواہ مدرسین۔ وظائف طلبہ
۱۰	رجب سنہ ۱۳۵۴ھ	-	۲۲۵	-	۲۲۵	تنخواہ مدرسین۔ وظائف طلبہ
۱۱	شعبان المعظم سنہ ۱۳۵۴ھ	-	۲۲۵	-	۲۲۵	تنخواہ مدرسین و وظائف طلبہ
۱۲	رمضان المبارک سنہ ۱۳۵۴ھ	-	۲۸۹	-	۲۸۹	رمضان شریف کی وجہ سے طلباء کو کچھ زیادہ دیا گیا۔

نوٹ: اس نقشہ کو بغور ملاحظہ فرمایئے کہ آمدنی کے خانہ میں پورے چھ ماہ آمدنی نہیں ہوئی اور خرچ برابر سال کیلئے ہونا چاہئے۔

گوشوارہ تفصیلی تنخواہ مدرسین و وظائف طلباء وغیرہ ماہواری نمبر ۳

نمبر شمار	خرچ بنام	ماہوار	تمام سال میں یا آخر وقت ملازمت تک کسقدر رقم دیگئی	کیفیت
۱	شیخ محمد سلطان البخاری	۳۰	۲۴۰	چونکہ ہندی روپیہ بجائے ۲۴ قرش کے اس سال ۱۶ قرش ہوگیا جس سے مدرسہ کو مالی نقصان پہنچا۔ لہٰذا علیہ اس سال تنخواہ و وظائف میں بلحاظ مدرسہ کی مالی حالت کے تخفیف کرنی پڑی تو بعض مدرسین نے اس تخفیف کو قبول نہ کیا اور مدرسہ سے الگ ہوگئے اس لئے نمبر ۱ و ۲ کے مدرس صاحبان کو مقرر کیا گیا یہ حضرات مہاجرین میں سے ہیں اور علمی حیثیت سے نہایت اچھے ہیں۔
۲	شیخ زاہد الشامی	۳۰	۲۴۰	
۳	شیخ محمد حرکان المدنی	۱۶	۱۷۳	
۴	شیخ عبدالمجید المدنی	۳۰	۲۴۰	
۵	شیخ حسن المدنی	۱۵	۸۰	
۶	تین طلبا جماعت پنجم فی کس ...	۲۴	۲۸۸	
۷	سات طلبہ جماعت چہارم فی کس ...	۳۵	۴۲۰	
۸	چار طلبہ جماعت سوم فی کس ...	۸	۹۶	
۹	بیس طلبا جماعت اول و دوم فی کس ...	۲۰	۲۴۰	
۱۰	دس طلبا جماعت اول فی کس ...	۵	۶۰	
۱۱	کاتب مدرسہ	۳۵	۴۲۰	
۱۲	بواب مدرسہ	۵	۶۰	
۱۳	پانی مٹی کا تیل مدرسہ کے لئے	۵	۶۰	
۱۴	خرچہ ڈاک	۵	۶۰	مدینہ طیبہ سے ہند کے لئے فی خط ۸ قرش کے ٹکٹ لگتے ہیں اور ... ۱۶ قرش کا ہے۔
۱۵	خادم مدرسہ	۳	۳۵	
	میزان کل خرچہ	خرچ ماہوار ۲۳۶	خرچ سالانہ ۲۹۳۱	

توضیح بیان

یہ ہے سال رواں یعنی پانچویں سال کی مجموعی آمدنی اور مجموعی اخراجات کا گوشوارہ امکانی وضاحت اور لازمی تفصیل کے ساتھ جو کہ ماہ شوال سنہ ۵۳ سے جمادی الاول سنہ ۱۳۵۴ھ تک کی کل آمدنی ۲۳۹۰ روپیہ ہے اور تمام خرچ ماہ شوال سنہ ۵۳ سے جمادی الاول سنہ ۱۳۵۴ھ تک ۲۵۵۱ روپیہ ہے۔ اب اگر باقی چار ماہ جمادی الثانی و رجب و شعبان و رمضان المبارک میں کچھ آمدنی آئی تو بہتر۔ فللہ الحمد والشکر۔ ورنہ اس مذکورہ آمدنی ۲۳۹۰ ...

کو رمضان المبارک تک پورے سال بھر کی آمد تصور کرنا چاہئے اور اسکے مقابل میں خرچ بھی آخر سال ماہ رمضان شریف تک ہے ۔ ۳۵۲۱ روپیہ ہے تو موجودہ آمد ۳۲۹ حالف روپیہ اور موجودہ خرچ ۵۲۱ روپیہ کے حساب سے ۱۳۰ ماہ کے روپیہ کی کمی ہوئی ۔ یعنی یہ رقم آمد سے زائد خرچ ہوئی ۔

اس واضح گوشوارہ جو تنخواہ مدرسین وظائف طلباء ماہواری پر مشتمل ہے اسکے ہر خانہ خرچ کو بغور بنظر انصاف و اخلاص ملاحظہ کیا جاوے تو اس سے مخلص ناظرین پوری طرح ضروریات مدرسہ کے ہر ہر پہلو پر نظر عمیق و تدبر اور دوراندیشی ڈال کر اس کے تمام مالہ وماعلیہ کا بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ حجاز عرب جیسے جزیرہ منقطعہ اور بعید از وسائل تمدن ومعیشت اور ایسی ناگفتہ بہ افلاس وتہیدستی کی حالت میں تعلیمی وعملی اشاعت و تبلیغ کے لئے کس قدر مالی استعداد اور اعلےٰ ، عالی قابل باخلاق ، مخلص ، بردبار جفاکش اساتذہ ومعلمین کی اشد ضرورت ہے اور جب تک مدرسہ وسعت و فراخدلی سے اساتذہ اور مدرسین کی احتیاجات بشریہ کے پورا کرنے کا ذمہ دار نہ بنے گا اس وقت تک ان کا حسب دلخواہ بکمال قابلیت ولیاقت میسر ہونا مشکل ہے ۔ بھلا خیال تو فرمایئے ! کہ حجاز جیسے ملک میں ان جاں نثار فدائیان تبلیغ کی ضروریات بشریہ کے لئے دس ، پندرہ ، بیس روپیہ پورے تیس دن تک مع اہل وعیال کے کس طرح کافی ہو سکتے ہیں ؟ نہیں ہرگز نہیں ۔ اسی طرح طلباء کے وظائف بھی قابل غور ہیں جبکہ ان کو چاروں طرف سے بنظر حقارت دیکھا جاتا ہے اور ان کو وہابی ، لامذہب ، غیر مقلد مشہور کر کے اُن کی ہر قسم کی آمد صدقہ خیرات سے ان کو محروم کر دیا جاتا ہے ۔ تو ایسی صورت میں ایسے جان نثار طلبہ کی ضروریات بشریہ کا پورا کرنا بھی مدرسہ کے ذمہ واجب ہے ۔

پس ہمدردان قوم وملت ، جان نثاران اسلام و فدائیان دربار مصطفوی صلے اللہ علیہ وسلم اگر غور فرمائیں گے تو ان کا روشن ضمیر اور منور دل یہی کہیگا کہ ایسے مقاصد ، ایسے زمانہ ، ایسے ملک وشہر میں یہ معمولی ڈھائی سو رقم جو پکپن اشخاص خدامانِ دین اسلام پر تقسیم کی جاوے تو کم ہی نہیں بلکہ بہت کم ہے

اہل حدیثوں کیلئے عبرت ناک سبق

ایک صاحب نامی ابراہیم حاجی ولی موتی والہ مدیر میمن چیمبر آف کومرس بمبئی نمبر ۳ حج کر کے مدینہ طیبہ کی زیارت کے لئے آئے تو اس مدرسہ میں بھی تشریف لائے اور مدرسہ کا معائنہ فرما کر انکو بہت خوشی ہوئی ۔ مدرسہ کی تعریف میں ایک تقریظ بھی رجسٹر مدرسہ پر اپنے ہاتھ سے لکھی اور دس روپیہ مدرسہ کو دیئے ۔ آیندہ امداد کرنے کا پختہ وعدہ بھی فرمایا اور چلے گئے ۔ چند دنوں کے بعد پھر مدرسہ میں تشریف لائے اور کہنے لگے مجھ کو معلوم نہ تھا کہ یہ مدرسہ اہل حدیث کا ہے اگر پہلے سے معلوم ہوتا تو میں ایک پیسہ تک بھی نہ دیتا ۔ لہٰذا وہ میرے دس روپے واپس کر دیں اور یہ اپنی رسید چندہ لیجئے اور رجسٹر کی میری تقریظ کو طبع نہ کرایا جاوے بلکہ میرے سامنے اس پر قلم پھیر دی جاوے ۔

شہادت ۔ اس واقعہ کے وقت حافظ عنایت اللہ صاحب وزیر آبادی اور حاجی تاج الدین صاحب ٹھیکیدار میوہ منڈی امرتسر اور جناب حاجی محمد یعقوب صاحب سیکرٹری انجمن ترغیب الصلوۃ چوک لوہگڑھ امرتسر موجود تھے ۔

(۲) یہاں کے مدرسوں کا دستور ہے کہ جب معلم حجاج کو لاکر مدرسہ میں چندہ دلوائے تو فی روپیہ ۴ر ان کو دیتے ہیں ۔ بعض مخلصین نے اس مدرسہ کے لئے بھی کوشش کی حتےٰ کہ فی روپیہ ۸ر دینے پر بھی مگر کسی نے اس پر عمل نہ کیا اور صاف کہا کہ اہل حدیث کے مدرسہ میں ایک پیسہ تک کی امداد کرانا روا نہیں سمجھتے ۔

(۳) بہاولپور کے نواب صاحب مدینہ طیبہ میں تشریف لائے اور دس ہزار روپیہ صرف مدینہ شریف میں تقسیم کیا ۔ لیکن آپ کے اس مدرسہ میں ایک پیسہ تک کی امداد نہیں کی ۔ حالانکہ ان کے منیجر سید نذیر علی شاہ صاحب اور ان کے شاعر حفیظ جالندہری صاحب مدرسہ میں تشریف لائے اور معائنہ کیا اور نواب صاحب سے اس مدرسہ کا ذکر خیر کرنے کا وعدہ بھی فرمایا اور ایک تقریظ بھی اپنے ہاتھوں سے رجسٹر مدرسہ پر تحریر کی ۔ جس کے ان کے اپنے الفاظ یہ ہیں :-

"میں نے اور میرے محترم دوست منیجر سید نذیر علیشاہ صاحب نے اس مدرسہ کا معائنہ کیا یہ مدرسہ مولانا احمد صاحب دہلوی کی تنہا کوشش کا ایک ممتاز نشان ہے پانچ سال میں ایک لائق فرد جو کچھ کر سکتا ہے وہ اس مدرسہ کے ساز و سامان و انتظام و تعلیم سے ظاہر ہے ہمارے سامنے دو لڑکوں نے جو قرآن کے حافظ ہیں نہایت تجوید اور ترتیل کے ساتھ تلاوت کی ۔ ایک لڑکے نے عربی اشعار پڑھے ۔ ایک نے عربی میں تقریر کی ۔ ماشاء اللہ اہل عرب کی زبان ولسان کا کیا کہنا یہ ان کا حصہ ہے اور اس پر مولانا موصوف کی کوشش سونے پر سہاگہ ہے ۔ الخ ۱۷ ذیقعد ۵۳ھ

ابو الاثر حفیظ جالندہری"

لیکن ان حضرت نے پھر پلٹ کر کچھ خبر ہی نہ لی ۔ اور کیوں لیتے ؟ جبکہ وہاں یہ شرط بھی ؟ ہے

عقائد میں حضرت کا ہم داستاں ہو ۔ ہر اک اصل میں فرع میں ہم زباں ہو
حریفوں سے انکے بہت بدگماں ہو ۔ مریدوں کا انکے بڑا مدح خواں ہو

ahmadimuslim.de

گر ایسا نہیں ہے تو محروم زر ہے
نوابوں سے ملنے کے قابل نہیں ہے

(۴) نواب صاحب کے ہادی و رہبر مولوی غلام محمد گھوٹوی پروفیسر جامعہ بہاولپور بھی ہمراہ تھے۔ آپ نے ایک دن مجھ کو حرم شریف میں بعد عصر بیٹھے ہوئے دیکھ کر نہایت خوشی سے سلام کیا۔ میں نے بھی نہایت احترام کے ساتھ جواب دیا۔ دو قدم چل کر جب آپ کو میرا اہل حدیث ہونا معلوم ہؤا تو مولانا موصوف نے واپس ہو کر مجھ کو مخاطب کیا کہ میں اپنا سلام واپس لیتا ہوں۔ مجھ کو معلوم نہ تھا کہ آپ اہل حدیث ہیں۔ اللہ اکبر ؎

یہ ہے عالموں کا ہمارے طریقہ
یہ ہے ہادیوں کا ہمارے سلیقہ

(۵) نواب صاحب حیدرآباد دکن کی والدہ محترمہ اور بیوی صاحبہ کا مدینہ طیبہ میں ہمارے مدرسہ کے قریب ہی ڈیرہ تھا۔ لیکن ان کے فیض سے بھی یہ مدرسہ محروم رہا۔

(۶) اسی طرح جو بڑے بڑے تجار و رؤسا، امیر کبیر مدینہ طیبہ تشریف لاتے ہیں وہ بھی اس مدرسہ میں کسی قسم کی امداد نہیں کرتے۔ کیونکہ ان کو اہل حدیث سے بدظن کیا جاتا ہے۔

ان واقعات سے مقصد کسی کا شکوہ و گلہ کرنا نہیں بلکہ اپنی جماعت اہل حدیث کو جگانا اور متنبہ کرنا ہے کہ آپ کے اس مدرسہ میں سوا آپ کے اور کوئی امداد نہیں کرتا اور مدینہ طیبہ میں جبکہ اپنی جماعت دھنیال لوگ نہ ہوں بلکہ مخالفین ہی کی بھرمار ہو اور مخالفت بے تمیز کا شور و شر ہو اور جہاں چاروں برادران مذاہب کا عروج اور پانچویں برادران یوسف بھی موجود ہوں اور ساتھ اس کے آمدنی کے کوئی مستقل، قابل اطمینان وسائل بھی نہ ہوں اور اس پہ لطف یہ کہ جماعت کی توجہ بھی نہ ہو تو ایسی صورت میں و ایسی جگہ میں دار العلوم قائم کرنا اور تبلیغی کام کو عملی جامہ پہنا کر میدان میں لاکھڑا کرنا اور پانچ مدرسین اور پچاس طلباء کا خرچہ حجاز جیسے ملک میں جہاں کے اخراجات و اشیاء کی گرانی اظہر من الشمس ہے اٹھانا کوئی معمولی بات نہیں ہے بلکہ یہ بڑے جگر و تحمل و استقلال و صبر کا مقام ہے۔ اللھم انصرنا وارزقنا من عندك بفضله وكرمه۔

پس ان تمام امور کو ملحوظ رکھتے ہوئے اگر بنظر انصاف دیکھا جاوے تو ہر سمجھدار یہی فیصلہ کریگا کہ ایسی جگہ اور ایسی حالت میں مدرسہ ہذا کو اپنے مقاصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے کیسی کیسی دشوار گزار گھاٹیوں کو عبور کرنا پڑ رہا ہے اور اس مدرسہ کو کس اقتصادی پہلو پر اور کن تدابیر سے چلانا پڑتا ہے۔

اس لئے خدام و اراکین مدرسہ اپنے تمام مخلص و ہمدرد بھائیوں باہمت اور صاحب دولت و ثروت ہستیوں، خدا تعالےٰ و رسول کریم کی راہ میں مال و جان، عزت و آبرو سے دریغ نہ کرنے والے حضرات اپیل کرنے، توجہ دلانے اعانت امداد طلب کرنے کی کیوں نہ جرأت کریں اور اس دینی و ملی علمی خدمت جو مدینۃ الرسول دربار مصطفوی میں انجام پا رہی ہے کیوں نہ خصوصیت سے اس کو دوسری تمام خدمتوں پر ترجیح دینے کی تاکید اکید کریں۔ جبکہ یہ دینی، علمی، قومی مدرسہ ایک ایسے عظیم الشان مقدس مرکز میں ہے جہاں دنیا بھر کی اسلامی جماعتیں جمع ہوتی ہیں۔ جو مختلف مزاج مختلف طرق و مذاہب کے رنگ میں رنگی ہوئی ہوں تو ان کو سنت نبوی کے رنگ میں رنگنے کے لئے ایک ویسے ہی عظیم الشان دائرہ کی ضرورت ہے اور یہ اتنا بڑا دائرہ بلا ساتھ دیئے قوم کے انجام نہیں پا سکتا یَا لَیْتَ قَوْمِیْ یَعْلَمُوْنَ۔

یہ ایک حقیقت اور عین مقام و حال کے مناسب ہے کہ اس وقت ایسے موقع پر ایسی مقدس جگہ، ایسے کام و تبلیغ میں مدرسہ ہذا کا ہاتھ بٹانا اس کے کار خیر میں شمولیت حاصل کرنا۔ گویا کہ جنگ بدر کے ثواب عظیم کی طرح نیکیوں سے مالا مال ہونا ہے اور ابتداء اسلام میں انصار مدینہ کی طرح ایک ایک کے بدلے لاکھوں در لاکھوں کے ثواب کبیرہ سے مشرف ہونا ہے واللہ الموفق۔

پس اسی مدینۃ الرسول میں جنگ بدر کے ثواب اور انصار مدینہ کی قربانیوں کی یادگار کو پھر زندہ کرنے والو۔ اٹھو! آئیے اس مدرسہ میں دل کھول کر امداد کیجئے اور اپنے عزیز، اقارب، رشتہ دار، دوست احباب کو بھی موقع مناسب پر بہت زور سے توجہ دلائیے اور الدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ کی بشارت مَنْ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ کا تمغہ سعادت اور حرم شریف نبوی کی باقیات صالحات کوئی معمولی چیز نہیں ہے۔ بلکہ جنت الفردوس اور رفاقت نبی کریم کا سودا ہے۔ فَالسَّابِقُوْنَ السَّابِقُوْنَ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ۔

قابل توجہ اہل علم و فضل مدرسہ علوم القرآن والحدیث واقع مدینہ طیبہ کو کتب درسیہ احادیث و تفاسیر وغیرہ کی کثیر تعداد میں سخت ضرورت ہے اور کثرت طلباء کی وجہ سے ان کی احتیاج روز افزوں رہے گی۔ ابھی تو ایک کتاب میں دو دو طالب علم شریک ہیں۔ آگے چلکر ہر کتاب میں تین تین یا چار چار طلبا کو شریک ہونا پڑیگا۔ اس لئے صدقہ جاریہ اور باقیات صالحات کے متلاشیوں کو اس طرف بہت کافی اور لازمی توجہ فرمانے کی خاص طور پر اشد ضرورت ہے خاصکر وہ حضرات جو اپنے یا کسی دوست احباب کے کتب خانہ کو وقف کرنے کے لئے بہترین جگہ تلاش کرتے ہیں ان کو مدینۃ الرسول صلے اللہ علیہ وسلم کے اس مدرسہ سے اور کوئی بہتر جگہ نہیں ملے گی جو شفیع المذنبین علیہ السلام کے

له اس وقت میرے پاس جناب ڈاکٹر محمد شفیع صاحب پروپرائٹر ایم۔اے۔مجید اینڈ کو مبارک پورہ سیالکوٹ وجناب حاجی شیخ احمد الدین صاحب نٹ بال میکر سیالکوٹ وجناب مولوی علی اکبر صاحب ضلع گوجرانوالہ موجود تھے۔

ahmadimuslim.de

حرم محترم اور آپ کے پڑوس میں بیٹھ کر اس کتب خانہ کو ایک جماعت علماء و طلباء پڑھیں پڑھائیں اور مستفید ہوں اس پر ایک لمحہ کے لئے غور کیا جاوے تو اچھی طرح واضح ہوگا کہ یہ نعمت غیر مترقبہ جس طرح سے بھی ممکن ہو ہاتھوں ہاتھ لے لی جاوے۔

کتب اسماء الرجال، اصابہ، استیعاب، تذکرۃ الحفاظ، تہذیب التہذیب وغیرہ کی سخت اور اشد ضرورت ہے جو مدرسہ ہذا کے پاس نہیں ہیں۔ اسی طرح وہ کتب احادیث و تفسیر جو غیر درسی ہیں۔ مثل مستدرک حاکم، سنن بیہقی، دارقطنی، تفسیر نواب صدیق حسن مرحوم عربی وغیرہ کی احادیث کے طرق دیکھنے کے لئے ضرورت رہتی ہے اس لئے امید کی جاتی ہے کہ ہر اہل علم و فضل اپنی اپنی حیثیت کے مطابق تھوڑی زیادہ اپنی یا اپنے دوست احباب کو ترغیب دے کر مدرسہ علوم القرآن والحدیث واقع مدینہ طیبہ کے نام وقف کر کے ایک ایک کے بدلے حرم شریف کی بدولت ہزاروں، لاکھوں کتاب دینے کے اجر عظیم سے ہمیشہ کے لئے باقیات صالحات سے مال و مال ہونگے۔ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعَامِلِیْنَ۔

مدرسہ ہذا کو ذاتی مکان کی اشد ضرورت ہے

قال اللہ تعالیٰ۔ وَالْبَاقِیَاتُ الصَّالِحَاتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّکَ ثَوَابًا وَّخَیْرٌ اَمَلًا۔

مدرسہ کا ذاتی مکان ہونا یہ ایک ایسی چیز ہے جس کے ہونے پر مدرسہ کی ترقی کا دارومدار ہے اور مدرسہ کے بقاء و عروج کے لئے ایک مستحکم قلعہ ہے اور اسی کے وجود مسعود میں مدرسہ کی کامیابی کا راز مضمر ہے۔ اس لئے تمام ان حضرات سے جو صدقہ جاریہ اور باقیات صالحات کے دلدادہ و فریفتہ ہیں اور ہر وقت موقع مناسب منتظر رہتے ہیں اور خداوند کریم و رسول مقبول کی راہ میں جان و مال سے دریغ نہ کرنے والے حضرات مخلصین، عالی ہمم سے اپیل ہے کہ آپ اپنے (یا عزیز اقاربوں کے) خالص مال سے بقعہ طاہرہ دربار مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مدرسہ ھذا کے نام ایک وسیع مکان خرید کر وقف کر دیں یا کم از کم اس کے لئے زمین کا ایک کافی قطعہ مہیا کر دیں تو پھر اس موجودہ قطعہ زمین پر تعمیری مسئلہ کو حل کرنے کے لئے باہمت حجاج مخلصین کی نظر میں کافی ہیں جو مدینۃ الرسول میں پہنچ کر ان کے دلوں کو انصار مدینہ کی یادگار تازہ کر دیتی ہے۔

یقین جانئے اکہ برادران مذاہب کی کرمفرمائی کی بدولت ہمیں کافی رقم کا ہر سال زیر بار ہونا پڑھتا ہے کیونکہ یہ لوگ آپس میں مل ملا کر صاحب مکان کو مجبور کرتے ہیں کہ وہ ہمیں کرایہ پر مکان نہ دے اگر دے تو چوگنے کرایہ پر دے اور خواہ مخواہ کسی شخص کو کرایہ زیادہ دینے پر کھڑا کر دیتے ہیں اور ہر سال آئے دن یہی کش مکش اور تبدیلی مکان کی مصیبت رہتی ہے جو ترقی مدرسہ کیلئے سدراہ ہو رہی ہے۔ اگر آپ حضرات اس مصیبت کے مَالَہٗ وَ مَا عَلَیْہِ کو بغور ملاحظہ فرمائیں گے تو آپ کا روشن ضمیر اس کا حامی ہوگا کہ واقعی مدرسہ کے لئے ذاتی مکان کا ہونا اس کے اہم مقاصد اور اشد ضروری دینی خدمات میں سے ہے۔

اور جب کہ یہ ایک قومی، دینی مقدس مرکز اسلام کا کام ہے تو اے ہمدردان قوم و ملت و فدائیان دربار رسول علیہ السلام ہم آپ سے اپیل کرنے، توجہ دلانے امداد طلب کرنے کی کیوں نہ جرأت کریں اور کیوں نہ خصوصیت سے اس اہم ضروری دینی خدمت کو دیگر خدمات پر ترجیح دینے کی تاکید کریں جبکہ آپ کی امداد یا وقف شدہ کی تحویل اس بقعہ طاہرہ و سرزمین مقدس کے مدرسہ میں صرف ہوگی جہاں خود بنفس نفیس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم آرام فرما رہے ہیں جو آپ کے روپیہ سے بنا ہوا مکان دربار شفیع المذنبین کے زیر سایہ واقع ہو جسمیں غریب مسکین یتیم ننھے ننھے بچے جیران رسول مقبول کی تربیت و تعلیم ہو تو کس قدر برکت و افزونی دینی و دنیاوی ظہور پذیر ہوگی؟ اور کیا کچھ موجب اجر و ثواب اور حصول خیر و برکت اور باعث قرب الٰہی ہوگا اور کس قدر خوشنودگی شفیع المذنبین صلے اللہ علیہ وسلم کی ہوگی سبحان اللہ مبارک ہوان باہمت ہستیوں کو اور بشارت ہو ان مخلصین حضرات کو جو اس ذخیرہ آخرہ کو ہاتھوں ہاتھ خرید کریں مَا عِنْدَکُمْ یَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰہِ بَاقٍ ؕ

شکریہ ہمدردان قوم و ملت

مَنْ لَّمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَا یَشْکُرُ اللّٰہَ

یہ مدرسہ اور اس کے اراکین و خدام خصوصیت سے ان حضرات کا شکریہ ادا کرتے ہیں جو اس دینی علمی درسگاہ کی امداد و اعانت و چندہ اپنی طاقت و حیثیت کے مطابق فرماتے رہتے ہیں اور وہ حضرات جو وقتاً فوقتاً بکمال اخلاص و محبت اس مدرسہ سے دلچسپی لیتے اور اس کی خشک کھیتی کو مالی امداد سے سیراب کرنے کی کوشش میں مصروف رہتے ہیں۔ جَزَاھُمُ اللّٰہُ جَمِیْعًا وَّ بَارَکَ فِیْھِمْ۔ ایسے تمام حضرات کے لئے ہم اراکین و خدام مدرسہ پر واجب اور ضروری ہے کہ علاوہ شکریہ کے ان کے لئے فلاح دارین، حصول مقاصد دینی و دنیاوی صحت و سلامتی و ترقی درجات و رزق و اولاد صالحہ کی دعا کریں اور حرم شریف میں روضۃ من ریاض الجنۃ کے اندر دعا کی جاتی ہے اے مُجِیْبَ الدَّعْوَات قبول فرما۔ آمِیْنَ یَا اِلٰہَ الْعَالَمِیْنَ۔

عظیم الشان یادگار

وہ حضرات جو اپنے نام اور اپنی یادگار کو ہمیشہ کے لئے جیران رسول کریم، دربار شفیع المذنبین میں زندہ رکھنے کی نعمت عظمیٰ سے مشرف ہونا چاہتے ہیں تو وہ بہت جلد عنوانات (یعنی قابل توجہ اہل علم و فضل اور مدرسہ ہذا کو ذاتی مکان کی ضرورت) کو بغور ملاحظہ فرما کر ان کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریں۔ جب وہ اس اہم دینی خدمت کو انجام دیں گے تو مدرسہ ہذا ان حضرات کے نام نامی

ahmadimuslim.de

اسم گرامی کو مع القاب کے ایک پتھر پر لکھوا کر مدرسہ کی عمارت میں نصب کرادے گا تاکہ جملہ مسلمانان عالم اور آنے والی نسلیں ان حضرات کی اس مالی قربانی و یادگار کو دیکھ کر ان کو دعا خیر سے یاد فرمایا کریں۔
وَاللّٰہُ جَلَّ ذِکْرُہٗ وَلِیُّ الْاُمُوْرِ وَھُوَ الْمُوَفِّقُ وَعَلَیْہِ الْاِعْتِمَادُ۔

سالانہ امتحان اور مزید اطمینان

کے لئے

حکومت حجاز کے دو ذمہ دار اعلیٰ افسران کی شہادت و تصدیق

عربی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ وقد زرت مدرسۃ علوم القرآن والحدیث بالمدینۃ المنورۃ لمؤسسھا العالم السلفی الشیخ احمد اللہ دھلوی فرانی ما رأیتہ فیھا من نشر العلم الصحیح وبث الثقافۃ الدینیۃ اللائقۃ بھذہ البلدۃ المقدسۃ کما راقنی ما رأیتہ من نشاط الطلبۃ وجد المدرسین ولقد رأیت من حسن نظامھا وترتیب علوم التفسیر والحدیث والمصطلح والتوحید ما اثلج صدری وجعلنی مطمئنا علی ان ھذہ المدرسۃ وحیدۃ فی بابھا وانشاء اللہ تعالیٰ سیکون لھا اثر حسن ومستقبل عظیم بعون اللہ تعالیٰ وان ھذہ المدرسۃ ستکون انشاء اللہ تعالیٰ حسنۃ من حسنات جلالۃ الملک المعظم نصرہ اللہ تعالیٰ وان یوفقنا جمیعا لما یحب ویرضا آمین۔ ۲۰ شعبان ۱۳۵۳ھ

رئیس قضاۃ المملکۃ العربیۃ السعودیۃ

(مہر) عبد اللہ بن حسن
آل شیخ

خلاصہ اُردو میں

مدرسہ علوم القرآن والحدیث کے طلبا کی تعلیمی اجتہاد و کوشش نے مجھ کو بہت مسرور کیا جو حقیقتاً یہ مدرسہ بلاد مقدسہ کی شان کے لائق ٹھیٹھ اسلام کی خدمت و تبلیغ کر رہا ہے اور مدرسہ کے نصاب و حسن نظام نے مجھ کو ہر طرح مطمئن کر دیا ہے کہ انشاء اللہ اس مدرسہ کے نتائج حسنہ اور اسکا مستقبل عظیم اسکو منزل مقصود تک پہنچائیگا بعون اللہ تعالیٰ

عربی

زرت مدرسۃ علوم القرآن والحدیث التی ھی تحت ادارۃ العلامۃ الشیخ احمد اللہ دھلوی المحترم وامتحنت التلامذۃ واحدا بعد واحد فوجدتھم قد اجادوا فھم علوم القرآن والتفسیر واتقنوا فھم الاحادیث والتوحید وباقی الدروس

خلاصہ اردو میں

مدرسہ علوم القرآن والحدیث کے طلباء کا یکے بعد دیگرے امتحان لیا ان کو تعلیم میں بہت بہتر پایا۔ خدا تعالیٰ ان کو زیادہ شوق اور

المقررۃ فی ھذہ المدرسۃ فجزاھم اللہ خیرا ورزقھم العمل بما علموا ولا شک ان مدیرھا لا یزال یراقبھم مراقبۃ تامۃ وانہ مجد ومجتھد فی خدمۃ ھذہ المدرسۃ لتکون کلمۃ اللہ العلیا وانی اتمنی لھا مستقبلا سعیدا میمونا وارتفاعا وشانا حتی تتم مقاصد ھذہ المدرسۃ التی ھی وحیدۃ فی بابھا بالحجاز واللہ ولی التوفیق۔ ۱۲/۵/۱۳۵۳ھ

القاضی المستعجلۃ بالمدینۃ المنورۃ

مہر
سلیمان عبد الرحمٰن العمری

عمل کی توفیق بخشے۔ میں امید بلکہ یقین کرتا ہوں کہ بفضلہ تعالیٰ ناظم مہتمم صاحب کی جد وجہد سے ایک نہ ایک دن یہ مدرسہ اپنے مقاصد میں عروج کامیابی حاصل کریگا جو تمام حجاز میں اپنی خود نظیر ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

سفیر مدرسہ مدنی

مدرسہ ہذا کی طرف سے جناب مولانا حافظ عبد الرحمٰن صاحب آزاد دہلوی جہاں جہاں پہنچیں وہاں کے حضرات اپنی اپنی حیثیت کے مطابق مدینۃ شفیع المذنبین صلے اللہ علیہ وسلم کے اس مدرسہ کے لئے کافی امداد دیں۔ اور دعائیں امداد کریں اور جیران رسول کریم کی دعائیں لیں اور جن حضرات کے ہاں مولانا موصوف نہ جا سکیں تو وہ خود ہی مہربانی فرما کر چندہ جمع کرکے پتہ ذیل پر روانہ کرکے مشکور فرمائیں۔

نوٹ

جملہ حضرات سے امید کی جاتی ہے کہ اپنے اپنے ہاں کے آنے والے حجاج بھائیوں کو خاص کر مدینۃ الرسول صلے اللہ علیہ وسلم کے اس مدرسہ علوم القرآن والحدیث کی طرف پوری توجہ دلائیں گے۔ بلکہ اپنی جیب خاص اور عزیز احباب دوست سے چندہ جمع کرکے ان حجاج کو دیدیں اور ان کو اس رقم کی مدرسہ مذکور میں خود جا کر دینے کی تاکید کریگے۔

روئداد مدرسہ

مکمل کامل پوری تفصیلات کے ساتھ طبع ہوگئی ہے۔ جن کو یہ روئداد نہ پہنچے وہ صاحب مولانا عبد الرحمٰن صاحب آزاد۔ مسلم پورہ شہر گوجرانوالہ پنجاب سے طلب کریں۔

(اگلا صفحہ ملاحظہ فرمائیں)

مدینہ طیبہ میں روپیہ روانہ کرنے کا بس یہی طریقہ ہے

کہ روپیہ بصورت نوٹ بذریعہ جوابی رجسٹری بنام

شیخ احمد دہلوی ناظم مدرسہ علوم القرآن والحدیث باب مجیدی مدینہ طیبہ (حجاز عرب)

یا

ذیل کے حضرات کرام کو روپیہ بھیجکر مطلع کردیں کہ یہ روپیہ مدرسہ مذکور کا ہے۔

۱۔ بذریعہ منی آرڈر بنام مدرسہ مدنی بمعرفت شیخ حمید اللہ صاحب سوداگر سوت قینچی بنڈل صدر بازار دہلی

۲۔ " " " " شیخ مستری فضل الدین صاحب ریکھی سوداگر فٹ بال میکر شہر سیالکوٹ پنجاب

۳۔ " " " " حاجی عبدالوہاب صاحب تاجر عینک وچشمہ نمبر ۱۱ بہو بازار اسٹریٹ کلکتہ

۴۔ " " " " دفتر اہلحدیث امرتسر (پنجاب)

۵۔ " " " " مولانا عبدالرحمن صاحب آزاد۔ مسلم پورہ شہر گوجرانوالہ پنجاب

نوٹ:- جملہ خط وکتابت پتہ ذیل پر ہونی چاہئے۔ اور تار کا پتہ یہ کافی ہے ("احمد دہلوی مدینہ عرب")

پتہ:- شیخ احمد دہلوی ناظم مدرسہ علوم القرآن والحدیث باب مجیدی مدینہ طیبہ

(حجاز عرب)

ahmadimuslim.de